قرآن مجید

اردو ترجمہ

مع تفسیر اوضح القرآن مسمّٰی بہ تفسیر احمدی

مرتّبہ

حضرت میر محمد سعید صاحبؒ

از درس القرآن

حضرت الحاج مولانا نور الدین

خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

مع تفسیر اوضح القرآن

The Holy Qur'an — Arabic Text with Urdu Translation
and commentary 'Auzahul Quran'

Compiled by Hazrat Mir Muhammad Saeed[ra] from the *Duroos* of
Hazrat Hakeem Noor-ud-Din[ra] – Khalifatul-Masih I

First published in India in 1915

Present edition published in the UK in 2024

Published by:
Islam International Publications Ltd.
Unit 3, Bourne Mill Business Park,
Guildford Road, Farnham, Surrey, GU9 9PS UK

Printed at:

For more information please visit:
www.alislam.org

ISBN: 978-1-84880-235-3

عرض ناشر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور اجازت سے حضرت میر محمد سعید صاحبؓ آف حیدرآباد دکن کے مرتبہ قرآن مجید (اردو ترجمہ) مع تفسیر اوضح القرآن مسمّٰی بہ تفسیر احمدی کو شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ یہ ترجمہ و تفسیر حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دروس القرآن سے مرتبہ ہے۔ اس کی اشاعت اوّل خلافت ثانیہ کے آغاز یعنی جون 1915ء میں حیدر آباد دکن میں ہوئی تھی۔

ایڈیشن اوّل میں قرآن مجید کا متن اور ترجمہ علیحدہ علیحدہ طبع ہوا جبکہ تفسیری نوٹس آخر پر یکجائی صورت میں دیئے گئے تھے۔ موجودہ ایڈیشن میں ترجمہ متن کے سامنے اور تفسیر حاشیہ میں ساتھ ساتھ دے دی گئی ہے تا قاری کے لئے سہولت پیدا ہو جائے۔ تفسیر کے آخر میں تفصیلی انڈیکس مضامین بھی شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کے مختلف مراحل میں حصّہ لینے والے جملہ احباب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور اس کی اشاعت کے نیک ثمرات پیدا فرمائے۔ آمین

ناشر

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ

قرآن مجید

مترجمہ

حضرت مولانا مولوی **میر محمد سعید** صاحب قادری حنفی احمدی

میر مجلس

انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن

و

ممبر

مجلسِ معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان

از درس قرآن

حضرت خلیفۃ المسیح حاجی حافظ مفسر محدث فقیہ صوفی حکیم الامتہ مولانا الاعظم

مولوی نور الدین

قدس سرہ الشریف

مرتب شد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

تراجم حضرت نورالدین صاحب کے خصائص میں سے کچھ

ترجمہ ہذا میں حتی الامکان امورات مصرحہ ذیل مدنظر ہیں۔

(۱) ترجمہ مطلب خیز مقامی رعایت کے ساتھ ہے۔

(۲) دھریوں، آریوں، بدعتیوں، فلسفیوں، عیسائیوں، ناستکوں، ملاحدہ، باطنیہ وغیرہ فرق کے اعتراضات کا خیال رکھ کر کیا گیا ہے۔

(۳) عام فہم سہل المآخذ ہے۔

(۴) حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے فارسی ترجمہ سے بہت ملتا ہے۔

(۵) حواشی مفیدہ ومقاصد عالیہ مسمّٰی بہ **اوضح القرآن** پر محتوی ہے جو ترجمہ ہذا کے ساتھ شامل ہے۔

(۶) تعارضات کی تطبیق اور پیش گوئیوں کی توثیق کی گئی ہے۔

(۷) قصص واھیہ وفسانہ ہائے دوراز کار کی تضعیف اور مقاصد الٰہیہ کی تقویت حسب اعتقاد جماعت اہل سنت فرقہ حقہ حسبِ ارشاد نبویؐ **مَا اَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّمَ** بطور صحیح تفسیر بیان کی گئی ہے۔

(۸) صحیح تفسیر سے مراد۔

(الف) تفسیر القرآن بالقرآن ہے۔

(ب) احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ کے خلاف نہیں۔

(د) پھر ایک مومنانہ قرائنِ قویہ یعنی قیاس **مستنبط من الکتاب و السنة و العقل الصحیح و الکتب السماویه** ہے۔

(ہ) پھر لغات صحیحہ مسلّمہ معروفہ اہل اسلام فرقہء حقہ سے معنی ماخوذ ہیں۔

(۹) عام اردو تراجم کی نسبت اس میں فہم مطالب کی رعایت رکھ کر ضمائر کا کم استعمال کیا گیا ہے تا عوام

کو سمجھنے میں سہولت اور پڑھنے میں دل چسپی ہو۔

(۱۰) بعض لغات کے کئی کئی معنی مسلسل لکھے گئے ہیں تاکہ پڑھنے والے کی نظر وسیع ہو اور اپنے اپنے حسب مذاق جس کو جو پسند ہو وہ ترجمہ اختیار کرلے۔

(۱۱) ترتیب عبارت میں بہ ظاہر الفاظ کی کم اور مطالب کی زیادہ رعایت کی گئی ہے اور جن مقامات پر الفاظ کی پیروی سے تنزیہ و تقدیسِ ذاتِ باری تعالیٰ پر نقص آتا ہو تو وہاں مطلب کا عکس نقیض کر کے آیہ شریفہ کا مفہوم بلا رعایت الفاظ لکھا گیا ہے۔ اور اوضح القرآن میں صراحت کی گئی ہے۔ مثلاً اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (المآئدۃ: ۵۲) جس کا لفظی ترجمہ۔ ''بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالموں کو''۔ کے بجائے'' ظالم جس راہ پر چل رہے ہیں وہ اللہ کی بتائی ہوئی نہیں'' کیا گیا ہے۔

(۱۲) لُغات اضداد کے دونوں تراجم کا اکثر استعمال کیا گیا ہے۔

(۱۳) اکثر اُن آیات میں جہاں ضمیر واحد مخاطب سے کسی امر مکروہ کے نہ کرنے کی طرف حکم کیا گیا ہے اس سے مراد عموماً مترجمین نے ذات معصوم حضرت مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لی ہے۔

ترجمہ ہذا میں آداب نبوی و ذاتی معصومیت و تقدیس و تطہیر و تتمیم اخلاق و خاتم فضائل و نبوت رسالت پناہی کے لحاظ سے اکثر بہ لفظ'' مخاطب'' استعمال کیا گیا ہے نہ ذات پاک آنحضرت علیہ اَلْفُ اَلْفِ تَحِیَّۃٍ وَسَلَام.

(۱۴) ترجمہ میں مسئلہ جبر وقدر و معصومیت انبیاء وغیرہ بہت سے مسائل پر خاص تشریحی نظر رکھی گئی ہے جس کا ثبوت اوضح سے واضح ہوگا علاوہ ازیں نکتہ رس اور عارف بہت سے مطالب برجستہ و عالیہ کو پائیں گے اور کمترین بندگان کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں گے کیونکہ یہ محض خلوص اور تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْہِ اُنِیْبُ (ھود: ۸۹) کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِہٖ وَ لِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (صٓ: ۳۰) وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (القمر: ۱۸)

میر محمد سعید

بمطبع مرتضائی آگرہ طبع شدہ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

قرآن مجید مترجم

مع تفسیر اوضح القرآن

مسمّٰی بہ تفسیر احمدی

مؤلفہ و مرتبہ

حضرت مولانا مولوی میر محمد سعید صاحب قادری حنفی احمدی

میر مجلس انجمن حیدر آباد دکن و ممبر مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان

از درس قرآن

حضرت خلیفة المسیح حاجی حافظ مفسر محدث فقیہ صوفی حکیم الامة

مولانا الاعظم مولوی نور الدین قدس سرہ الشریف

بعد اجازت

حضرت اولوالعزم فضل عمر میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰة والسلام

﴿ شائع کردہ شد ﴾

حضرت اولوالعزم

فضل عمر میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مخلص و خادم قدیم نے

بعد اجازت حضرت موصوف و عبارت تصدیقی مولانا مولوی حافظ روشن علی صاحب جو حسب ذیل ہیں۔ اِس قرآن مترجم اور تفسیر اوضح القرآن مسمّٰی بہ تفسیر احمدی کو شائع کرنے کا فخر حاصل کیا۔

میر محمد سعید

(۱) مکرمی میر صاحب!

السّلام علیکم و رحمة اللّٰه و برکاتهٗ . قرآن کریم شائع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نیک ثمرات پیدا فرمائے۔ خاکسار مرزا محمود احمد

(۲) بعد قراءت و سماعت ترجمہ و تفسیر کامل جناب مولوی حافظ روشن علی صاحب شاگرد رشید حضرت مولانا الاعظم **خلیفة المسیح** اوّل مولوی نور الدین صاحب قدس سرہ الشریف نے یہ دستخط ثبت فرمائے ہیں۔ میر فضل احمد۔ قاری

میں اس بیان کی تصدیق کرتا ہوں۔ خاکسار

روشن علی

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ سَبْعُ اٰیَاتٍ وَّ رُکُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

۱۔ میں پڑھنا شروع کرتا ہوں اُس کے نام کی مدد سے جس میں خوبیاں ہی خوبیاں ہیں، جو بے مانگے دینے والا، سچی محنتوں کو ضائع نہیں کرنے والا ہے۔

تمہید۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے کہ سورۃ فاتحہ داخل قرآن نہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ کلام الٰہی نہ ہو یا تواتر میں اس کے فرق آتا ہو بلکہ یہ سورۃ قرآن شریف کا اصل متن ہے اور باقی حصہ الٓمّٓ سے وَالنَّاس تک اس کی شرح ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ (الحجر:۸۸) اور قرآن فیض رحمانی کا نزول ہے۔ جیسا کہ اَلرَّحْمٰنُ ۝۲ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (الرحمٰن:۲،۳) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (بنی اسراءیل:۸۳) یہ سورہ شریف ایک دعا ہے جامع جس کا مقابلہ کوئی دعا نہیں کرسکتی۔

آیت نمبر۱۔ بِسْمِ اللّٰہِ کی ب متعلق بفعل **اِقْرَء** ہے بمعنی استعانت۔ چنانچہ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ (یوسف:۱۹) اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مدد لے سکتے ہیں اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ پس **با** کو استعانت کے لئے تجویز کرنا ناجائز یا خلاف ادب نہیں۔

اللّٰہ حقیقی معبود جس کے ہر آن ہم محتاج ہیں، تمام کامل خوبیوں سے موصوف اور تمام بدیوں سے **منزّہ**۔ یہ اسم اعظم ہمیشہ سب اسماء حسنٰی کا موصوف ہی رہے گا۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی سات صفات کا بیان کیا ہے۔ (۱) اسم اعظم **اللّٰہ** (۲) **اَلرَّحْمٰن** (۳) **رَحِیْم** (جو بسم اللہ میں ہے) (۴) **رَبُّ الْعَالَمِیْن**۔ (۵) **رحمٰن** (۶) **رحیم** (یہ مکرر نہیں باعتبار اپنے خواص و معانی و محل کے) (۷) **مَالِکِ یَوْمِ الدِّین**۔

اَلرَّحْمٰن محض فضل سے دینے والا، بلا مبادلہ اعلیٰ سے اعلیٰ بخشنے والا جیسے کہ اس نے آسمان اور زمین وغیرہ کی چیزیں ہمارے لئے بنائیں۔ آیہ شریف اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (البقرۃ:۱۶۵)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ۝۲
۲۔سب تعریف اللہ ہی کی ہے جو آہستہ آہستہ سب جہانوں کو کمال کی طرف پہنچانے والا۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ۝۳
۳۔بے محنت انعام دینے والا، سچی کوشش کا بدلہ دینے والا۔

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ۝۴
۴۔جزا اور سزا کے وقت کا مالک ہے۔

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُؕ۝۵
۵۔(اے سب خوبیوں والے صاحب!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں حالانکہ ہم تجھی سے مدد بھی چاہتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَۙ۝۶
۶۔ہمیں وہ پاس والی سیدھی راہ چلا۔

(بقیہ حاشیہ) اَلرَّحِیْم اپنی فرمانبرداریوں پر عمدہ سے عمدہ نتائج دینے والا۔مثلاً ایمان سے راضی ہوتا ہے۔ اعمالِ صالحہ سے آرام بخشتا ہے۔سعی وکوشش کے عمدہ پھل دیتا ہے۔

آیت نمبر۲۔ رَبّ کے معنی پالنے والا۔بتدریج ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف لے جانے والا۔

ال کے معنی سب۔**عَالَم** کے معنی جہان۔**عَالَمِین** کے معنی بہت جہان۔

آیت نمبر۴۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ. **یوم** کے معنی وقت۔**دین** کے معنی جزا اور سزا۔طریقہ وقیامت۔ دنیا میں بھی جزا وسزا ہوتی رہتی ہے۔قبر میں بھی ہوگی، پھر حشر میں، پھر صراط پر، پھر جنت اور نار میں اور ان سب مقاموں اور وقتوں کا اللہ ہی مالک ہے اور اس کی جزا اور سزا سمجھ داروں کے لئے کھلے طور پر روز روشن کی طرح یہاں بھی ہوتی ہے۔مسئلہ جزا وسزا رحم پر مبنی ہے اور تکمیلِ نفس مقصود ہے۔

آیت نمبر۵۔اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ چونکہ کلام تین قسم کا ہوتا ہے پہلا عرضی نویس۔اگر قانون کا ناواقف لکھ دے تو نامقبول، واقف لکھے تو مقبول ہو۔دوسرا درخواست گزار خود ہی لکھ دے۔تیسرے حاکم خود لکھوا دے۔قرآن مجید میں تینوں قسم کے کلام موجود ہیں پس اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ وہ عرضی ہے جو حاکم نے خود لکھ دی۔

آیت نمبر۶۔ اِهْدِنَا ہدایت کے معنی قرآن شریف میں چار قسم کے آتے ہیں۔پہلے فطری قویٰ کے موافق عملدرآمد کرنا چنانچہ۔ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی (طٰہٰ:۵۱)۔دوسرا نیک اعمال کے بعد اور نیکی

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ ع

۷۔ جو تیرے مقبول بندوں کی ہے۔ ان کی راہ مت چلا جن پر تو خفا ہوا اور نہ ان کی جو سیدھی راہ سے بھٹک گئے ☆۔

☆ **آمین**۔ صاحب تو ایسا ہی کر۔ یہ دعا سنت ہے بعد الحمد کے۔

(بقیہ حاشیہ) کی توفیق بخشنا جیسے وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى (محمّد: ۱۸)۔ تیسرے اپنی رضامندی کی راہوں کی طرف بلانا۔ مثلاً اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى (الّیل: ۱۳)۔ چوتھے کسی کامیابی کی منزل پر پہنچنا۔ جیسے بہشتیوں کا قول اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ (الاعراف: ۴۴) اور ضلالت اس کے بالمقابل ہے۔

آیت **نمبر ۷**۔ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ قرآن کریم میں بکثرت اسی جماعت کا ذکر ہے اور مقصود بالذات بھی یہی جماعت ہے۔ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ (النّساء: ۷۰) وغیرہ وغیرہ انبیاء۔ صدیقین۔ شہداء۔ صالحین کی کارروائی اور اعمال میں فرق کی مثال انبیاء مثل کُل کے **صِدِّیْقِیْن** مانند کَتّا دار کے۔ شہداء حضوری میں کام کرنے والے۔ صالحین۔ با آہستگی کام کرنے والے۔ کام کی صلاحیت رکھنے والے۔

اَلْمَغْضُوْب کے دو نشان ہیں پہلے علم بلا عمل۔ دوسرے بغض و حسد بے جا با اولیاء و انبیاء۔ یہ اصطلاح حدیث میں یہودی کہلاتے ہیں۔ کسی فرقہ کے ہوں۔

الضَّآلِّيْنَ کے بھی دو نشان ہیں۔ پہلے الٰہیات کا علم نہیں مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ (کھف: ۶)۔ دوسرے بے جا محبت بزرگوں سے جیسے الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ (التوبۃ: ۳۰)۔ **ضَآلِّين** میں شدّ و مدّ ہے اس لئے ان کا زمانہ لمبا ہوگا اور باصطلاح حدیث **نصاریٰ** کہلاتے ہیں۔ تمام قرآنِ شریف میں انہی تین قوموں کا ذکر ہے۔ یہ تین جماعتیں دنیا میں از آدم تا قیامِ قیامت و آخر دم **تک** ہمیشہ رہتی ہیں۔ پہلے **اَنْعَمْتَ عَلَيْهِم**۔ دوسرے **مَغْضُوْب**۔ تیسرے **ضَآلِّين**۔ ان کی شرح حالات تمام قرآن مجید میں آتی رہے گی جو خلاصۃً اس دعاءِ اعظم میں مذکور ہیں۔

آمین۔ یہ کلمہ داخل قرآن نہیں مگر بعد سورہ فاتحہ اس کا پڑھنا سنت ہے۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَتَانِ وَ سَبْعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ ايَةً وَّ اَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔میں پڑھنا شروع کرتا ہوں اس سورۃ کو اس کے نام کی مدد سے جو تمام صفات کاملہ کا جامع ، بلادرخواست دینے والا، سچی محنتوں کا ضائع نہیں کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۲

۲۔الٓمّٓ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ۔قرآن مجید اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے اوّل **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ** پڑھنا چاہئے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ (النّحل:۹۹) ہے۔

آیت نمبر۲۔الٓمّٓ ۔یعنی **اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ** ۔حضرت علی و ابن عباس و اُبی ابن کعب و حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے یہی معنی کئے ہیں۔اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود نے بھی۔ مجھے یقین ہے کہ انہوں نے ابن عباس و ابن مسعود کی تقلید سے یہ معنی نہیں کئے۔ بلکہ اپنے ذوق و تحقیق سے بیان کئے۔معنی یہ ہیں۔میں اللہ بہت جاننے والا۔**اَنَا** کا پہلا حرف لے لیا۔**اَللّٰهُ** کا درمیانی اور **اَعْلَمُ** کا آخری۔مجموعی حیثیت سے لوگوں نے طبع آزمائیاں کی ہیں۔دوسرے معانی بھی اپنے ذوق کے مطابق بیان کئے ہیں۔چنانچہ ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اس سورہ میں آدمؑ، بنی اسرائیل اور ابراہیمؑ کا قصہ آئے گا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحب الوحی والالہام نے مذکورہ بالا معنی یعنی **اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ** پر زور دینے کے لئے یہ معنی لئے ہیں کہ ہر ایک شَے کے لئے **عِلَلِ اَرْبَعَه** ہوا کرتے ہیں۔یعنی (۱) علّتِ غائی (۲) علّتِ صوری (۳) علّتِ مادی (۴) علّتِ فاعلی۔اس کے لئے **هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ** علّتِ غائی ہے اور **لَا رَيْبَ فِيْهِ** علّتِ صوری ہے اور **ذٰلِكَ الْكِتَابُ** علّتِ مادی ہے اور **اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ** علّتِ فاعلی ہے۔ف۔قبل نزول قرآن بھی زبان عربی میں مقطعات کا ثبوت پایا جاتا ہے۔ چنانچہ لسان العرب جلد 1 میں یہ دو شعر موجود ہیں

نَادَيْتُهُمْ اَنِ الْجِمُوْا أَلَا تَا   قَالُوْا جَمِيْعًا كُلُّهُمْ أَلَا فَا

قُلْتُ لَهَا قِفِيْ فَقَالَتْ قِ

(لسان العرب ، باب تفسیر الحروف المقطّعة)

اوزان **طبّیہ** میں اہلِ طبّ **مکد** بجائے **مِنْ كُلٍّ وَاحِدٍ** کے اور محدّثین نے **فَا و ثَنَا و حَا** اور زمانہ حال میں اہلِ یورپ نے مقطّعات کا استعمال حد سے زیادہ کیا ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۳﴾

۳۔ یہ ایک کتاب ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ سیدھی راہ چلانے والی ہے اللہ سے ڈرنے والوں کو۔

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۴﴾

۴۔ جو لوگ اللہ کو مانتے ہیں بے دیکھے یا تنہائی میں اور ٹھیک نماز پڑھا کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ دیا کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ

۵۔ اور جو لوگ مانتے ہیں اس کلام کو جو تیری طرف اتارا گیا اور جو اتارا گیا تجھ سے پہلے لوگوں پر اور وہ

آیت نمبر۳۔ اَلْكِتٰبُ۔ کتاب مصدر ہے۔ اس کے معنی ہیں لکھنا۔ جمع کرنا۔ یہاں مفعول کے معنی دیتا ہے۔ (کتاب بمعنی مکتوب) جیسے لباس بمعنی ملبوس ہے۔

رَيْبَ۔ تہمت، قلق، رنج، ہلاکت، شک وتردّد۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ رہنما ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔ متقی اور پرہیزگاروں کی تشریح اور معنی پارہ ۲ رکوع ۶ میں لفظ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا سے هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (البقرۃ:۱۷۸) تک بیان ہوئے ہیں بغور ملاحظہ ہوں۔

آیت نمبر۴۔ بِالْغَيْبِ۔ سے مراد **قَبْلَ رُؤْيَةِ الْعَذَابِ** یا الگ یا تنہائی میں رہ کر یا بے دیکھے۔

يُقِيْمُوْنَ۔ اقامت کسی شَے کو پورا پورا ادا کردینا۔

الصَّلٰوةَ۔ سے مراد مطلق دعا یا نمازِ اسلام۔

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں۔ یعنی بخل کی عادت نہیں اور مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ میں ہر شَے جو انسان کو خدا نے عطا کی ہے اس کو برمحل خرچ کرنا مراد ہے نہ صرف ایک مال ہی۔

آیت نمبر۵۔ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

ان جملوں میں آریہ و برہمو قوم کا ردّ ہے۔ قوم برہمو تو کہتی ہے سابق اور حال میں الہام ہوا ہی نہیں اور قوم آریہ کہتی ہے کہ صرف زمانۂ سابق میں الہام ہوا تھا پھر الہام بند ہوگیا۔ اسی طرح فیض سید المرسلینؐ کے منکر، فیض پانے

هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَؕ‏ ۝۴
پیچھے آنے والی پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

اُولٰٓـئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ‌ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ‏ ۝۶
۶۔یہی لوگ ہیں اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر اور یہی لوگ نہال اور بامراد ہیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ‏ ۝۷
۷۔بے شک جن لوگوں نے حق کو چھپایا برابر ہے ان پر کیا ڈرایا تو نے انہیں یا نہ ڈرایا تو نے انہیں وہ نہ مانیں گے (کبھی)۔

(بقیہ حاشیہ) والے اولیاء مقدسین کے الہام اور وحی مابعد رسولؐ کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فیض بعد سید المرسلینؐ کے قطعاً بند ہوگیا حالانکہ دینی و دنیوی کل قویٰ علیٰ حالہٖ غالب وشایق بمدّ عائے خود ہیں تو کس طرح محبوب کی باتوں سے دل سیری اور عدم ضرورت ہو؟ ہاں اتنا ہم بھی مانتے ہیں کہ اب براہ سیّد المرسلین، خاتم النبیین، سرتاجِ اوّلین والآخرینؐ کے درِ مبارک کے بغیر کوئی اس مقام میں جا نہیں سکتا۔ آپ کی اتباع میں سب کچھ مل سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ حضور کے کمال نے بھی مشتاقوں کو ترستا چھوڑا۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّحِیْنٍ وَ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی مَلَآئِکَتِكَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ وَعَلٰی اَھْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ وَارْحَمْنَا مَعَھُمْ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔** ؎

اوّلین کے فیض تو سب رک گئے ایک ہے دریا یہی جو ہے سدا

اس لئے ارشاد ہوا۔ وَ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ اور وہ پچھلی آنے والی پر بھی یقین رکھتے ہیں جو فیض محمدیؐ سے مالا مال ہیں سلسلہ کلام نزول وحی میں ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ وہ پہلی وحیوں اور الہاموں پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور جو خاتم النبیّین پر اُتری اس پر بھی اور جو اس کے کامل متبعین و خداموں پر آئی اور تا قیامِ قیامت آتی رہے گی۔ اُس پر بھی یقین رکھتے ہیں اور وہ غیر مقلّد یا وہابی یا برہمو آریہ نہیں ہیں۔

آیت نمبر۶۔ وَ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ متقی کی ابتدا تین باتوں سے شروع ہوتی ہے۔ (۱) ایمان بالغیب رکھنا۔ (۲) نماز و عبادت میں دعا کا قائل و عامل ہونا۔ (۳) کچھ نہ کچھ خدا کی راہ میں دینا۔ دوسرا مرتبہ متقی کی ترقی کا ہے۔ اب اور گزشتہ و بعد کی وحی اور الہام پر ایمان لانا اور مظفر و منصور ہونا۔ یہ پہلی جماعت منعم علیہ کا حال ہے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰۤی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۸

۸۔مُہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر اور اُن کی آنکھوں پر پردہ آیا ہے اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۹

۹۔اور آدمیوں میں سے بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہے جو بتاتا ہے کہ ہم نے اللہ اور قیامت کے دن کو مانا حالانکہ وہ ماننے والوں میں نہیں۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۰

۱۰۔وہ اللہ کو چھوڑتے ہیں اور ایمان والوں کو (فریب دیتے ہیں) اور وہ کسی کو بے نصیب نہیں کرتے مگر اپنے آپ کو اور وہ کچھ شعور بھی نہیں رکھتے [۱]۔

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝۱۱

۱۱۔اُن کے دلوں میں کمزوری ہے اس لئے اللہ نے بھی ان کی کمزوری بڑھادی اور ان کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے کیونکہ وہ غلط کہتے ہیں [۲]۔

---

۱ خَدَعَ کے معنے تَرَكَ بِهٖ یعنی چھوڑا (**شرح قاموس اللغة**)

۲ دل کی کمزوری کا مرض ہے۔نہ مسائل میں قوت فیصلہ اور نہ مسلمانوں سے تاب مقابلہ۔

آیت نمبر۷۔ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ. (ترجمہ) انذار و عدم انذار کو تیرے، برابر سمجھا۔وہ کبھی مانیں گے نہیں۔ **مَغْضُوْب** کے تین نشان ہیں۔(۱) کلمہ راستی کا انکار۔ (۲) انذار و عدم انذار کو برابر سمجھنا۔(۳) غور نہیں کرنا۔گوش شنوا، چشم حق بیں نہ رکھنا اور **قُلُوْب لاهِيَه** اور شتّی رکھنا اور فتویٰ الٰہی ان مغضوبوں کی نسبت خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ الخ ہے جو ردّ جبریہ ہے۔ یہ دوسری **جماعت** مغضوب یا یہود کا حال ہے۔

آیت نمبر۹۔ **وَمِنَ النَّاسِ۔** **ضَآلِّيْن** کے لئے دو رکوع ہیں یہ اُن کے شدّ ومدّ کی وجہ سے ہے۔منافق کی پہچان با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام۔اور صُلحِ کُل کا مدّعی ہوتا ہے یا دل سے قائل ہوتا ہے عملاً نہیں کیونکہ مختلف صحبتوں میں بیٹھنا پڑتا ہے اور وہ اپنے کو مصلح اور ہوشیار اور دوسروں کو سفیہ اور کم عقل سمجھتا ہے اور یہ تیسری **جماعت** ہے جو باصطلاحِ حدیث **نصاریٰ** کہلاتی ہے۔

وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ لَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّمَا نَحۡنُ مُصۡلِحُوۡنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔اور جب اُن سے کہا گیا یا کہا جائے کہ ملک میں شرارت مت کرو جواب دیا ہم تو ملک کے خیر خواہ ہی ہیں۔

اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ الۡمُفۡسِدُوۡنَ وَلٰـكِنۡ لَّا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔سن رکھو یہ ہی ہیں شریر فسادی لیکن وہ شعور بھی نہیں رکھتے۔

وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰـكِنۡ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔اور جب ان سے کہا گیا یا کہا جائے کہ دین اسلام کی باتیں مانو جیسے لوگوں نے مانیں۔ جواب دیا کیا ہم مان لیں جیسے مان لی [۱] بیوقوفوں نے۔سن رکھو یہی ہیں کم عقل بے وقوف [۲] لیکن وہ جانتے نہیں۔

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا اِلٰى شَيٰطِيۡنِهِمۡ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مَعَكُمۡ ۙ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔جب ایمان داروں سے ملے کہہ دیا ہم ایمان لا چکے ہیں اور جب اپنے شریر سرداروں کے پاس گئے، کہا بے ریب ہم تمہارے ہی ساتھ ہیں۔ بے ریب ہم تو صرف ہنسی میں اڑانے والے ہیں مسلمانوں کو۔

اَللّٰهُ يَسۡتَهۡزِئُ بِهِمۡ وَيَمُدُّهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔اللہ بھی ہنسی میں اڑاوے گا انہیں۔ابھی ان کو ڈھیل دے رہا ہے وہ اپنے بھرّے اور گمراہی میں دل کے اندھے ہو رہے ہیں۔

اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالۡهُدٰى ۖ فَمَا رَبِحَتۡ تِّجَارَتُهُمۡ وَمَا كَانُوۡا

۱۷۔یہی لوگ ہیں جنہوں نے ناکامی مول لی کامیابی بیچ کر،تو اُن کی سوداگری بے سود ہوئی اور

---

[۱] یعنی جنہوں نے دل سے تصدیق کی، زبان سے اقرار کیا اور اعمال سے اپنا مومن ہونا ثابت کیا۔

[۲] نہ دنیا سے آگاہ، نہ دین سے واقف اور عاقبت اندیش نہیں۔سفاہت نام ہے اضطراب کا۔ باریک کپڑے کو بھی سفیہ کہتے ہیں۔

آیت نمبر۱۳۔ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۔شعور کہتے ہیں اُس فہم کو جو حواس ظاہری سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی واسطے موٹی موٹی باتیں نہ سمجھنے والے کو بے شعور کہتے ہیں یا بال برابر بھی عقل نہ رکھنے والا جو **شَعُر** سے مشتق ہے۔

آیت نمبر۱۷۔ فَمَا رَبِحَتۡ تِّجَارَتُهُمۡ ۔ **ضالّین** بڑے تاجر ہوں گے مگر دینی **ہدایت** جو اعلیٰ درجہ کی

مُّهْتَدِيْنَ ﴿۱۷﴾

انہیں کچھ بھی فائدہ نہیں دیا اور وہ راہ یاب اور کامیاب نہ ہوئے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔جیسے ایک آدمی ہے جس نے آگ سلگائی تو جب آگ نے اجالا کیا آگ سلگانے والے کے آس پاس تو اللہ نے اُن کا نور اور اجالا کھو دیا اور اُن کو گھٹاٹوپ اندھیروں میں چھوڑ دیا، وہ کچھ دیکھتے نہیں ہیں۔

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔بہرے ہیں (حق سننے سے) گونگے ہیں (حق بولنے سے) اندھے ہیں (حق دیکھنے سے) وہ پھرنے والے حق کی طرف نہیں۔

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔یا جیسے بادل[1] سے برسات ہو جس میں گھٹاٹوپ اندھیریاں اور گرج اور چمک ہے، وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھوس لیتے ہیں بجلیوں سے موت سے ڈر کر اور اللہ نے گھیر لیا ہے کافروں کو۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ

۲۱۔قریب ہے کہ چمک ان کی آنکھوں کی روشنی

۱؎ سَمَآء کے معنے اوپر کی جانب اور بادل۔

(بقیہ حاشیہ) نفع رساں اور پائدار ہے نہ لیں گے جیسے کہ مذاہب عالم والے تاجر دیکھنے میں آتے ہیں کہ اس نفع سے بالکل بے بہرہ اور بے بضاعت ہیں سوائے متقی اہل اسلام کے جو **قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِىَ الشَّكُوْر** کا رنگ رکھتے ہیں **اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔**

آیت نمبر۱۸۔ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا۔ منافقوں کی دو قسمیں ہیں ایک اعتقادی دوسرے عملی۔ پہلی مثال میں کفار منافق کو تشبیہ دی گئی ہے۔ خشکی یعنی **نار** سے یہ اعتقادی ہیں۔ اور دوسری یعنی **اَوْ كَصَيِّبٍ** میں تشبیہ دی گئی ہے منافق مسلمان کو پانی سے۔ یہ عملی منافق ہیں جو تمام رسم و رواجوں میں شریک رہتے ہیں۔

آیت نمبر۲۰۔ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ ۔ مشکلات کے وقت کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں۔ بجلی کی آواز سے ڈرنا بے کار ہے کیونکہ پہلے واقعہ ہو چکتا ہے بعد آواز آتی ہے۔

اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۱﴾ ع ۲

لے اڑے جب اجالا کر دیا چمک نے، چلے اُس میں اور جب اندھیرا کر دیا اُن پر، کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ نے چاہا ہوتا تو ضرور ان کے کان اور آنکھ ضائع کر دیتا۔ بے شک اللہ ہر چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے یا ہر چاہے ہوئے پر بڑا قادر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اے لوگو! فرمانبرداری کرو تمہارے اُس ربّ کی جس نے تم کو پیدا کیا اور تم سے پہلے والوں کو تاکہ تم دکھوں سے بچو۔ پناہ میں آ جاؤ۔

الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ وہ ربّ جس نے (چکّر کھانے والی) زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنایا اور آسمان کو مضبوط چھت اور برسایا بادل سے پانی پھر اُگائیں اس کے ذریعہ سے کھانے کی چیزیں تمہارے لئے، تو مت سمجھو اور نہ ٹھہراؤ اللہ کے جیسا کسی کو حالانکہ تم جانتے ہو۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور اگر تم کو شک ہے (اللہ کے کلام ہونے میں) اس کلام میں جو ہم نے اتارا اپنے بندے (پیارے محمدؐ) پر تو لاؤ تو ایک سورت اس کے جیسی اور بلاؤ تمہارے ہی حمایتیوں کو اللہ سے الگ ہو کر جب تم سچے ہو۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا

۲۵۔ جب تم کر ہی نہ سکے اور کبھی کر بھی نہ سکو گے

آیت نمبر۲۲۔ اُعْبُدُوْا۔ عبادت۔ طاعت۔ تذلّل۔ فرمانبرداری۔ وہ اعتقاد اور باتیں اور کام جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور وہ اسی کے حکم کے مطابق ہوں۔

آیت نمبر۲۳۔ اَلْاَرْضَ۔ ارض مشتق ہے **اَرِيْضَه** سے۔ وہ سیاہ چھوٹا کیڑا جو پانی پر دوڑتا پھرتا ہے اور اسی طرح **اَلْاَرْضَ مِهَادًا** (النّبا: ۷) وغیرہ سے گردشِ زمین معلوم ہوتی ہے۔ محض جُھولنا۔ گہوارہ بھی اس کے معنی ہیں۔

النَّارَ الَّتِیۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۲۵﴾

تو بچو اُس آگ سے جس کے سلگنے کا سبب آدمی اور پتھر ہیں وہ آگ تیار کی گئی اور دہکائی گئی حق چھپانے والوں کے لئے۔

وَبَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوۡا مِنۡهَا مِنۡ ثَمَرَةٍ رِّزۡقًا ۙ قَالُوۡا هٰذَا الَّذِیۡ رُزِقۡنَا مِنۡ قَبۡلُ ۙ وَاُتُوۡا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمۡ فِیۡهَاۤ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔اور اچھی خبر سنا دو ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے یہ کہ ان کے لئے عمدہ عمدہ باغ ہیں۔ پھر رہی ہیں نہریں اُن میں۔ جب ان کو وہاں باغوں سے کھانے کو پھل پھلاری ملے گی بولیں گے یہ وہی ہے جو ہمیں پہلے سے مل چکا ہے اور وہ دئے گئے[۱] ایک دوسرے سے ملتا جلتا اور اُن باغوں میں مردوں کیلئے عورتیں ہیں[۲] بڑی پاکیزہ ستھری اور وہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسۡتَحۡیٖۤ اَنۡ یَّضۡرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوۡضَةً فَمَا فَوۡقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ۚ وَاَمَّا الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا فَیَقُوۡلُوۡنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیۡرًا ۙ وَّیَهۡدِیۡ بِهٖ

۲۷۔بے شک اللہ نہیں رُکتا اس سے کہ بیان کرے مثال کسی مچھر کی یا اس سے چھوٹے بڑے کی[۳] تو جو لوگ اللہ کو مان چکے ہیں وہ تو جانتے ہیں کہ وہ مثال سچ ہے اُن کے ربّ کی طرف سے اور جنہوں نے حق کو چھپایا وہ کہتے ہیں اللہ نے کیا چاہا اس مثال کے بیان کرنے سے۔ بہکاتا ہے اس سے بہتوں کو اور راہ پر

---

۱ جس رنگ کے اعمال کئے اسی رنگ کے افضالِ الٰہیہ ہوئے۔ ۲ جوڑ یا رفیق وہم راہی بھی ہیں۔

۳ **فَوۡقَ مِنَ الصِّغَرِ وَ الۡعِظَمِ** مثلاً فارسی میں در پستی از ہمہ بلند تریم۔

آیت نمبر۲۶۔ جَنّٰتٍ۔ عمدہ باغ (۱) تعلیم نبوی (۲) مدینہ طیّبہ (۳) فتوحات (۴) عراق عرب وعجم ومصر و شام (۵) قبر (۶) محشر (۷) آخرت کے باغ، بہشت۔

آیت نمبر۲۷۔ بَعُوۡضَةً۔ مطلب یہ کہ اصل **جنّت** کے بعض حصہ کا بیان یا تبعیض یا تفصیل یا مدینہ طیبہ یا

كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

لاتا ہے اس سے بہتوں کو اور وہ تو گم راہ نہیں کرتا اس سے کسی کو مگر بدکار (گم راہ ہوتے ہیں)۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ جو لوگ توڑتے ہیں اللہ کے اقرار کو شریعت کے مضبوط ہونے کے بعد اور اُن سے جدائی چاہتے ہیں جن سے ملنا اللہ پسند کرتا ہے اور ملک میں شرارت کرتے ہیں یہی لوگ نقصان میں ہیں۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ تم کس طرح منکر ہوتے ہو اللہ کے حالانکہ تم تھے ہی نہیں تو اس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں مارے گا [۱] پھر مرے بعد تمہیں آخرت میں اٹھائے گا پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

ھُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۰﴾ ع ۹

۳۰۔ وہی اللہ ہے جس نے زمین کی سب کی سب چیزیں تمہارے ہی واسطے پیدا کیں پھر متوجہ ہوا آسمان کی طرف تو ٹھیک بنا ڈالے انہیں سات آسمان اور وہ ہر ایک چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔

---

[۱] ۔ اندازہ کیا تمھارے لئے کیونکہ قیامت تک خلق ہوگی۔

(بقیہ حاشیہ) فتوحات شام وغیرہ۔ اگر اللہ تعالیٰ اجمالاً بیان کرے تو بھی ایمان داروں کو موجب ایمان ہے اور تفصیلاً ہو جب بھی موجب انشراح صدر ہے۔ مچھر کی مثال قرآن شریف میں کہیں نہیں آئی ہے۔ باب اعتصام بالسنۃ میں ہمارے حضور سید المرسلین خاتم النبیینؐ صاحبِ معراج نے فروش سے تشبیہ دی ہے اور اپنے کو اُن کا ناجی بتایا ہے۔ بعض مفسّروں نے کہا یہاں **بَعُوْضَةً** سے پتنگوں کی طرف اشارہ ہے **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب** ۔

آیت نمبر ۳۰۔ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۔ سات آسمان یا سات تارے یا سات قسم کے تارے ہیں اور دوسرے اعتبارات یعنی علم جغرافیہ اور ہیئت اور فلاحت اور روحانی اور عالمِ مثال اور عالمِ آخرت اور جنّت و دوزخ کے اعتبار سے بھی سات سات آسمان ثابت ہیں۔ اسی طرح زمینیں بھی۔

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔اور (اے پیغمبر وہ کیفیت بھی بیان کرو) جب تیرے رب نے کہا فرشتوں سے کہ میں خاص زمین میں ایک نائب حاکم بنانے والا ہوں[1]، فرشتوں نے عرض کی، کیا آپ ایسے شخص کو نائب بنائیں گے زمین میں جو وہاں فتنہ انگیزی اور خون ریزی کرے گا اور ہم تو تیری تعریف کے ساتھ کہتے ہیں[2] کہ تیری ذات پاک خوبیوں ہی خوبیوں والی اور سب عیبوں سے پاک ہے۔ اللہ نے فرمایا، میں وہ بھید خوب جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

[1] منتظم۔ دوسرے کا قائم مقام، نائب۔ [2] یہ ایک سوال تو ہے مگر آپ کو عیب سے بکلی پاک جانتے ہیں۔

آیت نمبر ۳۱۔ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ ۔ اب ہر سہ گروہ کا ذکر تمثیلی رنگ میں ہوتا ہے۔ **سُوْرَةُ الْحَمد** میں حسن و احسان کا بیان تھا۔ حُسنِ تام اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں بیان کیا گیا اور الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں احسانِ کامل کا ذکر تھا جس سے روح انسانی متاثر ہو کر ہمہ نیستی کے ساتھ اس جمیل و محسن حقیقی کے سامنے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہہ کر گر پڑی اور اس سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی راہ منعم علیہ جماعت نے طلب کی تو خدا نے بعد اس رہ نمائی کے اس آیہ شریفہ میں ایک منعم علیہ کا ذکر فرمایا جو آدم ہے اور اس کے ساتھ اپنے فضل اور وحی و الہام اور اس کی اتباع اور اس کی دائمی کامیابی کا بیان فرمایا اور اس کے مقابل اس کا مخالف جو مغضوب ہے۔ ابلیس بتایا اور بھولے بھالے راست باز معترضین اور سائلین کو فرشتوں سے تشبیہ دی جو ایک قسم کی ضلالت رکھتے تھے۔ یہ اس قسم کی ضلالت ہے جیسا کہ سورۃ **وَالضُّحٰى** میں وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۔ عاشقانہ گمراہی اور دینداری کا جوش۔ یہاں اور تمام قرآن مجید میں جب کبھی کسی ماموریا خلیفہ کا ذکر ہوگا تو وہاں مراد ہمارے حضور سیّد المرسلین شفیع المذنبین، خاتم النبیینؐ غالباً ہوں گے اور آپ کے مخالف ابلیس۔ ابوجہل۔ صاحبِ جہل مرکب اور سائلین و معترضین **ضالّین** مراد ہوں گے۔ کیا خوب کہا حضرت معنوی نے اپنی مثنوی میں

خوش تر آں باشد کہ سرّ دلبراں گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

اِنِّيْٓ اَعْلَمُ کا ثبوت وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ سے دیا یعنی ہمارے تعلیم یافتہ ہی ہماری مرضی جانتے ہیں دوسرا نہیں جانتا۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓـئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنۡۢبِـئُوۡنِىۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔اور آدم کو سب چیزوں کے نام سکھا دیئے پھران چیزوں کو فرشتوں کے رُوبرو پیش کر کے فرمایا تم بتاؤ تو مجھے ان چیزوں کے نام جب تم سچے ہو۔

قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۳﴾

۳۳۔فرشتوں نے عرض کی کہ آپ کی ذات بے عیب، بڑی خوبیوں والی ہے جوتو نے ہمیں بتا دیا ہے اُس کے سوائے ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ ہاں ہاں تیری ہی ایسی ذات پاک ہے جو کامل علم اور کامل حکمت والی ہے۔

قَالَ يٰٓـاٰدَمُ اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۚ فَلَمَّآ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّىۡٓ اَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۙ وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔اللہ نے آدم کو فرمایا، اے آدم فرشتوں کو ان کے نام بتا دے تو آدم نے جب فرشتوں کو ان کے نام بتا دیئے تو اللہ نے (فرشتوں سے) فرمایا کیوں ہم نے تم سے نہیں کہا تھا کہ ہمیں آسمان و زمین کی سب چھپی چیزیں معلوم ہیں اور ہم خوب جانتے ہیں جو تمہارے ارادے ظاہر ہیں اور جو تم سے چھپے ہوئے ہیں[۱]۔

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡٓا اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰى وَاسۡتَكۡبَرَ

۳۵۔اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے فرماں بردار بن جاؤ (اور آدم کے سبب سے سجداتِ شکر بجالاؤ) تو ابلیس کے سوا سب نے حکم مانا۔

۱؎ ۔ **تَكۡتُمُوۡنَ** میں صرف عظمتِ الٰہی و غیب دانی کا ذکر ہے۔

آیت نمبر۳۲۔ **اَنۡۢبِـئُوۡنِىۡ** ۔مسمّیات کو پیش کیا۔صوفیوں نے اسماءِ الٰہی لئے اور فلاسفروں نے ہر چیز کا **رَبُّ النّوع** لیا ہے۔

وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۵﴾

(ابلیس نے جو کافر تھا) آدم کا انکار کر دیا اور اُسے اپنے سامنے ہیچ سمجھا اور وہ حق پوش تھا۔

وَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔اور ہم نے حکم دیا اے آدم! تو اور تیری بیوی ایک خاص باغ میں امن چین سے رہو اور تم دونوں میاں بی بی اس باغ کا ہر ایک پھل جو یا جہاں جی چاہے فراغت سے کھاؤ اور تم دونوں اس خاص درخت (ممنوعہ) کے پاس نہ جانا نہیں تو تم دونوں اپنی جان پر مصیبت جھیلنے والوں میں سے ہو جاؤ گے[1]۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۷﴾

۳۷۔پھر شیطان نے اُن کو اس درخت کے ذریعہ سے پھسلانا چاہا اور جہاں وہ تھے وہاں سے نکلوا دیا اور ہم نے کہہ دیا چونکہ تمہاری آپس میں عداوت ہے (صفائی نہیں) اس لئے یہاں سے چلے جاؤ اور خالص ملک میں تمہیں رہنا اور فائدہ اٹھانا ہے ایک مدت (یعنی) جیئے تک۔

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۸﴾

۳۸۔پھر آدم کو اللہ کی طرف سے کچھ باتیں القا ہوئیں اور اللہ نے رجوع برحمت فرمایا آدم پر کیونکہ البتہ وہ تو توبہ کرنے والوں کو بڑا معاف کرنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔(اس کے بعد) ہم نے آدم اور اُس کی نسل کو حکم دیا کہ اس (فساد کی) جگہ سے تم سب کے سب چلے جاؤ پھر جب جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت نامے آتے رہیں گے اُس اُس وقت جو جو شخص اُن میرے

[1] لڑائی۔نسب۔کارِ ممنوعہ۔خلاف حکم الٰہی وغیرہ۔شراب و جنگ بیجا۔

ہدایت ناموں کی پیروی کرے گا اُسے کسی قسم کا نہ آئندہ خوف ہوگا اور نہ گزشتہ ہی عمل کے لئے وہ غمگین ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع

۴۰۔اور جن لوگوں نے شریعت کا انکار کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ان کا انجام ایک آگ ہو گی جس کی جلن میں وہ مدتوں جلتے بھنتے رہیں گے۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٤١﴾

۴۱۔اے اللہ کے پہلوان کی اولاد! تم میرے ان انعاموں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کئے ہیں اور تم میری شریعت کے اقرار کو پورا کرو میں تمہارا اقرار پورا کروں گا (یعنی جزا دوں گا) اور میری ہیبت وجلال کے وقت سے ڈرو۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۫ وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿٤٢﴾

۴۲۔اور اب جو شریعت اتاری ہے اس کو مان لو اس کے انکار کرنے والوں میں اول نمبر نہ بنو اور میری آیتوں کو دنیا کے بدلے نہ خریدو۔ مجھ سے ڈرو اور مجھ ہی کو سپر بناؤ۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾

۴۳۔اور کھرے کھوٹے کو نہ ملادو اور ناحق نہ چھپاؤ حق کو جب کہ تم کو بخوبی معلوم ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا

۴۴۔اور نمازوں کو ٹھیک درست رکھو اور زکوۃ دیا

آیت نمبر ۴۱۔ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ۔ رکوع ۵ میں یہ دوسرا تمثیلی بیان ہے یعنی بنی اسرائیل منعم علیہم تھے۔ خلاف مرضی کرنے سے مغضوب ہوگئے اور دائمی کامیابی کے وارث نہ ہوئے۔ اللہ ہر دین دار کو ان سے بچائے۔

اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ ۔ اللہ کا عہد پورا کرو فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ۔ اور جو اللہ کا عہد پورا کرے گا تو اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ۔ تو اللہ اس کا عہد پورا کرے گا یعنی لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کے مقام پر اُسے پہنچا دے گا جو انبیاء اور اولیاء کا درجہ ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (یونس: ٦٣)۔

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝۴۴

کرو اور اللہ کے سامنے جھکنے والی جماعتوں کے ساتھ تم بھی جھکو۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۴۵

۴۵۔ بھلا کیا تم دوسروں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے آپ کو بھولے جاتے ہو حالانکہ تم کتاب بھی پڑھتے رہتے ہو پھر کیا تم کو کچھ بھی عقل نہیں ہے۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝۴۶ۙ

۴۶۔ اور نیکیوں پر ہمیشگی اور بدیوں سے بچنے اور دعائیں کرنے پر مضبوط رہو اور صبر اور دعا کرنا بڑی باتیں ہیں مگر دل سے ڈرنے والوں کیلئے (نہیں)

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝۴۷ ع

۴۷۔ جو یقین رکھتے ہیں کہ انہیں اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے اور یقیناً یقیناً اس کی طرف لوٹ جانا ہے۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ

۴۸۔ اے یعقوب کی اولاد! تم میرے ان انعاموں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کئے تھے

آیت نمبر۴۴۔ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۔ نماز کے ایک یہ بھی معنی ہیں کہ انسان جو اقرار اللہ کے سامنے کرتا ہے اپنی حرکت وسکون سے۔ ان اقراروں پر قائم رہے جیسے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ایک اقرار ہے۔

وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۔ یعنی جو رجوع بحق ہو رہے ہیں نبی کریم ﷺ کے ساتھ، ان کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ اور ساتھ ہو جاؤ۔

آیت نمبر۴۵۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔ **عقل** کے معنی روکنے کے ہیں۔ **عقل** اسی قوت کا نام ہے جس کے ذریعہ سے انسان اپنے آپ کو بدیوں اور خطرات سے بچاتا ہے۔ یہ لفظ **عِقَالٌ** سے نکلا ہے جس کے معنی وہ رسیاں ہیں جن سے اونٹ کا گھٹنا باندھا جاتا ہے۔

آیت نمبر۴۶۔ بِالصَّبْرِ ۔ مصیبت کے وقت اپنے آپ کو اطاعت پر جمائے رکھنا اور بدی سے یا معصیت سے روکے رکھنا۔

آیت نمبر۴۷۔ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ ۔ جس ظن کے بعد اَنَّ آئے اس کا ترجمہ یقین کا ہوگا۔

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۸﴾

اور میں نے ہی تم کو بزرگی دی تھی (اس وقت کے) سب لوگوں پر۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔اور تم اُس دن سے ڈر جاؤ جس دن کوئی آدمی کسی آدمی کے ذرّہ کام نہ آئے گا اور نہ کوئی سفارش قبول ہوگی اس کی طرف سے اور نہ کفارہ ہی لیا جائے گا اُس کی طرف سے اور نہ اُن کو کہیں سے مدد ہی ملے گی۔

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَاۤءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۵۰﴾

۵۰۔اور وہ وقت بھی یاد کرو جب ہمیں نے تمہیں فرعونیوں کے پنجے سے چھڑایا تھا وہ تمہیں بُری بُری تکلیفیں دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو وہ ذبح کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو وہ جیتا رہنے دیتے تھے یا اُن کی حیا دور کر دیتے تھے اور اس مصیبت میں بھی تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے ایک انعامِ عظیم تھا۔

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔اور وہ وقت بھی یاد کرو کہ جب ہمیں نے تمہارے لئے سمندر کو چیر کر ہٹا دیا پھر سلامتی کے کنارے پر تمہیں پہنچا دیا اور فرعونیوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے وہیں ڈبا دیا۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔اور وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے موسیٰ کے لئے (اپنے حضور میں ٹھہرنے کے واسطے) چالیس رات میعاد مقرر کی پھر تم نے موسیٰ کے پیچھے بچھڑے کی پُوجا شروع کی اور تم مشرک ہوگئے۔

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ

۵۳۔پھر تمہاری (ایسی بے ہودہ حرکت پر بھی) ہم

آیت نمبر۴۹۔ لَا تَجْزِىْ ۔جب مدینہ منورہ کے بنی اسرائیل کو کافروں نے بہکایا تو جلاوطن ہوئے اور کافر بہکانے والے ان کی کوئی مدد نہ کرسکے۔

تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۳﴾

نے تم کو معاف کیا[1] تا کہ تم (ہماری مہربانیوں کو دیکھ کر) شکر گزاری اختیار کرو۔

وَاِذۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَالۡفُرۡقَانَ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔اور (وہ بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور حق اور ناحق میں فیصلہ کرنے والی چیز دی[2] تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنَّكُمۡ ظَلَمۡتُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ بِاتِّخَاذِكُمُ الۡعِجۡلَ فَتُوۡبُوۡٓا اِلٰى بَارِئِكُمۡ فَاقۡتُلُوۡٓا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ عِنۡدَ بَارِئِكُمۡ ؕ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵۵﴾

۵۵۔اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! کچھ شک نہیں کہ تم نے ظالمانہ اور مشرکانہ کارروائی کی اپنی جانوں کے لئے کیونکہ تم نے بچھڑے کی پوجا اختیار کی۔ مناسب ہے کہ تم اپنے سچے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ ہو اور اللہ کے حضور اپنی جانوں کو قربان کر دو[3] (مشرک سرداروں کو مار ڈالو) تمہارے واسطے تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک یہی بہتر ہے۔اس پر بھی تمہارا رب متوجہ ہوا تمہاری طرف۔ بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بڑا معاف کرنے والا سچی محنت کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهۡرَةً فَاَخَذَتۡكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ پھر جب تم نے موسیٰ سے کہا کہ اے موسیٰ! ہم تیری باتوں کو ہرگز نہیں مانیں گے جب تک کہ ہم خود اللہ کو کھلم کھلا سامنے نہ دیکھ لیں تو تمہاری اس گستاخی کی وجہ سے تم کو کڑکتی بجلی نے پکڑ لیا[4] اور یہ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہوا۔

ثُمَّ بَعَثۡنٰكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ پھر اس موت کی حالت سے تم کو ہم نے اٹھا کھڑا کیا تا کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

---

[1] ۔کیونکہ شرک سے توبہ کر لی۔ [2] ۔جس سے دشمن کی کمر ٹوٹ گئی۔ [3] ۔مشرکوں مجرموں کو قتل کرو۔

[4] ۔ **صَاعِقَه** سے غشی ہو گئی تھی، حالت موت کو پہنچ گئے تھے دوبارہ زندگی ہوئی۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔اور ہم نے تم کو بادلوں کے سایہ میں رکھا اور تم پر مَن وسَلوٰی اتارا (اور حکم ہوگیا کہ) تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ ہماری دی ہوئی اور ہم نے ان پر مہربانی کرنے میں کچھ کمی نہیں کی ہمارا تو انہوں نے کچھ نہ بگاڑا مگر وہ اپنا نقصان آپ ہی کرتے رہے۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔اور جب ہم نے تم کو حکم دیا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں چاہو بافراغت کھاؤ اور فرماں بردار ہوکر دروازے سے داخل ہو اور اپنے گناہوں سے پاک رہنے کی دعا (یعنی استغفار) کرتے جاؤ ہم تمہاری سب خطائیں معاف کردیں گے، اور اچھے کام کرنے والوں پر تو قریب ہی بہت بڑے بڑے فضل کریں گے۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۶

۶۰۔مگر اس جماعت سے ظالم طبع لوگوں نے جو کچھ ان کو کہا گیا تھا کسی اور بات سے بدل دیا اس وجہ سے ہم نے اُن ظالموں پر آسمانی وبا نازل کی کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی تھی۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا

۶۱۔اور وہ وقت بھی یاد کرو جب کہ اپنی (پیاسی)

آیت نمبر ۵۷۔ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ ۔موت مرنے کے قریب پہنچ جانے کی حالت کو بھی کہتے ہیں اور نیند کو۔ نبی کریم ﷺ کی دعا میں ہے جب بیدار ہوئے فرمایا **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا. وَاِلَيْهِ الْبَعْثُ وَالنُّشُوْرُ.** دوسرا۔**لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ بِيٰسِيْن** ۔یعنی اپنے مرنے والوں کو یٰسین سمجھاؤ۔ یہ ظاہر ہے کہ جو مر چکا ہو وہ سمجھنے سے قاصر ہے ایسا حکم تکلیف **مَالَا يُطَاق** ہے۔مطلب یہ ہوا کہ نیند اور قریب المرگ حالت کو بھی موت کہتے ہیں۔لُغت میں موت کے معنی دس، بارہ سے زیادہ لکھے ہیں۔ چنانچہ قوت نامیہ کے گم ہونے پر يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔جھوٹ اوّل **مَنْ مَّاتَ اِبْلِيْس** ۔مصائب۔ يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ۔عدم کون پر جیسے

اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۱﴾

قوم کے لئے موسیٰ نے پانی مانگا تو ہم نے ایک تدبیر بتائی کہ تو اپنی لاٹھی پتھر پر مار پس اُس میں بارہ چشمے پانی کے بہہ نکلے اور سب لوگوں نے اپنا (اپنا) گھاٹ معلوم کر لیا اور (حکم ہو گیا کہ) اللہ کی دی ہوئی روزی تم کھاؤ اور پیو اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

۶۲۔ اور وہ وقت بھی یاد کرو جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم سے تو ایک ہی طرح کے کھانے پر نہیں رہا جاتا تُو اپنے رب سے ہمارے لئے دعا مانگ کہ زمین سے جو چیزیں اُگتی ہیں ساگ ہوں ککڑی ہوں گیہوں (یا لہسن ہوں) مسور اور پیاز ہوں وہ ہمارے لئے پیدا کر دے۔ موسیٰ نے کہا کیا تم بہتر چیزوں کو چھوڑ کر ادنیٰ چیزوں کی خواہش کرتے ہو (اچھا) تم کسی شہر میں چلے جاؤ تم، جو تم لوگ مانگتے ہو وہ تمہیں مل جائے گا اور ان پر ذلّت اور مسکینی کی مار پڑی اور وہ اللہ کے غضب میں آ گئے یہ ان کی حالت اس وجہ سے ہوئی کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا۔ اور وہ ناحق نبیوں سے مقابلہ

(بقیہ حاشیہ) كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ کفر و جہالت۔ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وغیرہ وغیرہ اور بمعنی جنگ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

آیت نمبر ۶۱۔ اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ۔ اس کے دو معنی ہیں۔ عصا پتھر پر مار۔ دوسرے معنی پہاڑ پر اپنی جماعت کو لے جا۔ پھر پانی کا چشمہ کھل گیا۔ یا مل گیا اور اللہ نے صاحبِ کشف کو بتا دیا کہ یہاں پانی کا سوتا یا حوض ہیں۔

بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۶۲﴾ ع

کرتے تھے اور ان کے درپے قتل رہتے یہ (جرائتیں) اس لئے کیں کہ انہوں نے نافرمانی اختیار کی اور اللہ کی حدوں سے آگے نکل گئے تھے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِـِٕیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ جو لوگ مسلمان ہیں اور جو یہودی کہلاتے ہیں اور نصاریٰ اور ستاروں کو پوجنے والے ہمہ حق بولنے والے صابی (ان میں سے کوئی ہو) جس نے سچے دل سے اللہ اور قیامت کو مانا اور بھلے کام کئے تو ایسے لوگوں کو اُن کے ربّ کی طرف سے ضرور اجر ملے گا اور نہ اُن کو کوئی آئندہ غم ہوگا اور نہ گزشتہ ہی عمل کے لئے وہ غمگین ہوں گے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ اور وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے تم سے شریعت کی پابندی کا اقرار لیا اور تم کوہِ طُور کے نیچے تھے کہ ہمارے دئے ہوئے احکام خوب مضبوطی سے پکڑو اور بہ خوبی یاد کرلو ان احکام کو جو اس میں بیان کئے گئے ہیں تا کہ تم دکھوں سے بچو۔

ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ

۶۵۔ پھر تم نے منہ پھیر لیا اس حکم کے بعد پس اگر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (نے) تمہاری

آیت نمبر ۶۲۔ **یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ**۔ **یَقْتُلُوْنَ**۔ کے ساتھ **قَتْلًا** نہیں ہے جس سے وقوع فعلِ قتل ثابت نہیں۔ **قَتَلَ اللّٰہُ فُلَانًا اَیْ دَفَعَ شَرَّهٗ** (ترجمہ) فلانے کو اللہ نے قتل کیا یعنی اُس کے شر کو دفع کر دیا۔ (۲) **اُقْتُلُوا الْاٰخَرَ. اَیْ فَابْطُلُوْا دَعْوَتَهٗ** دوسری خلافت یا مدعی سلطنت کو قتل کردو یعنی اُس دوسرے کی دعوت کو باطل کردو اور اس دوسرے کو ایسا کردو کہ وہ مرگیا۔ (**نهایه**) (۳) **قَتَلْتُ فُلَانًا. اَیْ ذَلَّلْتُهٗ** (ترجمہ) میں نے فلانے کو قتل کر دیا یعنی ذلیل کر دیا۔ مطلق سختی کے معنی بھی آئے ہیں۔ ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ کے حضور بار بار ایک شخص کی سفارش کی کہ یہ مومن آدمی ہے اس کو کچھ دو۔ فرمایا **اَ قِتَالًا یَا سَعْدُ** علاوہ بریں قراءتِ متواترہ سے یہ بھی قراءت ہے کہ **یَقْتُلُوْنَ** کے **ق** کے بعد **الف** بڑھایا جائے یعنی **یُقَاتِلُوْنَ** پڑھیں پھر کوئی اشکال نہیں۔

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾

دست گیری نہ کی ہوتی تو تم ضرور نقصان پانے والے ہوتے۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ بے شک تم تو جانتے ہی ہو ان کو جنہوں نے آرام اور سکھ کے دن میں خلاف حکم الٰہی زیادتیاں کیں تو ہم نے ان کو کہہ دیا کہ تم ہو جاؤ خفیف العقل بندر ذلیل۔

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ پھر ہم نے اس نافرمان جماعت کو موجودہ اور آگے آنے والے لوگوں کے لئے عبرت کا مقام بنا دیا اور اللہ سے ڈرنے والوں کے واسطے بڑی نصیحت کا موجب ہوا۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

۶۸۔ اور یہ کیفیت بھی یاد کرو کہ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! تم کو تحقیق اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔ قوم نے جواب دیا، اے موسیٰ! کیا تم ہم سے ٹھٹھا کرتا ہے موسیٰ نے

آیت نمبر۶۶۔ قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ ان کی تبدیلِ نوع ہوگئی تھی بلکہ تبدیلِ روحانیت اور ان کی ذلّت کی طرف اشارہ ہے کہ جیسے ذلیل بندر دوسرے کے نچانے سے ناچتا ہے ویسے ہی یہ یہودی محروم عزّتِ جسمانیہ اور روحانیہ سے کئے گئے۔ اِس کا مفصّل بیان مائدہ رکوع ۸ میں اور پارہ ۹ رکوع ۱۱ میں موجود ہے۔
آیت نمبر۶۸۔ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۔ گائے کی پرستش ہو رہی تھی، فرعون وغیرہ گائے کی پوجا کر رہے تھے اس لئے ایک خاص گائے کے ذبح کا حکم ہوا۔ بطور اعلائے کلمۃ اللہ کے۔ کیونکہ قومیں، اگر ان کی منظورہ اور معبودہ چیزوں کو خلاف مرضی ان کے چھیڑا نہ جائے تو وہ کبھی بیدار نہیں ہوتیں اور نہ مقابلہ و تحقیق کرتی ہیں اور امور رسمیہ اور معتقدہ میں سے ہے کہ بعض چیزیں رسوم **مذہبیہ** میں بہت ہی سخت اور اہم سمجھی جاتی ہیں۔ حالانکہ دوسرے گناہ اس سے بدتر بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر مسلمان سے کہا جائے کہ تو قاتل ہے تو وہ اتنا بُرا نہیں مانے گا جتنا کہ اس سے کہا جائے کہ تو سؤر کھانے والا ہے۔ **علٰی ھٰذا** ہندو کو اگر کہا جائے کہ تو چور ہے تو اتنا بُرا نہیں منائے گا

الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۸﴾

جواب دیا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں تو جاہل لوگوں میں سے نہیں ہوں اور نہ ہونا چاہتا ہوں۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۹﴾

۶۹۔قوم نے کہا (اگر یہ ہی حکم ہے) تو تُو اپنے رب سے اتنا تو پوچھ دے کہ ہم کو بتا دے کہ وہ گائے کونسی ہے؟ موسیٰ نے کہا تحقیق اللہ فرماتا ہے کہ بے شک وہ ایک گائے ہے نہ تو بہت بڈھی ہے اور نہ بچھیا ہے ادھیڑ عمر کی ہے تو جو تم کو حکم دیا جاتا ہے اس کی تعمیل کرو۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔(پھر) قوم نے کہا، اپنے رب سے یہ بھی تو پوچھ دو کہ ہم کو بتا دے کہ اُس گائے کا رنگ کیسا ہے؟ موسیٰ نے جواب دیا تحقیق اللہ فرماتا ہے کہ بے شک وہ گائے زرد رنگ کی ہے اُس کا رنگ بھڑک دار (شوخ) ہے دیکھنے والوں کو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔پھر قوم نے کہا تو اپنے رب سے (کوئی خاص علامت) پوچھ دے کہ ہم کو بتا دے کہ وہ کونسی گائے ہے۔ بے شک وہ گائے ہم پر مشتبہ ہو گئی ہے اور ہم اگر اللہ چاہے تو اپنے مقصود کو پالیں گے۔

(بقیہ حاشیہ) جتنا کہ اس کو کہا جائے کہ تو گائے خور ہے۔ یہ اسرار الٰہیہ ہیں۔ ماموروں پر کھولے جاتے ہیں اور وہ حسبِ مصلحتِ الٰہی ان باتوں سے کسی کو چھیڑ دیتے ہیں اور پھر **الحق** اور **الباطل** کا جنگ شروع ہو جاتا ہے اور **وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ** نتیجہ ہوتا ہے۔ فرعون کا تاج بھی گاؤ مکھی تھا۔ شاید اس کا یہ مطلب ہوگا کہ میں گائے کو سر پر بٹھاتا ہوں اور تاجِ سر یقین رکھتا ہوں۔

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ ع ۸

۷۲۔موسیٰ نے کہا بے شک اللہ فرماتا ہے وہ گائے ایسی ہے جس سے کوئی محنت نہیں لی جاتی زمین میں ہل جوتنے کی اور نہ اس سے کھیتی کو پانی ہی دیا جاتا ہے موٹی تازی صحیح سلامت بے داغ گائے ہے۔ بول اٹھے کہ (ہاں) اب تو حق و ہدایت لے کر آیا پس انہوں نے اس گائے کو ذبح تو کیا گو دل سے اس کو ذبح کرنا نہ چاہتے تھے۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔اور جب تم نے مارا نفس کو پس تم نے اُس میں ایک سخت احتیاط چھپانے کی کی [۱] اور اللہ ظاہر کر دینے والا ہے چھپی ہوئی باتوں کو جو تم نہیں جانتے یا سخت چھپاتے ہو۔

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْىِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ

۷۴۔پس ہم نے یہ حکم دیا ہے کہ بعض کو بعض کے ساتھ مارو قاتل کو قتل کرو اسی طرح اللہ تعالیٰ زندہ کیا کرتا ہے مُردوں کو [۲] اور اپنی نشانی تم کو دکھایا کرتا ہے تا کہ تم عقل سیکھو۔ **وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ**

۱۔ترجمہء دیگر۔ یا ایک نور اور روشنی پائی۔

۲۔**وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ** کے قاعدہ سے کتنے قتل ہونیوالے بچ گئے۔

آیت نمبر ۷۳۔ **وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا**۔ ایک یہودی نے ایک مسلم عورت کو مار دیا۔ وہ قریب الموت حالت میں بتا گئی کہ اس کا قاتل کون تھا۔ پس حکم ہوا اس کو مار دو (شرح قدیم) جو مشہور ہے کہ گائے کا ٹکڑا مارنے سے مقتول زندہ ہو کر قاتل کا پتہ بتا گیا تھا۔ اس کے ماننے سے ہمیں کوئی حرج نہیں مگر تاریخی کوئی شہادت نہیں ملتی۔ ہمارے معظم دوست فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قتل عیسیٰ علیہ السلام ہے جس کی براءت اللہ نے ظاہر فرما دی۔ ہمارے مرشد حضرت محمود احمد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کعب بن اشرف ہے جو شریر فسادی یہودی تھا (شرح جدید)۔

آیت نمبر ۷۴۔ **اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا**۔ یعنی ایک قاتل ہے وہی قتل کیا جائے گا یا معلوم نہیں کئی بار جرم کر چکا ہے اب کے پکڑا گیا (۲) یعنی قصاص لو یا اگر حرص بے جا ہو تو قناعت اختیار کرو۔ غضب بھڑکے تو حلم و نرمی سے مقابلہ کرو۔

تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۴﴾

حیٰوۃ پر غور کرو۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ پھر تمہارے دل اس کے بعد سخت ہو گئے گویا کہ وہ پتھر ہیں یا پتھر سے بھی زیادہ سخت کیونکہ بعض پتھر ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں اور بے شک بعض پتھر ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے پھٹ پڑنے سے پانی جاری ہو جاتا ہے اور تحقیق بعض پتھر ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے کرتوتوں سے غافل نہیں۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ (اے مسلمانو!) کیا تم اُن (سنگ دلوں) سے اُمید رکھ سکتے ہو کہ وہ تمہاری باتیں مانیں گے حالانکہ اُن میں سے ایک فریق ایسا بھی ہے کہ جو کلام اللہ کو سن سمجھ کر پھر اس کو تبدیل کرتا ہے حالانکہ وہ اُس کے درست معنی کا علم رکھتا ہے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ جب (وہ) مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب خلوت میں الگ ہو کر وہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم ایسی باتیں بتا دیتے ہو مسلمانوں کو جن کی حقیقت اللہ نے تم پر کھول رکھی ہے اسی وجہ سے تو مسلمان تم پر حجت قائم کر کے تمہارے رب کے حضور تم کو قائل کر لیتے ہیں یا کر لیں گے۔ کیا تم کو کچھ بھی عقل نہیں۔

آیت نمبر ۷۵۔ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ الخ۔ مومن کی تین حالتیں ہونی چاہئیں۔ پہلی حالت یہ ہے کہ اس سے عام فوائد ظاہر ہوں۔ دوسری حالت یہ ہے کہ کچھ تو پسیجے اور تیسری حالت یہ ہے کہ صرف ڈر ہی ڈر ہو اللہ کا۔

اَوَلَا يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ مگر کیا ان یہودیوں منافقوں کو خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں سب باتیں ہیں جن کو وہ چھپاتے ہیں اور جن کو ظاہر کرتے ہیں۔

وَمِنۡهُمۡ اُمِّيُّوۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ الۡكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِىَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ اور بعض اُن میں سے وہ ناواقف قوم بھی ہے جو کتاب کو تو کچھ سمجھتی بوجھتی نہیں مگر واہیات مَن مانی باتوں کو جانتی ہے اور وہ اس وہم وگمان ہی میں مگن ہو رہے ہیں۔

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۸۰﴾

۸۰۔ پھٹکار ہے ان لوگوں کے لئے جو کتاب کو تو اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں پھر (جھوٹ) لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہی اللہ کا حکم ہے تاکہ ان جھوٹی تحریروں سے تھوڑی سی دنیا کما لیں۔ پس خرابی اور رسوائی ہے ان کو جنہوں نے یہ (جھوٹ) اپنے ہاتھوں سے لکھا اور کمائی پر بھی تھو ہے جو وہ کماتے ہیں۔

وَقَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدَةً ؕ قُلۡ اَتَّخَذۡتُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ عَهۡدًا فَلَنۡ يُّخۡلِفَ اللّٰهُ عَهۡدَهٗۤ اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور (ایسے کرتوتوں پر یہ) کہتے ہیں کہ ہم کو دوزخ کی آگ کچھ گنتی کے تھوڑے ہی دن جلائے گی۔ ان سے پوچھو تو کہ کیا تم اللہ سے کوئی اقرار لے چکے ہو کہ اللہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا یا تم خود اللہ کی طرف سے ایسی باتیں بناتے ہو جس کا کوئی علم تمہارے پاس نہیں۔

بَلٰى مَنۡ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتۡ بِهٖ خَطِيۡٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ ہاں جس نے گناہ کو اپنا کسب بنا لیا اور اُس کی بدیوں نے اُس کو ہر طرف سے گھیر لیا تو ایسے ہی لوگ آگ میں جلتے بھنتے رہیں گے ہمیشہ۔

آیت نمبر ۸۰۔ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ۔ ان سے مراد قوم نصاریٰ ہے جنہوں نے انجیل کو دو سو ستر زبانوں میں ترجمہ کر ڈالا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع

۸۳۔اور جو لوگ سچے دل سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے ایسے ہی لوگوں کے لئے جنت ہے اور وہ ان کا سدا رہنے کا ٹھکانا ہے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٤﴾

۸۴۔اور ہمارا بنی اسرائیل سے یہی اقرار تھا کہ تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کی بندگی نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا اور قرابت دار اور یتیموں اور بے دست و پا لوگوں سے نیک سلوک کرنا اور عام لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی نصیحت کرتے رہنا اور نماز کو ہمیشہ ٹھیک پڑھتے رہنا اور زکوٰۃ دیا کرنا، پھر تم نے ان باتوں سے منہ پھیر لیا سوا تھوڑے آدمیوں کے۔تم سب کے سب اقرار سے پھر جانے والے ہو۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٥﴾

۸۵۔اور جب ہم نے تم سے یہ عہد لے لیا کہ تم اپنوں ہی کی خونریزی نہ کرو[1] اور خویشوں ہی کو وطن سے نہ نکالو تو اس عہد کا تم نے اقرار بھی کر لیا اور تم شاہد بھی ہو گئے۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۡ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۭ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى

۸۶۔پھر تمہیں وہ لوگ ہو کہ اپنوں ہی کو مار ڈالتے ہو[2] اور اپنوں میں سے ہی ایک فریق کو اُن کے گھروں سے نکال دیتے ہو اور گناہ و ظلم ان پر کرنے کے لئے پشتی دیتے ہو غریبوں کو اور اگر کسی دوسری قوم کی قید میں ہو کر وہ تمہارے پاس

---

[1] یہ وعدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں لیا تھا۔

[2] وہ قتل اور اخراج کے موجب تھے اس لئے ان سے منسوب کیا۔

تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْىٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۶﴾

آ جائیں تو فدیہ دے کر تم اُن کو چھڑانے لگتے ہو حالانکہ اُن لوگوں کا پہلے گھروں ہی سے نکالنا تم پر حرام تھا، تو کیا تم کتاب کے بعض احکام پر ایمان لاتے ہو اور بعض احکام سے انکار کرتے ہو تو جو شخص تم میں سے یہ طریق اختیار کرے اُس کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں بھی ذلیل کیا جاوے اور قیامت کے دن تو سخت سے سخت عذاب میں ڈالا جاوے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کرتُوتوں سے ہرگز بے خبر نہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ ع ۱۰

۸۷۔یہی لوگ ہیں جنہوں نے اس دنیا کی زندگی کو آخرت سے (بہتر سمجھ کر) مول لے لیا تو ایسے لوگوں کی سزا تخفیف اور کم نہیں ہوسکتی اور ان کا کوئی معاون اور مددگار نہ ہوگا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔اور یہ بات تو یقینی ہے کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت کی پھر اس کی تائید میں ہم نے لگا تار رسول بھیجے موسیٰ کی وفات کے بعد (یہاں تک کہ بھیجا اور دیئے) عیسیٰ بن مریم کو کھلے کھلے نشانات اور اس کی مدد کی کلام پاک سے (بھلا اے بنی اسرائیل) جب کبھی تمہارے پاس ایسا رسول آیا جو تمہاری من مانی باتوں کا بیان کرنے والا نہ تھا تو تم نے اس سے تکبر ہی کیا (انجام یہ کہ) کسی فریق کو تم نے جھٹلایا اور کسی فریق کے درپئے قتل ہو رہے ہو۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ

۸۹۔انہوں نے کہہ دیا کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں[1] (غلافوں میں کیا ہیں) بلکہ اُن کے کفر

[1] نامختون۔ نجس۔ ضد میں کہہ دیتے ہیں ہم بُرے ہی سہی۔

بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۹﴾

کے سبب سے اللہ کی لعنت اُن پر پڑ گئی ہے پس تھوڑے ہیں جو ایماندار ہیں[۱]۔

وَلَمَّا جَآءَهُمۡ كِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ ۙ وَكَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ يَسۡتَفۡتِحُوۡنَ عَلَى الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مَّا عَرَفُوۡا كَفَرُوۡا بِهٖ ۡ فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۹۰﴾

۹۰۔اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے (وہی) کتاب آئی جس سے ان کے پاس کی کتاب کی تصدیق ہوتی ہے اور یہ لوگ پہلے منکروں کو وہ کھول کھول کر بتا دیا کرتے تھے اب جبکہ وہ اُن کے پاس آ گیا جس کو وہ پہچانتے تھے تو خود ہی منکر ہو بیٹھے تو منکروں پر اللہ کی لعنت ہی ہوا کرتی ہے۔

بِئۡسَمَا اشۡتَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بَغۡيًا اَنۡ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ان لوگوں نے اپنی جانوں کو بُرے سودے میں ڈالا صرف اسی ضد پر اللہ کے اتارے ہوئے کلام سے منکر ہو گئے کہ اللہ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے (محمدؐ) پر جس کو اس نے اپنے ارادہ میں فضل کے لائق پایا اپنا فضل نازل کیا (اسی بے جا ضد کے سبب سے) غضب پر غضب چڑھا لائے اور ان منکروں پر اب ذِلّت اور رسوائی کا عذاب ہوگا[۲]۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا نُؤۡمِنُ بِمَآ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا وَيَكۡفُرُوۡنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الۡحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمۡ ؕ

۹۲۔اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ یہ کلام جو اللہ کی طرف سے اترا ہے اس کو مان لو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اُس کلام کو جو ہم پر اتر چکا ہے مانتے ہیں اور جو اس کے سوا ہے اس کے منکر ہیں۔حالانکہ وہ (قرآن) حق اور حکمت سے بھرا ہوا (ہے) اُن

---

۱ محاورہ ہے، بالکل نہیں مانتے۔

۲ یہ سزا ہوگی استکبار کی۔

آیت نمبر ۹۰۔ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ ۔ (۱) ان کی سچی باتوں کو سچا قرار دینا (۲) یا ان کی پیشگوئیوں کا مصداق بیان کرنا (۳) یا ان کے دعوے پر دلائل قائم کرنا۔

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۲﴾

کے پاس والے کلام کو سچا ٹھہراتا ہے اُن سے کہہ دو (اچھا) جب تم (اپنی کتاب کو) مانتے ہو تو پھر اللہ کے نبیوں کے درپے قتل کیوں ہو رہے ہو اوّل سے [۱]۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۳﴾

۹۳۔(اور اچھا جب کہ) تمہارے پاس موسیٰ کھلے کھلے نشان لے کر آ چکا تھا تو تم نے اس کے پیچھے بچھڑے کی پوجا (کیوں) شروع کر دی تھی اور تم (کیوں) مشرک ہو گئے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۴﴾

۹۴۔اور (اچھا) جب کہ ہم نے کوہِ طور کو تم پر بلند رکھ کر شریعت کی پابندی کا تم سے عہد لیا تھا کہ جو حکم تم کو دئے جاتے ہیں ان کو خوب مضبوط پکڑو اور خوب سنو (بظاہر تو انہوں نے) یہی کہا کہ جی ہاں ہم نے سنا (مگر دل میں وہی نیت) نافرمانی کی رہی اور اُن کے کفر کے سبب سے اُن کے دلوں میں بچھڑے کی محبت خوب رچ گئی، اُن سے کہہ دو کہ جب تم ایسے ہی ایمان دار ہو تو پھر یہ تمہارا ایمان تم کو بُری راہ سکھاتا ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۵﴾

۹۵۔(اور اچھا یہ بھی) تم ان سے کہہ دو کہ اگر آخرت کا گھر اللہ کے نزدیک سب لوگوں کے سوا خالص تمہیں کو ملے گا تو تم سب کے سب میرے مرنے کے لئے بددعائیں کرو جب تم سچے ہو۔

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ

۹۶۔اور وہ ہرگز ہرگز اس فیصلہ کی آرزو نہ کریں گے جو اُن کے سامنے ہے کیونکہ وہ آگے بُرے

---

[۱] دیکھو متی باب ۲۳ آیت ۳۷

آیت نمبر ۹۵۔ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ۔ جنگ یا میرے مرنے کی دعا کرو۔ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ (ال عمران:۱۴۴) اس آیت میں موت کے معنی جنگ کے بھی آتے ہیں۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۶﴾

کرتوت کر چکے ہیں اور اللہ تو ظالموں سے خوب واقف ہے۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ ع

۹۷۔اور تو ان کو سب سے زیادہ دنیا کی زندگی پر حریص لوگوں سے پائے گا اور یہ مشرک نصاریٰ وغیرہ آرزو کرتے ہیں کہ کاش ان میں سے ہر ایک ہزار ہزار سال کی عمر پاوے اور اگر ہر ایک اتنی عمر پائے جب بھی ان کو عذاب سے کوئی چھڑانے والا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اُن کے کرتوتوں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ کہہ دو کون دشمن ہے جبرئیل کا اُس نے تیرے دل پر جو کچھ نازل کیا ہے وہ اللہ کے حکم سے کیا ہے۔ وہ کلام سچ سچ کرنے والا ہے اُن باتوں کا جو سامنے ہیں اور ہدایت ہے اور بشارت ہے مومنوں کے لئے۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۹﴾

۹۹۔جو شخص اللہ کا دشمن ہو اور اُس کے فرشتوں اور رسولوں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا تو بے شک اللہ بھی ایسے منکروں کا دشمن ہے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔اور بے شک خود ہمیں نے تجھ پر نازل کی ہیں ایسی کھلی کھلی آیتیں اور فاسقوں کے سوا ان کا کون منکر ہوسکتا ہے؟

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ

۱۰۱۔ان بدکاروں نے جب کبھی کوئی معاہدہ کیا تو کوئی نہ کوئی فریق ان میں کا اس معاہدہ کو توڑ کر

آیت نمبر ۹۷۔لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۔ (۱) ہزار سال کی بڑی عمر (۲) ایک یاجوج ماجوج کی پیش گوئی ہے کہ ہزار سال کے بعد ہوگی۔ بعض کہتے تھے کہ اتنا جئیں تو پھر مان لیں گے۔ ارشاد ہوا یہ بات عذاب سے نہیں بچا سکتی۔

آیت نمبر ۹۸۔قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ ۔ جبریلؑ کا ذکر دانیال ب ۸ آیت ۱۲ تا ۱۶ میں ہے یعنی جبریلؑ یا قدسی اہلِ کتاب کا مقبول ہے۔ اُس سے عداوت رکھنا خدا سے عداوت ہے۔

مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٢﴾

ہی رہا بلکہ ان میں کے اکثر لوگ مومن ہی نہیں۔

۱۰۲۔(یہ کوئی نئی عادت نہیں بلکہ) جب اُن کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول آیا سچا بتانے والا اُس کلام کا جو اُن کے پاس ہے تو انہیں کتاب والوں میں سے ایک فریق نے کتاب اللہ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا اور (یوں منہ پھیر بیٹھے) گویا وہ کتاب کو جانتے ہی نہیں۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ

۱۰۳۔اور کتاب (الٰہی کو چھوڑ کر) اس کے پیچھے پڑ گئے جو شیاطین بدکار سلیمان کی حکومت میں پڑھتے رہتے تھے اور سلیمان تو حق چھپانے والی باتوں سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا لیکن شریر ہلاک کرنے والوں ہی نے کفر کیا جو لوگوں کو دِل رُبا یا گم راہ کرنے والی باتیں سکھاتے تھے اور اتباع کیا اُس

آیت نمبر ۱۰۳۔ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ ۔ کُل عیسائی اور بعض یہود سلیمان علیہ السلام کو نعوذ باللہ کافر سمجھتے تھے وجہ یہ تھی کہ علوم **حقّہ** سے بے خبری اور گندے علوم کا زور اور بڑے بڑے دلچسپ نظارے جمع ہوگئے تھے۔ بابلی سلطنت جس میں کثیر التعداد آدمی بستے تھے اور وہ ایسے علوم و فنون میں منہمک تھے جنھوں نے قلوب کو واہیہ اور لاہیہ بنا دیا تھا۔ یعنی ناول و ناٹک اور تماشے اور شعبدات وغیرہ ان میں کثرت سے پھیل گئے تھے اور رات دن وہ اسی میں لگے رہتے تھے اور متقی اور پرہیزگاروں کے منکر اور دشمن تھے۔

اَلسِّحْرَ ۔ دل فریب باتیں۔ قصّے اور وہ امور جو خدا سے دور کر دیں فریمیسوں کے لاج کا نام جادوگر اب تک مشہور ہے۔

وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ ۔ یہ صورت **ما** موصولہ و **ما** مثبت موافق ترجمہ متن ہاروت ماروت فرشتوں کے نام جن کے ذریعہ یہودیوں نے علم حاصل کر کے دشمنوں پر فتح پائی تھی اب ارشاد ہوا بمقابلہ سیّد المرسلینؐ یہ خفیہ کمیٹی بحکم الٰہی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۔ بنی اسرائیل جب مصر کی طرف گئے تو پہلے پہل ان کو یوسف علیہ السلام کی وجہ سے آرام ملا پھر جب شرارت پر کمر باندھی تو فراعنہ کی نظر میں بہت ذلیل ہوئے مگر خدا نے رحم کیا اور موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے ان کو نجات ملی یہاں تک کہ وہ فاتح ہو گئے اور اپنے کو نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ (المائدة :۱۹) سمجھنے لگے (وجودی بن گئے) جب ان کی حالت تبدیل

هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا

کا جو اتارا گیا بابل میں ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر اور وہ دونوں نہیں سکھاتے تھے کسی ایک کو یہاں تک کہ کہہ لیتے تھے کہ ہم بُرے بھلے کی

(بقیہ حاشیہ) ہوگئی عجز وانکسار جاتا رہا۔ حرام کاری اور شرک اور زنا اور ظلم وتعدی غرض بہت بدذاتیاں پھیل گئیں تو ایک زبردست قوم کو اللہ تعالیٰ نے اُن پر مسلط کیا۔ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰهُمَا الخ (الاسراء:٦) ٧٠ برس ذلّت کی بلا میں مبتلا رہے۔ جب بابل میں دکھوں کا زمانہ بہت لمبا ہوگیا اور لوگ دنیا سے بیزار ہوکر صلحاء بن گئے حتّٰی کہ دانیال اور عزرا، حزقیل، ارمیا ونحمیاہ جیسے بزرگ برگزیدہ بندگان خدا پیدا ہوئے اور انہوں نے جنابِ الٰہی میں خشوع خضوع سے دعائیں کیں اُن کو الہام ہوا کہ وہ نسل جس نے گناہ کیا تھا وہ تو ہلاک ہوچکی۔ اب ہم تمہاری خبر گیری کرتے ہیں جو اصل کے قائم مقام ہو۔ تمہاری حیات و بقا اگلی پچھلی قوم کی حیات و بقا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے کام دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جس میں انسان کو مطلق دخل نہ ہو۔ مثلاً سردی میں آفتاب ہم سے دور چلا جاتا ہے اور گرمی میں قریب آجاتا ہے۔ آگ میں حرارت، پانی میں بردیت وغیرہ۔ دوسرے وہ کام جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی معرفت ان کو شرف دینے کے لئے کراتا ہے۔ چنانچہ دانیال وغیرہ برگزیدہ بندوں کو اللہ نے سمجھایا کہ یہ زبردست بادشاہ اب ہلاک ہونے والا ہے (بخت نصر) پس تم مید وفارس کے بادشاہوں سے تعلق پیدا کرو کیونکہ یہ سفّاک قوم وسلطنت تباہ ہوجائے گی۔ اللہ نے دو فرشتے ہاروت و ماروت اس کام کے لئے نازل فرمائے۔ **ھَرت** زمین کے صاف کرنے کو کہتے ہیں اور **مَرت** زمین کو بالکل چٹیل میدان بنادینا۔ گویا یہ امران فرشتوں کے فرض میں داخل تھا کہ ظالموں کو تباہ کردیں اور بنی اسرائیل کو ان کے ملک میں بسائیں۔ پس ہاروت ماروت نبیوں کی معرفت ایسی باتیں لوگوں کو سکھاتے تھے جو کامیابی کا ذریعہ تھیں۔ ساتھ ہی یہ بھی ہدایت کرتے تھے کہ ان تجاویز کو بالکل مخفی رکھو یہاں تک کہ اپنی بیبیوں کو بھی نہ بتاؤ۔ وجہ یہ کہ عورتیں کمزور ہوتی ہیں۔ اغلب ہے کہ وہ کسی دوسرے سے کہہ دیں۔ اسی طرف اشارہ ہے مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ (البقرة:١٠٣)۔ یعنی وہ ایسا واقعہ یا راز تھا جو میاں بی بی کے اندر افتراق کرتا تھا۔ الحاصل جب یہ منصوبہ پختہ ہوگیا اور مید وفارس کے ذریعہ بابل تباہ ہوگیا۔ بنی اسرائیل کو خدا نے بچایا، نئی زندگی دی اور دشمنوں کو جس قدر ضرر پہنچایا گیا تو چونکہ وہ اللہ کے اذن سے تھا، اسی واسطے نحمیاہ وغیرہ کامیاب ہوئے۔ قصّہ کا تعلق ہمارے حضور سیّد المرسلینؐ بہترین از اوّلین وآخرین ﷺ سے یہ ہے کہ جب آپ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو مکہ والوں کو بڑا غیظ وغضب پیدا ہوا۔ پس انہوں نے یہودیوں سے دوستی گانٹھی۔ یہودی خاندانی پرانا نسخہ استعمال کرانے لگے کہ آؤ کسی سلطنت سے مل کر اِس سُلطان السلاطین محمد۔ احمد ﷺ کی سلطنت کا استیصال کردیں۔ اسی لئے ایرانیوں سے توسل پیدا کیا۔ ایرانیوں کے گورنر بعض عرب کے

تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي

امتیاز کے لئے ہیں تو کافر نہ بنیو۔ پس سیکھتے ہیں ان دونوں سے ایسی باتیں جس سے عورت مرد میں فرق کرتے ہیں اور وہ تو کسی کو بھی اس کے ذریعہ تکلیف نہیں پہنچا سکتے (ہاں ضرر تو اسی کو پہنچتا ہے) جس کو اللہ چاہے اور (شریر لوگ) ایسی باتیں سیکھتے ہیں جو اُن کو ضرر پہنچاتی ہیں اور نفع نہیں دیتیں اور بے شک وہ خود بھی جانتے ہیں کہ جو

(بقیہ حاشیہ) مضافات میں بھی تھے انہوں نے اپنے بعض آدمی رسول اللہ ﷺ کو گرفتار کرنے کے لئے بھجوائے مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی۔ وجہ یہ ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے یہودیو! سابق میں تو تم اس وجہ سے اس تدبیر میں کامیاب ہوئے کہ ہمارے حکم کے ماتحت کام کر رہے تھے۔ اب چونکہ تم یہ نسخہ صاحبِ معراج، اَصفیاء کے سرتاج ہمارے رسولؐ کے مقابلہ میں استعمال کرتے ہو اس لئے ہرگز کامیاب نہ ہو گے۔ چنانچہ چند آدمی شاہِ فارس کی طرف سے ہمارے حضور ﷺ کو گرفتار کرنے آئے۔ سردارِ دو جہاںؐ نے ان کو فرمایا تمہاری درخواست کا میں کل جواب دوں گا۔ صبح دوسرے دن ارشاد فرمایا کہ جس نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے اُس کے بیٹے نے اُسے قتل کر دیا۔ وہ یہ بات سن کر بہت گھبرائے اور حیران ہوئے اور خائب و خاسر واپس پھرے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اب یہ یہودی ایسی باتیں سیکھتے ہیں جو ان کو مضر ہیں ہرگز مفید نہیں اور اس کرتوت کا آخرت میں کوئی صلہ نہیں یعنی یہ کارروائی خدا کی مرضی کے تحت نہیں قابل اجر نہیں۔ ہاروت ماروت نے جو سکھایا تھا وہ اس میں نبیوں کے حکموں کی اطاعت تھی۔ اللہ کی مرضی کے موافق کارروائی تھی۔ اس لئے کامیابی ہوئی تھی لیکن اب چونکہ اس میں نبی کی نافرمانی میں وہ کام کیا جاتا ہے اس لئے کچھ کام نہ دے گا۔ کیا اچھا ہوتا کہ وہ ایسی بُری شے کے بدلے میں اپنی جانوں کو نہ بیچتے۔ بلکہ اب تو ان کو یہ مناسب ہے کہ نبی پر ایمان لائیں، متقی بن جائیں۔ اللہ کے یہاں بہت اجر پائیں اور بصورت نفی وعطف یعنی مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ ۔ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ یعنی ایک پارٹی ہاروتی ماروتی نام والی اور دوسری اندر جال اور نقش سلیمان والی جو اپنے کو فیض یافتہ سلیمان کہتی تھی اور پہلی اپنے کو فرشتوں کی شاگرد۔ عطاء الرحمٰن خدا داد فیض والی پارٹی بتلاتی تھی اور اپنے کو سلیمان کی طرف منسوب نہیں کرتی تھی۔ یہ دونوں پارٹیوں کا اللہ نے انکار فرمایا جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کے کفر کا یعنی نہ سلیمانؑ کافر تھا نہ دو پارٹیوں پر جو سلیمانؑ کے زمانہ میں مدعی بنی ہوئی تھیں، خدا نے کچھ اتارا۔ **واللہ اعلم بالصّواب۔**

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ ۔ اس کی تشریح اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى تا کامل ۴ آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے (**المجادلة: ۹ تا ۱۲**) اور وہاں بھی **بِاِذْنِ اللّٰهِ** کا لفظ موجود ہے ملاحظہ ہو۔ مقام مذکور لفظ **نَجْوىٰ** کے تحت۔

الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئۡسَ مَا شَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ ؕ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾

کچھ انہوں نے خریدا ہے اس کا کچھ بھی نتیجہ آخرت میں نہیں ہے اور البتہ بُرا ہے جو کچھ انہوں نے اپنی جانوں کے بدلے میں خریدا۔ کاش وہ جانتے۔

وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا وَاتَّقَوۡا لَمَثُوۡبَةٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ خَيۡرٌ ؕ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾ ع ۱۲

۱۰۴۔اور اگر ایمان لاتے اور متقی بنتے تو اُن کے حق میں اچھا ہوتا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب ہوتا، کاش اُن کو اس بات کا علم ہوتا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقُوۡلُوۡا رَاعِنَا وَقُوۡلُوا انۡظُرۡنَا وَاسۡمَعُوۡا ؕ وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔اے ایمان والو! تم (یہودیوں کی طرح رسول اللہ کو) **رَاعِنَا** نہ کہو بلکہ **اُنۡظُرۡنَا** کہا کرو اور اچھی طرح سن لیا کرو اور منکروں کو دکھ کی مار پڑنے والی ہے۔

مَا يَوَدُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَلَا الۡمُشۡرِكِيۡنَ اَنۡ يُّنَزَّلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ يَخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ان اہل کتاب میں سے جو منکر ہو گئے ہیں اور مشرک بھی، یہ چاہتے ہی نہیں کہ تمہارے رب کی طرف سے کوئی خیر و برکت تم پر نازل ہو اور اللہ تعالیٰ تو اپنی رحمت سے خاص کر رہا جس کو چاہ رہا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ

۱۰۷۔ہم جو کسی نشان کو مٹاتے یا اس کو بھلا دیتے ہیں

آیت نمبر۱۰۵۔ لَا تَقُوۡلُوۡا رَاعِنَا۔ رَاعِنَا کے معنی ہیں تو ہماری رعایت کر ہم تیری رعایت کریں۔ چونکہ باب مفاعلہ ہے مشارکت کو چاہتا ہے۔ یہ خطاب اس سے ہوسکتا ہے جو اپنے مساوی ہو۔ چونکہ یہود منکر تھے اس واسطے وہ آنحضرت ﷺ کو اپنے مساوی سمجھ کر یہ لفظ بولتے تھے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان بھی یہی لفظ بولیں اور عظمت نبویہ ان کے دلوں سے مٹ جائے پھر یہ بھی ایسی ہی جرأت سے سوال اور بے ادبی کے مرتکب ہوں جیسے یہود نے موسیٰؑ کے روبرو کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس لفظ کو منع فرمایا اور اسی کے ہم رنگ یہ آیت ہے جو سورۂ حجرات میں ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ (الحجرات:۳) اور دوسری یہ آیت جو سورۂ نور میں ہے لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَيۡنَكُمۡ كَدُعَآءِ بَعۡضِكُمۡ بَعۡضًا (النور:۶۴)۔

آیت نمبر۱۰۷۔ مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ۔ نسخ تغیر کر دینا جیسے یہود و نصاریٰ کی حالت کو باطل کر دیا ان

مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۷﴾

تو اُس سے بہتر یا اُس کے مانند لاتے ہیں کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک شَے کا اندازہ کرنے والا ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔کیا تو نہیں جانتا کہ آسمان اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے۔ اللہ کے سوا تمہارا کوئی بھی حامی اور مددگار نہیں ہے۔

اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا

۱۰۹۔(اے ایماندارو!) کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے

(بقیہ حاشیہ) کے کرّ وفر کے حالات جاتے رہے اور ان کی کتاب عملاً منسوخ ہوگئی یعنی قرآن کی جامعیت کے سامنے، جس کی تعریف ہے فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ (البیّنۃ:۴) حاجت نہ رہی۔ دوسرے نسخ کے معنی جھوٹ باتوں اور کلام اور منصوبوں کو مٹا دینا جیسا کہ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ (الحج:۵۳) یہ اصل نسخ ہے جو قرآن شریف میں ایک ہی جگہ آیا ہے۔ آنحضرت ﷺ اور چاروں خلفاء رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ سے نسخ قرآنی ثابت نہیں۔ مفسروں کا مطلب نسخ سے مجمل مفصل یا عام خاص ہوتا ہے یعنی مفسرین کے ناسخ اور منسوخ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک آیت مجمل کی دوسری آیت مفصل نے تفسیر کی تو وہ اوّل کو منسوخ اور ثانی کو ناسخ کہیں گے۔ دراصل اس سے مراد شریعتِ یہود ونصاریٰ ہے جو قرآن سے منسوخ کی گئی، قرآن کی آیات مراد نہیں اور اگر قرآن کی آیات مراد ہوں تو منسوخ آیت مٹ گئی اور بھول گئی۔ موجود فی القرآن بَیْنَ دَفَّتَیْنِ نہیں۔ تفصیلاً ناسخ ومنسوخ کا بیان یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں ایک حصہ آیات کا وہ ہے جو کہ منسوخ ہے ایسی آیات کی تعداد (۵۰۰) سے لے کر چار تک لوگوں نے پہنچائی ہے پھر ان کی تعیین میں اختلاف ہے۔ ایک آیت کو بعض منسوخ قرار دیتے اور دوسرے اسی کو ناسخ قرار دیتے ہیں۔ ہم نے ان تمام منسوخ آیات میں غور کر کے دیکھا ہے۔ ان کے منسوخ کرنے کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی معلوم نہیں ہوئی کہ قائلین نسخ کو ایک آیت کے ایک معنی خیال میں آئے جو انہوں نے دوسری آیت کے مخالف پائے۔ تطبیق دے نہیں سکے پھر ایک کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ قرار دیا تا کہ اس تدبیر سے قرآن کو لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا (النساء :۸۳) کے عیب سے منزہ ٹھہرائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیک نیت کا ان کو بدلہ نیک دے۔ ان منسوخ آیات کے متعلق کوئی روایت **عن النّبی** ﷺ نہیں پائی جاتی کہ آپ نے کسی آیت کو منسوخ قرار دیا ہو۔ خلفاء اربعہ سے بھی یہ بات ثابت نہیں کہ کوئی آیت منسوخ موجود فی القرآن ہو جیسا کہ مذکور ہوا۔ طریق ان آیات کے متعلق جن کو منسوخ قرار

سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۹﴾

رسول سے (ایسے ہی بے جا) سوالات کرو جیسا کہ اس سے پہلے موسیٰ سے سوالات کئے گئے [ا] اور جو شخص ایمان کو کفر سے بدلتا ہے وہ ضرور راہ راست سے بھٹک گیا ہے۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ ان اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو یہی چاہتے ہیں کہ تم کو تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر کافر کر دیں اُس حسد کی وجہ سے جو اُن کی جانوں میں ہے حق بات ظاہر ہو جانے کے بعد اُن کو اُن کی حالت میں پڑے رہنے دو اور ان کی صحبت سے ہٹ جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے امر کے ساتھ آ جائے گا (یعنی خود پکڑ لے گا، سزا دے گا) بے شک اللہ ہر چاہے ہوئے پر قادر ہے۔

[ا] سوالات کئے گئے۔ الخ یعنی **أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً** تک خطرناک الفاظ سوءِ ادبی کے کہے گئے۔

(بقیہ حاشیہ) دیا گیا یہ ہے کہ ان کی تطبیق کی کوشش کی جائے جیسا کہ مفسرین عظام کا دأب ہے۔ چنانچہ یہ کام حضرت فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا یعنی تقریباً سب آیات کی تطبیق کر دی جن آیات سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ یہ آیات منسوخہ قرآن میں ہیں ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آیت سے یہاں مراد قرآن ہی کی عبارت و آیات ہیں بلکہ لفظ آیت قرآن کریم میں وسیع ہے کہیں تو نبیوں کو اور ان کے شواہد علی النبوۃ کو لفظ آیت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس آیت میں جو کہ **مَا نَنْسَخْ** میں آیت ہے یہود کی شریعت کا **نَنْسَخْ** معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کا ماقبل اور مابعد یہود کے حالات کے ساتھ متعلق ہے۔ اگر آیت کے معنی آیاتِ قرآن ہی لئے جاویں تو **وَ اِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ** (**النحل** :۱۰۲) **الآية** جو اس بات کی دلیل ہے کہ منسوخ تلاوتاً وحکماً مرتفع ہے اور اس کی جگہ ناسخ نے لے لی ہے تو پھر ناسخ و منسوخ کا قضیہ ہی کیا رہا۔ اگر آیت کے وسیع معنی لے لیں جو بمعنی نشان ہے تو پھر قرآن کے ساتھ کوئی خصوصیت نہیں رہتی۔ قرآن کی آیات کو منسوخ قرار دینا بڑی جرأت کا کام ہے جب تک کہ خود اللہ تعالیٰ یا اُس کا رسول کسی آیت کو ناسخ منسوخ نہ فرماویں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ منسوخ ہے یا ناسخ۔ بعض نے تو یہاں تک جرأت کی ہے کہ آیاتِ احکام تو ایک طرف آیات مشتملہ علی الاخبار کو بھی منسوخ قرار دے دیا **اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ** ﷺ۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔اور تم درستی کے ساتھ نماز میں لگے رہو اور زکوٰۃ دیا کرو اور تم ہر ایک نیکی جو آگے بھیجتے جاتے ہو اپنے لئے اللہ کے پاس اُسے پاؤ گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے [۱]۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔اور اہل کتاب نے جو کہا کہ یہودیوں اور نصارٰی کے سوا کوئی بہشت میں ہرگز داخل نہ ہوگا اُن کی یہ آرزوئیں بالکل جھوٹ ہیں اُن سے کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی حجت پیش کرو۔

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ ع

۱۱۳۔(ہاں بہشت میں وہ داخل ہوگا) جس نے اپنی ذات کو ہر طرح اللہ کے سپرد کر دیا [۲] اور وہ نیکوکار اللہ کا دیوانہ اور شیدا ہو تو ایسے کو اجر ہے اُس کے رب کے پاس اور نہ اُن کو کچھ خوف ہے اور نہ وہ غم رکھتے ہیں۔

ع ۱۳ ۹ ۱۳

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۠ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی حقیقت و ہدایت پر نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی سچائی و ہدایت پر نہیں حالانکہ دونوں کتاب پڑھتے ہیں [۳] ایسا ہی انہوں نے کہا جو بے پڑھے ہوئے جاہل ہیں۔ بس اللہ ہی ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ

۱۱۵۔اور اُس شخص سے زیادہ تر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اُس کا نام لینے اور یاد کرنے

---

۱ یعنی نیک کام ضائع نہیں ہوں گے۔

۲ اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے سب حکموں کو مان لے اور عمل کرے۔

۳ یعنی کہ کتاب پڑھے ہوئے ہیں۔

يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

سے روکتا ہے اور اُن کے اجاڑنے کی کوشش کرتا ہے یہ لوگ اس قابل نہیں کہ اب ان پاک مکانوں میں داخل ہوسکیں نڈر ہوکر [۱]۔ ان لوگوں کی دنیا ہی میں ذِلّت ہے اور آخرکار تو بڑا عذاب ہوگا۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔ اور مشرق اور مغرب تو اللہ ہی کا ہے تم جس طرف منہ پھیرو اُدھر اللہ ہی کی توجہ کا لحاظ رکھو بے شک اللہ بڑی وسعت دینے والا بڑا جاننے والا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔ اور کسی قوم نے کہا کہ اللہ نے ایک بیٹا اختیار کیا یہ بات اللہ کے شان کے لائق نہیں۔ پاک ذات ہے وہ، ہاں آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اُسی کا مال ہے۔ وہ سب کے سب اللہ کے فرماں بردار ہیں [۲]۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔ وہ آسمان و زمین کو (بغیر مادہ اور نمونہ کے) بنانے والا ہے اور وہ جب کسی چیز کو ظاہر کرنا چاہتا ہے تو سوائے اس کے نہیں اس کو کہہ دیتا ہے کہ ہو تو وہ ہو جاتی ہے [۳]۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ

۱۱۹۔ اور جاہل نادانوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہم سے کیوں کلام نہیں کرتا یا ہماری طرف کوئی نشان

۱۔ چاہیے تھا کہ خوف سے معمور ہو کر آتے۔

۲۔ نصارٰی کے اعتقاد کے مطابق اللہ تعالیٰ پاک اور قدوس نہیں۔

۳۔ مرنے کے بعد وہی زندہ کرے گا۔

آیت نمبر ۱۱۶۔ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا الخ۔ اے اصحاب رسول اللہ ﷺ جدھر تم توجہ کرو گے اُدھر اللہ مدد فرمائے گا ملک فتح ہو جائے گا وحدۃ الوجودی غلطی پر ہیں ثبوت اصلی نہیں دے سکتے اور فناءِ نظری کو غلطی سے فناءِ وجودی سمجھ رہے ہیں، **وَهُوَ الْبَاطِلُ بِالشُّهُوْدِ وَالْوُجُوْدِ حَقًّا۔**

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۹﴾

کیوں نہیں بھیجتا۔ اُن سے پہلے کے لوگ بھی اسی طرح اعتراض کرتے رہے ان سب کے دلوں کی ایک ہی حالت ہوگئی ہے۔ بے شک ہم نے اپنی آیتوں کو ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۲۰﴾

۱۲۰۔ بے شک ہم نے تجھے حق اور حکمت کے ساتھ بھیجا ہے تو (ماننے والوں کے لئے) بشارت دینے والا اور (منکروں کے واسطے) ڈرانے والا ہے۔ اور دوزخیوں کی تجھ سے کوئی پُرسش نہ ہوگی۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۱﴾

۱۲۱۔ اور تجھ سے کبھی بھی راضی نہ ہوں گے یہود اور نہ نصاریٰ جب تک کہ تم ان کے مذہب کے پابند ہو جاؤ۔ تو کہہ دے کہ سچی ہدایت تو وہی ہے جو خود اللہ کی طرف سے ہو۔ اور اگر اے مخاطب! تجھے علمی معلومات ہوئے بعد بھی تُو اُن کے بدخیالات کی پیروی کرے گا تو تیرا کوئی حمایتی اور مددگار اللہ کے حضور نہ ہوگا۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ع

۱۲۲۔ جن لوگوں کو ہم نے قرآن کریم یا توریت دی ہے وہ بڑے غور و فکر سے اسے پڑھ کر حق الامر کو سمجھ لیتے ہیں یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس کو نہیں مانتا (اور عمل نہیں کرتا) تو یہی ٹوٹے میں ہیں۔

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى

۱۲۳۔ اے اسرائیل کی اولاد! وہ نعمت جو تم کو میں نے بخشی تھی اس کو یاد کرو[1] اور ہمیں نے تم کو

[1] یہ پہلی بات کو دہرایا ہے۔ واعظین کو چاہیے کہ بات کا خلاصہ دُہرا دیں تا کہ خوب یاد رہے۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

بزرگی دی تھی اُس وقت کے سب لوگوں پر۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

۱۲۴۔اب اس وقت سے ڈرو جس وقت کوئی جان کسی جان کے کچھ کام نہ آئے گی اور نہ اُس کی طرف سے کوئی بدلہ لیا جاوے گا اور نہ اُس کو کوئی سفارش نفع دے گی اور نہ وہ مدد ہی دیئے جائیں گے۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

۱۲۵۔اور جب کہ ابراہیم کو چند باتوں کے بدلہ میں اُس کے رب نے کچھ انعام دینا چاہا اور ابراہیم نے اچھی طرح ان باتوں کو پورا کیا تو ہم نے کہا کہ ہم ضرور تجھ کو ہمیشہ کے لئے لوگوں کا پیشوا بنائیں گے۔ابراہیم نے عرض کی اور میری اولاد میں سے۔ اللہ نے فرمایا نہیں ظالموں کو ہمارا اقرار نہیں پہنچتا۔

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ

۱۲۶۔اور ہم نے خاص کعبہ کو دجال کے فتنہ سے سلامتی کا گھر اور لوگوں کے ثواب میں جمع ہونے کی جگہ بنا دیا ہے اور ابراہیم کے مقام کو تم نماز کی جگہ ٹھہرا لو[۱]۔اور ہم نے ابراہیم اور اس کے بیٹے اسماعیل سے یہ عہد کیا تھا کہ تم دونوں میرے گھر کو پھیرے پھرنے والوں ، اللہ کی یاد میں گوشہ میں بیٹھنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے

---

[۱]۔جگہ ٹھہرا لو۔اس کے دو مطلب ہیں (۱) جہاں ابراہیمؑ نے **نماز** پڑھی (۲) اور ابراہیمؑ کی طرح تم فرمانبرداری اور عبادت کرو۔

آیت نمبر۱۲۴۔ عَدْلٌ ۔ رکوع ٦ میں پہلے تو شَفَاعَةٌ پھر عَدْلٌ ہے اور یہاں پہلے عَدْلٌ ہے پھر لفظ شَفَاعَةٌ ہے وجہ یہ کہ آدمی دو قسم کے ہیں ایک تو پہلے شفاعت کی طرف جھکتے ہیں جب کام نہ نکلے تو جرمانہ بھرتے پھرتے ہیں دوسرے اس کے برعکس ہیں یعنی معاوضہ سے کام نہ چلے تو شفاعت کراتے ہیں۔

آیت نمبر۱۲۵۔ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ ۔ اِبْتَلٰٓى اظہار **يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ** ۔سیّدنا عمرؓ کا ارشاد ہے

السُّجُوْدِ ﴿۱۲۶﴾

واسطے پاک صاف رکھیو۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۷﴾

۱۲۷۔ اور جب ابراہیم نے دعا مانگی، اے میرے رب! تو اس شہر کو امن اور سلامتی کا شہر بنا دے اور یہاں کے رہنے والوں کو جو تجھ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والے ہوں اُن کو پھلوں سے روزی دیجیو، اللہ نے فرمایا اور منکر کو میں تھوڑا سا فائدہ دوں گا پھر اس کو آگ کے عذاب میں بے بس کر دوں گا اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔ (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم اور اسماعیل نے کعبہ کی بنیادیں اٹھاتے ہوئے (کہا) اے ہمارے رب! تو ہمارے بنائے ہوئے مکان کو پسند فرمالے تُو تو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔ اے ہمارے رب! تُو ہم دونوں کو اپنا ہی فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے ایک جماعت تیری فرمان بردار پیدا کر اور ہم کو اپنے حدوں سے آگاہ کر اور ہم کو تیری طرف جھکنے کی توفیق عطا فرما، ہاں اے صاحب! بس تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) بُلِيْنَا بِالضَّرَّآءِ فَصَبَرْنَا وَبُلِيْنَا بِالسَّرَّآءِ فَلَمْ نَصْبِرْ کہ ہم تکلیف میں آزمائے گئے تو ہم نیکی پر جمے رہے اور برائی سے بچتے رہے اور جب آسائش سے آزمائے گئے تو نہ ٹک سکے اور بہت بے قراری ہوئے۔

آیت نمبر ۱۲۷۔ وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ۔ ایمان لانے والوں کی قید پچھلے خوف سے حضرت ابراہیم نے لگا دی ہے کیونکہ وہ سُن چکے تھے کہ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ مگر یہ قیاس بھی ٹھیک نہیں بیٹھا کیونکہ ارشاد ہوا کہ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا الخ۔

آیت نمبر ۱۲۹۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ الخ پندرہویں رکوع میں حضرت ابراہیمؑ نے دعائیں کیں بَلَدًا اٰمِنًا تک۔ ایک پھیرے میں اسی طرح سات دعائیں کیں۔ بطور یادگار اب بھی سات طواف ہیں۔

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۳۰﴾

۱۳۰۔اے ہمارے رب! تو ان لوگوں سے جو یہاں آباد ہوں ایک رسول قائم کر جو تیرے احکام و نشان اُن پر پڑھے اور اُن کو لکھی ہوئی محفوظ باتیں سکھائے اور پکی دانائی کی تعلیم دے اور اُن کو پاک وصاف کرے بے شک تو ہی بڑا عزت والا حکمت والا ہے۔

ع ۱۵ ۸ ۱۵

وَمَنۡ يَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ اِلَّا مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصۡطَفَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۳۱﴾

۱۳۱۔اور ابراہیم کے دین سے کون منہ پھیرتا ہے مگر وہی جس نے اپنے آپ کو بے وقوف ثابت کیا اور بے شک ہم نے اس کو دنیا میں چن لیا اور آخرت میں بھی وہ صالحین میں ہے۔

اِذۡ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسۡلِمۡ ۙ قَالَ اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۳۲﴾

۱۳۲۔جب ہی کہ ابراہیم کو اس کے رب نے کہا کہ تو فرمانبردار بن جا تب ہی اُس نے عرض کی میں تو رب العالمین کا فرمانبردار ہو چکا۔

وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبۡرٰهٖمُ بَنِيۡهِ وَيَعۡقُوۡبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰى لَـكُمُ الدِّيۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ؕ ﴿۱۳۳﴾

۱۳۳۔اور فرمانبرداری اور اطاعت کی ابراہیم اور یعقوب نے بھی اپنے بیٹوں کو وصیّت کر دی کہ اے میرے بیٹو! یہی ہے وہ خاص دین اسلام جو اللہ نے تمہارے لئے چن لیا ہے تو دیکھو تمہاری موت اس مسلمانی طریقہ کے سوا کسی اور طریقہ پر نہ ہو۔

اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ اِذۡ حَضَرَ يَعۡقُوۡبَ الۡمَوۡتُ ۙ اِذۡ قَالَ لِبَنِيۡهِ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِىۡ ؕ قَالُوۡا نَعۡبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ وَّنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۴﴾

۱۳۴۔کیا تم اُس وقت موجود تھے جب یعقوب کی موت قریب آ پہنچی جس وقت اُس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے مرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا ہم تیرے معبود اور تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق کے معبود کی جو ایک ہی اکیلا اللہ ہے، عبادت کریں گے اور ہم اُسی کے مسلمان بندے بنے رہیں گے۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

۱۳۵۔ یہ ایک جماعت تھی نیکی سکھانے والی جو مر گئی انہوں نے جو کچھ کیا اُس کا بدلہ انہیں کے لئے ہے اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ ہیں۔ تم سے پوچھ نہ ہوگی کہ وہ کیا کرتے تھے۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

۱۳۶۔ اور ان کا یہ کہنا کہ یہود ہو جاؤ یا نصارٰی بن جاؤ جب نجات پاؤ گے (بالکل جھوٹ ہے) تم جواب دو کہ ہم نے تو ابراہیمی طریقہ اختیار کر لیا ہے ابراہیم سب طرف سے منہ پھیر کر اکیلے سچے اللہ کو پوجنے والا تھا اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

۱۳۷۔ ان کو سنا دو کہ ہم اللہ کو مان چکے اور جو کلام ہم پر اُترا ہے اُسے مان چکے اور جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اُن کی پاکباز اولاد پر نازل ہوتا رہا (اس پر بھی ہم نے یقین کر لیا ہے) اور جو کچھ موسٰی اور عیسٰی اور دوسرے نبیوں کو اُن کے رب کی طرف سے ملا ہے (اُسے بھی ہم نے مان لیا ہے) ہم تو ان اللہ کے رسولوں میں کچھ بھی فرق نہیں کرتے سب کو رسول مانتے ہیں اور ہم اس ایک ہی اللہ کے فرمانبردار ہو چکے ہیں۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۸﴾ؕ

۱۳۸۔ پھر اگر یہ اہل کتاب (یعنی یہود اور نصارٰی) اسی طرح ایمان لائیں جس طرح تم ایمان لائے ہو تو بے شک وہ سیدھا راستہ پا جائیں گے اور اگر منہ پھیر لیں گے تو اس کے سوا نہیں کہ وہ ایک ضد پر اَڑ رہے ہیں اللہ تمہیں کافی ہے[1] ان کی مخالفت کے لئے اور وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

---

[1] یہ پیشگوئی ہے جو پوری ہو چکی۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

۱۳۹۔ الٰہی رنگ سے کس کا رنگ[1] بہتر ہے اور ہم تو اسی اکیلے اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۙ﴿۱۴۰﴾

۱۴۰۔ ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم اللہ کے بارے میں ہم سے کیا جھگڑتے ہو وہ تو ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور ہمارے اعمال کا بدلہ ہمیں ملے گا اور تمہارے اعمال کا بدلہ تمہیں اور ہم تو سب سے بڑھ کر اسی کو دل سے چاہنے والے ہیں۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾

۱۴۱۔ کیا تم لوگ کہتے ہو کہ بے شک ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اُن کی راستباز اولاد یہودی یا نصارٰی تھے۔ اُن سے پوچھو تو یہ بات تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس نے اپنے پاس کی سچی گواہی کو چھپایا جس کے ظاہر کرنے کا حکم اللہ سے ہو چکا تھا اور اللہ تو تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ ع ۱۶/۱۲/۱۶

۱۴۲۔ وہ ایک نیکی سکھانے والی جماعت تھی جو مر گئی ان کی باتیں انہیں کے ساتھ گئیں اور تمہارے کرتوت تمہارے ساتھ ہیں اور ان کے اعمال کی تم سے پُرسش نہ ہوگی۔

---

[1] نصارٰی کا اصطباغ کس کام کا۔ الٰہی رنگ سے ہم رنگین ہیں۔

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۳﴾

۱۴۳۔قریب ہے کہ بے وقوف کہیں گے کہ مسلمانوں کوکس نے پھیر دیا اُس قبلہ کی طرف سے جس کی طرف وہ پہلے تھے۔ ان سے کہہ دو کہ مشرق اور مغرب [۱] (سب) اللہ ہی کا ہے وہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ چلاتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۚ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۚ وَاِنْ

۱۴۴۔اور ایسی باتوں کے سبب سے ہم نے تم کو ایک جماعت اعلیٰ درجہ کی نیکی سکھانے والی بنایا ہے تا کہ تم لوگوں کے سامنے گواہ یعنی نمونہ بنو اور رسول تمہارا گواہ یعنی نمونہ ہو (اور اے پیغمبرؐ) جس قبلہ کی طرف تم تھے اُس کو اس لئے ہم نے بدل دیا کہ ہم دیکھیں کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے الگ ہو کر اُس سے جو پھر جاتا ہے الٹے

---

[۱] طعنِ کفار ہے کہ مسلمانوں کا مرکز تو مکہ تھا وہاں سے کیوں نکلوائے گئے۔ جواب دیا مشرق ومغرب عنقریب فتح ہوگا، ترقی کا سامان ہوا ہے۔

تمہید۔ ہر ایک قوم میں ایک فعل مختص ہوتا ہے جس کے مقابل کوئی گناہ گناہ نہیں معلوم ہوتا ہے جیسے ہندوؤں کے لئے گائے کھانا اور مسلمانوں کے لئے سؤر۔ اسی طرح عرب کعبہ کی تعظیم کے دل دادہ تھے اور تمام گناہ کرتے، اس کی تعظیم میں فرق کو گوارا نہیں کرتے۔ حضور سرور کائنات ﷺ نے ایسی ہی بات یہود میں دیکھی تو تکمیل پیشگوئی کے لئے تحویل قبلہ کی آرزو کی تا کہ مخلصین کا اجتماع واتحاد ہو جائے مگر رسم ورواج کے پابند چہ مے گوئیاں کر کے تفریق کا راستہ نکالنے لگے اور اس اتحاد وراستی کی روح سے قالب بے جان کی طرح الگ گر پڑے یا صرّاف بصیر کے سامنے کھوٹے **نقد** ملانے والے ٹھہر نہیں سکتے۔ اسی طرح تحویل قبلہ کی مصلحت تھی کیونکہ اہل مذاہب دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) ایک تو اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے والے (۲) غیر مذہب کی عیب چینی کرنے والے۔ عیب چینی کرنے والے جھوٹے ہیں اور بیت اللہ کا ذکر یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۵۴ باب ۶۰۔ پیدائش ۱۲ باب آیت ۸ لفظ بیت ایل میں ہے۔

كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۴﴾

پاؤں اور (یہ قبلہ کا بدلنا) بڑا شاق گزرا مگر اللہ نے جن کو ہدایت دی (انہیں کچھ بڑی بات معلوم نہ ہوئی) اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہاری نماز[1] ضائع کردے۔ بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت رکھنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۵﴾

۱۴۵۔ ہم دیکھ رہے ہیں تیرے منہ کا پھر پھر جانا[2] آسمان کی طرف تو ضرور ہم پھیر دیں گے تجھ کو اُس قبلہ کی طرف جس کو تو چاہتا ہے، پسند کرتا ہے۔ لو! اب پھیر لو اپنا منہ خانہ کعبہ کی طرف اور (مسلمانو) تم بھی جہاں کہیں ہوا کرو تم اس کی طرف اپنا منہ کر لیا کرو اور اہل کتاب بخوبی جانتے ہیں کہ قبلہ کا بدلنا حق ہے اُن کے رب کے حکم سے۔ اللہ ان کے کرتوتوں سے بے خبر نہیں۔

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ

۱۴۶۔ اگر تو اہلِ کتاب کے سامنے ساری دلیلیں پیش کرے تو بھی تیرے قبلہ کی پیروی نہ کریں

---

[1] ایمان بمعنی **صلوٰۃ** بخاری شریف **کتاب الایمان** میں موجود ہے۔

[2] پھر پھر جانا الخ۔ بڑی بے چینی تیری سخت ضرورت ہے اس لئے کہ آسمان سے وحی نازل ہو کر آخری قبلہ کھلے۔

آیت نمبر ۱۴۴۔ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔ **شُهَدَآء** نگران اور نمونۂ نیک اور بمعنی بادشاہ بھی آیا ہے چنانچہ حارث نے کہا ہے۔

وَهُوَ الرَّبُّ وَالشَّهِيْدُ عَلٰى يَوْ ـــ مِ الْحَيَارَيْنِ وَالْبَلَاءُ بَلَآءٌ

(**سَبْعَة مُعَلَّقَة** آخری معلقہ)

آیت نمبر ۱۴۵۔ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ۔ اور فتح مکہ بھی بطور پیشینگوئی کے برحق ہے اور پیدائش باب ۱۲ آیت ۸ بیت ایل حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ اس کا ظہور ہونا جس میں تحویلِ قبلہ کی طرف اشارہ ہے اور جہت سجدہ کے لئے اس کا رخ برحق ہے۔

قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

گے اور نہ تو ہی پیروی کرنے والا ہے ان کے قبلہ کی اور نہ اہل کتاب میں سے کوئی کسی کے قبلہ کی پیروی کرنے والا ہے [۱] اور (اے مخاطب!) اگر تو چلا اُن کی خواہشوں پر علم حاصل ہوئے بعد جب تو بے شک بے جا کام کرنے والوں میں سے ہو جائے گا۔ وقف لازم

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

۱۴۷۔ اہلِ کتاب (محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ) کو پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور کچھ لوگ اُن میں کے ایسے بھی ہیں جو ضرور چھپاتے ہیں حق بات کو حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ وقف منزل

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع

۱۴۸۔ سچ [۲] تیرے پروردگار کی طرف سے ہی ہے تو تُو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا [۳]۔ ع ۱۷/۶

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۛ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ

۱۴۹۔ اور ہر ایک کے لئے ایک طرف ہے جدھر کو وہ منہ پھیرتا ہے تو (مسلمانو) تم نیکیوں کی طرف دوڑو [۴] وقف النبی ﷺ

۱۔ جب آپس ہی میں اتفاق نہیں تو وہ کسی کی کیوں سننے لگے۔

۲۔ **اَلْحق** سے مراد یہاں کعبہ کی طرف منہ کرنا ہے۔

۳۔ اے مخاطب جہت کعبہ میں۔

۴۔ نیکیوں میں پیش دستی کرو۔

آیت نمبر ۱۴۷۔ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۔ اس پہچانت سے زیادہ اگر آدمی تردّد اور غور و فکر کرے تو شبہات کا دروازہ کھلتا ہے اور حسن ظن مارا جاتا ہے۔ تحقیقات کے لئے قرائن قویہ کافی ہیں، زیادہ تحقیقات مناسب نہیں۔

آیت نمبر ۱۴۹۔ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ ۔ ایک، توجہ سے مراد پرستش اور دوسرے رُو آور دن بہ طرفے۔ کسی طرف متوجہ ہونا۔ تو یہاں پرستش مراد نہیں فقط توجہ مراد ہے۔ **بنیٰ (بَنَاءُ الطَّوَاف)** کی طرف کعبہ میں نماز پڑھنے والوں کی خصوصاً حنفیوں کی پُشت رہتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی کے پرستار نہیں سوا اللہ کے اور صرف

اللّٰہُ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۴۹﴾

تم جہاں کہیں ہو گے اللہ تعالیٰ تم سب کو اکٹھا کر لائے گا بے شک اللہ ہر چیز کا اندازہ کرنے والا ہے۔

وَ مِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَ اِنَّہٗ لَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ وَ مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾

۱۵۰۔اور تو جہاں کہیں سے نکلے اپنا منہ مسجد معظم یعنی کعبہ شریف کی طرف کر لیا کر اور وہ قبلہ برحق ہے تیرے رب کی طرف سے اور اللہ بے خبر نہیں اس سے جو تم کام کرتے ہو۔

وَ مِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَ حَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ شَطۡرَہٗ ۙ لِئَلَّا یَکُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَیۡکُمۡ حُجَّۃٌ ٭ۙ اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡہُمۡ ٭ فَلَا تَخۡشَوۡہُمۡ وَ اخۡشَوۡنِیۡ ٭ وَ لِاُتِمَّ نِعۡمَتِیۡ عَلَیۡکُمۡ وَ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾ۙ

۱۵۱۔اور تو جہاں کہیں سے نکلے اپنا منہ مسجد مکرم یعنی کعبہ شریف کی طرف کر لیا کر (اور مسلمانو!) تم بھی جہاں کہیں ہوا کرو اُسی کے طرف اپنے منہ کر لیا کرو تا کہ نہ رہے لوگوں کا تم پر کوئی الزام مگر اُن میں کے ظالم (تو بے جا الزام لگائیں گے ہی) سو تم اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو تا کہ میں اپنا فضل تم پر تمام کروں اور اس لئے کہ تم سیدھی راہ پا جاؤ۔

کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا فِیۡکُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡکُمۡ یَتۡلُوۡا

۱۵۲۔جیسا کہ ہم نے بھیجا تم میں ایک رسول تمہیں

(بقیہ حاشیہ) حکمِ الٰہی کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ کسی جہت میں ہوں یا غیر جہت میں کیونکہ ایک مومن لیٹے لیٹے بھی اللہ کی یاد کرتا ہے دلی اور روحانی طور پر جیسا کہ نماز میں جہت قبلہ کا مستقبل ہوتا ہے، جسمانی طور پر حسبِ حکمِ الٰہی جہت کعبہ کا مستقبل ہوتا ہے۔ پس بعض نادانوں کا یہ اعتراض بیجا ہے کہ تم بھی تو کعبہ یا مسجد کی عبادت کرتے ہو۔

آیت نمبر ۱۵۰۔ وَ مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ۔ اتحاد کا لحاظ نہ رکھا۔ جزئیات کی وجہ سے افتراق کر لیا۔ جزئیات میں تفریق کا قاعدہ موجب افتراق ہے جو صحابہ میں نہ تھا مثلاً مصلّوں کا اختلاف جو قرونِ ثلاثہ کے بعد کے جانشینوں میں ہوا اور بیرونِ کعبہ تمام دنیا میں کہیں نہ نبھ سکا اور نہ چل سکا مگر باعتبار توجہ سب المسجد الحرام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، حسب ارشاد الٰہی یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا (البقرۃ: ۱۴۹)۔

ف۔ عَمَّا کے متعدد معنی ہیں (۱) اسی واسطے (۲) کیونکہ (۳) جیسا کہ۔

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

میں کا جو ہماری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سناتا ہے اور تمہاری اصلاح کرتا ہے اور تم کو قرآن پڑھاتا ہے اور دانائی کی باتیں سکھاتا ہے اور تم کو (وہ) اچھی باتیں بتاتا ہے جو تم جانتے نہ تھے۔

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۳﴾

۱۵۳۔ پس تم میری یاد میں لگے رہو میں تم کو نہیں بھولوں گا اور تم میرا احسان مانتے رہو اور (کبھی) ناشکری نہ کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۴﴾

۱۵۴۔ اے ایمان والو! نیکیوں پر ہمیشگی اور بدیوں سے بچنے اور دعائیں کرنے پر مضبوط رہو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

۱۵۵۔ اور نہ کہو اُن لوگوں کو مُردے جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں بلکہ وہ (اللہ کے نزدیک) زندہ ہیں لیکن تم سمجھ نہیں سکتے۔

آیت نمبر ۱۵۴۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا۔ سخت سے سخت مشکلات سے نکلنے کا علاج اور ہر ایک چھوٹی بڑی طلب برآری کا طریقہ استعانت بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ہے یعنی نمازیں اور دعا۔ صبر کے معنی جس قدر بدیاں انسان میں موجود ہیں ان سے بچنا اور بچنے کی کوشش کرنا اور نیکیاں جو موجود ہوں ان پر دوام کرنا۔ صلوٰۃ نماز کے ہر رکن کے بعد دعا کرنا خواہ حسبِ مُدّعا خود قرآن و حدیث سے دعائیں لے لو خواہ اپنی ہی زبان میں دعائیں مانگ لو۔ ایسوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے اور یہ منعم علیہ کی صراط مستقیم ہے جو انبیاء اولیاء ہیں۔ کامیابی کا مجرّب بے خطا یہی نسخہ ہے، کروڑوں نے آزمالیا ہے۔

آیت نمبر ۱۵۵۔ بَلْ اَحْيَاۗءٌ ۔ چونکہ مرضیاتِ الٰہی کے تابع ہو کر انہوں نے زندگی جاوید حاصل کی۔ عوام غلط اُن کو مردہ سمجھتے ہیں۔ شہداء کی زندگی تین طرح ثابت ہے۔ ایک محاورہ عرب کے مطابق کہ وہ ان مقتولوں کو جن کا بدلہ لے لیا جائے زندہ سمجھتے تھے اور جن کا بدلہ نہ لیا جائے انہیں مردہ۔ اور مسلمانوں کے مقتولوں کا بدلہ ضرور لے لیا جائے گا اور جس مقصد کے لئے انہوں نے جانیں دی ہیں وہ مقصد ہو کر رہے گا۔ اس محاورہ کا داخلہ دیکھنا

وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۶﴾

۱۵۶۔اور البتہ ہم تمہارا امتحان لیں گے انعام دینے کو کچھ خوف سے [۱] اور کچھ بھوکا رکھ کر اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے [۲] (اور اے پیارے محمدؐ! تو) خوش خبری سنا دے ان صابروں کو۔

الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾ؕ

۱۵۷۔جن پر جب کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو وہ بول اٹھتے ہیں ہم تو اللہ کے (مال) ہیں اور ہم تو ہر حال میں اُسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔

اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾

۱۵۸۔یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی نوازشیں اور رحمت [۳] ہیں اور یہی لوگ منزل مقصود کو پہنچے ہوئے ہیں۔

---

۱ فقہاء کہتے ہیں۔**اَکۡلِ حَرَام** سے خوف،صوفیوں کے نزدیک الٰہی خوف۔اور حضرت امام شافعیؒ کہتے ہیں جہاد کی تکالیف کا خوف۔ ۲ جنگ میں بیٹے بھی مرتے ہیں۔کھیتی کی بھی نگرانی نہیں ہوسکتی۔

۳ عنایات خاصّہ بلا زوال ونقص۔

(بقیہ حاشیہ) چاہئے،حارث شاعر جاہلی کا شعر ہے۔؎

اِنۡ نَبَشۡتُمۡ مَا بَیۡنَ مِلۡحَةَ فَالصَّا قِبِ فِیۡهِ الۡاَمۡوَاتُ وَالۡاَحۡیَآءُ

دوسرا شرعی طور پر کہ جو شہید ہوتا ہے اس کی زندگی کی تمام عبادتیں روز قیامت تک لکھی جاتی ہیں۔تیسرا یہ کہ عنداللہ وہ اس زندگی سے بہتر زندگی پائے ہوئے ہیں اور ان کو ہر ایک قسم کی نعمتیں اور یہاں کی خبریں بھی ملتی ہیں جس کا ذکر پارہ۴ رکوع ۸ (ال عمران:۱۵۷ تا ۱۵۹) میں آتا ہے۔

آیت نمبر ۱۵۶۔ اَلۡجُوۡعِ ۔ (۱) روزے (۲) حرام سے بچ کر بھوکے رہنا (۳) کم خوری اور ایثار۔
نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ خرچ فی سبیل اللہ، مال باطل نہ لینا، زکوٰۃ وچندہ وغیرہ۔

آیت نمبر ۱۵۷۔ رٰجِعُوۡنَ ۔ جب ہم خود اُس کے یہاں جانے والے ہیں تو کوئی چیز یا اولاد یا احباب وغیرہ کے فوت سے کیا فکر اور جانا سب کو ضروری ہے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۹﴾

۱۵۹۔ بے شک صفا اور مروہ کے پہاڑ اللہ کی باتوں کا شعور حاصل کرنے کے لئے ہیں تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اگر دونوں کے درمیان طواف کرے[۱] اور جو اپنے شوق سے کوئی آدمی نیکی کرے تو بے شک اللہ قدر دان بڑا جاننے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ۙ

۱۶۰۔ بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں ہمارے اتارے ہوئے کھلے کھلے حکم اور ہدایت کی باتیں اس کے بعد کہ ہم اُن کو بیان کر چکے لوگوں کے لئے خاص کتاب (توریت) میں یہی لوگ ہیں جن کو دھکے دے کر نکال دیتا ہے اللہ اور دھکے دیتے ہیں دھکے دینے والے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۱﴾

۱۶۱۔ مگر جنہوں نے اللہ کی طرف رجوع کیا یعنی توبہ کر لی اور اپنی حالت درست کر لی اور حق حق کہہ دیا[۲] تو یہی لوگ ہیں جن کی توبہ میں قبول کروں گا اور ہم تو توبہ کے بڑے قبول کرنے والے، سچی محنت کا بدلہ دینے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ۙ

۱۶۲۔ البتہ جنہوں نے حق کو چھپایا اور کافر ہی مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر پھٹکار ہے اللہ کی اور فرشتوں کی[۳] اور سب آدمیوں کی۔

۱؎ یعنی صفا مروہ میں پھیرے پھرے۔ ۲؎ یسعیاہ ۲۸۔۴۲۔۵۲۔۵۴ میں پیشگوئی بتادو رسول کریم ﷺ کی۔

۳؎ فرشتوں کی لعنت سے مراد **يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا**۔ (الطّور: ۱۴) بھی ہے۔

آیت نمبر ۱۵۹۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ۔ صبر کے نیک نتائج سے ہے کہ بی بی ہاجرہ کے صبر سے مکہ مَرجعِ خلائق بن گیا اور اس کے نمونہ پر حاجیوں کو اپنا نمونہ بنانا پڑتا ہے جو دائمی یادگار ہے۔

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۱۶۳﴾

۱۶۳۔ مدتوں رہیں گے اسی میں۔ نہ ہلکا ہوگا ان سے عذاب اور نہ ان کو مہلت ہی ملے گی۔

وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶۴﴾

۱۶۴۔ اور تمہارا معبود تو وہی اکیلا سچا معبود ہے جس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں بے محنت انعام دینے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ الَّتِىۡ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِمَا يَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡيَا بِهِ

۱۶۵۔ بے شک آسمان اور زمین[۱] کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ہیر پھیر میں اور جہازوں میں جو لوگوں کے فائدہ کی چیزیں لے کر سمندر میں چلتے ہیں اور برسات میں جس کو اللہ بدلی سے برساتا ہے پھر اُس کے ذریعہ سے زمین

---

[۱] زمین میں اللہ کی رحمانیت، رحیمیت، وحدہ لاشریک ہونے کے نشانات ہیں۔

آیت نمبر ۱۶۵۔ اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ۔ آسمان کی بناوٹ میں بڑے بڑے نشانات ہیں۔ اوّل ستاروں کے نور سے راستوں کا پتہ جنگلوں اور سمندروں میں ملتا ہے۔ دوسرا نور چاند کا نور ہے اس چاند کے نور سے نباتات کا بڑھنا، دودھ پڑنا۔ رات کو روشنی۔ تیسرا سورج کا نور جو تمام نوروں کا اصل ہے۔ ان تینوں کے بعد ایک نور وجدان انسان میں رکھا گیا ہے۔ پھر نور عقل ہے۔ پھر ملائک کا نور ہے۔ پھر شریعت کا نور ہے، پھر اس شریعت سے قرب الٰہی کا نور ہے پھر مکالمہ الٰہیہ ہے۔ ان نوروں سے انسان ایک اچھی راحت حاصل کر سکتا ہے۔

وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ۔ زمین و آسمان کے تعلقات سے ایک اور چیز پیدا ہوتی ہے جس کو رات یا دن کہتے ہیں۔ اختلاف لیل ونہار دو قسم کا ہے طُول بَلد کے لحاظ سے مشرق ومغرب میں اختلاف ہوتا ہے اور عَرض بَلد کے لحاظ سے شمال وجنوب میں اختلاف ہوتا ہے اور ان دونوں کے تعلقات سے جب اختلاف ہوتا ہے تو تبادلۂ فصول ہوتا ہے۔ سردی گرمی کی ضرورتیں پڑتی ہیں وغیرہ وغیرہ فوائد۔

وَالۡفُلۡكِ ۔ کشتیاں یعنی باہم ایک دوسرے ملک سے تبادلہ کے سامان بنائے۔ امام اعظم فخر عالم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ورضی اللہ عنہ کے وقت بغداد میں چند دہریے تھے ایک روز امام صاحب کے پاس آئے انہوں نے متفکّر صورت بنائی وہ بولے ہم تو کچھ پوچھنے آئے تھے آپ کو کیا فکر ہے انہوں نے فرمایا دیکھو بغداد میں مختلف مذاق کے لوگ رہتے ہیں اور بندر پر سامان چلا آتا ہے دہریوں نے کہا کہ ناخدا کشتیاں موجود ہیں پس امام صاحب نے لاجواب کرلیا کیونکہ فعل دلالت می کرد بر فاعل ونقش بر نقاش۔ یعنی محرّک بالا رادہ کام کر رہا ہے۔

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۠ وَّ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

کو جلاتا ہے اُس کے مر گئے پیچھے اور ہر قسم کے جانوروں میں جو اس زمین میں پھیلا رکھے ہیں اور ہواؤں کے چلانے میں اور اُس بادل میں جو (اللہ کے حکم سے) گھرا ہوا رہتا ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں (غرض ہر ایک میں) بہت کچھ نشانیاں موجود ہیں اُن ہی کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۶﴾

۱۶۶۔ اور آدمیوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے جیسا اوروں کو بھی ٹھہراتے ہیں (ان غیروں کو) ایسا چاہتے ہیں جس طرح اللہ سے محبت رکھنی چاہئے اور ایمان داروں کو تو (سب سے بڑھ کر) اللہ ہی کی محبت ہوتی ہے اور کاش سمجھ لیتے ظالم وہ بات جو عذاب دیکھنے پر سمجھیں گے کہ سب طرح کی قوت اللہ ہی کو ہے اور بے شک اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۷﴾

۱۶۷۔ جب الگ ہو جاویں گے وہ گُرو جن کی پیروی کی گئی اُن چیلوں سے جنہوں نے پیروی کی تھی اور دیکھ لیں گے عذاب اور ٹوٹ جاویں گے ان کے آپس کے سب علاقے۔

آیت نمبر۱۶۶۔ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ حضرت مولانا الاعظم **خلیفۃ المسیح** رضی اللہ عنہ نے اپنا قصہ بیان کیا کہ عملِ حُبّ بتانے والے نے یہی آیت مجھے بتائی تھی جس کا مطلب اللہ نے یہ سمجھایا کہ اللہ ہی کی محبت چاہئے کُل وظائف وعملیات کا لحاظ رکھو کہ وہ محبتِ الٰہی کی طرف کھینچتے ہیں اور وظیفہ خوانوں کو یہ آیت اپنے متکلّم کی طرف پکارتی ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ یعنی ایک مومن سب سے بڑھ کر اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اگر کسی اور سے رکھتا بھی ہے تو وہ بھی اللہ ہی کے لئے ہو۔ ہر ایک محبت کا مقصود اللہ ہو جو حسن واحسان کا جامع اور لازوال ہے اور دوسری چیزیں سب فنا پذیر ہیں جن کی نسبت عاشقانِ الٰہی کہتے ہیں لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ (**الانعام:۷۷**) یعنی چھپنے والی اور زوال پذیر چیزوں کو پسند نہیں کرتے، دوست نہیں رکھتے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۸﴾

۱۶۸۔اور بول اُٹھیں گے چیلے جنھوں نے پیروی کی تھی کاش ہم کو دنیا میں پھر ایک بار جانا ملتا تو ہم بھی اُن سے الگ ہو جاتے جیسے یہ لوگ الگ ہو گئے ہم سے اسی طرح اُن کو دکھا دے گا اللہ تعالیٰ اُن کے کرتوت افسوس دلانے کو، اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں۔ ع۴

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۹﴾

۱۶۹۔اے لوگو! اُن چیزوں میں سے جو زمین میں ہیں کھاؤ حلال پاکیزہ اور نہ چلو شیطان کے قدموں پر بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

۱۷۰۔وہ تو تمہیں عام بدیوں اور کھلی ہوئی قباحتوں کا ہی حکم دے گا اور یہ کہ بے جانے بوجھے اللہ پر بہتان باندھو[۱]۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ

۱۷۱۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (فقط) جو حکم اللہ نے اتارا ہے اُسی پر چلو تو جواب دیتے ہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اُسی چال پر چلیں گے جس پر پایا ہم نے اپنے باپ دادا کو۔ بھلا اگر اُن کے باپ دادا

---

[۱] اللہ پر بہتان باندھو **الخ** یعنی جن رسموں کی اللہ نے اجازت نہیں دی اُن کو شرعی سمجھو۔

آیت نمبر ۱۶۹۔ حَلٰلًا طَيِّبًا ۔ ہر ایک بدی سے بچنا اور ہر ایک نیکی کا کرنا فرض عین ہے جس کی تفصیل قرآن و حدیث میں موجود ہے اور وہی حلال طیّب ہے یعنی جو حکم الٰہی کے تابع ہو اور پھر طیّب ہو یعنی عمدہ اور پاکیزہ شفا بخش باسی وخراب وبھوسے دار نہ ہو۔

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۔خلاف شرع والے کی چال نہ چلو۔ شیطانی چال کے ۳ اصول ہیں ان میں بہت برا یہ ہے اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ: ۱۷۰) کہ جھوٹا خواب یا جھوٹا الہام بنائے یا حلال کو حرام یا حرام کو حلال بتائے۔ دوسرے **سُوء** یعنی بدی، تیسرے **فَحْشَاء** کھلم کھلا بدکاری۔ جس کا اثر دوسروں پر پڑے۔

اٰبَآؤُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ شَيۡـًٔا وَّلَا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۷۱﴾

محض بے عقل ہوں اور راہ راست پر بھی نہ چلتے ہوں (جب بھی کیا وہ انہیں کی چال پر چلیں گے)۔

وَمَثَلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا كَمَثَلِ الَّذِىۡ يَنۡعِقُ بِمَا لَا يَسۡمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ‌ؕ صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡىٌ فَهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۷۲﴾

۱۷۲۔اور اُن لوگوں کی مثال جنہوں نے حق کو چھپایا اُس کے جیسی ہے جو اُس کو چلّا چلّا کر پکار رہا ہے جو نہیں قبول کرتا ہے مگر محض بلانا اور پکارنا۔ بہرے ہیں (حق سننے سے) گونگے ہیں (حق بولنے سے) اندھے ہیں (حق دیکھنے سے) تو وہ کچھ بھی عقل نہیں رکھتے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لِلّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۱۷۳﴾

۱۷۳۔اے ایمان دارو! ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ ہی کا شکر کرو جب تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

آیت نمبر۱۷۲۔ يَنۡعِقُ ۔اس سے پہلی آیت میں کفّار کو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کی طرف بلایا گیا ہے جس کے بالمقابل انہوں نے اپنی آبائی تقلید کو ترجیح دی ہے اس حال میں اگر کفّار کو کچھ سمجھ بوجھ ہوتی تو وہ اللہ کے مقابلہ میں انسان بلکہ مردہ انسان کو مقدم نہ کرتے پس وہ مومن جو ان کافروں کو ہدایت کی طرف بلا رہا ہے اور ان کافروں کی جو اس کی بات کو نہیں سمجھتے ایسی تمثیل ہے کہ یہ کافر مثل چارپایوں کے آواز تو سنتے ہیں پر سمجھتے نہیں اور ان کو پکارنے والا مومن گویا چارپایوں کو کچھ کہہ رہا ہے۔ اس تمثیل سے کفّار کی مذمت اور ان کی بے عقلی کا اظہار مقصود ہے۔ امام **سِیبُوَیہ** نے اپنی **الکتاب** میں اس آیت کی یوں تفسیر کی ہے۔ مَثَلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَمَثَلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا گویا معطوف علیہ محذوف ہے جیسے **رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد** میں ہے۔

آیت نمبر۱۷۳۔ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ۔خلاصہ اس رکوع کا یہ ہوا کہ حلال طیّب کھاؤ جو اپنا ہو، حلال ہو، مضر نہ ہو، شکر کرو۔ سوء و فحشاء تقوّل سے بچو یعنی باپ و دادا کی پیروی کا بہانہ اور جو ہم بدی کرتے ہیں وہ خدا کی بتائی ہوئی اور کرائی ہے نہ کہو یعنی تقلید بیجا نہ ہو۔ ایسے کبھی نہ بنو کہ گوش حق شنوا اور چشم حق بین گم کر لو۔

حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ ۔اس رکوع کی پہلی آیت میں حلال طیّب کھانے کا حکم تھا اس کے بالمقابل فطرۃً سوال پیدا ہوتا تھا کہ حرام کیا ہیں تو یہاں بطور کلیہ بیان فرمایا گیا کہ وہ سب چیزیں جو قویٰ فطرتی یا دین یا اخلاق

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۷۴﴾

۱۷۴۔ پس اس نے تو حرام کیا ہے تم پر خود مُردہ اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ چیز جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام سے پکاری جائے پھر جو مضطر اور ناچار ہو۔ نافرمانی کرنے والا اور حد سے بڑھ جانے والا نہ ہو۔ تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بے شک اللہ ڈھانپنے والا سچی محنت کا بدلہ دینے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَشۡتَرُوۡنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاۡكُلُوۡنَ فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيۡهِمۡ ۖۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۷۵﴾

۱۷۵۔ جو لوگ چھپاتے ہیں جو اتارا اللہ نے کتاب میں اور لیتے ہیں اس کے بدلہ تھوڑا سا مال[۱] یہ لوگ اپنے پیٹوں میں انگارے ہی بھرتے ہیں اور کچھ نہیں کھاتے ہیں اور بات بھی نہیں کرے گا ان سے اللہ قیامت کے دن اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

---

[۱] یعنی دنیا طلب کرتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) کی مہلک ہوں حرام ہیں۔ انسان چار چیزوں سے بنا ہے۔ (۱) جسم (۲) فطری قویٰ (۳) اخلاق (۴) ارواح۔ عقائد فاضلہ روح میں اور اخلاق فاضلہ قویٰ میں اور طبعی طاقتیں قوائے فطری میں رہتے ہیں اور صفائی اور موزونیت جسم میں مَیۡتَہ کے کھانے سے خون فاسد اور اخلاق بد پیدا ہوتے ہیں خون میں ایسے زہر ہوتے ہیں جن سے انسان مرجاتا ہے۔ جیسے پیشاب میں اس وقت تک بیس قسم کے زہر ثابت ہوئے ہیں۔ خون کھانے والوں کے اخلاق فاضلہ درست نہیں رہتے ان کے روحانی اور جسمانی قویٰ خراب ہو جاتے ہیں جن جانوروں کے اخلاق خطرناک ہیں ان کا کھانا بھی منع فرمایا مثلاً سؤر بہت ہی گندہ جانور ہے۔ لواطت بھی کرتا ہے۔ بے حیا اور دیوّث بھی ہوتا ہے، حملہ آوری کے وقت ناعاقبت اندیش بھی ہے۔ غضب اور شہوت کا مرا ہوا ہے۔ کتّا بھی اس کا بھائی ہے چوتھا درجہ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ کا ہے جس کا خاص اثر روح پر پڑتا ہے اور عقائد فاسدہ اور جہالت پیدا کرتا ہے۔ اس کے بعد استثناء فرمایا ہے مضطرّین کے لئے علاج بطور عجالۃ الوقت کے ہے کہ باغی اور عادی نہ ہوں۔ چار کا حصر غذائے عادیہ کے لئے ہے جو متمدّن بلاد میں ہو۔ دوسری چیزیں جو حرام ہیں وہ قاعدہ کے رنگ میں ہیں جو تحت میں ہوں گی خبیث، غیر طیّب، مضر، مسکر اور مفتر کے اور عَلٰى طَاعِمٍ يَّطۡعَمُهٗۤ (الانعام:۱۴۶) کی قید سے چار کے حصر کا جواب دیا ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۶﴾

۱۷۶۔یہی ہیں جنہوں نے خریدی ناکامی کامیابی کے عوض[۱] اور قہر مہر کے بدلے سو ادہو کس قدر سہار ہے اُن کو آگ کی![۲]

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۷﴾ ع ۲۱

۱۷۷۔وہ اس لئے کہ اللہ نے اتاری کتاب برحق سچی اور جنہوں نے جھگڑا کیا[۳] کتاب میں تو البتہ وہ بڑے دور کے جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں[۴]۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ

۱۷۸۔نیکی یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلیا کرو بلکہ نیکی تو اُس کی ہے جس نے (سچے دل سے) اللہ کو مانا اور آخرت کے دن کو اور فرشتوں کو اور (اللہ کی) کتابوں کو اور نبیوں کو۔ اور پیارا مال دیا[۵] اللہ کی محبت میں رشتہ داروں[۶] (یا اللہ کے مقربوں کو) اور یتیموں[۷] اور بے اسبابوں[۸] اور مسافروں اور مانگنے والوں اور غلاموں اور پھندوں میں پھنسے

---

[۱] نیکی چھوڑ کر بُرائی اختیار کی، دین داری چھوڑ کر دنیاداری۔

[۲] بعض شیخی باز صوفی اور کسی دہریئے جاہل نے جرأت وشوخی سے کہا کہ دوزخ میں کیا رکھا ہے۔ یہ اس کا جواب معلوم ہوتا ہے۔

[۳] جھگڑا کیا **الخ**۔خلاف ورزی کی۔ [۴] دوستی کے پردہ میں شق آ گیا ہے۔دور دراز بُعد میں جا پڑے

[۵] یہ عملی حصہ کا بیان ہے۔اوّل اعتقادی ایمان کا تھا۔

[۶] کیونکہ کثرت میل جول سے لڑائی بھی ہوجاتی ہے۔دینا مشکل نہ ہوجائے۔

[۷] کیونکہ بدلہ کی امید نہیں۔ [۸] معذور ہوں یا کام چلانے کا سامان نہیں۔یا بے قدرے۔

آیت نمبر ۱۷۸۔ وُجُوْهَكُمْ ۔کوئی مشرقی علوم سیکھتے ہیں کوئی مغربی مگر جاوید کامیابی مومن باللہ ہی کو ہے۔کمال پر شیخی کا موقعہ نہیں اور اس رکوع میں سترہ حکم ہیں جن پر عمل کرنے سے انسان کامیاب و بامراد ہوجاتا ہے۔

فِى الرِّقَابِ ۔قرض کی ادائیگی بھی اس میں شریک ہے اور غلاموں کا آزاد کرنا خصوصاً حکمی و تحریری طور پر اسلام کا فخر ہے اور مؤلفۃ القلوب اور محصّلینِ زکوٰۃ کی تنخواہ جن کا ذکر پارہ ۱۰ (**التوبۃ: ۶۰**) میں ہے وہ بھی اس میں داخل ہیں۔

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

ہووں کے چھڑانے میں، اور نماز کو ٹھیک درست رکھا اور زکوٰۃ[۱] دیتا رہا اور (نیک لوگ) جب کسی سے کچھ اقرار کر لیتے ہیں تو پورا کرتے ہیں تنگی[۲] اور تکلیف[۳] اور لڑائی[۴] کے وقت صابر و مضبوط رہتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں (دین اسلام میں) اور بس یہی متقی ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾

۱۷۹۔اے ایماندارو! تم پر لازم کیا جاتا ہے برابری کرنا مارے جانے والوں میں[۵] شریف کے بدلے شریف، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت[۶] جس (قاتل کو) معاف کیا گیا اُس کے بھائی (مقتول کے وارث) کی جانب سے کچھ تو ملنا چاہیئے دستور (شرع) کے مطابق (اور عوض خون کا مقتول کے وارث کو) دے دینا چاہیئے نیک سلوک سے یہ آسانی[۷] اور مہربانی ہے تمہارے ربّ کی طرف سے پھر جو زیادتی کرے[۸] اس کے بعد تو اس کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

۱۸۰۔اور قصاص میں زندگی ہے تمہارے لئے اے عقل والو[۹]! تا کہ تم دکھوں سے بچو۔

۱؎ تزکیہ نفس بھی ہو گناہ کے میل کچیل سے۔ ۲؎ **بَأْسَآء** فقیری، تنگدستی۔

۳؎ **ضَرَّآء**۔ بیماری وغیرہ ۴؎ وہ مقدمات بھی ہیں جو سیفی یا سنانی یا عدالتی ہوں۔

۵؎ اس میں جہاد کا بھی حکم ہے یعنی قاتلوں اور وارثوں سے بدلہ لیں۔

۶؎ **عبد** کے مقابل **حُرّ** عورت کے مقابل مرد کا کیا حکم ہے جواب پارہ ۶ رکوع ۱۱ (**المآئدة: ۴۶**) میں ہے۔

۷؎ بہتوں کا مارنا ایک کے عوض موقوف کر دیا۔ جو جہلاءِ عرب کا دستور تھا۔

۸؎ جہالت اختیار کرو گے تو عذاب دیئے جاؤ گے۔ ۹؎ **حُکّام** عادل و عاقل سے مراد ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۱﴾

۱۸۱۔تم پر لازم کیا جاتا ہے جب سامنے آ موجود ہو تم میں سے کسی کی موت[۱] اگر (وہ مرنے والا) چھوڑے کچھ مال[۲] (تو چاہئے کہ) کہے میرے ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے (شرعی) دستور کے موافق۔ یہ حق ہے متقیوں پر۔

فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾

۱۸۲۔پھر جو کوئی (شرعی) وصیت کو سن سنا کر بدل دے تو بس اُس کا گناہ انہیں لوگوں پر ہے جو اُس (وصیت کو) بدلیں، بے شک اللہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۳﴾

۱۸۳۔پھر جس نے خوف کیا وصیت کرنے والے کی جانب سے کسی ایک کی طرف جھکنے یا کسی کی حق تلفی یا گناہ کا پس صلح کرا دے آپس میں (وارثوں کے) تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ بڑا ڈھانپنے والا، سچی محنت کا بدلہ دینے والا ہے۔ ع ۲۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

۱۸۴۔اے ایماندارو! تم کو (عام) روزے رکھنے

---

[۱] اسباب موت یا موت آئی تو وصیت کی ضرورت ہوئی۔

[۲] جان کا ہو چکا تو اب مال کے تقوی کا بیان شروع ہوا۔

آیت نمبر ۱۸۱۔ الْوَصِيَّةُ ۔ جس کا ذکر يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ میں ہے یا انتظام خانہ داری کی وصیّت یا مَحرُومُ الارث و کافر ہوں تو ان کے لئے وصیّت کر دیں۔

آیت نمبر ۱۸۲۔ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ ۔ عورتوں کے لئے حق شرعی کی ضرور رعایت کی جائے بدلا نہ جائے نہیں تو عَذَابِ مُهِين ہوگا۔ عورتوں کے لئے ان آیتوں کا لحاظ رکھو۔ (۱) وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ (البقرۃ:۲۳۲) (۲) وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء:۲۰)۔ (۳) وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ (الطلاق:۷)۔ (۴) فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ (النساء:۲۰)۔ (۵) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ (البقرۃ:۲۲۹)۔

آیت نمبر ۱۸۳۔ جَنَفًا ۔ ناواجب طرف داری کرنا۔

آیت نمبر ۱۸۴۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ۔ یہ عام روزے ہیں۔ جو فضائل عامّہ سے ہیں یعنی نفلی اور مسنون جو

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

کا حکم دیا گیا ہے جس طرح حکم دیا تھا تم سے پہلے والوں کوتا کہ تم دکھوں سے بچو۔

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

۱۸۵۔ چند روز گنتی کے (روزے رکھنا ہے) پھر جو شخص تم سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے (یعنی اور دنوں میں روزے رکھ لے) اور جو طاقت رکھتے ہیں وہ کھانا بھی دیں ایک بے سامان کو پھر جو اپنی خوشی سے کچھ نیکی کرنی چاہے[1] تو وہ اس کے لئے بہتر ہے، اور روزہ رکھنا بہرحال اچھا ہے تمہارے حق میں جب تم سمجھو۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

۱۸۶۔ رمضان کا مہینہ جس کے بارے میں قرآن اتارا گیا (کیسا قرآن جو) لوگوں کا رہنما ہے اور سیدھی راہ کے کھلے کھلے نشانات اور حق ناحق کا جس میں فیصلہ ہے تو (مسلمانو) تم میں سے جو شخص مقیم ہو یا اس مہینے کو پاوے (اس میں حاضر ہو) تو چاہیئے کہ اس کے روزے رکھے پھر جو

---

[1] ایک کے بدلہ میں دو تین کو کھلا دے۔

(**بقیہ حاشیہ**) نیّت کے بعد فرض ہو جاتے ہیں۔ اختیاری ہیں۔ دہائی میں ایک یا دوشنبہ وجمعہ گویا سال میں چار ماہ کے روزے ہیں تندرستوں پر۔ سوائے بیماروں وغیرہ کے۔

آیت نمبر ۱۸۵۔ يُطِيْقُوْنَهٗ۔ جو اچھی طرح رکھ سکے ہرج نہ ہو۔ حدیث میں ہے **اَيُّكُمْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ**۔

فِدْيَةٌ طَعَامُ ۔ **صَدَقَةُ الْفِطْرِ** کی طرف اشارہ ہے یا روزہ رکھ کر اپنا کھانا غریب کو کھلا دے نفلی روزوں میں یا شیخ فانی اور معذور عام روزوں میں اپنا کھانا کھلا دے روزہ کا ثواب مل جائے گا۔

آیت نمبر ۱۸۶۔ شَهْرُ رَمَضَانَ ۔ یہ خاص روزے ہیں جو **فضائلِ عامّہ** کے بعد **فضائلِ خاصّہ** سے ہیں اور فرض قطعی ہیں سوائے بیمار وغیرہ کے۔ ماہ رمضان میں قرآن اترا یا قرآن میں روزہ کا حکم آیا۔ حضورؐ کو غارِ حرا میں بہ ماہ رمضان **سورة اِقْرَءْ** عنایت ہوئی۔ قرآن کا اطلاق جز وکُل دونوں پر آتا ہے یہاں جز مراد ہے۔

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؗ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں سے گنتی پوری کر لے (رمضان کے سوا اور دنوں میں روزے رکھ لے) اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے سختی نہیں کرنا چاہتا نتیجہ یہ کہ تم پوری کر لو گنتی اور اللہ نے جو تمہاری رہنمائی فرمائی ہے اس کے شکریہ میں اس کی بڑائی اور تعظیم کرو، اور تا کہ تم اس کا احسان مانو شکر کرو۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

۱۸۷۔اور (اے پیغمبر!) جب تم سے ہمارے بندے میرا حال پوچھیں تو (اُن کو سمجھا دو) میں بہت ہی پاس ہوں (یعنی بڑا ہی مہربان ہوں)۔ میں جواب دیتا ہوں پکارنے والے کی پکار کا جب وہ مجھے پکارے[۱] لیکن دعا کرنے والوں کو چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر دل سے فریفتہ تو ہوں تا کہ وہ سیدھے رستے لگ جائیں یعنی کامیاب ہو جائیں۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ

۱۸۸۔حلال کر دیا گیا ہے تم کو روزوں کی راتوں میں تمہاری بیبیوں سے صحبت کرنا وہ تمہارے لباس

---

[۱] یعنی دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔

آیت نمبر ۱۸۷۔ دَعْوَةَ الدَّاعِ ۔اَلدَّاعِ خاص دعا کرنے والے (**الانعام: ۴۲**) یعنی جو مانگو وہی ملنا مقصود نہیں بلکہ اللہ کو جو پسند ہو اور مشروط ہے فرماں برداریٔ الٰہی اور تقویٰ پر مگر رحمانیت کا تقاضا فیض عام کا ہے۔

آن لطف کرد یار کہ دشمن حذر گرفت

چونکہ کاملین کے نزدیک فضل آخرت چاہئے اس لئے دشمن سے اس مصرع میں شیطانی مراد ہے۔

آیت نمبر ۱۸۸۔ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۔ یعنی دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ عورتوں کے ساتھ رہنا چاہئے جیسا لباس جسم کے ساتھ رہتا ہے یعنی بغیر عورت کے نہ رہے اور ان کے حقوق کی رعایت رہے ایسا نہ ہو کہ لحاف کشمیر میں ہو اور موسم سرما پنجاب میں بسر کیا جائے۔

لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

ہیں اور تم ان کے لباس ہو[۱] اللہ تعالیٰ نے جانا کہ تم اپنے نفس کا نقصان کرتے تھے[۲] اس پر بھی متوجہ ہوا تمہارا رب تمہاری طرف اور تمہارا قصور معاف کر دیا تو اب صحبت کرو اُن سے اور خواہش کرو اس چیز کی جو لکھ دیا اللہ نے محفوظ کتاب میں تمہارے لئے (یعنی ہم بستری سے بچہ ہونے کی خواہش رکھو) اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ (رات کی) کالی دھاری سے فجر کی سفید دھاری تم کو صاف دکھائی دینے لگے پھر روزہ پورا کرو رات تک۔ اور رات کو بھی صحبت نہ کرو عورتوں سے جب تم اعتکاف (یعنی اللہ کی یاد میں) بیٹھے ہو مسجدوں میں یہ اللہ کی حد بندیاں ہیں اِن کے پاس بھی نہ جانا (یعنی خلاف حکم الٰہی ہرگز نہ کرنا) اسی طرح اللہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے اپنی نشانیاں لوگوں کے لئے تاکہ وہ دکھوں سے بچیں۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ ع

۱۸۹۔ اور تم ایک دوسرے کے مال آپس میں ناحق نہ کھاؤ[۳] اور نہ مال کو حاکموں کے پاس (رسائی کا) ذریعہ ٹھہراؤ (جس کا) نتیجہ یہ ہو کہ کھا جاؤ کچھ لوگوں کے مالوں سے جان بوجھ کر ناحق[۴]۔

ع ۲۳ ۷

۱؎ یعنی مرد عورت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔
۲؎ یعنی اس کے جائز حقوق سے اسے نفع نہیں اُٹھانے دیتے تھے۔
۳؎ یعنی مالی معاملات میں بھی وہ راہ اختیار کرو جو تقویٰ کی اور مرضیٔ حق کے موافق ہو۔
۴؎ اجازت شرعیہ کے خلاف۔

فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۔ یہ کسی بیوقوف کے کہنے کا جواب ہے کہ روزہ میں پانچ منٹ اِدھر کیا اور پانچ منٹ اُدھر کیا یا ذرا سے فرق سے کیا ہوتا ہے یعنی خلافِ حکم الٰہی ہرگز نہ کرنا۔

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡاَهِلَّةِ ؕ قُلۡ هِىَ مَوَاقِيۡتُ لِلنَّاسِ وَالۡحَجِّ ؕ وَلَيۡسَ الۡبِرُّ بِاَنۡ تَاۡتُوا الۡبُيُوۡتَ مِنۡ ظُهُوۡرِهَا وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاۡتُوا الۡبُيُوۡتَ مِنۡ اَبۡوَابِهَا ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۹۰﴾

۱۹۰۔(اے پیغمبر) تجھ سے لوگ نئے چاند کے(حالات) دریافت کرتے ہیں تو جواب دے کہ اس سے لوگوں کے (کاموں کے) وقت معلوم ہوتے ہیں اور حج کے، اور گھروں میں پچھواڑوں کی طرف سے آنا کچھ نیکی نہیں[1] بلکہ نیکی تو اس کی ہے جس نے اللہ کو سپر بنایا اور اللہ سے ڈرا اور گھروں میں آؤ تو دروازوں میں سے آؤ اور اللہ ہی سے ڈرو تاکہ نہال بامراد ہو جاؤ۔

وَقَاتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ وَلَا تَعۡتَدُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۱۹۱﴾

۱۹۱۔اور اللہ کی راہ میں تم اُن سے لڑو جو لوگ تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو۔ بے شک اللہ دوست نہیں رکھتا زیادتی کرنے والوں کو۔

وَاقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ وَاَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ حَيۡثُ اَخۡرَجُوۡكُمۡ وَالۡفِتۡنَةُ اَشَدُّ مِنَ الۡقَتۡلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوۡهُمۡ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ حَتّٰى

۱۹۲۔اور قتل کرو اُن کو جہاں پاؤ اور نکال دو اُن کو جہاں سے انہوں نے تم کو نکال دیا اور فساد اور شرارت تو قتل سے بھی بڑھ کر ہے اور کافروں سے مت لڑو ادب والی مسجد کے پاس جب وہ نہ

---

[1] رسم و رواج کی پابندی بیکار ہے طریقہ مسنون ہونا چاہیے یعنی راہ رسول۔

آیت نمبر ۱۹۰۔ يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡاَهِلَّةِ۔ رمضان کے متعلق انہوں نے جب فضائل سنے تو انہیں شوق ہوا کہ اور مہینوں کے متعلق ہم احکام معلوم کریں۔

آیت نمبر ۱۹۱۔ اَلَّذِيۡنَ يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ۔ مخالفوں سے لڑو امام کے ساتھ ہو کر۔ ارشاد نبویؐ ہے **اَلۡاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنۡ وَّرَائِهٖ** یعنی امام ایک سپر ہے اس کے پیچھے ہو کر لڑا جاتا ہے اور جنگ شرعی ہمیشہ دفاعی ہوتا اور اصلاحی ہوتا ہے نہ ملک گیری اور غلبہ۔

لَا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ ۔ مذہبی آزادی ہو جائے ابطال واعدام مذاہب مراد نہیں بلکہ امن قائم کرنا۔ جبری اسلام نہیں۔ جہاد اس وقت تک ہے کہ مومن فتنہ اور فساد سے کفّار کے آزاد ہو جائیں اور امن عام حاصل کر لیں اور رسوم دینیہ میں مغلوب و مجبور نہ ہوں۔

يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۲﴾

لڑیں تم سے اُس جگہ پس اگر وہ تم سے لڑیں تو تم اُن کو قتل کرو۔ یہی سزا ہے حق چھپانے والوں کی۔

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۳﴾

۱۹۳۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں تو بے شک اللہ بڑا ڈھانپنے والا سچی محنت کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

۱۹۴۔ اور لڑو اُن سے تا کہ باقی نہ رہے فتنہ اور فساد (مفسدوں کا) اور ہو جائے اکیلے سچے اللہ ہی کا دین پھر اگر وہ باز آ جائیں تو پھر کسی قسم کی زیادتی نہیں مگر ظالموں ہی پر۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۵﴾

۱۹۵۔ تعظیم کا مہینہ تعظیم کے مہینے کے بدلے میں ہے اور آداب میں برابری[۱] ہے پھر جو زیادتی کرے تم پر (تعظیم کے مہینے میں) تو تم زیادتی کرو اُس پر اُسی قدر جتنی زیادتی کی اُس نے تم پر اور اللہ ہی سے ڈرو اور اللہ ہی کو سپر بناؤ اور جانو کہ بے شک اللہ متقیوں کے ساتھ ہے[۲]۔

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ

۱۹۶۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو[۳] اور نیکی کرو[۴] بے شک اللہ

---

۱ یعنی جس ماہِ معظّم اور جائے مکرّم کی مخالف لوگ بزرگی سمجھیں تو تم بھی سمجھو دھوکہ نہ کھاؤ۔

۲ یعنی اللہ سے ڈرنے والوں پر اللہ بڑا مہربان اور ان کا حامی ہے۔

۳ کافروں سے دھوکہ کھا کر یا بخل یا بے محل خرچ اور اسراف سے، مراد ہے۔

۴ روح کے خواص سے ہے کہ ہر ایک مقام محبوبیت کا طالب ہے۔ محسن اس مقام کو حاصل کر لیتا ہے۔

آیت نمبر ۱۹۶۔ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ اس سے مراد بخل سے روکنا اور فی سبیل اللہ جہاد کرنے سے سستی نہ کرنا کیونکہ اگر ان دونوں کاموں کا ترک ہوگا تو قومی زندگی جاتی رہے گی۔ دینی کاموں، جہاد سیفی وقلمی

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰہِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًی مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ٚ وقفۃ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ ۚ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَكُنْ اَھْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۷﴾ ع ۲۴ ۸ ۸

نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

۱۹۷۔اور حج اور عمرے کو اللہ ہی کے لئے پورا کرو پھر اگر تم راستہ میں روکے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو (بھیجو) اور تمہارا سر نہ منڈواؤ جب تک قربانی اپنے محل پر نہ پہنچ جائے۔ تو جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اُس کو کچھ تکلیف ہو سر کی طرف سے تو (بال منڈوانے کا) بدلہ دے روزے یا خیرات یا قربانی سے پھر جب تم نے امن پایا تو جو کوئی عمرے کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانا چاہے تو جیسی قربانی میسر ہو (کرنی چاہیئے) پھر جو کوئی قربانی نہ کر سکے تو تین روزے رکھ لے حج کے دنوں میں اور سات روزے (رکھو) جب واپس آؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس کے لئے ہے جس کا گھر بار مکہ میں نہ ہو اور اللہ ہی سے ڈرو اور جانو کہ اللہ ہی سخت سزا دینے والا ہے (کافروں کو)۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ

۱۹۸۔حج کے چند مہینے[1] مشہور و معلوم ہیں تو جو

[1] شوال اور ذی قعدہ اور ذی الحج و محرم۔

(بقیہ حاشیہ) میں اعانتِ مال کی سخت ضرورت ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ میں ترقی دینی و دنیوی اور نجات اخروی اور فتنہ و فساد و بلاؤں سے محفوظی مجرّب و ثابت ہے۔

آیت نمبر ۱۹۷۔ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۔ صیام سے مراد تین دن کے روزے۔ صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔ **نُسُك** ایک بُز یا گوسفند کا فدیہ ہے۔

فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۸﴾

شخص اُن مہینوں میں حج کا قصد کرلے تو وہ عورت سے صحبت[۱] نہ کرے اور نہ (کسی قسم کی) بدکاری کرے[۲] اور نہ جھگڑا حج (کے دنوں) میں اور جو کچھ نیکی کرو تم وہ اللہ کو معلوم ہے اور تم سامان اور توشہ ساتھ لو[۳] اور عمدہ سے عمدہ توشہ تو تقویٰ (اور اللہ سے ڈرنے کا) ہے، اور مجھ ہی سے ڈرو اور مجھ ہی کو سپر بناؤ اے عقل والو۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۹﴾

۱۹۹۔ تم کو منع نہیں کچھ مال کی تجارت کرنا ہے تو پھر جب کوچ کرو عرفات سے تو مشعر الحرام (مُزدلفہ) کے پاس اللہ کی یاد کرو۔ اور اللہ کو یاد کرو اُس طرح جس طرح اُس نے تم کو بتایا ہے (رسولؐ کے ذریعہ) اور اس سے پہلے تو تم البتہ راہ بھولے ہوؤں میں سے تھے۔

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾

۲۰۰۔ پھر تم بھی چلو جہاں سے دوسرے لوگ چلیں اور اللہ ہی سے گناہ بخشواؤ[۴] بے شک اللہ بڑا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

۱؎ **رَفَث** کا لفظ جماع وتذکرۂ جماع وسامانِ جماع تینوں پر بولا جاتا ہے۔

۲؎ جو احکامِ حج کے خلاف ہو۔ ۳؎ یعنی بھیک مانگ کر اور قرض لے کر نہ جاؤ۔

۴؎ ہر عبادت کے بعد استغفار اور مجلس سے برخاست کے بعد استغفار پڑھیں۔

آیت نمبر ۱۹۸۔ وَتَزَوَّدُوْا۔ صاحبِ استطاعت پر حج فرض ہے کیونکہ صاحبِ زاد سوال اور گناہ یعنی چوری وغیرہ سے بچ جاتا ہے زاد کا فائدہ سوال سے بچنا ہوگا تو مانگ کر حج کو جانا ناجائز ہے۔

آیت نمبر ۱۹۹۔ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا ۔ مال تجارت کو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے تو وہ ہمارے زمانہ کے کم عقل فقراء صوفیوں کی تنبیہ کے لئے ہے قابل تحقیر نہیں بلکہ فضل ربّ ہے۔

آیت نمبر ۲۰۰۔ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ ۔ یہ دو غلط رسموں کا ازالہ ہے۔ (۱) عرفات سے آگے بڑھو اکٹھے مل کر۔ (۲) مُزدلفہ سے سویرے کوچ کرو۔ دیر نہ کرو۔

فَاِذَا قَضَیۡتُمۡ مَّنَاسِکَکُمۡ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّقُوۡلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا وَ مَا لَہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنۡ خَلَاقٍ ﴿۲۰۱﴾

۲۰۱۔ پھر جب تم اپنے حج کے ارکان تمام کر چکو تو اللہ کو یاد کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بڑھ چڑھ کر۔ تو بعض آدمی ایسا ہوتا ہے جو دعا مانگتا ہے کہ اے ہمارے رب! تو ہمیں دنیا ہی میں دے دے تو اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّقُوۡلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۲﴾

۲۰۲۔ اور آدمیوں میں سے بعض آدمی ایسا ہوتا ہے جو دعا مانگتا ہے کہ اے ہمارے صاحب! تو ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔

اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ نَصِیۡبٌ مِّمَّا کَسَبُوۡا ؕ وَ اللّٰہُ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۲۰۳﴾

۲۰۳۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے حصہ ہے ان کی کمائی کا اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

وَ اذۡکُرُوا اللّٰہَ فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ تَعَجَّلَ فِیۡ یَوۡمَیۡنِ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ ۚ وَ مَنۡ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰی ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّکُمۡ اِلَیۡہِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۲۰۴﴾

۲۰۴۔ اور اللہ کو یاد کرو گنتی کے چند دنوں میں (حج کے) پھر جو جلدی چلا گیا دو ہی دن میں تو اُس پر کچھ گناہ نہیں اور جو ٹھہرا رہا تو اُس پر کچھ گناہ نہیں جو متقی ہو، اور اللہ ہی کا خوف رکھو اور اللہ ہی کو سپر بناؤ اور جانو کہ تم اسی کے پاس جمع ہو گے۔

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یُّعۡجِبُکَ قَوۡلُہٗ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ یُشۡہِدُ اللّٰہَ عَلٰی مَا فِیۡ قَلۡبِہٖ ۙ وَ ہُوَ اَلَدُّ الۡخِصَامِ ﴿۲۰۵﴾

۲۰۵۔ اور بعض آدمی ایسا ہے کہ دنیا کی زندگی میں اُس کی بات تجھ کو پسند آتی ہے[1] اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔

[1] بلا عمل صالح باتونی آدمی نامقبول ہوتا ہے۔

آیت نمبر۲۰۲۔ فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً۔ حسنات الدنیا صحت۔ علم نافع و عمل صالح۔ عبادت۔ توفیق۔ نیک رزق طیّب بہ قدر ضرورت۔ اولاد نیک۔ بی بی یا دوست نیک۔ ہمسایہ نیک۔ عمدہ مکان۔ سواری اچھی۔ خاتمہ بالخیر اور آخرت کے لئے جو اللہ کا اور اس کے رسول سیّد المرسلینؐ اور سلفِ صالحین کا پسندیدہ ہو وہ ملے۔ آمین

وَ اِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الۡاَرۡضِ لِیُفۡسِدَ فِیۡهَا وَ یُهۡلِکَ الۡحَرۡثَ وَ النَّسۡلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الۡفَسَادَ ﴿۲۰۶﴾

۲۰۶۔وہ جب لوٹ کر گیا یا حاکم یا والی بنا تو دوڑتا پھرا ملک میں تا کہ اس میں شرارت پھیلا وے اور کھیتی اور نسل[۱] کو تباہ کرے (یا عورت اور بچوں کو) اور اللہ تعالیٰ شرارت اور فساد کو پسند نہیں کرتا۔

وَ اِذَا قِیۡلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتۡهُ الۡعِزَّةُ بِالۡاِثۡمِ فَحَسۡبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۲۰۷﴾

۲۰۷۔اور جب اس سے کہا جاوے اللہ سے ڈر تو اُس کو غرور آمادہ کرتا ہے گناہ پر تو ایسے کے لئے جہنم ہی بس ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا اور قرارگاہ ہے۔

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡرِیۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۲۰۸﴾

۲۰۸۔اور بعض آدمی ایسا (اچھا نیک) ہوتا ہے جو اللہ کی خوشنودی کے لئے اپنی جان دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی شفقت رکھتا ہے بندوں پر۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّةً ۪ وَ لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۲۰۹﴾

۲۰۹۔اے ایمان دارو! داخل ہوجاؤ سلامتی میں (یعنی اسلام میں) سب کے سب یا پورے پورے اور نہ چلو شیطان کے قدموں پر (شریر فسادی کی چال نہ چلو) بے شک وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

فَاِنۡ زَلَلۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡکُمُ الۡبَیِّنٰتُ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۲۱۰﴾

۲۱۰۔پھر اگر تم لغزش کھا گئے بعد اس کے کہ تمہارے پاس کھلے کھلے نشان آ چکے تو جان رکھو کہ اللہ عزیز اور حکیم ہے[۲]۔

هَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّاۡتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیۡ ظُلَلٍ مِّنَ الۡغَمَامِ وَ الۡمَلٰٓئِکَةُ وَ قُضِیَ الۡاَمۡرُ ؕ وَ اِلَی اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۲۱۱﴾ ع ۲۵ ۱۴ ۹

۲۱۱۔کیا وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ خود اللہ آجاوے ان کے پاس اَبر کے سائبانوں میں اور فرشتے، اور معاملہ طے ہو جائے حالانکہ اللہ ہی کے طرف سب کام لوٹتے ہیں۔

---

[۱] زانی لوطی، وفاسق وغیرہ۔ [۲] یعنی زبردست اور برمحل کام کرنے والا ہے۔

آیت نمبر ۲۱۱۔ اَنۡ یَّاۡتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیۡ ظُلَلٍ مِّنَ الۡغَمَامِ ۔ بدر کے متعلق پیشین گوئی ہے۔ اِذۡ یُغَشِّیۡکُمُ النُّعَاسَ کی طرف اشارہ ہے۔سورہ انفال رکوع ۱، ۲ ملاحظہ ہو۔اللہ کی تشریف فرمائی سے حمایت ومددِ ربی مراد ہے۔

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۲﴾

۲۱۲۔بنی اسرائیل سے پوچھ لو کس قدر کھلے نشانات ان کو ہم نے دیئے اور جو شخص بدل ڈالے اللہ کے انعام کو اُس کو ملے بعد تو بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۳﴾

۲۱۳۔مغروروں کو مرغوب کر دی گئی، اور پسند آ گئی ہے حق چھپانے والوں کو دنیا ہی کی زندگی اور وہ ہنسی کرتے ہیں مسلمانوں سے اور متقی اُن کے مرے بعد فاتح اور غالب اور بڑھ چڑھ کر (اور اعلیٰ درجہ پر) ہوں گے قیامت میں۔اور اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ

۲۱۴۔سب لوگ ایک ہی رنگ سے رنگین تھے پھر

آیت نمبر۲۱۲۔ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۔ بیّنہ الٰہیہ دو قسم کے ہیں ایک وہ جس میں انسان کا دخل نہیں جیسے قویٰ انسانی وغیرہ۔ دوسرے جس پر انسان کو قدرت ہے یا دی گئی ہے جیسے دونوں کی مثال سطح زبان ہے۔ جبر کی مثال یوں ہے خلاف مذوقہ کچھ نہیں بتا سکتی اور اختیار واقعی چیز کے اظہار میں ہے یہ اختیاری ہے۔ اور وہ مجبوری اسی زبان سے اچھے کو بُرا کہہ لو یا زبان کو روک لو نتیجہ یہ ہوگا کہ کوئی مجبور کہے تو کہو نہیں کوئی مختار کہے تو کہو نہیں۔ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے **لَاجَبْرَ وَ لَا قَدْرَ وَلٰكِنْ اَمْرٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ** ۔

نہ مجبور بندہ نہ مختار ہے   میانہ روی یاں سزاوار ہے

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔**عِقَاب عَقَبَ** سے مشتق ہے جو گناہ کے **عَقَب** میں آتا ہے۔

آیت نمبر۲۱۳۔زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا۔ یہاں زُيِّنَ کا فاعل شیطان ہے کیونکہ آتا ہے اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ (الانفال:۴۹) اور ایک جگہ کفار کو فاعل ڈالا ہے مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ (الانعام:۱۳۸) ایمان کا مزین اللہ تعالیٰ ہے چنانچہ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ (الحجرات:۸)۔

النَّبِيّنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۴﴾

بھیج دیئے اللہ نے پیغمبر خوش خبری سنانے والے ڈرانے والے اور اُتاریں ان کے ساتھ سچی کتابیں وہ کتاب فیصلہ کرتی ہے لوگوں میں جس بات میں وہ جھگڑا کریں۔ اور کتاب میں جھگڑا نہ ڈالا مگر انہیں لوگوں نے جن کو کتاب ملی تھی (اور وہ بھی) اس کے بعد کہ اُن کے پاس کس قدر کھلے کھلے نشان آ چکے آپس کی ضد سے تو اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کو اپنی طرف سے ہدایت دے دی اُس سچی بات کی جس میں (کتاب والے) جھگڑتے تھے اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ بتا دیتا ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۵﴾

۲۱۵۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ (یوں ہی) چلے جاؤ گے جنت میں حالانکہ تم کو (ابھی) پیش نہیں آئی وہ حالت جیسے تم سے پہلے والوں کو پیش آئیں سختیئیں اور تکلیفیں اور فقر و فاقہ اور جھڑ جھڑائے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول اور اُس کے ساتھ والے ایمان دار کب آئے گی اللہ کی مدد؟ سن رکھو! اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ

۲۱۶۔ اے پیغمبر! تجھ سے پوچھتے ہیں کہاں خرچ کریں؟ تم کہہ دو کہ مال جو کچھ تم خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قرابت داروں اور یتیموں اور بے سامانوں

آیت نمبر ۲۱۴۔ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔ اس کی تفسیر سورہ یونس میں ہے **کَانَ** حرف ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ سب کافر یا سب مومن بلکہ ایک جماعت ہے جیسے کُتّے الگ گھوڑے الگ۔ مطلب یہ کہ بعض آدمی بے غیرت بن کر اچھے بُرے میں شریک ہو جاتے ہیں اور بُرے کو بھی بُرا نہ کہتے نہ اس سے بچتے ہیں۔

بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۔ دیکھو مسیلمہ کے مرید کا قول **اَكْذَبُ بَنِىْ يَمَامَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَصْدَقِ قُرَيْشٍ۔**

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۶﴾

اور مسافروں پر (خرچ کرو) اور تم جو کچھ مال خرچ کرو گے تو اللہ اس کو بخوبی جانتا ہے (یعنی نیک بدلہ دے گا)

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ ع ۲۶

۲۱۷۔فرض کر دیا گیا تم پر (دفاعی) جنگ و جہاد اور وہ تمہارے لئے مشکل کام ہے اور عجب نہیں کہ تم ایک ایسی چیز کو ناگوار سمجھو جو تمہارے لئے بہتر ہو اور ایسی چیز کو پسند کرو جو تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔ (تو اللہ ہی کے کہنے پر چلو)۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ

۲۱۸۔اور اے پیغمبر! تجھ سے پوچھتے ہیں ادب کے مہینوں میں لڑنے کا حال تو کہہ دے ان مہینوں میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کے راستہ سے روکنا یعنی حج سے اور اس کو نہ ماننا اور کعبہ شریف سے روکنا اور مکہ والوں کو مکہ سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر گناہ ہے (یعنی ادب کے مہینوں میں لڑنے سے) اور شرارت تو قتل سے بھی بڑھ کر ہے اور وہ تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تم کو ہٹا لیں تمہارے دین سے اگر اُن سے ہو سکے اور بَن پڑے اور تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے اور کفر ہی کی حالت میں مر جائے تو ان کا کیا کرایا دنیا اور

آیت نمبر۲۱۷۔ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۔ بُرا نہیں بلکہ سختی اور مشقت کا ترجمہ ہے۔ جیسے حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا (الاحقاف:۱۶)۔

آیت نمبر۲۱۸۔ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ ۔یعنی رجب، ذی قعدہ، ذوالحج، محرم میں۔

اَعۡمَالُهُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۱۸﴾

آخرت (دونوں) میں اکارت گیا اور یہی لوگ ہیں جن کا انجام ایک آگ ہے جس کی جلن میں وہ مدتوں جلتے بھنتے رہیں گے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِیۡنَ هَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ یَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۱۹﴾

۲۱۹۔البتہ جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں وطن چھوڑے یا گناہ سے باز آ گئے اور جہاد کئے یا نیک کوشش (ہر قسم کی کئے) تو یہی لوگ فضل الٰہی کے امید وار ہیں اور اللہ کمزوریوں کو بڑا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

یَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ ؕ قُلۡ فِیۡهِمَاۤ اِثۡمٌ كَبِیۡرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثۡمُهُمَاۤ اَكۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِهِمَا ؕ وَیَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَاذَا یُنۡفِقُوۡنَ ۬ؕ قُلِ الۡعَفۡوَ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۲۲۰﴾ۙ

۲۲۰۔(اے پیغمبر!) تجھ سے پوچھتے ہیں شراب اور جوئے کی بابت، تو کہہ دے اِن دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے (کچھ تھوڑے سے) فائدے، اور اِن دونوں کا گناہ بہت بڑھ کر ہے اُن کے نفع سے۔اور تجھ سے پوچھتے ہیں کس قدر خرچ کریں؟ جواب دے ضرورت سے جس قدر زائد ہو یا جس کے خرچ کرنے سے مال میں نقصان زیادہ نہ معلوم ہو اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تم سے احکام تا کہ تم فکر کرو۔

فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ ؕ وَیَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡیَتٰمٰی ؕ قُلۡ اِصۡلَاحٌ لَّهُمۡ خَیۡرٌ ؕ وَاِنۡ

۲۲۱۔دنیا اور آخرت کے معاملہ میں اور تجھ سے پوچھتے ہیں یتیموں کے بارے میں تو جواب دے ان کی بہتری کے کام کرنا بہتر ہے، اگر تم ان سے

آیت نمبر۲۲۰۔ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ ۔ربط یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ جنگ میں شراب اور جوئے کا رواج چلا آرہا ہے ہمیں کیا حکم ہے؟ پھر پوچھتے ہیں مَاذَا یُنۡفِقُوۡنَ اور خرچ جنگ کہاں سے لائیں کیونکہ جوئے سے وہ ادا ہوتا تھا۔

آیت نمبر۲۲۱۔ یَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡیَتٰمٰی ۔چونکہ جہاد سیفی کا نتیجہ یتامیٰ بھی ہے اس لئے اس کا سوال بھی ہوا۔

تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۱﴾

مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی بہن ہیں اور اللہ جانتا ہے بگاڑنے والے اور سدھارنے والے کو۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو مشکل میں ڈال دیتا۔ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۲﴾ ع ۲۷ ۱۱

۲۲۲۔اور (اے مسلمانو!) مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں۔ بے شک مسلمان باندی اچھی ہے شرک کرنے والی عورت سے اگرچہ وہ مشرکہ تم کو بہت ہی بھلی معلوم ہو اور (اے مسلمان عورتو!) تم مشرکوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور البتہ مسلمان غلام بہتر ہے مشرک سے اگرچہ وہ مشرک تم کو کتنا ہی بھلا معلوم ہو۔ یہ مشرک تو جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اپنی مہربانی سے خود ہی اور اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے لوگوں سے تاکہ وہ یاد کریں اور نصیحت لیں۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

۲۲۳۔اور اے پیغمبر! تجھ سے پوچھتے ہیں حیض کے بارہ میں تو جواب دے وہ گندگی ہے تو حیض کے دنوں میں تم عورتوں سے الگ رہو یعنی (صحبت نہ کرو) اور عورتوں کے پاس نہ جاؤ جب تک وہ خوب پاک نہ ہوں پھر جب اچھی طرح پاک ہو جائیں تو ان کے پاس آؤ جس طرح اللہ نے تم کو

آیت نمبر۲۲۳۔ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۔یعنی حیض کی حالت میں عورت سے صحبت کریں یا نہ کریں۔ یا اُن کے ساتھ رفث اور لیٹنا ایک بستر میں، اُن کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا وغیرہ سوائے جماع کے سنت رسولؐ سے سب جائز معلوم ہوتا ہے۔

يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۳﴾

حکم دیا بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور صفائی رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۴﴾

۲۲۴۔ تمہاری بیبیاں تمہاری کھیتیاں ہیں تو تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ اور آخرت کا بھی بندوبست رکھو (اولاد صالح چھوڑو) اور اللہ ہی کا خوف رکھو اور جانو کہ بے شک تم کو اس کے حضور حاضر ہونا ہے اور (یہ) خوش خبری ایمان داروں کو سنا دے۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾

۲۲۵۔ اور نہ بنالو اللہ کو مانع اپنی قسموں کے باعث کہ نہ سلوک کرو نہ پرہیزگار بنو نہ ملاپ کراؤ آدمیوں میں[۱] اور اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾

۲۲۶۔ تمہیں اللہ پکڑتا نہیں تمہاری لغو اور بلا ارادہ قسموں میں ولیکن پکڑتا ہے تم کو ان قسموں پر جن کا ارادہ تمہارے دلوں نے کر لیا[۲] اور اللہ بڑا ڈھانپنے والا بردبار ہے۔

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ

۲۲۷۔ اُن لوگوں کے لئے جو قسم کھالیں اپنی عورتوں سے الگ رہنے کی چار مہینے کی مہلت ہے پھر اگر وہ

۱؎ یعنی نیک کاموں سے بچنے کے لئے اللہ کی قسمیں نہ کھاؤ۔ ۲؎ یعنی جان بوجھ کر قسم کھالو۔

(بقیہ حاشیہ) يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ معلوم ہوا لواطت سخت منع ہے۔ لواطت سے جو بچتے ہیں ان کے لئے پ۱۹ سورہ نمل رکوع ۴ میں اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ (الاعراف : ۸۳) آیا ہے جو ان کی فضیلت پر دال ہے۔

آیت نمبر ۲۲۶۔ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ ۔ قسم لغو کی ۵ صورتیں ہیں۔ (۱) بلا قصد بطور عادت (۲) تحقیقی مگر غلط (۳) قسم کھا کر بہ سہو مرتکب فعل ہو (۴) غضب کی حالت میں کھائے (۵) حلال چیز کو بذریعہ قسم اپنے پر حرام کر لے۔

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾

رجوع کر لیں تو اللہ ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾

۲۲۸۔اور اگر انہوں نے ٹھان لی طلاق کی تو بے شک اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۹﴾ ع

۲۲۹۔اور طلاق پائی ہوئی عورتیں اپنے کو روکے رکھیں تین حیض یا تین طہر (کے اندر نکاح نہ کریں) اور انہیں جائز نہیں کہ چھپا رکھیں اس کو جو پیدا کیا اللہ نے ان کے پیٹوں میں[1] اگر وہ اللہ پر ایمان رکھتی ہیں اور پچھلے دن پر اور اُن کے خاوند زیادہ حق دار ہیں اُن کو لوٹا لینے کے اس مدت میں[2] اگر چاہیں اچھی طرح رکھنا۔اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا مردوں کا اُن پر حق ہے دستور کے مطابق اور مردوں کو عورتوں پر فوقیت ہے (تو عورتیں مردوں کو حقارت سے نہ دیکھیں) اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

ع ۲۸ ۷ ۱۲

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ

۲۳۰۔طلاق دو ہی دفعہ ہے[3] پھر یا تو (عورت کو) روک رکھنا دستور کے موافق یا (اس کو) رخصت کرنا ہے نیک سلوک کر کے اور تم کو ناجائز ہے اُس مال میں سے کچھ بھی واپس لینا جو تم عورتوں کو دے چکے ہو مگر یہ کہ جورو خاوند ڈریں کہ اللہ نے جو حدیں باندھی ہیں ان پر قائم نہ رہ سکیں گے پس اگر ایماندار ڈریں کہ

۱؎ اس کو یعنی حمل کو نہ چھپائیں۔

۲؎ تین طہر کے اندر

۳؎ ایک دم طلاق جائز نہیں۔

عَلَيۡهِمَا فِيۡمَا افۡتَدَتۡ بِهٖ ؕ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ فَلَا تَعۡتَدُوۡهَا ۚ وَمَنۡ يَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۳۰﴾

حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو ایسی صورت میں عورت اپنا پیچھا چھڑانے کو کچھ بدلہ دیدے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں یہ اللہ کی حدبندیاں ہیں اُن سے آگے مت بڑھواور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے تو یہی لوگ بے جا کام کرنے والے ہیں۔

فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ؕ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ اَنۡ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنۡ ظَنَّاۤ اَنۡ يُّقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۳۱﴾

۲۳۱۔ پھر اگر طلاق دے دے عورت کو تو طلاق دینے والے مرد پر وہ عورت حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے پھر اگر وہ (دوسرا) خاوند (اُس کو) طلاق دے دے تو دونوں میاں بی بی پر کچھ گناہ نہیں اگر دونوں مل جائیں جبکہ دونوں کو یقین ہو کہ اللہ کے حکم کے موافق رہ سکیں گے۔ یہ اللہ کے ٹھہرائے ہوئے قاعدے ہیں جن کو کھول کھول کر بیان فرماتا ہے ان لوگوں کے لئے جو جانتے ہیں۔

وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ سَرِّحُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ ۖ وَلَا تُمۡسِكُوۡهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۚ وَّاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَمَاۤ اَنۡزَلَ

۲۳۲۔اور جب تم نے عورتوں کو طلاق دے دی اور وہ اپنی عدت کی مدت پوری کر چکیں تو (اب یا تو) دستور کے مطابق ان کو رکھو یا اچھی طرح رخصت کر دو اور اُن کو تکلیف دینے کو نہ رکھنا کہ زیادتی کرنے لگو اور جو ایسا کرے گا تو وہ اپنی ہی جان پر ظلم کرے گا اور اللہ کے احکام اور نشان کے ٹھٹھے نہ اڑاؤ۔اور یاد کرو جو اللہ نے تم پر احسان کئے ہیں اور

آیت نمبر ۲۳۱۔ فَاِنۡ طَلَّقَهَا۔حلالہ جائز نہیں۔دوسرا خاوند خوشی سے طلاق دے تو جائز ہے۔
آیت نمبر ۲۳۲۔ وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ۔طلاق بھی ضمن جہاد کا مسئلہ ہے کیونکہ عرب میں قریبی رشتہ دار باہم تھے جس کا اثر جہاد پر پڑتا تھا۔

عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۲﴾ ع

وہ جو اس نے خاص کتاب اور دانائی کی باتیں اتاریں تا کہ وہ تم کو اس کے ذریعہ سے نصیحت کرے اور اللہ ہی کو سپر بناؤ اور اُسی کا ڈر رکھو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۳﴾

۲۳۳۔اور جب عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت کی مدت پوری کر چکیں تو ان کو نہ روکو اس سے کہ نکاح کر لیں وہ اپنے شوہروں سے جب وہ آپس میں راضی ہو جائیں دستور کے موافق یہ اُس کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لئے بڑی پاکیزگی اور بڑی صفائی کی بات ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا

۲۳۴۔اور مائیں اپنے بچوں کو کامل دو برس[1] دودھ پلائیں اس شخص کے لئے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے اور (باپ پر) جس کا وہ بچہ ہے ماؤں کو کھانا کھلانا اور کپڑا دینا لازم ہے دستور کے مطابق۔ نہ تکلیف دی جائے کسی شخص کو مگر اس کے مقدور کے موافق اور نہ نقصان پہنچایا جاوے ماں کو اس کے بچہ کے سبب اور نہ باپ کو ضرر دیا جائے اس کے بچہ کے باعث اور وارث پر بھی ایسا ہی (لازم ہے)

---

[1] یعنی مذکورہ بیان میں خانہ داری کی بڑی بڑی مصلحتیں ہیں۔

آیت نمبر۲۳۴۔ وَالْوَالِدٰتُ ۔بعض مطلقہ بچہ والی ہوتی ہیں اس لئے یہ حکم ہے کہ اگر وہ چاہے تو اسے اپنے بچہ کو دودھ پلانے کا حق حاصل ہے۔

وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾

پھر اگر دونوں نے اپنی مرضی اور صلاح سے دودھ چھڑانا چاہا تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تم دودھ پلوانا چاہو تمہاری اولاد کو (کسی انّا اور دایہ سے) تو کچھ گناہ نہیں جب تم حوالہ کر دو وہ چیز جو تم نے دینا کہا ہے (دایہ کو[۱]) دستور کے موافق اور اللہ ہی کو سپر بناؤ اور اسی کا خوف رکھو اور جانو کہ تم جو کچھ کرتے ہو اس کو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۵﴾

۲۳۵۔ اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور چھوڑ جائیں بیبیاں تو وہ اپنے کو چار مہینے دس دن روکے رہیں پھر جب وہ اپنی عدّت کی مدّت پوری کر چکیں تو کچھ گناہ نہیں تم پر اگر وہ جائز طور پر کچھ اپنے حق میں کر لیں[۲] اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے بخوبی خبر رکھتا ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاۗءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ڛ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ

۲۳۶۔ اور کچھ گناہ نہیں تم پر اگر کسی اشارہ کی بات میں عورتوں کو نکاح کا پیام دو یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو اللہ کو پہلے ہی معلوم ہے کہ قریب ہی ان سے کہو گے مگر تم ان سے وعدہ تو چپکے سے بھی نہ کرنا[۳] مگر ہاں (کچھ مضائقہ نہیں) جو کہہ گزرو عام طور کی بات، نکاح کی گرہ مضبوط نہ کر بیٹھنا جب تک

۱؎ کھانا، تنخواہ وغیرہ سے۔ عذر شرعی نہ ہو تو پیشگی دے۔

۲؎ یعنی نکاح شرعی۔

۳؎ یعنی قطعاً نکاح کرنے کا۔

آیت نمبر ۲۳۵۔ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔ یہ عدّت اُس عورت کی ہے جو حاملہ نہ ہو اور جو حاملہ ہو اُس کی عدّت وضعِ حمل ہے جس کا ذکر **سورۃ الطلاق** آیت ۵ میں ہے۔

حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۶﴾

قرآنی میعاد پوری نہ ہو جائے[1] اور جان رکھو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تو اُسی کا ڈر رکھو اور (یہ بھی) جان رکھو کہ بے شک اللہ بڑا ڈھانپنے والا بُردبار ہے۔ ع ۳۰ ۱۴

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًاۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۷﴾

۲۳۷۔ کچھ گناہ نہیں تم پر اگر تم نے طلاق دے دی عورتوں کو (اس سے پہلے کہ) نہ عورتوں کو تم نے ہاتھ لگایا ہو اور نہ ان کا مہر ٹھہرایا ہو تو تم ان کے ساتھ کچھ سلوک کرو۔ مقدور والے پر اُس کی حیثیت کے موافق اور بے مقدور پر اُس کی طاقت کے مطابق (سلوک لازم ہے) دستور کے طور پر احسان کرنے والوں پر حق ہے۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ

۲۳۸۔ اور اگر تم طلاق دے دو عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے حالانکہ تم مہر ٹھہرا چکے ہو تو آدھا (دے دو) جو تم نے مہر ٹھہرایا، مگر یہ کہ عورتیں معاف کر دیں یا وہ معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہو تو[2] اب کچھ دینا لازم نہیں۔ اور اگر تم معاف کر دو[3] تو یہ پرہیزگاری کے بہت ہی قریب ہے، اور آپس کی بزرگی مت بھولو[4] بے شک اللہ

---

[1] یعنی چار مہینے دس دن۔ [2] شوہر یا وارث معاف کر دے۔
[3] یعنی سب مہر دے دو۔ [4] باہمی نیکی ترک نہ کرو۔

آیت نمبر ۲۳۷۔ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ۔ یعنی نکاح کے بعد عورت سے صحبت نہیں کی نہ مہر ٹھہرایا اور طلاق دے دی تو اپنی حیثیت کے موافق کچھ سلوک کر دے۔

اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۸﴾

تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۹﴾

۲۳۹۔نمازوں کی پابندی کرو اور خاص کر بیچ کی نماز کی اور اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۴۰﴾

۲۴۰۔پھر اگر کچھ خوف ہو تم کو (تو نماز پڑھ لو جس طرح ہو سکے) پیدل یا سوار پھر جب تم امن پاؤ تو یاد کرو اللہ کو جس طرح اس نے تم کو سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۱﴾

۲۴۱۔اور جو لوگ مر جائیں تم میں سے اور چھوڑ جائیں بیبیاں[۱] (تو چاہیے کہ) وصیّت کر مریں اپنی بیبیوں کے واسطے سلوک کرنے کی ایک سال تک اور نہ نکالنے کی پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ کریں وہ اپنے لئے دستور کے موافق اور اللہ بڑا عزت والا بڑا حکمت والا ہے۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۲﴾

۲۴۲۔اور طلاق پائی ہوئی عورتوں کے لئے سلوک ہے دستور کے مطابق یہ حق ہے متقیوں پر۔

---

[۱] جہاد کا ضمن ہے۔

آیت نمبر ۲۳۹۔ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۔ ہر ایک نماز وسطیٰ ہے۔ **خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا** چونکہ ہر کام میں اوسط اچھا ہوتا ہے تو نمازوں میں بھی اس سے غفلت نہ ہو اور اس قاعدہ کی رعایت رہے۔ کاروبار کی افراتفری میں **وُسْطٰى** یعنی نماز کی ضرور حفاظت کرنا۔ بعض نے کہا نماز ظہر اور بعض نے عصر بتلائی ہے اور نماز کی اہمیت کی وجہ سے اس کو سباق اور سیاق کے وسط میں رکھا ہے۔

آیت نمبر ۲۴۱۔ مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ ۔ ایک سال تک خود نہ نکالے گو وہ ۱۰ دن ۴ ماہ بعد اپنی مرضی سے خود نکل سکتی ہے اور اس وصیّت کی یہ غرض ہے کہ وہ عدّت بھی گزار لیویں اور عدّت گزرنے کے بعد معاً شوہر تو نہیں ملتا اس واسطے باقی مہینے اُن کو شوہر کی جستجو کے لئے موقع دیا جائے۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۳﴾

۲۴۳۔اسی طرح اللہ تعالیٰ کھول کھول کر بیان کرتا ہے اپنے احکام تا کہ تم سمجھو۔ ع ۳۱/۷/۱۵

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۠ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۴﴾

۲۴۴۔کیا تم نے نظر نہیں کی ان کے حال پر جو نکلے اپنے گھروں سے اور وہ ہزاروں تھے، موت کے ڈر کے مارے تو اللہ نے ان کو کہا کہ مر جاؤ پھر ان کو زندہ کر دیا بے شک اللہ بڑا مہربان ہے لوگوں پر ولیکن اکثر لوگ (اس کا) شکر نہیں کرتے۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۵﴾

۲۴۵۔اور (اے مسلمانو!) اللہ کی راہ میں لڑو اور جانو کہ اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۶﴾

۲۴۶۔کون ہے جو اللہ کی راہ میں مال کو الگ کر دیتا ہے عمدگی کے ساتھ[۱] اللہ بڑھاتا ہے اُس کو بہت اور اللہ لیتا ہے اور اُس کو بڑھاتا ہے اور تم اُسی کے طرف لوٹو گے (یعنی جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے)۔

---

[۱] یعنی بے ریا اور بے دکھاوے خالص اللہ کے لئے اور دل کی خوشی سے۔

آیت نمبر ۲۴۴۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ۔ دیکھو پارہ ۶ رکوع ۸ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ (**المآئدة: ۲۷**) وہ نافرمان مر گئے دوسرے پیدا ہوئے۔ یہ موسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے خراب وخستہ ہوئے۔ ظلم وقتلِ فرعون سے بھاگے تھے۔ نافرمانی کی سزا ملی پھر بقیہ اولادِ صالح نے ترقی حاصل کی۔

ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۔ هُمْ کی ضمیر سے اصیل ہی نہیں بلکہ مثیل بھی مراد ہوتے ہیں اور مختلف صیغوں میں۔ چنانچہ متکلّم کی مثال مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا (**اٰل عمران: ۱۵۵**) (۲) مخاطب کی وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى (**البقرة: ۶۲**) (۳) غائب کی مثال وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ (**فاطر: ۱۲**)۔

آیت نمبر ۲۴۶۔ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ۔ اللہ تمہارے دیئے ہوئے کو لے کر بڑھاتا ہے اور جب تم اس کے حضور جاؤ گے تو دیا ہوا پاؤ گے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے صدقہ کو لیتا ہے اور اسے ایسا بڑھاتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الۡمَلَاِ مِنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰىۘ اِذۡ قَالُوۡا لِنَبِىٍّ لَّهُمُ ابۡعَثۡ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِؕ قَالَ هَلۡ عَسَيۡتُمۡ اِنۡ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الۡقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوۡا ؕ قَالُوۡا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَقَدۡ اُخۡرِجۡنَا مِنۡ دِيَارِنَا وَاَبۡنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ تَوَلَّوۡا اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۴۷﴾

۲۴۷۔ کیا نظر نہیں کی تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے حال پر موسیٰ کے بعد جب انہوں نے کہا اپنے نبی سے، ٹھہرا دے ہمارے لئے ایک بادشاہ ہم لڑیں اللہ کی راہ میں۔ اُس نبی نے کہا کیا عجب ہے اگر فرض ہو جائے تم پر جہاد اور تم نہ لڑو انہوں نے جواب دیا ہمیں کیا عذر ہے کہ ہم نہ لڑیں اللہ کی راہ میں حالانکہ ہم نکالے گئے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنے بال بچوں سے پھر جب فرض ہو گیا اُن پر جہاد تو پیٹھ پھیر بیٹھے سب مگر چند آدمی اُن میں کے (اللہ کی راہ میں مضبوط رہے) اور اللہ بخوبی جانتا ہے ظالموں کو۔

وَقَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ بَعَثَ لَـكُمۡ طَالُوۡتَ مَلِكًا ؕ قَالُوۡۤا اَنّٰى يَكُوۡنُ لَهُ الۡمُلۡكُ عَلَيۡنَا وَنَحۡنُ اَحَقُّ بِالۡمُلۡكِ مِنۡهُ وَلَمۡ يُؤۡتَ سَعَةً مِّنَ الۡمَالِؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰىهُ عَلَيۡكُمۡ وَزَادَهٗ بَسۡطَةً فِى الۡعِلۡمِ

۲۴۸۔ اُن سے کہا اُن کے پیغمبر نے بے شک اللہ نے مقرر فرمایا تمہارے لئے ایک قدآور بادشاہ۔ قوم نے کہا اس کی حکومت ہم پر کب ہو سکتی ہے حالانکہ ہم حکومت کے زیادہ حق دار ہیں اُس سے اور وہ تو نہیں دیا گیا فارغ البالی مال سے۔ نبی نے کہا کہ اللہ نے پسند فرمایا ہے اُس کو تم پر اور اُس کو کشادگی دی علم اور جسم میں اور اللہ دیتا ہے اپنا ملک

آیت نمبر ۲۴۷ ۔ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰى ۔ یعنی موسیٰؑ کا قصہ پہلے تھا یہ **موسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیه الصّلٰوۃ والسّلام** کے بعد کی قوم ہے جو حضرت سموئیل کا زمانہ تھا۔ سموئیل باب ۹ و ۱۰ کتاب اوّل۔

ابۡعَثۡ لَنَا مَلِكًا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد امام کے ماتحت ہوتا ہے بدوں حکم امام کے جہاد نہیں کرنا چاہئے۔

آیت نمبر ۲۴۸ ۔ طَالُوۡتَ ۔ نام نہیں صفت ہے کیونکہ عربی میں طویل القامت کو کہتے ہیں۔ اس قوم نے

وَالۡجِسۡمِ ؕ وَاللّٰہُ یُؤۡتِیۡ مُلۡکَہٗ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۴۸﴾

جس کو چاہتا ہے اور اللہ بڑی وسعت دینے والا بڑا جاننے والا ہے۔

وَقَالَ لَہُمۡ نَبِیُّہُمۡ اِنَّ اٰیَۃَ مُلۡکِہٖۤ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمُ التَّابُوۡتُ فِیۡہِ سَکِیۡنَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَبَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوۡسٰی وَاٰلُ ہٰرُوۡنَ تَحۡمِلُہُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۴۹﴾ ع ۳۲/۶/۱۶

۲۴۹۔اور اُن سے کہا اُن کے نبی نے اُس کی حکومت کی نشانی یہ ہے کہ ملے گا تم کو ایسا قلب جس میں تسلّی ہو تمہارے رب کی طرف سے اور ورثہ ہے اس کا جو چھوڑا ہے ہارون اور موسیٰ کے ہم رنگوں نے جس کو فرشتے اٹھائے پھرتے ہیں۔ اس میں تمہارے لئے پوری نشانیئیں ہیں جب تم ایمان رکھتے ہو۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوۡتُ بِالۡجُنُوۡدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ مُبۡتَلِیۡکُمۡ بِنَہَرٍ ۚ فَمَنۡ شَرِبَ مِنۡہُ فَلَیۡسَ مِنِّیۡ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ یَطۡعَمۡہُ فَاِنَّہٗ مِنِّیۡۤ

۲۵۰۔پھر جب روانہ ہوا قدآور بادشاہ فوجوں کے ساتھ تو نبی[1] نے کہا کہ اللہ آزمائے گا تم کو ایک نہر سے تو جو پئے گا اس کا پانی وہ میرا نہیں اور جس نے اس کو نہ چکھا وہ میرا ہے مگر جو بھر لے ایک چلّو

[1] نبی یا بادشاہ نے کہا۔

(بقیہ حاشیہ) بادشاہ طلب کیا مگر جب طالوت تجویز ہوا تو انہوں نے انکار کر دیا اور اعتراض تو ہر مامور پر آدم سے ایں دم تک ہوتا ہی رہتا ہے۔ وہ کیوں ہوا؟ فلاں کیوں نہ ہوا؟

فِی الۡعِلۡمِ وَالۡجِسۡمِ۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ کا انتخاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے خلیفہ میں یہ ضروری نہیں کہ بہت سا اُس کے پاس مال ہو چونکہ وہ قوم کا مدبّر ہوتا ہے اِس لئے اُس میں علم کی ضرورت ہے اور ایسے جسم کی جس کے ساتھ وہ اس فرض کو نباہ سکے جسم سے مراد یہ نہیں کہ وہ **فیل تن** ہو۔

آیت نمبر ۲۴۹۔ **اَلتَّابُوۡتُ** ۔**اَلۡقَلۡبُ** ۔**نووی** شرح مسلم والبخاری۔قرآن شریف میں اَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (الفتح:۵) آیا ہے خلافت کا نشان یہ ہے کہ خلیفہ پر لوگوں کو اطمینان ہو جائے اور تسلی ہو جائے اور قوم کی افراتفری اور بے قراری اُس سے مٹ جائے۔

آیت نمبر ۲۵۰۔ **فَلَمَّا فَصَلَ** ۔شہر یا مقامِ حکم سے جدا ہوا۔

بِنَہَرٍ ۔آسائش و آرام کے معنی بھی آئے ہیں جیسے اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّ نَہَرٍ (**الحجر: ۴۶**)

اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾

اپنے ہاتھ سے۔ پس سب نے پی لیا اس کا پانی مگر ان میں سے تھوڑے آدمیوں نے (نہیں پیا) پھر جب پار ہو گئے نہر کے وہ قدآور بادشاہ اور اُس کے ساتھ والے ایمان دار لوگوں نے کہا ہم کو تو آج طاقت نہیں ہے جالوت اور اُس کے لشکر سے مقابلہ کی۔ کہہ اٹھے وہ لوگ جن کو یقین تھا کہ وہ اللہ سے ملنے والے ہیں کہ اکثر تھوڑی سی جماعت غالب آ گئی ہے بڑی بڑی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے[1]۔

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ؕ

۲۵۱۔ اور وہ جب نکلے جالوت اور اُس کے لشکر سے لڑنے کو دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار انڈیل دے ہم پر صبر اور استقلال اور جما دے ہمارے پاؤں اور مدد فرما ہماری کافر قوم کے مقابلے میں۔

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙۗ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

۲۵۲۔ پھر اس نیک قوم نے ان کو بھگا دیا اللہ کے حکم سے۔ اور مار ڈالا داؤد نے جالوت کو اور دے دی اللہ نے اُس کو سلطنت اور دانائی اور سکھا دیا اس کو جو چاہا اور اگر اللہ ایک کو ایک کے ہاتھ سے دفع نہ کرتا تو ضرور تباہی ہو جاتی ملک میں لیکن اللہ بڑا مہربان ہے لوگوں پر۔

---

[1] یہاں صبر بمعنی استقلال ہے۔

(بقیہ حاشیہ) یا ایک ندی پر تمہاری اندرونی حالت کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔

فَاِنَّهٗ مِنِّیْ۔ اور حدیث **لَیْسُوْا مِنِّیْ** سے **اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ** کے معنی بھی حل ہو جاتے ہیں۔

بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ پر قف (یعنی وقف) ہے یعنی پچھلا قصہ ختم ہو گیا کسی دوسرے موقع پر حضرت داؤدؑ نے بھی ایک جالوت کو قتل کیا تھا۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۳﴾

۲۵۳۔ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تجھ پر پڑھتے ہیں حق اور سچی (اور ان آیتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ) بے شک بے شک تو رسول ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ

۲۵۴۔ یہ سب رسول ہیں ان میں سے ہم نے بعض کو بعض پر بزرگی دی اُن میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ ان سے اللہ نے باتیں کیں اور بعض کے درجے بلند کئے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو ہم نے کھلے کھلے نشان دیئے اور اس کی تائید کی پاک کلام سے

آیت نمبر ۲۵۴۔ فَضَّلْنَا۔ ہم نے فضیلت دی باعتبار تعلّقاتِ روحانی و خدماتِ دینی کے۔ فضیلت کا علم اللہ ہی کو ہے، مگر تفریق فی النبوة جائز نہیں چھوٹا نبی ہو یا بڑا جیسا کہ ارشاد ہے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ تفریق اور تفضیل علیحدہ علیحدہ امر ہیں۔ نبوت اور رسالت ایک عہدہ کا نام ہے مثلاً بحیثیت ملازمت سرکاری ایک چپراسی سے لے کر صدر المہام اور مدار المہام تک ملازم کہلا سکتے ہیں اور ہر ایک کو باعتبار ملازمت، ملازم سرکار کہہ سکتے ہیں مگر باعتبار درجوں اور فضائل کے الگ الگ ہیں کیونکہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ موجود ہے اسی طرح انبیاء و رسل باعتبار عہدہ نبوت و رسالت کے بلا تفریق خدا کے نبی و رسول مانے جائیں اور باعتبار فضیلت کے الگ الگ۔

مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ ۔ بعض سے اللہ نے بات کی۔ فقیر کا خیال ہے کہ کلام سے مراد وہ کلام ہے جو مشتمل بر شریعتِ جدیدہ ہو ورنہ کوئی ایسا رسول نہیں جس سے خدا نے کلام نہ کیا ہو ہاں بعض سے کلام اس لئے ہوا کہ وہ دنیا میں نئی شریعت جاری کریں اور بعض سے اس لئے ہے کہ ان کے درجات کی ترقی ہو ان کی عزت دنیا میں ظاہر ہو۔ نبیوں کی تین قسمیں ہیں ایک شریعت لانے والے اور ایک شریعت کے مؤیّد اور تیسرا اور ایک نبی ہے جو اُمّتی نبی کہلاتا ہے اور وہ آنحضرت ﷺ کا کامل بروز ہے۔ جس کو اکثر علماء اس آیت کا مصداق بتلاتے ہیں لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصف:۱۰) سورہ صف رکوع اوّل اور وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:۴) رکوع اوّل۔ اس میں حضور کی بعثت ثانی کا ذکر ہے۔

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ۔ یہ سورۃ مدنی ہے یہود کے خلاف فضیلتِ مسیح علیہ السلام کا اظہار برموقع ہے اور نصاریٰ کے لئے ہمارے مقابلہ میں موجبِ فخر نہیں۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۴﴾

اور اگر اللہ نے چاہا ہوتا تو آپس میں نہ لڑتے وہ لوگ جو پیچھے ہوئے ان کے (اور وہ بھی) اس کے بعد کہ آ چکیں اُن کے پاس کھلی کھلی نشانیاں مگر انہوں نے اختلاف کیا تو کوئی تو ان میں سے ایمان پر قائم رہا اور کسی نے حق کو چھپایا اور اگر اللہ نے چاہا ہوتا تو وہ لوگ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ع ۳۳

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۵﴾

۲۵۵۔اے ایمان دارو! ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خرچ کر لو اس سے پہلے کہ آ جاوے وہ دن جس میں نہ خرید وفروخت ہو گی اور نہ دوستی و پہچانت اور نہ سفارش اور حق چھپانے والے منکر ہی ظالم ہیں۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا

۲۵۶۔اللہ وہ پاک ذات ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ سدا زندہ ہے سب کا تھامنے والا

(بقیہ حاشیہ) اَلْبَيِّنٰتِ ۔واضح بیان۔اخلاقی وعظ۔

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۔کلام پاک آنحضرت ﷺ۔ جبرئیل علیہ السلام۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ ۔اور اگر اللہ چاہتا تو، جبر کا ردّ ہے۔انسان کے ایسے قویٰ بنائے ہیں کہ وہ بعض کام اپنی قدرت سے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے جبر نہیں کیا جب نیکی پر مجبور نہیں کیا تو بدی کا کیا ذکر ہے۔

آیت نمبر ۲۵۵۔ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۔ نہ وہاں خرید و فروخت ہو گی اور نہ دوستی اور نہ سفارش ۔ یہ تینوں عام نہیں بلکہ دوسری آیات سے مخصوص کئے گئے ہیں۔ لَا بَيْعٌ سے اللہ تعالیٰ کی وہ بیع جو مومنوں سے جان اور مال خریدا اور اس کے بدلے میں جنت دیتا ہے ۔ وہ مستثنیٰ ہے جیسے فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ (التوبۃ:۱۱۱) اور لَا شَفَاعَةٌ سے شفاعت نبی کریم ﷺ اور آپ کی اتباع میں دیگر صلحاء کی شفاعت مستثنیٰ ہے جیسے وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۶﴾

مدبّرِ عالم اُسے اونگھ اور نیند نہیں آتی۔ آسمان اور زمین کے اندر جو کچھ ہے سب اُسی کا ہے۔ ایسا کون ہے جو سفارش کرے اُس کی درگاہ میں بغیر اس کی اجازت کے وہ مخلوق کے روبرو اور پیٹھ پیچھے کا سب حال جانتا ہے اور مخلوق اس کی معلومات میں سے خود کسی چیز کا پورا پورا علم نہیں حاصل کر سکتی مگر جس قدر وہ چاہے اُس کی کرسی یعنی علم[۱] میں آسمان اور زمین سب سما رہے ہیں اُسے بوجھل نہیں معلوم ہوتی ان دونوں کی حفاظت اور وہ بڑا عالی شان عظمت والا ہے۔

لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ

۲۵۷۔ دین میں کچھ زبردستی نہیں بے شک ہدایت[۲] گمراہی سے صاف صاف الگ ہو چکی ہے تو جو نہ مانے جھوٹے معبود کو اور اللہ ہی کو مانے تو

---

۱ كُرْسِیُّهٗ۔ عِلْمُهٗ. بخاری کتاب التفسیر

۲ اَلرُّشْدُ۔ واقعی بات کو پالینا۔ حق معلوم کر لینا۔

(بقیہ حاشیہ) مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ (الزخرف:۸۷) اسی طرح لَا خُلَّةٌ مومنین متّقین کی دوستی مستثنٰی ہے جیسے اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىِٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ (الزّخرف : ۶۸) وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ (البقرة :۱۹۸) میں تنوین نہیں اور وہ نفی جنس ہے اور لَا بَیْعٌ میں مُشَبّہ بِه لَیْسَ ہے اور تنوین موجود ہے۔ پس دونوں کے الگ الگ محل ہیں۔

آیت نمبر ۲۵۶۔ كُرْسِیُّهٗ۔ عِلْمُهٗ۔ بخاری . كِتَابُ التَّفْسِیْر.

آیت نمبر ۲۵۷ ۔ لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ۔ دین میں زبردستی نہیں۔ دین میں جبر نہیں۔ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰی یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ .
(یونس :۱۰۰)

بِاللّٰہِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَکَ بِالۡعُرۡوَۃِ الۡوُثۡقٰی ٭ لَا انۡفِصَامَ لَہَا ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۵۷﴾

البتہ اس نے مضبوط رسّی پکڑ لی جو ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ۬ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَوۡلِیٰٓـُٔہُمُ الطَّاغُوۡتُ ۙ یُخۡرِجُوۡنَہُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۵۸﴾ ع

۲۵۸۔اللہ انہیں کا دوست دار و حامی ہے جنہوں نے اُسے مانا اور وہ انہیں اندھیریوں سے نکال کر اُجالے میں لاتا ہے۔اور جو لوگ منکر کافر ہیں ان کے رفیق حمایتی بدچلن شیطان ہیں وہ اُن کافروں کو اُجالے سے اندھیریوں کی طرف لے جاتے ہیں یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡ حَآجَّ اِبۡرٰہٖمَ فِیۡ رَبِّہٖۤ اَنۡ اٰتٰىہُ اللّٰہُ الۡمُلۡکَ ۘ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰہٖمُ رَبِّیَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ وَیُمِیۡتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحۡیٖ وَاُمِیۡتُ ؕ قَالَ اِبۡرٰہٖمُ فَاِنَّ اللّٰہَ یَاۡتِیۡ

۲۵۹۔کیا تو نے نہیں معلوم کیا اس شخص کا حال جس نے جھگڑا کیا ابراہیم سے اللہ تعالیٰ کی ربوبیّت کے متعلق اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے دیا تھا اُس کو غلبہ و شاہی جب کہا ابراہیم نے میرا ربّ وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے۔اُس نے کہا میں (بھی)

(بقیہ حاشیہ) اَلرُّشۡدُ۔واقعی بات کو پالینا۔حق معلوم کر لینا

اِنۡفِصَامَ۔ایک دانت سے دبائیں اور نشان پڑ جائے اس سے بڑھ کر **قصم** اس سے بڑھ کر **قضم**۔ مطلب یہ کہ اس میں تو **فصم** بھی نہیں۔

آیت نمبر ۲۵۸۔ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ۔انہیں اندھیروں سے نکالتا ہے۔ظلمات کئی اقسام کی ہیں جس سے ایک مخلص صاحبِ دل کو اللہ نکالتا جائے گا بشرطیکہ طالب قاصد ہو نور کی طرف۔اقسام ظلمات والدین کی ظلمت یعنی اُن کے اعتقادات و اعمال و اخلاق خلاف شریعت۔استاد۔**مربّی** و مرشد بد و ریاکار ہوں پھر دوست بد رسم و بدعت و عادت، بیجا محبت و بغض، بیجا شہوت و حرص، بیجا بخل و عجز و کسل ظلم و ستم خلاف سنت و ہدایت قرآنی عمل کرنا تمام **ظُلُمٰتٌ بَعۡضُہَا فَوۡقَ بَعۡضٍ** ہیں۔

آیت نمبر ۲۵۹۔ یُحۡیٖ وَیُمِیۡتُ۔آباد و ویران کرتا ہے۔حقیقی معنی نہیں۔موت کے دس سے کچھ اوپر معنی ہیں جو سب کے سب مجازی ہیں۔

بِالشَّمۡسِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ بِهَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیۡ کَفَرَ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۵۹﴾ۚ

جلاتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا اللہ تو سورج کو چڑھاتا ہے مشرق سے پس تو چڑھا اُس کو مغرب سے تو کافر مبہوت اور حیران رہ گیا اور اللہ سمجھ نہیں دیتا ظالم قوم کو۔

اَوۡ کَالَّذِیۡ مَرَّ عَلٰی قَرۡیَۃٍ وَّ ہِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوۡشِہَا ۚ قَالَ اَنّٰی یُحۡیٖ ہٰذِہِ اللّٰہُ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ۚ فَاَمَاتَہُ اللّٰہُ مِائَۃَ عَامٍ ثُمَّ

۲۶۰۔ یا جیسا اُس کا حال جو گزرا ایک بستی کی طرف اور وہ گری ہوئی پڑی تھی اپنی چھتوں پر اُس نے کہا اللہ پاک اِس بستی کو کب آباد کرے گا اس کی تباہی کے بعد۔ تو مار رکھا اللہ نے اُس کو

(بقیہ حاشیہ) اَنَا اُحۡیٖ وَ اُمِیۡتُ ۔ میں بھی آباد، ویران کرتا ہوں۔ انسان کو چاہئے کہ متکلّم ومخاطب و قرینہ وموقع ومحل کا لحاظ رکھ کر بات کرے مثلاً ٹکٹ کا لفظ موقع بموقع مختلف المعنٰی ہے۔ اگر الفاظ کا مفہوم حسبِ غرض متکلّم لیا جاوے تو ہرگز دقت پیش نہ آئے۔ دیکھو یہاں ابراہیمؑ جیسا جلیل القدر موحّد کہہ رہا ہے کہ رَبِّیَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ نادان امیر مجازی معنی سمجھ رہا ہے۔ اس لئے مباحث دانا نے مباحثہ کا رخ بدل دیا اور کہا میرا رب مشرق سے آفتاب چڑھاتا ہے تو مغرب سے چڑھا فَبُهِتَ الَّذِیۡ کَفَرَ یعنی کافر مبہوت ہوگیا۔

امام رازیؒ کا ایک لطیفہ۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ کہہ دیتا کہ ہمیں تو مشرق سے نکالتے ہیں تُو جنوب یا شمال سے پہلے نکال دے تو پھر ہم مغرب سے نکالیں گے تو آگے بات چلتی مگر اللہ نے یوں فرمایا کہ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۔ یہ حضرت امامؒ کی حُسنِ تعلیل ہے ورنہ اس کو یہ کہہ دینا کافی تھا کہ تمہارے پیدا ہونے سے پہلے بھی ایسا ہوتا تھا تو اس وقت بھی لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ صادق آتا۔

فَاِنَّ اللّٰہَ یَاۡتِیۡ بِالشَّمۡسِ ۔ اللہ آفتاب کو نکالتا ہے مشرق سے وہ سورج کا پرستار تھا۔ خوب دلیل کی کہ ایک تو آفتاب سے سب چیزوں کا وجود مانتے ہو پھر اپنی طرف منسوب کرتے ہو۔

آیت نمبر ۲۶۰۔ ملاحظہ ہو حزقیل باب ۳۷ توریت۔ اسی طرح ایک خواب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا جو انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کے اعضاءِ مبارک منتشر ہیں اور تعبیر اس کی تفقّہ فِی الدّین تھی جو اُن سے دنیا میں پھیلی۔

بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶۰﴾

سو برس پھر اٹھا کھڑا کیا پوچھا تو کتنی دیر رہا، جواب دیا ایک دن یا ایک دن سے کم ،فرمایا بلکہ رہا تو سو برس اب تو دیکھ اپنے کھانے اور پینے کی چیز کی طرف کہ سڑی تک نہیں یا اُس پر برس نہیں گزرا اور دیکھ تو اپنے گدھے یا قوم کی طرف اور تا کہ ہم بنائیں تجھ کو نشان و نمونہ لوگوں کے لئے اور دیکھ ہڈیوں کی طرف کس طرح ہم ان کا ڈھانچ بناتے ہیں پھر پہنا دیتے ہیں اُس پر گوشت تو جب اُس پر کھل گیا حال بولا میں بخوبی جانتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر شے کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی

۲۶۱۔(اور اے پیغمبر! وہ کیفیت بھی بیان کر) جب کہا ابراہیم نے اے میرے رب مجھ کو دکھا دے کہ تو کس طرح زندہ کرتا ہے یا کرے گا مُردے۔ فرمایا

(بقیہ حاشیہ) عَلٰی قَرْیَةٍ سے مراد بیت المقدس ہے۔

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ ۔ اللہ نے مارا اور وہ مر گیا۔

مِائَةَ عَامٍ ۔**مَفْعُوْل فِیْهِ** یہ ظرف ہے۔ اس صدی میں مر گیا جب وہ قریہ ویران تھا۔

ثُمَّ بَعَثَهٗ ۔**وَالْبَعْثُ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ** عالم برزخ بھی مراد ہے۔

لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ ۔سو برس کے بعد آبادی کی پیشینگوئی تھی۔

لَمْ یَتَسَنَّهْ ۔تازہ بتازہ اور جس پر برس نہیں گزرا۔

وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً ۔ تجھے نشان بنائیں گے مردہ بھی باعتبار پیش گوئی کے نشان ہوسکتا ہے فرعون کو بھی کہا۔ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً (یونس:۹۳)۔

آیت نمبر ۲۶۱۔ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ۔تو مُردے کو کیسا زندہ کرتا ہے۔ مُردے یعنی شہداء وغیرہ۔ ایمان تو ہے عرفان میں ترقی چاہتا ہوں۔

وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ ع ۳۵/۳

کیا تجھ کو یقین نہیں؟ عرض کی جی ہاں! یقین تو ہے لیکن میں ذرا دل کی تسکین (اور) چاہتا ہوں۔ اللہ نے فرمایا تو چار پرندے لے اور ہلا لے اُن کو اپنے پاس پھر ڈال دے ہر پہاڑی پر اُن میں سے ایک جزء پھر پکار اُن کو تیرے پاس دوڑتے چلے آئیں گے اور جان رکھ تو کہ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۲﴾

۲۶۲۔ اُن لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کے جیسی مثال ہے جس سے سات بھٹے پیدا ہوں ہر بھٹے میں سو سو دانے ہوں اور اللہ زیادہ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ بڑی گنجائش والا بڑا جاننے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۲۶۳۔ جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں پھر خرچ کئے پیچھے نہیں جتاتے احسان اور

(بقیہ حاشیہ) فَصُرْهُنَّ ۔ ہلا لے ان کو۔ بخاری نے اس کے معنی **أَمِلْ هُنَّ** مائل کر لے ان کو اپنی طرف جیسے پرندے ہلا لئے جاتے ہیں کئے ہیں اور فَصُرْهُنَّ کے دوسرے معنی صورت پہچان رکھ۔ ایک معنی ہیں کچل ڈال قیمہ کر ڈال اور ان کو پراگندہ کر ڈال۔ بعض کہتے ہیں کہ ابراہیمؑ نے نہیں کیا کیونکہ عظمتِ الٰہی کا جلال تھا۔ مجاہد نے کہا کیا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ کیا۔ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کا جواب یعنی جہاں مردے زندہ ہوتے ہیں تو نظر کشفی سے وہاں دکھا دیا۔

اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ اللہ غالب حکمت والا ہے۔ قصہ ہائے مذکورہ ضمن جہاد ہیں ویرانی اور تباہی اور فوت اقرباء موجبِ حزن نہ ہو کیونکہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

آیت نمبر ۲۶۲۔ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ ۔ جو اپنے مال خرچ کرتے ہیں انجیل متی باب ۵ آیت ۴۲ میں لکھا ہے کہ "سائل جو سوال کرے دو"۔ یہ تعلیم کا حد سے بڑھا ہوا طریقہ ہے۔ یہاں کا خرچ بھی جہاد کے سلسلہ میں ہے۔

آیت نمبر ۲۶۳۔ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں چندے اور اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے۔

ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۳﴾

نہ تکلیف دیتے ہیں اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور نہ اُن کو کسی قسم کا آئندہ خوف ہوگا اور نہ وہ گزشتہ ہی عمل کے لئے غمگین ہوں گے۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۴﴾

۲۶۴۔بھلی بات کہہ دینا اور استغفار کرنا بہتر ہے اُس خیرات سے جس کے پیچھے اذیّت اور تکلیف دینا ہو اور اللہ غنی اور بڑا بُردبار ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۗ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۵﴾

۲۶۵۔اے ایمان دارو! اکارت نہ کرو اپنی خیرات احسان جتا کر اور ایذا دے کر اُس شخص کی طرح جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو اور اللہ کو نہیں مانتا اور نہ مر کر جینے کو تو اس کی خیرات کی مثال ایسی ہے جیسی ایک ڈھلوان سِل جس پر مٹی پڑی ہے پھر برسی اُس پر سخت بارش تو (چھوڑ گئی اُس کو یا) وہ رہ گئی سپاٹ سِل نہ ہاتھ لگے گا اُن کے کچھ اُس چیز سے جو کچھ بویا انہوں نے اور اللہ کامیاب نہیں کرتا قوم کافر منکر کو۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

۲۶۶۔اور اُن کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کو خوش کرنے کے لئے اور اپنی نیّت ثابت رکھ کر جیسے ایک باغ ہے دریا کی ترائی کی زمین کا

آیت نمبر۲۶۴۔ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۔بھلی بات کہہ دینا۔ بھلی بات کہہ دے اور استغفار کرے۔ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی ؒ نے فرمایا کہ سائل کے دو حال ہیں سچا مسکین یا زبردستی کا یعنی حریص۔ اب مُعطی کے بھی دو حال ہیں مخلص بے درم یا ریا کار بخیل دونوں ذلّت کی حالت میں ہیں تو استغفار کرنا چاہئے اور دوسرے درحقیقت استغفار کے قابل حالت رکھنے والے ہیں۔

آیت نمبر۲۶۶۔ تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ۔اپنی نیت ثابت رکھ کر یعنی کسی کے کہنے سننے یا فوری جوش سے نہ ہو۔ دل کی خوشی اور ثبات اعتقاد سے۔

كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۲۶۶

جہاں بیج جلد اُگ جاوے اس پر زور سے برسات برسی تو وہ باغ بڑا پھل دار ہو گیا اور اگر اُس پر زور سے بارش نہ برسی تو اسے اوس اور تَرَشُّح (ہی بس ہے) اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَاۤ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۶۷ ع ۳۶ ۴

۲۶۷۔ کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرتا ہے کہ اُس کا ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا بہہ رہی ہوں اس کے نیچے نہریں۔ باغ والے کو اُس باغ میں سب قسم کے پھل پھلاری میسر ہوں اور وہ بڈھا ہو جاوے اور اس کے چھوٹے چھوٹے ناتواں بچے ہوں پھر آ پڑا اس باغ پر جھاڑوں کو جلانے والا گرم ہوا کا جھونکا جس میں آگ تھی تو وہ باغ جل گیا۔ اسی طرح اللہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے تم سے آیتیں تا کہ تم غور کرو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۝۲۶۸

۲۶۸۔ اے ایمان دارو! تمہاری کمائی ہوئی چیزوں میں سے ستھری اور عمدہ چیزیں خرچ کرو اور تمہارے لئے جو زمین میں سے اگائیں (وہ بھی خرچ کرو) اور خبیث یعنی بُری چیزوں کا ارادہ نہ کرنا کہ دینے لگو اُس سے (فقیروں کو) حالانکہ وہ بُری چیزیں تم خود نہ لے سکو مگر لینے میں آنکھ بند کر جاؤ تو، اور جان لو کہ اللہ بے پرواہ ہے بڑا تعریف کیا گیا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) ضِعْفَيْنِ۔ تَثْنِيَه کثرت کے لئے ہے یعنی بہت پھل دار۔

آیت نمبر ۲۶۸۔ غَنِىٌّ۔ بے پرواہ ہے یعنی تمہاری خیرات کا محتاج نہیں۔ حَمِيْدٌ بڑا تعریف کیا گیا ہے یعنی اُسے طیّبات پسند، تمہاری گندی سڑی خیرات کی چیزیں ناپسند ہیں۔

اَلشَّيۡطٰنُ يَعِدُكُمُ الۡفَقۡرَ وَيَاۡمُرُكُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ‌ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمۡ مَّغۡفِرَةً مِّنۡهُ وَفَضۡلًا‌ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۖۚ ﴿۲۶۹﴾

۲٦۹۔شیطان تم کو ڈراتا ہے تنگ دست ہوجانے سے اور حکم کرتا ہے تم کو بخیلی کا اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے اپنی بخشش کا اور برکت اور مال کا اور اللہ بڑی وسعت والا بڑا جاننے والا ہے۔

يُّؤۡتِى الۡحِكۡمَةَ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ۚ وَمَنۡ يُّؤۡتَ الۡحِكۡمَةَ فَقَدۡ اُوۡتِىَ خَيۡرًا كَثِيۡرًا‌ ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۷۰﴾

۲۷۰۔ پکّی سمجھ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور جس کو پکّی سمجھ مل گئی اس کو بڑی خیر وخوبی مل گئی اور ان باتوں کو یاد نہیں کرتے اور نصیحت نہیں پکڑتے مگر سمجھ دار آدمی ہی۔

وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ‌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۲۷۱﴾

۲۷۱۔اور جو کچھ تم خرچ کرو گے خرچ میں سے یا کوئی منّت (اللہ ہی کی) مانو گے تو اللہ اُسے خوب جانتا ہے[1] اور بے جا کام کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں۔

اِنۡ تُبۡدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ‌ ۚ وَاِنۡ تُخۡفُوۡهَا وَتُؤۡتُوۡهَا الۡفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ‌ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنۡكُمۡ مِّنۡ سَيِّاٰتِكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ﴿۲۷۲﴾

۲۷۲۔اگر تم خیرات میں ظاہر دو تو بھی اچھی بات ہے اور اگر اُس کو چھپاؤ اور فقیروں کو دو تو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے۔اور تمہارے گناہ تم سے دور کرے گا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

لَيۡسَ عَلَيۡكَ هُدٰٮهُمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلِاَنۡفُسِكُمۡ‌ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ

۲۷۳۔تیرے ذمّہ نہیں ان لوگوں کا راہ پر لانا لیکن اللہ راہ پر لاتا ہے جسے چاہے اور تم جو کچھ مال سے خرچ کرو گے تو وہ تمہارے ہی لئے ہے حال یہ ہے کہ تمہارا خرچ کرنا اللہ ہی کی رضا کے

---

[1] یعنی اسے ضرور پوری کرنا یا اللہ اس کا بدلہ دے گا۔

آیت نمبر ۲٦۹۔ اَلشَّيۡطٰنُ ۔بدچلن، دنیادار، بخیل اور مُسرف بھی اس میں شریک ہیں۔

وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۳﴾

لئے ہو اور تم جو کچھ خرچ کرو گے مال وہ پورا پہنچا دیا جائے گا تم کو اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۴﴾ ع ۳۷

۲۷۴۔ (خیرات دیا کرو) اُن تنگ دستوں کو جو رُکے ہوئے ہیں اللہ کی راہ میں چل پھر نہیں سکتے ملک میں جاہل آدمی اُن کو سمجھے مال دار اُن کو نہ مانگنے اور چھوڑ دینے کی وجہ سے۔ اُن کے نشان سے (یا) ان کی پیشانی سے پہچانتا ہے تو اُن کو وہ لوگوں سے مانگتے نہیں سخت پیچھے پڑ کر تم کچھ بھی خرچ کرو کام کی چیز تو بے شک اللہ اُسے بخوبی جانتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

۲۷۵۔ جو لوگ اپنے مال خرچ کرتے ہیں رات کو اور دن کو چھپا چھپا کر اور ظاہر ظاہر تو اُن کے لئے اُن کا اجر ہے اُن کے پروردگار کے نزدیک اور نہ اُن کو کچھ ڈر ہے اور نہ وہ کبھی غمگین ہوں گے۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ

۲۷۶۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہ ہو سکیں گے مگر اُس طرح جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو خبطی بنا دیا شیطان نے چھو کر یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے کہا تھا کہ سوداگری

آیت نمبر ۲۷۴۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الخ چل پھر نہیں سکتے۔ یعنی جو غریب لوگ رسول اللہ کی خدمت میں علم دین حاصل کرنے کو حاضر رہتے ہیں کسی سے مانگتے نہیں نہ کسی کی چیز پر نظر ڈالتے ہیں۔

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۔ شرفاء کو قرائن و پریشانی سے پہچاننا چاہئے۔ نہ سوال سے۔

آیت نمبر ۲۷۶۔ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا ۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ پہلے صدقہ کا ذکر کیا جس کی حقیقت

الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۶﴾

بھی تو سود ہی کے جیسی ہے حالانکہ سوداگری کو اللہ نے حلال کیا اور سود کو حرام کیا تو جس کو اللہ کی نصیحت پہنچ چکی اور وہ باز آ گیا (سود کھانے سے) تو جو آگے لے چکا تو وہ اُسی کا ہے اور اُس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جس نے پھر سود لیا تو یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اُسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۷﴾

۲۷۷۔ اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور خیرات کو پالتا ہے اور اللہ ناخوش ہے دوست نہیں رکھتا ہے ہر کافر گنہگار کو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

۲۷۸۔ جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے اور نماز کو ٹھیک درست رکھا اور زکوٰۃ دیتے رہے تو ایسے لوگوں کو اُن کے رب کے پاس ثواب ہے اور

(**بقیہ حاشیہ**) یہ ہے کہ بلا مبادلہ اپنا مال دوسرے کی مِلک میں کر دیں اس کے بعد حرمتِ **رِبَا** کا بیان کیا جس کی حقیقت یہ ہے کہ اپنا مال دوسرے کے سپرد اس شرط پر کریں کہ وہ مال مع شیئے زائد واپس ملے۔ صدقہ اور **رِبَا** حقیقت میں **ضِدَّ ین** ہیں تو صدقہ کے قبول کر لینے سے سود کے ترک پر انسان مستعد ہو جاتا ہے۔ یہ ترتیب ہے۔ اور سود کا ذکر اس لئے ہوا کہ وہ جہاد کو بڑا مضر ہے ایک آسامی ایسی ہوتی ہے کہ وہ قتل ہو جائے تو روپیہ ضائع ہونے کا ڈر ہے یا مقروض قرض کے ڈر سے کہیں غازی کو شہید نہ کر دے کہ رقم بچے۔ علاوہ بریں سود خوار بخیل ہوتے ہیں۔ ہر وقت روپیہ کے حساب اور اس پر سود لگانے کی سوچ میں رہتے ہیں یہاں تک کہ بعض راستے میں چلتے ہوئے بھی مدہوشوں کی طرح وہی شغل رکھتے ہیں یعنی گنتی اور حساب جمع کی فکر میں منہمک رہتے ہیں۔

آیت نمبر ۲۷۷۔ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا۔ اللہ سود کو گھٹاتا ہے۔ بنیوں کے یہاں اسی لئے دیوالہ نکلتا ہے۔ انگریز سود دیتے ہیں لیتے نہیں۔ سود کے عقلی نقصان یہ ہیں کہ سود خوار سُست ہوتے ہیں۔ اخلاق بد رکھتے ہیں۔ حکومت نہیں کر سکتے۔ سردست بہت سی رقم دے دیتے ہیں۔ عجز و کسل میں مبتلا ہوتے ہیں اور قرض گیرندہ کے قتل یا خود کے قتل کا بھی ڈر ہے اس لئے جہاد کے ضمن میں آیا ہے۔ اکثر ریاستیں امرا کی سود خواری سے ڈوبیں۔

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٨﴾

نہ اُن کو کسی قسم کا آئندہ ڈر ہوگا اور نہ وہ گزشتہ عمل ہی کے لئے غمگین ہوں گے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٩﴾

۲۷۹۔اے ایمان دارو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود لوگوں پر رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو جب تم مومن ہو۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾

۲۸۰۔پس اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خبردار ہو جاؤ اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کو (طیار ہو جاؤ) اور اگر تم توبہ کرو تو اصل رقم تمہاری ہوئی نہ تو تم کسی کا نقصان کرو نہ کوئی تمہارا نقصان کرے۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۗ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾

۲۸۱۔اور اگر کوئی تنگ دست غریب ہو تو اسے مہلت دینا چاہئے آسودہ حالی تک اور اگر بخش دو تو بہت ہی اچھا ہے تمہارے حق میں جب تم سمجھو۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨٢﴾

ع ۳۸ ۶

۲۸۲۔اور اُس دن سے ڈر جاؤ جس دن تم اللہ کے سامنے لوٹائے جاؤ گے تو ہر ایک شخص کو پورا پورا ملے گا جو اُس نے کمایا تھا (نیکی یا بدی سے) اور اُن پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۗ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ

۲۸۳۔اے ایمان دارو! جب تم لین دین کیا کرو قرض کا ایک میعاد مقررہ تک تو اُسے لکھ لیا کرو اور چاہئے کہ لکھ دے تم میں سے کوئی لکھنے والا انصاف سے اور انکار نہ کرے لکھنے والا لکھنے سے جیسا کہ (یا کیونکہ) اللہ نے اُس کو سکھایا تو اُس

آیت نمبر ۲۸۳۔ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ۔ لکھنے والا انصاف سے یعنی وہ تحریر کرنے والا جس کی تحریر عدالت میں بھی کام آسکے۔

وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ص وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۬ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾

کو چاہئے کہ لکھ دے اور لکھواتا جاوے وہ شخص جس پر حق ہے اور اللہ سے ڈرے جو اُس کا رب ہے اور کاٹ چھاٹ نہ کرے اُس میں سے کچھ۔ پھر اگر وہ شخص جس پر حق ہے کم عقل ہو یا ناتواں ہو یا وہ خود نہ لکھوا سکتا ہو تو اس کا ولی مختار انصاف سے لکھوا دے اور دو گواہ ٹھہرا لیا کرو مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہوں میں پسند کرو (ٹھہرا دو) اس وجہ سے کہ بھول جاوے ان میں سے کوئی تو یاد دلا دے اُس کو دوسری اور انکار نہ کریں گواہ جب بلائے جائیں اور اس بات میں سُستی نہ کرو کہ لکھ لیا کرو اُس کو چھوٹا ہو معاملہ یا بڑا ایک میعاد تک یہ اللہ کے پاس بڑی منصفانہ کارروائی ہے اور بہت ٹھیک ہے گواہی کے لئے اور معلوم ہوتا ہے تم کو شبہ نہ پڑے گا مگر ہاں موجودہ تجارت ہو جو تمہارے آپس میں لین دین ہوا کرتا ہے تو تم پر کچھ گناہ نہیں جو اس کو نہ لکھو۔ اور گواہ تو کر ہی لیا کرو جب تم سودا کرو اور لکھنے والے اور گواہ کو نقصان نہ پہنچایا جاوے[۱] اور اگر ایسا کرو گے[۲] تو یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ ہی کو سپر بناؤ اور اللہ تم کو سکھاتا ہے اور اللہ ہی ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔

[۱] معاوضہ اور فیس دی جاوے رضامندی کے ساتھ۔

[۲] یعنی نقصان دو گے اور خلاف حکم الٰہی کرو گے۔

(بقیہ حاشیہ) وَاِنْ تَفْعَلُوْا ۔ یعنی نقصان دو گے اور خلافِ حکم الٰہی کرو گے جو مذکور ہو چکے تو گناہ کی بات ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۴﴾ ع ۳۹/۷

۲۸۴۔اور اگر تم سفر میں ہو اور نہ پاؤ لکھنے والا تو قبضہ گرو کا (ہونا چاہیئے) پس اگر اعتبار کرے تم میں کا ایک دوسرے پر تو اُس کو ادا کر دینا چاہیئے جس پر اعتبار کیا گیا ہے دوسرے کی امانت اور چاہیئے کہ ڈرے اللہ سے جو اُس کا رب ہے اور تم گواہی نہ چھپاؤ اور جس نے اس کو چھپایا تو بے شک اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کرتوتوں کو سب جانتا ہے۔

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۵﴾

۲۸۵۔اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اگر چہ تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اس کو چھپاؤ اللہ تم سے حساب لے گا اُس کا پھر بخشے گا جسے چاہے گا اور عذاب دے گا جسے چاہے گا اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

۲۸۶۔ایمان لایا رسول[1] جو کچھ اُس پر اُترا اُس

---

[1] سورۂ بقرہ پر یا اب تک جو کچھ اُترا اُس پر۔

آیت نمبر۲۸۴۔ فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۔ قبضہ گرو کا ہو جانا چاہیئے یعنی کوئی چیز گروی رکھ دو یا رکھ لو تو جائز ہے۔

آیت نمبر۲۸۵۔ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے مطلب یہ کہ تمام عرب اور اکثر حصۂ دنیا پر قبضہ ہو جائے گا اور محاسبہ بھی ہوگا اور تکلیف **مَالَايُطَاق** نہیں دی جائے گی۔ دعائیں کثرت سے کرتے رہنا یہ مضمون بھی ضمن جہاد ہے۔

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔ بخشے گا جسے چاہے۔ اس سے **مُفْلِحِين** مراد ہیں وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ سے كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ **الجزو** (۱) رکوع (1) (**البقرة:۷**) مراد ہیں۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۶﴾

کے رب کی طرف سے اور سب ایمان دار ایمان لائے سب ہی نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے پیغمبروں کو ہم جدا نہیں سمجھتے کسی کو اُس کے پیغمبروں میں سے اور ایمان داروں نے کہا ہم نے سنا اور جان لیا تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے رب اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا

۲۸۷۔ اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُس کی برداشت کے موافق جس نے جو کمایا وہ اس کو ملے گا اور جس نے (جو بُرا کیا اُس کا بدلہ) وہی پائے گا۔ اے ہمارے رب! نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں۔ اے ہمارے رب! نہ رکھ ہم پر بھاری بوجھ[1] جیسا تو نے رکھا تھا اُن پر جو ہم سے پہلے تھے۔ اے ہمارے رب!

---

[1] یا سہل انگاری سے بچا۔

آیت نمبر ۲۸۶۔ غُفْرَانَكَ ۔ تیری بخشش چاہتے ہیں۔ مصائب اور تکالیف میں کثرت استغفار ہونا چاہئے اور ہمیشہ عُسر و یُسر میں اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ پڑھنا چاہئے۔ **عِجز** کے معنی سامان بہم نہ پہنچانا۔ **کَسَل** کے معنی ہیں سامان سے کام نہ لینا۔

آیت نمبر ۲۸۷۔ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ ۔ اے ہمارے رب! ہم سے نہ اٹھوا اتنا۔ ایسے ایسے عذاب جن سے تمام قوم ہلاک ہو جائے۔

اِصْرًا ۔ کے معنی وہ کام جس کے بعد انسان سُستی اور غفلت میں مبتلا ہو جائے جس کا ٹھیک ترجمہ ہے سہل انگاری اور کام میں الجھن ڈالنا اور نقضِ عہد غیر پابندی وغیرہ ہیں۔

طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾

ہم سے نہ اٹھوا اتنا بوجھ جس کی ہم میں برداشت نہیں اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہمیں اور ہمارے عیب ڈھانپ دے اور ہم پر رحم کر، تو ہمارا صاحب اور حامی ہے تو ہماری مدد کر کافر قوم کے مقابلہ میں۔

(بقیہ حاشیہ) **مَوْلٰنَا** ۔ **مَوْلٰی** اللہ کے لئے ہو تو۔ رَبّ ۔ مالک۔ ناصر۔

فَانْصُرْنَا ۔ تو ہماری مدد کر میں اشارہ ہے کہ تمام مضامین جہاد کے متعلق تھے۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّ اٰيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

ا۔ میں پڑھنا شروع کرتا ہوں اُس کا نام لے کر جس میں خوبیاں ہی خوبیاں ہیں جو بے مانگے دینے والا سچی محنت کو ضائع نہیں کرنے والا۔

الٓمّٓ ۝٢

٢۔ الٓمّٓ۔

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝٣

٣۔ اللہ ہی سچا معبود ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ ہے سب کا تھامنے والا ہے۔

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝٤

٤۔ اُس نے تجھ پر سچی کتاب اتاری، تصدیق کرتی ہے اُس کی جو اس کے سامنے ہے اور اُسی نے توریت اور انجیل اتاری۔

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٥

٥۔ اس کتاب سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے اور اتارا حق و ناحق میں فیصلہ، بے شک جنہوں نے چھپایا اللہ کی نشانیوں کو ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ بڑا زبردست ہے بدلا لینے والا۔

تمہید۔ اس سورۃ میں کلام اللہ کو سمجھنے کے قواعد۔ یہودیوں، عیسائیوں سے مناظرہ اور جہاد کے احکام ہیں۔

آیت نمبر٢۔ الٓمّٓ ۔ یہ کلمہ چھ سورتوں کے اوّل میں آیا ہے۔ اے مثیل موسٰیؑ ۔ چونکہ ہمارے سردار دو جہاں قرآن مجید میں مثیل موسیٰ مانے گئے ہیں اس لئے اکثر قرآن موسٰیؑ کے حالات سے بھرا پڑا ہے کیونکہ مثیل کے حالات اصیل کی شرح کرتے ہیں۔

آیت نمبر٣۔ اَلْحَیُّ ۔ وہ ہمیشہ زندہ ہے۔ عیسائیوں کے مقابلہ میں فرمایا کہ عیسٰی علیہ السلام مر چکے وہی ایک حَیّ ہے اور توحید کا مضمون دینے کے لئے مضمون آیۃ الکرسی کا حصہ اس میں دے دیا۔

آیت نمبر٥۔ هُدًی ۔ لوگوں کی ہدایت کے لئے انجیل بھی ہمارے نبیؐ کی بشارت دے چکی تھی۔ یہاں **هُدًی** کے یہی معنی ہیں۔

اَلْفُرْقَانَ ۔ یعنی یہ کتاب جس سے دشمن کی کمر ٹوٹ گئی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿٦﴾

۶۔ اللہ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٧﴾

۷۔(اللہ) وہی ہے جو تمہاری صورت بناتا ہے ماں کے پیٹوں میں جیسی چاہتا ہے کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ ہی سچا معبود ہے جو زبردست حکمت والا ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ

۸۔(اللہ) وہی ذات پاک ہے جس نے تم پر کتاب اُتاری جس کی آیتیں مضبوط ہیں وہ اصل اور جڑ ہیں اور کچھ اور آیتیں ہیں جن کے کئی کئی معنی ہیں تو جن کے دلوں میں کجی ہے (یعنی جو الٹی کھوپری

آیت نمبر ۷۔ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ۔ وہی ہے جو تمہاری صورت بناتا ہے ماں کے پیٹوں میں یعنی اللہ باریک باریک کام سخت اندھیرے میں کرتا ہے جو کام کہ لوگ اجالے میں بھی نہیں کر سکتے۔ دیکھو مختلف صورتیں اور سب سے بڑھ کر یہ بات کہ؎

کرداست برآب صورتگری دہد نطفہ صورتے چوں پری

آیت نمبر ۸۔ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ۔ وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں جیسے شریک نہ کرو، قیامت کو مانو وغیرہ مضبوط آیتیں۔ **مُحْكَم** جن میں حکم ہوتے ہیں کھلے کھلے **مُحْكَمٰت** جو مدلل ہو چکے ہیں۔ وہ کل کتابیں اصل اور جڑ ہیں جو مختصراً سورہ فاتحہ میں بیان ہوئے ہیں۔

وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ۔ اور کچھ اور آیتیں بھی ہیں جو کئی طرف لگتی ہیں۔ شبہ ڈالتی ہیں۔ **مُصَفّٰی** طور پر سمجھ میں نہیں آتیں۔ احکام وکلام کا وہ حصہ جو آدمی کی سمجھ میں اچھی طرح آ جائے محکمات میں سے ہے جس کو جملہ مفید کہتے ہیں۔ کچھ حصہ متشابہ ہوتا ہے جس میں شبہ پڑتا ہے اس دوسرے حصہ کو اوّل کے تابع کرلے اور معنی ایسے کرے جو محکمات کے خلاف نہ ہوں مثلاً وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (الضّحٰی:۸) متشابہ ہو تو مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ (النّجم:۳) سے حل کرلے کہ وہاں مراد عاشقانہ اور دیندارانہ ضلالت ہے نہ گمراہی اور بدکاری حصول فہم قرآن کا یہ ایک طریق ہے (۲) دعا کرے (۳) آخرت سے ڈرے، بدکام نہ کرے،

فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۸

کے ہیں) وہ پیچھے پڑ جاتے ہیں ان آیتوں کے جو شبہ میں ڈالتی ہیں اور صاف طور پر سمجھ میں نہیں آتیں فتنہ فساد پیدا کرنے کے ارادے سے اور اصل مطلب سمجھنے کے ارادے سے حالانکہ اس کا صحیح مطلب اللہ ہی جانتا ہے اور جو لوگ پختہ ہیں علم میں (وہ ہر ایک حکم کو اللہ ہی کے طرف سے مانتے ہیں) اور کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو مانا سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور اُسے یاد نہیں کرتے اور سمجھانے سے بھی نہیں سمجھتے مگر عقلمند ہی لوگ[1]۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۹

۹۔ اے ہمارے رب! تو ہمارے دلوں کو کجی اور بدسمجھی سے بچا اس کے بعد کہ تو ہم کو سمجھ دے چکا اور عطا فرما ہم کو خاص اپنے پاس کی رحمت تو ہی بڑا دینے والا ہے[2]۔

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ

۱۰۔ اے ہمارے رب! بے شک تو سب لوگوں کو

---

[1] دانا مومن پختہ سمجھ والے دعا مانگتے ہیں۔ **الخ**

[2] رحمت سے مراد فہم قرآن بھی ہے۔

(بقیہ حاشیہ) متقی بنے کہ حصولِ فہم قرآن کا بڑا ذریعہ ہے۔

تَاْوِيْلِهٖ ۔ تأویل کے معنی مطلب کی حقیقت یا حقیقتِ حال اور تأویل کے یہ معنی لینا کہ بات کو اپنے مطلب پر گھڑ لیں غلط ہے اس کو **تَسْوِيْل** کہتے ہیں اور یہ بُرا ہے اس کی حقیقتِ حال کو اللہ ہی جانتا ہے۔

وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۔ جس سے مراد اصل حقیقت ہے۔

يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۔ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو مانا۔ مومن کے چھ کام (۱) دعا (۲) **مُبَرَّءٌ مِّنَ الْمَعْصِيَةِ وَالصَّبْرُ عَلَى الطَّاعَةِ** (۳) راستبازی (۴) عبادت اللہ (۵) کچھ اللہ کی راہ میں خیرات (۶) استغفار۔

فِيۡهِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ۝۱۰ ع

اکٹھا کرنے والا ہے ایک دن جس میں کچھ بھی شک نہیں ہے بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـــًٔا‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمۡ وَقُوۡدُ النَّارِۙ۝۱۱

۱۱۔البتہ جو کافر ہیں ان کو ہر گز نہیں بچائے گا مال واولاد اللہ کے غضب سے کچھ بھی اور یہی لوگ جہنم کی آگ سلگنے کے سبب ہیں۔

كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ؕ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ‌ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ‏۝۱۲

۱۲۔(اُن کا حال) فرعون والوں اور اُن سے پہلے جو لوگ تھے اُن کا سا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو اللہ نے اُن کو اُن کے گناہوں کے سبب سے پکڑا اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَتُغۡلَبُوۡنَ وَتُحۡشَرُوۡنَ اِلٰى جَهَنَّمَ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ۝۱۳

۱۳۔(اے محمدؐ!) تو کہہ دے ان لوگوں کو جنہوں نے حق کو چھپایا یا کافر ہو گئے کہ اب تم قریب ہی مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہنکا لے جاؤ گے اور وہ بُری آرام گاہ ہے۔

قَدۡ كَانَ لَـكُمۡ اٰيَةٌ فِىۡ فِئَتَيۡنِ الۡتَقَتَا‌ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَاُخۡرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوۡنَهُمۡ مِّثۡلَيۡهِمۡ رَاۡىَ الۡعَيۡنِ‌ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ۝۱۴

۱۴۔تحقیق ظاہر ہو چکی تمہارے لئے نشانی اُن دو فوجوں میں جو آپس میں گتھ گئیں ایک فوج تو لڑتی تھی اللہ کی راہ میں اور دوسری کافر تھی مسلمان اپنے مقابل کفّار کو دو چند دیکھتے تھے آنکھوں دیکھتے اور اللہ قوت دیتا ہے اپنی مدد کی جس کو چاہتا ہے۔ بے شک اس میں عبرت کی جگہ ہے سمجھ دار آنکھ والوں کے لئے۔

آیت نمبر۱۱۔ لَنۡ تُغۡنِىَ ۔کچھ فائدہ نہ دے گا۔ بدر کی لڑائی کے بعد جو کافروں نے لڑنے کے واسطے روپیہ اور لشکر جمع کیا ہے وہ ہر گز نہ بچائے گا اُن کو کچھ بھی اللہ کے عذاب سے۔

وَقُوۡدُ النَّارِ ۔آگ کا ایندھن یا نَارًا لِّلۡحَرۡبِ بھی مراد ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۵﴾

۱۵۔لوگوں کو پسند آ گئی اور مرغوب کی گئی ہے خواہشات کی محبت عورتیں ہوں بیٹے ہوں سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر ہوں اور نشان لگے ہوئے عمدہ گھوڑے ہوں اور بھولے بھالے غریب جانور اور کھیتی ہو (کیونکہ) دنیا کی زندگی کے فائدے یہی کچھ سامان ہیں اور اللہ ہی کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۶﴾ۚ

۱۶۔(اے محمدؐ!) تو اُن سے کہہ دے کیا میں تم کو بتا دوں اس سے بھی بہتر چیز (وہ یہ ہے) کہ جنہوں نے اللہ کا خوف کیا اور اس کو سپر بنایا ان کے لئے اللہ کے یہاں عمدہ عمدہ باغ ہیں بہہ رہی ہیں جن کے نیچے نہریں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور اُن کی صاف ستھری بیبیاں ہوں گی (اور سب سے بڑھ کر یہ بات کہ) اللہ اُن سے خوش ہوگا اور اللہ دیکھ رہا ہے اپنے بندوں کو۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۷﴾ۚ

۱۷۔جو لوگ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم نے مانا (تجھے اور تیری سب باتوں کو) تو تُو ہمارے عیب ڈھانپ دے اور گناہ بخش دے اور ہم کو بچا لے آگ کے عذاب سے۔

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ

۱۸۔نیکیوں پر ہمیشگی کرنے والے اور بدیوں سے

آیت نمبر ۱۵۔ زُيِّنَ لِلنَّاسِ۔ پسند آ گئی اور مرغوب کر دی گئی ہے لوگوں کو۔ یہ دنیا اور لوازم دنیا کا خلاصہ ہے جو موجب تفاخر اور زینت اور تکبر ہے سب سے پیچھے جو گناہ انسان کے دل سے ہٹتا ہے وہ تکبّر اور شیخی ہے۔ محقّقین صوفیاء کا اس پر اتفاق ہے۔

وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۸﴾

بچنے والے اور ہر حال میں باوفا اور سچ بولنے والے اور مطیع فرمانبردار اور اللہ ہی کے لئے خرچ کرنے والے اور پچھلی رات میں گناہ بخشوانے والے (کیا ہی اچھے لوگ ہیں)۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اللہ گواہ ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں اللہ کے سوا اور فرشتے گواہ ہیں اور علم والے گواہ ہیں کہ اللہ ہی سنبھالے ہوئے ہے سب کو انصاف سے کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ ہی وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ بے شک اللہ کے نزدیک وہی دین پسند ہے (جو آدمی کو اللہ کا) مطیع اور فرمانبردار بنائے اور اہل کتاب نے جھگڑا ابھی اُسی وقت کیا جب آچکا اُن کے پاس علم آپس کی ضد وحسد سے اور جو چھپائے اللہ کے نشانات اور اُس کا انکار کرے تو بے شک اللہ بہت ہی جلد حساب لینے والا ہے۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۭ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اس پر بھی اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں تو تُو ان سے کہہ دے کہ میں نے اور میرے ساتھ والوں نے تو اپنے کو اللہ کی راہ میں فدا کر دیا ہے اور دے ڈالا ہے اور اہل کتاب اور بے پڑھے لوگوں سے بھی پوچھ کہ کیا تم نے بھی اسلام کی حالت اور راہ اختیار کی پس اگر وہ مسلمان یعنی اللہ کے فدائی ہو جائیں تو بے شک انہوں نے

آیت نمبر ۱۹ ۔ شَهِدَ اللّٰهُ ۔ اللہ گواہی دیتا ہے ۔ اللہ کی گواہی چار قسم کی ہوتی ہے ۔ **ایک تائیدات** ۔ دوسری فطرت ۔ تیسری عقل ۔ چوتھی وحی ۔

ہدایت پائی اور کامیاب ہو گئے اور اگر وہ پھر گئے تو تجھ پر تو صرف پہنچا دینا[۱] ہے اور اللہ دیکھ رہا ہے بندوں کو۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّ یَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۲۲

۲۲۔ جو لوگ منکر ہوتے ہیں اللہ کی نشانیوں کے اور ناحق نبیوں کے قتل کے ارادے کرتے ہیں اور ان لوگوں کے قتل کا جو انصاف کرنے کو کہتے ہیں۔ تُو مبارک باد دے دے ان کو ٹیس دینے والے عذاب کی۔

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؗ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝۲۳

۲۳۔ یہی لوگ ہیں جن کے دین دنیا کے سب کام اکارت گئے اور ان کا کوئی حامی اور مددگار نہیں ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۴

۲۴۔ کیا تو نے نہیں معلوم کیا اُن اہل کتاب کا حال جن کو کچھ ملا ہے حصہ کتاب کا جب وہ بلائے جاتے ہیں کتاب اللہ کی طرف تا کہ وہ کتاب فیصلہ کرے اُن میں تو ایک فریق نے اُن میں سے منہ موڑا اور وہ منہ موڑنے والے ہی ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَ غَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا

۲۵۔ اور اُن کے منہ موڑنے کی وجہ یہ تھی کہ (وہ اپنے زعم میں) کہتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ہم کو ہرگز آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند روز اور

۱؎ کوئی مانے یا نہ مانے تجھے کیا غم۔

آیت نمبر ۲۴۔ ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ ۔ پھر اُن میں کا ایک فریق منہ پھیر لیتا ہے۔ گو نصیحت اہل کتاب کو ہو رہی ہے مگر ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کی حالت بہت کمزور ہے کیونکہ باہم محبت اور اتفاق نہیں حقوقِ زناشوئی اچھے ادا نہیں کئے جاتے۔ خود غرضی و حرص و تکبر بڑھ گیا ہے۔ دین کی پابندی و تقویٰ کم ہو گیا ہے۔

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۵

اُن کو اُن کے دین میں دھوکہ دیا ہے اُن باتوں نے جن باتوں کو انھوں نے خود بنالیا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۲۶

۲۶۔ پھر کیا حال ہوگا جب ہم اُن کو جمع کریں گے اُس دن جس کے آنے میں کچھ بھی شک نہیں اور پورا پورا دیا جاوے گا ہر ایک کو جو اُس نے کمایا ہے اور اُن پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۷

۲۷۔ تو کہہ دے اے اللہ مالک الملک! تو بادشاہی دے رہا ہے جس کو تو چاہتا ہے[۱] اور تو چھین رہا ہے حکومت جس سے چاہتا ہے[۲] تو ہی عزت دے رہا جس کو چاہتا ہے اور تو ہی ذلیل کر رہا ہے جس کو چاہتا ہے تیرے ہی قبضہ میں ہے سب بہتری اور خیر، تو ہی ہر ایک چیز کا اندازہ کرنے والا ہے۔

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

۲۸۔ تو داخل کرتا ہے رات کو دن میں[۳] اور تو ہی لے جاتا ہے دن کو رات میں اور تو ہی بے جان

---

[۱] یعنی اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو ملک دیا جارہا ہے۔ [۲] یعنی رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں مخالفوں سے۔
[۳] کفر و تاریکی پسند کرنے والے اجالے اور ایمان میں آرہے ہیں۔

آیت نمبر ۲۵۔ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۔ جو بنالیا کرتے تھے۔ تراشیدہ اور جھوٹے قصّے بے سود کرامتیں جن کا اِدّعا جاہل صوفی اور ان کے معتقد کرتے ہیں اور بزرگوں سے بیجا عداوتیں جو فرقہ وہابیہ اور نیا چرو بدعتی وغیرہ وغیرہ سب مراد ہیں۔

آیت نمبر ۲۷۔ قُلِ اللّٰهُمَّ ۔ کہہ دے اللہ۔ اعمال نیک کی توفیق دعاؤں سے ملتی ہے اس لئے بکثرت دعائیں اور استغفار اور درود اور **لاحول** اور **سُورۃُ الحَمد** کی مزاولت معنٰی پر نظر رکھ کر کرنا چاہئے۔

آیت نمبر ۲۸۔ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ ۔ داخل کرتا ہے رات کو دن میں یعنی بُروں کو اچھا کرتا ہے۔
وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۔ اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں یعنی جن کے گھر جگمگا رہے تھے مارے

وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۸﴾

سے جان دار بنائے تو ہی جان دار سے بے جان بنائے اور روزی دے جن کو چاہے بے حساب۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۹﴾

۲۹۔کافروں کو ایمان دار لوگ اپنا دوست نہ بنائیں ایمان داروں کو چھوڑ کر اور جو ایسا کرے گا تو اللہ کے یہاں وہ کسی شمار میں نہیں[۱] مگر جب اُن کے شر سے بچنا چاہو(تو دنیوی معاملات رہنے دو) اور اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۰﴾

۳۰۔تو کہہ دے اگر تم چھپاؤ جو تمہارے دلوں میں ہے یا اسے ظاہر کرو اللہ کو تو معلوم ہی ہے وہ۔ حالانکہ وہ تو جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور وہ ہر ایک شَے کا اندازہ کرنے والا ہے۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

۳۱۔(یاد رکھو) اُس دن کو جس دن پائے گا

---

[۱] یعنی کامل مومن نہیں، بے حقیقت ناچیز ہے۔

(بقیہ حاشیہ) خوشی کے۔ وہاں اندھیرا چھا گیا یعنی منکروں کے گھروں میں اور جہاں اندھیرا پڑا تھا وہاں اُجالا ہوگیا۔اس سے صحابہؓ اور ان کے مخالفوں کی حالت مراد ہے۔

تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ ۔زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے یعنی بے قوتوں کو قوت دار کردے۔
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۔اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے یعنی قوت داروں کو بے قوت کردے۔

آیت نمبر۲۹۔وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۔اور ڈراتا ہے تم کو اللہ اپنی ذات سے یعنی کسی کے کہنے سننے سے نہیں خود ہی اللہ اپنے ارادہ اور خواہش سے ڈراتا ہے۔

مُّحْضَرًا ۚۛ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۱﴾

معانقۃ عند المتأخرین

ہر ایک شخص وہ بھلائی جو اُس نے کی ہے موجود اور وہ بُرائی جو اُس نے کی، اور ہر ایک جی آرزو کرے گا کہ کاش بُرائی میں اور مجھ میں بُعدِ بَعید[1] ہوتا اور تم کو اللہ ڈراتا ہے اپنی ذات پاک سے اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

ع ۳ / ۱۱

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ (اے محمدؐ!) تم ان سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو (جیسا کہ میں اللہ کا محبوب بنا ہوں) تو تم میری چال چلو پوری پوری تو تم بھی اللہ کے محبوب بن جاؤ گے اور تمہارے گناہ بخش دئے جائیں گے اور اللہ غفور الرحیم ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ کہہ دو اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو تو اگر وہ پھر جائیں تو بے شک اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۴﴾ۙ

۳۴۔ (یہ مت سمجھو کہ اللہ کسی کو ضائع کر دے گا دیکھو) اللہ نے پسند فرمایا اور بزرگی دی آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے خاندان کو اور عمران کے خاندان کو تمام جہان پر۔

---

[1] یعنی دور دراز فاصلہ ہوتا۔

آیت نمبر ۳۲۔ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔ اللہ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔ اس آیت سے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت وشان کیسی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کی اتباع طالب کو مطلوب اور محبّ کو محبوب بنا دیتی ہے۔

آیت نمبر ۳۴۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ ۔ بے شک اللہ نے پسند فرما لیا ہے آدم کو اور یہاں سے اللہ تعالیٰ نے مسیح اور ان کی ماں کی بریّت الزاماتِ یہود وخیالاتِ نصاریٰ سے شروع کی ہے۔ پہلے یہ کہ ان کو خاندانی ایسی حیثیت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ خاندان آلِ عمران سے ہیں۔ اچھا خاندان بھی رذایل سے حاجب ہوتا ہے۔ دوم یہ کہ مریمؑ کی ماں نے جب وہ ابھی پیدا بھی نہ ہوئی تو اس کے لئے دعائیں شروع کیں۔

ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۚ﴿۳۵﴾

۳۵۔ یہ ایک دوسرے کی اولاد ہیں اور وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ جب عمران کی بی بی نے کہا[1] اے میرے رب! میں نے منّت مانی ہے تیرے لئے جو کچھ میرے پیٹ میں ہے آزاد بنا کر تُو قبول فرما لے میری منّت بے شک تُو بڑا سننے والا بڑا خبردار ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْۤ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پھر جب اُس نے لڑکی جنی بولی اے میرے رب! میں نے تو یہ لڑکی جنی اور اللہ بڑا جاننے والا ہے جو وہ جنی اور نہیں (تمہارے گھرانہ میں اُس) عورت کے جیسا کوئی لڑکا (بھی) اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اُس لڑکی کو اور اس کے بال بچوں کو شیطان مردود سے۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا

۳۸۔ تو اس لڑکی کو اس کے رب نے قبول فرمایا

---

[1] عام ہے خاص نہیں۔

(**بقیہ حاشیہ**) دعا تمام مذاہب کا **متّفقه** اصل ہے۔ تیسرا زکریاؑ نبی جو کہ عمر رسیدہ تھا اس کا سپرنٹنڈنٹ (منتظم) بنایا گیا۔ چوتھا بچپن سے ہی مریمؑ ایسی محسنہ تھی کہ خدا کو ہر وقت اپنے سامنے جانتی تھی اور ایسی معرفت رکھتی تھی کہ وسائط کو کچھ سمجھتی نہ تھی۔ اُس کی معرفت دیکھ کر ہی زکریا کو **ذُرِيَّه طَيِّبَه** کا شوق پیدا ہوا۔

آیت نمبر ۳۶۔ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ ۔ عمرانیوں کی ایک عورت نے کہا خاوند بی بی مراد نہیں۔

آیت نمبر ۳۷۔ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۔ اللہ تعالیٰ نے اگر پیش گوئی کے رنگ میں فرمایا تو یہ معنی ہوں گے کہ اس لڑکی کے تو جیسا لڑکا نہ ہوگا۔

وَاِنِّيْۤ اُعِيْذُهَا بِكَ الخ ۔ اور میں اس لڑکی کو تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ کیا اچھا پاک طریق ہے سب دینداروں کو چاہئے کہ جماع سے پہلے ماں باپ اور حمل سے پہلے ماں یہ دعا پڑھا کرے۔

حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾

اچھی طرح سے پسند کر کے اور اس کو بڑھایا خوب اچھا اور اس کو سپرد کر دیا زکریا کے، جب کبھی آتا اُس کے پاس زکریا حجرے میں موجود پاتا اُس کے پاس کچھ کھانا، پوچھا اے مریم یہ تجھے کہاں سے ملتا ہے بولی یہ اللہ کے یہاں سے (ملتا ہے) بے شک اللہ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ وہیں دعا کی زکریا نے اپنے رب سے اے میرے رب! مجھے عنایت فرما اپنے پاس سے ایک نیک اولاد بے شک تو بڑا ہی سننے والا دعا کا ہے۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى

۴۰۔ تو زکریا کو فرشتوں نے آواز دی اور وہ کھڑا دعا مانگ رہا تھا حجرے میں کہ اللہ تجھ کو خوش خبری دیتا ہے **یحییٰ** کی اور وہ مصدّق ہوگا کلامِ الٰہی

آیت نمبر ۳۸۔ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔ کہنے لگی یہ اللہ کے پاس سے ہے۔ مقامات متبرکہ میں مختلف چیزیں نذر میں پیش ہوتی ہیں جواب میں محبت الٰہی کی دل دادہ نے کیا خوب کہا کہ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ غیر موسمی میوے عجائب پرست مفسّرین اور کلام واعظین سے ہے۔

آیت نمبر ۳۹۔ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا۔ وہیں زکریّا نے دعا مانگی یعنی محل اجابت دیکھ کر زکریّا نے دعا کی ہے کیونکہ یہ لوگ کششِ الٰہی اور محل کو خوب پہچاننے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے دعا استجابتِ دعا کے محل احادیثِ **اَدْعِيَّـــه** میں بکثرت مذکور ہیں اور وہ ایک بیماری کے مختلف نسخوں کی طرح جو ذرا سے اختلاف سے مفید ثابت ہوتے ہیں مختلف ہیں۔

آیت نمبر ۴۰۔ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ ۔ بیشک اللہ تجھے بشارت دیتا ہے یہ حضرت زکریا علیہ السلام پر الہام ہے۔ کسی نے کہا کہ وہ اولاد سے ناامید تھے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ (**یوسف: ۸۸**) نبی تو کیا خاص ایماندار بھی رحمت اللہ سے کبھی نا اُمید نہیں ہوتے۔

مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۰﴾

سے اور وہ سردار ہوگا اور بدیوں سے بچنے والا ہوگا اور نبی ہوگا سنوار والوں میں سے۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ زکریا نے عرض کی کب ہوگا میرے لئے لڑکا حالانکہ مجھ پر آ چکا ہے بڑھاپا اور میری بی بی بانجھ ہے۔ فرمایا اسی طرح دیتا ہے اللہ جو چاہتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۲﴾ ع ۱۱/۱۳

۴۲۔ عرض کی اے میرے رب! تو مقرر فرما دے میرے لئے کوئی نشانی۔ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو نہ بات کرے لوگوں سے تین دن مگر اشارہ سے۔ اور ذکر کرتے رہنا اپنے رب کا بہت اور تسبیح کرتے رہنا شام اور صبح کو۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ (اور اے پیغمبر! وہ کیفیت بھی بیان کر) جب کہا فرشتوں نے اے مریم! اللہ نے تجھ کو چن لیا اور خاص کر لیا اور تجھ کو پاک صاف بنایا اور برگزیدہ کیا تجھ کو اُس وقت کی سب عورتوں پر۔

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ

۴۴۔ اے مریم! تو فرمان بردار بن جا اپنے رب کی اور سجدہ کر اور جھکنے والی جماعتوں کے ساتھ

(بقیہ حاشیہ) مُصَدِّقًا۔ اللہ کی کلام سے ایک کا مصداق ہوگا۔
بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ یعنی اس پر وحی آئے گی۔ صاحبِ الہام ہوگا۔
آیت نمبر ۴۲۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا۔ (اولاد ہونے کا نسخہ) مرد اور عورت دونوں بغیر تکلّم تین شبانہ روز ذکر الٰہی میں رہیں کثرت استغفار، لاحول، درود شریف والحمد، بپابندی نماز تہجد بغیر امتحانِ الٰہی۔
آیت نمبر ۴۳۔ اِصْطَفٰىكِ۔ یہ یہود کے طعن کا جواب ہے۔
آیت نمبر ۴۴۔ وَاسْجُدِيْ۔ یہودیوں کی جماعت کی نماز میں رکوع ہی ہوتا ہے۔ سجدہ الگ کرتے تھے۔

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴿۴۳﴾

تو بھی جھک۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ﴿۴۴﴾

۴۵۔ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم بھیجتے ہیں تیری طرف اور تو موجود تو تھا ہی نہیں ان کے پاس جب انہوں نے قلمیں ڈالیں (دریائے یُردن پر) کہ کون مریم کی پرورش کا ذمہ دار ہو اور جب وہ جھگڑ رہے تھے اس وقت بھی تو وہاں موجود نہ تھا۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ﴿۴۵﴾

۴۶۔ جب کہا فرشتوں نے اے مریم! اللہ تجھ کو خوش خبری دیتا ہے اپنے کلام سے (ایک لڑکے کی) اُس کا نام مسیح عیسٰی مریم کا بیٹا ہے وہ عزت دار ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴿۴۶﴾

۴۷۔ اور باتیں کرے گا لوگوں سے جھولے میں (یعنی چھوٹی سی عمر میں) اور عقل کے زمانہ میں (یعنی تیس برس کے اُدھر بھی) اور نیکوں میں سے ہوگا۔

(بقیہ حاشیہ) اس لئے سجدہ کا پہلے حکم آیا ہے۔

آیت نمبر ۴۵۔ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ۔ یہ ایک پیش گوئی ہے جیسے زکریاؑ کو بعد دعا کامیابی ہوئی۔ اسی طرح جماعت صحابہؓ اہلِ مکہ کو کہا کہ تم بھی کامیاب ہو جاؤ گے اور یہ ملک آباد و قائم رہے گا اور یہاں ایک ہونہار بچہ پیدا ہونے والا ہے جو عروس مکہ کے لئے موجبِ فخر ہوگا دیکھو یسعیاہ باب ۵۴۔

آیت نمبر ۴۶۔ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ۔ فرشتے کہتے ہیں ہم تجھے اللہ کے کلام سے ایک بشارت سناتے ہیں خود نہیں کہتے ہیں۔

آیت نمبر ۴۷۔ وَكَهْلًا۔ یہ حضرت مریمؑ کے لئے پیش گوئی ہے۔ تیرا بچہ گونگا نہ ہوگا۔ بچپنے میں نہ مرے گا۔ عمر رسیدہ ہوگا۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ کہنے لگی اے میرے رب! کس زمانہ میں وہ لڑکا ہوگا ابھی تو مجھے کسی بشر نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ فرمایا اسی طرح اللہ تعالیٰ پیدا کر دیتا ہے جو چاہتا ہے جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو بس اتنی ہی بات ہے کہ کہہ دیتا ہے ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۹﴾ ج

۴۹۔ اور اس کو سکھا وے گا کتاب اور دانائی کی بات اور تورات اور انجیل۔

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ

۵۰۔ اور رسول بنائے گا بنی اسرائیل کی طرف (وہ کہے گا) میں بے شک جنابِ الٰہی سے ایک نشان لایا ہوں تمہارے پاس یہ کہ مٹی سے تمہارے لئے تجویز کرتا ہوں پرندے کے روپ میں پھر اُس میں پھونکتا ہوں تو وہ اڑنے والا ہو جائے گا اللہ کے حکم سے اور میں بَری کرتا ہوں اندھے اور کوڑھی کو اور میں اللہ کے حکم سے موتٰی کو زندہ کرتا ہوں اور

آیت نمبر ۴۸۔ يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ یہ امورات **كَوْنِيَّه** میں سے ہے ہمیشہ **كُنْ فَيَكُوْن** والی آیتیں امورِ **كَوْنِيَّه** پر ہی آیا کرتی ہیں اور حیات بعد وفات پر دال ہوتی ہیں۔ جیسے اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ کی آیت میں خَلَقَهٗ آتا ہے اور خَلَقَهٗ کے بعد كُنْ فَيَكُوْنُ۔ جس سے معلوم ہوا کہ تخلیق ہو چکی اور اس کے بعد اپنے وقت پر موت كُنْ فَيَكُوْنُ کے حکم کے موافق ہوئی۔

آیت نمبر ۵۰۔ اَخْلُقُ۔ تجویز کرتا ہوں۔ بناتا ہوں جیسے **تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا** (العنکبوت : ۱۸) اور **خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ** (البقرة : ۳۰) الجزء نمبر ا رکوع ۳ وغیرہ بھی آئے ہیں۔

اُحْيِ الْمَوْتٰى۔ احیاء تین قسم کا ہوتا ہے (۱) ساحران موسیؑ اور دوسرے ساحروں کا (۲) اللہ پاک کا (۳) انبیاء علیہم السلام کا۔ یہاں تیسرا مراد ہے جیسا کہ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (الانفال: ۲۵) وغیرہ جو شانِ نبوت کے موافق ہو۔

اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۵۰﴾

تمہارے کھانے اور نہ کھانے کی چیزوں کے متعلق تم کو خبر دیتا ہوں جو تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو بے شک اس میں تمہارے لئے ایک دلیل ہے (میری نبوت کی) جب تم ایمان والے ہو۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۵۱﴾

۵۱۔اور میں توریت کی تصدیق کرتا ہوں جو میرے سامنے ہے اور حلال کروں تمہارے لئے وہ بعض چیزیں جو حرام کی گئیں ہیں تم پر اور میں جنابِ الٰہی سے لایا ہوں تمہارے لئے نشانی تو اللہ کو سپر بناؤ اور ڈرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۲﴾

۵۲۔بے شک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی پاس والی سیدھی راہ ہے۔

فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔پھر جب معلوم کرلیا عیسیٰ نے اُن کا انکار اور حق پوشی، کہنے لگا کوئی میرا مددگار اور حامی ہے اللہ کی طرف ہو کر۔حواریوں نے کہا ہم اللہ کے طرف دار ہیں ہم نے اللہ کو مانا ہے اور تو بھی گواہ رہ کہ ہم فدائی مسلمان ہیں۔

رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ

۵۴۔اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تیرے

(بقیہ حاشیہ) وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ۔ نبی بتاتا ہے کہ کیا کھانا چاہیے اور کیا نہ کھانا چاہئے۔تورات کے احکام یاد دلائے۔حرام و حلال کے مسائل وغیرہ نہ دعویٰ غیب دانی۔

آیت نمبر ۵۱۔ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ ۔اے بنی اسرائیل بعض باتیں جو تم میں حرام سمجھی جاتی ہیں میں ان کے حلّت وجواز کی تجویز اللہ کے حکم سے بتاؤں گا۔

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۴﴾

اتارے ہوئے پر اور ہم نے رسول کی پیروی کی تو تُو ہمیں حاضرانِ حضور میں لکھ رکھ۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع

۵۵۔انہوں نے عیسیٰ کے مقابلہ میں تدبیریں کیں اور اللہ نے (اُس کی نجات کے لئے) اور اللہ کی تدبیریں خیر وبرکت سے بھری ہوئی ہیں۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ

۵۶۔اور جس وقت فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دینے والا ہوں تیری روح قبض کرنے والا ہوں پھر تجھے اپنی طرف اٹھانے والا

آیت نمبر ۵۶۔ **مُتَوَفِّيْكَ ۔ مُمِيْتُكَ** ابن عباسؓ بخاری کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ المائدۃ۔ جب لفظ **تَوَفِّیْ بَابِ تَفَعُّل** سے ہو اور اللہ تعالیٰ اس کا فاعل ہو انسان اس کا مفعول ہو تو سوائے قبضِ روح کے اس کے کوئی اور معنی نہیں۔ قرآن واحادیث وآثار واشعار کسی میں اس کے خلاف نہیں پایا جاتا۔ علاوہ بریں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فعل **تـوفّـی** کے متعلق قرآن کریم میں یہ خود فرمایا ہے کہ یہ فعل یعنی قبضِ روح یا تو **عِنْدَالنَّوْم** ہوتا ہے یا **عِنْدَالْمَوْت** ہوتا ہے۔ اس کے سوا کوئی **تَوَفِّی** نہیں دیکھو پارہ ۱۴ رکوع ۵۔ **اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ الخ** (الزّمر:۴۳)۔ یہ آیت یہود، آریوں، دہریوں سب پر حجت ہے کیونکہ اس میں وہ زبردست پیش گوئی ہے جس کا ظہور سالہا سال سے اَظہر من الشّمس ہو رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح کے متبع اس کے منکروں پر قیامت تک غالب رہیں گے اس سے حضرت مسیح علیہ السلام کی سچائی بعد وید نبیوں کا وجود، ہستی باری سب ثابت ہیں۔ کسی نے کہا کہ صیغہ **مُتَوَفِّی** آئندہ پر دلالت کرتا ہے جو کبھی ہوگا؟ جواب دیا گیا آئندہ ہونے والی بات بعد الوقوع آئندہ نہیں رہتی کسی نے کہا کہ تقدیم وتاخیر ہے۔ جواب دیا گیا بلا ضرورت صحیحہ خلاف منشاءِ الٰہی **نَصِّ قُرآنی** کو اُلٹ پلٹ کرنا **يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ** (النّسآء:۴۷) کے مورد بننا ہے اپنے دل سے جب تک کہ **مَبْحُوث عَنْهُ** کی بعینہٖ نظیر دوسری آیت میں نہ ہو۔ قاعدہ بتانا یا بے قاعدہ قاعدہ جاری کرنا دَابِ تقویٰ کے خلاف ہے۔ ہمارے سردارِ دو جہانؐ نے کسی سوال کے جواب میں فرمایا کہ وہیں سے شروع کرو جہاں سے اللہ نے شروع فرمایا **اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ الخ** (البقرۃ:۱۵۹)۔

كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۶﴾

ہوں اور منکروں سے تجھے پاک کرنے والا ہوں اور تیری چال چلنے والوں کو منکروں پر غالب کرنے والا ہوں قیامت تک پھر میری ہی طرف تم سب کو لوٹنا ہے پھر میں فیصلہ دوں گا تم میں جن باتوں میں تم جھگڑا کرتے تھے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۟ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔تو میں عیسیٰ مسیح کے منکروں کو بہت ہی سخت عذاب دوں گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اوران کا کوئی بھی حمایتی نہ ہوگا۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔اور جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے تو اُن کو پورا پورا ثواب ملے گا اُن کا اور اللہ بے جا کام کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۹﴾

۵۹۔یہ جو ہم تجھ کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں آیتوں سے اور حکمتوں سے بھرا ہوا یادگار ہے۔

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۶۰﴾

۶۰۔عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کے جیسی ہے کہ اس کو مٹی سے بنایا پھر اُس کو کہا ہو جا تو وہ ہو گیا۔

(بقیہ حاشیہ) وَرَافِعُكَ۔خاک بہ دہانِ دشمنانِ تُو۔تُو ملعون نہیں مقبولِ الٰہی ہوگا۔جیسا ارشاد ہے اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ (ال عمران:۵۶)اس میں رَفع کے ساتھ مقبولیت و بلندیٔ درجات رکھی ہے۔نہ صرف آسمان پر چلے جانا جو موسیٰ علیہ السلام کو بھی حاصل نہ ہوا کیونکہ یہودیوں کو جواب دیا جا رہا ہے۔

آیت نمبر۶۰۔ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى۔عیسیٰ اللہ کا بیٹا نہیں ، نہ اللہ ہے۔اس سے مسلمانوں اور عیسائیوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ابنِ آدم تو وہ مانتے ہیں الوہیّت کا وہ ثبوت دیں۔

كَمَثَلِ اٰدَمَ۔نبوت میں اور بے باپ ہونے میں آدمی سے بڑھ کر عیسیٰ میں کوئی بات نہیں۔

كُنْ فَيَكُوْنُ۔خلق تو ہو چکا پس یہ کُنْ موت کے بعد ہوگا۔اس سے بھی وفاتِ مسیح ثابت ہے۔

اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ سچ تیرے رب کی طرف سے ہے (تو اے مخاطب!) تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا۔

فَمَنۡ حَآجَّكَ فِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَكُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمۡ وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَكُمۡ ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ پھر جو کوئی تجھ سے حجت کرنے لگے عیسیٰ کے مقدمہ میں اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آ چکا (تو جھگڑنے والوں سے) کہہ دے اچھا آؤ ہم سب بلائیں ہمارے اور تمہارے بیٹوں کو اور ہماری اور تمہاری عورتوں کو اور ہم خود اپنی ذات سے آئیں اور تم اپنی ذات سے آؤ پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡقَصَصُ الۡحَقُّ ۚ وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ بے شک بے شک یہی سچے حالات ہیں اور کوئی سچا معبود نہیں اللہ کے سوا بے شک اللہ ہی زبردست حکمت والا ہے۔

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۶۴﴾ ع

۶۴۔ پھر اگر وہ بھاگ جائیں تو اللہ خوب جانتا ہے شریر فسادیوں کو۔

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ

۶۵۔ اے محمدؐ! کہہ دے کہ اے کتاب والو! چلے آؤ ایک بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے

آیت نمبر۶۱۔ اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ ۔ یعنی یہ مثال آدمؑ اور عیسیٰؑ کے برابر ہونے اور مخلوق الٰہی ہونے میں سچ ہے۔

آیت نمبر۶۲۔ ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ ۔ یہاں تک یہود و نصاریٰ کے غلط خیالات کی تردید بہ دلائل قطعیہ کر دی ہے۔ اگر اب بھی نہ مانیں تو سوائے اس کے کیا علاج ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا اور مباہلہ سے کام لیا جائے اور گڑگڑا کر حق کے فیصلہ کی دعا کریں۔

آیت نمبر۶۳۔ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ یعنی میں غالب ہو جاؤں گا اور یہ پکّی بات ہے۔

آیت نمبر۶۴۔ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا یعنی میرے مقابلہ میں اگر دعا نہ کریں گے تو وہ عنداللہ مفسد سمجھے جائیں گے۔

سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا

میں برابر ہے یہ کہ ہم کسی کی بھی عبادت نہ کریں اللہ کے سوا اور اس کا برابر نہ سمجھیں اور شریک نہ

آیت نمبر۶۵۔ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ ۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (اٰلِ عمران:۲۰) فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ (الانعام:۹۱)۔ان الفاظ سے اسلام اپنی قدامت ثابت کرتا ہے اور حق بھی ہے کہ ابتدائی درجے قرب اور توحید کے ہی ہوتے ہیں اور پچھلے لوگ مقربان الٰہی کی زیادہ تعظیم وتوقیر کر کے شرک کی آفت میں مبتلا ہو جاتے ہیں ورنہ راہِ حق سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ ہے اہلِ کتاب نصاریٰ میں چونکہ غلطی یہی تھی کہ انہوں نے توحید میں تثلیث کو داخل کر دیا تھا اس واسطے ان کو اسی پر تنبیہ کی ہے۔اس سے یہ مقصد نہیں کہ ایمان بالرّسالت کی طرف یا عام عقائد اور اعمالِ اسلام کی طرف اُن کو دعوت نہ دی جائے یا بغیر اس کے ان کی نجات ہے کیونکہ قُلْ کے مخاطب حضور ﷺ نے جس طرح اس حکم کی تعمیل کی ہے کسی مسلم کو اِس سے اِدھر اُدھر ہٹنا ضلالِ بعید ہے اور آپ کا طریق اس آیت کے ساتھ اہلِ کتاب کو دعوت کرنے کا آپ کے مراسلات سے ظاہر ہے جن کا عنوان بدیں الفاظ ہوتا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰی هِرَقْلَ عَظِیْمَ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے ہرقل روم کے رئیس کو معلوم ہو جو سیدھے رستے پر چلے اس کو سلام

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بِدِعَایَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کے کلمے کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو جا تو تو بچا رہے گا

یُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَیْنِ فَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ عَلَیْكَ اِثْمُ الْیَرِیْسِیِّیْنَ

اللہ تجھ کو دوہرا ثواب دے گا پھر اگر تو یہ بات نہ مانے تو تیری رعایا کا گناہ تجھ ہی پر ہوگا

وَ یَاأَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ

کتاب والو! اس بات پر آ جاؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجیں

وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور اللہ کو چھوڑ کر ہم میں سے کوئی دوسرے کو خدا نہ بنائے

بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۵﴾

ٹھہرائیں ہم کسی کو اور نہ بنائیں ہم کسی کو پالنے والا پھر اگر وہ پیٹھ پھیر دیں تو تم لوگ کہو کہ اے اہلِ کتاب! تم گواہ رہو اس بات کے کہ ہم تو اللہ کے پورے فرمان بردار ہو چکے۔

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۶﴾

۶۶۔اے اہلِ کتاب تم کیوں حجتیں کرتے ہو ابراہیم کے مقدمہ میں حالانکہ تورات و انجیل تو اس کے بعد اُتری ہیں تو کیا تم کو کچھ بھی عقل نہیں۔

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِیْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

۶۷۔لو! تم وہ لوگ ہو جو جھگڑ چکے ابراہیم کے مقدمہ میں جس کا تم کو علم تھا (مگر اب) کیوں جھگڑا کرتے ہو ایسی باتوں میں جن کا تم کو کچھ بھی علم نہیں۔اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔(میں اللہ کی طرف سے بتاتا ہوں) کہ ابراہیم نہ تو یہودی تھا اور نہ نصرانی تھا لیکن ابراہیم سب کی طرف سے منہ پھیر کر اکیلے سچے اللہ کو پوجنے والا تھا اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِیُّ

۶۹۔بے شک ابراہیم سے بہت ہی ملتا جلتا لوگوں میں وہ ہے جو اس کی چال چلے اور خاص کر یہ نبی اور ایمان دار لوگ اور اللہ دوست ہے

(بقیہ حاشیہ) **فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔**

پھر اگر وہ نہ مانیں تو تم ان سے کہہ دو گواہ رہنا ہم تو تابعدار ہیں

بخاری شریف پارہ اوّل جلد اول باب **كَیْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْیِ** ۔**وَهٰكَذَا فِی كِتَابِ التَّفْسِیْرِ** زیر تفسیر آیت ھٰذا پارہ ۳۔

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۹﴾

سب ایمان داروں کا۔

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔اہلِ کتاب کی ایک جماعت چاہتی ہے کہ کسی طرح تم کو بھٹکا دے اور وہ بھٹکاتے نہیں مگر اپنے آپ کو یا اپنے ڈھب کے لوگوں کو اور وہ کچھ بھی شعور نہیں رکھتے۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔اے کتاب والو! تم کیوں نہیں مانتے اللہ کی یہ آیتیں حالانکہ تم گواہ ہو۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۲﴾ ع

۷۲۔اے اہلِ کتاب! تم کیوں ملا ڈالتے ہو اور گڑبڑ کر دیتے ہو حق کو باطل سے اور سچی بات کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۳﴾ ج

۷۳۔اور اہل کتاب کی ایک جماعت نے کہا مان لو جو کچھ اترا مسلمانوں پر دن میں، اور دن کے آخر میں انکار کر جاؤ شاید کہ وہ پھر جائیں۔

آیت نمبر۶۹۔ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔اس کی دوستی کی علامت یہ ہے کہ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (البقرة:۲۵۸)۔

آیت نمبر۷۳۔ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۔طبائع مختلف ہوتے ہیں شریف اور نجیب اور بد، بدترین مخلوق۔ یہ اس قسم کے ہوتے ہیں جو رات دن اسی فکر میں غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ کسی اعلیٰ درجہ کی بات کو کسی ڈھب سے بگاڑ دیں یا کسی بڑے کارخانہ وسلطنت کو کسی ڈھب سے صدمہ پہنچاویں۔

اٰمِنُوْا ۔ دنیا سازی کے طور پر شرارت سے۔

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۔ یعنی زمانہ سازی سے ہم ان کو بنالیں۔شاید وہ مذہب چھوڑ کر ہماری طرف واپس چلے آویں۔

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ط قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ لا اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ط قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ج يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۴﴾

۷۴۔اور مت ایمان لاؤ مگر ان کی خاطر جو تمہارے مذہب کے پیرو بنیں، تو کہہ دے کہ ہدایت اللہ کی ہدایت یوں ہے کہ کسی کو وہ ملے جو تمہیں ملا اور تمہارے رب کے حضور وہ تمہارا مقابلہ کرے۔ تو کہہ دے کہ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے، دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ بڑا وسعت دینے والا بڑا جاننے والا ہے۔

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۵﴾

۷۵۔وہ خاص کر لیتا ہے اپنی مہربانی سے جس کو چاہتا ہے اور اللہ بڑا ہی فضل والا ہے۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ج وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ

۷۶۔اور بعض اہل کتاب میں سے ایسے لوگ ہیں کہ اگر تو اُن کے پاس امانت رکھے مال کا بڑا ڈھیر تو وہ تجھے ادا کر دیں اور بعض اُن میں سے ایسے ہیں کہ اگر تو اُن کے پاس ایک ہی اشرفی امانت رکھ دے تو وہ تجھے نہ ادا کریں مگر

آیت نمبر۷۴۔ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا الخ (ترجمہ) اور (کہتے ہیں) کہ کسی کا اعتبار نہ کرنا تم مگر اسی کا جو چلے تمہارے دین کی چال تم کہہ دو (کسی کی چال کچھ کام کی نہیں ہاں) ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے (اور یہ بھی کہتے ہیں کہ نہ مانو یہ بات) کہ کسی کو دیا جاوے جیسا تم کو دیا گیا ہے دین یا وہ تم سے جھگڑ سکیں تمہارے رب کے سامنے۔تم جواب دو بے شک فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ فضل کر دیتا ہے جس پر چاہتا ہے (یعنی اب محمد مصطفیٰ ﷺ پر فضل ہو رہا ہے)۔

اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ ۔ ہدایت یہ ہے کہ دیا جائے جیسے موسیٰ دیا گیا تھا بلکہ اس سے زیادہ یہ کہ غالب آ جائے۔

اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ ۔ اَوْ بمعنی بلکہ۔

آیت نمبر۷۵۔ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ ۔یعنی اب محمدؐ ہی پر سب کمالات ختم ہو چکے۔

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔محمدؐ پر سب نبیوں سے بڑھ کر فضل کرے گا۔

عَلَيۡنَا فِى الۡاُمِّيّٖنَ سَبِيۡلٌ ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۝٧٦

جب تک کہ تو ان کے سر پر کھڑا رہے یہ حالت اُن کی اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا اُمّیوں کا مال کھا جانے میں ہم پر کوئی الزام نہیں اور (یہ بات) جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر اور وہ جانتے بوجھتے ہیں۔

بَلٰى مَنۡ اَوۡفٰى بِعَهۡدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ۝٧٧

۷۷۔ہاں جو پورا کرے اپنا اقرار اور اللہ کو سپر بنائے تو بے شک اللہ متقیوں کا دوست ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَشۡتَرُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَاَيۡمَانِهِمۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنۡظُرُ اِلَيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيۡهِمۡ ۖ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝٧٨

۷۸۔جو لوگ لیتے ہیں اپنے اقرار اور قسموں کے بدلے تھوڑا سا دنیا کا فائدہ تو یہی لوگ ہیں جن کا کچھ حصہ نہیں آخرت میں اور ان سے اللہ بات بھی تو نہیں کرے گا (محبت کی) اور نہ ان کی طرف دیکھے گا (نظر شفقت سے) قیامت کے دن اور نہ ان کو پاک صاف کرے گا اور ان کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

وَاِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقًا يَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَهُمۡ

۷۹۔اور انہیں میں کا ایک گروہ ہے جو مڑوڑتے

آیت نمبر۷۹۔ وَاِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقًا۔ (تفسیر بالرائے سے کیا مراد ہے؟) یہود میں یہ عادت تھی کہ توریت کو اس کے حقیقی مطلب کے خلاف لوگوں کے بہکانے کے لئے اپنی رائے کی تابع کرتے اور ایسی کوشش کرتے کہ اس مدعائے باطل کو الفاظ کتاب سے ثابت کر دیں جیسا علمائے حال مسیحؑ کی حیات کے اثبات میں ایسی کوشش کرتے ہیں۔تفسیر بیان کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسی تفسیر بیان کی جائے جو کہ قرآن کی کسی آیت کے خلاف نہ ہو نہ کسی حدیث صحیح کے خلاف ہو نہ قواعد عربیہ اور لغت کے خلاف ہو جو اس کے خلاف پر جرأت کرے گا اس نے تفسیر بالرائے کی گویا **تَقَوُّل عَلَى اللّٰه** کیا۔ایسے لوگ ایک مطلب پہلے اپنے دل میں بنا لیتے پھر اس کو قرآن کی کسی آیت سے ثابت کرنا چاہتے پھر قرآن کو موڑ توڑ کر اس مطلب میں ڈھال لاتے ہیں جیسے کوئی شخص اپنے دل میں یہ خیال کر لے کہ مسلمان بنانے کے لئے صرف اللہ کو منوا دینا کافی ہے۔اور کسی عقیدہ کی اسلام میں داخل کرنے کے لئے ضرورت نہیں اور اس خیال باطل کو وہ یوں ثابت کرے قُلِ اللّٰهُ

بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٩﴾

ہیں اپنی زبان کتاب پڑھتے وقت تاکہ تم سمجھو کہ وہ کتاب ہی سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے یہاں سے ہے حالانکہ وہ اللہ کے یہاں سے نہیں (ہاں) وہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں اور وہ جانتے بھی نہیں۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٨٠﴾

۸۰۔ کسی بشر کو نہیں چاہئے کہ اللہ تو اس کو کتاب اور دانائی اور پیغمبری عنایت فرمائے، پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ تم میرے بندے بن جاؤ اللہ سے الگ ہوکر (بلکہ وہ تو یہی کہے گا) کہ بن جاؤ **حُكَمَا عِلْمًا. فِقْهًا.** پاک لوگ اللہ والے اس وجہ سے کہ تم کتاب پڑھاتے رہتے ہو اور پڑھتے رہتے ہو۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ

۸۱۔اور وہ تم سے یہ بھی نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو ربّ بنالو بھلا کیا وہ تم کو

(بقیہ حاشیہ) **ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ (الانعام:۹۲)** کہ اللہ کہہ کر یعنی اللہ منوا کر ان کو چھوڑ دے۔ حالانکہ **قُلِ اللّٰهُ** جواب ہے **مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى (الانعام:۹۲)** کے سوال کا قرآن کے ماقبل کو بالائے طاق رکھا اور اپنا مدعا آیت کے ایک حصہ کو کاٹ کر ثابت کیا ہے۔ یہ تفسیر بالرائے کی مثال ہے۔ نیازمند نے حضرت مسیح موعود علیہ **اَلْفُ اَلْفِ تَحِيَّةٍ وَّسَلَامٌ** سے اس حدیث کے معنی پوچھے ہیں **مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ** حضور نے فرمایا کہ جو بات خدا اور رسول کے منشاء کے خلاف ہوگی وہ تفسیر بالرائے ہے چنانچہ یہ شعر تفسیر بالرائے کا مجسم نمونہ ہے

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ دِيْنُهُمْ بخاطر است — و از امر یاد ماند كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا مرا

شاعر کا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں انسان کے لئے دو طرح کی باتیں ہیں۔ اوامر و نواہی پس نواہی میں سے تو میں نے **لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ** والی آیت لے لی ہے اور اوامر میں سے **كُلُوْا وَاشْرَبُوْا** گویا ایک قسم کی تضحیک کلام الٰہی کی کی گئی ہے نعوذ باللہ اور اسی قسم کی بات تفسیر بالرائے ہوتی ہے۔

يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۔یعنی اللہ نے کسی کا مال کھا جانے کا زبردستی حکم نہیں دیا۔

وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۟ؑ ﴿۸۱﴾

کہہ سکتا ہے حق چھپانے اور کفر کرنے کو اس کے بعد کہ تم اسلام لا چکے۔

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔(اور یاد کرو) جب لیا اللہ نے پیغمبروں سے اقرار (اور ضمن میں اُن کے اُمّتیوں سے) کہ جو کچھ دوں میں تم کو کتاب اور علم اور دانائی سے پھر کوئی آ جائے تمہارے پاس بھیجا ہوا جو تمہارے پاس والی کتاب کی تصدیق کرتا ہو تو تم اُس کو ضرور ماننا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا اللہ نے فرمایا کیا تم نے عہد کر لیا اور اس اقرار پر تم نے میرا ذمّہ لے لیا سب نے عرض کی جی ہاں! ہم اقرار کر چکے اللہ نے فرمایا تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔تو جو کوئی پلٹ جائے گا اس کے بعد تو یہی لوگ نافرمان بدعہد ہیں۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَ لَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا اور دین ڈھونڈتے ہیں حالانکہ اُسی کے فرمانبردار ہیں آسمان والے اور زمین والے خوشی سے یا بے دلی سے اور سب اُسی کی طرف لوٹیں گے۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِىَ

۸۵۔تم کہہ دو ہم نے اللہ کو مانا اور اس کلام کو جو ہم پر اترا اور جو ابراہیم پر اترا اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور یعقوب کی اولاد پر اور جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسیٰ اور اور پیغمبروں کو اُن کے رب کی طرف

آیت نمبر۸۲۔ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ۔یعنی اللہ کو گواہ کیا اور اللہ کی قسم کھائی۔

مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۵﴾

سے ہم فرق نہیں کرتے اُن میں سے کسی ایک میں بھی اور ہم تو اسی کے فرمانبردار فدائی ہو چکے۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور جو تلاش کرے اسلام کے سوا دوسرا دین تو ہرگز اُس سے وہ قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔

كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اللہ ایسی قوم کو کیوں کر ہدایت دے جنہوں نے حق چھپایا کفر کیا ایمان کے بعد اور وہ اقرار کر چکے یہ کہ (محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) سچا رسول ہے اور ان کے پاس کھلی کھلی دلیلیں آ چکیں تھیں۔ اور اللہ سمجھ نہیں دیتا ظالم قوم کو۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ ان کی سزا یہی ہے کہ ان پر اللہ کی پھٹکار اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ وہ ہمیشہ رہیں گے اسی حال میں۔ ہلکا نہ ہوگا اُن سے عذاب اور نہ اُن کو مہلت ہی ملے گی۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۗ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ مگر ہاں جنہوں نے توبہ کر لی کفر و بے ایمانی کے بعد اور اپنے کو سنوار لیا تو بے شک اللہ بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا سچی محنت کا بدلہ دینے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ

۹۱۔ (اور) جو لوگ منکر ہو گئے ماننے پیچھے اور پھر بڑھتے ہی چلے گئے حق پوشی اور انکار میں

آیت نمبر ۸۸۔ لَعْنَةَ اللّٰهِ۔ اللہ کی لعنت سے مراد تعلقِ الٰہی منقطع ہو جانا اور دربدری اور ذلّت ہونا۔ وَالْمَلٰٓئِكَةِ۔ فرشتوں کی لعنت سے مراد نیکی کی توفیق چھن جانا ہے جب یہ چھن جاتی ہے تحریک نیک نہیں ہوتی۔ وَالنَّاسِ دین داروں کی نظر میں حقیر ہو جاتا ہے۔

ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۱﴾

تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ ع

۹۲۔اور جو لوگ منکر ہو گئے اور وہ منکر ہی مر گئے تو ایسے کسی ایک کا ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اگر زمین بھر کر سونا بھی دیں معاوضہ میں، یہی لوگ ہیں جن کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے اور ان کا کوئی بھی حامی اور مددگار نہ ہوگا۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۹۳﴾

۹۳۔کبھی تم نیکی (کے درجے) نہیں لے سکتے جب تک تم پیاری چیزیں خرچ نہ کرو اللہ کی رضا کے لئے اور تم کچھ بھی خرچ کرو بے شک اللہ اس کو بخوبی جانتا ہے۔

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ

۹۴۔جو چیزیں کھانے کی ہیں وہ سب کی سب حلال تھیں بنی اسرائیل کو سوائے اس چیز کے جو

آیت نمبر۹۱۔ لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۔یعنی انہیں توفیق ہی نہ ملے گی توبہ کی۔

آیت نمبر۹۳۔ مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ ہر ایک مرغوب چیز اور مال بھی مراد ہے اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ آتا ہے تکالیف وصدمات کے بعد خیرات خلوص سے حصہ کم رکھتی ہے کیونکہ غرض اور شرط اس میں پائی جاتی ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ یعنی اللہ کی راہ میں دیا ہوا ضائع نہیں ہوگا۔

آیت نمبر۹۴۔ كُلُّ الطَّعَامِ ۔مسلمان جو چیزیں کھاتے ہیں۔ كُلُّ الطَّعَامِ اور كُلُّ طَعَامٍ میں فرق ہے كُلُّ الطَّعَامِ کے معنی جو کھانا حلال ہے وہ سب حلال ہے حکمِ الٰہی کے موافق اور بیماریوں وغیرہ سے جو ممنوع ہو جاتا ہے وہ عام حِلّت کو دور نہیں کر سکتا۔ اور كُلُّ طَعَامٍ سے مراد ہر ایک وہ کھانا جو دھیڑ چمار چوہڑا کوئی کھاتا ہو جس میں اسلام کی قید نہیں۔

اِسْرَآءِيْل ۔اللہ کا پہلوان، سپاہی۔یعقوب علیہ السلام کا نام ہے۔

تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾

حضرت اسرائیل نے اپنی جان پر (بطور نذر یا ضرورت کے) حرام کر لی تھی تورات نازل ہونے سے پہلے۔ تم کہہ دو لاؤ تو تورات اور اس کو پڑھو جب تم سچے ہو۔

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۵﴾

۹۵۔ پھر جو کوئی جھوٹے بہتان باندھے اللہ پر (اس حق بیان کے بعد) یہی لوگ بے جا کام کرنے والے ہیں۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ تم کہہ دو سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو تم مخلص ابراہیم کے طریق کی پیروی کرو اور وہ تو مشرکوں میں سے نہ تھا۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾ ۚ

۹۷۔ پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے بنایا گیا وہ وادیٔ مکہ میں ہے بابرکت ہے اور سب کی رہنمائی کا مرکز ہے۔

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ

۹۸۔ اُس میں بہت سی کھلی کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کا مقام ہے اور فتنۂ دجّال سے امن میں آ گیا جو وہاں داخل ہوا۔ اور اللہ کا فرض ہے لوگوں پر کعبہ کا حج کرنا جس سے بن پڑے وہاں

(بقیہ حاشیہ) فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ ۔ تورات میں بتاؤ کہ مسلمان حرام سؤر وغیرہ خلاف شرع کھاتے ہیں۔

آیت نمبر ۹۶۔ حَنِيْفًا۔ صراط مستقیم پر چلنے والا، طریقِ وسط اختیار کرنے والا۔ افراط و تفریط سے بچنے والا۔

آیت نمبر ۹۸۔ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ ۔ تین نشانوں کا تو یہیں ذکر ہے (۱) ایک مقام ابراہیم (۲) مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (۳) لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ ۔

مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۔ یہود و نصاریٰ کے لئے عبرت کا مقام ہے کہ ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ مبارک مقامات سے محروم ہیں۔

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾

تک پہنچنا۔ اور جس نے حق چھپایا تو بے شک اللہ بے پرواہ ہے سب جہان سے[۱]۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ تم کہہ دو اے اہل کتاب! تم کیوں اللہ کی کھلی کھلی نشانیوں کے منکر ہوتے ہو حق کو چھپاتے ہو؟ حالانکہ اللہ تمہارے کرتوتوں کا گواہ ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ تم کہہ دو اے اہل کتاب! تم کیوں اللہ کے راستے سے روکتے ہو ایمان داروں کو چاہتے ہو اس راہ کو ٹیڑھے رہ کر حالانکہ تم خود خبردار ہو اور اللہ تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔ اے ایماندارو! اگر تم کہا مانو گے پادریوں[۲] کے گروہ کا تو وہ تم کو تمہارے ایمان کے بعد پلٹا دیں گے کافر۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۲﴾ ع ۱۰

۱۰۲۔ اور تم کس طرح حق پوشی کرنے لگو گے حالانکہ تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور اُس کا رسول تم میں موجود ہے۔ اور جو اللہ کو مضبوط پکڑ لے تو بے شک اس نے پالی سیدھی راہ۔

---

[۱] یعنی منکر ذلیل و محتاج ہو جائیں گے۔

[۲] اور منکروں۔

آیت نمبر ۱۰۰۔ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۔ چاہتے ہو اس راہِ اسلام کے لئے کجی (وعیب گیری کے لئے) یا ٹیڑھے رہ کر راستی کو چاہتے ہو جو ناممکن ہے۔

آیت نمبر ۱۰۱۔ وَ اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۔ پادریوں کے علاوہ فلسفی بھی بوجہ لکھے پڑھے ہونے کے اہلِ کتاب کے تحت میں شامل و داخل ہیں۔

آیت نمبر ۱۰۲۔ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ ۔ یعنی جو اپنے آپ کو بدی سے بچائے اور بُرائی سے ہٹالے اللہ کے ساتھ ہو کر (یعنی حسبِ مرضیٔ الٰہی عمل کر کے) تو وہ کامیاب ہوا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۳۔اے ایماندارو![1] اللہ کو بخوبی سپر بناؤ اور اس کی نافرمانی سے ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہاری موت اس مسلمانی طریقے کے سوا کسی اور طریقے پر نہ ہو۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۴۔اور مضبوط پکڑو، اپنے آپ کو بچاؤ حبل اللہ کے ذریعہ سے اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہو[2] اور اللہ کے احسان نہ بھولو جو تم پر ہیں وہ دن یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُسی نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کی تو اس نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تم کو اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے اپنی نشانیاں تمہارے لئے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

۱۰۵۔اور چاہیئے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت نیکی سکھانے والی جو لوگوں کو بہتری کی طرف

---

[1] يٰٓاَيُّهَا ۔سن لو تمہیں کو سناتے ہیں۔ [2] فِيْمَابَيْنَ ۔اختلاف نہ کرو۔

آیت نمبر ۱۰۴۔ بِحَبْلِ اللّٰهِ ۔یعنی مسلمان ہو کر قرآنی احکام پر چل کر نجات پاؤ اور قرآن شریف اور اسلام پر خوب خوب عمل کرو کوئی جز بھی اس کا چھٹنے نہ پائے۔سکولوں میں رسّہ کا کھیل تو تم نے دیکھا ہی ہوگا دو فریق مخالف جہتوں میں کھینچتے ہیں تم اللہ کی جہت کا رسّہ کھینچنا۔

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ الخ۔یعنی ضِدّ اور حَسد اور بُغض وقتل و جنگ وغیرہ کی آگ میں۔ کفر۔شرک۔شرابخواری۔قمار۔بیاج خوری۔تحاسد۔تباغض اور باہمی جنگ وجدال کی آگ جس کا نتیجہ جہنم ہے اور عربی زبان میں نَارُ الْحَرْب بھی ایک آگ تھی۔

الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

بلائے اور ان کو اچھے کاموں کا حکم دے اور بُرے کاموں سے روکے اور یہی لوگ مظفر و منصور ہوں گے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔اور تم نہ ہو جانا ان لوگوں کی طرح جو متفرق ہو گئے اور آپس میں جھگڑے ڈالے اس کے بعد کہ اُن کے پاس بہت کچھ نشانات آ چکے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہے۔

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔جس وقت بہت سے چہرے سفید نورانی ہوں گے اور بہت سے سیاہ رُو ہوں گے تو جو سیاہ رو ہوئے (تو ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے کفر کیا ایمان کے بعد تو چکھو عذاب کیونکہ تم حق چھپاتے تھے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔اور جن کے چہرے نورانی ہوئے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہیں اللہ کی مہربانی ان پر ہمیشہ ہمیشہ رہے گی۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ

۱۰۹۔ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تجھ پر پڑھتے

آیت نمبر۱۰۵۔ اَلْمُفْلِحُوْنَ یعنی مبلّغین اور امر و نہی کرنے والے متقی اور پرہیز گار رہوں۔

آیت نمبر۱۰۶۔ كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا۔ آہ! کیا مسلمانوں میں وحدت ہے؟ کیا مسلمانوں میں دینی اور دنیوی کاموں میں اجتماع ہے؟ کیا ان میں وحدتِ عملیہ ، وحدتِ سلطنت ،تجارت میں وحدت،تعلیم میں کوئی وحدت ہے؟ کیا ان کے دینی اور دنیوی سلسلہ تعلیم میں وحدت ہے؟ کیا مسلمان ایک امام کے ماتحت ایک خلیفہ کے ماتحت یک دل ہیں؟ کیا بغداد اور اسپین کی تباہی وحدت سے ہوئی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ (المآئدة:۱۵)۔ یہ سب کچھ قرآن وسنت کے چھوڑنے کا نتیجہ ہے۔ چاہے تمہارے ریفارمر کچھ ہی کہیں وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان:۳۱) جزو نمبر ۱۹ رکوع نمبر ۱ میں آیا ہے۔

وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

ہیں ساتھ حق کے اور اللہ نہیں چاہتا دنیا جہان پر تاریکی اور ظلم کرنا۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۱/۸

۱۱۰۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ تم نیک ترین امت[۱] ہو پیدا کئے گئے ہو لوگوں کے لئے تم نیک کاموں کا حکم کرتے ہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو اور (صدق دل سے) اللہ کو مانتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب مانتے تو البتہ بہتر تھا ان کے لئے۔ کچھ تو ان میں سے ایمان دار ہیں اور اکثر ان میں کے بدعہد فاسق ہیں۔

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۟ قف ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ وہ تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے مگر ذرہ سی تکلیف ہے، اور اگر وہ تم سے لڑے تو پیٹھ ہی پھیریں گے تم سے پھر وہ مدد نہیں دیے جائیں گے[۲]۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ

۱۱۳۔ ان یہود پر ذلّت لگائی گئی جہاں کہیں پائے گئے مگر کہ ہوں ساتھ **حَبْلُ اللّٰه** کے یا ساتھ **حَبْلُ النَّاس** کے اور گرفتار ہو گئے اللہ کے

---

[۱] امت کے معنے گروہ اور بھلائی کا سکھانے والا۔ [۲] یہ بشارت ہے، نصرت غیبی کا وعدہ ہے۔

آیت نمبر ۱۱۰۔ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۔ یعنی اہلِ حق کو غلبہ ہوگا اور آخری فیصلہ وہی کرے گا اور انجام کار اللہ کا رسولؐ اور اسی کے اتباع مظفر اور منصور ہوں گے۔

آیت نمبر ۱۱۳۔ اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ۔ کیا معنی، یہود خود مختار بادشاہ اور معزز سلاطین سے کبھی نہ ہوں گے ہاں اگر مسلمان ہو گئے، حبل اللہ، رسنِ الٰہی اسلام کے متمسّک ہو گئے یا کسی اور رنگ میں رنگین ہو کر کسی دوسرے کے

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

غضب میں اور لگا دی گئی اُن پر مسکنت یہ اس لئے کہ وہ اللہ کے نشانات کے منکر اور حق پوشی کرتے اور ناحق تمام انبیاء سے لڑتے ہیں۔ یہ دلیریئیں اس لئے کیں کہ انہوں نے نافرمانی اختیار کی اور وہ حد بندیوں سے آگے بڑھ گئے۔

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔وہ سب یہود برابر نہیں ہیں اہل کتاب میں سے ایک جماعت معلّمِ خیر بھی ہے سیدھی سادھی پڑھتی رہتی ہے آیات اللہ رات کے حصوں میں اور وہ فرمانبرداری کرتے ہیں۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ایمان لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور یوم آخر کے اور نیک کاموں کا حکم کرتے ہیں اور بُرے کاموں سے روکتے ہیں اور جلدی کرتے ہیں نیک کاموں میں یہی لوگ سنوار والوں میں سے ہیں۔

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔اگر وہ کچھ بھی نیکی سے کریں تو اُس کی ناقدری ہرگز نہ کی جائے گی اور اللہ خوب جانتا ہے متقیوں کو۔

(بقیہ حاشیہ) ماتحت ہو گئے تو صاحبِ سلطنت ہو سکتے ہیں۔ یہ **اِیْمَا** ہے اور تنبیہ اہلِ اسلام کو کہ تم ایسے نہ ہو جانا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (البقرۃ:۱۵۷)۔

اَلْمَسْكَنَةُ۔ یعنی اب حکومت کے لئے ہرگز ہاتھ پاؤں نہ ہلا سکیں گے۔ ذلیل رعایا ہو کر رہیں گے۔

آیت نمبر ۱۱۵۔ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ اور آخرت کا ایمان کافی ہے ملائکہ، رُسل، کُتب کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ کا ماننا یہ ہے کہ وقت کے رسول کا حکم مانے جیسا پارہ ٦ رکوع ا (النّسآء: ۱۵۳) سے ظاہر ہے اور آخرت کا ماننا کتاب کے ماننے کو لازم ہے۔ کتاب اور رُسُل کے ماننے سے فرشتوں کا ماننا لازم آتا ہے۔ پس یہ وہم غلط ہے کہ اسلام کے باہر بھی نجات ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔـا‌ ؕ وَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔ اور جنہوں نے حق کو چھپایا[۱] ان کو ہرگز بے پروا نہیں کریں گے ان کے مال نہ ان کی اولاد اللہ سے کچھ بھی۔ یہی لوگ ہیں آگ والے وہی اس میں رہ پڑے۔

مَثَلُ مَا يُنۡفِقُوۡنَ فِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَثَلِ رِيۡحٍ فِيۡهَا صِرٌّ اَصَابَتۡ حَرۡثَ قَوۡمٍ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَاَهۡلَكَتۡهُ‌ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰـكِنۡ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔اُس مال کی مثال جو یہ لوگ خرچ کرتے ہیں اس دنیا کی زندگی میں جیسے مثال اُس ہوا کی ہے جس میں سخت سردی ہو اور وہ ہوا پہنچی ایک ایسی قوم کے کھیت کو جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا پس اس کو تباہ کر دیا اور اللہ نے تو کچھ کمی نہیں کی لیکن وہ اپنا نقصان آپ ہی کرتے ہیں۔

يٰۤـاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالًا ؕ وَدُّوۡا مَا عَنِتُّمۡ‌ ۚ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ‌ۖۚ وَمَا تُخۡفِىۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَكۡبَرُ‌ ؕ قَدۡ بَيَّنَّا لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ‌ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔اے ایمان والو! نہ بناؤ راز دار اپنے سوا[۲] وہ کچھ کمی نہیں کرتے تمہارے حق میں خرابی کی۔ وہ سب چاہتے ہیں وہ جو تم کو تکلیف دے تحقیق ظاہر ہوئی بُغض کی بات اُن کے مونہوں سے[۳] اور وہ دشمنی جو اُن کے سینوں میں چھپی ہوئی ہے وہ تو بہت ہی بڑی ہے۔ تحقیق ہم نے کھول کھول کر بتا دیں تم کو اپنی آیات اگر تم عقلمند ہو۔

هٰۤاَنۡتُمۡ اُولَاۤءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَلَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ

۱۲۰۔خبردار! تم تو وہ لوگ ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم تو اللہ کی تمام کتاب کو مانتے ہو۔ اور جب تم کو ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لا چکے اور جب تم سے

---

[۱] یا حق کا انکار کیا۔ [۲] کسی کو۔

[۳] یعنی اُن کے منہ سے ایسے ناشائستہ کلمات نکل رہے ہیں جس سے صاف دشمنی ظاہر ہے۔

اَلْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۲۰﴾	الگ ہوئے تو اپنی انگلیاں[1] کاٹتے ہیں غیظ و غضب کے باعث تو کہہ دے کہ مر رہو تم اپنے غضب میں۔ بے شک اللہ بخوبی جانتا ہے دلوں کی بات۔
اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۱﴾ ع ۱۲/۱۱/۳	۱۲۱۔ اگر تم کو کچھ بھی بھلائی چھوئے تو اُن کو بُرا لگتا ہے اور اگر تم کو کچھ بھی بُرائی پیش آئے تو اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور متقی رہو تو ان کی جنگ تم کو کچھ نقصان نہ دے گی۔ بے شک اللہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اُس کا احاطہ کرنے والا ہے۔
وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۲﴾ ۙ	۱۲۲۔ اور جب تو صبح کو نکلا اپنے اہل سے تو مومنوں کو بٹھاتا تھا لڑائی کے موقعوں پر اور اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔
اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	۱۲۳۔ جب ارادہ کیا دو جماعتوں نے تم میں سے کہ پھسل جائیں حالانکہ اللہ مددگار ہے اُن دونوں کا اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں ایماندار۔
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	۱۲۴۔ اور ضرور ضرور تمہاری مدد کر چکا ہے اللہ بدر میں اور تم تھوڑے تھے، تو تم اللہ کو سپر بناؤ تاکہ تم شکرگزاری اختیار کرو۔
اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ ؕ	۱۲۵۔ جب تو کہہ رہا تھا ایمان داروں کو کیا تم کو اتنی مدد کافی نہیں کہ تمہارا رب مدد کرے تمہاری تین ہزار اتارے ہوئے فرشتوں سے۔

[1] پورے۔

آیت نمبر ۱۲۲۔ وَاِذْ غَدَوْتَ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا ہے۔ اُحد کی جنگ کا بیان ہے۔

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

۱۲۶۔ کیوں نہیں! اگر تم صابر رہو اور اللہ کو سپر بناؤ (اور) وہ کافر تمہارے پاس آئیں اُسی جوش میں تو تمہارا رب تمہاری مدد کرے نشان دار پانچ ہزار فرشتوں سے۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۱۲۷﴾

۱۲۷۔ اور نہیں کیا اس کو مگر بشارت ہے تمہارے لئے اور اس کے ذریعہ سے تمہارے دل تسکین پاویں اور فتح اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عزت والا حکمت والا ہے۔

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔ نتیجہ یہ کہ ہلاک کر دے ایک طرف اُن سے جو کافر ہوئے یا اُن کو مغلوب کرے پس الٹے پاؤں چلے جائیں نامراد[1]۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔ تیرا اختیار اس کام میں کچھ نہیں یا چاہے اللہ اُن کو توبہ نصیب کرے یا ان کو عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۳۰﴾ ع

۱۳۰۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ مغفرت کرتا ہے جس کو چاہے اور عذاب دے جس کو چاہے۔ اللہ غفور رحیم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا

۱۳۱۔ سنو ایمان دارو! کسی قسم کا بھی سود مت کھاؤ

---

[1] نتیجہ یہ کہ منکروں کے بڑے آدمیوں کو تباہ کرے یا ان کو رولائے اور ایسا ذلیل کرے کہ نامراد الٹے پاؤں پھر جائیں۔

آیت نمبر ۱۳۱۔ لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا۔ سود ضمن ہے حصولِ تقویٰ اور جہاد کا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى (الحجرات: ۴) کیونکہ حصولِ تقویٰ یا تائید تقویٰ اور شرکت جہاد فی سبیل اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ اور تصفیہ و تزکیہ قلب کے لئے ترکِ سود ضروری ہے۔ **ربٰوا** کے معنی نقد پر میعاد معیّنہ کا لحاظ رکھ کر زیادہ لینا۔ لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا یہ آیت پہلے نازل ہوئی **بقرہ** کی آیت وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (البقرۃ: ۲۷۶) سے جیسے تحریم خمر کی آیت يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ

اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۱﴾	بڑھ بڑھ کر اور اللہ ہی کو سپر بناؤ تا کہ تم فتح مند ہو جاؤ۔
وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۲﴾	۱۳۲۔اور بچو اُس آگ سے جو تیار کی گئی ہے کافروں کے لئے۔
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾	۱۳۳۔اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔
وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۴﴾	۱۳۴۔اور جلدی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت حاصل کرنے لئے اور جنت کی جس کی قیمت (یا چوڑائی) آسمان اور زمین ہے۔ وہ تیار کی گئی ہے متقیوں کے لئے۔
الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۵﴾	۱۳۵۔جو آسودگی اور ضرر میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور دباتے ہیں غیظ وغضب کو اور درگزر کر جاتے ہیں بعض لوگوں سے اور اللہ محبت کرتا ہے محسنوں کو۔
وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ	۱۳۶۔اور وہ جب بدی کرتے ہیں یا اپنے حق میں ظلم کر بیٹھتے ہیں تو انہیں اللہ یاد آجاتا ہے پھر وہ استغفار کرتے ہیں اپنے قصوروں کے لئے اور کون قصوروں کو معاف کرتا ہے مگر اللہ۔

وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ (المآئدة: ۹۱) آیت لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ (النّسآء: ۴۴) کے بعد اُتری ہے۔

آیت نمبر ۱۳۲۔ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۔امام ابوحنیفہؒ جو عظیم الشان امام اور **اَعْرَفُ الْقُرآن** اور **اَتْقَى النَّاس** ہیں وہ گناہ اور سودخوری کا خیال کر کے بعض مرتکب کبیرہ مسلمانوں کی نسبت خیال فرماتے ہوئے اس مقام پر فرماتے ہیں **هٰذَا اَخْوَفُ آيَةً عِنْدِيْ فِي الْقُرْآنِ** کہ مسلمان ہوں اور بے ایمانوں کے گھر یعنی جہنم میں داخل ہوں۔

اِلَّا اللّٰهُ ۟ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳۶

اور جنہوں نے اصرار نہیں کیا اپنے کئے پر اور وہ جانتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝۱۳۷

۱۳۷۔ یہی لوگ ہیں جن کو مغفرت کا حصہ ہے اُن کے رب سے اور باغ ہیں، بہہ رہی ہیں اُن میں نہریں وہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے اور کیا ہی خوب ہے بدلا عمل کرنے والوں کا۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۳۸

۱۳۸۔ تم سے پہلے بہت ہو چکے ایسے دستور اور واقعات پس اُس زمین میں پھر کر دیکھو کیا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۱۳۹

۱۳۹۔ یہ کھلا بیان ہے لوگوں کے لئے اور ہدایت کی راہ دکھانا ہے اور وعظ ہے متقیوں کے لئے۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۴۰

۱۴۰۔ سُست نہ ہو[۱] اور نہ غمگین ہو تم ہی اعلیٰ ہو اگر تم مومن ہو۔

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ

۱۴۱۔ اگر تم کو پہنچا ہے زخم، بے شک مخالف لوگوں کو بھی ویسا ہی زخم پہنچ چکا ہے اور یہ دن ہیں ہم

---

[۱] نفس اور دشمن حق کے ہر موقعہ مقابلہ میں سستی نہ کرے۔

آیت نمبر ۱۳۶۔ فَاحِشَةً ۔ کھلم کھلا بدی جس کو لوگ بدی سمجھتے ہوں۔

آیت نمبر ۱۳۷۔ مَّغْفِرَةٌ ۔ یہاں مغفرت کے معنی ہیں اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النّسآء: ٦٠) جو قرآن میں پہلے آچکا ہے اور استغفار اور توبہ کی کثرت مراد ہے۔

آیت نمبر ۱۴۱۔ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ سے مراد جو کچھ بدر میں ہوا کہ کفّار کے آدمی مارے گئے اور پکڑے گئے اور اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ سے مراد وہ تکلیف ہے جو مسلمانوں کو اُحد کے دن پہنچی۔

وَتِلْكَ الْاَيَّامُ ۔ یہ مصائب کے دن کبھی مسلمانوں پر آتے اور کبھی کفار پر آتے۔ مسلمانوں پر آنے

النَّاسِ ۚ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

ان کولوگوں میں نوبت بنوبت لاتے رہتے ہیں اور نتیجہ یہ کہ معلوم کرے اللہ ایمان داروں کو اور بنائے تمہارے بعضوں کو شہید و معین اور اللہ محبت نہیں کرتا ظالموں سے۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

۱۴۲۔اور نتیجہ یہ بھی ہے تاکہ خالص کر دے اللہ ایمان داروں کو اور ملیا میٹ کر دے کافروں کو۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

۱۴۳۔کیا تم نے سمجھا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی نہیں جانا اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جو جہاد کرنے والے ہیں، نیکی میں کوشش کرنے والے ہیں اور نہ صابروں کو۔

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ ع

۱۴۴۔اور بے شک تم ایسی جنگیں چاہتے تھے جنگوں کے پیش آنے سے پہلے پس اب دیکھ لیا تم نے اس کو اپنی آنکھوں کے سامنے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۗ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ

۱۴۵۔اور نہیں ہے محمدؐ مگر ایک رسول۔اس کے پہلے سب رسول مر چکے، کیا اگر وہ مر جائے تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی الٹے پاؤں

(بقیہ حاشیہ) سے تین فائدے ہیں (۱) مسلمانوں کا امتحان (۲) مسلمانوں سے منافقین کو الگ کرنا جو مطلبی یار ہیں (۳) اور ان میں سے بعض کو شہادت کا مرتبہ دینا۔ کیونکہ قربانی کے بغیر ترقی نہیں۔ جو قوم اپنی جان لڑانے سے دریغ کرتی ہے وہ بڑھ نہیں سکتی۔ اور کفّار پر مصائب لانے کا مقصد صرف ان کو ہلاک کرنا اور مومنوں کو فتح مند کرنا۔

آیت نمبر ۱۴۵۔ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۔ اَلرُّسُلُ میں الف لام **اِسْتِغْرَاقِیْ** ہے۔ یعنی تمام افراد، رسول مر چکے۔ خَلَتْ بمعنی فوت۔ کیونکہ لسان العرب میں لکھا ہے **قَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِیُّ خَلَا فُلَانٌ اِذَا مَاتَ** اور حماسہ (دیوانِ حماسہ میں **سموأل بن عادیا** کا شعر ہے)

اِذَا سَيِّدٌ مِّنَّا خَلَا قَامَ سَيِّدٌ — **قَئُوْلٌ لِّمَا قَالَ الْكِرَامُ فَعُوْلٌ**

تمام شروح میں لکھا ہے **خَلَا** کے معنی اس شعر میں **مَاتَ** کے ہیں۔ **مِنْ قَبْلِهِ** یہ **رُسُلٌ** سے حال ہے اور

عَلٰی عَقِبَیۡہِ فَلَنۡ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیۡئًا ؕ وَ سَیَجۡزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۱۴۵﴾

پھرے گا تو وہ اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گا اور قریب ہی اللہ جزا دے گا شکرگزار بندوں کو۔

وَ مَا کَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تَمُوۡتَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَ مَنۡ یُّرِدۡ ثَوَابَ الدُّنۡیَا نُؤۡتِہٖ مِنۡہَا ۚ وَ مَنۡ یُّرِدۡ ثَوَابَ الۡاٰخِرَۃِ نُؤۡتِہٖ مِنۡہَا ؕ وَ سَنَجۡزِی الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۱۴۶﴾

۱۴۶۔نہیں ہے کسی جی کے لئے مرنا مگر ساتھ اذن اللہ کے۔ یہ لکھا ہے وقت مقرر کیا گیا۔ اور جوکوئی دنیا کا بدلہ چاہے گا ہم اس کو دنیا میں سے دیں گے اور جو آخرت کا بدلہ چاہے گا تو ہم اس کو وہاں سے دیں گے اور قریب ہی جزا دیں گے شکرگزاروں کو۔

وَ کَاَیِّنۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَہٗ رِبِّیُّوۡنَ کَثِیۡرٌ ۚ فَمَا وَہَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ مَا ضَعُفُوۡا وَ مَا اسۡتَکَانُوۡا ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۴۷﴾

۱۴۷۔اور بہت سے نبی گزرے ہیں جن کے ساتھ ہوکر بہت سے امام سردار عامہ مومنین نے لڑائی کی تو وہ سُست نہ ہوئے بسبب اُس مصیبت کے جو پہنچی ان کو اللہ کی راہ میں اور نہ ضُعف دکھایا اور نہ ذلیل ہی ہوئے اور اللہ پسند کرتا ہے صابروں کو۔

وَ مَا کَانَ قَوۡلَہُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡا رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ اِسۡرَافَنَا فِیۡۤ اَمۡرِنَا

۱۴۸۔اور اُن کا قول کچھ نہیں تھا مگر (یہ) ہی کہ اے ہمارے رب! ہماری کمزوریاں ڈھانپ

(بقیہ حاشیہ) **خَلَتۡ** کی طرف نہیں جیسا اعراب **اَبُو البَقَاء** میں لکھا ہے اس آیت سے حضرت مسیحؑ و جملہ **رُسُل** کی وفات ثابت ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ سے پہلے **رُسُلُ** میں جو آنحضرت ﷺ سے اقرب ہے یعنی حضرت مسیحؑ وہی فوت شدہ نہ ہوں تو پھر اس آیت کا اعتبار بلا استثناء اٹھ جاتا ہے اور قرآن میں استثناء کہیں نہیں جس سے حضرت مسیحؑ مستثنیٰ سمجھے جائیں۔

آیت نمبر ۱۴۶۔ وَ مَنۡ یُّرِدۡ ثَوَابَ الدُّنۡیَا نُؤۡتِہٖ مِنۡہَا یعنی دنیا میں کوشش کرنے والا اکثر دنیا میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

آیت نمبر ۱۴۷۔ وَ مَا اسۡتَکَانُوۡا ۔ **اِسۡتَکَانُوۡا**، **کَوۡنٌ** سے مشتق ہے اور **سکون** سے اسے مشتق قرار دینا غلطی ہے۔ اس کے معنی بے دست و پا ہونا۔ فروتنی کرنی۔ موجودہ حالت سے خلاف اور حالت کو چاہنا۔

وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

دے اور ہمارے کام میں زیادتیاں معاف کر اور ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور ہماری مدد فرما کافروں پر۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ ع ۱۵

۱۴۹۔ تو اللہ نے اُن کو دیا دنیا کا بدلہ اور بہتر آخرت کا بدلا اور اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

۱۵۰۔ سنو اے مومنو! اگر تم کہا مانو گے کافروں کا تو وہ تم کو پلٹا دیں گے تمہاری ایڑیوں پر، پھر ہو جاؤ گے تم نقصان اٹھانے والے۔

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

۱۵۱۔ بلکہ اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ ہی بہت اچھا مددگار ہے۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

۱۵۲۔ ہم قریب ہی ڈال دیں گے کافروں کے دلوں میں ہیبت کیونکہ انہوں نے شریک کیا اللہ کے ساتھ دوسرے کو جس کی کوئی سند نہیں اتاری اللہ نے اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے ظالموں کا۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي

۱۵۳۔ اور اللہ نے تم کو سچا کر دکھایا اپنا وعدہ جب تم کاٹ رہے تھے اُن کو اس کے حکم سے یہاں تک کہ تم خود پھسل گئے اور تم نے نامردی کی اور

آیت نمبر ۱۵۳۔ اِذَا فَشِلْتُمْ ۔ کوہِ اُحد کے درّہ سے تعلق ہے جہاں حضورؐ نے دستہ فوج تیر انداز زیر کمان عبداللہ بن جُبَیرؓ کھڑا کر کے ارشاد فرمایا تھا کہ ہمیں شکست ہو یا فتح تم ہٹنا مت۔ اُحد مدینہ سے شمال کی طرف قریباً ۳ میل ہے۔

الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

خلاف کیا تم نے رسول کے حکم میں بعد اُس کے کہ اللہ تم کو دکھا چکا تھا جو چاہتے تھے۔ تم میں سے بعض تو دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت چاہتے تھے پھر تم کو اللہ نے دشمنوں سے پھیر دیا تا کہ تمہارا امتحان لے اور بے شک بے شک اُس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ بڑا افضل والا ہے مومنوں پر۔

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

۱۵۴۔ جب تم چڑھائی کر رہے تھے اور کسی کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے اور رسول تم کو بلا رہا تھا تمہاری پچھلی صفوں میں تو تم کو غم پر غم پہنچا تا کہ تم نہ پچھتاؤ اس پر جو تمہارے ہاتھ سے جاتا رہا ہے اور نہ اُس مصیبت پر جو تم کو پہنچی اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔

(بقیہ حاشیہ) تَنَازَعْتُمْ کا مطلب یہ ہے کہ بعد فتح افسر نے کہا ٹھہرو۔ دوسروں نے کہا۔ اب ضرورت نہیں۔ شوال ۳ ہجری کا واقعہ ہے۔

آیت نمبر ۱۵۴۔ اِذْ تُصْعِدُوْنَ۔ جب کفّار بھاگے اور پہاڑ کی اوٹ میں آئے اور مسلمان ان کے پیچھے جارہے تھے چڑھائی کئے ہوئے، یہاں تک کہ عبداللہ بن **جُبَیْر** کے ہمراہیوں سے غائب ہوئے۔ انہوں نے درّہ چھوڑا۔ نبی کریم ﷺ نے ان چڑھائی کرنے والوں کو اپنی طرف بلایا تا کفّار کو ہنکاتے ہنکاتے درّہ تک نہ پہنچا دیں مگر چونکہ یہ دشمن کے پیچھے تابڑ توڑ جارہے تھے کچھ سنتے نہ تھے انہوں نے کفّار کو درّہ تک پہنچا ہی دیا۔ کفّار نے درّہ خالی دیکھ کر اس پر قبضہ کیا اور پہاڑ پر چڑھ گئے۔ پتھروں اور تیروں کی بارش برسائی جس سے بہت سے مسلمان شہید اور زخمی ہوئے اور سید المرسلین ﷺ کو بھی زخم آئے۔ یہ مصیبت اس نافرمانی کا کفّارہ ہوا جب عبداللہ بن **جُبَیْر** کے ساتھیوں نے درّہ چھوڑا اور چڑھائی کرنے والے رسولؐ کی آواز کے شنوا نہ ہوئے۔ **مَاقُتِلْنَا هٰهُنَا۔ مَاقُتِلْنَا** دیکھنے کے قابل ہے کیونکہ مقتول تو بول ہی نہیں سکتے ضمیریں غائب کی ہوں یا متکلّم کی یا حاضر کی اکثر مثیل پر بھی دلالت کرتی ہیں اصل پر ہی ان کا حصر نہیں۔ متکلّم کی تو مثال ہو چکی حاضر کی دیکھو۔ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ (البقرة:۵۶) وغیرہ۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۵﴾

۱۵۵۔ پھر اللہ نے اتارا تم پر غم کے بعد اطمینان (یعنی) اونگھنا جو گھیر رہا تھا تمہاری ایک جماعت کو اور ایک جماعت کو اپنی جانوں کی فکر پڑی تھی[۱] اور اللہ کے طرف ناحق بدگمانیاں کر رہے تھے جاہلیت کے گمان۔ کہتے تھے کیا ہمارے لئے اس حکومت میں کچھ بھی ہے تُو کہہ سب اختیار اللہ ہی کا ہے وہ منافق اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں جو تجھ سے ظاہر نہیں کرتے، کہتے ہیں کہ اگر ہمارے اختیار میں کچھ بھی ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے تو کہہ کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو نکل آتے وہ لوگ جن پر قتل ثابت ہے اپنے گرنے کی جگہ کی طرف اور نتیجہ یہ ہے کہ اللہ امتحان لے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اور تمہارے دلوں کو پاک صاف کرے اور نتھار لے اور اللہ بخوبی جانتا ہے سینوں کے بھید۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۶﴾ ع ۱۶/۷

۱۵۶۔ جو لوگ تم میں سے پیٹھ پھیر دیئے جماعتوں کے بھڑ جانے کے دن تو ان کے پاؤں پھسلا دیئے تھے شیطان نے اُن کے بعض گناہ کے سبب سے اور اللہ نے اُن کو معاف کر دیا بے شک اللہ بڑا قصوروں کا ڈھانپنے والا بُردبار ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

۱۵۷۔ اے ایماندارو! حق چھپانے والوں کی طرح

---

[۱] یہ منافق لوگوں کی حالت کا بیان ہے۔

آیت نمبر ۱۵۵۔ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ یعنی اللہ آزما کر انعام دے۔

كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۷﴾

نہ بنو وہ اپنے بھائیوں کی نسبت کہتے ہیں کہ جب وہ سفر کو نکلیں یا وہ جہاد میں ہوں کاش وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ اس (بات) کو ان کے دلوں میں حسرت بنا دے گا اور اللہ ہی جلاتا مارتا ہے اور اللہ تمہارے کرتوتوں کو دیکھ رہا ہے۔

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

۱۵۸۔اور اگر تم مارے جاؤ اللہ کی راہ میں یا مر جاؤ تو اللہ کی مغفرت اور رحمت اس چیز سے بہتر ہے جو وہ سنبھالتے ہیں۔

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

۱۵۹۔اور اگر تم مر جاؤ یا مارے جاؤ تو ضرور ہی اللہ کے پاس اکٹھے کئے جاؤ گے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾

۱۶۰۔اے پیارے محمدؐ! یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ تو اُن کو نرم دل ملا اور اگر تو سخت دل بدخو ہوتا تو تیرے پاس سے اِدھر اُدھر ہو جاتے تو تُو اُن کو معاف کر دے اور اُن کی مغفرت چاہ اور کاموں میں اُن سے مشورہ کر لیا کر پھر جب تو کسی کام کا پکا ارادہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر بھروسہ کر۔ بے شک اللہ دوست رکھتا ہے متوکلوں کو[1]۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ

۱۶۱۔اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو پھر کوئی بھی تم پر غالب نہ آئے گا اور جو وہی تم کو چھوڑ دے تو پھر تمہاری کون مدد کرے اس کے بعد اور مومنوں

[1] یعنی اللہ پر بھروسہ کرنے والوں کو۔

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

کو چاہئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

۱۶۲۔اور کسی نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت اور چوری کرے اور جو کوئی خیانت اور چوری کرے گا تو قیامت کے دن وہ چوری کی چیز لے آئے گا پھر ہر ایک شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلا دیا جاوے گا اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۳﴾

۱۶۳۔بھلا جو شخص اللہ کی مرضی کا پیرو ہوا اس کے جیسا ہوسکتا ہے جو اللہ کے غضب میں آ گیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوا اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

۱۶۴۔وہ درجات ہیں اللہ کے نزدیک اور اللہ دیکھ رہا ہے اُن کے اعمال کو۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

۱۶۵۔بے شک اللہ نے مومنوں پر احسان کیا یہ جو بھیج دیا اُن میں ایک رسول انہیں میں سے اور وہ پڑھ کر سناتا ہے اُن کو اللہ کی آیتیں اور ان کو

آیت نمبر۱۶۲۔ اَنْ يَّغُلَّ ۔وہ لوگ جو عبداللہ ابن جُبَیْر کے ماتحت درّہ کے انسداد پر مامور تھے وہ اس خیال سے اپنا مقام چھوڑ بھاگے کہ کہیں ہمارا حصہ غنائم سے مفقود ہی نہ ہو جائے ان کو تنبیہ کی ہے کہ غنائم کا مہتمم نبی ﷺ ہیں۔وہ کسی کا حق دبا سکتے ہیں یا رکھ سکتے ہیں ہرگز نہیں۔

آیت نمبر۱۶۴۔ هُمْ دَرَجٰتٌ ۔یعنی انبیاء اور مامور جو ترقی اور عمل کے لئے سیڑھییں ہیں قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے یا انبیاء بڑے درجہ والے ذی عزت ہیں۔

آیت نمبر۱۶۵۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ ۔اس آیت سے یہ بات ظاہر ہے کہ کسی قوم میں خدا تعالیٰ کا نبی و رسول بھیجنا یہ اس کا بڑا احسان ہے جس احسان کو خدا تعالیٰ جتا رہا ہے اس میں نبی کا کام بھی بتایا گیا ہے یہی کام ان کے خلفاء کا بھی فرض ہے۔

اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ	پاک صاف کرتا ہے اور کتاب پڑھاتا ہے اور
وَالْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ	سمجھ کی باتیں سکھاتا ہے یقیناً وہ اس سے پہلے

(بقیہ حاشیہ) وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۔ پارۂ اوّل نبی کریم ﷺ اور خلفاء اربعہ وصحابہ و ائمہ عِظام نے کیوں تفسیر نہیں لکھی۔ اِس آیت میں نبی کریم ﷺ کو معلّم الکتاب قرار دیا گیا ہے۔ اب سوال ہوتا ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں اور خصوصیّت سے آپ کو معلّم الکتاب قرار دیا گیا ہے تو آپ کو ایک تفسیر لکھنی چاہئے تھی جو آپ کے علوم اور تعلیمات کا خزانہ ہوتی اور اوّلین و آخرین کے لئے تبصرہ ہوتی۔ اگر یہ کہا جائے کہ باوجود ایسی ضرورت کے آپ نے اس کام کو اس لئے نہ کیا کہ وحی متلو و غیر متلو مخلوط نہ ہوجائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ متن اور شرح کو الگ الگ بتاسکتے تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ آپ کو اتنی فرصت نہ تھی اصل مدعا تعلیم تھا وہ آپ نے صحابہؓ کو دی تو پھر صحابہؓ میں سے بھی خلفاءِ اربعہ اور فقہاءِ عظام وغیرہ حضرات مقدّس تفسیر لکھ دیتے۔ اگر ان میں سے کسی کو فرصت نہ تھی تو تابعین میں سے یا تبع تابعین، ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ سے کوئی اس کام کو سرانجام دیتا۔ اس تفسیر نویسی کے ترک کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے قوم پر تین طرح کا احسان کیا۔ (۱) اوّل قرآن کریم اتنے علوم پر مشتمل ہے کہ اس کے تمام حقائقِ مکنونہ کا اظہار دفاترِ عظمیٰ کا مستدعی ہے اگر وہ سب کچھ لکھ جاتے تو اتنے بڑے دفاتر کی حفاظت بہت مشکل ہوتی اور اکثر عقول ان حقائق کے ادراک سے قاصر رہتے۔ (۲) دوسرے احسان یہ ہے کہ اگر وہ ایسا کرتے تو تدبّر فی القرآن اُٹھ جاتا۔ قوم کی عقلیں قرآن میں بودی ہوجاتیں۔ (۳) تیسرا اگر وہ ایسا کرتے تو قرآن کریم تو قیامت تک کی ضروریات کے لئے ہے جس سے ہر زمانہ کے لئے اِستخراج مسائل **اِجتھاد** سے ہوتا ہے جو کہ **مُجتھدین** کے لئے موجب ثواب ہے۔ یہ مجاہدہ جواجرِ عظیم کا باعث ہے اس سے لوگ محروم ہوجاتے۔ اصل میں تفسیر انہوں نے اس لئے نہ لکھی کہ وہ فیضانِ الٰہی کو اپنے اندر اور اپنے زمانہ میں محصور نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ جانتے تھے کہ اس اُمّت میں مجدّد دین، اولیاء، ائمہ پیدا ہوں گے جو اسلام کے لئے بطور زمانہ بہار کے ہوں گے۔ ان کے وقت میں قرآن کا باغ نئے پھل اور پھول دکھلائے گا جیسا کہ ارشاد كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا الخ (ابراهيم: ۲۵) سے ثابت ہے۔ **جَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَآء۔**

اِنْ كَانُوْا ۔ جو اِنْ کہ اس کے بعد **اَفْعَالِ نَاسِخَه** میں سے کوئی ہو اور اس کی خبر لام مفتوح ہو وہ اِنْ، اِنَّ سے **مخفّف** ہوتا ہے اور اس کے معنی تاکید کے ہوتے ہیں اگر کے نہیں ہوتے۔

لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۱۶۵﴾

صریح جہالت میں تھے۔

اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَيۡهَا ۙ قُلۡتُمۡ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۶۶﴾

۱۶۶۔کیا جب آ پڑی تم پر ایک مصیبت حالانکہ تم ان کو پہنچا چکے ہو دو چند اس سے، تم کہنے لگے یہ مصیبت ہم پر کہاں سے آ پڑی۔ جواب دو یہ تمہاری اپنی طرف سے ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

وَمَاۤ اَصَابَكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ فَبِاِذۡنِ اللّٰهِ وَلِيَعۡلَمَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ ﴿۱۶۷﴾

۱۶۷۔اور دو جماعتوں کے ملنے کے دن جو کچھ تم کو پہنچا وہ اللہ کے حکم سے تھا کہ مومنوں کو نشان لگا وے۔

وَلِيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ نَافَقُوۡا ۖۚ وَقِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا قَاتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَوِ ادۡفَعُوۡا ؕ قَالُوۡا لَوۡ نَعۡلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعۡنٰكُمۡ ؕ هُمۡ لِلۡكُفۡرِ يَوۡمَئِذٍ اَقۡرَبُ مِنۡهُمۡ لِلۡاِيۡمَانِ ۚ يَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاهِهِمۡ مَّا لَيۡسَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يَكۡتُمُوۡنَ ۚ ﴿۱۶۸﴾

۱۶۸۔اور نشان لگا وے منافقوں کو اور اُن سے کہا گیا آ ؤ لڑو اللہ کی راہ میں یا ہٹا ہی دو انہوں نے جواب دیا اگر ہم لڑنا جانتے[۱] تو ہم ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے یہ لوگ اُس دن بہ نسبت ایمان کے کفر کے بہت قریب ہوئے وہ اپنے منہ سے وہ وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔

اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡا لِاِخۡوَانِهِمۡ وَقَعَدُوۡا لَوۡ

۱۶۹۔یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کہا اپنے بھائیوں

۱؎ یعنی ہم فنون جنگ سے ناواقف ہیں یا جنگ کو ناروا سمجھتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۶۶۔ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِكُمۡ ۔ یوم حنین و اُحد میں صحابہ کی غلطی سے اور عدمِ معصومیّت سے تکلیف پہنچی۔

آیت نمبر ۱۶۷۔ فَبِاِذۡنِ اللّٰهِ ۔ بحکم سرکار نافرمانی کے بدلہ اور سزا میں لوگوں نے تقدیر کے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے وہ کہا کرتے ہیں ہر ایک نیکی اور بدی خدا سے منسوب ہے اصل یہ ہے کہ جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا نہ کہ ظلم و تعدّی یا جبر ہو۔ جو آگ کھاتا ہے وہ انگارے ہگے گا۔ **كَمَا تُدِيۡنُ تُدَانُ** کا قاعدہ جاری ہے۔

اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۹﴾

کے لئے حالانکہ وہ خود بیٹھ رہے کاش وہ ہماری اطاعت کرتے تو نہ مارے جاتے۔ تم کہو اچھا اپنی موت کو اپنے سے ہٹا تو دینا جب تم سچے ہو۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

۱۷۰۔ اور نہ سمجھنا تم ان کو مرا ہوا جو اللہ کی راہ میں مارے گئے بلکہ اپنے رب کے پاس وہ زندہ ہیں اُن کو رزق ملتا ہے۔

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

۱۷۱۔ اللہ نے اپنے فضل سے اُن کو جو کچھ دیا ہے اُس پر خوش و مسرور ہیں اور بشارت پاتے ہیں اُن لوگوں کے (حالات) کی جو اُن کے پیچھے (ہیں) انہیں ابھی نہیں ملے کیونکہ ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ گزشتہ ہی عمل کے لئے وہ غمگین ہوں گے۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

۱۷۲۔ خوش وقت ہوتے ہیں اور اللہ کے فضل و انعام کی بشارت پاتے ہیں اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا مومنوں کا ثواب۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ

۱۷۳۔ جنہوں نے اللہ کا حکم مانا اور اس کے

آیت نمبر ۱۷۰۔ بَلْ اَحْيَآءٌ ۔ اس کی تفصیل سورہ بقرہ رکوع ۱۹ (البقرة: ۱۵۵) میں کی گئی ہے۔

آیت نمبر ۱۷۱۔ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۔ ایک رنگ میں پیش گوئی کا اظہار بھی ہے یعنی ہماری آئندہ نسلیں بادشاہ اور بڑے بڑے درجہ والے ہوں گے۔

آیت نمبر ۱۷۳۔ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ ۔ جب اُحد کی لڑائی ختم ہوئی کفّار مکّہ فتح کی خوشیاں مناتے ہوئے حَمْـرَاءُ الأسد میں پہنچے جو کہ ایک موقع ہے مدینہ سے دس میل کے فاصلہ پر۔ وہاں کے لوگوں کے حال دریافت کرنے پر ابوسفیان نے جو اُن کا سردار تھا یہ کہا کہ ''ہم فتح کر کے آئے ہیں'' وہاں کے لوگوں نے انکے فاتح ہونے سے انکار کیا اور یہ کہا **لَا مُحَمَّدًا قَتَلْتُمْ وَلَا الْعَذَارَا رَدَفْتُمْ** کفّار کو یہ بات گراں گزری کیونکہ اُن کے پاس کوئی فتح کا ثبوت نہ تھا۔ وہ یہ سمجھے کہ یہ دس میل پر لوگ قبول نہیں کرتے اہل مکّہ کو کیسے منوائیں گے۔ اُن کا ارادہ مدینہ پر دوبارہ حملہ کرنے کا ہوا۔ صحابہؓ باوجود مصیبت قتل و زخم پھر لڑنے کے لئے تیار ہو گئے اس کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔

مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۚ﴿۱۷۲﴾

رسول کا اس کے بعد کہ ان کو پہنچ چکا تھا زخم وصدمہ تو اُن میں سے جنہوں نے نیکی کی اور اللہ کو سپر بنایا اُن کے بڑے بڑے اجر ہیں۔

معانقۃ ۲ عند المتقدمین

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۴﴾

۱۷۴۔ جن لوگوں نے کہا کہ مکہ والے لوگوں نے جتھا کیا ہے تمہارے (مقابلہ کے) لئے تم ان سے ڈرو اس بات نے (ایمان داروں کا) ایمان بڑھا دیا اور وہ کہہ اٹھے کہ اللہ ہم کو بس ہے اور کیا ہی اچھا وکیل ہے۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۵﴾

۱۷۵۔ پس یہ اللہ کے فضل وکرم سے (بخیر و خوبی) واپس آئے ان کو کوئی زخم وصدمہ نہیں پہنچا۔ اور وہ اللہ کی مرضی کی چال چلے اور اللہ بڑا افضل واعلیٰ اور مالک فضل ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۶﴾

۱۷۶۔ وہ شخص جس نے آ کر خبر دی وہ شیطان ہے وہ اپنے دوستوں[۱] سے ڈراتا ہے تو ایمان دارو! تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو جب تم مومن ہو۔

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا

۱۷۷۔ اور تم کو غمگین نہ کریں جو شتاب کاری اور کوشش کرتے ہیں حق پوشی میں یہ دینِ الٰہی کو کچھ بھی ضرر نہ پہنچا سکیں گے اللہ چاہتا ہے کہ (حق پوشوں کو) آخرت میں کچھ حصہ نہ دے اور اُن

[۱] اپنے دوستوں کو جو شیطان سیرت ہیں خوف دلاتا ہے۔ شیطانی باتوں کا اثر شریروں شیطانوں پر ہی پڑتا ہے۔

آیت نمبر ۱۷۵۔ فَانْقَلَبُوْا ۔ ابوسفیان نے اُحد سے واپسی کے وقت مسلمانوں سے یوں کہا۔ ''یہ ہم نے بدر کا بدلہ لیا مگر خاص میدان بدر میں آئندہ ان ہی دنوں میں پھر لڑائی ہوگی۔ جب وہ دن آئے تو کفّار نے مسلمانوں کو ڈرانے کے لئے مدینہ میں آدمی بھیجا مگر مسلمان نہ ڈرے۔ لڑنے کے لئے چلے گئے۔ کفّار بلا لڑائی کے

فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾

کے لئے بڑا عذاب ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾

۱۷۸۔جنہوں نے خریدا حق پوشی کو ایمان کے بدلے وہ دینِ الٰہی کو کچھ بھی ضرر نہ پہنچا سکیں گے اوران کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۹﴾

۱۷۹۔کافر یہ گمان نہ کریں کہ یہ مہلت جو اُن کو ملتی ہے اُن کے لئے مفید ہے بات یہ ہے کہ ہم مہلت تو دیتے ہیں اُن کو، نتیجہ یہ ہے کہ وہ بدی میں بڑھتے ہیں اور اُن کے لئے عذاب ہے ذلیل کرنے والا۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۸۰﴾

۱۸۰۔اللہ ایسا نہیں کہ چھوڑ دے ایمان داروں کو اسی حالت پر جس پر تم ہو (یعنی کمزوری پر) جب تک بُرے کو الگ نہ کردے اچھے سے۔اور یہ بات بھی نہیں کہ اللہ تم کو مطلع کردے خاص غیب کی باتوں پر لیکن اللہ ممتاز بنا لیتا ہے رسولوں کے لئے جسے چاہے[1] تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور اللہ کو سپر بناؤ گے تو تم کو بڑا اجر ملے گا۔

---

[1] یعنی رسولوں کے لئے ایک ممتاز جماعت بنائی جائے۔

(بقیہ حاشیہ) ان کو دیکھ کر الٹے پاؤں بھاگے۔اپنا سامان بھی پھینک گئے جو مسلمانوں نے اٹھایا اور مسلمانوں کا رُعب لوگوں پر بیٹھا اور انہوں نے تجارتیں کیں۔

آیت نمبر۱۷۹۔ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ ۔ خدا تعالیٰ تو مہلت دیتا ہے لیکن وہ اپنی مہلت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ وہ اور بدی میں ترقی کرتے ہیں۔

لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۔ لام عاقبت و نتیجہ کا ہے لام تعلیل نہیں جیسے فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا (القصص:۹) اور قول شاعر لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع ۱۸ ۹

۱۸۱۔اور وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس سے جو اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے دیا وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ بخل بہتر ہے اُن کے لئے بلکہ یہ ان کے لئے بُرا ہے۔قریب ہی ہے کہ جس سے بخل کرتے ہیں یعنی مال وہ ان کے گلے کا ہار ہوگا انجام کار۔ اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کرتوتوں سے خبردار ہے۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۲﴾

۱۸۲۔اللہ نے سن لی ہے بات اُن لوگوں کی جو کہتے ہیں اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں۔ہم اس بات کو محفوظ اور نوٹ کرلیں گے جو انہوں نے کہا اور نبیوں کے مارنے کا قصد۔اور کہیں گے ہم کہ چکھو جلانے والا عذاب۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۳﴾

۱۸۳۔وہ اس چیز کا بدلہ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سے بھیجا ہے اور اللہ تو کچھ بھی ظلم کرنے والا نہیں ہے بندوں پر۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۴﴾

۱۸۴۔یہودی جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے اقرار لے رکھا ہے کہ ہم کسی رسول کو نہ مانیں جب تک وہ سوختنی قربانی کرکے ہم کو نہ دکھائے تم کہہ دو کہ لا چکے تمہارے پاس مجھ سے پہلے بہت رسول کھلی کھلی نشانیاں اور یہ فرمائش بھی جو تم نے کی پھر تم نے ان سے کیوں لڑائی کی اور ان کے مارنے کا کیوں ارادہ کیا جب تم سچے ہو۔

آیت نمبر ۱۸۲۔لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ۔ مومن صاف دل ہوتے ہیں۔ان میں کوئی کج لپیٹ نہیں ہوتا۔ان کے دشمن اور منافق کچھ نکتہ چینی اور مخالفت کرتے ہیں اور بے محل باتیں پیش کرتے ہیں۔چندوں اور دینی خدمات میں اعتراض اور ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۵﴾

۱۸۵۔ پھر اگر یہ تجھ کو جھٹلائیں تو تجھ سے پہلے بہت سے پیغمبروں کی تکذیب ہو چکی ہے اور وہ جھٹلائے جا چکے ہیں جو کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے اور صحیفے اور روشن کتاب۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

۱۸۶۔ ہر ایک جان موت کا ذائقہ چکھے گی اور تم کو پورے پورے تمہارے بدلے ملیں گے انجام کار۔ جو شخص آگ سے ہٹا دیا گیا اور باغ میں داخل کر دیا گیا وہ تو کامیاب ہو گیا۔ اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی پونجی ہے (اور بس)۔

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۫ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۷﴾

۱۸۷۔ مسلمانو! تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں میں تمہارا امتحان ہو گا اور جن لوگوں کو تم سے پہلے (آسمانی) کتاب دی جا چکی ہے[۱] ان سے اور مشرکین (مکہ) سے تم بہت ایذا کی باتیں (بھی) ضرور سنو گے۔ اور اگر صبر کئے رہو اور پرہیز گاری (کو ہاتھ سے نہ جانے دو) تو بے شک یہ (بڑے) ہمت کا کام ہیں۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

۱۸۸۔ اور (اے پیغمبر! اہل کتاب کو وہ وقت کیوں نہیں یاد دلاتے) جب اللہ نے اہل کتاب سے قول و قرار لیا کہ (یہ کتاب جو تم کو دی گئی ہے) لوگوں سے اس کا مطلب صاف صاف بیان کر دینا اور اس (کی کسی بات) کو چھپانا مت مگر انہوں نے (اس قول کی کچھ بھی پروانہ کی) اور اس کو اپنے پسِ پشت پھینک دیا اور اُس کے عوض میں تھوڑے سے دام (یعنی دنیاوی فائدے) حاصل کئے سو (کیا ہی) بُرا (سودا) ہے جو یہ لوگ لے رہیں ہیں۔

---

[۱] یعنی یہود و نصاریٰ کو۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۹﴾

۱۸۹۔اور جو لوگ اپنے کئے سے خوش ہوئے اور کیا (کرایا تو کچھ بھی) نہیں اور اس پر چاہتے ہیں کہ اُن کی تعریف ہو تو (اے پیغمبر!) ایسے لوگوں کی نسبت ہرگز خیال نہ کرنا کہ یہ لوگ عذاب سے بچے رہیں گے بلکہ اُن کے لئے عذاب دردناک (تیار موجود) ہے۔

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹۰﴾ ع

۱۹۰۔اور آسمان اور زمین کا اختیار و بادشاہی (سب) اللہ ہی کو ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۱﴾

۱۹۱۔کچھ شک نہیں کہ آسمان اور زمین کی بناوٹ اور رات اور دن کے ردّ و بدل میں عقلمندوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی بہتیری) نشانیاں موجود ہیں۔

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۲﴾

۱۹۲۔جو کھڑے اور بیٹھے اور پڑے پڑے کروٹوں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمان اور زمین کی ساخت میں غور کرتے (اور بے اختیار بول اٹھتے) ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے (اس کارخانہ عالم کو) بے فائدہ (تو) نہیں بنایا[۱] تیری ذات پاک ہے[۲] تو ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۳﴾

۱۹۳۔اے ہمارے پروردگار! جس کو تُو نے دوزخ میں ڈالا اُس کو خوار کیا اور وہاں گنہگاروں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

---

۱ چونکہ یہ کارخانہ خبر دے رہا ہے کہ آخرت میں نیکی کی جزا اور بدی کی سزا ہوتی ہے۔

۲ فعل عبث کے کرنے سے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ﴿۱۹۴﴾

۱۹۴۔اور اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک منادی کرنے والے (یعنی پیغمبر) کو سنا کہ ایمان کی منادی کر رہے تھے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے پس اے پروردگار! ہم کو ہمارے قصور معاف فرما اور ہم (پر) سے ہمارے گناہ دور کر اور نیک بندوں کے ساتھ ہماری موت ہو۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۵﴾

۱۹۵۔اے ہمارے پروردگار! جیسے (جیسے نعمتوں کے) وعدے اپنے رسولوں کی معرفت تو نے ہم سے فرمائے ہیں ہم کو نصیب کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوانہ کیجیو تو (کبھی) بھی وعدہ خلافی تو نہیں کرتا۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۶﴾

۱۹۶۔اُن کو (یوں) جواب دیا کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو اکارت نہیں ہونے دوں گا مرد ہو یا عورت[۱] تم ایک دوسرے کی جنس ہو تو جن لوگوں نے ہمارے لئے (اپنے) دیس چھوڑے اور (ہماری ہی وجہ سے) اپنے گھروں سے نکالے اور ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے ہم ان کی خطاؤں کو اُن (کے نامۂ اعمال میں) سے ضرور محو کر دیں گے اور اُن کو ایسے باغوں میں لے جائیں اور داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں (پڑی) بہہ رہی ہیں اللہ کے ہاں سے (یہ اُن کے کئے کا) بدلہ (ہے) اور اچھا بدلہ تو اللہ ہی کے ہاں ہے۔

---

[۱] اس بارہ میں مرد اور عورت میں کچھ فرق نہیں۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۷﴾

۱۹۷۔شہروں میں کافروں کا چلنا پھرنا تم کو کسی طرح مغالطے میں نہ ڈالے۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۸﴾

۱۹۸۔یہ تھوڑے سے چندروزہ فائدے ہیں پھر آخرکار ان (کافروں) کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ (بہت ہی) بُری جگہ ہے۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۹﴾

۱۹۹۔لیکن جولوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے آخرت میں اُن کے لئے باغ ہیں جن کے تلے نہریں (پڑی بہہ رہی ہوں گی اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اللہ کے ہاں سے یہ (اُن کی) مہمانی (ہوگی) اور جو ساز وسامان اللہ کے یہاں ہے نیکو کاروں کے حق میں کہیں بہتر ہے[۱]۔

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۰﴾

۲۰۰۔اور اہل کتاب میں سے بے شک کچھ لوگ ایسے (بھی) ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کتاب تم (مسلمانوں) پر اُتری ہے اور جو اُن پر اُتری ہے اُن (سب) پر (بھی) ایمان رکھتے ہیں (اور ہر وقت) اللہ کے آگے جھکے رہتے ہیں (اور) اللہ کی آیتوں کے عوض میں (دنیاوی فائدوں کے) تھوڑے دام نہیں لیتے یہی وہ لوگ ہیں جن

---

[۱] دنیا کے ساز وسامان سے۔

آیت نمبر۱۹۷۔ لَا يَغُرَّنَّكَ۔ مشرکین و یہود و نصاریٰ تمام عرب اور ایران اور روم میں مسلمانوں کے برخلاف اجیٹیشن (بغاوت) پھیلا رہے تھے تا کہ اہلِ اسلام کا نام ونشان مٹا دیں چنانچہ غزوہ احزاب اور غزوہ موتہ وتبوک اسی باعث سے ہوا اور شاہِ ایران نے سرور دوعالم کی گرفتاری کے لئے آدمی بھیجے۔ ہر طرف کفّار کا زور تھا۔اللہ تعالیٰ نے ایک زبردست پیش گوئی کا اظہار فرمایا کہ یہ تو چندروزہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ باغات و انہار مسلمانوں کے ہی ہوجاویں گے۔آج تک وہ ممالک مسلمانوں کے روحانی یا جسمانی فرزندوں کے قبضہ میں ہیں اور یہ ایک عظیم الشان نشان ہے عقلمندوں کے لئے۔

کے اجر اُن کے پروردگار کے ہاں (موجود) ہیں اللہ جلدی حساب کرنے والا ہے[۱]۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۲۰۱

۲۰۱۔ مسلمانو! برداشت کرو اور دوسرے کو صبر کی تعلیم دو[۲] اور دشمن کے مقابل میں تیار رہو اور اللہ سے ڈرو تا کہ (آخرکار) تم اپنی مراد کو پہنچو۔ ع ۲۰ ۱۱

۱ اس لئے ان کو اجر حاصل کرنے میں زحمت نہیں اُٹھانی پڑے گی۔

۲ دوسروں کو صبر سکھاؤ۔

آیت نمبر ۲۰۱۔ اصْبِرُوْا۔ برداشت کرو ان تکلیفوں کو جو اللہ کی راہ میں تم کو پیش آئیں۔

رَابِطُوْا۔ ایک نماز کے بعد دوسری کی تیاری کرو اور دشمن کی سرحد پر گھوڑے باندھے رکھو۔

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ سَبْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔سورۂ نساء پڑھنا شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جونہایت رحم والا مہربان ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝۲

۲۔لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو تنِ واحد سے پیدا کیا اور اُس کی (جنس سے) اُس کی بی بی بنائی اور اُن دونوں سے بہت سے مرد اور عورت پھیلا دیئے اور جس اللہ کا واسطہ دے دے کر[۱] تم اپنے کتنے کام نکال لیتے ہو آپس میں اُس اللہ کا اور رشتوں کا پاس ملحوظ رکھو کیونکہ اللہ تمہارا نگرانِ حال ہے۔

وَ اٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝۳

۳۔اور یتیموں کے مال ان کے حوالے کرو اور مال طیّب کے بدلے مال حرام نہ لو اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر خُرد بُرد نہ کرو کیونکہ یہ (بہت ہی) بڑا گناہ ہے[۲]۔

---

۱ جس کی قسمیں دیتے اور واسطہ دیتے ہو آپس میں۔

۲ سخت گناہ حرام خواری کا۔

آیت نمبر۲۔ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ۔ سے مراد حضرت آدمؑ یا یہ کہ ہر ایک انسان ایک ہی باپ کا نطفہ ہوتا ہے کبھی کوئی دو باپوں کا نہیں ہوا۔ یا حضرت حوّا اور ہر ایک کی بی بی اُس کی جنس یعنی انسانوں سے پیدا کی گئی ہے یہ نہیں کہ اس کا پیٹ پھاڑ کر پیدا کی گئی ہے جیسے کہ سورۂ روم کے تیسرے رکوع میں فرمایا ہے وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا الآیۃ (الروم : ۲۲) اور نفس واحدہ سے فخر انساب کا بُطلان ہے اور تکبر جو سب سے بدترین گناہ اور شیطان کا اعلیٰ درجہ کا بانا ہے منع فرمایا ہے۔ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا سے عورتوں کو بھی منع کیا۔

آیت نمبر۳۔ حُوْبًا كَبِيْرًا۔ گناہ کی مختلف قسمیں ہیں۔ تقویٰ کے خلاف کرنا۔ نوکری برابر نہ کرنا۔ دھوکا دینا۔ حرفوں میں فریب کرنا۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ﴿۴﴾

۴۔اور اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف قائم نہ رکھ سکو گے تو اپنی مرضی کے مطابق دو دو اور تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کرلو۔ پھر اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ (کئی بیبیوں میں) برابری کے ساتھ برتاؤ نہ کرسکو گے تو (اس صورت میں) ایک ہی بی بی کرنا یا وہ جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں نامنصفانہ برتاؤ سے بچنے کے لئے یہ تدبیر زیادہ تر قرینِ مصلحت ہے۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓــًٔا مَّرِيْٓــًٔا ﴿۵﴾

۵۔اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی کے ساتھ دے دو پھر اگر وہ خوش دلی کے ساتھ اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اس کو رچتا پچتا (مزے سے) کھاؤ۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۶﴾

۶۔اور مال جس کو اللہ نے تمہارے لئے (ایک طرح کا) سہارا بنایا ہے[ا] ان کے حوالے نہ کرو جو کم عقل ہوں ہاں اس میں سے ان کے کھانے پہننے میں صرف کرو اور ان کو نرمی سے سمجھا دو۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ

۷۔اور یتیموں کو (دنیا کے) کاروبار میں لگائے

ا گزران کا سبب۔

آیت نمبر۴۔ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ سے مراد اس جگہ وہ لونڈی نہیں جو ناکح کے قبضہ میں ہو بلکہ اس جگہ مراد وہ لونڈی ہے جو کسی غیر کے قبضہ میں ہو اور یہ اس سے نکاح کرے کیونکہ اپنی لونڈی سے جب تک وہ لونڈی ہے نکاح نہیں ہوتا۔ اسے آزاد کرنا ہے **اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا**۔ نبی کریم ﷺ نے صفیہ کو آزاد کیا پھر اس سے نکاح کیا۔

آیت نمبر۶۔ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ کے ماتحت کورٹ آف وارڈس داخل ہے۔

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝

رکھو یہاں تک کہ نکاح (کی عمر) کو پہنچیں اس وقت اگر ان میں صلاحیت دیکھوتو اُن کے مال اُن کے حوالے کردو اور ایسا نہ کرنا کہ اُن کے بڑے ہونے کے اندیشہ سے فضول خرچی کرکے جلدی جلدی اُن کا مال کھا (پی) ڈالو۔ اور جو (ولی یا سرپرست) بامقدور ہو اسے بچا رہنا چاہئے[۱] اور جو حاجت مند ہو وہ دستور کے مطابق کھا لے پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگوتو گواہ کرلو اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝

۸۔ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں تھوڑا ہو یا بہت مردوں کا حصہ ہے اور (ایسا ہی) ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں عورتوں کا بھی حصہ ہے (اُن کے ترکہ) سے کم ہو یا زیادہ حصہ مقرر ہے۔

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ

۹۔اور جب تقسیم (ترکہ) کے وقت (دور کے) رشتہ دار اور یتیم بچے اور مساکین آ موجود ہوں تو اس میں سے ان کو بھی کچھ دے دیا کرو اور ان

---

[۱] مال یتیم کے اپنے اوپر خرچ کرنے سے بچے۔

آیت نمبر ۷۔ وَابْتَلُوا۔ تجربہ کرتے رہو۔ آزماتے رہو۔

رُشْدًا ۔ ہوشیاری۔ معاملہ فہمی۔

بِدَارًا ۔ دھوکا کرکے، لالچ کرکے۔

فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۔اپنی محنت کے معاوضہ میں تنخواہ لے لے یا اپنی ضرورت سخت کے لئے لے یا بطور قرضہ لے لے جس کو پھر ادا کرے تو یہ مالِ یتیم سے **اَكْلٌ بِالْمَعْرُوْف** ہے۔

وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٩﴾

کو بھلی بات کہو۔

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿١٠﴾

۱۰۔اور وارثان (حق دار) کو ڈرنا چاہئے کہ اگر (خود) اپنے (مرے) پیچھے اولاد ضعیف چھوڑ جاتے تو اُن (کے حال) پر اُن کو (کیسا کچھ) ترس (نہ) آتا تو چاہئے کہ (غرباء کے ساتھ سختی کرنے میں) اللہ سے ڈریں اور (اُن سے) سیدھی طرح باتیں کریں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿١١﴾

۱۱۔جو لوگ ناحق یتیموں کے مال خورد بُرد کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بس انگارے بھرتے ہیں اور عنقریب (مرے پیچھے) دوزخ میں پڑیں گے۔

ع ۱ / ۱۱ / ۱۲

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِىْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ

۱۲۔(مسلمانو!) تمہاری اولاد کے (حصوں کے بارے) میں اللہ تم سے کہہ رکھتا ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ (دیا کرو) پھر اگر لڑکیاں (دو یا) دو سے زیادہ ہوں تو ترکے میں اُن کا حصہ دو تہائی ہے اور اگر اکیلی ہو تو اس کو آدھا اور میّت کے ماں باپ کو (یعنی) دونوں میں ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ اس صورت میں کہ میّت کی اولاد ہو اور اگر اس کی اولاد نہ ہو اور اس کے وارث (صرف) ماں باپ ہوں تو اُس کی ماں کا حصہ ایک تہائی (باقی باپ کا) پھر اگر (ماں باپ کے علاوہ) میّت کے (ایک سے زیادہ) بھائی (یا بہنیں) ہوں تو ماں کا حصہ چھٹا (مگر یہ حصّے) میّت کی وصیّت (کی تعمیل) اور (ادائے) قرض کے بعد

وَاَبۡنَآؤُكُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ لَكُمۡ نَفۡعًا ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۲﴾

(دئے جائیں) تم اپنے باپ (دادا یعنی اصول) اور بیٹوں (پوتوں یعنی فروع) کو نہیں جان سکتے کہ نفع رسانی کے اعتبار سے اُن میں کون سا تم میں سے زیادہ قریب ہے (پس اپنی رائے کو دخل نہ دو اور یوں سمجھو کہ) حصوں کا قرارداد اللہ کا ٹھہرایا ہوا ہے اللہ بے شک (سب کچھ) جانتا ہے اور سب مصلحتوں سے واقف ہے۔

وَلَكُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَكَ اَزۡوَاجُكُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِيۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّكُمۡ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَكُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ تُوۡصُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ وَاِنۡ كَانَ رَجُلٌ يُّوۡرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امۡرَاَةٌ وَّلَهٗۤ

۱۳۔ اور جو (ترکہ) تمہاری بیبیاں چھوڑ مریں اگر اُن کی اولاد نہیں تو اُن کے ترکے میں تمہارا آدھا۔ اور اگر اُن کی اولاد ہے تو اُن کے ترکے میں تمہارا چوتھائی (مگر) اُن کی وصیّت (کی تعمیل) اور ادائے قرض کے بعد، اور تم کچھ (ترکہ) چھوڑ مرو اور تمہاری کچھ اولاد نہ ہو تو بیبیوں کا (حصہ چوتھائی) اور اگر تمہاری اولاد ہو تو تمہارے ترکے میں سے بیبیوں کا آٹھواں (حصہ اور یہ حصے) بھی تمہاری وصیّت (کی تعمیل) اور (ادائے) قرض کے بعد (دئے جائیں) اور اگر کسی مرد یا عورت کی میراث ہو اور اس کا باپ بیٹا (یعنی اصل و فرع)

آیت نمبر۱۲۔ لَا تَدۡرُوۡنَ ۔ اقوام کا تقسیم ترکہ کے متعلق سخت اختلاف تھا۔ اہلِ مغرب ولد کبیر کو وارث قرار دیتے اور اہل چین صرف لڑکیوں کو وارث بتاتے لڑکوں کو کچھ نہیں۔ یہ اختلاف شاہد ہے کہ انسانی عقل کسی صحیح نتیجہ پر تقسیمِ وراثت پر نہیں پہنچی۔

عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۔ یہاں تک اُصول اور فروع کا حصہ بیان فرمایا۔

آیت نمبر۱۳۔ وَلَدٌ ۔ جتنی دفعہ لفظ **وَلَد** اس رکوع میں آیا ہے وہ اولاد نرینہ اور غیر نرینہ دونوں کو شامل ہے۔

اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾

نہ ہو اور اس کے بھائی یا بہن ہوں تو اُن میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں (برابر کے) سب شریک (یہ حصّے بھی) میّت کی وصیّت (کی تعمیل) اور (ادائے) قرض کے بعد (دیئے جائیں) بشرطیکہ میّت نے (کسی کو) نقصان نہ پہنچانا چاہا ہو (یہ) فرمانِ الٰہی ہے اور اللہ (سب کچھ) جاننا (اور لوگوں کی نافرمانیوں پر) برداشت کرتا ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ یہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں اور جو اللہ اور اس کے حکم پر چلے گا (آخرت میں) اس کو اللہ (بہشت کے) ایسے باغوں میں لے جا داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں (پڑی) بہہ رہی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۱۳

۱۵۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (باندھی ہوئی) حدوں سے بڑھ چلے (تو اللہ) اس کو دوزخ میں (لے جا) داخل کرے گا (اور وہ) اس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہے گا اور اس کو ذلت کی مار دی جائے گی۔

(بقیہ حاشیہ) لَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ ۔ ان سے مراد وہ ہیں جو صرف ماں کی طرف سے بھائی ہوں نہ باپ کی طرف سے۔ اس پر تین قرینہ ہیں۔ اوّل جو اعلیٰ قسم کے وارث ہیں ان کو اس رکوع میں مقدم کیا گیا ہے وہ **وُرَثَاءِ نَسْبِی** ہیں۔ اس سے دوسرے نمبر پر **وُرَثَاءِ کَسْبِی** کا بیان ہے جن سے انسان خود تعلق کرتا ہے۔ بوساطت زوجیت۔ **تیسرا**۔ سگے بھائیوں اور سوتیلے بھائیوں کا ورثا سورۂ نساء کے آخر میں بیان کیا گیا ہے۔ اس آیت میں برادری صرف بھائیوں کے متعلق ہے۔ چوتھا وصیّت وارث کے لئے نہیں ہونی چاہئے اور تہائی سے زیادہ جائز نہیں۔ چوتھے تک وصیّت کو رکھنا بہتر ہے۔ **آیت نمبر ۱۵۔ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ**۔ مسلمان کی ذلت کا ایک یہ بھی باعث ہے کہ تقسیمِ وراثت میں احتیاط سے کام نہیں لیتے۔

وَالّٰتِیۡ یَاۡتِیۡنَ الۡفَاحِشَۃَ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ فَاسۡتَشۡهِدُوۡا عَلَیۡهِنَّ اَرۡبَعَۃً مِّنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ شَهِدُوۡا فَاَمۡسِکُوۡهُنَّ فِی الۡبُیُوۡتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الۡمَوۡتُ اَوۡ یَجۡعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیۡلًا ﴿۱٦﴾

۱٦۔اور مسلمانو! تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں بدکاری کی مرتکب ہوں تو ان (کی بدفعلی) پر اپنے لوگوں میں سے چار کی گواہی لو پس اگر گواہ (اُن کی بدکاری کی) تصدیق کریں تو (سزا کے طور پر) اُن (عورتوں) کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت اُن کا کام تمام کردے یا اللہ اُن کے لئے کوئی (اور) راستہ نکالے۔

وَالَّذٰنِ یَاۡتِیٰنِهَا مِنۡکُمۡ فَاٰذُوۡهُمَا ۚ فَاِنۡ تَابَا وَاَصۡلَحَا فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا ﴿۱۷﴾

۱۷۔اور جو دو شخص تم لوگوں میں سے بدکاری کے مرتکب ہوں تو ان کو مارو پیٹو۔ پھر اگر توبہ کریں اور اپنی حالت کی اصلاح کرلیں تو ان سے (اور زیادہ) **تعرّض نہ کرو**۔ کیونکہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اِنَّمَا التَّوۡبَۃُ عَلَی اللّٰهِ لِلَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ السُّوۡٓءَ بِجَهَالَۃٍ ثُمَّ یَتُوۡبُوۡنَ مِنۡ قَرِیۡبٍ فَاُولٰٓئِکَ یَتُوۡبُ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ﴿۱۸﴾

۱۸۔اللہ توبہ قبول کرتا ہی ہے (مگر) انہی لوگوں کی جو نادانی سے[۱] کوئی بُری حرکت کر بیٹھے پھر جلدی سے توبہ کرلی تو اللہ بھی ایسوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور اللہ سب کا حال جانتا (اور دنیا اور دین کی مصلحتوں سے) واقف ہے۔

وَلَیۡسَتِ التَّوۡبَۃُ لِلَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ السَّیِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ

۱۹۔اور اُن لوگوں کی توبہ قبول نہیں جو (عمر بھر) بُرے کام کرتے رہے یہاں تک کہ اُن میں سے جب کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہو تو لگے کہنے

---

[۱] نفسِ اَمّارہ کی مغلوبیّت سے نہ گناہ کی ناواقفی سے۔

آیت نمبر ۱٦۔ وَالّٰتِیۡ یَاۡتِیۡنَ الۡفَاحِشَۃَ۔ سورہ نساء میں حدّ زنا بیان فرمائی۔ ایسی عورتوں کے لئے پردہ کا بڑھادینا کہ غیروں سے ان کا خلا ملا نہ ہو۔ یا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سورۂ نور پر عمل کرنے کی توفیق بخشے تا کہ وہ گناہ سے بچیں۔

الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۹﴾

کہ اب میری توبہ اور (اسی طرح) اُن کی (توبہ) بھی (قبول) نہیں جو کافر ہی مر گئے یہی ہیں جن کے لئے ہم نے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّیَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ﴿۲۰﴾

۲۰۔ مسلمانو! تم کو روا نہیں کہ عورتوں کو میراث (میّت) سمجھ کر زبردستی اُن پر قبضہ کر لو اور جو کچھ تم نے ان کو (ترکہ شوہری میں سے) دیا ہے اُس میں سے کچھ چھین لینے کی نیّت سے ان کو (گھروں میں) قید نہ رکھو کہ دوسرے سے نکاح نہ کرنے پائیں۔ ہاں اُن سے کوئی کھلی بدکاری سرزد ہو تو (قید رکھنے کا مضائقہ نہیں) اور ان بیبیوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے رہو سہو اور تم کو بی بی (کسی وجہ سے) ناپسند ہو تو عجب نہیں کہ تم کو ایک چیز ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت سی خیر و برکت دے۔

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور اگر تمہارا ارادہ ایک بی بی کو بدل کر اس کی جگہ دوسری (بی بی) کو کرنے کا ہو تو گو تم نے پہلی عورت (بی بی) کو ڈھیر سا مال دے دیا ہو تاہم اس میں سے کچھ بھی (واپس) نہ لینا۔ کیا (تمہاری غیرت جائز رکھتی ہے کہ) کسی قسم کا بہتان لگا کر اور صریح بے جا بات کر کے اپنا دیا ہوا (اس سے واپس) لیتے ہو۔

وَكَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور دیا ہوا (کیسے) واپس لے لو گے حالانکہ تم ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کر چکے ہو اور بیبیاں (نکاح کے وقت مہر و نفقہ وغیرہ کا) تم سے پکّا قول لے چکی ہیں۔

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

۲۳۔ اور جن عورتوں کے ساتھ تمہارے باپ

اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۳﴾ ع ۸/۱۴

نے نکاح کیا تم اُن کے ساتھ نکاح نہ کرنا مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا تاہم) یہ بڑی بے حیائی اور غضب کی بات تھی اور بہت ہی بُرا دستور تھا۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؗ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۙ﴿۲۴﴾

۲۴۔ مسلمانو تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری (رضاعی) مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا۔ اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساسیں (یہ سب) تم پر حرام ہیں اور جن بیبیوں کے ساتھ تم صحبت کر چکے ہو ان کی پہلی لڑکیاں جو غالباً تمہاری گودوں میں پرورش پاتی ہیں (تم پر حرام ہیں) لیکن اگر ان بیبیوں کے ساتھ صحبت داری نہ کی ہو تو (گیلٹر لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے سے) تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیبیاں بھی تم پر حرام ہیں اور دو بہنوں کا ایک ساتھ (نکاح میں) رکھنا (بھی تم پر حرام ہے) مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بے شک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا

۲۵۔ (اور حرام ہیں تم پر) خاوند والی عورتیں مگر وہ جائز ہیں جو تمہاری مملوکہ ہو جائیں یہ اللہ کا تحریری محفوظ حکم ہے تم پر اور ان کے علاوہ سب عورتیں تم پر حلال ہیں اس طرح کہ تم ان کو مہر دو

آیت نمبر ۲۵۔ اَلْمُحْصَنٰتُ۔ مُحْصَنَات کا لفظ اس رکوع میں تین دفعہ آیا ہے۔ اوّل بمعنی وہ عورتیں جو کسی کے نکاح میں ہوں۔ دوم وہ عورتیں جو اصیل ہوں لونڈیاں نہ ہوں۔ سوم وہ عورتیں جو نکاح میں رہنا چاہیں۔

اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۔ اس سے مراد وہ لونڈیاں ہیں جو جنگ میں پکڑی جائیں اور ان کے خاوند

بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۵﴾

قابو میں لانے والے ہو نہ متعہ اور نیوگ کرنے والے شہوت رانی کے لئے۔ پھر جن عورتوں سے تم نے فائدہ اٹھایا مہر ٹھہرا کر تو دے دو ان کو ان کے مہر جو ٹھہرایا تھا اور تم پر کچھ گناہ نہیں اس بات میں کہ جس میں تم آپس میں راضی ہو جاؤ مہر ٹھہرانے کے بعد بے شک اللہ بڑا خبردار بڑا حکمت والا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ

۲۶۔ جس کو تم میں سے مالی طاقت اتنی نہ ہو کہ وہ حفاظت میں رہنے والی عزت دار اور ایمان والی عورتوں سے نکاح کر سکے تو لونڈیوں ہی سے کر لے اپنی ایمان دار چھوکریوں میں سے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارا ایمان۔ تم آپس میں ایک ہی

(بقیہ حاشیہ) حالت کفر میں موجود ہوں ان کا تعلقِ نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اور وہ عورتیں بھی مراد ہیں جن کو مہر دے چکے۔

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۔ اللہ کا تحریری حکم ہے کہ مذکورہ عورات سے نکاح نہ کریں اور یہ عورتیں بھی حرام ہیں (۱) پھوپھی اور بھتیجی اور (۲) خالہ اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں (۳) لعان والی مرد پر کبھی حلال نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ واقعی ثبوت نہ ہو جائے (۴) **حُرّہ** پر کنیز (۵) باوجود طاقت **حُرّہ** کے کنیز سے نکاح کرنا (۶) غیر کی معتدّہ سے۔

اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ۔ مذکورہ عورات کے سوا سب حلال ہیں۔

تَبْتَغُوْا ۔ ایجاب قبول ہو۔

اَمْوَال ۔ مہر ہو۔

مُحْصِنِيْنَ ۔ نکاح کی ہوں۔ متعہ کی داشتہ وخواص ورنڈی و بے نکاحی نہ ہوں۔

فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ یعنی مہر کی مقدار میاں بیوی گھٹا بڑھا لیں تو مضائقہ نہیں۔

آیت نمبر ۲۶۔ طَوْلًا ۔ قدرت۔ طاقت۔

بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۶﴾ ع

ہوتو اُن سے نکاح کرلو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور اُن کو اُن کے مہر دے دو دستور کے مطابق حفاظت میں لانے (کے لئے) متعہ اور زنا اور نیوگ کرنے والی نہ ہوں چوری کا نکاح اور چھپی دوستی کرنے والی نہ ہوں۔ جب وہ قید نکاح میں آ گئیں یا اسلام لائیں اور فاحشہ کا وقوع ان سے ہو تو ان کو بیبیوں کی آدھی سزا دی جائے۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جو تم میں سے زنا میں مبتلا ہونے کا ڈر رکھتا ہو اور اگر تم صبر کرو تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اللہ بڑا ڈھانپنے والا سچی محنتوں کا بدلا دینے والا ہے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اللہ چاہتا ہے (کہ) تم سے کھول کھول کر بیان کر دے اور تم کو کامیابی کے راستوں پر چلائے ان لوگوں کے رستے پر جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں اور تم پر رجوع برحمت فرمائے اور اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ

۲۸۔ اور اللہ تو چاہتا ہے کہ مہربانی سے تم پر متوجہ

(بقیہ حاشیہ) بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۔ آقا بیوی اور لونڈی سب آدم ہی کی اولاد ہیں۔ اللہ کو ایمان وصلاحیت پسند ہے۔ وَلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۔ بدچلن خانگیوں کی طرح چھپی یاری کرنے والیاں نہ ہوں۔ نکاح میں گواہ ہوں۔ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ الخ۔ کیونکہ کنیزوں کو نصف سزا دی جائے بہ نسبت بیبیوں کے۔ اَلْعَنَتَ ۔ تکلیف ومحنت۔

وَاَنْ تَصْبِرُوْا کیونکہ مالک کی اولاد لونڈی۔ غلام کہلائے گی۔

آیت نمبر ۲۷۔ سُنَنَ ۔ چلن۔ طریقہ۔

الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿٢٨﴾

ہومگر خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے لوگ چاہتے ہیں کہ تم راہِ راست سے بہت دور جا پڑو۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿٢٩﴾

۲۹۔اللہ یہ بھی چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان کمزور ہی پیدا کیا گیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۟ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٣٠﴾

۳۰۔اے ایماندارو! ایک دوسرے کا مال آپس میں نہ کھا جایا کرو ناجائز طور پر مگر تمہاری آپس کی رضامندی سے خرید وفروخت ہو اور خودکشی نہ کرو بے شک اللہ سچی کوشش کا تمہیں بدلا دینے والا ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣١﴾

۳۱۔اور جو ویسا کرے گا ظلم و زیادتی سے تو ہم اس کو آگ میں پہنچا دیں گے اور یہ کام اللہ پر بہت سہل ہے۔

آیت نمبر ۲۸۔ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ ۔ بدکار ۔ لُچّے ۔ خواہشِ جماع رکھنے والے (۲) طمع (۳) غضب (۴) بزدلی وجبن (۵) حرص ۔ خلاف وضع فطری۔

آیت نمبر ۲۹۔ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۔ وسعت وآسانی کی گئی۔

ضَعِيْفًا ۔یعنی وہ سخت بوجھوں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

آیت نمبر ۳۰۔ عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۔ تَرَاضٍ دھوکہ سے نہیں ہوتی اور کچھ جائز نفع مل جائے تو کچھ حرج نہیں ۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۔ اَکلِ مالِ حرام سے مراد ہے۔ ناحق مال کھانا ہی قتلِ نفس ہے اور آپس میں نہ لڑو بھی مراد ہے۔ اَنْفُسَكُمْ سے اہلِ ملّت ۔جنسِ انسانی ۔نہ مارو ۔نہ مال کھا جاؤ غیر کا کیونکہ دھوکے اور ظلم سے دوسرے کا مال کھانا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔ ہر قسم کی خیانت ۔ چوری ۔ رشوت ۔ جھوٹے اشتہار ۔ ناقص مال پورے داموں پر بیچنا ۔ رہ زنی ۔ قمار بازی ۔ جھوٹے نیلام وغیرہ لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ میں داخل ہیں۔

آیت نمبر ۳۱۔ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا کیونکہ وہ عذاب دے گا ۔ جامع جمیع صفاتِ کمال ہے محض رحیم ہی نہیں ۔

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبَآٮِٕرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَنُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلًا كَرِيۡمًا ۳۲

۳۲۔تم بڑے گناہوں سے ایک جانب رہو گے جن کی تم کو ممانعت کی گئی ہے تو ہم تم سے دور کر دیں گے تمہارے گناہ اور تم کو عزت دار مقام میں داخل کریں گے۔

وَلَا تَتَمَنَّوۡا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعۡضَكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ‌ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا اكۡتَسَبُوۡا‌ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا اكۡتَسَبۡنَ‌ؕ وَسۡـَٔلُوا اللّٰهَ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ۳۳

۳۳۔اور تم ہوس اور جھوٹی تمنا نہ کرو اس کی کہ اللہ نے دی تم میں ایک کو دوسرے پر فضیلت۔ مردوں کے لئے اُن کا حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لئے اُن کا حصہ ہے جو انہوں نے کمایا۔اور اللہ کا فضل مانگتے رہو اللہ سے۔بے شک اللہ ہر ایک چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔

وَلِكُلٍّ جَعَلۡنَا مَوَالِىَ مِمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ عَقَدَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ فَاٰتُوۡهُمۡ نَصِيۡبَهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدًا ۳۴ ع

۳۴۔اور ہر ایک کے لئے ہم نے ولی اور وارث مقرر کر دیئے ہیں اُس مال میں سے جو ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں۔اور تم نے جس سے عہد و اقرار مضبوط کر لیا ہو تو اُن کو اُن کا حصہ دے دو۔ بے شک اللہ ہر ایک شَے کا گواہ ہے اور ہر ایک شَے اُس کے پیش نظر ہے۔ ع ۸/۲

آیت نمبر۳۲۔ تَجۡتَنِبُوۡا كَبَآٮِٕرَ ۔ ہر نافرمانی کا ابتدا صغیرہ اور انتہاء کبیرہ ہوگا۔

نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ ۔ابتداءِ کارروائی انتہائی سے بچ جائے تو معاف ہو جائے گی یعنی کبیرہ **خشیة اللّٰه** سے چھوڑ دیں تو صغیرہ جو مبادی ہیں معاف ہو جاتے ہیں۔

آیت نمبر۳۳۔ وَلَا تَتَمَنَّوۡا ۔ایسی آرزوئیں جن کا نتیجہ کچھ نہ ہو نہ کرو۔

وَلِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ ۔دین دنیا کے امور میں سے عورتوں کو بھی حصہ ہے۔

بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ۔کس کو بڑائی دینا چاہئے اور کس کو کم درجہ پر رکھنا چاہئے۔سب اللہ ہی جانتا ہے۔

آیت نمبر۳۴۔ مَوَالِىَ ۔وارث،حق دار۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

۳۵۔ مرد مہتمم اور حاکم ہیں عورتوں پر اس وجہ سے کہ اللہ نے بزرگی دی ہے مردوں کو عورتوں پر اور اس وجہ سے بھی کہ مردوں نے مال خرچ کئے ہیں۔ تو سنوار والی نیک بیبیاں کہا مانتی ہیں، فرمانبردار ہیں، ادب والی ہیں۔ حفاظت رکھتی ہیں پیٹھ پیچھے تنہائی میں اللہ کی حفاظت سے، اور جن عورتوں کی شرارت اور نافرمانی کا تم کو اندیشہ ہو تو ان کو سمجھا دو اور جدا کر دو ان کو ہم بستری سے اور ان کو مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو ان پر الزام کی راہ نہ ڈھونڈو۔ بے شک اللہ بلند مرتبہ والا بڑی شان والا ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور اگر تم کو اندیشہ ہو میاں بی بی کے آپس میں جھگڑے فساد کا تو ٹھہرا لو، کھڑا کرو، ایک پنچ مرد کے گھر والوں میں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں میں سے اگر یہ دونوں صلاح اور ملاپ کرا دینا چاہیں گے تو اللہ توفیق دے دے گا میاں بی بی میں (ملاپ کی)۔ بے شک اللہ بڑا جاننے والا خبردار ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا

۳۷۔ اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ

آیت نمبر ۳۵۔ قَوّٰمُوْنَ ۔ مؤدّب۔ معلّم۔ منتظم۔ گھر اور مال اور بیبیوں اور عزت و آبرو کے۔

قٰنِتٰتٌ ۔ فرمانبردار۔ حکم ماننے والیاں۔

نُشُوْزَ ۔ بدمزاجی۔

فِي الْمَضَاجِعِ بسترے سے جدا کرنا نہ گھر سے نکال دینا جیسے بعض جہلاء کرتے ہیں۔

وَاضْرِبُوْهُنَّ ۔ بہت نرمی سے مارے۔

آیت نمبر ۳۷۔ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ ۔ عبودیت چار قسم کی ہے۔ (۱) **اَلْوَفَاءُ بِالْعُهُوْدِ** (۲) **وَالرِّضَاءُ بِالْمَوْجُوْدِ**

وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ﴿۳۷﴾

کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ رشتہ داروں اور یتیموں اور بے کسوں اور قرابت دار پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں اور پاس بیٹھنے والے رفیقوں اور بیبیوں اور مسافروں اور غلام باندیوں اور جانوروں کے ساتھ جو تمہارے قبضہ میں ہوں نیک سلوک کرو۔ بے شک اللہ اُن کو دوست نہیں رکھتا جو اِتراتے اور بڑائی مارتے پھرتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کرنے کو کہتے ہیں اور اللہ نے اُن کو جو کچھ اپنی مہربانی سے دیا ہے اُسے چھپاتے ہیں اور ہم نے تیار کر رکھا ہے حق چھپانے والوں کے لئے ذلّت کا عذاب۔

(بقیہ حاشیہ) (۳) **اَلْحِفْظُ لِلْحُدُوْد** (۴) **وَالصَّبْرُ عَلَی الْمَفْقُوْد** وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا **الآیۃ (النّساء:۳۷)**۔اس آیت میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بلکہ حقوق ماسوی الانسان کا سب کا بیان ہے کیونکہ انسان ان سات حالتوں سے باہر نہیں نکل سکتا اسی طرح وہ حیوان بھی جو انسان کے ساتھ رہتا ہے۔

وَالْجَارِ الْجُنُبِ۔ **جَارِ الْجُنُب** میں مذہب کی قید نہیں۔ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ ۔ کلاس فیلو۔ہم پیشہ۔رفیق سفر۔ایک کارخانہ والے یا محکمہ والے۔خاص کمپنیوں اور کمیٹیوں کے لوگ وغیرہ سب مراد ہیں۔ **مُخْتَالًا** ۔خود پسند۔

فَخُوْرًا ۔ بڑا شیخی باز۔یعنی اپنی بڑائی اور بزرگی کے نشہ میں مغرور ہو کر ظلم اور سختی نہ کرے بلکہ اللہ کے **عُلُوّ** اور کبریائی کو یاد کرے اور دیکھے کہ وہ کیسا حلیم وغفور الرحیم ہے۔

آیت نمبر ۳۸۔ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۔ بخل کی ایک قسم **شُحّ** ہے جو دوسرے کے دینے کو بھی ناپسند کرتا ہے اور وہ ذلّت میں گرفتار رہتا ہے۔

عَذَابًا مُّهِيْنًا ۔ذلیل ورسوا کرنے والا عذاب۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۹﴾

۳۹۔(اور اترانے والے اور بڑائی مارنے والے وہ بھی ہیں) جولوگوں کو دکھانے کے لئے اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور اللہ کو نہیں مانتے اور نہ روزِ قیامت اور مرے بعد جی اٹھنے کو۔اور جس کا ساتھ بیٹھنے والا یار شیطان ہو وہ کیا ہی بُرا ساتھی ہے۔

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

۴۰۔اور اُن کا کیا خرابا ہوتا، (کیا بگڑتا) اگر وہ اللہ کو مان لیتے اور مر کر روزِ آخرت میں جینے کو، اور اس میں سے خرچ کرتے جو اللہ نے ان کو دیا ہے اور اللہ اُن کے حال کا بڑا جاننے والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۱﴾

۴۱۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور کسی کی ذرّہ برابر نیکی ہو تو اس کو بہت بڑھاتا ہے اور اپنی خاص مہربانی سے اس کو بڑا ثواب دیتا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۲﴾

۴۲۔پھر کیا حال ہوگا جب لائیں گے ہم اور بلائیں گے ہر ایک جماعت میں سے ایک گواہ اور تجھ کو لائیں گے اور بلائیں گے ان لوگوں پر گواہ بنا کر۔

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ

۴۳۔اُس دن آرزو کریں گے وہ لوگ جنہوں نے حق چھپایا اور رسول کی نافرمانی کی کاش وہ زمین میں ملا دئے جائیں حالانکہ اللہ سے کوئی

آیت نمبر ۳۹۔ مَنْ يَّكُنْ ۔ جس کا ہو۔
قَرِيْنًا ۔ پاس بیٹھنے والا۔ یار و رفیق۔
آیت نمبر ۴۱۔ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۔ ذرّہ عربی زبان میں لال چیونٹی کو کہتے ہیں اور مثقال اس کے سر کو بھی۔
آیت نمبر ۴۲۔ بِشَهِيْدٍ ۔ رسول گواہ۔
آیت نمبر ۴۳۔ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۔ یعنی ان کا نام و نشان نہ رہے۔

وَلَا يَكۡتُمُوۡنَ اللّٰهَ حَدِيۡثًا ﴿٤٢﴾ ع

بات چھپا نہ سکیں گے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡتُمۡ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىۡ سَبِيۡلٍ حَتّٰى تَغۡتَسِلُوۡا ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا ﴿٤٤﴾

۴۴۔اے ایمان دارو جب تم نشہ کی حالت میں ہوتو نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک کہ تم سمجھو جو تم کہتے ہو اور نہ جب کہ نہانے کی حاجت ہو مگر جو مسافر ہو۔ ہاں جب تم نہالو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی آوے جائے ضرور سے یا ہم صحبت ہو عورتوں سے اور پانی میسر نہ آوے تم کو تو ارادہ کرو پاک مٹی کا پھر مَل لو اپنے چہرے اور ہاتھ۔ بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا بڑا قصوروں کا ڈھانپنے والا ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَضِلُّوا السَّبِيۡلَ ؕ ﴿٤٥﴾

۴۵۔کیا تم نے اُن کو نہیں دیکھا جنہیں کچھ حصہ کتاب کا ملا ہے[1] وہ گمراہی کو خریدتے ہیں اور یہی چاہتے ہیں کہ تم بھی سیدھی راہ سے بھٹک جاؤ۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِكُمۡ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

۴۶۔اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور

---

[1] تھوڑا سا پڑھے ہوتے ہیں کامل علم نہیں رکھتے۔

آیت نمبر۴۴۔ لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ ۔ یعنی مسجد کو نہ جاؤ۔ نماز نہ پڑھو۔

وَاَنۡتُمۡ سُكٰرٰى ۔شراب۔افیون۔بھنگ۔دھتورہ۔وغیرہ کا نشہ اور خواہ مرض یا غلبہ نیند یا حاجت غسل ہو تو جب تک غسل نہ کرلو مسجد میں نہ جاؤ۔ یہاں صلٰوۃ سے مراد مسجد ہے۔ مظرُوف سے ظرف مراد ہے۔ قرینہ عَابِرِىۡ سَبِيۡلٍ ہے۔ سفر کی حالت میں تیمّم سے بجائے غسل کے نماز ہوسکتی ہے جیسے آگے آتا ہے۔

وَلَا جُنُبًا ۔جنابت کی حالت میں بھی مسجد نہ جاؤ۔ نماز نہ پڑھو۔ لَا جُنُبًا کا عطف لَا تَقۡرَبُوا پر معلوم ہوتا ہے

حَتّٰى تَغۡتَسِلُوۡا ۔مسجد میں جاؤ۔ نماز پڑھو۔

فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا ۔یعنی تیمّم کرلو۔

وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿٤٦﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٤٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ

اللہ ہی حمایت کے لئے بس ہے اور مددگار بس ہے۔

۴۷۔ یہودیوں میں سے بعض لوگ ایسے ہیں کہ الفاظ کو اُن کی جگہ سے پھیر دیتے ہیں اور بظاہر کہتے ہیں کہ ہم نے سنا۔ دل میں ہمارے نافرمانی کی نیت ہے، اور سن، نہ سنایا جاوے تو۔ اور **رَاعِنَا** اپنی زبانوں کو موڑ موڑ کر اور دین میں طعنہ مارنے کے طور پر کہتے ہیں۔ اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور مانا اور آپ سنئے اور نگاہ فرمائیے ہماری طرف تو ان کے حق میں بہتر اور پائدار ہوتا[۱] لیکن اللہ نے اُن کے کفر کے سبب سے اُن کو دربدر کر دیا تو وہ مانیں گے نہیں مگر تھوڑے سے۔

۴۸۔ اے اہل کتاب! مان لو جو ہم نے اتارا (قرآن شریف کو) تصدیق کرنے والا تمہارے پاس والی چیزوں کا اس سے پہلے کہ ہم تمہارے (بڑے آدمیوں کو مٹا دیں) تمہارے منہ بگاڑ دیں پھر پھیر دیں تم کو تمہاری پشتوں کی طرف یا

---

۱ نیک بات تھی سیدھی تھی۔

آیت نمبر ۴۷۔ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ ۔ لفظوں کے معنی بگاڑ دیتے ہیں۔ بے محل کر دیتے ہیں۔ تفسیر بالرّائے کرتے ہیں۔

رَاعِنَا ۔ بجائے اُنْظُرْنَا کے۔ دیکھو حاشیہ رکوع نمبر ۱۳ سورۂ بقرہ۔

وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ۔ ذوالوجوہ لفظ کی اصلاح کی گئی ہے۔ تقیہ کرتے وقت شیعہ اس کا لحاظ ضرور رکھیں۔

آیت نمبر ۴۸۔ فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ ۔ یعنی ایسی مار پڑے کہ تم دُم دبا کر الٹے بھاگو یا بڑے ہوں تو غریب بنا دیں گے۔

اَلسَّبْت ۔ عید و ہفتہ کا دن۔ یہود ارشادِ خداوندی نہ سن کر ایسے ذلیل ہوئے کہ قوموں کے ہاتھ میں بندر بن گئے۔ قومیں جیسا چاہتی ہیں نچاتی ہیں۔

وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۸﴾

ہم اُن پر لعنت کریں جیسے ہم نے لعنت کی آرام کے دن والوں پر اور اللہ کا کام واقع شدہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۹﴾

۴۹۔ بے شک اللہ یہ قصور نہیں معاف کرتا کہ کسی کو اُس کے برابر سمجھا جائے، اُس کا شریک کیا جائے اور معاف کر دیتا ہے اس کے سوائے نیچے کے گناہ (سب قصور) جس کو چاہے اور جس نے اللہ کا شریک کیا تو اس نے گناہ کا بڑا طوفان باندھا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۵۰﴾

۵۰۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کو آپ ہی پاک و مقدس بتاتے ہیں۔ ہاں اللہ مقدس بناتا ہے جسے چاہے اور وہ تاگے برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ كَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۱﴾ ع

۵۱۔ دیکھو کیسے باندھ رہے ہیں اللہ پر جھوٹے بہتان کھلے کھلے گناہ کے لئے اتنا ہی بس ہے۔

ع ۷/۸

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ وَ يَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۲﴾

۵۲۔ کیا تمہیں علم نہیں اُن لوگوں کا جن کو کتاب کا کچھ تھوڑا حصہ ملا ہے وہ مانتے ہیں، دھوکہ باز گنڈہ فلیتے کرنے والے اور بتوں کو اور حد سے باہر نکلنے والے شیطان کو اور کافروں کے لئے کہتے ہیں کہ یہ ہی لوگ ایمان داروں سے زیادہ سمجھ دار ہیں اور راہ پانے والے ہیں۔

آیت نمبر ۵۲۔ فَتِيْلًا ۔ تاگہ برابر۔ ذرہ بھی۔ دو انگلیوں کو ملا کر ملیں اس سے جو میل نکلے اسے بھی فَتِيْل کہتے ہیں۔

آیت نمبر ۵۴۔ بِالْجِبْتِ ۔ بُت بے گھڑا ہوا۔ دھوکہ دینا۔

وَ الطَّاغُوْتِ ۔ شیطان۔ سرکش۔ حد سے بڑھا ہوا۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾

۵۲۔ یہ ہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے در بدر کر دیا اور اللہ جس پر لعنت کرے تو تم اُس کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے کبھی۔

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾

۵۳۔ کیا اُن کا سلطنت میں کچھ حصہ ہے کہ یہ نہ دیں گے لوگوں کو ذرّہ سا۔

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾

۵۴۔ یا جلے مرتے ہیں لوگوں سے اُس مال پر کہ اللہ نے دیا ہے اُن کو مہربانی سے۔ بے شک ہم نے تو ابراہیم کے خاندان میں کتاب اور دانائی دی ہے اور بڑی بھاری سلطنت بھی دی ہے۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾

۵۵۔ پھر لوگوں میں سے کسی نے تو اُس کتاب کو مان لیا اور کوئی اُس سے رُک رہا اور اُس کے لئے دہکتی ہوئی جہنم کی آگ بس ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾

۵۶۔ بے شک جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم آگے اُن کو آگ میں ڈالیں گے جب اُن کے پوست جل بُھن جائیں گے تو ہم اُن کے پوست اور بدل دیں گے تا کہ وہ عذاب چکھتے رہیں بے شک اللہ بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾

۵۷۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے تو ہم اُن کو قریب ہی داخل کریں گے باغوں میں جن میں بہہ رہی ہیں نہریں اور وہ اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اُن کے لئے اُن باغوں میں جوڑ والے ہیں بڑے پاکیزہ ستھرے (یا عورتیں ہیں) اور ہم ان کو داخل کریں گے دراز ٹھنڈے سایوں میں۔

آیت نمبر ۵۳۔ نَقِيْرًا۔ ذرّہ۔ کھجور کی گٹھلی پر جو نقطہ ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۵۷۔ ظِلًّا ظَلِيْلًا۔ گہری چھاؤں۔ لمبے سائے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۵۹﴾

۵۹۔ بے شک اللہ حکم دیتا ہے تم کو کہ امانات الٰہی مستحقوں کو دو اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو اللہ تم کو کیا ہی اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے بے شک اللہ بڑا سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۶۰﴾ ع ۹ / ۵

۶۰۔ (شریعت کے خلاف حکم دیتے ہیں تو حکم ہوا) اے ایماندارو! اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانو اور اُن کا جو تم میں سے حکومت والے ہوں پھر اگر جھگڑو کسی امر میں تو اُس کو قرآن اور سنت سے ملا لیا کرو جب تم اللہ کو مانتے ہو اور روز آخرت کو۔ یہ بہت بہتر ہے اور انجام بخیر ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ

۶۱۔ کیا تجھے معلوم نہیں ہوا اُن لوگوں کا حال جو زعم تو یہ کرتے ہیں کہ وہ مان چکے اُس کلام کو جو تجھ پر اترا اور جو تجھ سے پہلے اترا اور چاہتے یہ ہیں کہ مقدمہ لے جائیں حد سے باہر نکلنے والے شیطان کی طرف

آیت نمبر ۵۹۔ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۔ مثلاً اللہ کی مخلوق اس کے سپرد کرو جو اس کے اہل ہوں۔ کمیٹیوں کے ممبروں کا انتخاب سمجھ کر کرو۔

تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۔ بعض حُکّام شریعت کے خلاف حکم دیتے ہیں تو حکم ہوا۔

آیت نمبر ۶۰۔ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۔ حاکمِ وقت نوعِ انسانی بلا قید مذہب و ملّت۔ یا امام و پیشوائے مذہبی جیسا رُسُلٌ مِّنْكُمْ (الانعام:۱۳۱) کو دیکھو کہ یہاں مراد **مِنَ النَّاسِ** ہے یعنی بنی نوع میں سے کوئی حاکم ہو اس کی اطاعت کرو اور اپنی قوم کا ہو تو وہ افضل ہے۔

وَاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۔ تأویل ۔ حقیقت الحال۔ انجام کار۔ بات کا مطلب یا کام کی بات۔

آیت نمبر ۶۱۔ يَزْعُمُوْنَ ۔ زعم کرتے ہیں۔ دعویٰ کرتے ہیں۔

اَلطَّاغُوْتِ ۔ سرکش۔ شیطان۔ حد سے بڑھا ہوا۔ گمراہ۔ بے ایمان۔ اور یہاں **اَلطَّاغُوْت** سے مراد کعب ابن اشرف یہودی منافق ہے۔ جو مشرکوں کو مومنوں سے **اَهْدٰى** بتاتا تھا۔

وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۶۱﴾

حالانکہ وہ لوگ حکم دئے گئے ہیں کہ اُس کا کفر کریں اور انکار کریں اور الشیطان چاہتا ہے کہ اُن کو راہ سے بھٹکا کر دور دراز گمراہی میں ڈال دے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۲﴾ۚ

۶۲۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ نے اتارا ہے اور رسول کی جانب[۱] تم منافقوں کو دیکھتے ہو کہ وہ بہت رکتے ہیں تجھ سے۔

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖۗ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۳﴾

۶۳۔ پھر کیا ہو گا جب اُن پر آ پڑے گی کوئی مصیبت اُن کی بداعمالیوں کی وجہ سے جو وہ کر چکے ہیں پھر تیرے پاس وہ اللہ کی قسمیں کھاتے آئیں گے کہ ہماری تو کچھ غرض نہیں تھی مگر نیکی اور موافقت ہی کرنا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ﴿۶۴﴾

۶۴۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے تم اُن سے منہ پھیر لو پھر اُن کو خیر خواہی کی بات بتا دو اور اُن سے ایسی بات کہو کہ اُن کے دلوں میں اثر کرے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ

۶۵۔ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی واسطے کہ ان کا کہا مانا جاوے اللہ کے حکم سے اور کاش یہ لوگ (منافق یا منکر) جب انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا تیرے پاس آ جاتے پھر اللہ سے مغفرت

---

[۱] یعنی رسول کی پیروی کرو۔

آیت نمبر ۶۲۔ یَصُدُّوْنَ۔ رُکتے ہیں۔ اڑتے ہیں۔ صُدُوْدًا۔ بہت رکنا۔

آیت نمبر ۶۴۔ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا دل میں چبھتی اور اثر کرتی بات۔

آیت نمبر ۶۵۔ لِيُطَاعَ۔ البتہ ان کا حکم مانیں۔

لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٥﴾

طلب کرتے اور رسول بھی اُن کے لئے معافی چاہتا[1] تو وہ ضرور پاتے اللہ کو رجوع برحمت فرمانے والا اور سچی کوشش کا بدلہ دینے والا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٦﴾

٦٦۔اور کوئی بات نہیں قسم ہے تیرے رب کی! یہ کبھی ایمان دار نہ ہوں گے جب تک تجھ کو حاکم نہ بنائیں اُن جھگڑوں میں جو اُن کے آپس میں ہوتے رہتے ہیں پھر نہ پاویں وہ لوگ اپنے دل میں کسی طرح ہرج و تنگ دلی تیرے فیصلہ سے اور اُس کو فدائیانہ رنگ میں قبول کرلیں۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٧﴾ۙ

٦٧۔اور اگر اُن کو ہم تحریری حکم دے دیتے کہ تم اپنی جانوں کو ہلاک کر ڈالو یا تم اپنے وطن یا گھر بار سے چلے جاؤ تو وہ ایسا کبھی نہ کرتے مگر ہاں تھوڑے سے۔اُن میں کے اگر وہ اتنا بھی کریں جس کی اُن کو نصیحت کی جاتی ہے تو اُن کے حق میں یہ بھی بہت ہے اس وجہ سے مضبوطی کے ساتھ دین میں جمے رہیں گے۔

---

[1] ان کی شفاعت کرتا۔

(بقیہ حاشیہ) وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ ۔یہ آیت خاص شفاعت کی ہے۔

آیت نمبر ٦٦۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔جو رسول خدا ﷺ کے فرمانے کے موافق نہیں چلا وہ مومن نہیں۔

حَرَجًا ۔تکلیف۔رنج۔غصّہ۔تردّد۔

وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔اور مان لیں عاشقانہ رنگ میں۔

آیت نمبر ٦٧۔ مَا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۔یعنی اللہ کے حکم پر جان دیتے۔گھر بار چھوڑتے۔ دوستوں کو رشتہ داروں کو مار ڈالتے۔

اَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۔دین و ایمان کی بڑی مضبوطی تھی۔

وَّ اِذًا لَّاٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنۡ لَّدُنَّاۤ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۞

۶۸۔اور اِس صورت میں دیں گے ہم اُن کو اپنے پاس سے بہتر سے بہتر بدلہ۔

وَّلَهَدَيۡنٰهُمۡ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ۞

۶۹۔ اور نتیجہ یہ کہ ہم اُن کو سیدھی راہ چلائیں گے استقامت کی۔

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا ۞

۷۰۔اور جو اللہ و رسول کی اطاعت کرتا ہے تو وہ منعم علیہ جماعت کے ساتھ ہے یعنی نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہے اور یہ لوگ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

ذٰلِكَ الۡفَضۡلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيۡمًا ۞ ع ۱۱

۷۱۔ یہ اللہ کا فضل ہے (جس کو ایسے رفیق ملیں) اور اللہ ہی بخوبی جانتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا خُذُوۡا حِذۡرَكُمۡ فَانۡفِرُوۡا ثُبَاتٍ اَوِ انۡفِرُوۡا جَمِيۡعًا ۞

۷۲۔اے ایمان والو! چوکس ہوشیار رہا کرو اپنے بچاؤ کا سامان ساتھ رکھا کرو پھر ٹکڑی ٹکڑی چھوٹی چھوٹی جماعت کے ساتھ چلو یا عظیم الشان لشکر کے ساتھ چلو۔

وَاِنَّ مِنۡكُمۡ لَمَنۡ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنۡ

۷۳۔اور تم میں بعض بعض ایسا بھی ہے جو ضرور دیر

آیت نمبر۶۸۔ اِذًا۔اس وقت۔

آیت نمبر۷۰۔ حَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا۔ان رفیقوں سے بھی کوئی بہتر ہوسکتا ہے۔

آیت نمبر۷۱۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيۡمًا۔ كَفٰى۔کافی ہے۔

آیت نمبر۷۲۔ خُذُوۡا حِذۡرَكُمۡ۔ ہتھیار لو۔ چوکس ہوشیار رہو اور اسراف و بخل سے بچو۔کلام بے جا اور سکوت بے جا اور ہر ایک عمل بد سے بچو۔خلاصہ یہ کہ **لَا تُسۡرِفُوۡا وَاحۡذَرُوۡا مِنَ الۡاِسۡرَافِ۔**

فَانۡفِرُوۡا ثُبَاتٍ ۔ **ثُبَات** الگ الگ، جماعت جماعت۔ثابت قدم و مضبوط رہ کر نیکیوں کو کرو اور اس کو نبھاؤ۔فَانۡفِرُوۡا نکلو۔جاؤ۔

آیت نمبر۷۳۔ لَيُبَطِّئَنَّ۔اور دیر لگاتا ہے۔اور سستی کرتا ہے یعنی کار خیر کے لئے نکلنے میں۔اور نماز اور

اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَالَ قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ اِذۡ لَمۡ اَكُنۡ مَّعَهُمۡ شَهِيۡدًا ﴿۷۳﴾

لگاتا ہے پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آ پڑے تو (یعنی منافق پیچھے رہا ہوا) کہنے لگے کہ اللہ نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ میں مصیبت زدوں کے ساتھ موجود نہ تھا۔

وَلَئِنۡ اَصَابَكُمۡ فَضۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوۡلَنَّ كَاَنۡ لَّمۡ تَكُنۡۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيۡتَنِیۡ كُنۡتُ مَعَهُمۡ فَاَفُوۡزَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ﴿۷۴﴾

۷۴۔اور اگر تم کو اللہ کی طرف سے کچھ مال، دولت اور خیر پہنچے تو لگا کہنے (ایسی بات) جیسے تم میں اور اُس میں کچھ دوستی تھی ہی نہیں کہ اچھا ہوتا جو میں اُن کے ساتھ ہوتا اور بڑی کامیابی حاصل کرتا۔

فَلۡيُقَاتِلۡ فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ يَشۡرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا بِالۡاٰخِرَةِ ؕ وَمَنۡ يُّقَاتِلۡ فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَيُقۡتَلۡ اَوۡ يَغۡلِبۡ فَسَوۡفَ نُؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۷۵﴾

۷۵۔تو چاہیے کہ لڑیں اللہ کی راہ میں وہ لوگ جنہوں نے دنیا کی زندگی آخرت کے عوض بیچ ڈالی۔ اور جو اللہ کی راہ میں لڑے اور مارا جاوے یا غالب[۱] ہو تو ہم اُس کو آگے بڑا ثواب دیں گے۔

وَمَا لَكُمۡ لَا تُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالۡوِلۡدَانِ الَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا

۷۶۔تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں اُن کی نجات کے لئے جو کمزور ہیں مرد اور عورت اور بچے ہیں جو کہتے ہیں[۲] اے اللہ! ہم کو اِس شہر کے ظالم آدمیوں سے بچا اور بنا ہمارے

۱ فتح پائے۔ ۲ دعائیں مانگ رہے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) جہاد اور نیک کاموں کے کرنے میں۔

شَهِيۡدًا ۔حاضر۔موجود۔

آیت نمبر۷۵۔ يَشۡرُوۡنَ ۔ بیچتے ہیں۔

آیت نمبر۷۶۔ وَمَا لَكُمۡ ۔ یہاں وجہ جہاد اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے اور نصاریٰ کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور پھیلایا گیا ہے۔

يَقُوۡلُوۡنَ ۔یعنی دعائیں مانگتے ہیں رَبَّنَا اَخۡرِجۡنَا ۔

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۶﴾

لئے اپنی طرف سے کوئی حمایتی اور اپنے پاس ہی کا ایک بڑا مددگار۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۷﴾ ع

۷۷۔ جو ایماندار ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہی رہتے ہیں اور جو حق پوش کافر ہیں وہ سرکش شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے ساتھیوں سے جنگ کرو (اور جان رکھو کہ) بے شک شیطان کی جنگ کمزور ہوتی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى

۷۸۔ کیا تمہیں معلوم نہیں اُن لوگوں کا حال جن کو کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رہو اور نماز کو ٹھیک درست رکھو، اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ پھر جب اُن پر جنگ کرنا ضروری ہوا تو یکا یک اُن میں سے ایک فریق لوگوں سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرنا چاہئے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اور کہنے لگا اے ہمارے رب! تو نے ہم پر کیوں ڈالا اور فرض کیا جنگ کرنا ہم کو کیوں نہ جینے دیا تھوڑے دنوں ۔ تم جواب دو کہ دنیا کا فائدہ تھوڑا ہی سا ہے اور انجام کار ہی بہتر ہے

(بقیہ حاشیہ) اَلظَّالِمِ اَهْلُهَا ۔ اہل اسلام پر جہاد فرض ہونے کی وجہ بیان فرمائی ہے۔

آیت نمبر ۷۷۔ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ ۔ شریروں مفسدوں کی حمایت میں۔

كَيْدَ الشَّيْطٰنِ ۔ جنگِ شیطان۔

آیت نمبر ۷۸۔ قِيْلَ لَهُمْ ۔ جن کو کہا گیا تھا یا جہاد کی ممانعت کی تھی۔

لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ ۔ کیوں نہ چھوڑا ہم کو۔

قَلِيْلٌ ۔ لَتّۂِ حیض و چیز کم مایہ۔

وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٨﴾

اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے اور تم پر تو کچھ بھی ظلم نہ ہوگا فتیل برابر۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٩﴾

٧٩۔ تم کہیں بھی ہو تم کو موت آ پکڑے گی گو کہ تم مضبوط گنبدوں میں ہو۔ اگر اُن کو کوئی فائدہ پہنچ جائے تو وہ کہنے لگتے ہیں کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اگر اُن کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو وہ کہنے لگتے ہیں کہ یہ تیری ہی طرف سے ہے۔ تم کہو کہ سُکھ دُکھ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے تو اس قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ بات کی سمجھ کے قریب بھی نہیں پھٹکتی۔

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ؗ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٨٠﴾

٨٠۔ تجھ کو جو کچھ بھلائی پہنچی وہ تو اللہ کی طرف سے ہے۔ اور (جو) تجھ کو کچھ برائی پہنچے وہ تیرے ہی نفس کی طرف سے ہے۔ اور ہم نے تجھ کو رسول بنا کر بھیجا لوگوں کے لئے اور اس بات پر اللہ ہی کی گواہی بس ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨١﴾

٨١۔ جس نے رسول کا حکم مانا اور اس کی اطاعت کی بے شک اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے منہ پھیرا اور رسول کی اطاعت نہ کی (تو وہ خود خراب ہوا) کچھ ہم نے تجھ کو ان پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔

آیت نمبر ٧٩۔ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ سے صرف اتنا ہی مطلب ہے کہ خیر وشر کے دو الگ الگ خدا نہیں۔

آیت نمبر ٨٠۔ فَمِنَ اللّٰهِ۔ پہلی آیت میں اور دوسری آیت میں کوئی تناقض و اختلاف نہیں کیونکہ پہلی آیت کا مقصد یہ ہے کہ وہ نیکی کو اللہ کی طرف اور دکھ کو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرتے تھے جو ان کو پہنچتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ یوں فرمایا کہ ہر ایک حالت دکھ ہو یا سکھ اس کا پہنچنا اور اس کا اجر دربارِ الٰہی سے ہوتا ہے اور عموماً سکھ کا باعث تو فضل الٰہی ہے اور دکھ کا باعث انسانی کرتوت۔ یہی دوسری آیت کا مقصد ہے۔

شَهِيْدًا۔ یعنی تجھ میں کمالات نبوت سب موجود ہیں۔

آیت نمبر ٨١۔ حَفِيْظًا۔ نگہبان۔ پہرے والا (مطلب یہ) کہ تو نے ان کی کیوں نہ حفاظت کی۔

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۚ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۲﴾

۸۲۔وہ کہتے ہیں ہم تیرے فرماں بردار ہیں پھر جب تیرے پاس سے باہر جاتے ہیں تو ایک جماعت اُن میں کی رات کو خفیہ منصوبے کرتی ہے اُس کے خلاف جو تیرے سامنے کہتی تھی اور اللہ نوٹ کر لیتا ہے اور محفوظ رکھتا ہے جو کچھ وہ راتوں کو منصوبے کرتے ہیں تو تُو اُن سے منہ پھیر لے اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھ اور اللہ ہی کارساز بس ہے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۳﴾

۸۳۔کیا وہ قرآن میں گہری فکر اور تدبر نہیں کرتے کیونکہ اگر وہ قرآن اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سا اختلاف پایا جاتا۔

آیت نمبر ۸۲۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا۔ یعنی منافقوں کے منصوبے اور غلط بیانات تجھے کچھ ضرر نہیں دیں گے۔

آیت نمبر ۸۳۔ اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ اختلاف تو وعدہ وعید میں ہوتا ہے **مگر** کثیر نہیں۔اختلاف نہ پائے جانے کے مواقع (۱) جب رسول کریم ﷺ مکہ میں تھے محکومی کی حالت تھی۔باہر تشریف لے گئے۔حاکم بنے **مگر** طرز و رنگ و ادا وہی ہے یعنی ۲۳ برس کی ترقی کے بعد بھی کلام ابتدائی کلام کی حالت سے نہ بدلا کیونکہ قرآنی سلسلہ جو رسول کریم ﷺ کا کارنامہ ہے ایک ہی سلسلہ میں ہے۔(۲) جب اُکھڑ جاہلوں سے مقابلہ تھا تو بھی وہی رنگ رہا پھر جب علمائے یہود و مجوس وغیرہ اقوام سے مباحثہ ہوا تو بھی وہی رنگ رہا۔قرآنی مباحثہ میں کہیں انکسار اور عاجزی کے الفاظ نہیں جو انسانی کمزوری اور جہالت پر دلالت کرتے ہیں۔(۳) جو اقوال جہلاء کے سامنے جن کی نظر قانونِ قدرت پر نہ تھی پیش فرمائے وہی حکمائے روشن خیال کے سامنے پیش کئے۔(۴) طبعیات و سائنس کی بہت ترقی ہوئی **مگر** نہ بدلا تو کلامِ الٰہی یعنی واقعہ ثابت شدہ نے قرآنی کسی حصہ کا ابطال نہیں کیا۔(۵) رسول کریمؐ نے جو احباب کی ترقی اور دشمنوں کے زوال کی پیشینگوئیاں فرمائی تھیں وہ پوری ہو گئیں اور ہوتی ہیں اور ہوں گی۔(۶) جھوٹے اور سچے دونوں منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں **مگر** استقلالِ اقوال اور اختلافِ اقوال اور انجام محمود و نامحمود ہو کر ان کا حق والا اور ناحق والا ہونا ثابت کرتا ہے۔(۷) کامیابی اور قبولیت عامّہ بھی حاصل ہوتی ہے۔(۸) مذاہب اور سلاطین اور ملکوں اور قوموں

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۴﴾

۸۴۔ جب اُن کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے تو اُسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اس خبر کو رسول کے پاس پہنچاتے اور اپنے افسر کے پاس تو اُس بات کی مصلحت کو معلوم کر لیتے وہ لوگ جو مصلحتوں کو معلوم کر سکتے ہیں اُن میں سے۔ اور اگر اللہ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا اور اُس کی رحمت تو سب شیطان کے مطیع ہو جاتے مگر تھوڑے سے لوگ (اللہ کے فضل سے بچ جاتے)۔

فَقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۵﴾

۸۵۔ تو لڑو اللہ کی راہ میں۔ صرف تجھی کو تکلیف دی جاتی ہے اور ایمان داروں کو بہت ترغیب دے۔ کیا عجب ہے کہ اللہ روک دے حق پوشوں کی لڑائی (یعنی تیری کوشش سے) اور اللہ کی جنگ زیادہ سخت ہے اور وہ بڑا انکیل ڈال دینے والا ہے۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ

۸۶۔ جو کوئی بھلائی کی سفارش کرے تو اس کو

(بقیہ حاشیہ) کے اختلاف سے قرآن نہیں بدلا۔ (۹) ناسخ منسوخ ثابت نہیں ہوا جس سے تجربہ اور علم اور سمجھ کا نقصان ثابت ہو اور معلوم ہو کہ انسانی کلام ہے۔ (۱۰) جو اسباب کامیابی اور عروج کے بتائے ہیں اس پر عمل درآمد سے وہ مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں اور جو **تنزّل** کے بتائے ہیں ان سے **تنزّل**۔ قرآن کے سچے متبع اور پورے عامل ہمیشہ ترقی کرتے گئے اور جب سے اس عزیز کتاب کو عملاً مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے ذلیل ہو گئے اور مَعِيْشَةً ضَنْكًا (طٰہٰ:۱۲۵) نتیجہ ملا۔

آیت نمبر ۸۴۔ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ۔ تحقیقات کرنے والے ہیں اس کی وہ تحقیقات کر لیتے۔

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ۔ یعنی رسول نہ بھیجا جاتا۔

وَرَحْمَتُهٗ۔ یعنی قرآن مجید نہ دیا جاتا۔

آیت نمبر ۸۵۔ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ تحریص تھوڑی سی ترغیب اور تحریض بہت ترغیب۔ یہ ایک بڑی پیشگوئی تھی جو چالیس سال میں پوری ہوگئی یعنی سرکش عرب اور وہاں کے یہود کا نام ونشان نہ رہا۔

آیت نمبر ۸۶۔ لَهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا۔ شفیع کو نیکی و بدی کا حصہ ملے گا۔

مِّنۡهَا ۚ وَمَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنۡ لَّهٗ كِفۡلٌ مِّنۡهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقِيۡتًا ﴿۸۶﴾

ملے گا اُس میں سے حصہ اور جو کوئی بُرائی کی سفارش کرے تو اُس کو ملے گا اُس میں کا حصہ۔ اور اللہ ہر ایک چیز کا بدلہ اور رزق دینے والا مقتدر و حافظ ہے۔

وَاِذَا حُيِّيۡتُمۡ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡهَاۤ اَوۡ رُدُّوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَسِيۡبًا ﴿۸۷﴾

۸۷۔اور جب کوئی تم کو دعا دے اور تواضع کرے یا سلام کرے کسی طرح پر، تو تم اُس کو اُس سے بہتر دعا دو، تواضع کرو اور سلام کرو یا پلٹا کر اتنا ہی کہہ دیا کرو۔ بے شک اللہ ہر ایک چیز کا حساب کرنے والا ہے۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيۡثًا ﴿۸۸﴾ ع

۸۸۔اللہ وہ پاک ذات ہے جس کے سوائے کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ تم کو ضرور جمع کرے گا قیامت کے دن جس کے ہونے میں کچھ بھی شک نہیں۔ اور اللہ کی بات سے زیادہ کس کی بات سچی ہوسکتی ہے۔

فَمَا لَكُمۡ فِى الۡمُنٰفِقِيۡنَ فِئَتَيۡنِ وَاللّٰهُ

۸۹۔تم کو کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو جماعت بن رہے ہو حالانکہ اللہ نے اُن کو

(بقیہ حاشیہ) مُقِيۡتًا ۔ قوت رکھنے والا۔

آیت نمبر ۸۹۔ فَمَا لَكُمۡ ۔ تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں (۱) جن سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوتا ہے۔ (۲) ان کی باتوں کو سمجھنے والے (۳) عام بے عقل لوگ۔ مومن کو نہیں چاہئے کہ وہ بے سمجھی سے رائے زنی کرتا پھرے اللہ اور رسول کے منشاء کے ماتحت رہنا چاہئے۔

فِئَتَيۡنِ ۔ عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی مامور من اللہ آتا ہے تو ایک جماعت اس کے ساتھ شامل ہو جاتی ہے جو کچے پکوں کا مجموعہ ہوتا ہے پھر امتیاز کے لئے مصائب آتے ہیں (۲) ان مصائب میں ماموروں اور مخلصوں کی حفاظت کی جاتی ہے جو ایک نشان ہوتا ہے (۳) بدوں قربانی کے فضل بھی نہیں ہوتا دیکھو موسیٰ علیہ السلام کو کہ يُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کثرت سے ہونے والی تھی اس لئے قربانیاں ہوئیں اور مکّہ شریف کی کنجی والے بہت کم ہیں کیونکہ ان کے خاندان میں قربانیاں نہیں ہوئیں۔

اَرۡکَسَہُمۡ بِمَا کَسَبُوۡا ؕ اَتُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ تَہۡدُوۡا مَنۡ اَضَلَّ اللّٰہُ ؕ وَمَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَلَنۡ تَجِدَ لَہٗ سَبِیۡلًا ﴿۸۹﴾

ہدایت نہیں دی الٹ دیا، نگوں سار کر دیا اُن کو اس کی سزا میں کہ انہوں نے اعمال نفاقیہ کئے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اس کو کامیابی کی راہ پر لگا دو جس کو اللہ نے ناکام کیا اور جس کو اللہ نے گمراہ کیا تو تُو اس کے لئے کوئی راستہ نہ پائے گا۔

وَدُّوۡا لَوۡ تَکۡفُرُوۡنَ کَمَا کَفَرُوۡا فَتَکُوۡنُوۡنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡہُمۡ اَوۡلِیَآءَ حَتّٰی یُہَاجِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَخُذُوۡہُمۡ وَاقۡتُلُوۡہُمۡ حَیۡثُ وَجَدۡتُّمُوۡہُمۡ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوۡا مِنۡہُمۡ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیۡرًا ﴿ۙ۹۰﴾

۹۰۔وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ تم بھی کفر کرنے لگو جیسے وہ کافر ہو گئے تو سب برابر ہو جاؤ تو تم ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ یہاں تک کہ وہ لوگ اُن باتوں کو چھوڑ دیں جو اللہ نے منع کی ہیں۔ اللہ کی راہ میں چلیں وطن چھوڑیں پھر اگر وہ منہ موڑیں اور نافرمانی کریں تو اُن کو پکڑ لو اور قتل کر دو جہاں کہیں تم اُن کو پاؤ اور اُن میں سے کسی کو دوست نہ بنانا اور نہ مددگار۔

اِلَّا الَّذِیۡنَ یَصِلُوۡنَ اِلٰی قَوۡمٍۭ بَیۡنَکُمۡ وَبَیۡنَہُمۡ مِّیۡثَاقٌ اَوۡ جَآءُوۡکُمۡ حَصِرَتۡ صُدُوۡرُہُمۡ اَنۡ یُّقَاتِلُوۡکُمۡ اَوۡ یُقَاتِلُوۡا

۹۱۔لیکن وہ لوگ جن کا تعلق اُس قوم کے ساتھ ہے جس کے ساتھ تمہارا بھی کچھ معاہدہ ہے (اُس کو نہیں پکڑ سکتے اور نہ قتل کر سکتے) یا وہ جو تمہارے پاس آئیں اس بات سے تنگ دل ہو

(بقیہ حاشیہ) بِمَا کَسَبُوۡا ۔ منافق کس طرح بنتا ہے۔اسباب نفاق یہ ہیں (۱) اللہ جَلَّ شَانُہٗ کے ساتھ وعدہ کر کے خلاف ورزی (۲) شکر نعمت کی عدم بجا آوری (۳) عدم خلوص (۴) عدم اطاعت قرآن (۵) دنیا کو دین پر مقدم سمجھنا۔ مَنۡ اَضَلَّ اللّٰہُ ۔یعنی اس کی بداعمالیوں اور بے ایمانیوں کی وجہ سے جس کو اللہ نے گمراہ کیا۔ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ ۔اللہ نے جس پر ضلالت کا حکم دیا۔فتویٰ لگایا۔

آیت نمبر۹۰۔ یُہَاجِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اور اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ آویں جب تک وہ تم سے ملیں اور صلح اور امن کی طرف مائل ہو جائیں۔

آیت نمبر۹۱۔ یَصِلُوۡنَ ۔مل رہے ہیں۔

اَوۡ یُقَاتِلُوۡا قَوۡمَہُمۡ ۔یعنی دونوں سے الگ رہنا چاہتے ہیں ان کو بھی نہ پکڑو نہ مارو۔

قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۱﴾

کر کہ نہ تو تم سے لڑیں نہ اپنی قوم سے اور اگر اللہ نے چاہا ہوتا ان کو تم پر غالب کر دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے پھر اگر تم سے ہٹے رہیں اور نہ لڑیں اور تمہاری طرف صلح رکھیں تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے اوپر کوئی موقعہ نہیں دیا۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۲﴾ ع ۱۲/۹

۹۲۔ قریب ہی تم پاؤ گے کچھ اور لوگ جو چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی۔ جب کبھی کسی شرارت اور جنگ کے سبب سے واپس کئے جاتے ہیں تو اوندھے منہ اس میں گرتے ہیں پھر اگر تم سے الگ نہ رہیں اور تم سے صلح نہ رکھیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو انہیں پکڑ لو اور مار ڈالو جہاں کہیں پاؤ۔ یہی لوگ ہیں جن کے مقابلہ میں ہم نے تمہارے لئے صریح غلبہ پیدا کر دیا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ

۹۳۔ کسی مومن کو زیبا نہیں کہ کسی مومن کو قتل کرے ہاں خطا ہو تو ہو اور جو مومن کو غلطی سے قتل کر ڈالے تو ایک مومن غلام آزاد کرے اور خون کا بدلہ بھی پہنچا دے مقتول کے وارثوں کو مگر

آیت نمبر۹۲۔ اٰخَرِيْنَ ۔ منافقوں کی دوسری قسم جو فریقین کو خوش رکھنا چاہتے ہیں۔

اَلْفِتْنَةِ ۔ تمیز و آزمائش اور سونے کو موس میں ڈال کر پکانا۔

آیت نمبر۹۳۔ قَتَلَ مُؤْمِنًا ۔ تین گناہ کئے (۱) حکم الٰہی کی خلاف ورزی (۲) اس کے منافع سے محرومی۔ (۳) اس کو بھی منافع سے محروم کیا۔

دِيَةٌ ۔ جو **دِیَّتِ مُخَفَّفَه** ہے یعنی بیس اونٹیاں دودھ والی بچے والی اور بیس حمل دار اور بیس ایک ایک برس کے بچے۔ بیس چار برس کے بچے اور بیس پانچ برس کے بچے اور مذہب حنفی میں خون بہا مسلمان کے لئے بھی دو ہزار سات سو چالیس روپیہ دینا لازم ہے۔ ایک بار نہ ہو سکے تو تین سال میں ادا کرے اور **دِیَّتِ مُغَلَّظَه** جو

اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۫ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾

مقتول کے وارث معاف کر دیں (تو خیر) پھر اگر مقتول ایسی قوم میں کا ہو جو تمہاری دشمن ہے اور وہ خود ایماندار ہو تو صرف ایک مومن غلام آزاد کرے اور اگر وہ ایسی قوم میں کا ہو کہ تم میں اور ان میں مضبوط عہد ہو تو خون بہا ضرور پہنچا دینا چاہئے مقتول کے وارثوں کو اور ایک ایماندار غلام بھی آزاد کرنا چاہئے۔ جس کو غلام آزاد کرنے کا مقدور نہ ہو تو وہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھ لے یہ اللہ کی طرف سے توبہ کا طریقہ بتایا گیا ہے اور اللہ ہی بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

۹۴۔ اور جو کوئی مار ڈالے کسی ایمان دار کو جان بوجھ کر تو اس کی جزا جہنم ہے رہ پڑے اُس میں ہمیشہ اور اُس پر اللہ غضب ناک ہوا اور اس کو دربدر کیا اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کیا۔

(بقیہ حاشیہ) **شِبْهِ عَمَد** میں دی جاتی ہے یہ ہے یعنی سو اونٹ یا ہزار اشرفیاں یا بارہ ہزار درہم۔ سو اونٹ میں سے تیس جوان، تیس قریب بہ جوانی، چالیس گابھن اونٹیاں۔ احادیث سے پانچ قسم کے قتل معلوم ہوتے ہیں ایک **عمد** جس کا قاتل مارا جانے کا اور جہنم میں جانے کا مستحق اور مقتول کی میراث سے محروم ہے۔ دوسرے قتلِ خطا جس کا قاتل ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور **دِيَّتِ مُخَفَّفَه** دے۔ تیسرے قتل **شِبْهِ بِالْعَمَد** جس کی سزا **دِيَّتِ مُغَلَّظ** ہے اور میراث سے محرومی۔ چوتھے قائم مقام قتلِ خطا جس کی سزا مثل خطاءِ قتل کے ہے۔ پانچویں۔ قتل **بِالسَّبَبْ** اس کی سزا **دِيَّت** ہے نہ کفّارہ نہ حرمان اور صرف امام شافعیؒ کے نزدیک کفّارہ اور حرمان ہے۔

آیت نمبر۹۴۔ فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ ۔ چونکہ قرآن شریف میں لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ **الخ (النّسآء: ۴۹)** موجود ہے تو آسان طریق ہے کہ شریعتِ اسلام پر غور کریں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعتِ اسلام وہ راہ ہے جس سے اسبابِ جنت وموانعِ جنت یا اسبابِ دوزخ وموانعِ دوزخ معلوم ہو جاتے ہیں۔ جب اسباب وموانع جمع ہوں تو وزن کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد ہے وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ **(الاعراف: ۹)** کیونکہ برائیاں نیکیوں کے ساتھ ہیں تو تولی جائیں گی اور غلبہ کا اعتبار ہوگا اور محض نیکی والے بغیر حساب جنت میں جاویں گے اور محض برائیوں والے بے پوچھے جہنم میں جانے والے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۵﴾

۹۵۔اے ایمان دارو! جب اللہ کی راہ میں چلو[1] تو تم پر واجب ہے کہ ہر بات کو ڈھونڈ لیا کرو اور اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس کو جو تم سے سلام علیک کرے کہ تُو تو مومن نہیں۔تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو اللہ کی یہاں بہت سی غنیمتیں ہیں۔تم ایسے ہی تھے پہلے تو اللہ نے تم پر فضل کیا تو اب چوکس ہوشیار رہا کرو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خبر دار ہے۔

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۶﴾

۹۶۔برابر نہیں ہو سکتے وہ بیٹھ رہنے والے ایمان دار جو معذور نہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اپنے جان و مال سے۔اور کوشش کرنے والوں کو فضیلت دی ہے جو اپنے مالوں جانوں سے کوشش کرتے ہیں بیٹھ رہنے والوں پر عزت اور مرتبہ میں اور ہر ایک سے نیک وعدہ اللہ نے کر رکھا ہے۔اور اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بڑے ثواب کی[2]۔

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

۹۷۔اپنی طرف سے بہت درجوں اور مغفرت

---

[1] مسافری کرو۔ [2] جہاد فرض کفایہ ہے۔

آیت نمبر ۹۵۔ فَتَبَيَّنُوْا۔ تحقیق کر لیا کرو۔ رستہ کے مشکلات، لوگوں کے اخلاق اطوار سے اچھی واقفیت حاصل کر لیا کرو۔ بہت سوچ بچار کر کام کیا کرو۔ سفر آخرت کا زیادہ خیال رکھو خطرات سے بچنے کی کوشش کرو۔
كَذٰلِكَ كُنْتُمْ ۔یعنی بے تحقیق کچھ بھی کر بیٹھتے اور دنیا کا فائدہ منظور رکھتے ہو۔

آیت نمبر ۹۶۔ الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ ۔ بیمار۔اندھے۔لنگڑے وغیرہ۔

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۷﴾ ع ۱۳/۱۰

رحمت کی۔ اور اللہ بہت ڈھانپنے والا، سچی محنت کا بدلہ دینے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۸﴾

۹۸۔ وہ لوگ جن کی فرشتے ایسی حالت میں جان نکالتے ہیں کہ وہ اپنے نفسوں پر ظلم کر رہے ہیں اُن سے فرشتے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔ وہ جواب دیں گے ہم اس ملک میں بے بس تھے۔ فرشتے کہیں گے کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ اس میں تم کسی طرف کو چلے جاتے۔ ہاں تو یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے۔

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۹﴾

۹۹۔ مگر واقعی وہ بے بس مرد اور عورتیں اور بچے جو کوئی تدبیر نہ کر سکتے ہوں اور نہ راستہ جانتے ہوں۔

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ امید ہے کہ اللہ معاف کر دے گا اُن کو اور اللہ بڑا معاف کرنے والا بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا ہے۔

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ

۱۰۱۔ اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا تو وہ زمین میں بہت کشائش پائے گا اور بڑی جگہ اور جو نکلے اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت

آیت نمبر ۹۸۔ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً ۔ بعض مقام اور چیزیں، اور آدمی اور موقع ایسے ہوتے ہیں جو غفلت میں ڈالتے، خدا کے قرب سے انسان کو ہٹاتے اور بعض اس کے بالمقابل نیکیوں اور **تَقَرُّبُ اِلَى اللّٰه** کی طرف بڑھاتے ہیں اس لئے تبدیل اور ہجرت کی ضرورت ہے۔

فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۔ جس ملک میں دینی کام خراب ہوتے ہیں وہاں سے چلے جانا لازم ہے۔

آیت نمبر ۱۰۱۔ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا ۔ دشمن ذلیل ہو جائیں گے۔ تمہیں دین دنیا کے فائدے ہوں گے۔ دشمن کی ناک کٹ جائے گی اور وہ شرمندہ ہوگا۔

بَيۡتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ثُمَّ يُدۡرِكۡهُ الۡمَوۡتُ فَقَدۡ وَقَعَ اَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝۱۰۱

کر کے پھر اس کو موت آ ملا وے تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمّہ ثابت ہو چکا اور اللہ بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا اور سچی محنتوں کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَاِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوةِ ‌ۖ اِنۡ خِفۡتُمۡ اَنۡ يَّفۡتِنَكُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ اِنَّ الۡكٰفِرِيۡنَ كَانُوۡا لَكُمۡ عَدُوًّا مُّبِيۡنًا ۝۱۰۲

۱۰۲۔اور جب تم سفر کرو ملک میں تو کچھ گناہ نہیں تم پر اس میں کہ نماز میں سے کچھ کم کر دو جب تم کو ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے۔ بے شک کافر تمہارے کھلے کھلے دشمن ہیں۔

وَاِذَا كُنۡتَ فِيۡهِمۡ فَاَقَمۡتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ

۱۰۳۔اور جب تو اُن میں موجود ہو اور اُن کو نماز

(بقیہ حاشیہ) مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ۔ ہجرت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے اسماء غفور اور رحیم کے سایہ میں آجاتا ہے اور اس کو جزائے نیک دینا اللہ پر ضروری ہو جاتا ہے۔

آیت نمبر ۱۰۲۔ اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوةِ۔ قصرِ صلوٰۃ کا مسئلہ جہاد کا ضمن ہے اور عام طور پر ہر ایک سفر کا۔ بنی نجار کے چند لوگوں نے عرض کیا کہ حضور اکثر ہم کو تجارت وسفر وغیرہ کرنے کا اتفاق ہوتا ہے تو کیوں کر نماز پڑھیں اُسی وقت قصر کا حکم اِذَا ضَرَبۡتُمۡ سے مِنَ الصَّلٰوةِ تک نازل ہوا۔ اس کے ایک سال بعد صلوٰۃِ خوف کا حکم نازل ہوا (**مَظۡهَرُ الۡعَجَائِب لُبَابُ النُّقُول**) محقّقین نے کمی کی مختلف صورتیں بتائی ہیں۔ (۱) رکوع وسجود کی جگہ صرف اشارہ کر دینا۔ نماز میں ہتھیار چلاتے رہنا اور چلنا۔ خون آلودہ کپڑوں سے نماز پڑھ لینا۔ عَن طَاوٗسٍ وعبداللہ بن عباس (۲) چار رکعت والی نماز کو دو رکعت پڑھنا باتفاق جمہور صحابہ و تابعین (۳) بجائے دو رکعت کے خوف کی جگہ میں ایک ہی رکعت پڑھنا۔ مذہب جابر ابن عبداللہ مع ایک جماعت۔ یہ قصر خوف ہے اور عام سفروں میں جن میں خوف نہ ہو چار رکعت کی بجائے دو رکعت پڑھیں۔ جمہور ائمہ مجتہدین کے نزدیک درست ہے۔ سنت و نفل کچھ نہیں اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ قصر کے تین طور ہیں (۱) چار رکعت کی دو رکعت (۲) ظہر وعصر، مغرب وعشا کی جمع (۳) قراءت کم کر دے۔

اِنۡ خِفۡتُمۡ ۔ یہاں تک **صَلٰوةُ الۡمُسَافِر** کا بیان تھا۔ اس کے بعد سے رکوع تک **صلٰوۃ الۡخوف** کا ذکر ہے۔

فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾

پڑھانے لگے تو چاہیئے کہ ایک جماعت اُن کی تیرے ساتھ کھڑی ہو جائے اور وہ اپنے ہتھیار بھی لئے ہوئے ہوں جب یہ سجدہ کر چکیں تو وہ پیچھے ہٹ جائیں اور آ جاوے دوسری جماعت جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی تو یہ تیرے ساتھ نماز پڑھیں اور اپنا بچاؤ رکھیں اور ہتھیار لئے رہیں۔ کافر چاہتے ہی ہیں کہ کاش تم غافل ہو جاؤ اپنے ہتھیاروں وساز وسامان سے تو تم پر ایک بارٹوٹ پڑیں اور سخت حملہ کر دیں۔ اور تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم کو برسات سے کچھ تکلیف ہو یا تم بیمار ہو کہ اتار رکھو اپنے ہتھیار ہاں اپنا بچاؤ ضرور کر لو۔ بے شک اللہ نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے رسوا کرنے والا عذاب۔

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

۱۰۴۔ پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کو یاد کرتے رہو کھڑے کھڑے اور بیٹھے بیٹھے و لیٹے لیٹے کروٹوں پر پھر جب تمہاری خاطر جمع ہو جائے تو نماز کو قائم کر لو۔ بے شک نماز مومنوں پر ایک محفوظ حکم ہے وقت مقرر کیا ہوا۔

وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا

۱۰۵۔ اور ہمت نہ ہارو اُن لوگوں کا پیچھا کرنے

آیت نمبر۱۰۳۔ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ۔ کوئی آڑ کی جگہ دیکھیں یا خود زرہ بکتر پہنے ہوئے چوکس ہوشیار رہیں۔

آیت نمبر۱۰۴۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ۔ سنن مسنونہ بعد فرائض اور اذکار جو احادیث میں آئے ہیں یا عام ذکر اللہ پند و وعظ **قَالَ اللّٰهُ وَقَالَ الرَّسُوْلُ** کا بیان بھی اس میں ضرور شریک ہے۔

كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ یعنی نماز پابندیِ اوقات کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔

تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۵﴾

میں (یعنی دشمنوں کا) اگر تم کو تکلیف ہوتی ہے تو انہیں بھی ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسے تمہیں اور تمہیں تو اللہ کی طرف سے وہ وہ امیدیں ہیں جو انہیں نہیں۔ اور اللہ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

ع ۱۵/۱۲

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۗ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۙ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ہم نے اتاری ہے تیری طرف محفوظ برحق کتاب تا کہ تو فیصلہ کرے لوگوں میں جیسا کہ اللہ نے تجھ کو دکھایا ہے اور دغابازوں کا طرف دار نہ بننا۔

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔اور اللہ سے مغفرت چاہو بے شک اللہ بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا سچی محنتوں کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔اور ان کی طرف سے مت جھگڑو جو چوری کر رہے ہیں اپنے دلوں میں اور خود ہی اپنے آپ کو دغا دے رہے ہیں یا اپنے لوگوں کو۔ بے شک اللہ اس کو دوست نہیں رکھتا جو دغاباز گنہگار ہے۔

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔وہ لوگوں سے چھپتے اور چھپاتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے چھپاتے حالانکہ اللہ ان کے ساتھ ساتھ رہتا ہے جب وہ راتوں کو منصوبے کرتے ہیں جن باتوں سے اللہ راضی نہیں اور اللہ ان کے سب کرتوتوں کو گھیر رہا ہے۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ

۱۱۰۔ہوشیار ہو جاؤ وہ تمہیں لوگ ہو جو دنیا کی

آیت نمبر ۱۰۶۔ لِلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا۔ یہ ان تدابیر کی طرف اشارہ ہے جو طعمہ بن اسیرق منافق زرہ چور رات کے وقت اپنے بھائیوں اور دوستوں کو جمع کر کے اپنی بریّت کے واسطے تدبیریں کر رہا تھا کہ حلف اٹھا لوں گا تم شہادت ادا کر دینا۔ اس پر خدا نے ناراضی ظاہر فرمائی۔ اس سے ظاہر ہے کہ نبی کو غیب کا علم نہیں ہوتا۔
خَصِيْمًا۔ بمعنی جھگڑالو۔

الدُّنْيَا ۖ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۱۰﴾

زندگی میں جھگڑا کرتے ہیں چوروں کی طرف سے۔ پھر کون جھگڑے گا اللہ سے اُن کی طرف سے قیامت کے دن یا ان کا کون وکیل بنے گا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ اور جو کوئی بُرا عمل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو وہ اللہ کو پاوے گا عیبوں کا ڈھانپنے والا سچی محنت کا بدلہ دینے والا۔

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ اور جو کوئی گناہ کماوے تو وہ اپنے ہی لئے کماتا ہے اور اللہ بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۳﴾ ع ١٦/٨/١٣

۱۱۳۔ اور جو کماوے کسی خطا یا گناہ کو پھر اُس کو کسی بے گناہ کے سر تھوپ دے تو اس نے اٹھایا بڑا بہتان اور صریح گناہ۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تجھ پر نہ ہوتی تو ایک جماعت نے ان میں سے قصد کر لیا تھا کہ تجھے راہ سے ہٹا دیں اور وہ راہ سے نہیں ہٹاتے مگر اپنے ہی کو اور تیرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ نے تجھ پر کتاب نازل کی اور دانائی کی باتیں اور تجھے سکھا دیا وہ سب کچھ جو تو نہیں جانتا تھا اور تجھ پر اللہ کا بہت ہی بڑا فضل ہے۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ

۱۱۵۔ وہ جو کانوں میں بہت باتیں کرتے ہیں

آیت نمبر ۱۱۴۔ اَنْ يُّضِلُّوْكَ۔ وہی طعمہ اور اس کے اقارب نے جھوٹی قسموں اور شہادتوں سے یہودی پر جھوٹی سزا کا حکم جاری کروا ہی دیا تھا اگر فضل خدا کا اس کے حال سے تجھے مطلع نہ کرتا۔ انشاء اللہ آئندہ بھی تجھے کوئی دھوکہ نہ دے سکے گا۔

اَلْحِكْمَةَ۔ سنت و اخلاق اور حدیث۔

آیت نمبر ۱۱۵۔ مِنْ نَّجْوٰىهُمْ۔ منافق آنحضرت ﷺ سے اپنا اعتبار لوگوں میں جمانے کے واسطے کان میں باتیں کرتے جو منع کیا گیا۔

اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوۡ مَعۡرُوۡفٍ اَوۡ اِصۡلَاحٍۢ بَیۡنَ النَّاسِ ؕ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ فَسَوۡفَ نُؤۡتِیۡهِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۱۱۵﴾

اُس میں کچھ بہتری نہیں مگر ہاں جو حکم دے خیرات کا یا دستور کے موافق نیک کام کرنے یا لوگوں میں میل ملاپ کرانے کا اور جو ایسا کرے گا اللہ ہی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے تو ہم اس کو بہت بڑا اجر دیں گے۔

وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الۡهُدٰی وَیَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا ﴿۱۱۶﴾ ع

۱۱۶۔ اور جو عداوت کرے رسول کی بعد اس کے کہ اس پر ہدایت کھل چکی اور مومنوں کے خلاف راہ چلے تو ہم اسے اُدھر چلائیں گے وہ جدھر پھرا ہے اور اسے پہنچا دیں گے جہنم میں اور وہ کیا ہی بُری جگہ ہے جانے کی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَكَ بِهٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَمَنۡ یُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔ اللہ یہ تو معاف نہیں کرتا کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک کیا جاوے اور اس کے نیچے کے گناہ کی مغفرت کرتا ہے جس کو چاہے اور جو اللہ کا شریک کرلے وہ دور دراز گمراہی میں جا پڑا۔

اِنۡ یَّدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنۡ

۱۱۸۔ یہ مشرک اللہ کے سوا دیویوں کو ہی پکارتے

آیت نمبر۱۱۷۔ اَنۡ یُّشۡرَكَ۔ شرک کی جڑ کسی کو علیم وخبیر جاننے سے پیدا ہوتی ہے۔ علیم جاننے کی وجہ سے تو پکارے جاتے ہیں اور متصرّف وخبیر جاننے کی وجہ سے مانگتے ہیں۔ ریا بھی ایک قسم کا شرک ہے اور اس شرک کے بعد قرآن میں جھوٹ کا بیان آتا ہے فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَ اجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ (الحج: ۳۱) میں ہے۔ اللہ تعالیٰ شرک کو بہت بُرا جانتا ہے اس سے جہالت پیدا ہوتی ہے۔ سچے اسباب چھوٹ جاتے ہیں اور سچے نتائج نہیں پیدا ہو سکتے اور تفرقہ بھی اسی سے پیدا ہوتا ہے۔ اللہ کی ذات وصفات وافعال میں کسی کو ہمتا سمجھنا۔ اللہ کی عبادت وتعظیم کی طرح کسی کی عبادت کرنا۔ یہ چوتھی قسم کا شرک دنیا میں بہت پایا جاتا ہے اور اسی کے دور کرنے کے لئے کل انبیاء آئے (نوٹ) ایک شریک فی العادت ہوتا ہے۔

آیت نمبر۱۱۸۔ اِنٰثًا۔ عرب اور ہند کے بُت پرست اپنے جھوٹے معبودوں کے نام مؤنث ہی رکھتے ہیں جیسے کالی بھوانی۔ ماتا رانی۔ لچھمی ولات وعُزّٰی ومَنَات وغیرہ دیویاں۔

يَّدۡعُوۡنَ اِلَّا شَيۡطٰنًا مَّرِيۡدًا ۙ﴿۱۱۸﴾

ہیں اور دربدر کیئے گئے شیطان کو پکارتے ہیں۔

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ‌ۘ وَقَالَ لَاَ تَّخِذَنَّ مِنۡ عِبَادِكَ نَصِيۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ۙ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔جس پر اللہ نے لعنت کی وہ سرکش (اپنے دل میں) بولا مَیں ضرور لیا کروں گا تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ۔

وَّلَاُضِلَّنَّهُمۡ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمۡ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الۡاَنۡعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ‌ ؕ وَمَنۡ يَّتَّخِذِ الشَّيۡطٰنَ وَلِيًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَقَدۡ خَسِرَ خُسۡرَانًا مُّبِيۡنًا ؕ﴿۱۲۰﴾

۱۲۰۔اور ضرور گمراہ کیا کروں گا اُن کو اور جھوٹی امیدیں دلایا کروں گا اور اُن کو حکم کروں گا تو وہ بھولے بھالے جانوروں کے ضرور کان چیرا کریں گے اور اُن کو سمجھاؤں گا تو وہ ضرور فطرت و دین الٰہی کی مخالفت کریں گے۔ اور جو شیطان کو دوست بنائے گا اللہ سے الگ ہو کر تو وہ کھلا کھلا گھاٹا پائے گا۔

يَعِدُهُمۡ وَيُمَنِّيۡهِمۡ‌ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا﴿۱۲۱﴾

۱۲۱۔ان کو وہ وعدے دیتا ہے اور جھوٹی امیدیں دلاتا ہے اور ان سے شیطان جو کچھ بھی وعدے کرتا ہے وہ نرا دھوکا ہی ہوتا ہے۔

اُولٰٓـئِكَ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوۡنَ عَنۡهَا مَحِيۡصًا﴿۱۲۲﴾

۱۲۲۔یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ اس سے کبھی مَخلصی و نجات نہیں پاتے۔

(بقیہ حاشیہ) مَرِيۡدًا ۔ سرکش ۔متکبر۔ردّ کیا گیا۔

آیت نمبر۱۱۹۔ نَصِيۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ہندوستان کے چڑھاوے، نذو نیاز یا مشرکوں کی اطاعت شیطان کی اطاعت ہے۔

آیت نمبر۱۲۰۔ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ ۔ فطرتِ الٰہی یا سنّت کے خلاف کریں گے مثلاً راستی اور توحید کو چھوڑ کر کذب و شرک میں پڑ جانا۔ بچوں کے جینے کی امید پر کان یا ناک چھدوانا۔ بدن گدھوانا۔ چوٹیئیں رکھنا۔ بندیئیں پہنانا۔ زینت کے لئے دانتوں کو ریتنا۔ باریک کرنا۔ خواجہ سرا بنانا یعنی آختہ کرنا وغیرہ وغیرہ **اُمُوْرِ بِدْعَتِیَّہ۔**

لَاُمَنِّيَنَّهُمۡ ۔ خواہشات بد۔ بے ہودہ آرزوئیں۔

فَلَيُبَتِّكُنَّ ۔ عرب میں یہ دستور تھا وہ اپنے بتوں کے نذر نیاز کے واسطے اپنے جانوروں کے کان کاٹ دیتے یا چیر دیتے جو شرک ہے۔

آیت نمبر۱۲۱۔ غُرُوۡرًا ۔ دھوکہ۔ فریب۔ الٹی سمجھ۔ ضد۔ مَحِيۡصًا بھاگنے کی جگہ۔ مَخلصی کی راہ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۳﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ

۱۲۳۔اور جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے تو قریب ہی ہم ان کو داخل کریں گے ایسے باغوں میں جس میں نہریں بہہ رہی ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور بات میں اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہوسکتی ہے۔
۱۲۴۔وہ وعدہ نہ تو تمہاری آرزوؤں سے مل سکتا ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں سے جو کوئی بُرا کام کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا اور نہ اللہ کے سوا کوئی اپنا حمایتی اور مددگار پائے گا۔
۱۲۵۔اور جو شخص سنوار کے کام کرے گا مرد ہو یا

آیت نمبر۱۲۳۔ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۔ صرف ایماندار خالص الاعمال صالح کو جنت ملے گی یہ اللہ کا سچا اور پکا وعدہ ہے۔

آیت نمبر۱۲۴۔ بِاَمَانِيِّكُمْ ۔ کچھ زمانہ گزرنے کے بعد ہر ایک قوم اصل دین کو چھوڑ کر لغو اور باطل مسئلوں کے پیچھے پڑ جاتی ہے اور انہی کو موجب نجات قرار دے لیتی ہے۔مثلاً عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کا کفارہ مان کر بے فکر ہو گئے۔ یہود نے ٹھان لیا کہ ہم انبیاء کی اولاد اور خدا کے پیارے بیٹے ہیں۔مسلمانوں نے بلا عمل قرآن اتباع سید الانام آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا کافی سمجھا اور عوام مسلمانوں نے اولیاء اللہ کی محبت بلا عمل تقویٰ وسنت کافی سمجھی۔اور قیامت کے روز حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور صالحین کو ایسا شفیع سمجھا کہ جس کے لئے گناہوں سے بچنے اور اعمال صالحہ کے بجالانے کی ضرورت ہی نہیں اور عملی حیثیت سے قرآن اور آنحضرتؐ اور اولیاء سے ایسے غافل ہوئے کہ خبر ہی نہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے اور کن کاموں سے بچنا چاہیے ہاں دنیا پرستی اور رسم پرستی میں غرق ہو رہے ہیں۔بُت پرست مورتوں پر بے فکر بیٹھے ہیں۔سکھوں نے گرنتھ کو سر پر رکھا ہے لیکن اس کی تعلیم سے کچھ کام نہیں۔ **عَلٰى هٰذَا** ہر ایک فرقہ کا یہی حال ہو رہا ہے۔

لَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۔مسلمان ہوں یا اہل کتاب کسی کے **اَمَانِي** اور آرزوئیں کام نہیں آتیں جب تک کہ اس کے پانے کے لئے ایمان اور عملِ صالح نہ کیا جائے۔

آیت نمبر۱۲۵۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ ۔عمل صالح۔اللہ ہی کے لئے ہو جس کو اخلاص کہتے ہیں

اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓـئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَـنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ نَقِيۡرًا ﴿۱۲۵﴾

عورت بشرطیکہ وہ ایمان دار ہو تو یہ ہی لوگ جنت میں جائیں گے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا خشخش برابر۔

وَمَنۡ اَحۡسَنُ دِيۡنًا مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا ﴿۱۲۶﴾

۱۲۶۔ اور کون شخص ہے جس کا دین سب سے اچھا ہے وہ ہے جس نے اپنی ذات کو فدا کر دیا اللہ کے لئے اور اپنا منہ جھکا دیا اللہ کے واسطے اور اللہ اس کی نگہ میں ہو اور وہ اخلاص سے نیکی میں لگا ہوا ہو اور مخلص ابراہیم کے مذہب پر چل رہا ہو جو اکیلا اللہ ہی کا ہو رہا تھا اور اللہ نے ابراہیم کو دوست بنایا۔

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ مُّحِيۡطًا ﴿۱۲۷﴾ ع ۱۸ ۱۱ ۱۵

۱۲۷۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور سب چیزیں اللہ ہی کے قابو میں ہیں۔

وَيَسۡتَفۡتُوۡنَكَ فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِيۡهِنَّ ۙ وَمَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فِى الۡكِتٰبِ فِىۡ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىۡ لَا تُؤۡتُوۡنَهُنَّ

۱۲۸۔ اور تجھ سے فتویٰ پوچھتے ہیں عورتوں کے مقدمہ میں۔ تم جواب دو کہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو اُن کے مقدمہ میں اور وہ (جو سورۃ النساء کے ابتدا میں حکم دیا تھا) اُن یتیم بچوں کے مقدمہ

(بقیہ حاشیہ) اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع پر ہو جس کو صواب کہتے ہیں۔

نَقِيۡرًا ۔ ذرّہ۔ کھجور۔ گٹھلی پر خشخاش سے چھوٹا ایک دانہ ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱۲۶۔ اَسۡلَمَ ۔ رکھ دیا، قربان کر دیا، بالکل بے اختیار بنایا خدا کے اختیار میں رکھ کر۔

وَهُوَ مُحۡسِنٌ ۔ یعنی وہ اللہ کو دیکھتا ہو یا اللہ اس کو دیکھتا ہو۔ اللہ سے تعلق رکھنے والا صاحب دل ہو۔

حَنِيۡفًا ۔ سب مذاہب چھوڑ کر صرف خدا کا طرفدار۔ سیدھی راہ کا چلنے والا۔ حق کی مرضی کا متبع۔

آیت نمبر ۱۲۸۔ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ ۔ عرب کے لوگ عورتوں کو ترکہ نہیں دیتے تھے اور چھوٹے لڑکوں کو بھی جو نیزہ بازی نہ کر سکیں اور یتیم لڑکیوں پر یہ ظلم تھا جو اُن کا سرپرست ہوتا وہی ان کا مختارِ کُل ہو جاتا خواہ خود نکاح کر لیتا یا کسی سے نکاح کرا کے آپ مہر لے لیتا۔ بیواؤں پر اُن کے خاوند کا وارث کُل اختیار رکھتا۔ قرآن نے میراث کا حق بتایا اور ہر ایک کا انصاف کیا۔ ہندوستان میں بھی عورتوں کے حقوق میں نقصان کیا گیا ہے۔ اللہ سب کو توفیق دے اور غضب سے بچائے۔

مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۸﴾

میں جن کو تم نہیں دیتے وہ حق جو اُن کے لئے ٹھہرا دیا گیا ہے اور تم چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کر لو اور وہ حکم ان بچوں کے مقدمہ میں ہے جو بے کس اور بے بس ہیں اور یہ حکم ہے کہ یتیموں کے ساتھ ٹھیک ٹھیک انصاف رکھو اور تم کچھ بھی نیکی کرو گے تو اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔اور اگر کوئی عورت ہو جو اپنے خاوند کی جانب سے شرارت کا اندیشہ کرے یا بے رغبتی یا بے رخی کا تو میاں بی بی پر کچھ گناہ نہیں جو آپس میں صلح کر لیں کسی طرح کی صلح اور صلح بہت اچھی بات ہے اور ہر ایک نفس میں بخیلی، دنیا طلبی اور حرص تو لگی ہوئی ہے۔ اور اگر تم نیک سلوک کرو اور اللہ کو سپر بناؤ تو اللہ تمہارے اعمال سے بڑا اخبردار ہے۔

آیت نمبر ۱۲۹۔ نُشُوْزًا۔ بدمزاجی۔لڑائی۔غصّہ۔

وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابن ابی الثابت کی عورت عمر رسیدہ ہوگئی تھی اور کثیر الاولاد بھی تھی مرد کا دل اس سے پھر گیا اور اس کو طلاق دینا چاہا۔ نیک بخت بیوی نے یہ حال معلوم کر کے خاوند سے کہا کہ میں اپنے بال بچوں میں مشغول رہوں گی، تمہیں اپنے حقوق معاف کرتی ہوں، کبھی کبھی میرے پاس شب باش ہو جانا مجھے طلاق مت دو۔ خاوند نے پسند کر لیا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ مرد عورت سے کسی وجہ (سے) بے رغبت ہو کر چھوڑنا چاہے اور عورت طلاق لینا نہ چاہے۔ مرد کی مرضی پر مطلع ہو کر راضی ہو جائے اور صلح کر لے تو بہتر ہے۔ گناہ نہیں۔

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۔ اس آیت میں گھروں میں رنجش ہونے کا سبب بتلایا ہے کہ عورت کو کبھی حرص پیدا ہوتی ہے اور مرد بخل کرتا ہے۔ اسی کے ہیر پھیر میں نزاع واقع ہوتا ہے اسی طرح شرکت تجارت وغیرہ میں باعث نزاع حرص ہے۔

وَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا بَيۡنَ النِّسَآءِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡ فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ فَتَذَرُوۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ‌ؕ وَاِنۡ تُصۡلِحُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۳۰﴾

۱۳۰۔اور تم ہرگز عورتوں سے اعتدال حقیقی نہ کرسکو گے گو تم کتنی ہی حرص کرو تو بالکل الگ بھی نہ ہو جاؤ کہ اس کو چھوڑ بیٹھو ادھر لٹکتی ہوئی اور اگر تم سنوار کرتے رہو اور اللہ کو سپر بناؤ تو بے شک اللہ بڑا ڈھانپنے والا ہے اور سچی کوششوں کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَاِنۡ يَّتَفَرَّقَا يُغۡنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنۡ سَعَتِهٖ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيۡمًا ﴿۱۳۱﴾

۱۳۱۔اور اگر وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اُن دونوں کو غنی کر دے گا اپنے غناء اور فضل سے[1] اور اللہ بڑا ہی سمائی والا اور بڑا برمحل کام کرنے والا ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَلَقَدۡ وَصَّيۡنَا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَاِيَّاكُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ‌ؕ وَاِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

۱۳۲۔اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے اور البتہ تحقیق تم سے پہلے کتاب والوں کو ہم نے کہہ رکھا ہے اور خاص تم سے بھی کہ اللہ ہی کو سپر بناؤ اُسی کا خوف رکھو۔ اور اگر تم منکر ہو گے حق کو چھپاؤ گے تو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ بہت بے نیاز

[1] یہی ہے دوستوں کا حال اور دوسری چیزوں کا۔

آیت نمبر۱۳۰۔ وَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ نساء کے رکوع اوّل میں جو یہ فرمایا ہے کہ اگر بے انصافی کا خوف ہو تو ایک ہی کرو اس سے مراد بھی انصاف ہے کہ ظاہر میں دونوں کو حسبِ اِستحقاق برابر رکھو کیونکہ انسان کا قلب اور عورت کی طرف میلان جن باتوں پر ہوتا ہے یہ دونوں انسان کے قبضہ میں نہیں۔ علاوہ بریں مرد کے قویٰ کے لئے محرک کی ضرورت ہے۔

كَالۡمُعَلَّقَةِ۔ یعنی ایسا نہ کرنا کہ وہ نہ دوسرے کو کرسکتی ہے اور نہ تم کچھ اس کی خبر گیری کرتے ہو۔

آیت نمبر۱۳۱۔ وَاِنۡ يَّتَفَرَّقَا۔ یعنی عورت طلاق لے لے یا مرد دے دے۔

آیت نمبر۱۳۲۔ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ۔ یعنی کوئی کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ سب اللہ ہی کے قبضہ میں ہے اور انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ مقتدر سے تعلق رکھنا چاہتا ہے اس لئے ارشاد ہوا کہ ہم بڑے مقتدر اور باہیبت ہیں۔

الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۲﴾

بڑی ہی خوبیوں والا ہے۔

وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۳﴾

۱۳۳۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور اللہ ہی کارساز بس ہے۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۴﴾

۱۳۴۔ وہ اگر چاہے تو تم کو دور کر دے اے لوگو! اور لے آوے دوسروں کو۔ اس بات پر اللہ بڑا قادر ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ ع ۱۹ ۸ ۱۶

۱۳۵۔ جو کوئی دنیا ہی کا اجر چاہتا ہے (وہ چاہا کرے بڑا ہی بے حوصلہ ہے) پر اللہ کے یہاں دین اور دنیا دونوں کے اجر موجود ہیں اور وہ سمیع ہے بصیر ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ

۱۳۶۔ ایمان والو! منصف بنو۔ عدل پر قائم رہنے والے ہو اللہ لگتی گواہی دو اگرچہ تمہاری ذات کے برخلاف ہو یا تمہارے ماں باپ یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہو اگرچہ وہ مال دار ہو یا

(بقیہ حاشیہ) حَمِيْدًا ۔ وہ تعریف کیا گیا۔ یعنی منکر اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ وہ حمید ہے۔

آیت نمبر ۱۳۴۔ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ ۔ یہ قاعدہ ہمیشہ سے ہوتا آرہا ہے کہ جنابِ الٰہی کی مرضی سے آج ایک قوم عروج وترقی پر ہے تو کل دوسری۔ ہاں عروج وزوال اعمال کی برائی اور بھلائی کے موافق ہوتا رہتا ہے۔ کامیاب قوم متقی ایماندار صالح ہوتی ہے اور ناکام جاہل، فاسق، فاجر، متکبر، مغرور جیسا کہ ارشاد ہے کہ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراھیم:۸)۔ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ (اٰل عمران: ۱۴۶) وغیرہ آیات کثیرہ۔ اگر مستقل ہو کر تقویٰ اختیار کرو گے تو دنیا اور دین دونوں تم کو عنایت ہوگا ورنہ دوسرے متقی اور لائق کارگزار تمہاری جگہ لے لیں گے۔

آیت نمبر ۱۳۵۔ سَمِيْعًا ۔ مانگنے والوں کی سننے والا۔ ہر ایک امر کا شنوا۔

بَصِيْرًا ۔ کام کرنے والوں کو دیکھنے والا اور ہر ایک امر کا بینا۔

فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۶﴾

فقیر پھر اللہ ان دونوں کے لئے بہت اولیٰ اور مہربان ہے تو تم خواہشِ نفس کی پیروی نہ کرو یہ کہ حق سے منہ پھیرو اور اگر تم پیچ دار الفاظ بولو گے یا منہ پھیرو گے اور پہلوتہی کرو گے تو بے شک اللہ تمہاری کرتوتوں سے بڑا خبردار ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۷﴾

۱۳۷۔ اے ایمان دارو! اللہ کو مانو اور اس کے رسول کو اور اس کتاب کو جو اللہ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے۔ اور اس کتاب کو جو پہلے اتار چکا۔ اور جو اللہ کا منکر ہو اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں کا اور مرکر آخرت میں جی اٹھنے کا تو وہ بہت دور دراز گمراہی میں جا پڑا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۸﴾ ؕ

۱۳۸۔ جو لوگ مومن ہوئے اور پھر کافر ہوئے پھر مومن ہوئے اور پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھ گئے تو اللہ اُن کی مغفرت نہ کرے گا اور نہ اُن کو کامیابی کی راہ دکھائے گا۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿۱۳۹﴾ ۙ

۱۳۹۔ منافقوں کو خوشخبری سنا دے یہ کہ اُن کو ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۴۰﴾ ؕ

۱۴۰۔ (کون منافق) وہ جو کافروں کو دوست بناتے ہیں مومنوں سے الگ ہو کر۔ کیا یہ کافروں کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں عزت تو سب کی سب اللہ ہی کی ہے۔

آیت نمبر ۱۳۶۔ اَوْلٰى بِهِمَا۔ اللہ ہر ایک کا خیر خواہ ہے جب وہ سچے ہوں۔ امیر کی خاطر نہ کرو۔ فقیر پر ترس نہ کھاؤ۔ اللہ کی طرفداری کرو۔

آیت نمبر ۱۳۷۔ وَالْكِتٰبِ۔ یعنی قرآن مجید۔

وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ۔ فرشتوں کا انکار نیک تحریکوں پر عمل نہ کرنے سے ثابت ہوگا۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ﴿۱۴۱﴾

۱۴۱۔اور تحقیق کہ تم پر حکم اتار چکا کتاب میں کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ انکار کیا جارہا ہے اور اُن کی ہنسی کی جا رہی ہے تو اُن کے ساتھ مت بیٹھا کرو جب تک کہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جاویں ورنہ تم بھی انہی کے جیسے ہو جاؤ گے۔ بے شک اللہ سب منافقوں اور کافروں کو جمع کرنے والا ہے جہنم میں۔

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ښ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ ع ۲۰/۷ ۱۷

۱۴۲۔وہ منافق جو تم کو تکتے رہتے ہیں پھر اگر تم کو اللہ کی طرف سے فتح مل گئی تو وہ کہنے لگتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر وہ کافروں کو نصیب ہوئی تو کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہ ہوئے تھے اور تم کو مومنوں کے ہاتھ سے نہیں بچایا تھا تو اللہ فیصلہ کر دے گا تم میں انجام کار اور اللہ ہرگز کافروں کا کوئی الزام مومنوں پر نہ رہنے دے گا۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ

۱۴۳۔بے شک منافق دغاباز لوگ اللہ کو چھوڑتے

آیت نمبر ۱۴۱۔ فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ ۔ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کریں اور تحقیر کریں ان کی مجلس میں نہیں بیٹھنا کیونکہ اس سے دل میں ضعف اور ایمان میں کمزوری اور بے غیرتی پیدا ہوتی ہے۔

آیت نمبر ۱۴۲۔ يَتَرَبَّصُوْنَ ۔ انتظار کرتے ہیں راہ تکتے ہیں۔

اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ ۔ یعنی کافروں کو غالب کامیاب دیکھتے ہیں تو منافق کہتے ہیں کہ ہم تم پر قابو پا سکتے تھے مگر ہم نے تمہاری مدد کی اور مسلمانوں کو تم سے روک رکھا۔

آیت نمبر ۱۴۳۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۔ نفاق کا ٹھیک ترجمہ پالیسی۔ منافق (۱) امانت میں خیانت کرنے والا (۲) بے وفا (۳) جھوٹا (۴) لڑائی میں گالی بکنے والا (۵) ظاہر کچھ باطن کچھ (۶) کمزور دل والا (۷) اللہ کی یاد وعبادت کم کرتا ہے دکھاوا کرتا ہے۔

خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۳﴾

ہیں اور دھوکہ دیتے ہیں اور اللہ ان کو چھوڑتا اور محروم رکھتا ہے اور وہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، کھڑے ہوتے ہیں سُستی مارے، لوگوں کو دکھانے کو اور اللہ کو نہیں یاد کرتے مگر بہت کم۔

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۴﴾

۱۴۴۔لٹک رہے ہیں بیچوں بیچ نہ اِدھر والوں میں اور نہ اُدھر والوں میں۔ اور جسے اللہ توفیق نہ دے تو اُس کے لئے کوئی راہ نہ پاوے گا تُو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۵﴾

۱۴۵۔اے ایمان والو! انکار کرنے والے کافروں کو دلی دوست نہ بناؤ ایمان داروں کو چھوڑ کر۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر اللہ کا صریح الزام ہو جائے۔

(بقیہ حاشیہ) كُسَالٰى ۔ یعنی بے دلی سے اکسائے ہوئے۔

وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ ۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز بہت سنوار سنوار کر ادا کرنا چاہئے اور دعائیں نماز کے اندر بہت کرنا چاہئے۔

آیت نمبر ۱۴۴۔ مُذَبْذَبِيْنَ ۔ یعنی نہ بالکل پورے نمازی نہ بالکل تارک نماز ہیں۔ ڈانواڈول دل۔ کچھ اِدھر کچھ اُدھر۔

لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۔ یعنی پکّے نمازی۔

وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۔ یعنی بے نمازی۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ ۔ یعنی فِیْ عِلْمِ اللّٰہ جو توفیق کے قابل ثابت نہیں اُسے تُو راہِ راست نہیں دکھا سکتا۔

آیت نمبر ۱۴۵۔ لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ ۔ یعنی دینی کاموں میں اُن سے دوستی نہ رکھو اور خلافِ حق اُن سے معاملہ کبھی نہ کرو۔ خاص کر جنگ کے دنوں میں۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٦﴾

۱۴۶۔ بے شک منافق لوگ سب سے نیچے کے درجہ میں ہوں گے آگ کے اور تو اُن کے لئے ہرگز کوئی مددگار نہ پائے گا۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٤٧﴾

۱۴۷۔ مگر جن منافقوں نے توبہ کر لی اور اپنی حالت سنوار لی اور صالح بن گئے اور اپنے آپ کو دکھوں سے بچایا اللہ کے ہو کر اور خالص کر لیا اپنا دین اللہ ہی کے واسطے تو یہ لوگ ایمان والوں کے ساتھ ہیں۔ اور آگے اللہ ایمان داروں کو بڑا اجر دے گا۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾

۱۴۸۔ اللہ کیا کرے گا تم کو عذاب دے کر جب تم شکرگزار بن جاؤ اور ایمان دار۔ اور اللہ تو قدر دان ہے بڑا جاننے والا۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٩﴾

۱۴۹۔ اللہ پسند نہیں کرتا پکار پکار کر بُری بات کہنے کو مگر جس پر ظلم ہوا اور اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٥٠﴾

۱۵۰۔ اگر تم نیکی کو ظاہر کرو یا چھپا کر کرو یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو بے شک اللہ بھی بڑا درگزر کرنے والا بڑی طاقت والا ہے۔

آیت نمبر ۱۴۹۔ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ۔ اس آیت شریف کے مضمون کا تعلق منافقین سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو فضیحت و رسوا ہونے سے ڈرایا ہے یا مومنوں کو قول سوء سے یعنی عام طور پر عیوب ظاہر کرنے سے جس سے ضعیف الایمان و منافق لوگ ٹھوکر کھاتے ہیں یعنی ان کے عیب افشاء ہونے سے غضب میں آ کر حق سے متنفر ہو جاتے ہیں اور عام خلقت کے اَخلاق پر بھی عموماً بدی کا افشاء بُرا اثر کرتا ہے تو جس نے بدی ظاہر یا چھپی کی پھر پکّی توبہ کر لی تو مومن کو نہیں چاہئے کہ اس کی بدی کا حال پھر کبھی ذکر کرے۔ ظالم کے ظلم کا اظہار بھی حاکم کے نزدیک ایک قسم کا اَلْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ ہے جو جائز ہے۔

اَلْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ سے مراد غیبت بھی ہے جو منع ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ﴿۱۵۱﴾

۱۵۱۔جو منکر ہوتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کے اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں فرق نکالیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعضوں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ ماننے اور نہ ماننے کے درمیان ایک راہ نکال لیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۲﴾

۱۵۲۔تو یہی لوگ پکّے کافر ہیں اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے ذلّت اور رسوائی کا عذاب۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۳﴾ ع ۲۱

۱۵۳۔اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی جدا نہ سمجھا تو یہی لوگ ہیں جن کو اللہ ان کے ثواب دے گا۔اور اللہ بڑا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

آیت نمبر۱۵۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ ۔ اس آیت میں چار قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی قسم میں داخل کیا ہے۔اوّل جو اللہ اور اس کے رسول دونوں کا انکار کرتے ہیں جیسے دہریہ (۲) جو اللہ کو مانتے اور رسولوں کا انکار کرتے (۳) جو سب رسولوں کو نہیں مانتے بلکہ بعض کو مانتے اور بعض کو نہیں مانتے جیسے آریہ۔ پارسی۔ بدھ۔ یہود۔ نصاریٰ اور غیر احمدی اور اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ چکڑالوی اس کو غور سے دیکھیں۔

نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ ۔ سوائے مذہب حقہ کے سب مذاہب باطلہ کا ابطال ہے۔

آیت نمبر۱۵۲۔ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۔ یہاں سے ذکر ہے یہود کا قرآن میں۔اکثر ان کا اور منافقوں کا ذکر اکٹھا ہی فرمایا کہ اللہ کا ماننا یہی ہے کہ زمانہ کے پیغمبر کا حکم مانے اس بغیر اللہ کا ماننا غلط ہے۔

(موضح القرآن شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی)۔

آیت نمبر۱۵۳۔ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ ۔ یہ جماعت ملہمین اور ائمہ مجتہدین اور کامل مومنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ہے جن سے ان کے اجروں کے دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۴﴾

۱۵۴۔ اہل کتاب تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ تو اُن پر آسمان سے ایک کتاب اتار لائے تو بے شک موسیٰ سے تو اس سے بڑھ کر درخواست کر چکے ہیں انہوں نے کہا تھا کہ ہم کو دکھا دے اللہ کو کھلم کھلا ان کو پکڑ لیا بجلی نے ان کے گناہ کے سبب پھر بچھڑے کی پوجا اختیار کی اس کے بعد کہ آ چکی تھیں کھلی کھلی نشانیاں اُن کے پاس (توحید و نبوت کی) پھر ہم نے اس سے بھی درگزر کیا اور موسیٰ کو صریح سند اور غلبہ دیا۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۵﴾

۱۵۵۔ اور وہ طور کے نیچے تھے جب اُن سے قول وقرار لیا ہم نے اور ہم نے ان کو کہا کہ دروازہ میں داخل ہو فرمانبردار ہو کر اور ہم نے ان سے کہا آرام اور سکھ کے دن میں زیادتی نہ کرو اور ان سے ہم نے پکّا قول بھی لیا۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا

۱۵۶۔ تو ان کے قول و قرار توڑنے کی وجہ سے اور اللہ کی نشانیوں کے انکار کے سبب سے اور ناحق نبیوں کے قتل کرنے کے منصوبوں اور مقابلہ کرنے کے باعث اور اس کہنے پر کہ ہمارے دل بڑے

آیت نمبر ۱۵۴۔ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ۔ خیالی بات جو کوئی دل میں جما لیتا ہے خلاف واقعہ نکلنے پر ابتلا میں پڑ جاتا ہے اس لئے فہم میں احتیاط کرو۔ دیکھو وہ کتاب **جُمْلَةً وَاحِدَةً** چاہتے ہیں اور یہاں **نَجْمًا نَجْمًا** آئی ہے۔

اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً ۔ یعنی یا تو ہم خود خدا کو کھلا ہوا دیکھ لیں یا ایسی نازک بات تکبّر سے کہی جس سے حاکم اعلیٰ کی تخفیف مقصود ہے جیسے کوئی کسی پولیس کے جوان سے کہے کہ خود کوتوال صاحب آئیں تو دیکھیں گے یا ہم رسول ہوں گے تو مان لیں گے۔

آیت نمبر ۱۵۶۔ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کفر پہلے ہوتا ہے اور اس کی سزا میں مہر ہوتی ہے۔

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۶﴾

معظم اور مکرم ہیں (معظم اور مکرم کیا ہیں) بلکہ اللہ نے اُن کے دلوں پر نقش کر دیا ہے اُن کے کفر کے سبب سے وہ تو ایمان لاتے ہی نہیں مگر بہت کم۔

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۷﴾

۱۵۷۔ اور اُن کے انکار اور مریم پر بڑے بڑے بہتان لگانے۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ

۱۵۸۔ اور یہ کہنے سے کہ ہم نے ملعون ثابت کر دیا مسیح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو جو (بزعم خود) رسول اللہ تھا حالانکہ نہ وہ ملعون ثابت ہوا اور نہ وہ سولی پر مرا لیکن وہ مصلوب کی طرح ان کو دکھا، اور جن

(بقیہ حاشیہ) گناہ۔ غفلت۔ سُستی۔ بدصحبت۔ انبیاء و اولیاء کے وجود وعدم وجود کو مساوی سمجھنا اور محض انکار کرنا۔ لوگوں پر بہتان لگانا وغیرہ افعال شنیعہ سے طبع **رَان** ۔ **رَین** ۔ **غَان** ۔ **غَین** ۔ **خَتَم** ۔ **صُمٌّ** ۔ **بُكْمٌ** ۔ **عُمْیٌ** ۔ **قُلُوْبٌ لَا يَفْقَهُوْنَ** ۔ **اِقْفَال** ۔ **مَوْتٰی** وغیرہ امور پیدا ہو جاتے ہیں یعنی جو سیاہی دل پر چھا جاتی ہے اُسے **رَان** و **رَین** کہتے ہیں۔ بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (المطفّفين:۱۵) بدصحبت سے جو مَیل قلب پر آتا ہے اس کا حدیث میں ذکر ہے **اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ فَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِى الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً** عناد سے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ (البقرة:۸) انکار محض میں طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ (النّسآء:۱۵۶) صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ (البقرة:۱۹) اور عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (محمد:۲۵) اور ایک مرتبہ ہے جہاں انسان مرجاتا ہے اور اس کو پند و نصیحت کچھ مفید نہیں ہوتی جیسا کہ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى (الروم:۵۳)۔

آیت نمبر ۱۵۸۔ اِنَّا قَتَلْنَا ۔ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (التّوبة:۳۰) اور قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ (عبس:۱۸) ۔ **اَىْ لُعِنَ كَذَا فِى الْقَامُوْسِ** ۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ یہ بطور استہزاء کے کہا ہے کیونکہ استثناء توریت باب ۲۱ آیت ۲۳ میں مصلوب و مقتول نبی ملعون سمجھا جاتا تھا۔

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۔ نہ کسی طرح قتل کیا اس کو اور نہ سولی سے

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۸﴾

لوگوں نے ہماری اس بات میں اختلاف کیا تو وہ لوگ ایک شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ان کو یقینی اور علمی طور پر مسیح کا مصلوب ہونا ثابت نہیں، ہاں ایک گمان ہے اس کی پیروی کی ہے اور یقیناً یقیناً اس کو ملعون نہ ثابت کر سکے۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۹﴾

۱۵۹۔(وہ ملعون کیونکر ہوسکتا تھا) جس کا رفع الی اللہ ہو یعنی اس کو اللہ نے اپنا مقرب نبی بنایا اور اللہ بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) مارا اس کو لیکن قتل صلیبی کا اشتباہ ہوا ان کو۔صلیب کا واقعہ ۳۳ سال کا ہے اور وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے ۸۷ سال کے بعد ہے۔چنانچہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ سال کی ہوئی۔کنز العمال جلد ٦ صفحہ ۱۲۰ (رسالہ واقعہ صلیب کی چشم دید شہادت مترجمہ میاں معراج الدین صاحب انارکلی لاہور بھی ملاحظہ ہو)۔

وَمَا صَلَبُوْهُ ۔استثناء باب ۲۱ آیت ۲۳ ”جو پھانسی دیا جاتا ہے وہ خدا کا ملعون ہے“ لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے نہیں مارے گئے زندہ اتارے گئے۔

وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۔**مُشَبَّه بِالْمَصْلُوب** بنایا گیا اُن کے لئے اور اُن کو شبہ پڑا انہوں نے سمجھا کہ مسیح مر گیا حالانکہ وہ مرا نہ تھا دیکھو انجیل متی باب ۲۸ آیت ۹۱۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۔یعنی وہ کہتے ہیں کہ قَتَلْنَا۔ خدا فرماتا ہے کہ نہیں مگر مصلوب کے رنگ میں تھا۔

آیت نمبر ۱۵۹۔ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۔ بلند مرتبہ بنایا اُس کو اپنی جناب میں اور **رَفَعَهُ اللّٰهُ اَىْ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ** (مفردات راغب) میں مذکور ہے۔علاوہ بریں **رَفع** خالق کا اپنی مخلوق کو ہے۔نہ **رَفع** باپ کا بیٹے کو جس کا **رَفع** خدا نے کیا اس کو مارا۔مسیح خدا کا بندہ تھا نہ بیٹا۔

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب سے زندہ بچالیا اس وقت ان کی عمر ۳۳ سال کی تھی۔پھر ستاسی برس زندہ رکھا پھر وہ اپنی طبعی موت سے کشمیر میں مرے۔محلّہ خان یار میں مدفون ہیں۔ **كَمَا ثَبَتَ فِيْ مَحَلِّهٖ** ۔

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۶۰﴾

۱۶۰۔اور کوئی بھی اہل کتاب میں سے نہیں (خواہ یہودی ہو یا نصاریٰ) وہ ایمان لائے ہیں اور لائیں گے یا سدا ایمان رکھیں گے (اس کی صلیبی موت اور لعنتی موت پر) اپنے مرنے سے پہلے اور قیامت کے دن خود حضرت مسیح ان لوگوں پر گواہی دیں گے۔

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۱﴾

۱۶۱۔پس یہودیوں کی شرارت کی وجہ سے ہم نے اُن پر حرام کر دی پاکیزہ اور ستھری چیزیں جو اُن کے لئے حلال تھیں اور اس سبب سے بھی کہ وہ اللہ کے رستے سے بہت روکتے تھے۔

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ

۱۶۲۔اور ان کے سود لینے کے باعث حالانکہ ان

آیت نمبر۱۶۰۔ وَاِنْ مِّنْ ۔ یہ پیش گوئی ہے اہل کتاب کی نسبت جو معتقد کفارہ یا مصلوب وملعون ہونے کے قائل ہیں۔

اَهْلِ الْكِتٰبِ ۔ اس سے وہ اہلِ کتاب مستثنیٰ ہیں جو موحّد اور واقف راز حالات صلیبی حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور جو مقتول بالصلیب ہونے کے قائل نہیں۔

لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ ۔ (۱) مسلمان کے لئے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننا کافی نہیں صحیح معنی یہ ہیں۔ کوئی اہل کتاب یہودی ہو یا عیسائی ہو حضرت عیسیٰ کے قتل پر ہی ایمان لاتا رہے گا اپنے مرنے سے پہلے اور بعد مرنے کے حقیقت کھلے گی کہ وہ بالکل غلطی پر تھا کیونکہ وہ مقتول ومصلوب ہو کر مرے نہیں تھے۔ بِهٖ کی ضمیر مسیح کی طرف نہیں جا سکتی۔ اوّل اس لئے کہ یہاں تمام قوم کا حصر ہے جس سے ایک فرد بھی باہر نہیں رہ سکتا۔ حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہے۔ کروڑوں یہودی مرے اور مریں گے لیکن ان میں مسیح کو کوئی نہیں مانتا۔ دوم سیاق و سباق کے خلاف ہے کیونکہ ابتدائے رکوع سے لے کر انتہائے رکوع تک یہودیوں کی عیب شماری کی ہے۔ مسیح کو ماننا تو نیکی ہے۔ یہ اختلاف کلام اللہ میں جائز نہیں اور یہود میں سے نیک لوگوں کو آخری آیت میں استثناء بیان فرمایا ہے۔ صحیح معنی اس کے یہ ہیں کہ یہ ضمیر ظن کی طرف یا قول کی طرف جو پہلی آیت میں مذکور ہیں جاتی ہے اور **قَبْلَ مَوْتِهٖ** کی ضمیر ہر ایک اہل کتاب کی طرف نہ حضرت مسیح کی طرف **كَمَا فِي الْبَيْضَاوِي**۔

آیت نمبر۱۶۱۔ حَرَّمْنَا۔ کی تشریح سورۂ انعام عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا (الانعام:۱۴۷) میں مذکور ہے۔

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۶۱﴾

کو اس کی ممانعت کر دی گئی تھی اور ناحق لوگوں کا مال کھانے کے سبب۔ اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ان میں سے حق چھپانے والوں کے واسطے ٹیس دینے والا عذاب۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۶۲﴾ ع

۱۶۳۔ لیکن ان میں سے جو علم میں پکّے ہیں اور ایماندار سب مانتے ہیں اُس کلام کو جو اتارا گیا تیری طرف اور اُس کلام کو جو اتارا گیا تجھ سے پہلے اور نماز کو ٹھیک درست رکھنے والوں کے لئے اور زکوٰۃ دینے والوں کے لئے اور اللہ ہی کو ماننے والوں اور مر کر آخرت میں جی اٹھنے کو ماننے والوں کو انہیں کو ہم قریب ہی دیں گے بڑا اجر۔

ع ۲۲

اِنَّاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ كَمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِیْسٰی وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾

۱۶۴۔ ہم نے تیری طرف وحی کی جیسے نوح کی (طرف) اور ہم نے وحی بھیجی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اُن کی (راست باز) اولاد کی طرف اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔

آیت نمبر ۱۶۳۔ وَالْمُقِیْمِیْنَ۔ منصوب ہے اور مُؤْتُوْنَ اور مُؤْمِنُوْنَ مرفوع ہیں اس کے تین جواب لطیف ہیں (۱) جب واؤ مَعَ کے ساتھ آئے تو ایک مفعول منصوب ہونا چاہئے اور باقی ضرور نہیں۔ (۲) علمِ معانی اور بیان والے کہتے ہیں کہ نماز پر زور دینا مقصود ہے اس واسطے اس کلمہ کو صورت علیحدہ میں بیان فرمایا جیسے خطیب ولیکچرار کہیں سرخی سے کہیں آواز کو اونچا نیچا کر کے یا خاص صورت بنا کر ادا کرتے ہیں۔ (۳) تخصیص کا موقع ہو تو اَخصُّ کا فعل محذوف ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱۶۴۔ زَبُوْرًا۔ اس کے لغوی معنی کتاب کے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ اسلام کو جو کتاب ملی تھی اس کا نام زبور ہے۔ موجودہ توریت شریف میں بھی یہ کتاب لگی ہوئی ہے مگر بعض حصہ زبور کے متعلق علمائے یہود و

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ﴿۱۶۴﴾

۱۶۵۔ اور بہت سے رسول ہیں جن کا حال ہم بیان کر چکے تجھ سے پہلے ہی اور بہت سے رسول ہیں جن کا حال نہیں سنایا ہم نے تجھ کو، اور موسیٰ سے اللہ نے باتیں کیں صریح الفاظ میں۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۶﴾

۱۶۶۔ سب رسول دوستوں کو خوشخبری سنانے والے اور دشمنوں کو ڈرانے والے تھے تاکہ لوگوں کا اللہ پر کوئی الزام باقی نہ رہے رسولوں کے بعد اور اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؕ﴿۱۶۷﴾

۱۶۷۔ لیکن اللہ گواہ ہے جو کچھ تجھ پر اتارا ہے اس نے اپنے ہی علم سے اتارا ہے اور فرشتے گواہ ہیں[1]۔ اور گواہی کے لئے اللہ ہی بس ہے[2]۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ﴿۱۶۸﴾

۱۶۸۔ جنہوں نے حق کو چھپایا اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکا تو وہ بڑی دور دراز گمراہی میں جا پڑے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۙ﴿۱۶۹﴾

۱۶۹۔ بے شک جنہوں نے حق کو چھپایا اور شرک اور بے جا کام کیا تو اللہ ان کی مغفرت نہ کرے گا اور ان کو راہ راست بھی نہ دکھائے گا۔

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۷۰﴾

۱۷۰۔ ہاں جہنم ہی کا راستہ دکھائے گا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ پڑے رہیں گے، اور یہ بات اللہ پر بہت سہل ہے۔

---

[1] اس طرح پر کہ صاف دلوں کے دل میں ڈال دیتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو جاؤ۔

[2] یعنی وہ سب سمجھ داروں کو سوادے گا اور ان کا معین و حامی ہو گا۔

(بقیہ حاشیہ) نصاریٰ کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ کس کی تصنیف ہے۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۱﴾

۱۷۱۔اے لوگو! تمہارے پاس یہ رسول آیا برحق سچا تمہارے رب کی طرف سے تو مان لو اس کو کہ تمہارے لئے بہتر ہے، اور اگر اس کا انکار کرو گے تو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے، اور اللہ بخوبی جاننے والا حکمت والا ہے۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ

۱۷۲۔اے کتاب والو! حد سے نہ گزر جاؤ اپنے اپنے طریقے میں اور نہ بولو اللہ کی نسبت مگر حق بات۔ سوائے اس کے نہیں عیسیٰ مسیح مریم کے بیٹے صرف اللہ کے رسول اور اللہ کی ایک بات اور اللہ کی ایک وحی ہیں جو مریم کی طرف اتاری گئی تو اللہ اور اس کے رسولوں کو مانو۔ اور نہ کہو اللہ تین ہیں۔ رک رہو اور باز آ جاؤ کہ تمہارا بھلا ہو اللہ تو بس ایک اکیلا ہی سچا معبود ہے پاک

آیت نمبر ۱۷۱۔ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ یعنی وہ اُسے کامیاب کر دے گا اور اُس کے ماننے والے پیدا ہو جائیں گے اور تمہاری مخالفت ناچیز ہو گی۔

آیت نمبر ۱۷۲۔ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ ۔ خاص نصاریٰ سے کہا جاتا ہے اور دوسرے اہل کتاب سے بھی۔

وَكَلِمَتُهٗ ۔ یہاں کلمہ سے مراد الفاظ ہیں جو اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ (اٰلِ عمران:۴۶) میں ہیں۔قرآن اور حدیث اور صحابہؓ کے محاورہ میں کلمہ لفظ مفرد کو نہیں کہتے بلکہ بمعنی کلام آتا ہے۔جیسے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا (الانعام:۱۱۶) وغیرہ كَلِمَتُهٗ اور رُوْحٌ مِّنْهُ ایک ہی چیز ہیں یعنی حضرت مریم پر ایک وحی ہوئی تھی کہ ایک لڑکا ایسا ایسا تم کو ہوگا۔عیسائی کہتے ہیں عیسیٰ ابن مریمؑ خدا کی روح تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا تھے۔ یہاں روح کے معنی خاص وحی و کلام کے ہیں جو مریمؑ کی طرف کی گئی تھی۔جس کے ثبوت کے لئے سورہ نحل رکوع اوّل۔ حٰمٓ ۔ مؤمن رکوع دوم۔شُوریٰ رکوع پنجم ملاحظہ ہو۔

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۔یعنی اس کو مددگار اور اولاد کی حاجت نہیں۔

اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗ وَلَدٌ ‌ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ﴿١٧٢﴾

ذات ہے اس سے کہ اس کی کوئی اولاد ہو ہاں سب کچھ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور اللہ ہی کارسازی کے لئے بس ہے۔

لَنۡ يَّسۡتَنۡكِفَ الۡمَسِيۡحُ اَنۡ يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰهِ وَلَا الۡمَلٰٓـئِكَةُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ‌ ؕ وَمَنۡ يَّسۡتَـنۡكِفۡ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَيَسۡتَكۡبِرۡ فَسَيَحۡشُرُهُمۡ اِلَيۡهِ جَمِيۡعًا ﴿١٧٣﴾

۱۷۳۔مسیح کو اس بات سے ہرگز عار نہیں کہ وہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ مقرب فرشتوں کو۔ اور جو عار کرے اللہ کی عبادت سے اور تکبر کرے قریب ہی اللہ ان سب کو اپنی طرف کھینچ لائے گا۔

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ وَيَزِيۡدُهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ‌ ۚ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡتَـنۡكَفُوۡا وَاسۡتَكۡبَرُوۡا فَيُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوۡنَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ﴿١٧٤﴾

۱۷۴۔تو جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو ان کو پورا پورا دے گا اُن کا ثواب اور اپنے فضل سے ان کو زیادہ بھی دے گا اور جو لوگ عار کئے اور تکبر کئے تو ان کو سزا دے گا ٹیس کے عذاب کی اور وہ نہ پاویں گے اپنے لئے اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ کوئی مددگار۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمۡ بُرۡهَانٌ مِّنۡ

۱۷۵۔اے لوگو! تمہارے پاس آ چکی ہے برہان

آیت نمبر۱۷۳۔ يَسۡتَنۡكِفَ ۔ ناک چڑھانا۔ عار و ننگ رکھنا و عیب سمجھنا۔ جن کو جاہل مشرکوں نے معبود ٹھہرایا ان میں سے اکثروں پر بڑے بڑے مصائب آئے تاکہ ان کی بشریت عوام کو معلوم ہو جائے چنانچہ حضرت حسین علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور راجہ رام چندر جی مہاراج وغیرہ۔

آیت نمبر۱۷۵۔ بُرۡهَانٌ ۔سند۔ دلیل۔ حجت۔ یا رسول اللہ ﷺ جو قول کا ثبوت عمل سے دیتے ہیں یا قرآن مجید جو دعوے کے ساتھ دلائل بھی رکھتا ہے۔ مگر افسوس صد افسوس اب تو قرآن دو کاموں کے لئے اکثر رہ گیا ہے۔(۱) سرحدیوں کے نزدیک دغا سے جہاد کے لئے (۲) کچہریوں میں جھوٹی قسم کے لئے۔(۳) عام طور پر مُردوں یا اپنے کو بلا عمل ثواب بخشنے کے لئے، حافظوں میں روپیہ کمانے یا تکبر کے لئے۔ مشائخوں میں وظیفہ کے لئے۔ ایک عامل نے مجھے بھی بتایا تھا کہ مَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ (الطّلاق:۳) پڑھا کرو۔ میں نکتہ معرفت کو سمجھ گیا اور

رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۵﴾

تمہارے رب کی طرف سے اور ہم نے اتارا تمہاری طرف جگمگاتا ہوا نور۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۶﴾ؕ

۱۷۶۔ تو جن لوگوں نے اللہ کو مانا اور اپنے آپ کو دکھوں سے بچا لیا اللہ کے ساتھ ہو کر تو عنقریب ان کو اپنی خاص رحمت اور فضل میں اللہ لے لے گا اور اپنی طرف پہنچنے کا سیدھا راستہ بتا دے گا۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ ع ۲٤ ٤

۱۷۷۔ تجھ سے فتویٰ مانگتے ہیں کلالہ میں۔ کہہ دو اللہ حکم دیتا ہے تم کو کلالہ میں اگر کوئی ایسا مرد مر گیا جس کی اولاد نہیں اور اس کی صرف ایک بہن ہو تو بہن کو اس کے ترکہ کا آدھا اور وہ بھائی اس بہن کا وارث ہے اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ان کو دو تہائی کل ترکے کا۔ اور اگر کئی بھائی بہن ہوں مرد اور عورتیں تو مرد کا حصہ عورت کے دو حصہ کے برابر ہے۔ اللہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے تم سے تاکہ نہ بھکو۔ اور اللہ ہر ایک شے کا خوب جاننے والا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) اسے کہا تو عامل نہیں نہ تجھے معلوم یہ رٹنے کے لئے نہیں عمل کے لئے ہے اور **مجرّب** ہے۔

نُوْرًا مُّبِيْنًا ۔ سے مراد محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ یہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم پاک مبارک ہے۔

آیت نمبر ۱۷۷۔ يَسْتَفْتُوْنَكَ ۔ یعنی حضرت مسیح مر گئے۔ ان کا بیٹا رہا نہ باپ تو ان کی نبوت کا وارث کون ہوگا۔ تو بھائی وارث ہوں گے جو بنی اسمٰعیل ہیں اور ظاہر عام مسئلہ کا بیان ہے جس کا باطن مذکورہ بیان بھی ہے اور کلالہ جس کا باپ بیٹا نہ ہو جو اصل وارث ہوتے ہیں یعنی جو اصول و فروع نہ رکھتا ہو۔

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى وَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔مَیں پڑھنا شروع کرتا ہوں بسبب عظمت نام اللہ تعالیٰ کے جو رحم بلا مبادلہ کرنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ②

۲۔اے ایماندارو! اقراروں کو پورا کرو تمہارے لئے حلال کردئے گئے نادان چارپائے ان کے سوا جو تم کو آگے پڑھ کر سنائے جائیں گے مگر نہ حلال سمجھنا شکار جب تم احرام باندھے ہوئے ہو۔ بے شک اللہ حکم فرماتا ہے اپنے حسبِ مرضی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ

۳۔اے ایماندارو! جہاں عظمتِ الٰہی کے نشان کا پتہ لگے اُسے حقارت کی نظر سے نہ دیکھو اور نہ تعظیم

تمہید۔**بقرہ و الِ عمران** میں جہاد کا ذکر تھا پہلے میں یہود بہت مخاطب ہیں اور دوسرے میں نصاریٰ۔ پھر **نِسَآء و مَآئِدَہ** میں خانہ داری کا اور گھر بیٹھے بیٹھے کاموں کا ذکر ہے۔ گھر میں بھی تو بڑے بڑے کام کرنا پڑتے ہیں۔ ان دونوں میں تمدّن و معاشرت کا بہت ذکر ہے۔ حالتِ آرام میں مباحثات بھی چھڑ جاتے ہیں اس لئے **نِسَآء** میں یہود کے ساتھ اور **مَآئِدَہ** میں نصاریٰ کے ساتھ مباحثہ کا طریقہ سکھایا ہے۔ احمدیوں کو بھی دونوں سے کام ہے اس لئے ہوشیار رہیں کیونکہ ان کی معلّم کتاب ہے اس کے سوا کوئی نہیں۔

آیت نمبر۲۔ اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۔ معاہدات۔ حدود۔ اور اوامر و نواہی۔

بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ۔ یعنی بہائم از قسم انعام۔ **اَنْعَام** مشتق ہے **نَعُوْمَہ** سے جس کے معنے نرمی کے ہیں تو وہ نرم مزاج چرندے ہیں جو دانت اور پنجے پھاڑنے والے نہیں رکھتے جیسے گائے و بیل، بکری، اونٹ، ہرن، چکارہ، خرگوش وغیرہ (۲) جو خود شکاری گوشت خوار ہیں۔ جیسے شیر و بلّی، کتّا وغیرہ۔ پھر وہ جانور جو لڑتے ہیں اور مُردار کھاتے ہیں اس لئے ان کا گوشت مضر و مہلک ہے اور اگر کسی کو ہضم ہو جائے تو غضب و خونخواری کی عادت پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔ پرندوں میں بھی یہی قیاس ہے۔

وَاَنْتُمْ حُرُمٌ۔ یہ احرام حج کا ہو یا عمرے کا یا بلا نیّت حج و عمرے کا بلا شکار گوشت کھانا جائز ہے۔

وَلَا الشَّهۡرَ الۡحَرَامَ وَلَا الۡهَدۡىَ وَلَا الۡقَلَآٮِٕدَ وَلَاۤ آٰمِّيۡنَ الۡبَيۡتَ الۡحَرَامَ يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ رِضۡوَانًا‌ ؕ وَاِذَا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا‌ ؕ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡكُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا‌ ۘ وَتَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى‌ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ‌ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝۲

والے مہینے کو اور نہ قربانی کے عام جانوروں کو جو دی ہوں اور نہ نیازِ الٰہی کے جانوروں کو جن کے گلوں میں پٹے پڑے ہوں نشان دہی کے لئے اور نہ ان کو جو عزت والے گھر کو جا رہے ہوں اپنے رب کے فضل کے طلب گار ہوں اور خوشنودی کے طالب بن کر۔ اور جب تم احرام سے باہر آ جاؤ تو شکار کر لو اور تمہیں کسی قوم کی عداوت مجرم نہ بنادے کہ انہوں نے روک دیا تھا تمہیں عزت والی مسجد سے تو تم زیادتی کرو، اور نیکی میں اور اللہ کو سپر بنانے میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ ہی کو سپر بناؤ اور اُسی کا ڈر رکھو بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے۔

حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ

۴۔ تم پر حرام کر دیا گیا ہے خود مردہ اور بہتا ہوا

آیت نمبر ۳۔ شَعَآئِرَ اللّٰهِ۔ **شَعَآئِر** جمع ہے **شُعُوْر** کی یعنی وہ **شُعُوْر** جس سے اللہ تعالیٰ سمجھ میں آ جائے وہ تعظیم والی چیزیں جیسے قرآن مجید۔ حدیث۔ بیت اللہ۔ قربانی کی اونٹنیاں ہیں یا انبیاء اور امام اور **مجدّد** وغیرہ مقدّس حضرات۔

اَلشَّهۡرُ الۡحَرَام ۔ **مُحَرَّم** ۔ **رَجَب** ۔ **ذِیْ قَعْدَہْ** ۔ **ذِی الْحَجَّه** ۔

وَلَا الۡهَدۡىَ ۔ **هَدْيَه** وہ نذر نیاز ہے جو اللہ ہی کے واسطے کعبہ میں بھیجی جائے۔ اس کے مقابل میں وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ ہے۔

اَلۡقَلَآٮِٕدَ ۔ یہ **قِلَادَةٌ** کی جمع ہے۔ اس سے مراد وہ **هَدْيَه** ہے جن کے گلے میں پٹہ ڈال دیں یا جس میں نشان کر دیں۔

آیت نمبر ۴۔ حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ ۔ حلال جانوروں کا گوشت مفصّلہ ذیل حالتوں میں حرام ہے جس کے بیان کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ کے ساتھ فرمایا تھا۔

اَلۡمَيۡتَةُ ۔ جس کو مردار کہتے ہیں بے ذبح کئے کسی مرض یا صدمہ سے مرا ہوا۔

الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۗ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ

خون اور سؤر کا گوشت اور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر پکارا جاوے اور گلا گھونٹ کر مارا جاوے اور جو چوٹ سے مارا جاوے اور جو گر کر مرا اور جو سینگ لگ کر مرا اور جن کو درندے نے پھاڑ کھایا مگر ہاں تم نے جس کو مرنے سے پہلے ذبح کرلیا۔ اور حرام ہے جو کسی تھان یا دیوی کے سامنے ذبح کیا گیا ہو اور وہ جو تیروں سے تقسیم

(بقیہ حاشیہ) وَالدَّمُ ۔ خون بہہ سکتا یا بہایا گیا ہو۔ مگر وہ تھوڑا سا لہو جو رگوں میں یا گوشت پر لگا رہ جائے معاف ہے۔ حدیث میں دو مُردار اور دو خون جائز بتائے گئے ہیں۔ مچھلی اور ٹڈی اور دو خون یعنی جگر و طحال اور مُشک ۔

وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۔ وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر پکارا گیا ہو جیسے کسی دیوی یا دیوتا کے یا کسی پیر یا مزار کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور پہلے سے کسی غیر اللہ کے نام پر نامزد کیا گیا ہو مثلاً شیخ سدّو۔ سیّد صاحب کا بکرا اور اُجالے شاہ اور شاہ مدار کا مُرغا۔ سیّد احمد کبیر زماعی کی گائے اور کالی بھوانی کا سانڈ یا ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بھی لے لیا ہو۔ یہ حُرمت رسومات شرک و بدعت و جہالت کی وجہ سے ہے۔

وَالْمُنْخَنِقَةُ ۔ مثلاً رسّی کے پھندے سے یا ڈالی میں پھنس کر یا ہاتھ سے گلا گھونٹا ہوا۔ خلاصہ یہ کہ جس موت سے خون اندر ہی اندر بند رہ جائے وہ حرام ہے۔

وَالْمَوْقُوْذَةُ ۔ کند آلہ کی ضرب سے مارا گیا ہو جیسے لاٹھی اور پتھر وغیرہ سے اگر دھار دار آلہ سے مارا اور بسم اللہ پڑھ لی اور زخم سے خون بہا تو حلال ہے اسی طرح شکاری جانور کا بسم اللہ کہہ کر چھوڑنا ذبح میں شریک ہے۔

وَالْمُتَرَدِّيَةُ ۔ یعنی جو اونچے سے گر کر مرا ہو جیسے درخت یا مکان یا کنوئیں یا پہاڑ وغیرہ سے۔ یہ خود مردہ میں شریک ہے۔

وَالنَّطِيْحَةُ ۔ یہ کند آلہ کی ضرب کی مثل ہے اور ذبح نہ ہونے سے خود مُردہ میں شمار ہے۔

وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ ۔ اور ذبح اور نحر کرنے کا موقعہ نہیں ملا اور یہی حال **مُنْخَنِقَة** اور **مَوْقُوْذَة**۔ **مُتَرَدِّيَة** اور **نَطِيْحَة** کا ہے کہ وہ ذبح یا نحر کئے جائیں تو حلال ہیں ورنہ حرام۔

عَلَى النُّصُبِ ۔ بے گھڑے ہوئے پتھر ہیں جو پوجا کے لئے مشرک کھڑا کر لیتے ہیں۔ ایسی پوجاؤں کی جگہ ذبح کئے ہوئے جانور حرام ہیں کیونکہ شرک کی تحقیر مقصود ہے۔

بِالْاَزْلَامِ ۔ یہ ایک خاص قرعہ اندازی کی مثال ہے۔ عرب کا دستور تھا کہ وہ تیروں سے قرعہ اندازی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ④

کرو۔ یہ اطاعت سے باہر نکلنا ہے۔ تو اب تم ان سے نہ ڈرو مجھ ہی سے ڈرو آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لئے دین اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور پسند کر لیا میں نے تمہارے لئے دینِ اسلام پھر جو بے بس ہو جان کنی اور سخت بھوک میں، گناہ کی طرف اس کی رغبت نہ ہو تو اللہ بڑا گناہوں کا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ؗ

۵۔ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا کیا حلال ہے تو کہہ دے کہ تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں ہیں اور جو شکاری جانور تم نے شکار کے واسطے سدھا رکھے ہوں اللہ نے

(بقیہ حاشیہ) اس طرح کرتے تھے کہ کسی تیر پر تین حصے اور کسی پر چار اور کسی پر خالی اور اس کو ایک تھیلی میں بند کر کے حصہ دار سے نکلواتے پھر جو نکلتا اُسے وہی حصہ دیتے۔ بعض زیادہ حصہ لے جاتے اور بعض بالکل محروم رہ جاتے۔ اس جوئے سے **منع** کیا ہاں برابر کی قرعہ اندازی جائز ہے۔ تین تیر تھے۔ پہلے پر لکھا تھا **حَكَمَ لِيْ رَبِّيْ** دوسرے پر **مَنَعَ لِيْ رَبِّيْ** تیسرے پر کچھ نہیں **لَيْسَ لَكَ شَيْءٌ**۔ چٹھی ڈال کر، پانسے **پھینک** کر یعنی لاٹری وغیرہ بھی حرام ہے۔

اَلْيَوْمَ يَئِسَ ۔ یعنی **حِجَّةُ الْوِدَاع** جمعہ کے دن نا امید ہو گئے تمہارے دین سے کافر۔

غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۔ باغی اور عادی نہ ہو گناہ کا۔

رَحِيْمٌ ۔ یعنی حالت مخمصہ والا۔ مذکورہ حرام چیزوں میں سے بقدر **سَدِّ رَمَق** کھا لے تو اللہ اس کو بدنتیجہ سے اس کے بچائے گا۔

آیت نمبر ۵۔ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ ۔ کمانے والے جانور۔ ہلائے ہوئے جانور جیسے کتّا۔ چیتا۔ باز۔ شکرہ وغیرہ۔ ان میں یہ شرط ہے کہ کئی کئی طرح ہلائے گئے ہوں۔ مالک کے لئے وہ شکار کو پکڑ رکھیں۔ **مُكَلِّب** وہ شخص ہے جو شکاری جانور کو شکار کرنا سکھلائے۔ ہلاوے۔ چونکہ کتّا اس تعلیم کو زیادہ قبول کرتا ہے اس لئے اس عمل کا نام **تَكْلِيب** رکھا گیا ہے۔

فَكُلُوا مِمَّآ اَمۡسَكۡنَ عَلَيۡكُمۡ وَاذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ عَلَيۡهِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ۞

جوتم کو سکھا رکھا ہے تم ان کو سکھا چکے ہو تو کھالو اس شکار میں سے جو وہ تمہارے واسطے پکڑ رکھیں تمہارے اشارہ سے دبوچیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ ہی کو سپر بناؤ۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

اَلۡيَوۡمَ اُحِلَّ لَـكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ حِلٌّ لَّـكُمۡ ۖ وَطَعَامُكُمۡ حِلٌّ لَّهُمۡ ۖ وَالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الۡمُؤۡمِنٰتِ وَالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ اِذَاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ

٦۔ آج تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے جو تمہارے کھانے کا ہو اور تمہارا کھانا انہیں حلال ہے (ہر حال میں) اور پاک دامن عورتیں ایمان دار اور قابو میں رہنے والی عورتیں اہل کتاب میں سے (تمہارے واسطے حلال ہیں) جب تم ان کو ان کے مہر دے چکے

آیت نمبر ٦۔ اَلۡيَوۡمَ اُحِلَّ لَـكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۔ تمام خوشگوار مفید و پاکیزہ چیزیں جو جسم اور قویٰ فطری اور اخلاق اور عقائد پر بُرا اثر نہ ڈالیں اور فسادات پیدا نہ کریں وہ تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں۔

وَطَعَامُكُمۡ حِلٌّ لَّهُمۡ ۔ یعنی اہلِ کتاب کو بھی وہی چیزیں حلال ہیں جو مسلمانوں میں جائز ہیں اور جو اسلام میں ناجائز ہیں جیسے سؤر، مردار وغیرہ وہ اہل کتاب کے ہاتھ سے بھی جائز نہیں۔

وَالۡمُحۡصَنٰتُ ۔ اس آیت سے نکاح متعہ جو عرب میں رنڈی بازی کے بجائے رائج تھا حرام ہے کیونکہ متعہ میں یہ نیّت نہیں ہوتی کہ وہ **مُحصَنات** کی طرح پاک دامن بیوی بن کر رہے بلکہ محض شہوت رانی اور مستی نکالنے کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے ترکہ میں متعہ والی عورت کا حق اسلام نے مقرر نہیں کیا۔ اور نہ اس کی اولاد کا۔ جیسے رنڈی بازی حرام ویسے ہی متعہ بھی۔ کیونکہ دونوں سے ہی چند گھنٹے یا چند دن کے لئے اُجرت دے کر مستی نکالنا مقصود ہے۔ تو یہ عورتیں **مُحصَنه** نہیں **مُسَافِحِین** ہیں۔ اس کو صاف تر خداوند تعالیٰ نے سورۂ مومنون رکوع اوّل (آیت ٦ تا ٨) میں بیان فرمایا ہے یعنی اپنی منکوحہ اور شرعی لونڈی کے سوا کسی عورت کے قریب جانا جائز نہیں۔

مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ ۔ اور حضرت علیؓ کے ارشاد کے موافق مجوسیوں اور آریوں کی بھی عورتیں اہل کتاب میں شریک ہیں شاید یہی وجہ ہو کہ جلال الدین اکبر بادشاہ نے جودہ بائی وغیرہ سے نکاح کیا۔

أُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۶ ع

قابو میں لانے والے ہو نہ نیوگ کرنے والے اور نہ متعہ کرنے والے شہوت رانی کے لئے، اور نہ چوری چھپے آشنا بنانے کو۔ اور جو نہ مانے ایمان کی باتیں اور ایمان کا انکار کرے تو سب اس کا کیا کرایا اکارت ہوا اور وہ انجام کار نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا

۷۔اے ایماندارو! جب تم ارادہ کرو نماز کا تو اپنے منہ دھولیا کرو اور کہنیوں تک ہاتھ اور سر کا مسح کرلیا کرو[1] اور دونوں ٹخنوں تک اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو تو اچھی طرح پاک صاف ہوکر نہاؤ اور جب تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے آئے جائے ضرور سے عورت سے صحبت کی ہو پھر تم کو پانی میسر نہ ہو تو ارادہ کرو پاک مٹی کا پھر اپنے منہ مل لو اور ہاتھوں کو اُس سے۔

---

[1] پاؤں کو دھولیا کرو۔

آیت نمبر ۷۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا۔ لذّاتِ جسمانی کا بیان ہو چکا تو اب اُخروی معاملہ کی طرف توجہ فرمائی۔

فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ ۔ چونکہ خلقت انسانی دو چیزوں سے ہے ایک تو خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ (الطّارق:۷) دوسرے خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ (الحج:٦) اس لئے غسل یا تیمّم کا حکم ہوا۔

اَرْجُلَكُمْ ۔ دُھلے ہوئے پاؤں میں شرعی موزہ ہو تو مسح کیا کرو ورنہ وضو۔

اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔ اس کا تعلق **اِغْسِلُوْا** سے ہے نہ **اِمْسَحُوْا** سے کیونکہ اگر **اِمْسَحُوْا** سے ہوتا تو اس پر زیر ہوتی مگر قرآن میں سوائے **فتح** کے اور کوئی حرکت لکھی ہوئی نظر نہیں آتی۔ اس کو پیچھے اس لئے لایا گیا تا کہ وضو کی ترتیب بتلائی جائے۔ قرینہ اس پر یہ ہے کہ مسح کے حکم میں اللہ تعالیٰ نے حد بندی نہیں کی مطلق فرما دیا کہ سروں کا مسح کرو۔ یہ نہ کہا کہ چوتھائی سر کا یا آدھے سر کا یا سارے سر کا، گدّی تک یا گردن تک مگر پاؤں

بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷﴾

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک صاف رکھے اور ظاہری اور باطنی نعمت تم پر پوری کرے تا کہ تم شکرگزاری اختیار کرو۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۸﴾

۸۔اور اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہوئی اور اس کا مضبوط اقرار جو تم سے لیا گیا ہے جب تم نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی تو اللہ کو سپر بناؤ اور اُسی کا خوف رکھو بے شک اللہ دلوں کی باتوں کو بخوبی جانتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾

۹۔اے ایمان والو! مضبوط ہو جایا کرو اللہ کے واسطے انصاف کی گواہئیں دینے کو اور تمہیں کسی قسم کی عداوت مجرم نہ بنا دے کہ تم انصاف چھوڑ دو۔ برابر انصاف کرو۔وہ تقویٰ کے بہت قریب ہے اور اللہ ہی کو سپر بناؤ اور اسی کا خوف رکھو بے شک اللہ تمہاری کرتوتوں سے بڑا خبردار ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ایمانداروں اور بھلے کام کرنے والوں سے اللہ نے وعدہ فرما لیا ہے کہ اُن کی ہم حفاظت فرمائیں گے اور ان کو بڑا اجر دیں گے۔

(بقیہ حاشیہ) کے متعلق حد بندی کی ہے ٹخنوں تک جیسا کہ ہاتھوں کے دھونے میں کہنیوں تک محدود کیا ہے۔

آیت نمبر۸۔ نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۔ قرآن کریم کی نعمت کو جو عملی نتائج سے ملے گی۔

وَمِيْثَاقَهُ ۔ یعنی قرآن شریف پر عمل کرنے کا پورا پورا وعدہ۔

وَاثَقَكُمْ بِهٖ ۔ مضبوط کیا تم کو ساتھ اس کے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱﴾

۱۱۔اور جنہوں نے حق کو چھپایا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تو یہی دوزخی ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ ع

۱۲۔اے ایمان والو !اللہ کا وہ احسان یاد رکھو جو تم پر ہوا جب کہ قصد کیا تھا ایک قوم نے کہ دست درازی کرے تم پر تو اللہ نے روک دیا ان کے ہاتھوں کو تم سے اور اللہ ہی کو سپر بناؤ۔اور اللہ ہی پر سب ایمانداروں کو بھروسہ رکھنا چاہئے۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ

۱۳۔اور البتہ تحقیق بنی اسرائیل سے پکّا اقرار لیا اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار مقرر کئے اور اللہ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں جب تم نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور میرے پیغمبروں کو مانتے رہو اور ان کی مدد کرو ہر طرح

آیت نمبر۱۲۔ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ ۔ مشرکینِ عرب اور یہود آنحضرت ﷺ کے قتل کر ڈالنے کے بڑے سخت منصوبے کرتے رہے۔بڑی تیاریوں کیساتھ مدینہ پر حملے کئے مگر خداوند تعالیٰ اپنے نبی کریم ﷺ کو خاص امداد دے کر اُن سے بچاتا رہا۔پانچویں سال ہجرت کے آنحضرت ﷺ مع صحابہ کرامؓ عفان کے مقام پر ظہر کی نماز میں مصفّف تھے دشمنوں نے منصوبہ کیا کہ عصر کی نماز میں سب مسلمانوں کو مار ڈالو مگر اللہ نے آپ کو مطلع فرما دیا اور اس موقعہ سے بچا لیا اور اسی طرح اور بہت سے مواقع میں خداوند تعالیٰ نے آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو دشمنوں سے بچایا۔

آیت نمبر۱۳۔ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۔ ہمارے رسول اللہ ﷺ نے بھی بارہ سردار مقرر کئے (نقیب) امام۔ کھوج کرنے والے۔

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ الخ۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی معیّت سے متصرّف اور تائید کے اسباب بیان فرمائے ہیں۔نماز جس کی حقیقت دربار الٰہی میں حاضر ہونا،خادمانہ حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کرنا۔

وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ ۔زکوٰۃ۔شفقت علیٰ خلقِ اللہ اور اللہ کے تمام رسولوں کو ماننا **علی الخصوص**

وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۳﴾

کی اور تعظیم کرو اور قوت دو اور اللہ کے لئے مال کا حصہ الگ کر دو عمدگی سے تو میں ضرور ضرور تمہارے گناہ تم سے دور کر دوں گا اور ضرور تم کو داخل کروں گا ایسے باغوں میں جن میں نہریں بہتی ہوں گی پھر اس کے بعد تم میں سے کوئی کافر حق پوش ہوگا تو بے شک اس نے سیدھی راہ کو گم کر دیا۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ

۱۴۔ پس ان کے اقرار توڑنے کے سبب سے ہم نے ان کو دربدر کر دیا اور ان کے دل سخت کر دیئے وہ الفاظ کو اپنی جگہ سے ہٹاتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں اس حصہ کو جس کا ان کو وعظ کر دیا گیا ہے

(بقیہ حاشیہ) جو پیغمبرِ زمانہ ہو نہ صرف ماننا بلکہ اُن کے ساتھ اپنے آپ کو اُن کے مقصد میں شریک کرنا اور اُن کی پوری پوری مدد کرنا۔ علاوہ زکوٰۃ کے صاحبِ زکوٰۃ وغیرہ سب پر یہ لازم ہے کہ ان کے لئے ان کے مقاصد میں مدد دینے کے لئے وقتاً فوقتاً بہت بہت چندہ دیں۔

وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ ۔ یہاں حضرت موسیٰ اور حضرت سیّد المرسلین علیہما السلام نے اپنے خلفاء کو ماننے اور عزت کرنے اور مالی مدد کرنے کی تاکید کی رسول کے لفظ سے یاد فرمایا ہے اور سورۂ نُور کی آیت استخلاف **مُصَرّح** اس کی ہے۔

آیت نمبر ۱۴۔ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ ۔ عہد توڑنے سے عہد لینے والے کی طرف سے لاپروائی پیدا ہوتی ہے۔ دل میں اُس کی عظمت اور خوف باقی نہیں رہتا پھر اس سے تعلق چُھٹ جاتا اور دل کو اُس کی طرف سے انحراف اور بے توجہی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا انسان ان اخلاقی کمزوریوں کا شکار ہو جاتا ہے جن سے مذہب بچا سکتا ہے۔ اپنی رائے کو مذہب پر مقدم کرنے لگ جاتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ مذہب کو پھیر پھار کر اپنے ماتحت کرے۔

وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۔ یہود و نصاریٰ دونوں نے اپنی شریعت کو بھلا دیا اور ترک کر دیا

وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۴

اور تو ہمیشہ مطلع ہوتا رہتا ہے ان کی کسی نہ کسی چوری پر ان میں کے چند آدمیوں کے سوا۔ تو درگزر کر اور معاف فرما بے شک اللہ محسنوں کو پیار کرتا ہے۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝۱۵

۱۵۔ اور اُن لوگوں کا جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں ہم نے اقرار لیا پس انہوں نے بھی وہ حصہ چھوڑ دیا جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا کہ اس پر وہ عمل کریں پس اس لئے ہم نے ان کے درمیان دشمنی اور کینہ کو بھڑکا دیا ہے قیامت تک اور آگے ایک زمانہ آتا ہے کہ ان کو اللہ بتائے گا ان کی کاری گری کا نتیجہ۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

۱۶۔ اے اہل کتاب بے شک تمہارے پاس آ چکا ہمارا رسول (یعنی پیارا محمدؐ) کھول کھول کر بیان کرتا ہے تم سے بہت باتیں وہ جو تم کتاب الٰہی میں سے چھپاتے تھے اور درگزر کرتا ہے بہت سی باتوں سے، بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف

(بقیہ حاشیہ) تب ہی تو تورات میں اس کے مختلف نسخوں کے لحاظ سے اختلاف عظیم ہے اور مسیح کی انجیل دنیا سے مفقود ہے اس سے قرآن کریم کی ضرورت ثابت ہے۔

آیت نمبر ۱۵۔ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ الخ۔ وہ دشمنی اور بغض جس کو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر بھڑکایا ہے اس کا ظہور ہم اپنے زمانہ میں ان قوموں کی تباہی کا ایسا دیکھ رہے ہیں کہ جس کی نظیر انسانی تاریخ میں نہیں اور ان کی کاریگری اور دنیوی ترقی کا نتیجہ خدا نے اُن کو ایسا بتایا ہے کہ **اَلْاَمَان اَلْاَمَان** لاکھوں لاکھ تباہ ہوئے اور تباہ ہو رہے ہیں۔ یہ قرآنِ کریم کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے جو پیش گوئی نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کی گئی وہ آج پوری ہوئی **فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔**

سَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ ۔ یہ پیشگوئی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے لئے بھی۔

نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٦﴾

سے نور آیا (یعنی محمدؐ) اور صاف مبین کتاب۔

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٧﴾

۱۷۔ اس کے ذریعہ سے اللہ سلامتی کی راہوں کی طرف راہ نمائی فرماتا ہے جو اس کی رضا کے طالب ہوں اور ان کو تاریکی سے روشنی کی طرف نکالتا ہے آپ ہی اور ان کو سیدھی راہ کی طرف چلاتا ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٨﴾

۱۸۔ کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے۔ تو کہہ (اگر وہ اللہ تھا) تو پھر کس کا بس چلتا ہے اللہ پر کچھ بھی (پھر یہ کیا ہوا) جب کہ ارادہ کیا تھا اللہ نے مسیح ابن مریم کے مار ڈالنے کا اور اس کی ماں کا اور جو اس خاص ملک میں تھے سب کا (تو کوئی روک نہ سکا) اور اللہ ہی کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں اور جو ان کے درمیان ہے وہ پیدا کرتا ہے جو چاہے، اور اللہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ

۱۹۔ یہود اور نصاریٰ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ

آیت نمبر۱۶۔ وَكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ۔ یعنی قرآن شریف جس کا بیان خوب واضح ہے۔

آیت نمبر۱۸۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ۔ یعنی یعقوبیہ فرقہ نصاریٰ میں کا۔

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ۔ نصاریٰ کے مختلف فرقہ ہائے ضالّہ کے لحاظ سے قرآنِ کریم میں ان کے مختلف عقائد بیان کئے گئے ہیں بعض تو مسیح کی الوہیّت کے قائل ہیں اور بعض تین اِلٰہ کے قائل ہیں۔ باپ، بیٹا، روح القدس۔ بعض مریم کو الوہیّت دیتے ہیں۔ سب کی تردید مسیح اور اس کی ماں کی موت سے ہو جاتی ہے اور اس بات سے کہ وہ خدا کی مخلوق ہیں اور اس سے کہ خدا اُن کی مثل بھی بنا سکتا ہے۔ بے باپ ہونے کے لحاظ سے اور لوگ بھی بے باپ ہوئے جیسے چنگیز خان مسیحؑ کے بعد ہوا۔ اور مرتبہ کے لحاظ سے مسیح موعودؑ کا ارسال کرنا۔

آیت نمبر۱۹۔ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى۔ یہود مدارِ نجات اپنی قومیّت اور اس بات کو کہ وہ نبیوں کی اولاد ہیں

وَاَحِبَّآؤُہٗ ؕ قُلۡ فَلِمَ یُعَذِّبُکُمۡ بِذُنُوۡبِکُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ مِّمَّنۡ خَلَقَ ؕ یَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا ۫ وَاِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۹﴾

کے بیٹے ہیں اوراس کے پیارے ہیں۔تم جواب دو (ایسا ہے تو) پھر تم کو اللہ عذاب کیوں دیتا ہے یا دے گا تمہارے گناہوں پر ہاں تم تو بشر ہی ہو اس کی مخلوق میں اللہ جس کے چاہے گناہ ڈھانپے اور جسے چاہے سزا دے اور اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور جو ان دونوں میں ہے اور اُسی کی طرف پھرنا ہے۔

یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ قَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمۡ عَلٰی فَتۡرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا جَآءَنَا مِنۡۢ بَشِیۡرٍ وَّلَا نَذِیۡرٍ ۫ فَقَدۡ جَآءَکُمۡ بَشِیۡرٌ وَّنَذِیۡرٌ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۰﴾ ع ۳ ۸ ۷

۲۰۔اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آیا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جو تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے جب رسولوں کا ٹوٹا پڑ گیا تھا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کہنے لگو کہ ہمارے پاس تو کوئی نہ دوستوں کو خوشخبری سنانے والا نہ دشمنوں کو ڈرانے والا آیا تو کچھ شک نہیں کہ تمہارے پاس بشارت دینے والا اور ڈرانے والے آیا۔اور اللہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖ یٰقَوۡمِ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ جَعَلَ فِیۡکُمۡ اَنۡۢبِیَآءَ

۲۱۔اور (وہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا اے میری قوم! اللہ کے وہ احسان یاد کرو جو اس نے تم پر کئے ہیں۔اُس نے تم میں پیغمبر

(بقیہ حاشیہ) قرار دیتے ہیں اور نصاریٰ مسیح کی صلیب کو اپنا خدا سے تعلق اور باعث قرار دیتے ہیں ان کی تردید صرف اسی قول سے ہو جاتی ہے کہ اگر یہ دونوں باتیں باعث نجات ہیں اور تمہارے گناہ بالکل بخشے گئے ہیں تو پھر اس دنیا میں تم کو دوسرے انسانوں کی طرح کیوں رکھا گیا ہے جیسا اور لوگوں کو زنا سے آتشک ہو جاتی ہے تمہیں بھی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

آیت نمبر۲۰۔ بَشِیۡرٌ وَّنَذِیۡرٌ ۔ مسیح اور موسیٰ کا مثیل۔

آیت نمبر۲۱۔ یٰقَوۡمِ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ ۔ نعمت سے مراد سلطنت اور نبوت ہے اس لئے کہ جسمانی حفاظت ۔حفاظتِ جان و مال اور عزت سے ہوتی ہے اور روحانی حفاظت، حفاظتِ ایمان اور اعمالِ صالح اور اخلاقِ فاضلہ سے ہوتی ہے۔جسمانی کا باعث سلطنت ہوتی ہے اور روحانی کے لئے نبوت ہوتی ہے۔

اِذۡ جَعَلَ فِیۡکُمۡ اَنۡۢبِیَآءَ ۔ تعجب ہے آج کل کے مسلمانوں پر کہ وہ اس زمانہ میں کسی بشیر و نذیر کی

وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۱﴾

پیدا کئے اور تم کو بادشاہ بنایا یعنی سلطنت والی قوم اور تم کو وہ کچھ دیا جو تمہارے زمانے میں کسی کو ہم نے نہیں دیا تھا دنیا جہان سے۔

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔اے قوم! اُس پاک ملک میں داخل ہو جاؤ جس کو اللہ نے تمہارے لئے محفوظ رکھا ہے (اور لکھ دیا ہے کہ وہ تمہیں کو ملے) اور تم الٹے پھرو تو تم بڑے ٹوٹا پانے والے ہو جاؤ گے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖۗ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔قوم نے کہا اے موسیٰ! اس ملک میں تو ایسی زبردست قوم ہے کہ ذرّہ بھی نقص آ جاوے تو اصلاح کر لیتی ہے اور ہم تو وہاں ہرگز نہ جاتے ہیں نہ جائیں گے جب تک وہ لوگ وہاں سے نہ نکل جائیں، ہاں جب وہ وہاں سے نکل جاویں گے تو ہم وہاں داخل ہوں گے۔

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا

۲۴۔اور اُن دو آدمیوں نے کہا جو اللہ سے خوف رکھنے والے تھے جن پر اللہ کی مہربانی تھی کہ دروازے میں تو گھس پڑو حملہ کر کے پھر جب تم

(بقیہ حاشیہ) ضرورت نہیں مانتے حالانکہ اہل کتاب کی تقریباً چھ سو سالہ **فَتْرَۃ** کو اُن کے لئے یہ کہہ دینے کو جائز قرار دیتی ہے کہ ہمارے پاس کوئی بشیر ونذیر نہیں آیا اور یہ مسلمان تیرہ سو سال بعد بھی اس نذیر کو نہیں مانتے جس کی سچائی اللہ تعالیٰ نے زور آور حملوں سے ظاہر کی ہے۔ اور مسیح موعود نبی اللہ ہوگا اور وہ مع اپنے کمالات کے ظاہر ہوگا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ **كَذَا فِي الْمِشْكٰوۃ**۔

آیت نمبر۲۲۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۔ یہ پیش گوئی اور وعدہ ہے بیتِ مقدس کی فتح کا۔

آیت نمبر۲۳۔ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا ۔ قوم کی خلاف ورزی سے ظہور پیش گوئی میں تاخیر اس قدر ہو جاتی ہے کہ امام بھی ظہور پیشگوئی نہیں دیکھ سکتا۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ قبل فتح بیت المقدس راہی ملک بقا ہوئے۔ قوم کی سُستی نے غضب ڈھایا۔

آیت نمبر۲۴۔ قَالَ رَجُلٰنِ ۔ صدیق یوشع وکالب علیہما السلام نے کہا۔

دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٤﴾

دروازے میں گھس پڑو گے تو تمہیں غالب ہو جاؤ گے اور اللہ ہی پر توکل کرو جب تم ایمان دار ہو۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٥﴾

۲۵۔قوم نے کہا اے موسیٰ! ہم تو اس میں کبھی بھی داخل نہ ہوں گے جب تک وہ لوگ اس میں رہیں گے۔پس تو اور تیرا رب جاؤ اور اُن سے تم دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾

۲۶۔موسیٰ نے کہا اے میرے رب !میں کسی کا مالک نہیں مگر اپنی ذات کا اور اپنے بھائی کا تو جدائی کر دے ہم میں اور فاسق نافرمان قوم میں۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٧﴾ ع

۲۷۔اللہ نے فرمایا وہ ملک ان پر حرام ہوا چالیس برس، ہلاک ہو جاویں ملک میں۔تو نافرمان قوم پر کچھ افسوس نہ کرنا۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٨﴾

۲۸۔اُن کو پڑھ کر سنا دے آدم کے دو بیٹوں کے سچے حالات جب دونوں نے کچھ نیاز چڑھائی تو ان میں سے ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نہ ہوئی تو قابیل نے کہا (حسد سے) میں تجھے ضرور مار ڈالوں گا۔ہابیل نے جواب دیا (میں کیا کروں) اللہ تو متقیوں کی ہی نیاز قبول فرماتا ہے۔

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ

۲۹۔اگر تو مجھ پر ہاتھ چلاوے گا مجھے مار ڈالنے کے لئے تو میں تو تجھ پر اپنا ہاتھ چلانے والا نہیں

آیت نمبر ۲۷۔ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ۔توریت سفر عدد باب ۱۴ (سفر " جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَآءِ التَّوْرَاةِ" تورات کا ایک جز (المنجد) "عدد" کو گنتی بھی کہتے ہیں۔ناشر)

آیت نمبر ۲۸۔ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا۔ (توریت سفر پیدائش) باب ۴۔

اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٩

تجھے قتل کرنے کو۔ میں تو ڈرتا ہوں اس اللہ سے جو سب جہانوں کو آہستہ آہستہ کمال کی طرف پہنچانے والا ہے۔

اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝٣٠ۚ

۳۰۔البتہ میں چاہتا ہوں کہ تو ہی میرے قتل کرنے کے گناہ اور اپنے (دوسرے) گناہ کو حاصل کر لے اور دوزخیوں میں سے ہو جائے اور بے جا کام کرنے والوں کی یہی جزا ہے۔

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٣١

۳۱۔پھر رغبت دلا دی اور آمادہ کر دیا قابیل کو اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل کرنے پر تو اس نے اس کو مار ڈالا اور ہو گیا ٹوٹے والوں میں سے۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝٣٢ۚۛ

۳۲۔پھر اللہ نے بھیجا ایک کوّا وہ زمین کرید نے لگا تا کہ اس کو دکھاوے کہ کس طرح وہ چھپاتا ہے اپنے بھائی کی لاش کو۔ قابیل نے کہا مجھ پر افسوس ہے کہ میں (اس کوّے سے بھی گیا گزرا ہوا) کاش اس کوّے ہی کے جیسا ہوتا جو کہ چھپا دیتا ہے وہ اپنے بھائی کی لاش کو۔ پھر وہ سخت نادم ہونے لگا۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ

۳۳۔اس واقعہ کے سبب سے ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ جو کسی کو مار ڈالے بغیر بدلے یا بغیر ملک میں شرارت کرنے کے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو مار ڈالا اور جس نے اس کو زندہ رکھا گویا اس نے سب کو زندہ رکھا۔ اور بے شک ان کے پاس آ چکے اور لا چکے ہیں ہمارے رسول کھلی کھلی نشانیاں پر بہت سے لوگ ان میں کے

آیت نمبر ۳۳۔ قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۔ یعنی جس نے حضور اکرم ﷺ کو مار ڈالا اس نے گویا سب دنیا کو مار ڈالا۔ یا ناحق کشت وخون کے انسداد کے واسطے شریعت نے قصاص مقرر کر دیا۔

كَثِيرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۳﴾

ان دلیلوں کو دیکھے بعد بھی ملک میں زیادتیاں کرتے پھرتے ہیں۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۳۴﴾

۳۴۔بس اُن کی سزا تو یہی ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد پھیلانے کے لئے دوڑتے اور کوشش کرتے ہیں ان کو قتل کر دیا جائے، سولی دے دیا جائے یا کاٹ دیئے جائیں اُن کے ہاتھ پاؤں خلاف ورزی کے سبب یا وہ وطن سے نکال دیئے جائیں۔ یہ اُن کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں تو اُن کے لئے بڑا عذاب ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۵﴾ ع

۳۵۔مگر جو لوگ توبہ کر لیں تمہارے قابو میں آنے سے پہلے (تو ان کو کچھ سزا نہیں) تم کو معلوم ہے کہ بے شک اللہ بڑا گناہوں کا ڈھانپنے والا سچی محبت کا بدلہ دینے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا

۳٦۔اے ایمان دارو! اللہ کا خوف رکھو اور اس کو

آیت نمبر۳۴۔ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ یعنی جو لوگ رسول کے قتل پر تلواریں اٹھائے پھرتے ہیں یا ڈاکو اور چور وغیرہ مفسد مراد ہیں۔

اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا ۔ قبل گرفتاری کے تائب ہو جائیں تو وہ حقوق عباد ادا کر لیں۔ آخرت کے گناہ معاف ہو جائیں گے کیونکہ کوئی جرم ہو اس کے لئے قرآن میں تین صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک تو اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا (البقرة: ۱٦۱)۔ (۲) فَمَنْ تَابَ (المآئدة: ۴۰)۔ (۳) حیثیتِ جُرم کے مطابق قتل۔ سولی۔ قطعِ ید۔ جلاوطنی وقید وغیرہ۔ درمیانی مدارج اس کے بہت سے ہیں۔

آیت نمبر۳٦۔ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ۔ وسیلہ کے معنی ذریعہ سبب اور حاجت یعنی اللہ تعالیٰ سے ہی حاجت مانگو۔ وسیلے چار قسم کے ہوتے ہیں (۱) کافر بننے بنانے کے جو وسائل کذبیہ شرکیہ رسمیہ ہیں (۲) بیوقوف بننے بنانے کے جو اسباب **جَهْلِيّه** اور **وَهْمِيّه** ہیں (۳) عقلمند بننے بنانے کے جو علم ریاضی اور اخلاق

اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِىْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣٦﴾

سپر بناؤ اور جناب الٰہی سے حاجت طلب کرو اور خوب کوشش کرو اللہ کی راہ میں اور قرآن میں مجاہدہ کرو تا کہ تم نہال و بامراد ہو جاؤ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٣٧﴾

۳۷۔ بے شک جن لوگوں نے حق کو چھپایا تو جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب انہیں کا ہو جائے اور اتنا ہی اور بھی تا کہ (وہ سب) دے دیں اصل کے ساتھ جرمانے میں اپنی چھڑوائی میں قیامت کے دن کے عذاب سے تو ان سے وہ قبول نہ کیا جائے گا اور ان کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٨﴾

۳۸۔ وہ چاہتے ہیں یا چاہیں گے آگ اور لڑائی سے نکل بھاگیں اور وہ تو اس سے نکل سکتے نہیں اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً ۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٣٩﴾

۳۹۔ چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ سزا ہے ان کے کرتوت کی عذاب ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے۔

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ

۴۰۔ جس نے اپنی بے جا کارروائی کے بعد توبہ کر لی اور صالح بن گیا تو بے شک اللہ ہی رجوع

(بقیہ حاشیہ) اور داناؤں اور تجربہ کاروں کی صحبت ہے (۴) مومن بننے بنانے کے ایمان اور اعمال صالحہ جو قربت اور رحمتِ الٰہی کا ذریعہ ہیں۔ قرآنی اذکار اور انبیاء علیہم السلام اور بزرگانِ دین کے حالات کا پڑھنا، صالحین و صادقین کی صحبت، ان کے اقوال کا سننا اور متابعت کرنا۔ مومن کو چاہئے کہ جب کوئی وسیلہ تلاش کرے تو ان چاروں باتوں کو سوچ لے کیونکہ بدُوں وسیلے کے تو کام چلتا نہیں۔ ہاں ایسے وسیلے اختیار نہ کرے جو کافر فاسق بے وقوف بنائیں ہاں عاقل ایمان دار بننے کے وسیلوں کو لے۔ اور **اَلْوَسِيْلَةُ. اَلْحَاجَةُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُسْتَشْهِدًا بِقَوْلِهٖ. كُلُّ الرِّجَالِ لَهُ اِلَيْكَ وَسِيْلَةٌ** ـ

وَجَاهِدُوْا فِىْ سَبِيْلِهٖ ـ کیونکہ اللہ کی راہ سوائے قرآنِ مجید اور اتباعِ سنت کے اور کوئی نہیں۔

يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤٠﴾

برحمت فرماتا ہے اس پر بے شک اللہ قصوروں کا بڑا ڈھانپنے والا سچی محنت کا بدلہ دینے والا ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾

۴۱۔کیا تم نہیں جانتے اللہ ہی کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین کی وہ عذاب دے جس کو چاہے اور کمزوری معاف کرے جس کی چاہے۔ اور اللہ ہر چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖۚ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٤٢﴾

معانقۃ ٣ عند المتقدمین

۴۲۔اے رسول! تجھے غمگین نہ کرے ان لوگوں کا کوشش کرنا حق پوشی اور انکار میں جو بظاہر منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے مانا حالانکہ ان کے دلوں نے نہیں مانا۔ اور وہ جو یہودی ہیں جھوٹ بولنے کے لئے کچھ سننے آتے ہیں مان لیتے ہیں اور قوموں کی باتیں (یا دوسروں کے جاسوس ہیں) جو تیرے پاس ابھی نہیں آئے۔ بدل دیتے ہیں لفظوں کو ان کے ٹھکانوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم کو یہ حکم ملے تو لے لینا اور اگر یہ نہ ملے تو بچتے رہنا۔ اور اللہ جس کو عذاب دینا چاہے تو اللہ پر تیرا اس کے لئے کچھ بس نہیں چلتا (کہ نہ ہونے دے) یہی لوگ ہیں جن کے لئے اللہ نے نہیں چاہا کہ ان کے دل پاک کرے۔ اُن کے لئے دنیا میں ذلت اور رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

آیت نمبر۴۲۔ قَالُوْۤا اٰمَنَّا۔ منافق۔ مرتد اور دوغلوں نے اُوپرے دل سے کہا کہ ہم نے مانا۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ جھوٹ بولنے کے لئے کچھ سننے آتے ہیں سخت حرام خور ہیں۔ پھر اگر وہ تیرے پاس آئیں تو ان میں فیصلہ کر دے یا ان سے منہ پھیر لے (تیرا اختیار ہے) اور ان سے تو منہ پھیر لے تو وہ تجھے کچھ بھی نقصان وضرر نہ دے سکیں گے اور اگر فیصلہ کرے تو ان میں تُو انصاف سے فیصلہ کر کہ بے شک اللہ منصفوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۹ / ۱۰

۴۴۔ اور وہ تجھ کو کس طرح منصف بنائیں گے حالانکہ ان کے پاس توریت ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے اس کے ہوتے ہوئے بھی یہ پھر جاتے ہیں یہ لوگ ہیں جو مانتے ہی نہیں۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ

۴۵۔ بے شک ہم نے توریت اتاری جس میں ہدایت اور روشنی ہے اس کے موافق حکم دیتے تھے فرمان بردار نبی یہودیوں کو اور علماء وفقہاء اور حکماء اللہ والے درویش کیونکہ وہ محافظ ٹھہرائے گئے اللہ کی کتاب سے۔ اور وہ تھے اور رہیں گے گواہ اور خبر گراں (ان سے کہا گیا تھا) تم لوگوں

آیت نمبر ۴۳۔ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ ۔ اس کے تین معنی ہیں (۱) ایک جھوٹ سن لیتے ہیں (۲) جھوٹی بات کا یقین کر لیتے ہیں (۳) جھوٹ بولنے کے لئے سننے آتے ہیں۔

آیت نمبر ۴۴۔ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۔ حق نہیں سنتے۔ حق نہیں بولتے۔ عمل نہیں کرتے۔

آیت نمبر ۴۵۔ هُدًى وَّنُوْرٌ ۔ یعنی قرآنی احکام رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے اور حضورؐ کی پیش گوئیاں اور توحید کا بیان۔ يَحْكُمُ بِهَا ۔ اس سے ظاہر ہے کہ ایک قسم نبیوں کی وہ بھی ہے کہ جو شریعتِ جدید نہیں لاتے بلکہ اپنے سے پہلی شریعت پر حکم کرتے ہیں۔ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا ۔ اہل کتاب کے معززین کو کتاب اللہ کی حفاظت کرنے والا بنایا گیا۔ انہوں نے اس کی حفاظت نہ کی۔ قرآن کریم کی حفاظت کا کام اللہ تعالیٰ نے خود لیا۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۵

سے نہ ڈرو، مجھ سے ڈرو اور نہ لو میری آیتوں کے بدلے دنیا کا تھوڑا سا فائدہ۔ اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے موافق حکم نہ دیں تو یہی لوگ کافر ہیں۔

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۶

۴۶۔اور ہم نے یہود پر لازم کر دیا تھا توریت میں کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا برابر بدلہ کرنا۔ پر جس نے معاف کر دیا بدلہ تو اس کے لئے کفارا ہوا ، اور جو اللہ کے اتارے ہوئے پر حکم نہ کرے تو یہی لوگ بے جا کام کرنے والے ہیں۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ

۴۷۔اور ان کے قدموں کے نشان ہی پر ہم نے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو سچا بتاتا تھا اور یقین رکھتا تھا تورات کا اور اُس کا مصدّق تھا اور اُس کو انجیل دی تھی جس میں ہدایت اور نور ہے اور تصدیق کرتی تھی (وہ بشارت) توریت کی جو

آیت نمبر ۴۶۔ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۔ (دیکھو سفر استثناء باب ۱۹ اور سفر خروج باب ۲۲ باب کفارات)۔

آیت نمبر ۴۷۔ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۔ ایک نبی جو دوسرے نبی کی تصدیق کرتا ہے تو دونوں کی تعلیمات میں پورا پورا تطابق لینا باطل ہے۔ تصدیق سے مراد ہے کہ موافقین ومخالفین کے بارے میں پیشگوئیاں ہوں ۔اُن کا ظہوران کے وجود سے ہو جائے۔ دوسرے پہلے نبی کی جو ہدایتیں ہوں اور دعاوی کی صورت میں ہوں اور دوسری دلائل کی صورت میں۔ تیسرے یہ کہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کرنا۔ چوتھے دین قیّم کی ابدی صداقتوں میں توافق وتطابق کا ظاہر کرنا۔

وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۔ یعنی بشارت جس میں قرآن اور رسول کا بیان ہے۔

وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٧﴾

اُس کے قبل تھی اور راہ نمائی اور نصیحت تھی متقیوں کے لئے۔

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

۴۸۔ چاہئے کہ انجیل والے حکم کریں ساتھ اس کے جو اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے اس میں اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے موافق حکم نہ دے تو

آیت نمبر ۴۸۔ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں اہلِ بشارت یعنی خصوصاً نصاریٰ اور عموماً دیگر اہلِ بشارت۔ کیونکہ انجیل کے معنی بشارت ہیں اور قرآن بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (الصّف:۷)۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ۔ نصاریٰ کا یہ خیال اور اعتراض باطل ہے کہ قرآن مجید نے توریت وانجیل کو منسوخ کر دیا اور حال یہ ہے کہ تمام قرآن میں اس کا کہیں ذکر نہیں بلکہ یہ ذکر ہے کہ قرآن کتب سابقہ کا مصدّق ہے ہاں قرآن میں القاءِ شیطانی کی نسبت تنسیخ آئی ہے جیسے بائیسویں سورۃ کی ترپن آیت۔ ہاں قرآن شریف میں اکمال اور اتمام کا لفظ آتا ہے جس سے نسخ وغیرہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ موقع اور وقت اور قابلیت کی شرط پائی جاتی ہے اور یہ بھی بیان ہے کہ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ اس حیثیت سے اپنے گھر کی جامع کتاب کو چھوڑ کر دوسری **مختص المقام والوقت** کتاب کو ڈھونڈتے پھریں ضرورت نہیں بلکہ سیّد المرسلینؐ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ایک پرچہ توریت کو پڑھتے ہوئے دیکھ کر اظہارِ ناخوشی فرمایا حالانکہ حضور علیہ السلام اور تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ بات صرف اتنی ہے کہ جامعیّت کتاب ھٰذا کے سبب سے شرائع اُولیٰ کی ضرورت نہ رہی۔ اس کو بعض لوگوں نے کہہ دیا بلکہ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ کی شرح کی تفسیر میں بیان بھی آچکا ہے کہ شرائع سابقہ اس شریعت محمدیہ سے منسوخ ہیں۔ ایک فارسی کا شاعر کہتا ہے کہ ؎

نہ از **لات و عُزّٰی** برآورد گرد   کہ **توریت** و **انجیل** منسوخ کرد

یعنی محمد رسول اللہ ﷺ نے بُت پرستی ہی موقوف نہیں کی بلکہ ایسی جامع ہدایت کتاب پیش فرمائی کہ اس کے سامنے کتب سابقہ و ہدایت مافیہ کی ضرورت نہ رہی۔ یہ نہیں کہ اچھی باتیں اب اچھی نہ رہیں۔ اچھی ہمیشہ اچھی ہیں۔ عرب میں ایک مثل ہے **كُلُّ الصَّيْدِ فِيْ جَوْفِ الْفَرَآءِ**۔

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۸﴾

یہی لوگ فاسق وبدکار ہیں۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا

۴۹۔اور ہم نے تجھ پر برحق سچی کتاب اتاری جو سچا بتاتی ہے پاس والی کتابوں کو اور امین حافظ اور شاہد ہے اس کی۔ تو فیصلہ کر ان لوگوں میں اس کے مطابق جو اللہ نے اتارا اور ان کی گری ہوئی خواہشوں پر نہ چل وہ راہ حق چھوڑ کر جو تیرے پاس آ چکی (اے مخاطب!) تم میں سے ہر ایک کے لئے راستہ اور عملی نمونہ ہم نے مقرر کیا ہے اور اگر اللہ نے چاہا ہوتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن اللہ تم کو انعام دینا چاہتا ہے ان طاقتوں میں جو ہم نے تم کو دیں ہیں تو کوشش کرو نیکیوں میں۔تم سب کو اللہ ہی

(بقیہ حاشیہ) مثنوی شریف میں کیا خوب کہا ہے۔ ع چونکہ صد آمد نود ہم نزد ماست۔ **هٰذَا هُوَ الْحَقّ**۔

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ تین آیتوں میں مختلف الفاظ **کٰفِرُوْن** . **ظٰلِمُوْن**. **فَاسِقُوْن** استعمال کئے گئے ہیں کیونکہ پہلا عقائد کی خلاف ورزی پر بولا گیا۔ دوسرا حقوق العباد کے ادا نہ کرنے پر۔ تیسرا عہد کی خلاف ورزی پر۔

آیت نمبر ۴۹۔ وَمُهَيْمِنًا۔ یعنی توریت وانجیل کے اصل احکام کو قرآنِ شریف نے بکمال خوبی یکجائی طور پر خاص خداوند کے الفاظ مبارک میں جمع کر دیا ہے اور اس کے مشتبہ اور منحرف اور مفقودہ حالات کو ہمیشہ کے لئے دور کر کے صحیح واقعات کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔ اب ان کتب مبدّل ومحرّف کی مسلمانوں کو ضرورت نہ رہی بلکہ اہلِ کتاب کو چاہئے کہ وہ آگے قدم بڑھا کر اس نور و ہدایت کو حاصل کریں۔ پیسے و روپے والے اشرفی والے کے پاس دوڑیں۔

شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۔ منہاج وہ راہ جو عقل اور سوچ اور وجدان کی ہے جب وہ شریعت کی تحت میں ہو تو شارع عام کہلاتی ہے۔

فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٤٩﴾

کے طرف پلٹنا ہے پھر اللہ تم کو خبردار کرے گا جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ﴿٥٠﴾

۵۰۔اور اگر تم فیصلہ کرو اُن میں اللہ کے اتارے ہوئے حکم کے موافق اور اُن کی گری ہوئی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور اُن سے بچتے رہو اور ہوشیار ہو تو بہتر ہے اور (اے مخاطب!) کہیں تجھ کو بھٹکا نہ دیں اس حکم سے جو اللہ نے تجھ پر اتارا ہے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو جان لو کہ اللہ ہی کو منظور ہے کہ ان پر کوئی آفت آوے ان کے بعض گناہ کے سبب سے اور بے شک بہت سے لوگ بدکار اور نافرمان ہی ہیں۔

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٥١﴾ ع ٧/١١

۵۱۔کیا وہ جاہلیت کے زمانہ کا حکم مانگتے ہیں اور اللہ سے بہتر کون حکم کرنے والا ہے یقین کرنے والی قوم کے لئے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٢﴾

وقف لازم وقف غفران وقف منزل عند البعض

۵۲۔اے ایمان دارو! یہود اور نصاریٰ کو اپنا دلی دوست نہ بناؤ (وہ) آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور تم میں سے جو ان کو دوست رکھے گا کوئی تو بے شک وہ انہیں میں کا ہو جائے گا بے شک ظالم جس راہ پر چل رہے ہیں وہ اللہ کی بتائی ہوئی نہیں۔

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن

۵۳۔تو تُو ان کو دیکھے گا جن کے دلوں میں کمزوری ہے کہ وہ دوڑ رہے ہیں ان کی طرف،

آیت نمبر۵۲۔ اَوْلِيَاءُ ۔ خصوصاً جنگ کے دنوں میں کسی مخالف مذہب والے کو دلی دوست قرار نہ دے۔

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۔ ظالم جس راہ پر چل رہے ہیں وہ اللہ کی بتائی ہوئی نہیں۔

آیت نمبر۵۳۔ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ ۔ یعنی یہود اور نصاریٰ کی دوستی میں دوڑتے ہیں۔

تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ؕ﴿۵۳﴾

کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی مصیبت نہ آ پڑے تو امید ہے کہ اللہ لائے گا فتح کو یا کوئی خاص فیصلہ اپنے پاس سے تو اس وقت اس بدگمانی پر جو وہ اپنے دلوں میں کرتے تھے پچھتائیں گے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔اور کہیں گے ایمان دار کیا وہ یہی لوگ ہیں جو بڑے زور سے قسم کھاتے تھے اللہ کی کہ وہ بے شک بے شک تمہارے ساتھ ہیں اکارت ہو گیا اُن کا سارا کیا کرایا وہ تو بڑے ٹوٹا پانے والے ہوئے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾

۵۵۔اے ایمان دارو! جو تم میں سے پھر جائے گا اپنے دین سے تو اللہ تعالیٰ لے آئے گا اور ایک ایسی قوم کو کہ وہ اللہ کو دوست رکھتی ہو گی اور اللہ ان کو دوست رکھتا ہو گا وہ نرم دل مومنوں کے سامنے اور منکروں پر سخت دل ہوں گے اللہ کی راہ میں جان و مال لڑا دیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دے اور اللہ بڑی گنجائش والا اور بڑا جاننے والا ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ

۵۶۔اللہ ہی تمہارا دلی دوست ہے اور اُس کا

آیت نمبر ۵۵۔ يُحِبُّهُمْ ۔شیعوں سے پوچھو رسول اللہ ﷺ کی کونسی قوم مرتد ہوئی اور ان سے کون لڑا اور محبوبِ الٰہی بنا۔ مرتدوں سے آیا ابوبکرؓ لڑے یا کوئی اور۔ رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں ان کی زندگی کے سوا بعد وفات بھی پہلو میں کس نے جگہ پائی کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں اور رسول اللہؐ کے چشم و گوش ہیں۔

اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٦﴾

رسول اور وہ ایمان دار جو نماز کو ٹھیک درست رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیا کرتے ہیں اور جھکنے والی جماعت کے ساتھ جھکتے ہیں۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٧﴾ ع

۵۷۔اور جو اللہ اور اس کے رسول سے دوستی کرے گا اور ایمان داروں سے (تو وہ اللہ کا دوست ہے) اور اللہ ہی کی جماعت غالب ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٨﴾

۵۸۔اے ایماندارو! تم دوست نہ بناؤ ان کو جنہوں نے تمہارے دین کو ٹھہرایا ہے ہنسی اور ٹھٹھا (اور بے حقیقت) فرضی چیز پڑھے لکھے لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی جو تم سے پہلے ہیں اور سب کافروں کو (بھی) دلی دوست نہ بناؤ اور اُسی کا خوف رکھو جب تم ایماندار ہو۔

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٩﴾

۵۹۔اور جب تم اذان دیتے ہو اور نماز کے لئے پکارتے ہو تو وہ اذان کو ٹھٹھا اور بے حقیقت چیز بناتے ہیں کیونکہ وہ قوم بالکل بے عقل ہے۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٦٠﴾

۶۰۔تم کہہ دو اے اہلِ کتاب! تم ہم میں کیا عیب پاتے ہو بس یہی کہ ہم نے مانا ہے اللہ کو اور اس کلام کو جو ہم پر اُترا اور جو ہم سے پہلے اتارا گیا اور تم تو اکثر نافرمان ہی ہو۔

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً

۶۱۔بھلا میں تم کو بتا دوں اُن (فرضی) عیب والوں

آیت نمبر ۵۸۔ اِتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا۔ انگریزی خوان علی العموم، وحدت الوجود والے فقراء اکثر تکیہ نشین اور دائرہ والے فقیروں نے علی الخصوص دین کو ٹھٹھا بنا دیا ہے۔ ایک دنیا کے بڑے رکن نے کہا کہ بہشت کے ایک پھوس کا ٹکڑا ہی بس ہے۔ حضرت مولانا الاعظم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مستعار مقام میں تو بڑی بڑی کوٹھیاں مدرسے بنواتے ہو۔ یعنی **سِپَنْجِی** سرائے میں حد درجہ کی کوششیں اور مقام دائمی کے لئے کچھ بھی نہیں۔ یہ بڑی بے حیائی اور نفاق و بداعتقادی کی بات ہے۔

عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ مَنۡ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيۡهِ وَجَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَنَازِيۡرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوۡتَ ؕ اُولٰٓـئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنۡ سَوَآءِ السَّبِيۡلِ ۝٦١

سے زیادہ عیب والا اللہ کے نزدیک جزا میں وہ ہے جس کو اللہ نے در بدر کیا اور اس پر خفا ہوا اور ان میں سے بعض کو بندر اور بعض کو سؤر کی صفت والا بنا دیا اور وہ پوجنے لگے سرکش شیطان کو یہی لوگ ہیں بدترین درجہ والے اور بہت ہی بھٹکے ہوئے سیدھی راہ سے۔

وَاِذَا جَآءُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوۡا بِالۡكُفۡرِ وَهُمۡ قَدۡ خَرَجُوۡا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا كَانُوۡا يَكۡتُمُوۡنَ ۝٦٢

٦٢۔اور وہ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم نے مانا حالانکہ وہ کفر ہی ساتھ لے کر داخل ہوئے اور کفر ہی ساتھ لے کر پلٹے۔اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپاتے تھے۔

وَتَرٰى كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝٦٣

٦٣۔اور تو دیکھے گا ان میں سے بہتوں کو جو وہ جلدی کرتے ہیں گناہ اور ظلم میں اور اُن کا کھانا حرام کا ہے وہ کیسے بُرے کرتوت کر رہے ہیں۔

لَوۡلَا يَنۡهٰٮهُمُ الرَّبّٰنِيُّوۡنَ وَالۡاَحۡبَارُ عَنۡ قَوۡلِهِمُ الۡاِثۡمَ وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ۝٦٤

٦٤۔ان کو کیوں نہیں منع کرتے اللہ والے علماء حکماء فقہاء درویش بُری بات بولنے سے اور حرام مال کھانے سے وہ کیا ہی بُرے کام کر رہے ہیں۔

وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ يَدُ اللّٰهِ مَغۡلُوۡلَةٌ ؕ غُلَّتۡ

٦٥۔اور یہودیوں نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ لولا اور

آیت نمبر۶۴۔لَوۡلَا يَنۡهٰٮهُمُ الرَّبّٰنِيُّوۡنَ۔یہ حُکم صُلحِ کُل کے مذہب کا ردّ ہے۔کیونکہ سب کو اچھا سمجھنا جائز ہوتا تو کسی کو حکم کرنے کی ضرورت نہ تھی اور نہ شریعت کی پابندی کی۔

آیت نمبر۶۵۔وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ۔چندے اور خیرات کے معاملہ میں یہود نے کہا يَدُ اللّٰهِ مَغۡلُوۡلَةٌ مگر دینی خرچوں کے لئے جو چندے لئے جاتے ہیں اس پر اعتراض کرنا کفر ہے اور خدا سے سُوءِ ادبی ہے۔اکثر تنگی کے وقت بے ایمان لوگ اس قسم کے الفاظ بول اٹھتے ہیں کہ کیا خدا کے خزانے میں کمی آ گئی۔ایسے کلمات زبان پر لانے سے آدمی لعنت الٰہی کا وارث ہو جاتا ہے۔

اَیۡدِیۡهِمۡ وَلُعِنُوۡا بِمَا قَالُوۡا ۘ بَلۡ یَدٰهُ مَبۡسُوۡطَتٰنِ ۙ یُنۡفِقُ کَیۡفَ یَشَآءُ ؕ وَلَیَزِیۡدَنَّ کَثِیۡرًا مِّنۡهُمۡ مَّاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ طُغۡیَانًا وَّ کُفۡرًا ؕ وَاَلۡقَیۡنَا بَیۡنَهُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ؕ کُلَّمَاۤ اَوۡقَدُوۡا نَارًا لِّلۡحَرۡبِ اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَیَسۡعَوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۶۵﴾

بندھا ہوا ہے یعنی (نعوذ باللہ) وہ تنگ دست ہے۔ انہیں کے ہاتھ تنگ دست اور لولے اور بندھے ہوئے ہوں اور اس کہنے کے سبب سے وہ دربدر ہوئے بلکہ اللہ کے تو دونوں ہاتھ کشادہ ہیں وہ خرچ کیا کرتا (ہے) جس طرح چاہتا ہے۔ قرآن جو تجھ پر نازل ہوا تیرے رب کی طرف سے وہ ضرور سرکشی اور کفر کو ان میں سے بہتوں میں بڑھائے گا اور ہم نے ڈال دی ہے اُن میں بغض و عداوت قیامت تک۔ جب وہ سلگاتے ہیں لڑائی کی آگ تو اللہ اُس کو بجھا دیتا ہے اور کوشش کرتے ہیں ملک میں شرارت پھیلانے کی، اور اللہ ناپسند کرتا ہے شریر فسادیوں کو۔

وَلَوۡ اَنَّ اَهۡلَ الۡکِتٰبِ اٰمَنُوۡا وَاتَّقَوۡا لَکَفَّرۡنَا عَنۡهُمۡ سَیِّاٰتِهِمۡ وَلَاَدۡخَلۡنٰهُمۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۶۶﴾

٦٦۔ اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور اللہ کو سپر بناتے تو ہم ضرور دور کر دیتے اُن کے گناہ اُن سے اور اُن کو ضرور داخل کرتے نعمت کے باغوں میں۔

وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اَقَامُوا التَّوۡرٰىۃَ وَالۡاِنۡجِیۡلَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡهِمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ لَاَکَلُوۡا مِنۡ

٦٧۔ اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور انجیل اور وہ کتابیں جو ان پر نازل ہوئیں اُن کے رب کی طرف سے تو وہ کھاتے اپنے اوپر اور نیچے

(بقیہ حاشیہ) بَلۡ یَدٰهُ ۔ جلالی۔ جمالی۔ فضل و عدل کے ہاتھ۔

وَاَلۡقَیۡنَا بَیۡنَهُمُ الۡعَدَاوَۃَ ۔ ایسے ضدی ہیں کہ قیامت تک حق کو نہ پائیں گے۔ یہ ایک پیشگوئی بھی ہے۔

اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ ۔ غزواتِ محمدیہؐ کو دیکھنا چاہئے کہ یہودیوں نے کس کس طرح آگ سلگائی اور خداوند کریم نے کس طرح بجھائی۔

آیت نمبر ٦٧۔ لَاَکَلُوۡا مِنۡ فَوۡقِهِمۡ ۔ روحانی اور جسمانی دونوں قسم کی غذائیں نبوت اور سلطنت مراد ہے۔

فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع

قدموں کی طرف سے ۔ ایک جماعت ہے وسط کی چال والی اور ان میں کے بہت سے بدکار ہی ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

٦٨۔اے رسول ! پہنچا دے جو تیری طرف وحی کی گئی تیرے رب سے۔اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تُو نے اللہ کی رسالت نہ پہنچائی۔اللہ تیری حفاظت کرے گا لوگوں سے البتہ اللہ تعالیٰ قوم کافر کو کامیابی کی راہ نہیں بتاتا۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٩﴾

٦٩۔کہہ دو اے کتاب والو! تم کچھ نہیں جب تک کہ تورات اور بشارت کو ثابت کرو اور وہ جو کچھ اتارا گیا تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اور البتہ بڑھائے گا ان میں سے بہتوں کو وہ جو تیری طرف اتارا گیا ہے تیرے رب کی طرف سے سرکشی اور حق پوشی کو پھر پروا ہی کیا ہے۔ غمگین مت ہو قوم کافر پر۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٧٠﴾

٧٠۔بے شک جو ایماندار ہوئے ہیں اور یہودی اور ستاروں کو پوجنے والے اور ہمہ حق کہنے والے صابی اور عیسائی (ان میں سے کوئی ہو ماننے والا تو وہ ہے) جو اللہ کو مانے اور مرنے کے بعد آخرت میں جی اٹھنے کو مانے اور بھلے کام کرے ایسوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ گزشتہ کے لئے پچھتائیں گے۔

آیت نمبر ٦٨ ۔ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ حق پوش جس راستہ پر چل رہے ہیں وہ اللہ کا بتایا ہوا نہیں۔
آیت نمبر ٦٩ ۔ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۔اس کے صحیح حکموں پر عمل کرو۔
طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۔ احکام **مُنَزَّلَہ** مخالفوں کے کُفران اور طُغیان کا باعث ہوں گے۔

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧١﴾

۷۱۔البتہ البتہ ہم نے پکا اقرار لیا بنی اسرائیل سے اور اُن کی طرف رسول بھیجے۔ جب کبھی ان کے پاس بھیجا ہوا آیا ایسی بات کے ساتھ جس کو ان کا جی پسند نہیں کرتا تھا۔ایک جماعت کو تو انہوں نے جھٹلا دیا اور ایک فریق کے قتل کے درپے ہوئے۔

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾

۷۲۔اور سمجھے کہ کوئی عذاب یا فتنہ نہ ہوگا پس اندھے ہو گئے (دل کے) اور بہرے ہو گئے (حق سننے کے) پھر اللہ نے اُن پر رجوع برحمت فرمایا پھر اندھے اور بہرے ہو گئے بہت سے ان میں کے اور اللہ دیکھ رہا ہے اُن کے کرتوت۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٣﴾

۷۳۔البتہ البتہ حق پوشی کی اُن لوگوں نے جنہوں نے کہا اللہ ہی تو ہے وہ مسیح ابن مریم حالانکہ مسیح نے کہا تھا (بنی اسرائیل کو) اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی پوجا کرو میرا بھی رب وہی ہے اور تمہارا بھی وہی البتہ جو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے تو بے شک اللہ نے جنّت اس پر حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا تو کوئی مددگار نہیں۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ

۷۴۔البتہ البتہ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا اللہ تین میں کا تیسرا ہے حالانکہ کوئی بھی سچا معبود نہیں مگر وہ اکیلا ہے۔ اور اگر یہ باز نہ رہے تو البتہ پہنچ جائے گا ان میں سے حق پوشوں کو ٹیس

وقف لازم

آیت نمبر ۷۱۔ وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۔ ایسی تکذیب اور مخالفت کی گویا بزعم خود اسے قتل ہی کر دیا۔

آیت نمبر ۷۳۔ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۔ وہ جنت میں نہ جائے گا۔

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٤﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٥﴾

دینے والا عذاب۔

۷۵۔کیا وہ اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اس سے بخشش نہیں چاہتے حالانکہ اللہ کمزوریوں کو دور کرنے والا عیب کو ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٦﴾

۷٦۔مسیح مریم کا بیٹا تھا ہی کیا صرف ایک رسول ہی تھا بے شک مر چکے اُس سے پہلے سب ہی رسول اور اُس کی ماں بڑی راست باز تھی۔ ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھ ہم کیسے صاف صاف بیان کرتے ہیں ان کے لئے پتے پھر دیکھ وہ کدھر پھرے جاتے ہیں (بے عقل)۔

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ

۷۷۔تو کہہ دے کیا میں عبادت کروں اللہ کے

آیت نمبر ٧٦۔ **قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ**۔ سب کا اتفاق ہے کہ یہاں **خَلَتْ** کے معنی موت کے ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ لفظ ہمارے سیّد المرسلین ﷺ کے اسمِ مبارک کے ساتھ آتا ہے تو آپ سے پہلے کے بعض رسول زندہ مانے جاتے ہیں اور مشہور قصّہ گو احادیث و قرآن مجید کے خلاف ہے مگر بجائے قطعیۃ الدلالہ کے مانا جاتا ہے کہ خضر اور الیاس اور حضرت عیسیٰ **علٰی نبیّنا و علیہ الصّلٰوۃ وَالسّلام** زندہ ہیں۔

چو ختم المرسلین ہم رفت دیگر کس کجا ماند　　بجز ذات مقدس قادر قیوم صمدانی

اور کیا خوب کہا حسّان بن ثابتؓ نے

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ　　فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ　　فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

(ترجمہ) تو میری آنکھ کی پتلی تھا۔ تیرے مرنے سے اب وہ اندھی ہوگئی۔ اب تیرے بعد (موسیٰ مرے یا عیسیٰ) کوئی مرے مجھے تو تیرا ہی ڈر تھا۔

وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ۔ یہودی جھوٹے ہیں جو اس پر تہمت لگاتے ہیں۔

كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ۔ وہ دونوں کھایا کرتے تھے۔ نصاریٰ کا ردّ ہے۔ اللہ کھانا نہیں کھایا کرتا۔

لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾

سوا کسی ایسے کی جو تمہارے ضرر کا مالک ہو نہ نفع کا۔ حالانکہ اللہ تو بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَاۗءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾ۧ

۷۷۔ کہہ دے اے کتاب والو! غلو مت کرو اپنے دین میں ناحق اور پیچھے مت پڑ جاؤ اس قوم کی گری ہوئی خواہشوں کے جو بے شک گمراہ ہو چکی اس سے پہلے اور گمراہ کر دیا بہتوں کو اور بھٹک گئی راہ راست سے۔

ع ۱۰ / ۱۴

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾

۷۸۔ حق پوشوں پر لعنت کی گئی بنی اسرائیل میں سے داؤد کی زبانی اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھ گئے تھے۔

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾

۷۹۔ بدکاروں کو بدکاری سے منع نہیں کرتے تھے کیا ہی بُرا کام تھا جو وہ کرتے تھے۔

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾

۸۰۔ تو دیکھتا ہے ان میں سے بہتوں کو دوستی کرتے ہیں حق پوشوں سے البتہ بہت بُرا ہے وہ جو اپنی جانوں کے لئے آگے بھیج رہے ہیں اللہ کا غضب ہے اُن پر اور خفگی اُس کی اور وہ عذاب ہی میں مدتوں پڑے رہیں گے۔

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾

۸۱۔ اور اگر وہ اللہ کو ماننے والے ہوتے اور نبی اور جو نبی پر اترا تو وہ دلی دوست نہ بناتے مشرکوں کو لیکن ان میں کے بہت سے فاسق ہی ہیں۔

آیت نمبر ۷۶۔ اَلسَّمِيْعُ۔ سمیع ہی ضارّ و نافع ہوسکتا ہے۔

آیت نمبر ۷۷۔ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ۔ اے پڑھے لکھے لوگو۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ البتہ تو ضرور ضرور پائے گا لوگوں میں سے سخت عداوت والا مومنوں کا یہود کو اور مشرکوں کو اور البتہ البتہ تو بہت قریب پائے گا دوستی میں مومنوں کے اُن لوگوں کو جو کہتے ہیں ہم نصاریٰ (معین حق) ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ ان کے بعض عاقل ذی علم اور گوشہ نشین بے آزار ہیں اور یہ سبب بھی ہے کہ وہ اپنے کو بڑا اور دوسرے کو حقیر نہیں سمجھتے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ اور جب سنتے ہیں اُس کلام کو جو اترا رسول پر تو اُن کی آنکھوں کو دیکھتا ہے بھری آتی ہیں آنسوؤں سے اس سبب سے کہ انہوں نے حق بات پہچان لی وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم نے مانا تو تُو ہمیں گواہوں میں اور ماننے والوں میں لکھ لے۔

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ

۸۵۔ اور ہم کو کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لاویں اللہ پر اور نہ مانیں اس سچی بات کو جو ہمارے پاس آئی

آیت نمبر ۸۳۔ وَاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۔ یعنی بعض نصاریٰ اچھے ہوتے ہیں جن کی صفت پارہ ہفتم کے اوّل میں بیان ہوگی۔

آیت نمبر ۸۴۔ عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ۔ چنانچہ نجّاشی اور اس کے متّبعین نے آنحضرت ﷺ کے حالات سنے تو اُن کے دل گداز ہو گئے اور رونے لگے چونکہ نصاریٰ میں رحم اور عفو کی بڑی تعلیم ہے اس لئے نصاریٰ میں ہر زمانہ میں نرم دل، راستی پسند لوگ پائے جاتے ہیں۔ نجّاشی افریقہ ملک حبش کا بادشاہ تھا۔ مکّہ میں جب ایماندار بہت ستائے گئے تو تراسی[۸۳] مسلمان آنحضرتؐ کی اجازت سے افریقہ حبش چلے گئے،/ مہاجرین میں حضرت عثمان بن عفّانؓ بھی تھے اور تراسی میں تیرہ عورتیں تھیں باقی مرد۔ جعفر طیّارؓ نے سورۂ مریم سنائی تھی جس پر نجّاشی زار زار رویا۔ اب تو نام کے نصاریٰ ایسے ملتے ہیں جن میں یہودیّت کی صفت ہے کیونکہ اصل دونوں بنی اسرائیل ہی ہیں۔ صفات عملی کی وجہ سے ممتاز نام ہوتا ہے۔

الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾

اور یہ طمع رکھیں کہ ہم کو داخل کرے گا ہمارا رب سنوار والی قوم کے ساتھ۔

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ تو اللہ نے ان کو جزا دی اور عنایت فرمائے اس کہنے کے بدلے باغ جن میں بہہ رہی ہیں نہریں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی جزاء ہے محسنین کی۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۷﴾ ع

۸۷۔ اور جنہوں نے حق کو چھپایا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہی دوزخی ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ ایماندارو! مت حرام کرو کوئی چیز جو اللہ نے تمہارے لئے پسندیدہ حلال کی ہے اور حد سے نہ بڑھو، ہماری حدبندیاں نہ توڑو۔ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ اور کھاؤ اللہ کے دیئے ہوئے میں سے پسندیدہ حلال اور اللہ ہی کو سپر بناؤ جس پر تم ایمان لائے ہو۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ

۹۰۔ اللہ تمہاری لغو اور بے ارادہ قسموں پر گرفت نہیں کرتا لیکن ہاں اس سے مؤاخذہ کرتا ہے اُن قسموں پر جو تم نے پکّی کر لی ہیں تو اس کا بدلہ

آیت نمبر۸۶۔ اَلْمُحْسِنِيْنَ ۔ جو اللہ کو دیکھ رہے ہیں یا اللہ ان کو دیکھ رہا ہے۔

آیت نمبر۸۸۔ لَا تُحَرِّمُوْا ۔ تحریم دو قسم کی ہے فعلی اور قولی۔ افعال بد کا نتیجہ **ترکِ طیّبات** ہوتا ہے۔ مثلاً آتشک وغیرہ جس سے انڈے اور مچھلی وغیرہ **طیّبات** چھوڑنا پڑتا ہے۔ یہ تحریم فعلی ہے اور تحریم قولی یہ ہے کہ حلال طیّب چیز کے نہ کھانے کی قسم کھالیویں۔ اس حکم میں **رہبانیّت** جو تجرّد کا ردّ ہے یعنی حلال باتوں کو حرام قرار دے کر جنگلوں میں نکل جانا، خویشوں سے قطع تعلق کرنا وغیرہ خدا کی جائز بتائی ہوئی چیزوں کو مکروہ خیال کرنا شعارِ اسلام سے خارج ہے۔

آیت نمبر۹۰۔ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ کفّارہ میں چار قسم کے لوگوں کے حسبِ حال بدلہ بتایا گیا ہے۔

مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۹۰﴾

دس مسکینوں کو کھانا کھلا دینا اوسط درجہ کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو یا اُن دس محتاجوں کو کپڑا بنا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا پھر جس کو میسر نہ ہو تو وہ تین دن روزہ رکھ لے یہ تمہاری قسموں کا بدلہ ہے جب تو قسم کھا بیٹھو اور حفاظت رکھو اپنی قسموں کی اسی طرح اللہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے تمہارے لئے اپنی آیتیں تا کہ تم شکرگزاری اختیار کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۱﴾

۹۱۔اے ایمان دارو! شراب اور جُوَا اور بتوں کے تھان اور قلمیں (پانسے اور قرعے گنڈے) شیطانی کام ہیں ان سے ضرور بچتے رہو تا کہ تم نہال اور بامراد ہو جاؤ۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ

۹۲۔شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہاری آپس

(بقیہ حاشیہ) ایک تو دس مسکینوں کو کھانا کھلانا۔دوسرے یا دس کو کپڑا پہنانا۔تیسرے ایک غلام آزاد کرنا۔ چوتھے میسر نہ ہو تو تین روز کے روزے ہی رکھ لے۔

تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ ۔یعنی معمولی کھانا جو روز تمہارے یہاں پکتا ہے۔کفّارۂ قَسم دس کو کھانا کھلانا یا (۲) سیر گیہوں یا چار سیر جو فی کس دینا۔

وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۔یعنی قسمیں ہی نہ کھایا کرو۔یا قسموں کا بدلہ دیا کرو۔

آیت نمبر۹۱۔ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ ۔ ازلام پانسے اور قرعے گنڈے اور سات تیر تھے جو ایک مہنت کے پاس رہتے۔ایک پر ہاں لکھا ہوا، ایک پر نہیں، تیسرے پر تم میں سے، چوتھے پر تم میں سے نہیں۔ پانچویں پر **غفل**۔ چھٹے پر **عقل**۔ساتویں پر **لَسَق** جس کو قرآن نے منع فرمایا کیونکہ غیب دانی اس میں بھی پائی جاتی ہے۔

آیت نمبر۹۲۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ ۔ اوپر کی آیتوں میں تفریط کو منع فرمایا تھا اب اس میں افراط کو منع فرمایا ہے۔

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۲﴾

میں دشمنی اور عداوت ڈال دے شراب و جوئے سے اور تم کو روک دے اللہ کی یاد اور دعا اور نماز سے تو کیا تم باز آؤ گے؟

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۳﴾

۹۳۔ اور اللہ کا حکم مانو اور اس کے رسول کا اور حرام اور منع کی ہوئی چیزوں سے ڈرو، بچ جاؤ۔ پھر اگر تم منہ پھیرو گے تو جان رکھو کہ ہمارے رسول کا کام تو اتنا ہی ہے کہ وہ بخوبی واضح کر کے پہنچا دے۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۴﴾ ع

۹۴۔ کچھ گناہ نہیں ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور وہ پہلے جو کھا چکے بشرطیکہ انہوں نے (اب) اللہ کو سپر بنایا اور (شرک سے بچے) اور اُسے مانا اور بھلے کام کئے پھر اسے سپر بنایا (شراب سے بچے) اور مانا پھر اس کا خوف رکھا (حرام منع کی ہوئی چیزوں سے)

(بقیہ حاشیہ) فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ۔ حکیم الامت مولانا الاعظم **خلیفة المسیح** حضرت مولوی نورالدین صاحب فرماتے ہیں کہ طالب علمی کے زمانہ میں حُرمتِ شراب کی طبّی دلیل یہ ملی کہ شراب سے کُل قوٰی جوش میں آجاتے ہیں اور دنیا میں سب کے استعمال کا موقع نہیں ہے لہٰذا دنیا میں اس کی حُرمت ہی مناسب ہے۔ نیاز مند نے قرآن مجید میں کہیں بھی **خمر** کی **حِلّت** نہیں پڑھی اور نہ کسی مقام میں اس کا جواز دیکھا ہاں شربت الگ چیز ہے اور محبتِ عشق کی **خمر** الگ ہے۔ جس کی تعریف ہے لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ (**الصّافات:۴۸**) یعنی وہ اعلیٰ درجہ کے پینے کے شربت ہوں گے جو **مَاخَامَرَ الْعَقْل** کے خلاف ہیں اور وہ **خمر** نہیں جس کا ذکر يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ (**البقرة: ۲۲۰**) میں ہے۔ بلکہ شَرَابًا طَهُوْرًا وغیرہ ہیں اور جزء ۲۶ رکوع ۶ میں جو اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ (**محمد:۱۶**) ہے تو وہاں **خمر** سے **مَا خَامَرَ الْعُقُوْلَ وَالنَّزْفَ وَ الصَّدْعَ بَلْ هُوَ لَذَّةٌ لِّلشّٰارِبِيْنَ** مراد و مبیّن ہے۔

آیت نمبر۹۴ ۔ وَاَحْسَنُوْا۔ تین تقوے۔ پہلا گناہ کے بعد اختیار شریعت ہے۔ دوسرے اختیار استقامت۔ و اِدامتِ طریقہ ہے۔ تیسرے اختیار حقیقت ہے۔ بلاغرض بطور اخلاق فاضلہ جس کو حدیث میں احسان کہتے ہیں۔

اور احسان کیا یعنی اللہ کو دیکھا، اور اللہ دوست رکھتا ہے محسنوں کو۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ تَنَالُهٗۤ اَیْدِیْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۹۵﴾

۹۵۔اے ایماندارو! اللہ تم کو ضرور آزمائے گا ذرّہ شکار سے جس کو تمہارے ہاتھ پہنچ سکیں اور تمہارے بھالے تاکہ اللہ تم کو معلوم کرے کہ کون اُس سے تنہائی میں ڈرتا ہے پھر جو زیادتی کرے اس کے بعد تو اس کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ

۹۶۔اے ایماندارو! تم شکار نہ کرو جب تم احرام باندھے ہو، اور تم میں کوئی جان بوجھ کر شکار کرے تو اس پر بدلہ ہے نادان چارپایوں میں سے مارے ہوئے کے برابر، قوم میں سے صاحبِ عدالت دو شخص ٹھہراویں (قیمت) نیاز کعبہ تک پہنچائی جاوے یا بدلہ ہے چند مسکینوں کو

آیت نمبر ۹۵۔ مَنْ یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ ۔ یعنی حالت اِحْرَام اور حَرَم میں شکار منع کیا گیا ہے۔مقاتل ابنِ حَیَّـــان سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے سال چرند و پرند صحابہ کے ڈیروں میں گھس آئے تھے اس لئے دلی تقویٰ کا ارشاد ہوا۔تنہائی میں بھی اطاعت الٰہی کا دھیان رہے۔

آیت نمبر ۹۶۔ لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ۔ امن عام کی غرض سے بحالتِ اِحرام شکار منع کیا گیا ہے۔اس میں مُوذی جانور سانپ، بچھو، دیوانہ کتّا اور چیل، کوّا شامل نہیں اور دریائی شکار بھی مستثنٰی ہے۔

وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ۔ یا احرام میں داخل ہوں۔

قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا ۔ شکار دو قسم کے ہیں ہاتھ سے پکڑا تو ذبح کرنا چاہئے۔ ہتھیار سے مارا بسم اللہ کہہ کر تو ذبح کی ضرورت نہیں۔مگر حالت احرام میں دونوں منع ہیں۔موذی جانور کو مارنا درست ہے۔

ذَوَا عَدْلٍ ۔ امانت دار۔عقل والے۔

یَحْكُمُ بِهٖ ۔ تین قسم کی سزاؤں میں سے ایک سزا برداشت کریں یعنی دو منصف جو کہہ دیں کہ یہ جانور اتنی قیمت کا تھا اتنا دے دیں یا کھانا کھلائیں یا روزے رکھیں جس نے احرام میں شکار کیا ہو۔

عَدۡلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوۡقَ وَبَالَ اَمۡرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَيَنۡتَقِمُ اللّٰهُ مِنۡهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿۹۶﴾

کھانا کھلانا یا مسکینوں کی گنتی کے برابر روزے رکھے تاکہ چکھے اپنے کئے کی سزا۔ اللہ نے تم سے معاف کیا جو آگے ہو چکا اور جو پھر ایسا کرے گا تو اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے۔

اُحِلَّ لَكُمۡ صَيۡدُ الۡبَحۡرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ صَيۡدُ الۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ تمہارے لئے دریائی شکار حلال کیا گیا اور دریائی کھانے کی چیزیں تمہارے لئے اور مسافروں کے فائدے کے لئے (جائز کی گئیں) اور جنگل کا شکار تم پر حرام کیا گیا جب تک تم احرام کی حالت میں ہو۔ اور اللہ ہی کو سپر بناؤ وہ اللہ جس کی طرف تم سب اکٹھے ہو کر چلو گے۔

جَعَلَ اللّٰهُ الۡـكَعۡبَةَ الۡبَيۡتَ الۡحَـرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهۡرَ الۡحَـرَامَ وَالۡهَدۡىَ وَالۡقَلَاۤئِدَ ؕ ذٰ لِكَ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ اللہ نے قرار دیا کعبہ کو جو معزز گھر ہے لوگوں کے قیام کا سبب اور بزرگی والے مہینے اور قربانی اور پٹے دار نیاز کے جانور اللہ نے کیوں قرار دئے تاکہ تم جان لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور بے شک اللہ ہر ایک چیز کا بخوبی جاننے والا ہے۔

اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ؕ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ اور جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے اور یہ کہ اللہ بڑا ڈھانپنے والا سچی محنت کا بدلہ دینے والا ہے۔

آیت نمبر ۹۸۔ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ۔ ایک تو امن کی وجہ سے دوسرے ذبح کی وجہ سے یہ تو ظاہری **نظائر** ہیں دوسرے باطنی کے بڑے بڑے انقلاب دنیا کی سلطنتوں اور معابد میں آئے۔ سلیمانی ہیکل اور **بیت المقدس** اور بیتِ حمراء وغیرہ تباہ اور ویران ہوئے۔ عراق میں آذر کا آتش کدہ یورپ میں پمپئی کا معبد نہ رہا۔ مصر میں **بَیۡتُ الشَّمۡس** نہ رہا۔ ایران کے کُل آتش کدے ٹھنڈے ہو گئے۔ ہندوستان کا سومنات وغیرہ غارت ہوا۔ یونان کا **ٹپرا مون** غارت ہوا مگر ایک کعبہ کہ جب سے بنا ہے اُسی شان اور عزت سے چلا آ رہا ہے کیونکہ اُس کا وجود اللہ کے عالم الغیب ہونے کی بڑی دلیل ہے کہ باوجود تبدیل قوانین و سلاطین کے یہ **معزّز و مکرّم** ہوگا۔

مَا عَلَى الرَّسُولِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔رسول پر تو صرف پہنچا دینا ہی ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ ع

۱۰۱۔کہہ دو برابر نہیں ہو سکتی گندی اور پاکیزہ چیز اگرچہ تجھ کو پسند آئے بُری چیز کی کثرت تو اے عقل مندو! اللہ کو سپر بناؤ اور اسی سے ڈرو تاکہ تم نہال اور بامراد ہو جاؤ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔اے ایماندارو! بہت باتیں نہ پوچھا کرو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں گی تو وہ تم کو بری لگیں گی اور ایسے وقت میں اگر وہ پوچھو گے جب قرآن اتر رہا ہے تو ظاہر کر دی جائے گی تمہارے لئے۔ اللہ نے وہ چیزیں تم سے معاف کر دیں اور اللہ بڑا ڈھانپنے والا بڑا بُردبار ہے۔

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔تحقیق ایک قوم تم سے پہلے ایسی ہی باتیں پوچھ چکی پھر منکر ہو گئی۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا

۱۰۴۔اللہ نے نہیں ٹھہرایا بحیرہ نہ سائبہ اور نہ

آیت نمبر۱۰۲۔ لَا تَسْـَٔلُوْا۔ شریعت میں غیر ضروری سوالات کرنا منع ہے چنانچہ کوئی پوچھتا تھا کہ میرا باپ کون تھا؟ کسی نے کہا کہ کیا حج ایک بار واجب ہے یا ہر بار گویا رسول اللہ ﷺ کو غیب دان سمجھ کر لوگ دنیاوی معاملات میں سوال کرنے لگتے تھے جس سے منع کر دیا گیا۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۔جن کے لئے تم کو حکم نہیں دیا گیا وہ کام معاف ہے۔

آیت نمبر۱۰۴۔ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ ۔**ربیعة بن لحی** جو آنحضرت ﷺ سے تین سو برس پہلے مکّہ کا بادشاہ تھا نے ابراہیمی مذہب میں بہت سی الٹ پلٹ کر دی تھی۔ مثلاً **بَحِیْرَة** جس اونٹنی کے پانچ سلسلے ہو چکیں اس کا کان چیر کر چھوڑتے تھے۔ بوجھ لادنا۔ سواری کرنا۔ بال کترنا چھوڑ دیتے۔ پانچواں سلسلہ ہوتا اور نر ہوتا تو ذبح کر کے مرد اور عورت کھا لیتے۔ اور مادہ ہوتی تو کان چیر کر چھوڑ دیتے اور اس کے منافع مردوں کو حلال ہوتے اور مر جاتی تو مرد اور عورت دونوں کھا لیتے۔ **سَـائِبَة** وہ اونٹنی جو کسی بیمار کی صحت کے لئے یا کسی مسافر

وَصِيۡلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ ؕ وَاَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾

وصیلہ نہ حام لیکن کافر اللہ پر افترا ہی کرتے ہیں جھوٹا اور وہ اکثر بے عقل ہی ہیں۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوۡلِ قَالُوۡا حَسۡبُنَا مَا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوۡ كَانَ اٰبَآؤُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔـا وَّلَا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ اس کلام کی طرف جو اللہ نے اتارا اور رسول کی طرف تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہمیں تو بس وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ داداؤں کو پایا۔ بھلا اگر ان کے باپ دادا کچھ نہ جانتے ہوں اور نہ وہ ہدایت یافتہ ہی ہوں[ا]۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ ۚ لَا يَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَيۡتُمۡ ؕ

۱۰۶۔اے ایماندارو! تم اپنے نفس کی فکر کرو تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا وہ جو کوئی گمراہ ہوا

ا۔کیا جب بھی ان کی ہی پیروی کرو گے یا چال چلو گے۔

(**بقیہ حاشیہ**) کے سلامت واپس آنے کی نیّت سے چھوڑتے۔ **وَصِيۡلَة** وہ بکری جس کی سات پُشت ہو چکی ہوں۔ساتویں پُشت میں اگر مادہ جنے تو ملا لیتے نر ہو تو ذبح کر کے کھا لیتے۔دونوں ہوتے تو زندہ رکھتے تھے کہ بہن نے بچا دیا ہے۔ **حَام** وہ نر اونٹ جس کا پوتا سواری کے قابل ہو جاتا اور دادا چھوڑ دیا جاتا یا دس پُشت والا ہوتا تو چھوڑتے۔مرتا تو مُردہ اونٹ کو مرد اور عورت کھا لیتے (ایضاً) روایت دیگر **بَحِيۡرَة** جس کا دودھ بُتوں کے لئے وقف کیا جائے۔ **سَائِبَة** سانڈ۔ **وَصِيۡلَة** جو بکری نر کے ساتھ مل کر پیدا ہوا اور **حَام** جس کی نسل سے دس اونٹ بن چکے ہیں۔

آیت نمبر ۱۰۶۔عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ ۔اس کو مسند احمد بن حنبل کی حدیث حل کرتی ہے۔"**اِذَا رَأَيۡتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا... وَاِعۡجَابَ كُلِّ ذِىۡ رَأۡيٍ بِرَأۡيِهٖ. فَعَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ لَا يَضُرُّكُمۡ مَنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَيۡتُمۡ** (مسند احمد بن حنبل .مسند ابی بکرؓ) **ترجمہ**: جب تو دیکھے کہ حرص کی مانی جاتی اور خواہش کی پیروی اور ہر ایک اپنے خیال کو پسند کرتے ہیں ایسے وقت میں اپنی ہی جان کی اصلاح کی فکر کرو۔کسی کا گمراہ ہونا تمہیں ضرر نہ دے گا۔(۲) مسلم کی شرح **بَغوِی** میں ہے تم اپنی فکر کر لو۔یعنی **اَمر بِالمعرُوف ونَهِي عَنِ المُنكر** کرتے رہو پھر کسی کا بگڑنا تمہیں نقصان نہیں دے گا۔

اِذَا اهۡتَدَيۡتُمۡ ۔کسی کے لئے پچھتانا۔غم کھانا بے سود، مقدم خود کی اصلاح ہے جو امر بالمعروف

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

جب تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔ تم سب کو اللہ ہی کی طرف پھر کر چلنا ہے تو وہ تم کو خبر دار کر دے گا تمہارے اعمال سے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ اے ایماندارو! تمہارے سامنے کی گواہی جب کسی کو تم میں سے آ موجود ہو موت، وصیت کرتے وقت تم ہی میں سے وہ صاحبِ عدالت کی ہونی چاہئے یا[۱] تمہارے سوائے اور دو شخصوں کی جو غیر ہوں ایسی حالت میں جب تم نے سفر کیا ہو ملک میں تو تم پر آ پڑے موت کی مصیبت تو ان دونوں کو کھڑا کرو نماز کے بعد[۲] پھر وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں جب تم کو شک ہو (وہ یہ لفظ کہیں) ہم قسم کو نہیں بیچتے مال کے لئے اگرچہ وہ شخص ہمارا زیادہ تر قرابت دار ہی ہو اور ہم چھپاتے نہیں حق گواہی، ایسا کریں تو ہم بے شک گنہگار ہیں۔

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ

۱۰۸۔ پھر جو خبر ہو جائے کہ ان دونوں نے گناہ کر کے حق دبا لیا تو اور دو شخص اُن کی جگہ کھڑے ہوں قریبی رشتہ داران لوگوں میں سے جن کا حق ڈوبا اور یہ متوفّی کے قریبی رشتہ دار ہوں[۳] پھر دونوں

۱؎ امانت دار عقل والوں کی۔

۲؎ کیونکہ نماز کے وقت مجمع ہوتا ہے اور ابھی حضوریٔ الٰہی اور معراج المومن سے پلٹا ہے۔

۳؎ **دیگر ترجمہ**: قسم کھانے والے ان وارثوں میں سے ہوں جن کے لئے ثابت کر دیا ہے پہلوں نے طلبِ حق کو اور پہلے بہت ہی قریب ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) کے لئے جزواعظم ہے جس کے لئے یہ آیت غیرت دلانے والی ہے۔ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ (البقرۃ:۴۵)۔

آیت نمبر ۱۰۸۔ اِسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا۔ یعنی جھوٹی قسم کھانا یہاں **اِثْمًا** کے یہی معنی ہیں۔

لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

اللہ کی قسم کھاویں کہ ہماری گواہی زیادہ معتبر ہے اُن دو کی گواہی سے اور ہم نے کچھ حد سے تجاوز نہیں کیا، ایسا کریں تو بے شک ہم ظالم ہیں۔

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ ع

۱۰۹۔ یہ ترکیب ایسی معلوم ہوتی ہے کہ صحیح صحیح گواہی دیں یا اس بات کا ڈر رکھیں کہ دوسرے گواہوں کی قسموں کے بعد ہماری قسمیں ردّ کر دی جائیں گی اور اللہ ہی کو سپر بناؤ اور اس کا خوف رکھو اور اس کے حکم کو قبول کرو اور اللہ راہِ راست نہیں بتاتا نافرمان قوم کو۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ جس دن اللہ جمع کرے گا سب پیغمبروں کو پھر پوچھے گا تم کیسے مانے گئے وہ عرض کریں گے ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ آپ ہی کی ذات بڑی غیب جاننے والی ہے[۱]۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۗ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ

۱۱۱۔ اور جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! یاد کر میری وہ نعمت اور احسان جو تجھ پر اور تیری ماں پر کیا جب میں نے تیری مدد کی پاک کلام سے۔ تُو بات کرتا تھا لوگوں سے چھوٹی سی عمر میں اور دانا ہو کر اور جب تجھ کو سکھائی کتاب اور دانائی و توریت و انجیل اور جب تو بناتا تھا

---

[۱] یعنی ہمیں کسی کے دل کا حال معلوم نہیں۔

آیت نمبر۱۱۱۔ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۔ بچپن اور جوانی میں لوگوں سے فصیح و بلیغ کلام کرتا تھا۔ کیونکہ قوتِ بیانیہ بھی ایک عظیم الشان نعمت الٰہی ہے جس کے لئے موسیٰ علیہ السلام بھی دعا فرماتے ہیں کہ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِىْ (طٰہٰ: ۲۸) اور حضور سرورِ کائنات ﷺ کے لئے خود ارشاد ہوتا ہے کہ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (الرحمٰن: ۴)۔ **مَھْد** کے لفظی معنی تو گہوارہ کے ہیں مگر یہاں **صِغَرُ سِنِی** مراد ہے اور **کَھْل** سے مراد بلوغ جیسا کہ بخاری شریف میں ہے **اَلْکَھْلُ: اَلْحَلِیْمُ** کتاب التفسیر سورہ آل عمران۔

تَخۡلُقُ مِنَ الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ بِاِذۡنِیۡ فَتَنۡفُخُ فِیۡہَا فَتَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِیۡ وَتُبۡرِئُ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ بِاِذۡنِیۡ ۚ وَاِذۡ تُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِیۡ ۚ وَاِذۡ کَفَفۡتُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ عَنۡکَ اِذۡ جِئۡتَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡہُمۡ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۱۱﴾

خاکسار مٹی سے پرندہ کے روپ میں میرے حکم سے پھر اس میں پھونکتا تھا تو وہ ہو جاتی تھی ایک پرند میرے حکم سے اور تو بَری کرتا تھا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اور جب تو مُردہ کافر کو زندہ مومن بناتا تھا میرے حکم سے اور جب میں نے روکا بنی اسرائیل کو تجھ سے جب تو اُن کے پاس کھلے کھلے نشان لے کر آیا تو کہنے لگے کافر اُن میں کے کہ یہ تو دل رُبا باتیں کھلم کھلا قطع تعلق کرانے والی ہیں۔

وَاِذۡ اَوۡحَیۡتُ اِلَی الۡحَوَارِیّٖنَ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِیۡ وَبِرَسُوۡلِیۡ ۚ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَاشۡہَدۡ بِاَنَّنَا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔اور جب میں نے حواریوں کے طرف وحی کی کہ مجھے مانو اور میرے رسول کو تو انہوں نے عرض کی ہم نے مانا اور آپ گواہ رہیے کہ ہم فدائی فرمانبردار ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) تَخۡلُقُ ۔ خلق بمعنی تجویز ہے اور عام محاورہ عرب بھی ہے کہ **فُلَانٌ یَخۡلُقُ وَیَفۡرِیۡ**۔

مِنَ الطِّیۡنِ ۔ **طِیۡن** سے یہاں مراد مادہ انسانی وخاکساری بھی ہے جیسا کہ شیطان کا قول ہے کہ خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَہٗ مِنۡ طِیۡنٍ **(الاعراف:۱۳)**۔

کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ ۔ **طَیر** سے سالک بلند پرواز مراد ہے جیسے جعفر طیّارؓ۔

وَتُبۡرِئُ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ ۔ چونکہ توریت میں **اَبۡرَص** وغیرہ ناپاک سمجھے جاتے تھے تو عیسیٰ علیہ السلام ایسے عیب سے اُن کو بَری فرماتے ہیں دوسرے یہ کہ وہ روحانی اندھوں اور جذامیوں کو بھی پاک و صاف کرتے تھے۔

وَاِذۡ تُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِیۡ ۔ یعنی بد سے نیک، غافل سے خدا پرست بنانا۔ قرآن شریف میں ہے اِسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ **(الانفال:۲۵)** فَلَنُحۡیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً **(النحل:۹۸)**۔ اَوَمَنۡ کَانَ مَیۡتًا فَاَحۡیَیۡنٰہُ **(الانعام:۱۲۳)** وغیرہ آیات۔

اسی طرح انجیل وتورات میں ہے دیکھو لوقا باب ۱۰ آیت ۲۷ اور رومیوں کا خط باب ۶ آیت ۱۰۔

اِذۡ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ یٰعِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ هَلۡ یَسۡتَطِیۡعُ رَبُّكَ اَنۡ یُّنَزِّلَ عَلَیۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔اور جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! کیا تیرے رب سے یہ ہو سکے گا کہ ہم پر خوان اُتارے آسمان سے ۔عیسیٰ نے جواب دیا اللہ کو سپر بناؤ اور اس کا خوف رکھو جب تم ایماندار ہو۔

قَالُوۡا نُرِیۡدُ اَنۡ نَّاۡكُلَ مِنۡهَا وَتَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُنَا وَنَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ صَدَقۡتَنَا وَنَكُوۡنَ عَلَیۡهَا مِنَ الشّٰهِدِیۡنَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔انہوں نے عرض کی ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ اس میں سے کچھ کھائیں اور ہمارے دل تسکین پائیں اور ہم جان لیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا اور ہم اس کے گواہ ہوں۔

قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنۡزِلۡ عَلَیۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوۡنُ لَنَا عِیۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنۡكَ ۚ وَارۡزُقۡنَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو۔اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو اور تو ہم کو روزی دے اور تو ہی سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ اِنِّیۡ مُنَزِّلُهَا عَلَیۡكُمۡ ۚ فَمَنۡ یَّكۡفُرۡ بَعۡدُ مِنۡكُمۡ فَاِنِّیۡۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا

۱۱۶۔اللہ نے فرمایا وہ مَیں اتاروں گا تم پر پھر جو تم میں سے حق پوشی کرے گا اس کے بعد تو میں اس کو عذاب دوں گا ایسا عذاب کہ جہانوں میں

(بقیہ حاشیہ) یوحنا باب ۸، ۶۔آیت ۵۲ و ۱۴۷۔اور تورات کتاب احبار باب ۱۸ آیت ۲۵۔

آیت نمبر ۱۱۳۔ مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۔نزولِ مائدہ کے متعلق مجاہدؒ نے کہا کہ عذاب کے خوف سے پھر کسی نے طلب نہیں کیا۔ تھے کم حوصلہ کھانا مانگا۔میرا خیال ہے اور تجربہ بھی شاہد ہے کہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی ہے جو مستجاب ہوئی جس کی برکت سے دیکھتے ہو جو تم دیکھتے ہو۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ ۔**وَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِیۡ اِقۡتِرَاحِ الۡاٰیَاتِ كَذَا فِی الۡجَلَالَیۡنِ** اللہ کا امتحان نہ کرو اقتراحی معجزے یعنی فرمائشی نہ مانگو۔

آیت نمبر ۱۱۵۔ وَ اٰخِرِنَا ۔یہ دعا دریائے طبرس کے پاس کی تھی ۔خدا نے پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے پانچ ہزار آدمیوں کو شکم سیر کر دیا تھا دیکھو یوحنا باب ۶ اور چونکہ **اٰخِرِنَا** کا لفظ بھی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے

لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ ع ویسا عذاب کسی کو نہ دوں گا۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔اور جب کہا اللہ نے اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے ہی کہا تھا لوگوں سے کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا اور دو معبود سمجھنا۔عیسیٰ نے عرض کی آپ کی ذات پاک ہے یہ مجھے کہاں سزاوار ہے کہ میں ایسی بات کہوں جس بات کے کہنے کا مجھے کچھ بھی حق نہیں اگر وہ میں نے کہی ہو تو تجھے معلوم ہی ہو گا۔ میرے جی کا حال تو تجھے بخوبی معلوم ہے اور میں نہیں جانتا کہ آپ کیا چاہتے ہیں (اس سوال سے) ہاں ہاں تیری ہی ذات پاک بڑی غیبوں کی جاننے والی ہے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ

۱۱۸۔میں نے ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر وہی جو تو نے مجھ کو حکم دیا تھا کہ تم اکیلے اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا وہی رب ہے اور میں اُن کا نگران رہا جب تک میں اُن میں زندہ رہا پھر جب تو نے مجھے مار ڈالا اور

(بقیہ حاشیہ) نصاریٰ کو فراخ روزی عطا فرمائی ہے۔

آیت نمبر۱۱۶۔ لَآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا۔ ناشکری وتکبّر وشیخی کا نتیجہ سخت عذاب ہو گا۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو یورپ کو اپنے وقت پر تماشا دکھائے گی کیونکہ وَ اٰخِرِنَا پادری ونصاریٰ مذکورہ بیان کے مصداق ہیں۔

آیت نمبر۱۱۷۔ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ۔ میں واوٗ وَاصِلَہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عبارت سابقہ کے وقت ارشاد ہوا۔ قصّہ مائدہ۔سورۃ کا خاتمہ اس رکوع پر یہ مضمون بتاتا ہے کہ روح القدس والے آتے ہیں۔ان کی زندگی بچپن سے اخیر تک طیّبہ ہوتی ہے وہ گویا بہ ہدایت ہوتے ہیں اور علم وحکمت واسرار کتب الٰہیہ مبشّرات اللہ سے سیکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ان کی سخت مخالفت ہوتی ہے۔ان کی صحبت مردہ زندگی کو حیات بخش ہوتی ہے۔ وہ بیّنات لاتے ہیں جو **سِحْرٌ مُبِین** کہلاتے ہیں اور آسمانی دسترخوان بچھاتے ہیں جس سے قوم کچھ فائدہ اٹھاتی ہے پھر مشرک ہو جاتی ہے۔ بزرگوں کی پوجا شروع کر دیتی ہے جس کی وہ مخالفت کرتے ہیں۔ وہ صادق ہوتے ہیں اللہ کی خوشنودی کا سرٹیفکیٹ ان کو حاصل ہوتا ہے جس کا نتیجہ دائمی بہشت وکامل کامیابی ہے۔

وَاَنۡتَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ﴿۱۱۸﴾

وفات دے دی تو تُو ہی اُن پرنگہبان رہا تھا اور تو ہر ایک چیز کا بڑا واقف حال ہے۔

اِنۡ تُعَذِّبۡہُمۡ فَاِنَّہُمۡ عِبَادُکَ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَہُمۡ فَاِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔ اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کرے تو تیری ذات عزیز وحکیم ہے۔

قَالَ اللّٰہُ ہٰذَا یَوۡمُ یَنۡفَعُ الصّٰدِقِیۡنَ صِدۡقُہُمۡ ؕ لَہُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۲۰﴾

۱۲۰۔ اللہ نے فرمایا یہی وقت ہے کہ سچوں کو ان کی سچائی کام دے۔ صادقوں کے لئے باغ ہیں جن میں بہہ رہی ہیں نہریں اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش ہوگیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہو چکے اور یہی ہے بڑی کامیابی کو پہنچنا۔

لِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا فِیۡہِنَّ ؕ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۲۱﴾ ع

۱۲۱۔ اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمان اور زمین میں اور جو اُن میں ہے اور وہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

آیت نمبر ۱۱۸۔ فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ ۔ اس میں مسیحؑ نے اپنے مرنے کا خود اقرار کیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ پوچھا کہ کیا تم نے لوگوں کو بتا دیا تھا کہ مجھے معبود بناؤ۔ اس آیت سے مسیحؑ کی وفات اس لئے بھی ثابت ہے کہ وہ اپنے مرنے کا اقرار کرتے ہیں اور اس لئے بھی کہ ان کی قوم کا بگاڑ اُن کے مرنے کے بعد ہوا، اور اس لئے کہ مسیحؑ کو قوم سے جدا کرنے والی موت ہی ہوئی اور اس لئے کہ دونوں کلاموں کے درمیان حرف (ف) ہے جس سے اُن کا مرجانا اُن کی قوم سے علیحدہ ہونے کے ساتھ بالکل **مُتّصل** ہے اور یہ کہ نبی کریم ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں کیا جیسا کہ بخاری کتاب التفسیر سورۃ مائدہ میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم واصحابہ وسلّم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میرے صحابہؓ سے بعض کو دور ہٹایا جائے گا تو میں کہوں گا انہیں نہ ہٹاؤ۔ یہ میرے صحابہ ہیں۔ فرشتے کہیں گے کہ یہ آپ کے بعد مرتد ہوئے۔ آپ کو خبر نہیں۔ تو میں ایسا ہی کہوں گا جیسے مسیحؑ نے کہا کہ میں اُن کا نگران تھا جب تک اُن میں تھا پس جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ہی اُن کا نگران تھا۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ عِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ہم سورۂ انعام کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس عظیم الشان اللہ کے اسم شریف سے جو رحم بلا مبادلہ کرنے والا اور محنت کو ضائع نہیں کرنے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ②

۲۔سب ہی تعریفیں اللہ ہی کو ہیں جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور اندھیرا اور اُجالا ٹھہرایا۔ پھر بھی یہ حق چھپانے والے اپنے رب کے برابر دوسروں کو بتاتے ہی ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ③

۳۔وہی رب ہے جس نے تم کو پیدا کیا مٹی سے پھر ایک میعاد مقرر کر دی اس کے لئے اور اس کے نزدیک ایک میعاد مقرر ہے (موت سے حشر تک) پھر بھی تم شک ہی کرتے ہو۔

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ④

۴۔وہی اللہ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ تمہارا چھپا اور کھلا جانتا ہے اور تمہاری کمائی بھی جانتا ہے۔

تمہید۔سورۂ انعام میں پندرہ سے بھی زیادہ رسالت پر دلائل ہیں ہمارے حضور کی تعلیم اس میں خصوصیت سے درج ہے۔

آیت نمبر۲۔ اَلظُّلُمٰت سے رات ۔ جہالت ۔ کفر و گمراہی ۔ گناہ ۔ بیجا خواہشات ۔ شیطان ۔ **نفس** امارہ۔ دوزخ بھی مراد ہے۔

اَلنُّوْر سے دن ۔ علم و معرفت ۔ ایمان و ہدایت ،تقویٰ ، اطاعت انبیاء و اولیاء۔ **نفس** لوّ امہ مطمئنہ ۔ بہشت ورضاءِ الٰہی ۔ یہ **ثَنَوِيَّه** فرقہ ایرانی کا ردّ ہے جس کا مذہب ہے کہ **یَزدان** اور **اَهُرمَن** دو خدا ہیں۔

آیت نمبر۳۔ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ۔جمع کے لفظ کی طرف دیکھو اور آدمیوں کی خلقت اور حضرت آدم کی خلقت پر نظر کرو۔ مطلب یہ کہ آدمی کے اخلاط کس سے بنتے ہیں۔

وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ۔موت سے بعثت تک کا زمانہ **اَجَلِ مُسَمّٰی** کہلاتا ہے۔ وہ اللہ ہی کو معلوم ہے۔

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۵

۵۔ان کے پاس نہیں آتی کوئی نشانی اُن کے رب کی نشانیوں میں سے مگر اس سے وہ روگردان ہوتے رہتے ہیں۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۶

۶۔کچھ شک نہیں کہ انہوں نے سچ کو جھٹلا دیا جب اُن کے پاس آیا تو آگے ان کو معلوم ہوں گی اس کی خبریں جس بات کی وہ ہنسی اڑاتے تھے۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۷

۷۔کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی قومیں اور سنگتیں اور زمانے ہلاک کر دیئے جن کو ہم نے ملک میں ایسی قوت دی تھی جو تم کو نہیں دی اور ان پر موسلا دھار پانی برسایا اور ہم نے ان زمینوں میں بھی نہریں بنائیں پھر ان کو ہلاک کر دیا ان کے گناہوں کے سبب اور پیدا کیں ہم نے ان کے پیچھے اور سنگتیں اور زمانے اور قومیں۔

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۸

۸۔اور جو اگر ہم بھیج دیں تیرے پاس کاغذ میں لکھی لکھائی کتاب اور وہ ہاتھ سے ٹٹول بھی لیں وہ کتاب[۱]۔ کہہ دیا منکروں نے یہ باتیں تو بڑی دلچسپ ہیں مگر قوم سے کھلم کھلا کاٹ دینے والی ہیں۔

---

[۱] **ترجمہ دیگر**۔اور جو ہم نے نازل کر دی تجھ پر لکھی لکھائی کتاب جواب کاغذوں میں ہے اس کو ٹٹول کر بھی دیکھ سکتے ہیں۔

آیت نمبر ۵۔ مَا تَاْتِيهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ ۔نبوت کی بحث شروع ہے نبیوں اور ولیوں کے ساتھ نشان ہوتے ہیں۔ پہلے لوگ اُن سے اعراض کرتے ہیں۔ اِستہزاء کرتے ہیں اور جب حد سے بڑھ جاتے ہیں تو عذاب آتا ہے۔

آیت نمبر ۶۔ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ ۔ یعنی تکذیب میں ایسا زور لگایا گویا وہ حق کا فیصلہ کر چکے۔ جہالت کا خاصہ ہے کہ وہ ناپسندیدہ چیز کو جب پسند کر لے تو پھر حق کی مطلق بھی رعایت نہیں کر سکتا اور اس کو ناحق ہی **اَلْحَق** معلوم ہوتا ہے۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ﴿۹﴾

۹۔اور یہ بھی کہتے ہیں کیوں نہیں اترا ان پر کوئی فرشتہ اور اگر ہم اتارتے کسی فرشتے کو تو فیصلہ ہی ہو چکتا اور پھر ان کو مہلت بھی نہ ملتی۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ﴿۱۰﴾

۱۰۔اور اگر ہم کوئی فرشتہ رسول بنا کر بھیجتے تو اُس کو بھی مرد ہی کی صورت میں بنا کر بھیجتے اور ان پر وہی شبہ ڈال دیتے جو وہ اب شبہ کر رہے ہیں۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع

۱۱۔اور کچھ شک نہیں کہ ہنسی اڑائی جا چکی ہے تجھ سے پہلے رسولوں کی بھی تو اُترا ان پر جنہوں نے ہنسی کی تھی وہی عذاب جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے۔[ل]

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔تم کہو ملک میں سیر کرو پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ

۱۳۔یہ تو پوچھو کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تم ہی کہو سب اللہ ہی کا ہے۔اس

ل یعنی ان پر بھی ہنسی اُڑنے لگی اور وہ ذلیل وخوار ہو گئے۔

آیت نمبر۹۔ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا۔ تعجب ہے کہ سب نبیوں سے اس بات کا مطالبہ ہوا۔فرشتے اتارے جائیں مگر اللہ تعالیٰ کے حضور سے یہی جواب ملا کہ جس طرح تم چاہتے ہو اسی طرح اگر فرشتہ کا نزول ہو تو پھر فیصلہ ہو جائے۔مسیح موعود کے ساتھ بھی فرشتوں کا آنا ضرور ہے۔لیکن نہ اس طرح جس طرح لوگ کہتے ہیں۔

آیت نمبر۱۳۔ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔ یعنی نبیوں اور کتابوں کا بھیجنا اور عاصی کی دعا قبول فرمانا جس سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی رحمت و مہربانی نہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود باجود پر جو طالب عاصی اور موافق حدیث جس کا ترجمہ ہے۔ ؎

باز آ باز ہر آنچہ ہستی باز آ   صدبار اگر توبہ شکستی باز آ
ایں درگہہ ما درگہہ نامیدی نیست   گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

لازم کرلیا ہے۔

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾

نے ٹھہرالی ہے اپنی ذات پر رحمت وہ ضرور جمع کرے گا تم کو قیامت کے دن جس (کے ہونے) میں کچھ بھی شک نہیں جو لوگ اپنا نقصان آپ کرر ہے ہیں وہ تو کبھی ماننے والے نہیں۔

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۴﴾

۱۴۔اور اللہ ہی کا ہے جو کوئی رات دن میں رہتا ہے اور وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔تم کہہ دو کیا میں مددگار بنا لوں اللہ کے سوا کیسا اللہ جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ سب کو کھانا کھلاتا ہے اور اس کو کوئی نہیں کھلاتا[1] تو کہہ دے مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں سب سے اوّل فرمانبردار فدائی بن جاؤں منہیات سے بچنے والا ہوں اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہوں۔

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۶﴾

۱۶۔تو کہہ دے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾

۱۷۔اس دن جس سے عذاب ہٹایا گیا تو اس پر اللہ نے رحم فرمایا اور یہی بڑی مراد ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸﴾

۱۸۔اور اگر اللہ تجھ کو کوئی ضرر پہنچاوے تو اللہ کے سوا اُس ضرر کو کون دور کرے اور اگر تجھ کو فائدہ پہنچاوے تو وہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے اور چاہے ہوئے پر بڑا قادر ہے۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۹﴾

۱۹۔وہی سب پر حکمران اور فوقیت رکھتا ہے اور وہی بڑا حکمت والا بڑا خبردار ہے۔

---

[1] یعنی وہ سب کا رازق ہے اس کا کوئی رازق نہیں۔

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۟ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ۟ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۟ۘ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ تو کہہ دے گواہی کے لئے کس کی گواہی بہت بڑی ہے۔ آپ ہی کہہ اللہ میرا اور تمہارا گواہ ہے۔ اس نے میری طرف یہ قرآن وحی کیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے مَیں تم کو ڈراؤں اور جس تک یہ قرآن پہنچے اس کو ڈراؤں۔ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور دوسرے معبود بھی ہیں تو کہہ دے میں تو گواہی نہیں دیتا مگر یہی کہ بس ایک ہی اکیلا اللہ سچا معبود ہے اور میں تو ان سے الگ ہوں اور بیزار ہوں جن کو تم اللہ کے برابر سمجھتے ہو۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع ۸

۲۱۔ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ رسول کو ایسا ہی پہچانتے ہیں۔ جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں وہ جو اپنا نقصان کر رہے ہیں وہ تو کبھی مانیں گے نہیں۔

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا

۲۲۔ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر

آیت نمبر۲۱۔ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ۔ اگلی کتب میں پیشگوئی ہمارے حضور سیّد المرسلینؐ کی ہے چنانچہ اعمال ۲۳ باب آیت ۲۱ وغیرہ مقامات۔

كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ۔ بیٹے کو بیٹا سمجھنا۔ علامات پر، خط و خال پر، عورت کی گواہی پر، قرائن پر مبنی ہوتا ہے۔ اِسی طرح نبیوں کی بھی شناخت کی جاتی ہے۔

آیت نمبر۲۲۔ وَ مَنْ اَظْلَمُ۔ جس وقت کوئی شخص دعوٰیءِ نبوت و رسالت کر کے کھڑا ہوتا ہے اس وقت اگر وہ جھوٹا ہے تو اس سے بڑھ کر کوئی گنہ گار و ظالم نہیں اور کافر نہیں اور اگر وہ سچا ہے تو پھر اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں جو اس کو جھٹلاتا ہے۔ ہر ایک مدّعی کے وقت میں گویا ظالم ہونا یا مدّعی کا یا اس کے مکذب کا ضروری ہو جاتا ہے۔ **تعیین** اس امر کی کہ فی الحقیقت ظالم کون ہے اس بات سے ہوتی ہے کہ ظالم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدّعی ہوئے بے کس و بے بس تھے لیکن آپ کے دشمن ہر طرح آسودہ تھے۔ ایک شخص کو ہرا دینا، مٹا دینا کچھ مشکل نہ تھا مگر وہی ناکام ہوئے۔ آپ کامیابی کا تاج پہن کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ یہ سچے اور جھوٹے کی شناخت کا معیار ہے اسی پر مسیح موعودؑ کی صداقت کو پرکھو۔

اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾

جھوٹا بہتان باندھے یا اس کی نشانیوں کو جھٹلائے۔ بے شک ظالم تو نہال اور بامراد نہیں ہوتے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۳۔اور جس دن ہم سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ وہ تمہارے شریک کہاں ہیں جن پر تم زعم کرتے تھے۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾

۲۴۔پھر اس کے سوا ان کا کوئی جھوٹا عذر نہ ہوگا کہ وہ کہیں گے اللہ کی قسم اللہ ہی ہمارا رب ہے ہم تو شرک نہیں کرتے تھے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۵۔تو دیکھ تو وہ کس طرح جھوٹ بولنے لگے اپنے اوپر آپ اور بھول گیا اُن سے جس چیز کو وہ جھوٹ بنایا کرتے تھے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾

۲۶۔اور بعض اُن میں سے ایسے ہیں کہ تیری طرف کان لگاتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے[۱] تاکہ وہ نہ سمجھ سکیں بات کو اور ان کے کانوں میں بوجھ اور بہرا پن رکھ دیا اور گو وہ دیکھ بھی لیں سب کی سب نشانیئیں جب بھی وہ نہ مانیں گے کبھی ان کو۔ یہاں تک کہ وہ جب تیرے پاس لڑتے ہوئے آتے ہیں تو حق چھپانے والے یہی کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں مگر وہی اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

۲۷۔اور وہ لوگوں کو منع کرتے ہیں اس سے (یعنی قرآن سے) اور خود تو بھاگتے ہی ہیں اور وہ تو اپنے آپ کو ہلاک ہی کر رہے ہیں حالانکہ وہ بال برابر بھی شعور نہیں رکھتے۔

---

[۱] جو اُن کی بداعمالی کا نتیجہ ہے۔

آیت نمبر ۲۷۔ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ۔ یعنی عبرت خیز قصص سے متاثر نہیں ہوتے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۸

۲۸۔اور کیا اچھا ہو کہ تو دیکھے جب وہ کھڑے کئے جائیں گے آگ پر اور کہیں گے کاش ہم واپس پھیر دئے جائیں اور ہم اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلاویں اور ایمان داروں میں ہو جاویں۔

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۲۹

۲۹۔ہاں اُن پر کھل گیا ہے جو کچھ وہ پہلے چھپا ہوا سمجھتے تھے اور جو واپس بھی کر دیئے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے ان کو روکا گیا تھا اور کچھ شک نہیں کہ وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۳۰

۳۰۔اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا جینا تو بس اسی دنیا میں ہے اور ہم مرے پیچھے کچھ اٹھنے والے نہیں۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۱ ع

۳۱۔اور تو دیکھے گا تو بڑا تعجب کرے گا جب وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے اور ان کا رب فرمائے گا کیا یہ سچ نہیں[۱]۔وہ عرض کریں گے کیوں نہیں بالکل سچ ہے ہمارے ربّ کی قسم۔اللہ فرمائے گا کہ اچھا چکھو عذاب اس کفر کے بدلے جو تم کرتے تھے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝۳۲

۳۲۔ان لوگوں نے ٹوٹا پایا جنہوں نے اللہ کے دیدار کو جھٹلایا[۲]۔یہاں تک کہ جب یکایک ان پر گھڑی آ پہنچے گی تو چلّا اٹھیں گے کہ ہائے افسوس (وائے حسرت) ہماری اس کوتاہی پر جو ہم نے اس میں کی[۳] اور وہ اپنے قصوروں کے بوجھ اپنی پیٹھوں پر لادے ہوئے ہوں گے۔سن رکھو کیا ہی بُرا بوجھ ہے جو لادے پھرتے ہیں۔

---

۱ یعنی مر کر ہمارے سامنے آنا۔

۲ اور اس کے حضور حاضر ہونے سے انکار کیا۔

۳ یعنی قیامت یا ظہور پیش گوئی کا انکار کرتے رہے۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝۳۲

۳۳۔اور دنیا کا جینا ہی کیا ہے مگر بے حقیقت اور فرضی کھیل اور اللہ کی طرف سے غافل کرنے والا اور آخرت کا گھر تو متقیوں کے لئے بہتر ہے تو کیا تم کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۝۳۴

۳۴۔ہم بخوبی جانتے ہیں کہ تجھ کو غمگین کر دیتی ہیں وہ باتیں جو وہ کہتے ہیں (تو تُو کیوں غمگین ہوتا ہے کیونکہ) تیری تو کوئی بھی تکذیب نہیں کرتا لیکن بے جا کام کرنے والے اللہ ہی کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ۝۳۵

۳۵۔بے شک بہت سے رسول جھٹلائے گئے تجھ سے پہلے تو وہ جھٹلائے جانے پر صبر کرتے رہے[ا] اور وہ تکلیف دئے گئے یہاں تک کہ ہماری مدد ان کو آ پہنچی اور اللہ کی پیش گوئیوں اور باتوں کی تبدیلی نہیں ہوسکتی اور تجھ کو پہنچ چکے بعض مرسلوں کے احوال۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ

۳۶۔اور اگر تجھ پر بھاری گزرتا ہے اُن کا منہ پھیرنا تو تجھ سے ہو سکے تو تلاش کر لے زمین

ا ۔یعنی نیکیوں پر جمے رہے اور برائیوں سے بچتے رہے۔

آیت نمبر۳۴۔ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ ۔کیونکہ تُو تو اُن میں چالیس برس رہا اور کسی نے تجھے سوائے امین و محمد کے نہیں پکارا ہاں جب سے ہمارا کلام تجھ پر اُترا اور ہمارے کہنے سے تُو نے نبوت کا دعویٰ کیا تو تُو جھوٹا کہلایا تو گویا ہماری تکذیب ہوئی۔اس سے رسول اللہ ﷺ کی پاک زندگی کا حال معلوم ہوتا ہے اور یہ معیار ہے کہ جس شخص کی زندگی دعوے سے پہلے جھوٹ اور گناہ سے **مبرّا** ہو اس کی تکذیب جائز نہیں اور یہ پہلا نشانِ نبوت ہے۔

اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۶﴾	میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی پھر لا اُن کے سامنے کوئی نشان تو اگر وہ چاہتا تو ضرور سب ہی کو ہدایت دے دیتا تو (اے مخاطب) تو نادانوں میں سے نہ ہو جا۔
اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۭ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۷﴾	۳۷۔اس کے سوائے نہیں کہ وہی لوگ مانتے ہیں (جو دل لگا کر) سنتے ہیں اور اللہ مردوں کو زندہ کرے گا پھر وہ سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔
وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ	۳۸۔اور وہ کہتے ہیں کہ ہم پر کیوں نہیں اُتاری

آیت نمبر ۳۶۔ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ ۔ نبی کریم ﷺ کے آسمان پر جانے کا ذریعہ تو خدا سیڑھی تجویز کرے تعجب ہے کہ مسیح کے اتارنے میں خیالی سیڑھی مانتے ہیں مگر چڑھانے کے لئے کسی سیڑھی کا بیان نہیں کیا۔

فَتَأْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۔تُو کیوں تکلیف اٹھاتا ہے یہ ماننے والے نہیں اور نہ تُو کوئی ایسی دلیل پیش کرسکتا ہے جس سے نہ ماننے والے مان لیں۔

لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى ۔تو اب زبردستی کسی کو منوانا یا نصیحت کو کوئی شخص نہ سنے تو برا ماننا فضول بات ہے یعنی جس کا جی چاہے خدا کو مانے اور جس کا جی چاہے نہ مانے خدا کسی پر نیکی یا بدی کرانے میں جبر نہیں فرماتا۔ ہر ایک کو عقل و سمجھ دے دی ہے جو جیسا کرے گا وہ ویسا پائے گا مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا۔

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۔ یعنی زمین میں سرنگ لگانا یا آسمان پر چڑھ جانا خیالات واہیہ ہیں جو جاہلوں کے ہوا کرتے ہیں اور تیرا معلّم اور ہادی تو علیم خدا ہے اس لئے تو جاہلوں میں سے نہ ہوگا۔معراج ہمارے حضورؐ کا ایک معجزہ ہے جو عین بیداری میں جسم کے ساتھ واقع ہوا اور وہ ایک کشفِ تام اور علمِ اوّلین و آخرین کا ظہور تھا یعنی جناب نے اوّلین و آخرین کی سَیر طئے زمانی اور مکانی فرمالی اور ان واقعات کو دیکھ لیا جن کا ظہور اخیر سے اخیر وقت بلکہ قیامت کے بعد ہوگا وقوعاً ملاحظہ فرمالیا۔

آیت نمبر ۳۷۔ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۔ یعنی دل لگا کر سننے والے مانتے ہیں اور مُردے کافر تو اللہ ہی کے سامنے جا کر مانیں گے اور فتح مکّہ کی تمثیلی بشارت بھی ہے کہ بعد فتح مکّہ کے وہ کلام کو سن بھی لیں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

گئی کوئی نشانی ہمارے رب سے۔تم جواب دو بے شک اللہ نے (تجویز کر دی اور) اندازہ کر دیا ہے یہ کہ کوئی نشانی اتارے لیکن ان میں کے بہت سے تو نادان ہی ہیں [۱]۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔اور جو جان دار زمین میں ہے اور جو پرندہ اپنے بازوؤں پر اڑتا ہے وہ تمہارے ہی جیسی سب جماعتیں ہیں ہم نے کوئی چیز نہ چھوڑی کتاب میں پھر وہ سب اپنے رب کے سامنے اکٹھے ہوں گے [۲]۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۰﴾

۴۰۔اور جو لوگ جھٹلاتے ہیں ہماری نشانیوں کو وہ بہرے ہیں (حق سننے سے) اور گونگے ہیں (حق بولنے سے) وہ گھٹاٹوپ اندھیریوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ جسے اللہ چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے سیدھی راہ پر لگا دے [۳]۔

۱؎ یعنی نشانیوں کو پہچانتے ہیں اور اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔
۲؎ ان کا ربّ انہیں بتائے گا کہ کتاب میں کیا نقصان تھا جو تم نے عمل نہ کیا۔
۳؎ یعنی گمراہوں کو ان کی سزا اور نیکوں کو ان کی جزا عطا فرمائے گا۔

آیت نمبر ۳۸۔ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً ۔یعنی مسلمان جانتے ہیں کہ نصرت و ترقی آنے والی ہے مگر منافق و کاذب اس سے بے خبر ہیں۔

آیت نمبر ۳۹۔ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۔ یعنی بعض آدمی طاؤس کی طرح لباس کا دل دادہ، بعض سؤر کی طرح شہوت کا غلام، بعض کُتّے کی طرح پیٹ کا بندہ وغیرہ وغیرہ۔ مومن کو چاہئے کہ **مَلَکی** صفات کی طرف بڑھے۔ بہیمیّت سے اپنے آپ کو بچائے۔ **اُمَم** ۔گروہ۔جس طرح تم ہمارے نبیؐ کے لئے زہری جانور بنے ہو اسی طرح حقیقی جانور اور پرندے تمہارے دشمن ہیں عنقریب تمہاری لاشیں کھا جائیں گے۔

مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ ۔ یعنی اس کتاب میں سب چیزوں کا بیان کر دیا ہے۔ اصولِ حقّہ، ہدایات تامّہ، علوم اوّلین و آخرین کے خلاصے، اصول فطرت کے اشارات۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔تو کہہ دے یہ تو دیکھو تم کہ اگر تمہارے سامنے اللہ کا عذاب آ موجود ہو یا موعود گھڑی آ جائے تو کیا اللہ کے سوائے اور کسی کو پکارنے لگو گے جب تم سچے ہو۔

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۱۰

۴۲۔ہاں بلکہ اسی کو پکارو گے تو وہ دور کر دے گا جس کے لئے تم اس کو پکارو گے اس نے چاہا تو اور چھوڑ دو گے جس کو تم شریک کرتے تھے ؎۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔اور بے شک ہم نے رسول بھیجے تجھ سے پہلی امتوں کی طرف پھر ہم نے ان کو دکھ و تکلیف میں پکڑا تا کہ وہ عاجزی کریں اور گڑگڑائیں۔

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ

۴۴۔تو وہ کیوں نہ گڑگڑائیں جب ان پر تکلیف

؎ یعنی ایسے وقت سوائے اللہ کے کسی کو نہ پکار سکو گے۔

آیت نمبر ۴۱۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ ۔ **اَرَئَيْتَكَ** میں کاف خطاب کا ہے یہ **مثنٰی** بھی آتا ہے۔**مجموع** بھی آتا ہے جیسے **اَرَءَ يْتُكُمَا** اور **اَرَئَيْتَكُمْ** اور مونث کے لئے **اَرَئَيْتُنَّ** اور ان سب صورتوں میں **ت** مفتوح ہے **اَرَءَ يْتَ** کا لفظ عربی محاورہ میں دو معنی پر آتا ہے ایک آنکھ سے دیکھنا دوسرے **أَخْبِرْنِیْ** کی جگہ یعنی مجھ کو بتلا۔

آیت نمبر ۴۳۔وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ ۔ یہاں **اَرْسَلْنَا** کے ساتھ **رُسُلَنَا** محذوف ہے اور **مِنْ قَبْلِكَ** کے بعد **فَكَذَّبُوْا**۔

بِالْبَاْسَآءِ ۔قسم قسم کے قحط، تنگی، سختی، فقیری۔

وَالضَّرَّآءِ ۔قسم قسم کی بیماریاں، لڑائی جھگڑے۔

لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۔ یہ بھی رسول کی شناخت کا ایک معیار ہے۔اس کے وقت میں قحط اور بیماریاں ہوتی ہیں تا لوگوں کو دنیا کی بے ثباتی اور اس کی تکالیف سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع پیدا ہو جیسے ہم یہ قحط و بیماریاں مسیح موعود کے عہد میں دیکھ رہے ہیں۔ انبیاء کے آنے کے بعد سختی اور تکلیفیں ہوتی ہیں تا کہ رجوع بحق نصیب ہو۔عذاب تضرّع سے ٹل جاتے ہیں بشرطیکہ اس میں شائبہ شرک نہ ہو، اللہ ہی کے حضور ہو۔

قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۴﴾

ہماری آئی لیکن اُن کے دل بہت سخت ہو گئے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر دکھائے ہیں۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ پھر جب انہوں نے چھوڑی وہ نصیحت جو ان کو کی گئی تھی تو ان پر کھول دیئے ہم نے ہر قسم کے دروازے۔ یہاں تک کہ جب وہ خوش ہو گئے پائی ہوئی چیزوں پر تو ہم نے ان کو پکڑ لیا یکایک تو وہ اپنے سر کو غم سے نیچے کر لیتے ہیں یعنی بے آس ہو کر سر جھکا لیتے ہیں۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ تو جڑ کاٹی گئی بے جا کام کرنے والی قوم کی۔ اور سب حمد (اور واہ واہ) اللہ ہی کی ہے جو سارے جہانوں کو آہستہ آہستہ کمال کی طرف پہنچانے والا ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ تم کہو دیکھو تو اگر اللہ چھین لے تمہاری شنوائی (یعنی کان) اور بینائی (یعنی آنکھیں) اور تمہارے دل پر مہر لگا دے تو وہ کون سا معبود ہے اللہ کے سوا جو تمہیں کان اور آنکھ اور دل لا دے تو دیکھ تو ہم کس طرح ہیر پھیر کر نشانیاں لاتے ہیں پھر بھی وہ منہ پھیرے ہی چلے جاتے ہیں۔

آیت نمبر ۴۵۔ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ الخ ۔ یعنی بدکرداریئیں اچھی معلوم ہونے لگتی ہیں اور عمر و اولاد میں زیادتی ہو جاتی ہے اور حرام کا مال بہت سا جمع ہو جاتا ہے۔ اس کو بھلاوہ، دھوکا، غفلت میں ڈالنا کہتے ہیں اگر گنہ پر سزا نہ ملے بلکہ فراغت پر فراغت ہو تو قہرِ الٰہی کی علامت ہے۔ حتی الامکان کثرت سے استغفار و عبادت میں لگا رہے اور مامور و مساکین کی خدمت کرے۔

آیت نمبر ۴۶۔ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الخ۔ چنانچہ **حُيَىّ بِنْ اَخْطَبْ، اَبُورَافِع، عبداللّٰہ ابن اُبیّ، اَبُوجَهل، كَعب بن اشرف، عامر راهب** سب کے سب مارے گئے۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔کہہ دو دیکھو تو سہی اگر تم پر اللہ کا عذاب یکا یک آ پڑے یا کھلم کھلا تو کون ہلاک ہو گا سوائے بے جا کام کرنے والی قوم کے[ا]۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر وہ دوستوں کو خوشخبری سنانے والا اور دشمنوں کو ڈرانے والا تھا تو جس نے مان لیا اور اپنی حالت درست کر لی تو اس پر نہ کسی قسم کا غم ہوگا اور نہ وہ گزشتہ ہی عمل کے لئے پچھتائے گا۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔اور جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تو ان کو عذاب چھوئے گا کیونکہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ

۵۱۔تو کہہ دے میں تو تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں بڑا غیب کا جاننے والا ہوں اور نہ یہ

[ا] نیکی میں جلدی کرو توبہ کرتے رہو کہ شائد اعضا پھر اپنے قابو کے نہ رہیں۔

آیت نمبر ۵۱۔ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ ۔مشرکین کے ملک میں پیدا ہونے والا کس صفائی سے خلاف حالات ملک اعلان کر رہا ہے یعنی سرِدست میرے نزدیک موجود نہیں ہاں یہ غیب کی پیشگوئیاں ہیں اور میں ایک سچا رسول ہوں۔ مجھے جو وحی ہوتی ہے وہ مَیں تمہیں سنا دیتا ہوں۔ان پیشگوئیوں کا ظہور یوں ہوا کہ قیصر و کسریٰ کے خزانے کی کنجیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آ گئیں گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ روحانی طور پر رسول اللہ ﷺ کا دستِ مبارک تھا پیشگوئیں عطائے علمِ غیب کا پورا ثبوت دے چکیں اور کمال اطاعت نے فرشتہ ہونا ثابت کر دیا کہ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ ۔ معراج شریف میں آپ تمام فرشتوں سے بالاتر مقام طے کر گئے۔اکثر عوام بزرگوں کو حاجت روا اور نعوذ باللہ بجائے خدا کے سمجھتے ہیں اور ان کے پیچھے تقویٰ کے لئے نہیں،روحانی ترقی کے لئے نہیں بلکہ اغراض جسمانی کے لئے رہتے ہیں اس لئے حضور نے ان کے خیالات کا ردّ فرمایا اور کہہ دیا میں بندۂ رحمٰن ہوں۔ جو وہاں پسند ہوگا وہی میں کروں گا اور میں کچھ نہیں کرسکتا۔

اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ ؕ قُلۡ هَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَالۡبَصِیۡرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۵۱﴾

کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں (کہتا تو یہ ہوں) کہ میں کسی کی پیروی کرنے والا نہیں مگر اسی کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے، اور کہہ دے کیا اندھا[1] اور آنکھ والا[2] دونوں برابر ہو سکتے ہیں تو کیا تم سوچتے نہیں۔

وَاَنۡذِرۡ بِهِ الَّذِیۡنَ یَخَافُوۡنَ اَنۡ یُّحۡشَرُوۡۤا اِلٰی رَبِّهِمۡ لَیۡسَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیۡعٌ لَّعَلَّهُمۡ یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔اور اس قرآن کے ذریعہ سے ڈرا اُن کو جو خوف رکھتے ہیں یہ کہ وہ اکٹھے کئے جائیں گے اپنے رب کی طرف اور اُن کے لئے اللہ کے سوائے کوئی حمایتی نہیں اور نہ شفیع ہے[3] تا کہ وہ اللہ کو سپر بنائیں[4]۔

وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ ؕ مَا عَلَیۡكَ مِنۡ حِسَابِهِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ وَّمَا مِنۡ حِسَابِكَ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَتَطۡرُدَهُمۡ فَتَکُوۡنَ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔اور مت دھتکارو اُن لوگوں کو جو اپنے رب کو صبح و شام پکارا کرتے ہیں اُسی کا منہ دیکھنا چاہتے ہیں (بے ریا مخلص صرف مرضیٔ حق پر چلنے والے) جن کا حساب تجھ پر کچھ بھی نہیں اور نہ تیرا حساب اُن پر کچھ ہے تو تو دھکے دینے لگے اُن کو۔ ایسا کرے گا تو تُو بے جا کام کرنے والوں میں سے ہو جائے گا[5]۔

[1] یعنی جس پر وحی نہیں اُترتی۔ [2] یعنی جس پر وحی اُترتی ہے۔
[3] یعنی گناہ سے بچانے والا۔
[4] یعنی جو اللہ اور اس کے عذاب اور نافرمانی سے ڈرتے ہیں انہیں قرآن کی نصیحت فائدہ دیتی ہے۔
[5] یعنی کافروں کے نزدیک جو ذلیل ہیں وہ اللہ کے نزدیک عزیز ہیں۔

آیت نمبر۵۲۔ اَلَّذِیۡنَ یَخَافُوۡنَ۔ میں جو ایماندار، غریب، بے کس جیسے بلال بن مسعود، مقداد، عمّار وغیرہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں جن کو **خشیۃ اللّٰہ** اور اللہ کے عذاب کا ڈر اور نافرمانی کا خوف ہو انہیں انذار القرآن سے فائدہ پہنچتا ہے اور اللہ **جلّ شانہٗ** کے فضل و رحمت ہی سے خاکسار انسان کی پرورش ہو سکتی ہے۔

آیت نمبر۵۳۔ مَا عَلَیۡكَ مِنۡ حِسَابِهِمۡ ۔ یہ ایک محاورہ ہے جیسا کہ اردو میں کہتے ہیں کہ ہمارا ان کا کیا لین دین ہے یعنی کچھ تعلقات نہیں۔ اسی طرح اس آیت شریف میں بھی بے تعلقی کا ذکر ان لفظوں میں کیا گیا ہے۔

فَتَکُوۡنَ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۔ قریش کے متکبر امراء جب آنحضرت ﷺ کی خدمت مبارک میں آتے تو خدا پرست

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔اسی طرح ہم نے ممتاز کیا ایک کو ایک سے، نتیجہ یہ ہوا کہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ کیا یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے فضل کیا ہم میں سے۔کیا اللہ بخوبی نہیں جانتا شکر گزاروں کو۔

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۵﴾

۵۵۔اور جب تیرے پاس وہ آیا کریں جو ہماری آیتوں کو مانتے ہیں تو تو ان کو **سَلَامٌ عَلَيْكُمْ** کہا کر[۱] تمہارے اللہ نے اپنے پر ٹھہرا رکھا ہے نبیوں اور کتابوں کا بھیجنا جو (بڑی رحمت ہے)۔ جو تم میں سے کوئی بُرا کام کر بیٹھے نادانی سے پھر اللہ کی طرف رجوع کر لے اس کے بعد اور نیک بن جائے تو بے شک اللہ بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا سچی محنت کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۶﴾ ع

۵٦۔اور ہم اسی طرح تفصیل وار آیتیں بیان کرتے ہیں اور نتیجہ یہ کہ خوب کھل جاوے اور واضح ہو جاوے راستہ قطع تعلق کرنے والوں کا۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

۵۷۔تو کہہ دے[۲] کہ مجھ کو ممانعت کر دی گئی ہے اس سے کہ میں اُن کی عبادت کروں جن کو تم

---

[۱] یعنی سلامتی کی بشارت دیا کر۔
[۲] کفّار کی تبلیغ کا جواب۔

(بقیہ حاشیہ) غرباء کو آپ کے پاس بیٹھا دیکھ کر بیٹھنا عار سمجھتے۔ ایک وقت ان میں سے چار آدمیوں نے درخواست کی کہ جب ہم آیا کریں تو یہ غرباء نہ رہا کریں۔ آپ نے رضا دی پھر جناب الٰہی کے حکم سے اس قاعدہ کو توڑ دیا۔

آیت نمبر ۵۷۔ اِنِّيْ نُهِيْتُ ۔ نبی کریم ﷺ کے وقت بہت ہی بت پرستی ہو رہی تھی۔ مکہ میں ۳٦۰ بُت پُج رہے تھے۔ عیسائی حضرت مریمؑ کے پجاری تھے ان کے بُت کو گوٹے کناری کے کپڑے پہنائے جاتے تھے۔ بدعتی اور بُت پرست کی عقل ماری جاتی ہے۔ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ سب چیزیں میری خادم بنائی گئی ہیں اور میں مخدوم ہو کر یہ کام کیا کر رہا ہوں اور عاقل ہو کر جہالت کیسی!

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۷﴾

اللہ کے سوائے پکارا کرتے ہو۔تم کہہ دو میں تمہاری گری ہوئی خواہشوں کی پیروی نہیں کرتا (کروں گا تو) پھر میں گمراہ ہو جاؤں گا اور میں کامیابوں میں نہ رہوں گا۔

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔تو کہہ دے میں تو اپنے رب کی روشن دلیل پر ہوں اور تم نے اُس روشن دلیل کو جھٹلایا اور جس چیز کی تم جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس نہیں[۱]۔ حکم تو اللہ ہی کے پاس ہے وہی حق بات بیان کرتا ہے اور وہی بہت عمدہ فیصلہ کرنے والا ہے۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔تو کہہ دے اگر وہ بات میرے پاس ہوتی جس کی تم جلدی مچا رہے ہو تو بے شک میرا اور تمہارا جھگڑا ہی فیصلہ ہو جاتا اور اللہ بخوبی جانتا ہے بے جا کام کرنے والوں کو۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾

۶۰۔اور اللہ ہی کے پاس ہیں غیب کی **کنجئیں** جس کا علم اللہ کے سوائے کسی کو نہیں اور وہی جانتا ہے (جو خشکی اور تری میں ہے اور نہیں گرتا کوئی پتہ مگر وہ جانتا ہے) اور نہ زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ ہے اور نہ ہرا اور نہ سوکھا مگر سب اللہ کی روشن کتاب اور کھلی حفاظت میں ہے۔

---

[۱] ۔یعنی عذاب کی پیشین گوئی یا قیامت کی۔

آیت نمبر۶۰۔ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ۔ **مَفَاتِح** اور چیز ہے اور **مَفَاتِیْح** اور چیز ہے۔اوّل کے معنی خزانے اور دوسرے کے معنی کنجیاں۔قارون کے بیان میں بھی **مَفَاتِح** آیا ہے۔ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ یعنی دنیاداروں اور اللہ والوں کا حال بھی اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۔ یعنی صحیفۂ فطرت جو ارباب تحقیق کی نظروں کے سامنے ہے جس کا ہر ایک ذرّہ معرفت کا کھلا ہوا دفتر ہے خواہ دن میں فکر کرو خواہ رات میں، فونوگراف نے ثابت کر دیا کہ آوازیں بھی

وَهُوَ الَّذِىۡ يَتَوَفّٰٮكُمۡ بِالَّيۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا جَرَحۡتُمۡ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبۡعَثُكُمۡ فِيۡهِ لِيُقۡضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۱﴾

۶۱۔وہی اللہ ہے جوتمہاری روح قبض کر لیتا ہے رات کو اور وہ جانتا ہے جو تم کر چکے ہو دن میں پھر تم کو کھڑا کر دیتا ہے دن میں تا کہ میعاد مقرر پوری ہو پھر تم کو اسی کی طرف لوٹنا ہے وہ تم کو جتائے گا جو تم کرتے تھے۔

وَهُوَ الۡقَاهِرُ فَوۡقَ عِبَادِهٖ وَيُرۡسِلُ عَلَيۡكُمۡ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ تَوَفَّتۡهُ رُسُلُنَا وَهُمۡ لَا يُفَرِّطُوۡنَ ﴿۶۲﴾

۶۲۔وہ غالب ہے اپنے بندوں پر اور تم پر بھیجتا ہے نگہبان یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ جاوے تو اس کی روح قبض کر لیتے ہیں ہمارے فرشتے اور وہ کچھ کوتاہی نہیں کرتے۔

ثُمَّ رُدُّوۡۤا اِلَى اللّٰهِ مَوۡلٰٮهُمُ الۡحَـقِّ ؕ اَلَا لَهُ الۡحُكۡمُ وَهُوَ اَسۡرَعُ الۡحٰسِبِيۡنَ ﴿۶۳﴾

۶۳۔پھر وہ پھیرے جائیں گے (اور پہنچائے جائیں گے) اللہ ہی کی طرف جو ان کا سچا مالک ہے۔سن رکھو حکم تو اُسی کا حکم ہے وہ سب سے زیادہ جلد حساب لینے والا ہے۔

قُلۡ مَنۡ يُّنَجِّيۡكُمۡ مِّنۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ تَدۡعُوۡنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ۚ لَٮِٕنۡ اَنۡجٰٮنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۶۴﴾

۶۴۔تو کہہ دے کہ تم کو کون بچالاتا ہے گھٹاٹوپ اندھیریوں سے خشکی وتری کی طرف۔تم اُس سے دعائیں مانگتے ہو گڑگڑا کر آہستہ آہستہ چپکے اور پکار پکار کر (اور کہتے ہو) اگر اللہ نے اس سے بچالیا تو ہم ضرور ضرور شکر گزار بن جائیں گے۔

(بقیہ حاشیہ) محفوظ رہ سکتی ہیں اور فوٹوگراف نے ثابت کر دیا کہ کسی شے کا عکس بھی زائل نہیں ہوتا۔ کیمیا نے ثابت کر دیا کہ کوئی ذرّہ عالم کا ضائع نہیں ہوتا اور فناءِ الٰہی نے اس قاعدہ کو بھی بجائے خود نہ رہنے دیا۔ طبیعات نے ثابت کر دیا کہ مقناطیسی طاقتیں اور بجلی کی، سب زمین میں اور دوسری اشیاء میں جمع رہتی ہیں کبھی زائل نہیں ہوتیں۔غرض عالم کی کھلی ہوئی کتاب میں سب موجود ہے جس کو صحیفۂ قدرت کہو یا صحیفۂ عالم یا کتابِ مُبین یا کھلی کتاب کہو مگر اللہ تعالیٰ کا علم ان سب پر حاوی اور غالب ہے۔

آیت نمبر ۶۲۔ وَهُوَ الۡقَاهِرُ۔ جیسے تم غالب ہو دوسروں پر خدا تم پر غالب ہے۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾

٦٥۔ تم کہہ دو کہ اللہ ہی نجات دیتا ہے تم کو اس سے اور ہر قسم کی بے چینی اور تکلیف سے پھر بھی تم شرک ہی کرتے رہتے ہو۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٦﴾

٦٦۔ کہہ دے وہی قادر ہے اس بات پر کہ بھیج دے تم پر ایک عذاب تمہارے اوپر سے یا نیچے کی طرف سے تمہارے پاؤں کے یا تم کو کر دے جماعت جماعت اور چکھائے ایک کو ایک کی تکلیف۔ دیکھ کس طرح ہم پھیر پھیر کر نشانیاں بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھ دار بن جائیں۔

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٧﴾ؕ

٦٧۔ اور قرآن کو تیری قوم نے جھٹلایا حالانکہ وہ حق و حکمت سے بھرا ہوا ہے تو کہہ دے میں تم پر وکیل نہیں ہوں۔

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾

٦٨۔ ہر ایک خبر کا ایک وقت اور مکان معیّن ہے اور آگے تم خود جان لو گے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ

٦٩۔ اور جب تو ایسے لوگوں کو دیکھے جو نکتہ چینیاں کرتے ہیں ہماری آیتوں میں تو ان سے منہ

آیت نمبر ٦٦۔ مِنْ فَوْقِكُمْ۔ شمال کی طرف سے یا امراء کی طرف سے **فَوْق** کے تین معنی (۱) حاکم ظالم مسلّط ہو جائے (۲) بیرونی دشمن حملہ کریں (۳) تیز ہوائیں چلیں جو مکانات گرا دیں اور ہم دب جائیں۔ اور ژالہ باری۔ سنگ باری۔ بجلی۔ سخت بارش بھی مراد ہے۔

اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ ۔ یا تمہارے غلاموں کی طرف سے اور اس لفظ کے تین معنی ہیں (۱) زلزلوں سے زمین پھٹ جائے (۲) **خَسَف** ہو جائے (۳) نوکروں غلاموں کے ہاتھ سے مارا جائے۔

يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۔ یہ نبوت کے ثبوت میں کئی پیش گوئیں ہیں جن کا وقوع ہو چکا۔

آیت نمبر ٦٧۔ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ۔ وکیل نہیں ہوں کہ پیشگوئیوں کو جھٹ تمہارے سامنے پیش

حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۖ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾

پھیر لے جب تک کہ وہ نکتہ چینی کرنے لگیں دوسری باتوں میں۔ اور اگر تجھے شیطان بھلا دے یہ بات تو یاد آئے پیچھے تو ہرگز نہ بیٹھنا ظالم قوم کے ساتھ۔

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اور اللہ کو سپر بنانے والوں پر ظالموں کا کچھ حساب نہیں لیکن نصیحت کرنی چاہیئے تا کہ وہ متقی بن جائیں۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع ۸ ۱۰ ۱۴

۷۱۔ انہیں چھوڑ دے جنہوں نے اپنا دین بے حقیقت چیز اور اللہ سے غافل کرنے والی شئے بنا رکھا ہے اور دنیا ہی کی زندگی نے ان کو مغرور کر رکھا ہے ہاں نصیحت کر اُن کو قرآن سے کہ ہر ایک جی کو جزا دی جاتی ہے خطرناک اس کے کرتوت کی تا کہ وہ اپنے نفس کو ہلاک نہ کرے کہ اللہ کے سوائے اس نفس کا کوئی حامی اور نہ کوئی سفارش والا ہوگا اور سب کے سب بدلے دے تب بھی اس سے نہ لئے جاویں۔ یہی لوگ ہیں جو ہلاک ہوئے اپنے کرتوتوں سے اُن کے پینے کے لئے بہت ہی گرم پانی اور ٹیس دینے والا عذاب ہوگا کیونکہ وہ حق چھپاتے تھے (انکار کرتے تھے)۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا

۷۲۔ تم کہہ دو کیا ہم پکاریں اللہ کے سوائے ان

(بقیہ حاشیہ) کردوں وہ تو خدا کے اختیار میں ہیں۔ جب ان کا وقت آئے گا ظاہر فرمائے گا۔

آیت نمبر ۷۱۔ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۔ اس کے معنی صحابہ اور تابعین نے پانچ بیان کئے ہیں۔

(۱) سونپا جائے **تُسْلَمُ** ۔ (۲) **تُحْبَسُ** بند کیا جائے۔ (۳) **تُرْهَنُ** رہن پڑ جائے۔ (۴) **تُجْزٰی** سزا دیا جائے۔

(۵) **تُحْرَمُ** ۔ محروم کیا جائے۔

شَفِيْعٌ ۔ یعنی گنہ سے نجات دینے والا۔ بُرائی سے بچانے والا۔ عذاب سے روکنے والا۔

وَلَا يُضُرُّنَا وَ نُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾

کو جو ہمیں نہ نفع دے سکتے ہیں نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں کیا ہم الٹے پاؤں پھیرے جاویں اس کے بعد کہ ہم کو اللہ نے راہِ راست دکھا دی جیسے کسی کو دیوانہ بنا دیا ہو بہکا دیا ہو شیطانوں نے زمین میں پریشان کر کے۔ اس کے دوست اس کو بلا رہے ہوں سیدھی راہ کی طرف کہ ہمارے پاس چلا آ۔ تم جواب دو پس ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے اور ہم کو تو حکم ہو چکا ہے کہ ہم ضرور فدائی فرمانبردار ربّ العالمین کے بن جائیں۔

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۗ وَهُوَ الَّذِىٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾

۷۳۔ اور یہ حکم ہوا کہ نماز کو ٹھیک درست رکھو اور اللہ ہی کو سپر بناؤ اور اسی کا خوف رکھو اور وہی ربّ العالمین ہے جس کے حضور تم اکٹھے ہو گے۔

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۗ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ۗ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۗ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾

۷۴۔ وہی تمہارا رب ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو واقعی اور سچ۔ اور فوراً جس وقت فرمائے کسی چیز کو کہ ظاہر ہو تو وہ ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس کی بات بالکل سچ ہے اور اسی کی حکومت ہے جس دن پھُوکا جائے گا صُور۔ وہی چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے اور وہی بڑا پختہ کار اور بڑا اخبردار ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ

۷۵۔ اور وہ وقت یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے

آیت نمبر ۷۲۔ اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ۔ اِسْتَهْوَتْ مشتق ہے هَوٰى فِى الْاَرْضِ سے جس کے معنی ہیں بلندی سے گڑھے میں گرنا، شیطانوں۔ بدمعاش، لُچّے، اللہ سے دور ہلاک ہونے والی روحیں، ڈاکو وغیرہ۔

آیت نمبر ۷۴۔ يَقُوْلُ۔ اسی طرح قیامت کو کہے گا کہ ظاہر ہو تو وہ ظاہر ہو جائے گی۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ۔ جو بُو د نہ ہو وہ غیب ہے اور جو بُو د ہو وہ اَلشَّهَادَة ہے۔ اَلْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ کے یہ بھی ایک معنی ہیں۔

آیت نمبر ۷۵۔ اِبْرٰهِيْمُ۔ حضرت ابراہیمؑ حضرت عیسٰیؑ سے قریباً دو ہزار برس پہلے عراق میں بمقام اَہواز یا

اَصۡنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّیۡۤ اَرٰىكَ وَقَوۡمَكَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۷۵﴾

چچا آزر سے کہا کیا تو مورتی، دیویوں کو معبود مانتا ہے اور میں تو تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

وَكَذٰلِكَ نُرِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ مَلَكُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلِیَكُوۡنَ مِنَ الۡمُوۡقِنِیۡنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔اور ہم نے اسی طرح دکھائے ابراہیم کو آسمان اور زمین کے ملک (وعجائبات وتصرّفات) تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَیۡهِ الَّیۡلُ رَاٰ كَوۡكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّیۡ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الۡاٰفِلِیۡنَ ﴿۷۷﴾

۷۷۔جب اس پر اندھیری رات ہوئی تو اس نے ایک تارا دیکھا۔ بولا کیا میرا یہی پروردگار ہو سکتا ہے پھر جب وہ تارا غروب ہو گیا کہا میں پسند نہیں کرتا ڈوبنے والوں کو۔

(بقیہ حاشیہ) بابل پیدا ہوئے۔ بڑے ہوئے تو وطن سے ہجرت کر کے پہلے حران میں آئے پھر مع اپنے بھتیجے لوط کے کنعان میں آئے اور شہر نابلس سے گزر کر بیت المقدس میں خیمہ لگایا پھر عرب ومصر میں بھی گئے۔ان کے بیٹے اسمٰعیلؑ کی اولاد عرب میں آباد ہوئی۔ دوسرے بیٹے اسحٰقؑ سے بنی اسرائیل ہوئے جو شام میں رہے یہیں حضرت ابراہیمؑ کی قبر مبارک ہے۔ان کے والد کا نام تارح اور چچا کا نام آذر ہے کیونکہ والد کے لئے انہوں نے دعائیں مانگی ہیں جیسے سورۂ ابراہیم رکوع ۷ اپارہ ۱۲ میں رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ آیا ہے مگر لفظ اَبٌ کے ساتھ دعا کرنے سے منع کئے گئے ہیں جیسے رکوع ۳ پارہ ۱۱ میں۔ وَمَا كَانَ اسۡتِغۡفَارُ اِبۡرٰهِیۡمَ لِاَبِیۡهِ آیا ہے۔نمرود بادشاہ جو ضحاک تازی کا صوبہ تھا پہلے بزرگوں یا نبیوں کی پیشگوئیوں کی بنا پر حضرت ابراہیمؑ سے ہراساں تھا اس لئے وہ لڑکوں کو قتل کر ڈالتا حاملہ عورتوں کی خبر رکھتا۔ یہی وجہ تھی کہ اُن کے والدین نے اُن کو ایک غار میں چھپا رکھا اور سن تمیز تک وہیں رہے اور ان کا ستاروں کو هٰذَا رَبِّیۡ هٰذَا رَبِّیۡ کہنا تحقیر کے لئے ہے اور اُن کے چھپ جانے کو حجت پکڑنا اُن کی تحقیر کی دلیل ہے اور آخر میں صاف لفظوں میں اپنی قوم سے فرماتے ہیں کہ میں ایسی مشرکانہ باتوں سے پاک صاف ہوں۔ خود قرآن فرماتا ہے وَتِلۡكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَیۡنٰهَاۤ اِبۡرٰهِیۡمَ (الانعام:۸۴) آیت اوّل یہاں هٰذَا تحقیر ہی کے لئے ہے جیسا اَهٰذَا الَّذِیۡ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوۡلًا (الفرقان:۴۲) میں هٰذَا ہے اور اس لفظ کے پڑھنے کے لئے ایک تحقیری لہجہ کی ضرورت ہے۔
آیت نمبر ۷۶۔ لِیَكُوۡنَ مِنَ الۡمُوۡقِنِیۡنَ۔ یقین کی کوئی حد نہیں، بڑھتا ہی جاتا ہے مگر عقائد وغیرہ چند امور میں۔

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ پھر جب چاند کو چمکتا ہوا دیکھا بولا کیا یہ میرا رب ہوسکتا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو ابراہیم نے کہا اگر مجھ کو میرا رب سمجھ نہ دیتا تو میں بھی نادان قوم میں سے ہو جاتا۔

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ پھر جب سورج جگمگاتا ہوا دیکھا بولا کیا یہ میرا رب ہوسکتا ہے یہ تو بہت بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا کہنے لگا اے قوم میں ان سے بیزار ہوں جن کو تم شریک مانتے ہو۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۸۰﴾ ۚ

۸۰۔ میں نے تو اپنا منہ اسی کی طرف پھیر لیا ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے، سب سے الگ ہو کر، ایک ہی کا بن کر۔ میں تو مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

وَ حَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنِ ؕ وَ لَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور اس سے جھگڑنے لگے اس کی قوم والے ابراہیم نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہ مجھے راستہ دکھا چکا اور میں ان سے نہیں ڈرتا جن کو تم اللہ کا شریک بناتے ہو مگر ہاں میرا رب ہی کچھ چاہے تو چاہے اور سب چیزوں کا علم میرے ہی رب کو ہے۔ کیا تم نصیحت نہیں لیتے (اور کچھ خیال نہیں کرتے)۔

آیت نمبر ۸۱۔ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ۔ کبھی اپنی طرف سے مباحثہ وغیرہ کی ابتدا نہ کرو، علم پر مغرور نہ ہو، سخت مجبور کئے جاؤ تو پہلے دعائیں کرو۔ اے میرے ربّ میرا علم، میری قدرت، میری عقل، میری سمجھ ناقص ہے تو ہی اپنے فضل سے میرا معین و ناصر و ہادی و **حجج** ہو اور دعا رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ (طٰهٰ: ۲۶) بھی پڑھ لے اور بہت عجز و انکساری کے ساتھ شریک مباحثہ ہو، شیخی اور تکبّر کو لات مار کے۔

وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ۔اس آیت کو وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ سے ملانا چاہئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ **کُرْسِی** سے مراد علمِ الٰہی ہے اور یہی بخاری شریف اور کُتبِ لغت قاموس و صراح سے ظاہر ہے۔

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَالَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔اور میں ان سے کس طرح ڈروں جن کو تم اللہ کا شریک بتاتے ہو اور تم اس سے نہیں ڈرتے کہ تم نے شریک کیا اللہ کے ساتھ جس چیز کی اللہ نے تم پر کوئی سند نہیں اتاری تو دونوں فریق میں سے کون زیادہ امن کا مستحق ہے تم جانتے ہو تو بتاؤ۔

وقف لازم

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

۸۳۔جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنا ایمان شرک یا نافرمانی سے نہ ملایا تو یہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے اور وہی راہ پر ہیں۔

ع ۱۴/۱۵

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۴﴾

۸۴۔اور یہ ہماری حجت ہے جو ہم نے ابراہیم کو دی تھی اس کی قوم کے مقابلہ میں ہم بلند کر دیتے ہیں جس کے چاہیں مرتبے بے شک تیرا رب بڑا حکمت والا بڑا جاننے والا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ۙ

۸۵۔اور ہم نے اس کو اسحٰق دیا اور یعقوب دیا اور سب ہی کو ہمیں نے ہدایت دی اور اس سے پہلے نوح کو بھی ہمیں نے ہدایت دی اور نوح اور ابراہیم کی نسل سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو، اور اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم محسنوں کو۔

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ۙ

۸۶۔اور ذکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو۔ یہ سب ہی نیک بندوں میں سے ہیں۔

آیت نمبر۸۴۔ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ۔ مطلب یہ کہ حضرت ابراہیمؑ کی خصوصیت نہیں۔ ہماری حجت ابراہیم کو بھی دی تھی۔

وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَالۡیَسَعَ وَیُوۡنُسَ وَ لُوۡطًا ؕ وَکُلًّا فَضَّلۡنَا عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔اور اسماعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو بھی ہمیں نے ہدایت دی اور سب کو ہمیں نے بزرگی دی اس وقت کے سب لوگوں پر۔

وَمِنۡ اٰبَآئِہِمۡ وَذُرِّیّٰتِہِمۡ وَاِخۡوَانِہِمۡ ۚ وَاجۡتَبَیۡنٰہُمۡ وَہَدَیۡنٰہُمۡ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۸۸﴾

۸۸۔اور بعض کو ان کے باپ دادوں اور اولاد اور بھائیوں میں سے ہم نے ہدایت دی اور ان کو چن لیا اور ہماری سیدھی راہ ان کو دکھائی۔

ذٰلِکَ ہُدَی اللّٰہِ یَہۡدِیۡ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ ؕ وَلَوۡ اَشۡرَکُوۡا لَحَبِطَ عَنۡہُمۡ مَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔یہ اللہ کی راہ نمائی ہے وہ جسے چاہے یہ راستہ بتا دے اپنے بندوں میں سے[۱] اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو بے شک اکارت جاتا ان کا سب کیا کرایا۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحُکۡمَ وَالنُّبُوَّۃَ ۚ فَاِنۡ یَّکۡفُرۡ بِہَا ہٰۤؤُلَآءِ فَقَدۡ وَکَّلۡنَا بِہَا قَوۡمًا لَّیۡسُوۡا بِہَا بِکٰفِرِیۡنَ ﴿۹۰﴾

۹۰۔یہی لوگ ہیں جن کو ہم نے عطا کی کتاب اور سنت اور نبوت تو اگر کافر قوم انکار کرے گی قرآن وسنت کا تو ہم نے ان کے ماننے پر مقرر کر دی ہے ایسی ایک قوم جو انکار کرنے والی نہیں[۲]۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ ہَدَی اللّٰہُ فَبِہُدٰىہُمُ اقۡتَدِہۡ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا ؕ اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٰی لِلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۱﴾ ع ۱۶

۹۱۔یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے سیدھی راہ بتائی تو انہیں کے سیدھے راستہ کی پیروی کر۔تو کہہ دے میں تو تم سے مانگتا نہیں اس قرآن کے پڑھانے سنانے پر کچھ مزدوری یہ تو سب جہانوں کے لئے ایک نصیحت اور یادگار راہی ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدۡرِہٖۤ اِذۡ قَالُوۡا مَاۤ

۹۲۔ان منکروں نے تو اللہ کی کچھ بھی قدر نہ کی جیسی قدر کرنی چاہئے تھی جب وہ کہنے لگے کہ

---

[۱] یعنی اپنے نیک بندوں میں سے راہِ راست بتا دے۔ [۲] کتاب اور حکمت اور نبوت کا۔

آیت نمبر۹۲۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدۡرِہٖۤ۔ تجربہ سے دیکھ لو کہ اللہ کے قانون کی کس قدر نافرمانی کی جارہی ہے اور کوئی قوم بھی **اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ** اللہ کی قدر پوری نہیں کرتی سب اپنی خواہشوں کے پیچھے لگے ہیں۔اس کی ایک مثال بیان فرمائی مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلٰی بَشَرٍ۔ برہمو سماج کا یہی مذہب ہے جس کے جواب میں قُلۡ مَنۡ اَنۡزَلَ الۡکِتٰبَ الخ فرمایا۔

اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنۡ شَىۡءٍ ؕ قُلۡ مَنۡ اَنۡزَلَ الۡـكِتٰبَ الَّذِىۡ جَآءَ بِهٖ مُوۡسٰى نُوۡرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجۡعَلُوۡنَهٗ قَرَاطِيۡسَ تُبۡدُوۡنَهَا وَتُخۡفُوۡنَ كَثِيۡرًا ‌ۚ وَعُلِّمۡتُمۡ مَّا لَمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمۡ‌ ؕ قُلِ اللّٰهُ‌ ۙ ثُمَّ ذَرۡهُمۡ فِىۡ خَوۡضِهِمۡ يَلۡعَبُوۡنَ ﴿۹۲﴾

اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا پوچھ تو وہ کتاب روشن کس نے اتاری جو موسیٰ لے کر آئے لوگوں کے لئے ہدایت جس کو تم نے کاغذوں کے تاؤ بنا رکھے ہیں جس کو تم ظاہر کرتے ہو اور بہت کچھ چھپاتے ہو[۱] اور تم کو وہ کچھ سکھایا گیا جس کو نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادا۔ تو کہہ دے فقط اللہ ہی نے (اتارا ہے) پھر ان کو چھوڑ دے وہ اپنی بکواس میں فرضی کھیل کھیلا کریں۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَلِتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰى وَمَنۡ حَوۡلَهَا ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ

۹۳۔اور یہ کتاب جو ہم نے اتاری ہے برکت والی ہے سچا بتاتی ہے ان کو جو اس سے پہلے ہیں تا کہ تو ڈرائے مکّے والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو اور ان کو جو مرے بعد آخرت میں جی

---

[۱] یعنی مطلب کی دکھاتے ہو غیر مطلب کی چھپاتے ہو۔

(بقیہ حاشیہ) تَجۡعَلُوۡنَهٗ قَرَاطِيۡسَ۔ **قَرَاطِيۡس** ۔کاغذات۔دفاتر۔طومار بڑا۔معمولی ورڈی کاغذ بنا رکھا ہے۔ تُخۡفُوۡنَ كَثِيۡرًا۔ یعنی مطلب کی دکھاتے ہو غیر مطلب کی چھپاتے ہو۔اس سے معلوم ہوا کہ کتاب کے تمام احکام ماننا وہ اپنے مطلب کے موافق ہوں یا نہ ہوں اس سے تعارض کا راستہ ہٹ جاتا ہے۔ مطلب حق کا مدّ نظر رکھنا چاہیے۔ وَعُلِّمۡتُمۡ مَّا لَمۡ تَعۡلَمُوۡۤا ۔ قرآن میں ہر ایک قسم کی آسانی رکھ دی ورنہ ہم کو اگر خود ذات سے تحقیقات کرنی پڑتی تو بڑے مشکلات ہوتے اور تحصیل علوم کرنا پڑتا۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّكۡرِ **(القمر:۱۸)** قرآن کریم حصول صداقت کے لئے کس قدر آسان ہے۔

آیت نمبر ۹۳۔ لِتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰى ۔ یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جب آنحضرت ﷺ مشرکین عرب اور یہود سے مایوس ہوئے تو اللہ نے بشارت دی کہ تجھ پر ایسے لوگ ایمان لائیں گے جو کبھی انکار ہی نہ کریں گے۔عرب۔روم۔ایران۔افغانستان۔بلوچستان۔ہندوستان۔چین۔تبّت۔تُرکستان۔روس وغیرہ ملکوں میں ہزاروں قومیں مسلمان ہو گئیں۔ **اُمُّ الۡقُرٰى** یعنی بستیوں کی ماں کیونکہ روحانی شیر تمام بستیوں نے اسی کی بافیض چھاتیوں سے پیا ہے اور تورات میں اس کا نام نافِ زمین بھی ہے کیونکہ شکمی بچہ ناف ہی کے ذریعہ سے پرورش پاتا ہے حزقیل کے ۳۸ باب میں نافِ زمین کا تفصیلی ذکر ہے۔

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

اُٹھنے کو مانتے ہیں اور وہ قرآن کو بھی مانتے ہیں اور یہی لوگ اپنی نمازوں کے بڑے پابند ہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

۹۴۔اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا کہے میری طرف وحی آتی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہ آتی ہو اور جو کہے میں بھی قریب ہی اتار دوں گا اس کے جیسا جو اللہ نے اتارا[1] اور کاش تو دیکھتا جب ظالم موت کی بیہوشیوں (یعنی سکرات) میں ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلا رہے ہوں کہ لاؤ تمہاری جان نکالیں (یا لاؤ تمہاری جانیں دو) آج تم کو سزا ملے گی ذلت کے عذاب کی۔ اس وجہ سے کہ تم اللہ پر ناحق جھوٹ بولتے تھے اور اس کی آیتوں سے تم تکبّر کرتے تھے۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾

۹۵۔بے شک تم ہمارے پاس آؤ گے اکیلے اکیلے جیسا ہم نے تم کو اوّل مرتبہ پیدا کیا اور ہم نے جو کچھ تم کو دیا تھا وہ سب کچھ چھوڑ آئے اپنی پیٹھوں کے پیچھے اور اب ہم دیکھتے نہیں تمہارے ساتھ تمہارا کوئی حمایتی جن کا تم زعم کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملات میں اللہ کے شریک ہیں۔ بے شک ٹوٹ گیا و کٹ گیا تمہارے آپس کا علاقہ اور وہ تم سے دور ہو گیا جس کا تم زعم کیا کرتے تھے۔ ع ۱۱ / ۱۷

---

[1] یعنی مسیلمہ کذاب نے کہا تھا۔ یعنی **مِثْلُ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ** کہہ کر اُن کو حقارت سے دیکھتے تھے۔

(بقیہ حاشیہ) يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ۔ وہ مانتے ہیں رسول وقرآن کو۔ یہ آیت ان کو پڑھنا چاہیے جو صرف اللہ اور یوم آخرت کو مانتے ہیں کہ یہ اُن پر حجت قوی ہے اور پارہ ٦ رکوع ا میں يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا (النّساء: ۱۵۱) کی آیت بھی ملا کر پڑھیں اور يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ (الحج: ۱۲) پر عمل نہ کریں وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ (الانعام: ۹۴) یہ مسیلمہ کذّاب و اَسود عنسی یا کاتب وحی عبداللہ بن سعد نے کہا۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الۡحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَمُخۡرِجُ الۡمَيِّتِ مِنَ الۡحَىِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ بے شک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کا چیرنے والا ہے وہ پیدا کرتا ہے زندہ، مردہ سے اور وہی زندہ سے مردہ نکالتا ہے یہی تو تمہارا اللہ ہے پھر تم کدھر بھٹکے جارہے ہو۔

فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ‌ۚ وَجَعَلَ الَّيۡلَ سَكَنًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ حُسۡبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ وہی صبح کا پھاڑنے والا ہے اور اسی نے رات آرام کے لئے بنائی اور چاند و سورج چکی کی طرح اپنے محور پر گردش کرنے والے (یا حساب کے واسطے بنائے گئے) ہیں یہ اندازے ہیں بڑے غالب، بڑے جاننے والے کے۔

وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ النُّجُوۡمَ لِتَهۡتَدُوۡا بِهَا فِىۡ ظُلُمٰتِ الۡبَـرِّ وَالۡبَحۡرِ‌ ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لئے تارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعہ سے راستہ پاؤ خشکی اور تری کے گھٹاٹوپ اندھیریوں میں۔ ہم نے مفصّل بیان کردیں آیتیں جاننے والی قوم کے لئے۔

وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسۡتَقَرٌّ وَّمُسۡتَوۡدَعٌ‌ ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّفۡقَهُوۡنَ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ وہی اللہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا ایک ہی نفس سے اور ہم تفصیل وار بیان کر چکے نشانیاں سمجھدار قوم کے لئے۔

وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً‌ ۚ

۱۰۰۔ وہی اللہ ہے جس نے بادل سے پانی برسایا [۱]

[۱] اور وحی بھیجی۔

آیت نمبر ۹۶۔ يُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ۔ یعنی کافروں میں سے مومن اور مومنوں سے منافق۔ گندوں سے پاک اور برعکس پیدا فرماتا ہے۔ اس میں ہمیں دو سبق دیئے ہیں **نمونۃً** آدم علیہ السلام و نوح علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کے بیٹے کہ اگر بزرگ سُست ہوں تو پروا نہیں خود چُست ہونا چاہئے۔ ہم چُست ہوں تو گھمنڈ اور شیخی نہ کریں کیونکہ ہماری اولاد معلوم نہیں کیسی ہو پھر فَالِقُ الۡحَبِّ وَالنَّوٰى سے صلاحیّت خویش اور اولاد کے لئے دعائیں مانگا کرو۔

ایمانداروں کی مثالیں چار دیں۔ (۱) **حبّ** (۲) **نوٰی** (۳) **حیّ** (۴) **اِصۡبَاح**۔

آیت نمبر ۹۸۔ جَعَلَ لَـكُمُ النُّجُوۡمَ۔ انبیاء اور اولیاء ہی پیدا کئے جس سے جسمانی اور روحانی فوائد حاصل ہوئے۔

آیت نمبر ۹۹۔ مُسۡتَقَرٌّ۔ قرارگاہ۔ قبر سے لے کر بہشت تک۔ وَ مُسۡتَوۡدَعٌ۔ جائے امانت۔ ماں کے پیٹ سے لے کر قبر تک یعنی عارضی جگہ بطور امانت۔

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۱۰۰

پھر ہم ہی نے ہر ایک روئیدگی اس کے ذریعہ سے اگائی پھر ہم ہی نے اس کے ذریعہ سے سبزہ اُگایا جس سے ہم دانے پیدا کرتے ہیں گھنے اور کھجور کے گابھے میں سے گچھے جو جھکے پڑتے ہیں اور انگور کے باغ اور زیتون اور ملتے جلتے اور نہ ملتے جلتے۔ دیکھو تو درخت کا پھل جب وہ پھلے اور اُس کا پکنا کچھ شک نہیں کہ اس میں بہت سی نشانیاں ہیں یقین لانے والی قوم کے لئے۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۰۱ ع ۱۲ / ۱۸

۱۰۱۔ (ظلم تو دیکھو کہ) انہوں نے ٹھہرا لئے اللہ کے برابر والے، بزرگوں اور امراء اور جنّات کو، حالانکہ ان سب کو اللہ ہی نے پیدا کیا اور (یہ ظلم بھی دیکھو کہ) ٹھہرا لئے اللہ کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بے جانے بوجھے۔ وہ ذات پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۰۱۔ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ۔ عرب کے بعض فرقے ملائکہ اور جنّات کو پوجتے اور بعض ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں کہتے۔ زردشتیوں نے **یزدان** اور **اَھرمَن** بنا رکھے تھے۔ **یزدان** کی فوج ملائکہ اور اَہرمَن کی شیاطین کو سمجھتے تھے۔ یہود عزیر کو خدا کا بیٹا اور عیسائی مسیحؑ کو۔ بعض مریمؑ کو خدا کی بیوی اور اس کی مورت کو گوٹہ کناری چڑھا کر اس کی پوجا کرتے۔

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ یہ اسماءِ الٰہی سے غفلت کی شکایت ہے انسان کو اگر معلوم ہو جائے کہ اپنی اصل حقیقت کیا ہے اور ربّ العالمین کے ساتھ میرے کیا تعلقات ہیں تو اس میں غفلت اور بدمستی کے آثار بالکل نہ رہیں۔ کاش وہ اسماءِ الٰہی میں غور کرے اور اس کے فوائد و فیوض سے مالا مال ہو اور جس طرح اپنی خواہشات اور دنیوی مقاصد کے لئے سخت محنتیں اٹھاتے اور تکلیفیں گوارا کرتے ہیں اسی طرح روحانی رزق و منافع کے لئے محنتیں اٹھائیں اور اس کی تلاش کریں۔ اسماءِ الٰہی جو قرآن سے ثابت ہیں وہ پانچ قسم کے ہیں۔ (۱) وہ اسماء جو انسان کی فطرتی ضروریات اور خواہشات کے متکفّل ہیں (۲) وہ اسماء جو پیدائش اور نظامِ عالم سے متعلق ہیں (۳) وہ جو حکومت انسانی سے متعلق ہیں۔ (۴) وہ جو اصلاح نفس اور رفع انسانی کے متکفل ہیں (۵) وہ جو انبیاء، اولیاء سے تعلق رکھتے ہیں۔

بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اَنّٰى يَكُوۡنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَىۡءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ وہ عجیب بنانے والا (یعنی بلانمونہ اور بلا مادّہ) آسمان اور زمین کا ہے اس کا کیونکر بیٹا ہوسکتا ہے حالانکہ اس کی کوئی جورو ہی نہیں اور اُسی نے پیدا کیا سب چیزوں کو اور وہی سب چیزوں کو بخوبی جانتا ہے۔

ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَىۡءٍ فَاعۡبُدُوۡهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ وَّكِيۡلٌ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ یہی تو اللہ تمہارا رب ہے جس کے سوائے کوئی سچا معبود نہیں۔ وہی سب چیزوں کا خالق ہے تو تم اُسی کی عبادت کرو اور وہ سب چیزوں کا کارساز ہے۔

لَا تُدۡرِكُهُ الۡاَبۡصَارُ وَهُوَ يُدۡرِكُ الۡاَبۡصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ اسے آنکھیں نہیں ادراک کرسکتیں اور وہ آنکھوں کو پاسکتا ہے اور وہ بڑا باریک بین اور بڑا خبردار ہے۔

قَدۡ جَآءَكُمۡ بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ۚ فَمَنۡ

۱۰۵۔ تحقیق آچکیں تمہارے پاس آنکھیں (دلائل) تمہارے رب کی طرف سے پھر جس نے

آیت نمبر۱۰۲۔ بَدِيۡعُ۔ بلانمونہ وبلا مادہ بنانے والا۔ فرقہ شنویہ کا ردّ ہے جن کو فارسی ومجوسی کہتے ہیں اور آریہ کا ونصارٰی وغیرہ کا بھی کیونکہ وہ بھی رحم بلا مبادلہ کے قائل نہیں اور بدیع کے لئے اس کی ضرورت ہے۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَىۡءٍ۔ بلا استثناء چیزے ابن و بنت تو کوئی نہیں سب مخلوقِ الٰہی ہیں اور نہ کسی دوسرے کی چڑیئیں وغیرہ مخلوقات ہیں۔ سب خدا ہی کی ہیں۔

وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ۔ یعنی اللہ کے علم میں ابن و بنت وغیرہ اور خالق کوئی نہیں۔

آیت نمبر۱۰۳۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ وَّكِيۡلٌ۔ یعنی کسی سے ڈرومت کیونکہ ہمارے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔

آیت نمبر۱۰۴۔ لَا تُدۡرِكُهُ الۡاَبۡصَارُ۔ ابن اللہ کی تردید والوہیت عیسویّت کے ردّ میں دلیل دی ہے اور مسیح کو تو آنکھیں خوب دیکھ سکتی ہیں۔

اَلۡخَبِيۡرُ۔ یعنی تم اپنی آنکھوں کے بتائے پر مت چلو۔ خدا کے بتائے پر چلو۔ کیونکہ آنکھیں غلطی کرتی ہیں اور خدا کی راہِ راست میں غلطی نہیں۔

اَبۡصَرَ فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ عَمِیَ فَعَلَیۡهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَیۡکُمۡ بِحَفِیۡظٍ ﴿۱۰۵﴾

ان آنکھوں سے دیکھا تو اس نے اپنے ہی نفس کا فائدہ کیا اور جو اندھا ہوا تو اس کا نقصان اسی کی جان پر ہے اور میں کچھ تمہارا نگہبان تو ہوں نہیں۔

وَکَذٰلِکَ نُصَرِّفُ الۡاٰیٰتِ وَلِیَقُوۡلُوۡا دَرَسۡتَ وَلِنُبَیِّنَهٗ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔اور اسی طرح ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں آیتیں اور نتیجہ یہ کہ کہیں گے تو نے کہاں سے سیکھ لیا (یا خوب وعظ کہا) اور تا کہ ہم قرآن سمجھا دیں اس قوم کو جو علم دار ہے۔

اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔تو تُو اسی پر چل جو تیری طرف وحی کی تیرے رب نے۔کوئی سچا معبود نہیں اس کے سوائے اور منہ پھیر لے مشرکوں سے۔

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشۡرَکُوۡا ؕ وَمَا جَعَلۡنٰکَ عَلَیۡهِمۡ حَفِیۡظًا ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡهِمۡ بِوَکِیۡلٍ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔اور اللہ نے چاہا ہوتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تجھ کو ان پر نگہبان نہیں بنایا اور نہ تو ان کا وکیل ہی ہے۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

۱۰۹۔اور تم بُرا نہ کہا کرو اُن کو جن کو وہ اللہ کے سوا

آیت نمبر ۱۰۵۔ وَمَاۤ اَنَا عَلَیۡکُمۡ بِحَفِیۡظٍ ۔یعنی تم اندھا پن کرو تو میں زبردستی آنکھیں دے دوں ۔ یہ عادت وانصاف نہیں۔کسی خاص طریقہ کی پیروی کا حکم نہیں۔

آیت نمبر ۱۰۷۔ اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ ۔ یہ عام حکم ہے۔

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ یہ تمام وحیوں کا خلاصہ ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں۔

آیت نمبر ۱۰۸۔ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشۡرَکُوۡا ۔ یعنی اعمال شرکیہ کی وجہ سے خدا نے ان کو مشرک بنا رکھا ہے جو ان کی دلی خواہش ہے اور وہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ نہیں اس لئے کہ مشرک بنے اور فرمائشی نشان نہیں بتائے جائیں گے کیونکہ جبر نہیں۔

وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡهِمۡ بِوَکِیۡلٍ ۔جو اُن کو اُن کے جمے ہوئے شرک وغیرہ برائیوں پر سے ہٹا دے۔

آیت نمبر ۱۰۹۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ ۔ یعنی ہر ایک جماعت کو اخلاقی تعلیم دی جاتی ہے کہ حق دین کی تبلیغ کرو مگر کسی کے بزرگ کو گالی نہ دو۔

فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

پکارتے ہیں کہیں وہ بُرا کہہ بیٹھیں گے اللہ کو دشمنی سے بے جانے بوجھے اسی طرح ہم نے پسند کر دیئے ہیں ہر ایک جماعت کو اُن کے کام پھر اُن کو ان کے رب کی طرف پلٹنا ہے تو وہ ان کو خبردار کردے گا اس سے جو وہ کرتے تھے۔

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔اور وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں سخت سخت قسمیں کہ اگر اُن کے سامنے کوئی نشان ظاہر ہوتا تو وہ ضرور ضرور اس پر ایمان لاتے۔تم کہہ دو نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور تمہیں کیا شعور کہ جب وہ نشانیاں آجائیں تو بھی وہ نہ مانیں گے۔

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

۱۱۱۔اور ہم ان کے دل الٹ دیں گے اور آنکھیں، کیونکہ وہ قرآن کو مانتے ہی نہ تھے پہلے سے اور ہم ان کو رہنے دیں گے وہ اپنے بھرّے اور سرکشی میں دل کے اندھے ہی رہیں گے سرگشتہ و پریشان۔

ع ۱۳ ۱۹

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔اور اگر ہم ان پر فرشتے اتار دیتے اور ان سے مُردے باتیں کرنے لگتے اور ان کے سامنے ہم سب چیزیں اکٹھی کرلاتے تو وہ جب بھی ایمان نہ لاتے مگر یہ کہ اللہ ہی چاہتا تو لیکن وہ تو اکثر نادان ہی ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) كَذٰلِكَ زَيَّنَّا ۔ یعنی ہر ایک کو بخوبی سمجھا دیئے ہیں جو جو کام کرنے کے ہیں اور جو ان کے نتیجے ہوں گے ۔ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ یعنی خدا کے پاس جا کر وہ اپنی جزا آپ پالیں گے اور غلطیوں کا اقرار کرلیں گے۔

آیت نمبر۱۱۰۔ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۔ منکرانِ معجزات کا جواب ہے یعنی میرے ربّ کے پاس بہت معجزات ہیں۔مَیں کیوں نہ دکھاؤں گا اور نشانات عطاءِ الٰہی ہوتے ہیں، فرمائشی نہیں ہوتے۔

آیت نمبر۱۱۲۔ يَجْهَلُوْنَ ۔ نادان آدمی اُلٹی تجویزیں سوچتا ہے جو غیر مفید ہوتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ راہِ ہدایت

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔اسی طرح ہم نے ہر ایک نبی کے دشمن بنائے، امیر و غریب شریر ہلاک کرنے والے۔ شیطان وحی کرتے ہیں ایک کو ایک، طمع دار باتیں فریب دینے کو۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔[۱] ان کو چھوڑ دے اور ان کے بہتان کو۔

وَلِتَصْغٰۤى اِلَیْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِیَرْضَوْهُ وَلِیَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔تاکہ اس کی جانب میل کریں اُن لوگوں کے دل جو آخرت کو نہیں مانتے اور وہ اس کو پسند کریں اور تاکہ کرتے رہیں جو کہ وہ بدکاریاں کر رہے ہیں۔

اَفَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِیْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ اِلَیْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔تم کہہ دو کیا ہم اللہ کے سوائے کسی اور کو منصف بنائیں حالانکہ اس نے اتاری تمہاری طرف کتاب مفصل اور اہل کتاب جانتے ہیں کہ قرآن مجید حقیقت میں تیرے ہی رب کی طرف سے یقیناً اترا ہے۔ (تو اے مخاطب!) تُو کہیں شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔اور تیرے رب کی بات پوری ہے سچائی اور انصاف میں (اے مخاطب!) اس کی پیش گوئیوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

---

[۱] مگر وہ جبر نہیں کرتا۔

(بقیہ حاشیہ) اور اسبابِ ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔ تحریک قلبی نزول ملائکہ ہے مگر وہ عمل کہاں کرتا ہے؟ خواب میں بزرگوں سے ہدایت ہوتی ہے مگر نہیں مانتا۔ لوگ سزایاب ہوتے دیکھتا ہے پیش گوئیاں پوری ہوتی ہیں مگر نہیں مانتا۔ پھر انبیاء کا انکار ہو جاتا ہے پھر **اِنس وَ الْجِنّ** کھلے چھپے مقابلہ کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۱۵۔ **اَلْكِتٰبَ مُفَصَّلًا** ۔ کتاب اس لئے اتاری کہ اس کو پڑھو، عمل کرو، غور کرو، جس میں نیکی و بدی کی الگ الگ تفصیل ہے۔

وَاِنۡ تُطِعۡ اَكۡثَرَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ يُضِلُّوۡكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔اور اگر تو اکثر دنیا کے لوگوں کا کہا مانے گا تو تجھے بہکا دیں گے اللہ کی راہ سے وہ تو فقط خیال ہی پر چلتے ہیں اور اٹکل بازی ہی کرتے ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ مَنۡ يَّضِلُّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ‌ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔کچھ شک نہیں تیرا رب ہی ان کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں اور وہی ان کو بھی خوب جانتا ہے جو راہِ راست پر ہیں۔

فَكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ بِاٰيٰتِهٖ مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔تو تم اس میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو جب تم اس کی آیات پر ایمان رکھتے ہو۔

وَمَا لَـكُمۡ اَلَّا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَقَدۡ فَصَّلَ لَـكُمۡ مَّا حَرَّمَ عَلَيۡكُمۡ اِلَّا مَا اضۡطُرِرۡتُمۡ اِلَيۡهِ‌ ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا لَّيُضِلُّوۡنَ بِاَهۡوَآئِهِمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ‌ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۱۲۰﴾

۱۲۰۔اور تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم نہ کھاؤ اس چیز سے جس پر اللہ کا نام لیا جاوے اور اللہ تم سے مفصل بیان کر چکا ہے جو کچھ تم پر حرام کیا ہے مگر جس وقت بے بس ہو جاؤ اس کی طرف اور بہت سے لوگ بہکاتے رہتے ہیں اپنی گری ہوئی خواہشوں پر نادانی سے۔ بے شک تیرا پروردگار حد سے گزرنے والوں کو بخوبی جانتا ہے۔

وَذَرُوۡا ظَاهِرَ الۡاِثۡمِ وَبَاطِنَهٗ‌ ؕ

۱۲۱۔اور چھوڑ دو ظاہر کا گناہ اور باطن کا جو لوگ

آیت نمبر ۱۱۷۔ وَاِنۡ تُطِعۡ ۔ ما مور کے مقابلہ میں جمہور اور عام اقوال قابل سماعت نہیں۔

اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ ۔ جس **اِنۡ** کے بعد **اِلَّا** آتا ہے اس کے معنی **لَا** کے ہوتے ہیں۔

وَ اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ۔ اٹکل بازی سے بدی و نیکی کی تشریح جو کرتے ہیں وہ محض غلط ہوتی ہے۔

آیت نمبر ۱۲۰۔ وَقَدۡ فَصَّلَ لَـكُمۡ ۔ قرآن مجید **مُفصّل** ہے۔ **مُجمل** کہنے والے غور کریں۔

آیت نمبر ۱۲۱۔ وَ ذَرُوۡا ظَاهِرَ الۡاِثۡمِ ۔ ظاہری گناہ مثلاً چوری۔ بدی۔ جھوٹ۔ لڑائی جھگڑا وغیرہ نفس امّارہ کا فعل و قول **وَبَاطِنَهٗ** باطنی گناہ۔ کینہ۔ بغض۔ حسد۔ تکبر۔ حرص۔ نفاق۔ نفسِ لوّامہ کے افعال اقوال اور کسی آدمی وغیرہ کو بادشاہ وزیر کی مثال دینا خدا کے ساتھ غلط ہے۔ ہاں سیڑھی کی دے سکتے تھے مگر اللہ تو اَقرب سے اَقرب ہے پھر دل سے ایسی باتیں بنانا کیا معنی؟

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

کماتے ہیں گناہ تو وہ قریب ہی سزا پائیں گے جو وہ بدکاریاں کرتے تھے۔

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ع

۱۲۲۔اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ البتہ بدکاری ہے اور شیطان اپنے دوستوں کو وحی کرتے رہتے ہیں کہ تم سے لڑیں (کج بحثی کریں) اور اگر تم نے ان کا کہا مانا پھر تو تم مشرک ہو جاؤ گے۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

۱۲۳۔بھلا ایک مردہ تھا پھر ہم نے اس میں جان ڈالی اور اس کو روشنی دی کہ اسے لئے پھرتا ہے لوگوں میں۔ یہ اس کے برابر ہوسکتا ہے جس کا یہ حال ہے کہ وہ گھٹا ٹوپ اندھیریوں میں پڑا ہے اور وہ وہاں سے نکل بھی نہیں سکتا۔ اسی طرح پسند آ گیا ہے منکروں کو جو وہ خود کرتے تھے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

۱۲۴۔اسی طرح ہم نے پیدا کئے ہر بستی میں جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والے سردار گناہ گاروں کے تا کہ وہاں تدبیریں چلایا کریں وہ کیا تدبیریں کرتے ہیں مگر اپنی ہی جانوں کے لئے اور وہ کچھ بھی شعور نہیں رکھتے ہیں۔

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى

۱۲۵۔اور جب کبھی ان کے پاس کوئی نشانی

آیت نمبر۱۲۳۔ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا۔ جب تک خدا کی عظمت و جبروت کونہیں پہنچتا مردہ ہی ہوتا ہے جب اس کو ادراک کر لیتا ہے تو اس کو روشنی عقل و سمجھ وراستی اور علم و کلام الٰہی کا فہم والہام وجذب دیا جاتا ہے۔اب ترقی و تمیز کے لئے ہر روز محاسبہ نفس ضروری ہے۔سردارِ دو جہاں فرماتے ہیں **مَنِ اسْتَوَا يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ۔** مخلصین کی ایک پہچان یہ بھی بتلائی ہے کہ امراء اُن سے **متنفّر** اور الگ رہتے ہیں۔کسی نے پوچھا کیشب۔ دیانند و سرسیّد و حضرت غلام احمد میں کیا فرق ہے؟ جواب دیا گیا کہ اکابر مرزا صاحب سے تعلق نہیں رکھتے۔ خلاصہ یہ کہ مامور من اللہ کے ساتھ پہلے امراء شامل نہیں ہوتے۔

نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا كَانُوْا یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

آ جاتی ہے وہ کہنے لگتے ہیں ہم تو ہرگز نہ مانیں گے جب تک کہ ہم کو نہ مل جائے وہ جو اللہ کے رسولوں کو ملا۔ اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کہاں اپنی رسالت رکھنی چاہئے قریب ہی پہنچے گی جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والوں کو ذلّت اللہ کے یہاں کی اور بڑا سخت عذاب اس وجہ سے کہ وہ بُری تدبیریں کرتے تھے۔

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ یَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

۱۲۶۔ اللہ جس کو چاہتا ہے کہ ہدایت کرے تو اُس کا سینہ کھول دیتا ہے اسلام کے لئے[۱] اور وہ جس کو چاہتا ہے کہ ہٹا دے تو اس کا سینہ بہت ہی تنگ کر دیتا ہے گویا وہ سینہ زوری سے چڑھتا ہے بلندی پر۔ اسی طرح اللہ ڈالے گا وبا اور طاعون ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے۔

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِیْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

۱۲۷۔ اور یہی تمہارے رب کی راہ ہے سیدھی اور تحقیق کہ ہم مفصل بیان کر چکے آیتیں اُن لوگوں کے لئے جو یاد کرتے ہیں۔

۱؎ یعنی فدائی بننے کے لئے۔

آیت نمبر ۱۲۵۔ مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ ۔ مشترک نشان سب رسولوں میں اخیر فتح یابی ہے اور الہام وبرکات وغیرہ۔

آیت نمبر ۱۲۶۔ الرِّجْسَ ۔ کفر۔ پلیدی۔ لعنت۔ جہالت۔ بدکاری۔ ضدّ و ہَٹ دھرمی۔

عَلَى الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۔ اِضلال **لا یُؤْمِنُوْن** والوں کو ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱۲۷۔ لِقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ۔ یعنی **یَتَذَكَّرُوْنَ اَمْرِیْ** احکامِ الٰہی کے ماننے کا فائدہ یہ ہے کہ دنیا میں، قبر میں، پُل صراط میں، جنّت میں غرض سب جگہ سلامتی کا گھر ملتا ہے اَخیر اُس کا والی ہو جاتا ہے پھر مومن بتدریج ظلمت سے بآسانی نکل جاتا ہے۔ ظلمات کئی اقسام کی ہیں (۱) ظُلمتِ جہل (۲) ظُلمتِ رسم (۳) ظُلمتِ حُبّ و بُغض (۴) ظُلمتِ افلاس وتنگ دستی و دولت۔ (۵) ظُلمتِ مجلس (٦) ظُلمتِ شرک۔ جیسے نصارٰی کی حالت ہے (۷) ظُلمتِ ریا و بداخلاقی وکم اخلاصی وغیرہ۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔اُن کے لئے سلامتی کا گھر ہے اُن کے رب کے نزدیک اور وہی ان کا والی ہے ان کے نیک کاموں کے سبب سے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔اور جس وقت اللہ سب کو جمع کرے گا (اور فرمائے گا) اے امرا (اور جنوں) کی جماعت! تم نے بڑی جماعت تابع کر لی غریبوں کی اور ان کے دوست غریب لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہم پہنچ گئے اپنے اس وقت تک جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا اللہ فرماتا ہے آگ (یعنی دوزخ) تمہارا ٹھکانا ہے مُدّتوں اس میں رہو گے مگر اللہ جو چاہے۔ کچھ شک نہیں تیرا رب بڑا حکمت والا اور بڑا جاننے والا ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ع ۱۵ ۸ ۲

۱۳۰۔ہم اسی طرح مسلط کر دیں گے (اور دلا دیں گے) بعض گناہ گاروں کو بعض سے بدلہ اس کمائی کا جو وہ کرتے تھے۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ

۱۳۱۔اے جماعت جِنّ اور امراء اور انسان اور غربا کی! کیا تمہارے پاس تمہیں میں کے رسول نہیں آئے سناتے تھے تم کو میرے حکم

آیت نمبر۱۲۹۔ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ ۔ امراء نے روپے دیئے ہمارے کام چلائے ہم نے ان کے کام کئے۔
قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ ۔جہنمی ہوگے۔لڑائی میں مارے جاؤ گے۔

آیت نمبر۱۳۰۔ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ ۔ جب حاکم بنو تو استغفار بہت کرو کیونکہ ظالموں پر حاکم ظالم ہوتا ہے۔

آیت نمبر۱۳۱۔ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۔ انسان میں دو قسم کے قویٰ ہیں ایک جن پر مقدرت ہے دوسرے جن پر اختیار نہیں۔احکامِ الٰہی ہمیشہ پہلے سے متعلق ہوتے ہیں دوسرے سے ہرگز نہیں۔دوسرے کی مثال جیسے نصاریٰ کہتے ہیں تین بھی اور ایک کا ایک۔مشرک کہتے ہیں بُت میں منتر پڑھنے کے بعد خدا آجاتا ہے۔دوسری قسم کی باتوں کی اصلاح کے لئے انبیاء مبعوث فرمائے گئے ہیں امیر بھی جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام اور غریب بھی جیسے حضرت یحییٰ علیہ السّلام۔ برہمو سلسلہ کے لوگ رسالت کے منکر ہیں اور ملائکہ کے بھی۔

وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

ڈراتے تھے تم کو آج کا دن دیکھنے سے۔ وہ کہیں گے ہم اقراری ہیں اپنے (ذاتی گناہوں) پر اور اُن کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں رکھا اور انہوں نے اپنی ذاتوں پر آپ ہی گواہی دے دی یہ کہ وہ بے شک کافر ہی تھے۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

۱۳۲۔ یہ اس سبب سے کہ تمہارا رب بستیوں کو ظلم سے تباہ کرنے والا نہیں اس حال میں کہ وہاں کے رہنے والے بے خبر ہوں۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

۱۳۳۔ اور ہر ایک کے لئے درجہ ہیں وہ جو اس نے عمل کیا تیرا رب اس سے غافل نہیں جو وہ کرتوت کر رہے ہیں۔

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

۱۳۴۔ اور تیرا رب غنی اور رحمت والا ہے اس نے ارادہ کر لیا ہے کہ تم کو اڑا دے اور تمہارے قائم مقام بنائے تمہارے بعد جسے چاہے جیسا تم کو پیدا کر دیا دوسرے لوگوں کی نسل میں سے۔

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

۱۳۵۔ جس چیز کا تم لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ وہ تو آپ ہی ہو کر رہتا ہے اور تم اسے کچھ تھکا نہیں سکتے۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ

۱۳۶۔ تم کہہ دو اے قوم! تم اپنی قدرت اور طاقت

(بقیہ حاشیہ) غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۔ بچہ پیدا ہوتے ہی کھانا مانگتا ہے اس کے بعد غضب پھر حرص و حُبّ یہ قوت بہیمی کے کرشمے ہیں۔ پھر قوت شہوی جس کا یہ نتیجہ ہر روز نوجوانوں میں ہم دیکھتے ہیں۔ غرض یہ قویٰ مذکورہ پہلے ڈیرا لگا لیتے ہیں اور تعلیم انبیاء اور عقل و فہم کا متین لشکر بعد میں آتا ہے جس کے لئے بڑا خوض و تامل درکار ہے اس لئے بغیر اتمام حجت و دلائلِ نبوت کے عذابِ الٰہی نہیں آتے۔

آیت نمبر ۱۳۲۔ وَ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۔ یعنی بغیر رسولوں کو بھیجے عذاب نہیں آتا۔ رسول آئے بعد عذاب آتا ہے۔

آیت نمبر ۱۳۵۔ لَاٰتٍ ۔ اس میں لام حالیہ ہے۔

عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۳۶

اور کوشش کے موافق اپنی جگہ کام کرو میں بھی کرتا ہوں، تو آگے چل کر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کے لئے ہے انجام کا گھر، بے شک تمہارا رب نہال اور بامراد نہیں کرتا ظالموں کو۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۱۳۷

۱۳۷۔ اور یہ ٹھہراتے ہیں اللہ کا اس کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور نادان چار پایوں میں سے ایک حصہ پھر کہتے ہیں یہ تو اللہ کا ہے اُن کے خیال کے موافق اور یہ (دوسرا حصہ) ہمارے شریکوں کا ہے تو جو اُن کے شریکوں کا ہوتا ہے تو وہ اللہ کو نہیں مل سکتا اور جو اللہ کا ہے تو ان کے شریکوں کو مل سکتا ہے۔ کیا بُرا حکم اور فیصلہ کرتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳۸

۱۳۸۔ اور اسی طرح پسند کرا دیا ہے بہت مشرکوں کو اپنے بچوں کا مار ڈالنا اُن کے شریکوں نے تا کہ ان کو ہلاک کریں اور گڑبڑ کر دیں اُن پر اُن کا دین۔ اور اگر اللہ نے چاہا ہوتا تو وہ یہ نہ کرتے تو چھوڑ دے اُن کو اور اُن کے افتراؤں کو۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ

۱۳۹۔ اور کہتے ہیں یہ چوپائے اور کھیتی اچھوتی ہے اس کو کوئی نہ کھائے مگر جسے ہم چاہیں اپنے

آیت نمبر ۱۳۷۔ هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۔ یعنی جن کو ہم نے اللہ کے برابر سمجھ رکھا ہے۔ دلائل مسئلہ تقدیر جس کی تمہید رکوع اوّل سے رکوع ششم تک بیان کئے گئے ہیں غور سے پڑھنے چاہئیں اور متشابہات کو محکمات کے تحت میں کر لیا جائے۔

آیت نمبر ۱۳۸۔ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ یہ ناستک مذہب کا ردّ ہے۔ جن کے ہاں قتل اولاد اور آدمیوں کا گوشت کھانا جائز ہے اور کوئی گناہ گناہ نہیں۔

آیت نمبر ۱۳۹۔ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ ۔ یعنی کھانے والے خاص خاص ہیں۔ یہ ایجاد خاص ہے جس میں تقدیر اور شرک کا اظہار ہے۔

وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳۹

خیال کے موافق اور کچھ جانور ہیں جن کی پیٹھیں حرام کردی گئیں ہیں[۱] اور بعض چوپائے ہیں جن پر اللہ کا نام نہیں لیتے اللہ پر بہتان باندھ کر قریب ہی ان کو سزا دے گا اس بہتان کی جو وہ باندھتے ہیں۔

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝۱۴۰

۱۴۰۔اور کہتے ہیں جو ان چوپایوں کے پیٹ میں ہو وہ صرف ہمارے مرد ہی کھائیں وہ ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ مرا ہوا ہو تو اس میں وہ سب شریک ہیں۔قریب ہی ان کو سزا دے گا اُن کی رسموں کی کیونکہ وہ بڑا حکمت والا بڑا جاننے والا ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝۱۴۱ ع ۱۶

۱۴۱۔بے شک تباہ ہوئے اپنی اولاد کے مار ڈالنے والے بے وقوفی سے نادان اور حرام ٹھہرا لیا اللہ کی دی ہوئی روزی کو اللہ پر بہتان باندھ کر۔ بے شک وہ بھٹک گئے اور وہ سیدھی راہ نہ پائے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا

۱۴۲۔وہی اللہ ہے جس نے پیدا کئے ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے منڈوے دار باغ اور بے منڈوے کے اور کھجور کے باغ اور کھیتی مختلف پھلوں کی اور زیتون یعنی چکنائیاں اور انار ایک دوسرے سے ملتے ہوئے اور الگ الگ۔اُس کے پھل کھاؤ جب پھل دار ہوں اور اُس کا حق دو جس دن کٹے

---

[۱] یعنی ان پر چڑھنا حرام ٹھہرالیا ہے بے ادبی سمجھی جاتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ) حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا۔یعنی ان پر چڑھنا منع ٹھہرالیا ہے۔

اِفْتِرَآءً عَلَيْهِ۔یعنی خدا نے اپنے نام پر اس کا ذبح منع کردیا ہے۔

تُسۡرِفُوۡا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ۙ﴿۱۴۲﴾	اور بے جا نہ خرچو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔
وَمِنَ الۡاَنۡعَامِ حَمُوۡلَةً وَّفَرۡشًا ؕ كُلُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۙ﴿۱۴۳﴾	۱۴۳۔اور چارپایوں میں سے سواری کے قابل اور چھوٹے چھوٹے، کھاؤ اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے اور نہ پیروی کرو شیطان کے قدموں کی۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔
ثَمٰنِيَةَ اَزۡوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاۡنِ اثۡنَيۡنِ وَمِنَ الۡمَعۡزِ اثۡنَيۡنِ ؕ قُلۡ ءٰٓالذَّكَرَيۡنِ حَرَّمَ اَمِ الۡاُنۡثَيَيۡنِ اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ عَلَيۡهِ اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَيَيۡنِ ؕ نَبِّـُٔوۡنِىۡ بِعِلۡمٍ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۙ﴿۱۴۴﴾	۱۴۴۔اللہ نے پیدا کئے آٹھ نر و مادہ بھیڑ میں سے دو۔ بکری میں سے دو۔ پوچھ کہ دونوں نر حرام ہوگئے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ بچے جو دونوں مادیوں کے پیٹ میں ہیں۔ مجھے بتاؤ تو علم سے جب تم سچے ہو۔
وَمِنَ الۡاِبِلِ اثۡنَيۡنِ وَمِنَ الۡبَقَرِ اثۡنَيۡنِ ؕ قُلۡ ءٰٓالذَّكَرَيۡنِ حَرَّمَ اَمِ الۡاُنۡثَيَيۡنِ اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ عَلَيۡهِ اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَيَيۡنِ ؕ اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ اِذۡ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۴۵﴾ ع ۱۷	۱۴۵۔اور پیدا کئے اللہ نے اونٹوں میں سے دو اور گائے میں سے دو۔ پوچھو کیا دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادیاں یا وہ جو لپٹ رہا ہے دونوں کے پیٹ میں۔ یا تم موجود تھے جب اللہ نے تم کو یہ حکم دیا تھا پھر اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر بہتان باندھے جھوٹا تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو نادانی سے بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالموں کو۔
قُلۡ لَّاۤ اَجِدُ فِىۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى	۱۴۶۔تو کہہ دے میں تو نہیں پاتا اس وحی میں

آیت نمبر۱۴۳۔ لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ یعنی بدرسموں کی چال نہ چلو۔

آیت نمبر۱۴۵۔ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۔ رسوم و بدعات یہ نہ عقلی نہ طبّی نہ شرعی ہوتے ہیں محض جہالت وافتراء ہوتے ہیں۔

طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۶﴾

جو میری طرف آئی ہے کوئی چیز حرام کھانے والے پر جو اُسے کھاوے مگر یہی کہ وہ چیز خود مردہ ہو یا بہتا ہوا خون یا سوٗر کا گوشت یہ بے شک ناپاک چیزیں ہیں یا جو فسق ہو جس پر لیا جاوے اللہ کے سوائے کسی دوسرے کا نام۔ پھر جو کوئی بے بس ہو باغی نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو تو بے شک تیرا رب بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

۱۴۷۔ اور یہودیوں پر ہم نے حرام کر دئے تھے سب ناخن والے جانور اور گائے اور بکری میں سے ان دونوں کی چربی ان پر حرام کر دی تھی ہم نے مگر جو لگی ہوئی ہو ان کی پیٹھ پر یا انتڑیوں پر یا جو ہڈیوں سے ملی ہوئی ہو یہ ہم نے ان کو سزا دی تھی ان کی شرارت کے سبب سے اور ہم ہی بڑے سچے ہیں۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

۱۴۸۔ پھر اگر یہ تجھ کو جھٹلائیں تو کہہ دے تمہارے رب کی رحمت بڑی وسیع ہے اور اس کا عذاب ٹلتا نہیں جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والے لوگوں سے۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ

۱۴۹۔ قریب ہی کہیں گے مشرک کہ اگر اللہ چاہتا

آیت نمبر ۱۴۷۔ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۔ وقتی و بیماری ضرورت کی وجہ سے چربی وغیرہ حرام کر دی گئیں تھیں اصل حرمت نہیں تھی۔

آیت نمبر ۱۴۹۔ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ۔ جبریہ کے ردّ میں اس آیت میں بہت سے دلائل بیان کئے ہیں اوّل جبر سے تمسّک پکڑنے والے حرام اور گناہ پر تمسّک پکڑتے ہیں کسی نیکی کو جبر کے ماتحت پیش نہیں کرتے جیسا کہ مشرکین نے شرک اور ناجائز تحریم پر جبر کو پیش کیا۔ (۲) اگر جبر صحیح ہو تو تمام انبیاء کی تکذیب ہو جاتی ہے کیونکہ

اَشۡرَكۡنَا وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمۡنَا مِنۡ شَیۡءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ حَتّٰی ذَاقُوۡا بَاۡسَنَا ؕ قُلۡ هَلۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ عِلۡمٍ فَتُخۡرِجُوۡهُ لَنَا ؕ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَخۡرُصُوۡنَ ﴿۱۴۹﴾

تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ حرام کر لیتے کوئی چیز، اسی طرح جھٹلاتے رہے جو اُن سے پہلے گزرے یہاں تک کہ انہوں نے ہمارا عذاب ہی چکھا تو کہہ دے تمہارے پاس کچھ علم ہے تو اسے نکالو ہمارے سامنے تم تو صرف وہم و خیال ہی پر چلتے ہو بس اٹکلیں ہی دوڑاتے ہو۔

قُلۡ فَلِلّٰهِ الۡحُجَّةُ الۡبَالِغَةُ ۚ فَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰىكُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۵۰﴾

۱۵۰۔ تو کہہ دے پس اللہ ہی کی حجت پوری ہے ہاں وہ اگر چاہتا تو تم سب کو ہدایت ہی کر دیتا۔

قُلۡ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِیۡنَ یَشۡهَدُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنۡ شَهِدُوۡا فَلَا تَشۡهَدۡ مَعَهُمۡ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَالَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ وَهُمۡ بِرَبِّهِمۡ یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾ ع ۱۸/۶

۱۵۱۔ کہہ دے لاؤ تو تمہارے وہ گواہ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ ہی نے حرام کیں یہ چیزیں پھر اگر وہ گواہی بھی دے دیں تو تُو اُن کے ساتھ گواہی نہ دے اور نہ پیروی کر ان کی گری ہوئی خواہشوں کی جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور جو یقین نہیں رکھتے مر کر آخرت میں جی اٹھنے کا وہ اپنے رب کے برابر سمجھتے ہیں (جھوٹے معبودوں کو)۔

(بقیہ حاشیہ) وہ ذی استطاعت مکلّفین کی طرف دعوت الی الخیر کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ (۳) اگر جبر صحیح ہوتا تو جن لوگوں نے جبر سے تمسک کرتے ہوئے رسولوں کی دعوت کو ردّ کیا اُن پر تباہی اور عذاب آیا اگر یہ حق ہوتا تو رسولوں پر عذاب آتا نہ اُن پر۔ (۴) اس دعوے کے ثبوت کے لئے کسی علم کی ضرورت ہے چاہے وہ کسی کتاب الٰہی سے پیش کیا جائے یا بداہت عقل اس کی شہادت دے مگر یہ دونوں باتیں نہیں۔ (۵) جبریہ اس خیال میں گمان اور اٹکل بازی سے کام لیتا ہے۔ (۶) اللہ تعالیٰ نے جو الزام جبریہ لوگوں کے ذمہ لگایا وہ خوب مضبوط ہو کر لگ گیا۔ (۷) تعجب ہے کہ مجرمین تمسک بہ جبر کرتے ہیں حالانکہ وہ خدا جو قدوس ہے اگر جبر ہی کرتا تو ہدایت پر کرتا۔

هَلۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ عِلۡمٍ فَتُخۡرِجُوۡهُ لَنَا ۔ یعنی کسی الٰہی کتاب کی سند پیش کرو اور شائع کرو۔

آیت نمبر ۱۵۱۔ یَعۡدِلُوۡنَ ۔ برابر سمجھتے ہیں جھوٹے معبودوں کو۔

قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًـا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا‌ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ‌ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكُمۡ وَاِيَّاهُمۡ‌ ۚ وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ‌ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ‌ ؕ ذٰ لِكُمۡ وَصّٰىكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾

۱۵۲۔ کہہ دو آ ؤ تو میں سناؤں جو تم پر تمہارے ربّ نے واجب کیا ہے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اپنے ماں باپ کے ساتھ سلوک کرو اپنی اولاد کو اس خیال سے ضائع مت کرو کہ ہم غریب مفلس ہیں۔ ہم خود تم کو اور اُن کو بھی روزی دیتے ہیں اور پاس نہ جاؤ بے حیائی کے کاموں کے وہ ظاہری ہوں یا چھپے ہوئے اور نہ مار ڈالو اس جان کو جس کو حرام کر دیا اللہ نے مگر حق پر مارنا۔ ان باتوں کی وصیّت کرتا ہے تم کو اللہ تا کہ تم سمجھ دار بن جاؤ، پابند ہو۔

وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ‌ ۚ وَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَالۡمِيۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ‌ ۚ لَا نُـكَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا

۱۵۳۔ اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طور سے کہ بہتر ہو یہاں تک کہ وہ پہنچ جاوے اپنی جوانی کی عمر کو اور پورے پورے کرو ماپ اور تول انصاف سے ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے

آیت نمبر ۱۵۲۔ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ ۔ اجازت دی ہوئی چیزوں میں سے ایک تو یہ کہ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًـا شرکت نہ ذات میں ہو، نہ صفات میں۔

مِّنۡ اِمۡلَاقٍ ۔ یعنی تنگ دستی کے خوف سے یہ نہ کہیں کہ کہاں سے کھلائیں گے جواب دو کیا نہیں دیتے ہیں ہم خود تُم کو اور اُن کو بھی روزی۔ تضیع اولاد چار طرح پر ہے (۱) عورتیں **مَانِعَةُ الْحَمْل** دوائیں کھاتی ہیں (۲) حمل گروانا (۳) عزل وجماع بلف وجلق وغیرہ (۴) اولاد کی پرورش میں بداحتیاطی اور آوارہ چھوڑ دینا اور بد صحبتوں سے نہ بچانا۔

وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ ۔ جماع تقویٰ وطہارت اور دعا کے ساتھ ہو ورنہ محقّقین سے ثابت ہے کہ ماں باپ کے سال بھر کے خیالات اولاد میں سرایت کرتے ہیں۔ جن مردوں نے عورتوں کو یا عورتوں نے مردوں کو تنگ کر رکھا ہے ان کی اولاد اکثر مجنون، تنگ دل، بداخلاق، رذیلہ صفات والی ہوتی ہے۔

لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۔ پہلا درجہ عقلی رنگ کا ہے۔

آیت نمبر ۱۵۳۔ وَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَالۡمِيۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ ۔ ناپ تول، لین دین برابر رکھو۔ غلطی نہ کرو۔ بعض

وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۙ﴿۱۵۳﴾

مگراس کی طاقت کے موافق اور جب بات کہو تو سچ کہو اگر چہ وہ اپنا قرابت دار ہی ہو اور اللہ کا اقرار پورا کرو، اس بات کی وصیت کرتا ہے تم کو اللہ تا کہ تم (بڑے آدمی ہو جاؤ) یاد کرلو۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

۱۵۴۔اور یہ کہ یہی میری سیدھی راہ ہے تو اس پر چلو اور نہ چلو دوسرے رستوں پر کہ وہ تم کو اِدھر اُدھر کر دیں گے اللہ کی راہ سے۔ اس بات کی وصیت کرتا ہے تم کو اللہ تا کہ تم دکھوں سے بچو۔

ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْۤ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ ع ۱۹

۱۵۵۔پھر دی ہم نے موسیٰ کو کتاب پوری، نیک کام کرنے والوں کے لئے اور تفصیل اور بیان ہر ایک چیز کا اور ہدایت اور رحمت تا کہ وہ لوگ اپنے رب کے ملنے کو مانیں۔

(بقیہ حاشیہ) کا یہ خیال ہے کہ پوری ایمانداری سے کام نہیں چلتا کچھ کم وبیش ہو ہی جاتا ہے۔ جواب ارشاد ہوتا ہے ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے مگر اس کے اندازہ سے۔

وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۔ یعنی شریعتِ الٰہی کی پابندی کرو۔

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔ دوسرا درجہ طبّی وتجربہ کے رنگ کا ہے۔

آیت نمبر۱۵۴۔ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ ۔ لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: ۷۰) سے اختلاف نہیں کیونکہ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ (البقرۃ:۲۵۷) کا ایمان آ گیا ہے۔

ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ ۔ سیدھی راہ پر چلنے سے کیا فائدہ ہوگا اور اس کی وصیت کیوں کی جاتی ہے؟ جواب ارشاد ہوا کہ تم دکھوں سے بچو۔ متقی بنو۔

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ تیسرا درجہ شرعی واخلاقی رنگ کا ہے جو جامع ہے سب کا۔

آیت نمبر۱۵۵۔ ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ۔ ثُمَّ کبھی ترتیب اور ترقی کے لئے ہوتا ہے اور کبھی ثُمَّ بمعنی واوَالعطف ہوتا ہے جیسے یہاں ہے یعنی پھر یا اور۔ دی ہم نے موسیٰ کو کتاب۔

عَلَى الَّذِیْۤ اَحْسَنَ ۔ اس بات کے بدلہ میں کہ وہ محسن بنا، یا نیک کام کیا۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

۱۵۶۔ یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے اتارا ہے بابرکت ہے تو اس کی پیروی کرو اور اللہ کو سپر بناؤ تا کہ تم پر رحم کیا جاوے۔

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

۱۵۷۔ کہیں یہ نہ کہو کہ کتاب تو نازل کی گئی یہود اور نصاریٰ پر جو ہم سے پہلے تھے اور ہم اس کے پڑھنے سے بے خبر ہیں۔

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

۱۵۸۔ یا کہو اگر ہم پر اُترتی کتاب تو ہم ضرور اُن سے بڑھ کر راہ راست پر ہوتے تو بے شک آ چکی تمہارے پاس حجت[۱] تمہارے ربّ کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت۔ تو اب اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو جھٹلائے اللہ کی آیتیں اور اُن سے کترائے۔ ہم قریب ہی ان کو سزا دیں گے جو کتراتے ہیں ہماری آیتوں سے بُری طرح کی تکلیف کیونکہ وہ کتراتے تھے۔

---

[۱] یعنی کتاب اور رسول۔

آیت نمبر ۱۵۷۔ اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ ۔ **اَلْكِتٰبُ** سے (مراد) یہی معلوم ہو رہا ہے کہ توریت شریف ہے۔

عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۔ پڑھنے سے جماعت اہلِ کتاب کے ہم غافل ہیں یعنی ایسا نہ ہو کہ تم کہہ بیٹھو کہ کتاب تو نازل کی گئی ان دو مخالفوں پر جو ہم سے پہلے تھے۔ یہود، نصاریٰ اور ہم ان کے پڑھنے سے بے خبر ہیں اس لئے کہ دنیا کی کل قومیں دوسروں کی زبانیں سیکھا کرتی تھیں اور ان کی کتاب و مذہب کو اختیار کرتی تھیں۔ چنانچہ مغربی قومیں عبرانیوں کی اور مشرقی ایرانیوں کی، ہم عرب ہی ایسی قوم ہیں کہ کسی کی زبان ہم نہیں سیکھتے اس لئے ہمارے لئے کتاب آئے۔ چنانچہ آئی جو انہیں کی زبان میں ہے۔ اب اس کتاب کا ماننا سب ہی کو لازم ہو گیا۔ دوسری قوموں کو تو اس لئے کہ وہ غیروں سے سیکھنے کے عادی ہو رہے تھے اور عربوں کو ان کی زبان ہونے کے سبب سے۔ اس لئے تمام دنیا پر اتمام حجت ہو چکی اور یہی ختم نبوت کا **ایک** سِرّ ہے۔

آیت نمبر ۱۵۸۔ صَدَفَ ۔ منہ پھیرا۔

هَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِیَهُمُ الۡمَلٰٓئِکَةُ اَوۡ یَاۡتِیَ رَبُّكَ اَوۡ یَاۡتِیَ بَعۡضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ ؕ یَوۡمَ یَاۡتِیۡ بَعۡضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنۡفَعُ نَفۡسًا اِیۡمَانُهَا لَمۡ تَکُنۡ اٰمَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ اَوۡ کَسَبَتۡ فِیۡۤ اِیۡمَانِهَا خَیۡرًا ؕ قُلِ انۡتَظِرُوۡۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾

۱۵۹۔کیا یہ لوگ اس کی راہ دیکھ رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا خود تیرا رب آجاوے یا تیرے رب کی کچھ نشانیاں ظاہر ہو جائیں جس دن آ جائیں گی بعض نشانیاں تیرے رب کی تو کسی جی کو فائدہ نہ دے گا ایمان لانا جب وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اپنی ایمان کی حالت میں کچھ نیکی نہ کی ہو۔ کہہ دے کہ تم راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَکَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهُمۡ اِلَی اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾

۱۶۰۔جن قوموں نے متفرق دین نکال لئے اور ٹکڑییں بن گئیں ہیں تجھ کو اُن سے کچھ مطلب نہیں ۔اُن کا معاملہ تو اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہ ان کو خبردار کر دے گا جیسا وہ کرتے تھے۔

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ

۱۶۱۔جو کوئی نیکی لے کر آوے تو اس کے لئے

آیت نمبر۱۵۹۔ لَمۡ تَکُنۡ ۔ نہ لایا ہوگا۔

اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ۔ یہ جنگ بدر کے متعلق پیشگوئی بھی ہے۔

آیت نمبر۱۶۰۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ ۔ راہِ حق و منشاء الٰہی کو ترک کر دینا۔اس آیت میں قرآن کریم اور نبی کریم کی ضرورت کو ثابت کیا ہے کہ پہلی تمام قوموں نے اپنے دین کے ٹکڑے کئے اور خود بھی کئی قومیں بن گئیں۔ ہر ایک قوم کے پاس بے شک کچھ سچائی بھی ہو لیکن اپنے خیالات بھی بہت ملے ہوئے ہیں اس لئے ان سے نہ تو خالص سچائی ملتی اور نہ حقائق کا مجموعہ ملتا۔ پس حق کا طالب یا تو ہر ایک قوم میں داخل ہو اور اس سے سچائی کو حاصل کرے اور یہ ناممکن ہے یا وہ سب قوموں سے الگ ہو جائے اور سرچشمۂ حقیقی سے وہ اس مشکل کو حل کرائے یہی احسن اور ممکن ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے تمام حقائق کو جمع کیا۔ خاتم الکتب ہوا اور نبی کریمؐ نے تمام نمونوں کو جمع کیا۔ آپ خاتم النبیین ہوئے۔ اس لئے آپ کو سب قوموں سے علیحدگی کرنی پڑی اور آپ کی امت بھی علیحدہ ہوئی۔

فِیۡ شَیۡءٍ ۔کچھ بھی۔کسی طرح بھی۔ ہرگز نہیں۔

آیت نمبر۱۶۱۔ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا۔ اس پر سوال ہے کہ ہم نیکی کے اجر کی مثل کو نہیں جانتے تو اُس کی دس

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

اُس کا دس درجہ بڑھ کر فائدہ ہے اور جو برائی لے کر آئے تو اس کو اتنی ہی سزا ملے گی اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا۔

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

۱۶۲۔تو کہہ دے مجھ کو تو راہ راست دکھا دی ہے میرے رب نے سیدھی راہ، صحیح دین ابراہیم کا مذہب ہے جو سب سے الگ ہو کر اکیلا اللہ کا ہو رہا تھا اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾

۱۶۳۔تو کہہ دے میری نماز اور عبادت اور میرا جینا اور مرنا سب اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کو آہستہ آہستہ کمال کی طرف پہنچانے والا ہے۔

لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾

۱۶۴۔کوئی اس کے برابر کا نہیں اور مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ میں اسے ایک ہی مانوں اور سمجھوں اور میں سب سے پہلا اعلیٰ درجہ کا فرمانبردار فدائی ہوں۔

(بقیہ حاشیہ) مثلوں کو کیسے سمجھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو نیکی کا اجر مقرر فرمایا ہے وہ تھوڑا ہو یا بہت یا کم ہو یا زیادہ اپنے ہی علم کے لحاظ سے اس کو مقرر فرمایا۔ **الجواب** ۔ یہ قاعدہ اہل اسلام کے لئے پہلی قوموں کے اجور کے مقابلہ میں قرار دیا گیا ہے کہ ان کو جو ترقی ملتی تھی اسی کام پر اس امت میں بڑھ کر ترقی ملے گی جیسے کہ مسلمانوں کی سلطنت اور علم اور صلاحیت اور کثرت اولیاء یہ بنی اسرائیل کے مقابلہ میں بے شک عَشْرُ اَمْثَالِهَا ہے۔

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۔ظلم تو اللہ پاک کے یہاں ہے ہی نہیں۔فرضی تقدیر اور جبر اختیاری ومزعوم پر عوام کی نظر ہے۔

آیت نمبر۱۶۲۔ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ ۔ یہ اس ضرورت کا پورا کرنا ہے جو طالبِ حق کو پہلی اُمتوں کا اختلاف دیکھ کر پیش ہوئی کہ سب تفرقہ مٹا کر اصل الاصول رأس الرئیس کی طرف متوجہ کیا جیسا کہ اس وقت امت کا افتراق ایک مصلح کا محتاج ہوا اس نے فیج اعوج کا زمانہ حذف کر کر اصل دین نبی کریمؐ اور صحابہؓ کا پیش کیا اور آخرین کو اوّلین میں داخل کیا۔

دِيْنًا قِيَمًا ۔ دین طریقہ حقّہ اور مضبوط راہ ہے۔

آیت نمبر۱۶۴۔ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ یعنی میں اوّل نمبر کا پہلا فرمانبردار فدائی ہوں۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

۱۶۵۔ کہہ کیا میں اللہ کے سوائے کوئی اور رب ڈھونڈوں حالانکہ وہی سب کا رب ہے اور کوئی بھی کچھ بُرا کام کرے گا تو اُس کا وبال اُسی پر ہے اور نہیں اٹھائے گا بوجھ کوئی کسی کا پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے تو وہ بتائے گا جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖؗ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۶﴾ ع ۲۰ النصف

۱۶۶۔ اسی رب نے تم کو ملک میں نائب بنایا اور بعض کو بعض پر درجے دیئے تا کہ تم کو انعام دے اس چیز میں جو دی تم کو۔ بے شک تیرا رب جلد سزا دینے والا ہے اور کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا بھی ہے۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَ هِیَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَتَانِ وَسَبْعُ اٰیَاتٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رُکُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

۱۔ بسب عظمت نام اللہ تعالیٰ کے جو رحمٰن الرحیم ہے اُسی کے نام سے پڑھنا شروع کیا جاتا ہے۔

الٓمّٓصٓ ②

۲۔ میں ہوں اللہ بہت جاننے والا صادق۔

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ③

۳۔ یہ صادق کی کتاب ہے جو تیری طرف نازل کی ہے تیرے سینہ میں کوئی تنگی نہ ہو تا کہ تو اس کتاب کے ذریعہ ڈرائے اور کچھ نصیحت بھی ہے مومنوں کے لئے۔

اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ④

۴۔ تم اتباع کرو اس کتاب کی جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل ہوئی اور اللہ کے سوائے کوئی تمہارا ولی نہ ہو جس کی اتباع کرو مگر تم لوگ کم ہی نصیحت سنتے (اور اتباع کرتے) ہو۔

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ⑤

۵۔ کتنی بستیاں ہم نے تباہ کیں جب کہ ہمارا عذاب آیا رات کو یا دوپہر کو جب کہ وہ آرام کرتی تھیں۔

تمہید۔ اس سورۃ میں نظائر کے ذریعہ دلائلِ نبوت دیئے ہیں اور اس سورۃ شریف کا نام **الٓمّٓصٓ** ہے کیونکہ قوم کو ننگے طواف کرنے سے روکنے کی تمہید ہے اور کس خوش اسلوبی سے نصیحت فرمائی گئی ہے اس سے **ناصحین** کو طرزِ نصیحت سیکھنا چاہیئے۔

آیت نمبر۲۔ الٓمّٓصٓ۔ میں اللہ ہوں بڑا جاننے والا صادق۔ افضل۔ **اَصْوَر**۔

آیت نمبر۳۔ اُنْزِلَ۔ بھیجی گئی۔ اتاری گئی۔

حَرَجٌ ۔ **اَیْ حَرَجٌ فِی التَّبْلِیْغِ**۔ قدیم یا جدید رسم کو اٹھانا اور موقوف کر دینا وہ بھی مکّہ کے جیسے مقام میں جہاں رسم کے طور پر سب پابندی ہو رہی ہے خصوصاً بے دست و پائی کے حال میں کسی بے چینی کا موجب نہ ہوگا۔

لِتُنْذِرَ بِهٖ ۔ یعنی پیشگوئیاں کرے۔ دنیا آخرت کے عذاب سے ڈرائے۔

آیت نمبر۵۔ قَآئِلُوْنَ۔ قیلولہ کرتے تھے۔

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ۝٦

۶۔بات ہی کیا تھی جب ہمارا عذاب آیا تو کہہ اٹھیں کہ بے شک ہم ظالم تھے۔

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ۝٧

۷۔پس ضرور ہم سوال کریں گے ان لوگوں سے جن کی طرف انبیاء بھیجے اور خود نبیوں سے بھی (کہ تم نے ان لوگوں سے کیا کہا)۔

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ۝٨

۸۔پھر ہم ضرور بیان کریں گے اُن پر اور ظاہر کر دیں گے اپنے علم سے اور ہم کہیں غائب تو نہ تھے۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝٩

۹۔اور وزن اس دن سچا ہے جن کی ترازو وزنی ہوئی وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ۝١٠

۱۰۔جن کا وزن ہلکا ہوا وہی لوگ ہیں جنہوں نے ٹوٹے میں ڈالا اپنی جان کو کیونکہ وہ ہماری آیتوں سے ظلم کرتے تھے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ۝١١ ع

۱۱۔ہم نے تمہارے لئے زمین میں جگہ بنائی اور وہیں روزی بنائی۔ لیکن تھوڑے ہیں جو قدر کرتے ہیں۔

آیت نمبر۶۔ دَعْوٰىهُمْ ۔ دعا ان کی۔

آیت نمبر۷۔ فَلَنَسْـَٔلَنَّ ۔ ہم ضرور پوچھیں گے۔

اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ ۔ امتوں سے۔

لَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ پیغمبروں سے کہ تم نے ان لوگوں کو کیا کہا۔

آیت نمبر۸۔ فَلَنَقُصَّنَّ ۔ضرور ہم بتا دیں گے اور ظاہر کر دیں گے۔

آیت نمبر۹۔ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ۔ نیکیاں اور بدیاں اُس دن تولی جائیں گی۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ہم نے ہی تم کو پیدا کیا تھا، ہم نے ہی تم کو تصویر (یا صورت) بخشی تھی اور ہمیں نے ملائکہ کو کہا تھا کہ آدم کی فرمانبرداری کرنا تو فرمانبرداری کی ملائک نے مگر ابلیس نے نہیں کی وہ فرمانبردار نہ ہوا۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾

۱۳۔جناب الٰہی نے فرمایا تجھ کو کس نے منع کیا حکم کی فرمانبرداری کرنے سے اُس نے کہا میں آدم سے بہتر ہوں مجھے پیدا کیا تو نے آگ سے اور اُس کو مٹی سے۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

۱۴۔اللہ نے فرمایا کہ اس حالت سے اُتر جا تجھے نہیں چاہئے کہ تو تکبر کرے اس میں تو نکل کہ بے شک ذلیلوں میں سے تو بھی ایک ہے۔

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ابلیس نے کہا ان کی ایک نئ پیدائش تک مجھے بھی مہلت دے۔

آیت نمبر۱۲۔ خَلَقْنٰكُمْ ۔ اندازہ کیا ہم نے۔

اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۔ سخت اطاعت کرنا۔ تعظیم کرنا۔ آداب بجا لانا۔ سجدہ ۔ سر بر خط فرمان نہادن۔ فرمانبرداری کرنا۔

آیت نمبر۱۳۔ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۔آگ وخاک کے مقابلہ میں مغالطہ (بہتری کیا ہے) میں لڑائیاں کرنے والا جنگ جو۔ یہ طینی خاکسار آدمی ہے۔مَیں ناری آدمی ہوں ہمیشہ جنگ جُو تو میں متین حلیم آدمی کی دشمن ہوتی ہیں اور اُس کو حقیر و بُرا سمجھتی ہیں۔خدا نے نصیحت کے طور پر شرعی حکم فرمایا کہ اس حالت سے اُتر جا۔

طِيْنٍ ۔ سیاہ کیچڑ سے۔

آیت نمبر۱۴۔ فَاهْبِطْ مِنْهَا ۔ مِنْهَا کی ضمیر حالت ناری کی طرف پھرتی ہے یہ نصیحت شرعی ہے۔ارشادِ تکوین نہیں ہے۔ابلیس کا مکالمہ جنابِ الٰہی سے نہیں ہوا۔کیونکہ مکالمہ کے لئے **كَلَّمَ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا** ہونا چاہئے۔**قَالَ** سے صرف اظہارِ مطلب بجائے خود ہے یا کسی نامور کے ذریعہ سے۔

آیت نمبر۱۵۔ اَنْظِرْنِيْٓ ۔ مجھے مہلت دے۔شریر نے مہلت بھی لی تو فساد کے لئے۔

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔اللہ نے فرمایا تجھے مہلت دی گئی۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔بولا اس سبب سے کہ تو نے مجھے غاوی اور گمراہ کیا میں ضرور بیٹھوں گا ان کے راستوں پر جو بڑے سیدھے ہیں تیری صراط مستقیم میں۔

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔پھر میں آؤں گا اُن کے آگے اور پیچھے دائیں اور بائیں سے اور نہ پائے گا تو اکثروں کو شکر کرنے والا۔

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔اللہ نے فرمایا نکل اس حالت سے مردود درگاہ سے نکلا ہوا۔ جو کوئی ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو میں ضرور بھر دوں گا جہنم کو تم سب سے۔

(بقیہ حاشیہ) اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۔یعنی دنیا میں انسان مبعوث ہوں اور ہم بھی دیکھیں کہ طینی نرم مزاج کہاں تک کامیاب ہوتا ہے۔رسول اللہ ﷺ ایک آدم ہیں اور ابوجہل بالمقابل ایک ابلیس ہے ہاں خلیق لوگ کامیاب ہوجاتے ہیں جنگجو نہیں۔

آیت نمبر۱۷۔ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ۔ اَغْوَيْتَنِيْ کی نسبت اللہ پاک کی طرف لگائی شیطانی قول وفعل ہے باوجودیکہ خود کہہ رہا ہے صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ کیونکہ وہ جھوٹا ہے۔

آیت نمبر۱۸۔ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ ۔قرآن اور نبی اور مامورین وعذاب و پیشگوئیاں وراہِ راست سب بھلادوں گا۔

وَمِنْ خَلْفِهِمْ ۔دنیاواحباب و بال بچے وغیرہ پسند کرادوں گا۔

وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ ۔نیکی والوں کو مُعجب اور متکبر بنادوں گا۔

شَمَآئِلِهِمْ ۔ بداعمال واقوال پسند کرادوں گا۔اوپر کا نام نہیں لیا کیونکہ وہاں اُس کا غلبہ نہیں۔دعا کا مقام خالی رہا۔حضرت امام محی الدین ابن عربی بھی اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اوپر کا نام نہیں لیا تاکہ توبہ واستغفار کا دروازہ کھلا رہے۔

آیت نمبر۱۹۔ مَدْحُوْرًا ۔رحمت سے دور،تنگ دل،آس توڑا ہوا۔

وَ یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَیْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔اے آدم تو اور تیری بیوی آرام وچین سے رہو باغ میں اور تم دونوں جہاں سے چاہو کھاؤ جو چاہو اور تم دونوں اس درخت کے پاس نہ جانا یا جھگڑا نہ کرنا تو ہو جاؤ گے تم اپنی جانوں پر ظلم سہنے والے۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّیْطٰنُ لِیُبْدِیَ لَهُمَا مَاوٗرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَیْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔پھر وسوسہ کیا شیطان نے کہ ظاہر کر دے اُن کے ڈھکے ہوئے عیبوں کو اور کہنے لگا کہ تم کو تمہارے رب نے اس درخت اور لڑائی سے منع نہیں کیا ہے مگر اس سبب سے کہ تم دو فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ۔

وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔اور ان دونوں کے سامنے قسم کھائی کہ کچھ شک نہیں کہ میں تو تمہارا خیر خواہ ہی ہوں۔

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ

۲۳۔تو ان کو مائل کر دیا دھوکے سے پھر جب ان دونوں نے مزہ حاصل کیا شجرہ کا ظاہر ہو گئے ان کے چھپے ہوئے عیب اور لگے ڈھانپنے اپنے پر باغ کے پتے۔ اور اُن کو پکارا اُن کے رب

آیت نمبر۲۰۔ اُسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ ۔ تبریز اس جنت کا باب ہے۔ ابن ماجہ۔ دوسری جگہ قزوین لکھا ہے پھر یہ کہا ہے کہ جہاں سے جیحون وسیحون بہتی ہے وہاں جنت ہے۔

هٰذِهِ الشَّجَرَةَ ۔ یہ انگور اور شراب کا درخت تھا یا جھگڑے سے منع کیا تھا یا کسی خاندان ونسب سے۔

آیت نمبر۲۱۔ مَاوٗرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا ۔جس چیز سے چھپائی گئی ان کی بشریت وہ لباس التقویٰ تھا۔

سَوْاٰتِهِمَا کمزوری، بشریت وحیا، بشری تقاضے۔

تَكُوْنَا مَلَكَیْنِ ۔یعنی کھاؤ گے تو فرشتے ہو جاؤ گے اور نہ کھاؤ گے تو تمہارا بڑا نقصان ہوگا۔

آیت نمبر۲۳۔ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا ۔ سخت حیا طاری ہو گئی۔ بہت ہی شرمائے۔ ہر ایک امتحان اور سخت مصیبت کے کاموں میں آدمی اپنے آپ کو کمال شرم سے ننگا پانے لگتا ہے اور تمام اعضا اُس کے ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۔جنّۃ باغ۔مقامِ رضا۔آرام گاہ۔تسلی کی جگہ۔

اَلَمۡ اَنۡهَكُمَا عَنۡ تِلۡكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلۡ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۳﴾

نے کیا میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا اس جھاڑ اور لڑائی سے اور نہیں کہا تھا کہ بے شک شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ۫ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے ظلم کیا ہماری جانوں پر اور اگر تو نہ ڈھانپے ہمارے عیب اور ہم پر رحم نہ فرمائے ہم ضرور ضرور ہو جائیں گے ٹوٹا پانے والے۔

قَالَ اهۡبِطُوۡا بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اللہ نے فرمایا تم اس ملک میں جاؤ تم میں ایک کا ایک دشمن ہے اور تم کو ایک خاص ملک میں ٹھہرنا ہے اور فائدہ اٹھانا ہے جئے تک۔

قَالَ فِيۡهَا تَحۡيَوۡنَ وَفِيۡهَا تَمُوۡتُوۡنَ وَمِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۲۶﴾ ع

۲۶۔ اللہ نے فرمایا تم زمین ہی میں زندگی بسر کرو گے اور اسی میں مرو گے اور یہیں سے تم آخرت میں اٹھائے جاؤ گے۔

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسًا يُّوَارِىۡ سَوۡاٰتِكُمۡ وَرِيۡشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيۡرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اے آدم کی اولاد! بے شک ہم نے اتارا تمہارے لئے لباس جو چھپائے تمہارے عیبوں کو اور زینت کا لباس۔ اور اللہ کو سپر بنانے کا لباس سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ یاد کر لیں۔

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ كَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَيۡكُمۡ مِّنَ الۡجَنَّةِ يَنۡزِعُ عَنۡهُمَا

۲۸۔ اے آدم کی اولاد کہیں آزمائش میں نہ ڈالے تم کو شیطان جیسا نکال دیا تمہارے ماں باپ کو

آیت نمبر ۲۵۔ وَلَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ۔ **اَلۡاَرۡض**۔ خاص مقام۔

آیت نمبر ۲۶۔ وَمِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ۔ یعنی آدمی ہو کر زمین کے سوا کہیں نہیں رہ سکتا۔

آیت نمبر ۲۷۔ رِيۡشًا۔ زیب و زینت۔

لِبَاسُ التَّقۡوٰى۔ **اَلتَّعۡظِيۡمُ لِاَمۡرِ اللّٰهِ وَالشَّفَقَةُ عَلٰى خَلۡقِ اللّٰهِ**۔

لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۸﴾

خاص باغ سے چھین کر اُن سے اُن کے لباس تا کہ دکھائے اُن کو اُن کے عیب۔ بے شک وہ تم کو دیکھتا ہے اور اُس کے قرابت دار (یعنی شیطان کے) اس طرح جس طرح تم ان کو نہیں دیکھتے۔ ہم نے شیطانوں کو بے ایمانوں کا دوست بنایا ہے۔

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ جب وہ کرتے ہیں کوئی بے حیائی کا بُرا کام تو کہتے ہیں کہ ہم نے اسی پر پایا اپنے باپ دادوں کو، اور اللہ نے ہم کو اس کا حکم کیا ہے۔ تم جواب دو اللہ نہیں حکم کرتا بُرے کام کا۔ کیا تم جھوٹ بولتے ہو اللہ پر جس کا تم کو علم نہیں۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۙ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۳۰﴾ ؕ

۳۰۔ تو کہہ دے میرے رب نے حکم کیا ہے انصاف کا اور سیدھے کرو اپنے چہرے ہر نماز کے وقت (یعنی کعبہ کی طرف منہ کر لیا کرو) اور اللہ ہی کو پکارو اسی کے فرمانبردار ہو کر اخلاص سے، جیسا پہلے تم کو پیدا کیا ویسا ہی پھر تم پیدا ہو گے۔

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ ایک جماعت کو راہ راست بتائی اور ایک فریق پر ثابت ہوگئی گمراہی، انہوں نے بنایا شیطانوں کو دلی دوست اللہ کو چھوڑ کر اور سمجھتے ہیں کہ وہ راست پر ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

۳۲۔ اے آدم کی اولاد! پہن لیا کرو تم اپنا

آیت نمبر ۲۸۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ بے ایمان۔

آیت نمبر ۳۰۔ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔ یعنی نماز میں کعبہ کی طرف منہ کر لیا کرو۔

آیت نمبر ۳۲۔ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ۔ بنو عامر عرب میں ایک قوم تھی جو زن و مرد بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر کرتی تھی اُن کا اِس قابل شرم بات سے روکنا مقصود ہے۔

وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۲﴾ ع

اچھا لباس ہر نماز کے وقت۔ کھاؤ اور پیو اور زیادتی نہ کرو، وہ پسند نہیں کرتا زیادتی کرنے والوں کو۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ کہو کس نے حرام کی اللہ کی زینت جو اُس نے پیدا کی اپنے بندوں کے لئے اور پاکیزہ چیزیں کھانے کی۔ کہہ دے یہ ایمانداروں کے لئے ہے دنیا کی زندگی میں مگر خالص انہیں کے لئے ہوگی قیامت کے دن۔ اسی طرح ہم مفصل بیان کرتے ہیں آیتیں جاننے والی قوم کے لئے۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ کہہ دو صرف حرام کیا ہے میرے رب نے بے حیائی کے کاموں کو خواہ ظاہری ہوں یا چھپے ہوئے اور گناہ کو اور بغاوت کو جو ناحق ہو اور شرک کو جو اللہ کے ساتھ کیا جاوے جس کی کوئی سند اللہ نے نہیں اتاری اور یہ کہ جھوٹ بولو اللہ پر جو تمہیں معلوم نہیں۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ ہر ایک قوم کا ایک وقت ہے پھر جب ان کا وقت آ پہنچا تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹا سکتے ہیں اور نہ آگے بلا سکتے ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اے آدم کی اولاد! جب تمہارے پاس آئیں تمہیں میں کے پیغمبر جو سنائیں تم کو میری آیتیں پھر جس نے اللہ کو سپر بنایا اور اپنی اصلاح کی لی تو آئندہ اس کو کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور نہ وہ گزشتہ ہی عمل کے لئے غمگین ہوں گے۔

(بقیہ حاشیہ) وَلَا تُسْرِفُوْا ۔ یہاں زیادتی سے مراد اوامر میں اپنی طرف سے افراط کرنا ہے اور رہبانیت کا ردّ ہے۔
آیت نمبر ۳۶۔ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ ۔ اِمَّا ۔ جب کبھی۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبّر کیا تو یہی لوگ ہیں آگ والے وہ اس میں مدتوں رہیں گے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو جھوٹ باندھے اللہ پر یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ یہی لوگ ہیں کہ ان کو ملے گا حصہ لکھی ہوئی کتاب میں سے [۱] یہاں تک کہ جب ان کے پاس آ موجود ہوں گے ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے روح قبض کرنے کو تو وہ مُردوں سے پوچھیں گے وہ کیا ہوئے جن کو تم پکارتے تھے اللہ کو چھوڑ کر۔ مرنے والے کہیں گے وہ تو ہم سے غائب ہو گئے اور یہ گواہی وہ اپنے اوپر آپ ہی دیں گے کہ بے شک وہ کافر تھے۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا

۳۹۔ اللہ فرمائے گا داخل ہو جاؤ ان جماعتوں میں جو پہلے تم سے مر چکی ہیں جنّ اور امراء اور غریب دوزخ میں۔ جب داخل ہو گی ایک جماعت لعنت کرے گی اپنے ساتھ والی کو یہاں تک کہ جب آپس میں ملیں گے دوزخ میں سب۔ پچھلی جماعت پہلی جماعت کو کہے گی اے ہمارے رب! انہیں نے ہم کو گمراہ کیا تھا تو ان کو بڑھ بڑھ کر

---

[۱] یعنی عذاب موعود۔

آیت نمبر ۳۸۔ **نَصِيْب**۔ حصہ۔ عذاب۔ سزا۔

مِنَ الْكِتٰبِ ۔ یعنی عذاب موعود جس کا کتاب میں ذکر ہوا۔

اَيْنَ مَا ۔ کہاں ہیں وہ جن کو۔

ضِعۡفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِکُلٍّ ضِعۡفٌ وَّلٰکِنۡ لَّا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾

عذاب دے آگ سے۔ اللہ فرمائے گا ہر ایک کو بڑھ بڑھ کر ملے گا لیکن تم جانتے نہیں۔

وَقَالَتۡ اُوۡلٰىهُمۡ لِاُخۡرٰىهُمۡ فَمَا كَانَ لَكُمۡ عَلَيۡنَا مِنۡ فَضۡلٍ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۴۰﴾ ع

۴۰۔ اور پہلی جماعت پچھلی جماعت کو کہے گی پھر تو تم کو ہم پر کسی طرح کی فضیلت نہ رہی تو چکھو عذاب اس وجہ سے کہ تم بُرائی کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَاسۡتَكۡبَرُوۡا عَنۡهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمۡ اَبۡوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الۡجَمَلُ فِىۡ سَمِّ الۡخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ بے شک جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور تکبّر کیا ان سے، ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولیں گے[1] اور نہ داخل ہوں گے باغ میں جب تک نہ داخل ہو جائے اونٹ[2] سوئی کے ناکے میں۔ اور ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والوں کو۔

لَهُمۡ مِّنۡ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنۡ فَوۡقِهِمۡ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ ان کے لئے جہنم ہی کا بسترا ہوگا اور اُسی کا اوپر سے اُوڑھنا۔ ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں ظالموں کو۔

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا

۴۳۔ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

---

[1] یعنی وہ مرفوع الی اللہ اور مقبول جناب الٰہی نہ ہوں گے۔

[2] یا کھجور کا موٹا رسا سوئی کے ناکے میں۔

آیت نمبر ۳۹۔ لِكُلٍّ ضِعۡفٌ۔ ہر ایک کے لئے بڑھ بڑھ کر۔ اگلوں نے گمراہ کیا پچھلوں نے اوّل والوں کا حال سن کر عبرت نہیں پکڑی۔ اگلوں کو اس لئے کہ وہ بد تھے اور بدی سکھا گئے۔ پچھلوں کو اس لئے کہ بدوں کی راہ نہ چھوڑی اور خود بدی کرتے رہے اور نمونہ بنے۔

آیت نمبر ۴۱۔ لَا تُفَتَّحُ لَهُمۡ اَبۡوَابُ السَّمَآءِ۔ یعنی وہ مرفوع الی اللہ اور مقبول جناب الٰہی نہ ہوں گے۔

اَلۡجَمَلُ۔ کے معنی موٹے رسّے کے بھی آئے ہیں۔

آیت نمبر ۴۲۔ غَوَاشٍ۔ سرپوش۔

نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾

تو ہم زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کی طاقت کے موافق یہی لوگ جنّتی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۴۔اور نکال لی ہے ہم نے ان کے دلوں میں سے جو کچھ رنجش تھی۔ بہہ رہی ہیں ان کے نیچے نہریں سب اللہ ہی کی حمد ہے جس نے ہم کو یہاں پہنچا دیا اور ہم تو نہ تھے راہ پانے والے کسی طرح اگر اللہ ہم کو یہاں نہ پہنچاتا بے شک ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس آئے سچ اور حق کے ساتھ اور ندا کی جائے گی یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث ہوئے ان نیک اعمال کے سبب سے جو تم کرتے تھے۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ

۴۵۔اور جنتی لوگ پکاریں گے دوزخیوں کو کہ بے شک ہم نے تو سچا پایا وہ وعدہ جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا کیا تم نے بھی وہ وعدہ سچا پایا جو تمہارے رب نے تم سے کیا تھا۔ وہ

آیت نمبر۴۴۔ غِلٍّ۔ کھوٹ۔ جوش۔ بدی۔ حسد۔ کینہ۔

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ یہ کامیابی کے وقت کہیں گے۔

وَنُوْدُوْٓا۔ بہشتیوں کو پکارا جائے گا (ا) یہاں ایک سوال ہے کہ نجات فضل سے ہے یا عمل سے یا صرف ایمان سے۔ **الجواب۔** پہلے ایمان ہو پھر عمل پھر فضل اس کے مجموعہ پر نجات موقوف ہے چنانچہ قرآن شریف میں قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ تا يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ (المؤمنون: ۲ تا ۲۱) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ .... اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ (فاطر: ۳۵، ۳۶) آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عمل سے مومن جنت میں داخل ہوں گے۔ وہ کہیں گے فضل سے اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی قدر کرے گا اور مومنین کی حقیقت پر نظر ہوگی کہ جو کچھ ہوا اُس کی طاقت اور توفیق سے ہوا یا یوں کہو کہ اعمال فضل کے جاذب ہیں یا فضل سے عمل کی توفیق ملی۔

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيۡنَهُمۡ اَنۡ لَّعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ۙ﴿۴۵﴾

جواب دیں گے ہاں! پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اُن میں کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔

الَّذِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ كٰفِرُوۡنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ جو روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور اس میں کجی ڈھونڈتے ہیں اور وہ مر کر آخرت میں جینے کے منکر ہیں۔

وقف لازم

وَبَيۡنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الۡاَعۡرَافِ رِجَالٌ يَّعۡرِفُوۡنَ كُلًّاۢ بِسِيۡمٰهُمۡ ۚ وَنَادَوۡا اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ اَنۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ ۟ لَمۡ يَدۡخُلُوۡهَا وَهُمۡ يَطۡمَعُوۡنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور دونوں کے بیچ میں ایک حجاب ہوگا اور برآمدے پر کچھ مرد عارف ہوں گے جو پہچان لیں گے سب کو ان کی پیشانیوں سے اور جنت والوں کو پکاریں گے کہ تم پر سلامتی ہے وہ ابھی داخل نہ ہوئے جنت میں اور وہ امید رکھتے ہیں۔

وَاِذَا صُرِفَتۡ اَبۡصَارُهُمۡ تِلۡقَآءَ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوۡا رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۸﴾ ع

۴۸۔ اور جب پھیری جاتی ہے ان کی نگاہ دوزخیوں کی طرف تو وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم کو ظالم قوم کے ساتھ نہ کر۔

ع ۵/۱۲

وَنَادٰٓى اَصۡحٰبُ الۡاَعۡرَافِ رِجَالًا يَّعۡرِفُوۡنَهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ قَالُوۡا مَاۤ اَغۡنٰى

۴۹۔ اور برآمدے والے کچھ مردوں کو پکاریں گے جن کو وہ اُن کی پیشانی سے پہچانتے ہوں گے کہیں گے تمہارے کچھ کام نہ آیا تمہارا گروہ اور

آیت نمبر ۴۷۔ وَعَلَى الۡاَعۡرَافِ ۔ **عَرَف**۔ مُرغ کی کلغی۔ لب بام، منڈیر۔ بلندیٔ چھت۔ نظارۂ بلند۔ سیرگاہِ عام جہاں سے سب کچھ دکھتا ہو۔ معتزلہ کہتے ہیں **اَلۡمَنۡزِلَةُ بَيۡنَ الۡمَنۡزِلَتَيۡنِ** . سنی اس کے قائل نہیں۔ صوفیوں نے اسے خوب حل کیا ہے اعراف میں اعلیٰ درجہ کے لوگ ہوں گے۔ صوفیوں کا مذہب ہے۔ اعراف جمع ہے عرف کی جس کے معنی ہیں بلند مقام۔ تماشا گاہوں میں امراء بلند مقام پر بیٹھ کر تماشہ دیکھتے ہیں۔ عرفان اور عارف اسی سے نکلے ہیں۔ اعراف والے وہ اعلیٰ درجہ کے عارف ہیں جو بہشتیوں اور دوزخیوں دونوں کا نظارہ دیکھیں گے جیسا کہ بیان ہے کہ **رِجَالٌ يَّعۡرِفُوۡنَ كُلًّا بِسِيۡمٰهُمۡ**۔

لَمۡ يَدۡخُلُوۡهَا ۔ وہ اعراف والے ابھی داخل نہیں ہوئے۔

عَنۡكُمۡ جَمۡعُكُمۡ وَمَا كُنۡتُمۡ تَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۴۹﴾

مال اور نہ وہ شیخیئیں جو تم مارا کرتے تھے۔

اَهٰۤؤُلَاۤءِ الَّذِيۡنَ اَقۡسَمۡتُمۡ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحۡمَةٍ‌ ؕ اُدۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمۡ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔کیا یہی لوگ ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ وہ اللہ کی رحمت کچھ حاصل نہ کریں گے ان کو ارشاد ہے کہ چلے جاؤ جنت میں نہ آئندہ تمہیں کچھ خوف ہوگا اور نہ گزشتہ ہی عمل کے لئے پچھتاؤ گے۔

وَنَادٰۤى اَصۡحٰبُ النَّارِ اَصۡحٰبَ الۡجَـنَّةِ اَنۡ اَفِيۡضُوۡا عَلَيۡنَا مِنَ الۡمَآءِ اَوۡ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ‌ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ۙ ﴿۵۱﴾

۵۱۔اور آگ والے باغ والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تو پانی ڈالو ہم پر یا جو تم کو اللہ نے دیا ہے اس میں سے کچھ دو۔ وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے ہمارا دانہ پانی کافروں پر حرام کر دیا ہے۔

الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا دِيۡنَهُمۡ لَهۡوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتۡهُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا‌ ۚ فَالۡيَوۡمَ نَنۡسٰٮهُمۡ كَمَا نَسُوۡا لِقَآءَ يَوۡمِهِمۡ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَجۡحَدُوۡنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔جنہوں نے اپنا دین ٹھہرایا ہے اللہ سے غافل کرنے والی چیز اور فرضی کھیل کو اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکا دیا ہے تو آج ہم ان کو ترک کر دیں گے جیسا انہوں نے فراموش کر دیا تھا آج کے دن کے ملنے کا خیال اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں کا سخت انکار کرتے تھے۔

وَلَقَدۡ جِئۡنٰهُمۡ بِكِتٰبٍ فَصَّلۡنٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ هُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔اور ہم نے ان کو دی ایک کتاب جس کو ہم نے مفصل بیان کیا ہے عملی رنگ میں ہدایت ہے اور رحمت ہے ایماندار قوم کے لئے۔

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا تَاۡوِيۡلَهٗ‌ ؕ يَوۡمَ يَاۡتِىۡ تَاۡوِيۡلُهٗ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ نَسُوۡهُ مِنۡ قَبۡلُ قَدۡ

۵۴۔کیا وہ انتظار کرتے ہیں اس کی سچائی ظاہر ہونے کا۔ جس دن اس کی حقیقت ظاہر ہوگی تو وہ لوگ جو چھوڑ بیٹھے تھے اس کو پہلے سے یوں

آیت نمبر۵۴۔ يَاۡتِىۡ تَاۡوِيۡلُهٗ۔ وقوع۔ظہور ہوگا اس کا۔ اصلی حقیقت معلوم ہوگی۔

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

کہیں گے کہ بے شک ہمارے رب کے رسول سچ بات لائے تھے تو اب کوئی ہمارا حمایتی ہے کہ وہ ہماری حمایت کرے یا ہم پھر پلٹا دئے جائیں تو ہم کام کریں برخلاف اس کے جو ہم کام کر رہے تھے۔ بے شک ان لوگوں نے اپنا نقصان آپ کیا اور وہ ان سے گم ہو گیا جو وہ افترا کیا کرتے تھے۔

ع ۱۴

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۟ يُغْشِی الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

۵۵۔ بے شک تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا چھ وقت میں پھر وہ مالک ہو گیا تخت کا۔ وہ چھپا لیتا ہے رات کو دن سے گویا رات دن پیچھے لگے آ رہے ہیں اللہ کے حکم سے شتابی سے اور اسی نے سورج اور چاند اور تارے پیدا کئے فرمانبردار ہو رہے ہیں اس کے حکم کے۔ سن رکھو اسی کی خلق ہے اسی کا حکم ہے بڑی بابرکت ہے اللہ کی ذات پاک جو سب جہانوں کو آہستہ آہستہ کمال کی طرف پہنچانے والی ہے۔

(بقیہ حاشیہ) **مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ** ۔ ایسوں کا شفعاء ٹھہراتے تھے جو **مِنْ عِنْدِاللّٰهِ** نہیں تھے۔

آیت نمبر ۵۵۔ **سِتَّةِ اَيَّامٍ** ۔ چھ وقت۔ اوقاتِ ارض کے ساتھ ایّام آیا ہے یعنی چھ وقتوں میں زمین بنتی ہے فصلیں پکتی ہیں وغیرہ۔

ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۔ بےعیب تخت پر برابر حکومت کر رہا ہے۔

يَطْلُبُهٗ ۔ ڈھونڈ لیتا ہے۔ پیچھے لگا آتا ہے۔ **حَثِيْثًا** جلدی سے۔

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۔ خلق اور امر۔ جو اشیاء مادوں سے بنتی ہیں ان کی پیدائش کو **خلق** کہتے ہیں اور جو بلا مادہ محض حکمِ الٰہی سے پیدا ہوتی ہیں ان کو امرِ روحانی کہتے ہیں اور دونوں میں کوئی شریک نہیں۔ پہلا تدریجی ہوتا ہے اور دوسرا بلا توقف کامل ہوتا ہے جیسا کہ **اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ** ارشاد ہوتا ہے۔

اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ۞۵۶

۵۶۔تمہارے رب کو پکارو بڑی عاجزی سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے اس کو پسند نہیں آتے حد سے بڑھنے والے[۱]۔

وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۞۵۷

۵۷۔اور نہ فساد کرو ملک میں اس کی درستی کے بعد اور اللہ کو پکارتے رہو ڈر ڈر کر اور امیدیں رکھ رکھ کر۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کی رحمت قریب ہے محسنوں سے۔

وَهُوَ الَّذِىۡ يُرۡسِلُ الرِّيٰحَ بُشۡرًاۢ بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَاۤ اَقَلَّتۡ سَحَابًا ثِقَالًا سُقۡنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنۡزَلۡنَا بِهِ الۡمَآءَ

۵۸۔وہی اللہ ہے جو بھیجتا ہے ہوائیں خوشخبری لانے والی اس کی رحمت کی آگے آگے یہاں تک کہ جب اٹھا لاتی ہیں بوجھ دار بادلوں کو ہوائیں تو ہم اُسے ہانک دیتے ہیں مردہ شہر کی

---

[۱] دعائیں مانگو عذاب سے ڈرتے رہو۔ نہ ناامید ہوتا کہ معتدین نہ ہو۔

آیت نمبر ۵۶۔ اُدۡعُوۡا۔ زمانہ بڑی جہالت کا ہے۔کوئی خدا کا منکر ہے اورکوئی اُس کے تصرّف کے قائل نہیں۔بعض دعا کے قائل نہیں۔بعض دعا کے قائل مگر اسباب پرستی میں مشغول۔ پس صادق کو چاہئے کہ کامل اُمید، کامل یقین، کامل مجاہدہ سے دعا میں لگا رہے تا کہ گھٹا ٹوپ اندھیرے دور ہوں اور لفظ ربّ کا بہت استعمال کرے۔ لیٹے، بیٹھے ہوئے ہر حال میں دعائیں کرتے رہے۔

تَضَرُّعًا ۔ دعائیں مانگو۔عذاب سے ڈرتے رہو۔نہ دلیر بنو نہ ناامید ہو۔

لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ۔ چلّا چلّا کر دعائیں نہ کرو۔قرآن وحدیث کے خلاف نہ کرو۔طالب محال نہ ہو۔رشتہ داروں کے خلاف نہ ہو۔

آیت نمبر ۵۸۔ يُرۡسِلُ الرِّيٰحَ ۔ یہ ضرورت الہام پر ایک دلیل ہے کہ ساوی پانی کے بغیر جسمانی حالت میں خرابی آجاتی ہے اور روحانیت میں کیوں الہام کے بغیر خرابی نہ آئے اور جیسا ساوی بارش سے زمین کے مختلف حالات ہوتے ہیں کہیں مفید پودا کہیں مضر کہیں کچھ بھی نہیں۔ ویسا ہی نزول وحی کے بعد ہوتا ہے۔اکثر طبائع میں انقلاب آجاتا ہے۔شریف شرافت میں اور شریر شرارت میں بڑھ جاتے ہیں۔

اَقَلَّتۡ ۔اٹھاتی ہیں۔

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

طرف پھر ہم برساتے ہیں بادل سے پانی پھر پانی کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہیں ہر ایک قسم کے پھل۔ اسی طرح ہم زندہ کر دیں گے مردوں کو تاکہ تم یاد کرو۔

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع

۵۹۔ اور جو بستی پاکیزہ ہے اس کے درخت پیدا ہوتے ہیں اس کے رب کے حکم سے اور جو خراب ہے (یعنی زمین) تو اس سے کچھ نہیں پیدا ہوتا مگر ناقص ہی۔ اسی طرح ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں اپنی آیتیں اس قوم کے لئے جو شکر گزار ہیں۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ تحقیق ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم کی طرف تو اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو کوئی نہیں تمہارا سچا معبود اس کے سوائے۔ میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ کہا امراء اور رُعب دار لوگوں نے اس کی قوم کے کہ ہم تجھ کو دیکھتے ہیں بڑی ہی دیوانگی میں۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ نوح نے کہا اے میری قوم! مجھ میں تو کچھ دیوانگی نہیں ہے لیکن میں تو ایک بھیجا ہوا ہوں رب العالمین کا۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّىْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ پہنچاتا ہوں تم کو پیغام میرے رب کے اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

آیت نمبر ۵۹۔ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ۔ یعنی عمدہ زمین والی۔ نَكِدًا۔ خراب۔ کوڑا کرکٹ اور دقّت سے پھل دینے والی۔

آیت نمبر ۶۱۔ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ کا جواب کس نرمی سے دیا ہے لَيْسَ بِىْ ضَلٰلَةٌ۔ اخلاقِ نبوت حُسنِ عمل کے لئے نمونہ ہیں۔ جوشِ نفس مطلق نہیں۔

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٤﴾

۶۴۔کیا تمہیں تعجب ہوا کہ آئی تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے تمہیں میں سے ایک آدمی پر تاکہ وہ تم کو ڈرائے اور تاکہ تم دکھوں سے بچو اور اس لئے کہ تم پر رحم ہو۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ ع

۶۵۔پھر اس کو جھٹلایا تو ہم نے اس کو (یعنی نوح کو) بچالیا اور اس کے ساتھ والوں کو جو کشتی میں تھے اور ان کو ڈبا دیا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے اور کچھ شک نہیں کہ وہ قوم اندھی تھی۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٦﴾

۶۶۔اور ہم نے بھیجا قومِ عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو، ہود نے کہا اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو کوئی سچا معبود نہیں تمہارا مگر اللہ تو کیوں اس کو سپر نہیں بناتے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٧﴾

۶۷۔بولے سردار جو حق چھپانے والے تھے اس کی قوم میں سے ہم دیکھتے ہیں تجھ کو کم عقلی میں اور ہم تو یقین کرتے ہیں کہ تو جھوٹوں میں سے ہے۔

آیت نمبر۶۴۔ اَوَ عَجِبْتُمْ ۔ کیا تم نے تعجب کیا۔

آیت نمبر۶۵۔ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ۔ میں تخصیص ہے یعنی ان ہی کو ڈبایا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے۔

آیت نمبر۶۶۔ عَادٍ ۔ نوح علیہ السلام کی چوتھی پشت کا بیٹا ہے۔

اُعْبُدُوا اللّٰهَ ۔انبیاء مرضیٔ حق کی تعلیم لاتے ہیں اور لوگ جو اپنی مَن مانی پُوجا اور عبادت کرتے ہیں وہ روک دیتے ہیں اور ایمان کی تعلیم کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ ہر حرکت وادا و خیال و ارادہ انسان کا الٰہی مرضی کے تابع ہو اور وہ حیوان سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنے۔

آیت نمبر۶۷۔ اَلْمَلَاُ ۔ اشراف اور وہ معزز لوگ جن کا قول پبلک کے دل پر گہرا اثر کرے۔علماء فقراء اور مشائخ، حکماء یہ سب اپنے اغراض کے سبب سے امراء کے ماتحت ہوتے ہیں۔نعوذ باللہ۔امراء کا گروہ اپنی شیخی اور تکبّر کے سبب سے انبیاء کا مخالف ہوتا ہے۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ ہود نے کہا اے میری قوم! میں خفیف العقل نہیں لیکن میں رسول ہوں ربّ العالمین کی طرف سے۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ میں تم کو پہنچا تا ہوں میرے ربّ کے پیغام اور میں تمہارا خیر خواہ امانت دار ہوں۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ کیا تم کو تعجب ہوا کہ تمہارے رب کی طرف سے تم کو نصیحت آئی ایک شخص کی معرفت جو تمہیں میں سے ہے تا کہ وہ تم کو ڈراوے اور وہ یاد کرو جب تم کو بنا دیا خلیفہ نوح کی قوم کے بعد اور تم کو جسیم، تن آور بنایا تو اللہ کے احسان یاد کرو تا کہ تم نہال اور بامراد ہو جاؤ۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ قوم نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس واسطے آیا ہے کہ بس ہم ایک ہی اللہ کی عبادت کریں اور چھوڑ دیں ان کو جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادا تو لا وہ چیز جس کا تو ہمیں وعدہ دیتا ہے جب تو سچوں میں سے ہے۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ

۷۲۔ ہود نے کہا بے شک واقع ہوئی تم پر تمہارے رب کی طرف سے وبا اور طاعون۔ کیا تم مجھ سے بے جا لڑتے ہو ان بیکار ناموں میں جو تم نے رکھ لئے ہیں اور تمہارے باپ دادا نے جس کی نہیں اتاری اللہ نے کوئی سند تو تم انتظار کرو اور

آیت نمبر ۷۰۔ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۔ قویّ الجثہ ۔قوی ہیکل۔ قد آور۔

آیت نمبر ۷۲۔ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ ۔ اسم ایک لفظ ہوتا ہے جس سے مقصود مسمّٰی ہوتا ہے۔ وہ معبود جن کو مشرکین نے بناء رکھا ہے جب اُن کا کون وفساد میں کوئی تعلق واثر نہیں تو پھر ان کے جتنے نام ہیں وہ صرف الفاظ ہی الفاظ ہیں جن کے ماتحت کوئی حقیقت نہیں۔

مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۲﴾

میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۳﴾ ع

۷۳۔تو ہم نے ہود کو بچالیا اور جو اس کے ساتھ تھے صرف اپنی ہی مہربانی سے اور جڑ کاٹ دی ان کی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتوں کو اور وہ ماننے والے نہ تھے۔

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۴﴾

۷۴۔اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو کوئی سچا معبود نہیں تمہارا اس کے سوائے بے شک آ چکی تمہارے پاس کھلی کھلی دلیل تمہارے ربّ کی طرف سے یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے تو اسے چھوڑ دو کہ کھاوے اللہ کی زمین میں اور اس کو بُرائی سے ہاتھ نہ لگاؤ، نہیں تو تم کو ٹیس دینے والا عذاب آ پکڑے گا۔

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔اور وہ احسان یاد کرو کہ تم کو قائم مقام بنا دیا عاد کی قوم کے بعد اور تم کو جگہ دی خاص ملک میں بناتے ہو اس کی نرم زمینوں میں محل اور تراش لیتے ہو پہاڑوں میں گھر تو یاد کرو اللہ کی نعمتیں اور ملک میں شرارت اور فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

آیت نمبر۷۳۔ دَابِرَ ۔ جڑیں اور دابر کے معنی قوم کے مدبّرین بھی ہیں۔

آیت نمبر۷۴۔ نَاقَةُ اللّٰهِ ۔ اپنی اونٹنی کو کہا ہے ہر **مقرّب** نبی و ولی بھی ناقۃ اللہ ہے۔

آیت نمبر۷۵۔ بَوَّاَكُمْ ۔ تکلیف کے بعد جگہ دی تم کو۔

سُهُوْلِهَا ۔ نرم زمین گرمیوں کے لئے۔

وَتَنْحِتُوْنَ ۔ اور کریدتے ہو تم جاڑوں کے لئے۔ آج کل بھی امراء پہاڑوں پر جا کر رہتے ہیں، گھر بناتے ہیں۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ کہنے لگے اس کی قوم کے سردار جنہوں نے تکبر کیا غریبوں سے جو اُن میں سے ایمان لا چکے تھے، کیا تم جانتے ہو کہ صالح بھیجا ہوا اپنے ربّ کی طرف سے ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہم تو جو اس کی طرف بھیجا گیا ہے اس پر یقین کر چکے۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ تکبر والے کہنے لگے اُس دین کے جس کو تم نے مانا ہم منکر ہیں۔

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ پھر انہوں نے اونٹنی کے پیر کاٹے اور اپنے ربّ کے حکم کی خلاف ورزی کی اور کہنے لگے اے صالح! اب لاؤ تو ہم پر وہ جس کا تم ہم سے وعدہ کرتے تھے جب تم بھیجے ہوؤں میں سے ہو۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ تو ان کو زلزلے نے آ لیا تو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۸۰﴾

۸۰۔ پھر منہ پھیر کر چلا اُن سے صالح اور کہا اے میری قوم! مَیں بے شک پہنچا چکا تم کو میرے ربّ کا پیغام اور میں نے تمہاری خیرخواہی کی تھی لیکن تم تو پسند ہی نہیں کرتے خیرخواہوں کو۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور لوط کو (بھیجا اس کی قوم کی طرف) جب اس نے اپنی قوم سے کہا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جو نہیں کی کسی نے تم سے پہلے (یا زیادہ تم سے) جہان والوں میں سے۔

آیت نمبر ۷۸۔ عَتَوْا۔ سرکشی کی۔ اڑ گیا۔

آیت نمبر ۷۹۔ اَلرَّجْفَةُ۔ زلزلہ۔

جٰثِمِيْنَ ۔ اوندھے منہ گرے ہوئے۔ مرغی زمین کھود کر سینہ رکھتی ہے اسے جَثَمْ کہتے ہیں۔

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ تو آتے ہو مردوں پر خواہش کے مارے عورتوں سے الگ۔ ہاں تم لوگ حد سے بڑھے ہوئے فضولی ہو۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ اس کی قوم نے اس کو جواب نہیں دیا مگر یہی کہا کہ ان کو نکال دو اپنے شہر سے یہ وہ لوگ ہیں جو بڑے پاک صاف بننا چاہتے ہیں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖؗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ پھر نجات دی اُس کو اور اُس کے گھر والوں کو مگر اُس کی بیوی پیچھے رہنے والوں میں سے تھی۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ ع

۸۵۔ اور ہم نے برسائی اُن پر سخت برسات تو دیکھو کیا انجام ہوا جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والوں کا۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۶﴾ ۚ

۸۶۔ اور قبیلہ مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ شعیب نے کہا اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو تمہارا کوئی سچا معبود نہیں اُس کے سوائے۔ بے شک تمہارے پاس آ چکی تمہارے رب کی دلیل تو پورے کرو ماپ اور تول اور کم نہ دو لوگوں کو ان کی چیزیں اور نہ فساد پھیلاؤ ملک میں اس کے سنوار کے بعد۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے جب تم مومن ہو۔

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ

۸۷۔ اور نہ بیٹھا کرو ہر ایک راستہ میں لوگوں کو ڈراتے اور روکتے اللہ کی راہ سے اس شخص کو جس

آیت نمبر ۸۳۔ يَتَطَهَّرُوْنَ۔ بڑے متّقی۔ صاف ستھرے پاک دامن ہیں۔ یہ طنزاً کہا ہے۔
آیت نمبر ۸۶۔ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ۔ نہ گھٹاؤ، نہ ہلکی کرو، نہ کھوٹی کرو لوگوں کی چیزیں۔

وَتَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ كُنۡتُمۡ قَلِيۡلًا فَكَثَّرَكُمۡ ۠ وَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۸۷﴾

نے مانا اللہ کو اور تم اس راہ کو چاہتے ہو ٹیڑھے رہ کر اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے تم کو زیادہ کر دیا اور دیکھو کیا انجام ہوا شریر فسادیوں کا۔

وَاِنۡ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنۡكُمۡ اٰمَنُوۡا بِالَّذِىۡۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا فَاصۡبِرُوۡا حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ بَيۡنَنَا ۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔اور اگر تم میں سے ایک جماعت نے مان لیا وہ کلام جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اور ایک فریق نے اسے نہیں مانا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے ہمارے اور تمہارے درمیان اور وہ سب سے بہتر اور اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ لَنُخۡرِجَنَّكَ يٰشُعَيۡبُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَكَ مِنۡ قَرۡيَتِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِىۡ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوۡ كُنَّا كٰرِهِيۡنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔کہا اُمراء نے جو مغرور تھے اس کی قوم میں سے ہم تجھے ضرور نکال دیں گے اے شعیب! اور جو ایماندار تیرے ساتھ ہیں ہماری بستی سے یا تم لوٹ آؤ ہمارے مذہب میں۔شعیب نے جواب دیا اگرچہ ہم کراہت کرنے والے ہوں[1]۔

قَدِ افۡتَرَيۡنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنۡ عُدۡنَا فِىۡ مِلَّتِكُمۡ بَعۡدَ اِذۡ نَجّٰٮنَا اللّٰهُ مِنۡهَا ؕ وَمَا يَكُوۡنُ لَنَاۤ اَنۡ نَّعُوۡدَ فِيۡهَاۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ

۹۰۔بے شک ہم نے بہتان باندھا اللہ پر جھوٹا جب تمہارے مذہب کی طرف ہم پھر پلٹ آئے اس کے بعد کہ اللہ نے ہم کو نجات دی اس سے اور ہم سے تو نہیں ہوسکتا کہ ہم پلٹ آئیں

---

[1] جب بھی کیا ہم تمہارے مذہب کو مانیں گے؟ ایمان تو جبر سے نہیں آتا ایسا کریں تو بے شک ہم نے بہتان باندھا اللہ پر۔

آیت نمبر ۸۷۔ تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۔ دین میں کوئی نہ کوئی شبہ واعتراض ڈھونڈتے رہتے ہیں ٹیڑھے رہ کر دین کی راستی چاہتے ہیں۔

آیت نمبر ۹۰۔ قَدِ افۡتَرَيۡنَا ۔البتہ ایسی حالت میں تو ہم نے بہتان باندھا اللہ پر یعنی جبراً اگر ہم بے اعتقادی ایمان لائیں تو افترا علی اللہ ہے اور صریح بہتان ہے اللہ پر یعنی گویا جھوٹی بات مان لیں گے۔

اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۔ انبیاء کا طرز دیکھو ہر چیز و محل پر انشاء اللہ کہتے ہیں۔حضرت جناب مسیح موعود کو ایک مولوی نے لکھا کہ منکر ہو جاؤں گا تو پھر کبھی نہیں مانوں گا ۔آپ نے فرمایا سبحان اللہ شعیبؑ کے الفاظ پر بھی

رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَی اللّٰہِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿۹۰﴾

اس مذہب میں مگر ہمارا رب اللہ ہی چاہے تو، گھیر لیا ہے ہمارے رب نے ہر ایک چیز کو علم سے۔ اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا ہے۔ اے ہمارے رب! سچا فیصلہ کر دے ہم میں اور ہماری قوم میں اور تو بہت ہی عمدہ فیصلہ کرنے والا ہے۔

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ اور بولے سردار جو منکر تھے اس کی قوم میں کے (اپنے لوگوں کو) اگر تم چلے شعیب کی چال تو پھر برباد ہو جاؤ گے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۹۲﴾

۹۲۔ پھر ان کو زلزلے نے آ لیا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے گرے ہوئے رہ گئے۔

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۛ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۳﴾

۹۳۔ جنہوں نے جھٹلایا شعیب کو ان کا یہ حال ہوا گویا وہ ان بستیوں میں رہے نہ تھے جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی تباہ ہوئے۔

فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَیْفَ اٰسٰی عَلٰی قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿۹۴﴾ ع

۹۴۔ پھر شعیب نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا اے میری قوم میں تو پہنچا چکا تم کو اپنے رب کے پیغام اور تمہاری خیر خواہی کی۔ اب کیا افسوس کروں میں نہ ماننے والے لوگوں پر۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

۹۵۔ اور ہم نے نہیں بھیجا کسی بستی میں کوئی نبی مگر وہاں کے رہنے والوں کو سختی اور تکلیف میں

(بقیہ حاشیہ) غور نہیں کیا وہ اس موقعہ پر بھی انشاء اللہ کہتے ہیں۔

آیت نمبر ۹۱۔ قَالَ الْمَلَاُ ۔ اپنے لوگوں کو انہوں نے کہا کہ اگر شعیب کی چال چلو گے تو تم برباد ہو جاؤ گے۔

آیت نمبر ۹۳۔ لَمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۔ غَنَا طول مقام اور مَغْنٰی بمعنی منزل آتا ہے۔ جیسے **غَنَی الْقَوْمُ اَیْ طَالَ مَقَامُهٗ**۔

آیت نمبر ۹۴۔ اٰسٰی ۔ غم وفکر و پچھتانا۔

آیت نمبر ۹۵۔ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ (ا) یعنی ماموروں کے ساتھ بیماری قحط وغیرہ امور

لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۵﴾

لیا تاکہ وہ لوگ گڑگڑائیں اور عاجزی کریں۔

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّ قَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ پھر ہم نے سختی کی جگہ نیک بدلہ دیا یہاں تک کہ زیادہ ہو گئے اور بڑھ گئے اور یہ کہنے لگے کہ بے شک ہمارے باپ دادوں کو بھی دکھ سکھ ہوتے رہے ہیں تو پھر ہم نے ان کو یکا یک پکڑ لیا اور وہ کچھ شعور نہیں رکھتے تھے۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ اور اگر بستی والے اللہ کو مانتے اور اس کو سپر بناتے تو ہم ضرور کھول دیتے ان پر آسمانی اور زمینی برکتیں لیکن انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے ان کو پکڑ لیا ان کرتوتوں کے سبب جو وہ کرتے تھے۔

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا

۹۸۔ تو کیا محفوظ ہو گئے بستیوں والے کہ ان پر

(بقیہ حاشیہ) آتے ہیں (۲) **بَأْسَاء، ضَرَّآء**۔ رنج، تنگ دستی، بیماری قحط وغیرہ۔ جھگڑے (۳) بیماریئیں اور قحط وغیرہ کیوں آتے ہیں علی الخصوص ماموروں کے ساتھ (۱) اس لئے کہ دنیا کی بے ثباتی کو مدّنظر رکھیں (۲) مامور من اللہ مدّعی ہو کر بھی بچ جائے (۳) لوگوں کو بخوبی معلوم ہو جائے کہ انسانی تدبیریں مصائب میں کام نہیں آتیں تو عبرت پکڑیں اور رجوع الی اللہ کریں۔ چنانچہ ہمارے زمانہ میں مسیح آخرالزمان کی شناخت کے لئے سخت قحط اور طاعون اور زلزلے اور قتل، جنگ، ملک ہندوستان میں پھیلا اور اَن گنت موتیں ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔

آیت نمبر ۹۶۔ مَكَانَ۔ بمعنی جائے۔

السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ۔ ہر ایک دکھ اور بری بات **سیّئة** کہلاتی ہے اور ہر ایک اچھی بات اور مرغوبِ عقل **حَسَنَة**۔

عَفَوْا۔ آزاد ہو گئے۔ گناہ اور بدی اگر راست آ جائے تو بہت بُرا ہے۔ آسودگی کے ساتھ تکبّر۔ ظلم۔ تحقیر وغیرہ گناہ آ جاتے ہیں۔

آیت نمبر ۹۷۔ وَاتَّقَوْا۔ یعنی مجرموں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر گناہوں سے بچتے۔

بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ۔ یعنی انہیں الہام ہوتے اور وہ ملک میں نہ دبتے۔

بَیَاتًا وَّھُمۡ نَآئِمُوۡنَ ﴿۹۸﴾

ہمارا عذاب آ پہنچے رات میں اور وہ سوتے ہوں۔

اَوَاَمِنَ اَھۡلُ الۡقُرٰۤی اَنۡ یَّاۡتِیَھُمۡ بَاۡسُنَا ضُحًی وَّھُمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ﴿۹۹﴾

۹۹۔اور کیا بستیوں والے نڈر ہو گئے کہ ہمارا عذاب ان پر پھر دن چڑھے آ پہنچے اور وہ بے حقیقت کاموں میں مشغول ہوں۔

اَفَاَمِنُوۡا مَکۡرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاۡمَنُ مَکۡرَ اللّٰهِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ ع

۱۰۰۔کیا وہ اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہو گئے تو اللہ کی تدبیر سے تو کوئی بے فکر نہیں ہوتا مگر ٹوٹا پانے والی قوم۔

اَوَلَمۡ یَھۡدِ لِلَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ اَھۡلِھَاۤ اَنۡ لَّوۡ نَشَآءُ اَصَبۡنٰھُمۡ بِذُنُوۡبِھِمۡ ۚ وَنَطۡبَعُ عَلٰی قُلُوۡبِھِمۡ فَھُمۡ لَا یَسۡمَعُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔کیا نہیں ہدایت کرتی یہ بات اُن لوگوں کو جو وارث ہوتے ہیں زمین کے مالکوں کے بعد کہ اگر ہم چاہیں تو اُن کے گناہوں کے سبب مصیبت ڈال دیں اُن پر اور ہم مہر کر دیتے ہیں اُن کے دلوں پر تو وہ کچھ سنتے ہی نہیں۔

تِلۡکَ الۡقُرٰی نَقُصُّ عَلَیۡکَ مِنۡ اَنۡۢبَآئِھَا ۚ وَلَقَدۡ جَآءَتۡھُمۡ رُسُلُھُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ ۚ فَمَا کَانُوۡا لِیُؤۡمِنُوۡا بِمَا کَذَّبُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ؕ کَذٰلِکَ یَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوۡبِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔یہ چند بستیاں ہیں کہ ہم سناتے ہیں تجھے اُن کے حالات اور اُن بستیوں میں آ چکے اُن کے رسول کھلی کھلی نشانیاں لے کر تو وہ مکذب مومن نہ ہوئے کیوں کہ وہ پہلے تکذیب کر چکے تھے اسی طرح اللہ مہر کر دیا کرتا ہے منکروں کے دلوں پر۔

آیت نمبر۹۹۔ اَوَاَمِنَ ۔ کہتے ہیں خدا غفور الرحیم ہے اور نہیں سمجھتے کہ وہ **شَدِیۡدُ الۡعِقَاب** بھی ہے۔

ضُحًی ۔ مکّہ معظّمہ دوپہر دن چڑھے فتح ہوا تھا۔ احزاب والے غزوۂ خندق میں رات کو بھاگے تھے اس کی طرف اشارہ ہے۔

آیت نمبر۱۰۰۔ مَکۡرَ اللّٰهِ ۔ نہ آریوں اور پادریوں کا مکر جو اردو سے لیا گیا ہے، تدبیر و کارسازئ الٰہی۔

آیت نمبر۱۰۲۔ فَمَا کَانُوۡا لِیُؤۡمِنُوۡا ۔ ایمان نہیں لائے۔

بِمَا کَذَّبُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ۔ تکذیب محرومی کے اسبابوں میں سے ہے۔ علی الخصوص جو پہلی بار انکار کر بیٹھے۔

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔اور ہم نے نہ پایا ان کے اکثروں میں وعدہ پورا کرنا ہاں ان میں کے اکثر ہم نے عہد شکن ہی پائے۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔پھر ہم نے بھیجا ان کے بعد موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف تو انہوں نے نشانیوں کے ساتھ بے انصافی کا برتاؤ کیا۔تو دیکھ تو سہی کیسا ہوا انجام شریر فسادیوں کا۔

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ۙ

۱۰۴۔اور موسیٰ نے کہا اے فرعون! میں بھیجا ہوا ہوں سب جہانوں کے رب کی طرف سے۔

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ؕ

۱۰۵۔قائم ہوں اس بات پر کہ اللہ کی طرف سے کچھ بھی نہ کہوں مگر سچ سچ میں تمہارے پاس لایا ہوں دلیل تمہارے رب کی طرف سے تو بھیج دے میرے ساتھ بنی اسرائیل کو۔

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔فرعون نے کہا اگر تو کوئی نشان لے کر آیا ہے تو لا وہ جب تو سچا ہے۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ۚۖ

۱۰۷۔تو اُس نے اپنی لکڑی رکھی تو وہ اسی وقت صاف اژدھا بن گئی۔

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع ۱۳

۱۰۸۔اور اپنا ہاتھ نکالا تو وہ چمکتا نظر آیا دیکھنے والوں کو۔

آیت نمبر۱۰۳۔ فَظَلَمُوْا بِهَا۔ ان کی تکذیب کی اور ان میں شبہات اور احتمالات پیدا کئے۔

آیت نمبر۱۰۴۔ يٰفِرْعَوْنُ۔فرعون **فروہ** سے مشتق ہے جس کے معنی شہنشاہِ اعظم کے ہیں۔معرب ہو کر فرعون ہو گیا ہے جس کے معنی تکبّر کے ہیں۔موسیٰ علیہ السلام کے وقت کے فرعون کا نام **أمینو فیس** تھا جو چودہ سو بانوے برس پہلے مسیح علیہ السلام سے بحر احمر قلزم میں مع اپنی فوج کے غرق ہوا اور حسبِ پیشگوئی قرآن مجید پارہ گیارہ رکوع چودہ اس کا جسم عجائب خانہ میں مصر کے رکھا ہے۔

آیت نمبر۱۰۵۔ حَقِيْقٌ۔ سزاوار ہوں، میں ایسا ہی ہوں۔

آیت نمبر۱۰۸۔ وَنَزَعَ يَدَهٗ۔ **یدِبیضا** کے معجزہ میں یہ ارشاد تھا کہ موسیٰ کے پاس **حُجج نیّرہ** ہیں اور اس

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔فرعون کی قوم کے رعب دار امراء نے کہا کہ بے شک یہ تو بڑا جاننے والا دھوکا باز جادوگر ہے۔

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔وہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے نکال دے اب تم کیا مشورہ دیتے ہو۔

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔انہوں نے جواب دیا کہ اس کو مہلت دو اور اس کے بھائی کو اور روانہ کرو پرگنوں میں نقیب متلاشی جمع کرنے والے۔

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔کہ وہ لے آویں آپ کے پاس سب مشّاق جادوگروں کو۔

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔اور آ گئے جادوگر فرعون کے پاس اور کہنے لگے کہ ضرور ہمارے لئے انعام ٹھہرانا چاہئے جب ہم غالب ہو جائیں۔

(**بقیہ حاشیہ**) کے ہاتھ سے کفر کی ظلمت دور ہونے والی ہے۔جن الفاظوں میں قرآن مجید کا بیان آتا ہے اس پر ہمیں ایمان ہی نہیں بلکہ بتائید الٰہی عرفان حاصل ہے **مگر خصیم** کے لئے **کلوخ انداز را پاداش سنگ است**۔ علمی مذاق جو اس کو پسند ہوتا ہے بیان کیا جاتا ہے **علٰی ھذا** جن آیتوں میں تطبیق بظاہر نہ معلوم ہو وہاں تاویل موافقہ یا عام و خواص حسب موقع بیان ہونا چاہئے تا کہ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (النّساء : ۸۳) کا قاعدہ در حقیقت جیسا کہ ہے ثابت رہے اور ہماری کم علمی اور بے بضاعتی سے خلاف ثابت نہ ہو۔

آیت نمبر۱۱۰۔لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ۔دلربا باتیں کرنے والا،قوم سے قطع تعلق کرنے والا،باتیں بنانے والا۔

آیت نمبر۱۱۱۔يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ۔یہ لوگ ہمیشہ انبیاء پر ایسا اتہام لگاتے ہیں جس سے عام ملک کو بھڑکا دیں خصوصاً پولیٹکل مجرم بنانا چاہتے ہیں۔یہی حال مسیح سے ہوا یہی مسیح موعود سے۔

آیت نمبر۱۱۲۔فِى الْمَدَآئِنِ۔شہروں میں۔جمع مدینہ ہے۔

آیت نمبر۱۱۴۔اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا۔یہ کفر کی حالت میں ہے ایمان کے بعد کیسی جرأت ہوئی سُبحان اللہ!

قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ﴿۱۱۵﴾	۱۱۵۔فرعون نے کہا ہاں! اور تم ضرور میرے **مقرّب** بن جاؤ گے۔
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ﴿۱۱۶﴾	۱۱۶۔جادوگروں نے کہا اے موسیٰ! کیا تو رکھتا ہے یا ہم رکھیں۔
قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ﴿۱۱۷﴾	۱۱۷۔موسیٰ نے کہا تم ہی رکھو۔ پھر جب انہوں نے رکھا لوگوں کی آنکھوں کو دھوکے میں ڈال دیا اوران کو ڈرایا اور بڑی دھوکا بازی کی۔
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۚ﴿۱۱۸﴾	۱۱۸۔اور ہم نے وحی کی موسیٰ کو کہ اپنا عصا رکھ دے پس **یکا یک** وہ **نگلنے** لگا جو انہوں نے دھوکہ بنایا تھا۔
فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ﴿۱۱۹﴾	۱۱۹۔پس ثابت اور ظاہر ہو گیا حق اور نابود، غلط ہو گیا جو وہ کر رہے تھے۔
فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۚ﴿۱۲۰﴾	۱۲۰۔پس ہار گئے اور مغلوب ہو گئے وہیں اور پھرے ذلیل اور رسوا ہو کر۔

آیت نمبر۱۱۶۔ اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ۔ کیا تو ڈالے گا۔ یہ ادب تھا جس سے وہ کامیاب اور عارف بن گئے

ادب تاجیست از لطفِ الٰہی بنہ برسر برد ہر جا کہ خواہی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں **اَلطَّرِيْقَةُ كُلُّهَا اَدَبٌ**۔

آیت نمبر۱۱۷۔ قَالَ اَلْقُوْا۔ پہلا وار دشمن کا ہوا۔ تحریر میں بھی پہلا پرچہ دشمن کا ہو۔ کیونکہ شرع میں جنگ دفاعی ہے نہ ابتدائی۔

وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ۔ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ **سحر** کے معنی بے حقیقت چیز کے ہیں اور اس کی سند اور دلیل **يَاْفِكُوْن** میں ہے۔

آیت نمبر۱۱۸۔ تَلْقَفُ۔ نگلنے لگا۔

آیت نمبر۱۲۰۔ صٰغِرِيْنَ۔ ذلیل و نامراد۔ **وَاتَّقٰى**۔ جذبِ الٰہی سے ڈر گئے۔

وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

۱۲۱۔(اور جذب الٰہی سے) ڈالے گئے جادوگر سجدے میں۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

۱۲۲۔اور کہہ اٹھے ہم ایمان لائے ربّ العالمین پر۔

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

۱۲۳۔جو موسیٰ اور ہارون کا ربّ ہے۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

۱۲۴۔فرعون نے کہا (ہَیں) کیا تم اس پر ایمان لے آئے اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں یہ تو کچھ نہیں ضرور یہ ایک تدبیر ہے کہ وہ تدبیر تم بنا لائے ہو شہر میں تاکہ تم نکال دو اس تدبیر سے شہر کے رہنے والوں کو شہر سے۔ تو آگے تم کو معلوم ہو جائے گا۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

۱۲۵۔میں ضرور کاٹ ڈالوں گا تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالفت کے سبب سے پھر سولی دے کر مار ڈالوں گا میں تم سب کو۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

۱۲۶۔انہوں نے جواب دیا ہم تو ہمارے ربّ کی طرف پھرنے والے ہیں۔

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ ع

۱۲۷۔تو ہم میں کیا بُرائی دیکھتا ہے کیوں انتقام لیتا ہے کیا اس پر کہ ہم ایمان لے آئے رب کی نشانیوں پر جب وہ ہمارے نزدیک پہنچیں۔ اے ہمارے رب انڈیل ہم پر صبر کی (پکھالیں) اور ہمیں فرمانبردار فدائی بنا کر مار۔

آیت نمبر ۱۲۴۔ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۔ موسیٰ علیہ السلام کی جماعت پر وہی الزام لگایا جو موسیٰ پر لگایا۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔ تم کو معلوم ہو جائے گا کہ مَیں تم کو کیا سزا دوں گا۔

آیت نمبر ۱۲۵۔ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ ۔ تَصْلِيْب کے معنی ہڈی توڑنا اور یہاں تک صلیب پر لٹکائے رکھنا کہ پیٹھ کی چکنائی ٹپک ٹپک کر گرے۔

آیت نمبر ۱۲۶۔ مُنْقَلِبُوْنَ ۔ ہم تو ہمارے رب کی طرف پھرنے والے ہیں۔ تیری دھمکیوں سے ڈرنے والے نہیں۔

آیت نمبر ۱۲۷۔ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ ۔ بدلہ نہیں لیتا تو ہم سے۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔اور فرعون کی قوم کے امراء نے کہا کیا تو چھوڑ دے گا موسیٰ اور اس کی قوم کو کہ شرارت اور فساد کرتے پھریں ملک میں اور وہ تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ بیٹھیں۔فرعون نے کہا قریب ہی ہم اُن کے مَردوں کو مار ڈالیں گے اور اُن کی عورتوں کی حیا اڑا دیں گے اور ہم اُن پر زورآور غالب ہیں۔

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے مدد مانگو اللہ سے اور نیکیوں پر جمے رہو اور برائیوں سے بچتے رہو بے شک ملک (موعودہ) بھی تو اللہ ہی کا ہے اُن کا وارث بناتا ہے جسے چاہے اپنے بندوں میں سے اور انجام کار تو متّقیوں کے لئے ہی ہے۔

قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ع ﴿۱۳۰﴾

۱۳۰۔قوم نے عرض کی ہمیں تو تیرے آنے سے پہلے بھی تکلیفیں ہی پہنچتی رہیں اور تیرے آئے بعد بھی ہمارے پاس (موسیٰ نے فرمایا) قریب ہی ہے کہ تمہارا ربّ تمہارے دشمن ہلاک کر دے گا اور تم کو جانشین بنا دے گا خاص ملک (کنعان) میں پھر دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو۔

آیت نمبر ۱۲۸۔ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۔معبود کو چھوڑنا مشرکوں کی پکّی بیوقوفی اور سفاہت ہے بدترین مشرک نفس پرست پھر فلاسفروں کی ہاں میں ہاں ملانے والے ہیں۔دوسرا الزام جو انبیاء اور ان کی جماعت پر لگایا جاتا ہے وہ مذہب کے بگاڑنے کا۔کیونکہ ملک میں دو قسم کے لوگ رہتے ہیں ایک مذہبی اور ایک پولیٹیکل۔ الزام لگاتے ہی سارا ملک ان کے برخلاف بھڑک اٹھتا ہے خصوصاً بڑے بڑے آدمیوں کو جو کہ مذہبی طور پر بھی کوئی حیثیت رکھتے ہیں ان کو زیادہ تر مذہبی الزام سے بھڑکاتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۲۹۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔کامیابی کی پیشگوئی ہے یعنی یہی لوگ غالب اور وارث ہوں گے۔

آیت نمبر ۱۳۰۔ عَسٰى ۔امید ہے۔قریب ہے۔معلوم ہوتا ہے۔

فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۔کیسا عمل کرو گے یہ مکّہ کے مظلوم مسلمانوں کو ضمناً بشارت دی جا رہی ہے

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

۱۳۱۔اور ہم نے پھنسا دیا فرعونیوں کو قحط سالیوں میں اور پیداوار اور اولاد کی کمی میں تا کہ وہ آ گاہ ہوں (اور یاد کریں)۔

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

۱۳۲۔جب ان کو کوئی نیکی پہنچی کہنے لگے یہ تو ہمارا ہی حق ہے اور جب ان کو کوئی برائی پہنچی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں کی نحوست بتانے لگے۔سن رکھو! اللہ کے نزدیک تو بدشگونی ان ہی کی ہے لیکن وہ اکثر جانتے ہی نہیں۔

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

۱۳۳۔اور کہنے لگے تو جب کبھی نشانی ہمارے پاس لائے گا کہ اس کے ذریعہ سے ہم کو دھوکہ دے تو ہم تو کبھی تجھ پر ایمان لانے والوں میں نہ ہوں گے۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ

۱۳۴۔پھر ہم نے بھیجا ان پر طوفان اور ٹڈیاں

(بقیہ حاشیہ) کہ تم اچھے کام کرو گے اور کامیاب ہو جاؤ گے اور **كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ** میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ تم جس کی رعایا ہوا اور اس کے مظالم کے شاکی ہو اب ہم تم کو بَرسرِ حکومت کریں گے اور دیکھیں گے کہ تم اپنی رعایا کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔

آیت نمبر ۱۳۱۔ بِالسِّنِيْنَ ۔ **نقص**، کمی پیداوار و قحط سالی و جنگ و فساد۔

آیت نمبر ۱۳۲۔ اَلْحَسَنَةُ ۔ارزانی و رفاہ اور عام خوبیاں۔

سَيِّئَةٌ ۔ قحط و بلاہائے دیگر۔

يَطَّيَّرُوْا ۔ بدشگون و فالِ بد، **طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ**۔ جب نبی کے آنے سے دنیا میں قحط اور بیماریاں آتی ہیں منکرین اپنے آپ کو بے عیب اور مستحق عذاب نہیں سمجھتے اور ہر ایک تکلیف کا باعث انبیاء اور ان کی جماعت کو سمجھتے ہیں تو وہ عذاب اور بدبلاؤں میں پھنس جاتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۳۴۔ الطُّوْفَانَ ۔طغیانی۔وبا۔طاعون۔فسادِ خون۔جنگِ عظیم۔آتش زدگی۔بارش وغیرہ۔

وَالدَّمَ ۔ یا بحر احمر کا طوفان جس سے سرخ پانی تمام ملک میں پھیل گیا۔ جو سرخ کیڑوں کی وجہ سے سرخ

وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

اور جوئیں اور مینڈک اور نکسیر پھوٹنے کا مرض بہت آئیں نشانیاں الگ الگ۔ پھر وہ تکبر کرتے ہی رہے اور وہ ایک قوم تھی جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والی۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۵﴾

۱۳۵۔اور جب اُن پر آپڑا عذاب کہنے لگے اے موسیٰ! دعا کیجئے ہمارے لئے اپنے ربّ سے اس نبوت کے ذریعہ جو تم کو حاصل ہے اگر تو نے ہٹا دیا ہم سے یہ عذاب تو ہم ضرور مانیں گے تجھ کو اور بنی اسرائیل کو بھی بھیج دیں گے تیرے ساتھ۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

۱۳۶۔پھر جب ہم نے اُن سے ہٹا لیا عذاب ایک وقت تک جو اُن کو پہنچنا تھا تو اسی وقت وہ عہد توڑ بیٹھے۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾

۱۳۷۔پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ڈبا دیا ان کو دریا میں کیونکہ وہ جھٹلاتے تھے ہماری نشانیوں کو اور تغافل کرتے تھے ان سے۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ

۱۳۸۔اور ہم نے وارث بنا دیا کم زور قوم کو خاص ملک کے مشارق و مغارب کا جس میں ہم نے

(بقیہ حاشیہ) ہوتا ہے یا پانیوں میں وہ کیڑے پیدا ہو جائیں گے جن سے بحر احمر سرخ ہے جن سے مصر والے سخت متنفّر تھے۔ مرضِ نکسیر۔

آیت نمبر ۱۳۵۔ اَلرِّجْزُ ۔ عذاب و طوفان۔

بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۔ عہدِ شفاعت۔ عہدِ رسالت۔ عہدِ استجابتِ دعا۔ مامور مستجاب الدعوات ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱۳۶۔ كَشَفْنَا ۔ یعنی ہفتے تک عذاب رہا اور مہینے تک آرام۔

آیت نمبر ۱۳۷۔ اَلْيَمّ ۔ بحر قلزم۔

آیت نمبر ۱۳۸۔ مَشَارِقَ الْاَرْضِ ۔ یعنی ملک شام جس میں شہر کنعان بھی ہے اور جس کا نام ارضِ مقدس اور فلسطین اور یہودیہ ہے۔

وَمَغَارِبَهَا الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

برکت رکھی ہے۔ اور پوری ہوئی اچھی پیش گوئی تیرے رب کی بنی اسرائیل پر اس سبب سے کہ انہوں نے صبر کیا، اور ہم نے تباہ کر دیا جو کچھ بنایا تھا فرعون اور اس کی قوم نے اور وہ جو اونچی چھتیں بناتے تھے۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

۱۳۹۔ اور ہم نے پار اور کنارے لگا دیا بنی اسرائیل کو دریا کے تو وہ پہنچے ایسے لوگوں پر جو اپنے بتوں کے پوجنے میں لگ رہے تھے قوم نے کہا اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ایک (بُت) معبود بنا دے جیسے ان کے معبود ہیں۔ موسیٰ نے فرمایا تم لوگ تو نادانی کرتے ہو۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾

۱۴۰۔ یہ بت پرست تو جس کام میں ہیں وہ تباہ ہونے والا ہے اور جھوٹ اور باطل ہے یہ جو کر رہے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) وَمَغَارِبَهَا ۔ اختلاف مطالع کی وجہ سے جمع کے لفظ اختیار فرمائے ہیں کیونکہ دنیا میں کسی شہر میں رات اور اُسی گھنٹوں میں کسی شہر میں دن اور اِختلافِ اَرض وبلد کی حیثیت سے بھی اختلاف رہتے ہیں۔

كَلِمَتُ ۔ وعدہ۔ پیشگوئی۔ اَلْحُسْنٰى ۔ بخوبی پوری ہوئی۔

وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۔ منڈوے، جھاڑ، ٹٹیاں، بلند چھتیں بناتے تھے۔

آیت نمبر ۱۳۹۔ وَجٰوَزْنَا ۔ یعنی جب مصر سے بنی اسرائیل نکلے تو انہوں نے موسیٰ سے فرمائش کی کہ اِجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ (الاعراف: ۱۳۹)۔ ہمارے لئے بھی ان کے جیسے ٹھاکر بنا دے۔ موسیٰ علیہ السلام نے قُبحِ بُت پرستی کی دلیل پیش فرمائی کہ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (الاعراف: ۱۴۱) یعنی کیا اللہ کے سوا کوئی اور ٹھاکر تجویز کر دوں اس نے تم کو سب سے اچھا بنایا تم مخدوم بن کر خادم کے خادم کیوں بنتے ہو؟

اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۔ گاؤ مُکھی بُت تھے۔

قَالَ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡغِيۡكُمۡ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۴۱﴾

۱۴۱۔موسیٰ نے کہا کیا اللہ کے سوائے مَیں تم کو لادوں کوئی اور معبود حالانکہ اُس نے بزرگی دی تم کو موجودہ سب جہان والوں پر۔

وَاِذۡ اَنۡجَيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ‌ ۚ يُقَتِّلُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ‌ ؕ وَفِىۡ ذٰلِكُمۡ بَلَاۤءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ﴿۱۴۲﴾ ع ۱۶

۱۴۲۔اور وہ یاد کرو جب ہم نے نجات دی تم کو فرعون والوں سے وہ تم کو بُری تکلیفیں دیتے تھے وہ تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔(یا ان کی حیا اڑاتے تھے) اور اس میں بڑا انعام تھا تمہارے ربّ کی طرف سے۔

وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰى ثَلٰثِيۡنَ لَيۡلَةً وَّاَتۡمَمۡنٰهَا بِعَشۡرٍ فَتَمَّ مِيۡقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً‌ ۚ وَقَالَ مُوۡسٰى لِاَخِيۡهِ هٰرُوۡنَ اخۡلُفۡنِىۡ فِىۡ قَوۡمِىۡ وَاَصۡلِحۡ وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِيۡلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۱۴۳﴾

۱۴۳۔اور ہم نے میعاد مقرر کی موسیٰ سے تیس رات کی اور پورا کیا اس کو دس سے پھر پورا ہو گیا وقت معین اس کے رب کا چالیس رات اور موسیٰ نے کہا اپنے بھائی ہارون کو میری قائم مقامی کر میری قوم میں اور کام سنوارنا اور شریر فسادیوں کی راہ نہ چلنا۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوۡسٰى لِمِيۡقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ

۱۴۴۔اور جب آیا موسیٰ ہمارے ٹھہرائے ہوئے

آیت نمبر۱۴۱۔ هُوَ فَضَّلَكُمۡ ۔ بُت تو تمہارے خادم ہیں۔تم ان کے خادم کیوں بنتے ہو۔

آیت نمبر۱۴۳۔ ثَلٰثِيۡنَ لَيۡلَةً ۔ اس سے ظاہر ہے کہ الٰہی کاموں میں مُدّتِ معیّنہ سے بڑھایا بھی جاتا ہے جیسے پہلے تیس مقرر کیں پیچھے اُن میں دس بڑھادیں۔

اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً ۔ ایک چلّہ رسول اللہ ﷺ نے بھی بتلایا ہے اس کو **خلوۃ** کہتے ہیں۔عشاء کے بعد سونے تک باتیں نہ کریں ذکراللہ میں رہیں۔

هٰرُوۡنَ اخۡلُفۡنِىۡ ۔ ہارون باوجود نبی ہونے کے وہ موسیٰؑ کے احکام کا تابع ہے اور ان کا خلیفہ ہے اگرچہ نبوت اُس کی مُستقِلّہ خدا تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست ہے اور یہ کہ کوئی نئی شریعت نہیں لایا یہ موسوی شریعت کا تابع ہے تو نبی متبع بھی ہوتا ہے اگرچہ مستقل ہو۔

قَالَ رَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡكَ ؕ قَالَ لَنۡ تَرٰىنِیۡ وَلٰـكِنِ انۡظُرۡ اِلَى الۡجَبَلِ فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوۡفَ تَرٰىنِیۡ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوۡسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبۡحٰنَكَ تُبۡتُ اِلَیۡكَ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۴۴﴾

وقت پر (وعدہ گاہ میں) اور اُس سے بات کی اس کے رب نے، موسیٰ نے عرض کی اے میرے ربّ! تو مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔ اللہ نے فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا لیکن تو دیکھ پہاڑ کی طرف پھر اگر وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو مجھے آگے دیکھ سکے گا تو پھر جب اس کے ربّ نے اپنی صفاتی جلوہ گری دکھائی پہاڑ پر تو کر دیا اس کو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسیٰ بے ہوش، پھر جب موسیٰ ہوش میں آیا تو بول پڑا تو بڑا بے عیب پاک ذات ہے رجوع کرتا ہوں تیری طرف اور میں تو سب سے پہلے تجھے ماننے والوں ہی میں ہوں۔

آیت نمبر۱۴۴۔ رَبِّ اَرِنِیۡۤ۔ چونکہ **لَا تُدۡرِكُهُ الۡاَبۡصَارُ** (الانعام:۱۰۴) کا ارشاد ہے اس لئے حضرت موسیٰؑ نے لفظ **اَرِنِیۡ** کے ساتھ درخواست کی یعنی تو مجھے اپنا جلوہ دکھا تو میں دیکھ سکتا ہوں۔ **جَعَلَهٗ دَكًّا** ۔صوفیاء کہتے ہیں کہ **تَجَلّٰی** الٰہی ہوئی نہیں تو **دَكًّا دَكًّا** کیوں ہوا۔ ہندی میں دھکم دھکا اسی کا بگڑا ہوا ہے یعنی پتھر سے پتھر ٹکرا گیا۔ علماء کہتے ہیں موسیٰؑ برداشت نہ کر سکے اس لئے **لَنۡ تَرٰىنِیۡ** محبت سے کہا گیا اور استقرارِ مکانی پر مشروط کیا گیا جو عالَمِ بیخودی اور مقامِ فنا کا متقاضی ہے **لَنۡ تَرٰىنِیۡ** ابھی نہیں دیکھ سکتا۔ صوفی کہتے ہیں خود خواہش نہ کرو خدا کی خواہش کی پیروی کرو۔ بظاہر موسیٰ علیہ السلام کی دو درخواستیں منظور ہوئیں ایک وہ کہ **اِسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا** (الکھف:۷۸) دوسرے یہ **لَنۡ تَرٰىنِیۡ** ۔اس کی وجہ یہ ہوئی کہ صفت رحمانیّت اور ربوبیّت سے جو فیض ہو رہا ہے اس سلسلہ میں اور کچھ مانگنا بعض وقت ناپسند ہوتا ہے چنانچہ اس کے آگے دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ **فَخُذۡ مَاۤ اٰتَیۡتُكَ وَكُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِیۡنَ** (الاعراف:۱۴۵)۔ ایسا ہی حضرت ابراہیمؑ کو اور نوحؑ کو ان مواقع پر اسی طرح کا جواب ملا تھا۔ **لَنۡ تَرٰىنِیۡ** کے ارشاد سے دیدار کا انکار نہیں ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے معراج شریف میں اللہ **جَلَّ جَلَالُهٗ** کو دیکھا۔ امّت کو کہا تم قیامت میں اپنے ربّ کو چودھویں رات کے چاند کی طرح دیکھو گے۔ اور بہت سے اولیاء اللہ نے شرفِ دیدار حاصل کیا۔ ابنِ کثیر کا قول ہے کہ دیدار کا مسئلہ صحابہ میں **متّفق علیه** تھا اور تابعین اور ائمہ مجتہدین میں بھی اسی پر اتفاق ہی رہا اور کتبِ سابقہ سے بھی دیدار کا حق ہونا ثابت ہے۔

وَخَرَّ مُوۡسٰى صَعِقًا ۔غشی ہوئی تا کہ دنیوی اسباب منقطع ہو جاویں اور یہاں کے حواس گم اور فنائیت کی حالت میں دیدار نصیب ہو جیسا کہ دیدار کا قاعدہ ہے **وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ** یعنی دیدار کی طلب تیرے انکار سے نہ تھی بلکہ اشتیاق کی زیادتی کی وجہ سے تھی۔

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

۱۴۵۔اللہ نے فرمایا اے موسیٰ! میں نے تجھے برگزیدہ کر لیا اور چن لیا لوگوں پر اپنی رسالت اور ہم کلامی سے۔تو لے جو میں نے تجھ کو دیا اور شکرگزار بن جا۔

وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

۱۴۶۔اور موسیٰ کے لئے ہم نے محفوظ کر دی تختیوں میں ہر ایک چیز کی نصیحت اور تفصیل سب کی،تو اس کو مضبوطی سے پکڑ اور تیری قوم کو حکم دے کہ اس پر بہت اچھی طرح عمل کریں۔میں عنقریب ہی تم کو نافرمانوں کے گھر دکھاؤں گا۔

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ

۱۴۷۔قریب ہی ہم پھیر دیں گے اپنی آیتوں کے سمجھنے سے اُن کو جو اپنے کو بڑا سمجھتے اور تکبر کرتے ہیں زمین میں ناحق اور اگر وہ دیکھ لیں سب کی سب نشانیاں جب بھی نہ مانیں وہ ان کو اور اگر دیکھ لیں ہدایت کا راستہ جب بھی وہ اس کو اپنی راہ

آیت نمبر ۱۴۶۔ فِى الْاَلْوَاحِ ۔ احکامِ عشرہ الواحِ موسوی یہ ہیں (۱) ماں باپ کی عزّت کرنا (۲) خون نہ کرنا (۳) زنا نہ کرنا (۴) چوری نہ کرنا (۵) ہمسایہ پر تہمت نہ لگانا (۶) ہمسایہ کی عورت کو نہ چاہنا (۷) ہمسایہ کے گھر کا لالچ نہ کرنا (۸) ہمسایہ کی زمین اور لونڈی اور غلام اور بال بچے اور مال گائے ،بیل کا لالچ نہ کرنا (۹) سب کی حفاظت کرنا (۱۰) زمین و آسمان میں تیرے لئے ایک ہی خدا ہے اس کے سوائے کوئی نہیں۔تیری عمر و دولت میں ترقی ہوگی۔

دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۔یعنی تم ان کے مالک ہوجاؤ گے اور وہ تباہ ہوجائیں گے یہ پیشگوئی ہے۔

آیت نمبر ۱۴۷۔ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ ۔ **تکبر** کے سبب سے آدمی نشانوں سے محروم ہوجاتا ہے۔**تکبّر** کے معنی حق کو نہ ماننا جس سے **حقُّ اللہ** ضائع ہوتا ہے اور راست بازوں کو حقارت سے دیکھنا جس سے **حقُّ العباد** ضائع ہوتا ہے۔

وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ ۔جو لوگ کہتے ہیں کہ کوئی معجزہ ہو تو ہم مانیں انہیں جاننا چاہئے کہ ایک گروہ ایسا ہوتا ہے کہ کل نشان دیکھ کر ہی نہیں مانتا تو معجزہ کی اَڑ بے جا ہے۔ماننے والا حق دیکھ کر مان لیتا ہے اور نہیں ماننے والا **ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ** میں داخل رہتا ہے کبھی نہیں مانتا۔

يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٤٧﴾

نہ بناویں اور اگر وہ دیکھیں گمراہی کا راستہ تو اسے اپنی راہ ٹھہرا لیں کیونکہ انہوں نے جھوٹ جانا ہماری آیتوں کو اور وہ ان سے بے خبر ہو رہے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٨﴾

۱۴۸۔ اور جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو تو اُن سب کا کیا کرایا اکارت گیا۔ وہ کیا بدلہ پائیں گے مگر اسی کا جو وہ کرتوت کرتے تھے۔

ع ۱۷

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۚ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤٩﴾

۱۴۹۔ اور موسیٰ کے گئے بعد اُس کی قوم نے اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنا لیا وہ ایک جسم تھا۔ (بلا روح) اس کی آواز گائے کی تھی کیا انہوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ وہ ان سے بات چیت نہیں کر سکتا اور نہ ان کو راستہ دکھا سکتا ہے پس بنا ہی بیٹھے اس کو (معبود) اور وہ مشرک تھے۔

وقف لازم

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾

۱۵۰۔ اور جب شرمندہ ہوئے کہ بے شک وہ گمراہ ہوگئے تو لگے کہنے کہ اگر ہمارا ربّ ہم پر رحم نہ فرمائے اور ہمارے عیب نہ ڈھانپے تو بے شک ہم ہو جائیں گے خراب۔

آیت نمبر ۱۴۹۔ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ ۔ موجودہ تورات میں غلطی سے بچھڑے کا بنانا حضرت ہارون کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے جو محض غلط ہے اور ہارون علیہ السلام کی دشمنی پر دال ہے۔

اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ ۔ برہمو۔ نیچر۔ فلسفی۔ عام علماءِ ظاہر وغیرہ غور کریں کہ لَا يُكَلِّمُهُمْ سے معبودانِ غیر کی تردید کی گئی ہے یعنی وہ خدا کیسا معبود ہو سکتا ہے جو بذریعہ وحی والہام وارسالِ رُسل کلام نہیں کرتا وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا القائے شیطانی و گمراہوں اور شعبدہ بازوں کی باتوں کا ردّ ہے۔ اور **فِيْمَا بَيْنَ** کا امتیاز بتایا ہے۔

آیت نمبر ۱۵۰۔ سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ ۔ محاورہ ہے۔ ندامت ہوئی، شرمندہ ہوئے، سر جھکا لئے۔ یا **سُقِطَ** جب ظاہر کی گئی ان کے سامنے بُرائی۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِىْ مِنْۢ بَعْدِىْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِىْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِىْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِىَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِىْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

۱۵۱۔اور جب واپس آیا موسیٰ اپنی قوم کی طرف غضب ناک ، افسوس کرتا ہوا ، بھائی سے کہا کیا بُری جانشینی کی تم نے میرے پیچھے کیا جلدی کی تم نے تمہارے رب کے حکم کی؟ اور رکھ دیں تختیاں اور پکڑا اپنے بھائی کا سراُسے کھینچنے لگا اپنی طرف۔ ہارون نے کہا اے میرے ماں جائے بھائی! لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا اور مجھے مار ڈالنے لگے تھے تو تُو مجھ پر مت ہنسا دشمنوں کو اور مجھے نہ کر دے مشرک قوم کے ساتھ۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِىْ وَلِاَخِىْ وَاَدْخِلْنَا فِىْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ ع ۱۸ / ۸

۱۵۲۔موسیٰ نے عرض کی اے میرے ربّ! میرے عیب ڈھانپ اور میرے بھائی کے (اور معاف فرما ہمارے قصور) اور ہم کو لے لے اپنی رحمت میں اور تو ہی سب سے زیادہ مہروالا ہے رحم فرمانے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

۱۵۳۔کچھ شک نہیں جنہوں نے معبود بنالیا بچھڑے کو قریب ہی ان کو پہنچے گا عذاب ان کے رب کی طرف سے اور دنیا کی زندگی میں ذلّت اور رسوائی اور ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں مفتریوں کو یعنی جھوٹ باندھنے والوں کو۔

آیت نمبر۱۵۱۔ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔ یہ موجودہ تورات کی غلطی کا ردّ ہے۔اس میں لکھا ہے کہ ہارون نے سونے کا بچھڑا بنایا تھا۔

آیت نمبر۱۵۲۔ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِىْ۔ انبیاء ہمیشہ دعا کیا کرتے ہیں اس لئے کامیاب رہتے ہیں اور تمام انبیاء اور اولیاء کا ہتھیار صرف دعا ہی ہے۔کیا خوب کہا ہے خواجہ حافظ ؒ نے

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است وبس

اس زمانہ کے لوگوں کی طرح غافل نہیں۔کثرت سے دعائیں کرنی چاہیئے۔

آیت نمبر۱۵۳۔ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُفْتَرِيْنَ۔ مفتری کی سزا ذلّت بمعنی تھوڑے ہو جائیں گے۔ **مَقْطُوعُ النَّسل** ہوں گے۔چنانچہ قحط اور وبا اور جنگ سے تمام بنی اسرائیل ہلاک ہوئے اور چالیس برس تک

وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا ؗ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۵۴﴾

۱۵۴۔اور جنہوں نے بُرے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور سچے دل سے اللہ کو مانا تو کچھ شک نہیں کہ تیرا رب توبہ کے بعد البتہ بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖۚ وَفِیْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

۱۵۵۔پھر جب ٹھہر گیا موسیٰ کا غصہ اٹھا لیں تختیاں اور اس میں جو لکھا ہوا تھا وہ ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِیَّایَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ﴿۱۵۶﴾

۱۵۶۔اور چن لئے موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر آدمی ہمارے وعدے پر لانے کو پھر جب ان کو آلیا زلزلہ نے تو موسیٰ نے عرض کی اے میرے ربّ! اگر تو ان کو پہلے ہی ہلاک کرنا چاہتا تھا اور مجھ کو (تو تُو کر سکتا تھا) کیا تو ہم کو ہلاک کئے دیتا ہے اس حرکت پر جو کر بیٹھے ہم میں کے نادان احمق یہ تمیز کرنا ہے تیرا اور امتحان ہے بھلے بُرے میں۔ ہٹا دے تو اس تمیز سے جسے چاہے اور راہِ راست پر لگا دے تو جسے چاہے تو ہی بس ہمارا ولی اور کارساز ہے تو ہمارے عیب ڈھانپ لے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی سب سے اچھا عیبوں کا چھپانے والا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) جنگل جنگل حیران پھرتے رہے یہاں تک کہ ان کی نئی نسل کنعان تک پہنچی اور جن کی عمر بیس (سال) سے زائد تھی وہ سب ہلاک ہوئے۔

آیت نمبر ۱۵۶۔ **اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ** ۔ یہاں **رَجْفَة** اور زلزلے سے وہی **صَاعِقَه** مراد ہے جس کا ذکر (**البقرة : ۵۵**) میں ہے یعنی آتش فشاں پہاڑ تھا حکم الٰہی سے زلزلہ آیا جو حصولِ توجہ اِلی اللہ اور رِقّتِ قلبی کے لئے تھا جس سے موسیٰ کے ہمراہی ۷۰ افسر ڈرے اور بے ادبی کے کلمات منہ سے نکالے کہ ہم بلکہ ہماری اولاد خدا کی آواز کبھی سننا نہیں چاہتے جس بے ادبی کا یہ نتیجہ ہوا کہ موسیٰؑ کے جیسا آدمی پھر اُن میں پیدا نہ ہوا اور اعلیٰ رسالت کی تبدیل خاندانِ اسمٰعیلؑ میں ہوگئی۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۚ﴿۱۵۷﴾

۱۵۷۔اور لکھ دے اور محفوظ کر دے ہمارے لئے اس دنیا میں بہتری اور آخرت میں بھی ہم راہ پا چکے تیری طرف، اللہ نے فرمایا میرا عذاب تو اسی پر آئے گا جس پر میں چاہوں اور میری رحمت شامل ہو چکی ہے سب کو تو وہ رحمت قریب ہی لکھ دوں گا اور محفوظ کر دوں گا انہی کے لئے جو تقویٰ کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور ہماری نشانیوں کو مانیں گے۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ؗ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ

۱۵۸۔جو پیروی کریں گے اس خاص رسول کی جو نبی مکّہ کا رہنے والا ہے جس کو وہ پائیں گے لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں اُن کو حکم کرے گا نیک کام کا اور ان کو منع کرے گا بُرے کام سے اور اُن کو حلال بتائے گا تمام پاکیزہ چیزیں اور حرام بتائے گا سب ناپاک اور بدنتیجہ چیزیں اور اتارے گا اُن سے اُن کے بوجھ اور وہ پھندے جو ان پر پڑے ہوں گے تو جو لوگ اس

آیت نمبر ۱۵۷۔ **عَذَابِيْٓ**۔ کسی مامور کی دعائے عذاب کا اس کے مخالفین کے حق میں مقبول ہو جانا اس کے بڑے **مُقَرَّب اِلَی اللّٰہ** ہونے کی علامت ہے کیونکہ اسی آیت میں عذاب کی تحقیق کے ساتھ ہی یہ لفظ بھی ارشاد ہوتے ہیں **وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ** تو اس رحمتِ عامہ سے عذابِ خاص کی طرف جنابِ الٰہی کا توجہ فرمانا مامور کی وجاہت پر دلالت کرتا ہے۔

آیت نمبر ۱۵۸۔ **مَكْتُوْبًا**۔ وہ پیشگوئیاں جو کتب سابقہ میں ہیں پیدائش ۲۱ باب آیت ۱۳۔اور استثنا باب ۱۸ و ۳۳۔یسع باب ۴۲ و ۵۴ و ۶۰۔ یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵۔ مکاشفات باب ۱۹ آیت ۱۶۔تسبیحات سلیمان (یعنی غزل الغزلات) باب ۵ آیت ۱۵، ۱۶۔

وَالْاَغْلٰلَ۔ ناحق رسم ورواج کے پھندے اور یہ اسرائیلی شریعت کی طرف اشارہ ہے جو ان کے مشائخ

اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

پر ایمان لائے اور اس کا ساتھ دیا اور اس کی مدد کی اور اتباع کی اُس نور کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے تو یہی لوگ نہال و بامراد ہوں گے۔

ع ۱۹ ۶ ۹

قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ِۨ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

۱۵۹۔ کہہ دے اے لوگو! کچھ بھی شک نہیں کہ میں اللہ ہی کا رسول ہوں تم سب کی طرف وہ اللہ جس کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین میں کوئی سچا معبود نہیں مگر اکیلا وہی جلاتا ہے (ایمانداروں کو) اچھی زندگی کے ساتھ اور مارتا ہے (بے ایمانوں کو) بدی کے ساتھ تو تم اللہ کو اور اس کے رسولؐ کو مانو وہ خاص رسول جو مکّہ کا رہنے والا ہے جو اللہ کو مانتا ہے اور اُس کے سب کلاموں کو اور اسی کی پیروی کرو تاکہ تم راہِ راست پا جاؤ (حیات دائمی کی)۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓی اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

۱۶۰۔ اور موسیٰ کی قوم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو راہِ راست بتاتے ہیں حق کی اور اسی پر انصاف کرتے ہیں (فیصلہ چکاتے ہیں)۔

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ

۱۶۱۔ اور تتر بتر کر دیا ان کو بارا قبیلے بڑی بڑی جماعتیں بنا کر۔ اور ہم نے وحی کی موسیٰ کی طرف جب پانی مانگا اُس سے اس کی قوم نے یہ کہ لے جا تو اپنی جماعت کو ایک پہاڑی پر

(بقیہ حاشیہ) اور مولویوں نے بنالی تھی اور جو انسان کو آزادی سے محروم کرنے والی اور فرقہ بندی بلا مرضی الٰہی کرلی تھی۔ چنانچہ دیکھو احبار، خروج وعدد (گنتی)۔

وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ۔ یعنی قرآن مجید کی اور سنت نبوی کی پیروی کرو۔

آیت نمبر ۱۶۱۔ اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ۔ حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے تھے ان میں سے ہر ایک کی اولاد علیحدہ علیحدہ سبط یا فرقہ یا خاندان ٹھہرا۔ **اَسْبَاطًا** . **سِبط** پوتے یا نواسے۔

فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

پس پھوٹ نکلے اس سے بارہ چشمے۔ بے شک پہچان لیا ہر ایک نے اپنا اپنا پنگھٹ۔ اور ہم نے اُن پر اَبر کا سایہ کیا اور ہمیں نے اُن پر **مَنّ** اور **سَلْوٰی** اتارا۔ اور اجازت دی کہ کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو ہم نے تم کو دیں اور انہوں نے ہمارا تو کچھ نہ بگاڑا ہاں! اپنی جانوں کا نقصان کرتے رہے۔

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

۱۶۲۔اور جب ان کو کہا گیا آرام اور چین سے رہو اس بستی میں اور کھاؤ اُس میں سے جہاں چاہو اور کہو ہمارے قصور معاف کر اور دوازے میں داخل ہو فرمانبردار ہو کر تو ہم (تمہاری حفاظت کریں گے) تمہاری خطائیں بخش دیں گے قریب ہی محسنوں کو ہم بہت کچھ دیں گے۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ ع

۱۶۳۔تو بدل دیا اُن میں سے بے جا کام کرنے والوں نے بات کو اس کے سوائے جو اُن سے کہی گئی تھی تو ہم نے بھیج دی اُن پر بلائے آسمانی کیونکہ وہ بے جا کام کرنے والے تھے۔

وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ

۱۶۴۔اور پوچھ لے اُن سے اُس بستی کا حال جو سمندر کے کنارے کے قریب تھی اُن لوگوں نے

آیت نمبر۱۶۲۔ اَلْقَرْيَة ۔ یعنی اریحا میں یہ حضرت موسٰیؑ کے وفات کے بعد کا قصّہ ہے جب ان کے خلیفہ یُوشع بن نُون یُردن ندی کو عبور کر کے اریحا میں پہنچے۔ یہ قریہ شام میں بیت المقدس سے بیس میل کے فاصلہ پر آباد تھا۔

آیت نمبر۱۶۳۔ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ ۔ عذابِ آسمانی، بلائے آسمانی، کتاب یشوع کے باب ۷ میں دیکھو کہ **عی** کے لوگوں نے بنی اسرائیل کو شکست دے کر بہتوں کو قتل کر ڈالا۔

آیت نمبر۱۶۴۔ يَعْدُوْنَ ۔ زیادتی کرتے تھے۔ خدا سے بڑھتے تھے۔ نافرمانی کرتے تھے۔

حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَأْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

آرام کے دنوں میں اللہ جلّ شانہٗ کی بڑی مخالفت کی جب آنے لگیں ان کے پاس مچھلیاں ان کے آرام کے دنوں میں پانی کے اوپر اور جب آرام کے دن نہ ہوں یعنی (خشک سالیوں میں) تو نہیں آتی تھیں اُن کے پاس۔ اسی طرح ہم ان کو آزمانے لگے کیونکہ وہ نافرمان تھے۔

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ

۱۶۵۔ اور جب کہا اُن میں سے ایک جماعت نے کیوں نصیحت کرتے ہو اُس قوم کو جس کو اللہ

(بقیہ حاشیہ) اَلسَّبْتِ ۔ حضرت حکیم الامت **خلیفۃ المسیح** مولانا مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنی اولاد کے لئے کثرتِ دولت کی دعا نہیں کی کیونکہ اکثر دولت مندی فسق و فجور کا سبب ہو جاتی ہے اسی طرح ہمارے حضور سیّد المرسلین خاتم النبیّین نے بھی اپنی اولاد کے لئے بقدر ضرورت کی دعا کی ہے ﷺ۔ **شُرَّعًا** یعنی جب موسم اور بارشیں اچھی ہوں تو مچھلیاں بہت ہوتیں ہیں **يَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ** سبت کے تین معنی ہیں (۱) ہفتہ جو یہود کی عبادت کے واسطے مخصوص تھا اُس دن کو وہ مچھلی کے شکار میں گزارتے تھے جیسے ہمارے زمانہ کے نوجوان بےفکرے جمعہ و اتوار کو شکار بحری و برّی میں مصروف رہتے ہیں اُن کی آزمائش کے لئے یہ حکم دیا گیا۔ ممانعت کے بعد انہوں نے دریا کے قریب حوض کھود کے نالیئیں بنائیں جن سے مچھلیاں حوض میں آجاتیں اتوار کو جا کر پکڑ لیتے اس استہزاء اور مکر سے اُن پر لعنت پڑی۔ ہمارے فقہاء بھی حیلہ شرعی جائز بتاتے ہیں وہ اس آیت سے عبرت پکڑیں مگر بعض مواقع میں جن میں حقوق اللہ یا حقوق العباد کی رعایت ہو وہ مستثنٰی ہیں۔ (۲) راحت۔ معنی یہ ہوئے کہ کسی قوم یا آدمی کو آرام و آسائش کے سامان اللہ **جَلَّ شَانُہٗ** عطا فرمائے تو وہ اس کی قدر کرے ورنہ قہرِ الٰہی اُس پر نازل ہوگا۔ (۳) **سبت** کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ پولوس آپ کو سبتی نبی قرار دیتا ہے۔ تو آپ کی گرامی قدر کی قدر کرنا سب پر ضروری ہے ورنہ ذلّت و مصیبت ہوگی (مجھے اس کا حوالہ نہیں ملا ہے) ہمارے حضرت مولانا نورالدین صاحب نے بیان فرمایا ہے۔

نَبْلُوْهُمْ ۔ ابتلا تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) امام کے لئے اِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ (البقرۃ:۱۲۵)۔ عام بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ (الاعراف:۱۶۹) بدکاروں کے لئے نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (الاعراف:۱۶۴)۔ اس کا ذکر پارہ ۱۰ و ۱۲ میں بھی آیا ہے۔ دیکھئے **سورۃ التوبۃ** تفسیر آیت نمبر ۳۸۔

عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

ہلاک کرنا چاہتا ہے یا عذاب کرنے والا ہے اُن پر سخت۔ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کے سامنے الزام سے بچنے کو تا کہ وہ متقی بن جائیں۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَىِٕيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

۱۶۶۔ پھر جب بھول گئے وہ بات جس کی اُن کو نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے صرف اُن کو بچا لیا جو منع کرتے تھے بُرے کام سے اور ظالموں کو پکڑ لیا بہت بُرے عذاب میں کیونکہ وہ نافرمان تھے۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۷﴾

۱۶۷۔ پھر جب وہ حد سے بڑھ گئے جس کام سے ان کو منع کیا جاتا تھا تو ہم نے کہا ان کو ہو جاؤ بندر ذلیل۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ښ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۸﴾

۱۶۸۔ اور وہ یاد کرو جب جتا دیا تیرے رب نے کہ ضرور مسلّط کرے گا (غالب رکھے گا) ان پر قیامت تک ایسے شخص کو جو انہیں دیا کرے بُری تکلیفیں۔ بے شک تیرا رب بہت جلد عذاب کرنے والا ہے اور کچھ شک نہیں کہ وہ غفور الرحیم بھی ہے۔

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ

۱۶۹۔ اور ہم نے تتر بتر کر دیا اُن کو ملک میں

آیت نمبر ۱۶۶۔ اَنْجَيْنَا۔ مانعین اور ناصحین عذاب سے بچے۔ معلوم ہوتا ہے کہ **سَاكِتِيْن** بھی مبتلائے عذاب ہو جاتے ہیں اور حدیث میں **سَاكِت** کو **شَيْطَانُ الْاَخْرَسُ** فرمایا ہے۔

آیت نمبر ۱۶۷۔ قِرَدَةً۔ خفیف العقل، چھچھورے، بندر اور بندر کی خاصیت والے۔

آیت نمبر ۱۶۸۔ تَاَذَّنَ۔ جتا دیا۔ خبردار کر دیا۔ عَلَيْهِمْ یعنی یہود پر مسلّط کرے گا۔ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ یہ یہود کی تباہی کی پیشگوئی ہے۔ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی یہود میں سے جو حق کی طرف رجوع کر جائیں گے ان کے قصور معاف کئے جائیں گے۔ وہ نیک بدلہ پائیں گے۔

آیت نمبر ۱۶۹۔ وَقَطَّعْنٰهُمْ ۔ یہ قِرَدَةً کی تفسیر ہے جو پارہ اوّل میں بھی آ چکا ہے خٰسِـِٕيْنَ **فَاعِلِيْنَ** کے وزن پر خاص آدمیوں ہی کے لئے آیا ہے جمع ی، ن کے ساتھ علمی رنگ ہے کہ یہ جمع غیر ذوی العقول کی نہیں آتی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب انسان ہی تھے نہ جانور۔ بندر۔ پارہ چھ رکوع تیرہ میں یہ مسئلہ اور بھی

مِنۡهُمُ الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنۡهُمۡ دُوۡنَ ذٰلِكَ‌ وَبَلَوۡنٰهُمۡ بِالۡحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۱۶۹﴾

ٹکریاں ٹکریاں کر کے کچھ تو ان میں سے نیک ہیں اور کچھ نیکوں کے سوائے ہیں اور ہم نے امتحان کیا اُن کا سُکھ اور دُکھ سے تاکہ وہ پلٹ آویں۔

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ وَّرِثُوا الۡكِتٰبَ يَاۡخُذُوۡنَ عَرَضَ هٰذَا الۡاَدۡنٰى وَيَقُوۡلُوۡنَ سَيُغۡفَرُ لَنَا‌ ۚ وَاِنۡ يَّاۡتِهِمۡ عَرَضٌ مِّثۡلُهٗ يَاۡخُذُوۡهُ‌ ؕ اَلَمۡ يُؤۡخَذۡ عَلَيۡهِمۡ مِّيۡثَاقُ الۡكِتٰبِ اَنۡ لَّا يَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ وَدَرَسُوۡا مَا فِيۡهِ‌ ؕ وَالدَّارُ الۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّـلَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ‌ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۷۰﴾

۱۷۰۔تو پیچھے آئے اُن کے ایسے ناخلف جو وارث بنے کتاب کے وہ لیتے ہیں اس ادنیٰ دنیا کا مال اور کہتے ہیں کہ قریب ہی ہم کو معاف ہو جائے گا اور اگر ان کے پاس کوئی دنیوی چیز آوے اتنی ہی تو اس کو بھی لے لیں کیا ان سے اقرار نہیں لیا گیا تھا پکّا جو لکھا ہوا کتاب میں ہے یہ کہ نہ بولیں اللہ پر سچ کے سوائے کچھ اور، اور وہ پڑھ چکے ہیں جو اس کتاب میں ہے اور آخرت کا گھر بہت ہی اچھا ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ کیا تو کیا تم کچھ بھی نہیں سمجھتے۔

وَالَّذِيۡنَ يُمَسِّكُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُصۡلِحِيۡنَ ﴿۱۷۱﴾

۱۷۱۔اور جو لوگ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں کتاب اور نماز کو ٹھیک درست رکھتے ہیں۔ تو ہم ضائع نہیں کریں گے ثواب سنوار والوں کا۔

وَاِذۡ نَتَقۡنَا الۡجَبَلَ فَوۡقَهُمۡ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ

۱۷۲۔اور وہ یاد کرو جو ہم نے بلند کیا پہاڑ کو ان

(بقیہ حاشیہ) صاف تر ہے کہ جَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَنَازِيۡرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوۡتَ (المائدۃ: ۶۱) یعنی بعض ان میں سے نیک ہو گئے اور بعض خفیف العقل بندر اور بعض سؤر۔ حریص و بے جا نا عاقبت اندیش رہے۔ بعض ٹھاکروں کے بندے اور ہم ان کو سکھ دکھ دیتے رہے کہ وہ اپنی بدکاریوں سے رجوع کریں۔

آیت نمبر ۱۷۰۔ وَاِنۡ يَّاۡتِهِمۡ عَرَضٌ ۔ مال اور دولت حرام۔ یہاں بدی اور حرص، بے جا جمع، حاصل کی ہوئی دولت مراد ہے۔ دوسری جگہ عام دولت و قیمت۔

آیت نمبر ۱۷۱۔ يُمَسِّكُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ ۔ یعنی مضمون کتاب پر عمل کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۷۲۔ نَتَقۡنَا ۔ کھڑا کیا۔ بلند کیا۔ پہاڑ اس طرح کھڑا تھا گویا چھتری ہے۔ بعض پہاڑ اسی قسم کے ہوتے ہیں گویا ایک بڑی چھتری کھڑی کر دی گئی ہے۔

وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

پر گویا وہ چھتری ہے اور انہوں نے یقین کیا کہ وہ اب ان پر گرا اور ہم نے فرمایا کہ پکڑ و مضبوطی سے جو حکم ہم نے تم کو دیئے ہیں اور یاد کرو جو اس کتاب میں ہے تا کہ تم دکھوں سے بچو۔

ع ۲۱ / ۹ / ۱۱

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۛ شَهِدْنَا ۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۳﴾

۱۷۳۔ اور جب جب نکالتا ہے تیرا رب بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو تو اُن کو اُن کے نفسوں پر شاہد کرتا ہے کیا میں تمہارا رب ہوں یا نہیں تو وہ پکار اٹھتے ہیں کہ جی ہاں! جی ہاں! ہم گواہ ہیں ایسا نہ ہو کہ کہہ دو انجام کے وقت کہ ہم تو اس سے بالکل بے خبر ہی تھے۔

معانقة ۲/ عند المتاخرین

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۴﴾

۱۷۴۔ یا کہہ دو محض ہمارے باپ دادا ہی نے ہم سے پہلے شرک کیا اور ہم تو ان کے پیچھے اولاد ہوئے پھر کیا تو ہم کو ہلاک کرتا ہے اس وجہ سے جو بدکاروں نے کیا۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۵﴾

۱۷۵۔ اسی طرح ہم مفصّل بیان کرتے ہیں نشانیاں تا کہ وہ پھر آویں۔

آیت نمبر۱۷۳۔ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ۔ ظہور کا لفظ فصاحتِ کلام کے لئے ہے۔ حدیث میں بھی یہ محاورہ ہے عام محاورۂ عرب بھی ہے۔ مثلاً **كَانَ يَنْشُدُ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهٖ** اور حدیث **كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا** اور **بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ اَىْ وَسَطِهِمْ** (قاموس) تو **مِنْ ظُهُوْرِهِمْ** کے معنی **مِنْهُمْ** کے ہوئے۔ **وَاَشْهَدَهُمْ**۔ گواہ قرار دیا **عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ** ہر آدمی عقل آئے بعد معلوم کر لیتا ہے کہ میرا ایک ربّ ہے۔ امکان و بشریت کی کمزوری ہر نفس کی شہادت ہے کہ وہ مخلوق ہے **اَلْبَعْرَةُ تَدُلُّ عَلَى الْبَعِيْرِ وَاٰثَارُ الْقَدَمِ عَلَى السَّفِيْرِ**۔ اور فطرتی طور پر بنی آدم سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے آپ تو ربّ نہیں ہیں پھر وجدانی طور پر خدا کی آواز سنتے ہیں کہ کیا میں تمہارا ربّ ہوں یا نہیں۔ **بَلٰى شَهِدْنَا**۔ جی ہاں ہم گواہ ہیں کہ آپ ہمارے ربّ ہیں اور بتقاضائے فطرتی ہم نے اس واسطے رکھا کہ ایسا نہ ہو کہ کہہ دو انجام کے وقت کہ ہم تو اس سے بالکل بے خبر تھے۔

وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ الَّذِىۡۤ اٰتَيۡنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنۡهَا فَاَتۡبَعَهُ الشَّيۡطٰنُ فَكَانَ مِنَ الۡغٰوِيۡنَ ﴿۱۷۶﴾

۱۷۶۔ اور سنا ان کو اس شخص کا حال جس کو دی تھی ہم نے اپنی آیتیں پھر وہ الگ ہو گیا ان سے اور اس کے پیچھے لگا شیطان تو وہ گم راہوں میں سے ہو گیا۔

وَلَوۡ شِئۡنَا لَرَفَعۡنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخۡلَدَ اِلَى الۡاَرۡضِ وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ‌ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الۡـكَلۡبِ‌ۚ اِنۡ تَحۡمِلۡ عَلَيۡهِ يَلۡهَثۡ اَوۡ تَتۡرُكۡهُ يَلۡهَثْ‌ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا‌ۚ فَاقۡصُصِ الۡقَصَصَ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾

۱۷۷۔ اور اگر ہم چاہتے تو اس کو رفع دیتے اُن نشانیوں سے لیکن وہ زمینی چیزوں ہی کی طرف جھکا اور وہ اپنی گری ہوئی خواہشوں کے پیچھے لگ گیا تو اس کی مثال جیسے ایک کتے کی مثال ہے اگر تو اُس پر حملہ کرے تو ہانپے اور چھوڑ دے تو بھی زبان لٹکا وے اور ہانپے یہی مثال ہے اُس قوم کی جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تُو (یہ نصیحت خیز) قصہ بیان کرتا کہ وہ بچیں۔

آیت نمبر ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۸۰۔ نَبَاَ الَّذِىۡۤ ۔ ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ اور مجاہد کہتے ہیں کہ بلعم بن باعور کی طرف اشارہ ہے جس کا تذکرہ کتاب عدد باب ۲۲ و ۲۳ میں ہے۔ فَانْسَلَخَ باہر ہو گیا احکام سے۔ فَاَتۡبَعَهُ تابع کیا اس کو۔ كَمَثَلِ الۡـكَلۡبِ ۔ کتّے میں یہ بدعادتیں ہوتی ہیں۔ حریص بڑا ہوتا ہے۔ ہم جنس کی ہمدردی اُس میں نہیں ہوتی۔ کھانے کے سوائے کسی کام کا نہیں۔ مادہ کی مقعد کو بہت سونگھتا ہے۔ اچھے کپڑوں والوں کو نہیں بھونکتا۔ پیاس پر صبر نہیں کر سکتا۔ بے سبب ہانپتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سخت آگ اس کے اندر لگی ہوئی ہے۔ غریب اور مَیلے کپڑے والے آدمیوں پر بھونکتا ہے۔ اپنی جنس کا دشمن ہوتا ہے۔ جب قریب ہوتو الہام نہیں ہوتا۔ شکاری اور کھیت کا رکھوالا کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔ دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا شخص پانی سے نفرت کرتا ہے اور اچھا کم ہوتا ہے۔ اس شخص کی مثال کتے کی ہے اس لئے کہ کتے کو جو زبان نکالنے کی عادت ہے بسبب شدّت حرص یا پیاس اگر اس کو ماریں یا جھڑکیں تا کہ وہ اپنی زبان کو نہ نکالے مگر وہ اپنی اس عادت سے باز نہیں آتا یہ مارنا اور جھڑکنا اس کے لئے مفید نہیں ہوتا۔ ویسے ہی وہ انسان جو نفسِ امّارہ کا پیرو ہے اُس کو نشان دکھلائے جاتے ہیں جو کہ اس پر بطور حملہ اور ضرب کے ہیں مگر وہ نشانوں کو دیکھتا ہوا اور بیّنات کا مشاہدہ کرتا ہوا پھر بھی باز نہیں آتا تو وہ کتا ہی ہے۔ اِنۡ تَحۡمِلۡ لادے یا حملہ کرے قُلُوۡبٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ بِهَا ۔ خدا کے دیئے ہوئے اعضاء سے کام نہیں لیتے تو وہ ضائع ہو جاتے ہیں وَلَهُمۡ اَعۡيُنٌ جمع کا لفظ فرمایا تا کہ عینک وغیرہ سب آ جائیں۔ اَلۡغٰفِلُوۡنَ ۔ سُست و آرام طلب۔ صرف ناز و نعم میں بسر کرنے والے۔ بے فکرے۔

سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٧٧﴾

۱۷۸۔ کیا بُری مثال ہے اُس قوم کی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اپنا ہی کچھ نقصان کرتے رہے۔

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٧٨﴾

۱۷۹۔ جس کو اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پاوے کامیاب ہو اور جس کو وہ ہٹا دے تو یہی لوگ گھاٹا پانے والے ہیں۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٧٩﴾

۱۸۰۔ اور ہم نے پیدا کیا جہنم کے لئے بہت سے بڑے آدمی اور جنّ اور غریب عام آدمی، اُن کے دل تو ہیں پر اُن سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں اُن سے دیکھتے نہیں اور اُن کے کان تو ہیں اُن سے سنتے نہیں۔ یہی لوگ چوپایوں کے جیسے ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔ اور یہی لوگ غافل ہیں۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٠﴾

۱۸۱۔ اور اللہ ہی کے سب نام اچھے ہیں تو اس کو پکارو انہی ناموں سے اور ان کو چھوڑ دو جو بیجا دخل دیتے ہیں اُس من موہن کے ناموں میں۔ وہ قریب ہی اپنے کرتوتوں کا بدلہ پائیں گے۔

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٨١﴾ ع

۱۸۲۔ اور ہمارے پیدا کئے ہوئے ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو حق بات کی ہدایت کرتے ہیں اور وہ اسی پر فیصلہ کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٢﴾

۱۸۳۔ اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ہم قریب ہی اُن کو بتدریج پکڑیں گے جہاں سے وہ معلوم بھی نہ کر سکیں گے۔

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۗ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿١٨٣﴾

۱۸۴۔ اور میں ان کو مہلت بھی دوں گا بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔

آیت نمبر ۱۸۴۔ اُمْلِيْ لَهُمْ ۔ مہلت بھی دیتا ہوں۔ اس بے خبری میں وہ یا تو تنبیہ حاصل کریں یا اپنی خواہش پوری کر کے پورے سرکش ہو جائیں۔

اَوَلَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا ٚ مَا بِصَاحِبِہِمۡ مِّنۡ جِنَّۃٍ ؕ اِنۡ ہُوَ اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۸۵﴾

۱۸۵۔ کیا انہوں نے خیال نہیں کیا کہ ان کے صاحب کو کچھ جنون نہیں۔ صرف وہ تو دشمنوں کو صاف صاف ڈرانے والا ہے۔

اَوَلَمۡ یَنۡظُرُوۡا فِیۡ مَلَکُوۡتِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنۡ شَیۡءٍ ۙ وَّاَنۡ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ قَدِ اقۡتَرَبَ اَجَلُہُمۡ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَہٗ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾

۱۸۶۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا آسمانوں اور زمین کی حکومت میں اور اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں اور اس بات میں[۱] نزدیک ہے کہ اُن کی موت قریب ہوگئی ہو تو اب اس اللہ کی بات کے سوا[۲] وہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔

مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ ؕ وَیَذَرُہُمۡ فِیۡ طُغۡیَانِہِمۡ یَعۡمَہُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾

۱۸۷۔ جس کو اللہ ہٹا دے تو اسے کون راہ پر لگاوے اور اللہ ان کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ اپنی سرکشی میں دل کے اندھے ہوئے پھرتے ہیں۔

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرۡسٰہَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُہَا عِنۡدَ رَبِّیۡ ۚ لَا یُجَلِّیۡہَا لِوَقۡتِہَاۤ اِلَّا ہُوَ ؕۘ ثَقُلَتۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ لَا تَاۡتِیۡکُمۡ اِلَّا بَغۡتَۃً ؕ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ کَاَنَّکَ حَفِیٌّ عَنۡہَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُہَا عِنۡدَ اللّٰہِ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۸﴾

وقف لازم وقف منزل

۱۸۸۔ وہ تجھ سے پوچھتے ہیں انجام کار کی گھڑی کب ہے اس کے ظہور اور قائم ہونے کا وقت تو جواب دے کہ اس کا علم تو میرے ربّ ہی کے پاس ہے وہی اس کو کھولے گا ظاہر کرے گا اس کے وقت پر۔ بوجھ ہوگیا ہے آسمانوں اور زمین میں۔ وہ تمہارے سامنے یکا یک آجائے گی وہ تجھ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا تو ایک بات کے سب پہلوؤں کو پوچھ چکا ہے۔ جواب دے دے اس کے سوائے نہیں کہ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر آدمی جانتے ہی نہیں۔

---

[۱] یعنی اس پیش گوئی میں۔ [۲] یعنی قرآن کریم۔

آیت نمبر ۱۸۸۔ اَلسَّاعَۃِ۔ یہ پیشگوئی بھی ہے عرب پر قیامت آنے کی یعنی ایک زمانہ آتا ہے کہ عرب زیر و زبر ہوجائے گا اور کل مخالفین ہلاک ہوجائیں گے۔

ثَقُلَتۡ ۔ یعنی بہت بڑا واقعہ ہے جس سے آسمان اور زمین کانپتے ہیں اور کافر سرسری سمجھ کر پوچھتے ہیں۔

حَفِیٌّ ۔ وہ شخص ہے جو سوال کے سب پہلوؤں کو پوچھ لے اور یہ مامور و ملہم کا کام نہیں کیونکہ وہ صاحبِ ادب ہوتا ہے۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚۛ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚۛ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ ع

۱۸۹۔ تو کہہ دے میں تو مالک نہیں اپنے نفس کے نفع نہ نقصان کا مگر اللہ جو چاہے اور اگر میں بڑا غیب دان ہوتا تو میں اپنے لئے بہت سی نیکیاں جمع کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔ میں تو صرف دشمنوں کو ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایماندار قوم کو۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

۱۹۰۔ وہی اللہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا ایک ذات سے اور اسی کے نوع (اور قسم) سے بنایا اس کا جوڑا تا کہ تسکین پائے[۱] اس کے پاس پھر جب مرد نے جماع کیا عورت سے تو ہلکا سا حمل رہا تو اسے لئے پھری پھر جب وزن دار ہوگئی تو دونوں نے پکارا اللہ کو جو اُن کا رب ہے اگر تو ہم کو عنایت کرے گا لائق اور تندرست (بچہ) تو ہم تیرا بڑا شکر کریں گے۔

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۱﴾

۱۹۱۔ پھر اللہ نے ان کو عنایت کیا قابل اور تندرست بنانے لگے اللہ کا شریک اللہ کی دی ہوئی چیز میں تو اللہ برتر ہے اس سے جو وہ شریک بناتے ہیں۔

---

۱ آرام پکڑے، وحشت دور کرے۔

آیت نمبر ۱۹۰۔ هُوَ الَّذِيْ ۔ یہاں سے مضمون سابق کا اِعادہ خلاصۃً کیا گیا ہے۔

صَالِحًا ۔ جیتا جاگتا۔ **كَامِلُ الْقُوٰى** ۔ نیک ۔ صحیح سالم ۔ پورا بچہ۔

آیت نمبر ۱۹۱۔ جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ ۔ یعنی مشرکانہ خیالات سے **عَبْدُالشَّمْس** اور **عَبْدُالْعُزّٰى** اور **عَبْدِ مَنَاف** اور عَبدِ قُصی اور عبد الحارث اور عبد منات تھے۔ جیسے مدّتوں سے ہند کے جاہل مسلمان سلار بخش۔ مدار بخش۔ پیر بخش نام رکھتے ہیں۔ لطیفہ۔ اگر کوئی ذی علم متقی ایسا نام بطور دعا یا تفاؤل کے کہہ دے تو معنی یہ ہوں گے پیر بخش یعنی خداوند تعالیٰ ایسا بچہ دے جو مسلمانوں کا سردار ہو وغیرہ وغیرہ۔ اس آیت شریف کا تعلق آدم و حوّا سے نہیں ہے جیسے بعض غلط فہموں نے سمجھا بلکہ عام مشرکین عرب کی طرف اشارہ ہے جو ایک عامیانہ خیال ہے۔

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۲﴾

۱۹۲۔ کیا یہ مشرک شریک بتاتے ہیں اُن کو جو کچھ بھی نہیں پیدا کر سکتے اور وہ خود ہی پیدا کئے گئے ہیں۔

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ لَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۳﴾

۱۹۳۔ اور نہ اُن کی مدد کرنے ہی کی قوت رکھتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں[۱]۔

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۴﴾

۱۹۴۔ اور اگر تم ان کو پکارو ہدایت کی طرف تو وہ تمہاری پیروی نہ کریں گے برابر ہے کہ چاہو اُن کو پکارو یا چپ رہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۵﴾

۱۹۵۔ جن کو تم اللہ کے سوائے پکارتے ہو تو وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں پھر پکارو تو ان کو (دیکھیں) کیا وہ جواب دیتے ہیں تم کو جب تم سچے ہو۔

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۶﴾

۱۹۶۔ کیا ان کے ایسے پاؤں ہیں جن سے وہ چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے پکڑیں یا ان کی ایسی آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا ان کے ایسے کان ہیں جن سے سنیں؟ تُو کہہ دے پکارو تم اپنے شریکوں کو پھر میرے لئے کوئی تدبیر کرو[۲] اور مجھے مہلت نہ دو۔

اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۷﴾

۱۹۷۔ میرا حمایتی وہی اللہ ہے جس نے کتاب اتاری اور وہی نیک بندوں کی حمایت کرتا ہے۔

---

[۱] جب وہ اُکھاڑ پھینکے جائیں گے۔ [۲] مجھ پر منصوبہ چلاؤ۔

آیت نمبر۱۹۲۔ مَا لَا يَخْلُقُ ۔ اس سے مسیح کا خالق طیور ہونا صاف باطل ہو گیا۔

آیت نمبر ۱۹۷۔ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ ۔ یہ آیت شریف رسول اللہ ﷺ کی عصمت کی دلیل ہے اور کامل صالحین کے لئے بھی۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾

۱۹۸۔ اور تم جس کو پکارتے ہو اللہ کے سوائے وہ نہ تو تمہاری مدد پر ہی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۹﴾

۱۹۹۔ اگر تم ان کو پکارو راہِ راست کی طرف تو وہ سنتے نہیں، تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ تیری طرف آنکھ پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے ہیں (یعنی مورتیں اور بت و مشرک) حالانکہ وہ کچھ بھی دیکھتے نہیں۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۲۰۰﴾

۲۰۰۔ درگزر اختیار کر اور دستور کے موافق نیک کام کرنے کا حکم دے اور جاہلوں سے منہ پھیر لے۔

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۱﴾

۲۰۱۔ اور (اے مخاطب!) اگر کبھی جوش دے تجھ کو شیطان کی چھیڑ چھاڑ[۱] تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کر۔ بے شک وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ۚ

۲۰۲۔ جو لوگ اللہ کو سپر بناتے ہیں جب کسی شیطان نے ان کو چھوا[۲] تو وہ چونک پڑے اللہ ان کو یاد آ گیا پھر وہ فوراً سمجھدار بن گئے۔

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

۲۰۳۔ اور شیطانوں کے بھائیوں کو تو شیطان کھینچے لئے جاتے ہیں کم عقلی میں پھر وہ کچھ کوتاہی نہیں کرتے (بدکاری میں)۔

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْ

۲۰۴۔ اور جب تو اُن کے پاس کوئی نشان نہیں

---

[۱] وساوس شیطان [۲] یعنی جب کوئی خطرہ شیطانی ان کو ہوا۔

آیت نمبر ۱۹۹۔ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ۔ یعنی مورتیں اور بُت ایسے مجسمہ بنے ہیں کہ اُن کی آنکھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں کہ گویا وہ آنکھ پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے ہیں اور مشرک قوت بصارت نہیں رکھتے نہ سمجھ نہ ادراک۔

لَا يُبْصِرُوْنَ۔ دل سے نہیں دیکھتے۔

آیت نمبر ۲۰۲۔ طٰٓئِفٌ۔ وسواس یعنی جب کوئی خطرہ شیطانی ان کو ہوا۔

لَآ اجۡتَبَيۡتَهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوۡحٰٓى اِلَىَّ مِنۡ رَّبِّىۡ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝۲۰۴

لاتا تو کہتے ہیں تو اس کو کیوں کھینچ تان کر نہیں لایا کہہ دے میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے میرے ربّ سے یہ دانائی کی باتیں ہیں۔ تمہارے ربّ کی طرف سے ہدایت اور رحمت ہے ماننے والی قوم کے لئے۔

وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝۲۰۵

۲۰۵۔ اور جب قرآن پڑھا جاوے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحم کیا جاوے۔

وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ فِىۡ نَفۡسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيۡفَةً وَّدُوۡنَ الۡجَهۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِيۡنَ ۝۲۰۶

۲۰۶۔ اور یاد کرتے رہو اپنے ربّ کی دل ہی دل میں عاجزی سے اور گڑگڑا کر اور ڈر کر پست اور دھیمی آواز سے صبح اور شام اور غافلوں میں سے نہ ہو جانا۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ عِنۡدَ رَبِّكَ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوۡنَهٗ وَلَهٗ يَسۡجُدُوۡنَ ۝۲۰۷ ۩ ع ۲۴

۲۰۷۔ وہ لوگ تکبر نہیں کرتے جو تیرے ربّ کے **مقرّب** ہیں اس کی عبادت سے اور اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اسی کو سجدہ کیا کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۲۰۴۔ لَوۡ لَا اجۡتَبَيۡتَهَا۔ کیوں نہیں بنالاتا تو دل سے۔ کیوں کھینچ کر نہیں لایا۔

آیت نمبر ۲۰۵۔ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ۔ یہاں مخاطب مسلمان نہیں کافر ہیں۔ **اَلۡحَمۡد خَلۡفِ اِمَام** کا مسئلہ یہاں نہیں جو استدلالاً پیش کیا جاتا ہے۔

آیت نمبر ۲۰۶۔ فِىۡ نَفۡسِكَ۔ یعنی جو ذکرِ خدا زبان سے کرتے ہو اُس کو دل سے سمجھو اور تضرّع اور خوف کے ساتھ حضوری اور یادداشت سے ادا کرو یہ نہیں کہ زبان بولتی جاتی ہے اور تمہیں کچھ خبر ہی نہیں۔ جیسا کوئی صوفی کہتا ہے کہ (چشم بیدار تو ہیں پر دل بیدار نہیں) ایسے غافلانہ ذکروں سے حضوریٔ قلب ضائع ہو جاتی ہے جو ایک کامل کی موت ہے۔ پکّا ذکر تو وہ ہے جس سے دل گناہ سے پاک ہو۔ خواہش گناہ اس سے چھوٹ جائے۔ یہ نہیں کہ زبان در ذکر، دل در فکرِ خانہ۔ خِيۡفَةً دوسری جگہ آتا ہے **وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذٰلِكَ سَبِيۡلًا** (بنی اسرائیل:۱۱۱)۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ عَشَرَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ہم سورۂ انفال کو اس اللہ کے اسم شریف سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو تہیّہ اسباب کرنے والا ہے اور اسبابوں پر عمل کرنے والوں کو نتیجہ دینے والا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ

۲۔تجھ سے پوچھتے ہیں امید سے زیادہ مال ملنے

تمہید۔اس سورۃ میں جنگ بدر کا ذکر ہے۔جنگ بدر کا سبب نبی کریم ﷺ مکہ سے بسبب ان مجبوریوں کے جو کفار سے پیش آئیں نکلے اور مکہ سے دوسو، ڈھائی سومیل پر آ ڈیرا لگایا۔لیکن مکہ کے دشمنوں نے دشمنی میں اور ترقی کی اگرچہ وہ تجارتوں کے لئے مختلف ممالک میں جایا کرتے تھے جن میں سے ایک شام بھی تھا لیکن ان دنوں میں انہوں نے شام کا سفر زیادہ کر دیا۔مدینہ میں نبی کریم ﷺ کے رہنے کے باعث انہوں نے یہ شروع کیا کہ بہانہ تو شام جانے کا لیکن مقصد نبی کریمؐ کی مخالفت میں لوگوں کو اکسانے کا۔وہ کبھی مدینہ کے مشرق سے گزرتے اور کبھی مغرب سے گزرتے اور کبھی مدینہ کے اندر سے بھی گزر جاتے۔وہاں کے یہود اور باقی مشرک قوموں کو جو مدینہ کے نواح میں رہتی تھیں اُن کو آپ کے مقابلہ کے لئے اکساتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کئی دفعہ آپ کے صحابہؓ میں سے اِکّے دُکّے کو قتل کر دیا اور کئی دفعہ آپ کے کھیتوں اور مویشیوں پر چھاپے مارے جب آپ نے دیکھا کہ یہ دوسومیل پر بھی چلے آنے سے دشمنی سے باز نہیں آتے اور آگے سے بھی دشمنی کو خطرناک کر دیا ہے تو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اجازت ہوئی کہ آپ ان کے انسداد کی فکر کریں۔آپ کو اجمالاً بتلایا گیا کہ دشمنوں کے دو گروہ ہیں جن میں سے ایک پر ضرور غلبہ حاصل ہوگا۔آپ کے صحابہؓ کو یہی خیال تھا کہ ابوسفیان کا قافلہ جو اصل بانی مبانی فساد کا تھا اس سے کہیں مقابلہ ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو مقام بدر میں ایسی جگہ جمع کیا کہ جہاں تمام **صَنَادِیدِ** قریش ابوسفیان کے قافلہ کی حمایت کے لئے اور اسلام کے مقابلہ کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔

آیت نمبر۲، ۶، ۷، ۸، ۱۰۔ **اَلْاَنْفَال**۔مالِ غنیمت کی تین قسمیں ہیں۔**اَنْفَال** جو **نَفَل** سے مشتق ہے یعنی امید سے زیادہ مال ملنا کہیں سے ہو۔دوسرے **فَيْء** جو بدوں جنگ کے مل جائے۔تیسرا غنیمت۔غنیمت کے لُغوی معنی حصولِ مال اور اصطلاحی جو جنگ کے بعد ملے۔**اَنْفَال** عام ہے۔بدر میں کفّار ایک ہزار اور مسلمان تین سوتیرہ تھے۔جنگ تھوڑی سی ہو کر غنیمت بہت ہاتھ آئی اس لئے اس کی تقسیم کی نسبت سوال ہوا یعنی زیادہ مال ملے تو کیا کریں۔ارشاد

وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ①

کا حال تم جواب دو کہ مال انفال اللہ اور رسولؐ کا ہے تو تم اللہ کا خوف کرو اور آپس میں صلح کاری کرو اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو جب تم مومن ہو۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ③

۳۔ایمان دار تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آئے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر پڑھی جاتی ہیں اُس کی آیتیں تو ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ④

۴۔جو لوگ ٹھیک درست رکھتے ہیں نماز کو اور ہمارے دئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ

۵۔یہی لوگ سچے ایمان دار ہیں۔ان کے لئے

(**بقیہ حاشیہ**) ہوا کہ اللہ و رسولؐ کے حکم کے مطابق تقسیم ہوگی۔غنیمت کی تقسیم اس طرح پر کہ ایک حصہ رکھ لیں باقی سوار کے دو حصے۔پیدل کا ایک حصہ۔پانچواں حصہ جو رکھا ہے اللہ اور رسولؐ کے قرابتیوں۔یتیموں۔مسکینوں مسافروں کا ہوگا۔**فَیْءٌ** غربا اور مساکین اور عام مسلمانوں کا حق ہے۔باغِ فدک **فَیْءٌ** تھا غنیمت نہ تھا دیکھو پارہ ۲۸ سورہ حشر آیت ۷ **كَمَا اَخْرَجَكَ**۔یعنی انفال کو ہم نے لوگوں کے قواعد پر نہیں رکھا کیونکہ یہ تیرا خاص حصہ تیرے رب کا فضل تھا تجھ پر۔ **اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ** ۔ یہ اصحاب بدر سے متعلق ہے جو تین سو تیرہ آدمی تھے اور ستّر اونٹ اور دو گھوڑے چھ زرہ آٹھ تلواریں رکھتے تھے اور کفّار کے سوار نو سو پچاس تھے۔علامات فتح چار چیزیں بتائی ہیں۔(۱) **فَاسْتَجَابَ لَكُمْ** (۲) **اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ** (۳) **لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ** (۴) **اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ** ۔ چونکہ مقابل والے پانی پر قبضہ کر چکے تھے اس واسطے پانی مانگ رہے تھے۔لہٰذا خدا نے تمہاری دعا قبول کر لی۔**لَكٰرِهُوْنَ**۔کراہت سے مراد سخت و مشکل کام ہیں نہ کہ قابلِ نفرت۔**يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ**۔ یہ بزدل منافقوں کی حالت ہے نہ کہ مخلص صحابہؓ کی۔**وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ** ۔ تیرا نکلنا خدا کے حکم کے موافق تھا نہ آدمیوں کی خواہش پر کیونکہ لوگ تو مکروہ یعنی مشکل سمجھتے تھے۔**اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ** ۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحی سے کبھی نہایت اجمالی علم دیا جاتا ہے، دوسرے یہ بھی ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ حضرت کو اور بھی وحی ہوتی تھی۔

دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴

مرتبہ ہیں ان کے رب کے پاس اور حفاظت ہے اور عزت و آبرو کی روزی ہے۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝۵

۶۔کیونکہ تجھ کو نکالا تیرے رب نے تیرے گھر سے سچے (وعدوں) پر حالانکہ ایک گروہ مسلمانوں کا ناخوش تھا[۱]۔

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۶

۷۔تجھ سے لڑتے تھے حق بات میں اس کے بعد کہ ظاہر ہوگئی اُن پر، گویا وہ ہانکے جاتے تھے موت کی طرف اور گویا اس کو آنکھ سے دیکھ رہے تھے۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۷

۸۔اور جب اللہ نے وعدہ فرمایا دو جماعتوں میں سے ایک کا کہ وہ تمہارے ہاتھ لگے گی اور تم یہ چاہتے تھے کہ بے تکلف وہ تم کو مل جائے اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ سچ کو سچ کر بتائے اپنی پیشگوئیوں سے اور کافروں کی جڑ بنیاد کاٹ دے۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸

۹۔تا کہ سچ سچ ہوجاوے اور جھوٹ جھوٹ اگرچہ کہ جناب الٰہی سے قطع تعلق کرنے والے ناخوش ہی ہوتے رہیں۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝۹

۱۰۔جب تم پانی مانگنے لگے تمہارے ربّ سے تو اس نے قبول فرمائی تمہاری دعا، مَیں تم کو مدد دوں گا ہزار فرشتوں سے ایک کے پیچھے ایک آنے والوں سے۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ

۱۱۔اور یہ تو اللہ نے صرف خوش خبری دی تاکہ تسلی پاجاویں تمہارے دل اس سے اور فتح اور مدد تو کہیں کی نہیں مگر اللہ ہی کے پاس سے ہے

---

[۱] کراہت سے مراد سخت و مشکل کام ہیں نہ کہ قابل نفرت۔

عِنۡدِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۞ | بے شک اللہ بڑا غالب بڑا حکمت والا ہے۔

اِذۡ يُغَشِّيۡكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنۡهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمۡ بِهٖ وَيُذۡهِبَ عَنۡكُمۡ رِجۡزَ الشَّيۡطٰنِ وَلِيَرۡبِطَ عَلٰى قُلُوۡبِكُمۡ وَيُثَبِّتَ بِهِ الۡاَقۡدَامَؕ ۞

۱۲۔ جب تم کو ڈھانپ لیا اونگھ نے اللہ کی طرف سے تسکین کے لئے اور اتارتا تھا تم پر بادل سے پانی تاکہ پاک کرے تم کو اس کے ذریعہ سے اور دور کرے تم سے شیطانی نجاست اور تمہارے دلوں پر مضبوط گرہ لگا دے اور قدموں پر جمائے رکھے تم کو۔

اِذۡ يُوۡحِىۡ رَبُّكَ اِلَى الۡمَلٰٓئِكَةِ اَنِّىۡ مَعَكُمۡ فَثَبِّتُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡاؕ سَاُلۡقِىۡ فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ فَاضۡرِبُوۡا فَوۡقَ الۡاَعۡنَاقِ وَاضۡرِبُوۡا مِنۡهُمۡ كُلَّ بَنَانٍؕ ۞

۱۳۔ جب حکم دیا تیرے ربّ نے فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو تم جمائے رکھو ایمان داروں کو۔ میں عنقریب ڈال دوں گا کافروں کے دلوں میں دہشت اور رعب تو مارو گردنوں پر اور کاٹو اُن کے پور پور۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ‌ۚ وَمَنۡ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۞

۱۴۔ یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے سخت دشمنی کی اللہ اور اس کے رسول کی اور جو مخالف ہو گا اللہ اور اس کے رسول کا تو بے شک اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

ذٰلِكُمۡ فَذُوۡقُوۡهُ وَاَنَّ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابَ النَّارِ ۞

۱۵۔ وہ (یعنی سزا) تو تم چکھ لو اور جانو کہ حق چھپانے والوں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِيۡتُمُ الَّذِيۡنَ

۱۶۔ اے ایماندارو! جب تم مقابل ہو کافروں سے

آیت نمبر ۱۲۔ اِذۡ يُغَشِّيۡكُمُ النُّعَاسَ۔ سپاہی کو لڑائی میں اونگی آنے لگے تو فتح کی علامت ہے۔

آیت نمبر ۱۳۔ فَوۡقَ الۡاَعۡنَاقِ۔ میں گردنیں شامل ہیں جیسے **فَوۡقَ الۡاِثۡنَيۡنِ** میں دو۔

آیت نمبر ۱۴۔ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ۔ گناہ کے نتیجہ میں چونکہ عذاب ہوتا ہے اس لئے اس کا نام **عِقَاب** رکھا ہے جو **عَقَبۡ** میں آتا ہے۔

كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٦﴾

جو بڑے جتھے ہوں[۱] تو ان سے منہ پھیر کر نہ بھاگو۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٧﴾

۱۷۔اور جو اُن سے پیٹھ پھیرے گا اس دن مگر ہنر کرتا ہوا[۲] جنگ کا یا ملنے والا ہو فوج میں (تو مضائقہ نہیں ورنہ) وہ بے شک چڑھا لایا اللہ کا غضب اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے وہ کیا ہی بُری جگہ ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٨﴾

۱۸۔تم نے کہاں قتل کیا انہیں لیکن اللہ ہی نے اُن کو قتل کیا اور تو نے تیر نہیں چلایا جب چلایا تیر بلکہ اللہ ہی نے چلایا اور تاکہ مومنوں سے محنت لے اچھی طرح (اور انعام دے اچھا انعام) اپنی طرف سے۔ بے شک اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾

۱۹۔ یہ تو ہوا تمہارے لئے اور جان رکھو بے شک اللہ سُست کر دے گا کافروں کی تدبیر۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا

۲۰۔(اے منکرو!) تم فتح چاہتے ہو تو وہ آ گئی تمہارے پاس اور اگر تم باز آ جاؤ تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم لوٹو گے تو ہم بھی لوٹیں گے اور ہرگز تم کو فائدہ نہ دے گی تمہاری

---

۱ جو ملے ہوئے ہوں اکٹھے ہو کر۔ ۲ پینترا بدلتا ہوا۔

آیت نمبر ۱۸۔ وَمَا رَمَيْتَ ۔ایک مفسّر نے تحریر فرمایا ہے کہ ہتھیار چلایا۔ تیر چلایا۔ مشہور ہے کہ کنکریاں پھینکیں **رَمْىُ الْجَمْرَات** کیا۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۔ کیونکہ فتح و شکست خدا ہی کا فعل ہے اور اسی کے ہاتھ میں۔

سَمِيْعٌ ۔ جو تم فتح مانگتے تھے وہ ہم نے سن لی۔

آیت نمبر ۲۰۔ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا ۔ مشرکین مکہ بھی ہمیشہ دعائیں کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! جو دین حق ہے اُس کو فتح دے چنانچہ ابوجہل نے بھی کعبہ کا پردہ پکڑ کے ایسی ہی دعا کی تھی اور فتح نمایاں اور پیشگوئیوں کا ظہور بار بار دیکھ کر بھی یہی کہتے تھے کہ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (السّجدة: ۲۹) ۔

وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾

جماعت کچھ بھی اگرچہ بہت ہوں اور اللہ تو ایمان داروں ہی کے ساتھ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔اے ایماندارو! اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اور اطاعت سے نہ پھرو سن سنا کر۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔اور نہ ہو جاؤ اُن کے جیسے جنہوں نے کہا کہ ہم سن چکے حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں سنتے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔بہت ہی شریر جاندار اللہ کے نزدیک وہی بہرے گونگے ہیں (جو دین کی) کچھ بات نہیں سمجھتے۔

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔اور اگر اللہ ان میں کوئی بھلائی دیکھتا تو ضرور اُن کو سناتا۔ اور اگر اُن کو سنائے تو وہ ضرور بھاگیں منہ پھیر کر۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی باتیں سنا کرو جب وہ تم کو بلائیں اُن سے مُردے زندہ ہوتے ہیں (یا وہ مُردوں کو زندہ کرتے ہیں) اور جان رکھو کہ اللہ آڑے آجاتا ہے آدمی اور اس کے دل کے اور یہ جانو کہ تم سب اللہ ہی کے پاس اکٹھے کئے جاؤ گے۔

(بقیہ حاشیہ) اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔فتح دینے اور کامیاب کرنے میں مومنوں کے ساتھ ہے۔

آیت نمبر ۲۵۔ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۔اس آیت شریف سے ظاہر ہے کہ آنحضرت سرور کائنات ﷺ حضرت مسیحؑ سے بڑھ کر عام طور پر مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔یعنی کافروں کو۔

اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ ۔ پس اگر انسان نیکی کے ارادہ کے ساتھ نیکی کرے تو وہ اس قانونِ الٰہی کے تحت میں آجاتا ہے جیسا کہ ایک بااختیار حاکم اپنے اختیارات سے کام نہ لے تو بادشاہ اس کے آڑے آجاتا ہے یعنی اس کے اختیارات چھین لئے جاتے ہیں۔پس آدمی کو نیکی کا موقع ملے تو اس کی ناقدری نہ کرے کیونکہ پھر ایسا موقع نہیں ملے گا۔

وَاتَّقُوۡا فِتۡنَةً لَّا تُصِيۡبَنَّ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡكُمۡ خَآصَّةً‌ ۚ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۲۶﴾

۲۶۔اور ڈرتے رہو اُس فتنہ سے جو تم میں سے ظالموں ہی پر خصوصیت نہیں رکھے گا (بلکہ عام ہو گا) اور جانتے رہو کہ اللہ ہی کی مار بڑی سخت ہے۔

وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ اَنۡتُمۡ قَلِيۡلٌ مُّسۡتَضۡعَفُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ تَخَافُوۡنَ اَنۡ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰٮكُمۡ وَاَيَّدَكُمۡ بِنَصۡرِهٖ وَرَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔اور وہ یاد کرو جب تم تھوڑے ہی تھے ناتواں ملک میں سمجھے جاتے تھے، تم ڈرتے تھے کہ تم کو لوگ اُڑا دیں گے پھر ہم نے تم کو جگہ دی اور اپنی طرف سے مدد دے کر زور آور کیا تم کو اور تم کو پاکیزہ سُتھری روزی دی تا کہ تم شکر گزاری اختیار کرو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ وَتَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔اے ایماندارو! اللہ اور اس کے رسول کی چوری نہ کرو اور نہ آپس میں چوری کرو اپنی امانتوں میں جان بوجھ کر۔

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۲۹﴾ ع ۱۷

۲۹۔اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں اور یہ بھی جانو کہ اللہ ہی کے پاس بڑا ثواب ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّكُمۡ فُرۡقَانًا وَّيُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ

۳۰۔اے ایماندارو! اگر تم اللہ کو سپر بناؤ گے تو وہ تمہارے لئے ہر ایک کام میں ایک کھلا فیصلہ دے گا اور دور کر دے گا تم سے تمہارے گناہ اور

آیت نمبر ۲۶۔ وَاتَّقُوۡا فِتۡنَةً ۔ جو لوگ غافل و بیکار و بدعمل ہوں اُن سے دور رہا کرو ورنہ مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ چھوڑو۔

آیت نمبر ۲۹۔ اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ ۔یعنی خدا کے مقابل میں مال واولاد وغیرہ کی رعایت نہ کرنا صرف اللہ ہی کی رعایت کرنا۔

آیت نمبر ۳۰۔ يَجۡعَلۡ لَّكُمۡ فُرۡقَانًا ۔ دشمنوں کو ہلاک کر دے گا۔ ہر ایک اختلافی بات میں فیصلہ کر دے گا۔یعنی ممیّز کامیابی۔

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۰﴾

تمہاری مغفرت کرے گا اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔

وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۗ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔اور جب تدبیر کی کافروں نے تیرے لئے کہ تجھے قید کر دیں یا مار ڈالیں یا نکال دیں اور وہ ایک تدبیر کر رہے تھے (تیرے نقصان کی) اور اللہ تدبیر کر رہا تھا[۱] اور اللہ کی تدبیریں خیر و برکت سے بھری ہوئی ہیں۔

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں تو وہ کہتے ہیں جی ہاں ہم سن چکے اور اگر ہم چاہیں تو ہم اس کی طرح کہہ سکتے ہیں یہ تو کچھ نہیں ہاں ! اگلوں کی کہانیاں ہی ہیں۔

وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۳﴾

۳۳۔اور جب وہ کہنے لگے اے ہمارے اللہ ! کہ اگر یہی دین حق ہے تیری طرف سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی بڑا ٹیس دینے والا عذاب ہم پر لا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۗ

۳۴۔حالانکہ اللہ اُن کو عذاب دینے والا نہیں جب تک کہ تُو ان میں ہے اور جب تک وہ

---

۱ تیری نجات اور بھلائی کی۔

آیت نمبر ۳۱۔ وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ ۔ یعنی دار الندوہ میں ایک روز عُتبہ و شَیبہ اور ابوجہل اور ابوسفیان۔ طُعمہ۔نصر۔اُمَیّہ۔زَمعہ۔اَبُو الْبَخْتَرِی ۔حکیم بن حزام وغیرہ جمع ہوئے اور مشورہ کیا یا تو محمد کو قید کر دو یا مکہ سے نکال دو۔ابوجہل نے یہ رائے دی کہ قریش کے تمام قبیلوں کا ایک ایک نوجوان تلوار لے کر ایک ہی دفعہ جا پڑیں اور محمدؐ کو مار دیں۔اس رائے کو سب نے پسند کیا اور رات کو آنحضرتؐ کا گھر گھیر لیا اور آپ کو اللہ نے خبر کر دی پھر آپؐ نے ابوبکر کے ساتھ مکہ سے ہجرت کی اور ان کی سب تدبیریں الٹی ہو گئیں اور خدا کی تدبیر نیک ہوئی اور یہی مکر الٰہی کے معنی ہیں۔

آیت نمبر ۳۳۔ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔ یعنی ہم تجھ سے ناراض ہیں ضرور عذاب لا کر دکھا۔ یہ کافروں نے کہا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٤﴾

استغفار کرتے رہیں گے جب بھی ان کو عذاب نہ دے گا۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٥﴾

۳۵۔اور اُن کا کیا حق ہے کہ اُن کو اللہ عذاب نہ دے حالانکہ وہ روکتے ہیں تعظیم والی مسجد سے اور وہ اُس کے مستحق نہیں۔ اُس کے ولی اور مستحق تو متقی ہی ہیں لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٦﴾

۳۶۔اور ان کی نماز ہی کیا تھی خانہ کعبہ کے نزدیک مگر سیٹیاں بجانا اور تالییں تو چکھو عذاب اس وجہ سے کہ تم حق پوشی کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٧﴾

۳۷۔بے شک جو کافر ہیں یہ خرچ کرتے ہیں اپنے مال تاکہ روکیں اللہ کی راہ سے پھر وہ قریب ہی خرچ کرتے رہیں گے اور وہ ہوگا اُن پر حسرت اور افسوس پھر وہ مغلوب ہی ہوں گے (آخرکار) اور جو کافر ہیں وہ جہنم کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ

۳۸۔تاکہ اللہ الگ کردے ناپاک کو پاک سے اور رکھے ناپاک کو ایک دوسرے پر پھر ان سب کا

آیت نمبر ۳۵۔ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ۔ اس میں بشارت ہے کہ کعبہ کے متولّی اہلِ حق ہی رہیں گے چنانچہ اس وقت تک اہلِ سُنّت و جماعت ہی اس کے متولّی ہیں۔

آیت نمبر ۳۷۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ بے شک جو کافر ہیں (بدر کے بعد مال جمع کریں گے جنگ اُحد کی تباہی کے لئے مگر فائدہ ان کو کچھ نہ ہوگا۔ مال ضائع اور انجام کار مغلوبیّت ہوگی۔ یہ پیشگوئی ہے۔

ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً الخ۔ یہ غزوۂ خندق کے متعلق پیشگوئی ہے جو پوری ہوچکی۔

جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۸﴾

گٹھڑا بنائے پھران کو ڈال دے جہنم میں۔ تو یہی لوگ نقصان پانے والوں میں ہیں۔

ع ۹/۱۸

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ کہہ دے اُن سے جنہوں نے حق کو چھپایا اگر وہ باز آ جائیں گے تو ان کی مغفرت ہو جائے گی گزشتہ امور پر اور اگر پھر وہی کریں گے تو گزر چکا ہے طریقہ اگلوں کا۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور اُن سے لڑتے رہو تا کہ فساد باقی نہ رہے اور سب دین اللہ ہی کا ہو جائے تو اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ اُن کے کام دیکھ رہا ہے (یعنی ان پر زیادتی نہ ہوگی)۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم جان رکھو بے شک اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور حمایتی ہے وہ کیا ہی اچھا مولیٰ اور حمایتی ہے اور کس قدر بہتر مددگار ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ

۴۲۔ اور جان رکھو کہ ہر ایک قسم کا جو کچھ تم مالِ غنیمت لاؤ تو اس میں اللہ کا پانچواں حصہ ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور بے سامانوں کا اور مسافروں کا جب تم اللہ کو

آیت نمبر۳۹۔ يُغْفَرْ لَهُمْ ۔ ترکِ شرارت مانع عذاب ہے۔

فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ بعض پھر بھی نہیں بچیں گے عذاب سے۔ جن کی شرارت کا اللہ علیم ہے۔

آیت نمبر۴۰۔ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۔ یعنی ہر شخص اپنے معتقدات بالاعلان بیان کر سکے اور مذہبی رکاوٹ نہ ہو مذہبِ حق غالب ہو۔ یعنی اپنے فرض مذہبی کو بخوبی ادا کر سکے۔ بَصِيْرٌ یعنی اُن پر زیادتی نہ ہوگی۔ نظر مہربانی الٰہی اُن پر ہے۔ ان کی حفاظت کی جائے گی۔

آیت نمبر۴۲۔ غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۔ کل مال غنیمت کے پانچ حصہ کریں اور پانچویں حصہ کے چھ حصے کریں

كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۲﴾

مانتے ہو اور اس کلام کو جو ہم نے اپنے بندے[۱] پر اتارا (دشمن کی) کمر توڑ دینے یا شناخت وفیصلہ کے دن جس دن دو جماعتوں نے باہم جنگ کیا۔ اور اللہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ جب تم اِدھر ورلے سرے پر تھے اور تمہارے دشمن اُدھر پرلے سرے پر تھے (یعنی نالے کے) اور قافلہ اور سوار تم سے نیچے کی طرف تھے اور اگر تم آپس میں (وعدۂ جنگ مقرر کرتے یا جگہ ٹھہراتے تو بھی ضرور اختلاف کرتے تم وعدہ میں (یعنی میدانِ جنگ کے تقرر میں) لیکن اللہ نے پورا کر دیا کام جو وہ کر چکا تھا[۲]۔ وہی مرے جو مرتا ہے دلیل سے اور وہی زندہ رہے جو زندہ رہتا ہے دلیل سے۔ بے شک اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ

۴۴۔ جب اللہ نے دکھایا کافروں کو تیری آنکھ

---

[۱] محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔
[۲] یعنی مناسب وقت اور موقعہ پر تمہیں بڑھایا۔

(بقیہ حاشیہ) جو اللہ اور رسول اور قرابتیوں، یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا حصہ ہے۔ رہے چار حصے اس کو اس طرح تقسیم کریں۔ سوار کے دو۔ پیدل کا ایک۔ جائداد غیر منقولہ مستثنیٰ ہے اس کا امام کو اختیار ہے آنحضرتؐ کے بعد آپ کا حصہ اسلامی ضرورتوں میں رہا جیسا کہ اللہ کا **اَلْقُرْبٰی** سے مراد رسول اللہ ﷺ یا خلیفہ یا امام وقت کے قریبی رشتہ دار ہیں اور **اللّٰه وَالرَّسُوْل** میں اشاعتِ قرآن وحدیث شامل ہے۔

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۔ یعنی بدر کے دن جس میں مسلمانوں کو عظیم الشان کامیابی ہوئی ملائکہ کا نزول دستِ پاک سرور کائناتؐ کی مشتِ خاک کے نتائج نے ایک شناخت وتمیز اس دن قائم کی۔ ۱۷ر رمضان شریف روز جمعہ یوم الفرقان تھا۔

آیت نمبر ۴۳۔ **اِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ** ۔ اللہ نے مظلوموں کی دعا سن لی اور وہ تمہاری کامیابی کو بخوبی جانتا تھا۔ یعنی بدر کی لڑائی محض اللہ کی مدد سے ہوئی۔ یہ لڑائی قصداً تم کرتے تو ایسا موقعہ نہیں ملتا۔ بے شک غالب نے مغلوب پر حجت ملزمہ قائم کر دی۔

وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۴﴾

میں یا تجھے (خواب میں) تھوڑے سے اور اگر وہ تجھ کو بہت دکھا تا اُن کو تو تم ضرور پھسل جاتے اور جھگڑا کرتے کام میں لیکن اللہ نے بچا لیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ بخوبی جانتا ہے دلوں کی باتیں یا صدر مقام یعنی دماغ کا حال۔

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِىْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِىْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِىَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۵﴾ ع

۴۵۔اور جب تم کو دکھائے کافر اللہ نے جب تم جنگ کر رہے تھے تمہاری آنکھوں میں تھوڑے سے اور تم کو تھوڑے دکھایا ان کی آنکھوں میں تا کہ پورا کرے اللہ اُس کام کو جس کو وہ اپنے علم میں کر چکا تھا اور اللہ ہی کی طرف سب کام پھرتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۶﴾ ج

۴۶۔اے ایماندارو! جب تم لڑو کسی فوج سے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم نہال و بامراد ہو جاؤ۔

آیت نمبر۴۴۔ مَنَامِكَ۔اَىْ فِىْ عَيْنِكَ وَبَصَرِكَ وَنَوْمِكَ ۔بعض چیزیں بڑھا گھٹا کر دکھلائی جاتی ہیں اس میں مصلحتِ الٰہی ہوتی ہے۔**مَنَام** آنکھ کو بھی کہتے ہیں۔کیونکہ اصل اس کے معنی ہیں نیند کی جگہ۔تو نیند آنکھوں میں ہی آیا کرتی ہے اور رؤیا کو بھی کہتے ہیں۔تمہاری آنکھوں میں تھوڑے دِکھے کچھ ٹیلے پر تھے کچھ نیچے۔

لَفَشِلْتُمْ ۔ **فَشَلْ** کا بگڑا ہوا لفظ اردو میں پھسل ہے اور اس پانی کو بھی کہتے ہیں جو دَفْ میں نکل جاتا ہے۔

آیت نمبر۴۶۔وَاذْكُرُوا۔ ذکر کے معنی دعا، یادِ محبوب، تذکرہ، بہ نیت عبادت کچھ پڑھنا۔اگر دینی مقابلہ اور مباحثہ ہو تو پہلے بہت عاجزی سے دعائیں کرو کہ کامیاب ہوگے۔ابوھریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے خیال کے نزدیک ہوں جہاں وہ یاد کرتا ہے میں وہیں موجود ہو جاتا ہوں۔اگر وہ جی میں یاد کرتا ہے میں بھی اسے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بھی بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت آتا ہے تو میں اس کی طرف گز بھر آتا ہوں اور اگر وہ گز بھر آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے لمبان کے برابر آتا ہوں اور اگر وہ چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔ترمذی (**سنن الترمذی کتاب الدعوات ، بابٌ فی حسن الظن باللّٰہ عزّ و جلّ**)۔

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور اطاعت کرو اللہ اور اُس کے رسول کی اور آپس میں نہ لڑو کہ ہمت ہار دو گے، پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائے گی، اور نیکیوں پر جمے رہو اور بدیوں سے بچتے رہو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور نہ ہونا تم ان کے جیسے جو اپنے گھروں سے نکلے اتراتے اور لوگوں کے دکھانے کو اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اللہ کے احاطہ میں ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ

۴۹۔ اور جب اُن کو پسند کرا دیے شیطان نے ان کے کام اور وہ بولا کہ آج تم پر کوئی بھی غالب نہ ہو گا آدمیوں سے اور میں تمہارا پڑوسی اور حمایتی ہوں پھر جب ایک دوسرے کے مقابل

آیت نمبر ۴۷۔ وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ۔ اتفاق نہ رکھو گے تو جرأت، حکومت، اقبال، نصرت، قوت جنگ، فتح مندی، نفاذِ امر، غلبہ جاتا رہے گا۔

آیت نمبر ۴۸۔ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ ۔ جنگ بدر کے واسطے اہلِ قریش ابو جہل وغیرہ بڑے گھمنڈ سے اکڑتے ہوئے نکلے اور نیّت میں لوگوں کو اپنی بڑائی دکھانا تھا اور ان کو یہ خیال بھی تھا کہ مسلمانوں کو ہمارے مقابلہ کی تاب نہیں ہے اور نہ فی الواقع مسلمانوں کو تاب تھی۔ کفّار تمام چیدہ چیدہ آدمیوں کا لشکر بنا کر بطور سیر و تماشا کے نکلے خیال یہی تھا کہ کوئی جنگ نہیں ہو گی بلکہ یوں ہی ملک پر رُعب بٹھائیں گے چنانچہ وہ پیتے کھاتے ہوئے ناچ کراتے ہوئے آئے جیسا کہ فرعون بنی اسرائیل کے پیچھے پڑا مگر موسیٰؑ کا فرعون تو دریا میں غرق ہوا۔ ہمارے آقاؐ ئے نامدار کا فرعون مع اپنے لشکر کے خشکی ہی میں غرق و تباہ ہوا۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

آیت نمبر ۴۹۔ اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ ۔ بدیوں پر اُسے جرأت ہوتی ہے جو مومن باللہ نہ ہو یا **یوم الآخرت** کو نہ مانتا ہو یا (مستحق کرامت گنہگارانند) کا معتقد ہو بغیر اخلاص اور توبہ کے یا بد صحبت میں رہا کرے۔

عَلٰى عَقِبَيۡهِ وَ قَالَ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّنۡكُمۡ اِنِّىۡۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوۡنَ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ‌ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۴۹﴾

ہوئیں دونوں فوجیں تو وہ سرک گیا الٹے پاؤں چپکے سے۔ اپنے دل میں کہا یا اپنے دوستوں کو سنایا مَیں تو تم سے بَری اور بیزار ہی ہوں مَیں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے مَیں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

ع ۶ ۲

اِذۡ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَۤاءِ دِيۡنُهُمۡ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ جب منافق لوگ کہنے لگے[۱] جن کے دلوں میں کمزوری ہے[۲] ان کو[۳] مغرور کر دیا ہے ان کے طریقہ نے اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو بے شک اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

وَلَوۡ تَرٰٓى اِذۡ يَتَوَفَّى الَّذِيۡنَ كَفَرُوا‌ۙ الۡمَلٰٓـئِكَةُ يَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَاَدۡبَارَهُمۡ‌ۚ وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور کاش تو دیکھتا جب کافروں اور منافقوں کی جانیں فرشتے نکالتے اور ان کے منہ اور پیٹھوں پر تھپڑ مارتے اور (کہتے ہیں)[۴] چکھو جلنے کا عذاب[۵]۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ

۵۲۔ یہ تمہارے اپنے ہی ہاتھ کی کمائی کا نتیجہ

---

۱ یعنی گھمنڈ کی باتیں۔

۲ یعنی نہ قوت فیصلہ ہے۔ نہ تاب مقابلہ اور جن کی نظر دنیوی اسباب ہی پر ہے۔

۳ یعنی مسلمانوں کو۔

۴ یہ دنیا کا عذاب ہے جو مردہ کو کشفی طور پر دِکھتا ہے۔

۵ یہ آخرت کا عذاب ہے جو بعد وفات کے ہوگا اور یہ سزا کیوں ملی یہ تمہارے اپنے ہاتھ کی کمائی کا نتیجہ ہے۔

آیت نمبر ۵۰۔ دِيۡنُهُمۡ ۔ یعنی کثرت اسباب دنیوی اور رسوم آبائی نے منافقوں ، دنیاداروں کو خود پسند بنا دیا کہ وہ مسلمانوں کو ایسا سمجھتے ہیں حالانکہ مسلمان متوکل علی اللہ ہیں ۔

وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ. (۱) دنیا میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کی نظر صرف دنیا ہی کے اسباب پر پڑتی ہے۔ دوسرے وہ جو ظاہری اسباب کو بھی اللہ ہی کے دستِ قدرت میں جانتے ہیں۔ یعنی مسلمان دھوکہ خوردہ نہیں متوکّل ہیں۔ ان کی نظر خدا پر ہے۔ کسی رسم ورواج کو خدا کے مقابل پسند نہیں کرتے ۔

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥٢﴾

ہے کیونکہ اللہ اپنے ناچیز وغریب بندوں پر بالکل ظالم نہیں ہے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٣﴾

۵۳۔ ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے جیسے فرعونیوں کی اور ان سے پہلے لوگوں کی۔ انہوں نے اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو پکڑا ان کے گناہ کے سبب سے۔ بے شک اللہ زورآور ہے وہ شدید العقاب یعنی سخت عذاب کرنے والا بھی ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾

۵۴۔ یہ اس لئے بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی بھی دی ہوئی نعمت میں تغیر نہیں ڈالتا کسی قوم کی جب تک وہ قوم آپ ہی اپنے متعلق معاملات میں تغیر نہیں کرتی اور بے شک اللہ بڑی دعائیں سننے والا اصلاح کے سامان جاننے والا اور بتانے والا ہے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٥﴾

۵۵۔ فرعونیوں کا سا حال ہوگا اور جو اُن سے پیشتر تھے کیونکہ انہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا پس ہم نے ان کو ہلاک کر دیا اُن کے گناہوں کے سبب سے اور فرعونیوں کو اور ہر ایک ظالم کو ڈبا دیا۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٦﴾

۵۶۔ کیونکہ اللہ کے نزدیک بدترین جانور ہیں وہ جو انکار کرتے ہیں اور حق چھپاتے ہیں۔ انکار کا نتیجہ یہ کہ وہ مومن نہ ہوں گے۔

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ

۵۷۔ ان میں سے جنہوں نے تجھ سے عہد کیا پھر اُن اقراروں کو توڑتے ہیں

آیت نمبر ۵۳۔ قَوِيٌّ۔ اپنے کسی قانون کی خلاف ورزی کو جائز نہیں رکھتا۔

عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٧﴾

ہر مرتبہ اور وہ متقی نہیں ہیں۔

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾

۵۸۔ ایسے بے وفا عہد شکن لوگوں کو لڑائی میں اگر تو پاوے تو پچھلی جماعتوں تک متفرق کر دے تا کہ وہ عبرت پکڑیں۔

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿٥٩﴾ ع

۵۹۔ اور اگر تم ڈرتے ہو کسی قوم سے کہ وہ معاہدۂ صلح میں خیانت کریں گے تو ان کے معاہدہ کو ان کی طرف پھینک دو کہ برابر ہو جاؤ۔ اللہ بے شک خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿٦٠﴾

۶۰۔ یہ کبھی خیال نہ کریں وہ [1] جو انکار کرتے ہیں کہ وہ بڑھ جائیں گے [2] بے شک وہ کبھی عاجز نہ کر سکیں گے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا

۶۱۔اور (ہاں!) تیار کرو ہر قسم کی قوت اور گھوڑوں کا سرحد پر باندھنا ان کے لئے اس سے تمہارا مقصد اللہ اور تمہارے دشمنوں پر رُعب ڈالنا ہو اور ان کے سوائے دوسروں پر جن کو تم نہیں

---

[1] جو تیری تعلیمات کا انکار کرتے ہیں۔ [2] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زد سے نکل جائیں گے۔

آیت نمبر ۵۷۔ وَهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۔ یہاں يَتَّقُوْنَ کے معنی عہد کے ہیں اور لَا يَتَّقُوْنَ کے معنی عہد شکنی۔ جیسے یہود بار بار عہد شکنیاں کرتے رہے۔

آیت نمبر ۶۱۔ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ ۔اب بھی مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دشمنوں کے لئے حسبِ موقع تیار رہیں اور تدافع کریں۔ مقابلہ کے لئے چار چیزوں کی ضرورت ہے (۱) دل مطمئنہ (۲) دشمن کے حالات سے پوری واقفیت (۳) قول موجّہ اور دلائل مضبوط (۴) خدا پر بھروسہ اور اس سے مدد اور دعا چاہئے۔ جس میں یہ بات نہ ہو مجاہدین کو مدد دے اور انفاق فی سبیل اللہ کرے۔

تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۞

جانتے ہاں! اللہ ان کو جانتا ہے اور تم ہر ایک قسم سے جو کچھ خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں وہ تم کو پورا ملے گا اور تم پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞

۶۲۔ اور اگر کوئی جھکے صلح کے لئے تو اس سے صلح کرنا چاہیئے اور اللہ ہی پر توکل کرو۔ بے شک وہ بڑا دعاؤں کا سننے والا بڑا بھیدوں کا جاننے والا ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۗ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۙ۞

۶۳۔ اور اگر وہ چاہیں کہ تجھے ضروریات میں مدد نہ دیں تو اللہ ہی تیرے لئے بس ہے وہی اللہ جس نے تجھ کو اپنی مدد سے قوت دی اور مومنوں سے۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۗ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ

۶۴۔ اور دل میں الفت ڈالی مومنوں کے اور اگر تُو جو کچھ زمین میں ہے دنیا کے سب مالوں کو جمع کرتا اور سب خرچ کر دیتا جب بھی ایسی

آیت نمبر۶۲۔ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ اس میں حقیقت توکّل کی بیان فرمائی ہے یعنی جس قدر جائز کوششیں ہیں نیکی کے ساتھ کی جائیں اور نیک تدابیر عمل میں لائی جائیں اور اگر ظاہراً ناکامی اور مایوسی کے آثار دِکھیں یا دنیا کے لوگ مخالفت کریں تو خدا ہی پر بھروسہ رکھو یعنی کاہلی اور غفلت اور بے تدبیری اور بے عقلی اور ہاتھ پر ہاتھ رکھے رہنے کا نام توکّل نہیں ہے جیسا کہ بدفہم اور سُست و کاہل بیکاری کی حمایت میں کہا کرتے ہیں کہ ہمارا تو خدا ہی پر بھروسہ ہے اور ہماری تقدیر میں یہی لکھا ہے کہ اپنی سُستی اور کاہلی کا الزام خدا ہی پر لگایا کریں اور اس گستاخی اور کفر بکنے سے کچھ خوف نہ کریں اور **لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ** کی کچھ پرواہ نہ کریں۔

آیت نمبر۶۳۔ يَخْدَعُوْكَ۔ مالی امداد سے ہاتھ اٹھانے کو بھی **خدع** کہتے ہیں۔

حَسْبَكَ اللّٰهُ۔ یعنی ظاہری مخالفت و ناکامی سے جو نہ ڈرے اور نیک اعمال توکّل بخدا کرتا جائے تو اس کے لئے ارشاد ہے **وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ** (الطلاق:۴) اور **حَسْبُكَ اللّٰه** وغیرہ آیات توکّل۔

آیت نمبر۶۴۔ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس قدر صحابہؓ ہیں وہ باہم کمال محبت رکھتے ہیں۔ شیعہ جھوٹے ہیں جو صحابہؓ کو باہم دشمن بتاتے ہیں کیونکہ **وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا** (النّساء: ۱۲۳)۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٤﴾

الفت نہ ہوتی ان کے دلوں میں لیکن اللہ ہی نے ان کے دلوں میں الفت ڈال دی۔ بے شک اللہ بڑا عزیز وحکیم ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٥﴾ ع

۶۵۔اے نبی! اللہ تجھے بس ہے اور تیرے متبع مومنوں کو۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٦﴾

۶۶۔اے نبی! مومنوں کو بہت بہت تحریض دلا لڑائی کے لئے۔ اگر ہوں گے تم میں سے بیس آدمی صابر وہ بیس ہی غالب آ جائیں گے دو دو سو پر اور اگر ہوا کریں گے تم میں سے ایک سو تو وہی غالب آیا کریں گے ان کافروں میں سے ایک ایک ہزار پر اس لئے کہ اس قوم کافر میں سمجھ بوجھ نہیں رہی۔

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ

۶۷۔آج کل کے جنگ میں تو تخفیف کر دی تھی اللہ نے اور جانا تھا کہ تم میں کمزوری ہے۔ پس اگر ہوں تم میں سے سو صابر وہ غالب آئیں گے دو سو پر اور اگر ہوں تم سے ہزار تو وہ اللہ کے حکم

آیت نمبر۶۶۔ حَرِّضِ ۔حَثٌّ ادنیٰ درجہ کی ترغیب ہے، پھر حَضٌّ اس سے بھی بڑھ کر، سب سے بڑھ کر حَرِّضْ۔

آیت نمبر۶۷۔ خَفَّفَ اللّٰهُ ۔ یہ آیت منسوخ نہیں کیونکہ پہلی آیت اسلام کی ترقی کی حالت پر دلالت کرتی ہے اور دوسری ابتدائے اسلام کی حالت کی مظہر ہے۔ پہلے میں جو ''اِنْ'' ہے وہ استقبال کے لئے ہے آیت منسوخ نہیں دوسری میں ''اَلْاٰنَ'' ہے اب اس وقت تو تخفیف کر دی۔ آئندہ ایسا وقت آئے گا جیسا کہ غزوہ موتہ وتبوک ویمامہ ویرموک وشام ومصر میں ہوا کہ مومنوں کی تعداد دس فیصدی بھی مشکل تھی۔ یرموک میں ساٹھ ہزار کا ساٹھ آدمیوں نے مقابلہ کیا۔ ہاں بدر اور اُحد جو ابتدائی جنگیں تھیں ان میں کافروں سے نصف یا ۱/۳ کا مقابلہ رہا۔

يَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفَيۡنِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۶۷﴾

سے دو ہزار پر غالب آئیں گے اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

مَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗۤ اَسۡرٰى حَتّٰى يُثۡخِنَ فِى الۡاَرۡضِ ؕ تُرِيۡدُوۡنَ عَرَضَ الدُّنۡيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ یہ تو کسی نبی کی شان ہی نہیں کہ وہ کسی کو قیدی بنا لے جب تک کہ دنیا میں کوئی اس سے مقابلہ نہ کرے اور جنگ نہ چھڑے۔ تم کو دنیا کے مال کی تلاش ہے اور اللہ تو آخرت کو پسند فرماتا ہے اور وہ عزیز و حکیم ہے۔

لَوۡلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمۡ فِيۡمَاۤ اَخَذۡتُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ اگر جنابِ الٰہی کا حکم پہلے سے نہ ہوتا تو ضرور تم پر عذابِ عظیم آتا اس کے بدلے جو لیا تم نے مال واسباب۔

(بقیہ حاشیہ) وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ۔ صوفیوں میں ایک بحث ہے کہ **تَفۡوِیۡض** اعلیٰ ہے یا **تَوۡكِيۡل**۔ بعض کہتے ہیں کہ **تفویض** اعلیٰ ہے کیونکہ اس میں سب کچھ سپرد کر دیا جاتا ہے۔

آیت نمبر ۶۸۔ حَتّٰى يُثۡخِنَ فِى الۡاَرۡضِ ۔ جب تک دنیا میں کوئی اس سے مقابلہ نہ کرے اور جنگ نہ چھڑے (اور اگر بغیر جنگ کے ایسا کیا جاوے تو سمجھا جاوے گا کہ) تُرِيۡدُوۡنَ عَرَضَ الدُّنۡيَا کیا تم دنیا کے طالب ہو؟ نہیں تم اللہ والے ہو۔

آیت نمبر ۶۹۔ لَوۡلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ ۔ ایک گروہ کو صحابہؓ میں سے آنحضرتؐ نے ساحل پر بھیجا اور یہ واقعہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے۔ انہوں نے اہلِ مکّہ کا ایک قافلہ جاتا ہوا دیکھا یہ اُن پر ٹوٹ پڑے۔ مال چھینا اور ایک کو قتل کیا اور بعض کو پکڑ کر مدینہ میں لے آئے۔ منشاء یہ تھا کہ مال لے لیویں اور یہ قیدی جرمانہ لے کر چھوڑے جائیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا۔ ان کو چھوڑ دیا۔ مال واپس کر دیا۔ مقتول کی دِیّت دے دی۔ شیروں کو شکار کے چُھٹ جانے کا غم ہوا اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عتاب آیا کہ بغیر اس کے (کہ) کسی قوم سے جنگ ہو اور کشت وخون کے بعد باقی فوج کو پکڑا جائے یوں ہی راہ چلتوں کو پکڑنا جائز نہیں اگر یہ حکم پہلے نہ ہو چکتا کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَاَنۡتَ فِيۡهِمۡ **(الانفال: ۳۴)** تو اس گروہ کو سزا ہوتی۔

اَخَذۡتُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۔ اسیر بغیر جنگِ عظیم کے، بغیر فیصلہ بیّن کے شرارت وغلبہ سے بنا لینا کسی طرح جائز نہیں موجبِ عذاب ہے۔

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؀ ع

۷۰۔ پس جو تم نے غنیمت حاصل کی ہے اسی میں سے حلال وطیّب کھاؤ اور اللہ کو سپر بناؤ۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؀

۷۱۔ اے نبی! کہہ دے ان قیدیوں سے جو تمہارے ہاتھ میں ہیں کہ اگر اللہ کو معلوم ہوگا تمہارے دلوں میں کچھ نیکی کا حال تو تم کو عنایت فرمائے گا اس سے بہتر جو تم سے چھینا گیا ہے اور تمہاری عیب پوشی کی جائے گی اور خطا بخشی۔ اور اللہ بڑا عیب ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؀

۷۲۔ اور اگر تجھ سے وہ دغا کرنا چاہیں گے تو بے شک وہ اللہ کی بہت چوری کر چکے ہیں پہلے سے تو اس نے ان کو مقید کرا دیا اور اللہ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

۷۳۔ جو لوگ ایمان لا چکے گناہ اور وطن چھوڑ چکے اور بڑی کوشش کی اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں اور جنہوں نے جگہ دی[۱] اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے دلی دوست ہیں، اور جو ایمان لائے اور ہجرت نہیں کی تو تم کو ان کی دلی دوستی سے کچھ کام نہیں جب تک وہ ہجرت نہ کریں،

۱؎ مہاجروں کو، رسول اللہ کے ساتھ والوں کو اپنے پاس جگہ دی۔

آیت نمبر ۷۰۔ حَلٰلًا طَيِّبًا۔ یعنی فدیہ لینا یا قتل کرنا دونوں خدا کی طرف سے تمہیں جائز ہو چکے تھے اس لئے اس خاص فدیہ لینے پر تم پر کچھ مواخذہ نہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا اور لالچ سے یہ فعل ہوتا تو ضرور عذاب آتا۔ وہ قیدی مسلمان ہوئے اور امور عظام سلطنت کے متولّی ہوئے۔

آیت نمبر ۷۳۔ مِنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ۔ یعنی جب تک بُری عادتیں نہ چھوڑیں، بیہودہ رسومات اور

حَتّٰی یُهَاجِرُوْا ۚ وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۷۲﴾

گناہ نہ چھوڑیں اور اگر وہ تم سے مدد چاہیں دین میں تو تم پر ان کی مدد کرنی لازم ہے مگر اس قوم کے مقابلہ میں مدد نہ کرنا کہ ان میں اور تم میں پکا اقرار ہو۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِیْرٌ ؕ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اور جو لوگ منکر ہیں وہ ایک دوسرے کے دلی دوست ہیں اور اگر تم ایسا نہ کرو گے تو ملک میں تمیز فتنہ ہو جائے گا اور بڑی خرابی ہوگی[۱]۔

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے گناہ یا وطن چھوڑا اور بڑی کوشش کی اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ اور مدد دی یہی لوگ ہیں سچے ماننے والے ان کے لئے مغفرت ہے اور عزت وآبرو کی روزی ہے۔

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ مِنْكُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۷۶﴾ ع

۷۶۔ اور جو بعد (میں) ایمان لائے اور جنہوں نے گھر بار چھوڑا اور تمہارے ساتھ ہو کر جنگ اور کوشش کی تو یہ لوگ تمہارے ہی برابر ہیں اور قرابت دار ایک دوسرے کے حق دار ہیں آپس میں اللہ کی کتاب میں بے شک اللہ ہر ایک چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔

---

[۱] ۔ اگر آپس میں مدد نہ کرو گے دلی دوست نہ بنو گے یا عہد ناموں کو توڑو گے تو ملک میں تمیز ہو جائے گا اور بڑی خرابی ہوگی۔

(بقیہ حاشیہ) خیالات کی اصلاح نہ کریں یا دین کے واسطے وطن ترک نہ کریں تو ایسوں کی رفاقت ایمان دار نہ کریں۔

وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ ۔ دینی بات میں مدد چاہیں اور مسئلہ پوچھیں تو بتا دو۔

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَ هِيَ مِائَةٌ وَّ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ①

۱۔اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے صاف جواب ہے ان مشرکوں کو جن سے تم نے صلح کی تھی۔

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ②

۲۔تو اے مشرکو! زمین میں چلو پھرو چار مہینے اور جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے اور اللہ حق چھپانے والوں کو رسوا کرنے والا ہے۔

تمہید۔سورۂ توبہ میں اعلانِ جنگ ہے یہ کوئی علیحدہ سورۃ نہیں بلکہ بقیہ سورہ انفال کا ہے۔آٹھویں سال ہجرت کے جب مکہ فتح ہوا تو بہت سی قومیں مسلمان ہوگئیں۔اور نویں سال ہجرت میں جب آنحضرتؐ شام کی طرف غزوہ تبوک میں تشریف لے گئے تو قوموں نے حاسدانہ رنگ اختیار کر کے مخالفانہ افواہیں اڑائیں اور عہد توڑ دیا اور موقع پا کر مسلمانوں کو ایذا رسانی کی تجویزیں کرنے لگے۔اسی سال حضرت نے حاجیوں کا قافلہ سالار ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ناقہ پر سوار کر کے بھیجا کہ وہاں مجمعِ عام میں یہ آیتیں لوگوں کو سناویں یعنی سورۂ توبہ۔تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے احکامِ حج تعلیم کئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے **يَوْمُ النَّحْرِ** کو **جَمْرَةُ الْعُقْبٰى** کے پاس کھڑے ہو کر لوگوں کو یہ سورۃ سنائی۔چونکہ یہ حصہ الگ سنایا گیا تھا اس لئے علیحدہ ہی رہا اور کہہ دیا کہ آئندہ سے کوئی مشرک مکہ میں نہ آئے اور نہ ننگا طواف کرے۔**جنّت** میں اہلِ ایمان کے سوائے کوئی نہ جائے گا۔بہت اقرار پورے کئے گئے۔لوگوں نے کہا اے علیؓ! تم اپنے بھائی سے کہہ دینا کہ ہم نے خود ہی عہد توڑ دیئے ہیں اب تلوار ہے یا تیر۔غرض چار مہینے کی مہلت ہے یہی چار مہینے مہلت والے ہیں جس میں جہاد کی ممانعت فرمائی گئی ہے یعنی مخالفوں کے لئے **رَجَبْ ، ذِیْ قَعْدَہ ، ذِی الْحَجَّہ ، مُحَرَّم**۔

آیت نمبر۲۔مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۔ **جنگ** دفاعی ہے اکیس☆ برس تک صدمات عظیم اٹھانے کے بعد خدا کی طرف سے جہاد کا حکم ہوا اور وہ بھی عذاب کے رنگ میں۔یہ کفار کے نقضِ عہد کا نتیجہ تھا جو بہت ہی بُرا فعل ہے۔چونکہ جب تک کفّار کی طرف سے ابتدا نہ ہو تب تک اسلام جہاد کا حکم نہیں دیتا۔حضور سرور کائناتؐ نے ارشاد فرمایا **اُتْرُكُوْا لِتَرْكِ مَا تَرَكُوْكُمْ** اور **قَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ (البقرہ:۱۹۱)** وغیرہ آیات بھی۔

☆ اکیس برس سہو کاتب ہے۔درست بارہ برس ہے۔(ناشر)

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۙ﴿۳﴾

۳۔ اور اعلان اور اشتہار ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑے حج کے دن لوگوں کو یہ کہ مشرکوں سے اللہ اور اس کا رسول بَری ہے اور بیزار ہے۔ پھر اگر تم نے توبہ کر لی تو وہ بہتر ہے تمہارے حق میں اور اگر تم پھر گئے تو یاد رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہ سکو گے اور حق چھپانے والوں کو بشارت دے ٹیس دینے والے عذاب کی۔

اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْكُمْ شَیْـًٔا وَّلَمْ یُظَاهِرُوْا عَلَیْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا اِلَیْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۴﴾

۴۔ ہاں! جن مشرکوں سے تم نے عہد کر رکھا تھا پھر انہوں نے کچھ کمی نہیں کی تمہارے ساتھ اور نہ تمہارے مقابلہ میں مدد دی کسی کو تو اُن کے اقرار اُن سے پورے کرو اُن کے وعدہ تک بے شک اللہ پسند کرتا ہے متقیوں کو۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵﴾

۵۔ پھر جب پورے ہو جائیں تعظیم کے مہینے تو لڑو مشرکوں سے جہاں کہیں تم پاؤ اور ان کو پکڑ لو، (گھیر لو) اور ان کی تاک میں بیٹھو ہر ایک گھات کی جگہ پھر اگر وہ رجوع بحق کر لیں اور نماز کو ٹھیک درست رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بڑا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى یَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ ع ۷

۶۔ اور اگر کوئی مشرک تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دے یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اس کو اس کی امن کی جگہ پہنچا دے[۱]۔ یہ سلوک اس وجہ سے کہ وہ نادان قوم ہے۔

[۱] اس کے گھر پہنچا دے۔

آیت نمبر ۶۔ مَاْمَنَهٗ ۔ قید خانہ وقتل مراد نہیں ہے۔ اُس کو امن کی جگہ یعنی اُس کے گھر پہنچا دے قتل وقید نہ کرے۔

كَيۡفَ يَكُوۡنُ لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ عَهۡدٌ عِنۡدَ اللّٰهِ وَعِنۡدَ رَسُوۡلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيۡنَ عٰهَدۡتُّمۡ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ‌ۚ فَمَا اسۡتَقَامُوۡا لَـكُمۡ فَاسۡتَقِيۡمُوۡا لَهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ۞٧

۷۔ مشرکوں کو عہد و پیمان کس طرح ہو اللہ اور اُس کے رسول کے نزدیک مگر ہاں! جن سے تم نے اقرار کیا تھا تعظیم والی مسجد کے پاس تو وہ جب تک کہ تم سے اقرار پر قائم رہیں تو تم بھی اُن سے اقرار پر قائم رہو۔ بے شک اللہ دوست رکھتا ہے متقیوں کو۔

كَيۡفَ وَاِنۡ يَّظۡهَرُوۡا عَلَيۡكُمۡ لَا يَرۡقُبُوۡا فِيۡكُمۡ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً‌ ؕ يُرۡضُوۡنَكُمۡ بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَتَاۡبٰى قُلُوۡبُهُمۡ‌ۚ وَاَكۡثَرُهُمۡ فٰسِقُوۡنَ‌ۚ ۞٨

۸۔ کیونکر نباہ ہوسکتا ہے حالانکہ وہ اگر غلبہ پا جاویں تم پر تو نہ لحاظ کریں تمہاری قسم کا[ا] اور نہ اقرار کا۔ وہ اپنی زبانی باتوں سے تمہیں خوش کر دیتے ہیں حالانکہ اُن کے دل انکار کر رہے ہیں اور وہ اکثر بدعہد ہی ہیں۔

اِشۡتَرَوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيۡلًا فَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِهٖ‌ؕ اِنَّهُمۡ سَآءَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۞٩

۹۔ انہوں نے مول لیا اللہ کی آیتوں کے بدلہ میں دنیا کا تھوڑا سا فائدہ پھر اس کے ذریعہ سے اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکا بے شک وہ کیسی بُری حرکتیں ہیں جو وہ عمل میں لا رہے ہیں۔

لَا يَرۡقُبُوۡنَ فِىۡ مُؤۡمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً‌ ؕ وَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡمُعۡتَدُوۡنَ ۞١٠

۱۰۔ نہیں لحاظ کرتے کسی مومن میں قسم اور قرابت اور رشتہ کا اور نہ عہد کا۔ اور یہی لوگ ہیں حد سے بڑھنے والے۔

فَاِنۡ تَابُوۡا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِى الدِّيۡنِ‌ ؕ وَنُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۞١١

۱۱۔ پھر اگر وہ حق کی طرف رجوع کریں اور نماز کو ٹھیک درست رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم تفصیل وار بیان کرتے ہیں اپنی آیتیں جاننے والی قوم کے لئے۔

[ا] نہ اللہ کا نہ قرابت کا نہ رشتہ کا۔

آیت نمبر ۸۔ فٰسِقُوۡنَ ۔ فاسق يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ کی صفت والا ہوتا ہے پارہ نمبر ۱ رکوع نمبر ۳ آیت البقرۃ: ۲۸۔

آیت نمبر ۱۰۔ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۔ اِلٌّ کے معنی اللہ کی قسم کھانا۔ قرابت عام مادری یا پدری۔ سُسرالی رشتہ دار۔ معاہدہ۔ ذِمَّةٌ قسم۔ عہد۔

وَاِنۡ نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ عَهۡدِهِمۡ وَطَعَنُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَئِمَّةَ الۡكُفۡرِ ۙ اِنَّهُمۡ لَاۤ اَيۡمَانَ لَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَنۡتَهُوۡنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اگر وہ اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اپنے اقرار کے بعد اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو لڑو منکروں کے پیشواؤں سے، کچھ شک نہیں کہ ان کی قسمیں ہیچ ہیں (کیوں لڑیں؟) اس لئے کہ وہ باز آ جائیں۔

اَلَا تُقَاتِلُوۡنَ قَوۡمًا نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ وَهَمُّوۡا بِاِخۡرَاجِ الرَّسُوۡلِ وَهُمۡ بَدَءُوۡكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخۡشَوۡنَهُمۡ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنۡ تَخۡشَوۡهُ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ تم ایسی قوم سے کیوں نہ لڑو جنھوں نے اپنی قسمیں توڑ دیں اور ارادہ کیا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نکال دینے کا اور انہوں نے ہی پہلے تم سے چھیڑ نکالی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔ پس اللہ زیادہ حق رکھتا ہے اس بات کا کہ تم اس سے ڈرو جب تم مومن ہو۔

قَاتِلُوۡهُمۡ يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ بِاَيۡدِيۡكُمۡ وَيُخۡزِهِمۡ وَيَنۡصُرۡكُمۡ عَلَيۡهِمۡ وَيَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۙ﴿۱۴﴾

۱۴۔ تم ان سے لڑو تا کہ اللہ ان کو سزا دے تمہارے ہاتھوں سے اور ذلیل کرے اُن کو اور تم کو اُن پر غالب کرے اور ایماندار قوم کے دل ٹھنڈے کرے۔

وَيُذۡهِبۡ غَيۡظَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَيَتُوۡبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور اُن کے دلوں کی جلن اور بے چینی نکالے اور اللہ رجوع برحمت فرماتا ہے جس پر چاہے اور اللہ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تُتۡرَكُوۡا وَلَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَلَمۡ يَتَّخِذُوۡا مِنۡ

۱۶۔ کیا تم نے یہ سمجھا ہے کہ تم چھوڑ دیئے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے نہیں ظاہر کیا تم میں سے اُن کو جو نیک کوشش کرتے ہیں اور اللہ اور رسول

آیت نمبر ۱۲۔ يَنۡتَهُوۡنَ ۔ اس لئے نہیں کہ سب کے سب مسلمان ہو جائیں بلکہ بدی چھوڑیں اور شرارت نہ کریں۔ بلا روک عام آزادی ہے۔ جاہل ایمان دار شریفوں کو نہ ستائیں۔

آیت نمبر ۱۶۔ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ ۔ آدمیوں کی کثرت کی ضرورت نہیں بلکہ محنت کش، مستقل عاقبت اندیش، راست باز، بلند ہمتوں کی ضرورت ہے۔

دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١٦ ع

اور مومنوں کے سوا کسی کو جانی دوست نہیں بناتے اور اللہ بڑا جاننے والا ہے جو تم کرتے ہو۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۖۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝١٧

١٧۔ مشرکوں کے مناسب حال نہیں یہ کہ آباد کریں اللہ کی مسجدیں اپنے نفسوں پر کفر کی شہادت دیتے ہوئے یہی لوگ ہیں جن کا کیا کرایا سب اکارت گیا وہ آگ میں مدتوں جلتے رہیں گے۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝١٨

١٨۔ پس آباد تو وہی کرتا ہے اللہ کی مسجدیں جس نے سچے دل سے اللہ کو مانا اور آخرت کے دن کو اور ٹھیک نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا رہا اور کسی سے نہ ڈرا اللہ کے سوائے، تو قریب ہے کہ یہی لوگ کامیاب اور مقصد ور ہوں گے۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

١٩۔ کیا حاجیوں کو پانی پلانا اور تعظیم والی مسجد کی درستی کرنا برابر ٹھہرا لیا ہے اُس شخص کے کام کے جس نے سچے دل سے اللہ کو مانا اور آخرت کے

آیت نمبر ١٧۔ شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۔ (گر حفظِ مراتب نہ کُنی زندیقی) رذائل کو دور کرنا فضائل کو بتدریج وترتیب حاصل کرنا اور رضائے الٰہی اور رسولوں کا ماننا اور ان کے کہنے کے موافق چلنا حسن سلوک ہے ورنہ شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ کا مصداق بننا ہے۔ برائیوں سے ہٹ کر پوری نیکیاں لیں ورنہ حسنات کی بھی تضیع ہے۔

آیت نمبر ١٩۔ سِقَايَةَ الْحَآجِّ ۔ مشرکین عرب۔ خانہ کعبہ کی تعمیر کیا کرتے اور حاجیوں کو پانی پلایا کرتے تھے اور اسی کو اپنا دین اور موجب نجات سمجھتے تھے اور اسی طرح بعض مسلمان جو مہاجر نہ تھے ان کاموں کو موجبِ فخر سمجھتے تھے۔ آج کل بھی مسجدیں بنانا اور عاشور خانے (امام باڑے) اور سماع خانے اور عُرسوں کی مجلسوں میں شریک ہونا اور تعزیہ داری وغیرہ وغیرہ رسوم، دین کا جزو اعظم سمجھا جاتا ہے اور توحید واتقا جو اصلِ اعظم دین ہے متروک ہے۔

وَجٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹﴾

دن کو اور نیک کوشش کی اللہ کی راہ میں؟ وہ برابر نہیں اللہ کے نزدیک اور ظالم جس راہ پر چلتے ہیں وہ اللہ کی بتائی ہوئی نہیں۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ (ہاں!) جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے گناہ چھوڑا یا ترک وطن کیا اور نیک کوشش کی اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے وہ بہت بڑے درجہ پر ہیں اللہ کے نزدیک یہی لوگ منزلِ مقصود کو پہنچنے والے بامراد ہیں۔

یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۙ﴿۲۱﴾

۲۱۔ ان کا رب ان کو خوش خبری دیتا ہے اپنی خاص مہربانی اور رضامندی کی اور ان باغوں کی جن میں سدا سکھ اور آرام ہیں۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی کے نزدیک بڑے بڑے اجر ہیں۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اے ایماندارو! نہ بناؤ اپنے باپ دادا اور بھائی بندوں کو دلی دوست اگر وہ پسند کرتے ہیں کفر کو ایمان کے مقابلہ میں اور جو تم میں سے ان کی طرف پھریں گے اور (دوستی رکھیں گے) تو وہی سب بے جا کام کرنے والے ہیں۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِیْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ١قْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ

۲۴۔ کہہ دے اگر تمہارے باپ دادا اور تمہاری اولاد اور تمہارے بھائی بند اور تمہاری جوروئیں اور رفیق اور تمہاری برادری اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ سوداگری جس کے ماند پڑ جانے سے تم خوف کرتے ہو اور وہ مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو کیا یہ چیزیں تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں

سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ ع

نیک کوشش کرنے سے (اگر ایسا ہے) تو اب تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنے حکم کے ساتھ آ جائے[ا] اور جس راہ پر بدکار طالبِ دنیا چلتے ہیں وہ اللہ کی بتائی ہوئی نہیں ہے۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِىْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ج

۲۵۔ بے شک اللہ ہی نے تم کو بہت جگہ مدد دی تھی اور اللہ ہی نے مدد دی تھی حنین کے دن جب تم کو تعجب میں ڈال دیا تھا تمہاری کثرت نے پھر وہ کچھ کام نہ آئی تمہارے اور تم پر تنگ ہوگئی زمین باوجود اپنی کشادگی کے پھر تم پلٹے پیچھے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

۲۶۔ پھر اللہ نے اتاری اپنی طرف سے تسکین

ا یعنی تمہارا فیصلہ کردے اور اپنا غلبہ ثابت کردے۔

آیت نمبر ۲۵۔ حُنَيْنٍ ۔ ایک وادی ہے ہوازن قوم کی یعنی جنگل ہے طائف اور مکّہ کے درمیان۔ ہزار مسلمان تھے کل چار آدمی آنحضرتؐ کے پاس رہ گئے تھے۔

اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ ۔ ہجرت کے آٹھویں سال جب مکّہ فتح ہو چکا تو آنحضرت ﷺ بارہ ہزار مسلمانوں کے ساتھ جن میں دو ہزار نو مسلم تھے حنین کے طرف چلے جو مکّہ اور طائف کے **فِيْمَا بَيْن** ہے۔ حنین میں ہوازن اور ثقیف دو جنگجو قبیلے تھے انہوں نے چار دستے فوج جمع کر کے حضرت کے راستے میں پہاڑیوں کی تنگ گھاٹیوں میں تیر اندازوں کو بٹھا دیا۔ نو مسلم تیروں کی تاب نہ لا سکے اور بھاگ گئے اور کئی مہاجر و انصار بھی۔ حضرت کے ساتھ صرف عباسؓ اور ابوسفیان بن حارث اور کئی آدمی ٹھہرے رہے۔ حضرت نے ایک مشتِ خاک اٹھا کر مخالفوں کی طرف پھینکی کہ وہ سب کے سب آنکھیں ملتے رہ گئے اور حضرت عباسؓ نے انصار و مہاجر کو پکارا۔ ملائکہ آسمان سے **اَبْلَق** گھوڑوں پر دِکھے اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اوائل میں کثرتِ تعداد کے تکبر کی وجہ سے ان کے قدم پھسلے آخر خدا نے بتا دیا کہ ہم ایک مُشتِ خاک سے فتح دے سکتے ہیں یعنی فتح ہمارے فضل پر موقوف ہے نہ تمہاری کثرتِ فوج پر۔ اس لئے ایک امام فرماتے ہیں کہ **اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ** ہر ایماندار کو ہر وقت و خصوصاً نماز میں یہی معنی کا لحاظ رکھ کے پڑھتے رہنا واجب ہے۔

وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾

اپنے رسول اور ایمان داروں پر اور وہ فوجیں اتاریں جو تم نے نہیں دیکھیں اور سخت دکھ دیا منکروں کو۔ اور ہاں یہی تو سزا ہے کافروں کی۔

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ پھر اللہ رجوع برحمت فرماتا ہے جس پر چاہے اور اللہ بڑا غفور الرحیم ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اے ایماندارو! مشرک تو بالکل نجس ہی ہیں تو تعظیم والی مسجد کے پاس اس سال کے بعد[1] نہ آنے پائیں اور اگر تم مفلسی اور عیال داری سے ڈرتے ہو تو آگے اللہ تم کو غنی کر دے گا اپنے فضل و مہربانی سے اگر اس نے چاہا۔ بے شک اللہ بڑا جاننے والا ہے احکام کی مَصلحت اور بڑا حکیم ہے بَرمحل کام کرنے والا۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ

۲۹۔ اُن لوگوں سے لڑو (اور سمجھاؤ) جو اللہ کو

---

[1] یعنی ہجرت کے آٹھویں یا دسویں سال کے بعد۔

آیت نمبر ۲۷۔ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی کمزوری اور وہ گناہ اللہ نے معاف کر دیا۔

آیت نمبر ۲۸۔ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً۔ چونکہ اہل مکّہ کا اکثر گزارہ بتوں کے چڑھاوے پر تھا۔ اِدھر یہ مسلمان ہوئے اُدھر مشرکوں کو مکّہ سے روک دیا تھا تو ان کو اپنے گزارہ کا فکر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ یہ بیت بجائے اس کے کہ اس میں کچھ مشرکین آتے تھے اب تمام دنیا سے کُل موحّدین اغنیاء کو جمع کر کے لے آئے گا اور یہ کُل دنیا کا مرکز بنے گا اور ہر ایک ملک کا رزق یہاں لایا جائے گا۔ اس کی عزت بڑھ جائے گی اور اس کی تجارت وسیع ہوگی۔ دنیا کے بادشاہ اس کے خدّام ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اگر آمدنی کی کمی کا ڈر ہے تو اللہ بہت کچھ دے دے گا۔ اعلیٰ درجہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ **(الطلاق:۴)** ارشاد ہے۔

آیت نمبر ۲۹۔ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔ اس آیت سے بھی یہ نہیں ثابت ہوتا کہ جہاد لوگوں کو

الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ ع

نہیں مانتے اور نہ آخرت کے دن کو جو چیزیں اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دی ہیں، اس کو حرام نہیں سمجھتے اور سچے دین کا طریقہ اختیار نہیں کرتے اہل کتاب میں سے جب تک کہ وہ جزیہ دیں اپنے ہاتھ سے اور وہ بے قدر ذلیل ہوں۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ

۳۰۔ اور یہود نے کہا **عُزَیر** اللہ کا بیٹا ہے اور

(**بقیہ حاشیہ**) بہ جبر مسلمان بنانے کے لئے ہے بلکہ اس سے مقصد یہ ہے کہ پہلے دشمن آنحضرتؐ کے اہل مکہ اور اس کے معاونین مشرکین میں سے تھے جب ان کا فیصلہ ہو چکا یعنی مکہ والے اور اس کے مددگار مغلوب اور مفتوح ہو چکے تو اب دوسرے دشمن جو اہلِ کتاب سے ہیں ان کا مقابلہ ہونا چاہیے ان کو بھی اگر وہ جزیہ دے دیں تو چھوڑ دیں گے۔

مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۔مشرکین کے بعد اہل کتاب سے تخاطب ہے جنہوں نے مَن گھڑت باتوں کی پیروی کی ہے۔ دینِ حق اہلِ حق سے نہیں لیا۔

اَلْجِزْيَةَ ۔ جزیہ کے معنی ہیں فدیہ جو بدلہ میں دیا جائے چونکہ وہ قوم جو برسرِ حکومت ہوتی ہے۔ وہ اپنی رعایا کے مال اور جان اور عزت اور عصمت اور عقل اور دین اور نسب کی محافظ ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے بدلہ میں پولیس اور افواج یعنی سول ملٹری دونوں کے اخراجات کے لئے اُن پر ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ کافر دولت مند سے چار دینار، متوسط سے دو اور فقیر سے ایک۔

آیت نمبر ۳۰۔ **اَلْيَهُوْدُ**۔ وہ یہود کی قوم مصر میں تھی جو **عُزَیر** کو ابن اللہ کہتی تھی چوتھی صدی ہجری تک رہی پھر برباد ہوگئی (قسطلانی)۔ یہاں **اَلْيَهُوْدُ** کا لفظ ہے بنی اسرائیل کا نہیں جو یہودہ بن یعقوب کی اولاد ہیں دنیا کے مذہب کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک نے کسی نہ کسی بزرگ کو خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے۔ کوئی مذہب ہو بدوں کسی خوبی کے نہیں چل سکتا ہے۔ پہلے متبع بڑے مخلص ہوتے ہیں کیونکہ وہ دنیاوی بڑی بڑی تکلیفیں اٹھاتے ہیں خوبی نہ ہو تو وہ کیوں تکلیف اٹھائیں۔ دوسرا وقت مذہب کی کامیابی کا آتا ہے اور بادشاہی آجاتی ہے۔ اس وقت دنیادار بدمعاش آکر شریک ہو جاتے ہیں انہیں کے ساتھ قصہ کہانیاں رسوم و بدعادات وغیرہ امور آتے ہیں اور ترقی کا زمانہ اندھا دھند ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر کچھ اعتراض اور شبہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ پھر تیسرا زمانہ آجاتا ہے جس میں سلطنت چھن جاتی ہے۔ دشمنوں کو قوت ملتی ہے وہ اعتراض کرتے ہیں اس وقت بیہودہ روایات کو جھوٹا کہنا پڑتا ہے۔ پھر احادیث پر جرح کی جاتی ہے یہاں تک کہ اصلی کتاب جو سچی ہو وہ رہ جائے۔ مسلمانوں پر یہ وقت چھٹی صدی میں آچکا ہے۔

النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۳۰

نصاریٰ نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ تو صرف ان کے منہ کی باتیں ہیں یہ تو دیکھا دیکھی اور ریس ہے کافروں کے کہنے کی جو پہلے ہو چکے ہیں ۔ اللہ اُن کو غارت کرے اور اُن پر لعنت کرے وہ کہاں پھرے جارہے ہیں دھوکہ سے۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا

۳۱۔ ٹھہرا لیا ہے انہوں نے اپنے عالموں اور

(بقیہ حاشیہ) اِبْنُ اللّٰهِ ۔ اور اس کے مقابل میں دوسری جگہ قرآن میں یہود کا قول نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ (المآئدۃ:۱۹) ۔ آیا ہے جس میں علمی مذاق کے موافق واؤ تفسیری ہو کر **اِبْن** اور **أَبْـنَاء** کی تفسیر معلوم ہوتی ہے یعنی صرف پیارے اور **مقرّب** اور **مُحِبّ اِله**۔ **اَبْنَاء** کا ترجمہ ہے۔

قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔ کنعان اور یونان کی قومیں اپنے دیوتاؤں کو خدا مانتے تھے اور اپنے بزرگوں کو خدا کا خزانہ کہتے تھے۔

مِنْ قَبْلُ ۔ عام کتب یہاں تک کہ مہا بھارت کے پڑھنے سے ہندوؤں کے خیالات معلوم ہوں گے اور ہندوؤں کی تاریخ بھی پڑھو۔

آیت نمبر۳۱۔ اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ عدی بن حاتمؓ جب مسلمان ہونے کے لئے حضور علیہ السلام کے دربار میں پہنچے انہوں نے سوال کیا کہ مسیح ابن مریمؑ کو تو ہم نے معبود بنایا لیکن قرآن نے ہمارے ذمّہ اَحبار اور رُہبان کو بھی لگایا ہے یہ کس طرح پر ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے علماء کے قول کو حجت قطعیہ جانتے ہو تمہارے ہاں حُرمت اور حِلّت کا فیصلہ تمہارے علماء کا قول ہے۔ اصل شریعت کو تم نہیں دیکھتے۔ اصل کتاب سے مطابقت کی ضرورت کو نہیں سمجھتے۔ تمہارے علماء اور مشائخ ہی تمہارے شارع ہیں۔ یہ حدیث **متّفق علیه** ہے۔ جیسا کہ نصاریٰ کے ہاں رومن **کیتھولک** پوپ جوان کا مشائخ ہوتا ہے اس کے قول کو **حجّت** مانتے ہیں اور پروٹسٹنٹ اپنے کلیسیا کے قانون پر جو کہ بشپ لوگ بناتے ہیں چلتے ہیں۔ اور پرستش کے اصول۔ تصرّف۔ علم اور امید وبیم ہیں۔ مشرک اور عوام جاہل ہر فرقہ کے ماسوا اللہ کو پہلے علیم سمجھتے ہیں پھر متصرّف۔ نتیجے میں امید وبیم پیدا کرتے ہیں جس کا تعلق ربّ سے ہے۔ انسان مخلوق ہے یہ تعلقات وہمی طور پر جس کی کچھ اصل نہیں پیدا کر لیتے ہیں اسی کا نام شرک ہے۔ **اِتَّخَذُوْا** والی ایک عبرتناک تمثیلی پیشگوئی بھی ہے جس کا ظہور مسلمانوں کے لئے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ علماء اور مشائخ وفقہاء، مفسّرین ومحدّثین کے اقوال کو قرآنی آیات کے مقابل پر زیادہ فیصلہ کنندہ اور **مبیّن** مانتے ہیں۔

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾

مشایخوں کو اللہ کے سوائے کئی رب اور مسیح مریم کے بیٹے کو بھی حالانکہ انہیں یہی حکم ہوا تھا کہ وہ سب ایک ہی اللہ کی عبادت کریں کوئی سچا معبود نہیں مگر وہی۔ وہ پاک ذات ہے اس سے کہ لوگ اس کا شریک بنائیں۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ وہ لوگ چاہیں گے کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے پھونک کر بجھا دیں اور اللہ کو یہ ناپسند ہے مگر ضرور پورا کرے گا اللہ اپنا نور اگرچہ بُرا مانا کریں کافر[1]۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ وہی اللہ ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ تا کہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اگرچہ بُرا لگے سب مشرکوں کو۔

النصف

---

[1] یعنی محمد رسول اللہ کو ضرور غالب کردے گا اور اس کے سچے متبع ماموروں کو۔

(بقیہ حاشیہ) یعنی اپنے بزرگوں کے اقوال کو خدا کے ارشاد کے سامنے اس طرح پیش کرتے ہیں جیسے کوئی حاکم ومقتدر کی بات کمزور کے مقابلہ میں **نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا** ۔ **وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ** **(الانعام : ۹۲)** کی شکایت سے بھی نہیں ڈرتے۔

آیت نمبر۳۲۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا ۔ عہدِ نبوی میں دین کا مقابلہ حروف سے نہیں ہوتا تھا بلکہ سیوف سے ہوتا تھا حالانکہ ان کو لسانی مقابلہ کی طرف بلایا جاتا تھا۔ وہ **سِنَانِیْ مُحَارِبَه** کی طرف دوڑتے تھے۔ زبانی باتوں سے دین پر حملہ کرنا شبہات کے **اِیْـــرَاد** سے اور دلائل کے انکار سے علی الخصوص نصاریٰ کی طرف سے یہ تیرہویں صدی میں پیش آیا کیونکہ اسلام میں حکومت کا زمانہ تو خود ہی ٹوٹ گیا۔ غیروں کے مقابلہ کے لئے سوائے دین کے کچھ نظر نہ آیا۔ انہوں نے دین پر شبہات وار کئے۔

وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۔ یعنی محمد رسول اللہؐ کو ضرور غالب کروں گا اور اس کے سچے متبع ماموروں کو۔ یہ حضور ﷺ کی دوبارہ تشریف فرمائی کی پیشگوئی ہے جس کا بیان قاضی **بَیْضَاوِی** نے اپنی تفسیر میں کیا ہے اور متعلق بہ مسیح موعود ومہدی مسعود ہے۔ چنانچہ آیت ذیل میں اس کا بیان فرمایا **لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ** **(الصّف:۱۰)**۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اے ایماندارو![1] البتہ بہت سے تمہارے استاد و عالم و مشائخ اور گُرو لوگوں کا مال کھا جایا کرتے ہیں زبردستی دغابازی کے ساتھ اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور جو لوگ جمع کرتے ہیں خزانے سونے اور چاندی کے اور ان کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں تو انہیں بشارت سنا دے ٹیس دینے والے عذاب کی۔

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا

۳۵۔ جس دن تپایا جائے گا اور گرم کیا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغ دیا جائے گا ان کے ماتھے اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو (اور کہا

---

[1] یعنی اہل کتاب کے ایمان دار اور ہمارے زمانہ میں ان کے مثیل مراد ہیں۔

آیت نمبر ۳۴۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا الخ ۔ یعنی اہل کتاب کے ایماندار اور ان کے مثل ہمارے زمانے کے بزرگوار دنیادارو! اللہ سے ڈرو اور مخالفت حق نہ کرو۔ اس میں بجائے **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْا** کے **اٰمَنُوْا** کہا کیونکہ اس وقت کے علماء اور مشائخ نے مسیح موعود کی مخالفت اور نصاریٰ کی تائید کرنی تھی اس واسطے مسلمانوں سے خطاب فرمایا کہ یہ ہوشیار و بیدار رہیں۔ یہود و نصاریٰ کی طرح دھوکہ میں نہ آئیں تیرہ سو سال ہو گیا اُن کے پادریوں اور راہبوں نے اُن کو نبی کریم ﷺ کو قبول نہیں کرنے دیا کہ تمہیں بھی حق سے نہ روک دیں۔

اَمْوَالَ النَّاسِ ۔ اس میں جھوٹے وکلاء اور گنڈے **فَلِيْتَه** کرنے والے اور مساجد کے ناپرہیزگار مُلّا اور مشائخ دنیادار خدا اور رسول کے کلام سے غافل، نفس پرست، دغاباز وغیرہ وغیرہ سب شریک ہیں۔

يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انسان! جو کچھ ضروری خرچ کے بعد تیرے پاس بچے اس کو جمع رکھنا تیرے حق میں بہتر نہیں۔ خیرات کا دینا بہتر ہے اور اہل و عیال کے ضروری خرچ کے موافق جمع رکھنے میں تجھ پر کچھ الزام نہیں مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۶ (**مشکوٰۃ المصابیح کتاب الزکوٰۃ، الفصل الثانی**)۔ اور ایمان والوں میں دو چیزیں جمع نہیں ہوتیں حرص و بدخلقی ۔ **رواہ الترمذی (ترمذی، کتاب البرّ والصِّلَةِ، باب ما جاء فِی البُخل)**۔ **يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ** تپایا جائے گا اور گرم کیا جائے گا جہنم کی آگ میں (سونا چاندی) **جِبَاهُهُمْ**۔ کیونکہ سائل کے سامنے بخیل۔ پہلے چہرہ بگاڑتا ہے پھر پہلو پھیرتا ہے پھر پیٹھ پھر دیتا ہے۔

مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

جائے گا) یہ تمہارا خزانہ ہے جو جمع کیا تھا تم نے اپنی ذات یا قرابت داروں کے لئے تو اب چکھو اس کا مزہ جو تم نے جمع کیا تھا خزانہ۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ مہینوں کی گنتی تو اللہ کے یہاں بارہ ہی ہے اللہ کے دین میں محفوظ، جس دن سے پیدا کئے آسمان اور زمین، ان میں سے چار مہینے تعظیم کے ہیں یہ مضبوط دین کی بات ہے تو ان مہینوں میں ظلم نہ کرو اپنی جانوں پر اور لڑو مشرکوں سے سب کے سب جیسے وہ تم سے لڑے سب کے سب اور جان رکھو بے شک اللہ متقیوں کے ساتھ ہے[۱]۔

اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ

۳۷۔ یہ جو کسی مہینے کو پیچھے ڈال دینے کا رواج

---

[۱] یعنی متقی غالب ہو جائیں گے۔

آیت نمبر۳۶۔ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۔ یعنی رجب۔ ذیقعدہ۔ ذوالحجہ۔ محرم۔ مشرکین عرب کو اگر لڑائی پیش آتی تھی تو ان تعظیم کے مہینوں کا نام بدل دیتے اور لڑائی چھیڑ دیتے محرّم کو صَفَر بنا لیتے اس کا نام نَسِیْ کا مہینہ تھا۔ تعظیم کے مہینوں میں لڑائی منع تھی۔ **شمسی** و قمری مہینوں کا حساب الگ ہے بشرطیکہ امور مبیّنہ میں دخل نہ دیا جائے۔

آیت نمبر۳۷۔ اَلنَّسِیْٓءُ۔ دنیوی معاملات کا اندازہ عموماً **شمسی** حساب پر کیا جاتا ہے اور دینی کا قمری پر۔ عرب شمسی حساب پورا کرنے کے لئے تاجرانہ حیثیت سے **ایک** مہینہ زیادہ کر دیا کرتے تھے جس کو **نَسِیْ** کہتے تھے۔ یہ گویا لوند کا مہینہ تھا اس وجہ سے ادب کے مہینے اپنے موقع پر نہیں رہتے تھے اس لئے قرآنِ مجید نے قمری مہینہ پر زور دیا اور کہا کہ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ (یوسف: ۴۱)۔ حضرت نوحؑ کے تین بیٹے تھے۔ سام، حام، یافث ان کی اولاد بہت چلی۔ چوتھا بیٹا یام ہے وہ طوفان میں غرق ہوا۔ **یَوْم** اور **مَیْن** کے لفظ میں اس کا ذکر ہے۔ قاموس میں ہے کہ کنعان کو نوح کا بیٹا کہتے ہیں وہ غلط ہے یہ اُن کا پوتا ہے۔ حام کی اولاد افریقہ میں ہے وہ جاہل ہیں۔ سام کی اولاد عرب ہیں۔ یافث کی اولاد **یورپین** ہیں۔ یافث سورج کا نام ہے۔ سام چندر کا نام ہے یہ سورج بنسی اور چندر بنسی بھی کہلاتے ہیں۔ سام کی اولاد قمری حساب لیتی ہے یافث کی **شمسی**۔

بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَّيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ ع

ہے یہ زیادتی ہے جو کفر کے وقت ہوئی اور اس سے گم راہ کئے گئے ہیں جو بے ایمان ہیں حلال کرتے ہیں تعظیم کے مہینے ایک سال اور حرام کر لیتے ہیں ایک سال تا کہ برابر کر لیں گنتی جو اللہ نے حرام کی ہے تو وہ حلال کر لیں اللہ کے حرام کئے ہوئے کو۔ پسند آ گئی ہیں ان کو ان کی بدکرداریاں اور جس راہ پر کافر چل رہے ہیں وہ اللہ کی بتائی ہوئی راہ نہیں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

۳۸۔اے ایماندارو! تمہیں کیا ہو گیا جب تم سے کہا جاتا ہے کہ چلو اللہ کی راہ میں تم گرے پڑتے ہو زمین پر بوجھ سے، کیا تم راضی ہو گئے

(بقیہ حاشیہ) مسلمانوں کا حساب بھی چاند سے ہے۔ چاند اور سورج کے حساب میں باہم اختلاف ہے۔ چاند کا سال ۳۵۵ دن کا ہے اور سورج کا سال ۳۶۵ دن کا۔ ۳۶ سال میں ایک سال کا فرق پڑ جاتا ہے اس واسطے جس کی عمر (۵۰) سال کی ہوگی وہ گرمیوں سردیوں کا رمضان دیکھ لے گا۔ جو عرب **رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ** کی حالت رکھتے تھے اور ان کا تعلق غیر قوموں سے تھا وہ سورج کا حساب رکھتے تھے اور دوسرے عرب چاند کا۔ اب سال میں دس دن کا فرق پڑنے لگا۔ پہلے عربوں نے سورج کا حساب رکھا تا کہ برسات اور موسموں کا حال ٹھیک معلوم رہے۔ بعض ایسا کرتے کہ محرم کو ۴۱ دن بنا لیتے پھر صفر شروع کرتے۔ سود کھانے والے ہندو بھی چاند سے حساب رکھتے ہیں اور دوسرے امور میں سورج سے جس کو سدی بدی کہتے ہیں نوروز میں حساب کو ملا لیتے ہیں۔ ہلالی میں تنخواہ لینے والوں اور عبادت کرنے والوں کو فائدہ ہے۔

آیت نمبر ۳۸۔ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ ۔ امتحان کے طور پر حکم ہے اور امتحان تین قسم کا ہوتا ہے (۱) ذلیل کرنے کے لئے جیسے كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ **(الاعراف:۱۶۴)** (۲) اظہار کمالات کے لئے وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ **(البقرة:۱۲۵)** (۳) پہلی غلطیوں کو چھڑوانے کے لئے جیسے بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ **(الاعراف:۱۶۹)** یہاں تیسری قسم امتحان کی مراد ہے جس میں تحریص و ترغیب کی گئی ہے۔

اِثَّاقَلْتُمْ ۔ اس میں جنگ تبوک کی طرف اشارہ ہے جو ہجرت کے نویں سال واقع ہوئی اس کو **غَزْوَةُ الْعُسْر** اور **جَيْشُ الْعُسْرَة** اور **غَزْوَه فَاضِحَه** بھی کہتے ہیں۔

مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾

ہو اِدھر کی زندگی پر آخرت کے مقابلہ میں تو اس دنیا کی زندگی کی حقیقت ہی کیا ہے آخرت کے مقابلہ میں یعنی کچھ بھی نہیں۔

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اگر تم نہ چلو گے تو اللہ تم کو ٹیس دینے والا عذاب دے گا اور تمہارے سوائے دوسرے لوگ بدل دے گا اور تم اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اگر تم رسول اللہ کی مدد نہ کرو گے (تو کیا ڈر ہے) کیوں کہ بے شک اس کی مدد تو اللہ کر چکا ہے جب اسے منکروں نے نکالا تھا تو وہ دو میں کا دوسرا تھا جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے وہ اس وقت اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ تو غمگین نہ ہو کیونکہ بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے اپنی تسکین اتاری اس پر اور اس کی مدد کی ایسی فوجوں سے جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات پست اور ہیٹی کر دی، اور اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ ہی بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے۔

آیت نمبر ۳۹۔ يَسْتَبْدِلْ۔ معلوم ہوتا ہے اسلام تو ہمیشہ رہے گا مگر نصاریٰ وغیرہ مسلمان ہو کر اس کے مالک نہ ہو جائیں اور ہم مفلس بے دین نہ رہ جائیں اور ہمارے گھروں سے اسلام بھی نہ نکل جائے جیسے دنیا نکل گئی ہے۔ **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ**۔

آیت نمبر ۴۰۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ آنحضرت ﷺ کے غیر معمولی توکّل و استقلال کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے کہ عرب کی اتنی بڑی سخت عداوت اور آپ کی بے کسی اور اس پر محزون نہ رہنا کیونکہ قرآنی آیت سے تو کیا حدیث سے بھی ثابت نہیں کہ آپ دنیوی افکار سے کبھی محزون رہتے ہوں۔ اس آیت سے اعلیٰ درجہ کی معیّت حضورؐ کی ثابت ہے۔

اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ چلو ہلکے یا بوجھل ہتھیار بند اور نیک کوشش کرو اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں یہ بہتر ہے تمہارے حق میں جب تم جانتے ہو۔

لَوۡ كَانَ عَرَضًا قَرِيۡبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوۡكَ وَلٰـكِنۡۢ بَعُدَتۡ عَلَيۡهِمُ الشُّقَّةُ ‌ؕ وَسَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسۡتَطَعۡنَا لَخَرَجۡنَا مَعَكُمۡ‌ۚ يُهۡلِكُوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ‌ۚ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ ﴿۴۲﴾ ع

۴۲۔ اگر ہوتا مال غنیمت کھانے کے قابل رچتا پچتا اور سفر ہوتا سہل تو ضرور تیرے ساتھ ہوتے[۱] لیکن ان کو وہ مسافرتِ شاقّہ دور دراز معلوم ہوئی۔ اور قریب ہی قسمیں کھائیں گے اللہ کی کہ اگر ہم سے ہوسکتا تو ضرور ہم تمہارے ساتھ چلتے وہ تباہ کرتے ہیں اپنی جانوں کو اور اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

عَفَا اللّٰهُ عَنۡكَ‌ۚ لِمَ اَذِنۡتَ لَهُمۡ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَتَعۡلَمَ الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اللہ نے تجھ کو معاف کیا تو نے کیوں اجازت دے دی ان کو جب تک کہ خوب واضح ہو جاوے تجھ پر سچ والے اور تو جان لیتا خاص جھوٹوں کو۔

لَا يَسۡتَاۡذِنُكَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ اَنۡ يُّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ جو لوگ اللہ کو اور آخرت کے دن کو مانتے ہیں وہ تجھ سے اجازت نہ چاہیں گے اس کی کہ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد نہ کریں اور اللہ متقیوں کو بخوبی جاننے والا ہے۔

---

[۱] جنگ تبوک میں۔

آیت نمبر۴۳۔ عَفَا اللّٰهُ عَنۡكَ ۔ خدا تیرا بھلا کرے۔ کمزوری دور کرے۔ **لِمَ اَذِنۡتَ لَهُمۡ** کیوں اجازت دے دی ان کو معلوم تو کر لیتا سچے جھوٹے کو پھر اجازت دیتا۔ یہ حضورؐ کی بشریّت کا ذکر ہے۔ عالم الغیب نہ تھے طبیعت بہت نرم واقع ہوئی ہے۔ **اِنَّمَا يَسۡتَاۡذِنُكَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ** ۔ **اِذۡن** دو قسم کا قرآن میں مذکور ہے اور ہر ایک اپنے محل پر بجا ہے ایک تو پارہ ۱۸ سورۃ نـــــور۔ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَسۡتَاۡذِنُوۡنَكَ (النور:۶۳) ۔ یہ ایمانداروں کا ہے۔ دوسرے اس مقام پر بے ایمان اور منافق اور جھوٹے عذر پیش کرنے والوں کا بیان ہے۔

اِنَّمَا يَسۡتَاۡذِنُكَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَارۡتَابَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ فَهُمۡ فِىۡ رَيۡبِهِمۡ يَتَرَدَّدُوۡنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ تجھ سے وہی لوگ رخصت مانگتے ہیں جو اللہ کونہیں مانتے اور آخرت کے دن کواور شک اور ہلاکت میں پڑے ہیں ان کے دل، تو وہ لوگ اپنے شک اور تباہی میں ہی بھٹکتے ہیں۔

وَلَوۡ اَرَادُوا الۡخُرُوۡجَ لَاَعَدُّوۡا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰـكِنۡ كَرِهَ اللّٰهُ انۡۢبِعَاثَهُمۡ فَثَبَّطَهُمۡ وَقِيۡلَ اقۡعُدُوۡا مَعَ الۡقٰعِدِيۡنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔اور اگر وہ نکلنا چاہتے تو کچھ تو تیاری کرتے اس کی وہ لیکن اللہ ہی نے ناپسند کیا ان کا اٹھنا تو ان کو سُست کر بٹھایا اور کہہ دیا گیا بیٹھنے والوں کے ساتھ[1] تم بھی بیٹھ رہو۔

لَوۡ خَرَجُوۡا فِيۡكُمۡ مَّا زَادُوۡكُمۡ اِلَّا خَبَالًا وَّلَا۟اَوۡضَعُوۡا خِلٰلَكُمۡ يَبۡغُوۡنَكُمُ الۡفِتۡنَةَ‌ۚ وَفِيۡكُمۡ سَمّٰعُوۡنَ لَهُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اگر یہ نکلتے بھی تم میں تو تمہیں کچھ فائدہ نہ ہوتا مگر خرابیاں ہی بڑھاتے اور تمہارے ہی میں گھوڑے دوڑاتے فساد کرنے کی خواہش سے اور تم میں سے بعض ان کی بات سننے والے بھی ہوتے اور اللہ خوب جانتا ہے بیجا کام کرنے والوں کو۔

لَقَدِ ابۡتَغَوُا الۡفِتۡنَةَ مِنۡ قَبۡلُ وَقَلَّبُوۡا لَكَ الۡاُمُوۡرَ حَتّٰى جَآءَ الۡحَـقُّ وَظَهَرَ اَمۡرُ اللّٰهِ وَهُمۡ كٰرِهُوۡنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ بے شک انہوں نے فساد ڈلوانا چاہا پہلے سے اور اُلٹ پلٹ کرتے رہے تیرے لئے کئی تدبیروں کو یہاں تک کہ اللہ کا سچا وعدہ آ پہنچا اور ظاہر ہو گیا اللہ کا حکم حالانکہ وہ کراہت ہی کرتے رہے۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ ائۡذَنۡ لِّىۡ وَلَا تَفۡتِنِّىۡ‌ؕ اَلَا فِى الۡفِتۡنَةِ سَقَطُوۡا‌ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيۡطَةٌ ۢ بِالۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔کوئی تو ان میں ایسا ہے جو کہتا ہے کہ مجھے رخصت دیجئے اور بلا میں نہ پھنسایئے سن رکھو وہ تو بلا ہی میں آ گرے اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو۔

[1] یعنی عورتوں بچوں بوڑھوں کے ساتھ تم بھی بیٹھے رہو اے **سُست** لوگو۔

آیت نمبر ۴۸۔ وَهُمۡ كٰرِهُوۡنَ۔ یہ سُستیٔ ایمان اور ضُعفِ ایمان کی علامت ہے کیونکہ اعمال سے ایمان کی قوت وضعف معلوم ہوتا ہے۔

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَ يَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اگر تجھ کو کوئی بھلائی پیش آئے تو ان کو بُرا لگتا ہے اور اگر تجھ کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم نے تو اپنا کام پہلے ہی بنا لیا تھا وہ پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں اور وہ خوشیاں کرتے رہتے ہیں۔

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ تو کہہ دے ہم پر تو کچھ نہ ہوگا مگر وہی جو اللہ نے لکھ دیا ہے ہمارے لئے وہی ہمارا کارساز اور آقا ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے ایمانداروں کو۔

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَ نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ تم کہہ دو کہ تم انتظار نہیں کرتے ہمارے لئے مگر دو بھلائیوں میں سے ایک کا[۱] اور ہم تمہارے حق میں اس بات کی تاک لگائے ہیں کہ تم پر اللہ کوئی عذاب کرے اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے تو تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں تمہارے ساتھ۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ کہہ دو کہ تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے کبھی بھی تمہاری طرف سے قبول نہ ہوگا کیونکہ تم تو فاسق و بدکار لوگ ہو[۲]۔

وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَ هُمْ كُسَالٰى وَ لَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور ان کے خرچ کے قبول ہونے کا کوئی مانع نہیں ہوا مگر یہی کہ انہوں نے حق چھپایا اور انکار کیا اللہ اور اس کے رسول کا، نماز کو نہیں آتے مگر سُستی مارے اکسائے ہوئے اور خرچ بھی کرتے ہیں تو نفرت اور کراہت سے۔

---

[۱] یعنی ہم فاتح ہوں گے یا شہید۔ [۲] بے اخلاص ریاکار بدکاروں کا چندہ اور خیرات مقبول بارگاہِ الٰہی نہیں۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ تو تُو ان کے مال اور اولاد سے تعجب نہ کر (کیونکہ) اللہ نے ارادہ ہی کرلیا ہے کہ اس مال اور اولاد کے ذریعہ ان پر عذاب کرے اس دنیا کی زندگی میں اور ان کی جان ایسی حالت میں نکلے کہ وہ کافر ہی ہوں۔

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اور وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ بے شک تمہیں میں کے ہیں حالانکہ وہ تم میں کے نہیں ہیں لیکن وہ ایک قوم ہے ڈرپوک تقیہ باز۔

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اگر وہ پائیں کہیں پناہ کی جگہ یا غار یا کہیں بیٹھنے کا مقام تو وہ دوڑ جائیں اُدھر اور وہ باگیں توڑا کر بھاگیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو تجھ کو طعنہ دیتے ہیں صدقات کے بانٹنے میں تو اگر اس میں سے دیا جاوے اُن کو کچھ تو راضی ہو جائیں اور اگر نہ دیا جاوے اس میں سے تو وہ اسی وقت سخت ناخوش ہوں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع

۵۹۔ کیا اچھا ہوتا اگر وہ اسی پر راضی ہوجاتے جو اللہ نے ان کو دیا تھا اور اس کے رسول نے اور کہتے کہ تم کو اللہ بس ہے اور قریب ہی تم کو اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول بہت کچھ دے گا، ہم تو اللہ ہی کی طرف رغبت کرنے والے ہیں[۱]۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ

۶۰۔ صدقات تو فقیروں اور بے سامانوں اور

---

[۱] اللہ ہی کی لو لگائے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر ۶۰۔ اَلصَّدَقٰتُ۔ آنحضرت ﷺ نے بنو ہاشم پر مال صدقہ و زکوٰۃ لینا حرام فرما دیا گو وہ کتنے ہی

وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾	دینی کارکنوں ہی کا حق ہے اور دلوں کو دین کی طرف مائل کرنے میں اور غلام مومنوں کے آزاد کرانے اور جرمانوں (اور قرضوں) کی ادائی میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کو[1] یہ اللہ کا ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

[1] صدقات بے سامانوں وغیرہ کے دینے ہی میں موقوف ہے۔

(**بقیہ حاشیہ**) غریب ہوں تا کہ پوپوں اور برہمنوں کی طرح موسیٰ کی قوم لاوی کی مانند مفت خور نہ ہو جائیں اور لوگ ان کی پوجا نہ کرنے لگیں اور خود غرضی دین کے خلوص کو نہ کھو دے۔ احکام الصدقات (۱) زکوٰۃ یہ سوائے ان لوگوں کے کسی کے لئے جائز نہیں اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (ترجمہ) زکوٰۃ جو حق ہے مفلسوں کا اور محتاجوں کا اور اس کام پر جانے والوں کا اور جن کا دل پر چانا ہے اور گردن چھڑانے اور جو تاوان بھریں اور اللہ کی راہ میں اور راہ کے مسافر کو ٹھہرا دیا ہوا ہے اللہ کا، اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا (ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحبؒ) (۲) صدقہ بھی مثل زکوٰۃ کے سادات کے لئے لینے یا کھانے سے روکا گیا ہے۔ **عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّ خَالِدُ بْنُ سَعِیْدُ بْنُ الْعَاصِ بَعَثَ اِلٰی عَائِشَةَ بِبَقَرَةٍ فَقَالَتْ اِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا نَأْکُلُ الصَّدَقَةَ** (ش) کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ حدیث نمبر ۵۲۸۷ (**کنز العمال مطبوعه دائرة المعارف النظامیه. الواقعة فی حیدر آباد سنة** ۱۳۱۲ھ)۔ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں ایک گائے کا حصہ بھیجا گیا آپ نے فرمایا ہم آلِ محمد ہیں۔ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے (۳) ہاں سادات کے لئے ان کا ذاتی صدقہ کھانا جائز ہے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ **عَنْ طَاؤُوْسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَجَرُ الْمَدَرِیُّ اَنَّ فِیْ صَدَقَةِ النَّبِیِّ ﷺ یَأْکُلُ مِنْهَا اَهْلُهَا بِالْمَعْرُوْفِ غَیْرَ الْمُنْکَرِ (ش) وسنده صحیح(کنز العمال کتاب الزکوٰة قسم الافعال فصل فی المصرف** حدیث نمبر ۵۲۹۴)۔ طاؤس سے روایت ہے کہ حجر المدری نے مجھے خبر دی کہ آنحضرت ﷺ کے صدقہ سے آپ کے گھر والے کھاتے تھے بلا کراہت (۴) کسی کے پاس صدقہ آیا ہو اور وہ کسی کے ہاں بھیج دے خواہ سادات خواہ غیر کے وہ تحفہ ہوگا یعنی بھیجنے والے کے لئے صدقہ اور جس کے لئے اس نے بھیجا ہے وہ تحفہ ہو جاتا ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ ۔ فقراء کے اقسام ہیں۔ اَلْمَسٰكِيْنِ ۔ مساکین کے اقسام ہیں۔ اَلْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا ۔ زکوٰۃ اور چندوں کا مال جمع کرنے والے۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ یعنی مجاہدین کی خدمت گزاری میں جو شمشیر یا قلم وغیرہ سے کام کرتے ہوں۔ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۔ مسافر۔ ان ہی کو صدقات کا دینا حصر ہے۔

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾

٦١۔ اور کچھ ان میں سے ایسے ہیں جو تکلیف دیتے ہیں نبی کو اور کہتے ہیں وہ کان ہے[ا]۔ تو کہہ دے چوکس رہنے والا اور چالاک ہی تو تمہارے لئے بہتر ہے وہ کامل یقین رکھتا ہے اللہ پر اور ایمانداروں کی بات کو سچ جانتا ہے اور تم میں سے ایمانداروں کے لئے رحمت ہے۔ اور جو لوگ ایذا دیتے ہیں رسول اللہ کو تو اُن کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾

٦٢۔ وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تم سے تاکہ تم کو خوش کرلیں اور اللہ اور اس کا رسول زیادہ مستحق ہیں کہ یہ لوگ ان کو راضی کریں جب وہ مومن ہوں۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾

٦٣۔ کیا انہوں نے نہیں معلوم کیا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے وہ مدتوں اس میں رہے گا۔ یہ بڑی رسوائی ہے۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾

٦۴۔ منافق ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہیں نازل ہو جائے ایمانداروں پر ایسی سورت کہ ان کو بتا دے جو منافقوں کے دلوں میں ہے۔ کہہ دو اچھا ٹھٹھے مارو بے شک اللہ ظاہر کرنے والا ہے وہ بات جس کا تم کو ڈر ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ

٦٥۔ اور اگر تو ان سے پوچھے تو وہ تجھ سے یہ کہیں گے کہ ہم تو ہنسی مذاق اور فرضی بات چیت کر رہے تھے۔ کہہ دے ہاں! کیا اللہ اور

[ا] یعنی چوکس رہنے والا بڑا چالاک ہے جھوٹ سن لیتا ہے یا یہ کہ کان کا کچا ہے جھوٹی سچی باتوں کا اعتبار کر لیتا ہے۔

آیت نمبر ٦٥۔ نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ میں اشعار فُسّاق اور ھزلیات اور تلازماتِ یارانہ وغیرہ بھی داخل

وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾

اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی ٹھٹھا کرتے تھے!!

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾ ع

۶۶۔ بہانے اور حیلے نہ بناؤ بے شک تم کافر ہو گئے ایمان کے بعد اگر ہم معاف بھی کر دیں تم میں سے ایک جماعت کو تو بھی سزا دیں گے ایک جماعت کو اس وجہ سے کہ وہ جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والی جماعت تھی۔

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ منافق مرد اور منافق عورتیں سب کی ایک ہی روش ہے وہ بُرے کاموں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی بات سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ بند کر لیتے ہیں[۱]۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ دیا تو اللہ نے بھی ان کو چھوڑ دیا تو کچھ شک نہیں کہ منافق ہی بدکار فاسق ہیں۔

---

[۱] یعنی اللہ کی راہ میں نہیں دیتے۔

(بقیہ حاشیہ) ہیں۔ چنانچہ کوئی کہتے ہیں۔

دل از مہر محمد ریش دارم رقابت با خدائے خویش دارم

اور عرفی کا قول

تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل سلمائے حدوث تو و لیلائے قِدَم را

وغیرہ۔

آیت نمبر ۶۷۔ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ۔ منافق الٹی چال چلتے ہیں۔ مومنوں کو ان کاموں سے بچنے کے لئے سنایا گیا۔ اسی طرح مغضوب کے حالات سنا کر تمام قرآن مجید میں محفوظ رہنے کے لئے تاکید کی گئی ہے اور مقصود تلاوت اور حفظِ قرآن سے یہی ہے کہ منافق اور مغضوب کے حالات سے عملاً ضرور ضرور بچیں۔

فَنَسِيَهُمْ ۔ نِسیان بمعنی فراموشی اور اس کے معنی لُغت میں ترک بھی ہیں کیونکہ نِسیان شان و صفاتِ الٰہی کے خلاف ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۙ﴿۶۸﴾

۶۸۔ وعدہ کیا اللہ نے منافق مرد اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وہ اس میں مدتوں رہیں گے۔ وہ انہیں کافی ہے اور اللہ نے ان کو دربدر کیا اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ جیسے تم سے اوّل والے تھے وہ تم سے زیادہ زور آور تھے اور زیادہ مال اور اولاد والے تھے تو وہ اپنے حصّے کے فائدے اٹھا چکے اور تم نے بھی اپنے حصّہ کے فائدے اٹھائے جیسے تم سے پہلے والوں نے اپنے حصّے کے فائدے اٹھائے تھے اور تم بھی ٹھٹھے کرنے لگے جیسے انہوں نے کئے تھے۔ یہی لوگ ہیں جن کا کیا کرایا اکارت ہو گیا دنیا اور آخرت میں اور یہی لوگ ہیں نقصان پانے والے۔

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ کیا ان کو خبر نہیں آئی ان کے پہلوں کی یعنی قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم اور مدین کے لوگ۔ لوط کی بستیاں الٹے گاؤں کی، اُن کے پاس آئے اُن کے رسول کھلی کھلی نشانیاں لے کر تو اللہ تو ان پر کچھ ظلم کرنے والا نہ تھا لیکن وہ اپنا نقصان آپ ہی کر رہے تھے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ

۷۱۔ ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں ایک دوسرے کے دلی دوست اور مددگار ہیں وہ حکم کرتے ہیں اچھے کام کرنے کا روکتے ہیں بُرے کاموں سے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾

اور نماز کو ٹھیک درست رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیا کرتے ہیں اور اللہ اور رسول ہی کی اطاعت کرتے رہتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں کہ قریب ہی اللہ ان کی نیک کوشش کا بدلہ دے گا بے شک اللہ بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ ع ۱۵

۷۲۔ اللہ نے وعدہ فرما لیا ہے ایماندار مرد اور ایماندار عورتوں سے ایسے باغوں کا جن میں بہہ رہی ہیں نہریں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور عمدہ حویلیاں ہوں گی ہمیشہ کی بہشت میں اور اللہ کی خوشنودی جو سب سے بڑھ کر بات ہے اور یہ ہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ اے نبی! بڑی محنت کرو ان کافروں کے لئے اور بڑی ہی کوشش کرو منافقوں کے واسطے اور بڑی زبردست قوت سے مجاہدہ کرو۔ ان کا ٹھکانا تو جہنم ہی ہو رہا ہے۔ اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے۔

آیت نمبر ۷۳۔ جَاهِدِ الْكُفَّارَ ۔ منافقوں کے ساتھ خوب کوشش کر، تاکہ مخلص اور منافق اور دغاباز اور بے ریا الگ ہو جائیں اور وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ کی ضمیر منافق اور کفار دونوں کی طرف پھرتی ہے کیونکہ **اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ** بھی آتا ہے۔

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۔

جہنم کز و داد قرآن خبر　　　ہمیں حرص دنیاست جان پدر

یہ عقائد باطلہ کے جلانے کی بھٹی اصلاح کامل کا کارخانہ بدترین شر النّاس کی اخیر اصلاح کا موقع ہے۔ اوائل میں انسان کی بذریعہ توبہ۔ استغفار۔ صدقہ۔ دوسرے سے دعا کرانا۔ تقویٰ اور عبادات۔ خدمتِ مخلوق۔ اعمالِ صالحہ۔ مصائبات کے بہت کچھ اصلاح ہو جاتی ہے۔ پھر قبر کے مشکلات، صالحین کا جنازہ پڑھنا۔ روزے اور کھانا اور قرآن وغیرہ نیکیوں کا اجر بھی میرے نزدیک مردہ کو فائدہ دیتا ہے اور اس کی اصلاح کے لئے مفید پڑتا ہے اور انسان کو بہشتی بنا دیتا ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ وہ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی کہ انہوں نے کلمہ کفر نہیں بولا حالانکہ انہوں نے بے شک کلمہ کفر بولا اور مرتد ہو گئے اسلام کے بعد اور ارادہ کر لیا اُس کا جس کو نہ پایا اور یہ بُرا بدلہ نہیں دیتے مگر اس بات کا کہ ان کو غنی کر دیا ہے اللہ اور اس کے رسول نے اپنی مہربانی سے، تو اگر وہ رجوع بحق کر لیں تو وہ ان کے حق میں بہتر ہے اور اگر وہ نہ مانیں گے اور منہ پھیر لیں گے تو اللہ ان کو ٹیس دینے والا عذاب دے گا دنیا ہی میں اور آخرت میں بھی اور ملک میں ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ ہوگا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کر لیا تھا کہ اگر وہ ہم کو اپنے فضل سے دے گا تو ضرور ہم خیرات کیا کریں گے اور ضرور نیک بندوں میں سے بن جائیں گے۔

آیت نمبر ۷۴۔ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ۔ یہ بھی منافقوں کی علامت ہے کہ قسمیں بہت کھاتے ہیں **وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا**۔ یعنی ایسی چال چلے جس میں ناکامیابی حاصل ہوئی۔ اس آیت شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ منافق اپنی تدبیروں میں اکثر ناکامیاب ہوتے ہیں۔ منافقوں کی قرآن مجید و حدیث شریف میں بہت سی عادات وحالات کا ذکر ہے ایک اس میں سے یہ بھی ہے کہ **هَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا** اس میں شیعوں کا بھی ردّ ہے کیونکہ حضرت علی علیہ السلام نے خلافتِ اُولیٰ کی خواہش کی ہوتی تو وہ کامیاب ہو جاتے۔

عَذَابًا اَلِيْمًا فِى الدُّنْيَا۔ یہ پیشگوئیاں ہیں اور دنیا کے عذاب و پیشگوئیوں کا ظہور آخرت کے عذاب اور پیشگوئیوں کے ظہور کی مثبت ہیں۔ صحابہؓ تو کامیاب رہے۔ شیعوں سے پوچھو وہ منافق کیسے تھے؟

آیت نمبر ۷۵۔ مَنْ عٰهَدَ اللّٰهَ۔ بہت معاہدے اور منّتیں نہ کرنا چاہئے بلکہ جو نیکی ہو سکے وہ فوراً کر دینا چاہئے۔ کیونکہ کہیں نقص عہد نہ ہو جائے جو موجب نفاق ہے۔ **وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ**۔ خدا سے عہد کر کے بدعہدی کرنا۔ اس کی مَنّت پوری نہ کرنا۔ جھوٹ بولنا موجب نفاق ہے۔ ہر گناہ کی اصل خدا نے بتائی ہے۔

فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ پھر جب ان کو اللہ نے عطا فرمایا اپنے فضل سے تو اُس سے بخل کیا اور منہ پھیر لیا اور وہ منہ پھیرنے والے ہی تھے۔

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ تو اس کے نتیجہ میں اللہ نفاق ان کے دلوں میں رکھ دیتا ہے اس دن تک کہ اللہ سے ملیں کیونکہ انہوں نے اللہ سے خلافِ وعدہ کیا اور وہ جھوٹ بولتے تھے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے ان کا بھید اور ان کی سرگوشیاں بے شک اللہ تو بڑا ہی جاننے والا ہے غیب کی باتوں کا۔

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ وہ جو عیب لگاتے ہیں خیرات میں بڑی رغبت سے خیرات کرنے والے مومنوں پر اور ان پر جو نہیں رکھتے مگر اپنی ہی محنت کا[۱] ٹھٹھے کرتے ہیں پس ان کو اللہ ہنسی کی جگہ بنا دے گا اور ان کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ

۸۰۔ تو ان کے لئے مغفرت کی دعا کر یا نہ کر اگرچہ تو ان کی مغفرت کے لئے ستر مرتبہ دعا کرے جب بھی اللہ ان کی مغفرت نہ کرے گا کیونکہ انہوں نے اللہ اور رسول کا حق چھپایا اور

[۱] یعنی کم بضاعت ہیں۔

آیت نمبر ۷۹۔ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۔ جو کوئی غرور یا دعویٰ کرتا ہے کسی پر ہنستا ہے تو وہ اسی میں مبتلا ہو کر مرے گا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے **مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ**۔

آیت نمبر ۸۰۔ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ۔ ہمارے حضور شفیع ہیں۔ ہماری طرف سے بہت بہت استغفار کرتے ہیں یہ آیت بھی شفاعت کے دلائل میں سے ہے۔

وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٨٠ ع

انکار کیا اور فاسق لوگ جس راہ پر چلتے ہیں وہ اللہ کی بتائی ہوئی نہیں۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِى الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝٨١

۸۱۔ پیچھے چھوڑے ہوئے خوش ہیں اپنے بیٹھ رہنے سے رسول اللہ کے برخلاف اور مکروہ سمجھا انہوں نے نیک کوشش کرنے کو اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں اور کہنے لگے گرمی میں نہ چلوتو کہہ دے جہنم کی آگ تو بہت ہی گرم ہے۔کاش وہ سمجھ لیتے۔

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨٢

۸۲۔تو وہ ہنس لیں تھوڑا سا اور روئیں بہت سا اس کمائی کے عوض میں جو وہ کماتے تھے۔

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِىَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِىَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝٨٣

۸۳۔پھر اگر تجھ کو لوٹا کر لے جائے اللہ ان کے کسی گروہ کی طرف پھر وہ تجھ سے اجازت چاہیں نکلنے کی تو تُو جواب دینا تم میرے ساتھ کبھی نہ نکل سکو گے اور میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑ سکو گے کیونکہ تم وہ ہو کہ راضی ہو گئے بیٹھ رہنے پر پہلی ہی مرتبہ تو اب بیٹھ رہو پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ۔

آیت نمبر۸۳۔ لَنْ تَخْرُجُوْا چاہئے۔۔ کم عقل آدمی گناہ کر کے یہ کہتا ہے کہ **یَا رَبٌّ تُو کَرِیمِی وَ رَسُوْلِ تُو کَرِیم** سچ تو ہے ہمارے حضور **رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ** ﷺ ہیں اور اللہ ہی رحمٰن اور رحیم ہے مگر دیکھو منافق گنہگاروں کے حق میں قطعی فیصلہ ہو گیا ہے ۔ لَنْ تَخْرُجُوْا مَعِىَ اَبَدًا اور اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اوپر آچکا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان **بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ** ہے بڑی بڑی خطائیں کر کے معافی مانگنے کو پیشہ قرار دینا بہت ہی بُرا ہے۔ ہر وقت استغفار اور توبہ میں لگے رہنا چاہئے اور خطاؤں کو چھوڑ دینا چاہیے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ اے محمدؐ! جنازے کی نماز کبھی بھی نہ پڑھ ان میں سے کسی کی جو مر جائے اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر کیونکہ انکار کیا انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا اور وہ مر گئے اور وہ بدکار ہی تھے۔

وَلَا تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُهُمۡ وَاَوۡلَادُهُمۡ ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الدُّنۡيَا وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور ان کے مال اور اولاد تجھے تعجب میں نہ ڈالیں۔ اس کے سوائے نہیں کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے ذریعہ سے ان کو عذاب دے دنیا میں بھی اور ان کی جان نکلے اور وہ کافر ہی ہوں۔

وَاِذَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوۡا مَعَ رَسُوۡلِهِ اسۡتَاۡذَنَكَ اُولُوا الطَّوۡلِ مِنۡهُمۡ وَقَالُوۡا ذَرۡنَا نَكُنۡ مَّعَ الۡقٰعِدِيۡنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور جب اترتی ہے کوئی سورت بایں معنی کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور نیک کوشش کرو اس کے رسول کے ساتھ ہو کر تو اُن میں کے مقدور والے آدمی تجھ سے اجازت مانگنے لگتے ہیں اور عرض کرتے ہیں ہمیں چھوڑ جایئے کہ ہم بیٹھنے والوں کے ساتھ رہ جائیں۔

رَضُوۡا بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ وہ اس بات کو پسند کر چکے ہیں کہ پیچھے رہنے والوں کے ساتھ رہ جائیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر نقش کر دیا ہے تو وہ سمجھتے بوجھتے ہی نہیں۔

لٰكِنِ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ

۸۸۔ لیکن رسول اور اس کے ساتھ والے

آیت نمبر ۸۵۔ وَلَا تُعۡجِبۡكَ۔ یعنی بدعہدوں اور سرکشوں کو اس قدر مال و اولاد کی کثرت کیوں ہوتی ہے جب کہ وہ ہر امر میں ربّ العالمین کو ناراض کرتے ہیں؟ جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یہ ان کی آزمائش کا موجب نہیں ہے بلکہ موجب تکلیفِ دنیا اور آخرت ہے۔ کیونکہ مہلت و تنبیہ اور شکر گزاری اور اطاعت کے درجے غفلت میں طے ہو جاتے ہیں اور موقعہ نہیں رہتا۔ دکھیا اور غریب آدمی دنیا سے بیزار ہو کر بھی رجوع بحق کر لیتا ہے مگر مال و دولت میں پھنسے ہوئے اس سے مرتے دم تک بہت کم باز آتے ہیں **اَللّٰهُمَّ اَصۡلِحۡ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔**

جٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ لَـهُمُ الۡخَيۡرٰتُ‌ۚ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۸۸﴾

ایماندار سب ہی نے تو اپنے مال اور جان سے نیک کوشش کی اور انہیں لوگوں کے لئے خیر وخوبیاں ہیں اور یہی لوگ نہال بامراد ہیں۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۸۹﴾

٨٩۔ اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ بہہ رہی ہیں جن میں نہریں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ ہی بڑی مراد کو پہنچنا ہے۔

ع ١١

وَجَآءَ الۡمُعَذِّرُوۡنَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ لِيُؤۡذَنَ لَهُمۡ وَقَعَدَ الَّذِيۡنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ‌ ؕ سَيُصِيۡبُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۹۰﴾

٩٠۔ اور آئے حیلے بناتے ہوئے گنوار کہ ان کو اجازت مل جائے اور جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے سامنے جھوٹ بولا وہ بیٹھ رہے۔ قریب ہی ان کو پہنچے گا جو کافر ہوئے ان میں سے ٹیس دینے والا عذاب۔

لَيۡسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الۡمَرۡضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ مَا يُنۡفِقُوۡنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوۡا لِلّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ‌ ؕ مَا عَلَى الۡمُحۡسِنِيۡنَ مِنۡ سَبِيۡلٍ‌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌۙ ﴿۹۱﴾

٩١۔ کمزوروں پر اور بیماروں پر اور مفلسوں پر کچھ گناہ نہیں، جب کہ وہ خیرخواہی کر رہے ہوں اللہ اور اس کے رسول کی۔ نیکی کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ بڑا غفور الرحیم ہے۔

وَّلَا عَلَى الَّذِيۡنَ اِذَا مَاۤ اَتَوۡكَ لِتَحۡمِلَهُمۡ قُلۡتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحۡمِلُكُمۡ عَلَيۡهِ تَوَلَّوْا وَّاَعۡيُنُهُمۡ تَفِيۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوۡا مَا يُنۡفِقُوۡنَ ﴿۹۲﴾ؕ

٩٢۔ اور نہ ان پر کوئی الزام ہے جب وہ تیرے پاس آئے ہوں کہ تو ان کو سواری دے دے تو نے جواب دیا ہو میرے پاس تو کوئی سواری نہیں جس پر میں تم کو چڑھا دوں اور وہ پھر گئے ہوں حالانکہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اس غم سے کہ وہ کچھ بھی نہیں پاتے کہ وہ خرچ کریں۔

اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَسۡتَاۡذِنُوۡنَكَ

٩٣۔ ہاں! الزام کی راہ تو انہیں پر ہے جو تجھ سے

وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

اجازت مانگتے ہیں اور وہ مال دار بھی ہیں وہ راضی ہو گئے ہیں اس پر کہ وہ عورتوں ، بچوں بڈھوں کے ساتھ پیچھے رہ جائیں اور اللہ نے نقش کر دیا ان کے دلوں پر تو وہ کچھ نہیں جانتے۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾

۹۴۔تمہارے سامنے (منافق) عذر پیش کریں گے جب تم ان کے پاس واپس آؤ گے تو کہہ دینا عذرخواہی نہ کرو ہم تمہارا ہرگز یقین نہ کریں گے بے شک ہم کو خبر کر دی ہے اللہ نے تمہارے حالات سے اور قریب ہی دیکھے گا تمہارے کام اللہ اور اس کا رسول پھر تم لوٹائے جاؤ گے غائب اور حاضر کو جاننے والے کے سامنے تو وہ تم کو جتائے گا جو تم کر رہے تھے۔

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۫ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾

۹۵۔قریب ہی وہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے تمہارے سامنے جب تم لوٹو گے ان کی طرف تا کہ تم ان سے درگزر کرو۔ خیر تم ان سے منہ پھیر لو کیونکہ وہ گندے لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے سزا ہے اس کی جو وہ کرتے تھے۔

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔وہ قسمیں کھائیں گے تمہارے سامنے تا کہ تم خوش ہو جاؤ ان سے اور گو کہ تم ان سے خوش بھی ہو جاؤ پر اللہ تو خوش ہونے والا نہیں بدکار نافرمانوں سے۔

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾

۹۷۔گنوار تو بڑے ہی سخت ہیں کفر و نفاق میں اور اسی قابل ہیں کہ وہ قاعدے نہ سیکھیں جو اللہ نے اتارے اپنے رسول پر اور اللہ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ گنواروں میں سے بعض ایسے ہیں کہ انہیں جو کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے اس کو ڈنڈ اور تاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے حق میں گردشوں کا انتظار کرتے ہیں انہی پر گردش اور بُرا چکر پڑے اور اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾ ع

۹۹۔ اور بعض گنوار ایسے ہیں جو سچے دل سے اللہ کو مانتے ہیں اور آخرت کے دن کو اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں وہ اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے اور رسول اللہ کی دعائیں لینے کو۔ خبردار ہو جاؤ کہ وہ ان کے لئے ضرور قربت کا سبب ہے، قریب ہی ان کو داخل کرے گا اللہ اپنی رحمت میں، بے شک اللہ بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ اور نیکیوں میں بڑھ جانے والے اوّل مہاجرین اور انصار اور ان کی اچھی پیروی کرنے والے لوگ ۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے اور اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ بہہ رہی ہیں جن میں نہریں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی مراد کو پہنچنا ہے۔

آیت نمبر ۹۹۔ صَلَوٰتِ ۔ یہ قطعی آیت شفاعت کی ہے۔

آیت نمبر ۱۰۰۔ وَالسّٰبِقُوْنَ ۔ یعنی غیر مقلّدوں کی کتابوں میں بار بار یہ دیکھا ہے کہ قول صحابہؓ اور تابعی حجت نہیں وہ اسی آیت کو بار بار پڑھیں اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ مَیں اُن سے راضی اور وہ مجھ سے راضی تو پھر اُن کا فتویٰ کیوں نہ مقبول ہو ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ (ق:۴) سابقین اور اوّلین، مہاجرین اور انصار مثلاً حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور تابعین میں حضرت امام اعظم وغیرہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے جو لوگ بغض و عداوت رکھتے ہیں اور ان کو بد کہنا عبادت سمجھتے ہیں وہ اس آیت سے عبرت پکڑیں کیونکہ یہ سب لوگ جنتی ہیں جن سے اللہ خوش ہے۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛؔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۚ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔ اور بعض تمہارے اطراف کے گنوار منافق ہیں اور بعض مدینے والے بھی اڑے ہوئے ہیں نفاق پر۔ تُو ان کو نہیں جانتا ہم انہیں جانتے ہیں قریب ہم ان کو دو دو مرتبہ عذاب کریں گے، پھر وہ پھیرے جائیں گے بڑے عذاب کی طرف۔

منافقۃ ؁ عند المقدمین وقف منزل

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ اور کچھ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا ملا ڈالے نیک عمل اور بد عمل۔ قریب ہے کہ اللہ ان کو معاف کرے، بے شک اللہ بڑا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے جس کے سبب سے تُو ان کو پاک صاف کرے اور ان کو دعا دے بے شک تیری دعا ان کے لئے موجب تسکین ہے اور اللہ (تیری دعائیں) بڑا سننے والا (تیری اصلاحوں) کو خوب جانتا ہے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ کیا انہوں نے معلوم نہیں کیا کہ وہی قبول فرماتا ہے توبہ اپنے بندوں کی اور وہی لیتا ہے صدقے اور یہ کہ وہی بڑا رجوع برحمت فرمانے والا ہے سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

آیت نمبر ۱۰۲۔ اَنْ يَّتُوْبَ ۔ یعنی ان سے گناہ چھڑا دے نیک بنا دے۔ انسان سے غلطی ہو جائے تو نیکی کرتا ہے اور نہ تھکے تو امید ہے کہ اس پر اللہ کا فضل ہو جائے کیونکہ وہ **توّاب و رحیم** ہے جیسے **اَبُو لُبَابہ** اور دوسرے صحابہؓ جو سُستی سے جنگِ تبوک میں شریک نہ ہو سکے تھے پھر اس سُستی پر سخت نادم ہوئے اور مسجدِ نبوی کے ستونوں پر اپنے آپ کو باندھ دیا اور کئی روز تک بندھے ہوئے روتے رہے پھر حسب الحکم آنحضرتؐ نے اُن کو کھولا اور انہوں نے گناہوں کے کفارہ میں صدقات دیئے اور نیکیوں پر جمے رہنے کا نتیجہ پایا۔

آیت نمبر ۱۰۳۔ سَكَنٌ لَّهُمْ ۔ یہ آیت بھی شفاعت کی قطعی آیت ہے۔

وَقُلِ اعۡمَلُوۡا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ‌ؕ وَسَتُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ‌ۚ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔ اور کہہ دے کہ تم کام کرتے جاؤ پھر قریب ہی اللہ دیکھ لے گا تمہارے کام اور اس کا رسول اور ایمان دارلوگ۔ اور قریب ہی پھیرے جاؤ گے تم چھپے اور کھلے جاننے والے کے سامنے وہ تم کو خبردار کر دے گا تمہارے کرتوتوں سے۔

وَاٰخَرُوۡنَ مُرۡجَوۡنَ لِاَمۡرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمۡ وَاِمَّا يَتُوۡبُ عَلَيۡهِمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ‏ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ کچھ دوسرے لوگ ہیں وہ آس لگائے بیٹھے ہیں اللہ کے حکم کی یا اُن پر عذاب ہو یا اللہ ان پر رجوع برحمت فرمائے اور اللہ بڑا جاننے والا ہے (جس قابل ہیں) وہ بڑا حکیم ہے (موافق حکمت کے کام کرے گا)۔

وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّكُفۡرًا وَّتَفۡرِيۡقًاۢ بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاِرۡصَادًا لِّمَنۡ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ مِنۡ قَبۡلُ‌ؕ

۱۰۷۔اور جن لوگوں نے ایک تکلیف دینے والی مسجد بنائی اور کفر اور جدائی ڈالنے والی مومنوں میں اور گھات کی جگہ (بنائی) اس شخص کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑ رہا ہے پہلے سے اور

آیت نمبر ۱۰۷۔ مَسۡجِدًا ضِرَارًا۔ ابُو عامِر نامی تورات وانجیل سے واقف پیشوا بننے کی ہوس رکھتا تھا اس کا بیٹا حَنظلہ مسلمان ہو چکا تھا غزوہ ہوازن کے بعد یہ مایوس ہو کر شام کی طرف نکل گیا حق اور خلاف اسلام منصوبے باندھتا رہا منافقین مدینہ کو کہلا بھیجا کہ تم سامانِ جنگ تیار رکھو میں قیصر روم کا ایک لشکر لے کر محمد ﷺ پر ایک حملہ کروں گا۔ منافقین نے ایک مسجد اس غرض سے بنائی کہ مسلمانوں میں تفریق کر دیں اور کچھ اپنی طرف شریک کرلیں۔ جب آنحضرتؐ جنگِ تبوک کے لئے تیار تھے اس وقت یہ مسجد تیار ہو چکی تھی۔ منافقین نے آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ آپ ہماری مسجد میں تشریف لے چلیں آپ نے عذر فرمایا کہ میں برسرِ سفر ہوں واپس آ کر چلوں گا۔ واپسی کے بعد پھر وہی درخواست کی تب اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس کے حالات بیان فرما دیئے۔ آنحضرتؐ نے مالک بن دَخۡشَم اور معان بن عدی اور عامر بن سکن وغیرہ کو اس مسجد کے گرا دینے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے اس کو جلا دیا۔ اب بھی مسجد ضرار کی جگہ مزبلہ اور پیشاب گاہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نیکی کا کام بھی اگر ضد وخلاف تقویٰ کیا جائے تو وہ ناجائز ہے۔

لِمَنۡ حَارَبَ اللّٰهَ ۔ اس میں پیشگوئی ہے جو ایسا کرے گا وہ سزا پائے گا۔

وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو نیکی ہی کا ارادہ کیا اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بڑے جھوٹے ہیں۔

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ تو اس مسجد میں کبھی نہ کھڑا ہونا۔ البتہ وہ مسجد جس کا پایہ تقویٰ پر رکھا گیا پہلے وقت سے (یعنی مسجد نبوی) وہ بہت مستحق ہے کہ تو اُس میں کھڑا ہو۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک صاف رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ بھی پسند فرماتا ہے صاف ستھروں کو۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ بھلا جس نے پایہ ڈالا اپنی عمارت کا تقویٰ پر اللہ ہی کے لئے اور اُسی کی خوشی کے واسطے وہ بہتر ہے یا وہ جس نے پایہ رکھا اپنی عمارت کا گرنے والے گڑھے کے کنارے کہ وہ اسے بھی لے گرے جہنم کی آگ میں اور بے جا کام کرنے والے جس راہ پر چلتے ہیں وہ اللہ کی بتائی ہوئی نہیں۔

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع

۱۱۰۔ وہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے بے شک وہ ہمیشہ ہلاکت کا سبب ہو گی ان کے دلوں میں مگر جب ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ بڑا جاننے والا ہے (ان کی بداعمالی کو) وہ بڑا حکیم ہے (برمحل سزا دینے کے لئے)۔

ع ۳۴ / ۱۱ / ۲

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ

۱۱۱۔ اللہ نے مول لئے ہیں ایمانداروں کے

آیت نمبر ۱۱۱۔ اَنْفُسَهُمْ ۔ نفس کے دو معنی جان اور آس۔ روح کا ترجمہ عام ہے روح کے معنی خاص جان نہیں کیونکہ ارشاد ہے قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ (بنی اسرائیل: ۸۶)۔ امر ربّ، وحی، الہام، فرشتہ جبرائیل، آنحضرت ﷺ، واقعات عظیمہ اور یہ لفظ قرآن شریف میں تقریباً بارہ جگہ آیا ہے اور اکثر مختلف المعنٰی ہے۔

وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾

جان و مال اس کے عوض میں کہ ان کے لئے جنت ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں۔ اللہ نے سچا اور پکّا وعدہ کر لیا ہے توریت میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ قول کا پکا کون ہے تو بشارت اور خوشی ہو اس سوداگری پر جو تم نے اللہ سے کی اور یہ ہی بڑی مراد کو پہنچنا ہے۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ رجوع بحق کرنے والے عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، کوشش کرنے والے، سفر کرنے والے (یعنی مجاہد اور صالح)، جھکنے والے، فرمانبرداری کرنے والے، نیک کاموں کا حکم دینے والے، بُرے کاموں سے روکنے والے، اللہ کی حد بندیوں کی حفاظت کرنے والے، یہی لوگ ہیں (اچھے) اور خوشخبری سنا دو ایمانداروں کو۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ

۱۱۳۔ اور نبی کو جائز نہیں نہ ایمانداروں کو کہ مغفرت کی دعا کریں مشرکوں کے لئے اگر چہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اس

(بقیہ حاشیہ) حَقًّا۔ دیکھو سفر استثنا ۲۸ باب تا ۱۴ درس اور ۳۲ باب درس ۱۔ دیکھو انجیل متی ۵ باب آیت ۱ تا ۱۲۔

آیت نمبر ۱۱۲۔ اَلسَّآئِحُوْنَ۔ سفر کرنے والے۔ اعلاءِ کلمۃ اللہ و تبلیغ و ملاقات صالحین و ادائے حج و تجارت بہ ضمن افشائے حق تو اچھے ہیں۔

اَلْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ۔ یہ غلط ہے کہ مستحق کرامت گنہگارانند۔ ہاں بعد توبہ مقبول اصل حدود اللہ کی حفاظت ایماندار کا دستور العمل و اسوۂ حسنہ ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱۱۳۔ اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا۔ یہ سوچنے کی بات ہے کہ کوئی کسی کے ماں باپ کو دھیڑ یا چمار یا مہتر کہہ دے تو وہ آگ بگولا ہو جائے اور مرنے اور مارنے پر تیار ہو۔ تو ماسوائے اللہ کو **رَبُّنَا اللّٰه** کہنے والے مومنوں کو کیسی

قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾

کے بعد کہ ان پر صاف صاف کھل چکا کہ وہ جہنمی ہیں۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾

۱۱۴۔ اور ابراہیم کا مغفرت مانگنا اپنے چچا کے لئے وہ تو ایک وعدے کے سبب سے تھا جو وہ خاص اپنے چچا سے کر چکا تھا پھر جب ابراہیم کو خوب معلوم ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔ کچھ شک نہیں کہ ابراہیم بڑا آہ آہ کہنے والا نرم دل بُردبار تھا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾

۱۱۵۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ ہٹا دے کسی قوم کو اُس کو راہ پر لگانے کے بعد یہاں تک کہ بتا دے ان کو وہ چیزیں جن سے ان کو پرہیز کرنا چاہیئے بے شک اللہ ہر ایک چیز کا بخوبی جاننے والا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) آگ لگاتے ہیں اور ان کے قلوب رقیقہ کا کیا حال ہوتا ہوگا اگر وہ شریعت سے مؤدب نہ ہوتے اور اخلاق الٰہیہ کا پَرتو نہ رکھتے تو ایسے لوگوں کا نام ونشان نہ رہنے دیتے۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ**۔

آیت نمبر۱۱۴۔ لِاَبِيْهِ ۔ **اَبٌ** کا لفظ عام ہے یعنی چچا اور تایا کو بھی کہتے ہیں اور یہاں چچا ہی مراد ہے جس سے دعا ابراہیمؑ نے کرنے کا وعدہ فرمایا تھا دیکھو پارہ ۲۸ و ۱۷۔ اور جب معلوم ہوا کہ وہ عدوّ اللہ ہے تو پھر اس سے حضرت ابراہیمؑ بیزار ہو گئے۔ چچا کو اَبٌ کہنے کا محاورہ دیکھو پارہ ایک رکوع سولہ اور پارہ سولہ رکوع چھ اور والد کا لفظ جو خاص ہے ان کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی ہے اور اس کے ساتھ کوئی تنبیہ وممانعت نہیں۔ دیکھو پارہ تیرہ رکوع اٹھارہ۔ ابراہیمؑ کے والد کا نام تارح تھا جیسا کہ تورات اور زرقانی شرح **مَوَاهِبُ الرَّحْمٰن** میں مذکور ہے یہ آذر اس شہر کا بڑا آدمی تھا۔

آیت نمبر۱۱۵۔ لِيُضِلَّ ۔ جبر وتقدیر کے مسئلے پر ہر قوم میں بہت سی بحثیں ہوئی ہیں اور ہوتی ہیں اگر قرآن تدبر کے ساتھ لوگوں کے ہاتھ میں ہوتا تو کبھی غلطی نہ کھاتے۔ کیونکہ یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ قرآنی احکام انسان کے ان قویٰ کے لئے ہیں جن پر اس کو اختیار ہے۔ اس بناء پر اعتقاد تثلیث اور کفّارہ اور بدعات اور رسوم واہیہ جو طبّی یا شرعی طور پر مفید نہ ہوں۔ غلط اور بُرے اور قابل اعتقاد وعمل عقلاء نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١١٦﴾

١١٦۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں وہ جلاتا ہے متقیوں کو اور مارتا ہے منکروں کو۔ تمہارا تو اللہ کے سوائے کوئی بھی حمایتی اور مددگار نہیں۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿١١٧﴾

١١٧۔ بے شک اللہ نے رجوع برحمت فرمایا نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جنھوں نے نبی کا ساتھ دیا مشکل گھڑی میں، اس کے بعد ٹیڑھے ہونے لگے تھے ان میں سے بعض کے دل، پھر اللہ نے ان پر رجوع برحمت فرمایا اور بے شک اللہ ان پر بڑا مہربان ہے سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١١٨﴾ ع

١١٨۔ اور ان تین شخصوں پر بھی مہربان ہوا جو پیچھے رہ گئے تھے۔ یہاں تک کہ تنگ ہوگئی زمین اُن پر باوجود اپنی کشادگی کے اور وہ اپنی جان سے بیزار ہوگئے اور انھوں نے یقین کرلیا کہ اب تو کوئی پناہ کی جگہ نہیں اللہ سے بچنے کے لئے مگر اللہ ہی کے پاس پھر اللہ نے رجوع برحمت فرمایا ان پر تاکہ وہ رجوع کریں بے شک اللہ ہی بڑا توبہ کا قبول فرمانے والا رجوع برحمت کرنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا

١١٩۔ اے ایماندارو! اللہ کو سپر بناؤ، اللہ کا خوف

آیت نمبر ١١٧۔ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ۔ اس سے **جَیْشِ عُسرہ** مراد ہے جس میں بیس ہزار صحابیؓ تھے۔

آیت نمبر ١١٨۔ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ۔ کعب[1] بن مالک شاعر، مرارہ[2] بن ربیعہ اور ہلال[3] بن امیہ انصاری۔ بخاری نے کعب سے روایت کی ہے کہ میں بدر کے سوا کسی موقعہ پر آنحضرتؐ سے پیچھے نہیں رہا اور جنگ تبوک میں بسبب سُستی کے کہ آج چلتا ہوں کل چلتا ہوں پیچھے رہ گیا۔

آیت نمبر ١١٩۔ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان اپنی دولت ہے تو تم خیال رکھا

مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١١٩﴾

رکھو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾

۱۲۰۔ نہیں چاہئے تھا مدینے والوں اور اس کے اطراف کے گنواروں کو یہ کہ رسول اللہ کے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ مناسب تھا کہ وہ اپنی جانوں کو زیادہ عزیز جانیں رسول کی جان سے۔ کیونکہ نیک کوشش کرنے والوں کو نہ پیاس لگتی ہے اور نہ رنج ہوتا ہے اور نہ سخت بھوک لگتی ہے اللہ کی راہ میں اور نہ وہ ایسے مقاموں پر چلتے ہیں جو کافروں کے غصے کو بھڑکائیں اور دشمنوں سے کسی مال کو حاصل کرتے ہیں مگر (ہر ایک کام پر) ان کے لئے لکھا جاتا ہے نیک عمل۔ بے شک اللہ ضائع نہیں کرتا محسنوں کا اجر۔

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾

۱۲۱۔ اور خرچ نہیں کرتے کوئی چھوٹا یا بڑا خرچ نہ کوئی جنگل طے کرتے ہیں مگر ان کے لئے لکھ دیا جاتا ہے اور محفوظ رکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کو بدلہ دے اچھا ان کے نیک اعمال کا۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ ع

۱۲۲۔ اور یہ نہیں چاہئے کہ مومن سب کے سب چلے جائیں۔ پر کیوں نہ نکلے ان کے ہر ایک فرقے میں سے چند آدمی تاکہ وہ دین کی سمجھ پیدا کرتے علم دین سیکھتے اور نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ اپنی قوم کو ڈراتے جب وہ ان کی طرف واپس آتے تاکہ وہ ڈرتے۔

(بقیہ حاشیہ) کرو کہ کس طرح تمہارا لوگوں سے میل جول ہے یعنی تم چوروں کے پاس ہو یا امینوں کے۔ اگر چوروں کے پاس ہو تو وہ بے محل خرچ کریں گے اور اگر امینوں کے پاس ہو تو وہ تمہاری عزت و آبرو کی حفاظت کریں گے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

۱۲۳۔ اے ایماندارو لڑو تم اپنے آس پاس کے کافروں سے اور چاہیئے کہ وہ تم میں ایک قسم کی سختی پائیں[۱] اور جان رکھو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے (یعنی متقی غالب ہو جائیں گے)۔

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

۱۲۴۔ اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو بعض منافق کہتے ہیں وہ کون ہے تم میں سے جس کا ایمان اس سورت نے بڑھایا تو ایماندار وہ لوگ ہیں جن کا ایمان بڑھایا اس سورت نے اور وہ خوش ہیں۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

۱۲۵۔ اور جن کے دلوں میں کمزوری ہے تو ان کے گند پر گند بڑھا دیئے اور وہ کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

۱۲۶۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ آزمائش میں پھنسے رہتے ہیں ہر سال ایک بار یا دو بار پھر وہ نہ رجوع بحق کرتے ہیں اور نہ وہ نصیحت ہی یاد رکھتے ہیں۔

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ

۱۲۷۔ اور جب کوئی سورت اتری تو ان میں سے دیکھنے لگا ایک کو ایک (گویا وہ پوچھتا ہے) تم کو

---

[۱] یعنی مداہنت نہ کرو۔

آیت نمبر ۱۲۳۔ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ۔ اَعْدَاءُ عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ۔ نفس کشی اور رسم کشی اور ترک بدعات خلاف شرع وعقل وحکمت وصحبت بد پہ پہلے جہاد ہو کیونکہ یہ بہت قریب ہے اس کے بعد كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ پر عمل کیا جائے۔

آیت نمبر ۱۲۶۔ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۔ آدمی پر کوئی مصیبت آئے تو وہ جھٹ توبہ کرلے اور اطاعتِ الٰہی میں لگ جائے اور خدا کی نصیحت یاد رکھے اور غافلوں میں نہ ہو۔

انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

کسی نے دیکھا، پھر چل دیتے ہیں۔ وہ کیا چل دیں گے اللہ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا اور چلا دیا ہے کیوں کہ وہ ایک قوم ہے ناسمجھ۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔ بے شک تمہارے پاس رسول آیا ہے تمہیں میں کا، تمہاری تکلیفیں اس کو بڑی شاق گزرتی ہیں وہ تمہاری خیرخواہی کا بڑا حریص ہے۔ مومنوں پر بڑا مہربان شفیق سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔ پھر بھی اگر وہ پھر جائیں تو تُو کہو مجھے تو اللہ بس ہے کوئی سچا معبود نہیں مگر وہی۔ میں نے اُسی پر بھروسہ کیا ہے اور وہ وہی اللہ ہے جو عرشِ عظیم کا بھی رب ہے۔ ع ۱۶

آیت نمبر ۱۲۹۔ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ عرش اللہ کی وہ صفت ہے جس سے سارے امور کا انتظام معلّق ہے اور اس کو آسمان اور زمین کے ساتھ کوئی خصوصیت نہیں نہ کوئی مخلوق چیز ہے۔

سُوْرَةُ یُوْنُسَ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ مِائَۃٌ وَّ عَشْرُ اٰیَاتٍ وَّ اَحَدَ عَشَرَ رُکُوْعًا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

۱۔ اس اللہ کے نام سے جو ساری صفات کاملہ سے موصوف اور بالکل بدیوں سے منزہ بلا مبادلہ دینے والا اور مبادلہ سے محروم نہ رکھنے والا ہے ہم اس سورت کو پڑھنا شروع کرتے ہیں۔

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾

۲۔ میں اللہ مکرّر رسالت محمدیہ کے ثبوت میں سورت نازل کرتا ہوں۔ یہ آیتیں ایک کتاب کی ہیں جو محکم و باحکمت ہے۔

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

۳۔ کیا لوگوں کو اس بات کا تعجب ہوا کہ ہم نے وحی بھیجی ایک آدمی کی طرف انہیں میں سے تا کہ ڈرائے اپنے دشمنوں کو اور خوشخبری سنا دے اپنے

تمہید ۔ یہ سورۃ مکّی ہے ایک پہچانت جس سے مکّی اور مدنی سورتوں میں جلد تمیز ہو جائے یہ ہے کہ مکّی سورتوں میں دلائل نبوت و دلائل ہستی باری تعالیٰ و مسئلہ جزا و سزا و تقدیر وغیرہ بڑی شدّ و مدّ سے بیان ہوتے ہیں اور مدنی میں نرمی سے۔

آیت نمبر۲۔ الٓرٰ ۔ یا اَنَا اللّٰہُ اَرٰی ۔ مَیں اللہ دیکھتا ہوں تمہارے تعلقات جو نبی کریمؐ سے ہیں اور ان کے معاملات جو تمہارے ساتھ ہیں۔

آیت نمبر۳۔ عَجَبًا ۔ لوگوں کو ہمیشہ تعجب ہوا کرتا ہے کہ وحی کیسی ہوتی ہے! ہم ہی جیسا ایک آدمی کہتا ہے کہ مجھے وحی ہوئی۔ اس وحی میں دو باتیں ہوتی ہیں دشمنوں کی ذلت کا اور اپنی اور اپنے دوستوں کی عزت اور فتوحات اور کامیابیوں کا بار بار بیان ہوتا ہے اور ظہور واقعات کے بعد وحی کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے کہ جھوٹا کامیاب نہیں ہوتا اور راستباز کامیاب ہو جاتا ہے۔ تعجب کی کیا بات ہے تمام عہدہ دار اور مفید کاموں پر لوگوں ہی سے منتخب کئے جاتے ہیں جیسے بادشاہ و وزیر اور عالم و طبیب عوام سے ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح ایک انسان پر وحی نازل ہو تو کیا تعجب ہے!! شعر **وَ اِنْ تَفِقَ الْاَ نَامُ فَاَنْتَ مِنْهُمْ**

فَاِنَّ الْمِسْكَ بَعْضُ دَمِ الْغَزَالِ

اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؔ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝۲

ایماندار دوستوں کو کہ ان کا مضبوط قدم ہے[۱] ان کے رب کے نزدیک، اور منکر کہتے ہیں تیری باتیں تو ہیں دِل رُبا پر ملک وقوم سے صریح قطع تعلق کرانے والی ہیں۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳

۴۔ کچھ شک نہیں تمہارا رب وہی اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین کو چھ وقت میں بنایا پھر صاحب حکومت بنا، سب امور پر انتظام کرتا ہے ہر ایک کام کا کوئی ساتھی نہیں اور نہ حمایتی اور نہ سفارشی مگر اس کی اجازت کے بعد۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے تو تم اسی کی خالص عبادت کرو کیا تم یاد اور غور نہیں کرتے۔

اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝۴

۵۔ تم سب کو اسی کی طرف چلنا ہے اور اللہ کا وعدہ برحق اور سچا ہے۔ اللہ ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر بار بار بناتا ہے تاکہ عوض دے ان کو جنہوں نے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے عدل سے اور جنہوں نے حق چھپایا ان کو پینا ہے بہت اونٹتا ہوا پانی اور ٹیس دینے والا عذاب کیونکہ وہ کفر کرتے تھے۔

---

[۱]۔ اکثر وحی میں دو چیزیں ہوتی ہیں دشمنوں کو ڈرا اور دوستوں کو خوش خبری سنا۔

(بقیہ حاشیہ) صِدْقٍ ۔ عرب میں ہر بدی کا نام کذب ہے اور عمدہ بات کا نام صدق ہے۔

لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۔ یہ نبوت کی دلیل ہے کہ دشمن تک اقرار کرا ٹھے۔ (کہ تیری باتیں تو ہیں دلربا پر ملک و قوم سے قطع تعلق کرانے والی ہیں) کیونکہ ان کی اصطلاح میں فوق العادت امر کو سحر کہتے ہیں۔

آیت نمبر۴۔ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۔ ہر ایک شے کا کمال چھ مرتبوں کے بعد ہوتا ہے مثلاً چھ ماہ میں کھیتیاں پیدا ہو کر پک جاتی ہیں۔ آدھا سال ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ امور۔

شَفِيْعٍ ۔ یہ اور ایک دلیل ہے نبوت کی یعنی شفیع اور حمایتی سوائے رسول کے کوئی نہیں ہوتا اور رسول بغیر اللہ کے حکم کے کوئی نہیں بن سکتا۔

آیت نمبر۵۔ حَمِيْمٍ ۔ کیونکہ حق پوشی جوشِ غضب کا موجب ہوگئی ہے تو پانی میں بھی لذّت اور بَردیّت نہ رہی۔

هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

۶۔ وہی اللہ ہے جس نے بنایا سورج چمکیلا اور چاند نورانی اور ٹھہرا دیئے ان کے مقامات تا کہ تم لوگ معلوم کرلو برسوں کی گنتی اور حساب، اور یہ سب اللہ نے نہیں پیدا کیا مگر حق وحکمت کے ساتھ۔ مفصل بیان کرتا ہے نشانئیں اس قوم کے لئے جو علم رکھتی ہے۔

اِنَّ فِى اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝

۷۔ بے شک رات اور دن کے اُلٹ پلٹ میں اور جو کچھ پیدا کی اللہ نے آسمانوں اور زمین میں (ہرایک چیز میں) بے شک نشانئیں ہیں اُس قوم کے لئے جو متقی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝

۸۔ جو ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور اِدھر ہی کی زندگی پر خوش ہو گئے ہیں اور پورے مطمئن ہو گئے ہیں اس کے ساتھ اور وہ ہماری نشانیوں سے بے خبر اور غافل ہیں۔

آیت نمبر۶۔ اَلشَّمْسَ ۔ اس میں ظاہری نظارہ بتا کر باطنی روحانی امور کی طرف اشارہ اور استدلال فرمایا ہے کہ بنانے والا کیسا **مَبْدَءُ الْاَنْوَارِ وَ الْفُيُوْض** ہوگا۔

اَلْحِسَابَ ۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ریاضی اور حساب پر توجہ کریں۔ ان کا خداوند جلد حساب لینے والا ہے۔ آخرت کا حساب تو جیسا کچھ دشوار ہے معلوم مگر یہاں دنیا میں بھی شرمندہ و ذلیل نہ ہونا پڑے اور ادنیٰ ادنیٰ حساب میں نقصان اٹھا کر ڈوبتے نہ پھریں۔

آیت نمبر۸۔ لَا يَرْجُوْنَ ۔ معنی امید نہیں رکھتے اور خوف نہیں رکھتے۔

غٰفِلُوْنَ ۔ غفلت کے دس بُرے نتیجے ہیں (۱) پہلے جو شخص تذکرہ قرآنی اور آیات الٰہی سے منہ پھیرتا ہے وہ مجرم الٰہی ہے (۲) دوسرے غفلت کے باعث انسان اعمال کے نتائج سے عبرت حاصل نہیں کرسکتا اور ظالم ہوجاتا ہے (۳) تیسرے غفلت سے انسان حیوان **لَا يَعْقِلُ** بن جاتا ہے اور اصلاح قریب ناممکن ہوجاتی ہے (۴) چوتھے غفلت سے بدفہمی، بے ایمانی، دنیاپرستی اور **اِسْتِغْنَا عَنِ اللّٰه** پیدا ہوجاتا ہے (۵) پانچویں غفلت میں انسان کا دل غیر مستقل رہتا ہے اور انجام بخیر نہیں ہوتا (۶) چھٹے غفلت سے واہیات قصّے نامعلوم طور پر انسان کو بے دین بنا دیتے ہیں (۷) ساتویں غفلت سے لوگ آخرت کو بھلا دیتے ہیں اور عذاب کے

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۹

۹۔ یہی لوگ ہیں جن کی آرام گاہ آگ ہے ان کی کمائی کے سبب سے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۱۰

۱۰۔ بے شک جن لوگوں نے اللہ کو مانا اور اچھے کام کئے ان کو راہِ مقصود دکھائے گا ان کا رب ان کے ایمان کے سبب سے۔ بہہ رہی ہیں ان کے نیچے نہریں بڑی آسایش کے باغوں میں۔

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۱ ع ۱۱/۶

۱۱۔ وہاں ان کی آوازیں **سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ** ہوں گی (یعنی اے ہمارے اللہ! کیا ہی تیری پاک ذات ہے) اور آپس میں کہیں گے سلام (یعنی خیر و خوبی وسلامتی سے رہو) اور ان کا تکیہ کلام یہ ہو گا **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن**۔ (یعنی سب حمد اللہ ہی کی ہے جو آہستہ آہستہ سب جہانوں کو کمال کی طرف پہنچانے والا ہے)۔

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ

۱۲۔ اور اگر اللہ لوگوں کے واسطے جلدی سختی ڈال

(بقیہ حاشیہ) مستحق ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گندہ کر دیتے ہیں (۸) آٹھویں غفلت سے بھولے ہوئے لوگ اٹکل بازی کی باتیں کر کے لعنتِ الٰہی کے نیچے آ جاتے ہیں (۹) نویں غفلت سے نصیحت و یاد دہانی غیر مؤثر ہوتی ہے اور خدا ترسوں پر مؤثر اور یہی سعید اور شقی کی پہچانت ہے (۱۰) دسویں غفلت سے جب قساوتِ قلبی و بدکاری انتہا درجہ کو پہنچ جاتی ہے تو بدبخت لوگ سرکشی اور مخالفت سعیدوں سے کرنے لگتے ہیں اور شیطانی جامہ پہن لیتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ یعنی سب حمد اللہ ہی کی ہے جو آہستہ آہستہ سب جہانوں کو کمال کی طرف پہنچانے والا ہے اور حسبِ مراتب مقاصد و مطالب پر فائز کرنے والا ہے۔

آیت نمبر ۱۲۔ يُعَجِّلُ اللّٰهُ۔ بیوقوف انسان بدی کی دعائیں ایسی تیزی اور دلچسپی سے مانگتا ہے علی الخصوص عورتیں جیسے کوئی بڑی بھلی اور خیر کے لئے عاجزی اور گڑگڑا کے دعائیں کر رہا ہے۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ یاد دلا کے فرماتا ہے کہ اگر ہم ان کی بددعائیں جلدی منظور فرما لیتے جو بھلائی کے طرح مانگی گئیں ہیں تو تباہ اور ستیاناس ہو جاتے اور تمام کام درہم و برہم ہو جائیں جیسے ابوجہل وغیرہ نے دعا مانگی فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا

بِالۡخَيۡرِ لَقُضِيَ اِلَيۡهِمۡ اَجَلُهُمۡ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ۝۱۲

دے جیسے وہ نیکی جلدی چاہتے ہیں تو پوری ہو چکتی اُن کی اَجل تو ہم ان لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں جو ہمارے دیدار کی آرزو نہیں رکھتے ہیں وہ اپنی سرکشی میں دل کے اندھے ہورہے ہیں۔

وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنۡۢبِهٖۤ اَوۡ قَاعِدًا اَوۡ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنۡ لَّمۡ يَدۡعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلۡمُسۡرِفِيۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۳

۱۳۔ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارنے لگتا ہے کروٹ پر پڑے پڑے یا بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے پھر جب ہم اس کی وہ تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ گزر جاتا ہے گویا ہم کو پکارا ہی نہ تھا اس تکلیف کے دور کرنے کے لئے جو اس کو آ لپٹی تھی۔ اسی طرح پسند آ گئے ہیں زیادتی کرنے والوں کو ان کے کرتوت۔

وَلَقَدۡ اَهۡلَكۡنَا الۡقُرُوۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا ۙ وَجَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡقَوۡمَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۝۱۴

۱۴۔ اور بے شک ہم تباہ کر چکے بہت ہی بستیں اور ٹکڑیں تم سے پہلے جب کہ انہوں نے بے جا کام کیا اور ان کے پاس ان کے رسول آئے کھلی کھلی نشانیاں لے کر مگر وہ ماننے والے ہی نہ تھے۔ اسی طرح ہم جزا دیں گے ہم سے قطع تعلق کرنے والوں کو۔

ثُمَّ جَعَلۡنٰكُمۡ خَلٰٓئِفَ فِى الۡاَرۡضِ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لِنَنۡظُرَ كَيۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۵

۱۵۔ پھر ہم نے تم کو ان کے بعد قائم مقام بنایا ملک میں، دیکھیں تو تم کیسے عمل کرتے ہو۔

حِجَارَةً الخ (الانفال: ۳۳) عورتیں اور جاہل ماں باپ اپنے بچوں اور جانوروں اور تجارتوں اور آمدنیوں وغیرہ کو بھی بہت کوستے ہیں وہ ضرور ضرور بچیں کیونکہ بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ دعا خطا نہیں کرتی ہو کے رہتی ہے۔ مطلب یہ ہوا جس طرح ہم نیک دعائیں جلدی قبول کرتے ہیں اسی طرح سزائیں بھی جلد دیتے تو یہ کبھی کے مرجاتے۔

آیت نمبر۱۴۔ بِالۡبَيِّنٰتِ ۔ یہ عذاب کے لئے اتمام حجت ہے کیونکہ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيۡنَ حَتّٰى نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا (بنی اسرائیل : ۱۶) آتا ہے تو رسول کے آئے بعد بہت ڈرنا چاہئے۔

آیت نمبر۱۵۔ كَيۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ۔ سب کو فکر میں ڈالنے والی آیت ہے۔ اس سے سامع و قاری متنبہ رہیں غافل نہ ہوں۔

وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور جب ان پر ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ کہتے ہیں جن کو یقین نہیں ہے ہم سے ملنے کا کہ کوئی اور قرآن اس کے سوا تو لا یا اس کو بدل دے۔ تو جواب دے کہ یہ میرا کام نہیں کہ میں اس کو بدل ڈالوں اپنی ذات سے میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے اگر میں نافرمانی کروں میرے ربّ کی تو میں ڈرتا ہوں بڑے وقت کے عذاب سے۔

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ٘ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ تو کہہ دے کہ اگر اللہ چاہتا تو میں نہ پڑھتا وہ قرآن تم پر اور نہ تم کو واقف کراتا اس سے (کیونکہ) بے شک میں رہ چکا ہوں بڑی عمر اس سے پہلے تم میں تو کیا تم کو کچھ بھی عقل نہیں ہے[۱]۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پھر اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلا وے بے شک بامراد نہیں ہوتے قطع تعلق کرنے والے مفتری کاذب۔

---

[۱] یعنی میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا

آیت نمبر ۱۶۔ یہ بد مذاقوں کا مذاق ہے قرآن کی جگہ مثنوی اور گانا سننے وغیرہ کی خواہش ہونا کسی نیک انسان نے ایسا کیا ہو تو وہ بیمار سمجھا جائے اور اس کی بات کی تاویل کی جائے نہ کہ قرآن و حدیث سے مقابلہ۔

آیت نمبر ۱۷۔ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا۔ یعنی دعویٰ نبوت سے پہلے چالیس سال تمہارے ملک میں رہا ہوں تو کیا کبھی تم نے سوچا ہے کہ میں نے دغا بازی یا فریب یا کوئی بناوٹ کبھی کی۔ اس آیت شریف سے رسول اللہؐ کی پاک زندگی کا ثبوت اعلیٰ درجہ کا ملتا ہے اور ان دو آیتوں میں نبی کی شناخت کرنے کے لئے دو باتیں فرماتا ہے اوّل یہ کہ اس کی وہ عمر جو دعویٰ سے پہلے ہے نہایت پاک وصاف گزری ہو۔ کیونکہ جو مخلوق پر کذب کو ترک کرتا ہے ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ ایک دم خالق پر افترا کرے۔ دوسری بات دعویٰ کے بعد وہ کامیاب ہوتا اور اس کا دشمن ناکام ہوتا ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ط قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۱۹

۱۹۔ اور وہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کو بھی پوجتے ہیں جو انہیں نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ نفع اور کہتے ہیں یہ ہمارے حمایتی ہیں اللہ کے پاس تم کہہ دو کیا تم اللہ ہی کو سکھاتے ہو جو وہ نہیں جانتا آسمان اور زمین میں[۱] وہ پاک ذات اور عالی ہے اس سے جس کو وہ شریک کرتے ہیں۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ط وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۲۰

۲۰۔ سب لوگ ایک ہی رنگ میں رنگین تھے پھر الگ الگ ہوئے اختلاف کئے اور اگر پیش گوئی نہ ہوتی جو بیان ہو چکی تیرے رب کی طرف سے تو پورا فیصلہ ہو جاتا ان میں جس بات میں وہ اختلاف کر رہے تھے۔

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ج فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ج اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝۲۱ ع

۲۱۔ اور وہ کہتے ہیں اس نبی پر کوئی نشانی کیوں ظاہر نہیں ہوئی اس کے رب کی طرف سے۔ تو کہہ دے چھپی بات کا جاننے والا تو اللہ ہی ہے تو تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں۔

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ

۲۲۔ اور جب ہم چکھاتے ہیں لوگوں کو اپنی

[۱] یعنی وہ تو سب ہی جانتا ہے تمہاری نادانی ہے اگر نہ جانو۔

آیت نمبر ۲۰۔ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔ جب دینی غیرت کم ہو جاتی ہے اور لوگ کہنے لگتے ہیں کہ عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود اور اختلاف سخت بطور نقار قلوب میں ثابت ہو جاتا ہے اور ایک کو ایک نیک بات نہیں کہتا اور ایسے موقعہ پر سکوت کو کلام سے بہتر سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہر ایک کو اپنی قبر میں جواب دینا ہے کسی سے ہم کو کیا کام اور یہ زمانہ انبیاء اور مامور اور مجدّد کے مبعوث ہونے کا ہوتا ہے جیسا کہ ایک جگہ ارشاد ہے فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ الخ (البقرۃ:۲۱۴)۔

كَلِمَةٌ۔ دیکھو پارہ ۹ رکوع ۱۸ آیت ۶۔

مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْۤ اٰیَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝۲۱

رحمت تکلیف کے بعد جو ان کو پہنچی تو اس وقت بنانے لگتے ہیں حیلے ہماری نشانیوں کی تکذیب میں، تُو کہہ دے اللہ تو بہت جلد تدبیریں بنا سکتا ہے بے شک ہمارے رسول اور فرشتے لکھ رہے اور محفوظ رکھتے ہیں جو تم تدبیریں کرتے ہو۔

هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَ جَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ لَىِٕنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝۲۲

۲۳۔ وہی اللہ ہے جو تم کو خشکی اور تری میں سیر کراتا ہے یہاں تک کہ جب تم ہوتے ہو کشتیوں میں اور وہ کشتیاں لوگوں کو لے کر چلتی ہیں موافق ہوا کی مدد سے اور لوگ خوش ہوتے ہیں اس سے یکا یک آ پڑتی ہے اس پر سخت ہوا اور ان کو آ لیتی ہے موج ہر ایک جگہ سے اور وہ یقین کر لیتے ہیں کہ ہم گھر گئے اس میں تو پکارنے لگے اللہ کو خالص اُسی کی اطاعت کرتے ہوئے کہ اگر تو ہم کو نجات دے گا اس سے تو ہم ضرور شکر گزار ہو جائیں گے۔

فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؗ ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۲۳

۲۴۔ پھر جب اللہ نے ان کو نجات دے دی تو وہ لگے شرارت کرنے ملک میں ناحق۔ اے لوگو! تمہاری شرارت تمہاری ہی جانوں پر ہے تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے دنیا کی زندگی کا پھر تم کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر ہم تم کو خبر کر دیں گے تمہارے کرتوتوں کی۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ وَ الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتْ وَ ظَنَّ

۲۵۔ اس کے سوائے نہیں کہ دنیا کی زندگی کی عمدہ بات اور مثال پانی کے جیسی ہے جس کو ہم نے بادل سے برسایا پھر مل نکلا اس سے زمین کا سبزہ جس کو لوگ کھاتے ہیں اور جانور چوپائے یہاں تک کہ جب لیا زمین نے اپنا حسن اور بناؤ

اَهۡلُهَاۤ اَنَّهُمۡ قٰدِرُوۡنَ عَلَيۡهَاۤ ۙ اَتٰٮهَاۤ اَمۡرُنَا لَيۡلًا اَوۡ نَهَارًا فَجَعَلۡنٰهَا حَصِيۡدًا كَاَنۡ لَّمۡ تَغۡنَ بِالۡاَمۡسِ‌ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۲۵﴾

کر لیا اور زمینداروں نے سمجھ لیا کہ وہ کھیتی کرنے پر قدرت پا گئے آ پہنچا ہمارا حکم رات کو یا دن کو پھر ہم نے اسے کاٹ کر ڈھیر کر دیا گویا کل یہاں کھیتی تھی ہی نہیں ۔اسی طرح ہم نشان کھول کھول کر بیان کرتے ہیں غور کرنے والی قوم کے لئے ۔

وَاللّٰهُ يَدۡعُوۡۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور اللہ تم کو سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جو چاہے اسے سیدھی راہ پر چلاتا ہے ۔

لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرۡهَقُ وُجُوۡهَهُمۡ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓٮِٕكَ اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے نیکی ہے اور کچھ بڑھ کر بھی ملے گا اور نہ چڑھے گی ان کے چہرے پر کالک اور نہ رسوائی ہوگی ۔یہی لوگ جنتی ہیں وہ اسی میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۔

وَالَّذِيۡنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ ۢ بِمِثۡلِهَا ۙ وَتَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍ‌ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغۡشِيَتۡ وُجُوۡهُهُمۡ قِطَعًا مِّنَ الَّيۡلِ مُظۡلِمًا ؕ اُولٰٓٮِٕكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔اور جنہوں نے برائیں کمائیں تو ان کو بُرائی کا اتنا ہی بدلہ ملے گا جتنی برائی کی اور ان پر ذلّت چھا جائے گی اور انہیں اللہ سے کوئی بچانے والا نہیں (ان کے چہروں پر ایسی کالک ہوگی) گویا ان کے چہرے چھپا دیئے گئے ہیں سخت اندھیری رات کے ٹکڑوں سے یہ لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں مدتوں رہیں گے ۔

وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا مَكَانَكُمۡ اَنۡتُمۡ وَشُرَكَآؤُكُمۡ‌ ۚ فَزَيَّلۡنَا بَيۡنَهُمۡ‌ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ اِيَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور جس وقت ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر کہیں گے مشرکوں سے اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو تم اور تمہارے شریک ہم ان کی آپس میں جدائی ڈال دیں گے[1] اور کہیں گے اُن کے شریک (اُن سے کہ کچھ) تم ہماری ہی تو پرستش نہ کرتے تھے ۔

---

[1] یعنی ایک کو دوسرے سے بیزار کر دیں گے ۔

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ تو بس اللہ ہی گواہ ہے ہمارا اور تمہارا ہم تو تمہاری پوجا سے بالکل بے خبر تھے۔

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع

۳۱۔ وہاں آزمائے گا ہر کوئی جو اس نے آگے بھیجا اور وہ سب لوٹائے جائیں گے اللہ کی طرف جو ان کا سچا مولیٰ اور آقا ہے اور ہٹ گیا ان سے وہ جو افترا کیا کرتے تھے۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ پوچھ کون تم کو کھانا دیتا ہے آسمان اور زمین سے[۱] اور کون کان اور آنکھ کا مالک ہے اور کون زندہ کو مردہ سے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور کون کاموں کی تدبیر کرتا ہے تو قریب ہی وہ سب کہہ اٹھیں گے کہ ہاں! اللہ ہی، تو کہہ کہ پھر اللہ کو سپر کیوں نہیں بناتے اور اس کا ڈر کیوں نہیں رکھتے۔

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ یہی تو اللہ تمہارا سچا رب ہے پھر حق کے بعد کیا تھا مگر گمراہی تو تم کدھر بھولے پھرے جاتے ہو۔

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اسی طرح تیرے رب کا فرد جرم لگتا ہے بدعہدوں پر جو بے ایمان ہیں۔

---

[۱] یعنی روحانی اور جسمانی غذائیں۔

آیت نمبر۳۰۔ لَغٰفِلِيْنَ۔ انبیاء اور اولیاء اور بُت وغیرہ کو لوگ اپنے ہی خیال سے پوجتے ہیں جس میں نہ اُن کی مرضی ہے نہ اُن کو خبر ہے اور اس کا خدا گواہ ہے۔

آیت نمبر۳۲۔ يُخْرِجُ الْحَيَّ۔ انڈوں سے چوزے اور مرغی سے انڈے۔ گندوں سے نیک اور نیکوں سے گندے پیدا فرماتا ہے۔

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ۔ خدا کی صفات یاد دلانے سے ایمان بڑھتا ہے اور احسان یاد دلانے سے محبت۔ اس لئے دونوں سلسلے قرآن میں چلتے ہیں۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو پہلے ایک چیز بنائے پھر اس کی (فنا کے بعد) کئی کئی بار لوٹائے۔ کہہ دے ہاں اللہ ہی ایسا ہے کہ پہلے بناتا ہے ایک چیز پھر اس کو کئی کئی بار لوٹاتا ہے تو تم کہاں الٹے چلے جاتے ہو۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ پوچھ تو کوئی تمہارے شریکوں میں ایسا ہے جو سیدھی راہ بتاوے حق۔ (وہ تو کیا جواب دیں گے) تو کہہ دے ہاں! اللہ ہی ہے جو راہ دکھاتا ہے حق کی۔ اچھا تو جو راہ دکھاوے حق کی وہ زیادہ حق دار ہے اس بات کا کہ اس کی پیروی کی جاوے یا وہ جو خود ہی گمراہ ہے مگر یہ کہ کوئی اس کو دوسرا شخص راستہ بتاوے تو تمہیں کیا ہو گیا ہے یہ کیسا فیصلہ کرتے ہو؟

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ ان میں کے بہت سے لوگ اٹکل بازی ہی کرتے ہیں اور اٹکل بازی حق بات کے مقابل کچھ کام نہیں آتی۔ اور تحقیق اللہ بخوبی جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا کسی نے بنا لیا ہو لیکن تصدیق ہے الٰہی کلام (توریت) کی اور تفصیل ہے محفوظ کتاب کی اس میں کچھ ہلاکت نہیں وہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

۳۹۔ کیا وہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو نبی نے خود بنا لیا ہے۔ تو کہہ دے اچھا! لاؤ تو تم ایک

آیت نمبر ۳۶۔ فَمَا لَكُمْ ۔ کے بعد **قف** (قف یعنی وقف) ہے مطلب یہ ہے کہ خوب سوچ لو۔

اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۹﴾

سورت اس کے جیسی اور بلا لو تم جس کو بلا سکو اللہ کے سوائے جب تم سچے ہو [۱]۔

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِمَا لَمۡ يُحِيۡطُوۡا بِعِلۡمِهٖ وَلَمَّا يَاۡتِهِمۡ تَاۡوِيۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ کچھ نہیں بلکہ جھٹلانے لگے جس بات کا ان کو علم حاصل نہ ہو سکا حالانکہ ابھی نہیں کھلی اس کی حقیقت ان پر اسی طرح ان کے پہلے بھی جھٹلاتے رہے تو دیکھ بے جا کام کرنے والوں کا انجام کیا ہوا؟

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يُّؤۡمِنُ بِهٖ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّا يُؤۡمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۴۱﴾ ع ۹

۴۱۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں جو اس کو مانتے ہیں [۲] اور بعض ایسے ہیں کہ اس کو نہیں مانتے اور تیرا رب بخوبی جانتا ہے شریر فسادیوں کو۔

وَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقُلۡ لِّىۡ عَمَلِىۡ وَلَـكُمۡ عَمَلُكُمۡ ۚ اَنۡتُمۡ بَرِيۡٓـــُٔوۡنَ مِمَّاۤ اَعۡمَلُ وَاَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور اگر تیری تکذیب کرتے ہی رہیں تو تُو کہہ دے کہ میرا کام میرے ساتھ ہے اور تمہارا کام تمہارے ساتھ ہے تم میرے کام کے ذمہ دار نہیں اور میں تمہارے کام کا ذمہ دار نہیں۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ ؕ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ بعض ان میں کے ایسے ہیں کہ تیری طرف کان لگائے رکھتے ہیں تو کیا تو بہروں کو سنا سکتا ہے اگرچہ وہ بے عقل ہی ہوں؟

---

[۱] اس کتاب کے مقابلہ کے لئے۔ [۲] یعنی اس قرآن مجید کو۔

آیت نمبر ۳۹۔ بِسُوۡرَةٍ۔ فصاحت میں بلاغت میں پیشگوئیوں میں قصص سابق میں **جَوَامِعُ الۡكَلِم** ہونے میں مثل بنانے کی کوشش سے باز رکھتے ہیں۔ دل پھیر دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ سب امور میں بے مثل ہے۔

آیت نمبر ۴۰۔ كَذَّبُوۡا۔ اگر حق بات پر تکذیب ہونے لگے تو اس سے نجات کے لئے مجرب نسخہ یہ ہے (۱) خیرات وصدقہ واستغفار ولاحول ودرود شریف وسورۃ الحمد بالاستقلال معنی کا لحاظ رکھ کر پڑھا کرے۔ (۲) پھر ربّ جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل کے لفظ کے ساتھ دعا مانگے جو کہ محکمہ دینیات وعلومِ حقّہ کا آفیسر روحانیت میں جبرائیل ہے۔ دنیاوی علوم کا آفیسر میکائیل ہے اور اموات وزوال کا عزرائیل اور جہات اور کارگزاری کا آفیسر اسرافیل ہے۔ پھر عاجزی سے نماز کے اندر ہر رکن میں بعد ارکان مسنونہ کے دعائیں بِالدّوام مانگا کرے اور یہ **اِسۡمِ اَعۡظَم** پڑھے۔ **رَبَّنَا كُلُّ شَيۡءٍ خَادِمُكَ رَبَّنَا فَاحۡفَظۡنَا وَانۡصُرۡنَا وَارۡحَمۡنَا۔**

وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡظُرُ اِلَيۡكَ ؕ اَفَاَنۡتَ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور بعض ان کے تیری طرف آنکھ لگائے رہتے ہیں تو کیا تو اندھوں کو راہ دکھا سکتا ہے اگر چہ وہ بصیرت نہ رکھتے ہوں؟

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظۡلِمُ النَّاسَ شَيۡـًٔا وَّلٰـكِنَّ النَّاسَ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اللہ تو کچھ بھی ظلم نہیں کرتا لوگوں پر لیکن لوگ اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کرتے ہیں۔

وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ كَاَنۡ لَّمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ ؕ قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ جس وقت اللہ ان کو جمع کرے گا (تو وہ سمجھیں گے کہ دنیا میں ہم) نہ رہے مگر کوئی ایک گھڑی دن کی جیسا کہ وہ آپس میں پہچانتے ہیں بے شک تباہ ہو گئے اور لٹ گئے جنھوں نے اللہ کا ملنا جھٹلایا اور وہ گمراہ تھے۔

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيۡدٌ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ بعض پیش گوئیاں تو ہم دکھا ہی دیں گے تجھ کو جن کا ان مخالفوں سے ہم وعدہ کرتے ہیں یہاں تک کہ تجھ کو وفات دیں گے پھر ان سب (مخالفوں) کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے[۱] اور اللہ ہی گواہ ہے ان کے کرتوتوں پر۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوۡلُهُمۡ قُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ ہر ایک جماعت کے لئے ایک رسول ہے پھر جب ان کا رسول ان کے پاس آیا تو فیصلہ ہوا ان میں انصاف سے اور[۲] ان پر کچھ ظلم نہیں ہوتا۔

وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا جب تم سچے ہو۔

---

[۱] ۔ اس بات کی جواب دہی کے لئے کہ ہم نے اپنی پیش گوئیاں پوری کیں کہ نہیں، نبی تو اس کا ذمہ دار نہ تھا۔

[۲] ۔ یعنی اہل مکہ وغیرہ کا فیصلہ بھی انصاف سے ہوگا اور ان پر جو بلائیں آئیں گی انہیں کی بداعمالیوں اور تیری مخالفت کے سبب سے (آئیں گی)۔

آیت نمبر ۴۹۔ هٰذَا الۡوَعۡدُ۔ یعنی تیری فتح کب ہوگی؟ مکہ والوں نے سمجھا کہ پیشگوئی کر کے ہم کو ڈراتا

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۵۰

۵۰۔ جواب دے میں تو اپنی ذات کے نقصان اور نفع کا بھی مالک نہیں۔ ہاں اللہ جو چاہے۔ تو ہر ایک جماعت کے لئے ایک وقت مقرر ہے[۱] جب آ جائے گا ان کا وقت تو تم نہ ہٹا سکو گے ایک گھڑی جیسا کہ اب تم نہیں لا سکتے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۵۱

۵۱۔ تم کہہ دو تم دیکھو تو سہی اگر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے گا راتوں رات یا دن میں تو اس کی جلدی کیوں کرتے ہیں قطع تعلق کرنے والے (جناب الٰہی سے)۔

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْئٰنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۵۲

۵۲۔ کیا جب وہ آ ہی چکے گا تو تم اس کا یقین کر لو گے۔ اب لو مانو اُس کو جس کی تم جلدی چاہا کرتے تھے۔

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝۵۳

۵۳۔ پھر ظالموں کو کہا جائے گا چکھو ہمیشگی کا عذاب۔ یہ اُس کی سزا پا رہے ہو جو تم کیا کرتے تھے۔

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؔ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؔۚ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۵۴ ع

۵۴۔ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کیا یہ بات سچ ہے[۲]؟ تو جواب دے ہاں ہاں! قسم ہے میرے ربّ کی! وہ بالکل سچ ہے اور تم عاجز نہ کر سکو گے[۳]۔

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ

۵۵۔ اگر جس قدر زمین میں ہے وہ سب ہوا اپنی جان پر ظلم کرنے والے کے پاس تو وہ ضرور اپنی نجات کے لئے دے ڈالے۔ اور دل ہی دل

---

[۱] تمہارے لئے بھی ایک وقت بتایا ہے۔ [۲] یعنی قرآن کی پیشگوئی سچ ہے۔

[۳] یعنی مقابلہ نہ کر سکو گے۔

(بقیہ حاشیہ) ہے تو پوچھا کہ وہ وعدہ کب پورا ہوگا تیری فتح کب ہوگی؟

آیت نمبر ۵۴۔ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ یہ تکرار اختلاف طبائع کی وجہ سے ہے کہ ہاں ضرور ضرور ایسا ہی ہوگا اور تاکید کی ہے۔

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾

میں چھپائیں گے یا کھلم کھلا ظاہر کریں گے ندامت جب وہ عذاب دیکھیں گے، اور ان میں عدل وانصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں ہوگا۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ خبردار ہو جاؤ! اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور یاد رکھو کہ اللہ ہی کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ جانتے ہی نہیں۔

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ وہی اللہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اُسی کی طرف تم سب لوٹو گے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ اے لوگو! تمہارے پاس آئی نصیحت تمہارے رب کی طرف سے اور وہ قرآن شفاء ہے ان بیماریوں کے لئے جو سینے میں (شبہات پیدا کرتی) ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے مومنوں کے لئے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ تو کہہ دے وہ اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو چاہئے کہ وہ اُس سے خوش ہوں (کیوں کہ) تم جو کچھ جمع کرتے ہو اس سب سے قرآن بہتر ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ

۶۰۔ کہہ دے بھلا دیکھو تو سہی اللہ نے جو تمہارے لئے روزی اتاری تو تم نے اس میں سے بعض کو حرام کر دیا بعض کو حلال، پوچھو تو

آیت نمبر ۵۵۔ اَسَرُّوْا۔ **اَسَرَّ** لُغت اضداد میں سے ہے جس کے معنی اظہار اور اخفا کے ہیں۔

لَمَّا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنِ شریف میں **لَمَّا** استقبال کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۵۹۔ يَجْمَعُوْنَ۔ صد ہزار افسوس ایسی عزیز کتاب بے سمجھے چھوڑ دی گئی اور اکثر نابیناؤں اور نادانوں نے بے سمجھی سے حفظ کر لی اور روحانی اور باطنی فائدہ جس سے مراد عملی حصہ ہے بڑی بے قدری سے چھوڑا گیا **اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ (یوسف:۸۷)۔**

اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿٦٠﴾

کیا اللہ نے اجازت دے دی ہے تم کو یا اللہ پر بے فائدہ بہتان باندھتے ہو؟

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾ ع

٦١۔ اور انہوں نے کیا سمجھا ہے قیامت کے دن کو جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں۔ بے شک اللہ بڑا فضل والا ہے لوگوں پر لیکن بہت سے لوگ شکر نہیں کرتے۔

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦٢﴾

٦٢۔ تُو کسی حال میں کیوں نہ ہو اور قرآن میں سے کچھ بھی کیوں نہ پڑھتا ہو اور تم کچھ بھی عمل کیوں نہ کرتے ہو مگر ہم تمہارے پاس موجود رہتے ہیں تمہاری حفاظت کرتے ہیں جب کہ تم اس کام میں مشغول ہوتے ہو اور چھپ نہیں سکتی تیرے رب سے ذرّہ بھر چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ اس سے بڑھ کر چھوٹی اور نہ اس سے بہت بڑی مگر وہ واضح کتاب میں محفوظ ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٣﴾

٦٣۔ خبردار ہو جا! کہ اولیاء اللہ پر خوف اور حزن نہیں ہوتا۔

آیت نمبر٦٢۔ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں آنحضرتؐ کی حفاظت کے سوا ان کے ازواج کو بھی محفوظ کرلیا ہے یعنی حفاظت اور نصرت ان کے شامل حال بھی رہے گی۔ چونکہ انسان کی ننگ و ناموس بیبیاں ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا وعدہ بھی آپ کے ساتھ فرمالیا کیونکہ مفرد صیغے آرہے تھے پھر ساتھ ہی **تَعْلَمُوْنَ** اور **عَلَيْكُمْ** کی ضمائر جمع آگئیں اور آپ کا طرزِ عمل بھی تھا کہ ازواج کو ساتھ رکھا کرتے تھے اور صدیق بھی جو کامل رنگ سے مخدوم کے رنگین ہو گئے تھے محفوظ رہے۔

آیت نمبر٦٣۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ جب یہ قاعدہ ہے کہ اولیاء اللہ بے خوف اور بے حزن ہوتے ہیں تو تُو بھی اولیاء اللہ سے ہے۔ پھر فطرتی سوال ہے کہ ولی کون؟ ارشاد ہوتا

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝٦٤

۶۴۔مومن جو متقی ہوتے ہیں۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٦٥

۶۵۔ان کے لئے اس دنیا میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ یہ اللہ کی پیش گوئیاں اٹل ہیں جو بدلیں گی نہیں اور یہ ہی بڑی مراد کو پہنچنا ہے۔

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۚ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦٦

۶۶۔ان کے کہنے کا تُو رنج نہ کر [۱]۔ان کو بتلا دے کہ سب عزتیں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور وہ بڑا سننے والا ہے کافروں کی بدگوئی بڑا جاننے والا ہے تیرے غلبہ اور عزّت کا حال۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ۚ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝٦٧

۶۷۔سن رکھو! سب اللہ ہی کا مال ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا شریکوں کو پکارتے ہیں وہ کس چیز کی پیروی کرتے ہیں وہ تو بس پیروی کرتے ہیں خیال ہی کی اور وہ تو صرف اٹکلیں ہی دوڑاتے ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝٦٨

۶۸۔وہی اللہ ہے جس نے بنا دی تمہارے لئے رات تاکہ تسکین پاؤ اس میں اور دن روشن بنا دیا دیکھنے والا [۲]۔ اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۚ

۶۹۔ایک جماعت نے کہا کہ اللہ نے کوئی بیٹا

---

[۱] کہتے ہیں کہ تجھے ذلیل کر دیں گے۔ [۲] یعنی اس میں دیکھ دیکھ کر کام کر سکو۔

(بقیہ حاشیہ) ہے **اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ** یعنی جو مومن باللہ ہو اور اللہ کا متّقی۔ مومن کی تعریف پارہ ۱۸ **قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ** تاختم رکوع نمبر ا دیکھو۔ اور **لَا خَوْفٌ** یہ جملہ اسمیّہ ہے جس میں اِستمرار اور دوام پایا جاتا ہے تو اس کے افراد اور مصداق ہمیشہ ہو سکتے ہیں **فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ**۔

آیت نمبر ۶۹۔ **اِتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا**۔ خدا کی شان ان باتوں سے بالکل بَری اور پاک ہے کہ اس کے واسطے

هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۖ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ۖ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾

بنا رکھا ہے۔ وہ پاک ذات ہے وہ بے نیاز ہے ہاں! سب اُسی کا مال ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔ (اے عیسائیو) کیوں جھوٹ بکتے ہو اللہ پر جو بات تمہیں معلوم نہیں۔

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۷۰﴾ۭ

۷۰۔ کہہ دے جو بہتان باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹا (کبھی) وہ نہال و بامراد نہ ہوں گے۔

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع

۷۱۔ تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے دنیا میں پھر ان کو ہماری طرف لوٹ آنا ہے تو ہم ان کو سخت عذاب چکھائیں گے کیونکہ وہ سچ کو چھپاتے تھے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ

۷۲۔ پڑھ کر سنا دے ان کو نوح کی خبر جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم کو بھاری

(بقیہ حاشیہ) کوئی بیٹا تجویز کیا جاوے۔ نصاریٰ کی یہ کیسی مہمل دلیل ہے کہ جب نبیوں سے کام نہ چلا تو خود مریم کے پیٹ سے خدا پیدا ہوا۔ یعنی وہ انسانی شکل میں آ کر دنیا کو پاک کرے اور وہ پھر بھی کامیاب نہ ہوا **نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا** عیسائیوں کے عقیدہ کے موافق بیٹے میں رحم ہے عدالت نہیں اور خدا میں عدالت ہے اور رحم نہیں۔ قابل صد افسوس!

آیت نمبر ۷۱۔ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا۔ یہ نصاریٰ کے لئے پیشگوئی ہے کہ وہ دنیا میں تو دولتمند ہو جائیں گے مگر دین سے بے بہرہ رہیں گے کہ مسیح کو خدا اور خدا کا فرزند مانتے رہیں گے۔

آیت نمبر ۷۲۔ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ۔ قرآن شریف میں بعض قصے ایک ایک اور دو اور تین اور چار اور پانچ اور چھ اور سات سات مرتبہ آئے ہیں اور بعض بکثرت جس کو خدا کی ہستی کے ساتھ تعلق ہے وہ سب سے زیادہ آیا ہے کیونکہ اسلام توحید سکھانے کو آیا۔ اسی طرح نبوت کی بحث میں بہت دلائل ہیں خاص کر حضرت موسیٰ کا قصہ بار بار بیان ہوتا ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ کو اُن کا مثیل قرار دیا ہے ان کے سوا وہ قصے ہیں جن کی پیشگوئی عظیم الشان ہے۔

وَتَذْكِيرِي بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۲﴾

معلوم ہوتا ہے میرا رہنا، میرا درجہ، میرا وعظ اور کہنا اور سمجھانا اللہ کی آیات کو تو میں نے تو اللہ پر بھروسہ کر لیا تو تم بڑی بڑی کمیٹیاں کرو اپنے ساتھ والوں کو ملا ملا کر اور کھل کر پھر تمہاری رائے تم پر مخفی نہ رہے پھر سب کے سب ٹوٹ پڑو مجھ پر اور ایسے وقت تم مجھے مہلت بھی نہ دو۔

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ پھر اگر تم پھر گئے تو میں نے تم سے کچھ نہیں چاہی تھی مزدوری، میری مزدوری تو اللہ ہی پر ہے اور مجھے حکم ہو چکا ہے کہ میں فدائی فرمانبرداروں سے ہو جاؤں۔

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ پھر بھی لوگوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے اس کو نجات دی اور اس کے ساتھ والوں کو کشتی میں بٹھا کر اور اس کے پیچھے نسل والے بنائے ہم نے اور ڈبو دیا ان کو ہم نے جنھوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو تو دیکھو کیا ہوا انجام ان کا جن کو ڈرایا گیا تھا۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ پھر ہم نے اس کے بعد کئی رسول ان قوموں کی طرف بھیجے تو وہ اپنے کھلے کھلے نشان لے کر ان کے پاس آئے جب بھی انہوں نے نہیں مانا کیونکہ وہ اُسے جھٹلا چکے تھے پہلے سے۔ اسی طرح ہم مہر لگا دیتے ہیں حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر[1]۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ

۷۶۔ پھر ہم نے ان کے بعد بھیجا موسیٰ اور

[1] جب راست بازوں کی کوئی تکذیب کر دیتا ہے تو اُس کے دل پر خَتَمَ اللّٰهُ کا فتویٰ لگ جاتا ہے اور اُسے ایمان نصیب نہیں ہوتا بے ایمان مرتا ہے۔

اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۶﴾

ہارون کو فرعون اور اس کی رُعب دار قوم کی طرف ہماری آیتیں دے کر تو انہوں نے تکبّر کیا اور وہ قوم (جنابِ الٰہی سے) قطع تعلق کرنے والی تھی۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ جب ہماری طرف سے حق بات اُن کے پاس آئی تو وہ کہنے لگے یہ تو بڑی دل رُبا باتیں ہیں۔

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۸﴾

۷۸۔موسیٰ نے کہا کیا تم ایسی بات کہتے ہو حق بات کی نسبت جب وہ تمہارے پاس آئی کہ کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر دھوکا باز فتح مند بامراد نہیں ہوتے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۹﴾

۷۹۔قوم نے کہا کیا تُو اس لئے ہمارے پاس آیا ہے کہ تُو ہمیں اُس دین سے پھیر دے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور تمہیں دونوں کی سرداری ہو جائے اس ملک میں اور ہم تو تم دونوں کو ماننے والے نہیں۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۸۰﴾

۸۰۔اور فرعون نے کہا تم میرے پاس لے آؤ سب ماہر جادوگروں کو۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ پھر جب جادوگر آ گئے تو اُن سے موسیٰ نے کہا تم کرو جو کچھ تم کرنے والے ہو۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ پھر جب کیا تو موسیٰ نے کہا یہ جو تم کرتے ہو یہ تو بڑا دھوکا ہے۔ بے شک اللہ اسے قریب ہی بگاڑ دے گا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ درست نہیں کرتا شریر بدکاروں کے کام۔

آیت نمبر ۷۸۔ لَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ۔ جادوگروں کی پہچان اور اُن کا انجام اس آیت شریف میں بیان ہوا ہے کہ وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ ذلیل رہتے ہیں۔

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ حق حق ہی ہوتا ہے جیسی اس نے پیش گوئی فرمائی اگر چہ (جنابِ الٰہی سے) قطع تعلق کرنے والے بُرا مانا کریں۔

ع ۱۲/۱۲

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ پھر بھی موسیٰ کو نہیں مانا مگر اس کی قوم کے چند بچوں نے باوجود فرعون اور اُس کے رُعب دار سرداروں کے ڈر کے۔ ڈر یہ تھا کہ کہیں وہ ان کو بلا میں نہ پھنسا دیں اور کچھ شک نہیں کہ فرعون بڑا متکبر تھا ملک میں اور بے شک وہ زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم! اگر تم نے اللہ کو مانا ہے تو تم اسی پر بھروسہ کرو جب فدائی فرمانبردار ہو۔

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ انہوں نے جواب دیا ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کرلیا۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں آزمائش میں نہ ڈالنا ظالم قوم کے مقابلہ میں۔

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اور ہم کو نجات دے اپنی رحمت سے منکر قوم سے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ تمہاری قوم کے لئے مصر میں گھر بنا لو اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ بناؤ اور نماز کو ٹھیک درست رکھو۔ اور خوشخبری دے ایمان والوں کو[۱]۔

---

[۱] کہ فرعون قریب میں ہلاک ہوجائے گا۔

آیت نمبر ۸۶۔ فِتْنَةً ۔ یعنی ہم کو ظالموں کا تختۂ مشق نہ بنانا کہ وہ ہم پر ظلم کئے جائیں۔

آیت نمبر ۸۸۔ بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً ۔ اس کے پانچ معنی ہیں (۱) ایک مقابلۃً گھر بناؤ (۲) دوسرے امن کا گھر بناؤ (۳) تیسرے حضرت موسیٰ کا الہام ہے کہ گھروں میں قربانی کرو۔ خون کا چھاپہ لگاؤ وبا آئے گی تو تمہارے گھر بچ رہیں گے (۴) چوتھے ذکر کی جگہ بناؤ۔ نماز گھروں میں پڑھو۔ باہر اجتماع نہ کرو (۵) اللہ کو مانا ہے تو تم اسی پر بھروسہ کرو جب خدائی فرمانبردار ہو۔

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے ربّ! تو نے ہی تو فرعون اور اس کے سرداروں کو دے رکھی ہے زینت اور مال یہاں کی زندگی میں، اے ہمارے ربّ! (اس کا) نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ تیرے راستہ سے ہٹا دیں گے۔ اے ہمارے ربّ! تباہ کر دے اُن کے مال اور سخت کر دے اُن کے دل کہ وہ تجھ پر ایمان ہی نہ لائیں[1] جب تک نہ دیکھ لیں ٹیس دینے والا عذاب۔

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ اللہ نے فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہو چکی اب تم دونوں ثابت قدم ہو جاؤ اور نہ چلنا لاعلموں کی راہ۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ اور ہم نے پار اُتار دیا بنی اسرائیل کو دریا کے پھر ان کے پیچھے لگا فرعون اور اس کا لشکر شرارت اور تعدّی کر کے یہاں تک کہ اُسے گھیر لیا ڈباؤ پانی نے وہ کہنے لگا کہ مجھے یقین آ گیا اس بات کا کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر وہی جس پر اللہ کے پہلوان کی اولاد ایمان لائی اور میں (بھی) فدائی فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۲﴾

۹۲۔ (اللہ نے فرمایا) اب (مرتے ہوئے ناامیدی کے زمانہ میں) حالانکہ بے شک تو نافرمانی کر چکا پہلے اور تو شریر بدکاروں میں سے تھا۔

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ

۹۳۔ تو آج ہم تیرے بدن کو کسی برےتے پر ڈال

---

[1] تا کہ تیری قہری تجلی اور جبروتی قدرت سب متکبروں کو نظر آ جائے اور عذاب کی وعید پوری ہو جائے۔

آیت نمبر ۹۰۔ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ یعنی وقت معیّن ہے چالیس سال کا۔ جلدی نہ کرنا اور تاخیر کی مصلحت سے بے خبر نہ ہو جانا۔

آیت نمبر ۹۳۔ بِبَدَنِكَ۔ یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ زمانۂ حال میں فرعون کی نعش دستیاب ہوئی جو

خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع

دیں گے تاکہ پچھلوں کے لئے تجھے نشانی بنائیں۔ بے شک بہت سے آدمی ہماری آیتوں سے ضرور غافل ہی ہیں۔

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾

۹۴۔ اور ہم نے جگہ دی بنی اسرائیل کو عمدہ جگہ، روزی دی پاکیزہ ستھری چیزوں میں سے پھر انہوں نے جھگڑا نہیں کیا مگر عالم ہوئے بعد، بے شک تیرا رب اُن میں فیصلہ کرے گا قیامت کے دن جن چیزوں میں وہ جھگڑا کرتے تھے۔

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ

۹۵۔ پھر اگر اے مخاطب! تو شک میں ہے اُس چیز سے جو ہم نے اتاری تیری طرف تو تُو پوچھ لے ان لوگوں سے جو پڑھتے رہتے ہیں کتاب تجھ سے پہلے بے شک تیرے پاس حق آ چکا تیرے رب کی طرف سے تو تُو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا۔

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۵﴾

۹۶۔ اور نہ ان لوگوں میں سے ہونا جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیتوں کو تو تُو نقصان پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

(**بقیہ حاشیہ**) مصر کے عجائب خانہ میں رکھی ہوئی ہے دیکھو کتاب اکتشاف عالم۔ **نُنَجِّيْكَ** ۔ **نُنَجِّيْ نَجْوٰى** سے مشتق ہے جس کے معنی اونچی جگہ کے ہیں۔

آیت نمبر۹۴۔ جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۔ **اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِيْنَ الْمُتَخَالِفِيْنَ بَعْدَ مَا اَعْطَانَا الْعِلْمَ۔ آمین ثم آمین۔**

آیت نمبر۹۵۔ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ ۔ اس میں مخاطب نبی کریم ﷺ اور مومن آپ کا متبع نہیں کیونکہ آپ کے لئے یہ آیت وارد ہے **قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ** (**یوسف: ۱۰۹**) مراد اس سے خطاب منکر یا متردّد کو ہے **مِمَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ** سے نبی کریم کی تعیین نہیں ہوتی کیونکہ **اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَلْاٰيَة** میں خطاب کو عام کر دیا ہے اور عقلاً بھی جائز نہیں کہ نبی کریم ﷺ کو کوئی شک ہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ جن پر ثابت ہو چکی پیشگوئی تیرے ربّ کی وہ تو مانیں گے نہیں۔

وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ اگرچہ سب کے سب نشان اُن کے سامنے آموجود ہوں جب تک کہ وہ ٹیس دینے والا عذاب دیکھ لیں۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ کیوں نہیں ایسی بستیاں ہوئیں جو ایمان لائیں تو ان کا ایمان انہیں نفع دیتا، رہی یونس کی قوم (یعنی وہ ایسی تھی کہ) جب وہ ایمان لائی تو ہم نے ہٹا لیا اُن سے ذلّت کا عذاب دنیا میں اور ہم نے ان کو فائدہ لینے دیا جیئے تک۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ اور اگر تیرا رب چاہتا (یعنی جبراً) تو ضرور ایمان لے آتے سب کے سب جو زمین میں ہیں اکٹھے تو کیا تو زبردستی کر سکتا ہے لوگوں پر کہ وہ ایمان لا ہی لیں۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ

۱۰۱۔ اور کسی شخص کے ہاتھ میں نہیں کہ ایمان

آیت نمبر ۹۹۔ فَلَوْلَا ۔ یہاں **لَوْلَا** ترغیب کے لئے ہے۔ ایسا کیوں نہیں کیا یعنی ایسا کرتے تو اچھا تھا۔

اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۔ یونس کی قوم کے لئے عذاب مقرر اور معیّن ہو چکا تھا مگر جب آثارِ عذاب ظاہر ہوئے تو وہ ایمان لائے اور تائب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ٹال دیا اس امر کا ثبوت کہ عذاب اُن پر مقرر ہو چکا تھا اس سے پہلی آیتیں ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ (**يونس** :۹۸،۹۷) کہ جن لوگوں پر عذاب کا حکم لگ چکا ہے جب تک دردناک عذاب نہ دیکھیں۔ حالانکہ ان کو مناسب تھا کہ وہ ایمان لا کر اپنے آپ کو بچاتے مگر یونس ؑ کی قوم ایسی ہوئی کہ وہ ایمان لائے اور ان کا عذاب ہم نے ٹلایا۔ اس سے ظاہر ہے تبدیل حالت سے پیشگوئیاں ٹل جاتی ہیں کیونکہ وہ کینہ ور نہیں بلکہ رحیم و کریم ہے۔

آیت نمبر ۱۰۰۔ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ ۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان بالجبر نہیں ہوتا۔

وَ يَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠١﴾

لائے مگر اللہ ہی کے حکم سے اور وہ ان لوگوں پر گندگی ڈالتا ہے جو عقل کو کام میں نہیں لاتے۔

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٢﴾

١٠٢۔ تو کہہ دے تم دیکھو تو آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے (مگر سچ ہے) کہ کچھ فائدہ نہیں دیتیں نشانیاں اور ڈرانے والے، نہیں ماننے والی قوم کو۔

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٣﴾

١٠٣۔ پھر یہ انتظار نہیں کرتے مگر انہیں کی طرح جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں مصیبت والے دن کا[1] تم کہہ دو خیر انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہیں۔

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ ع ١١/١٤

١٠٤۔ پھر ہم نے بچا لیا اپنے رسولوں کو اور ایمانداروں کو پھر۔ ہم پر فرض ہے کہ ہم ایمانداروں کو بچایا کریں۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾

١٠٥۔ کہہ دے اے لوگو! اگر تم شک میں ہو میرے مذہب اور طریقہ سے تو مَیں عبادت کروں گا ہی نہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا لیکن میں تو عبادت کرتا ہوں اس اللہ کی جو تمہاری روحیں نکال لیتا ہے اور مجھے حکم ہو چکا ہے کہ میں ایمانداروں میں رہوں۔

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾

١٠٦۔ اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ اپنا منہ رکھ دے اس دین کے لئے جو سب سے ہٹ کر اللہ ہی کی طرف ایک طرفہ ہو[2] اور اے مخاطب! مشرکین میں سے نہ ہو۔

---

[1] یعنی مخالف انتظار کر رہے ہیں مومنوں کے زوال کا۔

[2] میں صراط مستقیم پر قائم ہو جاؤں اِدھر اُدھر نہ بھٹکوں۔

آیت نمبر ١٠١۔ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ یعنی جس نفس کو خدا کی طرف تعلق ہوتا ہے اس کو توفیق اور ایمان عطا ہوتا ہے۔ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔ جہالت اور نادانی بے ایمانی کا موجب ہے۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٧﴾

۱۰۷۔ اور نہ پکار اللہ کے سوا ان کو جو تجھے نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں پھر اگر تو ایسا کرے گا تو تُو اس وقت ظالموں میں سے ہو جائے گا[1]۔

وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ إِلَّا هُوَ ۚ وَإِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٨﴾

۱۰۸۔ اور اگر تجھ کو اللہ کوئی ضرر پہنچائے تو اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں مگر وہی اور اگر وہ تیرے حق میں کچھ بھلائی کرنا چاہے تو اس کے فضل کو روکنے والا کون ہے وہ پہنچا دیتا ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اور وہی غفور الرحیم ہے۔

قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَإِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٩﴾ؕ

۱۰۹۔ کہہ دے اے لوگو! حق آ چکا تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تو جس نے ہدایت پائی تو اس نے ہدایت پائی اپنے نفس کے لئے اور جو بھٹک گیا تو اس کا بھٹکنا اسی کے لئے ہے اور میں تو کچھ تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔

وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١١٠﴾ ع ۱۱

۱۱۰۔ اور پیروی کر تو اس وحی کی جو تیری طرف بھیجی جاتی ہے اور صبر کر جب تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہ بہت ہی عمدہ فیصلہ کرنے والا ہے۔

[1] یعنی مشرکوں میں سے۔

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ اَرْبَعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ عَشَرَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ سورۂ ہود کو اللہ کے نام سے پڑھنا شروع کرتا ہوں جو تمام صفات سے موصوف ہے اور سب برائیوں سے پاک، بلا مبادلہ دینے والا اور مبادلہ سے محروم نہ رکھنے والا ہے۔

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝۲

۲۔ میں اللہ مکرّر رسالت محمدیہ پر سورت نازل کرتا ہوں یہ آیتیں ایک کتاب کی ہیں جو محکم ہے تفصیل وار بیان کی گئی ہیں بَرمحل کام کرنے والے بڑے خبردار کی طرف سے۔

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝۳

۳۔ یہ کہ کسی کی پوجا نہ کرنا مگر اللہ ہی کی۔ البتہ میں اس کی طرف سے تمہارے لئے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا نبی بن کر آیا ہوں۔[۱]

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۴

۴۔ اور یہ کہ مغفرت مانگو اپنے رب سے اور اس کی جناب میں رجوع کرو وہ تم کو سامان دے گا اچھا سامان ایک معیّن وقت تک اور ہر فضل و کمال والے کو زیادتی دے گا اس کے فضل وکمال میں اور اگر تم منہ موڑ لو گے تو میں خوف کرتا ہوں تم پر بڑے دن کے عذاب سے۔

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۵

۵۔ اور اللہ ہی کی طرف تم کو لوٹ کر چلنا ہے اور وہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا

۶۔ سن رکھو! بے شک وہ لوگ دُہرا کر لیتے ہیں اپنے

---

[۱] میری نبوت اور راست بازی کا ثبوت یہ ہے کہ میرے دشمن ہلاک ہوں گے اور میرے دوست کامیاب ہوں گے۔

آیت نمبر۲۔ الٓرٰ۔ یا اَنَا اللّٰهُ أَرٰی۔

آیت نمبر۶۔ يَثْنُوْنَ ۔ یعنی ظاہر کچھ کرتے ہیں اور باطن میں کچھ ہے۔

مِنۡهُ ؕ اَلَا حِیۡنَ یَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِیَابَهُمۡ ۙ یَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ وَ مَا یُعۡلِنُوۡنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝۶

سینے کو تا کہ وہ بھید چھپائیں اللہ سے سن رکھو! جب وہ پہن لیتے ہیں اپنے کپڑے[۱] اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں کیونکہ وہ بڑا واقف ہے سینوں کے بھید سے۔

وَ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزۡقُهَا وَ یَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّهَا وَ مُسۡتَوۡدَعَهَا ؕ کُلٌّ فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ۝۷

۷۔ اور کوئی چلنے والا نہیں زمین پر مگر اللہ ہی کے ذمہ اس کی روزی ہے اور وہ جانتا ہے مستقل رہائش کی جگہ اور عارضی رہائش کی جگہ آدمی کی، یہ سب کچھ لکھا ہوا کتاب میں کھلا کھلا ہے۔

وَ هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّ کَانَ عَرۡشُهٗ عَلَی الۡمَآءِ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ لَئِنۡ

۸۔ وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا چھ وقت میں اور وہ پانی جس پر زندگی کا مدار ہے اُس پر بھی اللہ ہی کا عرش ہے یعنی حکومت تا کہ تم کو انعام دے، دیکھیں کہ کون تم

---

۱ جب وہ مکّاری کا لباس پہن لیتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) ثِیَابَهُمۡ ۔ جب وہ مکّاری اور دغابازی اور دھوکہ دہی کا لباس پہنتے ہیں یعنی جھوٹ کو حق کے لباس میں ظاہر کرتے ہیں اور حق کو چھپاتے ہیں اور عقائدِ باطلہ کو دل میں جگہ دیتے ہیں عجیب طرح سے بھگت بنے پھرتے ہیں تا کہ دغا کو سچ بتائیں۔

آیت نمبر ۷۔ عَلَی اللّٰهِ رِزۡقُهَا ۔ صحابہؓ کو ہجرت کا حکم ہو رہا ہے وہ پوچھ رہے ہیں حضور وہاں گھر ہوگا نہ سامان تو اللہ تسکین دیتا ہے کہ خدا ہی سب کچھ دے گا۔

مُسۡتَقَرَّهَا ۔ مُسۡتَقَر دنیا میں تو جہاں وہ رہے اور آخرت میں بہشت یا دوزخ۔

مُسۡتَوۡدَعَهَا ۔ قبر یا رحم یا دنیا یا حشر یا کہیں عارضی ٹھہرنے کی جگہ۔

آیت نمبر ۸۔ اَلۡمَآء ۔ یعنی جب تمام زمین اور آسمان کے اجرام سیال گیس کی طرح تھے اس پر بھی اللہ کی حکومت تھی یا نُطفۂ انسان وحیوانات پر اور عارفوں کے پاس **اَلۡمَآء** سے وہ پانی مراد ہے جو تذکرۂ الٰہی و **خشیتِ الٰھی** سے آنکھوں سے جاری ہو اور صوفی کہتے ہیں کہ وہ **لِقَا** کا پانی ہے اور یہ سیدھی بات ہے کہ اس سے مراد وہی پانی لیں جو پانی ہے یعنی پانیوں پر بھی اسی کی حکومت ہے چونکہ پہلی آیت میں فرمایا کہ چونکہ خلق اور حکومت ہماری ہے اسی واسطے ہمارے ہی ذمّہ چاہئے دوسری آیت پہلی آیت کے لئے دلیل ہے۔

قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۸

میں بہت اچھے عمل کرتا ہے اور اگر تُو کہے کہ تم سب کھڑے کئے جاؤ گے میرے پیچھے تو کافر ضرور کہیں گے یہ دِلربا باتیں قوم سے صاف کٹوا دینے والی ہیں۔

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۹ ع

۹۔ اوراگر ہم پیچھے ڈال دیں گے ان سے عذاب چند مدت کے لئے تو وہ ضرور کہنے لگیں گے اس عذاب کو کس نے روک رکھا ہے ہوشیار ہو جاؤ! کہ جس وقت وہ عذاب اُن پر آ پڑے گا تو ان سے وہ ٹلے گا نہیں اور ان کو گھیر ہی لے گا جس عذاب کا وہ ٹھٹھا کرتے تھے۔

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝۱۰

۱۰۔ اوراگر ہم انسان کو اپنی طرف سے کوئی نعمت اور رحمت چکھائیں پھر وہ نعمت اور رحمت اس سے چھین لیں تو وہ اسی وقت ناامید و ناشکرا بن جاتا ہے۔

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ

۱۱۔ اور اگر ہم اُس کو تکلیف کے بعد جو اُس کو

(بقیہ حاشیہ) سِحْرٌ ۔ بمعنی باطل ۔ دل رُبا ۔ فریب ۔ **مُتَصَرِّفٌ عَلَى الْقُلُوْبِ** ۔ اور خفیہ سازش ۔ دقیق تدبیر ۔ مؤثر۔

آیت نمبر ۹۔ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وعید مدّت معیّنہ سے مؤخر بھی کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ کافروں کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے کہ اسے کیوں روکا جا رہا ہے۔

آیت نمبر ۱۰۔ يَئُوْسٌ ۔ ناامید و شرعاً ناامیدی کفر ہے کیونکہ **لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ (یوسف:۸۸)** ۔ حکم ربّ موجود ہے اور صابر کامیاب ہو جاتا ہے کیونکہ **اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ** ہے۔

آیت نمبر ۱۱۔ نَعْمَآءَ ۔ بخاری شریف و دیگر کتب حدیث میں آتا ہے کہ ایک جذامی کے سامنے ایک فرشتہ نے متمثّل ہو کر پوچھا کہ کیا چاہتے ہو؟ کہا کہ رنگ اچھا ۔ صحتِ جسمانی حاصل ہو جائے ۔ چنانچہ ویسا ہی ہو گیا پھر فرشتے نے پوچھا کہ اور کیا چاہتا ہے کہا کہ مال مویشی اونٹ، بکری وغیرہ ۔ وہ بھی مل گیا ۔ پھر اسی فرشتہ نے فقیر محتاج کی صورت میں آ کر سواری کے لئے گھوڑا مانگا تو اس نے اُسے جھڑک دیا اور کہا کہ اگر ایسا ہی دینے لگیں تو پھر ہمارے یہاں باقی کیا رہے ۔ تھوڑے سُکھ پر بد بخت انسان اپنی پہلی حالت بھول بیٹھتا ہے اور متکبر ہو جاتا ہے۔

لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۙ﴿۱۱﴾

پہنچی آرام کا مزہ چکھائیں تو وہ کہنے لگے دور ہو گئیں ہم سے تکلیفیں اور برائیں۔ کچھ شک نہیں کہ وہ خوشیاں کرتا شیخی مارتا ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ مگر ہاں جنہوں نے نیکیوں پر ہمیشگی کی اور بدیوں سے بچتے رہے یعنی بھلے کام کئے تو یہی لوگ ہیں جن کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ﴿۱۳﴾

۱۳۔ کیا تو کچھ حصہ اسی وحی کا جو تیری طرف کی جاتی ہے چھوڑ بیٹھنے والا ہے (یعنی یہ کبھی نہ ہوگا اور یہ بھی کبھی نہ ہوگا) کہ اس کی وجہ سے تیرا دل تنگ ہو کہ وہ کہتے ہیں کیوں نہیں اتارا گیا اس شخص پر خزانہ یا اس کے ساتھ فرشتہ (کیوں) نہ آیا تو تُو بس ڈر سنانے والا ہی ہے دشمنوں کو اور اللہ ہر ایک شے کا بڑا کارساز اور نگہبان ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ کیا وہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن بناوٹی ہے تو کہہ دے اچھا لاؤ تو اس کے جیسی دس سورتیں بناوٹ کر کے اور بلا لو جس کو تم بلا سکو اللہ کے سوائے جب تم سچے ہو۔

آیت نمبر ۱۳۔ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ ۔ کیونکہ مخالف کہتے تھے کہ **تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ** یعنی تو نرمی کرے تو وہ بھی نرمی کرے تو کیا تو کفّار کی بات کو ترجیح دے گا اور ہماری وحی کو چھوڑ دے گا ایسی تو امید نہیں۔

كَنْزٌ ۔ یعنی یہ رسول مال دار بڑا آدمی کیوں نہ ہوا۔ قریباً ہر نبی سے خزائن اور فرشتوں کا ہی مطالبہ کیا جاتا ہے۔ مسیح موعود سے بھی علماء زمان کا یہی مطالبہ رہا کہ خزائن ہمیں دلاؤ اور فرشتے دکھلاؤ مگر ان سب باتوں کا جواب **اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ** سے دیا گیا ہے کہ فرشتے آ جائیں تو تم اور تمہارے مال برباد و تباہ ہو جائیں خدا کے پاس چل کر سب کچھ دیکھ لینا۔ **اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ** مگر ان نکتہ چینیوں کی وجہ سے نہ تو تُو حکم وحی ہی چھوڑ سکتا ہے نہ دل تنگ ہی ہو سکتا ہے کیونکہ تو ڈراوے کا منادی ہے۔ خدا سب کر دے گا اور یہ دیکھ لیں گے۔

فَاِلَّمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَكُمۡ فَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّمَآ اُنۡزِلَ بِعِلۡمِ اللّٰهِ وَاَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ پھر اگر وہ تمہارا جواب نہ دے سکیں [۱] تو جان لو کہ اس کے سوائے نہیں کہ قرآن اللہ ہی کے علم سے اتارا گیا ہے اور یہ کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر وہی تو کیا فرمانبردار ہوئے [۲]؟

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِيۡهَا وَهُمۡ فِيۡهَا لَا يُبۡخَسُوۡنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ جو کوئی اس دنیا کی زندگی چاہتا ہے اور یہیں کی زینت تو ہم پورا دیں گے ان کو ان کے اعمال کا بدلہ یہیں دنیا میں اور وہ یہاں نقصان میں نہیں آئیں گے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ لَيۡسَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِيۡهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے انجام کار کچھ نہیں سوائے آگ کے اور دنیا میں انہوں نے جو کچھ کیا تھا وہ اکارت گیا اور باطل وضائع ہو گیا جو وہ کرتے تھے۔

اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰٓى اِمَامًا

۱۸۔ بھلا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے بادلیل کھلے دلائل پر ہو اور پیچھے آئے گا اس کے

---

[۱] یعنی دس سورتیں بنا کر نہ پیش کر سکیں۔ [۲] یا نہیں۔

آیت نمبر۱۶۔ اَلۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا۔ یہی نصاریٰ کی ترقی کا راز ہے یا **سِرّ تَقَدُّمِ الْاِنْکِلِیْز** (انگریزوں کے تقدم کا بھید) ہے جو کسی عربی مطبع میں چھپی ہے۔

آیت نمبر۱۸۔ شَاهِدٌ مِّنۡهُ۔ اس میں نبی کریم ﷺ کی سچائی کا بیان ہے کہ آپ کی سچائی زمانہ ماضی، حال، مستقبل میں ثابت ہے۔ ماضی میں تو موسیٰؑ کی کتاب امام ہے یعنی اس نے نبی کریم ﷺ کے ہونے کی پیشگوئی کی اور اس کے بعد باقی انبیاء بنی اسرائیل نے اس کی اقتداء میں پیشگوئی کا اظہار کیا۔ بنی اسرائیل کے گھرانے میں اگرچہ مختلف نبیوں نے آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کو بیان کیا لیکن موسیٰؑ کی کتاب میں سب سے پہلے ذکر ہوا اسی لئے اس کا نام امام رکھا گیا اور رحمت اس لئے کہ **رَحۡمَةٌ لِّلۡعَالَمِین** کی بشارت ہے۔ حال میں آپ کی سچائی کا ثبوت قرآن کریم اور وہ آیات ہیں جن کا ظہور آپ کے ہاتھ پر ہوا اور وہ تائیدات ہیں جو آپ کے شامل حال ہوئیں جن کا نام **بیّنہ** رکھا گیا یعنی سابقہ پیشگوئیوں کے مطابق آپ کا ظہور ہوا۔ مستقبل میں **ایک شاھد** ہوگا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا جائے گا اور وہ دنیا میں آپ کی سچائی کا ثبوت ہوگا اور وہ مسیح موعود ہے جو

وَّرَحۡمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡهُ ۚ اِنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱۸

ایک گواہی دینے والا اس کے رب کی طرف سے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب مقتدا اور رحمت ہے یہی لوگ اس نبی کو مانتے ہیں اور جو کوئی اس کا منکر ہو جماعتوں میں سے تو اُن کا وعدہ گاہ آگ ہے، تو اے مخاطب! تو اس سے[۱] شبہ میں نہ پڑ۔ بے شک وہ سچ ہے تیرے رب کی طرف سے لیکن اکثر لوگ مانتے ہی نہیں۔

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعۡرَضُوۡنَ عَلٰى رَبِّهِمۡ وَيَقُوۡلُ الۡاَشۡهَادُ هٰٓؤُلَۤاءِ الَّذِيۡنَ كَذَبُوۡا عَلٰى رَبِّهِمۡ ۚ اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ۝۱۹

۱۹۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون شخص ہو گا جو جھوٹا بہتان باندھے اللہ پر۔ یہی لوگ ہیں جو پیش کئے جائیں گے اپنے ربّ کے حضور اور گواہ یہ گواہی دیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹ بولا تھا اپنے ربّ پر۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ ظالم بے جا کام کرنے والوں پر ہی اللہ کی لعنت ہے۔

الَّذِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ

۲۰۔ جو روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور اس راہ کو

---

[۱] قرآن و نبی سے۔

(بقیہ حاشیہ) دنیا میں اسی لئے مبعوث کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت اور فیضان کا گواہ ہے۔ **شاهد** سے مراد ایک اللہ کا فرستادہ ہے جیسے کہ زمانہ ماضی میں آپ کی گواہی دینے والے موسیٰ کو بھی **شاهد** کہا گیا چنانچہ فرمایا وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ عَلٰى مِثۡلِهٖ (**الاحقاف: ۱۱**) گویا تمام انبیاء آپ ہی کی سچائی کا ثبوت دینے کے لئے دنیا میں پیدا ہوئے (ب) اور بڑھتا ہوا اس کے ساتھ ایک گواہ اللہ کی طرف سے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت اور گواہ موجود ہو اس کی نبوت کا، تو ایسا شخص مثل کافر کے طالبِ جاہ دنیا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

آیت نمبر ۱۹۔ وَمَنۡ اَظۡلَمُ ۔ یعنی گر میں مفتری ہوں تو بہت جلد ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ الخ (**الحاقۃ: ۴۵**) میں مفتری کی سزا قتل ارشاد ہوتی ہے۔ اور توریت میں قتل و صلیب کی۔

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۰﴾	ڈھونڈتے ہیں ٹیڑھے ہوکر اور یہ آخرت کے تو بالکل منکر ہی ہیں۔
اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾	۲۱۔ یہی لوگ ہیں جو ملک میں تو تھکا نہیں سکتے اور ان کا کوئی بھی حمایتی نہیں اللہ کے سوائے ان کو بڑھ بڑھ کر عذاب ہوگا کیونکہ وہ نہ تو حق بات سن ہی سکتے تھے اور نہ حق دیکھ ہی سکتے تھے۔
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۲﴾	۲۲۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنا خرابا آپ ہی کر لیا اور اُن سے ہٹ گیا جو وہ افترا کرتے تھے[۱]۔
لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۳﴾	۲۳۔ کچھ شک نہیں کہ وہ آخرت میں برباد ہونے والے ہیں۔
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۴﴾	۲۴۔ بے شک جن لوگوں نے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے اور تسلی پائی، توجہ کی، عاجزی کی، اپنے رب کی طرف تو یہی لوگ جنتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔
مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع	۲۵۔ کافر اور مومن کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا اور دیکھنے والا اور سننے والا کیا دونوں کی مثال برابر ہوسکتی ہے۔ کیا تم لوگ کچھ بھی غور نہیں کرتے، نصیحت نہیں لیتے۔

[۱] یعنی بناوٹی باتیں کھل گئیں اور حق ظاہر ہوگیا۔

آیت نمبر ۲۳۔ لَا جَرَمَ۔ کے اصلی معنی یہ ہیں کہ وہ حق نہیں ہے بلکہ یہ حق ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ ؗ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌۙ﴿۲۶﴾

۲۶۔اور بے شک ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم کی طرف تو (اس نے کہا) میں تم کو ڈر سنانے والا ہوں صاف صاف۔

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ﴿۲۷﴾

۲۷۔ یہ کہ اللہ کے سوا تم کسی کی پرستش نہ کرنا میں ڈرتا ہوں دردناک عذاب کے دن سے (جو تم پر آ پڑے گا)۔

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اس کی قوم کے سرداروں نے کہا جو منکر تھے ہم تو تجھ کو کچھ بھی نہیں دیکھتے مگر ہمارے ہی جیسا ایک آدمی اور ہم تیرے پیروؤں کو نہیں دیکھتے مگر ہم میں کے ذلیل (سطحی رائے والے) اور یہ ہماری رائے کھلی ہے اور ہم نہیں دیکھتے تمہارے لئے ہم پر کچھ فضل و کمال بلکہ ہم تو خیال کرتے ہیں کہ تم جھوٹے ہی ہو۔

قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ اٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا

۲۹۔نوح نے کہا اے میری قوم! دیکھو تو سہی اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے کھلے راستہ پر دلیل کے ساتھ ہوں اور اس نے مجھ کو اپنے پاس سے رحمت نبوت عنایت فرمائی پھر، پس وہ چھپ گئی

آیت نمبر ۲۸۔ اَرَاذِلُنَا۔ یعنی ادنیٰ لوگ، کم سمجھ تیرے مرید ہیں یا یہ ہماری کھلی رائے ہے۔ مشکوٰۃ کے باب **فَضْلُ الْفُقَرَآء** میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ''مجھ کو ڈھونڈ و غریب غربا میں اور جان رکھو کہ غریب غربا ہی کی برکت سے تم کو روزی و فتح حاصل ہوتی ہے'' ۔(مشکوٰۃ المصابیح باب فضل الفقراء و ماکان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

مِنْ فَضْلٍ

اولیاء را ہمچو خود پنداشتند ہم سری با انبیاء برداشتند

یہ متکبروں اور جاہل خود پسندوں کی ہمیشہ سے رائے ہے کہ وہ مقدسین کو جھوٹا سمجھ کر اپنے کو اسی کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔

وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۹﴾

تم پر[1] تو کیا میں تم کو مجبور کروں اس پر حالانکہ تم اس سے بیزار ہو۔

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور اے میری قوم! میں اس تعلیم پر تم سے کچھ مال بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو اللہ پر ہے اور میں انہیں دھتکار بھی نہیں سکتا جو حق بات مان چکے، بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں تم کو ایک جاہل قوم دیکھتا ہوں۔

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور اے میری قوم! میری مدد کون کرے گا اللہ کے مقابلہ میں اگر میں ان کو دھتکار دوں۔ کیا تم کچھ بھی غور نہیں کرتے پند نہیں لیتے۔

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور یہ بھی نہیں کہتا کہ میں بڑا غیب دان ہوں اور نہ یہ کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ ان لوگوں کے لئے جو تمہاری آنکھوں میں حقیر ہیں کہوں گا کہ اللہ ان کو ہرگز کچھ بھی نہیں دے گا مال اور نیکی اللہ ہی بخوبی جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے (محبت الٰہی اور دین کی سمجھ۔ اگر ایسا کہوں تو) میں اس وقت ظالموں میں سے ہو جاؤں گا۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ قوم نے کہا اے نوح! تو ہم سے بہت کچھ جھگڑ چکا اب وہ لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا رہا ہے جب تو سچا ہے۔

---

[1] یعنی وہ ہدایت کا راستہ تمہیں نظر نہ آیا جو مجھے دِکھا۔

آیت نمبر۳۲۔ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ ۔ مجھے مشہور دستِ غیب کا دعویٰ نہیں۔

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ نوح نے جواب دیا ہاں! اُس کو اللہ ہی لائے گا تمہارے پاس جب وہ چاہے گا اور تم اُس کو تھکا نہیں سکتے۔

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ؕ

۳۵۔ اور میری نصیحت تمہیں فائدہ نہ دے گی اگر چہ میں تم کو نصیحت کرنا چاہوں جب اللہ تم کو گمراہ کرتا ہے وہ تمہارا رب ہے اور تم اُس کی طرف پلٹو گے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ع

۳۶۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ (خود محمدؐ نے) بنا لیا ہے قرآن تو جواب دے اگر میں نے اس کو بنا لیا ہے تو میرا گناہ مجھ پر ہوگا اور میں بَری ہوں اس سے جو تم جرم کرتے ہو یعنی (انکار وحی قرآنی)۔

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ۚۖ

۳۷۔ اور وحی بھیجی گئی نوح کی طرف یہ کہ کوئی ایمان نہ لائے گا تیری قوم میں سے مگر جو لا چکا سو لا چکا تو ان کاموں پر کچھ غم نہ کر جو وہ کر رہے ہیں۔

آیت نمبر ۳۴۔ **بِمُعْجِزِيْنَ**۔ یعنی عذاب سے بھاگ کر اللہ کو تھکا نہیں سکتے یا دلائل میں۔

آیت نمبر ۳۵۔ **يُغْوِيَكُمْ**۔ نوح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تمہارا ربّ تمہاری بدکاری اور ناپرہیز گاری وظلم شرارت و نافہمی کی سزا میں توفیق نیک نہ دے **وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ**۔ **لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ** وغیرہ کے ہوتے ہوئے خذلان پسند کرے۔ یعنی خفگی کی وجہ سے **خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ** الخ اور **وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ**۔ گمراہی کی حالت میں رہنے دے اور عدم التفات و توجہ لطف ہٹا لے، خلاصہ یہ کہ ہر ایک کے اعمال کے تقاضے کے موافق اللہ تعالیٰ کا عمل درآمد اس کے ساتھ ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ الخ (الرّعد:۱۲)۔ پولوس نے بھی تقدیر کے مسئلہ میں غلطی کھائی ہے جو کہتا ہے کاریگری کاریگر کو کیا کہہ سکتی ہے حالانکہ برتن وغیرہ میں کسی قسم کی عقل و اختیار نہیں اور انسان میں یہ بات ہے۔

وَاصۡنَعِ الۡفُلۡكَ بِاَعۡيُنِنَا وَ وَحۡيِنَا وَلَا تُخَاطِبۡنِىۡ فِى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا‌ ۚ اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور ہماری نظروں کے سامنے ایک کشتی بنا اور ہمارے ہی حکم سے اور مجھ سے بات نہ کر ظالموں کے مقدمہ میں وہ تو ضرور ڈبائے گئے (یعنی ڈوبنے والے ہیں)۔

وَيَصۡنَعُ الۡفُلۡكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيۡهِ مَلَاٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ سَخِرُوۡا مِنۡهُ‌ ؕ قَالَ اِنۡ تَسۡخَرُوۡا مِنَّا فَاِنَّا نَسۡخَرُ مِنۡكُمۡ كَمَا تَسۡخَرُوۡنَ ؕ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور وہ کشتی بنا رہا تھا جب اُدھر سے اس کی قوم کے سردار گزرتے تو اس سے ٹھٹھا کرتے نوح نے کہا اگر تم ہم سے ٹھٹھا کرتے ہو تو ہم بھی تم سے ٹھٹھا کرتے ہیں کیونکہ[١] تم ٹھٹھا کرتے ہو۔

فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ يَّاۡتِيۡهِ عَذَابٌ يُّخۡزِيۡهِ وَيَحِلُّ عَلَيۡهِ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ تو آگے تم کو معلوم ہو جائے گا کس پر آئے گا عذاب جو اس کو ذلیل کرے اور گھیرے اس کو عذاب دائمی۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَفَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ قُلۡنَا احۡمِلۡ فِيۡهَا مِنۡ كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ وَاَهۡلَكَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَيۡهِ الۡقَوۡلُ وَمَنۡ اٰمَنَ‌ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلٌ ﴿۴۱﴾

۴١۔ یہاں تک کہ آ پہنچا ہمارا حکم اور جوش مارا تنور نے (قہر الٰہی سے) ہم نے کہا چڑھا لے کشتی میں ہر ایک قسم کے دو دو جوڑے اور تیرے گھر والوں کو مگر جس کے لئے ممانعت کی پیش گوئی ہو چکی ہے پہلے سے اس کو مت بٹھانا اور ایمانداروں کو بٹھانا اور اس پر ایمان تھوڑے ہی لوگ لائے تھے۔

وَقَالَ ارۡكَبُوۡا فِيۡهَا بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖٮہَا وَمُرۡسٰٮهَا ‌ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور نوح نے کہا سوار ہو جاؤ (کشتی میں) اللہ کے نام کی مدد سے ہے اُس کا چلنا اور ٹھہرنا[٢]، بے شک میرا رب بڑا غفور الرحیم ہے۔

١۔ کَمَا جیسا یا کیونکہ
٢۔ اللہ ہی کے نام پر ہے۔

آیت نمبر ۴١۔ اَلتَّنُّوۡرُ ۔طلوع فجر یا روئے زمین یا بہتے چشمے یا زور کی سیلاب اور وہ بھی جس میں روٹیاں پکتی ہیں۔
آیت نمبر ۴۲۔ اِرۡكَبُوۡا فِيۡهَا ۔ توریت میں ہے کہ اس کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ اور چوڑائی پچاس ہاتھ اور اس کے تین درجے تھے اور اس میں روشن دان اور دروازے اور کھڑکیاں اور کوٹھریئیں تھیں اور اس کے اندر اور باہر رال لگائی گئی تھی خشکی میں اس کو دیکھ کر کافر ہنستے تھے۔

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۟ وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾

۴۳۔کشتی ان کو لے کر بہہ رہی تھی پہاڑ کے جیسی موجوں میں اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور وہ الگ ہو رہا تھا اے میرے پیارے بیٹے! تو بھی سوار ہو جا ہمارے ساتھ اور منکر قوم کے ساتھ نہ ہو۔

قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾

۴۴۔اس نے جواب دیا میں قریب ہی پناہ لے لوں گا کسی پہاڑ کی جو مجھے پانی کے صدموں سے بچائے گا۔نوح نے کہا کوئی دکھ سے بچانے والا نہیں آج اللہ کے حکم سے مگر وہی جس پر اللہ کا رحم ہو اور دونوں کے بیچ میں حائل ہوگئی موج، تو وہ ڈوبنے والوں میں ہوگیا۔

وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

۴۵۔اور حکم الٰہی ہوا اے زمین! اپنا پانی نگل جا اور اے بادل تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور کشتی جا ٹھہری اللہ کے جودی پہاڑ پر اور حکم ہو گیا دوری ہو ظالم قوم کو۔

آیت نمبر ۴۳۔ نُوْحُ ۨابْنَهٗ۔ صاحب قاموس نے لغتِ یوم میں اس کا نام **یَام** بتایا ہے۔ مگر قرآن سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نوح کا حقیقی بیٹا نہ تھا جیسا کہ نوح کا قول ہے کہ **اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ** اور اللہ تعالیٰ اس کی بداعمالی کی وجہ سے اس کو نوح کی اہل سے ہی خارج فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد ہوا **اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔**

آیت نمبر ۴۵۔ اَلْجُوْدِيِّ۔ توریت سفر پیدائش باب ۸ ورس ۴ ساتویں مہینے کی سترہویں تاریخ کو ارارات کے پہاڑوں پر کشتی ٹک گئی۔ **جُوْدِی** کے معنی ہیں **جود** و رحمت کی جگہ۔ مسٹر میتھو بائبل کے صفحہ ۶۰ و ۶۱ میں کہتے ہیں کہ ارارات ملک آرمینہ کا صوبہ ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ اس ملک کے کون سے پہاڑ پر کشتی ٹھہری تھی۔ سکندر کے وقت میں بروس نے یہ قرار دیا تھا کہ جَبل جودی جوگُردستان کے پہاڑوں آرمینہ کے دکن کی طرف ہے وہی پہاڑ ہے اور کشتی کے ٹکڑے بھی اس پہاڑ پر موجود خیال کرتے تھے اور ایک خانقاہ کشتی بھی بنا تھا جو ۷۷۶ میں تجلی سے نیست ہوا۔ ارارات اصل میں **اَرَائِث** کا بگڑا ہوا ہے۔ یہ پہاڑ دجلہ اور فرات کے درمیان ہے۔

وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۴٦﴾

۴٦۔اورنوح نے اپنے رب کو پکارا اے میرے ربّ! میرا بیٹا تو میرے لوگوں میں سے ہے اور تیرا وعدہ بالکل سچا ہے اور تو سب سے بڑھ کر فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖۗ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔اللہ نے فرمایا اے نوح! وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے کیونکہ اس کے عمل بُرے ہیں تو تُو وہ نہ پوچھ مجھ سے جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے نہ ہو جانا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔نوح نے عرض کی اے میرے ربّ! تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تجھ سے پوچھوں جس چیز کا مجھے علم نہ ہو۔ اور اگر تو میری مغفرت نہ کرے اور میرا عیب نہ ڈھانپے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں ٹوٹا پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ

۴۹۔ اللہ کا حکم ہوا کہ اے نوح! ہماری طرف

آیت نمبر ۴٦۔ وَعْدَكَ الْحَقُّ۔ یعنی وہ کیوں ڈوب رہا ہے جبکہ میرے گھر والوں کی حفاظت کا وعدہ ہے؟ جس کا جواب ارشاد ہوا **اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ**۔ معلوم ہوتا ہے بداعمالی کی وجہ سے سلسلہ حقّہ سے منقطع ہو جاتا ہے اگر چہ لوطؑ کی جورو ہو یا نوحؑ کا بیٹا یا ابراہیمؑ کا تایا یا ہمارے حضورؐ کا چچا وغیرہ کوئی بھی ہو۔

آیت نمبر ۴۸۔ اَعُوْذُ بِكَ۔ یعنی بے علمی سے اعتراض کے رنگ میں کبھی نہ پوچھوں گا اور اس کام میں مدد کا خواستگار ہوں۔ چاہئے تو یوں تھا کہ کہتے اب میں ایسا نہیں کروں گا مگر نکتۂ عرفان کے رنگ میں اپنی کمزوری کا اظہار کر کے استقامت کی دعا کی ترکِ فعل کے ساتھ (یعنی آپ ہی ایسی توفیق دیں کہ میں ایسی دعا نہ کروں جس کا مجھے علم نہ ہو) دعویٰ نہیں کیا کیونکہ پہلا قول دعویٰ کے رنگ میں ہوتا تھا اور اس کا نباہنا بشری طاقت سے بلا مددِ الٰہی خارج ہے۔

آیت نمبر ۴۹۔ اِهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا۔ یہ **تعوّذ** اور دعا اور ادب کا نتیجہ اور صِلہ ملا۔ برکات اور دوسرے

عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۹﴾

سے سلامتی کے ساتھ اتر اور برکتوں کے ساتھ جو تجھ پر ہیں اور ان لوگوں پر جو تیرے ساتھ ہیں اور کچھ اور گروہ ہیں جن کو ہم سامان دیں گے[1] پھر ان کو پہنچے گا ہماری طرف سے ٹیس دینے والا عذاب۔

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع

۵۰۔ یہ غیب کی چند خبریں ہیں ہم نے اس کو وحی کی تیری طرف، نہ تو تُو ہی جانتا تھا ان کو نہ تیری قوم اس سے پہلے پس نیکیوں پر جمے رہو اور بدیوں سے بچتے رہو کچھ شک نہیں کہ انجام کی کامیابی تو متقیوں ہی کو حاصل ہے۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور ہم نے عاد کی[2] طرف اُن کے بھائی ھود کو بھیجا، اس نے کہا اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو۔ کوئی تمہارا سچا معبود نہیں اس کے سوائے۔ تم تو بہتان ہی باندھتے ہو[3]۔

يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اے میری قوم! میں تم سے کچھ مانگتا نہیں اس تعلیم پر مزدوری، میری مزدوری تو اسی اللہ پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تو کیا تم کچھ بھی عقل نہیں رکھتے۔

---

[1] یعنی متبعین کی اولاد یا ان کو ماننے والوں کو۔

[2] یہ قوم بصرے اور کوفے سے لے کر عدن تک آباد تھی۔

[3] غیروں کی پوجا کرتے ہو اور حق کو نہیں مانتے۔

(بقیہ حاشیہ) انعامات الگ ہیں۔ جنگ شرعی مناظرہ میں بھی مقابل والے کو پہلے کہنے دے اور دعا و استغفار میں لگا رہے۔

آیت نمبر ۵۱۔ اُعْبُدُوا اللّٰهَ۔ یہ ضروری اصل الاصول ہے۔ ہر ایک کام خدا کے ماتحت اور رسول کریمؐ کی سنت کے مطابق ہو اور کوئی نفسانی اغراض شامل نہ ہوں تو خالص اللہ ہی کی عبادت ہوگی۔

اِلٰهٍ ۔ قول و فعل و نیّت میں اللہ ہی محبوب و مطلوب ہو تو سچا معبود ہے ورنہ **اِلٰهِ هَوٰی** ہوگا۔

وَيٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا وَّ يَزِدۡكُمۡ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمۡ وَلَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اے قوم! مغفرت طلب کرو تمہارے ربّ سے پھر آئندہ بدیوں سے بچو رب کی طرف ہو کر کہ وہ بھیج دے گا تم پر خوب برسنے والا بادل اور تم کو قوّت پر قوّت دے گا اور نہ پھر جاؤ جناب الٰہی سے قطع تعلق کر کے۔

قَالُوۡا يٰهُوۡدُ مَا جِئۡتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحۡنُ بِتَارِكِىۡۤ اٰلِهَتِنَا عَنۡ قَوۡلِكَ وَمَا نَحۡنُ لَكَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ قوم نے کہا اے ھود! تُو تو ہمارے پاس کچھ ثبوت لے کر نہیں آیا اور ہم چھوڑنے والے بھی نہیں اپنے معبودوں کو تیرے کہنے سے اور ہم تجھ کو ماننے والے بھی نہیں۔

اِنۡ نَّقُوۡلُ اِلَّا اعۡتَرٰٮكَ بَعۡضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوۡٓءٍ‌ؕ قَالَ اِنِّىۡۤ اُشۡهِدُ اللّٰهَ وَاشۡهَدُوۡۤا اَنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ ۙ﴿۵۵﴾

۵۵۔ ہمارا تو یہی مقولہ ہے کہ ہمارے کسی ٹھاکر اور معبود کی تجھ کو رجعت لگ گئی ہے بُری طرح۔ ہود نے کہا میں تو گواہ کرتا ہوں اللہ کو اور تم بھی گواہ رہو اور میں تو ان سے بیزار ہوں جن کو تم شریک کرتے ہو۔

مِنۡ دُوۡنِهٖ‌ فَكِيۡدُوۡنِىۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ لَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اللہ کے سوا۔ تو تم تدبیر کرو حملے کی مجھ پر سب مل کر اور پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔

اِنِّىۡ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ‌ؕ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا‌ؕ اِنَّ رَبِّىۡ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ میں نے بھروسہ کیا ہے اللہ پر جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا ربّ ہے۔ کوئی حرکت کرنے والا نہیں مگر اللہ ہی اس کی چوٹی پکڑنے والا ہے کچھ شک نہیں کہ میرا ربّ سیدھی راہ پر ہے[۱]۔

---

[۱]۔ جو اس راہ پر چلے گا وہ اسے پائے گا اور اس کی حمایت میں آئے گا۔

آیت نمبر ۵۷۔ صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۔ یعنی میں صراط المستقیم پر ہوں جو میرے ربّ کا راستہ ہے اور سب کی چوٹی اس کے ہاتھ میں ہے پھر کسی کی مجال ہے کہ کوئی مجھے نقصان پہنچا سکے۔ غرض جو اسی کی راہ پر چلے گا وہ اسے پائے گا اور اس کی حمایت میں آئے گا۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَ يَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ پھر اگر تم پھر جاؤ گے تو بے شک میں تو پہنچا چکا تم کو جو میرے ہاتھ بھیجا گیا تھا تمہاری طرف۔ اور تمہارا قائم مقام کر دے میرا ربّ تمہارے سوا اور لوگوں کو اور تم اس کا کچھ بھی نقصان نہ کر سکو گے۔ بے شک میرا ربّ ہر چیز پر نگران ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور جب آ چکا ہمارا حکم[۱] تو ہم نے بچا لیا ہود کو اور ان ایمانداروں کو جو اس کے ساتھ تھے اپنی خاص مہربانی سے اور ہم نے ان سب کو نجات دی بڑے سخت عذاب سے۔

وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ یہ قوم عاد کا حال ہے کہ انہوں نے انکار کیا اپنے ربّ کی نشانیوں کا اور نافرمانی کی اس کے رسولوں کی اور پیروی کی ہر ایک سرکش مخالف کے حکم کی۔

وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۱﴾ ع

۶۱۔ اور ان کے پیچھے لگا دی اسی دنیا میں لعنت (دربدری) اور قیامت کے دن بھی، سن رکھو! بے شک قوم عاد اپنے ربّ کی منکر ہی ہو گئی۔ خبردار ہو دوری ہے عاد کے لئے جو ہود کی قوم ہے۔

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ

۶۲۔ اور ہم نے ثمود کی طرف بھیجا ان کے بھائی صالح کو کہا اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو جس کے سوائے تمہارا کوئی سچا معبود

[۱] ظہور پیشگوئی کا وقت۔

آیت نمبر ۶۲۔ ثَمُوْدَ۔ یہ قوم یمن اور عدن سے لے کر حضرِ موت تک چلی گئی تھی اور عرب کے سامنے مقیم تھی مخالف آتے جاتے ان کو دیکھتے تھے۔

اَنۡشَاَكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ وَاسۡتَعۡمَرَكُمۡ فِيۡهَا فَاسۡتَغۡفِرُوۡهُ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ‌ؕ اِنَّ رَبِّىۡ قَرِيۡبٌ مُّجِيۡبٌ ﴿۶۲﴾

نہیں۔اسی نے تم کو پیدا کیا زمین سے پھر اسی میں آباد کیا تم کو تو اس سے مغفرت چاہو پھر آئندہ بدیوں سے بچتے رہو نیکی کرتے رہو۔ بے شک میرا ربّ ہر ایک کے پاس ہے اور دعا قبول فرمانے والا ہے۔

قَالُوۡا يٰصٰلِحُ قَدۡ كُنۡتَ فِيۡنَا مَرۡجُوًّا قَبۡلَ هٰذَاۤ اَتَنۡهٰٮنَاۤ اَنۡ نَّعۡبُدَ مَا يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِىۡ شَكٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ مُرِيۡبٍ ﴿۶۳﴾

۶۳۔قوم نے کہا اے صالح! تحقیق تُو ہم میں ہونہار تھا اس سے پہلے۔کیا تو ہمیں منع کرتا ہے اس سے کہ ہم عبادت کریں جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا اس لئے کہ ہمیں تو شک ہے اس چیز میں جس کی طرف تو ہمیں بلا رہا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) مِنَ الۡاَرۡضِ ۔ یعنی ہر ایک آدمی مٹی اور پانی سے بنتا ہے۔ ہماری خوراک یا نباتاتی ہے یا حیوانی اور حیوانات کی غذا بھی نباتات ہی ہے اور نباتات مٹی اور پانی سے پیدا ہوتے ہیں اور ہماری غذا میں یہ ساری چیزیں صاف اور زہروں سے پاک ہوکر شریک ہیں تو اس طرح پر سب کا خلاصہ مٹی ہوتا ہے اور اس مٹی میں ہزاروں کیڑے ہوتے ہیں اور وہ بھی صاف ہو ہو کر ایک یا دو یا تین غایت چہار تک جنین بنتی ہیں اور عورتوں کو تَوَامِیۡن یوں ہی پیدا ہوتے ہیں۔

فَاسۡتَغۡفِرُوۡهُ ۔ یعنی جو غلطیاں قابل الوقوع ہیں یا واقع ہو چکی ہیں یا آئندہ ہوں اُن سے حفاظت طلب کرو۔

تُوۡبُوۡۤا ۔ فرمان برداری میں دو چیزیں ہوتی ہیں اوّل فعل۔ دوسرے ترکِ فعل۔ استغفار تو ترکِ فعل ہے اور توبہ فعل ہے مثلاً زنا چھوڑنا استغفار ہے اور عِفّت اختیار کرنا توبہ ہے۔ الفاظ کوئی چیز نہیں جو صرف منہ سے کہے جائیں کیونکہ جب توبہ اور استغفار پورے معنوں میں ادا ہوتے ہیں تو زبان کیا، ہر رگِ تن سے مغزِ الفاظ جاری ہو جاتا ہے۔

مُجِيۡبٌ ۔ یعنی دعا کی قبولیت استغفار اور توبہ کا نتیجہ ہے اور قربِ الٰہی کا سبب کیونکہ ان کے خیال میں یا تو وہ خود پسند نظر آتے ہیں یا کچھ ان کی یا ان کے بزرگوں کی کچی اور رسمی باتیں بگڑتی ہیں۔ دعوے سے پہلے وہ ساکت ہوتے ہیں تو وہ ان کو اپنے میں ملا ہوا جانتے ہیں بلکہ اپنے سے بہتر کیونکہ وہ نیک اعمال ہوتے ہیں۔

آیت نمبر ۶۳۔ مَرۡجُوًّا ۔ انبیاء دعویٰ سے پہلے ہر ایک کے مقبول خاطر ہوتے ہیں جب وہ دعویٰ کرتے ہیں تو پھر لوگ مخالفت کرتے ہیں۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ صالح نے کہا، اے میری قوم! تم دیکھو تو سہی اگر ہوں میں اپنے ربّ کے کھلے رستہ یا دلیل پر اور اُس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بھی دی ہے تو کون میری مدد کرے گا اللہ کے مقابلہ میں جب میں اس کی نافرمانی کروں تو تم مجھ پر کیا زیادتی کرو گے سوائے تھوڑے نقصان کے[۱]۔

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ اور اے میری قوم ! یہ اللہ کی اونٹنی ہے تمہارے لئے بطور نشان کے ہے۔ تو اسے چھوڑ دو کہ کھاتی پھرے اللہ کی زمین میں اور اسے کچھ صدمہ نہ پہنچاؤ نہیں تو تم کو جلدی عذاب پہنچے گا۔

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ تو انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو صالح نے کہا کہ اب تم رہ لو تمہارے گھروں میں تین دن۔ یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ پھر جب ہمارا عذاب آیا تو ہم نے بچا لیا صالح کو اور جو اُن کے ساتھ ایمان لائے اپنی خاص رحمت سے اُس دن کی رسوائی سے۔ بے شک تیرا رب ہی بڑا زور آور، زبردست ہے۔

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اور ظالموں کو آ لیا عذاب نے تو وہ رہ گئے اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے۔

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاْ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۹﴾ ع

۶۹۔ گویا وہ وہاں تھے ہی نہیں۔ سن رکھو! قوم ثمود اپنے رب کی منکر ہوئی۔ خبردار ہو قوم ثمود کو دوری ہے رحمت سے۔

---

[۱] یعنی سوائے نقصان کے تم سے تو مجھے کوئی فائدہ کی امید نہیں۔

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اور آئے ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر بولے سلام۔ اس نے جواب دیا سلام، پھر دیر نہ کی کہ لے آیا بچھڑا تلا ہوا۔

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۱﴾ؕ

۷۱۔ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ گوشت تک نہیں پہنچتے تو ان سے بدگمان ہوا اور دل میں ڈرا وہ بولے آپ مت ڈرو ہم لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اور ابراہیم کی بیوی کھڑی ہوئی تھی تو اُسے حیض آ گیا یا وہ ہنس پڑی اور اُسی کو ہم نے بشارت دی اسحٰق کی اور اسحٰق کے سوائے یعقوب کی بھی۔

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ ابراہیم کی بیوی بولی اے عجب! کیا میں جنوں گی حالانکہ میں تو بڑھیا ہوں اور یہ میرا خاوند بڈھا آدمی ہے یہ تو بڑے ہی تعجب کی بات ہے۔

قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ فرشتوں نے کہا ہیں! تو تعجب کرتی ہے اللہ کے حکم سے اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں تم پر اے گھر والو۔ بے شک اللہ بڑا حمد کیا گیا بہت بزرگیوں والا ہے۔

آیت نمبر ۷۰۔ سَلٰمًا و سَلٰمٌ ۔ میں فرق ہے۔ اوّل میں کوئی فعل یا وقت مقدر ہے اور ثانی میں دوام۔ اور ابراہیم کا جواب بہتر ہے۔ حسبِ حکم خدا جیسا کہ ہونا چاہئے **حَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا (النّسآء: ۸۷)**۔

حَنِيْذ ۔ اصلی معنی بساند اور بدبو دور کیا ہوا۔ بُھنا ہوا۔ تلا ہوا۔

آیت نمبر ۷۱۔ خِيْفَةً ۔ چونکہ فرشتے عذاب لے کر آئے تھے تو خوفِ الٰہی کا پرتَو ابراہیم پر جو مصفّٰی قلب رکھتا تھا پڑا۔

آیت نمبر ۷۳۔ شَيْخًا ۔ اس وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ننانوے سال تھی۔

آیت نمبر ۷۴۔ عَلَيْكُمْ ۔ گو لفظ **کُمْ** ضمیر جمع حاضر مذکر کی ہے مگر تخاطب عورت سے ہے جس سے معلوم

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنۡ اِبۡرٰهِيۡمَ الرَّوۡعُ وَجَآءَتۡهُ الۡبُشۡرٰى يُجَادِلُنَا فِىۡ قَوۡمِ لُوۡطٍؕ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ پھر جب ابراہیم کا خوف جاتا رہا اور اس کو خوشخبری پہنچی تو ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے مقدمہ میں۔

اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ لَحَلِيۡمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيۡبٌ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ بے شک ابراہیم بڑا بُردبار غیروں کے لئے دل سوز، نرم دل، آہ آہ کہنے والا، بڑا رجوع کرنے والا تھا۔

يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا‌ ۚ اِنَّهٗ قَدۡ جَآءَ اَمۡرُ رَبِّكَ‌ ۚ وَاِنَّهُمۡ اٰتِيۡهِمۡ عَذَابٌ غَيۡرُ مَرۡدُوۡدٍ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ اللہ نے فرمایا اے ابراہیم! منہ پھیر لے اس سے کیونکہ آ چکا ہے حکم تیرے ربّ کا اور ان پر آنے ہی والا ہے ایسا عذاب جو ٹل نہیں سکتا۔

وَلَمَّا جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِىۡٓءَ بِهِمۡ وَضَاقَ بِهِمۡ ذَرۡعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوۡمٌ عَصِيۡبٌ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے پاس آئے اس کو بُرا لگا ان کا آنا اور تنگ دل ہوا ان کے سبب سے اور بولا آج بڑی مصیبت پڑی۔

وَجَآءَهٗ قَوۡمُهٗ يُهۡرَعُوۡنَ اِلَيۡهِؕ وَمِنۡ قَبۡلُ كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ‌ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ

۷۹۔ اور آئی قوم لوط کے پاس بے اختیار دوڑی ہوئی۔ اس سے پہلے وہ لوگ بُرے کام کرتے تھے۔ لوط نے کہا اے قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) ہوتا ہے کہ اصل تخاطب اس کا عورتوں ہی سے ہے۔ ضمناً مرد شامل ہوں یا نہ ہوں۔ حضرات شیعہ اس پر نظر رکھیں۔

آیت نمبر ۷۵۔ یُجَادِلُنَا۔ یہ مجادلہ حضرت ابراہیمؑ کا اپنے لئے نہ تھا بلکہ غیروں کے لئے کیونکہ وہ اَوَّاہٌ تھا یعنی نرم دل۔ برخلاف اس کے نوحؑ نے اپنے بیٹے کے لئے دعا کی تھی جس میں وہ منع کئے گئے تھے۔

آیت نمبر ۷۸۔ یَوۡمٌ عَصِيۡبٌ۔ کیونکہ ان بستیوں میں طوائف الملو کی تھی اور ایسی جگہ اجنبیوں کو جاسوس سمجھتے تھے۔ قوم نے فرشتوں کو ایسا ہی سمجھا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ نبیوں کو کسی پولیٹیکل مقدمہ میں پھنسائیں اور اس قانون کا کہ اجنبی یہاں نہ آئیں وہ اعلان کر چکے تھے جو کہ چودھواں پارہ سورہ حجر کی اس آیت سے ظاہر ہے قَالُوۡۤا اَوَلَمۡ نَنۡهَكَ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ (الحجر:۷۱)۔

هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۹﴾

یہ بہت عمدہ ہیں[۱] تمہارے لئے تو تم اللہ کو سپر بناؤ اور مجھ کو رسوا نہ کرو میرے مہمانوں میں۔ کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں۔

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۸۰﴾

۸۰۔انہوں نے جواب دیا تجھے معلوم ہی ہے کہ ہم کو تیری لڑکیوں کے رکھنے کی کوئی حاجت نہیں۔ بے شک تو جانتا ہی ہے جو ہمارا ارادہ ہے۔

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۱﴾

۸۱۔لوط نے کہا کیا اچھا ہوتا کہ مجھے تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا مجھے اللہ کی پناہ ملتی[۲]۔

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۲﴾

۸۲۔مہمانوں نے کہا اے لوط! ہم تو بھیجے ہوئے ہیں تیرے رب کے وہ تجھ پر ہرگز حملہ نہ کرسکیں گے تو تُو کچھ رات رہے سے اپنے گھر والوں کو لے نکل اور تم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے مگر اپنی بیوی کو (نہ لے جانا) اس پر بھی وہی بلا پڑے گی جو اُن پر پڑے گی اُن کا وعدہ گاہ صبح مقرر ہے۔ کیا صبح قریب ہی نہیں[۳]۔

---

[۱] حاضر ضامنی کے لئے یہ بہت مناسب ہیں۔

[۲] یعنی وحی سے حفاظت کا وعدہ مل جاتا۔

[۳] یعنی صبح ہوتے کیا کچھ دیر لگتی ہے۔

آیت نمبر ۷۹۔ بَنَاتِيْ ۔ یعنی تمہاری بیبیاں۔توریت شریف میں لکھا ہوا ہے کہ پانچ بیٹیاں لوطؑ کی اسی گاؤں میں بیاہی گئیں تھیں اور وہ بستی والوں کی بیبیاں تھیں۔ان کو شرم دلائی گئی ہے کہ میں تو تم میں سے ہوں میں تمہارے مخالف جاسوسوں کو کیسے اپنے گھر میں جگہ دوں گا یا لوطؑ نے کہا تحقیقات کی مدت تک انہی لڑکیوں کو میں حاضر ضامنی میں دینا چاہتا ہوں۔قوم نے انکار کیا اور کہا کہ ان لوگوں کو نکال دو یا ہمارے حوالہ کرو۔

اَطْهَرُ لَكُمْ ۔حاضر ضامنی کے واسطے یہ بہت ہی مناسب ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ پھر جب آ گیا ہمارا عذاب کر دیا ہم نے اس کے اوپر کو اس کے نیچے اور برسائے ان پر پتھر مرمر کے اور تہہ بہ تہہ۔

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۴﴾ ع

۸۴۔ جس پر نشان لگا ہوا تھا تیرے ربّ کے نزدیک اور وہ بستی ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں ہے[۱]۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ شعیب نے کہا اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو، کوئی تمہارا سچا معبود نہیں اُس کے سوائے۔ ماپ اور تول میں قصور نہ کیا کرو میں تم کو دیکھتا ہوں آسودہ حال اور مال دار اور میں ڈرتا ہوں تم پر ایک گھیرنے والے دن کے عذاب سے۔

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اے میری قوم! پورے کرو ماپ اور تول انصاف سے اور نہ کم دیا کرو لوگوں کو ان کی چیزیں اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ جو بچ رہے اللہ کا دیا وہ مال بہتر ہے تمہارے لئے جب تم ایماندار ہو، اور مَیں تو تم پر کچھ نگہبان نہیں ہوں۔

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ

۸۸۔ کہنے لگے اے شعیب! کیا تیری نماز تجھ کو سکھاتی ہے کہ ہم چھوڑ بیٹھیں جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادا یا اپنے مالوں میں ہم تصرف

---

[۱] یعنی بحرِ مُردار کے قریب لوط کی بستی ہے۔

اَمۡوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنۡتَ الۡحَلِيۡمُ الرَّشِيۡدُ ﴿۸۸﴾

کرنا چھوڑیں حسب مرضی بس ایک ہی تو تُو بڑا بردبار لائق ہے[1]۔

قَالَ يٰقَوۡمِ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كُنۡتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّىۡ وَرَزَقَنِىۡ مِنۡهُ رِزۡقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ اُخَالِفَكُمۡ اِلٰى مَاۤ اَنۡهٰٮكُمۡ عَنۡهُ ؕ اِنۡ اُرِيۡدُ اِلَّا الۡاِصۡلَاحَ مَا اسۡتَطَعۡتُ ؕ وَمَا تَوۡفِيۡقِىۡۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَ اِلَيۡهِ اُنِيۡبُ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ شعیب نے کہا اے میری قوم! تم دیکھو تو اگر میں بادلیل ہوں اپنے رب کی طرف سے اور اس نے دی مجھ کو اپنی طرف سے عمدہ روزی[2] اور میں نہیں چاہتا کہ میں ہی کرنے لگوں وہ کام جس سے تم کو منع کرتا ہوں[3] میں تو صرف اصلاح ہی چاہتا ہوں مجھ سے جہاں تک ہو سکے اور میری کامیابی تو اللہ ہی کے فضل پر ہے میں نے اُسی پر بھروسہ کر لیا اور میں اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَيٰقَوۡمِ لَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شِقَاقِىۡۤ اَنۡ يُّصِيۡبَكُمۡ مِّثۡلُ مَاۤ اَصَابَ قَوۡمَ نُوۡحٍ اَوۡ قَوۡمَ هُوۡدٍ اَوۡ قَوۡمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوۡمُ لُوۡطٍ مِّنۡكُمۡ بِبَعِيۡدٍ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ اور اے میری قوم! تمہیں میری دشمنی مجرم نہ بنا دے کہ تم پر مصیبت آ پڑے گی جیسی آ پڑی تھی نوح اور ھود اور صالح کی قوم پر اور قوم لوط تم سے کچھ دور نہیں۔

وَاسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ ؕ اِنَّ

۹۱۔ اور مغفرت چاہو تمہارے ربّ[4] سے پھر اس

---

[1] یہ طنز سے کہا۔
[2] رزق اصطفا وحی اور نبوت۔
[3] یعنی سٹے بٹے، بے جا دکان داری، دغابازی۔
[4] یعنی خلاف مرضیٔ الٰہی فعل چھوڑ دو۔

آیت نمبر ۸۹۔ رِزۡقًا حَسَنًا۔ اپنا نمونہ پیش کیا ہے کہ باوجود ماپ تول میں کمی نہ کرنے کے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے رزق کافی اور عزت کی روزی دی ہے جو تمہارے لئے قابل غور ہے۔

اُنِيۡبُ۔ یعنی عہدۂ نبوت، اصلاحِ خلق اور توکّل علی اللہ رجوع بہ خدا کا نام ہے انابت، اور میں اسے حاصل کیا ہوا ہوں۔

رَبِّیۡ رَحِیۡمٌ وَّدُوۡدٌ ﴿۹۱﴾

کی طرف رجوع کرو فرمانبرداری میں لگے رہو[1] بے شک میرا ربّ سچی کوشش کا بدلا دینے والا سراپا محبت ہے۔

قَالُوۡا یٰشُعَیۡبُ مَا نَفۡقَهُ کَثِیۡرًا مِّمَّا تَقُوۡلُ وَ اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیۡنَا ضَعِیۡفًا ۚ وَ لَوۡ لَا رَهۡطُکَ لَرَجَمۡنٰکَ ۫ وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡنَا بِعَزِیۡزٍ ﴿۹۲﴾

۹۲۔قوم نے کہا اے شعیب! تیری بہت سی باتیں تو ہماری سمجھ ہی میں نہیں آتیں اور ہم تجھے اپنے میں سے کمزور اور ضعیف بھی دیکھتے ہیں اور اگر تیری بھائی بندی نہ ہوتی تو ہم تجھے ضرور سنگسار کر ڈالتے اور تیرا ہم پر کچھ دباؤ تو ہے ہی نہیں۔

قَالَ یٰقَوۡمِ اَرَهۡطِیۡۤ اَعَزُّ عَلَیۡکُمۡ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اتَّخَذۡتُمُوۡهُ وَرَآءَکُمۡ ظِهۡرِیًّا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ مُحِیۡطٌ ﴿۹۳﴾

۹۳۔شعیب نے کہا اے میری قوم! کیا میری برادری کا تم پر زیادہ دباؤ ہے اللہ سے بھی؟ اور تم نے اللہ کو تو (پہلے ہی) پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا بے شک میرا ربّ جو تم کرتوت کرتے ہو اسے گھیرے ہوئے ہے۔

وَ یٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰی مَکَانَتِکُمۡ اِنِّیۡ عَامِلٌ ؕ سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ یَّاۡتِیۡهِ عَذَابٌ یُّخۡزِیۡهِ وَ مَنۡ هُوَ کَاذِبٌ ؕ وَ ارۡتَقِبُوۡۤا اِنِّیۡ مَعَکُمۡ رَقِیۡبٌ ﴿۹۴﴾

۹۴۔اور اے میری قوم! تم کئے جاؤ اپنی طاقت، قدرت اور جگہ حیثیت کے موافق کام، مَیں بھی کر رہا ہوں، تو آگے تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے اس کو رسوا کرنے اور کون جھوٹا ہے؟ اور تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

---

[1] حسب مرضیٔ الٰہی کام کرو۔

آیت نمبر ۹۱۔ وَدُوۡدٌ ۔ بڑا محبت کرنے والا۔ یہ عیسائیوں کے لفظ سے بڑھ کر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ خدا محبت ہے کیونکہ اس سے حقیقت صفت ہونے کی نہیں کھلتی۔

آیت نمبر ۹۲۔ مَا نَفۡقَهُ ۔ انبیاء جو دین لاتے ہیں وہ سہل ہوتا ہے اور **قَرِیۡبُ الۡفَهۡم** اور **سَهۡلُ الۡحُصُوۡل** ۔ عوام کی من گھڑت رسوم عجیب اور پیچیدہ اور تکلیف دِہ ہوتی ہیں جو لوگوں کو بجائے نفع اور سہولت کے اور مشکلات میں ڈال دیتی ہیں۔

آیت نمبر ۹۳۔ ظِهۡرِیًّا ۔ یعنی **جُهَلَاء** قومی رسوم اور انسانی دباؤ کو خدا سے بھی بڑھ کر سمجھتے ہیں حالانکہ خدا سب پر محیط ہے۔ نادانی سے کس طرح وہ پسِ پشت ڈالا جاتا ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا شُعَيۡبًا وَّالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا الصَّيۡحَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دِيَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ﴿۹۵﴾

۹۵۔ اور جب ہمارا عذاب آ چکا تو ہم نے شعیب اور اس کے ساتھ والے ایمان داروں کو بچا لیا خاص اپنی مہربانی سے اور ظالموں کو پکڑ لیا عذاب نے تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

كَاَنۡ لَّمۡ يَغۡنَوۡا فِيۡهَا ؕ اَلَا بُعۡدًا لِّمَدۡيَنَ كَمَا بَعِدَتۡ ثَمُوۡدُ ﴿۹۶﴾ ع

۹۶۔ گویا وہ وہاں کبھی تھے ہی نہیں۔ سن رکھو! رحمت سے دوری ہے قوم مدین کو جیسی دوری ہے قوم ثمود کو۔

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ اور بے شک ہم نے بھیجا موسیٰ کو ہماری کھلی کھلی نشانیوں کے ساتھ اور صریح دلیل کے ساتھ۔

اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ فِرۡعَوۡنَ ۚ وَمَاۤ اَمۡرُ فِرۡعَوۡنَ بِرَشِيۡدٍ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف۔ تو وہ فرعون کے حکم پر چلے اور فرعون کی بات تو کچھ ٹھیک نہ تھی۔

يَقۡدُمُ قَوۡمَهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَاَوۡرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئۡسَ الۡوِرۡدُ الۡمَوۡرُوۡدُ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ انجام کار فرعون آگے آگے ہوگا اپنی قوم کے پھر اُن کو ڈال دے گا آگ میں۔ وہ بُرا گھاٹ ہے جس پر پہنچے۔

وَاُتۡبِعُوۡا فِىۡ هٰذِهٖ لَعۡنَةً وَّيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ بِئۡسَ الرِّفۡدُ الۡمَرۡفُوۡدُ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ اور ان کے پیچھے لگا دی اسی دنیا میں لعنت اور قیامت میں بھی بُرا انعام ہے جو ان کو دیا گیا۔

آیت نمبر۹۸۔ اَمۡرَ فِرۡعَوۡنَ۔ نبیوں کے حکم کے مقابلہ میں کسی بادشاہ کے حکم کی پروا نہ کرنی چاہئے ورنہ سخت تباہی ہوگی۔ ہر فن میں جو اس فن کا ماہر ہو اس کی بات مانی جائے۔ انگریزی علوم کے مسئلہ انگریزی خوانوں سے، شعر شاعروں سے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح رسالت میں رسولوں ہی کی بات ماننے کے قابل ہے نہ کہ متکبر دولت مندوں اور بادشاہوں کی جیسا کہ قوم فرعون اس بات میں فرعون کا کہنا سن کر بُرے گھاٹ ہمیشہ کے لئے داخل ہوگئی۔

آیت نمبر۹۹۔ اَلۡوِرۡدُ۔ **وِرۡد** کے معنی لکڑی کا بڑا پیالہ اور گھاٹ پر اترنا اور وفد کے بھی ہیں۔

ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيۡكَ مِنۡهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيۡدٌ ﴿۱۰۱﴾

١٠١۔ یہ بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم تجھ کو سناتے ہیں کوئی تو ان میں سے قائم ہے اور کوئی بالکل گری ہوئی ہے[1]۔

وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰـكِنۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَمَاۤ اَغۡنَتۡ عَنۡهُمۡ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِىۡ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمۡرُ رَبِّكَ‌ ؕ وَمَا زَادُوۡهُمۡ غَيۡرَ تَتۡبِيۡبٍ ﴿۱۰۲﴾

١٠٢۔ اور ہم نے تو ان پر کچھ ظلم نہیں کیا تھا لیکن وہ اپنے پر آپ ہی ظلم کرتے رہے تو ان کو کچھ کام نہ آئے اُن کے معبود جن کو وہ پکارا کرتے تھے اللہ کے سوا مخلوق میں سے۔ جب آ پہنچا حکم عذاب تیرے رب کا تو ان کو تباہی کے سوا کچھ زیادہ نہ ملا۔

وَكَذٰلِكَ اَخۡذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الۡقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ‌ ؕ اِنَّ اَخۡذَهٗۤ اَلِيۡمٌ شَدِيۡدٌ ﴿۱۰۳﴾

١٠٣۔ اور ایسا ہی ہے تیرے ربّ کا پکڑنا جب وہ پکڑتا ہے بستیوں کو اور وہ ظالم ہوتی ہیں۔ بے شک اس کی پکڑ بڑی ٹیس دینے والی سخت ہے۔

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنۡ خَافَ عَذَابَ الۡاٰخِرَةِ‌ ؕ ذٰلِكَ يَوۡمٌ مَّجۡمُوۡعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوۡمٌ مَّشۡهُوۡدٌ ﴿۱۰۴﴾

١٠۴۔ ان واقعات میں اس کے لئے نشانی ہے جو ڈرتا ہے انجام کار کے عذاب سے۔ انجام کار کا وہ دن ہے جس میں سب جمع ہوں گے اور وہ ایک دِکھتا ہوا دن ہے۔

وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعۡدُوۡدٍ ؕ ﴿۱۰۵﴾

١٠۵۔ اور ہم نے جو اسے پیچھے رکھ چھوڑا ہے تو وہ چند ہی روز کے لئے ہے۔

يَوۡمَ يَاۡتِ لَا تَكَلَّمُ نَفۡسٌ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ‌ ۚ فَمِنۡهُمۡ شَقِىٌّ وَّسَعِيۡدٌ ﴿۱۰۶﴾

١٠٦۔ جس وقت آ جائے گا وہ۔ بول نہ سکے گا کوئی مگر اللہ ہی کے حکم سے۔ تو ان میں سے کوئی تو بد بخت ہے اور کوئی نیک بخت ہے۔

---

[1] جڑ پیڑ سے اجاڑ ہوگئی۔

آیت نمبر ١٠١۔ اَنۡۢبَآءِ الۡقُرٰى۔ یعنی اُن بستیوں کے رسولوں کے حالات کی خبریں ہیں جن میں بعض تو اب تک بھی ہیں جیسے مصر اور بعض جڑ پیڑ سے اکھڑ گئیں جیسے لُوط کی بستیاں جن کا نام سڈوم وغیرہ تھا جو پانچ بستیاں تھیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ انسان کا جسم بھی ایک بستی ہے۔

آیت نمبر ١٠٢۔ تَتۡبِيۡبٍ۔ تباہی ہلاکت جیسا کہ سورۃ **تَبَّتۡ يَدَا** میں بھی آیا ہے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ تو جو لوگ بد بخت ہیں تو وہ آگ میں ہوں گے جلتے بُھنتے اور ان کا وہاں شور و غُل ہوگا [۱]۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ وہ مدتوں اسی میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین رہیں جو چاہے تیرا رب [۲] بے شک تیرا ربّ بخوبی کر سکتا ہے جو چاہتا ہے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ اور جو لوگ نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین رہیں مگر جو چاہے تیرا ربّ [۳] یہ بخشش ہے غیر منقطع بے انتہا۔

۱؎ گدھے کی پکار کے جیسا۔ ۲؎ یعنی دوزخیوں کی مغفرت کرے یا جب تک چاہے رکھے۔

۳؎ تو عالم جنت سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ مقام عنایت فرمائے۔

آیت نمبر ۱۰۷۔ شَقُوْا فَفِي النَّارِ ۔ جو اپنے مطالب و مقاصد میں ناکام و نامراد ہو تو عربی میں **شَقِیُّ** کہلاتا ہے یعنی ناکام اور مراد سے الگ پڑا ہوا اور یہ **شَق** سے مشتق ہے۔

آیت نمبر ۱۰۸۔ اَلسَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۔ یہاں آسمان و زمین سے مراد وہ آسمان و زمین ہیں جو عالم آخرت یا جنت و دوزخ میں ہوں گے جیسا کہ ارشاد ہے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (ابراھیم: ۴۹)۔

اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۔ اس کے معنی وسیع کرنے میں بہتوں نے بحث و کوشش کی ہے مگر میرے نزدیک اس سے اظہارِ عظمت و جبروتِ الٰہی مراد ہے کہ ہر ایک کام مشیّت و رضائے الٰہی کے ماتحت ہوتا ہے۔ نہ بلا مرضی۔

آیت نمبر ۱۰۹۔ غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل عذاب و دوزخی کبھی چھوڑے جائیں گے۔ چنانچہ ایک حدیث میں بھی آتا ہے کہ جہنم پر بھی ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں کوئی بھی نہ رہے گا اور ہوا اس کی کھڑکیوں کو کھڑ کھڑا رہی ہوگی۔ مگر بہشت والے بہشت میں سدا رہیں گے اور اُن کی عطا اُن سے کبھی چھینی نہ جائے گی۔

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۱۰﴾ ع

۱۱۰۔ تو اے مخاطب! تو شک میں نہ پڑ اُن چیزوں سے جن کو پوجتے ہیں یہ لوگ۔ یہ تو یوں ہی واہیات پوجتے ہیں کیونکہ (یا جیسا کہ) پوجتے رہے ان کے باپ دادا پہلے سے اور ہم ان کو پورا پورا دینے والے ہیں ان کا حصہ بے کمی کئے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ اور بے شک ہم نے دی موسیٰ کو کتاب پھر اس میں جھگڑا کیا گیا۔ اگر پیش گوئی نہ ہو چکی ہوتی تیرے رب کی طرف سے تو فیصلہ کر دیا جاتا ان میں اور بے شک وہ شک میں ہیں قرآن سے تباہ ہونے والے مضطر۔

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ اور بے شک ان سب کو جس وقت وہ آئیں گے (قبروں سے نکل کر) تو البتہ تیرا رب پورا پورا دے گا ان کے اعمال کا بدلہ۔ بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔ تو مضبوط جما رہ پکّی استقامت پر جیسا تجھ کو حکم ہو چکا ہے اور وہ لوگ بھی جنہوں نے تیرے ساتھ رجوع بحق کیا اور تم حد سے نہ بڑھنا کیونکہ اللہ تمہارے اعمالوں کو دیکھ رہا ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

۱۱۴۔ اور ظالموں کی طرف ذرّہ نہ جھکو[1] تو تم کو

---

[1] یعنی خلاف شرع والے لوگوں کی طرف۔

آیت نمبر ۱۱۰۔ تَكُ ۔ اصل میں **تَكُنْ** تھا **فُصَحَاءِ عرب** کثرت استعمال میں نون کو حذف کر دیتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۱۱۔ كَلِمَةٌ ۔ سے مراد وہ آیت ہے جو پارہ ۹ رکوع ۱۸ میں ہے یعنی اگر تو ان میں موجود نہ ہوتا تو عذاب ضرور آتا۔ تیرا وجود باعث تاخیر عذاب ہے جیسا کہ ارشاد ہوا کہ **وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ**۔

آیت نمبر ۱۱۳۔ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ ۔ یہ حدیث جس میں آتا ہے کہ مجھے سورہ ہود نے بوڑھا کر دیا۔ اس کا باعث یہی آیت معلوم ہوتی ہے کہ آپ کو مع آپ کے ساتھیوں کے استقامت کا حکم ہے۔ ساتھیوں کا معاملہ بہت مشکل ہے۔

آیت نمبر ۱۱۴۔ ظَلَمُوْا ۔ یعنی خلاف شرع لوگوں کی طرف مت جھکو نہیں تو عذاب آئے گا۔

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

آگ چھو جائے گی اور کوئی تمہارا اللہ کے سوا دلی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ اور نمازوں کو ٹھیک درست رکھو دن کے دونوں طرف اور کچھ حصہ میں رات کے، بےشک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو۔ یہ یادگار رہے یاد رکھنے والوں کے لئے۔

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔ اور نیکیوں پر جمے رہو اور بدیوں سے بچتے رہو بےشک اللہ ضائع نہیں کرتا محسنوں کا اجر۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔ پھر کیوں نہ ہوئے ان سنگتوں میں جو تم سے پہلے ہو گزریں ایسے دانا جن میں کچھ اثر رہا ہو کہ وہ ملک میں فساد کرنے سے منع کرتے مگر تھوڑے سے تھے جن کو ہم نے بچا لیا ان میں سے اور وہ لوگ چلے جو ظالم تھے وہی راہ جس میں مزہ اور آرام پایا[1] اور وہ لوگ جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والے تھے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔ تیرا پروردگار ایسا تو نہیں کہ تباہ کر دے بستیوں کو ظلم کر کے حالانکہ وہاں کے لوگ نیک اور سنوار والے ہوں۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً

۱۱۹۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو

---

[1] یعنی جو شہوات نفسانی میں منہمک رہے۔

آیت نمبر ۱۱۵۔ طَرَفَيِ النَّهَارِ۔ دو طرف دن کے چڑھتے وقت فجر و اشراق، اترتے وقت ظہر۔ عصر۔

زُلَفًا۔ ساعاتِ رات میں مغرب و عشا و تہجد۔

آیت نمبر ۱۱۷۔ بَقِيَّةٍ۔ وہ لوگ جن میں نیکی کا اثر باقی ہو۔

آیت نمبر ۱۱۸۔ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے یہاں جبری کارروائی نہیں۔

وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿١١٩﴾

ایک ہی راہ پر لگا دیتا[1] اور یہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے۔

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٠﴾

۱۲۰۔ مگر جس پر رحم فرمائے تیرا ربّ اور اسی لئے تو ان کو پیدا کیا ہے (یعنی رحم کے لئے) اور پوری ہوئی پیش گوئی تیرے ربّ کی کہ میں بھر دوں گا جہنم کو بڑے آدمی اور جنّ اور عام آدمی اور غریب آدمیوں سے یعنی سب سے۔

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾

۱۲۱۔ اور ہم ہر ایک حال تجھ سے بیان کرتے ہیں رسولوں کی خبروں میں سے تا کہ اس سے ہم مضبوط کریں تیرے دل کو اور آ پہنچی تیرے پاس ان (قرآنی) بیانوں کے اندر حق بات اور نصیحت اور یادگار ایمانداروں کے لئے۔

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿١٢٢﴾

۱۲۲۔ اور ان سے کہہ دے جو ایمان نہیں لائے کہ تم کئے جاؤ کام اپنی قدرت اور طاقت اور مقام پر۔ ہم بھی کر رہے ہیں۔

وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٢٣﴾

۱۲۳۔ اور منتظر رہو اور ہم بھی منتظر ہیں۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٤﴾ ع

۱۲۴۔ اور اللہ ہی کو بخوبی معلوم ہے چھپی ہوئی بات آسمانوں اور زمین کی اور اسی کی طرف پھرنا ہے سب کا کام۔ تو تم اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔ اور تیرا رب تو غافل نہیں ہے اس سے جو تم کرتے ہو۔

---

[1] یعنی سب ایک ہی طریقہ پر ہوتے، اللہ کے یہاں جبر نہیں۔

آیت نمبر ۱۲۰۔ **تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ** ۔ سے وہ کلمہ بمعنی جملہ مراد ہے جو **وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا** ہے۔ الخ

اَجْمَعِيْنَ ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف باقی رہے گا کیونکہ اوپر ارشاد ہو چکا ہے کہ **لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ**

سُوْرَۃُ یُوْسُفَ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبُسْمَلَۃِ مِائَۃٌ وَّ اِثْنَتَا عَشْرَۃَ اٰیَۃً وَّ اِثْنَا عَشَرَ رُکُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ ہم پڑھنا شروع کرتے ہیں سورۂ یوسف کو اس اللہ کے نام سے جو تمام خوبیوں کا جامع ہے سب عیبوں سے پاک بے محنت انعام دینے والا محنت کو ضائع نہیں کرنے والا ہے۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ②

۲۔ ہم اللہ ہیں بار بار بیان کرتے ہیں ثبوت تیری نبوت کا۔ یہ مضبوط اور اُس کتاب کی آیتیں ہیں جو روشن ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ③

۳۔ ہم نے اُس کو اتارا ہے پڑھنے کے لائق کھول کھول کر بیان کرنے والی زبان میں تاکہ تم سمجھو غور کرو۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ④

۴۔ ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں اعلیٰ درجہ کا بیان کیونکہ ہم نے وحی کی تیری طرف اس قرآن کی اور اگرچہ بے شک تو اس سے پیشتر بالکل بے خبر تھا۔

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ

۵۔ اور جب کہا یوسف نے اپنے باپ سے

آیت نمبر۲۔ الٓرٰ ۔ کے معنی **اَنَا اللّٰهُ اَرٰی** کے بھی ہیں۔ تمام انبیاء کا بیان آنحضرت ﷺ کے نمونہ کا بیان ہے جیسا کہ لکھا گیا ہے

خوش تر آں باشد کہ سرّ دلبراں گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

عرب والوں کو سنایا جاتا ہے کہ تم میرے ایسے ہو جیسے یوسفؑ کے لئے ان کے بھائی تھے پھر سمجھ لو جو ہوا سو ہوا۔

مُبِیْن ۔ اس لئے کہا کہ شرائع بیان کئے۔ برکات ظاہر کیں۔ اللہ کی مرضی دکھائی۔ اللہ کے اَسماءِ حُسنیٰ کا ثبوت دیا۔ حق کو باطل سے جدا کیا۔

آیت نمبر۴۔ اَلْغٰفِلِیْنَ ۔ اس سورۃ میں نبی کریمؐ کا حال یوسف علیہ السلام کے ضمن میں تمثیلی طرز پر حسبِ حالات جملہ انبیاء بیان ہوا ہے۔

اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝۵

اے میرے باپ! میں نے دیکھے گیارہ تارے اور سورج اور چاند وہ میری فرمانبرداری کر رہے ہیں۔

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۶

۶۔ یعقوب نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! نہ کہہ دینا اپنا رؤیا اور خواب اپنے بھائیوں سے کیونکہ وہ بڑی جنگ کریں گے تجھ سے (خاص) ان کے لئے یا عام انسانوں کے لئے شیطان ایک صریح دشمن اللہ سے جدا کر دینے والا ہے۔

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۷ ع

۷۔ اور اسی طرح تجھے برگزیدہ کرے گا تیرا ربّ اور سکھائے گا تجھ کو باتوں کی کل بٹھانا اور اپنا انعام تجھ پر پورا کرے گا اور یعقوب کی اولاد پر جیسا پورا کیا انعام تیرے اوپر کے پہلے داداؤں ابراہیم اور اسحٰق پر۔ بے شک تیرا ربّ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ

۸۔ بے شک یوسف اور اس کے بھائیوں کے

آیت نمبر۵۔ سٰجِدِيْنَ۔ سجدہ کر رہے ہیں یا میرے سبب سے اللہ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ خواب سرسری نظر سے عموماً تین قسم کے معلوم ہوتے ہیں (۱) ایک **اَضْغَاثُ اَحْلَام**۔ یہ دنیا میں مخموروں کے خواب ہیں ان کی بھی تعبیر ہوتی ہے (۲) واقعات آئندہ خواب کے رنگ میں نظر آتے ہیں۔ یہ قطعی تعبیر طلب ہوتے ہیں اور جب تک ظہور واقعہ نہ ہو صاف نہیں معلوم ہوتے (۳) تیسری قسم کے خواب اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں۔ وہ یہ کہ صاف صاف واقعی طور پر ہوتے ہیں اور کسی قدر استعارہ کے طور پر ہوتے ہیں بعض وقت خواب دیکھنے والے کے زبان سے کوئی عمدہ فقرہ یا شعر یا مصرعہ جاری ہو جاتا ہے اور کبھی آیت قرآنی یا حدیث یا کسی بزرگ کا قول یہ ہی الہام کہلاتا ہے۔ نبی کریمؐ کی بھی چاند سورج کے حساب والوں نے فرمان برداری کی عرب کی گیارہ قومیں مطیع ہوئیں۔ (۱) بنی عدی (۲) بنی مخزوم (۳) بنی تمیم (۴) بنو اسد (۵) بنو امیّہ (۶) **بنو سُلَیم** (۷) بنی حمہ صفوان (۸) بنی نوفل (۹) بنو عبداللہ کنجی بردار (۱۰) بنی ہاشم (۱۱) بنو نظیر۔

آیت نمبر۶۔ لِلْاِنْسَانِ۔ عام لے کر خاص مراد ہے۔

لِّلسَّآئِلِیۡنَ ۝۸

مقدمہ میں ہر قسم کے نشانات ہیں نشانات مانگنے والوں کے لئے۔

اِذۡ قَالُوۡا لَیُوۡسُفُ وَ اَخُوۡہُ اَحَبُّ اِلٰۤی اَبِیۡنَا مِنَّا وَنَحۡنُ عُصۡبَۃٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنِۣ ۝۹

۹۔ جب کہنے لگے کہ یوسف اور اس کا (چھوٹا) بھائی زیادہ پیارے ہیں ہمارے باپ کے ہم سے حالانکہ ہم زیادہ قوّت دار ہیں کچھ شک نہیں کہ ہمارا باپ بڑی غلطی اور صریح عشق میں مبتلا ہے۔

اقۡتُلُوۡا یُوۡسُفَ اَوِ اطۡرَحُوۡہُ اَرۡضًا یَّخۡلُ لَکُمۡ وَجۡہُ اَبِیۡکُمۡ وَتَکُوۡنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ قَوۡمًا صٰلِحِیۡنَ ۝۱۰

۱۰۔ یا تو مار ڈالو یوسف کو یا اسے پھینک دو کسی ملک میں کہ صرف تمہیں پر رہ جائے تمہارے باپ کی مہربانی اور اس کے بعد ہو جانا تم سنوار والی قوم۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡہُمۡ لَا تَقۡتُلُوۡا یُوۡسُفَ وَاَلۡقُوۡہُ فِیۡ غَیٰبَتِ الۡجُبِّ یَلۡتَقِطۡہُ بَعۡضُ السَّیَّارَۃِ اِنۡ کُنۡتُمۡ فٰعِلِیۡنَ ۝۱۱

۱۱۔ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ قتل تو نہ کرو یوسف کو ہاں اس کو ڈال دو کسی اندھے کوئیں میں، کوئی راہ چلتا اسے اٹھا لے جائے گا جب تم کرتے ہی ہو۔

قَالُوۡا یٰۤاَبَانَا مَا لَکَ لَا تَاۡمَنَّا عَلٰی یُوۡسُفَ وَ اِنَّا لَہٗ لَنٰصِحُوۡنَ ۝۱۲

۱۲۔(باپ کے پاس جا کر) بھائیوں نے کہا اے ہمارے باپ! کیا وجہ ہے کہ آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے یوسف پر اور ہم تو اس کے خیر خواہ ہی ہیں؟

اَرۡسِلۡہُ مَعَنَا غَدًا یَّرۡتَعۡ وَ یَلۡعَبۡ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝۱۳

۱۳۔کل اس کو بھیجئے ہمارے ساتھ خوب کھائے اور کھیلے اور ہمیں اس کے نگہبان ہیں۔

آیت نمبر۹۔ عُصۡبَۃٌ ۔ ہم قوت دار جماعت ہیں۔ مکّے والوں نے یہی کہا کہ لَوۡلَا نُزِّلَ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡیَتَیۡنِ عَظِیۡمٍ **(الزّخرف :۳۲)** یعنی امرا اور قوت داروں پر کیوں نہیں اترا۔

آیت نمبر۱۰۔ اُقۡتُلُوۡا ۔ یوسف کو بھی مار ڈالو۔ مکہ والوں کے حال میں بھی آیا ہے وَ اِذۡ یَمۡکُرُ بِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا الخ **(الانفال :۳۱)** یعنی سردار دو جہاںؐ کو قتل کرو۔

آیت نمبر۱۳۔ لَحٰفِظُوۡنَ ۔ انشاء اللہ نہیں کہتے جس سے یعقوب علیہ السلام بھی سمجھ گئے ہیں اور کہتے بھی ہیں مگر بدگمانی نہیں کرتے۔انبیاء کے اخلاق کس خوبی کے ہوتے ہیں۔

قَالَ اِنِّىۡ لَيَحۡزُنُنِىۡۤ اَنۡ تَذۡهَبُوۡا بِهٖ وَاَخَافُ اَنۡ يَّاۡكُلَهُ الذِّئۡبُ وَاَنۡتُمۡ عَنۡهُ غٰفِلُوۡنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ یعقوب نے کہا مجھ کو غمگین کرتا ہے تمہارا اس کو لے جانا اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس کو بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے بے خبر رہو۔

قَالُوۡا لَـئِنۡ اَكَلَهُ الذِّئۡبُ وَنَحۡنُ عُصۡبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ انہوں نے کہا اگر اس کو بھیڑیا کھا جائے دراں حالیکہ ہم قوت دار جماعت ہیں تو پھر تو ہم بڑے نقصان والے ذلیل ہیں۔

فَلَمَّا ذَهَبُوۡا بِهٖ وَاَجۡمَعُوۡۤا اَنۡ يَّجۡعَلُوۡهُ فِىۡ غَيٰبَتِ الۡجُبِّ‌ ۚ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِ لَـتُنَـبِّئَـنَّهُمۡ بِاَمۡرِهِمۡ هٰذَا وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ پھر جب یوسف کو لے کر چلے اور سب متفق ہو گئے کہ اس کو ڈال دیں اندھے کوئیں میں اور ہم نے وحی بھیجی یوسف کی طرف کہ البتہ تو ان کو ضرور خبر دے گا ان کے اس کام کی اور وہ جانتے نہ ہوں گے۔

وَجَآءُوۡۤ اَبَاهُمۡ عِشَآءً يَّبۡكُوۡنَ ﴿۱۷﴾ؕ

۱۷۔ اور وہ رات کو اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔

قَالُوۡا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبۡنَا نَسۡتَبِقُ وَتَرَكۡنَا يُوۡسُفَ عِنۡدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئۡبُ‌ ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ بِمُؤۡمِنٍ لَّنَا وَلَوۡ كُنَّا صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور کہنے لگے اے ہمارے باپ! ہم کبڈی کھیلنے گئے تھے اور یوسف کو ہم نے اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا تھا تو اُسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ تو ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے اگرچہ ہم سچے بھی ہوں۔

وَجَآءُوۡ عَلٰى قَمِيۡصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ‌ ؕ قَالَ بَلۡ سَوَّلَتۡ لَـكُمۡ اَنۡفُسُكُمۡ اَمۡرًا‌ ؕ فَصَبۡرٌ جَمِيۡلٌ‌ ؕ وَاللّٰهُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور لائے یوسف کے کُرتے پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر۔ یعقوب نے کہا تمہاری جانوں نے ایک شرارت کی ہے اچھا تو میں صبر کرتا ہوں (یا صبر ہی عمدہ چیز ہے) اور اللہ ہی سے مدد مانگی گئی ہے اس بیان پر جو تم بیان کرتے ہو۔

آیت نمبر ۱۹۔ اَلۡمُسۡتَعَانُ۔ یوسف کا رؤیا مجھے یاد ہے وہ ضائع نہیں ہوگا۔

وَجَآءَتۡ سَيَّارَةٌ فَاَرۡسَلُوۡا وَارِدَهُمۡ فَاَدۡلٰى دَلۡوَهٗ‌ ؕ قَالَ يٰبُشۡرٰى هٰذَا غُلٰمٌ‌ ؕ وَاَسَرُّوۡهُ بِضَاعَةً‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ ۝۲۰

۲۰۔ اور اُدھر آ پہنچا ایک قافلہ پھر انہوں نے بھیجا اپنے سقّہ کو اس نے لٹکایا اپنے ڈول (اور جو یوسف کو دیکھا تو) بولا مبارک ہو۔ یہ لڑکا ہے اور اُس کو چھپا رکھا یا ظاہر کیا مال بنا کر۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرر ہے تھے۔

وَشَرَوۡهُ بِثَمَنٍۢ بَخۡسٍ دَرَاهِمَ مَعۡدُوۡدَةٍ‌ ۚ وَكَانُوۡا فِيۡهِ مِنَ الزّٰهِدِيۡنَ ۝۲۱ ع

۲۱۔ اور اس کو بیچ آئے کم داموں، چند درہم کے عوض اور وہ یوسف کے بارے میں تھے بے رغبت (اونے پونے بیچنے والے) سوداگر۔

وَقَالَ الَّذِى اشۡتَرٰٮهُ مِنۡ مِّصۡرَ لِامۡرَاَتِهٖۤ اَكۡرِمِىۡ مَثۡوٰٮهُ عَسٰٓى اَنۡ يَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَـتَّخِذَهٗ وَلَدًا‌ ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوۡسُفَ فِى الۡاَرۡضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ‌ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمۡرِهٖ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۲۲

۲۲۔ اور جس شخص نے یوسف کو خریدا تھا مصر والوں میں سے اس نے اپنی عورت سے کہا اس کو تعظیم سے رکھنا کہ قریب ہم اس سے نفع اٹھائیں گے یا اس کو متبنّٰی کر لیں گے اور ہم نے اسی طرح جگہ وقدرت دی یوسف کو ملک مصر میں اور یہ کہ ہم نے اس کو سکھا دی باتوں کی گل بٹھانی[۱] اور اللہ غالب ہے اپنے ارادے پر بھی لیکن بہت سے آدمی جانتے ہی نہیں۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا‌ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۲۳

۲۳۔ اور جب یوسف اپنی جوانی کو پہنچا تو ہم نے اس کو جو کچھ سکھایا وہ مضبوط علمی باتیں تھیں اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ہمارے دیکھنے والوں نیکو کاروں کو۔

---

[۱] یعنی تاویل علم رؤیا وقوت بیانی ٹھیک مطلب وموقع کے موافق۔

آیت نمبر ۲۰۔ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ۔ کہ بنی اسرائیل بنی اسمٰعیل کے غلام ہو جائیں گے یہ ہاجرہ کے قصہ کا جواب ہے جس کا بکنا ہی ثابت نہیں۔

آیت نمبر ۲۲۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمۡرِهٖ۔ اس آیت شریف میں جھوٹی تقدیر کے مارے ہوؤں کا جواب اور علاج ہے۔ یعنی اللہ تو اپنے حکم پر غالب ہے مجبور نہیں کہ میں نے ایسا کہہ دیا اب کیا کروں۔ اگر چہ کبھی وہ اپنے کہنے کے خلاف نہیں کرتا **فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ**۔

وَرَاوَدَتۡهُ الَّتِىۡ هُوَ فِىۡ بَيۡتِهَا عَنۡ نَّفۡسِهٖ وَغَلَّقَتِ الۡاَبۡوَابَ وَقَالَتۡ هَيۡتَ لَكَ‌ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ‌ اِنَّهٗ رَبِّىۡۤ اَحۡسَنَ مَثۡوَاىَ‌ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور یوسف کو پھسلایا اس عورت نے جس کے گھر میں وہ رہتا تھا صحبت سے رکنے سے اور بند کئے دروازے اور کہنے لگی یہ سارا بناؤ سنگار تیرے ہی لئے ہے (یا لو آؤ کہتی ہوں میں تجھے) یوسف نے جواب دیا معاذ اللہ (یہ کیونکر ہو سکتا ہے) بے شک وہ میرا ربّ ہے اس نے اچھی طرح رکھا ہے مجھ کو بے شک بات یہ ہے کہ نہال و بامراد نہیں ہوتے بے جا کام کرنے والے ظالم۔

وَلَقَدۡ هَمَّتۡ بِهٖ‌ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّاٰ بُرۡهَانَ رَبِّهٖ‌ؕ كَذٰلِكَ لِنَصۡرِفَ عَنۡهُ السُّوۡۤءَ وَالۡفَحۡشَآءَ‌ؕ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اس عورت نے بھی زور لگایا یوسف سے ملنے میں اور یوسف نے بھی عورت سے بچنے میں[۱] کیونکہ وہ دیکھ چکا تھا دلیل اپنے ربّ کی[۲] اور بات یہ ہی تھی کہ ہم نے اس سے پھیر دی بُرائی اور بے حیائی بے شک وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھا۔

وَاسۡتَبَقَا الۡبَابَ وَقَدَّتۡ قَمِيۡصَهٗ مِنۡ دُبُرٍ وَّاَلۡفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الۡبَابِ‌ؕ قَالَتۡ مَا جَزَآءُ مَنۡ اَرَادَ بِاَهۡلِكَ سُوۡۤءًا اِلَّاۤ اَنۡ يُّسۡجَنَ اَوۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے یوسف کا کرتا پھاڑ ڈالا پیچھے سے اور دونوں نے اپنے سردار کو پایا دروازے کے قریب۔ عورت کہنے لگی کیا سزا ہے اس کی جو ارادہ کرے تیرے اہل کے ساتھ بدی کا مگر یہ ہی کہ وہ قید کر دیا جاوے یا دردناک عذاب بھگتے۔

---

[۱] یعنی اپنے اپنے رنگ میں ہر ایک نے کوشش کی۔

[۲] یا ترجمہ یہ ہو۔ اور بے شک قصد کیا اس عورت نے یوسف کا اور یوسف بھی اس عورت کا قصد کرتا اگر نہ دیکھا ہوتا اس نے اپنے رب کے زبردست نشان کو۔

آیت نمبر۲۴۔ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ۔ مکّہ والوں کو بتلایا جاتا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے مقابلہ میں ناکام ہوں گے اور وہ **وَدُّوۡا لَوۡ تُدۡهِنُ فَيُدۡهِنُوۡنَ** کی کوشش بے کار کر رہے ہیں کبھی سُست نہیں پڑ سکتے۔ چکنی چپڑی منافقانہ کارروائی نہیں کرتے۔

قَالَ هِىَ رَاوَدَتْنِىْ عَنْ نَّفْسِىْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ یوسف نے کہا اس نے مجھے خود حفاظتی سے ہٹانا چاہا اور ایک گواہ نے گواہی بھی دی عورت کے جانب داروں سے کہ اگر یوسف کا کرتہ آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے۔

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف سچوں میں سے ہے۔

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ تو جب دیکھا اس کا کرتہ پھٹا ہے پیچھے سے بولا بے شک یہ تدبیر تو تم عورتوں ہی کی ہے کچھ شک نہیں کہ تم عورتوں کی تدبیر بڑی ہوتی ہے۔

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِىْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۳ ۹ ۱۳

۳۰۔ یوسف منہ پھیر لے اس بات سے اور اے عورت! تو معافی مانگ اپنے گناہ کی کچھ شک نہیں کہ تو ہی خطاوار تھی۔

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِى الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور شہر میں عورتیں کہنے لگیں کہ عزیز کی عورت اپنے جوان کو اس کی خود حفاظتی سے ہٹانا چاہتی ہے دل چیر کر یوسف کی محبت اس کے دل میں پیدا ہو گئی ہے۔ ہم تو اس کو دیکھتے ہیں کہ وہ سخت عشق میں مبتلا ہے۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ

۳۲۔ پھر جب عورت نے سنا ان کا طعنہ قاصد بھیجا ان کی طرف اور تیار کی ان کے لئے ایک

آیت نمبر۳۱۔ قَدْ شَغَفَهَا۔ بے شک یوسف محبت سے اُس کے دل میں گھس گیا ہے۔ سما گیا ہے۔ دل چیر کر یوسف کی محبت گھس گئی ہے۔ اسی شَغَف کا مفرس بگڑا ہوا شگاف ہے۔

آیت نمبر۳۲۔ بِمَكْرِهِنَّ۔ اور صحابہؓ نے اس کی تفسیر میں کہا مَكْرِهِنَّ۔ **قَوْلِهِنَّ** یعنی مکر کے معنی قول کے لئے ہیں یعنی **قَوْلَ الزُّوْرِ**۔

اِلَیۡهِنَّ وَاَعۡتَدَتۡ لَهُنَّ مُتَّکَـاً وَّاٰتَتۡ کُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنۡهُنَّ سِکِّیۡنًا وَّقَالَتِ اخۡرُجۡ عَلَیۡهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَیۡنَهٗۤ اَکۡبَرۡنَهٗ وَقَطَّعۡنَ اَیۡدِیَهُنَّ وَقُلۡنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَکٌ کَرِیۡمٌ ﴿۳۲﴾

مجلس یا تکیہ گاہ اور ان میں سے ہر ایک کو ایک چھری دی (خربوزہ پائے شکر کھانے کو) اور یوسف کو کہا کہ ان کے سامنے سے نکل تو انہوں نے جب یوسف کو دیکھا تو اُسے بزرگ پایا اور کاٹ لئے اپنے ہاتھ اور کہنے لگیں **حَاشَ لِلّٰه** یہ تو بشر نہیں ہے ہو نہ ہو یہ تو کوئی بڑا ہی بزرگ فرشتہ ہے۔

قَالَتۡ فَذٰلِکُنَّ الَّذِیۡ لُمۡتُنَّنِیۡ فِیۡهِ ؕ وَلَقَدۡ رَاوَدۡتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ فَاسۡتَعۡصَمَ ؕ وَلَئِنۡ لَّمۡ یَفۡعَلۡ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسۡجَنَنَّ وَلَیَکُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِیۡنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔عزیز کی عورت نے کہا یہ وہی تو ہے جس کے لئے تم ملامت کرتیں اور طعنے دیتی تھیں مجھے بے شک میں نے ہی اس کو اس کے رکنے سے پھسلایا تھا تو اس نے اپنے آپ کو بچا لیا اور اگر وہ نہ کرے گا جو میں اس سے کہتی ہوں تو نتیجہ یہ ہو گا کہ ضرور بالضرور یہ قید کیا جائے گا اور ذلیل ہوگا۔

قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَیۡهِ ۚ وَاِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّیۡ کَیۡدَهُنَّ اَصۡبُ اِلَیۡهِنَّ وَاَکُنۡ مِّنَ الۡجٰهِلِیۡنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ یوسف نے کہا اے میرے ربّ! مجھے تو قیدخانہ ہی بہت پسند ہے اُس سے جس کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہیں اور اگر تو دفع نہ کرے گا مجھ سے ان کی تدبیر تو کہیں میں ان کے طرف مائل نہ ہو جاؤں اور جاہلوں میں سے نہ بن جاؤں۔

فَاسۡتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنۡهُ

۳۵۔تو یوسف کے رب نے یوسف کی دعا قبول

(بقیہ حاشیہ) **مُتَّکَـاً** ۔ مسندیں۔تکیہ۔گدیلے۔فروش عالیہ۔

آیت نمبر۳۴۔ **اَلسِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَیَّ** ۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نے ایسی دعا سے منع فرمایا ہے اور رحمت اور مغفرت کی دعا کے لئے تاکید کی ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ جنابِ الٰہی سے حضرت یوسفؑ کی دعا کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے **فَاسۡتَجَابَ لَهٗ** یعنی مَیں نے اُس کی بات مان لی لیکن یوسفؑ کا کیا عجیب تقویٰ ہے کہ خدا کے لئے ہر ایک تکلیف کے اٹھانے پر تیار ہو گیا۔

آیت نمبر۳۵۔ **فَاسۡتَجَابَ لَهٗ** ۔ بڑی غلطی کی بات ہے کہ عورتیں یا مرد بچوں کو کوستے ہیں اور اپنے لئے

كَيۡدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۳۵﴾

فرمالی اور عورتوں کی تدبیر اس سے دور کر دی کچھ شک نہیں کہ وہ دعاؤں کا بڑا سننے والا ارادوں کا بڑا جاننے والا ہے۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا رَاَوُا الۡاٰيٰتِ لَيَسۡجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيۡنٍ ﴿۳۶﴾ ع

۳۶۔ پھر ظاہر ہوا لوگوں کو (یعنی یہ ہی سوجھی) اس کے بعد کہ دیکھ چکے تھے نشانیاں کہ یوسف کو جیئے تک قید ہی رکھیں۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجۡنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّىۡۤ اَرٰٮنِىۡۤ اَعۡصِرُ خَمۡرًا ۚ وَقَالَ الۡاٰخَرُ اِنِّىۡۤ اَرٰٮنِىۡۤ اَحۡمِلُ فَوۡقَ رَاۡسِىۡ خُبۡزًا تَاۡكُلُ الطَّيۡرُ مِنۡهُ ؕ نَبِّئۡنَا بِتَاۡوِيۡلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰٮكَ مِنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور یوسف کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان اور داخل ہوئے اُن میں سے ایک نے کہا کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں اپنے آپ کو شراب نچوڑتا ہوا اور دوسرے نے کہا میں دیکھتا ہوں اپنے آپ کو کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھا رہا ہوں کھاتے ہیں اس میں سے جانور۔ اے یوسف! اس کی تعبیر ہم کو بتاؤ ہم تمہیں دیکھتے ہیں اللہ کو دیکھنے والوں میں سے۔

قَالَ لَا يَاۡتِيۡكُمَا طَعَامٌ تُرۡزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاۡتُكُمَا بِتَاۡوِيۡلِهٖ قَبۡلَ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِىۡ رَبِّىۡ ؕ اِنِّىۡ تَرَكۡتُ مِلَّةَ قَوۡمٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ یوسف نے جواب دیا تمہارے پاس آنے بھی نہیں پائے گا وہ کھانا جو تم کو ملا کرتا ہے مگر میں تم کو بتا چکوں گا اس خواب کی تعبیر تم دونوں کا کھانا آنے سے پہلے یہ دونوں تعبیریں بھی منجملہ اُن باتوں کے ہیں جو مجھ کو میرے ربّ نے سکھائیں۔ میں چھوڑ بیٹھا ہوں اس قوم کا مذہب جو نہیں مانتے اللہ کو اور وہ مر کر آخرت میں جی اٹھنے کے منکر ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) بددعائیں کر بیٹھتے ہیں۔ جنابِ الٰہی کے یہاں اوقات ہیں معلوم نہیں کہ کب مقبول ہو جائے۔ اس لئے بددعائیں نہ کرو خیر کی دعائیں مانگا کرو۔

آیت نمبر ۳۷۔ اِنِّىۡۤ اَرٰٮنِىۡۤ۔ وہ لوگ کیسے بدقسمت ہیں جو رؤیا کو بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ مجرم قیدیوں کی بھی تو رؤیا صحیح ہو رہی ہے۔ رؤیا کا علم **نبوّت کا ایک جزء** ہے۔ کتنا تعجب ہے کہ لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔

وَاتَّبَعۡتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَاِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنۡ نُّشۡرِكَ بِاللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ عَلَیۡنَا وَعَلَی النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا یَشۡكُرُوۡنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور میں نے پیروی کی ہے میرے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کے دین کی۔ ہمیں سزاوار نہیں کہ اللہ کا شریک بنائیں کسی کو بھی۔ یہ اللہ کی مہربانی ہے ہم پر اور سب پر[1] لیکن اکثر لوگ ناشکرے ہی ہیں۔

یٰصَاحِبَیِ السِّجۡنِ ءَاَرۡبَابٌ مُّتَفَرِّقُوۡنَ خَیۡرٌ اَمِ اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ؕ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اے قیدخانہ کے دوستو! کیا کئی معبود الگ الگ اچھے یا اکیلا زبردست اللہ اچھا۔

مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسۡمَآءً سَمَّیۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ ؕ اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ تم جس کو پوجا کرتے ہو اللہ کے سوا وہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے آپ ہی فرضی بنا رکھے ہیں اور تمہارے باپ دادا نے جس کی کوئی سند اللہ نے نہیں اتاری۔ حکم تو اللہ ہی کا حکم ہے[2] ہاں اللہ نے بھی فرمایا ہے کہ اور کسی کی عبادت نہ کرنا مگر اللہ ہی کی۔ یہ ہی مضبوط دین ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

یٰصَاحِبَیِ السِّجۡنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسۡقِیۡ رَبَّهٗ خَمۡرًا ۚ وَاَمَّا الۡاٰخَرُ فَیُصۡلَبُ فَتَاۡكُلُ الطَّیۡرُ مِنۡ رَّاۡسِهٖ ؕ قُضِیَ الۡاَمۡرُ الَّذِیۡ فِیۡهِ تَسۡتَفۡتِیٰنِ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اے قید خانہ کے دوستو![3] تم میں سے ایک تو پلائے گا اپنے آقا کو شراب[4] اور وہ دوسرا سولی دیا جائے گا پھر جانور اس کے سر میں سے کھائیں گے فیصلہ ہو چکا مطلب کا جس کی تم تحقیق کرتے تھے یا فتویٰ چاہتے تھے۔

۱؎ کہ وہ اپنے سوا کسی کا نیازمند نہیں کرتا۔
۲؎ ٹھہرائی ہوئی رسمی باتیں حکم الٰہی نہیں مانی جاتیں۔
۳؎ تمہارے خواب کی تعبیر سنو۔
۴؎ یعنی فرعون کا ساقی بنے گا۔

وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ٘ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ﴿۴۲﴾ ع

۴۳۔ اور اس کو کہہ دیا یوسف نے جس کے لئے یقیناً سمجھتا تھا کہ وہ ان دونوں میں سے نجات پائے گا کہ میرا تذکرہ کرنا اپنے بادشاہ کے پاس تو اس کو شیطان نے بھلا دیا بادشاہ سے ذکر کرنا یوسف کے متعلق تو یوسف پڑے رہے قید خانہ میں کئی برس۔

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور کہا بادشاہ نے میں دیکھتا ہوں سات گائیں موٹی ان کو کھا رہی ہیں سات گائیں دُبلی اور سات بُھٹے ہیں ہرے اور سات ہیں سوکھے اے میرے سردارو! فتویٰ دو مجھے اور میرے خواب کی تعبیر بیان کرو جب تم خواب کی تعبیریں بیان کیا کرتے ہو۔

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ انہوں نے جواب دیا یہ تو کچھ واہیات خیالات اور پریشان خواب ہیں اور ہم تو ایسے خوابوں کی تعبیر دینا نہیں جانتے۔

آیت نمبر ۴۳۔ عِنْدَ رَبِّكَ ۔ **ربّ** کے معنی بادشاہ ہے یہی سبب ہے کہ فرعون ربّ کہلاتا تھا بلکہ اب تک مصر کے بادشاہ خدیو کہلاتے ہیں جس کے معنی ہیں چھوٹا خدا اور ہماری فارسی، اردو انشاؤں میں امراء کو خداوندِ نعمت لکھا جاتا ہے۔

بِضْعَ سِنِیْنَ ۔ تین برس سے نو برس تک۔ وسط سات برس تک۔

آیت نمبر ۴۴۔ بَقَر ۔ گائے، بیل کو کہتے ہیں۔

سِمَانٍ ۔ اسم جنس ہے۔ خواب کا عجیب طرز ہے کہ کثرت کو قلّت کے رنگ میں، بڑی چیز کو چھوٹا بنا کر بتایا جاتا ہے۔ جب اچھا سماں ہوتا ہے تو ایک گائے موٹی ہوتی ہے، نہ ایک بالی سبز ہوتی ہے بلکہ عموماً سب گائیں موٹی اور بالیں سبز ہو جاتی ہیں اسی طرح قحط میں ایک گائے اور ایک بُھٹا خشک نہیں ہوتا بلکہ عموماً سب ہوتے ہیں۔ علم کے لئے مشتے نمونہ از خروارے یا دیگ کا ایک دانہ کافی ہوتا ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ کا دجّال کو شخصِ واحد دیکھنا یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ایک ہی ہو بلکہ اُس جماعت میں سے ایک فرد دکھلا دیا۔

وَقَالَ الَّذِیۡ نَجَا مِنۡهُمَا وَادَّكَرَ بَعۡدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمۡ بِتَاۡوِیۡلِهٖ فَاَرۡسِلُوۡنِ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور بول اٹھا جس نے نجات پائی تھی ان دونوں قیدیوں میں سے اور یاد کیا مدّت کے بعد۔ میں تم کو اس کی تعبیر بتاؤں گا تو تم مجھے بھیج دو[1]۔

یُوۡسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیۡقُ اَفۡتِنَا فِیۡ سَبۡعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاۡكُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّ سَبۡعِ سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیۡۤ اَرۡجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ او راست باز یوسف! ہمیں فتویٰ دے سات گائیں موٹی ہیں ان کو کھا رہی ہی سات گائیں دُبلی اور سات بھٹے ہرے اور دوسرے خشک ہیں تا کہ میں لوٹ جاؤں لوگوں کی طرف اور وہ معلوم کریں۔

قَالَ تَزۡرَعُوۡنَ سَبۡعَ سِنِیۡنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدۡتُّمۡ فَذَرُوۡهُ فِیۡ سُنۡۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّمَّا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ یوسف نے جواب دیا تم کھیتی تو کرو گے سات برس لگا تار تو جو کچھ تم کاٹو تو اس کو چھوڑ دینا بالیوں اور بھٹوں میں ہی مگر تھوڑا جو تم کھاؤ (صاف کر لینا)۔

ثُمَّ یَاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ سَبۡعٌ شِدَادٌ یَّاۡكُلۡنَ مَا قَدَّمۡتُمۡ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّمَّا تُحۡصِنُوۡنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ پھر اس کے بعد سات برس آئیں گے سختی کے وہ کھا جائیں گے جو کچھ تم نے پہلے سے جمع کر رکھا تھا اُن برسوں کے لئے مگر تھوڑا سا جو روک رکھو گے[2]۔

ثُمَّ یَاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیۡهِ

۵۰۔ پھر آئے گا اس کے بعد ایک ایسا برس جس

---

[1] قید خانہ میں وہاں جا کر یوسف سے کہا۔ [2] بیج وغیرہ کے لئے وہ رہ جائے گا۔

آیت نمبر ۴۶۔ **اَلَّذِیۡ نَجَا**۔ یعنی فرعون کا ساقی۔ یوسف کی تعبیر کے تین روز بعد جب فرعون نے جشنِ سالگرہ کیا تھا اپنے عہدہ پر مقرر ہو گیا تھا اور خانساماں پھانسی دیا گیا تھا تو ساقی کو یاد آیا۔

آیت نمبر ۴۷۔ **یَعۡلَمُوۡنَ**۔ تمہارے کمال اور نبوت کا حال پہچانیں۔

آیت نمبر ۴۹۔ **سَبۡعٌ شِدَادٌ**۔ **حَمۡلُ النَّظِیۡرِ وَالنَّقِیۡضُ عَلَی النَّقِیۡضِ**۔ خشک کو سات کہا کیونکہ اوپر سات تر ئیں مذکور ہو چکی ہیں۔ یہی **حَمۡلُ النَّظِیۡرِ** اور **تقابل** اور **نَقِیۡضٌ عَلَی النَّقِیۡضِ** ہے۔

آیت نمبر ۵۰۔ **عَامٌ**۔ وہ سال جس میں بارش بہت ہو جب بارشیں بہت ہوتی ہیں تو بچے علی الخصوص گرم ملک اور گرم موسم کے بہت تیرتے ہیں جس کو عربی میں **عَوم** کہتے ہیں۔ یہ لفظ اسی سے مشتق ہے۔

يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝٥٠ ع

میں لوگ پانی پائیں گے اور اس میں رس نچوڑیں گے اور شرابیں بنائیں گے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝٥١

۵۱۔ (یہ تعبیر ساقی نے بادشاہ کو سنائی) اور بادشاہ نے کہا اس کو لاؤ میرے پاس (یعنی یوسف) کو جب یوسف کے پاس قاصد آیا تو یوسف نے کہا پلٹ جا تیرے بادشاہ کے پاس اور اس سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے کچھ شک نہیں کہ میرا ربّ ہی ان کی تدبیر سے بخوبی واقف ہے۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا

۵۲۔ بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا تمہاری حقیقت حال کیا ہے جب تم نے پھسلایا تھا یوسف کو اس کے جی سے۔ انہوں نے جواب دیا **حَاشَ لِلّٰهِ**

(بقیہ حاشیہ) **يَعْصِرُوْنَ** ۔ یعنی قحط سالی دور ہوگی سما اچھا ہوگا۔ یہ تعبیر ساقی نے بادشاہ کو سنائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر و فاسق کے بھی بعض خواب صحیح نکلتے ہیں اور یہ امیر لوگوں پر حجت قائم کرنے کے لئے ہے تا کہ سلسلہ رؤیا، وحی، الہام کے منکر نہ ہو جائیں۔ کشف و الہام گویا خواب کی دوسری منزل ہے جس میں غنودگی اور ربودگی ہوتی ہے۔ بے اختیار ایک وقت میں صاف و شفاف طور پر ایک صحیح واقعہ یا کوئی امر غیبی بتایا جاتا ہے اور باشوکت وشان جلالی ہوتا ہے اور دل میں فولاد کی میخ کی طرح جم جاتا ہے اور اطمینان قلبی اس سے ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ صحابی کے قول سے ثابت کرتے ہیں کہ وحی ختم ہو چکی مگر **لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَات** سے معلوم ہوتا ہے کہ شرعی احکام کا نزول اور شریعت جدیدہ بند ہوگئی بشارات باقی ہیں اور حضرت عمر والی بات ماں کے جیسی ہے جو بچوں میں سے ایک بچے پر خوش ہو کر کہے میرا کوئی بیٹا ہے تو احمد ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا نبی اللہ ہونا اور وحی کا اُن پر آنا اہلِ سنّت کے مذہب میں ثابت و محقّق ہے جس پر حدیث مشکوٰۃ نزول عیسیٰ دلالت کر رہی ہے۔

آیت نمبر ۵۱۔ اِرْجِعْ ۔ اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کے کمال صبر کا حال اور تقویٰ کا کمال اور توکّل علی اللہ اور **اِسْتِغْنَاء عَنْ مَّاسَوَى اللّٰه** کا بیان ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تہمتوں سے براءت حاصل کرنا چاہیے۔

عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ؗ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۲﴾

ہم نے تو اُس میں کچھ برائی پائی نہیں اور عزیز کی عورت بول اٹھی اب تو حق بات ظاہر ہو ہی چکی ہاں میں نے ہی اس کو پھسلایا تھا صحبت سے رکنے سے اور کچھ شک نہیں کہ وہ بڑے سچوں میں سے ہے۔

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ (یوسف فرماتے ہیں کہ) یہ تحقیق میں نے اسی واسطے کرائی تا کہ جان لے وہ شخص (جس نے مجھے اپنے گھر میں رکھا تھا) کہ میں نے ہرگز خیانت نہیں کی اُس سے چھپ کر اور بے شک اللہ کامیاب نہیں کرتا خیانت کرنے والوں کی تدبیر کو۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ مَیں پاک نہیں کہتا اپنے کو کیونکہ نفس تو حکم کرتا ہی رہتا ہے بدی کا مگر جس پر رحم فرمائے میرا ربّ۔ کچھ شک نہیں کہ میرا رب بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا محنت کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور بادشاہ نے کہا یوسف کو میرے پاس لاؤ کہ میں اس کو اپنے ہی لئے خاص کرلوں (یوسف آئے) جب بادشاہ نے اُن سے بات چیت کی یوسف کو کہا کچھ شک نہیں کہ آج تم ہمارے پاس معتبر جگہ پاکر امانت دار بنے۔

قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ

۵۶۔ یوسف نے کہا کہ آپ مجھے ملک کے خزانہ

آیت نمبر ۵۴۔ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ۔ ممکن ہے کہ یہ عزیز کی عورت کا قول ہو کیونکہ یوسف تو ابھی آئے نہیں جیسا کہ آگے آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ نے کہا اس کو میرے پاس لاؤ۔ بعض فضلاء نے کہا یہ بقیہ ہے یوسف کے قول **اِرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ** کا اور یوسف کے آنے کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ خطاب بادشاہ سے نہیں۔

آیت نمبر ۵۶۔ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ۔ بادشاہ کی صحبت پسند نہیں کی الگ رہنا بھی منظور نہیں (ہدایت وتبلیغ عام کا موقع پانے کے لئے درخواست کرتے ہیں) یعنی یوسف علیہ السلام نے وہ عہدہ

اِنِّىۡ حَفِيۡظٌ عَلِيۡمٌ ۞۵۶

کا محافظ بنا دیں کیوں کہ میں بڑی حفاظت کرنے والا بڑا جاننے والا ہوں۔

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوۡسُفَ فِى الۡاَرۡضِ‌ۚ يَتَبَوَّاُ مِنۡهَا حَيۡثُ يَشَآءُ‌ ؕ نُصِيۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ‌ وَلَا نُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۞۵۷

۵۷۔ اور ہم نے اسی طرح یوسف کو جگہ دی ملک مصر میں کہ اس میں رہے جہاں چاہے۔ ہم پہنچاتے ہیں اپنی مہربانی سے جسے چاہیں (ترقی اور کمال پر) اور ہم ضائع نہیں کرتے بدلہ محسنوں کا۔

وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ۞۵۸ ع ۸

۵۸۔ اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بہتر ہے ایمانداروں کے لئے وہ جو اللہ کو سپر بناتے ہیں اور اس کا خوف رکھتے ہیں۔

وَجَآءَ اِخۡوَةُ يُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَعَرَفَهُمۡ وَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ۞۵۹

۵۹۔اور یوسف کے بھائی آئے اور اس کے سامنے پیش ہوئے تو یوسف نے ان کو پہچان لیا اور وہ اس کو نہیں پہچانتے تھے۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ قَالَ ائۡتُوۡنِىۡ

۶۰۔اور جب ان کے لئے درست کر دیا ان کا سامان کہا لے آنا میرے پاس اپنے اُس بھائی

(بقیہ حاشیہ) اختیار کیا جس سے ادنیٰ سے اعلیٰ تک دست نگر بھی رہے اور اپنا حفیظ وعلیم ہونا بھی ظاہر ہو۔

آیت نمبر ۵۷۔ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوۡسُفَ۔ ابتداء میں حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ بتایا گیا کہ تجھے برگزیدہ کریں گے اور تم پر نعمت پوری کریں گے ظاہری سامانوں کا یہ حال کہ بھائیوں کو معین وبازو سمجھا جاتا ہے ان بازوؤں نے یوسفؑ کو **قعرِ چاہ** میں پھینکا پھر جنہوں نے حضرت یوسفؑ کو وہاں سے نکالا انہوں نے اس سے بدتر کنوئیں میں ڈالا کیونکہ غلام بنا دیا جو کہ مرتبۂ انسانی سے انسان کی حریّت کو مقام اہلی جانوروں تک پہنچا دیا پھر خریداروں نے یہاں تک یوسفؑ سے کیا کہ اس کو حبسِ دوام میں ڈال دیا جہاں یوسفؑ کا کوئی غمگسار اور یار اپیل کرانے والا بھی نہ تھا۔ یوسفؑ نے ایک تدبیر کی کہ ساقی شاہ کو قابو کیا لیکن نسیان نے اس کو بھی کہنا بھلا دیا۔ غرض ہر ایک طرف سے یوسفؑ کو مصائب نے آ گھیرا اور تکالیف کا آماج گاہ بنایا پھر وہ خدا جو **غَالِبٌ عَلٰٓى اَمۡرِهٖ** ہے اُس نے یوسفؑ کو اس **قَعۡرِ عَمِيق** سے نکال کر سریر اوج بلندی پر جگہ دی۔ بندی خانہ میں رکھنے والے اور غلام بنانے والے، کنوئیں میں ڈالنے والے سب اُس کے دستِ نگر ہوئے۔

بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٦٠﴾

کو جو تمہارے باپ کی طرف سے ہے[1] کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں بھرپور دیتا ہوں ماپ اور میں عمدہ مہمان نواز ہوں۔

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿٦١﴾

۶۱۔ تو اگر تم نہ لائے اس کو میرے پاس تو تمہارے لئے ناپ نہیں ہے میرے پاس اور نہ میرے نزدیک آنا۔

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦٢﴾

۶۲۔ انہوں نے جواب دیا ہم اس کے باپ کو قریب ہی پھسلائیں گے اس کی طرف سے اور ہم یہ کام ضرور کرنے والے ہیں۔

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ اور یوسف نے کہہ دیا اپنے جوانوں کو کہ رکھ دو اُن کی پونجی ان کے بوروں میں تا کہ وہ دیکھ کر پسند کریں اس کو جب واپس جائیں اپنے گھروں کی طرف اس لئے کہ وہ پھر آئیں۔

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٤﴾

۶۴۔ جب وہ لوٹ گئے باپ کے پاس بولے اے ہمارے باپ! ہم سے روک دیا گیا ہے ماپ تو اب بھیج دو ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو کہ ناپ لائیں اور ہم ضرور اس کے محافظ ہیں[2]۔

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ۭ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۠ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٥﴾

۶۵۔ یعقوب نے کہا کیا میں اس کا اعتبار کروں تم پر جیسا کہ اعتبار کیا تھا میں نے تمہارے پر اس کے بھائی یوسف کے معاملہ میں پہلے؟ تو خیر اللہ ہی حافظ ہے اور وہ بڑا ارحم الراحمین ہے۔

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ

۶۶۔ اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو

---

[1] بن یامین یوسف کا چھوٹا بھائی ہے اسے بلوایا۔

[2] یہاں بھی انشاء اللہ نہیں بولے۔

رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۶﴾

اپنی پونجی پائی کہ لوٹا دی گئی ہے ان ہی کی طرف۔ کہنے لگے اے ہمارے باپ! ہمیں اور کیا چاہیئے[1] دیکھئے یہ ہماری پونجی لوٹا دی گئی ہے ہماری طرف اور ہم گھر والوں کے لئے (پھر) غلّہ لائیں گے اور ہم اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے اور ایک اونٹ کی بھرتی بھی زیادہ لیں گے یہ ایک اونٹ کا بوجھ کیا کم ہے۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ یعقوب نے کہا کہ میں تو اس کو کبھی نہ بھیجوں گا تمہارے ساتھ یہاں تک کہ تم مجھ کو پکا قول دو اللہ کا کہ تم ضرور لے آؤ گے اس کو میرے پاس مگر یہ کہ تم خود ہی گھر جاؤ (تو مجبوری ہے) تو جب انہوں نے اپنا پکا قول دیا اس کو باپ نے کہا یہ جو بات چیت ہم کر رہے ہیں اس کا اللہ ذمہ دار ہے۔

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ

۶۸۔ اور کہا اے میرے بیٹو! داخل نہ ہونا ایک ہی دروازے سے اور علیٰحدہ علیٰحدہ دروازوں سے داخل ہونا اور میں تم کو اللہ سے بچا نہیں سکتا کچھ بھی، اللہ ہی کا حکم ہے جو کچھ ہے۔ میں نے تو اللہ ہی پر بھروسہ کر لیا ہے اور سب بھروسہ کرنے

---

[1] ہم وہی پہلی درخواست پھر چاہتے ہیں۔

آیت نمبر ۶۶۔ يَسِيْرٌ۔ یعنی اس قحط سالی میں بڑی چیز ہے یا بادشاہ مصر کے پاس کچھ بڑی بات نہیں۔

آیت نمبر ۶۸۔ مُّتَفَرِّقَةٍ۔ اس میں کئی احتمال تھے کوئی جاسوس نہ سمجھیں یا سب کو ایک سمجھ کے ایک ہی غلّہ دیں ڈاکہ والے کے یار نہ سمجھے جائیں وغیرہ وغیرہ انبیاء۔ اور نظر نہ لگے یا یہ کہ دس مختلف بازاروں سے گزرتے ہوئے یوسف کا پتہ لیتے جائیں یا یہ کہ یوسف کے مصر میں ہونے کا یعقوب کو یقین تھا۔ بن یامین کو علیحدہ ملانا چاہتے تھے وغیرہ وغیرہ۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ۔ یعنی وہ جو چاہے گا سو کرے گا میری دور اندیشیوں سے کیا ہوتا ہے تفویضِ الٰہی پر عمل۔

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۸﴾

والوں کو چاہئے کہ اس پر بھروسہ کریں[۱]۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ ع

۶۹۔ اور جب داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے کہہ دیا تھا ان سے اگرچہ کوئی ان کو اللہ سے بچا نہیں سکتا تھا مگر یعقوب کے جی کی وہ ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کی اور وہ تو خبردار تھا ہمارے سکھانے سے۔ لیکن بہت سے لوگ جانتے ہی نہیں۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اور جب پہنچے یوسف کے پاس تو اس نے اپنے پاس جگہ دی اپنے بھائی کو کہا میں ہی تو تیرا بھائی ہوں تو رنج نہ کر اس سے جو وہ لوگ کرتے رہے ہیں۔

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ پھر جب تیار کر دیا ان کو ان کا سامان تو رکھ دیا پانی پینے کا کٹورہ اپنے بھائی کے بورے میں پھر ایک پکارنے والے نے پکارا قافلہ والو! تم ضرور چور ہو (یا کوئی چور ہے تم میں)

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ وہ کہنے لگے ان کی طرف منہ کر کے تمہاری کیا چیز کھو گئی۔

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ انہوں نے کہا ہم بادشاہی پیالہ گم پاتے ہیں اور جو لائے گا اس کو ایک دن کا بوجھ (بارشتر انعام) دیں گے اور ہم اس کے ضامن ہیں۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ وہ بولے اللہ کی قسم تم کو معلوم ہی ہے کہ ہم فساد پھیلانے تو نہیں آئے ملک میں اور ہم کبھی چور بھی نہ تھے۔

---

[۱] یعنی تدبیر و تقدیر کو یوں جمع کر لیں۔

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۝۷۵

۷۵۔ انہوں نے کہا اچھا چور کی کیا سزا ہے جب تم جھوٹے ہو۔

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۷۶

۷۶۔ وہ بولے جس کے بورے میں پیالہ ہے پس وہی شخص اس کا بدلہ ہے[1] اور ہم تو ظالموں کو یوں ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝۷۷

۷۷۔ پھر تلاشی لینی شروع کی ان کی خرجیوں میں یوسف کے بھائی کی خرجی سے پہلے، پھر اُسے نکالا یوسف کے بھائی کی خرجی سے یہ ہماری ہی تدبیر تھی یوسف کے لئے وہ اپنے بھائی کو کبھی نہ لے سکتا تھا بادشاہِ مصر کے قانون کے موافق مگر اللہ ہی چاہتا تو، ہم جس کے چاہیں درجہ بلند کرتے ہیں[2] اور ہر دانا سے بڑھ کر اللہ دانا موجود ہے۔

قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝۷۸

۷۸۔ بھائی کہنے لگے اگر اس نے چرایا (تو کیا تعجب ہے) بے شک اس کا بھائی بھی چوری کر چکا ہے اس سے پہلے تو یوسف نے چھپا لیا اس بات کو اپنے دل میں اور ان پر ظاہر نہ کیا اس کو (دل میں یا آہستہ) کہا[3] تم خانہ خراب لوگ ہو اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ

۷۹۔ انہوں نے کہا یوسف کو اے عزیز! اس کا ایک بہت بوڑھا باپ ہے تو اس کے بدلہ میں ہم سے کسی کو لے لیجئے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ اللہ کو

---

[1] اسے قید کر لینا، غلام بنانا۔
[2] یعنی بعض کو عزت دار اور بعض کو ذلیل کرتے ہیں۔
[3] تم بڑے شریر لوگ ہو۔

مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۷۹﴾

دیکھنے والوں میں سے ہیں۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع

۸۰۔ یوسف نے کہا معاذ اللہ کہ ہم کسی دوسرے کو پکڑ رکھیں اس کے سوا جس کے پاس پایا ہم نے اپنا سامان پھر تو ہم بے جا کام کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے [1]۔

فَلَمَّا اسْتَیْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا ؕ قَالَ كَبِیْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَیْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى یَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ پھر جب وہ ناامید ہو گئے اس سے الگ ہو بیٹھے کانوں میں باتیں کرتے۔ ان میں کا بڑا بولا کیا تم کو یاد نہیں کہ بے شک تمہارے باپ نے تم سے لیا تھا پکا اقرار اللہ کا اور اس سے پہلے تم قصور وار ہو چکے ہو یوسف کے معاملہ میں۔ تو میں تو اس ملک کو چھوڑوں گا نہیں جب تک مجھ کو اجازت نہ دے میرا باپ یا اللہ کوئی حکم فرماوے میرے لئے اور وہی عمدہ حکم کرنے والا ہے۔

اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَ مَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ تم پلٹ جاؤ اپنے باپ کے پاس اور کہو اے ہمارے باپ! آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم نے ذمہ داری نہیں لی تھی مگر جتنا ہمیں علم تھا اور ہم غیب کے محافظ تو پہلے ہی نہیں۔

وَ سْـَٔلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا وَ الْعِیْرَ الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا ؕ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ اور آپ پوچھ لیجئے اس گاؤں سے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے جس میں ہم آئے ہیں اور کچھ بھی شک نہیں کہ ہم بڑے سچوں میں سے ہیں۔

---

[1] یعنی ہمارے مذہب میں کفارہ جائز نہیں۔

آیت نمبر ۸۲۔ مَا شَهِدْنَاۤ ۔ کے تین مطلب (۱) عزیز سے ہم نے وہی کہا جو ہماری شریعت میں تھا۔ (۲) سچی آنکھوں دیکھی بات آپ سے عرض کی ہے (۳) عہد کرتے وقت ہمیں کیا معلوم تھا کہ واقعہ پیش آئے گا۔

آیت نمبر ۸۳۔ اَلْقَرْیَةَ ۔ اہل قریہ پھر سب نہیں۔ جیسے **اَكَلْتُ الدَّجَاجَةَ**۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ (بیٹوں نے جب ایسا جا کر بیان کیا) تو باپ نے کہا ہاں! بنا لی ہے تمہارے نفسوں نے ایک بات تو خیر صبر ہی بہتر ہے۔ امید ہے کہ اللہ لے آوے گا میرے پاس ان سب کو۔ بے شک اللہ ہی بڑا جاننے والا ہے سچی حقیقتوں کا اور بڑا حکمت والا ہے۔

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور اُن سے منہ پھیر لیا اور کہا اے افسوس یوسف پر اور اس کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور آنسو بہہ نکلے رنج کے مارے اور وہ دل گھٹا ہوا تھا۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ بیٹوں نے کہا قسم اللہ کی! آپ تو ہمیشہ یوسف کی یاد ہی میں لگے رہیں گے یہاں تک کہ غم کھا کھا کے بیمار یا ہلاک ہو جائیں گے۔

قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّىْ وَحُزْنِىْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ باپ نے کہا میں فریاد کرتا ہوں اپنی بے قراری اور رنج کی اللہ سے میں وہ باتیں بہت جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے۔

يٰبَنِىَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا

۸۸۔ اے میرے بیٹو! جاؤ اور ڈھونڈو یوسف کو اور اس کے بھائی کو اور ناامید نہ ہو اللہ کی بہاروں سے کیونکہ مومن ناامید نہیں ہوتا اللہ کی

آیت نمبر ۸۴۔ سَوَّلَتْ لَكُمْ ۔ (۱) خود بتا کر پھنسے (۲) بامید غلّہ نزول مصیبت ہوا (۳) تمہاری غلط فہمی ہے کہ اس کو چور سمجھا۔

عَسَى اللّٰهُ۔ حالات انبیا اور عوام النّاس میں فرق۔ مصیبت پڑے تو توکّل اور امید رحمتِ الٰہی سے زیادہ ہوتی ہے برخلاف عوام کے کہ اس میں گھبراہٹ بڑھتی ہے اور صبر جاتا رہتا ہے۔

اَنْ يَّاْتِيَنِىْ ۔ یہ الفاظ چاہتے ہیں کہ کنعان میں سب جمع ہوں حالانکہ مصر میں ملاقات ہونا مراد ہے۔

الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۸﴾

بہار سے ہاں کافر ہوا کرتے ہیں۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ پھر جب پہنچے یوسف کے نزدیک بولے اے عزیز! پہنچی ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو کال کی سختی اور ہم لائے ہیں کم درجہ کی پونجی تو آپ ہم کو پوری پوری ماپ دیں اور ہم پر خیرات کریں بے شک اللہ جزا دیتا ہے خیرات کرنے والوں کو۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ یوسف نے کہا تم کو کچھ معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی سے کیا کیا جب تم نادان جاہل تھے؟

قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِيْ ۡ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ یوسف کے بھائیوں نے کہا اوہو واقع میں کیا تمہیں یوسف ہو۔ یوسف نے جواب دیا ہاں ہاں! میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے اور کچھ شک نہیں کہ جو اللہ کو سپر بنائے اور اسی کا خوف رکھے اور نیکیوں پر جما رہے اور بدیوں سے بچتا رہے اللہ ضائع نہیں کرتا محسنوں کا اجر۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۲﴾

۹۲۔ بھائیوں نے کہا اللہ کی قسم! کچھ شک نہیں تجھ کو اللہ نے ہم پر برتری دی اور ہم تو خطاواروں میں ہی تھے۔

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ

۹۳۔ یوسف نے جواب دیا آج تو تم پر کچھ

آیت نمبر۹۳۔ **لَا تَثْرِيْبَ الخ** ۔ چونکہ تمام سورہ یوسف آنحضرت ﷺ کے لئے ایک تمثیلی پیشگوئی ہے اس لئے اکثر واقعات اس کے آپ کے حال سے مشابہ ہیں چنانچہ دارالندوہ میں آپ کے قتل کی تدابیر ہو رہی تھیں اور آپ وہاں مثل یوسف کے تھے۔ یوسف کے گیارہ بھائی تھے ویسے ہی آپ کے مقابل عرب کی گیارہ قومیں تھیں۔ (۱) بنی عدی (۲) بنی مخزوم (۳) بنو تمیم (۴) بنو اسد (۵) بنو **اُمیّہ** (۶) بنو **سُلَیم** (۷) بنو حمہ

لَکُمْ ؕ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۳﴾

الزام نہیں۔ اللہ تمہاری مغفرت کرے وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

اِذْھَبُوْا بِقَمِیْصِیْ ھٰذَا فَاَلْقُوْہُ عَلٰی وَجْہِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ وَاْتُوْنِیْ بِاَھْلِکُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۴﴾ ع

۹۴۔ یہ میرا کرتہ لے جاؤ اس کو میرے باپ کے سامنے رکھ دینا وہ پہچان لیں گے اور لے آؤ میرے پاس تم اپنے تمام گھر والوں کو۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ اَبُوْھُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۵﴾

۹۵۔ اور جب شہر سے جُدا ہوا قافلہ (یعنی مصر سے) کہا ان کے باپ یعقوب نے (کنعان میں) مَیں پاتا ہوں یوسف کی حکومت کی خبر کہیں تم مجھ کو سترہ بہترہ نہ کہو (یعنی بڈھا بہکا ہوا)

(بقیہ حاشیہ) (۸) بنونوفل (۹) بنوعبدالدار (۱۰) بنوہاشم۔ چونکہ یوسف کے گیارہ بھائیوں میں سے بن یامین تو حمایتی ہیں اور روبن سفارشی۔ باقی رہے نو بھائی۔ پس اسی طرح تمثیلی طور پر آنحضرتؐ کے مقابل **تِسْعَۃُ رَھْطٍ یُّفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ** میں ظاہر فرمایا ہے وہ نو اشخاص آنحضرتؐ کے سخت مخالف تھے یعنی (۱) ابوجہل (۲) ابولہب (۳) عتبہ (۴) شیبہ (۵) ابی بن خلف (۶) ربیعہ (۷) ولید (۸) زمعہ (۹) **اُمَیَّہ**۔ بھائیوں نے یوسف کو کہیں چھوڑ دیا تھا آپ کو بھی قوم کے سبب غار میں رہنا پڑا۔ آنحضرتؐ کو مثل یوسفؑ کے وطن سے الگ ہو کر امارت ملی۔ مکّے والے مثل یوسفؑ کے ایّام قحط میں آنحضرتؐ کے محتاج ہوئے۔ فتح مکہ پر مثل یوسفؑ کے آپؐ نے فرمایا کہ **لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْم**۔ اس تمثیلی پیشگوئی پر خدا نے خود ارشاد فرمائے ہیں جیسا کہ **فِیْ قَصَصِھِمْ عِبْرَۃٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ** اور **مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ** وغیرہ آیات یوسفؑ کی نسبت **فَیَکِیْدُوْ لَکَ کَیْدًا** اور آنحضرتؐ کی نسبت **یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا** آیا ہے یوسفؑ کی نسبت **اُقْتُلُوْا** اور آنحضرت کی نسبت **اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ** آیا ہے۔ یعقوبؑ نے فرمایا **اُدْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ** اور آنحضرتؐ نے دخول مکہ کے وقت فرمایا **اِنْشَاءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ**۔

آیت نمبر۹۴۔ **وَاْتُوْنِیْ**۔ چنانچہ یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں، پوتوں اور بیبیوں کے ساتھ جن کی تعداد ستر بیان کی گئی ہے فرعون کی بھیجی ہوئی سواریوں پر بیٹھ کر روانہ ہوئے۔ **سَجْدَہ** سنت بھی ہے کہ کسی شہر میں داخل ہوں تو دوگانہ شکر ادا کیا جائے۔

آیت نمبر۹۵۔ **تُفَنِّدُوْنِ**۔ **تَفْنِیْد**، ملامت کرنا۔ احمق بنانا۔ خطا کار و گنہگار بنانا۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ لوگوں نے کہا اللہ کی قسم تُو تو وہی اپنے پرانے عشق میں پھنسا ہوا ہے۔

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚۙ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ جب آ پہنچا خوش خبری دینے والا رکھ دیا یعقوب کے سامنے کرتہ تو آنکھوں میں روشنی آ گئی[1] یعقوب نے کہا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ مجھ کو اللہ کی طرف سے بڑی بڑی باتیں معلوم ہوتی ہیں جو تم کو معلوم نہیں ہوئیں۔

قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـٕیْنَ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! آپ ہمارے گناہوں کی مغفرت مانگیے کچھ شک نہیں کہ ہم خطاوار تھے۔

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ باپ نے کہا میں آگے تمہاری مغفرت طلب کروں گا میرے ربّ سے اور کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا قصوروں کا ڈھانپنے والا ہے اور سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ؕ

۱۰۰۔ پھر جب وہ پہنچے یوسف کے نزدیک یوسف نے جگہ دی اپنے والدین کو اپنے نزدیک اور کہا چلو مصر میں اللہ نے چاہا ہے تو تم امن میں رہو گے۔

وَ رَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ قَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ٘ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ وَ قَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ

۱۰۱۔ اور اپنے والدین کو شاہی مجلس میں لے گئے تخت پر بٹھایا اور اس کے سبب سے سب نے سجدۂ شکر ادا کیا اور یوسف نے کہا اے میرے باپ! یہ ہے تعبیر اس میرے پہلے خواب کی بے شک سچ کر دکھایا اس کو میرے ربّ نے اور اس نے میرے ساتھ بڑی نیکی کی جب اس نے

---

[1] یعنی پہچان لیا یوسف کا کرتہ۔

آیت نمبر۱۰۰۔ اُدْخُلُوْا۔ معلوم ہوا کہ باہر استقبال کے لئے تشریف لائے تھے۔ یہ بھی ادب میں داخل ہے۔

وَجَآءَ بِكُمۡ مِّنَ الۡبَدۡوِ مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ نَّزَغَ الشَّيۡطٰنُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَ اِخۡوَتِىۡ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَطِيۡفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۰۱﴾

مجھے قید سے نکالا اور تم کو لے آیا گاؤں اور جنگل سے اس کے بعد کہ فساد ڈال دیا تھا شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں۔ کچھ شک نہیں کہ میرا ربّ بڑی باریک تدبیر کرنے والا ہے جو چاہے۔ بے شک وہی بڑا جاننے والا ہے بڑا حکمت والا ہے[1]۔

رَبِّ قَدۡ اٰتَيۡتَنِىۡ مِنَ الۡمُلۡكِ وَعَلَّمۡتَنِىۡ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ اَنۡتَ وَلِىّٖ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِىۡ مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِىۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ اے میرے ربّ! بے شک تو نے ہی مجھے حکومت دی اور باتوں کی کل بٹھانے کا علم بھی تو نے ہی مجھے سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی میرا دلی دوست حمایتی ہے دنیا میں اور آخرت میں۔ مجھے اپنا فرمانبردار فدائی بنا کر مارنا اور صالحین میں مجھے ملانا۔

ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ ۚ وَمَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ اَجۡمَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ وَهُمۡ يَمۡكُرُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ یہ غیب کی خبریں ہیں ہم تیری طرف اس کی وحی کرتے ہیں اور تُو تو کچھ ان کے پاس موجود نہ تھا جب وہ متفق ہو چکے تھے اور وہ تدبیریں کر رہے تھے۔

وَمَاۤ اَكۡثَرُ النَّاسِ وَلَوۡ حَرَصۡتَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ اور اکثر لوگ (تو ایسے ہیں) تُو کتنی ہی حرص دلائے جب بھی وہ ماننے والے نہیں۔

وَمَا تَسۡـَٔلُهُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا

۱۰۵۔ حالانکہ تو ان سے اس راہنمائی پر کچھ

---

[1] یعنی جس تدبیر سے اس نے آپ کو اور ہم کو ملایا۔

آیت نمبر ۱۰۱۔ اَحۡسَنَ بِىۡۤ ۔ یعنی قید سے نکالنا محض اللہ ہی کا فضل تھا اور فضل سے نکلتے ہی عزیزِ مصر بن گیا۔

آیت نمبر ۱۰۲۔ تَوَفَّنِىۡ ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توفّی اور موت کے ایک ہی معنی ہیں۔

بِالصّٰلِحِيۡنَ ۔ اہلِ مکّہ کو یوسف کے رنگ میں رسول اللہؐ اپنی پیشگوئی بتلاتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۰۳۔ يَمۡكُرُوۡنَ ۔ یعنی مکّہ والے جو یوسف کے بھائیوں کی طرح ہیں نبی کریمؐ کی مخالفت کی تدبیریں کر رہے تھے۔ مکر کے معنی تدبیر ہیں۔

ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ ع

اجرت بھی نہیں مانگتا۔ یہ تو یادگار را اور نصیحت ہی ہے سب جہانوں کے لئے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ اور کتنی بہت سی نشانیاں ہیں آسمانوں اور زمین میں جس کی طرف سے وہ گزرے چلے جاتے ہیں اور وہ اس سے منہ پھیرے رہتے ہیں[۱]۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ اور بہت سے لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور مشرک ہی رہتے ہیں۔

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ کیا وہ اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر اللہ کی طرف سے کوئی عذاب ڈھاپ لینے والا آ پڑے یا ان پر آ پہنچے یکا یک (فتح مکہ کی) گھڑی اور اُن کو کچھ شعور نہ ہو۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ تو کہہ دے میرا تو یہ ہی راستہ ہے کہ میں اللہ ہی کی طرف بلاتا ہوں سمجھ بوجھ کر میں اور میرے ساتھ والے اور اللہ ہی کی پاک ذات ہے اور میں تو شرک کرنے والوں میں سے نہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے نہیں بھیجے رسول مگر مرد ہی[۲] ہم ان کی طرف وحی بھیجتے تھے بستی والوں میں سے تو کیا یہ لوگ نہیں سیر کرتے ملک میں تو دیکھ لیتے کہ ان کے پہلوں کا انجام کیسا ہوا۔ اور کچھ شک نہیں کہ آخرت کا گھر بہت ہی بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اللہ کو سپر بنایا پھر کیا تم لوگ کچھ بھی عقل نہیں رکھتے۔

۱؎ یعنی نشانیوں پر غور نہیں کرتے اور عبرت نہیں پکڑتے۔

۲؎ فرشتے نہیں بھیجے نہ عورت۔

حَتّٰٓى اِذَا اسۡتَيۡـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ قَدۡ كُذِبُوۡا جَآءَهُمۡ نَصۡرُنَا ۙ فَنُجِّىَ مَنۡ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاۡسُنَا عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ جب ناامید ہو جائیں رسول[۱] اور کافر قوم صاف یقین کرلیں کہ انبیاء نے ان کو جھوٹ ہی سنایا ہے تو ہماری مدد آ پہنچی ان کے لئے پھر بچایا گیا یعنی ہم نے بچا لیا جس کو چاہا[۲] اور ہمارا عذاب ٹلتا نہیں قطع تعلق کرنے والی قوم سے۔

لَقَدۡ كَانَ فِىۡ قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ

۱۱۲۔ بے شک ان کے حالوں میں عبرت اور

۱؎ اپنی قوم کے ایمان سے۔ ۲؎ یعنی انبیاء اور مومنین کو۔

آیت نمبر۱۱۲۔ عِبۡرَةٌ ۔ درحقیقت اس میں بہت سی نصیحتیں اور پیشگوئیاں ہیں عبرت پکڑنے والوں کے لئے مثلاً علم خواب صحیح ہے (۲) دشمنوں سے بعض خواب چھپانا (۳) حسد آگ ہے جو نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔ (۴) جھوٹ بولنے سے اعتبار جاتا رہتا ہے اور کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں آخر ندامت ہوتی ہے (۵) مستقلاً نبیوں کو علم غیب نہیں ہوتا (۶) دلسوز و مضطربانہ دعا قبول ہو جاتی ہے (۷) نامحرم کو گھر میں آنے دینے سے ضرور خرابی ہوتی ہے (۸) متبنّا بنانا ناپسند امر ہے (۹) نیکوں کو اللہ بدیوں سے بچاتا ہے (۱۰) مخلص و محسن کو اللہ تہمتوں سے بَری کر دیتا ہے۔ لِيَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ الخ (الفتح:۳) (۱۱) متقی اور صادق پر حملہ پر حملہ ہوتا ہے یہاں تک کہ مخالف سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے اس کو پیس ڈالا پھر وہ قدرت اللہ سے غالب و منصور ہو جاتا ہے۔ (۱۲) فیض رساں سُکھ میں رہتا ہے اس کی شان بلند ہوتی ہے (۱۳) خود عمل کرو دوسروں کو ہمیشہ نصیحت کرتے رہو یہ سب سے بڑی خیرات ہے (۱۴) کافر کا خواب بھی سچا ہوتا ہے (۱۵) خواب کی تعبیر کامل بتاتے ہیں (۱۶) زبانی جمع خرچ کچھ چیز نہیں عمل ہونا چاہئے (۱۷) حق کی ہمیشہ فتح ہے (۱۸) کافر کی نوکری کرنا جائز ہے (۱۹) بھائی بندوں کے ساتھ یوسفی اخلاق برتاؤ کرو (۲۰) بھائیوں کے بُرے اخلاق مت سیکھو۔ (۲۱) قصوروں کا اقرار کرو اللہ کے حضور میں جھک جاؤ (۲۲) صبر کا اجر ضرور ملتا ہے گاؤں والوں کو بڑا سے بڑا عہدہ اور حکومت مل سکتی ہے (۲۳) اللہ کی باتیں ہو کر رہتی ہیں اور درمیانی حالات سے ڈانواں ڈول نہ بنو (۲۴) اللہ کے فضل سے سب کام بنتے ہیں (۲۵) حضرت یوسفؑ کے طرزِ عمل سے ان کی اعلیٰ قابلیت کا اظہار اَللّٰهُ اَعۡلَمُ حَيۡثُ يَجۡعَلُ رِسَالَتَهٗ ہو رہا ہے (۲۶) غیر معمولی عفت کا ثبوت (۲۷) حافظہ کی قوت بھائیوں کو دیکھتے ہی پہچان لیا (۲۸) قوت بیانی سے حاکم پر اثر ڈال دیا (۲۹) باوجود قدرت کے عفو (۳۰) کُنبے کا اکرام (۳۱) اپنے پر مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ وُثوق (۳۲) بچپن ہی میں جودت دماغ کس اعلیٰ درجہ کا خواب دیکھا (۳۳) ہمراہیوں پر شفقت يٰصَاحِبَىِ السِّجۡنِ فرماتے ہیں (۳۴) نرمی و گرمی

لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ؕ مَا کَانَ حَدِیۡثًا یُّفۡتَرٰی وَلٰکِنۡ تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَتَفۡصِیۡلَ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۲/۷

تنبیہ ہے عقل والوں کے لئے۔ یہ قرآن کچھ بنائی ہوئی بات تو ہے ہی نہیں۔ ہاں مصدق ہے ان کتابوں کا جو اس کے سامنے ہیں اور ہر ایک چیز کی تفصیل ہے اور ہدایت اور رحمت ہے ایماندار قوم کے لئے۔

(**بقیہ حاشیہ**) اَنَا خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ اور فَلَا کَیۡلَ لَکُمۡ (۳۵) حسنِ تدبیر قحط سالی کا انتظام (۳۶) حالتِ غضب میں درگزر، غصّہ پی جانا۔(۳۷) باوجود حصول دنیا اللہ سے سچا تعلق حرص کو غالب نہ ہونے دیا۔ وصالِ الٰہی کے طالب رہے دعا کو نہ چھوڑا۔ قرآن مجید پڑھنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ انسان سب باتوں کو اپنے پرواردکرلے کیونکہ یہ **عالَمِ صغیر** ہے سب نمونے اِس میں موجود ہیں۔ **عارِف اَکمل** نے بتایا ہے انسان کا دل یوسف ہے اور روح باپ۔ نفس و بدن بھائی وہ دونوں میں صلح کو ناپسند کرتے ہیں اور یوسف کو گمراہی کے گڑھے میں ڈال ہی دیتے ہیں۔ اللہ کی توفیق اور باپ کی دعائیں شامل حال ہو جائیں تو مصریوں کا وہ عزیز بن جاتا ہے اور بھائیوں کو پہچان کر ان کے افلاس کا انتظام کرتا ہے پھر جب اس دل سے قلبِ سلیم مل جاتا ہے تو **نَفسِ مُطۡمَئِنَّہ** حاصل ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ **نَفسِ مُطۡمَئِنَّہ** ماں اور روح لطیف باپ اور قلبِ شہید یوسف عرش شاہی قرب الٰہی تک پہنچے تو سب قویٰ یعنی بھائی حقیقی سجدہ میں گرے یعنی فرمانبردار الٰہی ہوں گے۔ ان کا ماسوا اللہ جو بھائیوں کو نیکی کے قحط سالی میں خراب کرتا ہے جب وہ تھوڑی سی پونجی ارادت کی یوسف دل کے پاس لاتے ہیں تو صالحانہ طریقت کا انبار پاتے ہیں۔ روح کی آنکھوں کا نور تقویٰ ہے جب دل اس کی نگرانی نہ کرے تو وہ جاتا رہتا ہے۔ وصال **فَنَا فِی اللّٰہ** کا مقام ہے جہاں **بَقَا بِاللّٰہ** حاصل ہوتی ہے جس کے حصول کے لئے دعا اَنۡتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیۡ مُسۡلِمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ. **اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنَا مِنۡھُمۡ** کی ضرورت ہے۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ اس کتاب کو اللہ کے نام سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو رحمٰن الرحیم ہے۔

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ②

۲۔ میں اللہ ہوں محمدؐ کی رسالت کو بار بار ثابت کرنے والا یہ مضبوط کتاب کی آیتیں ہیں اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیری طرف اترا وہ بالکل سچ ہے لیکن بہت سے آدمی تو مانتے ہی نہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ③

۳۔ وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا ہے بے کھمبوں کے تم دیکھتے ہی ہو اس کو پھر سب امور کا منتظم ہوا اور سورج اور چاند کو قبضہ میں کر لیا۔ ہر ایک بہہ رہا ہے ایک میعاد مقرر تک۔ وہی انتظام کرتا ہے سب کاموں کا کھول کھول کر دکھاتا ہے پتے تاکہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا

۴۔ وہی رب ہے جس نے زمین کو خوب پھیلایا

آیت نمبر۲۔ الٓمّٓرٰ۔ میں اللہ ہوں جس نے حسب الواح موسیٰ رسول موعود پر یہ کتاب اتاری۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ بہت سے آدمی تو مانتے ہی نہیں جسم میں اعلیٰ دو چیزیں ہوتی ہیں دماغ و دل۔ علماء اور بادشاہ دماغ ہیں۔ صحت دماغ کے لئے کل اسباب مہیّا کئے جاتے ہیں **مگر** خدا کی خوشنودی کے لئے نہیں فقراء و مشائخ دل ہیں۔ دل خوش کرنے کے لئے بہت سے اسباب بنائے جاتے ہیں **مگر** مولا کو خوش کرنے کے نہیں تو گویا دل و دماغ دونوں نے قرآن کو دستور العمل نہیں بنایا۔

آیت نمبر۳۔ بِغَيْرِ عَمَدٍ ۔ یعنی آفتاب اور زمین کی کشش اور قوتِ دَفع و اِتّصال سے جو ظاہری کھمبوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتے اور نظر سے پوشیدہ ہیں۔ آسمان کی چھتیں قائم ہیں۔

عَلَى الْعَرْشِ ۔ صاحبِ حکومت واختیار، مدبّر الامر، قاہر، غالب۔

رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾

اور اس میں پہاڑ قائم کئے اور نہریں جاری کیں۔ اور ہر قسم کے میوے پیدا کئے اور ہر قسم کے درخت زمین میں نر و مادہ پیدا کئے وہی ڈھانپتا ہے دن سے رات کو۔ اس بیان میں نشانیاں ہیں اس قوم کے لئے جو غور کرتی ہے۔

وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۟ قف وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾

۵۔ اور زمین میں کئی قطعے ہوتے ہیں پاس پاس اور انگور کے باغ اور عام کھیتیاں اور کھجور کے ایک جڑ میں کئی کئی درخت اور اس کے برعکس (یعنی ایک جڑ سے ایک ہی جھاڑ) پانی پلائے جاتے ہیں ایک ہی پانی سے اور ہم ایک کو ایک پر بزرگی دیتے ہیں کھانے کی چیزوں میں سے[ا] بے شک اس بیان میں اللہ کے پہچاننے کے لئے بڑے بڑے نشان ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ

۶۔ اگر تو کچھ تعجب کرنا چاہے تو تعجب کی بات تو ان کا یہ کہنا ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا دوبارہ نئے سرے سے بن سکیں گے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے حق کو چھپایا اپنے رب کے اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں پٹے و طوق پڑے ہوں گے۔ اور یہ ہی جہنمی ہیں وہ مدتوں

ا۔ یعنی مزے یا رنگ یا خوشبو اور مقدار میں۔

آیت نمبر ۵۔ بِمَآءٍ وَّاحِدٍ۔ ع

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست   در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

اسی طرح نیک سب یکساں ہوتے ہیں اور ان کی تعلیمیں بھی۔ فطرتیں و خواہشات انسانی مختلف ہوتی ہیں وہ اپنی فطرت کے رنگ دکھاتی ہیں۔

نُفَضِّلُ ۔ یہ تقاضائے فطرت اور قانون نیچر کا ردّ فرمایا یعنی ایک مختار بالا ارادہ ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

آیت نمبر ۶۔ اَلْاَغْلٰلُ ۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جو بدر میں بظاہر پوری ہوئی اور ایک رسومات توہمات کے طوق

اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝۶

اس میں رہیں گے۔

وَيَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ وَقَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِمُ الۡمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلۡمِهِمۡ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝۷

۷۔اور تجھ سے جلدی مانگتے ہیں بدی کو نیکی سے پہلے حالانکہ ان سے پہلے رسوا کرنے والے عذاب ہو چکے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ تیرا رب ضرور مغفرت کرنے والا ہے لوگوں کی ان کی بے جا کارروائیوں پر بھی اور بے شک تیرا رب سخت عذاب کرنے والا بھی ہے۔

وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ ۝۸ ع

۸۔اور وہ کہتے ہیں جو منکر ہیں کیوں نہیں اتاری گئی اس پر کوئی نشانی اس کے رب کی طرف سے اس کے سوا نہیں کچھ کہ اے پیارے محمدؐ! تُو تو دشمنوں کو ڈرانے والا ہی ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ہدایت کنندہ ہے۔

اَللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ كُلُّ اُنۡثٰى وَمَا تَغِيۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَمَا تَزۡدَادُ ؕ وَكُلُّ شَىۡءٍ عِنۡدَهٗ بِمِقۡدَارٍ ۝۹

۹۔ اللہ ہی جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں اٹھاتی ہے ہر ایک مادہ اور جو کچھ گھٹاتے ہیں پیٹ اور بڑھاتے ہیں پیٹ (یعنی رحم مادران) اور ہر ایک چیز اس کے نزدیک معیّن اندازے پر ہے۔

عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ الۡكَبِيۡرُ الۡمُتَعَالِ ۝۱۰

۱۰۔ وہ بڑا جاننے والا ہے چھپی اور کھلی باتوں کا اور وہ بزرگ عالی شان ہے۔

(بقیہ حاشیہ) بھی ہوتے ہیں جو کور باطنوں کے گلے میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جیسے آیت ہے وَيَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ وَالۡاَغۡلٰلَ الَّتِىۡ كَانَتۡ عَلَيۡهِمۡ (الاعراف:۱۵۸)۔

آیت نمبر ۷۔ قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ۔ یعنی ہم پر عذاب نہیں آتا۔ تیرے (عذاب) ہمیں نقصان کیوں نہیں پہنچاتے۔ اس قسم کے الفاظ اور خیالات جہلاء اور عوام میں اکثر ہوتے ہیں کیونکہ وہ کوئی علم وحکمت نہیں رکھتے چنانچہ ارشاد ہے وَمِنۡهُمۡ اُمِّيُّوۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ الۡكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِىَّ الخ (البقرۃ:۷۹) میرے نزدیک یہ امانی ہی شرک ہے جس کے دفع کے لئے انبیاء نے زور لگایا۔

آیت نمبر ۹۔ كُلُّ اُنۡثٰى۔ یہ سب پیٹ کے بچوں کے لئے پیشگوئی ہے کہ وہ مسلمان ہوں گے۔

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ برابر ہے کہ تم کوئی آہستہ سے بات کہو یا پکار کر کہو اور اس میں بھی کچھ فرق نہیں کہ کوئی چھپا ہوا بیٹھا ہو رات میں اور کوئی چلا جا رہا ہو دن میں[۱]۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اُس کے لئے[۲] پہرے والے مقرر ہیں آگے اور پیچھے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں اللہ کے حکم سے۔ اللہ تو نہیں بدلتا کسی قوم کی حالت جب تک وہی قوم نہ بدل لے اپنی حالت آپ اور جب چاہتا ہے اللہ کسی قوم کو عذاب پہنچانا تو اس کو کوئی ردّ کرنے والا نہیں۔ اور ان کا کوئی بھی والی نہیں اللہ کے سوا۔

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ وہی اللہ ہے جو دکھاتا ہے تم کو بجلی[۳] ڈرانے اور امید دلانے کے لئے اور وہی پیدا کرتا ہے وزن دار بادلوں کو۔

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ

۱۴۔ اور گرج اس کی پاکی بیان کرتی ہے تعریف کے ساتھ مارے ڈر کے اور فرشتے بھی[۴] اور وہی بھیجتا ہے گرنے والی بجلیوں کو پھر ان کو گراتا ہے

۱؎ اللہ کو برابر معلوم ہے سب کچھ۔
۲؎ یعنی انسان کے لئے۔
۳؎ یعنی مخالفوں کو۔
۴؎ اس کی یاد میں لگے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر۱۲۔ يَحْفَظُوْنَهٗ۔ یہ مامور اور مومن کے لئے حفاظت کی پیشگوئی ہے کہ اللہ اس کا ہمیشہ محافظ اور نگہبان رہتا ہے اور وہ اکثر کامیاب رہتا ہے۔

آیت نمبر۱۳۔ اَلسَّحَابَ الثِّقَالَ۔ اس سے بعض عارفوں نے باریک مضامین قرآن بھی لئے ہیں جو انسان کو علمی و عملی قوتوں سے بشرط عرفان و قابلیت سیراب کر دیتے ہیں اور وہ عامل و حامل قرآن مجید کے بھی مراد ہیں جو اس کو پھیلائیں گے اور اشاعت کریں گے۔

آیت نمبر۱۴۔ اَلرَّعْدُ۔ نفس کو توڑنے والے جو سخت احکام آتے ہیں تو وہ موجب حمد و ثناءِ الٰہی ہوتے ہیں جس سے اصلاح ہوتی ہے اور نیک بخت لوگ بھی اللہ کی حمد و ثناء میں مشغول رہتے ہیں تا کہ ترقی مدارج ہو۔

بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۴﴾

جن پر وہ چاہتا ہے[۱] اور یہ منکر جھگڑتے ہی رہتے ہیں اللہ کے مقدمہ میں حالانکہ وہ سخت طاقت اور عذاب دینے والا ہے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اسی کو پکارنا برحق ہے اور اس کے سوائے جن کو پکارتے ہیں تو وہ انہیں کچھ بھی جواب نہیں دیتے مگر جیسے اپنے چلّو پھیلا رہا ہے (پیاسا) پانی کی طرف کہ وہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ کبھی بھی پہنچنے والا نہیں اور منکروں کی دعا تو گمراہی میں ہی ہوا کرتی ہے۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۶﴾ السجدة

۱۶۔ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی اور ناخوشی سے اور ان کے سائے صبح اور شام سجدے میں لگے ہوئے ہیں۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ

۱۷۔ تو پوچھ کہ آسمان اور زمین کا ربّ کون ہے؟ تُو ہی جواب دے کہ اللہ۔ کہہ پھر یہ کیا تم نے اللہ کے سوا بنا رکھے ہیں دلی دوست جو اپنے نفس کے نفع اور ضرر کے بھی مالک نہیں؟ کہہ دو کیا برابر ہوسکتا ہے اندھا اور آنکھوں والا، یا برابر سمجھتے ہو اندھیرا اور اجالا یا انہوں نے بنا رکھے ہیں اللہ کے برابر والے ایسے جنہوں نے کچھ پیدا کیا ہے اللہ کے جیسا کہ مشتبہ ہوگئی ہے ان پر دونوں کی

---

[۱] اس سے عذاب کی پیش گوئیاں بھی مراد ہیں۔

آیت نمبر ۱۵۔ بِبَالِغِهٖ۔ پہلے بے اختیار چیزیں کسی کی کیا مدد کریں گی یا پانی سے مراد شریعت آسمانی ہے جس کا صرف منہ سے بلا عمل اقرار اس مضمون کا حسب حال ہے۔

الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۷﴾

پیدائش؟ تم کہہ دو (نہیں) سب کا خالق اللہ ہی ہے اور وہی اکیلا بڑا غالب ہے۔

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ۬ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۸﴾ؕ

۱۸۔ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی[1] پھر بہہ نکلے نالے اپنی اپنی مقدار کے موافق پھر ریلے نے جھاگ اٹھا لیا جو اوپر آ گیا تھا[2] اور وہ جو تپاتے یا گلاتے ہیں آگ میں زیور یا دوسرے اسباب کے لئے اس کا[3] بھی جھاگ ایسا ہی ہے۔ اسی طرح اللہ بیان کرتا ہے الحق اور الباطل کا حال پس وہ جھاگ تو یوں ہی بے کار چلا جاتا ہے پر لوگوں کو نفع دینے والا وہ[4] زمین میں ٹھہرا رہتا ہے[5]۔ اسی طرح اللہ بیان فرماتا ہے اعلیٰ درجہ کی باتیں۔

---

۱ شریعتِ حقہ و الہام صادقہ بھی مراد ہے۔ ۲ جھاگ سے جھوٹے مدعی بھی مراد ہیں۔
۳ یعنی جھوٹا، مدعی الباطل غارت ہو جاتا ہے۔ ۴ پانی و دھات۔ ۵ یعنی الحق سچا مامور۔

آیت نمبر ۱۷۔ خَالِقُ ۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو **تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ** کے الفاظ آئے ہیں اس سے اس قسم کی خلقت مراد نہیں بلکہ حدّ نبوت تک محدود ہے ورنہ چرند و پرند کا پیدا کرنا مشابہ خالقیت ہے جس سے اس آیت شریف میں انکار کیا گیا ہے اور خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ سے اس کا ردّ فرمایا گیا ہے کیونکہ اہل سنت و جماعت کے اعتقاد کے مطابق سوائے خدا کے کوئی خالق نہیں اور اس نے فرمایا بھی هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ (فاطر: ۴) اور هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ (الانعام: ۱۰۳)۔ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ (الزمر: ۶۳) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ (المؤمن: ۶۳)۔

آیت نمبر ۱۸۔ زَبَدًا رَّابِيًا ۔ جھاگ سے وہ شبہات و اعتراضات بھی مراد ہیں جو لوگ حق کو چھپانے کے لئے کیا کرتے ہیں اور **اِحْتَمَلَ** کا لفظ ان کے احتمالات کی دلیل ہے جیسے موسیٰؑ کے عصا پر فرعون کی طرف سے احتمالِ سحر کا بیان کیا گیا۔

جُفَآءً ۔ یعنی جھوٹے معترضوں کے ارادات اکارت چلے جاتے ہیں اور خدا کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ جنہوں نے بات مانی اطاعت کی اپنے ربّ کی ان کے لئے بہت ہی بہتری ہے اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا تو اگر ان کے لئے زمین کا سب کا سب مال اور اتنا ہی اور بھی ان کے پاس ہو کہ وہ اپنی نجات کے لئے بدلہ میں اسے دیں (تو بھی کچھ مفید نہیں بلکہ) یہی لوگ ہیں جن کے لئے بُرا حساب ہے اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے۔

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ بھلا ایک شخص جو اس بات کو جانتا ہے کہ جو کچھ تیری طرف تیرے رب کی جانب سے اتارا گیا وہ برحق ہے وہ اس شخص کی مانند ہوسکتا ہے جو اندھا ہے پس نصیحت تو وہی پکڑتے ہیں جو صاحبِ عقل ہیں۔

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ (صاحبِ عقل) وہ لوگ ہیں جو پورا کرتے ہیں اللہ کا اقرار اور توڑتے نہیں عہد کو[1]۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور وہ ان سے تعلق پیدا کرتے ہیں جن سے اللہ نے تعلق پیدا کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ اپنے ربّ سے ڈرتے رہتے ہیں اور حساب کی خرابی سے خوف رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ

۲۳۔ اور وہ لوگ جو ہمیشہ بدیوں سے بچتے ہیں اور نیکیوں پر جمے رہتے ہیں اپنے ہی ربّ کی

[1] یعنی شریعت کی پوری پابندی کرتے ہیں۔

آیت نمبر۲۲۔ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ ۔ نبی کریمؐ وازواج مطہرات واہلِ بیت کے بعد صحابہؓ وتابعین اور تبع تابعین مفسرّین ومحدّثین فقہاء اور صوفیاء ومحقّقین صلحاء واتقیاء کے ساتھ کامل تعلق ہونا چاہئے نہ مثل متعصّب اہلِ حدیث وشیعہ اور چکڑالوی وغیرہ کے اپنے من مانی بات پر خوش ہوں۔

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾

خوشنودی کے لئے اور نماز کو ٹھیک درست رکھتے ہیں اور ہمارے دئے ہوئے میں سے کچھ دیتے رہتے ہیں چھپا چھپا کر[1] اور دکھا دکھا کر[2] اور بھلائیاں کرنے میں لگے ہی رہتے ہیں برائیوں کو ہٹانے کے لئے یہ ہی لوگ ہیں جن کے لئے انجام کا گھر ثابت ہوگیا ہے۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ وہ ہمیشگی کے باغ میں ہیں جس میں وہ جائیں گے سدا رہیں گے اس میں اور جو نیکوکار ہوں گے ان کے باپ دادا اور دوست یا بیبیاں اور اولاد بھی[3]۔ اور فرشتے ہر ایک دروازے سے ان پر داخل ہوکر

[1] ریا سے بچنے کے لئے۔ [2] ترغیب وتحریص کے لئے۔
[3] یہ سب ان کے ساتھ ہوں گے۔

آیت نمبر۲۴۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ ۔ جنّت عدن کی یا مدت ہائے دراز سے پیروان مذہب کے لئے باعث حسرت ہو رہی ہے اور اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو دل ہی دل میں کچھ کہتے ہیں کہ انہوں نے شیطان کا کہا مان کر دانے کے لالچ سے اپنی عزیز اولاد کو ہمیشہ کے لئے ورثۂ پدری سے محروم کر دیا اور باوا حضرت تو فوت ہو گئے۔ مگر وہ اُن کا اور ہمارا پرانا دشمن شیطان جس نے انہیں ورغلایا تھا اب تک زندہ ہے بہت سے تو اس کے مل جانے کی فکر میں ہیں کہ خوب خبر لیں اور بہت سے اس کے پھندے میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ غلام بے دام بنے ہوئے ہیں جس پر شیطان بھی ہنستا ہوگا ایسے ہی موقعہ پر کسی نے کہا ہے کہ ''لڑکا بغل میں ڈھنڈورا شہر میں'' کسی نے خواب میں شیطان کو دیکھ کر اس کی داڑھی پکڑ کر انتقاماً ایک تان کر طمانچہ مارا تھا اور ایک مارنا ہی چاہتا تھا کہ اس کی آنکھ کھل گئی اور معلوم ہوا کہ اپنا ہی منہ اور داڑھی تھی اور طمانچہ بھی بَر کلۂ خود ہے اور مار کے صدمے سے آنکھ کھل گئی ہے۔ معلوم یہ ہوا بہت بڑا شیطان تو اس کا نفس ہی ہے **اَعْدٰى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِىْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ**☆ کیونکہ ابلیس کا تسلط کسی انسان پر نہیں ہوتا سوائے اس شخص کے جو ابلیس کو اپنے نفس پر قابو دے دے اور اس کا کہنا ماننے لگے تو باعث فساد و بانئ فساد نفس امّارہ ٹھہرا اور وہی قابلِ ملامت ہے اب بھی انسان یعنی لالچی اور حرصی جنت اور آرام گاہ سے صرف دانہ کی خاطر نکالا جاتا ہے۔ احمق انسان خیال کرتا ہے کہ روزی حلال وحرام کا خیال کر کے اور سچ اور جھوٹ کا تمیز رکھ کر الگ الگ کماؤں گا اور راست بازی اور تقویٰ اختیار کروں گا تو فاقوں مرجاؤں گا۔ اور اس کا نفس اُسے ناصح امین بَن کر دھوکہ دیتا ہے کہ زیست کا مدار اسی

☆ تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا دل ہے جو تیرے پہلوؤں کے درمیان ہے۔ (ناشر)

سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِ ۝٢٥

۲۵۔ کہیں گے سلام علیکم یعنی تم پر سلامتی ہو اس کے صلہ میں کہ تم نیکی پر جمے رہے اور بدیوں سے بچتے رہے تو انجام کا گھر کیا ہی خوب ملا۔

وَالَّذِيۡنَ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِيۡثَاقِهٖ وَيَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ

۲۶۔ اور جو لوگ اللہ کا اقرار توڑتے ہیں اس کو مضبوط کئے بعد اور ان سے جدائی اختیار کرتے

(**بقیہ حاشیہ**) دانہ اور روزی پر ہے جس طرح میّسر ہو جائے آخر اس جنّت عدن سے جس کا نام اطمینانِ نفس اور آرام گاہِ **نَفۡسِ مُطۡمَئِنَّه** اور ایمان ویقین اور رضائے الٰہی ہے ہمیشہ کے لئے نکالا جاتا ہے اور ایسا ننگا، مفلس، قلاش اور عیب دار ہوتا ہے کہ ہر ایک شریف آدمی اس کو دیکھ کر شرم وحیا کے مارے منہ پھیر لیتا ہے اور خیال بد سے باز نہیں آتا اور آنکھیں بند کر لیتا ہے اور اپنے باپ پر یعنی حضرت آدم علیہ السلام پر دھوکا کھانے کا الزام لگاتا ہے جو جائے ادب ہے حالانکہ خود ایک دانہ کے لئے شیطان کے دام میں گرفتار ہے **اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ** اور **جنّت** عدن کی فکر میں ہمیشہ رہتا ہے بعد تحقیقاتِ کامل کے اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ شہر بابل کے قریب **جنّت** عدن تھی حالانکہ عراق ایک علاقہ محدود ہے اگر حضرت آدم اور ان کی اولاد سب وہاں رہ پڑتی تب بھی وہاں جگہ نہ رہتی اور عراق کا ملک تو اب بھی موجود ہے اور وہاں کے رہنے والے بھی جو مذہبی تحقیق کے موافق عدن کی **جنّت** کے رہنے والے ہیں۔ حضرت آدم کی **جنّت** کے لئے رو رہے ہیں نادان انسان اتنا نہیں جانتا کہ عدن کے معنی تو ہمیشہ رہنے کے ہیں اور وہ انعامات جو ہمیشہ رہیں۔ پس وہ جنت عدن جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے کبھی دنیا میں نہ تھی اور اب بھی موجود ہے نہ تھی کا تو یہ مطلب ہے کہ کسی جگہ کا نام نہ تھا اور ہے کا مطلب یہ ہے کہ متقی انبیاء اولیاء نیک لوگ ہمیشہ جنتوں میں رہتے ہیں جو ان سے کبھی نہیں چھینی جائے گی۔ رہے آخرت کے **جنّت** و انعامات اس کے لئے حضور سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں کہ **مَا لَا عَيۡنٌ رَأَتۡ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتۡ** نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سنیں۔ مبارکی ہو اس کے لئے جو قرآن مجید کی بتائی ہوئی **جنّت** کی تلاش کرے۔ توریت کی بتائی ہوئی جنتوں کا خیال چھوڑے **جنّت** بھی ایک رضائے الٰہی کا نام ہے۔ (حاشیہ جدیدہ)۔

آیت نمبر ۲۵۔ فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِ۔ یہاں تک ایماندار عاقلوں کا ذکر ہوا۔ اب منافقوں اور فاسقوں کا ذکر ہوتا ہے یعنی جو لوگ اللہ کا اقرار توڑتے ہیں۔ اس کو مضبوط کئے بعد اور ان سے جدائی اختیار کرتے ہیں جن سے ملنا اللہ پسند فرماتا ہے اور ملک میں شرارت پھیلاتے ہیں یہ ہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے دربدر کر دیا اور ان کے لئے بُرا گھر ہے۔

بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۶﴾

ہیں جن سے ملنا اللہ پسند فرماتا ہے اور ملک میں شرارت پھیلاتے ہیں یہ ہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے دربدر کر دیا اور ان کے لئے بُرا گھر ہے۔

اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۷﴾ ع ۸/۹

۲۷۔ اب رزق کی کشادگی ہوگی جس کے لئے اللہ نے چاہا[۱] اور تنگی کرے گا جس کے لئے چاہے گا[۲] وہ تو خوش ہو گئے تھے دنیا ہی کی زندگی پر حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔

وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور حق چھپانے والے کہتے ہیں کیوں نہیں اتاری گئی اس پر کوئی نشانی اس کے ربّ کی طرف سے تم کہہ دو اللہ ہی ہٹا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور راہنمائی فرماتا ہے اپنی طرف اس کی جو اس کی طرف جھکا[۳]۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ (یعنی) وہ لوگ جو ایماندار ہیں اور اللہ کی یاد سے ان کے دل آرام پاتے ہیں خبردار ہو جاؤ! اللہ ہی کی یاد سے دلوں کو آرام و چین ملتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے مبارکی ہے ان کے لئے اور اچھی آرام گاہ ہے۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَیْهِمُ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَهُمْ یَكْفُرُوْنَ

۳۱۔ اسی طرح ہم نے تجھ کو بھیجا ایک جماعت میں جس سے پہلے گزر چکیں ہیں بہت سی جماعتیں تاکہ تو پڑھ کر سنا دے ان کو جو ہم نے وحی کی تیری طرف اور وہ منکر ہوتے ہیں رحمٰن

[۱] یعنی صحابہ اور ایمان داروں کے لئے۔ [۲] یعنی شقی بدبختوں کے لئے جو تباہ ہونے والے ہیں۔

[۳] اللہ کی طرف جھکنا یہ بھی اسباب ہدایت میں سے ہے۔

آیت نمبر ۳۱۔ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ۔ جیسے مشرکین عرب کو وحدانیت سے چڑھتی ویسے ہی رحمان کے اسم شریف سے۔ اور وہ مثل عیسائیوں آریوں کے رحم بلا مبادلہ کے قائل نہ تھے جو اس اسم شریف کا تقاضا ہے۔

بِالرَّحۡمٰنِ ؕ قُلۡ هُوَ رَبِّیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَیۡهِ تَوَکَّلۡتُ وَ اِلَیۡهِ مَتَابِ ﴿۳۱﴾

کے تو کہہ دے رحمان ہی میرا ربّ ہے کوئی سچا معبود نہیں مگر وہی رحمٰن۔ مَیں نے اُسی پر بھروسا کیا ہے اور اُسی کی طرف میرا رجوع ہے۔

وَلَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا سُیِّرَتۡ بِهِ الۡجِبَالُ اَوۡ قُطِّعَتۡ بِهِ الۡاَرۡضُ اَوۡ کُلِّمَ بِهِ الۡمَوۡتٰی ؕ بَلۡ لِّلّٰهِ الۡاَمۡرُ جَمِیۡعًا ؕ اَفَلَمۡ یَایۡـَٔسِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ لَّوۡ یَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَی النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَلَا یَزَالُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا تُصِیۡبُهُمۡ بِمَا صَنَعُوۡا قَارِعَةٌ اَوۡ تَحُلُّ قَرِیۡبًا مِّنۡ دَارِهِمۡ حَتّٰی یَاۡتِیَ وَعۡدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ﴿۳۲﴾ ع

۳۲۔ اور اگر قرآن ایسا ہوتا کہ چلائے جاتے اس سے پہاڑ یا کاٹ دی جاتی اس سے زمین یا بات کرادی جاتی اس کے سبب سے مُردوں سے (جب بھی اکثر کافر نہ مانتے) ہاں اللہ ہی کے سب احکام ہیں۔ کیا ظاہر نہیں ہوا ایمان داروں کو کہ اگر اللہ نے چاہا ہوتا تو سب ہی آدمیوں کو ہدایت کر دیتا۔ اور کافروں کو تو ہمیشہ پہنچتی رہے گی ان کے کرتوتوں کے سبب مصیبت یہاں تک کہ تو نازل ہو جائے گا ان کے شہر کے قریب جب تک کہ اللہ کا وعدہ پورا ہو جائے (یعنی فتح مکہ) کچھ شک نہیں کہ اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَاَمۡلَیۡتُ لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ثُمَّ اَخَذۡتُهُمۡ ۟ قف

۳۳۔ اور تجھ سے پہلے رسولوں کے ٹھٹھے اڑائے گئے ہیں پھر میں نے مہلت دی حق چھپانے والوں

آیت نمبر ۳۲۔ سُیِّرَتۡ بِهِ الۡجِبَالُ ۔ چنانچہ ایسا ہوا ہے کہ فارس اور شام اور روم کی کوہسار سلطنتیں اس کلام مجید کے مقابلہ میں اڑا دی گئیں اور بڑے بڑے قطعاتِ زمین کو کاٹتا ہوا یہ قرآن پھیل گیا اور ہزاروں روحانی مُردے اس سے زندہ ہو گئے اور لاکھوں بے زبان اس کی بدولت بڑے مقرر اور متکلّم بن گئے اور علم کلام پیدا ہو گیا مگر وائے بدنصیبی کہ پھر بھی اکثر لوگ کافر ہی رہ گئے حالانکہ فلسفہ اس کے مسائل کو مان چکا ہے۔

کُلِّمَ بِهِ الۡمَوۡتٰی ۔ یہ پیشگوئی ہے کہ ایک وقت آتا ہے کہ بڑے بڑے لوگ مارے جائیں گے قرآن کی پیشگوئی کے موافق اور زمین پھٹ جائے گی اور مُردے کافر حیاتِ عرفانِ الٰہی حاصل کریں گے۔

یَایۡـَٔسِ کے معنی ۔ **یتبیّن** چنانچہ

اَقُوۡلُ لَهُمۡ بِالشِّعۡبِ اِذۡ یَأۡسِرُوۡنَنِیۡ ۔۔۔ اَلَمۡ تَیۡأَسُوۡا اَنَا ابۡنُ فَارِسَ زَهۡدَمُ

(ترجمہ) مجھے شعب میں قید کرنے لگے تو میں نے کہا کہ تم کو علم نہیں اس بات کا کہ میں کون ہوں؟

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

کو پھر ان کو گرفتار کیا تو کیسا ہوا میرا عذاب۔

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ بھلا جو خبر رکھتا ہے ہر ایک جی کی جو اس نے کمایا[۱] اور منکروں نے اللہ کے برابر والے ٹھہرائے ہیں ان سے کہہ دے کہ اچھا ان کے نام تو لو کیا تم اللہ کو بتاتے ہو جو زمین میں معلوم نہیں ہے یا جھوٹی بے کار باتیں بناتے ہو۔ بلکہ پسند آ گئی ہے کافروں کو اپنی تدبیر اور راہِ راست سے رک گئے ہیں۔ اور جسے اللہ راہ راست سے روکے، تو اس کا کوئی ہادی نہیں ہوسکتا۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے اور ان کا کوئی بچانے والا نہیں اللہ سے۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اچھا بیان جنت کا جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے بہہ رہی ہیں اس میں نہریں اس کے پھل پھلاری ہمیشہ رہنے والے ہیں اور اس کا سایہ حسب مرضی قائم و دائم ہے۔ یہ انجام ہے ان کا جنہوں نے اللہ کو سپر بنایا اور حق چھپانے والوں کا انجام آگ ہی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ

۳۷۔ اور اہل کتاب خوش ہیں اس سے جو اتارا گیا تیری طرف اور بعض فرقے انکار کرتے ہیں ان کی بعض باتوں کا تو کہہ دے مجھ کو تو یہی حکم ہوا ہے کہ میں اللہ ہی کی عبادت کروں اور اس

[۱] تو وہ علم رکھ کر بے سزا چھوڑ دے گا؟ نہیں۔

وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾

کے برابر کسی کو نہ سمجھوں اسی کی طرف میں بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۸﴾ ع

۳۸۔ اسی طرح ہم نے قرآن اتارا مضبوط حکم والا عربی میں۔ اور اگر تو اے مخاطب! ان کی گری ہوئی خواہشوں کی پیروی کرے گا علم حاصل ہوئے بعد تو تیرا کوئی حمایتی اور بچانے والا نہ ہوگا اللہ کے مقابلہ میں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور ہم نے بہت سے رسول تجھ سے پہلے بھیجے اور ان کو بیوی اور اولاد والا ہم نے بنایا تھا۔ اور کسی رسول کی طاقت نہیں کہ کوئی نشانی لائے اپنے اختیار سے مگر اللہ ہی کے حکم سے[۱] ہر ایک وعدے کے لئے ایک محفوظ کتاب ہے۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اللہ مٹا دیتا ہے جو چاہے اور باقی رکھتا ہے جو چاہے اور اسی کے پاس ہے جڑ اور ماں کتاب کی۔

---

[۱] یعنی کوئی رسول خود کسی فرمائشی معجزہ کا جواب نہیں دے سکتا۔

آیت نمبر ۳۹۔ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً۔ وہ تارک الدنیا اور سادھو اور ناڑ بند وغیرہ نہ تھے جب تک صاحب خانہ نہ ہو گھر بار والا نہ ہو، اخلاق کاملہ کا نمونہ اور کمالات انسانیہ کا جامع نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ راستبازوں کی جماعت بال بچہ والی ہوتی ہے۔

بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ یعنی کوئی رسول خود کسی فرمائشی معجزہ کا جواب نہیں دے سکتا مگر اللہ چاہے تو۔ اکثر انسانوں کی عادت ہے کسی مقدس کا اعتقاد اگر ان کے دنیوی اغراض میں مفید پڑا مثلاً مرید ہوئے تو ترقیٔ دنیا یا کوئی اور مطالب دلی بر آئے تو خوش ہوتے ہیں اور بڑا مقدس مانتے ہیں ورنہ سُوءِ اعتقادی سے کہتے ہیں کہ کچھ نہیں چنانچہ ارشاد ہے فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨاطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةَ الخ (الحج:۱۲)

آیت نمبر ۴۰۔ اُمُّ الْكِتٰبِ۔ ایک قوم کو با اقبال بناتا ہے اور ایک کو تباہ اور یہ اللہ کا منشاء اور فعل ہے اور اس

وَ اِنۡ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ وَعَلَيۡنَا الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور ہم تجھ کو اگر دکھائیں کوئی وعدہ جو ان سے ہم کرتے ہیں یا وفات دیں تجھ کو بہر حال تیرا کام تو پہنچا دینا ہے اور ہمارے پر حساب لینا ہے۔

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُهَا مِنۡ اَطۡرَافِهَا‌ ؕ وَاللّٰهُ يَحۡكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكۡمِهٖ‌ ؕ وَهُوَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہمارا دین آ رہا ملک میں امرا اور غرباء کو گھٹاتا ہوا۔ اور اللہ حکم کرتا ہے اور اس کے حکم کو کوئی پیچھے ڈالنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے[1]۔

[1] یعنی مسلمان جلد کامیاب ہو جائیں گے، کفر یہاں سے دور ہو جائے گا۔

(بقیہ حاشیہ) کے پاس اصل کتاب یعنی تعزیرات کی کتاب ہے۔ اسی کے ضمن میں یہ جو بعض دنیا کی عمر سات ہزار سال بتلاتے ہی یا دو ارب یا اس سے بھی بڑھ کر بتاتے ہیں خدا کی ابدیت اور اقتدار کے سامنے یہ کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی اس لئے قرآنِ شریف میں کوئی میعاد مقرر نہیں کی گئی۔ ہم تو ان قائلین کے ساتھ ہیں جو دعا کرتے ہیں **اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنَ الْاَشْقِيَاءِ فَامْحُ اِسْمِىْ مِنَ الْاَشْقِيَاءِ وَاكْتُبْنِىْ فِى السُّعَدَآءِ** کیونکہ ارشاد ہے وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ اللہ اپنے کام پر بھی غالب ہے پھر کیا فکر ہے۔

آیت نمبر ۴۱۔ **بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ الخ۔** وعدہ وعید دو علیحدہ علیحدہ باتیں ہیں۔ وعید کا خلاف ہوتا ہے اور اس کا کرنے والا کاذب نہیں سمجھا جاتا بلکہ رحیم وکریم مانا جاتا ہے۔ عرب کہتا ہے ؎

اِنِّىْ اِذَا اَوْعَدْتُّهٗ اَوْ وَعَدْتُّهٗ فَمُنْجِزُ وَعْدِىْ وَمُخْلِفُ اِيْعَادِىْ

یعنی ہم وعدہ کرتے ہیں اور پورا کرتے ہیں اور وعید کرتے ہیں تو خلاف کر دیتے ہیں۔ انذار کی پیشگوئیاں بعض وقت ٹل جاتی ہیں۔ رہا وعدہ وہ اکثر خلاف نہیں ہوتا ہاں مصلحتاً یا بترقی یا اعلیٰ کمال حاصل ہونے یا کرانے کے لئے کبھی صورت بدل جاتی ہے یا **تنزّل** یا **تبدّل** اور دیری میں اس کی ترقی ہوتی ہے مثلاً ہم ایک طالب علم سے کہیں تم کامیاب ہو تو ایک روپیہ دیں گے اور کامیابی کے بعد اُسے دس دیں یا بجائے دس کے آئندہ کی تعلیم کا کل خرچ اپنے ذمّہ لے لیں یا کسی دوست سے وعدہ کریں کہ ہم تم سے فلاں وقت ملیں گے یا فلاں طبیب بڑا ہی تجربہ کار ہے پھر کسی سخت مجبوری یا مصلحت سے وقت مقررہ پر نہ مل سکیں یا مذکورہ طبیب کے علاج میں شفا نہ پائیں وغیرہ امورِ واقعہ اس کے شاہد ہیں اور یہاں خلافِ وعدہ کوئی امر بھی نہیں سمجھا جاتا۔ **بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ** کے معنی اس تشریح سے سمجھ میں آ جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ **عَلَيۡنَا الۡحِسَابُ** یعنی پیشگوئی تیرے سامنے ظاہر ہو جیسے واقعۂ بدر۔ **اَطۡرَاف** کے معنی حاکم، محکوم، امراء، غرباء، اغنیاء، فقراء وغیرہ۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَ سَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾

۴۳۔ اور تحقیق تدبیر کر چکے ہیں ان سے پہلے والے تو اللہ ہی کے اختیار میں ہیں سب تدبیریں[۱] وہ جانتا ہے ہر ایک جی جو کر رہا ہے اور عنقریب جان لیں گے کافر کہ کس کے لئے ہے انجام کا گھر۔

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ۙ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع

۴۴۔ اور کافر کہتے ہیں کہ تُو تو رسول ہی نہیں۔ تُو کہہ دے اللہ ہی کی گواہی کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان اور وہ شخص گواہ ہے جن کو (توریت وغیرہ) کتاب (آسمانی) کا علم ہے۔

---

[۱] مکر، تدبیر، اس کی دو قسمیں ہیں **مَكْرُ الْخَيْر**، اچھی تدبیر اور **مَكْرُ السَّيِّئَة**، بُری تدبیر۔

سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلاثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ سَبْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔سورہ ابراھیم کو اُس اللہ کے نام سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو تمام محامد کا موصوف اور رحم بے سبب کرنے والا اور اسباب کا نیک بدلہ دینے والا ہے۔

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۲﴾

۲۔ ہم اللہ ہیں، بار بار تیری رسالت پر زور دینے والے یہ ایک کتاب ہے ہم نے اس کو اتارا تیری طرف تاکہ تو لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالے۔ ان کے ربّ کے حکم و اجازت سے ایسی راہ کی طرف جو زبردست قابل حمد راہ ہے یعنی عزیز وحمید۔

اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَ وَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ﴿۳﴾

۳۔ وہ اللہ ہے جس کا آسمان وزمین میں سب کچھ ہے اور افسوس ہے کافروں پر سخت عذاب سے۔

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴﴾

۴۔ وہ جو دنیا کی ہی زندگی کو پسند کرتے ہیں آخرت کے مقابلہ میں اور وہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس راہِ الٰہی کو چاہتے ہیں ٹیڑھے رہ کر۔ یہی لوگ ہیں دور دراز کی گمراہی میں۔

آیت نمبر۴۔ يَصُدُّوْنَ ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دو بھیڑیئے بھوکے کسی ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو ان سے اتنا نقصان نہیں پہنچے گا جتنا مال اور منصب کے حرص سے دین کو پہنچتا ہے“ مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۳ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الرقاق الفصل الثانی حدیث نمبر ۵۱۸۱) اسی طرح فرمایا ہے کہ دنیا کی محبت دین کو نقصان پہنچاتی ہے اور دین کی دنیا کو۔ تو تم باقی رہنے والی چیز کو اختیار کرو۔ مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۳ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الرقاق الفصل الثانی حدیث نمبر ۵۱۷۹)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

۵۔ اور کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر (مختص المقام) اسی قوم کی زبان میں (بات کرنے والا) تا کہ ان سے بیان کرے کھول کھول کر۔ پھر اللہ ہٹا دیتا ہے جسے چاہے اور راہ پر لگا دیتا ہے جسے چاہے[1]۔ اور وہی بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝

۶۔ اور ہم نے موسیٰ کو بھیجا اپنی کھلی کھلی نشانیاں دے کر کہ نکال اپنی قوم کو اندھیروں سے اجالے کی طرف اور اُن کو یاد دلا ان کے دن[2]۔ بے شک ان واقعات میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لئے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ ع

۷۔ اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم کو، اللہ کے وہ احسان یاد کرو جو تم پر ہیں جب اُس نے تم کو بچا لیا تھا فرعون کے لوگوں سے وہ تم کو بُری تکلیفیں دیتے تھے اور تمہارے مردوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کی حیا دور کرتے تھے اور اس میں بڑا انعام تھا تمہارے رب کی طرف سے۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝

۸۔ اور جب خبردار کر دیا تم کو تمہارے ربّ نے کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں (خود) تم کو اور زیادہ کر دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میری مار بڑی سخت ہے۔

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي

۹۔ اور موسیٰ نے کہا اگر تم سب کے سب کافر

[1] یعنی بعض کافر ہوتے ہیں بعض مومن اپنے اعتقاد و عمل کی وجہ سے۔

[2] یعنی انعام اور انتقام کا زمانہ۔

الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

ہو جاؤ خاص تم اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب ہی تو بے شک اللہ بے نیاز ہے حمد کیا گیا ہے[1]۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝

١٠۔ کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے نوح اور عاد وثمود کی قوم اور جو ان کے بعد ہوئے جن کی خبر اللہ ہی کو ہے۔ آئے اُن کے پاس اُن کے رسول کھلے کھلے نشان لے کر تو ان کے ہاتھ ان کے منہ میں ڈال دئے اور کہنے لگے ہم کافر ہوئے تمہاری رسالت کے اور ہم ایسے شک میں ہیں اُس سے جدھر تو ہمیں بلاتا ہے جو کہ دوسروں کو بھی شک میں ڈال دے۔

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ

١١۔ ان کے پیغمبروں نے کہا کیا اللہ میں شک ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے وہ تم کو بلاتا ہے تاکہ تمہاری مغفرت کرے گناہوں سے اور تمہیں رہنے دے وقت معیّن تک۔ وہ کہنے لگے کیا بات ہے تم بھی تو ہمارے جیسے آدمی ہو تم چاہتے ہو کہ ہم کو روک دو ان چیزوں سے جن کی پوجا ہمارے باپ دادا کرتے رہے

[1] یعنی وہ کسی کے شکریہ کا محتاج نہیں ہم اللہ کی شکرگزاری اپنی ترقی کے لئے کرتے ہیں۔

آیت نمبر١٠۔ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ ۔ کی چار صورتیں ہوسکتی ہیں ایک یہ کہ انگلیاں منہ میں پکڑتے ہیں۔ دوسرے ہاتھ کاٹتے ہیں۔ تیسرے نبیوں کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ چوتھے انہیں کے ہاتھوں سے ان کا منہ بند کرتے ہیں۔

آیت نمبر١١۔ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ ۔ ماننے والوں کے چار گروہ ہیں (١) صاحبانِ الہام و وحی جن کو اعلیٰ درجہ کا یقین حاصل ہونے کے سبب سے وہ کسی منکر سے کہتے ہیں کہ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ (٢) ان کے متبع (٣) حکماء وعقلا جو کارخانہ عالم کو دیکھ کر اللہ کو مانتے ہیں (٤) عوام جو آباء واجداد کی پیروی کرتے ہیں۔

يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ⑪

تولاؤ تو کوئی صریح دلیل۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑫

۱۲۔ اُن سے اُن کے رسولوں نے کہا ہاں ہم تمہاری ہی طرح کے تو آدمی ہیں لیکن اللہ احسان کیا کرتا ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (وحی و رسالت کا) اور ہمارا کام نہیں کہ تمہارے پاس کوئی سند پیش کریں مگر اللہ ہی کے حکم سے، اور ایمانداروں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ⑬

۱۳۔ اور ہم کو کیا ہوا کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ اس نے ہمیں ہدایت دی ہے ہماری راہوں کی۔ اور ہم ضرور صبر کریں گے تمہارے ستانے پر اور اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے متوکّلوں کو۔

ع ۲ / ١٤

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ⑭

۱۴۔ اور حق چھپانے والے کافروں نے کہا اپنے رسولوں سے ہم تم کو ضرور ضرور نکال دیں گے اپنے ملک سے یا تم پھر جاؤ ہمارے مذہب میں تو اللہ نے جو ان کا رب ہے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ضرور غارت کر دیں گے بے جا کام کرنے والوں کو۔

(بقیہ حاشیہ) بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۔ منکروں کا یہ ہمیشہ قاعدہ ہے وہ رسولوں کو بھی کہا کرتے ہیں کہ تم میں کمال کیا ہے تمہارے لئے دلیل کیا ہے تم کو کیا فوقیت ہے ہم تم کو ملک سے نکال دیں گے یا قتل کر دیں گے۔ ہاں تم ہمارے مذہب میں واپس آ جاؤ تو اچھا ہے چونکہ نبیوں کی تعلیم کے دو حصّہ ہوتے ہیں۔ (۱) عقائد حقّہ (۲) اعمالِ صالحہ۔ جو متبرک تعامل سے واضح ہوتا ہے۔ علمی تدبیرات میں مجتہدین کا ظہور ہوتا ہے اور ان کے ساتھ سلطان مبین رہتی ہے اور رسوم و اُلف کے خلاف میں منکرین کا۔ پھر وہ مخالفت کرتے ہیں اور ذلیل ہوتے ہیں۔
آیت نمبر ۱۴۔ لَنُهْلِكَنَّ ۔ راستبازوں کا سچا معیار یہ ہے کہ مقابلہ کے وقت ان کا دشمن ہلاک ہو جاتا ہے اور راستباز یا ان کی جماعت ان کی جگہ پر قائم ہو جاتی ہے۔

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور تم کو بسائیں گے اس ملک (یا اس کی مثال میں) ان کے بعد۔ یہ صلہ اس شخص کے لئے ہے جو ہمارے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اور میرے عذاب کے وعدے سے کانپتا ہے۔

وَ اسْتَفْتَحُوْا وَ خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۱۶﴾ۙ

۱۶۔ اور منکروں نے فتح کی دعا مانگی اور ہر ایک سرکش ضدی نامراد ہوا۔

مِّنْ وَّرَآىٕهٖ جَهَنَّمُ وَ یُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ﴿۱۷﴾ۙ

۱۷۔ اور اس کے آگے جہنم ہے اور اُسے پلایا جائے گا پیپ کا پانی۔

یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَیِّتٍ ؕ وَ مِنْ وَّرَآىٕهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا اور معلوم ایسا ہوتا ہے کہ وہ اُسے پی نہیں سکے گا اور اس پر موت آئے گی ہر طرف سے[۱] اور وہ مرتا نہیں۔ اس کے پیچھے اور بھی سخت تر عذاب ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ﹰاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ ان کی مثال جو اپنے ربّ کے منکر ہوئے ان کے کام ایسے ہیں جیسے راکھ، اس پر زور سے ہوا چلی آندھی کے وقت میں وہ اپنی کمائی سے کچھ حاصل نہیں کرتے اور یہی دور دراز کی گمراہی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

۲۰۔ کیا تمہیں یہ علم نہیں کہ اللہ ہی نے آسمانوں

---

[۱] یعنی دکھ کے ایسے اسباب پیدا ہوں گے کہ ان میں سے ایک بھی دنیا میں ہو تو مر جائے لیکن وہاں نہیں مرے گا۔

آیت نمبر ۱۷۔ وَرَآىٕهٖ۔ یہ لفظ کہیں پیچھے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ الخ **(البقرۃ: ۱۰۲)** اور کہیں آگے جیسے یہاں۔

آیت نمبر ۱۸۔ اَلْمَوْتُ۔ یہاں موت کے معنی مصیبت کے ہیں۔ دلی۔ جسمانی۔ مالی اور اولادی دوست وغیرہ کی۔ یعنی دکھ کے ایسے اسباب پیدا ہوں گے کہ ان میں سے ایک بھی دنیا میں ہو تو وہ مر جائے لیکن وہاں نہیں مرے گا۔

بِالۡحَقِّ ؕ اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡهِبۡكُمۡ وَ یَاۡتِ بِخَلۡقٍ جَدِیۡدٍ ﴿ۙ۲۰﴾

اور زمینوں کو بنایا بالکل سچ؟ وہ جب چاہے گا تمہیں لے جائے گا اور نئی مخلوق پیدا کرے گا۔

وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیۡزٍ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور یہ بات اللہ پر کچھ مشکل نہیں۔

وَ بَرَزُوۡا لِلّٰهِ جَمِیۡعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمۡ تَبَعًا فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ عَنَّا مِنۡ عَذَابِ اللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ قَالُوۡا لَوۡ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَیۡنٰكُمۡ ؕ سَوَآءٌ عَلَیۡنَاۤ اَجَزِعۡنَاۤ اَمۡ صَبَرۡنَا مَا لَنَا مِنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿ع۲۲﴾

۲۲۔ اور نکل کھڑے ہوئے اللہ کے لئے سب لوگ تو کمزور آدمیوں نے کہا مغروروں سے، بے شک ہم تو تمہارے فرمانبردار ہی تھے تو کیا تم ہم سے ہٹا سکتے ہو اللہ کے عذاب میں سے کچھ۔ وہ جواب دیتے ہیں اگر ہمیں اللہ کوئی راہ دکھائے گا تو تمہیں بتائیں گے اب تو برابر ہے ہم پر کہ ہم بے قرار ہوں یا صبر کریں ہمیں کسی طرح چھٹکارا نہیں۔

وَ قَالَ الشَّیۡطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الۡاَمۡرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمۡ وَعۡدَ الۡحَقِّ وَ وَعَدۡتُّكُمۡ فَاَخۡلَفۡتُكُمۡ ؕ وَ مَا كَانَ لِیَ عَلَیۡكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّاۤ اَنۡ دَعَوۡتُكُمۡ فَاسۡتَجَبۡتُمۡ لِیۡ ۚ فَلَا تَلُوۡمُوۡنِیۡ وَ لُوۡمُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصۡرِخِكُمۡ وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُصۡرِخِیَّ ؕ اِنِّیۡ كَفَرۡتُ بِمَاۤ اَشۡرَكۡتُمُوۡنِ مِنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور شریر ہلاک کرنے والا شیطان بولے گا جب فیصلہ ہو جائے گا کام کا۔ اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے جو وعدہ کیا تھا وہ جھوٹ تھا۔ اور تم پر میرا کچھ تسلط تو نہ تھا ہاں صرف میں نے تم کو بلایا تھا اور تم نے میرا کہا مان لیا تھا تو تم مجھے ملامت نہ کرو، ہاں! اپنے آپ کو ملامت کرو نہ تو میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو، تم نے جو مجھے پہلے سے شریک بنایا تو بے شک میں کچھ قدر نہیں کرتا اس کی جو تم مجھے شریک بناتے رہے کچھ شک نہیں کہ بے جا کام کرنے والوں ہی کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

وَ اُدۡخِلَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

۲۴۔ اور بھلے کام کرنے والے ایماندار داخل کئے

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ ؕ تَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ ﴿۲۴﴾

جائیں گے باغوں میں جن میں بہہ رہی ہیں نہریں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اپنے ربّ کے حکم سے۔ وہاں دعاء خیر اُن کا سلام ہے۔

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ کیا تمہیں یہ علم نہیں کیسی بیان کی اللہ نے اعلیٰ درجہ کی بات کہ ہر ایک سعادت مند انسان یا ہر ایک سچی بات جیسے ایک عمدہ درخت ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔

تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ وہ اپنے پھل لاتا ہی رہتا ہے ہر وقت اپنے ربّ کے حکم سے اور اللہ بیان کرتا رہتا ہے اعلیٰ درجہ کی مثالیں لوگوں کے لئے تا یاد کریں اور سوچیں۔

وَمَثَلُ کَلِمَۃٍ خَبِیْثَۃٍ کَشَجَرَۃٍ خَبِیْثَۃِ ۣاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَھَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور گندی بات کی مثال جیسے درخت ہے خبیث اکھاڑ پھینکا ہوا زمین سے، اس کو کچھ ٹھہراؤ نہیں۔

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۚ وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ ۟ۙ وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ﴿۲۸﴾ ع ۱۶

۲۸۔ اللہ ثابت رکھتا ہے ایمانداروں کو توحید کی پکّی بات میں دنیا اور آخرت کی زندگی میں اور مشرکوں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ کُفْرًا

۲۹۔ کیا تمہیں ان کا علم نہیں جنہوں نے اللہ

آیت نمبر ۲۶۔ کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا۔ یہ ایک تمثیلی پیشگوئی ہے کہ اسلام سدا رہے گا اور عقائد باطلہ برباد و زائل ہوتے رہیں گے اور قرآنی حقائق و معارف ہر موقعہ پر کھلیں گے اور متردّدین کو کامیاب کریں گے۔

وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۟ۙ

کی نعمت کو (حق بات اور توحید کو) بدل دیا کفر سے اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا۔

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝۳۰

۳۰۔ یعنی جہنم، وہ اس میں داخل ہوں گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝۳۱

۳۱۔ اور اللہ کے مقابل والے ٹھہرا لئے تا کہ لوگوں کو بھٹکا دیں اللہ کی راہ سے۔ کہہ دو تھوڑے دن رہ لو پھر تو تمہارا چلنا آگ ہی کی طرف ہے۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝۳۲

۳۲۔ تو کہہ دے میرے ایماندار بندوں کو کہ نماز کو ٹھیک درست رکھو اور ہمارے دئے ہوئے میں سے کچھ دیتے رہو چھپے چھپے اور کھلے کھلے۔ اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی اور اُلفت۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝۳۳

۳۳۔ وہ ذات پاک اللہ ہی کی ہے جس نے آسمان پیدا کئے اور زمین اور بادل سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ سے پھل پھلاری پیدا کی تمہاری روزی کے لئے اور تمہارے اختیار میں کر دیا کشتیوں کو تا کہ بہیں دریا میں اللہ کے حکم سے اور تمہارے حکم میں لگا دی ندیاں۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝۳۴

۳۴۔ اور شمس و قمر کو تمہارا مسخر کر دیا چکر لگانے والوں میں اور رات اور دن کو بھی تمہارا مسخر کر دیا[۱]۔

---

[۱] تسخیر اس سے بڑھ کر کیا ہوگی سب ہی مسخر کر دیا۔ چلتا ہوا تعویذ سمجھ فضل و کرم کو، اگر چہ دنیا دار نقش درم کو کہتے ہیں مگر ہمارا مذہب تو یہی ہے۔

آیت نمبر ۳۳۔ بِاَمْرِهٖ۔ کی ضمیر اللہ کی طرف پھرتی ہے اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں ضمیر آتی

وَاٰتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۵﴾ ع ١٧

۳۵۔تم کو دیا ہر ایک چیز میں سے جو تم نے مانگا اس سے اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو پورا کبھی نہ گن سکو گے ان کو۔ بے شک انسان بڑا ہی اپنی جان پر ظلم کرنے والا حد درجہ کا ناشکرا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۶﴾ ؕ

۳٦۔ اور جب ابراہیم نے کہا اے میرے ربّ اس مکہ کے شہر کو (دجّال کے فتنہ سے) امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بچا لے بُت پرستی سے۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۷﴾

۳۷۔اے میرے ربّ! ان مورتوں اور دیویوں نے بہت سے آدمیوں کو گمراہ کر دیا ہے جس نے میری پیروی کی وہ تو میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تُو بے شک بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ

۳۸۔ اے ہمارے ربّ! میں نے آباد کیا ہے اپنی اولاد سے بیابان بے کھیتی باڑی کا تیرے تعظیم والے گھر کے پاس یعنی (کعبہ کے پاس) اے ہمارے ربّ! یہ اس لئے کیا ہے تا کہ یہ نماز

(بقیہ حاشیہ) ہے۔ وہاں بھی ضمیر کو اللہ ہی کی طرف پھیرنا چاہئے کیونکہ اللہ ہی نے ان کی ہوا بنا رکھی تھی اور وہی عزت و آبرو کا ان کے محافظ تھا۔

آیت نمبر ۳۵۔ سَاَلْتُمُوْهُ۔ یعنی حقیقی حاجتوں کے اسباب بڑے سہل اور سستے رکھے ہیں اور جس قدر حاجت کے دور ہوتے جاتے ہیں اسی قدر گرانی ہوتی ہے۔ جیسے آب و ہوا روشنی وغیرہ چیزیں مدار زندگی بہت سستی ہیں اور جواہرات الماس وغیرہ بہت گراں ہیں کیونکہ ضروریات سے نہیں بلکہ تکلّفات اور **زینتوں** سے ہیں۔

آیت نمبر ۳٦۔ اِبْرٰهِيْمُ۔ ابراہیم علیہ السلام ایک عظیم الشان انسان جس کے فخر کے لئے یہ کافی ہے کہ سردارِ دو جہاں سید المرسلینؐ کو اُن سے تشبیہ دے کر فرمایا ہے کہ **اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ** الخ (**ال عمران** :٦٩) اور **كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ** وغیرہ ادعیہ، تمام اہلِ کتاب اور اہلِ اسلام کا مانا ہوا مقدّس نبی ہے جو **اَبُو الْمِلّة** کہلاتا ہے۔

اَلْبَلَدَ۔ مقام غیر ذِی زرع حضرت کو **اَلْبَلَد** نظر آ رہا ہے جو اس کیلئے آئندہ پیشگوئی کا رنگ رکھتا ہے۔

النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۹﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۱﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۲﴾ ع ۱۸ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۳﴾

قائم رکھیں تو تُو آدمیوں کے دل اُن کی طرف پھیر دے اور اُن کو پھلوں سے روزی دے تا کہ یہ شکرگزار بن جائیں۔

۳۹۔اے ہمارے ربّ! تُو تو خوب جانتا ہے جو ہمارے حالات ظاہر نہیں ہوئے ہیں اور جو ظاہر ہو چکے ہیں اور اللہ پر تو کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں۔

۴۰۔جمیع حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھ کو بڑھاپے میں اسماعیل (چوراسی برس میں) اور اسحاق (ننانوے برس میں) عطا فرمایا۔ کچھ شک نہیں کہ میرا ربّ بڑا سننے والا ہے دعا کا۔

۴۱۔اے میرے ربّ! مجھے نماز کا قائم رکھنے والا بنا دے اور میری اولاد میں سے (لوگوں کو) اے ہمارے ربّ! اور تو ہماری دعا قبول فرمالے۔

۴۲۔اے ہمارے ربّ! میرے عیب ڈھانپ لے اور میرے ماں باپ کے اور سب ایمانداروں کے جس دن حساب قائم ہو۔

۴۳۔اور اے مخاطب! تو یہ نہ سمجھنا کہ اللہ غافل ہے ان کاموں سے جو ظالم کر رہے ہیں اس کے سوا نہیں کہ اللہ ان کو پیچھے ڈال رہا ہے اس دن کے لئے جس میں کھلی آنکھیں چھت سے لگی رہ جائیں گی[۱]۔

---

[۱]۔ مارے حیرت کے ٹکٹکی بند نہ ہوگی۔

آیت نمبر۴۲۔ لِوَالِدَيَّ۔ اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ آذر ابراہیم علیہ السلام کے باپ نہ تھے بلکہ تایا تھے جس کے لئے دعا منع کی گئی تھی کیونکہ یہاں والد کے لئے جو دعا کی ہے اس کے ساتھ کوئی ممانعت نہیں کی گئی والد کا لفظ خاص ہے اور اَبٌ کا لفظ عام ہے جو چچا اور تایا پر بھی بولا جاتا ہے اور یہ اخیر عمر کی دعا ہے جو **بَعْدَ الْمَنْع** ہوئی ہے۔

مُهۡطِعِيۡنَ مُقۡنِعِىۡ رُءُوۡسِهِمۡ لَا يَرۡتَدُّ اِلَيۡهِمۡ طَرۡفُهُمۡ ۚ وَاَفۡـِٕدَتُهُمۡ هَوَآءٌ ؕ﴿۴۴﴾

۴۴۔ دوڑتے ہوں گے اپنے سر اٹھائے ہوئے اپنی طرف پلٹ کر نہ دیکھتے ہوں گے اور ان کے دل ہوا بنے ہوئے ہوں گے[۱]۔

وَاَنۡذِرِ النَّاسَ يَوۡمَ يَاۡتِيۡهِمُ الۡعَذَابُ فَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا رَبَّنَاۤ اَخِّرۡنَاۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍۙ نُّجِبۡ دَعۡوَتَكَ وَنَـتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمۡ تَكُوۡنُوۡۤا اَقۡسَمۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ زَوَالٍۙ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور لوگوں کو اس دن سے ڈرا دے کہ آ پڑے گا ان پر عذاب تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ذرا مہلت دے کہ ہم مان لیں تیری پکار اور تیرے رسول کی چال چلیں[۲] کیا تم وہ لوگ نہیں ہو جو قسمیں کھایا کرتے تھے اس سے پہلے کہ تمہیں زوال آئے گا ہی نہیں۔

وَّسَكَنۡتُمۡ فِىۡ مَسٰكِنِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَتَبَيَّنَ لَـكُمۡ كَيۡفَ فَعَلۡنَا بِهِمۡ وَضَرَبۡنَا لَـكُمُ الۡاَمۡثَالَ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور تم رہتے تھے انہیں کے مکانوں میں جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم کو خوب معلوم ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا معاملہ کیا تھا اور ہم نے تمہارے لئے مثالیں بیان کر دیں تھیں۔

وَقَدۡ مَكَرُوۡا مَكۡرَهُمۡ وَعِنۡدَ اللّٰهِ

۴۷۔ اور تحقیق انہوں نے اپنے ڈھب کی تدبیر

---

[۱] یعنی حواس باختہ ہوں گے، ہوش اڑے ہوئے ہوں گے۔

[۲] مہلت نہیں بلکہ جواب یہ ہے کہ تم تو اپنے کو لازوال سمجھتے تھے۔

آیت نمبر ۴۶۔ اَلۡاَمۡثَالَ ۔ یعنی شجر طیّب اور شجر خبیث کی جو اس پارہ کے رکوع ۱۶ میں آ چکا ہے اور پندونصیحت کے لئے **خَيۡرُ الۡوَاعِظِ الۡمَوۡتُ** ہے جو سیّدنا عمر کی مُہر مبارک میں بھی کھدوایا ہوا تھا۔

مجلس وعظ **رفتنت** ہوس است   مرگ ہمسایہ واعظے تو بس است

جناب گوتم بدھ نے بھی خوب کہا جبکہ ان کے پاس ایک عورت نے آ کر عرض کی میرا بچہ ابھی مر گیا ہے آپ بڑے مہاتما ہیں کرپا کر کے اُسے زندہ کر دو۔ چونکہ مرض لاعلاج تھا کہا کہ بہتر مگر رائی کے چند دانے ایسے گھر سے لا دے جہاں کوئی مرا نہ ہو۔ آخر عورت نے پھر پھر کر مردہ کے دفنانے کی اجازت حاصل کی اور مرید ہو گئی۔ راستی کا راستہ اختیار کر لیا۔ ''مرگ انبوہ جشنے دارد'' کے رنگ میں فرمایا تا کہ وہ تسکین پا جائے سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ **اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡن**۔

مَكۡرُهُمۡ ؕ وَاِنۡ كَانَ مَكۡرُهُمۡ لِتَزُوۡلَ مِنۡهُ الۡجِبَالُ ﴿۴۷﴾

کی اور اللہ کے پاس ہے ان کی تدبیر[1] اور ان کی تدبیر سے جو پہاڑ مصیبتوں کا گرنے والا تھا وہ نہیں گر سکا[2]۔

فَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ مُخۡلِفَ وَعۡدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ ذُوانۡتِقَامٍ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ تو اے مخاطب! تو ایسا خیال نہ کرنا کہ اللہ وعدہ خلافی کرے گا اپنے رسولوں سے۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ بڑا زبردست بدلہ لینے والا ہے۔

يَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ غَيۡرَ الۡاَرۡضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوۡا لِلّٰهِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ جس دن اس زمین کے سوا اور زمین بدلی جائے گی اور آسمان بھی اور لوگ کھڑے ہوں گے **وَاحِد قَھَّار** کے سامنے۔

وَتَرَى الۡمُجۡرِمِيۡنَ يَوۡمَئِذٍ مُّقَرَّنِيۡنَ فِى الۡاَصۡفَادِ ۚ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اور جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والوں کو (تُو) اس دن دیکھے گا جکڑے ہوئے بڑے رسّوں میں۔

---

[1] یعنی اللہ کے اختیار میں ہے وہ تدبیر چلنے دے یا روک دے۔

[2] یعنی فضل الٰہی ہوگیا۔

آیت نمبر ۴۸۔ ذُوانۡتِقَامٍ ۔ نصاریٰ بڑے ہمدرد و رحیم کہلاتے ہیں ان سے پوچھا کہ عیسیٰ کا کفّارہ یہود کے لئے بھی مفید ہے یا نہیں تو وہ گھبرا اٹھے اسی طرح شیعہ جو حضرت حسینؓ کو کفّارہ مانتے ہیں مگر انتقام کے درپے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تو میں غور کریں کہ انتقام کا مسئلہ بھی برحق ہے۔

آیت نمبر ۴۹۔ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ ۔ یہ مطلب بھی ہے کہ زمین کفر کی بدل کر اسلام کی زمین ہو جائے گی اور آسمان بجائے غضب نازل کرنے کے رحمت نازل کرے گا۔ یعنی عالم آخرت میں وہاں کے مناسب حال اور ہی زمین و آسمان ہوں گے۔ یہاں کے زمین و آسمان نہ ہوں گے جیسا کہ ارشاد ہے يَوۡمَ نَطۡوِى السَّمَآءَ كَطَىِّ السِّجِلِّ لِلۡكُتُبِ الخ (الانبیاء : ۱۰۵) اور دنیا میں متّقی غالب ہو جائیں گے کافروں کی املاک و زمین پر۔

آیت نمبر ۵۰۔ فِى الۡاَصۡفَادِ ۔ یعنی جس سے چوروں اور گدھوں وغیرہ کو باندھتے ہیں پیشگوئیوں کا ظہور اُخروی امور کے ثبوت کے لئے ضروری و قطعی ہے۔

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ان کے کُرتے **قَطِرَان** کے ہوں گے[۱] اور چھالے گی ان کے چہروں پر آگ۔

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ تا کہ اللہ بدلہ دے ہر ایک جی کو اس کے کئے کا کچھ شک نہیں کہ اللہ جلد حساب لینے والا ہے[۲]۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۳﴾ ع ۷/۱۱/۱۹

۵۳۔ یہ لوگوں کو اطلاع دیتا ہے اور نتیجہ یہ کہ اس کے ذریعہ سے ڈرایا جائے ان کو اور تا کہ سب کو معلوم ہو جائے کہ بس سچا معبود تو اللہ ہی ایک ہے اور تا کہ عقل والے یاد کریں اور نصیحت پکڑیں۔

---

۱ یعنی تارکول گیاس وڈانبر کے۔

۲ یعنی دنیا میں بھی مصیبت اور عذاب آئیں گے۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةُ اٰيَةٍ وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ ہم اس سورت کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ ہی کے نام سے جو رحمٰن الرحیم ہے۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ②

۲۔ میں اللہ ہوں بار بار رسالتِ محمدؐ یہ کا ثبوت دینے والا یہ محفوظ کتاب کی آیتیں ہیں اور کھلا روشن قرآن ہے۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ③

۳۔ کافر بہت کچھ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہو جاتے۔

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ④

۴۔ چھوڑ دے ان کو کہ کچھ کھالیں اور تھوڑا فائدہ اٹھالیں اور ان کو غافل بنائے رکھے امید۔ تو آگے چل کر معلوم کرلیں گے۔

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ⑤

۵۔ اور ہم نے کوئی بستی غارت نہیں کی مگر اس کے لئے ایک وقت مقرر تھا۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ⑥

۶۔ نہ آگے بڑھ سکتی ہے کوئی ٹکڑی اپنے مقرر وقت سے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ⑦

۷۔ اور منکر کہتے ہیں اے وہ شخص جس پر قرآن اُترا ہے تُو تو کچھ شک نہیں کہ دیوانہ ہے۔

آیت نمبر۴۔ ذَرْهُمْ ۔ اسلام جبری نہیں کہ زبردستی منوایا جائے عذاب اور جہاد کا حکم نقض امن اور متقیوں کو ان کے دینی کام سے روکنے کے سبب آتا ہے۔ تبدیل واختلاف مذاہب سے نہیں پکڑے جاتے۔

آیت نمبر۵۔ كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۔ یعنی لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ یا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:۱۶) یعنی رسول کی تبلیغ کے بعد بھی سرکش بدکار رہیں تو عذاب آتا ہے۔

آیت نمبر۷۔ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۔ اس کا جواب سورۂ نون (سورۃ القلم کا دوسرا نام سورۃ نون ہے۔ نٓ والقلم میں ن سے شروع ہونے کی وجہ سے) کی پہلی سطر میں یوں دیا ہے کہ تمام تحریرات کو خلاصہ در خلاصہ اور بحث در بحث کر کے

لَوْ مَا تَأْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۸﴾

۸۔ تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لایا جب تو سچا ہے۔

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿۹﴾

۹۔ ہم فرشتے اتارتے نہیں مگر مصلحت و حکمت سے اور اس وقت انہیں مہلت بھی نہ ملے گی[1]۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ بے شک ہمیں نے اتارا ہے قرآن اور ہمیں اس کے حافظ ہیں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور بھیج چکے تجھ سے پہلے رسول اگلی جماعتوں میں۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر اس کی ہنسی ٹھٹھے اڑاتے رہے۔

كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اسی طرح ہم ڈال دیتے ہیں (ٹھٹھے اڑانے کا قاعدہ) قطع تعلق کرنے (والوں) کے دلوں میں۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ

۱۴۔ وہ قرآن پر ایمان نہ لائیں گے اور یہ

---

[1] یعنی فرشتے چشم ظاہر سے دکھنے لگیں تو قیامت برپا ہو جائے گی۔

(بقیہ حاشیہ) دیکھا جائے تو جب بھی کسی تحریری دلیل سے تو مجنون ثابت نہ ہو سکے گا بلکہ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم: ۵) اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ مجنون کو کوئی مزدوری نہیں ملتی لیکن نبی کریم ﷺ کے کام کی مزدوری کی کوئی انتہا نہیں اور مجنون کے اخلاق درست نہیں رہتے آپ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہیں۔ سورۂ نون قلم پارہ ۲۹ میں تفصیل دیکھو۔

آیت نمبر ۱۰۔ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ یہ ایک اٹل پیشگوئی ہے جس کا ثبوت ہر زمانہ اور ہر ملک میں ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا گو چھپائی اور لکھائی میں اکثر غلطیاں ہوتی رہتی ہیں مگر حفّاظ، علمائے عاملِ قرآن کی حفاظت کا کامل ذریعہ خداوند تعالیٰ نے اہلِ اسلام میں ایسا جاری کر رکھا ہے جس سے چھپائی اور لکھائی کی غلطی فوراً دور ہو سکتی ہے۔

سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۴﴾

(پہلوں کی) رسم ہوتی چلی آئی ہے۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور اگر ہم کھول دیں ان پر ایک دروازہ آسمان سے اور وہ ہمیشہ اس میں چڑھتے رہیں۔

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۶﴾ ع

۱۶۔ جب بھی یہ ہی کہیں گے اس کے سوا نہیں کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے بلکہ ہم جادو کئے ہوئے لوگ ہیں۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور البتہ ہم نے آسمان میں بُرج یعنی روشن ستارے بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کے لئے اس کو آراستہ کیا ہے۔

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور ہر ایک شیطان تباہ شدہ سے ہم نے اس کی حفاظت کی ہے۔

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ مگر جو چوری سے سن گیا تو اس کے پیچھے لگتا ہے ایک چمک دار انگارا۔

آیت نمبر۱۹۔ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ۔ یعنی کوئی خبیث منکر آسمانی الہام حاصل نہیں کر سکتا یا اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا مگر یوں ہی چوری سے اور پھر اس کے پیچھے شہابِ مبین یعنی دلائل واضحہ حقّہ اُس کی چوری کو ثابت کر دیتے ہیں۔قبل از وقت واقعات معلوم ہونے کے لئے انسان کو تڑپ لگی ہوئی ہے جس کے لئے عجیب عجیب تجویزیں کیں (۱) شانہ بیّن کی کتابیں (۲) خط تقدیر جس کے لئے چار مقامات بتائے ہیں ہاتھ۔ پیشانی۔ پاؤں۔ کھوپری۔بعض نے تل بعض نے رمل بعض کان پانسے، جانوروں سے شگون، علم سرودہ جسے عربی میں علم النفس ناک سانس اعضا کے اختلاج سے اس سے بڑھ کر علم نجوم جس کے ۲ حصہ پر جفر۔ان سب سے بڑھ کر کہانت جس کا کچھ حصہ یورپ میں اور امریکہ میں آج کل بھی پایا جاتا ہے جو سپر یچولیزم کہلاتا ہے اور انسان کی روحوں سے مکالمہ کرانے کا مدعی ہے۔ہمارے ملک میں حاضرات والے اور ہمزاد والے خبیث فرقہ جو بالکل نجس رہتا ہے۔غیب بینی میں کوشش کرنے والوں پر تعجب آتا ہے ورنہ تمام جہان پیشگوئی کا عادی ہے۔ایک دوست دوست کو لکھتا ہے کہ اتنے بجے میں آؤں گا (۲) کاشتکار اناج بوتا ہے (۳) ملازم کام کرتے ہیں (۴) تاجر کی کارروائی (۵) اشتہارات کا جاری کرنا وغیرہ وغیرہ۔ان کا معیار صداقت کثرت وقلّت پر ہے۔کاہن ونجومی

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا ہے اور اس میں ڈال دیئے ہیں پہاڑ اور اس میں ہر ایک شَے موزوں اور مناسب اگائی ہے۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور اس میں تمہارے لئے روزی کے سامان بنائے ہیں اور ان کے لئے جن کو تم روزی نہیں دیتے۔

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور سب چیزوں کے ہمارے ہی پاس خزانے ہیں اور ہم ان کو اتارتے رہتے ہیں مقرر اندازے کے موافق۔

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور ہم نے چلائیں ہوائیں باردار پھر ہمیں نے برسایا بادل سے پانی پھر وہ پانی تم کو پلایا اور تم تو اس کا خزانہ نہیں رکھتے۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور ہمیں جلاتے ہیں اور مارتے ہیں اور وارث بھی ہمیں ہیں۔

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ بے شک ہم جانتے ہیں تم میں سے آگے بڑھ جانے والوں کو اور پیچھے آنے والوں کو بھی بے شک ہم جانتے ہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶﴾ ع

۲۶۔ اور بے شک تیرا رب ہی سب کو جمع کر لائے گا اور کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا حکمت والا بڑا جاننے والا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) وغیرہ کا جھوٹ کثرت سے ثابت ہوتا ہے اور نبیوں وراستبازوں میں صدق کثرت سے پایا جاتا ہے۔ وہی کلامِ الٰہی کا حال ہے یعنی قول وفعل برابر ہے۔ ناسمجھی سے کبھی بے موقع بات سمجھ لی جاتی ہے اصل میں برموقع ہوتی ہے۔

آیت نمبر ۲۰۔ مَدَدْنٰهَا۔ زمین بڑھتی رہتی ہے اور جزائر پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی شمالی حصہ پانی میں دبا ہوا تھا اب وہاں آبادی ہے۔

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ بے شک ہم نے آدمی کو بنایا کھنکھناتی ہوئی مٹی سے جس پر کئی برس گزرے ہوں سیاہ کیچڑ بُو دار سے [۱]۔

وَالۡجَآنَّ خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور جن کو انسان سے پہلے ہم نے پیدا کیا لُو کی آگ سے۔

وَاِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اِنِّىۡ خَالِـقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو میں ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں کھنکھناتی مٹی سے جس پر کئی برس گزرے ہوں سیاہ کیچڑ بُو دار سے۔

فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ پھر جب اسے ٹھیک ٹھاک بنا چکوں اور اس کے پاس میرا کلام پہنچ جائے [۲] تو تم اس کے سبب سے سجدات شکر بجا لانا اس کے فرمانبردار ہو جانا۔

فَسَجَدَ الۡمَلٰٓـئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ تو سب ہی فرشتوں نے فرمانبرداری کی۔

اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ مگر ابلیس نے انکار کیا اس سے کہ وہ فرمانبرداروں کے ساتھ ہو۔

قَالَ يٰۤـاِبۡلِيۡسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اللہ نے فرمایا اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو فرمانبرداروں کے ساتھ نہ ہوا۔

قَالَ لَمۡ اَكُنۡ لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقۡتَهٗ

۳۴۔ اس نے جواب دیا میں ایسا تو نہیں ہوں

---

[۱] بظاہر چالیس برس کے بعد اکثر انسان کامل ہوتا ہے اور بعض کم و بیش میں۔

[۲] اس کو صاحب وحی اور ملہم بنا دوں۔

آیت نمبر ۲۷۔ مَسۡنُوۡنٍ۔ یہ مشتق ہے سنت الوجہ سے کسی چیز کو کسی کے مناسب بنانا۔

آیت نمبر ۲۸۔ وَالۡجَآنَّ۔ بقول ابن عباسؓ جَآنٌّ جنّوں کے باپ کا نام ہے بعض لوگ ابلیس سے مراد لیتے ہیں اور تمام شریر نافرمان لوگ دوزخ میں جائیں گے جو ان کی ماں ہے **فَاُمُّهٗ هَاوِيَه** یعنی جتنے شریر شیطان ہیں وہ سب آگ کے فرزند ہیں۔

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۴﴾

کہ کسی ایسے آدمی کا فرمانبردار ہو جاؤں جس کو تو نے پیدا کیا کھنکھناتی مٹی سے جس پر کئی برس گزرے ہوں۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اللہ نے[1] فرمایا تو اس حالتِ مذموم سے الگ ہو جا کیونکہ تو ہلاک شوندہ ہے۔

وَّ اِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۶﴾

۳۶۔اور تجھ پر دربدری ہے انصاف کے وقت تک۔

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ شیطان نے کہا اے میرے ربّ! مجھے مہلت دے اس وقت تک جب لوگ تبدیلی کریں گے۔

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ ارشاد ہوا تجھ کو تو مہلت ہی ہے۔

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ایک معیّن وقت تک۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ شیطان نے کہا (اپنی جگہ) اے میرے ربّ! اس وجہ سے کہ تو نے مجھ کو راہ سے ہٹا دیا میں ملک میں آدمیوں کو بہاریں دکھاؤں گا اور ضرور سب ہی کو بہکا دوں گا۔

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ مگر ان میں کے تیرے خاص بندے (کہ ان کو نہ بہکا سکوں گا)۔

---

[1]۔ شرعی حکم بطور نصیحت کے فرمایا۔

آیت نمبر ۳۷۔ قَالَ ۔ بذریعہ نبی یا فرشتوں کے بطور حکم شرعی نہ بطور حکم کونی کے۔ ارادہ۔ مشیّت۔ قضا۔ امر۔ کن۔ حکم۔ خلق۔ جعل وغیرہ یہ سب **اُمُوْرِ كَوْنِيَّه** ہیں دوسری قسم کے امر شرعی ہیں جس میں تخلّف مخلوق کر سکتی ہے اور قسم اوّل میں نہیں۔

يُبْعَثُوْنَ ۔ یعنی ہر ایک مامور کے وقت میں نمایاں بدکاریاں دکھاؤں گا۔

آیت نمبر ۴۰۔ لَاُزَيِّنَنَّ ۔ ان کو بناؤ سنگار حرص کی دھت لگاؤں گا۔

آیت نمبر ۴۱۔ اَلْمُخْلَصِيْنَ ۔ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا (النّساء:۷۷) بھی آیا ہے کسی بدکار یا نیکوکار پر شیطان نے جبر نہیں کیا ہم نے بڑے بڑے بدکاروں سے پوچھا ہے کہ کیا تم کو کوئی جبر کر کے لے گیا ہے تو کہا نہیں بلکہ ہم خود ہی گئے ہاں کوئی اس کو اپنے پر مسلط کر لے اور راضی ہو جائے تو خوب ناچ نچواتا ہے۔

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اللہ نے فرمایا یہ قرآن کا راستہ سیدھا میرے پاس کا راستہ ہے۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ جو میرے بندے ہیں تیرا تو ان پر کچھ زور نہیں چل سکتا ہاں خود جو تیری گری ہوئی خواہشوں کی پیروی کرے گا گمراہوں میں سے (ان پر تیرا زور چلے گا)۔

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور تحقیق کہ جہنم انہیں سب کی وعدہ گاہ ہے[1]۔

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر دروزے کے لئے کافروں میں سے ایک حصہ بٹ چکا ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور ان کو کہا جائے گا کہ اس میں داخل ہو سلامتی سے امن کے ساتھ۔

وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور ہم ان کے سینوں سے نکال ڈالیں گے رنجش وہ بھائی بھائی ہو جائیں گے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوئے۔

لَا یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ وہاں ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اور وہاں سے کبھی نکالے بھی نہیں جائیں گے۔

نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ میرے بندوں کو خبردار کردے کہ میں ہی ہوں بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا۔

---

[1] یعنی غاوی گمراہوں کی۔

آیت نمبر۴۲۔ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ۔ یعنی بندوں کو کہے رکھتا ہوں کہ وہ اِس راستہ سے میرے پاس آئیں تیرے کہنے پر نہ چلیں۔ یہ بندوں کے حال پر حق کی مہربانی اور فضل ورحمانیت ہے۔

آیت نمبر۴۵۔ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۔ انسانی سات دروازے جس میں شیطان کو نہ آنے دینا چاہئے۔ (۱) آنکھ۔ (۲) کان (۳) ناک (۴) پیشاب کی جگہ (۵) پائخانہ کی جگہ (۶) زبان (۷) خیال یعنی حصہ اندرون۔

وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥١﴾

۵۱۔ اور یہ بھی خبر دے دے کہ میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے۔

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥٢﴾

۵۲۔ اور ان کو ابراہیم کے مہمانوں کا حال سنادے۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٣﴾

۵۳۔ جب وہ اس کے پاس آئے انہوں نے کہا سلام۔ ابراہیم نے کہا تم سے تو ہم کو ڈر معلوم ہوتا ہے۔

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٥٤﴾

۵۴۔ انہوں نے جواب دیا تو نہ ڈر ہم تو تجھے خوشخبری دیتے ہیں ایک بڑے علم دار لڑکے کی۔

قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿٥٥﴾

۵۵۔ ابراہیم نے کہا کیا تم مجھے بشارت دیتے ہو اس حالت میں کہ مجھے پہنچ گیا بڑھاپا تو کس چیز کی خوشخبری دیتے ہو؟

قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿٥٦﴾

۵۶۔ انہوں نے کہا ہم نے تجھے سچی خوشخبری دی ہے تو تُو ناامیدوں میں سے نہ ہونا۔

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ﴿٥٧﴾

۵۷۔ ابراہیم نے کہا گمراہوں کے سوا اللہ کی رحمت سے کون ناامید ہوسکتا ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٨﴾

۵۸۔ ابراہیم نے پوچھا پھر تمہیں کیا ضرورت درپیش ہے اے فرشتو!

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٥٩﴾

۵۹۔ انہوں نے جواب دیا ہم بھیجے گئے ہیں ایک قطع تعلق کرنے والی قوم کی طرف۔

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٠﴾

۶۰۔ مگر لوط کا خاندان کہ ہم ان سب کو بچائیں گے۔

اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٦١﴾

۶۱۔ مگر خاص لُوط کی بیوی ہم نے اندازہ کرلیا ہے وہ ضرور پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦٢﴾

۶۲۔ جب آئے لوط کے خاندان کے پاس فرشتے۔

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ لُوط نے کہا تم تو کوئی (بے پہچانت) اجنبی لوگ دِکھتے ہو۔

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٦٤﴾

۶۴۔ انہوں نے جواب دیا ہم تیرے پاس وہ چیز لے کر آئے ہیں جس میں تیری قوم شک کرتی تھی[١]۔

وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٥﴾

۶۵۔ اور ہم تیرے پاس سچا وعدہ لائے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں۔

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٦﴾

۶۶۔ تو تُو کچھ رات رہے سے اپنے گھر والوں کے ساتھ نکل جا اور تو ان کے پیچھے پیچھے چل اور کوئی مڑ کر نہ دیکھے تم میں سے پیچھے تم کو جیسا حکم ملا ہے ویسا ہی چلے جاؤ۔

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٧﴾

۶۷۔ اور ہم نے لوط کی طرف قطعی وحی بھیج دی اس امر کی کہ ان لوگوں کی جڑ بنیاد کاٹ دی جائے گی صبح ہوتے ہوتے۔

وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٨﴾

۶۸۔ اور شہر والے آئے بشارت دیتے ہوئے[٢]۔

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٩﴾

۶۹۔ لوط نے کہا یہ لوگ تو میرے مہمان ہیں تو تم مجھ کو رسوا نہ کرو۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿٧٠﴾

۷۰۔ اور اللہ کو سپر بناؤ اور مجھے ذلیل نہ کرو[٣]۔

---

[١] یعنی عذاب الٰہی۔ [٢] کہ لوط نے قومی خلاف ورزی کی۔

[٣] یعنی جاسوسی وغیرہ کی تہمت مہمانوں پر لگا کر میری بے وقعتی نہ کرو۔

آیت نمبر ۶۶۔ لُوط۔ قوم لوط کی بستیاں بحر مردار کے کنارہ پر تھیں جو بدکاری کی وجہ سے تباہ ہو گئیں جن کے نام سڈوم عمورہ اور صُغر غرگما تھے۔

وَ امْضُوْا۔ چنانچہ حضرت لوط شہر صُغر کو چلے گئے۔

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۷۱

۷۱۔ وہ بولے کیا ہم نے تجھ کو منع نہیں کیا تھا دنیا اور جہان سے [1]۔

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝۷۲

۷۲۔ لوط نے کہا یہ میری بیٹیں (ضمانت میں) حاضر ہیں اگر تم کو تحقیقات کرنا ہے۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۷۳

۷۳۔ قسم ہے تیری ذات کی اے پیارے محمدؐ! کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ اپنے نشہ میں دل کے اندھے ہو رہے تھے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝۷۴

۷۴۔ تو ان کو ایک ہولناک عذاب نے آ لیا سورج نکلتے نکلتے۔

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۷۵

۷۵۔ پھر ہم نے اس بستی کو زیر و زبر کر ڈالا اور ان پر برسائے پتھر کنکر۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝۷۶

۷۶۔ اس میں بے شک نشانیاں ہیں ذی فراست لوگوں کے لئے۔

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ۝۷۷

۷۷۔ اور وہ بستی سدا آمد و رفت کی راہ پر ہے [2]۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۷۸

۷۸۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس میں بڑی نشانی ہے ایمانداروں کے لئے۔

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝۷۹

۷۹۔ اور بے شک اَیکہ (یعنی بَن) کے رہنے والے ظالم ہی تھے [3]۔

---

[1] یعنی اِدھر اُدھر کے لوگوں کو اپنے پاس نہ آنے دینا۔

[2] بحر مردار کے قریب

[3] شعیب کی قوم والے۔

آیت نمبر۷۲۔ بَنٰتِيْٓ ۔ **صُغر** کے قریب ہی ایک پہاڑ تھا وہاں۔ طوائف الملو کی کے زمانہ میں امراء کے حملوں کے خوف سے یہ خیال پیدا ہوا کہ کسی قوم کے جاسوس لوط نے گھر میں چھپالئے ہیں اس لئے ان کی تباہی کے درپے ہوئے اس خیال کے دفعیہ کے لئے لوط علیہ السلام نے اپنی بیٹیوں کو بطور ضمانت کے پیش کیا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ جاسوس ثابت ہوں تو میرے لوگوں کو سزا دی جائے۔ اور طالب الزام تھے اس لئے خوش تھے۔

آیت نمبر۷۹۔ اَلْاَيْكَةِ ۔ **ایکہ** درختوں کے **بَن** ۔ مدین کے شہر کے اطراف درختوں کے بہت جھنڈ ہیں اس لئے یہ لوگ **ایکہ** والے کہلاتے ہیں یہی شعیب علیہ السلام کی قوم ہے۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ؕ﴿۸۰﴾	۸۰۔ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور یہ دونوں شہر کھلی سڑک پر ہیں۔
وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۸۱﴾	۸۱۔ اور جھٹلایا حجر کے رہنے والوں نے بھیجے ہوؤں کو۔
وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۙ﴿۸۲﴾	۸۲۔ اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دی تھیں وہ اس سے منہ پھیرتے رہے۔
وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۳﴾	۸۳۔ اور وہ پہاڑ کرید کرید کر گھر بناتے تھے بے فکر۔
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۙ﴿۸۴﴾	۸۴۔ ان کو عذاب نے آ لیا صبح ہوتے ہوتے۔
فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؕ﴿۸۵﴾	۸۵۔ پس ان کے کام نہ آیا جو وہ کسب کرتے تھے۔
وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۶﴾	۸۶۔ اور ہم نے آسمان و زمین اور جو ان میں ہے نہیں بنایا[۱] مگر تدبیر سے اور کچھ شک نہیں کہ انجام کی گھڑی آنے ہی والی ہے تو تُو نیکی کے ساتھ درگزر کر۔
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۷﴾	۸۷۔ کچھ شک نہیں کہ تیرا رب ہی بڑا پیدا کرنے والا[۲] اور بڑا جاننے والا ہے۔
وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۸﴾	۸۸۔ اور بے شک ہم نے تجھ کو دیں سات آیتیں مکرّر پڑھی جانے والی اور بڑا قرآن دیا۔
لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ	۸۹۔ اور تیری آنکھیں نہ دوڑا ان چیزوں پر جو

۱۔ یعنی کافروں کی گستاخی کا خیال نہ کر عذاب کی گھڑی قریب ہے۔

۲۔ یعنی اندازہ کرنے والا مخلوق کا۔

آیت نمبر ۸۸۔ سَبْعًا۔ یعنی الحمد شریف جو نماز میں دوہرا دوہرا کر پڑھی جاتی ہے جس میں سات آیتیں ہیں یا اوائل کی سات سورتیں۔

اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٩﴾

ہم نے چند روز کے لئے دی ہیں کئی قسم کے کافروں کو اور نہ غم کھا اُن پر اور نیچا رکھ تیرا بازو ایمانداروں کے لئے[1]۔

وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٩٠﴾

۹۰۔اور کہہ دے میں تو صرف دشمنوں کو ڈرانے والا ہوں کھلا کھلا۔

كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩١﴾

۹۱۔جس طرح ہم نے اتارا تھا عذاب بانٹنے والوں پر۔

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩٢﴾

۹۲۔جنہوں نے کر دیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٣﴾

۹۳۔تو قسم ہے تیرے ربّ کی ہم ضرور ان سے پوچھیں گے۔

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾

۹۴۔اُس سے جو وہ کرتے تھے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٥﴾

۹۵۔پس تو ان کو خوب ٹھوک ٹھوک کر سمجھا دے جو تجھ کو حکم ہو چکا ہے اور منہ پھیر لے مشرکوں سے۔

---

[1] یہ آیت شفاعت کی ہے یعنی مومنوں پر مہربانی کی نظر رکھ اور ان سے ملنسار رہ۔

آیت نمبر ۹۱۔ اَلْمُقْتَسِمِيْنَ۔ یعنی قرآن کی خاص خاص آیتوں کو لے لیا اور خلاف نفس جو ہمارے ارشاد تھے ان کو کیوں ترک کر دیا۔ **مُقْتَسِمِيْنَ** کے کئی معنی ہیں **يُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضٍ وَّيَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ۔ (۲) تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ۔** انبیاء اور اولیاء کے قتل کے منصوبے رسول اللہ ﷺ کے بعض دشمن جو راستہ روکنے کو مختلف رستوں میں بیٹھتے۔ لوگوں کو بہکاتے، سورتوں کو بانٹ لیتے کہ میں بقرہ لوں گا تو مائدہ لینا وہ عنکبوت لے گا وغیرہ وغیرہ ٹھٹھے کرنے والے یہود وغیرہ جن پر عذاب اتر چکا اور وہ مغضوب ہو گئے اور اب آیت شریف تمثیلی طور پر ان مسلمانوں کی نسبت پیشگوئی ہے جو قرآن کو ضد اور عناد کی راہ سے بوٹی بوٹی یعنی آیت آیت بمطلب خود یا لے کر تفرقہ اندازی کریں گے اور وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ کی خلاف ورزی ہو گی چنانچہ بعض بعض اخلاقی حصوں کو پسند کرنے والے تقدیر و تدبیر سے جھگڑا کرنے والے تشبیہ و **تنزیہ** کی بحث کرنے والے اور ناسخ و منسوخ بتانے والے عرش و فرش وغیرہ وغیرہ کا جھگڑا کرنے والے **اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ** (البقرة: ۸۶) کے پورے مصداق ہیں۔

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ ہم کافی ہیں تیرے طرف سے ہنسی میں اڑانے والوں کے لئے۔

الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ جو اللہ کے برابر اور معبود ٹھہراتے ہیں تو انہیں آگے معلوم ہو جائے گا۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ تیرا دل تنگ ہو رہا ہے ان کی باتوں سے۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ تو تُو اپنے رب کی تعریف بیان کر[۱] اور سجدہ کرنے والوں میں ہو جا (یعنی فرمانبرداروں میں ہو)۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۱۰۰﴾ ع

۱۰۰۔ اور اپنے رب کی عبادت کئے جا جب تک تجھے موت آ جائے۔

---

[۱] یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہو۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ[١] مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

١۔ ہم سورۂ نحل کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے جلال و جمال والے نام سے جو رحمٰن الرحیم ہے۔

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ②

٢۔ عذاب الٰہی کا حکم آ گیا تو اس کی جلدی نہ کرو[٢] پاک ذات ہے اللہ اور بلند تر ہے اس سے جو شریک بناتے ہیں[٣]۔

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ③

٣۔ وہی اللہ اتارتا ہے فرشتوں کو کام دے کر آپ ہی جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے کہ ڈرا دو یہ بتا کر کوئی سچا معبود نہیں ہے مگر میں، تو مجھ ہی کو سپر بناؤ مجھ ہی سے ڈرو[٤]۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ④

۴۔ اللہ نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو حکمت و مصلحت سے۔ وہ بلند تر ہے اس سے جو وہ شریک کرتے ہیں۔

---

[١] دلائل نبوت و توحید جو اس سورت میں ہیں۔
[٢] دلیل ۔١
[٣] دلیل ۔٢
[٤] دلیل ۔٣

تمہید۔ اس سورۃ شریف میں بہت سی پیشگوئیاں ہیں توحید و نبوت و ختم نبوت پر بحث ہے۔

تمہید دلائل ضرورت نبوت۔ تقریر ان دلائل کی یہ ہے کہ صرف عقل استخراج مسائل شریعت کے لئے کفایت نہیں کرتی بلکہ اس کے لئے سماوی وحی کی ضرورت ہے گو سچی اور صحیح باتیں دنیا کے مختلف اشخاص یا امم میں موجود ہیں ان تمام کے اجتماع کے لئے وحی کی ضرورت ہے جیسے کہ پانی جو کہ لوگوں کے دست مال سے یا زمینی آلائشوں سے انسانی تربیت کے لئے مُضر ہو جاتا تو اس کو لطیف بنا کر پھر اتارا جاتا ہے تا کہ وہ لوگوں کے لئے مفید ہو اور بارش کے بغیر ندیئیں اور کوئیں اور تالاب خشک ہو جاتے یا زہریلے ہو جاتے اسی طرح وحی تمام سچائیوں کو منتخب کر کر انبیاء کے ذریعہ سے مخلوقات تک پہنچاتی ہے اسی طرح گھانس اور پھونس میں دودھ موجود ہے اس کے الگ کرنے کے لئے جانوروں کے پیٹ کی مشین ہے۔ اسی طرح پھولوں میں شہد موجود ہے لیکن اس کے الگ کرنے کے لئے شہد کی مکھی کا پیٹ ہے۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝

۵۔ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا انسان کو چھوٹی چیز سے تو وہ ایک دم کھلم کھلا جھگڑالو بن گیا[۱]۔

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۶

۶۔ اور بھولے و بھالے جانور اللہ نے پیدا کئے تمہارے لئے ان میں گرمی حاصل کرنے کا سامان و دیگر منافع ہیں اور بعض کو ان میں سے تم کھاتے ہو[۲]۔

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝۷

۷۔ اور تمہاری رونق ہے ان کے سبب سے جب شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب چرانے چھوڑتے ہو[۳]۔

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۸

۸۔ اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا لے جاتے ہیں ان شہروں کی طرف جہاں تم نہ پہنچ سکتے تھے مگر بڑی جان کاہی کے بعد۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا رب بڑا ہی شفقت کرنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے[۴]۔

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۹

۹۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے اُسی نے پیدا کئے تاکہ تم سوار ہو ان پر اور زینت کے لئے۔ اور ایسی ایسی چیزیں پیدا کرے گا جن کو تم جانتے بھی نہیں[۵]۔

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَاۗىِٕرٌ ۭ

۱۰۔ اور میانہ روی کی راہ اللہ تک پہنچتی ہے اور

---

[۱] دلیل ۔۴ [۲] دلیل ۔۵ [۳] دلیل ۔۶
[۴] دلیل ۔۷ [۵] دلیل ۔۸

آیت نمبر ۷۔ تَسْرَحُوْنَ ۔ واپسی کے وقت چونکہ وہ چر کر آتے ہیں تو زیادہ خوبصورت معلوم ہوتے ہیں اور چکنے اور خوش حال رہتے ہیں جو قدرتِ الٰہی اور واحد **قہّار** کی صفت کا نظارہ ہے۔

آیت نمبر ۹۔ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ دلیل ہشتم ۔ جیسے ریل و بائیسکل و موٹر و غبارے ہوائی جہاز وغیرہ وغیرہ پیدا شدہ و پیدا شدنی چیزیں۔

وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝١٠ ع

بعض راستہ اصلی راہ سے ہٹا ہوا ہے اور وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا[1]۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝١١

۱۱۔ وہی اللہ ہے جس نے برسایا بادل سے پانی جس میں سے کچھ تو تمہارے پینے کے کام آتا ہے اور کچھ جھاڑ جھڑولوں کے لئے جس میں تم مویشی چراتے ہو[2]۔

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١٢

۱۲۔ وہ اگاتا ہے تمہارے واسطے اسی پانی سے کھیتیں اور زیتون کے جھاڑ اور کھجور وانگور اور ہر ایک قسم کی پھل پھلاری۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں بہت کچھ نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں[3]۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝١٣ ۙ

۱۳۔ اور اُسی نے تمہارے لئے رات و دن اور سورج و چاند کو کام میں لگا دیا ہے اور سب ہی ستارے کام میں لگے ہوئے ہیں اسی کے حکم سے۔ بے شک اس میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں اس قوم کے لئے جو عقل رکھتی ہے[4]۔

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

۱۴۔ اور تمہارے لئے جو کچھ پیدا کیا زمین میں جن کے مختلف رنگ ہیں اس میں البتہ بڑی بڑی نشانیاں ہیں یاد رکھنے اور سوچنے

---

[1] دلیل۔۹ [2] دلیل۔۱۰ [3] دلیل۔۱۱

[4] دلیل۔۱۲

آیت نمبر۱۰۔ لَهَدٰىكُمْ ۔ دلیل نہم۔ یعنی اگر ہمارے بتائے ہوئے راستہ پر چلتے تو تم سب راہ پا جاتے اور ہم کسی پر جبر نہیں کرتے۔

آیت نمبر۱۱۔ مَآءً ۔ سماوی پانی کے بغیر جسمانی قیام بھی نہیں ہوسکتا پھر روحانی وحی کے نزول کے بغیر کس طرح روحانیت محفوظ رہ سکتی ہے۔

يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۴﴾

والے لوگوں کے لئے [۱]۔

وَهُوَ الَّذِىْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ وہی اللہ ہے جس نے تابع کر دیا دریا کو تا کہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ [۲] اور نکالو اس میں سے زیور جس کو تم پہنتے ہو [۳]۔ اور تو دیکھتا ہے کشتیوں کو کہ ہوا اور پانی کو چیرتی ہوئیں دریا میں چلی جاتی ہیں اور تا کہ تم حاصل کرو اُس کا فضل اور دولت اور شکرگزار بن جاؤ [۴]۔

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور رکھ دیئے زمین میں پہاڑ تا کہ زمین زلزلہ کھائے تمہارے ساتھ اور ندیاں اور راستے بنائے تا کہ تم منزل مقصود کو پہنچ جاؤ [۵]۔

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور بہت سی نشانیاں بنائیں اور وہ راہنما تارے سے ہی ہدایت پاتے ہیں [۶]۔

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ

۱۸۔ ایسا کہیں ہوسکتا ہے کہ جو پیدا کرتا ہے وہ اس کے برابر ہو جائے جو نہیں پیدا کر سکتا [۷] ؟ کیا

---

۱ دلیل ۔۱۳ ۲ یعنی اقسام مچھلی کا۔ ۳ جیسے موتی مرجان وغیرہ۔

۴ دلیل ۔۱۴ ۵ دلیل ۔۱۵ ۶ دلیل ۔۱۶

۷ اعتقاد خلقِ طیر عیسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ السلام کا ردّ ہے۔

آیت نمبر ۱۶۔ **تَمِيْدَ بِكُمْ** ۔ مَید چکر کھانا۔ دوسرے **مَيِّدَةٌ** ، **مَائِدَةٌ** سے بنا ہوا یعنی اُن سے برف پگھل کر بہتی ہے اور چشمے جاری ہو جاتے ہیں اور سامان غذا جاری ہوتے ہیں تیسرے **مَيِّدَةٌ** کے معنی ٹھہرنے کے ہیں چوتھے **مَيدَه** کے معنی جو کھاتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۷۔ **بِالنَّجْمِ** ۔ ذات پاک رسول اکرم ﷺ سے مراد ہے۔ جب آدمی جسمانی راستوں کے لئے ستاروں کو راہ نما بناتے ہیں تو روحانی راستوں کے لئے کیا کسی راہ نما کی ضرورت نہیں ہے بے شک **اَلنَّجْم** کی ہے اور **اَلنَّجْم** سے مراد عموماً عربی زبان میں ثریا تارہ مراد لیتے ہیں یوں معنی کسی اعتبار سے قطب بھی ہوسکتا ہے **وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ** یعنی ہدایت روحانی سے بس انبیاء کو حاصل کر لو اس **اَلنَّجْم** کو نہ چھوڑو۔

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ⑰	تم کچھ بھی نہیں سوچتے[1]۔
وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑱	١٩۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنتے رہو تو انہیں پورا نہ گن سکو گے بے شک اللہ غفور الرحیم ہے[2]۔
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ⑲	٢٠۔ اور اللہ تو جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو۔
وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ⑳ؕ	٢١۔ اور جن کو وہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا وہ تو کچھ بھی نہیں پیدا کر سکتے ہاں! وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔
اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ㉑ ع ٢ ١٢ ٨	٢٢۔ مُردے ہیں نہ زندہ اور ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کو دوبارہ کب اٹھایا جائے گا۔
اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ㉒	٢٣۔ تمہارا معبود تو اکیلا ایک ہی معبود ہے[3] جو لوگ مر کر آخرت میں زندہ ہونے کو نہیں مانتے ان کے دل منکر ہیں اور وہ مغرور بھی ہیں۔

---

[1] دلیل ١٧ [2] دلیل ـ ١٨

[3] تو کہاں کہاں منتیں مانگتے پھرو گے۔

آیت نمبر ٢١۔ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا الخ۔ تو عیسیٰ علیہ السلام کی خلق طیر کس طرح ثابت ہو۔ خالق اور غیر خالق کو **شَرِيْك فِی الْعِبَادَةِ** یا تصرّف کیونکر بنا سکتے ہیں؟

آیت نمبر ٢٢۔ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ۔ پھر حضرت مسیحؑ جو یورپ و امریکہ اور اکثر اہل ایشیا کے بزعم مشرکین معبود مانے گئے ہیں وہ زندہ کیونکر مانے جا سکتے ہیں؟

آیت نمبر ٢٣۔ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ جن کو جاہل مشرکوں نے معبود ٹھہرایا ان میں سے اکثروں پر بڑے بڑے مصائب آئے تا کہ ان کی بشریت عوام کو معلوم ہو جائے۔ چنانچہ حضرت حسین علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام اور رام چندر جی مہاراج وغیرہ۔

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ یَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ وَ مَا یُعۡلِنُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡتَكۡبِرِیۡنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ جانتا ہے جو بھی ان سے ظاہر نہیں ہوا اور جو ظاہر ہو چکا ہے بے شک اللہ پسند نہیں کرتا متکبروں کو۔

وَ اِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿ۙ۲۵﴾

۲۵۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے تمہارے ربّ نے کیا اتارا ہے وہ جواب دیتے ہیں پہلوں کے قصے ہیں۔

لِیَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةً یَّوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ۙ وَ مِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِیۡنَ یُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوۡنَ ﴿۲۶﴾ ع ۳ ٤ ۹

۲۶۔ اس جواب کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ اپنے بوجھ اٹھائیں گے پورے پورے انجام کار، اور کچھ ان کے بوجھ بھی جن کو وہ بہکایا کرتے ہیں بے علمی سے بے جانے بوجھے۔ سن رکھو وہ بُرا بوجھ ہے جو اٹھاتے ہیں۔

قَدۡ مَكَرَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتَی اللّٰهُ بُنۡیَانَهُمۡ مِّنَ الۡقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیۡهِمُ السَّقۡفُ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَ اَتٰىهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ تحقیق تدبیر کر چکے ہیں ان کے پہلے والے تو اللہ کا عذاب آ گیا ان کی عمارت پر نیچے کی طرف سے تو گر پڑی اُن پر چھت اُن کے اوپر سے اور عذاب آ گیا جدھر سے انہیں شعور بھی نہ تھا۔

ثُمَّ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ یُخۡزِیۡهِمۡ وَ یَقُوۡلُ اَیۡنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیۡنَ كُنۡتُمۡ تُشَآقُّوۡنَ فِیۡهِمۡ ؕ

۲۸۔ پھر قیامت کے دن ان کو رسوا کرے گا اور فرمائے گا وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے لئے تم اللہ و رسول سے لڑا کرتے تھے تب عرض

آیت نمبر۲۶۔ وَ مِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِیۡنَ **الخ۔** کا مقابلہ **لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ** (النجم:۳۱) سے بعض سائلین نے کہا تھا جس کا جواب یہ ہے کہ گناہ و ثواب کرے کوئی اور ملے کسی کو۔ ایسا اندھیر نہیں ہو گا ہاں ہدایت گمراہی کا ثواب وعذاب فاعلین کو ملے گا کیونکہ **لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ** ارشاد ہے۔

آیت نمبر۲۷۔ اَلسَّقۡفُ ۔ یعنی وہ تدابیر جو آنحضرتؐ کے قید یا قتل یا جلاوطن کرنے کے لئے کی گئیں تھیں اس پر یہ پیشگوئی فرمائی جاتی ہے کہ وہ تمام کارروائیاں خاک میں ملا دی گئیں اور ان کا استیصال کر دیا کیونکہ کوئی سچا نبی دشمنوں کے ہاتھ سے ہلاک نہیں ہوتا۔

قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸﴾

کریں گے وہ جن کو علم دیا گیا ہے کہ کچھ شک نہیں آج کی رسوائی اور دکھ کافروں ہی پر ہے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ وہ لوگ جن کی روح قبض کرتے ہیں فرشتے جو اپنی جانوں پر ستم کرنے والے ہیں تو وہ ظالم صلح پیش کریں گے ہم تو کچھ برائی نہیں کرتے تھے۔ ہاں ہاں!! اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتوت کرتے تھے۔

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ تو چلو داخل ہو جہنم کے دروازوں میں وہیں رہنا ہوگا۔ پس متکبروں کا تو بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور متقیوں سے پوچھا گیا (کافروں کے بالمقابل) کیا اتارا تمہارے رب نے؟ انہوں نے عرض کی اچھی بات۔ جنہوں نے بھلائی کی اس دنیا میں ان کے لئے تو بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے متقیوں کے لئے اور وہ کیا ہی اچھا گھر ہے۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ سدا رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ جائیں گے بہہ رہی ہیں ان میں نہریں وہاں ان کے لئے وہ چیزیں ہیں جو کچھ وہ چاہیں اور اللہ ایسا ہی متقیوں کو بدلہ دیتا ہے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ

۳۳۔ وہ لوگ جن کی روح قبض کرتے ہیں فرشتے جو خوش و پاکیزگی کی حالت میں ہیں فرشتے اُن سے

آیت نمبر۳۱۔ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا۔ یہ صحابہ کرام کے لئے پیشگوئی بھی ہے جن کی دنیوی کامیابی آخرت کی کامیابی کا قطعی ثبوت ہے۔

يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾

عرض کرتے ہیں سلام علیکم۔ چلو جنّت میں اُن کاموں کے سبب سے جو تم کرتے رہے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ کیا یہ منکر اسی بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا تیرے رب کے عذاب کا حکم آ جائے ان کے اگلوں نے بھی یوں ہی کیا تھا اور اللہ نے تو کچھ ظلم نہیں کیا ان پر لیکن وہ اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کرتے رہے۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

۳۵۔ پھر ان کو پہنچی ان کے کرتوت کی برائی اور اُن کو گھیر لیا اس چیز نے جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳٦﴾

۳٦۔ اور کہا شرک کرنے والوں نے اگر چاہا ہوتا اللہ نے تو ہم نہ پوجتے اللہ کے سوا کسی چیز کو نہ ہم نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم حرام ٹھہراتے اس کے حکم کے بغیر کوئی چیز اُن کے اگلوں نے بھی یوں ہی کیا ہے تو رسولوں پر پہنچا دینا ہی ہے صاف صاف بیان کر کے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ ہم نے بے شک ہر ایک امت میں رسول بھیجے یہ کہلا کر کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور سرکشوں اور بتوں سے بچو تو ان میں سے بعض نے اللہ کا کہنا سنا اور بعضوں پر ثابت ہو گئی گمراہی[1] تو سیر کرو زمین میں اور دیکھ لو کیا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا[2]۔

---

[1] یعنی اللہ کا کہنا نہ سنا گمراہ ہو گئے۔ [2] یعنی انہوں نے سزا پائی انعام نہیں پایا۔

آیت نمبر ۳۴۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ یعنی سب نافرمانوں نے بلا اجازت خدا کے بے جا کام کیا ہے یعنی ظلم کیا ہے اپنے نفسوں پر پارہ نمبر ۸ رکوع ۴ میں یہی مضمون بتفصیل مذکور ہے وہاں ملاحظہ ہو۔ یہ مضمون ردّ جبر میں ہے۔

اِنۡ تَحۡرِصۡ عَلٰی هُدٰىهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اگر تو حرص کرے ان کے ہدایت پانے پر۔ تو اللہ اُن کو ہدایت نہیں دیتا جو گمراہ کرتے ہیں اور اُن کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ‌ۙ لَا يَبۡعَثُ اللّٰهُ مَنۡ يَّمُوۡتُ‌ؕ بَلٰی وَعۡدًا عَلَيۡهِ حَقًّا وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَۙ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں بڑی بڑی سخت قسمیں کہ اللہ زندہ نہیں کرے گا اسے جو مر گیا[۱] ہاں ہاں ضرور اٹھائے گا، اس نے پکا وعدہ کر لیا ہے لیکن بہت سے آدمی جانتے ہی نہیں۔

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِىۡ يَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ وَلِيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّهُمۡ كَانُوۡا كٰذِبِيۡنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ جلانے کا نتیجہ یہ ہوگا تاکہ خوب ظاہر کر دے اُن پر وہ باتیں جس میں وہ جھگڑا کرتے تھے اور کافروں کو بھی معلوم ہو جائے کہ جھوٹے تو وہی ہیں۔

اِنَّمَا قَوۡلُنَا لِشَىۡءٍ اِذَاۤ اَرَدۡنٰهُ اَنۡ نَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۴۱﴾ ع ۱۱

۴۱۔ اِس کے سوائے نہیں کہ ہمارا کہنا کسی چیز کے لئے جب ہم اُس کام کو کرنا چاہیں اتنا ہی ہے کہ ہم اس کو کہہ دیتے ہیں کہ ہو تو وہ ہو جاتی ہے[۲]۔

وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا لَـنُبَوِّئَنَّهُمۡ فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً‌ ؕ وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ‌ ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَۙ ﴿۴۲﴾ وقف لازم

۴۲۔ اور وہ لوگ جنہوں نے گھر چھوڑے اور گناہ چھوڑے اللہ تعالیٰ میں ہو کر (یعنی عاشق الٰہی بن کر) اس کے بعد کہ ان پر ظلم کئے گئے تو ہم ان کو ضرور جگہ دیں گے دنیا میں عزّت کی جگہ اور آخرت کا ثواب تو بہت بڑا ہوگا انہیں معلوم ہوتا تو اچھا ہوتا۔

الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ وہ مہاجرین جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے رہے۔

---

[۱] یہ ان کا کہنا بالکل غلط ہے۔ [۲] اپنے اوقات معینہ پر۔

آیت نمبر۴۱۔ کُنۡ ۔مُردوں کو جلانا کچھ بڑی بات نہیں۔ مصرع۔ قول سے زندہ ہے پتلا خاک کا

آیت نمبر۴۲۔ حَسَنَةً ۔ یہ صحابہؓ کے حق میں پیشگوئی ہے جو پوری ہو چکی جو کہ دلیل ہے اثبات قیامت کی۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور تجھ سے پہلے بھی ہم نے مرد ہی رسول بنا کر بھیجے تھے[1] ان کی طرف ہم نے وحی کی تو تم پوچھ لو اہل کتاب سے اگر تم کو معلوم نہ ہو۔

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ رسولوں کو بھیجا تھا کھلی کھلی نشانیاں اور کتابیں دے کر اور ہم نے اتارا تیری طرف قرآن یادگار تا کہ تو بیان کرے لوگوں سے جو کچھ اتارا گیا ان کی طرف تا کہ وہ فکر کریں۔

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴٦﴾

۴٦۔ تو کیا وہ بے خوف ہو گئے ہیں جو بُری تدبیریں کیا کرتے ہیں کہ اللہ ان کو ذلیل کر دے گا مٹی میں ملا دے گا یا اُن پر عذاب آ پڑے گا وہاں سے جہاں سے ان کو کچھ شعور نہ ہو۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ یا اُن کو سفر سے آتے ہوئے پکڑے گا تو وہ اسے عاجز نہیں کر سکیں گے۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ یا پکڑ لے ان کو آہستہ آہستہ گھٹانے سے کچھ شک نہیں کہ تمہارا ربّ بڑا رؤف و رحیم ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗىِٕلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ کیا انہیں علم نہیں اللہ کی پیدا کی ہوئی کسی چیز کا کہ ڈھلتے ہیں ان کے سائے سیدھی جانب اور بائیں جانب سے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے اور وہ عاجزی میں ہیں۔

---

[1] یعنی فرشتوں وغیرہ کو نہیں۔

آیت نمبر ۴٦۔ يَخْسِفَ ۔ **خسف** کے معنی سخت ذلّت کے ہیں جیسے کہ شاعر کے قول میں ہے۔ مصرع

اِذَا سِيْمَ خَسْفًا وَجْهُهٗ تَرَبَّدَا

مقصد یہ ہے کہ ان کو ملک میں ذلیل کر دیوے کیونکہ اہل مکہ تمام عرب میں معزز تھے۔

آیت نمبر ۴۹۔ دٰخِرُوْنَ ۔ ڈھلتے سایہ کی مثال انبیاء اور اشقیاء کے نوبت و دورے سے بھی ہے۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں حرکت کرنے والے اور فرشتے اور وہ تکبر نہیں کرتے ہیں۔

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۱﴾ السجدۃ ع ۱۲

۵۱۔ وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں کہ اس کی حکومت ان پر ہے اور وہ کرتے رہتے ہیں جو حکم پاتے ہیں۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا دو بھی معبود مت ٹھہراؤ سچا معبود تو وہی ایک اکیلا ہے تو تم مجھ ہی سے ڈرو (یعنی اللہ سے)۔

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کا دین سدا رہے گا تو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو سپر بناتے ہو دوسروں سے ڈرتے ہو۔

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ حالانکہ تمہارے پاس جو کچھ نعمت ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے پھر جب تم کو کوئی سختی چھو جائے تو تم اسی کی طرف بلبلاتے ہو۔

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ پھر جب وہ سختی تم سے دور کر دیتا ہے تو کچھ لوگ تم میں سے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ کے ساتھ شریک بنانے لگتے ہیں۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ نتیجہ یہ کہ ناشکری اور کفر کریں اس چیز کا جو ہم نے دی ان کو۔ تو خیر تھوڑی دیر نفع اٹھا لو پھر آگے چل کر تم کو معلوم ہوگا۔

آیت نمبر ۵۲۔ اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ۔ یہ آتش پرست یعنی **ثنویہ** فرقہ کے مذہب کا ردّ ہے جو یزدان اور اَہرمن کے قائل ہیں یعنی خالقِ خیر اور خالقِ شر وغیرہ۔

لطیفہ۔ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ۔ **ف**۔ اِيَّايَ ۔**ف** کے معنی ڈرو مجھ سے ہی پھر کہتا ہوں مجھ سے ہی پھر مجھ سے ہی ڈرو۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔اور ٹھہراتے ہیں ایسوں کا ایک حصہ جن کو وہ جانتے نہیں ہماری دی ہوئی روزی میں سے اللہ کی قسم! ضرور تم سے پوچھنا ہے جو تم افترا کرتے تھے۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ٹھہراتے ہیں اللہ کے لئے بیٹیاں وہ تو پاک ذات ہے اور اپنے لئے جو جی چاہتا ہے (یعنی بیٹے)۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ۚ

۵۹۔اور جب ان میں سے کسی کو خوش خبری دی جاتی ہے بیٹی پیدا ہونے کی (تو) ہو جاتا ہے اس کا منہ کالا اور وہ غم سے اپنے کو گھونٹے رہتا ہے۔

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔قوم سے چھپتا پھرتا ہے اُس چیز کی بُرائی سے جس کی خوش خبری دی گئی کیا اسے رہنے دوں ذلت قبول کر کے یا اسے مٹی میں گاڑ آؤں۔ ہوشیار ہو جاؤ یہ کیا بُرا فیصلہ کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۵۷۔ تَفْتَرُوْنَ۔ یعنی زبردستی بغیر اجازتِ الٰہی نذر اور بھینٹ مخلوق کی تم نے ناجائز طور پر ٹھہرا لیں حالانکہ یہ سب کام اللہ ہی کے لئے کرنا تھا یا اس کے حکم سے۔ کیا خوب کہا حضرتِ سعدیؒ نے کہ ؎

نہ بے حکم شرع آب خوردن خطاست
اگر خون بہ فتویٰ بریزی رواست

آیت نمبر ۵۸۔ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ۔ نصاریٰ خدا کو باپ، مخلوق کو بیٹا۔ عرب خدا کو باپ، اپنے کو بیٹیاں، برہمو خدا کو ماں کہتے ہیں **سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔**

آیت نمبر ۶۰۔ فِى التُّرَابِ۔ آنحضرتؐ جب لڑکیوں کو قتل سے بچانے کا وعظ فرما رہے تھے تو ایک شخص چلّا اٹھا کہ مجھے ایک حسین لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کے حسن نے قتل سے روکا مگر اس کی جوانی نے مجھے غیرت سے مجبور کیا میں نے اس کی والدہ کو عمدہ پوشاک اور زیور سے آراستہ کرنے کا حکم دیا پھر میں اُسے جنگل میں لے گیا جہاں پہلے سے کنواں تیار کر لیا تھا لڑکی میرا ارادہ معلوم کر کے بہت بلبلائی اور چلّائی کہ اے میرے باپ! میں تیری وہی پیاری بیٹی ہوں جس کو تو نے شفقت سے پالا گو میرا دل پگھلا مگر غیرت نے مجبور کیا اور میں نے اسے کنوئیں میں دھکیل دیا ایک اور شخص نے کہا کہ میں نے آٹھ لڑکیاں قتل کی ہیں۔ یہ رحمۃ للعالمین نے عرب پر رحم فرمایا کہ بے رحمی کو رحم سے بدل دیا اور قتل موقوف۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ۔**

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦١﴾

٦١۔ ان کے لئے جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے بُری مثال ہے اور اللہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی مثال ہے اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

ع ٧ ١٣

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦٢﴾

٦٢۔ اور اگر اللہ لوگوں کو پکڑتا ان کے ظلم کی وجہ سے تو کوئی حرکت کرنے والا زمین پر نہ چھوڑتا لیکن وہ ان کو مہلت دے رہا ایک وقتِ معیّن تک پھر جب ان کا وقت آ جائے گا تو وہ ایک گھڑی پیچھے نہ ہٹا سکیں گے اور نہ آگے بڑھا سکیں گے۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ۭ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٣﴾

٦٣۔ اور ٹھہراتے ہیں اللہ کے لئے وہ چیز جس سے خود کراہت کرتے ہیں (یعنی بیٹیاں) اور ان کی زبانیں جھوٹ بات بولتی ہیں کہ انہیں کے لئے بھلائی ہے[1] بلکہ سچ یہ ہے کہ بے شک ان کے لئے آگ ہے اور وہ ناریوں کے پیش رو ہیں۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾

٦٤۔ اللہ کی قسم! بے شک ہم نے رسول بھیجے امتوں کی طرف تجھ سے پہلے پھر شیطان نے ان کے کرتوت اُن کو اچھے کر دکھائے تو شیطان ہی منکروں کا دلی دوست ہے آج اور ان کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

---

[1] یعنی وہ اپنے آپ کو سب سے اچھا سمجھتے ہیں۔

آیت نمبر ٦١۔ مَثَلُ السَّوْءِ۔ مثلاً كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا (**الجمعة :٦**) كَمَثَلِ الْكَلْبِ (**الاعراف:١٧٧**) اور **جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ الخ** (**المآئدة : ٦١**) اور كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (**الاعراف:١٨٠**)۔

آیت نمبر ٦٣۔ مُفْرَطُوْنَ۔ یعنی بدکاریوں کے سبب سے آگ کی طرف دوڑ رہے ہیں یا اہل نار کے میرِ قافلہ ہیں یا خدا پر جھوٹ بولنے میں زیادتی کرنے والے ہیں۔ جھوٹ خواب بنانے والے اور پیشگوئیاں کرنے والے وغیرہ ہیں۔

وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ‌ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ اور ہم نے یہ کتاب تجھ پر نہیں اتاری مگر اس لئے کہ تو ان سے کھول کھول کے بیان کر دے وہ باتیں جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں اور وہ کتاب ہدایت ہے اور رحمت ہے ایماندار قوم کے لئے۔

وَاللّٰهُ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۶۶﴾ ع ۵ ۱۴

٦٦۔[۱] اور اللہ ہی نے بادل سے پانی برسایا[۲] پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو زندہ کیا اس کے مرے پیچھے[۳] کچھ شک نہیں کہ اس بیان میں بڑا نشان ہے ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں۔

وَاِنَّ لَـكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً‌ ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ ﴿۶۷﴾

٦٧۔ اور تمہارے لئے گائے بھینس اونٹ بکری وغیرہ میں البتہ سوچنے کا مقام ہے کہ ہم تم کو پلاتے ہیں اس کے پیٹ کی چیزوں میں سے گوبر اور خون کے درمیان میں سے خالص دودھ خوش گوار پینے والوں کے لئے[۴]۔

۱؎ یہاں سے دلائلِ نبوت وتوحید پھر شروع ہو گئے ہیں۔ ۲؎ دلیل ۱

۳؎ خشک زمین یعنی قلوب مُردہ الہام کے پانی سے سبزہ زار ہو گئے۔ ۴؎ دلیل ۲۔

آیت نمبر ٦٦۔ مَآءً۔ دلائل کی تمہید یہ ہے کہ صرف عقل اور قوائے بشری استخراج مسائل شرعی کے لئے کفایت نہیں کرتے جیسا کہ ہم نے اوپر سورۂ نحل رکوع ۱۴ میں ذکر کر دیا ہے لہذا بار بار دلائل توحید ونبوت ارشاد فرما کر کم عقلوں کو **قوّت** اور ضالّین کو ہدایت وعاشقین کو جلالی اور جمالی تجلیّات سے مانوس اور مائل فرمایا گیا ہے چنانچہ نبوت کی پانی سے مثال دی ہے یعنی دنیا میں بیج تو موجود ہوتے ہیں یعنی نیک وبد باتیں پہلے سے جانتے ہیں **مگر** جب تک بارش نہ ہو وہ نشوونما نہیں پاتے خلاصہ یہ کہ تازہ الہامات اور وحی کی ضرورت ہے **مگر** یہ سننے والوں کے لئے ہی ہے یہ نبوت کی پہلی دلیل ہے۔

آیت نمبر ٦٧۔ لَعِبۡرَةً۔ اس میں اشارہ کیا ہے کہ رسول کیوں آتے ہیں کتابیں کیوں آتی ہیں اور حق بطلان کے جُھنڈ وبُلڑ میں سے کس طرح لطیف طور پر بے آمیزش ظاہر ہوتا ہے۔ اور جسمانیات میں سے روحانیت کی طرف غور اور تأمل کا موقعہ کس طرح دیا جاتا ہے اور حق وناحق کی تمیز رنگ اور بُو اور مزہ سے کس طرح صاف صاف حکمتِ الٰہیہ کی مدد سے ظاہر ہوتی ہے۔

لَبَنًا۔ یہ نبوت کی دوسری دلیل ہے یعنی جس طرح دودھ خالص گھانس پھوس کے اجزا میں سے قدرتِ الٰہی سے خالص ہوتا ہے اسی طرح نیک وبد عقلی ونقلی دلیلوں میں سے کلامِ الٰہی صاف ہو کر الہام الٰہی کے پیٹ میں دودھ کا رنگ لیتا ہے۔

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾

٦٨۔ اور کھجور و انگور کے پھلوں میں سے ہم تم کو پلاتے ہیں رَس، تم اس سے مٹھائیاں اور شکر بناتے ہو اور عمدہ عمدہ کھانے[1] بے شک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۹﴾ۙ

٦٩۔ اور وحی بھیجی تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف کہ پہاڑوں میں گھر بنائے اور درختوں میں چھتریوں میں۔

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۷۰﴾

٧٠۔ پھر حکم ہوا کہ ہر طرح کے میوے کھائے چلتی پھرتی رہ تیرے ربّ کے راستوں میں جو ہموار ہیں (یا فرمانبردار ہو کر) نکلتی ہے شہد کی مکھی کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز جس کے کئی کئی رنگ ہوتے ہیں اس میں شفاء ہے لوگوں کے لئے کچھ شک نہیں کہ اس میں نشانی ہے اس قوم کے لئے جو غور و فکر کرتی ہے۔

---

[1] دلیل ٣۔

آیت نمبر ٦٩۔ وَاَوْحٰى ۔ وحی کے اقسام بہت ہیں جس میں سے چند یہ ہیں زمین کو وحی ہوتی ہے بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا (**الزلزال** :٦) اور آسمان کو بھی جیسے وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا (**حٰمٓ السجدة** :١٣) پھر مکھی کو جیسے وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ (**النحل** :٦٩) عورتوں کو وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى (**القصص**:٨) عام سعادت مندوں کو اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ (**المائدة** : ١١١)۔ یہ نبیوں کے درجہ سے نیچے کی وحییں ہیں۔

آیت نمبر ٧٠۔ شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ ۔ عربی میں شہد کے نام چار سو ملتے ہیں جو اس کی کثرت پر دلالت کرتے ہیں اور اس کے رنگ بھی کئی ہوتے ہیں۔

يَتَفَكَّرُوْنَ ۔ شریعتِ کاملہ کے نزول کے بعد اُس کی محافظت کس طرح ہوتی جو عمر کے ہر ایک حصہ میں مفید ہو جب رسول آتے ہیں قوم کو راستبازی سکھلاتے ہیں اور ایک ہدایت نامہ مکمل دے جاتے ہیں اور ایک جماعت نیکوں کی تیار ہو جاتی ہے پھر کمال کے سبب سے وہ متمول بھی ہوتی ہے اور ان کی اولاد میں تکبر اور بڑائی اور خود آرائی پیدا ہوتی ہے اور نبی کی راستبازی کی تعلیم بھولی جاتی ہے بلکہ بدمعاشی کے لئے نبی کی تعلیم کو غلط طور پر پیش کیا جاتا ہے جس کی

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَىْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۱﴾ ع ١٥

۷۱۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا ہے پھر تمہاری روح قبض کرے گا اور بعض کو تم میں سے ارذل عمر کی طرف لوٹائے گا تا کہ کچھ نہ جان سکے جان بوجھ کر وہ۔ بے شک اللہ بڑا جاننے والا ہے ہر ایک کام کی مصلحتیں اور بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اور اللہ نے برتری دی ہے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں پھر جن کو بزرگی دی گئی ہے وہ اپنی روزی لوٹا نہیں دیتے اپنے مملوک اور ماتحتوں پر کہ وہ سب برابر ہو جائیں کیا یہ لوگ اللہ کی نعمت کے[1] جان بوجھ کر منکر ہیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا

۷۳۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنا دیں تمہیں میں سے بیبیاں تمہارے لئے اور پیدا کئے تمہارے لئے

[1] یعنی عطائے نبوت کے۔

(**بقیہ حاشیہ**) اصل ان کو معلوم نہیں ہوتی اور نبی و غیر نبی کی تعلیمات خوب **مختلط** ہو جاتی ہیں تو مثل برسات کے الہام شروع ہو جاتا ہے جو اولیاء اللہ و ماموروں کا حق ہوتا ہے اس سے دودھ کو الگ کیا جاتا ہے اور فضلات کو الگ۔ ملہمین کی ذات پاک دودھ کو اس طرح الگ کر دیتی ہے کہ عقلی تجربہ والے تحقیقات کے بعد بھی سچی صداقت کو نہیں پہنچتے۔ ایک سوال یہ ہے کہ جب مسائل سمجھ لئے تو پھر الہام کی کیا حاجت رہی۔ جواب یہ ہے کہ اگر بچہ کو دودھ ایک وقت دے کر چھوڑ دیا جائے تو وہ ہلاک ہو جائے جیسا ہر وقت کھانے پینے کی ضرورت ہے ویسے ہی تعلیم الٰہی کی بھی ہر وقت ضرورت ہے۔ یہ سوال ہوسکتا ہے کہ جب وہ بچہ جوانی کو پہنچ گیا تو اب دودھ کی کیا حاجت رہی۔ تو جواب یہ ہے کہ نتائج اور پھلوں کی حاجت ہے جیسا کہ **اَلنَّخِيْلِ وَ الْاَعْنَابِ** والے عتاب میں اشارہ ہے۔ پھر بڑھاپے میں شہد کی ضرورت اکثر بیماریوں میں ہوتی ہے یہ الہام کی تین مثالیں ہوئیں اور شریعت حقہ کا بیان **اُنْزِلَ مِنَ السَّمَآءِ** میں ہو چکا ہے۔

آیت نمبر۷۲۔ **بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ** ۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول ؐ کو خدا نے اعلیٰ درجہ کی نبوت دی ہے وہ دوسروں کو **مستقلاً** نہیں دے سکتے جیسے کسی کو اعلیٰ درجہ کی چیز ملی تو وہ اپنے ماتحتوں کو پوری پوری دے کر اپنے برابر نہیں کر سکتا اور مفلس و قلاش نہیں بنتا۔

وَّجَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ بَنِيۡنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَتِ اللّٰهِ هُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ ۙ﴿۷۲﴾

تمہاری بیبیوں سے بیٹے اور پوتے اور تمہیں کھانے کو دیں پاکیزہ ستھری چیزیں۔ تو کیا یہ لوگ جھوٹی باتیں مانتے ہیں اور اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔

وَيَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمۡلِكُ لَهُمۡ رِزۡقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ شَيۡـًٔا وَّلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ۚ﴿۷۳﴾

۷۴۔ اور پوجتے ہیں اللہ کے سوا ایسی چیزوں کو جو ان کو کھانا دینے کا بھی اختیار نہیں رکھتیں آسمانوں اور زمین میں سے کچھ۔ اور نہ کچھ مقدور ہی رکھتی ہیں۔

فَلَا تَضۡرِبُوۡا لِلّٰهِ الۡاَمۡثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۴﴾

۷۵۔ تو اللہ کے لئے مثالیں نہ بیان کیا کرو بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبۡدًا مَّمۡلُوۡكًا لَّا يَقۡدِرُ عَلٰى شَىۡءٍ وَّمَنۡ رَّزَقۡنٰهُ مِنَّا رِزۡقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنۡفِقُ مِنۡهُ سِرًّا وَّجَهۡرًا ؕ هَلۡ

۷٦۔ اللہ نے اعلیٰ درجہ کی مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک مملوک غلام ہے[۱] وہ کسی چیز پر قدرت نہیں پاتا اور ایک ایسا ہے جس کو ہم نے روزی دی ہے خود ہی عمدہ روزی اور اس میں سے خرچ

---

۱ یعنی دوسرے کے قابو میں۔

آیت نمبر۷۳۔ بَنِيۡنَ وَحَفَدَةً۔ یعنی دنیوی ہر کام بتدریج ہوتا ہے دیکھو نکاح ہوتے ہی بچے اور بچوں کے بچے نہیں ہو جاتے اور پاکیزہ روزی میں بھی دھیان کرو اسی طرح اس نبی کی بھی کامیابی بتدریج ہوگی۔

هُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ ۔ یعنی نبی اور اعلیٰ درجہ کا نبی ہوتا تو جھٹ کامیاب ہو جاتا ایسی واہیات باتوں کے ماننے سے نعمت اللہ کا انکار کر دیا یعنی نبوت کا۔

آیت نمبر۷۴۔ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ۔ یعنی جھوٹے معبود نہ آسمان سے پانی برساتے نہ زمین سے غلّہ، نہ اُن کے اسبابوں پر قدرت رکھتے ہیں پھر کیسے معبود ہو سکتے ہیں۔

آیت نمبر۷۵۔ فَلَا تَضۡرِبُوۡا۔ یعنی خدا کو تم خود کسی درجہ کا قرار نہ دو کیونکہ تم نادان جاہل ہو اس کی صفات سے جیسے اکثر نادان کہا کرتے ہیں کہ خدا کی مثال بادشاہ کی جیسی ہے اور انبیاء، اولیاء، وزراء اور امراء کی طرح ہیں جن کی وساطت کے بغیر کچھ کام نہیں چل سکتا اور عیسائی تو کہتے ہیں کہ خود خدا انسان کی شکل میں آ گیا جب نبیوں سے کام نہ چلا۔ **نَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡهَا**۔

يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٦﴾

کرتا رہتا ہے چھپا چھپا کر خلوص سے اور دکھا دکھا کر ترغیب کے لئے کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ سب تعریف و واہ واہ اللہ ہی کی ہے۔ بہت سے منکر تو جانتے ہی نہیں۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٧﴾ ع ١٢

٧٧۔ اور اللہ نے اعلیٰ درجہ کی بات فرمائی (یعنی) دو آدمی ہیں ایک تو بالکل گونگا ہے وہ کچھ بھی نہیں کرسکتا وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے[١] جہاں کہیں اسے بھیجو وہ خیریت کے ساتھ نہیں آتا کیا یہ برابر ہوسکتا ہے اس شخص کے جو انصاف کا حکم کرتا ہے[٢] اور وہ سیدھی راہ پر ہے؟[٣]

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٧٨﴾

٧٨۔ اور اللہ ہی کو معلوم ہیں آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں۔ اور نجام کار تو اتنا ہی ہے جتنا پلک مارنا یا اس سے بھی زیادہ جلدی بے شک اللہ ہر ایک شے کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

---

١ یہ غیر ملہم رسم ورواج کے پابند کی مثال ہے جو ناپسندِ آقا ہے۔

٢ صاحب وحی والہام ہادی ہوتا ہے جو راہِ راست پر لاسکتا ہے۔

٣ صاحب وحی والہام خود بھی مستقیم الحال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ٧٦۔ هَلْ يَسْتَوٗنَ۔ یعنی بُت جو بُت پرستوں کے اختیار میں ہیں یا مُردے جو زندوں کے اختیار میں ہیں یا بُت پرست جو اپنے گُروؤں کے اختیار میں ہیں۔ دوسرے بھی اور اس کے ساتھ والے جس کو ہم نے اپنی ذات سے اختیار دیا ہے دونوں کہاں برابر ہو سکتے ہیں۔ کیا اچھی مثال دی ہے۔

آیت نمبر ٧٧۔ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ یعنی دوسروں کو راہ راست پر لاسکتا ہے نہ اپنی صاف صاف کہہ سکتا ہے۔

لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ ۔ یعنی اخلاقی اور روحانی ترقی نہیں کرسکتا اور نہ اصلاح عادات۔

لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۔ وہ اپنی منصوبہ بازیوں اور پیشگوئیوں یعنی اٹکل بازیوں میں کامیاب نہیں ہوتا۔ اور اس سے کار حق بن نہیں پڑتا نہ اس کی توفیق پاسکتا ہے۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٩﴾

٧٩۔ اور اللہ نے تم کو پیدا کیا تمہاری ماؤں کے پیٹ سے، تم کچھ بھی تو نہیں جانتے تھے اور تمہارے لئے کان بنائے اور آنکھیں اور مرکزِ قویٰ دل تا کہ تم شکر گزاری اختیار کرو۔

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٠﴾

٨٠۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا پرندوں کی طرف جو آسمان کی ہوا میں مسخر ہیں ان کو اللہ کے سوا کون تھام رہا ہے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایماندار قوم کے لئے۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨١﴾

٨١۔ اور اللہ ہی نے بنا دیا تمہارے لئے تمہارے گھروں کو امن چین کی جگہ اور تمہارے لئے بنا دئے چوپایوں کی کھالوں سے گھر جس کو تم ہلکا پاتے ہو اپنے کوچ کے وقت اور ٹھہرنے کے وقت اور بنا دیئے اُن کے اُون اور ببریوں اور بالوں سے بہت سامان اور برتنے کی چیزیں مرے تک۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ

٨٢۔ اور اللہ ہی نے بنا دیئے تمہارے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے اور تمہارے لئے پہاڑوں سے بنائے چھپنے کے مکانات اور بنائے تمہارے لئے کُرتے جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور لڑائی سے بچائیں[1] اسی طرح اللہ پورا کرتا ہے

[1] یعنی زرہ بکتر وغیرہ۔

آیت نمبر ٨١۔ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ ۔ یعنی چمڑے کے ڈیرے، خیمے، بسترے، لباس اور ادنیٰ ادنیٰ چیزیں وغیرہ **اَصْوَافِهَا** صُوف، اُون جس سے شال دوشالے باریک چیزیں بنتی ہیں۔ **وَبَرٌ** ۔ اونٹ کے موٹے بال جس سے نمدے، لوئی وغیرہ بنتے ہیں۔ **اَشْعَار** ۔ وہ بال جن سے کمبل اور رسیاں اور زنجیریں اور ڈوریئیں وغیرہ مختلف چیزیں بنتی ہیں۔

آیت نمبر ٨٢۔ ظِلٰلًا ۔ یعنی مکانات اور درخت اور چھتریئیں وغیرہ۔

عَلَيۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُسۡلِمُوۡنَ ﴿٨٢﴾

اپنا احسان تم پر تا کہ تم فدائی مسلمان بن جاؤ۔

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿٨٣﴾

٨٣۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو تیرے ذمّہ صاف صاف پہنچا دینا ہی ہے۔

يَعۡرِفُوۡنَ نِعۡمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنۡكِرُوۡنَهَا وَاَكۡثَرُهُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿٨٤﴾ ع

٨٤۔ وہ لوگ پہچانتے تو ہیں اللہ کی نعمت پھر اُس کے منکر ہو جاتے ہیں اور وہ اکثر منکر ہی ہیں۔

وَيَوۡمَ نَبۡعَثُ مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا ثُمَّ لَا يُؤۡذَنُ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿٨٥﴾

٨٥۔ اور جس دن ہم کھڑا کریں گے ہر ایک امت میں ایک گواہ پھر اجازت نہ ملے گی کافروں کو اور نہ عتاب دور کرانے کی انہیں رخصت دی جائے گی نہ وہ دَرِ رحمت تک پھٹکنے پائیں گے۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا الۡعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿٨٦﴾

٨٦۔ اور جب دیکھ لیں گے ظالم عذاب کو کہ ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ مہلت ہی ملے گی ان کو۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا شُرَكَآءَهُمۡ قَالُوۡا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيۡنَ كُنَّا نَدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِكَ ۚ فَاَلۡقَوۡا اِلَيۡهِمُ الۡقَوۡلَ اِنَّكُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿٨٧﴾ ج

٨٧۔ اور جب دیکھیں گے مشرکین اپنے شریکوں کو بول اُٹھیں گے اے ہمارے ربّ! یہ ہمارے شریک ہیں جن کو ہم پکارا کرتے تھے تیرے سوا تو وہ اُن کی بات اُن پر پلٹا دیں گے کہ تم بالکل جھوٹے ہو۔

وَاَلۡقَوۡا اِلَى اللّٰهِ يَوۡمَئِذِ ۣالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿٨٨﴾

٨٨۔ اور اس دن اللہ کے سامنے اطاعت اختیار کریں گے جن باتوں کو وہ جھوٹ بنایا کرتے تھے وہ ان سے گئی گزری ہوئیں۔

اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ زِدۡنٰهُمۡ عَذَابًا فَوۡقَ الۡعَذَابِ بِمَا كَانُوۡا

٨٩۔ جنہوں نے حق کو چھپایا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم ان کو عذاب پر عذاب دیں گے زیادہ،

آیت نمبر ٨٥۔ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ۔ اور وہ دروازہ کی چوکھٹ کے نزدیک بھی آنے نہ پائیں گے یہ عَتَبَةٌ سے مشتق ہے۔ یعنی توفیق نیک چھن جائے گی رجوع برحمت نہ کرسکیں گے۔

يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٩﴾

کیونکہ وہ شرارت و فساد کرتے تھے۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ ع ١٢/٦/١٨

۹۰۔ اور ایک دن ہم کھڑا کریں گے ہر ایک امت میں ایک گواہ انہیں میں کا اُن پر اور تجھ کو گواہ لائیں گے ان لوگوں پر۔ اور ہم نے تیری طرف کتاب اتاری جس میں ہر ایک چیز کا بیان ہے کھلا کھلا اور ہدایت اور رحمت ہے اور خوشخبری ہے فدائی فرمانبرداروں کے لئے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩١﴾

۹۱۔ اللہ حکم دیتا ہے عدل کا سب کے ساتھ اور (بڑھ کر) احسان کرنے کا اور قرابت داروں کے (جیسا) دینے کا اور منع فرماتا ہے ذاتی بدی سے اور زیادہ بدی سے اور بغاوت سے تم کو نصیحت کرتا ہے تا کہ تم یاد کرلو اور بڑے آدمی بن جاؤ۔

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩٢﴾

۹۲۔ اور پورا کرو اللہ کا اقرار جب تم آپس میں قول و قرار کرو اور نہ توڑو قسموں کو ان کے پختہ کئے پیچھے اور تم کر چکے ہو اللہ کو اپنا ضامن۔ بے شک اللہ جانتا ہے جو کرتوت کرتے ہو یا کرو گے۔

آیت نمبر ۹۰۔ شَهِيْدًا۔ جب مامور آئے تو اسی قوم کا ہوگا۔

آیت نمبر ۹۱۔ يَاْمُرُ۔ اس آیت میں تین حکم فرمائے ہیں۔ عدل۔ خدا کے ساتھ اور مخلوق کے ساتھ۔ دوسرے احسان جو بڑھ کر نیکی کرتا ہے۔ تیسرے۔ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى۔ وہ احسان سے بھی بڑھ کر نیکی کرتا ہے اور یہ ہر ایک دو دو قسم پر ہے۔ بدیئیں بھی تین قسم کی ہیں۔ ذاتی بدی جیسے نفاق و تکبر وغیرہ اس کو فحشاء فرمایا ہے۔ دوسرے وہ بدی جو متجاوز ہو اس کو منکر کہا ہے۔ تیسرے بغاوت جو بڑی خطرناک بدی ہے۔ **فَحْشَآء** خلاف تہذیب اخلاق ذاتی برائیاں۔ **مُنْكَرُ** خلاف تدبیر منازل قومی برائیاں۔ **وَالْبَغْيِ** خلاف سیاست مُدُن حاکم سے سرکشی ریاست کی خلاف ورزی۔

آیت نمبر ۹۲۔ وَاَوْفُوْا۔ یعنی رسول اللہ سے صلح ہونے والی تھی۔ توڑنے والے تھے جس پر تاکید اور پیشگوئی فرمائی گئی تھی۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾

۹۳۔ اور نہ بنو اُس عورت کے جیسے جس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اپنا کاتا ہوا سوت یعنی مضبوط کئے پیچھے توڑ ڈالا چورا چورا کر کے کہ کرنے لگو اپنی قسموں کو آپس کے جھگڑے کا سبب اس وجہ سے کہ ایک گروہ زیادہ اونچا ہو گیا ہے دوسرے سے۔ اس کے سوا نہیں کہ اللہ تم کو انعام دینا چاہتا ہے تمہاری کمزوری اور ان کی قوّت کی وجہ سے۔ اور اللہ ضرور ضرور ظاہر کرے گا انجام کار اور قیامت کے دن (اُس چیز کا فیصلہ) جس چیز میں تم جھگڑتے تھے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

۹۴۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی جماعت بنا دیتا لیکن وہ راہ سے ہٹاتا ہے جسے چاہے[۱] اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہے[۲] اور تمہارے کئے کی تم سے ضرور پُرسش ہو گی۔

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا

۹۵۔ اور نہ بناؤ آپس کی قسموں کو فساد کا سبب تو پھسل جائے گا قدم جمے پیچھے اور تم بُری سزا چکھو

۱؎ یعنی فاسقوں بدکاروں کو۔ ۲؎ یعنی نیک بختوں پرہیزگاروں کو۔

آیت نمبر ۹۳۔ مِنْ اُمَّةٍ۔ زمانہ جاہلیت کا دستور تھا کہ قوم آپس میں قسمیں کھاتی پھر دوسری قوم کو زبردست دیکھتی تو قسمیں توڑ کر ان سے جا ملتی ایسے ہی سب ریاکار دنیا پرستوں کا حال ہے کہ وہ ہوا کو دیکھتے ہیں اور خوشامد کا رُخ پلٹتے رہتے ہیں یہ کام مومنوں کی شان کے بہت بعید ہے اور قرآن شریف نے اس سے منع فرمایا ہے یعنی قسموں کا بہانہ کر کے یا توڑ کر اِدھر سے اُدھر نہ مل جاؤ کفّار کے جاہ و مال کا اعتبار نہ کرو پختہ ایمان کو دیوانی بڑھیا کے تاگے کے جیسا نہ توڑ ڈالو۔

آیت نمبر ۹۴۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ۔ ارشاد الٰہی ہے کہ اگر جبر مقصود ہوتا تو سب مسلمان ہو جاتے مگر ہم نے جبر نہیں کیا۔ ضلالت کی راہ جس نے اختیار کی تو اسے گمراہ ٹھہرایا اور ہدایت کی راہیں جس نے اختیار کیں اُسے ہادی اور مہدی بنا دیتا ہے۔

السُّوٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٩٥﴾

گے اس وجہ سے کہ تم نے اللہ کی راہ سے روکا اور تم کو بڑا عذاب ہوگا۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾

۹۶۔ اور نہ لو اللہ کے اقرار کے عوض دنیا کا تھوڑا سا فائدہ[1] اس کے سوا نہیں کہ جو اللہ کے پاس ہے وہی بہتر ہے تمہارے لئے جب تم جانتے ہو۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾

۹۷۔ تمہارے پاس جو ہے وہ تو ہو چکے گا اور اللہ کے پاس جو ہے وہ باقی رہے گا اور ہم ضرور عنایت فرمائیں گے نیکیوں پر جمے رہنے والوں اور بدیوں سے بچنے والوں کو اُن کا ثواب ان اچھے کاموں پر جو وہ کرتے تھے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾

۹۸۔ جس نے اچھا کام کیا وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ہو ایماندار تو ہم اس کو ضرور اچھی طرح زندہ رکھیں گے عزّت و آبرو کے ساتھ اور ان کو عنایت فرمائیں گے ان کے عمدہ کاموں کا اجر جو وہ کرتے تھے۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٩﴾

۹۹۔ جب تم قرآن پڑھنے لگو تو اللہ کی پناہ لو[2] شریر ہلاک کرنے والے مردود سے۔

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

۱۰۰۔ ایمانداروں پر تو کچھ شیطان کا زور چلتا

---

[1] یعنی دنیا کی خواہش میں دین نہ چھوڑنا۔

[2] أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم پڑھ لیا کرو۔

آیت نمبر ۹۵۔ صَدَدْتُّمْ ۔ حج و عمرہ سے کفّار مکہ نے آنحضرت ؐ کو روک کر بڑی شکست و ذلّت اٹھائی۔

آیت نمبر ۹۹۔ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۔ **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ** پڑھ لیا کرو یہاں (ف) **تعقیب** کے لئے نہیں نہ **اِذَا اَكَلْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ** میں اور نہ **اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا** میں ہے۔

وَعَلٰی رَبِّهِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

ہی نہیں اور وہ تو اپنے رب پر ٹیکا لگائے ہوئے ہوتے ہیں۔

اِنَّمَا سُلۡطٰنُهٗ عَلَی الَّذِیۡنَ یَتَوَلَّوۡنَهٗ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ بِهٖ مُشۡرِکُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ ع ۱۳ / ۱۱ / ۱۹

۱۰۱۔ بس اس کا زور تو انہیں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا حمایتی سمجھتے ہیں اور جو اس کو اللہ کی جگہ ٹھہراتے ہیں۔

وَاِذَا بَدَّلۡنَاۤ اٰیَةً مَّکَانَ اٰیَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا یُنَزِّلُ قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُفۡتَرٍ ؕ بَلۡ اَکۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ اور جب ہم بدلتے ہیں ایک نشان کی جگہ دوسرا نشان اور اللہ خوب جانتا ہے جو اُتارتا ہے کافر کہتے ہیں اس کے سوا نہیں کہ تُو تو بنا لاتا ہے جھوٹ (نہیں جھوٹ نہیں) بلکہ ان میں بہت سے جانتے ہی نہیں۔

قُلۡ نَزَّلَهٗ رُوۡحُ الۡقُدُسِ مِنۡ رَّبِّکَ بِالۡحَقِّ لِیُثَبِّتَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَهُدًی وَّبُشۡرٰی لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ کہہ دے اس کو اتارا ہے جبرئیل نے تیرے ربّ کی طرف سے حق وحکمت سے بھرا ہوا تا کہ ثابت قدم رکھے ایمانداروں کو اور ہدایت ہے اور بشارت ہے فدائی فرمانبرداروں کے لئے۔

وَلَقَدۡ نَعۡلَمُ اَنَّهُمۡ یَقُوۡلُوۡنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِیۡ یُلۡحِدُوۡنَ اِلَیۡهِ

۱۰۴۔ اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ منکر کہتے ہیں کہ اس کو تو ایک آدمی سکھایا کرتا ہے جس کی طرف وہ نسبت کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی

آیت نمبر ۱۰۱۔ مُشۡرِکُوۡنَ۔ یہ فرقہ **ثَنَوِیَّہ** اور پارسیوں کا ردّ ہے جو اَہرمن کو مانتے ہیں اور ضمناً تمام شیطانی چال چلنے والوں کا ردّ ہے۔

آیت نمبر ۱۰۳۔ رُوۡحُ الۡقُدُسِ۔ چونکہ آنحضرتؐ کی تمام باتیں روح القدس سے تھیں اس لئے انجیلِ مقدس میں آپ کا اسم مبارک رُوح الحق ہے۔ یوحنا باب ١٦ آیت ١٣۔

آیت نمبر ۱۰۴۔ یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ۔ یعنی رسول اللہؐ کو دوسرا شخص جو ذی علم ہے سکھایا کرتا ہے۔ پادریوں نے لکھا ہے کہ بلعام، یاسر، یسار، جبیر وغیرہ کے اقوال سے قرآن بنایا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ تو غلام تھے اور تم ان کے آقا ہو تم کسی قرآنی خوبی کا معارضہ نہیں کر سکتے ہو اصل اصول مذہب نصاریٰ تثلیث و کفّارہ وغیرہ کی خود تردید قرآن مجید میں مدلّل فرمائی گئی ہے تو گویا نصاریٰ کے مقدسوں نے اپنی تردید آپ ہی کی ہے

اَعۡجَمِیٌّ وَّ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۰۴﴾

ہے اور یہ تو صاف صاف کھلی عربی زبان ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا یَهۡدِیۡهِمُ اللّٰهُ وَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔ جو لوگ نہیں مانتے اللہ کی آیتوں کو اللہ ان کو ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

اِنَّمَا یَفۡتَرِی الۡکَذِبَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡکٰذِبُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ اس کے سوا نہیں کہ جھوٹی باتیں تو وہ گھڑتے ہیں جن کو اللہ کی آیتوں پر یقین نہیں اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔

مَنۡ کَفَرَ بِاللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اِیۡمَانِهٖۤ اِلَّا مَنۡ اُکۡرِهَ وَ قَلۡبُهٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِیۡمَانِ وَ لٰکِنۡ مَّنۡ شَرَحَ بِالۡکُفۡرِ صَدۡرًا فَعَلَیۡهِمۡ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ جو منکر ہوا اللہ کا، ایمان کے پیچھے مگر اس پر کچھ گناہ نہیں جو مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان سے تسلی یافتہ ہے لیکن ہاں وہ جو دل بھر کر کافر ہوا تو اُن پر اللہ کا غضب ہے اور ان پر بڑا عذاب ہے۔

ذٰلِکَ بِاَنَّهُمُ اسۡتَحَبُّوا الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا

۱۰۸۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اسی دنیا کی

(**بقیہ حاشیہ**) اب اس زمانہ میں تو اعلیٰ سامان موجود ہیں۔ سلطنت بھی زوروں پر ہے اور انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ اب بھی کچھ کر دکھاؤ جیسا مدلّل بیان قرآنِ مجید میں ہے وہ توراۃ میں ہے نہ دوسری کتب میں تو یہ نہ **مُفۡتَر** ہے نہ **مُسۡتَنۡبَط** ہے نہ **مُؤَلَّف** ہے بلکہ **تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ عَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ** ہے۔

لِسَانٌ ۔ کلام اور زبان پارۂ گوشت۔ متلفّظ مذکر و مؤنث۔

آیت نمبر ۱۰۷۔ مَنۡ اُکۡرِهَ۔ بشرطیکہ اس کا دل ایمان پر بخوبی قائم ہو۔ جہاں کہ بلالؓ، خبّابؓ، یاسرؓ، **سُمَیّہؓ** وغیرہا کو بہت بہت جسمانی تکالیف دی گئیں یہاں تک کہ ابوجہل نے **سُمَیّہؓ** کے شرم گاہ میں نیزہ داخل کر کے مار ڈالا پھر اس کے خاوند یاسر کو قتل کر دیا بعض کو دھوپ میں لٹا کر گرم پتھر ان پر رکھے گئے مگر کسی نے بھی دلی ایمان کے خلاف زبان سے اقرار نہ کیا صرف **عمّار** بن یاسرؓ نے شدّت تکلیف سے خلافِ ایمانِ قلبی اقرار کر لیا جس کا ذکر آنحضرتؐ کے حضور ہوا کہ وہ پھر گیا آپ نے فرمایا نہیں نہیں اس کا دل تو ایمان سے بھرا ہوا ہے۔ **عمّار**ؓ روتے ہوئے آنحضرتؐ کے قدم مبارک کے پاس آئے چنانچہ آنحضرتؐ نے اپنے دستِ مبارک سے اُن کے آنسو پونچھے اور فرمایا **عمّار** غم نہ کھا۔ اس آیت شریف سے **تَقِیَّہ** کا صاف ردّ اور ابطال ثابت ہوا جو بعض بزدل شیرانِ خدا کی نسبت ریاکاری اور کمینہ پن کو منسوب کرتے اور اس کا نام **تقیہ** رکھتے ہیں۔

عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾

زندگی کو پسند کرلیا ہے آخرت کے مقابلہ میں اور اللہ ہدایت نہیں دیتا کافروں کو (یعنی کافر جس راستہ پر چل رہے ہیں وہ اللہ کا بتایا ہوا نہیں)۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٩﴾

۱۰۹۔ یہ ہی لوگ ہیں کہ مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں اور آنکھوں پر اور یہ ہی لوگ غفلت کرنے والے بے خبر ہیں۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١١٠﴾

۱۱۰۔نہیں سچ یہ ہے کہ بے شک یہی لوگ گھاٹے میں رہیں گے انجام کار۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١١﴾

۱۱۱۔ پھر بے شک تیرا ربّ ان کے لئے جنہوں نے گناہ چھوڑے وطن چھوڑا اس کے بعد کہ وہ ستائے گئے پھر نیک کوشش کی اور صبر کیا تو کچھ شک نہیں کہ تیرا رب ان حالتوں کے بعد ضرور ضرور غفور الرحیم ہے۔

ع ۱۴ / ۲۰

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١٢﴾

۱۱۲۔ جس دن آئے گا ہر ایک شخص جھگڑتا ہوا اپنے نفس کی طرف سے اور پورا دے دیا جائے گا ہر ایک کو جو اس نے کیا اور ان پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔

آیت نمبر ۱۰۸۔ لَا يَهْدِي ۔ ضدّی منکرین چونکہ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ (النّحل :۳۹) کی حالت رکھتے ہیں اور اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ (البقرۃ:۷) وغیرہ کے سچے مصداق ہیں اس لئے **لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ** کا فتویٰ ان پر لگا ہے کیونکہ کافر جس راستے پر چل رہے ہیں وہ اللہ کا بتایا ہوا نہیں۔

آیت نمبر ۱۰۹۔ طَبَعَ اللّٰهُ ۔ دل میں بدخیالات کا جم جانا مہر الٰہی ہے اور کانوں سے حق باتوں کو نہ سننا اور آنکھوں سے راستی کو نہ دیکھنا یہ غفلت کے پردے ہیں، قلوب کو سخت کر دیتے ہیں۔ گناہوں کا علاج ایک تو موت کی یاد ہے، دوسرے استغفار کی کثرت، تیسرے سخاوت وخدمت گزاری صالحین۔

آیت نمبر ۱۱۲۔ يَوْمَ ۔ یہ وقت عام انسان پر علی الخصوص کاملوں پر کئی وقت آچکے ہیں اور ایک دن فیصلہ کُن آنے والا ہے جو ربّ العرش العظیم کے سامنے ہوگا۔ بدی اور نیکی بمنزلہ **تُخم** ہے جو اپنے وقت پر پھل لائے گی۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔ اور بیان فرمائی اللہ نے ایک مثال (یعنی فتح مکہ کی پیش گوئی) کہ ایک بستی تھی امن چین کی اُن کا رزق آ تا تھا اُن کے پاس بافراغت ہر ایک جگہ سے پھر اس نے ناشکری کی اللہ کے انعاموں کی (یعنی نبوت وقرآن وتوحید کی) تو اللہ نے اس کو چکھایا بھوک اور خوف کا مزہ ان کے بُرے کرتوتوں کے سبب سے۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔ اور اُن کے پاس آ چکا ایک رسول انہیں میں کا تو انہوں نے اس کو جھٹلایا اس لئے ان کو عذاب نے آ لیا اور وہ ظالم ہی تھے۔

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ تو کھاؤ جو تم کو اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو جب تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔ اس کے سوا نہیں کہ اس نے تم پر حرام کیا ہے خود مردہ اور خون (بہتا ہوا) اور سوٗر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے پھر جو بے بس ہو عدول حکمی کرنے والا نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو تو بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ

۱۱۷۔ اور اپنی زبان سے جھوٹ بنا کر نہ کہو کہ یہ چیز حلال ہے[1] اور یہ چیز حرام ہے تاکہ جھوٹ

---

[1] دنیوی رسوم کے پابند نذر نیاز منتیں کرنے والے اس آیت کو بار بار پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں۔

آیت نمبر ۱۱۳۔ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ الـــــخ ۔یعنی مکہ میں سات سال کا قحط پڑا یہاں تک کہ مرے ہوئے کتے اور ہڈیئیں کھانے لگے اور آسمان کی طرف دیکھتے تھے تو دُھواں سا معلوم ہوتا تھا آخر قریش نے حضرتؐ کے پاس بچوں اور عورتوں کو بحالت گریہ وزاری پیش کر کے رحم دلایا پھر آپ کی دعا سے یہ بلا دور ہوگئی۔

لِّتَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَ ؕ﴿۱۱۷﴾

باندھو اللہ پر اور جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ مظفر منصور نہیں ہوتے[1]۔

مَتَاعٌ قَلِيۡلٌ ۖ وَّلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔ تھوڑا سا فائدہ ہے اور پھر ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

وَعَلَى الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا مَا قَصَصۡنَا عَلَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ ۚ وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔ اور یہودیوں پر ہم نے حرام کر دیا تھا جو آگے تجھ سے بیان کر چکے ہیں (پ۸ ر۴ آیت ۲ میں[2]) ہماری طرف سے تو کسی پر ظلم نہیں ہوا مگر وہ اپنے پر آپ ہی ظلم کرتے رہے۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيۡنَ عَمِلُوا السُّوۡۤءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰ لِكَ وَاَصۡلَحُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۰﴾ ع ۱۵/۹/۲۱

۱۲۰۔ پھر تیرا ربّ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے جہالت سے بُرا کام کیا پھر توبہ کر لی اور اصلاح کر لی کچھ شک نہیں کہ تیرا رب اصلاح کے بعد بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيۡفًا ؕ وَلَمۡ يَكُ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ﴿۱۲۱﴾

۱۲۱۔ کچھ شک نہیں کہ ابراہیم بھلائی سکھانے والا پیشوا تھا اللہ کا فرمانبردار سب طرف سے منہ پھیر کر خالص اللہ کا ہی ہو رہا تھا اور وہ تو مشرکوں میں سے تھا ہی نہیں۔

شَاكِرًا لِّاَنۡعُمِهٖ ؕ اِجۡتَبٰهُ وَهَدٰٮهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۱۲۲﴾

۱۲۲۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار تھا۔ اللہ نے اس کو چن لیا تھا اور سیدھی راہ کا اس کو راستہ بتایا تھا۔

---

[1] مفتری کامیاب نہیں ہوتا۔ [2] یعنی **سورۃ الانعام** آیت نمبر ۱۴۷ میں۔ (ناشر)

آیت نمبر ۱۲۱۔ اُمَّةً ۔ پیشوا۔ حنیف ۔ صراط مستقیم پر چلنے والا ۔ **مُعَلِّمُ الۡخَيۡرِ وَالۡاِمَامُ وَالۡجَمَاعَةُ** اور قائم مقام جماعت۔

آیت نمبر ۱۲۲۔ شَاكِرًا ۔ شاکرین کے لئے ارشاد ہے لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ (ابراھیم:۸)۔
کسی نے خوب کہا ہے ع

سرنوشت ما ز دست خود نوشت — خوشنویس ست او نخواہد بد نوشت

وَاٰتَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةًؕ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَؕ﴿۱۲۲﴾

۱۲۳۔ اور اس کو دنیا میں ہی ہم نے بہتری دی تھی[1] اور وہ آخرت میں تو بے شک نیک لوگوں میں سے ہے۔

ثُمَّ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًاؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ﴿۱۲۴﴾

۱۲۴۔ پھر ہم نے تیری طرف وحی بھیجی کہ تو ابراہیم حنیف کے مذہب کی پیروی کرنا اور وہ تو مشرکوں میں سے نہ تھا[2]۔

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَیَحْكُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ﴿۱۲۵﴾

۱۲۵۔ اس کے سوانہیں کہ ہم نے سکھ و آرام حاصل کرنے کا[3] دن انہیں لوگوں کے لئے ٹھہرایا تھا جنہوں نے اس میں اختلاف کیا بے شک تیرا ربّ ضرور فیصلہ کرے گا ان میں انجام کار جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ﴿۱۲۶﴾

۱۲۶۔ اے پیارے محمد! (صلی اللہ علیک وسلم) لوگوں کو بلا تیرے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھی خیر خواہی سے اور بحث کر اُن سے اس طرح جس طرح بہتر ہو (یعنی سہولت اور نرمی کے ساتھ) بے شک تیرا ربّ ہی بخوبی جانتا ہے اس شخص کو جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور راہِ راست پر چلنے والوں کو بھی وہ بخوبی جانتا ہے۔

---

[1] یعنی نیک بیوی، نیک بیٹا۔ خُلق مہمان نوازی وغیرہ۔

[2] تو کافر اور مخالف ابراہیمی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں۔ [3] یعنی تعظیم شنبہ کا۔

آیت نمبر ۱۲۵۔ اَلسَّبْتُ۔ کتب سابقہ میں سبت کا دن حضرت ابراہیمؑ پر مقرر نہیں ہوا بلکہ یہود پر ہوا جنہوں نے خلاف ورزی کی، اصل میں یوم الجمعہ تھا۔ یہود و نصاریٰ نے ہفتہ و اتوار قرار دیا پھر **كُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِهٖ** ہمارے حضورؐ نے پھر اُسے جمعہ ٹھہرایا **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ**۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

۱۲۷۔ اگر تم بدلہ دو تو اسی قدر بدلہ دو جتنی تم کو ایذا دی گئی ہے اور اگر تم نیکیوں پر جمے رہو اور برائیوں سے بچتے رہو تو یہ تو بہت ہی بہتر ہے صابروں کے لئے۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔ پس تو صبر کر اور تیرا صبر تو اللہ ہی کے لئے ہے ان کے لئے غم نہ کھا اور نہ تنگ ہو ان تدبیروں سے جو وہ کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع

۱۲۹۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے اور ان کے ساتھ جو اس کو دینے والے صاحبِ نظر نیکوکار ہیں۔

ع ١٦ ٩ ٢٢

آیت نمبر ۱۲۸۔ وَاصْبِرْ ۔ سے عملی طور پر کفار کو ڈرایا تھا۔ سورۂ نحل میں عملی رنگ میں کفار کی شرارتوں کا ذکر کیا۔ اب آپ کی ہجرت کا واقعہ آتا ہے۔ آئندہ سورت میں تمام ترقیاتِ اسلام کا ذکر فرمائے گا پس **وَمَاصَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ** فرما کر بتاتا ہے کہ تمہارا صبر کمزوری سے نہ ہو بلکہ اللہ ہی کے لئے ہو اور صبر بھی اللہ تعالیٰ کی مدد ہی سے ہوسکتا ہے۔

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مَکِّیَّةٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰیَةً وَّ اثْنَا عَشَرَ رُکُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ① — ۱۔ ہم سورۂ بنی اسرائیل کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمان ورحیم ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا — ۲۔ وہ پاک ذات ہے جو لے گیا اپنے پیارے

آیت نمبر۲۔ اَسْرٰی۔ اس آیت پر بڑے بڑے مباحثے ہوئے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ معراج کے متعلق ہے بعض نے کہا اس میں معراج کا لفظ ہی نہیں ہاں **اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی** ہے تو یہ اِسرٰی بیت المقدس تک ہے سب سے زیادہ لطیف بات یہ ہے کہ یہ راتوں رات لے جانا ہجرت کے متعلق ہے اور نشانات جن کا بیان **اِمَّا نُرِیَنَّكَ** میں ہے یعنی پارہ تیرہ رکوع گیارہ میں اور جن کا وعدہ کتاب ملاکی باب۳ کی پیشگوئی ہے کہ اچانک ہیکل میں پہنچے گا وہ معراج کے طرف دلالت کرتے ہیں جو رات کے وقت ہوئی اور **صحیحین** میں کئی حدیثیں قتادہؓ، انسؓ اور ابن شہاب وغیرہ سے معراج کے بارہ میں آئی ہوئی ہیں اور اس کے اشارات سورۃ **وَالنَّجْمِ** میں بخوبی پائے جاتے ہیں۔ اور اُمِّ ہانی کے گھر میں سونا جو حضرت علیؓ کی ہمشیر اور ابوطالب کی بیٹی ہیں اور رات کے وقت گھر کی چھت پھاڑ کر جبرئیل کا آنا پھر اسی حدیث میں دودھ کی تعبیر فطرت بتانا یعنی دینِ اسلام اور حضرت عائشہؓ کی حدیث صریح شاہد ہے کہ معراج ایک رؤیا تھا اور صحیح بخاری میں **فَاسْتَیْقَظَ** کا لفظ موجود ہے اور بار بار نمازوں کی کمی کے لئے موسیٰ علیہ السلام کے کہنے سے جنابِ باری میں جانا حالت بیداری میں خلافِ منشاءِ نبوت ہے کیونکہ بیداری کی حالت میں اگر یہ واقعہ ہوتا تو اس کے لئے دن کا وقت زیادہ موزوں تھا ہاں انبیاء علیھم السلام کی رؤیا قطعی اور یقینی ہے اور وہ بڑی بڑی پیشگوئیوں پر مبنی ہوتی ہیں جس سے دینی اور دنیوی ترقیوں کے بڑے بڑے نظارے قبل از وقت دکھائے جاتے ہیں جیسے یوسف علیہ السلام نے چاند اور سورج اور ستاروں کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا پس رؤیا اور پیشگوئیوں کی تعبیرات کتب تعبیر میں دیکھنا چاہئے۔ میرا ایمان ہے کہ معراج عین بیداری میں معجزانہ رنگ سے آنحضرتؐ کو جسم مبارک کے ساتھ ہوئی ہے اور وہ حالت اور مقامات دنیا اور آسمان اور دوزخ و جنت کے جو ابھی ظاہر و پیدا بھی نہ ہوئے تھے سب آپ کو دکھائے گئے یعنی **طَیُّ الزَّمَانِ وَطَیُّ الْمَکَانِ** اور **طَیُّ الْعِلْمِ** ضروری کا حصول آپ کی ذات اقدس کو ہوا۔ باوجودیکہ آپ اپنے بسترے سے مثل نُورِ بَصر کے مرکزی حالت سے جدا بھی نہ ہوئے اور سب واقعات واقعی اور حقیقی طور پر طے فرما لئے اور بعد معراج کے رؤیا ہونے پر ایک یہ بھی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو رؤیا فرمایا ہے جیسے **وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِیْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ** (بنی اسرائیل: ۶۱)۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ وَخُلَفَائِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔**

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِىْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝٢

محمدؐ کو راتوں رات مسجد حرام سے اس اخیر مسجد تک[1] جس کے اطراف (میں) ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم دکھائیں اس کو اپنی قدرت کے کرشمے، کچھ شک نہیں کہ اللہ بڑا سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِىْ وَكِيْلًا ؕ ۝٣

٣۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت فرمائی اور اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ہم نے ہدایت کا موجب ٹھہرایا کہ نہ بناویں میرے سوا کسی کو وکیل۔

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝٤

۴۔ ان کی نسل ہو تم جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کرایا تھا بے شک وہ بڑا شکرگزار بندہ تھا (یعنی نوح)۔

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝٥

۵۔ اور ہم نے کھول کھول کر بیان کر دیا تھا (بذریعہ وحی کے) بنی اسرائیل کو کتاب میں کہ تم ضرور شرارت اور فساد کرو گے ملک میں دو مرتبہ اور ضرور بڑی زیادتی کرو گے۔

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا

٦۔ جب آیا ان دو میں سے پہلے فساد کا وعدہ تو ہم نے بھیجے تم پر اپنے بندے سخت لڑائی والے

---

[1] یعنی بیت المقدس یا مسجد نبوی یا مسیح موعود کی مسجد تک۔

آیت نمبر۵۔ مَرَّتَيْنِ ۔ چنانچہ احبار باب ٢٦، یسعیا باب ۵١ آیت ١٩ میں اس کا بیان ہے کہ پہلی شرارت کے وقت تو بخت نصر نے بیت المقدس کو تاراج کیا اور یہود تباہ ہوئے دوسری دفعہ حضرت مسیحؑ کی تکفیر و تکذیب کے سبب طیطس شہزادۂ روم کے ہاتھ سے غارت ہوئے اور اس نے بیت المقدس کو جلا کر گرا دیا اور بت خانہ بنا دیا تو اللہ تعالیٰ نے **رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ** کو بھیجا جو سبت ہے اس کو بھی نہ مانا پھر آیت **اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا (بنی اسرائیل: ٩)** کے موافق یہودی قتل و جلا وطن کئے گئے۔

آیت نمبر٦۔ فَجَاسُوْا۔ جَوْسٌ اور **جَوْسَانٌ** کے معنے کسی ملک میں چلنا پھرنا۔ مسلمانوں کو بھی کامل اتقاء کے زمانہ میں یہ غلبہ مل چکا ہے۔ بہت بڑی سلطنت کے وہ مانند سلیمان و داؤد و عمالیق کے دنیا کے مالک تھے پھر جب ان کے تقویٰ میں فرق آیا تو پھر کمی ہوگئی۔

خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۶

تو وہ پھیل گئے شہروں میں اور وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَ اَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِیْرًا ۝۷

۷۔ پھر ہم نے تم کو غلبہ ان پر دیا اور دوبارہ تمہاری مدد کی مال سے اور بیٹوں سے اور تم کو کردیا بڑی جماعت والا۔

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَ لِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا ۝۸

۸۔ اور حکم ہوگیا کہ بھلائی کرو گے تو اپنے لئے بھلائی کرو گے اور برائی کرو گے تو بھی اپنے ہی لئے پھر جب دُوسرا وعدہ آیا تا کہ تمہارے منہ اُداس کر دیں اور گُھس پڑے مسجد میں جیسے پہلے گُھس پڑے تھے اور تباہ کر دیں جہاں غالب ہوں بالکل تباہ۔

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یَّرْحَمَكُمْ ۚ وَ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَ جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا ۝۹ وقف لازم

۹۔ امید ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم فرماوے اور اگر تم پھرو گے (یعنی خلاف ورزی کرو گے) تو ہم بھی پھر وہی کریں گے[1] اور ہم نے بنا دیا ہے دوزخ کو کافروں کے لئے بندی خانہ اور جیل خانہ۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًا ۝۱۰

۱۰۔ بے شک یہ قرآن شریف تو بہت ہی سیدھا راستہ دکھاتا ہے اور ایمانداروں کو خوشخبری دیتا ہے جو بھلے کام کرتے ہیں ان کے لئے تو بڑا اجر ہے۔

وَّ اَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝۱۱ ع ۱۱ ۱

۱۱۔ (اور سزا سناتا ہے) اُن لوگوں کے لئے جو ایمان نہیں لاتے آخرت کا ہم نے تیار کر رکھا ہے اُن کے لئے ٹیس دینے والا عذاب۔

---

[1] تمہارا کہنا نہیں مانیں گے سزا دیں گے۔

آیت نمبر۹۔ یَرْحَمَكُمْ ۔ رحم کی امید دلائی بشرطیکہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لاؤ اگر ایمان نہ لاؤ گے اور شرارت کرو گے تو دنیا میں ذلیل ہو گے اور آخرت میں جہنمی۔

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿١٢﴾

١٢۔ اور آدمی بُری دعا مانگنے لگتا ہے جس طرح وہ بھلی دعا مانگتا ہے۔ اور انسان ہے بڑا جلد باز۔

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿١٣﴾

١٣۔ اور ہم نے بنائے رات اور دن دو نشانیں پھر ہم نے رات کی نشانی مٹا دی اور دن کی نشانی کھلی ہوئی روشن رکھی تاکہ تم ضرور تلاش کرو فضل اور مال تمہارے رب کا یعنی (مال کماؤ) اور یہ بھی نتیجہ ہے کہ برسوں کی گنتی جانو اور حساب، اور ہر ایک چیز ہم نے بڑی تفصیل سے بیان کی ہے۔

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿١٤﴾

١٤۔ اور ہم نے ہر ایک آدمی کے نتیجہ بدی کا حصہ اس کی گردن میں باندھ دیا ہے[1] اور اس کے لئے ظاہر کریں گے ہم انجام کار ایک لکھی ہوئی کتاب جس کو وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا۔

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ ﴿١٥﴾

١٥۔ اور اُسے حکم ہوگا کہ تو اپنی کتاب پڑھ لے تو یہی بس ہے آج اپنا حساب لینے کو۔

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

١٦۔ جو ہدایت پا گیا تو اس نے اپنے ہی نفس کے لئے ہدایت پائی اور جو بہک گیا تو اُس کا بہکنا اُسی کو ضرر دے گا اور کوئی کسی کا بوجھ تو

---

[1] یعنی جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا۔

آیت نمبر ١٢۔ بِالشَّرِّ۔ بُری دعائیں مانگنا اور کوسنا اپنے آپ کو، نہایت مکروہ فعل ہے آدمی خیر کی دعائیں کیا کرے جو نیک نتیجہ دیں۔

آیت نمبر ١٣۔ اٰیَتَیْنِ۔ یعنی کفر و اسلام کے پہچاننے کے لئے اگر کوئی عاقل ہو تو سمجھ لے کہ جب کفر کی رات دور ہوگی تو اسلام کا دن چڑھے گا اور عَدَدَ السِّنِيْنَ سے انبیاء کے زمانہ اور اَلْحِسَابَ سے وہ نتائج جو کفر و اسلام کے مقابلہ سے ہوتے رہے بھی مراد ہیں۔

وِّزْرَ اُخْرٰی ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ⑮

اٹھاتا ہی نہیں اور ہم بھی عذاب نہیں کرتے کسی پر جب تک کہ کوئی رسول ہم نہ بھیج دیں۔

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ⑯

۱۷۔ اور جب ہم چاہتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کر دیں تو اُس بستی کے مال دار لوگوں کی طرف ہم حکم بھیجتے ہیں تو وہ وہاں نافرمانی کرتے ہیں[۱] پھران پر الزام ثابت ہو جاتا ہے[۲] تو ہم ہلاک کر دیتے ہیں ان کو بخوبی۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ⑰

۱۸۔ اور ہم نے کتنی امتوں کو تباہ کر دیا نوح کے بعد اور تیرا رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہ جاننے پر بڑا خبردار بڑا دیکھنے والا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ⑱

۱۹۔ جو شخص جلدی کا طالب ہو (یعنی دنیا کا) تو ہم جلد دیتے ہیں اس کو وہیں جو ہم چاہیں اور جسے چاہیں پھر ہم نے اس کے لئے دوزخ قرار دیا ہے وہ اس میں داخل ہوگا بُرے حال سے مردود ہو کر۔

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا

۲۰۔ اور جس نے آخرت چاہی اور اس کے لئے

---

[۱] اور فرد جرم لگ جاتی ہے۔ [۲] یعنی حکم رسول کو نہیں مانتے شرارت کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۶۔ نَبْعَثَ۔ مسند امام احمد حنبل اور ابن جریر میں بھی بعض حدیثیں ایسی ملتی ہیں جن سے عوام ناواقف ہیں بہرے اور وہ جنہوں نے انبیاء و رُسل کے زمانوں کو نہیں پایا یا بچے یا بوڑھے جنابِ الٰہی میں عرض کریں گے کہ ہمیں کوئی خبر نہ تھی وہاں بھی اللہ تعالیٰ **اِتمامِ حجّت** کے لئے اُن میں رسول بھیج دے گا بغیر رسول کے عذاب نہیں ہوتا۔

آیت نمبر ۱۸۔ كَفٰى۔ نحوی نکتہ۔ **كَفٰى بِرَبِّكَ** میں ''ب'' کیوں لگایا گیا؟ جواب دیا گیا کہ جب مدح یا ذم کا موقعہ آتا ہے تو ایک جملہ کے دو جملے بنا لیتے ہیں جیسے **اِكْتَفِ بِرَبِّكَ** تو کفایت کر اپنے ربّ سے۔ **كَفٰى رَبُّكَ قَامَ بِاَ خِيْكَ** مدح کے مقام میں بولیں گے۔

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۰﴾

کوشش کی اچھی طرح سے اور وہ ایماندار بھی ہو تو یہی لوگ ہیں جن کی کوشش قابل قدر بھی ہے۔

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ ہر ایک کو ہم مدد پہنچاتے ہیں یہ ہوں یا وہ[۱] تیرے ربّ کی بخشش سے (یعنی اپنی ذاتی کریمی سے) اور تیرے ربّ کی بخشش تو کچھ محدود اور کوتاہ نہیں۔

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ دیکھ ہم نے کیسے بزرگی دی بعض کو بعض پر اور آخرت کے درجے تو بہت بڑھ کر ہیں اور کمال میں بہت ہی برتر ہیں۔

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۳﴾ ع

۲۳۔ اللہ کے ساتھ کوئی اور اللہ نہ ٹھہرا لینا نہیں تو تُو بیٹھ جائے گا مذمت کیا گیا لاچار بن کر۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور قطعی حکم دے دیا تیرے ربّ نے[۲] کہ کسی کو نہ پوجو مگر اللہ ہی کو اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اور اگر پہنچ جائیں بڑھاپے کو تیرے سامنے دونوں میں سے کوئی یا دونوں تو اُن کو ہوں بھی نہ کہنا اور نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم و آداب کی بات کرنا۔

---

[۱] یعنی طالبان دنیا یا عاشقان مولیٰ و آخرت۔ [۲] یعنی حکم شرعی دیا کونی نہیں۔

آیت نمبر ۲۳۔ لَا تَجْعَلْ ۔ طرز بیان قرآنی یاد رکھنا چاہئے کہ کہیں عام لوگ مراد ہوتے ہیں اور الفاظ مخصوص اور مخاطب رسول اللہ ہوتے ہیں جیسا کہ اس آیت شریف میں ہے۔

آیت نمبر ۲۴۔ عِنْدَكَ ۔ مِشْكٰوة بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ (مشکوٰۃ کتاب الادب باب البرّ والصّلة الفصل الثالث حدیث نمبر ۴۹۴۱) میں ابوامامہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ سے ماں باپ کے حقوق پوچھے گئے تو فرمایا کہ وہ تیرے جنت دوزخ ہیں اور ابوہریرہ سے مرفوعی روایت ہے کہ ہر گناہ کے لئے ایک قاعدہ مقرر ہے کہ چاہے بخش دے مگر ماں باپ کی نافرمانی کے لئے نہیں اس کا نتیجہ بہت جلد ظاہر ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ دنیا ہی میں ظاہر ہو جاتا ہے۔

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور جھکا دے اُن کے آگے عاجزی کا بازو نیازمندی سے اور ان کے لئے دعا کرنا کہ اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسا انہوں نے مجھ چھوٹے سے کو پالا ہے۔

رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا فِيۡ نُفُوۡسِكُمۡ ؕ اِنۡ تَكُوۡنُوۡا صٰلِحِيۡنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلۡاَوَّابِيۡنَ غَفُوۡرًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ تمہارا رب بخوبی جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم سعادت مند ہو گے تو اللہ تعالیٰ رجوع کرنے والوں کا ضرور عیب ڈھانپنے والا ہے۔

وَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰى حَقَّهٗ وَالۡمِسۡكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ وَلَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِيۡرًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور ہر ایک قرابت دار کو اُس کا حق دینا اور بے سامان اور مسافر کو مگر فضول خرچیوں میں نہ اڑانا[۱]۔

اِنَّ الۡمُبَذِّرِيۡنَ كَانُوۡۤا اِخۡوَانَ الشَّيٰطِيۡنِ ؕ وَكَانَ الشَّيۡطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوۡرًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ بے شک فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناقدرا ہے۔

---

[۱] یعنی کفایت شعاری کر۔ دل غنی رکھ کر۔

آیت نمبر ۲۶۔ فِيۡ نُفُوۡسِكُمۡ ۔ یعنی سعادت سمجھ کر خدمت کرتے ہو یا بوجھ سمجھ کر بے دلی سے نباہ رہے ہو۔

لِلۡاَوَّابِيۡنَ ۔ یعنی اگر نیک نیتی سے ماں باپ کو کچھ کہہ بیٹھے جس سے ناراض ہوں پھر توبہ کر لی اور انہیں خوش کر لیا تو اللہ غفور ہے یا یہ کوشش کرتا ہے لیکن وہ خوش نہیں ہوتے مثلاً کوئی مذہبی معاملہ ان کی رضا میں روک ہے تو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ دعا سے انسان ماں باپ کی خدمت ان کی زندگی میں اور ان کی زندگی کے بعد ہر وقت کر سکتا ہے۔

آیت نمبر ۲۸۔ اِنَّ الۡمُبَذِّرِيۡنَ الخ۔ شیطان کو یہ حالت پیش آئی کہ وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا اس کو ایسا حکم دیا گیا جس سے اس کا تکبر ٹوٹ جائے یعنی آدم کی فرمانبرداری۔ اس نے اس کو ذلّت سمجھا اور نتیجہ میں جس بات سے بچتا تھا وہی ہوئی کہ وہ ذلیل اور ملعون کرایا گیا اور وہ اس نعمت کا بھی ناشکرا ہوا جو اس کو پہلے سے حاصل تھی۔ اسی طرح سے جو بے جا خرچ کرتے ہیں وہ اس کو ترک کرنا اپنی ذلّت سمجھتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مال خرچ ہو جانے سے خود ذلیل ہو جاتے ہیں آخر اُن کا دل کڑھتا اور خدا کی پہلی نعمت کے بھی ناشکرے ہو جاتے اور خدا کو کوسنے لگ جاتے ہیں، یہی شیطان کا بھائی بننا ہے۔

وَ اِمَّا تُعۡرِضَنَّ عَنۡهُمُ ابۡتِغَآءَ رَحۡمَةٍ مِّنۡ رَّبِّكَ تَرۡجُوۡهَا فَقُلۡ لَّهُمۡ قَوۡلًا مَّيۡسُوۡرًا ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اگر منہ پھیرے سائلوں اور حاجت مندوں سے اپنے رب کی مہربانی کی امید میں جس کا تجھے انتظار ہے[۱] تو ان سے کہہ دے نرمی کی بات۔

وَلَا تَجۡعَلۡ يَدَكَ مَغۡلُوۡلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبۡسُطۡهَا كُلَّ الۡبَسۡطِ فَتَقۡعُدَ مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًا ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھنا[۲] اور نہ بالکل کھول دینا[۳] تو پھر بیٹھ رہے گا ملامت کیا ہوا اور ہارا ہوا۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ﴿۳۱﴾ ع ۳ ۸

۳۱۔ بے شک تیرا رب کشادہ دست کرتا ہے جسے چاہے اور تنگ دست کرتا ہے جسے چاہے[۴] بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حال کا بڑا خبردار بڑا دیکھنے والا ہے۔

---

۱ یعنی موجود نہیں اللہ سے امید ہے کہ وہ دلائے گا تو دے گا۔
۲ یعنی بالکل بخیل نہ بن جانا۔ ۳ یعنی مسرف نہ بن جانا۔ سب خرچ نہ کر دینا۔
۴ تو اس کو حقارت سے نہ دیکھنا۔ قابل رحم سمجھنا اور عبرت لینا۔

آیت نمبر۲۹۔ قَوۡلًا مَّيۡسُوۡرًا۔ یعنی سائل سے کہے بھائی میں خود محتاج ہوں خدا دے گا تو میں ضرور تمہاری خدمت کر دوں گا یا اسے کوئی ایسی تدبیر بتا دے جس سے اس کو **یُسْر** حاصل ہو جائے۔

آیت نمبر۳۰۔ مَغۡلُوۡلَةً۔ قاعدہ ہے کہ بچے وغیرہ جو چیز دینا نہیں چاہتے ہیں اس کو مٹھی میں پکڑ کر گلے سے چپکا لیتے ہیں جو شدت بخل کی علامت ہے۔

مَّحۡسُوۡرًا۔ اس آیت میں سخت بخل اور نہایت زیادہ خرچ کرنے کو منع کیا گیا ہے اور اس پر دو بد نتیجوں کا مرتب ہونا یہ بطور وجہ نہی کے بیان فرمایا ہے۔ **اوّل مَلُوۡمًا** جب انسان بخل کرتا ہے تو کُل دنیا اس کو ملامت کرتی ہے۔ **دوسرا مَحۡسُوۡرًا** جب انسان سب کچھ دے بیٹھتا ہے تو پھر اس کی ضروریات کے لئے کچھ رہتا نہیں چاروں طرف سے اسے ضرورتیں پیش آتیں یہ کسی کو ہٹا نہیں سکتا انہیں میں گھرا رہتا ہے۔

آیت نمبر۳۱۔ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ۔ جن کو خدا نے کشادہ روزی دی ہے ان پر حسد نہیں کرنا چاہئے بلکہ **مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** کہنا چاہئے اور جیسے کسی عمدہ پھول کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اسی طرح خداداد نعمت والے کو دیکھ کر خوش ہونا چاہئے۔ **وَيَقۡدِرُ** جن کو تنگ روزی دی ہے اُن کو حقارت سے نہیں دیکھنا بلکہ کثرت سے استغفار پڑھنا اور گناہوں سے بچنا۔

وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ خَشۡيَةَ اِمۡلَاقٍ‌ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ وَاِيَّاكُمۡ‌ؕ اِنَّ قَتۡلَهُمۡ كَانَ خِطۡـاً كَبِيۡرًا ﴿۳۱﴾

۳۲۔ اور نہ مار ڈالو اپنی اولاد کو تنگ دستی کے خوف سے ہمیں روزی دیتے ہیں اُن کو اور تم کو بھی بے شک ان کا مار ڈالنا بڑی خطا ہے۔

وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيۡلًا ﴿۳۲﴾

۳۳۔ اور زنا کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ کھلی بے حیائی اور بُری راہ ہے۔

وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ‌ ؕ وَمَنۡ قُتِلَ مَظۡلُوۡمًا فَقَدۡ جَعَلۡنَا لِـوَلِيِّهٖ سُلۡطٰنًا فَلَا يُسۡرِفْ فِّى الۡقَتۡلِ‌ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنۡصُوۡرًا ﴿۳۳﴾

۳۴۔ اور نہ قتل کرو جان کو جو حرام کر دی اللہ نے مگر سچ کے ساتھ (یعنی قصاص میں) اور جو شخص ظلم سے مارا گیا تو ہم نے اس کے وارث کو غلبہ دیا ہے تو زیادتی نہ کرے قتل میں بے شک اس کو مدد دی گئی ہے۔

وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ‌ ۖ وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ‌ ۚ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـئُوۡلًا ﴿۳۴﴾

۳۵۔ اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر اس طرح کہ بہتر ہو جب تک کہ وہ پہنچ جائے اپنی جوانی کو اور اقرار پورا کرو بے شک اقرار کی پُرسش ہوگی۔

وَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ اِذَا كِلۡتُمۡ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ‌ ؕ ذٰلِكَ خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا ﴿۳۵﴾

۳۶۔ اور بھر کر دیا کرو جب ماپا کرو اور صحیح ترازو سے تولا کرو یہ بات بہتر ہے اور اس کا انجام بہت اچھا ہے۔

آیت نمبر۳۲۔ لَا تَقۡتُلُوۡۤا۔ چونکہ لڑکیاں کما نہیں سکتی تھیں اور بلوغ تک ان کا بار اٹھانا پڑتا ہے اور تنگدستی کی حالت میں کفو والے نکاح نہیں کرتے غیر کفو میں دینا بڑی عار کی بات سمجھی جاتی تھی یہ وجوہ تھے قتلِ اولاد کے جس کے لئے قطعاً ممانعت کر دی گئی اور قریب ہی زنا کا ذکر اس لئے فرما دیا کہ اس میں بھی **تضیع** اولاد ہے۔ قتل اولاد فضول خرچیوں اور بے جا تکبر اور اپنے آپ کو رزاق سمجھنے سے پیدا ہوتا ہے جن باتوں سے پہلے روکا گیا۔ آج کل لوگ کثرت اولاد کے مخالف ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان کی پوری تعلیم نہیں کر سکتے یا ان کی جائیدادیں کم ہوتی ہیں جو کثرت اولاد میں بٹ کر کچھ نہیں رہتا۔ اس لئے حمل روکنے کی دوائیں، اسقاط کی دوائیں اپنی بیبیوں کو کھلاتے ہیں یا **عزل ولفّ** اور **اِسۡتَمۡتَعَ بِالۡيَدۡ** وغیرہ عمل **قَاطِعُ النّسل** کرتے ہیں۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور نہ کہا کرو وہ بات جس کا علم تم کو نہیں بے شک کان اور آنکھ اور مرکزِ قویٰ یعنی دل ان سب سے پوچھ پاچھ ہونے والی ہے۔

وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور زمین پر اکڑ کر نہ چلو ہرگز نہ پھاڑ سکو گے زمین کو اور نہ اکڑ اکڑ کر پہاڑوں تک لمبے ہو سکو گے۔

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۹﴾

۳۹۔ سب خصلتیں بُری ہیں اور تیرے ربّ کے نزدیک ناپسند ہیں۔

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

۴۰۔ یہ اُن باتوں میں سے ہیں جو وحی کی تیرے ربّ نے تیری طرف حکمت اور مصلحت سے اور نہ ٹھہرا لینا اللہ کے ساتھ دوسرا اللہ تو (اے

آیت نمبر ۳۷۔ **لَا تَقْفُ** ۔ نا معلوم بات کے کہنے سے روکا لیکن اس کی خلاف ورزی پر سوال **سَمْع وَ بَصَر** اور **فُؤَاد** سے ہو رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ لسان تو ترجمان ہے اس کو ذاتی طور پر علم حاصل کرنے کے حواس نہیں دیئے گئے یہ جو بیان کرے گی وہ دوسرے حواس سے لے کر بیان کرے گی اور اگر وہ جھوٹ ہو گا تو دوسرے حواس اس کے خلاف گواہی دیں گے تو انسان اپنے آپ سے ہی ملزم ہو گا۔

آیت نمبر ۴۰۔ چونکہ مشرکین معبودانِ باطلہ کو خدا تعالیٰ کے حضور میں پہنچنے اور اس کے قرب حاصل کرنے کا ذریعہ اور ان کو اپنا سفارشی سمجھتے ہیں جیسا کہ سورۂ زمر رکوع ۱ پارہ ۲۳ میں اور سورۂ یونس رکوع ۲ پارہ ۱۱ میں فرمایا مشرکین کا قول نقل کرتے ہوئے مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى (الزمر: ۴)۔ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ (یونس: ۱۹) ۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مشرکوں کا یہ خیال صحیح ہوتا تو مدتوں سے یہ ہمارے حضور میں رستہ پا لیتے کیونکہ جب کسی بادشاہ کے وزراء اور درباریوں کو راضی کر لیا جائے پھر اس دربار میں پہنچنے سے کوئی روک نہیں ہوتی لیکن ان مشرکوں میں سے تو آج تک کسی کو دربار میں رسائی نہ ہوئی اور نہ پروانۂ خوشنودی کسی کو ملا اور اگر ان کا خیال سچا ہوتا تو ہمارا رسول تو ایک اکیلا ہے اور یہ سب ان معبودوں کا جن کو تم درباری سمجھتے ہو دشمن ہے پھر وہ بھی اس کے جواب میں اس کے دشمن ہوں

فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۴۰﴾

نافرمان) ڈال دیا جائے گا جہنم میں ملامت کیا ہوا دھکیلا ہوا۔

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۱﴾ ع

۴۱۔ کیا تمہیں خاص کر دیا ہے تمہارے رب نے بیٹوں کے لئے اور اپنے لئے فرشتوں سے بیٹیاں بنالیں۔ کچھ شک نہیں یہ تو تم بڑی بات کہتے ہو۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۲﴾

۴۲۔ ہم نے طرح طرح سے ہیر پھیر کر سمجھایا اس قرآن میں تا کہ وہ یاد کریں، نصیحت پکڑیں، بڑے آدمی بن جائیں اور ان کو نہ بڑھی مگر نفرت ہی۔

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۳﴾

۴۳۔ کہہ دو کہ اگر اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو ایسی حالت میں ضرور ڈھونڈ نکالتے مالکِ عرش کی طرف کوئی راہ۔

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۴﴾

۴۴۔ وہ پاک ذات ہے اور بالاتر ہے ان باتوں سے بہت ہی بڑھ کر۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اسی کی تسبیح کرتے رہتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کہ اس میں ہے کوئی چیز بھی تو نہیں جو اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاک ذات کو یاد نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ بے شک وہ بڑا بُردبار عیبوں کا ڈھانپنے والا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) گے پس اس کی تو کسی قسم کی رسائی اس دربار میں نہیں ہونی چاہئے پھر تم رعایا اور تمہارے معبودین وزراء سب اس کے دشمن ہوئے تو چاہیے کہ یہ ہر ایک ناکامی کا شکار ہو لیکن یہ اکیلا تمہارے خیال میں جس کا خدا کے حضور میں کوئی قرب نہیں ہو سکتا وہ کامیاب ہو رہا ہے اور تم ناکام ہو رہے ہو اس کی کامیابی باوجود تمہارے خیال کردہ ذرائع کی مخالفت کے اور تمہاری ناکامی اور تم میں سے کسی کے دربار میں رسائی کا نہ ہونا یہ دلیل ہے اس بات کی کہ عقیدہ شرک درست نہیں اور آنحضرتؐ واقعی نبی اور رسول ہیں۔

وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۶﴾

۴۶۔اور جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ہم کر دیتے ہیں تیرے اور ان کے درمیان جو آخرت کو نہیں مانتے ایک مخفی پَردہ[1]۔

وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۷﴾

۴۷۔اور ڈال دیتے ہیں ان کے دلوں پر پَردہ تا کہ وہ قرآن کو نہ سمجھ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ اور بہراپن ہے اور جب تو تیرے خالص اکیلے ربّ ہی کا بیان قرآن میں کرتا ہے تو وہ بھاگ جاتے ہیں پیٹھ پھیر کر سخت نفرت کر کے۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۸﴾

۴۸۔ہم بخوبی جانتے ہیں جس لئے وہ سنتے ہیں جب وہ کان لگا دیتے ہیں تیری طرف اور جب وہ کانوں میں باتیں کرتے ہیں جب ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے آدمی کے پیچھے ہوئے ہو جو دل **فریبندہ** (اور صبح شام اوّل وقت کھانا کھانے والا) جادو کیا گیا ہے۔

اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۴۹﴾

۴۹۔ دیکھو تو کس طرح بیان کرتے ہیں ہم تیرے لئے مثالیں پر وہ لوگ گمراہ ہو گئے اور وہ راستہ نہیں پا سکتے۔

وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۵۰﴾

۵۰۔اور کہتے ہیں کیا جب ہم ہو جائیں گے ہڈیاں اور چور چور اس وقت ہم اٹھا کھڑے کئے جائیں گے نئے سرے سے پیدا کر کے۔

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ۙ﴿۵۱﴾

۵۱۔جواب دو تم ہو جاؤ پتھر یا لوہا۔

---

[1] فہم پر پردہ پڑ جاتا ہے قرآنی مضامین کو نہیں سمجھتے۔

آیت نمبر ۴۸۔ مَسْحُوْرًا۔ چونکہ آنحضرتؐ مسحور نہیں ہوئے اس لئے یہاں **یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ** ارشاد ہوا ہے اور جو قصہ مشہور ہے کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا تھا اس آیت سے اس قصہ پر زد پڑتی ہے۔

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۲﴾

۵۲۔ یا جو مخلوق تمہارے خیال میں بڑی سخت ہو[1] تو قریب ہی کہیں گے کہ ہمیں کون دوبارہ زندہ کرے گا تو تم جواب دو کہ وہی جس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا تو یہ لوگ تیرے سامنے سر ہلانے لگیں گے اور کہیں گے یہ کب ہوگا تم کہہ دو کہ امید ہے کہ قریب ہی ہوگا۔

يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۳﴾ ع

۵۳۔ جس دن اللہ تم کو بلائے گا تو تم اس کی تعریف کرتے (بڑی عاجزی کرتے) ہوئے چلے آؤ گے[2] اور یقین کرو گے کہ بس تھوڑے ہی دن ٹھہرے تھے۔

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور کہہ دے میرے بندوں کو ایسی ہی بات بولا کرو جو بہت بہتر ہو کچھ شک نہیں کہ شریر ہلاک کرنے والا نزاع ڈال دیتا ہے لوگوں میں بے شک شیطان انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۵﴾

۵۵۔ تمہارا رب تمہارا حال خوب جانتا ہے چاہے تو تم پر رحم فرمائے چاہے تو تم پر عذاب کرے[3] اور ہم نے تو اُن پر تجھ کو کچھ نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

۵۶۔ اور تیرا رب بہت ہی جانتا ہے جو آسمانوں

---

[1] جب بھی تو ہم تم کو زندہ کر ہی دیں گے۔

[2] یا اس کی حمد کے ساتھ چاہو گے کہ تمہاری عرض قبول ہو۔

[3] یعنی نیک اعمالی یا بداعمالی کی جزا یا سزا دے۔

آیت نمبر ۵۴۔ هِيَ اَحْسَنُ۔ پر ایک صرفی لطیفہ۔ کسی نے سوال کیا کہ **اَحْسَن** کے ساتھ **هِيَ** کی ضمیر کیسی؟ جواب دیا گیا **اَفْعَلُ وَ تَفْضِيْل** پر اگر ال نہ آئے تو ضمیر مذکر مؤنث دونوں کے لئے یکساں آتی ہے۔

وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۶﴾

میں ہے اور زمین میں اور ہم نے بزرگی دی بعض نبیوں کو بعض پر[۱] اور داؤد کو زبور بھی ہمیں نے دی[۲]۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۷﴾

۵۷۔ کہہ دو جن کو تم بلاتے تھے اپنے خیال میں اللہ کے سوائے انہیں بلاؤ تو وہ تمہاری تکلیف کو بھی دور نہ کر سکیں گے اور نہ بدلا ہی سکیں گے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۸﴾

۵۸۔ یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں اپنے رب کے حضور وسیلہ بناتے ہوئے اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہوئے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے بتائیں کس نے قرب حاصل کیا کچھ شک نہیں کہ تیرے ربّ کا عذاب بھی ڈرنے کی چیز ہے۔

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ

۵۹۔ اور کوئی بستی نہیں مگر ہمیں اس کو ہلاک

---

۱ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پر۔

۲ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **تفضیل** کا بیان ہے۔

آیت نمبر ۵۸۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ۔ پہلی آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ مشرکین کے معبود اُن کو کسی قسم کا نقصان یا نفع نہیں پہنچا سکتے دوسری اور تیسری آیت میں اس امر کا ثبوت دیا ہے کہ تم لوگ جن کو پکارتے ہو اپنے ربّ کے حضور مقرب بننے کے لئے اور اُس کی رحمت لینے اور عذاب سے بچنے کے لئے تم یہ بتلاؤ کہ تم میں سے آج تک کسی کو قرب ملا بھی ہے؟ اگر یہ ثابت ہو گیا تو اس کے بعد کے دونوں مقصد بھی یعنی رحمت لینا اور عذاب سے بچنا پورے ہو جائیں گے لیکن تم اس کا کچھ ثبوت نہیں دے سکتے کہ تم کو کچھ قرب ملا اور یہ امر کہ تم اس کے عذاب سے محفوظ نہیں رہو گے یہ ہم بتاتے ہیں کہ تمام بستیوں کو اسی دنیا میں شرک کے باعث ہم سزا دیں گے پھر دیکھیں گے کہ کون بچاتا ہے؟

آیت نمبر ۵۹۔ مُهْلِكُوْهَا۔ یہ پیشگوئی ہے جو مسیح موعود کے زمانے میں پوری ہو رہی ہے طاعون اور جنگوں اور سیلابوں وغیرہ **مِنَ الْاٰفَات** کے ساتھ ہے۔

يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ اَوۡ مُعَذِّبُوۡهَا عَذَابًا شَدِيۡدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الۡكِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ﴿۵۹﴾

کریں گے قیامت سے پہلے یا اُس کو سخت سے سخت عذاب دیں گے یہ محفوظ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

وَمَا مَنَعَنَاۤ اَنۡ نُّرۡسِلَ بِالۡاٰيٰتِ اِلَّاۤ اَنۡ

۶۰۔اور نہیں روکا ہم کو ان آیات کے بھیجنے سے

آیت نمبر۶۰۔ **وَمَا مَنَعَنَاۤ**۔یعنی یہاں لفظ **مَنَعَ** ہے **اِمۡتِنَاع** نہیں۔دوسرے الف لام استغراق کا ہے یا عہد کا۔اگر استغراق کا ہے تو معنی یہ ہوئے کہ ہم کوکسی نے کل آیات کے بھیجنے سے نہیں روکا اور اگر عہد ہی لیں تو یہ ہوئے کہ بعض آیات کے نتیجہ سے نہیں روکا۔تیسرے **اِلَّا عاطِفہ** ہے جیسا کہ اس آیت میں **لَا يَخَافُ لَدَىَّ الۡمُرۡسَلُوۡنَ** (النمل:۱۱) خلاصہ یہ کہ کوئی چیز ارسال معجزات سے مانع نہیں ہے **اَلۡاَوَّلُوۡنَ** جن معجزات کا انکار کر دیا ہے وہ ہمیشہ عذاب وقہر کے موجب ہوتے ہیں چونکہ آنحضرتؐ رحمۃٌ لِلعالمین ہیں اس لئے اس قسم کے معجزات سے اعراض فرماتے رہے بعض متعصبین نے اس آیت سے آنحضرتؐ کے معجزات ہی کا انکار کر دیا **نَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡهَا** اور دو دلیلیں پیش کیں کہ قرآن میں معجزہ اور خرقِ عادت کا لفظ کہیں نہیں۔دوسرے اسی آیت سے معجزات کا انکار کیا ہے حالانکہ یہاں **اِلَّا** بمعنی واوٴ عاطف ہے جیسا کہ حاشیہ میں مذکور ہوا اور معجزہ اور خرق عادت کے لفظ لغو ہیں کیونکہ کوئی واقعہ نہیں کہ جو خلافِ عادتِ الٰہی ہو پس انبیاء ہمیشہ نشانات دکھاتے رہے اور وہ عادتِ الٰہی کے موافق ہے۔معجزہ کا لفظ یعنی عاجز کرنے والا یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ ایک مقابل اپنے مقابل کوکسی طرح سے عاجز کرسکتا ہے ہاں نشان وآیت انبیاء واولیاء سے مخصوص ہے اس لئے معجزہ اور خرق عادت الفاظ قرآن واحادیث اور اعلیٰ درجہ کی کتب اسلام میں نہیں بلکہ آیت وبرہان و فرقان کے الفاظ آتے ہیں دیکھو نبی اُمی ﷺ ان غلط الفاظ کے استعمال سے محفوظ رہے جس میں بڑے بڑے علماء و فضلا پھنس گئے۔خلاصہ یہ کہ ارسال آیات سے ہم کسی طرح رک نہیں سکتے جو کوئی تصدیق کرے یا تکذیب یہاں بعض فلسفی خیال کے لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے چنانچہ سید احمد خان صاحب بھی کہ وہ ظہورِ معجزات کے بقولِ عام قائل نہیں مگر ثمود کے لئے اونٹنی اور موسیٰ کا عصا وغیرہ معجزات وآیات قرآنی خیال مذکورہ کے مکذب ہیں۔ہاں **وَمَا مَنَعَنَا** کے لفظ سے کوئی یہ بھی نہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ نشانات کے اظہار سے رک گیا ہے کیونکہ لفظ تو یہ ہیں کہ ہمیں پہلوں کی تکذیب کے سوا کسی چیز نے نہیں روکا ان لفظوں سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ رک بھی جائے جیسے **يُخٰدِعُوۡنَ اللّٰهَ** (البقرۃ:۱۰) یہ لازم نہیں آتا کہ وہ دھوکہ کھائے بھی اور اسی کی مثل اس سورۃ کے رکوع ۱۱ میں ایک آیت ہے کہ **وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰٓى اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا** (الاسـرآء:۹۵) کہ نہیں روکا لوگوں کو

كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۞

مگر اس بات نے کہ پہلوں نے ان کو جھٹلایا اور ہمیں نے دی ہے ثمود کو اونٹنی پہچانت اور پتہ کے لئے تو ظالموں نے اس پر ظلم کیا اس کا انکار کیا اور ہم تو نشانیاں ڈرانے ہی کے لئے بھیجا کرتے ہیں۔

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْۤ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ

۶۱۔ اور ہم نے تجھ سے کہا کہ گھیر لیا ہے تیرے رب نے سب کو[۱] اور وہ رؤیا جو ہم نے تجھ کو دکھایا وہ تو لوگوں کے امتحان اور تمیز کے لئے ہم نے تجھ کو دکھایا تھا اور وہ ملعون جھاڑ بھی

---

[۱] تیرے دشمنوں کو بھی۔

(**بقیہ حاشیہ**) ایمان لانے سے مگر اس قول نے کہ بشر رسول کو اللہ نے مبعوث کیا یعنی یہ قول روکنے کا باعث نہیں ہو سکتا چنانچہ پھر لوگ ایمان لائے جیسے وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (**النّصر:۳**) سے ثابت ہے پس اس لحاظ سے آیت کا یہ مقصد ہوگا کہ ہم کو ارسال آیات سے اگر کوئی مانع ہے تو وہ پہلوں کی تکذیب ہے لیکن یہ کچھ معنے نہیں ہم نشان بھیجتے ہی رہیں گے جیسا وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا (**الاسرآء: ۶۰**) سے ظاہر ہے دوسرا پہلو اس آیت کا یہ ہے کہ لوگ یہ درخواست کرتے تھے کہ آپ وہی نشان لائیں جن نشانوں کو پہلے نبی لا چکے جیسے ناقہ صالح اور عصا اور ید بیضا وغیرہ اور سورۂ انبیاء کے پہلے رکوع سے ثابت ہے فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ مَاۤ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ (**الانبیاء:۶،۷**) ان کو جواب دیا گیا کہ ان آیات کے بھیجنے سے کچھ فائدہ نہیں کیونکہ وہ آیات جب ہم نے بھیجے تھے تو ان پر بھی لوگ ایمان نہیں لائے تھے بلکہ ان کی تکذیب کی تو ان نشانات کے آنے سے تم بھی ایمان نہ لاؤ گے پس جیسے وہ ہلاک ہوئے تم بھی ہلاک ہو گئے۔ یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ آیات سے قطعی انکار ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا باآیات مبعوث ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے **كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى** قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ (**الانعام:۵۸**) اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى (**طٰہٰ:۱۳۴**)۔

آیت نمبر۶۱۔ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ۔ معراج کے منکروں نے جہاں اس سچی صداقت پر ہنسی اڑائی وہاں یہ بھی ہنسی اڑائی کہ فرمائش پر تو آسمان پر نہ گئے اور از خود زمین و آسمان جنت و دوزخ کی سب سیر کر آئے۔ جہنم کی دہکتی آگ میں سبز درخت دیکھ آئے یہ عجیب بات ہے۔

وَ نُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۱﴾ ع ۶

جس کی بُرائی کا بیان قرآن میں ہے[۱] اور ہم ان کو جتنا ڈراتے ہیں اتنی ہی ان کی شرارت بڑھتی جاتی ہے۔

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۲﴾ ج

۶۲۔ اور جب ہم نے کہا فرشتوں سے آدم کے فرمانبردار بن جاؤ، آدم کے سبب سے سجدات شکر بجا لاؤ، تو سب نے فرمانبرداری کی لیکن ابلیس بولا۔ کیا میں ایسے شخص کی فرمانبرداری کروں جس کو تو نے مٹی سے بنایا[۲]۔

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِىْ كَرَّمْتَ عَلَىَّ ۫ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۳﴾

۶۳۔ بھلا دیکھو تو سہی یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی اگر تو مجھ کو مہلت دے قیامت تک تو میں اس کی سب اولاد کو قابو کروں گا مگر تھوڑے سے لوگ[۳]۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۴﴾

۶۴۔ جواب ملا جا ان میں سے جو تیری پیروی کرے گا تم سب کی جہنم سزا ہے جو پوری پوری سزا ہے۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ

۶۵۔ اور ہلکا بنا لے اور بہکا لے ان میں سے جس کو تو بہکا سکے اور مضطر کر سکے اپنی آواز سے اور چڑھا لا سوار اُن پر اور پیادے اور اپنا حصہ لگا دے ان کے مال اور اولاد میں اور اُن

[۱] یعنی شَجَرَۃُ الزَّقُّوْم وغیرہ۔

[۲] یعنی خاکسار، مسکین۔ حلیم اور یہ بھی کہا۔

[۳] یعنی صالحین و متقین کا مَیں کچھ نہ بگاڑ سکوں گا۔

آیت نمبر ۶۳۔ لَاَحْتَنِكَنَّ ۔ **اِحْتِنَاكٌ** بالکل لے لینا۔ گدھے کے مُنہ میں رسی ڈال کر نیچے کے جبڑے کو باندھ کر لے چلنا۔ لگام دینا۔

آیت نمبر ۶۵۔ **بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ** ۔سوار و پیدل سے مراد شریر ہلاک کنندہ کا فرمنافق یہی ہیں۔

وَشَارِكْهُمْ ۔ یعنی فضول و حرام طریقوں پر خرچ کروا، چوری، غصب، رشوت میں لگا کسب حلال سے پھرا، اولاد وغیرہ کے لئے قبروں اور دیویوں کی منتیں منوا، تعویذ و فلیتے بے جا نذر و نیاز کرا، کسب علم اور اخلاق حسنہ سے محروم رکھ وغیرہ نحوستیں و شقاوتیں۔

وَالۡاَوۡلَادِ وَعِدۡهُمۡ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿۶۵﴾

سے وعدہ کیا کر اور شیطان تو جو کچھ ان سے وعدہ کرتا ہے وہ وعدہ جھوٹ و دغابازی ہی کا ہوتا ہے۔

اِنَّ عِبَادِىۡ لَـيۡسَ لَكَ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيۡلًا ﴿۶۶﴾

۶۶۔ بے شک میرے بندوں پر تیرا کوئی غلبہ نہیں اور اے محمدؐ! تیرا ربّ بس ہے کارسازی کو۔

رَبُّكُمُ الَّذِىۡ يُزۡجِىۡ لَـكُمُ الۡـفُلۡكَ فِى الۡبَحۡرِ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمۡ رَحِيۡمًا ﴿۶۷﴾

۶۷۔ اور تمہارا وہ ربّ ہے جو چلاتا ہے کشتی کو دریا میں تا کہ تم اس کا مال اور کمائی حاصل کرو فضل مولا سے۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا ربّ تم پر رحیم ہے۔

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِى الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّاۤ اِيَّاهُ‌ ۚ فَلَمَّا نَجّٰٮكُمۡ اِلَى الۡبَـرِّ اَعۡرَضۡتُمۡ‌ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ كَفُوۡرًا ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اور جب تم کو پہنچتی ہے کچھ تکلیف دریا میں اس وقت چل دیتے ہیں جن کو تم پکارتے ہو، ہاں ایک اکیلا ہی اللہ رہ جاتا ہے (یاد میں) پھر جب تم کو بچا لاتے ہیں خشکی کی طرف تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان ہے ہی بڑا ناشکرا اور ناقدرا۔

اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ يَّخۡسِفَ بِكُمۡ جَانِبَ الۡبَـرِّ اَوۡ يُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَـكُمۡ وَكِيۡلًا ۙ﴿۶۹﴾

۶۹۔ کیا تم اس سے بے فکر ہو گئے ہو کہ اللہ تم کو خشکی میں دھنسا دے یا تم پر بھیج دے پتھر برسانے والی آندھی پھر تم کوئی اپنا وکیل و نگہبان نہ پاؤ۔

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ يُّعِيۡدَكُمۡ فِيۡهِ تَارَةً اُخۡرٰى فَيُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيۡحِ فَيُغۡرِقَكُمۡ بِمَا كَفَرۡتُمۡ‌ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَـكُمۡ عَلَيۡنَا بِهٖ تَبِيۡعًا ﴿۷۰﴾

۷۰۔ یا تم نڈر ہو گئے ہو کہ پھر تم کو دوبارہ لے جائے (دریا میں) پھر بھیجے تم پر سخت ہوا کا جھونکا کہ تم کو غرق کر دے اس وجہ سے کہ تم نے حق کو چھپایا ناشکری کی پھر تم نہ پاؤ اس کا دعویٰ کرنے والا ہم پر تمہاری طرف سے کوئی۔

وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِىۡۤ اٰدَمَ وَحَمَلۡنٰهُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰهُمۡ

۷۱۔ اور بے شک ہم نے بزرگی دی بنی آدم کو اور ان کو سواری دی ہم نے خشکی اور تری میں اور ان کو کھانا دیا ہم نے پاکیزہ چیزوں میں سے اور ان کو

عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿٧١﴾ ع
بزرگی دی ہم نے ہماری بہت سی مخلوق پر بخوبی۔

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٢﴾

۷۲۔ اور جب ہم بلائیں گے ہر فرقہ کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ تو جس کے سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا تو وہ لوگ پڑھیں گے اپنے نامۂ اعمال کو اور ان پر ذرہ بھی ظلم نہ ہوگا۔

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٧٣﴾

۷۳۔ اور جو کوئی اس دنیا میں اندھا رہا[1] تو وہ آخرت میں بھی اندھا رہا اور بہت ہی دور بھٹک گیا راہِ راست سے۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿٧٤﴾

۷۴۔ اور بے شک یہ لوگ تو تجھ پر گڑبڑی ڈالتے ہیں اس چیز سے جو ہم نے تیری طرف وحی بھیجی تا کہ تو کچھ جھوٹ بنا لاوے ہم پر اس کے سوا تو اس وقت تجھ کو سچا دوست بنا لیتے۔

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿٧٥﴾

۷۵۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ہم نے تجھ کو ثابت (قدم) رکھا نہیں اے مخاطب! تو تم جھکنے ہی لگ جاتے ایک طرف تھوڑا سا۔

---

[1] یعنی راہ ہدایت سے۔

آیت نمبر ۷۲۔ يَوْمَ نَدْعُوْا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک امت و جماعت اس کے امام کے نام سے پکاری جائے گی۔ امام دو قسم کے ہوتے ہیں مُطیع یا مُطاع۔ مجتہدینِ دین مطیع ملہمین رہے ہیں۔ مُطاع صاحبِ وحی و الہام ہوتے ہیں۔

آیت نمبر ۷۳۔ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى۔ جو لوگ الفاظ کو ہمیشہ ان کے ظاہر پر محمول کرتے ہیں ان کو اس آیت میں غور کرنا چاہئے کہ **اعمیٰ** سے ہر جگہ ظاہری **اعمیٰ** مراد نہیں ہوتا۔ اسی طرح قرآنی الفاظ الگ الگ محامل رکھتے ہیں لفظی بحث اچھی نہیں اور نہ ہر جگہ مفید ہے۔

آیت نمبر ۷۴۔ غَيْرَهٗ۔ یعنی کافر کہتے ہیں کہ قرآن کی نصیحتیں تو اچھی ہیں لیکن ہر جگہ ردّ شرک اور خلاف رسوم کا بیان بُرا ہے اسے بدلا ؤ تو ہم سب ایمان لائیں۔

آیت نمبر ۷۵۔ تَرْكَنُ۔ صحبت بد سے ضرور ضرور بچنا چاہئے کیونکہ حدیث میں آیا ہے **اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ وَلَوْ كَانَ سَاعَةً**۔

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿٧٦﴾

٧٦۔ پھر جب ایسا ہو جاتا تو ہم ضرور مزہ چکھا دیتے تم کو بڑھ بڑھ کر دنیا کی زندگی ہی میں عذاب کا اور موت کے بعد بھی بہت کچھ، پھر تم ہمارے مقابلہ میں کسی کو مددگار نہ پاتے۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٧٧﴾

٧٧۔ اور وہ لوگ جو تم کو گڑبڑی میں ڈالتے ہیں اس ملک میں تا کہ تجھے اس سے نکال دیں تو وہ سب بھی نہ رہنے پائیں گے تیرے پیچھے مگر تھوڑے ہی دن۔

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿٧٨﴾ ع ٨

٧٨۔ یہی دستور ہے ہمارے اُن رسولوں کا جو تجھ سے پہلے ہم نے بھیجے اور تو ہمارے دستوروں کو ردّ و بدل ہونے والا نہ پائے گا۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ

٧٩۔ نماز کو ٹھیک درست رکھ آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک [1] اور قرآن پڑھ فجر کو [2]۔ بے شک فجر کا قرآن شہود و حضوری کا

[1] یعنی ظہر عصر مغرب عشاء چاروں نمازیں ہمیشہ قائم رکھو۔ [2] یعنی طِوالِ مُفَصَّل صبح ہیں۔

آیت نمبر ٧٦۔ ضِعْفَ ۔ بڑھ بڑھ کر۔ یہی امام بخاری نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

آیت نمبر ٧٧۔ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ یہ فتح مکہ کی پیشگوئی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مشرکین کچھ بعد ہجرت، کچھ قحط میں اور کچھ لڑائیوں میں فنا ہو گئے۔

آیت نمبر ٧٩۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ۔ اہل اللہ کی خاص نمازیں آٹھ اور عام نمازیں حسب ذیل بارہ ہوتی ہیں۔ آٹھ تو یہ (١) فجر (٢) اشراق (٣) چاشت (٤) ظہر (٥) عصر (٦) مغرب (٧) عشاء اور (٨) تہجد اور بقیہ جس پر بعض لوگ مواظبت کرتے ہیں (١) **تَحِيَّةُ الْوُضُوء** (٢) **تَحِيَّةُ الْمَسْجِد** (٣) **اَوَّابِيْن** بعد مغرب (٤) **صَلٰوةُ التَّسْبِيْح** ۔ قبل سنت ظہر۔ یہ سب خلوص اور بے ریائی اور طمانیت اور وقار اور آہستگی دعاؤں سے معمور یعنی ہر رکن میں دعائیں کرتے ہوئے ادا کی جائیں تو بہتر ہے ورنہ شعر

زبان در ذکر و دل در فکر خانہ — چہ حاصل زیں نمازِ پنجگانہ

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۔ یعنی صبح کی نماز پڑھو جس میں قرآن بہت پڑھا جاتا ہے اور فجر کی نماز میں **طِوَالِ مُفَصَّل** پڑھنا سنت ہے۔

كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۹﴾

قرآن ہے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۸۰﴾

۸۰۔ اور رات کے کچھ حصہ میں بیدار رہ کر قرآن نماز تہجد میں پڑھو۔ یہ تمہارے لئے زیادتی ہے[۱] قریب ہی کھڑا کرے گا تیرا ربّ مقام محمود میں۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور کہہ اے میرے ربّ! مجھ کو اچھے مقام میں داخل کراور مجھے اچھی طرح سے نکال[۲] اور میرے لئے اپنے پاس سے خاص قوت دار غلبہ عنایت فرما۔

---

[۱] اے پڑھنے والے تجھے۔

[۲] آبرو اور عزت کے ساتھ مکّہ سے جہاں میں ہوں۔

آیت نمبر۸۰۔ **فَتَهَجَّدْ** ۔ **هَجُوْدٌ** کے معنے سونا۔ (**هَلَّا طَرَقْتَنَا وَالرِّفَاقُ هَجُوْدُ** میری پیاری کیوں نہیں آتی ساتھی تو سب سو گئے ہیں)۔ **تهجد** کے معنے نیند کو ہٹا کر کھڑا ہونا، محنت کرنا اللہ کے لئے۔ اس میں اکثر اہل دل کو پانچ روپیہ کے پولیس والے نے مدد دی ہے اس طرح کہ وہ اپنی ڈیوٹی رات کو ادا کرتا پھرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کے آرام و آسائش اور پلنگوں پر سونے والے اپنی ڈیوٹی سے غافل پڑے ہیں۔ عبرت، عبرت، عبرت اور نماز تہجد ملا کر نمازیں چھ ہو گئیں۔ تین دن کی تین رات کی۔ آخر نماز یعنی تہجد میں فضیلت زیادہ ہے جیسا کہ حدیث **تَقَرُّبْ بِالنَّوَافِلِ** سے معلوم ہوتا ہے۔

مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اِسی پارہ کے دوسرے رکوع کا حاشیہ دیکھو طرزِ بیان قرآن کے متعلق کہ لفظ خاص اور مراد عام، یہاں بھی شروع رکوع سے وہی رنگ ہے تو تہجد رسول اللہ ﷺ کے لئے مخصوص نہیں بلکہ عام ہے اور رات دن کی نمازوں کی ترتیب بھی بہت ہی مسلسل اور قریب قریب ہے دن کے اوّل حصہ میں فجر کی نماز اور رات کے اوّل حصہ میں مغرب۔ دن کے وسطی حصہ میں ظہر اور اسی کے قریب قریب رات کے حصہ میں عشاء اور دن کے اخیر حصہ میں عصر کی نماز اور رات کے اخیر حصہ میں تہجد کی نماز۔ پھر عصر کے بعد مغرب کی تین رکعتوں کا فرض ہونا اور اُدھر تہجد کے بعد وتر کی تین رکعت ہونا عجیب مناسبت ہے **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ** ۔

آیت نمبر۸۱۔ **سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا** ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ بڑی عزت سے مدینہ پاک میں داخل ہوئے اور آپ نے بڑی قوت و شوکت سے مکّے کو فتح کر لیا۔

وَ قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ﴿۸۲﴾

۸۲۔ اور کہو الحق آیا اور الباطل بھاگا۔ بے شک الباطل تو نیست و نابود ہونے والا ہی تھا۔

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ وَلَا يَزِيۡدُ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۳﴾

۸۳۔ اور ہم قرآن میں سے وہ آیتیں اتارتے ہیں جو شفاء اور رحمت ہیں ایمانداروں کے لئے اور ظالموں کو تو قرآن سے زیادہ تر نقصان ہی ہوتا رہتا ہے۔

وَ اِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوۡسًا ﴿۸۴﴾

۸۴۔ اور جب ہم انعام کرتے ہیں انسان پر تو منہ پھیرتا اور ایک جانب ہو جاتا ہے[1] اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو امید توڑ بیٹھتا ہے[2]۔

قُلۡ كُلٌّ يَّعۡمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَنۡ هُوَ اَهۡدٰى سَبِيۡلًا ﴿۸۵﴾ ع ۹

۸۵۔ کہہ دو ہر ایک شخص عمل کرتا ہے اپنی فطرت کے مطابق پھر تمہارا ربّ بخوبی جانتا ہے اس شخص کو جو راہِ راست پر خوب چلنے والا ہے۔

وَ يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الرُّوۡحِ ؕ قُلِ الرُّوۡحُ

۸۶۔ سوال کرتے ہیں وہ تجھ سے روح کی بابت

[1] یعنی مغرور ہو کر دنیا میں لگ جاتا ہے۔ [2] یہ بھی اچھا نہیں ہماری طرف رجوع کرنا تھا۔

آیت نمبر۸۲۔ زَهُوۡقًا۔ **صَحِیۡحَیۡن** میں ہے کہ جب فتح مکہ کے کچھ دن بعد آپ (کعبہ میں) داخل ہوئے تو وہاں تین سو ساٹھ بت رکھے تھے جس کی طرف آپ لکڑی سے یہ آیت پڑھ کر اشارہ کرتے تھے وہ اوندھے منہ گر پڑتا تھا۔

آیت نمبر۸۳۔ خَسَارًا۔ اس لئے قرآن کریم کے پڑھنے سے پہلے **اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ** (پڑھنے) کا حکم دیا گیا تا خسارہ سے محفوظ رہیں اور شفا اور رحمت حاصل کریں۔

آیت نمبر۸۵۔ شَاكِلَتِهٖ۔ نیّت، خِلقت، جبلت، فطرت (بخاری)

آیت نمبر۸۶۔ يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الرُّوۡحِ۔ کہتے ہیں کہ یہ سوال بیت المدراس کے قریب یہود نے کیا تھا کسی نے کہا کہ یہ سورہ مکی ہے تو کہلا بھیجا تھا میرے خیال میں عام ہے۔ سائل نے پوچھا جیسے **فَاعِلُ** نے کیا

مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۝۸۶	تو جواب دے کہ وہ میرے ربّ کے حکم سے ہے اور تم کو تھوڑا سا ہی علم دیا گیا ہے۔
وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا۝۸۷	۸۷۔ اور اگر ہم چاہیں تو دور کر دیں جو تیری طرف وحی کے ذریعہ پہنچا ہے پھر نہ پاوے تو اس کے لئے کوئی وکیل ہمارے سامنے[۱]۔
اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا۝۸۸	۸۸۔ مگر ہاں تیرے رب کی مہربانی ہی ہو تو ہو[۲] کچھ شک نہیں کہ اس کا فضل تجھ پر بہت ہی بڑھا ہوا ہے[۳]۔

۱؎ کھڑا رہنے والا، واپس دلانے کو یا بحث کرنے کو۔

۲؎ یعنی رب کی مہربانی کی وجہ سے وحی کے احکام باقی رہ سکتے ہیں پھر مل سکتے ہیں۔

۳؎ یعنی تُو اشرف المخلوقات اور افضل الموجودات ہے اور کوئی وحی منسوخ نہیں۔

(**بقیہ حاشیہ**) قرآن شریف سے روح کی تشریح ذیل میں معلوم ہوگی اس ہمارے زمانہ میں روح کچھ مشتبہ سا لفظ ہوگیا ہے بعض نے کہا خون کو کہتے ہیں بعض نے کہا اجزاء بخاریہ ہیں جو خلط سے پیدا ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ابن قیم اور حضرت غزالی نے بھی اس پر مبسوط رسالے لکھے ہیں۔ فی الحقیقت تو روح کلام الٰہی کو بھی کہتے ہیں اور نبی کو جو اس کا پہچاننے والا ہوتا ہے، پھر جبرئیل کو جو اس کا حامل اور مخزن ہوتا ہے۔ کلام الٰہی کی مثال یعنی روح بمعنی کلام الٰہی جو آیا ہے جیسا پارہ ۲۵ رکوع ۶ میں ہے وَكَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا الخ (**الشوریٰ** :۵۳) اور بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ (**النحل** :۳) میں اور یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ (**المؤمن** :۱۶) میں وحی اور کلام الٰہی کو روح اس لئے کہا کہ انسان مردہ کو نئی حیات اس سے حاصل ہوتی ہے اور یہی محاورہ کتب سابقہ کا ہے چنانچہ سموئیل باب ۲۰ آیت ۲۱ اور امثال باب ۱ آیت ۳۲ میں روح کے کئی اور معنی قرآن مجید اور توریت وانجیل میں ہیں۔ ایک کلام الٰہی۔ دوسرے معنی جبرئیل جیسے نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ (**الشعراء** :۱۹۴) یا اِلَیْهَا رُوْحَنَا (**مریم** :۱۸) یا رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ (**النحل** :۱۰۲) تیسرے معنی انبیاء جیسے اَلْقٰهَاۤ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ (**النسآء** : ۱۷۱)۔ چوتھے بمعنے حیات جسمانی یا روح حیوانی جیسے نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (**صٓ** :۷۲) اور اس کے تحت میں روح طبعی اور نفسانی۔ پہلی کا تعلق دل سے اور دوسری کا جگر سے اور تیسری کا دماغ سے پانچویں جیسا کہ توریت میں ہے پانی، ہوا، روح ہے۔ پیدائش باب ۱ آیت ۲ اور نیک و بد جذبات حزقیل نحمیاہ باب ۱۶ آیت ۱۴ چھٹے بمعنی ایمانی حیات یا روحانی حیات جیسے لِمَا یُحْیِیْكُمْ (**الانفال** : ۲۵) یا حَیٰوةً طَیِّبَةً (**النحل** :۹۸) وغیرہ۔

آیت نمبر ۸۸۔ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا۔ یعنی تیری شریعت منسوخ نہیں، منقطع نہیں ہمیشہ ہمیشہ دائمی و مستقل ہے اور تو اشرف المخلوقات و افضل الموجودات ہے ؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۹﴾

۸۹۔ کہہ دو اگر جمع ہو جاویں غریب اور امیر سب، یا آدمی اور جنّ، اس بات پر کہ لاویں اس کے جیسا قرآن تو نہ لاسکیں گے ایسا باوجود اس کے کہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۰﴾

۹۰۔ اور ہم نے پھیر پھیر کر بیان کی ہیں اس قرآن میں سب قسم کی اعلیٰ درجہ کی باتیں پھر بھی اکثر لوگ کٹے کافر ہی رہے۔

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۱﴾

۹۱۔ اور بولے ہم تو تیرا ہرگز یقین نہ کریں گے[۱] جب تک کہ ہمارے لئے زمین سے چشمہ نہ بہا دے۔

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۲﴾

۹۲۔ یا تیرا باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور تو ان کے اندر نہریں نہ بہا دے۔

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِىَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۳﴾

۹۳۔ یا ہم پر آسمان گرا دے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جیسا کہ تو خیال کرتا ہے یا اللہ اور فرشتوں کو لے آ سامنے۔

اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِى السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ

۹۴۔ یا تیرے لئے ہو جائے کوئی سونے کا گھر یا تو چڑھ جائے آسمان میں اور ہم تیرے چڑھنے کا بھی کبھی یقین نہ کریں گے جب تک کہ تو ہم پر ایک (لکھی لکھائی) کتاب اتار لائے جس کو ہم

[۱] یعنی تیری نبوت اور وحی کا۔

آیت نمبر ۸۹۔ بِمِثْلِهٖ۔ مثل میں مختلف بیان ہیں اصل یہ ہے کہ جس کو جس بات میں زعم ہو وہ پیش کر لے۔

آیت نمبر ۹۴۔ یہاں نو چیزیں مانگی ہیں لوگوں نے سمجھا کہ وہ کچھ نہ دی گئیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بتدریج وہ سب عنایت فرما دیں اور صحابہؓ اور متقی بھی اس سے متمتع جیسے آخرت میں ہوں گے دنیا میں بھی ہوئے۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾

پڑھ لیں۔ جواب دے سبحان اللہ! میں تو بس ایک بشر بھیجا ہوا ہی ہوں۔

ع ۱۰/۹

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾

۹۵۔ اور کس چیز نے روکا لوگوں کو ایمان لانے سے جب ان کے پاس ہدایت آ چکی[۱] مگر یہی بات جو وہ کہنے لگے کہ کیا اللہ نے آدمی ہی کو پیغام بر بنا کر بھیجا۔

قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۶﴾

۹۶۔ تو کہہ دے اگر زمین میں فرشتے ہی ہوتے جو اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم اتارتے ان پر آسمان سے کوئی فرشتہ پیغام بر بنا کر۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ ط

۹۷۔ کہہ دے اللہ کافی ہے گواہی کے لئے

---

[۱] یعنی قرآن اور رسول اللہ ؐ۔

(بقیہ حاشیہ) قُلْ ۔ یہ باتیں میرے اختیار میں نہیں کیونکہ میں خدا نہیں، فرشتہ نہیں، آدمی ہوں یا یہ پیشگوئیاں اگلی کتاب یعنی توریت میں موجود تھیں کہ ویران ملک میں اس کی برکت سے نہریں بہیں گی یسعیا نبی باب ۴۱ آیت ۵۴ و باب ۱۲ آیت ۳ و ۴۱۔ آیت ۱۸۔ مکہ و مدینہ میں نہریں جاری اور باغ ہوں گے یسعیا باب ۵ آیت ۱، استثناء باب ۳۳، امثال باب ۲۱، یسعیا باب ۲۸۔ چنانچہ باغ فدک و عدن و بنی نضیر وغیرہ آنحضرتؐ کے ہوئے۔ اور اُس کے مخالفوں پر آسمان ٹوٹ پڑیں گے یعنی بلائیں آئیں گی **حبقوق** باب ۶۳ و ۷ و ۱۰ آیت۔ چنانچہ جنگِ احزاب و بدر میں اس کے نظارے دیکھے گئے اور وہ آسمان پر جائے گا کتاب اُترے گی لوگ اُسے پڑھیں گے یوحنا باب ۱۹ آیت ۱۱ و ۱۶۔ چنانچہ معراج اور نزول قرآن سے یہ بات پوری ہوگئی وغیرہ سوالات جس کا جواب دیا گیا کہ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (بنیۤ اسرائیل :۹۴) یعنی میں رسول نہیں بلکہ بشر رسول ہوں تو جس طرح رسولوں کی پیشگوئیاں بتدریج ظاہر ہوتی رہی ہیں ویسی میری بھی ہوں گی کیونکہ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ الخ (الرّعد:۳۹) اور لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ الخ (الانعام :۶۸)۔ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِیَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (الرعد:۳۹) کا ارشاد ہے۔

آیت نمبر ۹۶۔ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ ۔ معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے زمین پر اصلی طور پر چلتے پھرتے نہیں بلکہ تمثیلی حالت ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۹۷﴾

میرے اور تمہارے درمیان، بے شک وہ اپنے بندوں کے حال کا بڑا خبردار بڑا نگران ہے۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۸﴾

۹۸۔ جسے اللہ ہدایت دے تو وہی راہ پانے والا ہے اور جسے وہ ہٹا دے پھر تو کبھی نہ پائے گا ان کے لئے کوئی مددگار اللہ کے سوا اور ہم اُن کو اٹھائیں گے قیامت کے دن اُن کے منہ کے بل اوندھے، اندھے گونگے اور بہرے (حق سے) ان کا ٹھکانا جہنم ہی ہوگا۔ جب کبھی اس کی آگ بجھنے لگے گی تو ہم اس کو اور بھڑکا دیں گے زیادہ (جہنمیوں کے لئے)۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۹﴾

۹۹۔ یہ ان کی سزا ہے کیونکہ وہ چھپاتے تھے ہماری آیتوں کو اور بولے کہ کیا جب ہم ہڈیاں ہو جائیں گے اور وہ بھی چورا چورا تو کیا اس وقت ہم اٹھائے جائیں گے نئی مخلوق بنا کر۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ

۱۰۰۔ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ جس اللہ نے آسمان اور زمین پیدا کئے ہیں وہ اس پر بھی قادر ہے کہ پھر پیدا کردے مثل ان کے[1] اور ان کے

[1] یعنی بعد موت کے آخرت میں انہی کو پیدا کرے تو کیا تعجب ہے۔

آیت نمبر ۹۸۔ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ ۔ یہ ردّ ہے برہمو سماج اور دہریوں کا۔ برہمو تمام انبیاء کو مفتری اور دروغ مصلحت آمیز کا پیرو سمجھتے ہیں۔ **نعوذ باللہ منہا۔**

آیت نمبر ۱۰۰۔ مِثْلَهُمْ ۔ کفار کہتے ہیں کہ **عِظَام** اور **رُفَاۃ** یعنی ہمارے مُردہ اجزا پھر کس طرح ہمارے جیسے بن جائیں گے اور ہم کیونکر حالت موجودہ کی طرح زندہ ہو جائیں گے؟ تو جواب بالاستدلال اولیٰ ارشاد ہوا کہ آسمان اور زمین کو جن کے سامنے تمہاری ہستی ہیچ ہے جس قادر حکیم نے علم محض سے بنا دیا تو وہ **عِظَام و رُفَاۃ** کو تمہارے مثل یعنی خود تمہارے دوبارہ آخرت میں پیدا کرنے پر کیوں کر قادر نہیں اور جو آریہ اس آیت شریف اور نیز بعض اور آیات کو اثبات تناسخ میں پیش کرتے ہیں وہ سراسر غلط ہے کیونکہ قرآن کریم میں جہاں خلق جدید کا ذکر آتا ہے وہ بعثِ آخرت کے متعلق ہوتا ہے نہ دنیا میں پھر آنے سے کیونکہ دنیا میں پھر نہ آنے کا حکم **اِنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ** میں ہو چکا ہے۔

وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝١٠٠

لئے مقرر کر رکھی ہے ایک میعاد جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالموں نے حق پوشی ہی کی[1]۔

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝١٠١ ع

١٠١۔ کہہ دو اگر تمہارے اختیار میں ہوتے میرے ربّ کی رحمت کے خزانے تو تم ضرور بند کر رکھتے خرچ ہو جانے کے ڈر سے، اور انسان بڑا ہی بخیل سنگ دل ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْــَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِذْ جَاۗءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰي مَسْحُوْرًا ۝١٠٢

١٠٢۔ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو دیں کھلی کھلی نو نشانیاں[2] تو پوچھ لے بنی اسرائیل سے جب اُن کے پاس آیا موسیٰ تو اس سے فرعون نے کہا میں ضرور گمان کرتا ہوں اے موسیٰ! کہ تجھے تقریر تو ساحرانہ دی گئی ہے۔

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَاۗىِٕرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝١٠٣

١٠٣۔ موسیٰ نے کہا کچھ شک نہیں تو جان چکا ہے یہ کسی نے نہیں اتاریں مگر آسمان اور زمین ہی کے رب نے دلیلیں بھیجی ہیں اور میں ضرور گمان کرتا ہوں اے فرعون! کہ تو تباہ ہوا چاہتا ہے۔

فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ۝١٠٤ۙ

١٠٤۔ پھر فرعون نے ارادہ کیا کہ ملک سے بنی اسرائیل کو نکال دے تو ہم نے اُس کو اور اس کے سب ساتھ والوں کو ڈبو دیا۔

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ۝١٠٥ۭ

١٠٥۔ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم ملک میں رہو اور جب انجام کار کا وعدہ آئے گا تو ہم لے آئیں گے تم سب کو سمیٹ کر۔

---

[1] یعنی آخرت میں جی اٹھنے کے منکر ہی رہے۔

[2] جو پارہ ٩ رکوع ٣، ٤، ٥ میں مذکور ہیں۔

آیت نمبر ١٠٢۔ تِسْعَ اٰيٰتٍ۔ پارہ ٩ رکوع ٣، ٤، ٥ میں مذکور ہیں یعنی **يَدِ بَيْضَا وَ فَلْقِ بَحر، خون، ضَفَادِع، قُمَّل، جَرَاد، عَصَا، طوفان، غَرقُ الْيَمّ۔**

وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ اور حق و حکمت کے ساتھ ہم نے اس قرآن کو اتارا ہے اور وہ سچ ہی کے ساتھ آیا ہے اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر صرف اسی کام کے لئے کہ تو دوستوں کو خوشخبری سنا دے اور دشمنوں کو ڈراوے۔

وقف لازم

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ اور قرآن کو ہم نے آیتیں بنا کر **بتفریق** بھیجا تا کہ تو پڑھے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر اور اس کو ہم نے اتارا ہے آہستہ آہستہ۔

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ کہہ دو تم قرآن کو مانو یا نہ مانو جن کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے جب ان پر پڑھا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں سجدے میں۔

وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ اور کہتے جاتے ہیں پاک ہے ہمارا ربّ بے شک ہمارے ربّ کا وعدہ تو ہوا ہوایا ہے۔

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور ان کی عاجزی ہی بڑھا تا جاتا ہے قرآن۔

السجدۃ ۴

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ

۱۱۱۔ تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر کوئی نام لے کر پکارو یہ تو صرف اکیلے اللہ ہی کے اسماء پاک اور

آیت نمبر۱۰۶۔ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ۔ یعنی قرآن کو ہم نے حق و حکمت کے ساتھ بھیجا ہے اور فی الحقیقت اس میں سب سچی باتیں ہیں اور کسی کا اس میں تصرّف و تغلّب نہیں۔

آیت نمبر۱۱۱۔ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ۔ رسول مقبولؐ نے مکہ میں نماز پڑھی تو دعا میں یا اللہ یا رحمٰن کہہ کر مناجات کی۔ مشرکوں نے اعتراض کیا ہمیں تو خداؤں سے روکتے ہیں آپ دو خداؤں کو پکارتے ہیں تو جواب ارشاد ہوتا ہے۔

اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى۔ اللہ کے اسماء شریف جس قدر افعال وصفات ہیں اسی قدر ہیں مگر وہ نام جو

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ﴿١١١﴾

اچھے نام ہیں اور تو اپنی نماز[1] نہ تو چلّا چلّا کر پڑھا کر اور نہ چپکے چپکے ان دونوں کے بیچ کی راہ اختیار کر لے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴿١١٢﴾ ع ۱۲

١١٢۔ اور کہو سب ستائش اور واہ واہ اُسی اللہ کی ہے جو نہ تو اولاد ہی رکھتا ہے اور نہ جس کی سلطنت میں کوئی شریک ہے اور نہ اس کا کوئی حمایتی ہی ہے کمزوری کی وجہ سے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی بیان کیا کر۔

ل صلوٰۃ بمعنی دعا، **نماز**، مناجات۔ تہجد زور سے پڑھنے کا عادی آہستہ اور آہستہ کا زور سے پڑھے۔

(**بقیہ حاشیہ**) آنحضرتؐ نے اپنے کلامِ مبارک میں جمع فرما دیئے وہ ننانوے ہیں جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے۔

وَلَا تَجْهَرْ۔ یعنی تکلیف دینے والی قراءت اونچی اچھی نہیں اور نہ شائق مقتدیوں سے پوشیدہ کی جائے یا بعض نمازیں میانہ آواز سے اور بعض آہستہ آہستہ جیسے صبح اور مغرب وعشاء **بِالْجَهر** اور ظہر وعصر **بِالسِّر**۔

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ اثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ ہم سورۂ کہف کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ②

۲۔ ہر ایک حمد اسی کے لئے ہے جس نے اپنے پیارے بندے پر کتاب اتاری اور اس میں کچھ کجی نہ رکھی۔

قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ③

۳۔ اسے سیدھا مستقیم بنایا تا کہ وہ ایک سخت عذاب سے ڈراوے اللہ کی طرف سے[1] اور خوشخبری ان ایمانداروں کو دے جو بھلے کام کریں یہ کہ ان کے لئے اچھا اجر ہے۔

مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ④

۴۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے[2]۔

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ⑤

۵۔ اور ان کو ڈرا جو کہتے ہیں کہ اللہ کا بیٹا ہے[3]۔

---

[1] یعنی دجّال پادریوں وغیرہ کے فتنہ سے۔

[2] یہ پیشگوئی مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے ہے جو فتنۂ دجّال سے محفوظ ہے۔

[3] یعنی مشرک نصاریٰ۔

تمہید ۔ سورۃ بنی اسرائیل میں اکثر مخاطبت بہ یہود ہوئی اس سورۃ میں زیادہ تر نصاریٰ پھر مجوس پھر یہود سے ہے۔ اس سورۃ میں امت کو ڈرایا ہے نصاریٰ کے فتنہ سے جو آخر زمانہ میں ہونے والا تھا چنانچہ ابوداؤد اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ جو شخص سورۃ کہف کی پہلی دس آیتیں (**يَقُوْلُ بَعْضٌ**) اور پچھلی دس آیتیں یاد کر لے تو وہ فتنۂ دجّال سے محفوظ رہے گا۔ **کنز العمال** جلد ۷ صفحہ ۱۴۳۔ ان آیتوں کے مطالعہ سے بصیر متقی کو معلوم ہو جائے گا کہ دجّال کون ہیں اور اس کے افعال کیا ہیں۔ عربی لغت میں دجّال کے معنی گروہِ عظیم۔ کمپنی تجارت۔ مکّار۔ ملمع ساز۔ بہت لشکروں والا ہے۔ یہ ایک ایسی قوم ہے جو عیسیٰ کو خدا کا بیٹا مانتی ہے اور بڑے بڑے حیرت ناک کام زمین پر کرتی ہے یا کرے گی یہ بات پادریوں پر صادق آتی ہے جو غلط باتوں کو بہت سنوار سنوار کر پیش کرتے ہیں۔ کہف کا قصہ رسول اللہ ﷺ کے واقعہ ہجرت پر بھی مشتمل ہے۔ کھانا بھی پوشیدہ آتا تھا اس کا اعلان بھی نہیں ہوا۔

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۶

۶۔ اس بات کا ان کو کچھ بھی علم نہیں ہے[۱] اور نہ ان کے باپ دادوں کو[۲] بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے[۳] وہ کہتے ہی کیا ہیں مگر صرف جھوٹ ہی جھوٹ۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۷

۷۔ پس اے رسول! کیا تو اپنی جان کھپاوے گا ان کے پیچھے وہ اگر اس بات کو نہ مانیں گے پچتا پچتا کر۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۸

۸۔ کچھ شک نہیں کہ ہم نے زمین کی سب چیزوں کو زینت دار بنا کر آدمیوں کے واسطے آزمائش کا سامان بنایا ہے تاکہ ہم اس کو انعام دیں جو ان میں سے اچھا عمل کرنے والا ہے۔

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝۹ ؕ

۹۔ ہم ضرور کرنے والے ہیں اس کو جو زمین کے اوپر ہے صاف چٹیل میدان۔

۱؎ الٰہیات میں بڑے نادان جاہل ہیں۔ ۲؎ یعنی قدیم سے جہالت چلی آ رہی ہے۔
۳؎ یعنی دل سے نہیں نکلتی کہ صحیح ہو۔

آیت نمبر۶۔ مِنْ عِلْمٍ ۔ ان کو سائنس دانی کا بڑا دعویٰ ہے مگر مذہبی علم وتقویٰ اور روحانی کمالات سے بالکل بے بہرہ و جاہل مطلق ہیں اور ان کے آباء بھی ایک جاہل بُت پرست قوم تھے۔

كَذِبًا ۔ آپ خود الٰہیات سے جاہل، باپ دادا بھی جاہل۔ بات کہیں تو جھوٹی دغا کی۔ اس سے بڑھ کر قوم دجّال کون سی ہوگی۔

آیت نمبر۷۔ فَلَعَلَّكَ ۔ بعد رسول اللہ ﷺ کے اس آیت شریف میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی تسلی دی جاتی ہے اور زیادہ فکر سے روکا جاتا ہے۔

آیت نمبر۸۔ زِيْنَةً ۔ دیکھو یورپ کی دستکاری نے وہ درجہ حاصل کر لیا ہے کہ ہر ایک ولایتی چیز پسند کی جاتی ہے۔

اَحْسَنُ ۔ دنیوی زیب وزینت میں کون بڑا کاریگر ہے ظاہر کیا جائے گا۔

آیت نمبر۹۔ جُرُزًا ۔ یعنی اب تو زمین میں سب **زینتیں** موجود ہیں ایک دن ایسا ہوگا کہ کچھ نہ رہے گا یعنی نصارٰی جو آدمی کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور دنیوی **زینتوں** میں اعلیٰ درجہ پر پہنچے ہوئے ہیں یہ کچھ نہ رہیں گے۔

اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَهۡفِ وَالرَّقِيۡمِ ۙ كَانُوۡا مِنۡ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝۱۰

۱۰۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار اور رقیم والے ہماری عجیب نشانیوں میں سے تھے۔

اِذۡ اَوَى الۡفِتۡيَةُ اِلَى الۡكَهۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ۝۱۱

۱۱۔ جب پناہ گزیں ہوئے تکلیف کے بعد چند جوان غار میں، تو دعا مانگی اے ہمارے ربّ! آپ ہمیں اپنے ہی پاس کی رحمت دیجئے اور ہمارے کام کی کامیابی آمادہ کر دیجئے۔

فَضَرَبۡنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمۡ فِى الۡكَهۡفِ سِنِيۡنَ عَدَدًا ۙ۝۱۲

۱۲۔ تو ہم نے اُن کے کانوں پر غار میں چند سال تھپکی دی۔

ثُمَّ بَعَثۡنٰهُمۡ لِنَعۡلَمَ اَىُّ الۡحِزۡبَيۡنِ اَحۡصٰى لِمَا لَبِثُوۡۤا اَمَدًا ۝۱۳ ع ۱۳/۱۳

۱۳۔ پھر ہم نے اُن کو اٹھایا تاکہ ہم معلوم کریں کہ دو جماعتوں میں سے کس نے خوب یاد رکھی ٹھہرنے کی مدّت۔

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَاَهُمۡ بِالۡحَـقِّ ؕ اِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنٰهُمۡ هُدًى ۝۱۴

۱۴۔ ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں ان کا حال سچ سچ کہ وہ چند جوان تھے انہوں نے اپنے رب کو مانا اور ہم نے ان کو دین کی زیادہ سمجھ دی۔

آیت نمبر ۱۰۔ اَلرَّقِیۡمِ۔ اُس جنگل یا پہاڑ کا نام ہے جس میں غارِ کہف تھا اور کثرت سے تحریر کرنے والے، کھودنے والے، مصوّر، **مُنقر** وغیرہ ہوں گے۔

عَجَبًا۔ اصحابِ کہف کی عجیب روایات میں سے یہ ہے کہ مدتوں وہ غار کے اندر سوئے رہے۔ کسی نے دو سو سال، کسی نے تین سو نو سال بیان کیا ہے۔ پھر ان کو جگایا تا کہ مدت قیام کا علم دیکھیں کس کو ہے۔ اس میں فسانہ گویوں نے بہت سی عجیب باتیں تراشی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہوگا انشاء اللہ ہم صحیح بیان کریں گے۔

آیت نمبر ۱۴۔ اٰمَنُوۡا۔ **اِیۡمَان** کا لفظ قرآن شریف میں چار محل پر آتا ہے ایک وہ امور جن کا مدار **مَاجَاءَ بِهِ النَّبِيُّ** پر ہے جو گھٹتا بڑھتا نہیں یا احکامِ دنیا پر ہے مثل نکاح وغیرہ۔ یہ امور ظاہری کا انقیاد ہے۔ دوسرے وہ امور جن کا مدار آخرت پر ہے جیسے اعتقاد صحیحہ و اعمال صالحہ۔ یہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے مثل شجر کے۔ تیسرے صرف تصدیق قلبی۔ چوتھے سکینت قلبی۔ یہ چاروں معانی خاص خاص ہیں اور کسی قرینہ کی وجہ سے مقام کے موافق معنی دیتے ہیں۔

وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور محبت کی گرہ لگا دی ان کے دلوں پر جب وہ کھڑے ہوئے تو کہا ہمارا ربّ تو آسمان اور زمین کا ربّ ہے ہم تو کسی کو نہیں پکاریں گے اس کے سوا معبود محبوب بنا کر البتہ جب ہم ویسا کہیں پھر تو بے شک ہم نے جھوٹ بات کہی۔

هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۶﴾ؕ

۱۶۔ یہ ہماری قوم ہے[۱]۔ انہوں نے اللہ کے سوائے جھوٹے معبود بنا رکھے ہیں۔ کاش یہ لاتے ان جھوٹے معبودوں پر کوئی سند کھلی ہوئی، تو اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے اللہ پر جھوٹا بہتان باندھا۔

وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۷﴾

۱۷۔ (اور آپس میں باتیں کرلیں) جب تم کنارہ کش ہوئے ان منکروں سے اور ان جھوٹے معبودوں سے جن کو یہ اللہ کے سوائے پوجتے ہیں۔ تو اب مصیبت کے بعد پناہ لو ایک خاص غار میں تا کہ تمہارا ربّ تم پر رحمت پھیلا وے اپنی رحمت سے اور تمہارے لئے تیار کر دے تمہارے کام میں آرام و نفع کا جو موجب ہو۔

وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ

۱۸۔ اور اے مخاطب! تو دیکھے آفتاب کو جب وہ نکلتا ہے تو ان کے غار سے دہنے طرف کترا جاتا یا رہ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان کی بائیں طرف ہو کر ڈوبتا ہے اور غار کے اندر کشادہ جگہ

[۱] اور لوگوں کی طرف اشارہ کر کے بولے کہ یہ ہماری قوم ہے یعنی قوم رومی۔

آیت نمبر ۱۸۔ تَزٰوَرُ ۔ یعنی وہ غار شمال رویہ (مشرق، شمال، جنوب، مغرب) اور وہ غار خطِ سُرطان سے اوپر ہونے کے باعث سورج اس کے نیچے ہی رہتا ہے اس لئے طلوعِ آفتاب کے وقت اگر مشرق سے دیکھا جاوے تو سورج اس کے دائیں ہاتھ نظر آئے گا اور غروب کے وقت بائیں ہاتھ کبھی ان کے سر پر نہیں آتا۔ غارِ کہف کے تین پتے ہیں۔ (۱) شام و روما سے بہت دور ہے (۲) خطِ سُرطان سے شمال کی طرف ہے (۳) امن گاہ جس پر دشمن کا قابو نہ تھا۔

مِّنۡهُ ؕ ذٰلِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ ۚ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرۡشِدًا ﴿١٨﴾

میں ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے اللہ جسے ہدایت دے تو وہی ہدایت پاوے[1] اور وہ جسے راہ سے ہٹا دے تو ہرگز نہ پائے گا تو اس کے لئے کوئی حمایتی راہ بر۔

ع ٢ ١٤

وَتَحۡسَبُهُمۡ اَيۡقَاظًا وَّهُمۡ رُقُوۡدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلۡبُهُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَيۡهِ بِالۡوَصِيۡدِ ؕ لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارًا وَّلَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبًا ﴿١٩﴾

١٩۔ اور اے مخاطب! تو ان کو خیال کرے کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں ہم ان کو کروٹیں بدلواتے ہیں دائیں بائیں اور ان کا کتا پھیلائے ہوئے ہے اپنے دونوں ہاتھ چوکھٹ پر اگر تو ان کو جھانک کر دیکھے تو ضرور پیٹھ پھیر کے بھاگے اُن سے اور تجھ میں اُن سے ایک دہشت سما جائے۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثۡنٰهُمۡ لِيَتَسَآءَلُوۡا بَيۡنَهُمۡ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ ؕ قَالُوۡا رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡ ؕ فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ فَلۡيَنۡظُرۡ اَيُّهَاۤ اَزۡكٰى طَعَامًا فَلۡيَاۡتِكُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡهُ وَلۡيَتَلَطَّفۡ وَلَا يُشۡعِرَنَّ بِكُمۡ اَحَدًا ﴿٢٠﴾

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف یعنی ان التاء بعد اللام من النصف الاول واللام الثانیة من النصف الاخیر

٢٠۔ اسی طرح ہم نے ان کو اٹھایا تا کہ وہ آپس میں کچھ پوچھ پانچھ کر لیں۔ اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ تم کتنی دیر ٹھہرے، دوسروں نے جواب دیا ہم ایک دن یا ایک دن سے کم ٹھہرے۔ پھر سب نے کہا ہمارا ربّ ہی خوب جانتا ہے جتنا ہم ٹھہرے پھر اب بھیجو اپنوں میں سے کسی کو یہ اپنا روپیہ دے کر شہر کی طرف تو وہ عمدہ کھانا دیکھ کر ہمارے پاس لائے وہاں سے کھانا اور آہستگی سے جائے اور کسی کو بال برابر تمہاری خبر نہ ہونے دے۔

---

[1] جیسے اصحابِ کہف کو حق گوئی کی اللہ نے ہدایت دی۔

آیت نمبر ١٩۔ تَحۡسَبُهُمۡ ۔ ہمارے حضورؐ پر اصحابِ کہف کا حال منکشف ہوا تھا اور آپ نے ان کو دیکھا تھا۔

رُقُوۡدٌ ۔ یعنی وہ غار ایسا خوفناک ہے کہ وہاں سوتا ہوا آدمی جاگتا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کروٹیں بدل رہا ہے چنانچہ دہشتناک پہاڑوں اور جنگلوں میں ایسے ہی توہمات ہوا کرتے ہیں بلکہ خوفناک آوازیں بھی کانوں میں آجاتی ہیں بلکہ آگے ارشاد ہوتا ہے کہ تو ان کو جھانکے تو پیٹھ موڑ کر بھاگے اور دہشت سے بھر جائے۔

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور اگر وہ لوگ تمہاری خبر پا جائیں گے یا غالب ہو جائیں گے تو تمہیں پتھروں سے مار ڈالیں گے یا تم کو پلٹا لیں گے ان کے مذہب میں پھر نہال و بامراد نہ ہو گے تم اُس وقت کبھی۔

وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان پر خبردار کر دیا تا کہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کچھ شبہ نہیں۔ جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے کسی اپنی بات پر پھر بولے بناؤ ان پر ایک عمارت[۱]۔ ان کا ربّ ان کو خوب جانتا ہے۔ اور بولے وہ لوگ جن کا کام غالب تھا ان کی تولیت کے کام میں[۲] کہ ہم ضرور بنائیں گے ان پر ایک مسجد۔

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڧ فَلَا

۲۳۔ قریب کہیں گے لوگ وہ تین ہیں اور چوتھا ان کا کتا اور کہیں گے پانچ ہیں اور چھٹا ان کا کتا بے دیکھے اٹکل سے اور کہیں گے سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا۔ تم کہہ دو ہمارا ربّ ہی بخوبی جانتا ہے ان کی گنتی اور ان کی تعداد نہیں جانتے مگر تھوڑے ہی لوگ۔ تو اے مخاطب! تو ان کے مقدمہ

---

[۱] یعنی اُن پر دیوار چن دو، گنبد بنا دو۔

[۲] یعنی جو ان کے سخت معتقد و مجاور اور تولیت کے کارکن تھے۔

آیت نمبر۲۲۔ بُنْيَانًا۔ یعنی اس دہشت ناک پہاڑی کا منہ بند کرنے کے مشورے ہوئے اب اُن پر جو گزرتا ہے وہ اُن کا ربّ ہی جانتا ہے۔

آیت نمبر۲۳۔ سَيَقُوْلُوْنَ۔ یہاں سے اصحاب کہف کے بارہ میں لوگوں کے قول شروع ہوتے ہیں۔

سَبْعَةٌ۔ یہ تعداد صحیح ہے کیونکہ نصارٰی کے بڑے بڑے کلیسا بھی ساتھ ہی ہیں اور اس کے ساتھ قرآن میں تردید بھی مذکور نہیں۔

تُمَارِ فِيهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۠ وَّ لَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۳﴾ ع

میں جھگڑا نہ کر مگر سرسری اور نہ فتویٰ پوچھ ان کے بارے میں منکروں میں سے کسی سے۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور کبھی نہ کہنا کسی کام کو کہ یہ کام میں کل کروں گا۔

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۠ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۵﴾

۲۵۔ مگر اللہ چاہے تو (کہہ کر) اور یاد کر اپنے ربّ کو جب تو بھول جائے اور کہہ امید ہے مجھ کو میرا ربّ سمجھا دے گا اس سے زیادہ کامیابی کی راہ۔

وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور (بعض نے کہا) اور وہ اپنے غار میں رہے تین سو برس (اور بعض نے) اس پر نو زیادہ کئے۔

قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۠ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ تو کہہ دے اللہ ہی خوب جانتا ہے جتنی مدّت وہ رہے اُسی کو معلوم ہے آسمان اور زمین کی چھپی ہوئی باتیں وہ کیا ہی خوب دیکھنے والا اور سمجھنے والا ہے مخلوق کا اس کے سوا کوئی حمایتی نہیں۔ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

آیت نمبر ۲۴۔ وَلَا تَقُوْلَنَّ۔ اکثر لوگ پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ تم فلاں کام کب کرو گے کل یا پرسوں وقت تو ٹھہراؤ۔ خاص کر ماموروں سے نیک و بد دعائیں کراتے ہیں یا غیب کی باتیں بتاتے ہیں۔ تعیّنِ وقت کے لئے بہت کچھ ہٹ کرتے ہیں جس سے مامور کو اضطراب ہوتا ہے اس لئے ارشاد ہوا کہ **لَا تَقُوْلَنَّ الخ** مگر جب خدا تعیّن کر دے تو مامور بھی تعیّن کر دیتا ہے۔

آیت نمبر ۲۵۔ یَشَآءَ اللّٰهُ۔ صدیقِ اکبرؓ اور عائشہؓ وغیرہ مستثنیٰ ہیں جیسے کہ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ (الانعام: ۱۱۲) اس کا شاہد ہے۔

اِذَا نَسِيْتَ ۔ ہدایت خیز بات یا کوئی دینی مسئلہ بھولا جائے تو خدا کو یاد کرے **لَاحَوْل** پڑھے۔

آیت نمبر ۲۷۔ بِمَا لَبِثُوْا۔ دخولِ غار سے دو سو پینتالیس برس کے بعد ایک عیسائی بادشاہ نے اینٹیں لینے کو وہ دیوار کھلوائی اور وہاں سے ان کی ہڈیاں نکال کر تبرکاً اٹلی کو بھیج دیں جواب تک وہاں عزت کے ساتھ محفوظ ہیں۔ دجّال پادری ان کو تثلیث پرست بتاتے ہیں اور ان کے مزار پر شرک کیا جاتا ہے۔ **نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا**۔

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور پڑھ جو تیری طرف وحی ہوئی تیرے ربّ کی کتاب سے اس کی پیشگوئیوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ تو کہیں بھی اس کے سوائے پناہ کی جگہ نہ پائے گا۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۹﴾

۲۹۔ روک رکھ اپنے آپ کو مع ان لوگوں کے جو پکارتے ہیں اپنے ربّ کو صبح وشام اور اسی کی خوشنودی چاہتے ہیں کہیں تیری آنکھیں ان سے نہ ہٹیں۔ کہیں تو دنیا کی آرائش کو پسند نہ کرنے لگے اور اس کا کہانہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی گری ہوئی خواہشوں کے پیچھے پڑا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ

۳۰۔ اور کہہ دے یہ (کلام) سچ ہے تمہارے ربّ کی طرف سے جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کافر بنے۔ ہم نے تو تیار کر رکھی ہے ظالموں کے لئے آگ کہ گھیر رکھا ہے ظالموں کو اس کے پردوں نے اور وہ جب پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی فریاد رسی کی

آیت نمبر ۲۸۔ مُبَدِّل۔ اصحابِ کہف کا قصہ جو ایک عمدہ پیشگوئی ہے اس کو پڑھ کر سُنا کیونکہ یہ واقعات تم پر بھی آنے والے ہیں کہ صدیق کے ساتھ جا کر غار میں چھپنا پڑے گا۔ خدا کے سوا کہیں پناہ نہ ملے گی۔ خدا کے مخلصوں کے ساتھ رہ۔ غافل، ہوا پرستوں کی اطاعت نہ کر۔ ظالموں سے ڈر کر تقیہ نہ کر۔ ثابت قدم رہ خواہ شہر کو چھوڑ کر جنگلوں اور غاروں میں چھپنا پڑے۔

آیت نمبر ۲۹۔ فُرُطًا۔ یعنی گمراہ دنیاداروں کی بات نہ سننا۔ ہمارے طالبوں کے ساتھ رہنا۔

آیت نمبر ۳۰۔ فَمَنْ شَآءَ۔ ہم کسی پر زبردستی نہیں کرتے یعنی اشاعت اسلام بزورِ شمشیر ہونا غلط ہے بلکہ قرآن مجید اُس اِفراط و تفریط کی اصلاح کرتا ہے جو تورات وانجیل میں ہے۔

كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۰﴾

جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہے وہ مونہوں کو بھون ڈالے گا۔ کیا ہی بُرا پینا ہے اور کیا ہی بُری آرام گاہ ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۱﴾ج

۳۱۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے ہم ضائع نہیں کریں گے اس کا ثواب جس نے بہتر کام کیا۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۲﴾ع

۳۲۔ یہ ہی لوگ ہیں جن کے لئے سدا رہنے کے باغ ہیں بہتی ہیں اُن میں نہریں اُن کو وہاں پہنائے جائیں گے سونے کے کنگن اور وہ پہنیں گے سبز کپڑے باریک اور دبیز ریشم کے۔ وہاں تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے تختوں پر۔ کیا ہی اچھا بدلہ ہے اور کیا ہی اچھا آرام ہے۔

ع ۹/۱۶

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۳﴾ط

۳۳۔ اور اُن سے دو شخصوں کی مثال بیان کر[۱] جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگور کے دئے اور ان کے آس پاس کھجور کے درخت پیدا کئے اور دونوں کے بیچ میں کھیتی لگائی۔

---

[۱] جماعت اسحاقی اور اسماعیلی کی۔

آیت نمبر ۳۲۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ ۔ ظاہر میں بھی فتح عراقین سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔
يُحَلَّوْنَ ۔ یہ ضرور نہیں کہ خود پہنیں بلکہ مستورات وغیرہ کو دیں۔
اَسَاوِرَ ۔ یہ پیشگوئی ہے قیصر و کسریٰ کے سونے کے کنگن کی جو صحابہؓ کو ملے۔

آیت نمبر ۳۳۔ رَجُلَيْنِ ۔ دو شخصوں سے ابراہیم کے دو بیٹوں کی اولاد اسرائیلی اور اسماعیلی بھی مراد ہیں چونکہ اسرائیلوں نے اسماعیلوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا تھا۔ باغوں اور مال و دولت پر گھمنڈ کیا۔ اللہ کو بھول گئے۔ دنیا کو معبود بنا لیا۔ انبیاء کے قتل کے درپے ہوگئے۔ انجیل متی باب ۲۱ آیت ۳۳ میں ایک اور تمثیل سنو الخ سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ﴿۳۴﴾

۳۴۔دونوں باغ اپنے پھل لائے اور پھل میں کچھ بھی کمی نہیں کی اور ہم نے دونوں باغوں میں نہر بہائی۔

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۵﴾

۳۵۔اور اس کے لئے بہت ہی پھل تھے وہ اپنے ساتھ والے سے بولا جس سے وہ باتیں کر رہا تھا کہ میں تجھ سے زیادہ مال دار ہوں اور باعزت بڑی جماعت والا ہوں۔

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۙ﴿۳۶﴾

۳۶۔اور وہ اپنے باغ میں گیا جب کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہا تھا یعنی (فخر و غرور دنیوی) بولا میں نہیں یقین کرتا کہ یہ باغ کبھی اجاڑ ہوگا۔

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً ۙ وَّلَىِٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۷﴾

۳۷۔اور نہ خیال کرتا ہوں کہ آخر گھڑی آنے والی ہے اور اگر میں اپنے ربّ کی طرف پلٹایا گیا تو اس سے بہت بہتر پاؤں گا وہاں پہنچ کر۔

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۗ﴿۳۸﴾

۳۸۔اُس کے ساتھی نے اُس سے کہا جس سے وہ باتیں کر رہا تھا کہ کیا تو منکر ہوگیا اس پاک ذات کا جس نے تجھ کو پیدا کیا مٹی سے پھر نطفہ سے پھر تجھے مرد بنایا ٹھیک ٹھاک۔

لٰكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۳۹﴾

۳۹۔لیکن ہم تو یہ مانتے ہیں کہ وہی اللہ میرا ربّ ہے اور میں تو کسی کو بھی میرے ربّ کے ساتھ شریک نہیں کرتا۔

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۚ﴿۴۰﴾

۴۰۔اور تو نے کیوں نہیں کہا جب تو اپنے باغ میں گیا کہ ماشاءاللہ (یعنی اللہ جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے) کسی کو بھی کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کے ساتھ ہو کر اگر تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں تجھ سے مال اور اولاد میں کم ہوں۔

آیت نمبر ۳۸۔مِنْ تُرَابٍ۔زمین کی گھاس پات کھانے سے نطفہ بنتا ہے اور نطفہ سے آدمی۔

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤١﴾

۴۱۔ تو امید ہے کہ میرا ربّ مجھ کو دے دے گا تیرے باغ سے بہتر باغ اور اس تیرے باغ پر بھیج دے آسمان سے عذاب پس وہ صفا چٹ میدان بے گیاہ پھسلوان ہو کر رہ جائے۔

اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿٤٢﴾

۴۲۔ یا اس کا پانی خشک ہو جائے کہ پھر تو اسے کسی طرح پا نہ سکے۔

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٤٣﴾

۴۳۔ اور احاطہ کر لیا گیا اس کے پھلوں کا[1] تو وہ ہاتھ ملتا رہ گیا اُس خرچ پر جو اُس پر خرچ کیا تھا اور وہ باغ اپنی چھتریوں پر گرا ہوا پڑا تھا اور وہ شخص کہتا تھا کیا اچھا ہوتا جو میں نہ شریک کرتا اپنے ربّ کے ساتھ کسی کو۔

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٤﴾

۴۴۔ اور اس کی کوئی جماعت ایسی نہ ہوئی جو اس کی مدد کرتی اللہ کے سوا اور نہ وہ مدد پایا۔

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٥﴾

۴۵۔ اس مقام پر ثابت ہو گیا کہ سب اختیار سچے اللہ ہی کو ہے اور وہی بہتر ثواب اور بہتر بدلہ ہے۔

ع ۱۳ ۱۷

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٦﴾

۴۶۔ اور[2] بیان کر دے زندگی کی مثال کہ پانی کے جیسی ہے جس کو ہم نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ مل گئی زمین کی روئیدگی آخرکار چورا چورا ہو گئی کہ اس کو اڑائے پھرتی ہیں ہوائیں اور اللہ ہر شَے پر بڑا قابو رکھنے والا ہے۔

---

[1] یعنی آفت آ گئی اور ضائع ہو گئے۔ [2] نصاریٰ وغیرہ سے۔

آیت نمبر ۴۵۔ خَيْرٌ عُقْبًا۔ یعنی جو کام کرو خدا ہی کو خوش کرنے کیلئے کرو ورنہ غضبِ الٰہی کا موجب ہوگا۔

اَلۡمَالُ وَالۡبَنُوۡنَ زِيۡنَةُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ۚ وَالۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ اَمَلًا ﴿۴۷﴾

۴۷۔ مال اور اولاد دنیا کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں بہت ہی بہتر ہیں تیرے ربّ کے نزدیک ثواب میں بہت اچھی ہیں امید کے اعتبار سے۔

وَيَوۡمَ نُسَيِّرُ الۡجِبَالَ وَتَرَى الۡاَرۡضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرۡنٰهُمۡ فَلَمۡ نُغَادِرۡ مِنۡهُمۡ اَحَدًا‌ ۚ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور جس دن ہم بڑے بڑے پہاڑوں کو چلادیں گے[۱] اور تو دیکھے گا زمین کو صاف کی ہوئی اور ان کو جمع کریں گے ہم پھر کسی کو نہ چھوڑیں گے ان میں سے۔

وَعُرِضُوۡا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا كَمَا خَلَقۡنٰكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلۡ زَعَمۡتُمۡ اَلَّنۡ نَّجۡعَلَ لَكُمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور پیش کئے جائیں گے تیرے ربّ کے سامنے صف بہ صف[۲]۔ البتہ تم آ پہنچے ہمارے پاس جس طرح ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا بلکہ تم یہ خیال کرتے تھے کہ ہم تمہارے لئے کوئی وعدہ کی جائے مقرر ہی نہ کریں گے۔

وَوُضِعَ الۡكِتٰبُ فَتَرَى الۡمُجۡرِمِيۡنَ مُشۡفِقِيۡنَ مِمَّا فِيۡهِ وَيَقُوۡلُوۡنَ يٰوَيۡلَتَنَا مَالِ هٰذَا الۡكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيۡرَةً وَّلَا كَبِيۡرَةً اِلَّاۤ اَحۡصٰىهَا‌ ۚ وَوَجَدُوۡا مَا عَمِلُوۡا حَاضِرًا‌ ؕ وَلَا يَظۡلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ‏﴿۵۰﴾ ع ۶ ۱۸

۵۰۔ اور نامۂ اعمال رکھ دیا جائے گا تو تُو دیکھے گا جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والوں کو کہ ڈر رہے ہوں گے اُس چیز سے جو اُس میں تحریر ہے اور بولیں گے ہائے ہمارے ستیاناس وخرابی یہ کیسی کتاب ہے کہ چھوڑتی ہی نہیں نہ کوئی چھوٹی بات نہ بڑی مگر اس نے سب کو گھیر لیا اور وہ پائیں گے جو کچھ انہوں نے کیا تھا موجود اور تیرا رب تو کسی پر کچھ ظلم کرے گا ہی نہیں۔

---

[۱] یعنی بڑے بڑے آدمیوں کو مار ڈالیں گے۔ پہاڑوں سے، بڑے آدمی بھی مراد ہیں۔

[۲] جنابِ الٰہی ارشاد فرمائے گا۔

آیت نمبر ۴۸۔ تَرَى الۡاَرۡضَ بَارِزَةً۔ یہاں **اَلۡاَرۡضَ** سے مراد زمینِ مقدس ہے کہ وہ میدانِ جنگ بن جائے گی جیسا کہ **مکاشفات یوحنّا** میں ہے۔

آیت نمبر ۵۰۔ وَلَا يَظۡلِمُ ۔ ظالم دو قسم کے ہیں ایک خدا کے جو مشرک ہیں دوسرے بندوں کے حقوق ضائع کرنے والے۔

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ كَانَ مِنَ الۡجِنِّ فَفَسَقَ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوۡنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِىۡ وَهُمۡ لَـكُمۡ عَدُوٌّ ؕ بِئۡسَ لِلظّٰلِمِيۡنَ بَدَلًا ﴿۵۱﴾

۵۱۔اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے فرمانبردار ہو جاؤ تو سب نے کہا مانا مگر ابلیس نے۔ وہ جنّ میں سے تھا تو اس نے توڑ دیا اقرار اپنے ربّ کا اور نافرمانی کی تو اے لوگو! کیا تم اس کو دوست بناتے ہو اور اس کی اولاد کو اللہ کے سوا وہ تو تمہارے کھلے کھلے دشمن ہیں وہ بُرا بدلہ ہے ظالموں کا۔

مَاۤ اَشۡهَدْتُّهُمۡ خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَا خَلۡقَ اَنۡفُسِهِمۡ ۖ وَمَا كُنۡتُ مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّيۡنَ عَضُدًا ﴿۵۲﴾

۵۲۔مَیں نے آسمان اور زمین کو پیدا کرتے وقت ان شیاطین کو گواہ نہیں بنایا تھا اور نہ خود ان کو پیدا کرتے وقت اور میں گمراہ کرنے والوں کو شریک اور برابر اور بازو بنانے والا نہیں ہوں[1]۔

وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ نَادُوۡا شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهُمۡ وَجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّوۡبِقًا ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور جس وقت اللہ فرمائے گا[2] پکارو تو میرے برابر والوں کو جن کو تم سمجھتے تھے تو وہ ان کو پکاریں گے پر وہ ان کی پکار کا جواب بھی نہ دیں گے اور ہم ان کے اندر ہلاکت کا سامان کر دیں گے۔

وَرَاَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ النَّارَ فَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ

۵۴۔اور جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والے

---

[1] تو تم اُن کا کہنا نہ ماننا۔ [2] کافروں سے۔

آیت نمبر۵۱۔ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِىۡ ۔شیطان مخالفِ دین اور ذریّتِ شیطان مخالفانِ راست باز و نافرمایانِ خدا۔

بَدَلًا ۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ بڑے بڑے عظیم الشان گناہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے پیدا ہوتے ہیں پھر وہ کفر کو پہنچا دیتے ہیں یا فضل مولا شاملِ حال ہو جائے تو نیکی کی توفیق مل جاتی ہے۔ چنانچہ ایک کنچنی نے پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا تو اسے نیکی کی توفیق مل گئی اور بڑے عابد نے بلّی کو مار ڈالا تھا وہ آخر **قَسِيُّ الۡقَلۡب** ہو کر مرا۔

آیت نمبر۵۲۔ مَاۤ اَشۡهَدْتُّهُمۡ ۔یعنی ان کو کسی غیب کا علم نہیں یعنی شرک کسی کو علیم متصرّف و غیب دان سمجھنے سے پیدا ہوتا ہے۔

مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ ع ٧/١٩

آگ کو دیکھیں گے اور یقین کر لیں گے کہ اس میں ضرور گرنے والے ہیں اور وہاں سے پلٹ جانے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ط وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾

۵۵۔ اور ہم نے پھیر پھیر کر لوگوں کو سمجھائی ہے اس قرآن میں ہر ایک اعلیٰ درجہ کی بات اور آدمی تو بہت سی باتوں میں جھگڑا ہی کرتا رہتا ہے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾

۵۶۔ اور لوگوں کو کسی نے باز نہ رکھا اس بات سے کہ وہ ایمان لائیں جب ان کے پاس ہدایت آ چکی اور مغفرت چاہیں اپنے ربّ سے مگر اسی بات نے روکا کہ ان کو اگلوں کی رسم یاد آ گئی یا عذاب ہی آ موجود ہوا تھا ان کے سامنے طرح طرح کا[1]۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ج وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿٥٦﴾

۵۷۔ اور ہم نے رسول نہیں بھیجے مگر وہ دوستوں کو خوشخبری سنانے والے دشمنوں کو ڈرانے والے (ہی ہوتے ہیں) اور کافر تو جھوٹے جھگڑے کرتے ہیں تا کہ اس کی وجہ سے حق کو متزلزل کر دیں اور انہوں نے میری نشانیوں کو اور جن چیزوں سے ڈرایا گیا تھا ان کو ٹھٹھا ٹھہرا لیا۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ط اِنَّا

۵۸۔ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس کو نصیحت کی گئی اس کے ربّ کی آیتوں سے پھر منہ پھیر لیا ان سے اور بھول گیا جو اس کے

[1] جس طرح پہلے لوگوں پر عذاب آیا ان پر بھی آوے گا۔

آیت نمبر ۵۶۔ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ۔ یہ اوس اور خزرج کی لڑائی کی طرف اشارہ ہے جن کو شاس بن قیس یہودی نے لڑانا چاہا اور وہ اپنے ہتھیار لینے کو گئے کہ خیر خواہ بنی آدم ﷺ کو خبر ہوگئی اور آپ جھٹ تشریف لائے اور اُن کو روکا۔

جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۸﴾

ہاتھوں نے آگے بھیجا (اپنی بدکاریاں) ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں اس لئے کہ وہ قرآن کو نہیں سمجھتے اور ان کے کانوں میں بہرا پن ہے (حق سننے سے) اور اگر تو ان کو ہدایت کی طرف بلائے تو بھی وہ ہرگز ہدایت نہ پائیں گے کبھی۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور تیرا رب بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا رحمت والا ہے اگر ان کو پکڑتا ان کے کئے پر تو جلدی ان پر عذاب کر دیتا بلکہ ان کے لئے ایک میعاد ہے جس کے سوا کہیں وہ پناہ نہیں پا سکتے۔

وَتِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۶۰﴾ ع ۶ / ۲۰

۶۰۔ اور یہ بستیاں ہیں جن کو ہم نے تباہ اور ہلاک کر دیا جب انہوں نے ظلم کیا اور ہم نے ان کے ہلاک ہونے کے لئے ایک میعاد مقرر کر رکھی تھی۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۱﴾

۶۱۔ (کیا تمہیں موسیٰ کا قصہ یاد نہیں) جب اس نے اپنے جوان سے کہا میں نہ بیٹھوں گا جب تک نہ پہنچ جاؤں دو دریاؤں کے ملنے کے مقام تک یا چلتا رہوں گا سالہا سال۔

آیت نمبر ۵۸۔ اَكِنَّةً۔ یعنی نادانی اور جہالت کے پردے ان کے دل پر پڑے ہیں اور نادانی دل میں جم گئی ہے۔

آیت نمبر ۶۰۔ مَوْعِدًا۔ یعنی ہر ایک ظلم کا نتیجہ ہر نیکی کا بدلہ ضرور ضرور ملنا ہے۔ کیا تمہیں موسیٰ کا قصہ یاد نہیں۔

مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ۔ یعنی نِیْلِ اَزْرَق اور نِیْلِ اَبْیَض کے سنگم تک جو دریائے نیل کی دو شاخیں ہیں ان دونوں کے ملنے کی جگہ منارا ایک عظیم الشان شہر تھا جو فراعنہ کے وقت دار السلطنت تھا آج کل وہاں شہر خُرطُوم ہے۔ صحیح بخاری میں مجملاً یہ قصہ یوں بیان ہوا ہے کہ بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ وعظ فرما رہے تھے کسی نے پوچھا زیادہ عالم کون ہے؟ حضرت نے بظاہر اپنی طرف نسبت کی اور موقع وعظ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ چاہتا تھا اس

فَلَمَّا بَلَغَا مَجۡمَعَ بَيۡنِهِمَا نَسِيَا حُوۡتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ سَرَبًا ﴿۶۲﴾

۶۲۔ پھر وہ جب دونوں دریاؤں کے یا سنگم اجتماع یا ملنے کی جگہ پر پہنچے بھول گئے اپنی مچھلی تو اس نے اپنا راستہ لیا دریا میں سرنگ کی طرح۔

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰٮهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدۡ لَقِيۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۳﴾

۶۳۔ پھر جب آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ بے شک ہم نے یہ آج کے سفر میں تکلیف اٹھائی۔

قَالَ اَرَءَيۡتَ اِذۡ اَوَيۡنَاۤ اِلَى الصَّخۡرَةِ

۶۴۔ جوان نے کہا آپ نے یہ دیکھا جب ہم

(**بقیہ حاشیہ**) لئے خدا نے فرمایا کہ مجمع البحرین میں تم کو ہمارا ایک بندہ ملے گا جو تم سے بھی زیادہ عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ میں ان تک کس طرح پہنچوں؟ ارشاد ہوا کہ تھیلی میں ایک مچھلی رکھ لو پھر جہاں وہ مچھلی گم ہو وہاں وہ ملے گا۔ جب بحکم خدا موسیٰ علیہ السلام یوشع بن نون کو ہمراہ لے کر چلے ایک موقع پر پہنچے جہاں وہ ایک پتھر پر سر رکھ کر سو گئے مچھلی تھیلی میں سے تڑپ کر دریا میں جا گری اور جہاں تک وہ جاتی تھی پانی میں ایک سوراخ سا ہو جاتا تھا اور پانی اِدھر اُدھر سے نہیں ملتا تھا۔ جب بیدار ہوئے تو یوشع مچھلی کا قصہ یاد دلانا بھول گئے اور وہاں سے آگے بڑھے۔ رات تک چلتے رہے یہاں تک کہ جب دوسرے روز صبح کا وقت ہوا تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کھانا مانگا اور اس منزل میں موسیٰ علیہ السلام تھک گئے تھے۔ مچھلی کو دیکھا تو ندارد۔ اس وقت یوشع نے ذکر کیا کہ میں آپ سے کہنا بھول گیا۔ شیطان نے مجھے بُھلا دیا پھر دونوں صاحب واپس پلٹے اور اُسی مقام پر آئے اور پھر اس شخص سے ملے جسے **علم لَدُنّی** دیا گیا تھا اَوۡ اَمۡضِىَ حُقُبًا۔ دیکھو انبیاء علیہ السلام کو علم کا شوق کیسا ہے اور وہ صاحبِ علم کو کس طرح ڈھونڈتے ہیں۔ نَسِيَا حُوۡتَهُمَا مچھلی بھنی ہوئی نہ تھی بلکہ بطور نشان کے ان کو دی گئی تھی کہ جہاں وہ سرکے گی وہیں وہ عبد ہوگا۔ یہ بحث کہ خضر نبی ہے یا کون؟ مولانا نورالدین صاحب خضر کو فرشتہ جانتے تھے اور اس واقعہ کو موسیٰ کا کشف معراج کی طرح سمجھتے تھے۔ خضر کے فرشتہ ہونے کا ذکر اور اس کی تحقیق **اِصَابَه فِى شَرۡحِ الصَّحَابَة** (اس کتاب کا معروف نام ''**الاصابة فى تمييز الصحابة**'' ہے) میں خوب کی گئی ہے۔

آیت نمبر ۶۲۔ سَرَبًا۔ دیودار کی لکڑی کا برادہ رگڑ کر مچھلی کے منہ میں ڈال دیا جائے تو دیر تک زندہ رہتی ہے۔ یہ طبّی بات ہے مچھلی زندہ تھی۔

آیت نمبر ۶۳۔ غَدَآءَنَا۔ واحد کو تثنیہ اور جمع کی جگہ تثنیہ اور تثنیہ کی جگہ جمع بولتے ہیں کسی مناسبت کی وجہ سے جیسے **مُنِعَتْ قُلُوۡبُكُمَا** ۔**قَلۡبَاكُمَا** نہیں فرمایا۔

آیت نمبر ۶۴۔ قَالَ۔ شاگرد و استاد، مرید و مرشد میں کیسے تعلقات ہونا چاہئے وہ اس بیان میں زیر نظر رہیں۔

فَاِنِّیۡ نَسِیۡتُ الۡحُوۡتَ ۫ وَمَاۤ اَنۡسٰنِیۡہُ اِلَّا الشَّیۡطٰنُ اَنۡ اَذۡکُرَہٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِیۡلَہٗ فِی الۡبَحۡرِ ٭ۖ عَجَبًا ﴿۶۴﴾

نے آرام پایا پتھر کے پاس تو (جناب) میں مچھلی بھول گیا اور یہ شیطان ہی نے مجھے بھلا دیا ہوگا کہ میں اس کا تذکرہ کروں آپ سے اور مچھلی نے اپنا راستہ لیا دریا میں کیسا تعجب ہے۔

قَالَ ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبۡغِ ٭ۖ فَارۡتَدَّا عَلٰۤی اٰثَارِہِمَا قَصَصًا ﴿ۙ۶۵﴾

۶۵۔موسیٰ نے کہا وہ یہی (مقام) تو ہے جو ہم چاہتے تھے پھر دونوں الٹے پھرے اپنے قدموں کے نشانوں پر کھوج لگاتے ہوئے۔

فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَیۡنٰہُ رَحۡمَۃً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰہُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ﴿۶۶﴾

۶۶۔تو انہوں نے پایا ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو جس کو ہم نے دی تھی خاص اپنے پاس سے رحمت اور سکھایا تھا ہمارے پاس کا علم۔

قَالَ لَہٗ مُوۡسٰی ہَلۡ اَتَّبِعُکَ عَلٰۤی اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا ﴿۶۷﴾

۶۷۔موسیٰ نے ان سے کہا کیا میں تمہاری پیروی کروں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو جو تم کو سکھائی گئی ہے لیاقت کی بات۔

قَالَ اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ﴿۶۸﴾

۶۸۔اس نے یعنی (عبد صالح) نے کہا تم میرے ساتھ ہرگز نہ صبر کر سکو گے۔

وَکَیۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰی مَا لَمۡ تُحِطۡ بِہٖ خُبۡرًا ﴿۶۹﴾

۶۹۔اور کیسا صبر کر سکتے ہو اس چیز پر جس کا سمجھنا تمہارے قابو میں نہیں۔

قَالَ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِیۡ لَکَ اَمۡرًا ﴿۷۰﴾

۷۰۔موسیٰ نے کہا انشاء اللہ آپ مجھ کو ضرور صابر پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا۔

(بقیہ حاشیہ) اَنۡسٰنِیۡہُ ۔ایک صرفی نکتہ ہے کہ ضمیر غائب کے ماقبل زیر یای ہو تو پر زیر ہوتی ہے اور اگر یہ نہ ہو تو پیش۔

آیت نمبر ۶۶۔ عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ ۔قرآن شریف میں حضرت خضر کا کہیں نام نہیں چونکہ اس عبد صالح کا خضر مشہور نام ہے اس لئے آگے ترجمہ میں یہی لکھا گیا۔

عِلۡمًا ۔جو علم بذریعہ وحی اور الہام کے معلوم ہوتا ہے وہ عِلۡمِ لَدُنِّی کہلاتا ہے۔جو تجاربِ عقل سوچ بچار سے معلوم ہو وہ علم ظاہری یا عقلی اجتہادی کہلاتے ہیں۔

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِیۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِیۡ عَنۡ شَیۡءٍ حَتّٰۤی اُحۡدِثَ لَکَ مِنۡهُ ذِکۡرًا ﴿۷۰﴾

۷۱۔ خضر نے کہا اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کچھ بھی نہ پوچھنا جب تک میں خود ہی اس کا ذکر نہ شروع کروں تم سے۔

ع ۹ ۲۱

فَانۡطَلَقَا ٝ حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیۡنَۃِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡـًٔا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾

۷۲۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ کشتی میں سوار ہوئے تو خضر نے کشتی کو پھاڑ دیا۔ کہا کیا تم نے اس کشتی کو پھاڑ دیا تا کہ کشتی والوں کو ڈبا دو یہ تو تم نے خطرناک بات کی۔

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾

۷۳۔ خضر نے کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تو ہرگز میرے ساتھ صبر نہ کر سکے گا۔

قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِیۡ بِمَا نَسِیۡتُ وَ لَا تُرۡهِقۡنِیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾

۷۴۔ موسیٰ نے کہا آپ میری بھول پر مجھے نہ پکڑیں اور نہ میرے کام میں مجھ پر سختی کریں۔

فَانۡطَلَقَا ٝ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَکِیَّۃًۢ بِغَیۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡـًٔا نُّکۡرًا ﴿۷۴﴾

۷۵۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک جوان سے ملے تو خضر نے اس کو مار ڈالا، موسیٰ نے کہا تم نے بے عوض ایک پاک نفس کو مار ڈالا۔ یہ ایک ناپسند چیز تم لائے۔

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّکَ اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ﴿۷۵﴾

۷۶۔ خضر نے کہا کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ تو ہرگز میرے ساتھ صبر نہ کر سکے گا۔

قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُکَ عَنۡ شَیۡءٍۭ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِیۡ ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّیۡ عُذۡرًا ﴿۷۶﴾

۷۷۔ موسیٰ نے کہا اگر میں آپ سے پھر پوچھوں کچھ تو آپ ساتھ نہ رکھنا مجھے، بے شک آپ پہنچ جائیں گے میری طرف سے عذر کو[۱]۔

فَانۡطَلَقَا ٝ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهۡلَ قَرۡیَۃِۣ اسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ یُّضَیِّفُوۡهُمَا

۷۸۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب دونوں پہنچے ایک گاؤں والوں کے پاس تو وہاں کے

---

[۱] پھر الگ کر دیں گے تو آپ بے قصور ہیں۔

فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۸﴾

گاؤں والوں سے کھانا مانگا تو گاؤں والوں نے اُن کی مہمانی سے انکار کر دیا پھر اس گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرا ہی چاہتی تھی تو اس کو سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو اس پر اُجرت لے سکتے تھے۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۹﴾

۷۹۔ خضر نے کہا یہ میرے اور تیرے درمیان جدائی ہے میں تم کو قریب ہی بتائے دیتا ہوں اُن باتوں کی حقیقت جن پر تم صبر نہ کر سکے۔

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۸۰﴾

۸۰۔ کشتی جو تھی وہ چند بے کسوں کی تھی کام کرتے تھے دریا میں تو میں نے چاہا اس کو عیب دار کر دوں کیونکہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو پکڑتا تھا ہر ایک کشتی کو زبردستی۔

آیت نمبر ۷۸۔ جِدَارًا ۔ اس دیوار کے لفظ میں ایک پیشگوئی ہے اور اس قصہ میں معراجِ موسوی کا ذکر ہے۔ مشہور قصہ تو معلوم و مسلّم ہی ہے اور جن تین باتوں پر حضرت موسیٰ نے اعتراض کیا ہے وہ خود ان کے گھر میں اور ان پر گزری ہوئی ہیں۔ پانی میں نہیں ڈوبے۔ بلا اجرت پانی شعیب کی بیٹیوں کو بھر دیا۔ قتل قبطی بھی جہاد موسوی میں مشہور ہے۔ یہ بیان موسیٰ علیہ السلام کے معراج کا ہے۔ عبد صالح خضر راہ تھے اور آئندہ کے واقعات کا اظہار تھا۔ اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ بادشاہ سے لڑ کر دریا عبور کرنا پڑے گا، قتل النفس بھی بہت ہوگا یعنی جہاد سیفی، دیوار ملّتِ ابراہیمی گرنے والی تھی اس کو اور **عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِنَا** یعنی سردار انبیاء ہمارے حضورؐ نے درست کر دی اور ملّتِ ابراہیم کے خزانے محفوظ رہے۔ ایک پرانی کتاب یہودیوں کے پاس ہے اُس کا نام معراج موسوی ہے اس میں موسیٰ کے ہمراہی کا نام خضر ہی لکھا ہے (ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا ببلیکا حروف موسیٰ واپا کے لپس)۔

آیت نمبر ۷۹۔ فِرَاقُ ۔ تین بار سے زیادہ بے اعتدالی دیکھ کر قطع تعلق معلوم ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۸۰۔ اَعِيْبَهَا ۔ آیات مذکورہ بالا میں جہاں صیغہ واحد متکلّم کے ساتھ بیان ہے وہاں عیب سے منسوب ہے اور جہاں صواب بھی ملا ہوا ہے وہاں جمع کے ساتھ ہے جیسے **اَرَدْنَا** اور جہاں صرف خوبی ہے وہاں اللہ سے منسوب ہے جیسے **اَرَادَ رَبُّكَ** ۔ ادب طریق انبیاء ہے۔

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ﴿۸۱﴾

۸۱۔اور وہ جوان[1] کہ اس کے ماں باپ ایماندار تھے تو ہم ڈرے کہ ان کو عاجز کرے گا سرکشی اور کفر کر کے۔

فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۲﴾

۸۲۔تو ہم نے چاہا کہ ان کو عوض مرحمت فرمائے ان کا رب اس جوان کی بجائے بہتر پاکیزگی میں اور قریب تر مہربانی میں[2]۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۸۳﴾ ع

۸۳۔اور وہ جو دیوار تھی تو وہ شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ گڑا ہوا تھا اور ان دونوں کا باپ ایک نیک مرد تھا[3] تو تیرے پروردگار نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور اپنا خزانہ نکال لیں یہ تیرے ربّ کی مہربانی سے ہے اور میں نے یہ اپنی رائے سے نہیں کیا[4]۔ یہ[5] اصل حال ہے جس پر تو صبر نہ کر سکا۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿۸۴﴾

۸۴۔اور اے محمدؐ! تجھ سے پوچھتے ہیں ذوالقرنین کا حال تو کہہ دے میں قریب ہی پڑھ سناؤں گا اس کا حال[6]۔

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ

۸۵۔ہم نے اس کو قدرت دی تھی ملک میں اور

---

۱ جس کا حال یہ ہے۔

۲ یعنی ناخلف اولاد کی جگہ سعید و فرمان بردار بچہ دے دے گا جو اس کا نعم البدل ہوگا اور یہ قتل کا حکم مثل جہاد کے تھا۔

۳ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صالحین کی اولاد ضائع نہیں ہوتی۔

۴ بلکہ اللہ کے حکم سے کیا۔

۵ ان واقعات کا۔

۶ اللہ فرماتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ۔

آیت نمبر۸۴۔ ذِي الْقَرْنَيْنِ۔ کتاب دانیال باب ۸ آیت ۴ دو سینگوں والا ایک مینڈھا دانیال پیغمبر نے خواب میں دیکھا جس سے مراد مید و فارس کا بادشاہ خورس و کیقباد ہے جو بلادِ شام و شمالی عرب کو فتح کر چکا تو بحر اسود کا کالا دلدل اس کے آگے آ گیا اور دوسرا کنارہ نظر نہ آنے کے سبب سے سورج سمندر میں ڈوبتا ہوا نظر آیا۔ اس قصہ میں یہود اور مجوس دونوں کو ملزم قرار دیا ہے۔

كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٥﴾
اس کو دیا تھا اکثر ضروری سامان۔

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٦﴾
٨٦۔ تو وہ ایک سامان کے پیچھے لگا۔

حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٧﴾
٨٧۔ یہاں تک کہ جب پہنچا آفتاب کے ڈوبنے کی جگہ[1] تو اس نے آفتاب کو پایا (یعنی ایسا معلوم ہوا) کہ وہ ڈوبتا ہے بحر اسود میں اور پایا اس کے نزدیک ایک قوم کو، ہم نے کہا اے ذوالقرنین! یا تو تُو ان کو عذاب دے یا ان سے نیک سلوک کر (یعنی تجھے اختیار ہے)۔

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٨﴾
٨٨۔ وہ بولا جو ظالم ہے اس کو تو آگے ہم سزا دیں گے پھر وہ لوٹایا جائے گا اپنے ربّ کے حضور تو وہ اس کو سخت عذاب دے گا۔

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٩﴾ؕ
٨٩۔ اور جو ایمان لایا اور بھلے کام کیا تو اس کے لئے نیک بدلہ ہے اور ہم اس کو قریب اپنی طرف سے آسان بات کہیں گے[2]۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٠﴾
٩٠۔ پھر وہ پیچھے پڑا ایک اور پڑاؤ کے۔

---

[1] یعنی ڈینیوب کے دلدل اور بحیرۂ اسود تک پہنچا۔ [2] خوش اسلوبی سے۔

آیت نمبر ٨٥۔ سَبَبًا۔ کُل کبھی ضروری اشیاء کے معنی میں آتا ہے جیسے سفر کا کُل سامان تیار کرلیا۔

آیت نمبر ٨٧۔ مَغْرِبَ الشَّمْسِ۔ اس ملک کے لحاظ سے **مَغْرِبَ الشَّمس** وہی تھا کیونکہ ہر مقام مشرق و مغرب الگ الگ ہے یعنی ڈینیوب کے دلدل میں اور بحیرۂ اسود تک پہنچا۔

وَجَدَ۔ کا لفظ حقیقت واقعہ پر دال نہیں کہ کسی ناسمجھ کا اعتراض ہو سکے بلکہ ذوالقرنین کے مشاہدہ کا بیان ہے یعنی اس نے ایسا دیکھا یا سمجھا۔

حَمِئَةٍ۔ بحیرۂ کسپیئن میں مشہور دلدلیں ہیں۔ ذکریا باب ١٣، یرمیاہ ٤٣۔

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ۔ میدو فارس کی سلطنتوں کے مورث اعلیٰ کا نام کیقباد بھی مشہور ہے۔

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۱﴾

۹۱۔ یہاں تک کہ جب وہ آفتاب نکلنے کی جگہ پہنچا[۱] تو آفتاب کو معلوم کیا وہ طلوع کر رہا ہے ایک قوم پر جن کے لئے ہم نے نہیں بنائی آفات سے کوئی آڑ[۲]۔

كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۲﴾

۹۲۔ یہ حال تو یوں ہی تھی اور ہم کو پوری خبر ہے جو کچھ اس کے پاس تھا[۳]۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۳﴾

۹۳۔ پھر ایک اور پڑاؤ پر پہنچا۔

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۴﴾

۹۴۔ یہاں تک کہ جب وہ پہنچا آرمینیا اور آذربیجان کے درمیان کی دو دیواروں میں تو ان کے ورے ایک قوم کو پایا۔ وہ بات نہیں سمجھتی تھی (کسی طرح)۔

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ

۹۵۔ انہوں نے کہا اے ذوالقرنین! بے شک یاجوج ماجوج[۴] فساد کرتے ہیں ملک میں تو کیا ہم تمہارے

---

[۱] شرقی طرف بلوچی قوم جہاں ہے مشرقی حدود سلطنت بلوچستان۔

[۲] یعنی اس قوم کو گھر بنانے کا علم نہیں دیا تھا۔ [۳] یعنی سامان ولشکر وعقل۔

[۴] آگ سے کام لینے والی قوم یورپین۔

آیت نمبر ۹۱۔ سِتْرًا۔ یعنی اس قوم کو گھر بنانے کا علم نہیں دیا تھا۔ جنگلی خانہ بدوش تھے۔ اس مقام پر اس نے یعنی کیقباد نے عمارات بنانے کا ارادہ کیا تھا۔ ایک مؤرخ نے لکھا ہے کہ کیقباد بلوچستان سے سائبیریا تک پہنچ گیا تھا۔

آیت نمبر ۹۴۔ بَيْنَ السَّدَّيْنِ۔ فصیلِ شہر حفاظتِ شہر کے لئے قدیم سے ایک محفوظ کارروائی چلی آتی ہے مگر اب قلعہ شکن توپوں کے سامنے ہیچ ہیں۔

يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۔ میدو فارس کے لوگ ان کی بولی اچھی طرح نہ سمجھ سکتے تھے۔

آیت نمبر ۹۵۔ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ۔ یعنی انگریز اور روس آگ سے کام لینے والی قوم۔ یہ اَجِیج سے مشتق ہے۔ مشاہدہ گواہ ہے کہ کون سی قوم آگ سے بہت کام لے رہی ہے۔ جغرافیہ دانوں نے ان کا مقام بلاد چہارم اور ششم کے جنوب میں لکھا ہے جو بلاد پنجم ہے پھر حِزقیل نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اوج روس ہے، اور اس سے بڑھ کر ثبوت یہ ہے کہ لندن کے گلڈ ہال میں یاجوج ماجوج کے بُت رکھے ہیں اور لکھا ہے کہ لندن کے پہلے فاتح اور آباد کنندہ یہی ہیں۔

نَجۡعَلُ لَكَ خَرۡجًا عَلٰٓى اَنۡ تَجۡعَلَ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَهُمۡ سَدًّا ﴿۹۵﴾

لئے کچھ چندہ کر دیں بشرطیکہ تو ہمارے اوران کے درمیان کوئی دیوار اور آڑ بنا دے۔

قَالَ مَا مَكَّنِّىۡ فِيۡهِ رَبِّىۡ خَيۡرٌ فَاَعِيۡنُوۡنِىۡ بِقُوَّةٍ اَجۡعَلۡ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ رَدۡمًا ﴿۹۶﴾

۹۶۔اس نے کہا میرے ربّ نے جو مجھے قدرت دے رکھی ہے اس میں وہ بہتر ہے ہاں تم میری مدد کرو زور سے کہ میں بنا دوں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط آڑ۔

اٰتُوۡنِىۡ زُبَرَ الۡحَدِيۡدِ‌ؕ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيۡنَ الصَّدَفَيۡنِ قَالَ انْفُخُوۡا‌ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوۡنِىۡۤ اُفۡرِغۡ عَلَيۡهِ قِطۡرًا ؕ‏ ﴿۹۷﴾

۹۷۔تم مجھے لا دو لوہے کے تختے[ا] یہاں تک کہ سب برابر جما دئے دو پہاڑوں کے دروں کے بیچ میں پھر کہا کہ دھونکو۔ یہاں تک کہ جب اس کو بالکل آگ بنا دیا کہا مجھے لا دو اِس پر ڈال دوں گا پگلایا ہوا تانبا۔

فَمَا اسۡطَاعُوۡۤا اَنۡ يَّظۡهَرُوۡهُ وَمَا اسۡتَطَاعُوۡا لَهٗ نَقۡبًا ﴿۹۸﴾

۹۸۔ پھر وہ اس پر چڑھ نہ سکیں گے اور نہ اس میں سوراخ کر سکیں گے۔

قَالَ هٰذَا رَحۡمَةٌ مِّنۡ رَّبِّىۡ‌ۚ فَاِذَا

۹۹۔ کہا یہ میرے ربّ کی مہربانی سے ہے پھر

ا پچڑی سد کے بنانے کے لئے۔

آیت نمبر۹۶۔ رَدۡمًا۔ ایک حدیث میں ہے ہزار برس کے بعد یہ آڑ اور سدّ تباہ ہو جائے گی۔ یوحنا کے مکاشفات میں بھی ہے کتاب ۲۰ آیت ۷۔ الہامی نوشتوں کے مطابق روس اور انگریز اور فرانس کا تسلط ہزار سال ہجری کے بعد عرب شام کے چاروں کونوں پر شروع ہوا اور ۱۵۹۱ء سے یہ قومیں اسلامی شہروں پر مسلّط ہو رہی ہیں۔قرآن شریف کو نازل ہوئے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس ہوئے تو مکاشفات یوحنا اور حزقیل نبی کی کتاب جن پر ہزاروں برس گزر چکے کیسی سچی ثابت ہوئیں اور یاجوج روس اور ماجوج انگریز کیسے آپس میں قریب ہو رہے ہیں۔

آیت نمبر۹۷۔ بَيۡنَ الصَّدَفَيۡنِ۔ یہ سدّ آرمینہ اور آذربائیجان کے درمیان تھی ۳۰ میل کے قریب جگہ ہے اس سے ملک کو بہت امن پہنچا پھر یورال کی چوٹیوں پر اسی قسم کی دیوار کھینچی گئی پھر سمرقند کے قریب بھی ایسی دیوار بنی پھر چین کے لوگوں نے مشہور دیوار مندرجہ جغرافیہ بنوائی یہ سب یاجوج و ماجوج کے حملہ سے بچنے کے لئے بنائی گئی تھیں۔

جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿٩٩﴾

جب میرے ربّ کا وعدہ آ جائے گا[1] تو اس کو میرا رب گرا دے گا اور میرے رب کا وعدہ بالکل سچا ہے۔

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿١٠٠﴾

۱۰۰۔ اور ہم چھوڑ دیں گے اس دن کہ ایک پر ایک چڑھائی کریں گے اور صور پھونکا جائے گا[2] پھر ہم ان سب کو جمع کریں گے بخوبی (مقتل، مرقد، جنگ گاہِ عظیم میں)۔

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿١٠١﴾

۱۰۱۔ اور ہم سامنے کر دیں گے جہنم اس دن کافروں کے بالکل روبرو۔

الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠٢﴾ ع ۱۱ / ۱۹ / ۲

۱۰۲۔ جن لوگوں کی آنکھیں غفلت کے پردے میں تھیں میرے دیکھنے اور یاد سے وہ سن نہ سکتے تھے[3]۔

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾

۱۰۳۔ سمجھا ہی کیا ہے؟[4] کافروں نے جنہوں نے میرے بندوں کو میرے سوا کارساز بنا لیا[5]۔ البتہ ہم نے تیار کر رکھا ہے جہنم کافروں کی مہمانی کے لئے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٤﴾

۱۰۴۔ تم کہہ دو کیا ہم تم کو بتا دیں کون باعتبار عملوں کے بہت برباد ہونے والے ہیں؟

۱؎ یعنی ہزار برس کے بعد۔

۲؎ عام جنگی بگل بجیں گے قبل قیامت۔

۳؎ اس پیش گوئی کو بغض وحسد سے۔

۴؎ یعنی مشرک نصاریٰ وغیرہ سے۔

۵؎ یعنی کیا شرک موجب عقوبت نہ ہوگا۔ کیوں نہ ہوگا اور مقرب بندے انہیں عذاب سے بچالیں گے۔ ہرگز نہ بچاسکیں گے۔

آیت نمبر۹۹۔ دَكَّآءَ ۔ چنانچہ یہ پیشگوئیاں پوری ہوگئیں اور وہ دیواریں بے کار۔ جنگی کارروائیاں بھی بدل گئیں۔

آیت نمبر۱۰۱۔ لِلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۔ یعنی آگ کی لڑائی ہوگی تیر وتلوار کی نہیں اور وہ کافروں ہی کو پیش آئے گی مومنوں کو منع ہوگیا ہے جیسا کہ بخاری کی حدیث **يَضَعُ الْحَرْبَ** میں بھی آیا ہے کہ مسیح موعود جہاد کو منع کردے گا۔

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٥﴾

١٠٥۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوشش سب دنیا ہی کی زندگی میں گئی گزری اور وہ اپنی جگہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٦﴾

١٠٦۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے نہ مانا اپنے رب کی آیتوں کو اور اس کی ملاقات کو تو اُن کا سب کیا کرایا اکارت ہوگیا تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن یا انجام کار کوئی تول نہ قائم کریں گے[1]۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٧﴾

١٠٧۔ ان کا بدلہ تو جہنم ہی ہے کیوں کہ انہوں نے حق کو چھپایا اور میری آیتوں اور رسولوں کا ٹھٹھا اڑا دیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٨﴾

١٠٨۔ بے شک جنہوں نے سچے دل سے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے ان کے لئے فردوس کے باغ ہیں جگہ مہمانی کے لئے۔

---

[1] یعنی یہ بڑے ذلیل وخوار بے وزن وخفیف ہیں۔

آیت نمبر ١٠٥۔ يَحْسَبُوْنَ ۔علی الخصوص نصاریٰ، پھر مشرک، پھر عام دنیاداروں کا بھی حال ہے اور قوم دجّال کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ان کی تمام صناعتیں اور ایجادیں دنیا کے لئے ہیں اور بمقابلہ دین بیکار ومحدود ہیں۔مومن کو چاہئے کہ کارہائے دین کے لئے دنیا چاہے نہ خواہش نفسانی کے لئے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۔اکثر پیشہ ور جو کسی زمانہ میں ذلیل سمجھے جاتے تھے مثل جولا ہے، پنہارے، موچی، حجام اور لوہار وغیرہ اب کمال والے اور معزز سمجھے جاتے ہیں۔چونکہ اس پیشگوئی کا ظہور ہے یہ سب آیتیں دلالت کر رہی ہیں کہ دجّال صنّاع فریب دہ تجارت پیشہ قوم کا نام ہے۔

آیت نمبر ١٠٦۔ وَزْنًا۔دنیا اور عیشِ دنیا آخرت سے غافل ہو کر خوب اڑائے اور حاصل کر لئے وَمَا لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ، تُلے تو کیا، نیکی تو ہے نہیں۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٩﴾

١٠٩۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے وہاں سے مقام بدلنا نہ چاہیں گے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١١٠﴾

١١٠۔ کہہ دے اگر دریا سیاہی ہو میرے ربّ کی باتیں لکھنے کو تو دریا ختم یا خشک ہو جائے اس سے پہلے کہ میرے رب کی باتیں اور پیشگوئیاں پوری ہوں۔ اور اگرچہ ہم ایسا ہی اور مدد کو لائیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿١١١﴾ ع

١١١۔ کہہ دے میں بھی تو تمہارے ہی جیسا ایک بشر ہوں ہاں! میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا سچا معبود وہی ایک معبود ہے تو جس کو امید ہو اپنے رب سے ملنے کی اسے چاہیئے کہ وہ نیک عمل کیا کرے اور اپنے ربّ کی اطاعت اور طاعت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے[1]۔

[1] نہ ریا سے نہ اور طرح سے۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ ہم اس کتاب کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے نام سے جو بے سبب بھی دیتا ہے اور سبب سے بھی دیتا ہے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ ②

۲۔ كٓهٰيٰعٓصٓ

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ③

۳۔ یہ تیرے رب کی رحمت کا بیان ہے اپنے بندے زکریا پر۔

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ④

۴۔ جب اس نے پکارا اپنے ربّ کو آہستہ آواز سے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ⑤

۵۔ بولا اے میرے ربّ! بے شک میری ہڈیاں سُست ہوگئی ہیں اور بڑھاپے سے سر سفید ہو گیا ہے اور تجھ سے دعا مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔

وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ⑥

۶۔ اور مجھ کو خوف ہے میرے قرابت داروں سے میرے پیچھے اور میری عورت بانجھ ہے[۱]۔ تُو مجھ کو عطا فرما خاص اپنے پاس سے ایک وارث۔

يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۗ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ⑦

۷۔ وہ میرا وارث ہو اور یعقوب کی آل کا[۲] اور اس کو بنا اے میرے ربّ! دل بھاتا، پسندیدہ۔

---

[۱] یعنی میرے پیچھے دین نہ بگڑ جائے۔ [۲] میرا اور آبائی نبوت کا۔

آیت نمبر۲۔ كٓهٰيٰعٓصٓ۔ اس میں پانچ قصوں کی طرف اشارہ ہے ’’ک‘‘ سے زکریا، ’’ہ‘‘ سے ابراہیم، ’’ی‘‘ سے یحییٰ، ’’ع‘‘ سے عیسیٰ، ’’ص‘‘ سے صدیق یعنی ادریس۔ بعض نے کہا کہ فرشتوں کے نام ہیں اور اصل میں ’’ک‘‘ سے کریم۔ ’’ہ‘‘ سے ہادی۔ ’’ی‘‘ سے علی اور ’’ع‘‘ سے عظیم۔ ’’ص‘‘ سے صادق۔

آیت نمبر۳۔ رَحْمَتِ۔ اولاد رحمت الٰہی ہے اگر وہ متقی اور صالح ہوں اور صاحب اولاد قدر و شکر کریں۔

آیت نمبر۵۔ وَهَنَ الْعَظْمُ۔ کہا گیا ہے کہ اُس وقت ان کی عمر ستر سے کچھ زیادہ تھی۔

آیت نمبر۷۔ رَضِيًّا۔ دل بھاتا، پسندیدہ۔ اس لئے فرمایا کہ بیٹے تو پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں **مگر خدا کے فضل کا بیٹا** جو انبیاء اور اولیاء کا وارث، اللہ کا مرضیٰ اور پسندیدہ ہو اس کی **درخواست** ہے۔

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٨﴾

٨۔ اللہ نے فرمایا۔ اے زکریا! ہم تجھے خوشخبری سناتے ہیں ایک جوان لڑکے کی جس کا نام یحیٰی ہے اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہیں بنایا۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِىْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٩﴾

٩۔ زکریا نے پوچھا۔ مجھے وہ بیٹا کب ہو گا حالانکہ میری موجودہ عورت بانجھ ہے اور میں پہنچ چکا ہوں بڑھاپے کی حد کو۔

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ﴿١٠﴾

١٠۔ اللہ نے فرمایا۔ اسی طرح ہے۔ تیرے ربّ نے فرمایا کہ وہ کام مجھ پر آسان ہے۔ میں نے تجھ کو بھی پیدا کیا ہے پہلے اور تُو کچھ بھی نہ تھا۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١١﴾

١١۔ عرض کی اے میرے ربّ! میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر دے۔ ارشاد ہوا تیرے لئے نشانی یہ ہے کہ تُو بات نہ کرے گا لوگوں سے تین رات دن برابر۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١٢﴾

١٢۔ پھر اپنے لوگوں کے پاس آیا حجرہ سے تو ان کو اشارہ سے کہہ دیا۔ یاد کئے جاؤ اللہ کی صبح شام[1]۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ

١٣۔ اے یحیٰی! لے کتاب مضبوطی سے[2]۔ ہم

---

[1] دعا قبول ہوئی **یحییٰ** علیہ السلام پیدا ہوئے بڑے ہوئے تو ان سے اللہ نے فرمایا۔

[2] یعنی تورات شریف پر عمل کرو۔

آیت نمبر٨۔ بِغُلٰمٍ ۔ کے لفظ میں اشارہ ہے کہ وہ تیرے سامنے جوان بھی ہوگا اور **یحییٰ** میں اشارہ ہے کہ **اَحْيَاهُ اللّٰهُ بِالْاِيْمَانِ** با ایمان لمبی عمر والا ہوگا۔

آیت نمبر٩۔ اَنّٰى ۔ اس کلمہ سے اظہار یاس نہیں بلکہ دعا عاجزانہ اور اشتیاقی رنگ میں ہے کیونکہ انبیاء اور اولیاء خدا کے ارشاد میں شبہ نہیں کرتے۔

آیت نمبر١١۔ اَلَّا تُكَلِّمَ ۔ یعنی ذکر الٰہی میں خاموشی کے ساتھ برابر مشغول رہے گا۔ یہ چپ کا روزہ تھا۔

الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿۱۳﴾	نے اس کو دانائی دی بچپنے ہی میں۔
وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿۱۴﴾	۱۴۔ اور اپنے پاس سے رحم دلی دی اور صفائی قلب اور وہ بڑا متقی تھا۔
وَّ بَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۵﴾	۱۵۔ اور ماں باپ کا بڑا فرمانبردار اور وہ کچھ سرکش نافرمان نہ تھا [۱]۔
وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۶﴾ ع ۱٦/۴	۱۶۔ اور اس پر سلامتی ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے اور جس دن وہ پھر زندہ اٹھ کھڑا ہو [۲]۔
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۷﴾	۱۷۔ اور مریم کا بیان کر کتاب میں جب وہ الگ جا بیٹھی اپنے لوگوں سے مشرق رُخ کسی جگہ۔
فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۖ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۸﴾	۱۸۔ پھر پردہ ڈال لی ان کی طرف سے پھر ہم نے بھیجا اس کی طرف ہمارے فرشتے کو تو وہ بن گیا اُس کے سامنے اچھا خاصا آدمی۔
قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۹﴾	۱۹۔ وہ کہنے لگی۔ مَیں تجھ سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو بڑا پرہیز گار ہے۔
قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۲۰﴾	۲۰۔ اُس نے کہا میں فقط بھیجا ہوا ہوں تیرے ربّ کا تا کہ تجھے ایک جوان پاکیزہ لڑکا بخشوں۔

---

۱ بگاڑ کرنے والا

۲ یعنی یحیٰ ہر حال میں اللہ کے امن میں ہے۔

آیت نمبر۱۷۔ مَرْيَمَ۔ کے معنی خدا کی طرف پھینکی۔ دنیا سے ہٹائی گئی۔ شیطان سے الگ کی گئی۔ یہ مقلوب ہے **مَرْمِیٌّ** کا (۲) جو صفت ذکوریّت رکھتی ہو (۳) **مُتَّهِمْ** کی گئی (۴) قوم سے الگ کی گئی۔ لفظ ابن مریم ابن اللہ کی تردید کے لئے ہے ورنہ مریم سے **ابنِ مریم** کہنا کیا معنیٰ۔ **شَرْقِيًّا** یہ مقام ناصرہ کہلاتا ہے جو بیت المقدس کے مشرقی طرف ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ وہ بولی مجھے کب یا کیسا ہوگا لڑکا حالانکہ مجھے چھوا بھی نہیں کسی آدمی نے اور نہ میں کبھی بدکار تھی۔

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ فرشتہ نے کہا۔ ہاں اللہ کی مرضی یوں ہی ہے۔ تیرے ربّ نے فرمایا ہے یہ بات مجھ پر آسان ہے ۔ہم اس کو لوگوں کے لئے ایک نشان بنانا چاہتے ہیں اور خاص ہمارے پاس کی رحمت اور یہ کام تو ہو چکا ہے۔

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۳﴾

۲۳۔ پس وہ حاملہ ہوئی تو اسے لے کر الگ ہو بیٹھی دور جگہ میں۔

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۴﴾

۲۴۔ پھر اس کو دردِ زہ لے آیا ایک کھجور کے تنہ کی طرف اور وہ بولی کاش اس سے پہلے (یعنی درد سے) مجھے غشی آجاتی (یا میں مرگئی ہوتی) اور میں بھولی بسری ہوگئی ہوتی۔

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۵﴾

۲۵۔ پھر اس کو پکارا کسی پکارنے والے نے اس کے نیچے سے کہ غمگین نہ ہو بے شک تیرے ربّ نے ایک چشمہ بنا دیا ہے تیرے قدم کے پاس۔

آیت نمبر۲۲۔ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ یہ دونوں قصے نبی کریم ﷺ کے اطمینان کے لئے اور اس امر کے اظہار کے لئے کہ یہ عرب کا ملک اور مکہ کا شہر اگرچہ روحانی فرزند پیدا کرانے میں مثل زکریا اور اس کی بی بی کے ہے۔ کمزوری میں یا اس لحاظ سے کہ اس ملک میں پہلے کوئی نذیر نہیں آیا مثل مریم کے بے زوج ہے تو بھی اس سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔ مکہ کو گزشتہ کتابوں میں بانجھ کے لفظ سے ذکر کیا گیا ہے جیسے **الیسع** کی کتاب میں موجود ہے کہ اے بانجھ تو بھی بچہ جنے گی۔

آیت نمبر۲۳۔ مَكَانًا قَصِيًّا۔ تفسیروں میں بھی لکھا ہے کہ وہ مصر تھا۔ ابن جریر نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے۔

آیت نمبر۲۴۔ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ۔ یہ دعا نہیں ہے بلکہ تمنا ناممکن ہے۔

آیت نمبر۲۵۔ سَرِيًّا۔ سَرِی سردار کو بھی کہتے ہیں یعنی تیرے قدموں کے پاس سردار ہے اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور ہلا اپنے طرف کھجور کی جڑ کو اس سے جھڑ پڑیں گی تجھ پر پکی پکی کھجوریں۔

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿۲۷﴾ۚ

۲۷۔ تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی کر پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے رحمان کے لئے منّت کا روزہ رکھا ہے تو میں ہرگز بات نہ کروں گی آج کسی آدمی سے۔

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ پھر اس کو لائی اپنی قوم کے پاس اُونٹ پر بٹھا کر۔ قوم نے کہا۔ اے مریم! البتہ یہ تو تُو انوکھا بچہ لائی (نبوت کا مدعی)۔

يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۹﴾ۖ

۲۹۔ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ ہی بُرا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی سرکش تھی۔

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۳۰﴾

۳۰۔ تو مریم نے بچہ کی طرف اشارہ کر دیا قوم نے کہا ہم کیسے بات کریں چھوٹے بچے سے۔

قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ڜ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿۳۱﴾ۙ

۳۱۔ عیسیٰ نے جواب دیا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اُس نے مجھ کو کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔

وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠

۳۲۔ اور مجھے بابرکت بنایا ہے۔ میں جہاں کہیں

آیت نمبر ۲۸۔ تَحْمِلُهٗ ۔ یہ وہ زمانہ ہے جب عیسیٰ علیہ السلام ماں کے ساتھ مصر سے تشریف لائے اور فلسطین و کنعان پہنچے اور اونٹ پر سوار تھے۔

آیت نمبر ۲۹۔ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ ۔ یہ مورثِ اعلیٰ کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ و ہارون کی بہن کا نام بھی مریم ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ مریم کے حقیقی بھائی کا نام بھی ہارون تھا مگر نصاریٰ کی کتابوں میں اس کا پتہ تفصیلی نہیں لگتا۔

آیت نمبر ۳۰۔ صَبِيًّا ۔ عمر رسیدہ کے سامنے کتنی ہی بڑی عمر کا آدمی ہو بچہ ہی کہلاتا ہے۔

وَاَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمۡتُ حَيًّا ۳۲	رہوں اور مجھ کو حکم دیا ہے نماز پڑھنے کا اور زکوٰۃ دینے کا میری زندگی تک۔
وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِیۡ وَلَمۡ يَجۡعَلۡنِیۡ جَبَّارًا شَقِيًّا ۳۳	۳۳۔ اور رحیم فرمانبردار بنایا اپنی ماں کا اور سرکش اور بدبخت نہیں بنایا۔
وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ يَوۡمَ وُلِدْتُّ وَيَوۡمَ اَمُوۡتُ وَيَوۡمَ اُبۡعَثُ حَيًّا ۳۴	۳۴۔ اور مجھ پر سلامتی ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں اور جس دن پھر زندہ ہو کر اٹھوں۔
ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِیۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ۳۵	۳۵۔ یہ ہے عیسیٰ مریم کے بیٹے کا حال۔ سچی بات ہے جس میں لوگ تردّد کرتے ہیں۔
مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؕ ۳۶	۳۶۔ اللہ کی شان کے لائق نہیں کہ وہ کسی کو اولاد بنائے۔ وہ پاک ذات ہے۔ ہاں جب وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو بس اتنی بات ہے کہ اُس کام کو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔
وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ۳۷	۳۷۔ (اور عیسیٰ نے کہا تھا) بے شک اللہ میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ تو اسی کی عبادت کرو۔ یہ ہی سیدھی راہ ہے۔
فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ ۚ	۳۸۔ پھر اختلاف کرنے لگیں ٹکڑیئیں آپس میں تو

آیت نمبر ۳۴۔ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ۔ صوفیاء نے یہاں ایک ذوقی لطیفہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے حضرت **یحییٰ** سے دعا کی درخواست کی تو انہوں نے کہا کہ تم مجھ سے اچھے ہو کیونکہ میں نے تو خود وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ کہا ہے اور تم پر **سَلَامٌ عَلَيۡهِ**، اللہ کی طرف سے کہا گیا ہے اس لئے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔

آیت نمبر ۳۵۔ يَمۡتَرُوۡنَ۔ یعنی نصاریٰ کے تین فرقے ہیں (۱) **یعقوبیّہ** جو اُسے خدا کہتا ہے (۲) **نسطوریّہ** جو اُسے خدا کا بیٹا کہتا ہے (۳) **ملکایہ** جو تین کا تیسرا کہتا اور آج کل چوتھا فرقہ ہے جو اسے آدمی بھی سمجھتا ہے اور **حیٌّ و قیّوم** اور خالقِ طیور وغیب دان بھی مانتا ہے۔

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ مَّشۡهَدِ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۳۸﴾

تباہی ہے کافروں کے لئے بڑے دن کی حاضری سے۔

اَسۡمِعۡ بِهِمۡ وَاَبۡصِرۡ ۙ يَوۡمَ يَاۡتُوۡنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوۡنَ الۡيَوۡمَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ کیا کچھ سنیں اور دیکھیں گے جس دن ہمارے سامنے حاضر ہوں گے لیکن یہ ظالم تو آج کل کھلی کھلی گمراہی میں ہی ہیں۔

وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ اِذۡ قُضِىَ الۡاَمۡرُ ‌ۘ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ وَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور ان کو ڈرا دے حسرت اور پشیمانی کے دن سے جب فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَرِثُ الۡاَرۡضَ وَمَنۡ عَلَيۡهَا وَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۴۱﴾ ع

۴۱۔ البتہ ہم ہی وارث بن گئے زمین اور اس کی سب چیزوں کے اور ہماری ہی طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور ابراہیم کا ذکر کر کتاب میں بے شک وہ اعلیٰ درجہ کی خبر دینے والا تھا[۱]۔

اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ شَيۡــًٔـا ﴿۴۳﴾

۴۳۔ جب اس نے اپنے تایا سے کہا اے میرے تایا! تم کیوں پوجتے ہو ایسی چیز کو جو نہ کچھ سنے اور نہ دیکھے اور نہ تمہارے کام آوے۔

يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ قَدۡ جَآءَنِىۡ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ يَاۡتِكَ فَاتَّبِعۡنِىۡۤ اَهۡدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اے میرے تایا! مجھے ایسا علم ملا ہے جو تمہیں نہیں ملا تو تم میری پیروی کرو تو میں تم کو سیدھی راہ بتا دوں گا۔

يٰۤاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّيۡطٰنَ‌ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اے میرے باپ! شیطان کی پوجا مت کر کیونکہ وہ شریر ہلاک ہونے والا تو رحمان کا نافرمان ہی ہے۔

يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ

۴۶۔ اے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں کہ

[۱] یعنی سید المرسلین کی پیشگوئی کرتا تھا۔

مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾

رحمان کا عذاب تم کو نہ چھو جائے تو تم شیطان کے رفیق بن جاؤ گے۔

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾

۴۷۔ چچا نے کہا اے ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے متنفر ہے پھر اگر تو باز نہ آئے گا میں ضرور تجھے پتھروں سے ماروں گا اور میرے پاس سے چلا جا تو مدتوں۔

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾

۴۸۔ابراہیم نے کہا (جاتا ہوں) **سلامٌ علیك** میں عنقریب تمہارے لئے مغفرت مانگوں گا میرے ربّ سے۔ بے شک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔ ہر ایک سوال کا جواب سمجھا دینے والا ہے۔

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾

۴۹۔ اور میں تم سے الگ ہو جاتا ہوں اور ان سے جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا اور میں اپنے ربّ کو پکاروں گا اور مجھے امید ہے کہ میں اپنے ربّ کو پکار کر محروم نہ رہوں گا۔

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾

۵۰۔ پھر جب ابراہیم نے کنارہ کیا اُن سے[1] اور اُن جھوٹے معبودوں سے جن کو پوجتے تھے وہ اللہ کے سوا تو ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا فرمایا۔ اور سب ہی کو نبی یعنی غیب کی خبر دینے والا ہم نے بنایا۔

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ

۵۱۔ اور ان کو ہم نے بہت کچھ دیا اپنی رحمت

[1] ملک شام کو چلے گئے۔

آیت نمبر ۴۷۔ لَاَرْجُمَنَّكَ ۔صحابہ نے ترجمہ فرمایا ہے کہ **لَاَرْجُمَنَّكَ . لَاَشْتُمَنَّكَ** اور یہ پسندیدہ ہے۔ **مَلِيًّا** ، **سَوِيًّا** ،**سَلِيْمًا** اور تھوڑی دور **بَعِيْدًا**۔

آیت نمبر ۴۸۔ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۔ دیکھو ابراہیم اپنے کافر چچا کو **سَلَامٌ عَلَيْكَ** کہہ رہے ہیں اگر کوئی کافر کو یہ لفظ کہے تو گناہ نہیں معلوم ہوتا اور باوجود مباحثہ کے کیا خوش بیانی اور لحاظِ ادب ہے۔

لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥١﴾ ع
سے اور ان کے لئے اعلیٰ درجہ کا ذکر خیر قائم کیا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰى ۚ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٢﴾
۵۲۔ اور کتاب میں موسیٰ کا بیان کر (یعنی قرآن میں) کہ وہ خاص بندہ تھا اور بھیجا ہوا۔ پیشگوئی کرنے والا[1]۔

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٣﴾
۵۳۔ اور ہم نے اس کو آواز دی سیدھی طرف سے کوہ طور کے اور اُس کو ہم نے پاس بلا لیا راز کہنے کو۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٤﴾
۵۴۔ اور دیا اُس کو اُس کا بھائی ہارون اپنی مہربانی سے پیشگوئی کرنے والا بنا کر۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٥﴾
۵۵۔ اور کتاب میں (یعنی قرآن میں) اسماعیل کا بیان کر بے شک وہ وعدے کا سچا تھا اور بھیجا ہوا خبر دینے والا تھا۔ (محمد رسول اللہؐ کی)۔

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٦﴾
۵۶۔ اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیا کرتا تھا اور زکوٰۃ کا اور وہ اپنے ربّ کا بڑا پسندیدہ تھا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٧﴾
۵۷۔ اور کتاب میں (یعنی قرآن میں) ادریس کا بیان کر بے شک وہ بڑا سچا اعلیٰ درجہ کا خبر دینے والا تھا۔

وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٨﴾
۵۸۔ اور ہم نے اس کو اٹھا لیا بلند مکان پر[2]۔

[1] محمد رسول اللہؐ کی۔ [2] یعنی وہ اعلیٰ درجہ کے مقبول ہیں۔

آیت نمبر ۵۱۔ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ** یہ ہے ذکرِ خیر جو ابراہیم کے لخت جگر نُورِ بصر سیّد المرسلین رسول ربّ العالمین نے خدا سے حاصل فرما کر پچھلوں میں جاری فرمایا۔

آیت نمبر ۵۲۔ مُوْسٰى۔ چونکہ یہود و نصاریٰ کو ترغیب دی جا رہی ہے اس لئے آنحضرت ﷺ کو موسیٰ کا مثیل فرمایا ہے تا کہ عرفان میں آسانی ہو۔

آیت نمبر ۵۸۔ وَرَفَعْنٰهُ۔ یہ رفعت روحانی ہے جیسا کہ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ (**فاطر** :۱۱) میں اور **وَارْفَعْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ** اور رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ (**المؤمن** :۱۶) اور رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (**الم نشرح** :۵) وغیرہ۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّ مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ۩ ﴿٥٩﴾

۵۹۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا ہے نبیوں میں اولاد آدم میں سے ہیں اوران کی نسل میں سے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ اٹھالیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد میں سے اور ان میں سے جن کو ہم نے راہِ ہدایت بتائی۔اورمنتخب فرمالیا۔ جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ گر پڑے تھے سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٦٠﴾

۶۰۔ پھر اُن کے پیچھے ایسی ناخلف اولاد آئی جنہوں نے نمازیں ضائع کردیں اور گری ہوئی خواہشوں کے پیچھے پڑگئے تو آگے پاویں گے گمراہی کی سزا۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿٦١﴾

۶۱۔جس نے رجوع بحق کیا اور سچے دل سے اللہ کو مانا اور بھلا کام کیا تو یہی لوگ داخل ہوں گے جنت میں اوران پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا۔

جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦٢﴾

۶۲۔ وہ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کا وعدہ رحمٰن نے کرلیا ہے اپنے بندوں سے بے دیکھے یا تنہائی میں بھی جو اس کے بندے بنے بے شک اس کا وعدہ تو ضرور ہوکر رہے گا۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٣﴾

۶۳۔وہاں نہ بکوا سیں سنیں گےسوائے دعائے خیر کے[1]۔ان کو وہاں کھانا ملے گا صبح اورشام۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا

۶۴۔ یہ وہ جنت ہے جس کا ہم اپنے بندوں میں

[1] یعنی سلامت رہو خیر وخوبی سے رہو۔

آیت نمبر۶۴۔ تِلْكَ الْجَنَّةُ ۔ دنیا کی ایک جنت کی طرف بھی اشارہ ہے جوشام وعراقین کے باغات ہیں۔

مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

سے اس شخص کو وارث بنائیں گے جو بڑا متقی ہوگا۔

وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَ مَا خَلْفَنَا وَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾

۶۵۔ ہم (فرشتے) اترتے نہیں مگر تیرے ربّ کے حکم سے۔ اسی کو معلوم ہے جو آگے ہونے والا ہے اور جو پیچھے ہو چکا اور جو اب ہے اور تیرا رب بھولنے والا نہیں۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَ اصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ع ۱۵/۷

۶۶۔ وہ ربّ ہے آسمان اور زمین کا اور جو ان دونوں کے درمیان ہے تُو اسی کی عبادت کر اور نیکی پر جما رہو اور بدی سے بچتے رہو اس کی فرمانبرداری کے لئے۔ بھلا تیری عقل و سمجھ میں اللہ کے جیسا کوئی اور بھی ہے۔

وَ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾

۶۷۔ اور کافر (منکر قیامت) آدمی کہتا ہے جب میں مر جاؤں گا تو کیا آگے زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

اَوَ لَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ يَكُ شَيْــًٔا ﴿٦٧﴾

۶۸۔ کیا یہ آدمی یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اسے پہلے پیدا کیا ہے جب وہ کچھ بھی نہ تھا۔

فَوَ رَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ الشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

۶۹۔ پس تیرے رب کی قسم ہے ہم ضرور جمع کریں گے ان کو اور شیاطین کو پھر ان کو لا کر حاضر کریں گے جہنم کے پاس گھٹنوں پر گرے ہوئے۔

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

۷۰۔ پھر الگ کریں گے ہر ایک ٹکڑی میں سے اس شخص کو جو رحمان پر بڑا اکڑ باز تھا۔

آیت نمبر۶۶۔ سَمِيًّا۔ لفظی ترجمہ تو یوں تھا کیا تو اس کے لئے ہمنام جانتا ہے مگر ہم نے مطلب خیز ترجمہ کیا ہے یعنی تیری عقل و سمجھ میں اللہ کے جیسا کوئی اور بھی ہے۔

آیت نمبر۷۰۔ اَلرَّحْمٰنُ۔ اس سورہ شریف میں رحمان کا لفظ کثرت سے آتا ہے وجہ یہ ہے کہ نصاریٰ اور آریہ اور عام شیعہ اس اسم مبارک کے عملی منکر ہیں اور وہ رحم بلا مبادلہ کے قائل نہیں۔

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧١﴾

۷۱۔ پھر ہم ان کو خوب جانتے ہیں جو جہنم میں جانے کے زیادہ سزاوار ہیں۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧٢﴾

۷۲۔ اور تم میں ایسا کوئی نہیں[1] جو جہنم میں نہ جائے۔ یہ وعدہ ہے تیرے ربّ کا یقینی۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٣﴾

۷۳۔ پھر ہم بچالیں گے متقیوں کو اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو اوندھے گرے ہوئے اس میں۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٤﴾

۷۴۔ اور جب ان پر ہماری کھلی ہوئی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو منکر ایمانداروں سے کہتے ہیں دونوں میں سے کس کا درجہ و مکان بہتر ہے اور کس کا دیوان خانہ عمدہ ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٥﴾

۷۵۔ اور بہت سی ہم ہلاک کر چکے ہیں اُن سے پہلی اُمتیں کہ وہ ساز و سامان میں نام و نمود میں اُن سے بہتر تھیں۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٦﴾

۷۶۔ کہہ دے جو گمراہی میں رہا تو اس کو رحمان ڈھیل ہی دیتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ چیز دیکھ لیں جس کا وعدہ کیا جاتا ہے یعنی عذاب یا قیامت۔ تو اس وقت ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کا بہت بُرا مکان ہے اور کس کا بہت کمزور جھنڈ ہے۔

---

[1] منکر قیامت۔

آیت نمبر۷۲۔ وَاِنْ مِّنْكُمْ ۔ یہاں مِنْكُمْ کی ضمیر سرکشوں کی طرف پھر رہی ہے کیونکہ صالح متقی تو جہنم سے دور ہی رکھے جائیں گے جیسا کہ آیات ذیل میں ہے اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا (مریم:۸۶) اور نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ (مریم:۸۷) اور اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ. لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا (الانبیاء:۱۰۲،۱۰۳)۔

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۷﴾

۷۷۔ اور اللہ ہدایت والوں کو بڑھاتا جاتا ہے ہدایت میں اور باقی رہنے والی نیکیاں بہت بہتر ہیں ترے ربّ کے یہاں ثواب میں اور انجام میں بھی بہت اچھے ہیں۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ؕ﴿۷۸﴾

۷۸۔ بھلا تو نے اسے دیکھا جس نے انکار کیا ہماری نشانیوں کا اور بولا مجھے ضرور ملے گا مال اور اولاد[۱]۔

اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۙ﴿۷۹﴾

۷۹۔ کیا وہ غیب پر خبردار ہوگیا ہے یا رحمان سے اقرار لے لیا ہے۔

كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۙ﴿۸۰﴾

۸۰۔ ایسا ہرگز نہیں ہم لکھ رکھیں گے جو یہ کہتا ہے اور بڑھائیں گے ہم اس کے لئے عذاب کو بہت بڑھانا۔

وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور ہم لے لیں گے اس کے پیچھے جو کچھ وہ بتاتا ہے (اپنا) اور وہ ہمارے پاس تنِ تنہا آئے گا۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۙ﴿۸۲﴾

۸۲۔ اور لوگوں نے جھوٹے معبود بنا رکھے ہیں اللہ کے سوا تاکہ وہ ان کے مددگار موجب عزت بنیں۔

كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۧ﴿۸۳﴾ ع ۱۷/۸

۸۳۔ ایسا ہرگز نہیں قریب ہی یہ تو اُن کی عبادت کے منکر ہو جائیں گے اور بن جائیں گے اُن کے سخت مخالف۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ

۸۴۔ کیا تجھے علم نہیں کہ ہم نے چھوڑ رکھا ہے

---

[۱] ماموٗر من اللہ کا منکر لاولد اور محروم ہو جاتا ہے۔

آیت نمبر ۷۹۔ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا۔ علی الخصوص سید المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء و صدّیقین و شہداء و صالحین سفارش کرنے والے ہیں۔ یہ آیت شفاعت کی ہے مگر شفیعوں کا کہنا ماننے والوں ہی کے لئے۔

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۙ﴿۸۴﴾

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۚ﴿۸۵﴾

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۙ﴿۸۶﴾

وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۷﴾ وقف لازم

لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۸﴾ وقف لازم

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ؕ﴿۸۹﴾

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۙ﴿۹۰﴾

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ﴿۹۱﴾

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ﴿۹۲﴾

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ؕ﴿۹۳﴾

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ؕ﴿۹۴﴾

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ؕ﴿۹۵﴾

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۶﴾

شیطانوں کو کافروں پر کہ وہ اُن کو اکساتے رہتے ہیں۔

۸۵۔ تو تُو اُن پر جلدی نہ کر ہم تو اُن کی گنتی پوری کر کے ہی رہیں گے۔

۸۶۔ ہم متقیوں کو جمع کریں گے رحمان کے (یعنی اپنے) نزدیک مہمان بنا کر۔

۸۷۔ اور ہانکیں گے جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والوں کو پیاسے۔

۸۸۔ وہ سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے ہاں وہ لوگ جنہوں نے رحمٰن سے عہد لے لیا۔

۸۹۔ اور کہتے ہیں رحمٰن کی اولاد ہے۔

۹۰۔ (جواب دو) کہ تم بہت بڑی بات لائے۔

۹۱۔ قریب ہے کہ آسمان اِس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ کانپ کے گر پڑیں۔

۹۲۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے رحمٰن کا بیٹا ٹھہرایا۔

۹۳۔ حالانکہ رحمٰن کو تو نہیں چاہیے کہ وہ بیٹا بنائے کسی کو۔

۹۴۔ جو آسمان اور زمین کی مخلوق ہے سب ہی تو رحمٰن کے حضور حاضر ہوں گے غلام بن کر۔

۹۵۔ اُس نے ان تمام کو گھیر لیا ہے اور ان کی پوری پوری گنتی کر رکھی ہے۔

۹۶۔ اور وہ سب کے سب قیامت کے دن اس کے پاس اکیلے آئیں گے۔

آیت نمبر ۹۰۔ اِدًّا۔ اس کا بگڑا ہوا اردو میں **اِتّا** اور پنجابی میں ایڈّا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝٩٧

۹۷۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے تو رحمٰن ان سے پیار کرے گا[۱]۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝٩٨

۹۸۔ ہم نے تو اس قرآن کو تیری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ تو خوشخبری سناوے متقیوں کو اور جھگڑالو قوم کو اس کے ذریعہ سے ڈراوے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝٩٩ ع

۹۹۔ اور ہم نے اُن سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک کر دیں کیا تو اُن میں سے کسی کی آہٹ پاتا ہے یا کسی کی بھنک سنتا ہے۔

[۱] ان کو اپنا دوست بنادے گا یا آپ ان کا دوست بنے گا یا ان لوگوں کو ان کا دوست بنادے گا۔

آیت نمبر ۹۷۔ وُدًّا ۔ اُن کو اپنا دوست بناوے گا یا آپ اُن کا دوست بنے گا یا لوگوں کو ان کا دوست بناوے گا۔

سُوْرَۃُ طٰہٰ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ مِائَۃٌ وَّ سِتٌّ وَّ ثَلَاثُوْنَ اٰیَۃً وَّ ثَمَانِیَۃُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

١۔ ہم اس سورۃ کو پڑھنا شروع کرتے ہیں تمام محامدوں سے موصوف اور تمام عیبوں سے پاک ذات اللہ کے نام سے جو بے محنت رحم فرمانے والا اور محنت کا بھی بڑا اصلہ دینے والا ہے۔

طٰہٰ ②

٢۔ اے نیکیوں میں حرص کرنے والے مرد۔

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی ③

٣۔ ہم نے تجھ پر یہ قرآن اس لئے نہیں اُتارا کہ تُو مشقت میں پڑے اور ناکام رہے۔

اِلَّا تَذْکِرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی ④

٤۔ بلکہ یہ اس شخص کے واسطے یادگار و پند ہے جو ڈرتا ہے۔

تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ⑤

٥۔ اُس کی طرف سے اتارا ہوا ہے جس نے پیدا کیا زمین کو اور اونچے آسمانوں کو۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ⑥

٦۔ پھر رحمٰن ہی مسلّط ہے تختِ حکومت پر۔

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَہُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰی ⑦

٧۔ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب اُسی کا ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ سیّال و نمناک زمین کے تلے ہے۔

وَ اِنْ تَجْہَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّہٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰی ⑧

٨۔ اور اگر تم اونچی بات کہو تو کیا کیونکہ وہ تو چھپے ہوئے بھید اور کھلے ہوئے سب جانتا ہے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ لَہُ الْاَسْمَآءُ

٩۔ اللہ وہ پاک ذات ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں مگر وہی سچا معبود ہے اسی کے سب ہی

آیت نمبر٢۔ طٰہٰ اس سورہ میں فضائل رسول اللہ ﷺ کے بکثرت بیان ہوئے ہیں منجملہ اس کے جس مسلم نے آپ کو دیکھا اس نے جھوٹ بولنا چھوڑ دیا۔

آیت نمبر٣۔ لِتَشْقٰٓی اکثر کامیابیاں رسول اللہ ﷺ نے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھیں۔ یہ پیشگوئی تھی کہ ہمارے سرکار اپنی ترقی اور جلال کی پوری کامیابیاں دیکھ کر دنیا سے سدھاریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

الْحُسْنٰى ﴿٩﴾
نام اچھے ہیں۔

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿١٠﴾
١٠۔ کیا تجھ کو موسیٰ کی بات پہنچی۔

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١١﴾
١١۔ جب اس نے آگ دیکھی تو اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ تم ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے تا کہ میں تمہارے پاس اس میں سے ایک انگارا لے آؤں یا آگ پر کچھ پتہ مل جائے۔

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿١٢﴾
١٢۔ جب اس کے پاس پہنچا تو آواز آئی اے موسیٰ!

اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٣﴾
١٣۔ مَیں ہی تیرا ربّ ہوں تو تُو اپنی جوتیاں اتار، تحقیق تو طُوٰی کی پاک گھاٹی میں ہے۔

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٤﴾
١٤۔ اور میں نے تجھ کو برگزیدہ کیا جو وحی کی گئی تُو اس کو سن۔

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٥﴾
١٥۔ میں اللہ ہی ہوں میرے سوا کوئی سچا معبود نہیں تُو میری ہی عبادت کر اور نماز قائم رکھ میری یادگاری کے لئے۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٦﴾
١٦۔ انجام کار کی گھڑی یا قیامت ضرور آنے والی ہے۔ قریب ہے کہ میں اس کو ظاہر کروں تا کہ ہر نفس اپنی کوشش کا اجر پا جاوے۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٧﴾
١٧۔ تو تجھے کہیں روک نہ دے اس گھڑی سے وہ شخص جو اس گھڑی کو مانتا نہیں اور اپنی گری ہوئی خواہشوں کی پیروی کر رہا ہے تو تُو ہلاک ہو جاوے۔

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٨﴾
١٨۔ اور اے موسیٰ! تیرے سیدھے ہاتھ میں کیا ہے۔

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ
١٩۔ کہا یہ میری لاٹھی ہے اس پر ٹیکا لگاتا ہوں اور

آیت نمبر ١٦۔ اُخْفِيْهَا۔ لغات اضداد سے ہے جس کے معنی ہیں چھپانے اور ظاہر کرنے کے۔
آیت نمبر ١٩۔ قَالَ هِيَ عَصَايَ۔ حضرت موسیٰ کا جواب میں **اِطْنَاب** کرنا محبوب سے خطاب کو غنیمت سمجھنا ہے۔

بِهَا عَلٰى غَنَمِىْ وَ لِىَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٩﴾

پتّے جھاڑتا ہوں اِس سے اپنی بکریوں کے لئے اور اس میں میرے اور بھی بہت سے مطلب ہیں۔

قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿٢٠﴾

٢٠۔ اللہ نے فرمایا اس کو رکھ دے اے موسیٰ!

فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِىَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢١﴾

٢١۔ تو اس نے رکھ دیا تو یکا یک وہ دوڑنے والا سانپ ہوگیا۔

قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ؔ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢٢﴾

٢٢۔ فرمایا اس کو پکڑ اور مت ڈر کیونکہ ہم اس کو اس کی پہلی حالت پر لے آئیں گے۔

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٣﴾

٢٣۔ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال کہ نکلے سفید بغیر بیماری کے۔ یہ دوسری نشانی ہے۔

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٤﴾

٢٤۔ تا کہ تجھ کو ہم اپنے بڑی نشانییں دکھائیں۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٥﴾ ع

٢٥۔ فرعون کی طرف تُو جا اُس نے اُودھم مچائی ہے۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ ﴿٢٦﴾

٢٦۔ موسیٰ نے عرض کی اے میرے ربّ! تو میرا سینہ کھول دے۔

وَيَسِّرْ لِىْٓ اَمْرِىْ ﴿٢٧﴾

٢٧۔ اور میرے لئے میرا کام آسان کردے۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِىْ ﴿٢٨﴾

٢٨۔ اور میری زبان سے گرہ کھول دے۔

يَفْقَهُوْا قَوْلِىْ ﴿٢٩﴾

٢٩۔ تا کہ وہ میری بات اچھی طرح سمجھیں۔

وَاجْعَلْ لِّىْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِىْ ﴿٣٠﴾

٣٠۔ اور میرا ایک وزیر بنادے میرے لوگوں میں سے۔

آیت نمبر٢٣۔ اٰيَةً اُخْرٰى۔ سانپ سے اشارہ یہ بھی ہے کہ تیرے دشمن ہلاک ہوں گے (٢) **یدِبَیْضَا** دیا یعنی **حُجَجِ نیّرہ** تجھے عطا فرمادیئے (٣) شرح صدر کی علامات (١) من جمیع الوجوہ خدا کی طرف متوجہ ہونا۔ (٢) علوم صیحہ حاصل کرنا (٣) اس پر عمل درآمد بلاقصور وفتور نظر بخدا رکھ کر۔ (۴) شہوت کے وقت عفّت، غضب کے وقت حلم، طمع کے وقت قناعت، گھبراہٹ کے وقت استقلال وغیرہ وغیرہ مباحثہ اور تقریر و جنگ کے وقت اگر اس آیت کے ساتھ بخشوع وخضوع دعا کی جاوے تو امید کامیابی ہے۔

هٰرُوْنَ اَخِی ۝٣١

٣١۔میرے بھائی ہارون کو۔

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ ۝٣٢

٣٢۔اس کے ذریعہ سے مجھے **قوّت** دے۔ میری کمر مضبوط کر دے۔

وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ ۝٣٣

٣٣۔اور اس کو میرے کام میں شریک کر۔

كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ۝٣٤

٣٤۔تاکہ ہم دونوں کثرت سے تیری تسبیح کریں۔

وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ۝٣٥

٣٥۔اور تیری بہت یاد کریں۔

اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ۝٣٦

٣٦۔بے شک تو ہی ہم کو بخوبی دیکھ رہا ہے۔

قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی ۝٣٧

٣٧۔اللہ نے فرمایا۔ بے شک تجھ کو دیا گیا تیرا مانگا ہوا اے موسیٰ![1]

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓی ۝٣٨

٣٨۔ اور بے شک ہم تجھ پر اور ایک بار احسان کر چکے ہیں۔

اِذْ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّكَ مَا یُوْحٰٓی ۝٣٩

٣٩۔ جب ہم نے تیری ماں کی طرف ایک عظیم الشان وحی کی۔

اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۚ۬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ۝٤٠

٤٠۔کہ اس کو صندوق میں رکھ کر دریا میں رکھ دے تو دریا اس کو کنارہ پر رکھ دے گا اور میرا اور اس کا دشمن اس کو اٹھا لے گا اور میں نے اپنی طرف سے تجھ پر محبت رکھ دی ہے[2] اور میں نے چاہا ہے کہ تو میری آنکھوں کے سامنے پرورش پاوے۔

وقف لازم

اِذْ تَمْشِیْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَنْ یَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓی اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ۬ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ

٤١۔ جب تیری بہن گئی اور کہا کیا میں تمہیں بتلا دوں ایسی دایہ جو اسے پالے سنبھالے۔ پس ہم نے تجھ کو تیری ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھاوے اور تو نے ایک نفس کو قتل کر دیا پھر ہم نے تجھ کو غم سے

---

[1] یعنی تیرے بھائی ہارون کو تیرا شریک کار کر دیا۔

[2] یعنی تجھے محبوبِ عالم بنا دیا ہے۔

فُتُوْنًا ۟ۥ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ۬ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤١﴾

نجات دی اور تجھے طرح طرح سے آزماتے رہے (ممتاز بنانے کے لئے) تو تُو چند سال اہلِ مدین میں ٹھہرا رہا پھر تو ایک اندازے پر پہنچا اے موسیٰ!

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿٤٢﴾ۚ

۴۲۔ اور میں نے تجھ کو اپنی ذات کے واسطے بنایا۔

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٣﴾ۚ

۴۳۔ اور حکم دیا کہ تُو اور تیرا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میرے ذکر میں سُستی نہ کرو۔

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٤﴾ۚۖ

۴۴۔ دونوں فرعون کی طرف جاؤ کیونکہ اس نے اُودھم مچا رکھی ہے۔

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٥﴾

۴۵۔ تو تم دونوں اس سے نرم بات کہنا تاکہ وہ سمجھ جائے یا خوف زدہ ہو جائے۔

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٦﴾

۴۶۔ دونوں نے عرض کی اے ہمارے ربّ! ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم پر وہ زیادتی نہ کر بیٹھے یا دُھوم و بلوہ نہ مچائے۔

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٧﴾

۴۷۔ اللہ نے فرمایا تم دونوں مت ڈرو میں تو تمہارے ساتھ ہوں۔ خوب سنتا بھی ہوں اور دیکھتا ہوں۔

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ

۴۸۔ تو اس کے پاس جاؤ اور بولو ہم دونوں تیرے رب کے فرستادہ ہیں تُو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے اور ان کو دکھ نہ دے۔

آیت نمبر۴۱۔ **فُتُوْنًا**۔ محاورہ ہے **فَتَنْتُ الذَّهَبَ بِالنَّارِ** یعنی ہم نے تجھ کو کندن بنایا۔ آگ میں تپایا، صاف کیا۔

فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ۔ حضرت شعیبؑ اور موسیٰؑ۔ معلوم نہیں کہ یہ ہمعصر بھی تھے یا نہیں۔

آیت نمبر۴۸۔ **اَرْسِلْ مَعَنَا**۔ کُل انبیاء خاص خاص اُمتوں کی طرف آئے تھے مگر ہمارے سردار دو عالم **كَآفَّةً لِّلنَّاسِ جَمِيْعًا** کے رسول تھے۔

قَدۡ جِئۡنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكَ‌ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الۡهُدٰى ﴿۴۸﴾

ہم تیرے پاس ایک نشان لے کر آئے ہیں تیرے ربّ کی طرف سے اور ہدایت کی پیروی کرنے والے ہی پر سلامتی ہوتی ہے۔

اِنَّا قَدۡ اُوۡحِىَ اِلَيۡنَاۤ اَنَّ الۡعَذَابَ عَلٰى مَنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۹﴾

۴۹۔ ہماری جانب یہ وحی کی گئی ہے کہ عذاب اس پر اُترے گا جو جھٹلائے اور منہ پھیرے۔

قَالَ فَمَنۡ رَّبُّكُمَا يٰمُوۡسٰى ﴿۵۰﴾

۵۰۔فرعون نے پوچھا اے موسیٰ! تمہارا ربّ کون ہے؟

قَالَ رَبُّنَا الَّذِىۡۤ اَعۡطٰى كُلَّ شَىۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۱﴾

۵۱۔موسیٰ نے جواب دیا۔ ہمارا ربّ تو وہی ہے جس نے ہر ایک شئے کو عطا فرمائی اس کی اصلی صورت، پھر اس کی ضرورت کے رستے بنا دیئے۔

قَالَ فَمَا بَالُ الۡقُرُوۡنِ الۡاُوۡلٰى ﴿۵۲﴾

۵۲۔فرعون نے کہا پہلی بستیوں کا کیا حال ہے؟

قَالَ عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ فِىۡ كِتٰبٍ‌ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّىۡ وَلَا يَنۡسَى ﴿۵۳﴾

۵۳۔ جواب دیا۔ اُن کا علم میرے ربّ کے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔ میرا ربّ تو نہ بہکتا ہے نہ بھولتا ہے۔

الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّسَلَكَ لَـكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا وَّاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًؕ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۴﴾

۵۴۔جس نے تمہارے واسطے زمین کا جُھولنا بنایا اور بنائے اس میں تمہارے واسطے رستے اور بادل سے پانی برسایا پھر مختلف قسم کے جوڑ جوڑ جھاڑ جھڑولے بنائے۔

كُلُوۡا وَارۡعَوۡا اَنۡعَامَكُمۡ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿۵۵﴾ ع

۵۵۔[۱] کھاؤ اور چراؤ تمہارے چوپایوں کو۔ بے شک اس میں بڑی بڑی نشانیں ہیں عقل والوں کے لئے۔

---

[۱] اور مخلوق الٰہی کے دل میں ڈال دیا اور کتاب میں حکم دے دیا۔

آیت نمبر۵۱۔ اَعۡطٰى ۔فرعون بت پرست فلسفی تھا وہ **رَبُّ الۡاَنۡوَاع** کو مانتا تھا۔ یہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کے ردّ میں فرمایا اَعۡطٰى كُلَّ شَىۡءٍ خَلۡقَهٗ الخ ۔

آیت نمبر۵۲۔ بَالُ الۡقُرُوۡنِ الۡاُوۡلٰى ۔یعنی وہ کہاں ہیں؟ سب مرکھپ گئے اور ان کے حالات **نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا**

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹا کے لائیں گے اور اسی سے دوبارہ نکالیں گے تم کو۔

وَلَقَدۡ اَرَيۡنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اور ہم نے فرعون کو دکھادیں اپنی سب نشانیاں پھر اُس نے جھٹلایا اور انکار کیا۔

قَالَ اَجِئۡتَنَا لِتُخۡرِجَنَا مِنۡ اَرۡضِنَا بِسِحۡرِكَ يٰمُوۡسٰى ﴿۵۸﴾

۵۸۔ کہنے لگا کیا اس واسطے تُو ہمارے یہاں آیا ہے کہ ہمیں اپنے ملک سے نکال دے اپنی دلربا باتوں سے اے موسیٰ!

فَلَنَاۡتِيَنَّكَ بِسِحۡرٍ مِّثۡلِهٖ فَاجۡعَلۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكَ مَوۡعِدًا لَّا نُخۡلِفُهٗ نَحۡنُ وَلَاۤ اَنۡتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۹﴾

۵۹۔ تو ہم بھی ضرور تیرے سامنے ایسا ہی دھوکہ لائیں گے تو تُو مقرر کر دے ہمارے اور اپنے میں ایک وعدہ جس کا خلاف نہ ہم کریں نہ تُو کسی صاف میدان میں۔

قَالَ مَوۡعِدُكُمۡ يَوۡمُ الزِّيۡنَةِ وَاَنۡ يُّحۡشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۶۰﴾

۶۰۔ موسیٰ نے کہا جشن کا روز تمہارے ساتھ ٹھہرایا گیا اور لوگ جمع کیے جائیں دن چڑھے۔

فَتَوَلّٰى فِرۡعَوۡنُ فَجَمَعَ كَيۡدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۱﴾

۶۱۔ تو پھر گیا فرعون اور جمع کیں اُس نے اپنی تدبیریں پھر آ موجود ہوا۔

قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰى وَيۡلَكُمۡ لَا تَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسۡحِتَكُمۡ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدۡ خَابَ مَنِ افۡتَرٰى ﴿۶۲﴾

۶۲۔ موسیٰ نے ان سے کہا افسوس ہے تم پر افترا نہ کرو اللہ پر جھوٹ نہیں تو وہ پیس ڈالے گا تمہیں عذاب سے اور بے شک نامراد ہوا جس نے افترا کیا[1]۔

فَتَنَازَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ وَاَسَرُّوا النَّجۡوٰى ﴿۶۳﴾

۶۳۔ پھر جادوگر جھگڑنے لگے اور چپکے چپکے انہوں نے مشورہ کیا۔

قَالُوۡۤا اِنۡ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيۡدٰنِ اَنۡ

۶۴۔ بولے یہ تو دونوں جادوگر ہیں اور

---

[1] مفتری کامیاب نہیں ہوتا نامراد ہوتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) ہوگئے۔ تمہارا خدا اُن کا حال کچھ جانتا ہے۔ خدا نے جواب دیا کہ ہمارے پاس سب محفوظ ہے وقت پر حسبِ حال سزا و جزا ہم دیں گے۔

يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٤﴾

دونوں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اپنے دھوکہ کے زور سے اور تباہ کر دیں تمہارے عمدہ مذہب کو۔

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٥﴾

٦٥۔ تو تم اتفاق کر وا پنی ایک دلربا تدبیر پر اور منصوبے جمع کرو تمہارے پھر قطار باندھ کر آؤ اور آج جو غالب رہے گا وہی مراد پائے گا۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٦﴾

٦٦۔ (انہوں نے) موسیٰ سے پوچھا۔ کیا آپ پہلے رکھیں گے یا ہم رکھیں؟

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٧﴾

٦٧۔ موسیٰ نے کہا، نہیں تمہیں رکھو، پس یکا یک ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کی تدبیر کی وجہ سے موسیٰ کو ایسی نظر آتی تھیں کہ وہ دوڑتی ہیں۔

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٨﴾

٦٨۔ تو موسیٰ[1] دل ہی دل میں ڈرے۔

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٩﴾

٦٩۔ ہم نے کہا تُو ڈر مت بے شک تُو غالب رہے گا (یعنی اکثر مرتد نہ ہوں گے تیری قوم غالب ہوجائے گی)۔

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٧٠﴾

٧٠۔ اور رکھ دے جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے کہ نگل جائے جو کچھ انہوں نے بنایا ہے اس کے سوا نہیں کہ انہوں نے جو گھڑ لیا ہے وہ تو دھوکا ہی دھوکا ہے اور کامیاب نہیں ہوتا دھوکہ باز جہاں آیا۔

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧١﴾

٧١۔ پھر گرائے گئے اور گر پڑے جادوگر فرمانبردار ہوکر اور کہنے لگے ہم نے ہارون اور موسیٰ کے ربّ کو مانا۔

---

[1] لوگوں کے مرتد ہونے کے خوف سے۔

آیت نمبر ٦٦۔ اَنْ تُلْقِيَ الخ۔ اس حسن ادب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مسلمان کر دیا۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿۷۲﴾

۷۲۔ فرعون بولا تم نے مان لیا اس کو اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں بے شک یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے تو اب میں ضرور کاٹ ڈالوں گا تمہارے ہاتھ اور پیر خلاف ورزی کی وجہ سے اور تمہیں کھجور کی ڈالیوں میں صلیب دوں گا تا کہ تم جان لو کہ ہم میں سے زیادہ سخت عذاب کرنے والا اور دیر تک رہنے والا کون ہے۔

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ﴿۷۳﴾

۷۳۔ وہ بولے ہم ہرگز ہرگز تجھ کو اس پر ترجیح نہ دیں گے جو صاف علم ہمارے پاس آیا اور نہ اس اللہ پر جس نے ہم کو پیدا کیا تو تُو کر لے جو تجھے کرنا ہے۔ تُو تو حکم چلا سکتا ہے اس دنیا ہی کی زندگی میں۔

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۷۴﴾

۷۴۔ ہم تو ایمان لا چکے اپنے ربّ پر تا کہ وہ ہماری عیب پوشی کرے اور ہمیں خطاؤں سے محفوظ رکھے۔ اور جو تو نے ہم سے موسیٰ پر زبردستی کرائی ہے فریب سے[۱]۔ اور اللہ ہی سب بہتروں سے بہتر ہے اور وہی زیادہ سے زیادہ تر رہنے والا ہے۔

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۷۵﴾

۷۵۔ کچھ شک نہیں جو حاضر ہو گا اپنے ربّ کے حضور جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والا منکر تو اس کے لئے جہنم ہی ہے جس میں نہ مرنا ہی ہے نہ جینا۔

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۙ﴿۷۶﴾

۷۶۔ اور جو اس کے پاس مومن ہو کر آیا اور اس نے بھلے کام بھی کئے ہوں تو یہی لوگ ہیں جن کے لئے بڑے بڑے درجے ہیں۔

[۱] وہ بھی اللہ ڈھانپے اور اُس کے وبال سے بچائے۔

جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنۡ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ ع

۷۶۔ رہنے کے لئے سدا باغ ہیں بہہ رہی ہیں ان میں نہریں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اس کا بدلہ ہے جو دل سے پاک وصاف ہوگیا۔

وَ لَقَدۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰۤى ۙ اَنۡ اَسۡرِ بِعِبَادِیۡ فَاضۡرِبۡ لَهُمۡ طَرِیۡقًا فِی الۡبَحۡرِ یَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا تَخۡشٰى ﴿۷۷﴾

۷۷۔ اور بے شک ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کی طرف کہ راتوں رات نکال لے جا میرے بندوں کو پھر اُن کے لئے راستہ تلاش کر خشک دریا میں۔ نہ تو تجھ کو خطرہ ہوگا پیچھے سے آ کر پکڑنے کا اور نہ ڈوبنے کا ڈر ہوگا۔

فَاَتۡبَعَهُمۡ فِرۡعَوۡنُ بِجُنُوۡدِهٖ فَغَشِیَهُمۡ مِّنَ الۡیَمِّ مَا غَشِیَهُمۡ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ پھر اُن کا پیچھا کیا فرعون نے مع اپنے لشکر کے تو ان کو ڈھانپ لیا دریا نے جیسا ڈھانپ لیا ان کو۔

وَ اَضَلَّ فِرۡعَوۡنُ قَوۡمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿۷۹﴾

۷۹۔ اور تباہ و گمراہ کر دیا فرعون نے اپنی قوم کو اور رہنمائی نہ کی[1]۔

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ قَدۡ اَنۡجَیۡنٰكُمۡ مِّنۡ عَدُوِّكُمۡ وَ وٰعَدۡنٰكُمۡ جَانِبَ الطُّوۡرِ الۡاَیۡمَنَ وَ نَزَّلۡنَا عَلَیۡكُمُ الۡمَنَّ وَ السَّلۡوٰى ﴿۸۰﴾

۸۰۔ اے اللہ کے پہلوان کی اولاد! بے شک ہم نے تم کو نجات دی تمہارے دشمن سے اور طور کے دائیں طرف کا تم سے وعدہ کیا اور ہمیں نے تم پر اتارا تھا مَنّ وسَلویٰ۔

كُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ وَ لَا تَطۡغَوۡا فِیۡهِ فَیَحِلَّ عَلَیۡكُمۡ غَضَبِیۡ ۚ وَ مَنۡ یَّحۡلِلۡ عَلَیۡهِ غَضَبِیۡ فَقَدۡ هَوٰى ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور عام حکم دے دیا تھا کہ کھاؤ پاکیزہ سُتھری چیزیں جو ہم نے تم کو دیں اور اس میں حد سے نہ بڑھو نہیں تو تم پر میرا غضب نازل ہوگا۔ اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو وہ ضرور گر گیا۔

وَ اِنِّیۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ

۸۲۔ اور میں بڑا عیب پوش خطا سے بچانے والا ہوں اُس شخص کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے

---

[1] یعنی وہ گم راہ تھا قوم کو بھی گم راہ کر دیا۔

آیت نمبر ۷۷۔ یَبَسًا۔ بحر قلزم جو مکے کی طرف ہے وہ خشک تھا۔

آیت نمبر ۸۰۔ جَانِبَ الطُّوۡرِ الۡاَیۡمَنَ۔ وہاں چلّہ کشی کر و یا چند آدمیوں کو لاؤ تو تم کو کتاب ملے گی۔

صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٣﴾

اور نیک کام کرے پھر ہدایت پر قائم رہے۔

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٤﴾

٨٤۔ اور تجھ کو کیا چیز جلدی لے آئی اپنی قوم سے اے موسیٰ![1]

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٥﴾

٨٥۔ موسیٰ نے عرض کی وہ لوگ بھی میرے پیچھے ہی ہیں اور جلدی کر کے آیا ہوں تیری طرف اے میرے ربّ! تا کہ تُو خوش ہو۔

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٦﴾

٨٦۔ فرمایا ہم نے نیک و بد میں تمیز کر دی تیری قوم کی تیرے پیچھے اور اُن کو بہکا دیا سامری نے۔

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۗ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٧﴾

٨٧۔ تو موسیٰ واپس آیا اپنی قوم کی طرف غصہ میں بھرا ہوا افسوس کرتا ہوا۔ بولا اے میری قوم! کیا تم سے وعدہ نہیں کیا تھا تمہارے ربّ نے عمدہ وعدہ۔ کیا تم پر بہت مدت گزر گئی تھی یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر نازل ہو غضب تمہارے ربّ کا تو اس وجہ سے خلاف کیا تم نے میرے وعدہ کا۔

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٨﴾

٨٨۔ انہوں نے جواب دیا ہم نے تو خلاف نہ کیا تمہارا وعدہ اپنے اختیار سے بلکہ ہم قوم کے زیوروں کا بوجھ اٹھوائے گئے پھر ہم نے اس کو بھٹی میں ڈال دیا اسی طرح سامری نے بھی کچھ ڈالا۔

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۥ

٨٩۔ اور اُن کے واسطے ایک بچھڑے کا جسم اس نے نکال دیا جس کی آواز گائے کی تھی پھر سامری نے کہا یہ تمہارا اور تمہارے موسیٰ کا معبود

---

[1] یعنی ستر آدمیوں سے تو آگے جلدی کیوں چلا گیا۔

آیت نمبر ٨٦۔ السَّامِرِيُّ۔ سامری سامرہ کا رہنے والا ہے کتاب خروج ٣٢ آیت۔ خدا نے اس کا اصلی نام ظاہر نہیں فرمایا کیونکہ جس بدکار کی **نسل** باقی رہتی ہے تو قرآن مجید اس کا خاص نام نہیں بتلاتا تا کہ اس کی **نسل** سے جو نیک بندے ہوں وہ شرمندہ نہ ہوں۔ دیکھو ابوجہل، ابولہب وغیرہ۔

فَنَسِیَ ؕ﴿۸۹﴾

ہے تو موسیٰ اس کو بھول گیا ہے۔

اَفَلَا یَرَوۡنَ اَلَّا یَرۡجِعُ اِلَیۡہِمۡ قَوۡلًا ۬ۙ وَّ لَا یَمۡلِکُ لَہُمۡ ضَرًّا وَّ لَا نَفۡعًا ﴿۹۰﴾ ع ۱۳

۹۰۔ بھلا یہ لوگ اتنا بھی نہ دیکھ سکے کہ وہ پلٹا کر جواب بھی تو نہیں دیتا انہیں[۱] اور وہ مالک بھی نہیں ان کے کسی نقصان اور نفع کا۔

وَ لَقَدۡ قَالَ لَہُمۡ ہٰرُوۡنُ مِنۡ قَبۡلُ یٰقَوۡمِ اِنَّمَا فُتِنۡتُمۡ بِہٖ ۚ وَ اِنَّ رَبَّکُمُ الرَّحۡمٰنُ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ وَ اَطِیۡعُوۡۤا اَمۡرِیۡ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ اور بے شک ان سے کہا تھا ہارون نے پہلے ہی سے اے میری قوم! اس کے سوا نہیں کہ تم اس سے آزمائے گئے ہو[۲] اور تمہارا ربّ تو رحمٰن ہے تو تم میری ہی پیروی کرو اور میرے ہی کہنے پر چلو۔

قَالُوۡا لَنۡ نَّبۡرَحَ عَلَیۡہِ عٰکِفِیۡنَ حَتّٰی یَرۡجِعَ اِلَیۡنَا مُوۡسٰی ﴿۹۲﴾

۹۲۔ انہوں نے جواب دیا ہم کبھی نہیں ہٹیں گے اسی پر جمے بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارے پاس پلٹ آئے موسیٰ۔

قَالَ یٰہٰرُوۡنُ مَا مَنَعَکَ اِذۡ رَاَیۡتَہُمۡ ضَلُّوۡۤا ﴿۹۳﴾ ۙ

۹۳۔ موسیٰ آئے تو بولے اے ہارون! تجھے کس نے روکا جب تُو دیکھ چکا قوم کو کہ وہ راہ سے بھٹک گئی۔

اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَیۡتَ اَمۡرِیۡ ﴿۹۴﴾

۹۴۔ تُو نے کیوں میری پیروی نہ کی کیا تُو نے میرے حکم کی نافرمانی کی۔

قَالَ یَبۡنَؤُمَّ لَا تَاۡخُذۡ بِلِحۡیَتِیۡ وَ لَا بِرَاۡسِیۡ ۚ اِنِّیۡ خَشِیۡتُ اَنۡ تَقُوۡلَ فَرَّقۡتَ بَیۡنَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَ لَمۡ تَرۡقُبۡ قَوۡلِیۡ ﴿۹۵﴾

۹۵۔ کہا اے میری ماں کے بیٹے! میری داڑھی کو ہاتھ نہ لگا اور نہ میرا سر پکڑ، میں تو ڈرا تھا اس سے کہ آپ کہیں گے کہ تُو نے پھوٹ ڈال دی بنی اسرائیل میں اور میری بات یاد نہ رکھی[۳]۔

---

[۱] یعنی وہ مصنوعی صورت والی سونے کی گائے ہے۔
[۲] یعنی اللہ تمہارے پہلے بُروں کو بہ ظاہر دیکھنا چاہتا ہے۔
[۳] یعنی امن قائم رکھنے کی۔

آیت نمبر ۹۰۔ ضَرًّا وَّ لَا نَفۡعًا۔ یعنی نہ لات مارتی، نہ دودھ دیتی، نہ ہگتی نہ موتتی، نہ اس کا چمڑا جوتیاں بنانے کے کام کا۔

آیت نمبر ۹۲۔ یَرۡجِعَ اِلَیۡنَا مُوۡسٰی۔ ہارون علیہ السلام کا قوم پر وہ رعب نہیں معلوم ہوتا جو حضرت موسیٰ کا ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٦﴾

٩٦۔ موسیٰ نے کہا اے سامری! تیرا کیا حال ہے ؟

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٧﴾

٩٧۔ وہ بولا میں نے وہ چیز دیکھی جو اَوروں نے نہیں دیکھی۔ میں نے تھوڑا سا شریعت کا حصہ لیا تھا پھر اسے چھوڑ دیا میں نے اور ایسی ہی صلاح دی مجھ کو میرے نفس نے۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٨﴾

٩٨۔ موسیٰ نے کہا چل جا دور ہو۔ زندگی ہی میں تیری یہ سزا ہے کہ تُو کہا کرے مجھے ہاتھ نہ لگانا[1] اور البتہ تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے کہ جس کا تجھ سے کبھی خلاف نہ ہوگا اور دیکھ تیرے جھوٹے معبود کو جس پر تو جما بیٹھا ہے کہ ہم اس کو ضرور جلائیں گے پھر اس کو بکھیر دیں گے دریا میں اڑا کر۔

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٩﴾

٩٩۔ اس کے سوا نہیں کہ تمہارا سچا معبود تو بس اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اس کے علم میں سب چیزیں سما گئی ہیں۔

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿١٠٠﴾

١٠٠۔ اسی طرح ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں اگلوں کے گزرے ہوئے حال کی خبریں اور ہم نے تجھ کو عطا کیا ہے یادگار اور نصیحت (یعنی قرآن)۔

---

[1] یعنی خاکروب کی طرح کہتا پھرے مجھے نہ چھوؤ۔ حضور بچ کے چلو۔

آیت نمبر ٩٧۔ بَصُرْتُ۔ یعنی مجھ کو ایسی بات سوجھی جو اوروں کو نہ سوجھی یعنی پہلے مَیں موسیٰ کا پیرو تھا پھر پیروی چھوڑ کر بُت پرستی کا سامان بہم پہنچایا۔ قبضِ اثرِ رسول یعنی رسول کی پیروی کا طریقہ عام مفسرین نے یہاں بھی کیا سامری کا عجیب حال درج کیا ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں کہیں نہیں۔

آیت نمبر ٩٨۔ لَا مِسَاسَ۔ جیسے خاکروبوں کا حال ہے کہ وہ کہتے ہیں مہاراج ذرا بچ کر جائیو۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (التوبۃ: ٢٨)۔ گویا ذات سے باہر کر دیا۔ ذات یا قوم سے باہر کرنے کی اصل یہی معلوم ہوتی ہے۔

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠١﴾

١٠١۔ جس شخص نے اس قرآن سے منہ پھیرا تو وہ اٹھائے گا قیامت کے دن بوجھ (تمام غلطیوں کا)۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠٢﴾

١٠٢۔ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اس میں اور ان کے لئے بُرا بوجھ ہے قیامت کے دن اٹھانے کا۔

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٣﴾

١٠٣۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا اور ہم گھیر لائیں گے قطع تعلق کرنے والوں کو اُس دن جن کی آنکھیں نیلی پیلی ہوں گے۔

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٤﴾

١٠٤۔ وہ آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہوں گے کہ بس دس ہی دن ٹھہرے ہوں گے۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٥﴾ ع ١٥/١٤

١٠٥۔ ہم خوب جانتے ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں جب ان میں کہے گا اعلیٰ درجہ کا کہنے والا کہ تم کیا رہے؟ ایک دن۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٦﴾

١٠٦۔ اور تجھ سے پوچھتے ہیں پہاڑوں کی طرح جو سلطنتیں ہیں اُن کا حال۔ تو جواب دے اڑا دے گا میرا ربّ ان کو بالکل خاک دھول بنا کر۔

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٧﴾

١٠٧۔ پھر زمین کو کر ڈالے گا ہموار میدان۔

لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٨﴾

١٠٨۔ تو اس میں کہیں اونچ نیچ نہ دیکھے گا۔

يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٩﴾

١٠٩۔ اس دن لوگ پیچھے دوڑیں گے پکارنے والے کے جس میں کچھ کجی نہیں اور نیچی ہو جائیں گی آوازیں رحمٰن کے خوف سے تو سوائے دھیمی آوازوں کے تُو کچھ نہ سنے گا۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١١٠﴾

١١٠۔ اس دن کام نہ آئے گی کسی کی سفارش مگر جسے اجازت دے دی رحمٰن نے اور اس کا قول پسند فرما لیا۔

آیت نمبر ١٠٤۔ اِلَّا عَشْرًا۔ یعنی دنیا میں کچھ بھی رہنا نہ ہوا۔ بے ڈھب اور مصیبت میں پھنسے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١١﴾

١١١۔ وہ خوب جانتا ہے جو سامنے ہونے والا ہے اور جو پیچھے ہو چکا ہے اور لوگوں کا علم تو اس کو حاوی نہیں ہوسکتا۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١٢﴾

١١٢۔ اور بڑے بڑے وجیہ عظیم الشان لوگ **حَيُّ الْقَيُّوْم** کے سامنے جھک جائیں گے اور کچھ شک نہیں کہ جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا وہ نامراد ہی رہا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٣﴾

١١٣۔ اور جو بھلے کام کرے اور وہ ایماندار بھی ہو تو اسے نہ تو ظلم کا ڈر ہے نہ نقصان کا۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٤﴾

١١٤۔ اور اسی طرح ہم نے اس (یعنی قرآن) کو اتارا ہے ہر وقت پڑھنے کی چیز عربی زبان میں اور طرح طرح سے اس میں بیان کئے ہیں ڈر تاکہ لوگ تقویٰ اختیار کریں یا ان کے لئے موجب نصیحت ہو جائے۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٥﴾

١١٥۔ بہت بڑا درجہ عالی شان اللہ سچے بادشاہ کا ہے اور تو جلدی نہ کر قرآن میں جب تک کہ اس کی وحی تمام نہ ہو چکے تیری طرف اور کہا کر اے میرے ربّ! مجھے علم اور زیادہ دے[1]۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ

١١٦۔ اور ہم نے اقرار لیا آدم سے پہلے سے وہ

---

[1] انبیا کو علم کی ترقی کا کتنا خیال ہے۔

آیت نمبر ١١٦۔ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ۔ یاد رہے کہ آدم کے بھولنے سے مراد یہ نہیں کہ ان کو وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ (البقرة : ٢١) کا حکم بھول گیا تھا کیونکہ شیطان نے وسوسہ کے وقت ان کو نہی یاد دلائی ہے اور اس کے وجوہات بیان کئے جیسا کہ سورہ اعراف رکوع (٢) سے ظاہر ہے فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا میں مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا بیان کیا ہے تو نسیان سے مراد یہ ہے کہ وہ ابلیس کو دشمن سمجھنا بھول گئے تھے اور اس کو دوست ناصح سمجھ بیٹھے تھے کیونکہ ان کو بتایا گیا تھا یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ

نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٦﴾ ع ١١/١٥ بھول گیا تھا اور ہم نے اس میں قصد نہ پایا[۱]۔

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٧﴾

١١٧۔ اور وہ یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو کہا آدم کی فرمانبرداری کرو تو سب نے حکم مانا مگر ابلیس نے انکار کر دیا۔

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٨﴾

١١٨۔ تو ہم نے کہہ دیا اے آدم! یہی تیرا دشمن ہے اور تیری بیوی کا اور رفیق کا تو کہیں تم کو نکلوا نہ دے جنت سے تو تم ناکام ہو جاؤ گے۔

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٩﴾

١١٩۔ جنت میں تجھے یہ کمال حاصل ہے کہ نہ تُو بھوکا رہے اس میں اور نہ ننگا۔

وَ اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١٢٠﴾

١٢٠۔ اور نہ یہ کہ پیاسا رہے اس میں اور نہ دھوپ کھائے۔

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢١﴾

١٢١۔ پھر وسوسہ کیا اس کی طرف شیطان نے اور بولا اے آدم! کیا میں آپ کو بتاؤں ہمیشہ رہنے کا جھاڑ اور ایسی سلطنت جو کبھی پرانی نہ ہو۔

---

[۱] حضرت آدم سے قصد گناہ نہیں ہوا وہ بھول گئے تھے۔

(بقیہ حاشیہ) فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ الخ (طٰہٰ :١١٨)۔ اس سے عصمتِ انبیاء پر حملہ نہیں ہوتا کیونکہ درحقیقت گناہ کا تعلق نیّت اور میلان قلبی سے تعلق رکھتا ہے۔ چونکہ مذاہب کا اصل مقصد انسان کی بہیمیت پر ملکیت کو غالب کرنا ہے اور نفسِ امّارہ کو مطمئنّہ بنانا۔ اس لئے جیسا کہ آدم کو یہ کہا گیا کہ اس درخت کے کھانے سے تم مَلَکْ بن جاؤ گے تو اس نے ملکیّت جو قربِ الٰہی کا موجب ہے از روئے شوق اور محبت کے پسند کر لیا اور جھوٹے کا قول جو قسم کھا کر ناصح مشفق بنا تھا عاشقانہ رنگ میں قبول کر لیا۔ چونکہ بات اپنے مطلب کی تھی اس لئے رقیب ناصح کی بات مان لی اور دھوکہ کھا گئے۔ یہی باعث ہے کہ ان کو ایک رنگ میں کہا گیا کہ تم کو تو روکا گیا تھا لیکن ان کا تقرب آگے سے بھی بڑھ گیا جو ثُمَّ اجْتَبٰهُ سے ظاہر ہے۔ اگر عصیان اور نہی کا توڑنا نافرمانی کے رنگ میں ہوتا تو اِجْتَبٰهُ رَبُّهٗ کا خطاب نہی توڑنے کے بعد نہ ہوتا۔ خلاصہ یہ کہ خود فرما دیا وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا (طٰہٰ:١١٦)۔

فَاَكَلَا مِنۡهَا فَبَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخۡصِفٰنِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَنَّةِ‌ ۚ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۚ ﴿۱۲۲﴾

١٢٢۔ پھر (دونوں نے) اس جھاڑ میں سے کھالیا تو شرم گاہیں دونوں کی خود کو دِکھنے لگیں اور لگے اپنے اوپر ڈھانپنے جنت کے پتے اور آدم نے نافرمانی کی اپنے ربّ کی تو اس کا گزران تنگ ہوگیا۔

ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيۡهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۳﴾

١٢٣۔ پھر اُس کو اُس کے رب نے برگزیدہ کرلیا اور متوجہ ہوا اس پر اور کامیاب کیا اس کو۔

قَالَ اهۡبِطَا مِنۡهَا جَمِيۡعًا‌ۢ بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ‌ ۚ فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشۡقٰى ﴿۱۲۴﴾

١٢٤۔ فرمایا یہاں سے اترو سب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو پھر تمہارے پاس جب آئے میری طرف سے ہدایت تو جو میری ہدایت پر چلا تو وہ نہ بھکے گا اور نہ ناکام ہوگا۔

وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا وَّنَحۡشُرُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى ﴿۱۲۵﴾

١٢٥۔ اور جس نے میرے قرآن سے منہ پھیر لیا تو اس کی روزی تنگی سے ملے گی اور ہم اس کو اٹھائیں گے قیامت کے دن اندھا۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِىۡۤ اَعۡمٰى وَقَدۡ كُنۡتُ بَصِيۡرًا ﴿۱۲۶﴾

١٢٦۔ وہ بولے گا اے میرے ربّ! تُو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا اور بے شک میں (دنیا میں) تھا بینا۔

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتۡكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيۡتَهَا‌ ۚ وَكَذٰلِكَ الۡيَوۡمَ تُنۡسٰى ﴿۱۲۷﴾

١٢٧۔ اللہ فرمائے گا ایسا ہی ہے۔ ہماری آیتیں جب تیرے پاس آئی تھیں تو تُو نے ان کو بھلادیا اور چھوڑ دیا تھا اسی طرح آج ہم نے تجھے بھلا دیا۔

آیت نمبر ١٢٢۔ فَبَدَتۡ ۔یعنی مارے غیرت کے اپنے کو ننگا دیکھتے تھے۔آپے سے باہر تھے۔

آیت نمبر ١٢٤۔ اِهۡبِطَا ۔یہاں اِهۡبِطَا تعظیم اور محبت کا کلمہ ہے جیسے اِهۡبِطۡ بِسَلٰمٍ (ھود: ۴۹)۔

آیت نمبر ١٢٥۔ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا ۔اس پر تمام لیکچرار ہمدردی کرنے والے قوم کو علوم وفنون کی طرف توجہ دلانے والے بار بار غور کریں اور دیکھیں کہ کیوں مسلمان خدا کے نزدیک تنگدست ومفلس ہو رہے ہیں اور فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً سے دور اور صحابہ اور تابعین جو حسب ارشاد اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا (المؤمن: ۵۲) سے کامیاب تھے، یہ محروم ہیں۔

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٨﴾

١٢٨۔ ہم اسی طرح اس کو سزا دیا کرتے ہیں جو حد سے بڑھ چلا اور ہماری نشانیوں پر ایمان نہ لایا اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت اور دیر تک رہنے والا ہے۔

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿١٢٩﴾ ع ٧ ١٣ ١٦

١٢٩۔ کیا ان کو اس بات سے ہدایت نہ ہوئی کہ کتنی ہم نے سنگتیں اور بستییں ہلاک کردیں اُن سے پہلے جن کے مقامات میں چلتے پھرتے ہیں۔ اس میں تو بڑے بڑے پتے ہیں عقل والوں کے لئے۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ؕ ﴿١٣٠﴾

١٣٠۔ اگر تیرے پروردگار کی پیشگوئی نہ ہو چکی ہوتی اور وقت مقرر نہ ہوتا تو عذاب الٰہی آ ہی جاتا۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣١﴾

١٣١۔ تُو صبر کر کافروں کے کہنے پر اور تسبیح کر تیرے ربّ کی تعریف کے ساتھ آفتاب نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے اور رات کے کچھ حصوں میں تاکہ تُو خوش ہو جائے[1]۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣٢﴾

١٣٢۔ اور نہ تُو دوڑا اپنی آنکھیں اس چیز کی طرف جو ہم نے استعمال کے لئے دے دیئے کافروں میں مختلف لوگوں کو دنیوی زندگی کی زینت تاکہ ان کو اس میں آزمائیں اور تیرے رب کی دی ہوئی روزی بہت بہتر ہے اور بڑی پائیدار ہے۔

---

[1] تاکہ تو کامیاب ہو جائے۔

آیت نمبر ١٣١۔ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔ یعنی فجر اور عصر اور اٰنَآئِ الَّيْلِ اور رات کے کچھ حصوں میں یعنی مغرب وعشاء وتہجد اور دن کے طرفوں میں یعنی ظہر وعصر تاکیداً نماز پڑھا کرو۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾

۱۳۲۔ اور تُو اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور لگا تار کہتا چلا جا۔ ہم تجھ سے کھانا نہیں مانگتے خود ہی تجھ کو روزی دیتے ہیں۔ اور انجام بخیر متقیوں کا ہے۔

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾

۱۳۴۔ اور کافر کہتے ہیں کہ یہ لے آتا کیوں نہیں ہمارے پاس کوئی نشان اپنے ربّ کی طرف سے۔ کیا ان کے پاس کوئی نشانی نہیں پہنچی اگلی کتابوں کی۔

وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾

۱۳۵۔ اور اگر ہم ان کو ہلاک کر ڈالتے کسی عذاب سے رسول کے آنے سے پہلے تو کہتے اے ہمارے رب تُو نے کیوں نہ بھیجا ہماری طرف کوئی رسول تو ہم پیروی کرتے تیری آیتوں کی اس سے پہلے کہ ہم ذلیل اور رسوا ہوں۔

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع

۱۳۶۔ تو جواب دے دے ہر ایک منتظر ہے تو تم بھی انتظار کرو تو قریب ہی تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون صاحب سیدھے راستے والے ہیں اور کون کامیاب ہیں۔ ع ۷ / ۱۷

آیت نمبر ۱۳۲۔ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نمازوں پر محافظت کرے اس کے لئے قیامت کے دن نُور اور حجّت اور نجات ہوگی اور جو نہ کرے وہ ان چیزوں سے محروم اور قارون اور فرعون وہامان اور اُبیّ بن خلف کے ساتھ ہوگا اور جب تمہاری اولاد سات برس کی ہو تو نماز کی ہدایت کرو اور جب دس برس کی ہو تو مار کر نماز پڑھواؤ۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ ثَلَاثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ سَبْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ ہم سورۃ الانبیاء کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس کے نام سے جو سب خوبیوں کا مالک تمام عیبوں سے پاک ہے بے خدمت بھی سب کچھ دیتا ہے خدمت کا بھی خوب صلہ عنایت فرماتا ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ②

۲۔ انسانوں کا حساب قریب ہوگیا ہے مگر لوگ غفلت میں پڑے ہوئے منہ پھیر رہے ہیں۔

مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ③

۳۔ اُن کے پاس نہیں آئی کوئی نصیحت اُن کے ربّ کی طرف سے نئی مگر وہ اس کو سن لیتے ہیں حال یہ ہے کہ وہ بے حقیقت کام ہی کرتے ہیں۔

آیت نمبر۲۔ حِسَابُهُمْ ۔ حسب خلاصہ ذیل مضمون اس سورہ شریف میں آئے ہیں۔ (۱) انبیاء پر کیا اعتراض ہوتے ہیں اور ان سے موافقت ومخالفت کے نتائج کیا ہوتے ہیں ان کے آنے کا وقت اور ضرورت۔ (۲) لوگ جب عام غفلت میں ہوتے ہیں تو انبیاء آتے ہیں یعنی جب حمیّت مذہبی کم ہوجاتی ہے ہزار برس میں ایسا ضرور ہوتا ہے۔ سو برس میں بھی۔ پیرایہ جدید ہوتا ہے اصل شریعت باقی رہتی ہے۔ (۳) **لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ** کھلاڑی دل۔ آج کل بھی ایسے لوگ بہت ہیں۔ (۴) وہ نکتہ چینیاں جو انبیاء پر ہوتی ہیں تو یہ نرم پیرایہ ہے کہ تمہارے جیسا ایک آدمی ہے کہیں تو **اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ** بھی کہا گیا ہے۔ (۵) دلربا باتیں کرتا ہے یا جادوگر ہے۔ (۶) **رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ** یعنی تم پر فرد جرم لگ چکا ہے سزا ملے گی۔ (۷) اخلاق انبیاء اعلیٰ دیکھ کر پیشگوئیوں پر اعتراض کر دیتے ہیں اور **بَشَرًا مِّثْلُكُمْ** نہیں کہہ سکتے اس سے بڑھ کر **بَلِ افْتَرَاهُ** کہہ دیتے ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر شاعر کہہ دیتے ہیں کلام مؤثر بھی دیکھتے ہیں۔

مُعْرِضُوْنَ ۔ فطرتی بات تو یہ تھی کہ حساب کا وقت قریب ہو تو لوگ چونک جاتے کہ رسول اللہؐ بھیجے گئے ہیں وہ اچھوں کی پڑتال کر رہے ہیں۔ امتحان لے رہے ہیں۔ ہر ایک جماعت کا محاسبہ ہو رہا ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں موجود ہیں۔ عرب کا ملک آزاد ہے اور تعلیم سے مہذب بنایا جا رہا ہے۔ قیصر وکسریٰ سے کہا جا رہا ہے کہ اگر حساب میں غلطی نکلی تو **لَا قَيْصَرَ وَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ** یعنی ہر ایک کو اس کے اعمال کا نتیجہ ملنے والا ہے۔ افسوس کہ اس پر بھی وہ اعراض کر رہے ہیں اور خوابِ غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں۔

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖۗ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿٤﴾

۴۔ ان کے دل غافل شدہ ایک ہی طرف متوجہ ہو جانے والے ہیں۔ چھپی ہوئی منصوبہ بازی کرتے ہیں ظالم۔ کیا یہ شخص بس تمہارے ہی جیسا ایک آدمی نہیں ۔کیوں آتے ہو آنکھوں دیکھتے جادو کے پاس۔

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۫ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٥﴾

۵۔ پیغمبر نے کہا میرا ربّ تو جانتا ہے ہر ایک بات جو آسمان میں ہو یا زمین میں اور وہی بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے[1]۔

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۖۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٦﴾

٦۔ بلکہ انہوں نے کہا یہ پریشان خواب وخیال ہیں[2] بلکہ یہ اس نے جھوٹ باندھ لیا ہے بلکہ وہ شاعر ہے پس اس کو چاہئے کہ ہمارے پاس کوئی نشان لے آئے جس طرح اگلے پیغمبر بھیجے گئے (نشانیوں کے ساتھ)۔

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾

۷۔ کوئی بستی جس کو ہم نے ہلاک کیا اُن سے پہلے ایمان نہیں لائی تو کیا یہ ایمان لائیں گے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾

۸۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے بھی آدمی ہی رسول بنا کر بھیجے۔ ہم نے اُن کی طرف وحی بھیجی تھی تو پوچھ لو اہل کتاب سے جب تم نہ جانتے ہو۔

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ﴿٩﴾

۹۔ اور ہم نے اُن کے ایسے جسم نہیں بنائے جو وہ کھانا نہ کھاویں اور وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں۔

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ

۱۰۔ پھر ہم نے ان کو وعدہ سچ کر دکھایا تو ہم

---

[1] تمہاری غلط بیانئیں اور میرے اصلی حالات کو وہ بہ خوبی جانتا ہے۔
[2] یعنی پیش گوئیاں اور وحی قرآنی۔

نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۰﴾

نے بچا لیا ان کو اور جس کو چاہا اور ہلاک کر دیا حد سے گزر جانے والوں کو۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع

۱۱۔ بے شک ہم نے اتاری ہے تمہاری طرف کتاب جس میں تمہارا ہی ذکر ہے تو کیا تم کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔اور بہت سی ہم نے توڑ دیں بستییں جو ظالم تھیں اوران کے بعد دوسرے لوگ کھڑے کر دیئے۔

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔تو جب انہوں نے معلوم کی ہمارے عذاب کی آہٹ تو وہ فوراً وہاں سے بھاگے۔

لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ ہم نے کہا بھا گو مت اور پلٹ جاؤ جہاں تم کو عیش اور مزہ ملا تھا اور جہاں امن چین سے تم گھروں میں رہتے سہتے تھے تا کہ تم سے پوچھا جائے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔وہ کہتے ہیں ہائے ہماری کم بختی ہم بے شک ظالم ہی تھے۔

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ پھر یہی رہی اُن کی پکار یہاں تک کہ ہم نے اُن کو کر دیا کٹی ہوئی کھیتی، بجھے ہوئے انگارے کے مانند۔

آیت نمبر۱۱۔ اَنْزَلْنَآ ۔کتاب اتاری تو اسے پڑھ کر دستور العمل کیوں نہیں بناتے۔ بدیوں سے کیوں نہیں بچتے۔
ذِكْرُكُمْ اَیْ شَرْفُكُم۔

آیت نمبر۱۲۔ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً ۔قَصَمْنَا کی وجہ و دلیل ہے۔
قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۔دیکھو دنیا میں کتنی قومیں عروج پکڑ کر خاک ہو گئیں۔عبرت پکڑو۔اگلا گرا پچھلا ہوشیار۔

آیت نمبر۱۴۔ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ ۔ یہ کفّار سے استہزاء ہے کہ دنیا کی آؤ بھگت پسند ہے تو وہیں واپس جاؤ کہ دنیا تمہاری خوشامد و مزاج پُرسی کرے۔

آیت نمبر۱۶۔ دَعْوٰىهُمْ ۔اب وہ واپس تو کیا ہو سکتے خبطی ہو گئے ہیں بار بار اپنے ظالم ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمان اور زمین کو اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے بے حقیقت کام کرتے ہوئے۔

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اگر ہم چاہتے کہ کچھ کھلونا بنائیں تو اس کو بناتے اپنے پاس سے جب ہم کو بنانا ہوتا۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ بلکہ ہم حق کو باطل پر غلبہ دیتے ہیں وہ اس کا بھیجا کچل ڈالتا ہے تو وہ فوراً بھاگ جاتا ہے اور تم پر افسوس ہے ان باتوں سے جو تم بیان کرتے ہو۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ۚ

۲۰۔ اور اُسی کا ہے جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور جو اس کے نزدیک ہے یہ سب اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ رات دن اس کی یاد میں لگے رہتے ہیں اور وہ کاہلی نہیں کرتے۔

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ کیا انہوں نے ایسے جھوٹے معبود بنا رکھے ہیں زمین سے جو وہ اٹھا کھڑا کریں گے[1]۔

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اگر آسمان اور زمین میں معبود ہوتے اللہ کے سوائے تو وہ دونوں تباہ ہو جاتے (یعنی شرک سے کام لیں تو سب اسباب خراب ہو جائیں) پاک ذات ہے اللہ کی جو عرش کا ربّ ہے اور اس سے پاک ہے جو یہ لوگ اس کا دوسرے کو شریک بتاتے ہیں۔

---

[1] مُردوں کو سوائے اللہ کے کوئی زندہ نہیں کر سکتا۔

آیت نمبر ۲۱۔ لَا يَفْتُرُوْنَ۔ تھکتے نہیں۔ کسی عابد سے پوچھا کہ تم عبادت سے تھکتے نہیں تو اس نے کیا خوب جواب دیا کہ سانس لینے، بھپک مارنے سے تھکتے ہو۔ مطلب یہ ہے کہ سانس لینے سے انسان کو راحت حاصل ہوتی ہے ایسا ہی عابد انسان کے جسم میں جب عبادت رَچ جاتی ہے تو پھر عبادت سے اس کو راحت حاصل ہوتی ہے اور وہ تھکتا نہیں بلکہ لذّت اٹھاتا ہے۔

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ اس سے تو پوچھ نہ ہوگی جو وہ کرے اور لوگوں سے ہوگی جو وہ کریں۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٥﴾

۲۵۔ کیا انہوں نے اللہ کے سوا جھوٹے معبود بنا رکھے ہیں۔ کہہ دو تم اپنی سند تو لاؤ۔ یہ کتاب ہے جو میرے ساتھ والوں کے حالات میں ہے اور ان کے جو مجھ سے پہلے تھے بلکہ ان میں بہت سے جانتے ہی نہیں حق کو اور وہ منہ ہی پھیرے رہتے ہیں۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٦﴾

۲۶۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف بھی وحی کی کہ کوئی بھی سچا معبود نہیں مگر میں ہی تو میری عبادت کرو۔

وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ۙ

۲۷۔ اور کہتے ہیں کہ رحمٰن نے اولاد بنائی ہے وہ تو ذات پاک ہے[۱] وہ تو مقرب بندے ہیں۔

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾

۲۸۔ وہ اس کے سامنے کسی بات میں سبقت نہیں کر سکتے اور وہ اس کے کہنے کے موافق کام کرتے رہتے ہیں۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٩﴾

۲۹۔ اللہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے اور اللہ جن سے راضی نہیں وہ ان کی شفاعت نہیں کرتے اور وہ اللہ کے خوف سے بڑے ڈرتے رہتے ہیں۔

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ

۳۰۔ اور جو کوئی ان میں سے یہ کہے کہ میں معبود

---

[۱] جن کو یہ بیٹا بناتے ہیں وہ تو مقرب بندے ہیں۔

آیت نمبر ۲۷۔ مُكْرَمُوْنَ۔ اولیاء اللہ مقرب بندے ہیں جن پر کبھی **وَلَد** کا لفظ **مجازًا** بولا جاتا ہے مگر حقیقی **وَلَد** وہ نہیں ہوتے۔

فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۟ ع

ہوں اللہ کے سوا تو اس کو ہم سزا دیں گے جہنم کی۔ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں بے جا کام کرنے والوں کو۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۟

۳۱۔کیا کافروں نے نہیں دیکھا آسمان اور زمین دونوں بند پڑے ہوئے تھے تو ہم نے ان کو کھولا اور بنایا ہم نے ہر ایک چیز کو زندہ پانی سے تو کیا یہ ایمان نہیں لاتے۔

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۟

۳۲۔اور ہم نے پیدا کئے زمین میں پہاڑ ایسا نہ ہو کہ زمین لوگوں کو لے کر جھک پڑے اور اس میں کھلے کھلے رستے تا کہ لوگ راہ پا جائیں۔

آیت نمبر۳۱۔ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ ۔کیا کافروں نے نہیں دیکھا یا یقین نہیں کیا۔بار بار نظارہ نہیں کیا۔

رَتْقًا ۔دین و دنیا کے کارخانے ایک دوسرے کے ظل ہیں مومن کو چاہیے کہ دونوں کو سمجھ کر کام کرے۔دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔خشکی کے بعد بارش آتی ہے اسی طرح الہامات کی بارش بھی ضرورت حقہ کے وقت ہوتی ہے ورنہ آسمان و زمین بند پڑے رہتے ہیں۔

فَفَتَقْنٰهُمَا ۔آسمان اور زمین کا کھلنا،بارش اور جھاڑوں کا ہونا اور بند ہونا۔اس کے برعکس اب رسول اللہؐ کے طفیل سے کھولے گئے ہیں۔دیکھنا کیسے ذِی حیات اور اشجار نو مثمرہ پیدا ہوں گے۔

مِنَ الْمَآءِ ۔کیا حیوانات کیا نباتات سب پانی ہی سے پیدا ہوتے ہیں اور پانی ہی کے ذریعہ سے زندہ رہتے ہیں۔

اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۔اس وقت ایک بارش ہوئی ہے طبائع حسب فطرت پھل لائیں گی ؎

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست از باغ لالہ روید و از شورہ بوم خس

آیت نمبر۳۲۔ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۔پہاڑوں کو لے کر چکر کھاتی ہے از ابن عباسؓ۔اور چکی کی طرح قطب شمالی یا جنوبی میں یا چرخ کی طرح (خطِ اُستوا)۔

فِجَاجًا سُبُلًا ۔جب دنیا کے رستے خدا نے بتائے تو کیا ابدالآباد جگہ کا راستہ نہیں بتایا؟ بے شک بتایا۔سالکِ راہ مستعد ہونا چاہئے۔

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور ہم نے بنا دیا آسمان کو محفوظ چھت اور کافر آسمانی نشانیوں سے منہ پھیرتے ہی ہیں۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ وہی ہے اللہ جس نے رات دن پیدا کیا اور سورج و چاند۔ سب آسمانوں میں تیر رہے ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور ہم نے نہیں دی تجھ سے پہلے کسی بشر کو ہیشگی تو پھر کیا تو اگر مر گیا تو وہ ہمیشہ جیتے ہی رہیں گے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ ہر ایک نفس مزا چکھنے والا ہے موت کا اور ہم تم کو انعام دینا چاہتے ہیں برائی و بھلائی سے آزما کر اور تم سب ہماری طرف پلٹو گے۔

وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور جب تجھے کافر دیکھتے ہیں تو ٹھٹھا کرتے ہیں تجھ سے۔ کہ کیا یہی شخص ہے جو بیان کیا کرتا ہے تمہارے معبودوں کا حال[1] اور وہ خود رحمٰن کے ذکر کے منکر ہی ہیں۔

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ انسان بنایا گیا مٹی سے یا جلدی سے ہم قریب ہی تم کو دکھائیں گے اپنی نشانیاں تو تم ہم سے جلدی مت طلب کرو۔

---

[1] یعنی تمہارے بتوں وغیرہ کو برا کہا کرتا ہے۔

آیت نمبر ۳۴۔ یَسْبَحُوْنَ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آسمانوں کا وجود جیسا کہ کتابوں میں لکھا ہے نہیں ہے بلکہ سیال لطیف ہے جس کے دیکھنے کے لئے اب تک سائنس دان نے آلات پیدا نہیں کئے۔

آیت نمبر ۳۵۔ اَلْخُلْدَ۔ یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کی وفات پر دلالت کرتی ہے مفسرین یہاں لکھ جاتے ہیں سب مر گئے۔

آیت نمبر ۳۷۔ كٰفِرُوْنَ۔ یعنی تمہارے ہی معبودوں کی بُرائی نہیں کرتا بلکہ وہ رحمٰن کا بھی ذکر کرتا رہتا ہے جس کے تم منکر ہو۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب پورا ہوگا جب تم سچے ہو[۱]۔

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اگر یہ کافر اس وقت کی حقیقت کو جانتے کہ نہ روک سکیں گے اپنے منہ کو آگ یا لڑائی سے اور نہ اپنی پیٹھ بچا سکیں گے اور نہ اُن کو مدد ہی ملے گی کہیں سے۔

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ بلکہ وہ وعدہ ان پر ایک دم سے آموجود ہوگا اور ان کے ہوش اُڑا دے گا پھر نہ دفع کر سکیں گے اور نہ ان کو مہلت ہی ملے گی۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع

۴۲۔ اور بے شک ہنسی اڑ چکی ہے تجھ سے پہلے بہت سے رسولوں کی تو وہی چیز آنازل ہوئی اُن کے مسخروں میں جس چیز کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ کہہ دے کہ تمہاری کون حفاظت کرتا ہے رات کو اور دن کو رحمٰن سے (یعنی عذاب سے رحمٰن کے) ہاں یہ لوگ تو اپنے ربّ کی یاد سے یا قرآن سے منہ ہی پھیرتے ہیں۔

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ کیا اُن کے ہمارے سوا کوئی اور بھی معبود ہیں جو اُن کو تکالیف سے بچاتے ہیں وہ تو اپنی مدد بھی آپ نہیں کر سکتے اور نہ ان کو ہماری طرف سے بھی کچھ مدد ہوتی ہے۔

---

[۱] یعنی قیامت یا وعدہ عذاب کب پورا ہوگا۔

آیت نمبر ۳۹۔ صٰدِقِيْنَ ۔یعنی قیامت یا وعدۂ عذاب کب پورا ہوگا۔سیّد احمد خان وغیرہ نے دھوکا کھایا جو معجزات کا انکار کر دیا۔حضورؐ کا ہر قول و فعل معجزہ تھا۔

آیت نمبر ۴۳۔ يَكْلَؤُكُمْ ۔ يَحْفَظُكُمْ۔نگہبانی کرتا ہے۔

آیت نمبر ۴۴۔ يُصْحَبُوْنَ ۔ يُنْصَرُوْنَ۔صاحب دیئے جائیں گے نہیں جس سے مراد مدد ہے اور تائید۔

بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ ہاں بات اتنی ہے کہ ہم نے ان کو فائدہ پہنچایا ہے اوران کے باپ دادا کو یہاں تک کہ ان کی عمر بہت ہو گئی تو کیا یہ لوگ اس بات کو بھی نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو گھٹاتے چلے آرہے ہیں اس کے ہر طرف سے تو کیا وہ غالب ہونے والے ہیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْىِ ۖؗ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ کہہ دے بس میں تو تم کو وحی کے مطابق ڈرا رہا ہوں اور بہرے سنتے ہی نہیں پکارنے کو جب وہ ڈرائے جاتے ہیں۔

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اگر اُن کو بھاپ اور لپٹ بھی لگ جائے تیرے رب کے عذاب کی تو وہ ضرور بول اٹھیں ہائے ہماری خرابی! ہم تو بے شک بے جا کام کرنے والے ہی تھے۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور ہم رکھیں گے انصاف کی ترازوئیں قیامت کے دن پھر کسی شخص پر ذرہ بھی ظلم نہ ہوگا اور اگر کسی کا عمل رائی کے دانے کے برابر ہوگا تو ہم اس کو حاضر کر دیں گے اور ہم کافی ہیں حساب لینے کے لئے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ۙ

۴۹۔ اور ہم نے دی تھی موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ کرنے والی کتاب اور روشنی اور یادگار متقیوں کے لئے۔

آیت نمبر ۴۵۔ طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۔ دنیاوی سامانوں میں پھنسے ہوئے عمریں گزر گئیں۔ دل سخت ہو گئے ہیں۔ اچھے بُرے کی تمیز نہیں رہی۔

اَطْرَافِهَا ۔ امراء۔ غرباء۔ شرفاء۔ ضعفاء۔ غرض ہر جماعت سے لوگ نکل کر دین اللہ میں شامل ہو رہے ہیں یعنی اسلام کا غلبہ ہو رہا ہے۔ کفّار کے امراء وغیرہ مارے جارہے ہیں۔

آیت نمبر ۴۶۔ بِالْوَحْىِ ۔ اندازے و قیاس سے نہیں بلکہ اعلام الٰہی، وحی الٰہی سے۔

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿٥٠﴾

۵۰۔ جو ڈرتے ہیں اپنے ربّ سے بے دیکھے تنہائی میں اور وہ انجام کار کی گھڑی کا بھی بڑا خوف رکھتے ہیں۔

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥١﴾ ع

۵۱۔ اور یہ قرآن بھی بڑا یادگار ہے بابرکت ہے جس کو ہم نے اتارا تو کیا تم اس کو نہیں مانتے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ ج

۵۲۔ اور ہم نے دی تھی ابراہیم کو وہ راہنمائی فہم سلیم[1] پہلے کی اور ہم اس کے بڑے جاننے والے ہیں۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٣﴾

۵۳۔ جب اس نے اپنے چچا اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیں کیا ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو۔

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿٥٤﴾

۵۴۔ انہوں نے جواب دیا ہم نے اپنے باپ دادوں کو انہیں کی پوجا کرتے ہوئے پایا۔

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٥﴾

۵۵۔ ابراہیم نے کہا بے شک تم اور تمہارے باپ دادا سب ہی صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

---

[1] بڑی دور کی بات ہے۔

آیت نمبر۵۲۔ اِبْرٰهِيْمَ ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام شہر بابل یا اورتھا کے باشندے تھے۔ پشتو میں اورتھا آگ کو کہتے ہیں۔ یہاں بڑا آتش کدہ تھا۔ بابل میں صابیوں کا مذہب رائج تھا جو آگ اور ستاروں کو پوجتے تھے۔ جب مشرکین نے مشورہ کیا کہ ابراہیم کو آگ میں جلاؤ تو وہ اپنی تدبیر میں ناکام رہے اور فضل الٰہی ابراہیم کے شامل حال رہا اور وہ ملک شام کو پہنچے اور ان کے پیچھے لُوط ایمان لائے۔ یہیں حضرت اسحاق پیدا ہوئے اور ان سے یعقوب اور ان کی نسل سے ہزارہا انبیاء اولیاء پیدا ہوئے۔ یہ خدا ترسی کا نتیجہ ہے لُوط علیہ السلام کو جھیل کے پاس رہنے کا حکم ہوا۔

رُشْدَهٗ ۔ انسان سچے اخلاص وسعادت مندی سے کوئی نیکی کرے تو اس کا بدلہ ضرور ملتا ہے۔ یہاں دنیا میں بھی ضرور ملتا ہے ورنہ سچے اور جھوٹے مذہب میں فرق کچھ نہیں رہتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو مذہب لائے اس کی بنا صرف زبانی وعدوں ہی پر نہیں بلکہ حقیقتِ واقعہ اور عروج بمرتبہ کمال دین اور دنیا میں حاصل ہوئے اور ہوتے ہیں۔ ہاں مذہبِ حق ترک کر کے مسلمان اس کا نتیجہ بھگت رہے ہیں اور ذلیل ہو رہے ہیں۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ وہ بولے کیا تُو ہمارے پاس سچی بات لے کر آیا ہے یا تُو فرضی کھیل کر رہا ہے؟

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ ابراہیم نے کہا نہیں نہیں بلکہ تمہارا ربّ وہ آسمان اور زمین کا رب ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور میرا وجود ہی تم پر گواہ ہے[۱]۔

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ واللہ! میں ایک ضرور چال چلوں گا تمہاری دیویوں سے جب کہ تم پیٹھ پھیر کے چلے جاؤ گے۔

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ پھر اس نے مورتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے مگر ان کے بڑے بُت کو (اس غرض سے چھوڑ دیا) تا کہ وہ اس کی طرف پلٹیں۔

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ (جب وہ آئے) بولے یہ کام کس نے کیا ہے ہمارے معبودوں کے ساتھ؟ کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا ہی ظالم شخص ہے۔

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ لوگوں نے کہا ہم نے ایک جوان کو ان بتوں کا تذکرہ کرتے سنا ہے جس کو ابراہیم کہتے ہیں[۲]۔

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ لوگوں نے کہا اس کو لاؤ سب کے سامنے تا کہ لوگ گواہی دیں یا دیکھ لیں۔

قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ لوگوں نے پوچھا کیا یہ حرکت تو نے ہی کی ہے ہمارے معبودوں کے ساتھ؟ اے ابراہیم!

---

[۱] اور میں اس بات پر گواہ ہوں کہ

[۲] یعنی وہ ان کے توڑنے کو کہتا تھا تو وہی توڑتا ہوگا۔

قَالَ بَلۡ فَعَلَهٗ ۖۗ كَبِيۡرُهُمۡ هٰذَا فَسۡـَٔلُوۡهُمۡ اِنۡ كَانُوۡا يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ کہا۔ ہاں کرنے والے نے کی تو ہے۔ ان کا بڑا یہ ہے انہیں سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں تو۔

فَرَجَعُوۡۤا اِلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ فَقَالُوۡۤا اِنَّكُمۡ اَنۡتُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۙ﴿۶۵﴾

۶۵۔ تو لوگ اپنے جی میں سوچنے لگے یا آپس میں مشورہ کر کے بولے کہ تم ہی ناانصاف ہو۔

ثُمَّ نُكِسُوۡا عَلٰى رُءُوۡسِهِمۡ ۚ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا هٰٓؤُلَاۤءِ يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ پھر وہ اوندھے کئے گئے سروں کے بل[1]۔ بے شک تجھے معلوم ہی ہے کہ یہ لوگ باتیں نہیں کرتے ہیں (یعنی بُت)۔

قَالَ اَفَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمۡ ؕ﴿۶۷﴾

۶۷۔ ابراہیم نے کہا تو کیا تم اللہ کے سوا ایسوں کی پوجا کرتے ہو جو تمہارا نہ بھلا کرے نہ بُرا۔

اُفٍّ لَّكُمۡ وَلِمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ تُف ہے تم پر اور اُن پر جن کی تم پوجا کرتے ہو اللہ کے سوا۔ تو کیا تم کو کچھ بھی عقل نہیں؟

قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ وَانۡصُرُوۡۤا اٰلِهَتَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ انہوں نے آپس میں باتیں کیں کہ ابراہیم کو جلا ڈالو اور اپنے معبودوں کی ذرا مدد کرو اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو۔

قُلۡنَا يٰنَارُ كُوۡنِىۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ ۙ﴿۷۰﴾

۷۰۔[2] اور ہم نے آگ کو کہا اے آگ! تو ٹھنڈک اور سلامتی بن جا ابراہیم پر۔

---

[1] یعنی شرمندہ و ذلیل ہو کر کہنے لگے۔

[2] غرض انہوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈالا۔

آیت نمبر۶۴۔ بَلۡ فَعَلَهٗ ۔ قرآن شریف میں اِس فقرہ پر آیت یعنی ''قف صلے'' لکھا ہے اس لئے متن میں ترجمہ لکھا ہے۔ (ہاں کرنے والے نے کیا تو ہے) یہ بڑے مہنت کھڑے ہیں ان سے پوچھو تو کہ کس نے کیا ہے اگر وہ بولتے ہوں۔

اِنۡ كَانُوۡا يَنۡطِقُوۡنَ ۔ کیا عجیب انداز سے اور کس خوبی سے بتوں کی ناچاری اور پجاریوں کی حماقتوں کا اظہار کیا ہے۔

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ اور لوگوں نے منصوبہ باندھا اس کی تباہی کا تو ہم نے انہیں کو بڑا نقصان پانے والا بنادیا۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اور ہم نے اس کو بچا لیا اور لُوط کو اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی ہے دنیا اور جہانوں کے لئے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ اور ہم نے اس کو اسحاق بخشا اور یعقوب رونگھن اور کسر میں اور سب کو ہم نے سنوار والا ہی بنایا۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اور ان کو ہم نے پیشوا بنادیا دین کا وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہمیں نے ان کی طرف وحی بھیجی نیک کام کرنے اور نماز کو ٹھیک درست رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی اور وہ تو ہماری بندگی ہی میں لگے رہتے ہیں۔

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور لوط کو ہم نے عمل اور علم دیا تھا اور ہم نے اس کو نجات دی اس بستی سے جو ناپاک کام کرتی تھی کیونکہ وہ بُری قوم بدکار تھی۔

وَاَدْخَلْنٰهُ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ اور ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں لے لیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ سنوار والوں میں سے تھا۔

ع ۵

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ

۷۷۔ (اور یاد کرو وہ واقعہ) نوح کا جب اس نے پکارا پہلے تو ہم نے اُس کی سن لی اور پھر ہم

آیت نمبر ۷۱۔ كَيْدًا۔ اِس آیت شریف سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین حضرت ابراہیم کو جلانا نہیں چاہتے تھے بلکہ بُت پرست بنانے کے لئے اس لئے دھمکی دینا چاہتے تھے مگر وہ اس ارادہ میں ناکام رہے اور خدا نے ان کو آگ سے نجات دی جیسا کہ پ ۲۰ ر ۱۴ آیت ۲ میں ہے۔ توریت شریف میں حضرت ابراہیمؑ کے آگ میں ڈالے جانے کا کہیں ذکر نہیں۔

الْعَظِيْمِ ﴿٧٧﴾

نے اس کو نجات دی اور اس کے گھر والوں کو بڑی گھبراہٹ سے۔

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٨﴾

٧٨۔ اور ہم نے نوح کی مدد کی اس قوم کے مقابلہ پر جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتی تھی۔ کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ بہت ہی بُرے تھے تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا۔

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٩﴾

٧٩۔ اور داؤد اور سلیمان کا حال یاد کرو جب وہ دونوں فیصلہ کرنے لگے ایک کھیتی کے مقدمہ میں جب رات کے وقت چر گئیں اس کھیت میں سے لوگوں کی بکریاں اور ان کا فیصلہ ہمارے حضور میں تھا۔

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا

٨٠۔ پھر ہم نے سلیمان کو فیصلہ سمجھا دیا اور ہر

آیت نمبر ٧٩۔ فِي الْحَرْثِ۔ یہ قصہ ابن مسعود و شُریح و مقاتل نے یوں نقل کیا ہے کہ داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں چرواہے کی غفلت سے ایک رات بکریاں انگور کے کھیت میں جا پڑیں اور کونپلیں کھالیں صبح یہ مقدمہ حضرت داؤدؑ کے یہاں پیش ہوا، نقصان کا اندازہ لگایا تو بکریوں کی قیمت کے برابر تھا اس لئے بکریاں کھیت والے کو دلا دیں حضرت سلیمانؑ نے یہ فیصلہ سنا تو کہا کہ باغ والے کا باغ حسب سابق جب تک درست نہ ہو بکریاں باغ والے کے پاس رہیں اور وہ ان کے دودھ وغیرہ سے نفع لیتا رہے اور بکریوں والا کھیت کی درستی کرے جب باغ درست ہو جائے تو بکریاں واپس کھیت والا دے دے اس پر فریقین راضی ہو گئے اور حضرت داؤدؑ نے بھی اس فیصلہ کو بہت پسند فرمایا اور اجتہادی غلطی کو تسلیم کر لیا (گو یہ قصہ مختلف فیہ ہے) مگر اس لعنتی قصہ کے مقابلہ میں نہایت ہی صحیح ہے جس کی نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں سنوں گا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسبت کوئی سُوءِ ادبی کے الفاظ کہتا ہے تو اس کو جھوٹے یا زانی کی سزا دوں گا۔

آیت نمبر ٨٠۔ فَفَهَّمْنٰهَا۔ بعض وقت بڑوں کو نہیں چھوٹوں کو بات سمجھا دیتا ہے۔ اللہ کی مصلحت و شان ہے جیسا کہ حدیث صحیح سے معلوم ہوتا ہے مشرکین اپنے بزرگوں کو واجب الاطاعت جانتے اور ان پر غلطی کا احتمال جائز قرار نہ دیتے اور اندھی تقلید جائز رکھتے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو یوں جواب دیا کہ داؤد نبی تھے باوجود نبی ہونے کے مقدمہ کے فیصلہ کی انہیں سمجھ نہ آئی اور سلیمان کو سمجھ آ گئی۔ پس اسی طرح نبی کریم ﷺ نے مشرکین اور بنی اسرائیل کے بزرگوں کی غلطیاں نکالیں۔ پس اگر کوئی خدا کا مامور و ملہم علماءِ **متقدمین** کی غلطیوں سے آگاہ کرے تو اس پر کیا اعتراض ہے؟

وَّعِلْمًا ۫ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۸۰﴾

ایک کو ہم نے عطا کیا فیصلہ اور علم اور ہم نے داؤد کے تابع کر دیئے تھے سادات قوم جو تسبیح کیا کرتے تھے اور گھوڑوں کے سوار۔ اور ہم ہی (سب) کام کرنے والے ہیں۔

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور ہم نے سکھا دیا تھا داؤد کو تمہارے ایک لباس کا بنانا تا کہ تمہیں محفوظ رکھے لڑائی کے ضرر سے تو کیا تم شاکر ہو۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ اور ہم نے سلیمان کے تابع کر دی زور کی ہوا جو ہمارے حکم سے چلتی زمین شام کی طرف جس میں ہم نے برکتیں رکھیں ہیں اور ہم کو سب ہی چیزوں کا علم ہے۔

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ

۸۳۔ اور شریر سرکش لوگ ہم نے سلیمان کے

(بقیہ حاشیہ) اَلْجِبَالَ ۔ یہاں جبال سے مراد سردار یا پہاڑی لوگ یا سخت و سرکش لوگ بھی ہیں۔

آیت نمبر ۸۱۔ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ ۔ ہمارے نبی کریمؐ نے بھی زِرہ بنائی جو اسلام و قرآن کریم ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا اور اس کو عملاً پہن کر کبھی شکست کا منہ نہیں دیکھتا۔

آیت نمبر ۸۲۔ بِاَمْرِهٖ ۔ سلیمان کو ہم نے اقبال دیا تھا اور بڑے بڑے تختوں کے جہازوں کو موافق ہوا سے اس کا تابع کر دیا تھا جس سے وہ جہاز دور دراز مسافت کو تھوڑی مدت میں طے کر لیتے تھے اور وہ جہاز شہر صور کے بادشاہ نے بیت المقدس کی تعمیر کے لئے لکڑی پہنچانے کو بنوائے تھے جیسا کہ اوّل سلاطین باب ۵ میں ہے۔

بٰرَكْنَا فِيْهَا ۔ سے مراد خلیج فارس جہاں موتی نکلتے ہیں۔ (۲) بحیرہ روم (۳) بحر قلزم۔ غرض تین طرف سے بحری سفر ہوتا تھا اور اشیاء چلی آ رہی تھیں۔

آیت نمبر ۸۳۔ يَغُوْصُوْنَ ۔ یہ قوم اب تک بھی نہر سویز وغیرہ دریاؤں میں پشیزوں کے لئے غوطے لگاتی ہے اور بڑی ذلیل قوم ہے یہ عمالقی اور فلسطینی اور افریقی وغیرہ قوم کے سرکش تنومند ہیں۔ دیکھو سفر نامہ روم شبلی نعمانی۔

وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾

تابع کر دیئے تھے جو غوطے لگاتے تھے اور اس کے سوا اور بھی کام کرتے تھے اور ہمیں ان کے محافظ تھے[۱]۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾

۸۴۔ اور ایوب کا بیان کر جب اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو ہی ارحم الراحمین ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾

۸۵۔ تو ہم نے اس کی دعا سن لی اور اس کا دکھ دور کر دیا اور اس کو اس کی گھر والی اور بچے دیئے اور اتنے ہی اور ان کے ساتھ (دیئے) ہم نے ہماری خاص مہربانی سے اور عبادت کرنے والوں کے لئے یادگارا۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾

۸۶۔ اور اسماعیل اور ادریس اور ذا الکفل کا بیان کر یہ سب کے سب صابروں میں سے تھے[۲]۔

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا ۖ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۷۔ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا کیونکہ وہ سنوار والوں میں سے تھے۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ

۸۸۔ اور **ذُوالنّون** (مچھلی والے) کا بیان کر[۳] جب چل دیا وہ غضب کی حالت میں اور اس

---

[۱] یعنی ہم نے سلیمان کا رعب ان پر ڈال رکھا ہے۔

[۲] یعنی نیکیوں پر جمے رہنے والے بدیوں سے بچنے والے تھے۔

[۳] کہ ہم نے اس کو رشد عطا فرمایا۔

آیت نمبر ۸۶۔ ذَا الْكِفْلِ ۔ عبدیاہو اٹھارہ باب پہلی سلاطین کو دیکھو۔

آیت نمبر ۸۸۔ ذَا النُّوْنِ ۔ سورہ انبیاء سے ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام حکم الٰہی کی خلاف ورزی کا ارادہ کبھی نہیں کرتے۔ ارشاد ہے عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ الخ (الانبیاء : ۲۷)۔ ایسی فطرت والے نافرمانی کا ارادہ ہی نہیں کر سکتے۔ اس مستحکم قاعدے کے بعد اللہ تعالیٰ نے چند انبیاء کا حال بطور مثال کے بیان فرمایا۔ پہلے حضرت ابراہیم آیت ۵ رکوع ۴ اور ان کی اولاد میں حضرت اسحاق و یعقوب کا ذکر فرمایا اور سب کو صالحین کہا

اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ نے یقین کر لیا کہ ہم اُس پر تنگی نہ کریں گے[1]

[1] اور اس پر مصیبت نہ ڈالیں گے ہرگز جب وہ پھنس گیا مچھلی کے پیٹ میں۔

(**بقیہ حاشیہ**) اور لوط علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور اس کو حکمت وعلم سکھایا اور نوحؑ کا اور اس کی دعا قبول کی۔ پھر سلیمان اور داؤد کا ذکر فرمایا کہ انہیں بھی علم وحکمت دی۔ پھر ایوب کا کہ اس کی دعا قبول کی اور اس کا دکھ دور کیا۔ پھر اسمٰعیل و ادریس اور ذوالکفل کا کہ بڑے صابر اور راست باز تھے۔ پھر ذوالنون یعنی یونس علیہ السلام کا ذکر فرمایا۔ (یہاں ذوالنون منصوب واقعہ ہوا ہے) اور واؤ عاطفہ ظاہر کر رہا ہے کہ اس کا عطف کسی پہلے فعل پر ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم کے بعد سب انبیاء کے نام واؤ عاطفہ کے ساتھ منصوب آئے ہیں اور وہی فعل یہاں مقدر ہے جو حضرت ابراہیم کے متعلق اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ بولا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ ترجمہ میں اس مقدر فعل کو ہم نے ظاہر کر دیا ہے۔ ہاں انبیاء پر جو مصائب آتے ہیں اور ان کی دعا کے بعد دور ہوتے گئے ہیں یہ ان کے گناہ اور ذلت کی وجہ سے نہیں کیونکہ وہ معصوم ہوتے ہیں بلکہ ان کا صبر واستقلال دشمنوں کے مقابلہ میں اور خدا ہی پر بھروسہ کرنا اور اسی کی مدد چاہنا بلکہ ساری دنیا چھوڑ چکی ہو ثابت کرنا منظور ہوتا ہے اور ہر ایک نبی کی مصیبت کے ساتھ نَجَّيْنٰهُ کا ارشاد اور آخر یہ فرمانا کہ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ (**الانبیاء** :۸۹) یہاں **مُغَاضِبًا** کا لفظ جو آ رہا ہے تو اس بات کا بیان نہیں کہ وہ غضب کس کے متعلق تھا خدا کے متعلق تو نہیں ہوسکتا کیونکہ رشد عطا ہو چکا تھا اور وہ مکرم بندے کہلاتے تھے اور خدا کے خلاف کوئی حرکت نہیں کر سکتے تھے ہاں وہ اپنی قوم اور بادشاہ کے متعلق غضب ناک تھے جیسا کہ ابن عباس کی ایک روایت میں ہے۔ دوسرا لفظ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ جس کے معنی ہیں اس پر ہم تنگی نہیں کریں گے جیسا لسان العرب جلد ۶ صفحہ ۳۸۶ اور قرآن میں مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ (**القصص** : ۸۳) آیا ہے۔ پھر **ظالمین** کا لفظ ہے جو انسانی کمزوری اور نقص کا اظہار ہے اور خدا سے دعا کرتے ہیں اور حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت مصائب دور کرنے کے لئے ایک مجرب دعا اور اسم اعظم ہے۔ نہیں معلوم ہوتا کہ گناہ سے معافی مانگنے کے لئے استغفار ہے کیونکہ آگے پیچھے کسی گناہ کا ذکر نہیں۔ یہاں ظالم کے معنی (مصائب کے نیچے دبا ہوا) کے ہیں اور آگے وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ[1] ان معنی پر خوب روشنی ڈال رہا ہے۔ اس مقام پر حضرت یونس کا نہ خدا کے قرب سے بھاگنے کا ذکر ہے اور نہ حکم توڑنے کا اور نہ کسی گناہ کا اقرار ہے۔ اور سورۃ الصّٰفّٰت میں مچھلی کے نگلنے کا ذکر ہے پھر ان کے تسبیح وتقدیس کے سبب سے نجات۔ اور یہ بات نہ ہوتی تو مچھلی کے پیٹ میں دائمی رہتے اس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ ان بیانات سے یہ خیال کرنا کہ حضرت یونس خدا پر خفا ہو کر بھاگے تھے پرلے درجہ کی حماقت ہے ورنہ خدا خود اس بات کو بتا دیتا۔ نبیوں سے جُرم نہیں ہوتا چنانچہ تمام قرآن شریف اس بات پر شاہد ہے کہ کسی نبی پر مجرم کا لفظ اطلاق نہیں پایا ہاں ذَنب کا لفظ جو انسانی کمزوری پر بھی بولا جاتا ہے بعض نبیوں کے ساتھ آیا ہے اسی طرح استغفار جس کے معنے غلطیوں سے محفوظ رہنے کی دعا اور ترقیات کمال کی درخواست کے ہیں یہ نبیوں کے ساتھ بھی آتا ہے **لا غیر**۔

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٨﴾

تو پکارا اندھیریوں میں سے یہ کہ کوئی سچا معبود نہیں تیرے سوا۔ تیری پاک ذات بے عیب ہے میں ہوں کمزور مصیبتوں میں پھنسا ہوا۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٩﴾

٨٩۔ پھر ہم نے اس کی سن لی اور اس کو غم سے نجات دی اور ہم یوں ہی بچا لیا کرتے ہیں سب ایمانداروں کو۔

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٩٠﴾

٩٠۔ اور زکریا کو یاد کر جب اس نے اپنے رب کو پکارا اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو تو سب سے بہتر وارث ہے[1]۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩١﴾

٩١۔ تو ہم نے اس کی دعا سن لی اور اس کو عطا کیا یحیٰی اور سنوار والی لائق اولاد اور صحت یافتہ اولاد والی بنایا اس کے لئے اس کی بیوی کو۔ البتہ یہ لوگ سبقت کیا کرتے تھے نیک کاموں میں اور ہمیں کو پکارا کرتے تھے آس لگا کر اور ڈر کر اور ہمارے حضور بڑی عاجزی کیا کرتے تھے۔

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٢﴾

٩٢۔ (اور مریم کا بیان کر) جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی تو اس میں ہم نے اپنا کلام پھونکا[2] اور ہم نے اس کو اور اس کے بیٹے کو دنیا جہان کے لئے نشانی بنایا۔

---

[1] یعنی تجھے پسند نہ ہو تو میں وارث کو لے کر کیا کروں گا۔

[2] بانجھ پن اس کا دور کر دیا یعنی اسے ملہمہ بنایا۔

آیت نمبر ٩٠۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ ۔ یہ آیت شریف اولاد کے ہونے کے لئے مجرب نسخہ ہے جو اس کتاب میں اور جگہ بھی مذکور ہے۔

آیت نمبر ٩٢۔ اَحْصَنَتْ ۔ فَرْج کا لفظ سوراخ پر دلالت کرتا ہے۔ اور بمعنی عیب ہے اور سوراخ سات قسم کے ہیں جس کی طرف **سَبْعَةُ اَبْوَابٍ** میں اشارہ ہے۔

اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖۗ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۳﴾

۹۳۔ بے شک یہ دین اسلام معلّم خیر تم سب کا ایک ہی یکتا دین ہے اور میں تمہارا ربّ ہوں تو تم میری ہی عبادت کرنا۔

وَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ع

۹۴۔ اور لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا[۱] سب کے سب ہماری طرف لوٹنے والے ہیں۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۵﴾

۹۵۔ پھر جو شخص اچھے کام کرے اور وہ ایماندار بھی ہو تو ناقدری نہ کی جائے گی اس کی کوشش کی اور کچھ شک نہیں کہ ہمیں اس کے بڑے محفوظ رکھنے والے ہیں۔

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ اور محال ہے اُس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ وہ پھر پلٹیں۔

حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ

۹۷۔ یہاں تک کہ جب کھول دیئے جائیں

[۱] یعنی آپس میں مذہبی اختلاف پیدا کر لیا۔

آیت نمبر ۹۴۔ تَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ ۔ اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا جیسے تنزیہ و تشبیہ کی بحث تقدیر و تدبیر کا جھگڑا اور ناسخ و منسوخ کے بیان اور عرش و فرش کے مسئلے اور وجود و شہود کے قصے وغیرہ وغیرہ، اصل حقیقت سے دور رہ کر مسلمانوں نے لکھے اور بیان کئے اور جامعیّت کو جس کی طرف خدا بلاتا تھا اور کلام الٰہی اسکا مبیّن تھا چھوڑ دیا اور جامہ اتفاق کا پارہ پارہ کر لیا۔ اصل میں سب کا دین اور طریقہ ایک ہی تھا جو نا اتفاقی اور ناسمجھی سے الگ الگ ہو کر عیسٰی بہ دین خود و موسیٰ بہ دین خود کا منحوس مقولہ بنا۔

آیت نمبر ۹۵۔ كٰتِبُوْنَ ۔ ہمیں دینِ اسلام اور اعمالِ صالحہ کے بڑے محفوظ رکھنے والے ہیں۔

آیت نمبر ۹۶۔ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۔ یعنی دوبارہ دنیا میں زندہ ہوں یا اسلام کی طرف آئیں یا قیامت میں ہمارے سامنے سرخرو ہوں یہ محال ہے۔

آیت نمبر ۹۷۔ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ ۔ دو آدمیوں کا نام ہے جو کہ انگریزوں اور روسیوں کے مورث اعلیٰ تھے چونکہ عرب میں قوموں کا نام ان کے مورث اعلیٰ سے لیا جاتا ہے اس لئے ان قوموں کا نام یاجوج ماجوج رکھا گیا اور اس کی وجہ تسمیہ ایک اور بھی ہے کہ اَجُ آگ کو کہتے ہیں ان قوموں کے رنگ چہرہ کی بھڑک اور

وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٧﴾

یاجوج وماجوج[1] اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہی چلے آئیں۔

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٨﴾

٩٨۔ اور نزدیک ہوگا سچا وعدہ تو یکا یک یہ حال ہوگا کہ کھلی کی کھلی رہ جائے گی کافروں کی آنکھ (اور کہیں گے) ہائے ہائے! ہم تو بے شک اس سے غافل ہی رہے بلکہ ہم بے جا کام کرنے والے مشرک ہی تھے۔

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿٩٩﴾

٩٩۔ بے شک اے کافرو! تم جن کو پوجتے ہو اللہ کے سوا وہ (سب) جہنم کا ایندھن ہیں تمہیں کو دوزخ میں جانا ہے۔

لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٠﴾

١٠٠۔ اگر یہ سچے معبود ہوتے تو دوزخ میں نہ جاتے اور یہ سب اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠١﴾

١٠١۔ ان کو وہاں (گدھے کی طرح) چلّانا ہے اور وہ وہاں کچھ بھی نہ سنیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠٢﴾

١٠٢۔ البتہ جن کے لئے پہلے ثابت ہو چکی ہے ہماری طرف سے نیکی وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾

١٠٣۔ اُس کی بھنک بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنے من مانے مزوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

---

[1] یعنی انگریز اور روس و یوروپین چڑھائی کریں۔

(بقیہ حاشیہ) غضب آتشیں ہے اور زمانہ حال میں تو انہوں نے اپنے ہر ایک کام کا مدار آگ ہی پر رکھ لیا ہے۔ اس امر کا ثبوت کہ اس سے مراد انگریز اور روس ہی ہیں علماء اسلام کی کتب و علمائے نصاریٰ کی کتب سے۔ حزقیل باب ٣٨، ٣٩ و مقدمہ ابن خلدون کے جغرافیہ میں یاجوج اور ماجوج کا محل متعین کیا ہے جو کہ انگریزوں اور روس کی جگہ ہے۔

آیت نمبر ١٠١۔ زَفِيْرٌ۔ گدھے کی اونچی آواز کو بولتے ہیں۔

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ انہیں غمگین نہ کرے گا بڑا بھاری خوف[۱] اور فرشتے اُن سے ملاقات کو آئیں گے (اور کہیں گے) یہ وہی دن ہے جس کا وعدہ کیا جاتا تھا۔

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔ جس دن ہم لپیٹ لیں گے آسمان کو جیسا مکتوب لپیٹا جاتا ہے۔ جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح دہرائیں گے اس کو۔ پھر وعدہ ہم پر لازم ہے اور ہمیں کرنے والے ہیں۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ اور بے شک ہم لکھ چکے ہیں زبور میں نصیحت کے بعد کہ ملک کے وارث ہمارے صلاحیت دار بندے ہی ہوں گے۔

اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ؕ

۱۰۷۔ کچھ شک نہیں کہ اس قرآن شریف میں عبادت کرنے والی قوم کے لئے خوب پہنچا دینا اور کافی بیان کر دینا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ اور ہم نے تو تجھے دنیا جہان کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ تُو کہہ دے کہ میری طرف تو یہی وحی آتی ہے کہ تمہارا کوئی سچا معبود نہیں سوائے ایک کے تو کیا تم فدائی فرمانبردار بنتے ہو۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا

۱۱۰۔ پر اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو کہ میں نے تم کو خبر کر دی ٹھیک ٹھیک اور مجھے تو معلوم نہیں

---

[۱] یعنی قیامت وغیرہ کا۔

آیت نمبر ۱۰۵۔ نَطْوِي ۔ جب کہ نامۂ عبرانیہ باب ۱ آیت ۱۱ تا ۱۳۔ وہ سب پوشاک کے مانند پرانے ہوں گے اور چادر کی طرح تو انہیں لپیٹے گا۔ لکھا ہوا ہے۔

آیت نمبر ۱۰۶۔ اَلْاَرْضَ ۔ ملک سے مراد ملک شام ہے۔ چنانچہ زبور باب ۳۷ آیت ۹، ۱۰، ۱۱ میں اس کا ذکر ہے۔

تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ نزدیک آ گیا ہے یا دور ہے۔

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ اللہ جانتا ہے پکار کے بات کرو تو بھی اور آہستہ بات کرو یا تم سے جو پوشیدہ ہے وہ بھی۔

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ اور میں جانتا ہوں کہ اس ڈھیل میں تمہیں تمیز دار کر دینا اور فائدہ پہنچانا ہو ایک وقت تک[1]۔

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ ع

۱۱۳۔ رسول نے عرض کی اے میرے ربّ! سچا فیصلہ ظاہر کر دے اور ہمارا رب رحمٰن ہے اور اسی سے مدد مانگی جاتی ہے ان باتوں پر جو تم کرتے ہو۔

---

[1] یعنی جئے تک۔

آیت نمبر۱۱۲۔ اِلٰى حِيْنٍ۔ مطلب یہ ہے کہ عذاب جو نہیں آتا تو تمہیں گویا موقع دیا جاتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ اور غفلت چھوڑ دو یا دنیا کا چندے فائدہ اٹھا لو۔

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ عَشَرَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ میں سورۃ الحج کو پڑھنا شروع کرتا ہوں اُس اللہ کے نام سے جو بے ذریعہ دینے والا اور ذریعوں کو نہیں ہٹانے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ②

۲۔ اے لوگو سپر بناؤ تمہارے ربّ کو اور اسی کا خوف رکھو بے شک قیامت کا زلزلہ یا قرب قیامت کا خطرناک زلزلہ ہے۔

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ③

۳۔ جس دن تم اس کو دیکھو گے تو ہر ایک دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر ایک پیٹ والی اپنا پیٹ گرادے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا متوالا، سناٹے میں بھرا ہوا حالانکہ وہ متوالے نہیں ہیں لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ④

۴۔ اور بعض آدمی ایسا ہے جو جھگڑتا رہتا ہے اللہ کے باب میں بے علمی سے اور پیچھے چلتا ہے ہر شیطان سرکش کے۔

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ

۵۔ یہ بات محفوظ لکھی ہوئی ہے جو شریر ہلاک کرنے والے کی دوستی کرے گا تو وہ اسے بے شک

تمہید۔ یہ سورۃ مدنی ہے۔ مدینہ طیبہ میں سات گروہ آپ کے دشمن تھے۔ تین یہودیوں میں سے۔ دو مشرکوں میں سے۔ ایک عیسائیوں میں سے۔ ساتواں گروہ منافقین مکّہ والے بھی مخاطب ہیں کیونکہ اس میں فتح مکّہ کا بھی اشارہ ہے اس رکوع میں مخالفت عام کا بیان ہے۔

آیت نمبر۳۔ شَدِيْدٌ۔ یعنی اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔ بظاہر جنگ بدر و فتح مکّہ میں یہ واقعہ پیش آ چکا ہے۔

آیت نمبر۴۔ **بِغَيْرِ عِلْمٍ** ۔ افسوس ہمارے زمانے کے لوگ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہیں یا تو سرے سے علم ہی نہیں یا علم ناقص جو بدتر از لاعلمی ہے۔ ہمارے مرشد حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

زعلم ناتمام شان چہا گم گشت مِلّت را

وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝٥

گمراہ کردے گا اور عذاب دوزخ کی طرف اس کی رہنمائی کرے گا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝٦

٦۔ اے لوگو اگر تم کو شک ہے مرے بعد اٹھنے سے تو ہمیں نے تو تم کو پیدا کیا ہے مٹی سے پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر پورے بنے ہوئے گوشت کے تکّے سے اور ادھورے بنے ہوئے سے تا کہ تم پر خوب ظاہر کریں ہم اپنی قدرت اور ہم عورتوں کے پیٹ میں رکھتے ہیں جس قدر یا جس کو چاہتے ہیں ایک مقرر وقت تک پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں پھر نتیجہ یہ ہے کہ تم اپنی بھرپور جوانی کو پہنچو اور بعض تم میں سے ایسے ہیں جن کی روح قبض کر لی جاتی ہے اور کوئی ایسے ہیں جو نکمی عمر کی طرف ڈالے جاتے ہیں[1] تا کہ کچھ نہ سمجھے بوجھنے کے بعد اور تُو زمین کو دیکھتا ہے سوکھی اور بے حس وحرکت پڑی ہے پھر جب کہ ہم نے اس پر پانی برسایا تو وہ پھر سبزہ زار ہو کر لہلہانے لگی اور ابھری اور اس نے اُگائے ہر ایک چیز کے عمدہ عمدہ جوڑے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ

٧۔ یہ سب باتیں اس واسطے ہیں کہ اللہ ہی سچا

---

[1] یعنی بہت بڈھے ہو جاتے ہیں۔

آیت نمبر ٦۔ لِنُبَيِّنَ ۔ یعنی دنیا ہی میں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف ہم پیدا کرتے چلے گئے تو پھر مرے بعد جی اٹھنے پر وہ کیوں نہیں ایمان لاتا۔

طِفْلًا ۔ بچہ۔ طفل یعنی طفیلی بنا ہوا ہوتا ہے خود کچھ نہیں کر سکتا۔

أَرْذَلِ الْعُمُرِ ۔ یعنی بہت بڈھے ہو جاتے ہیں۔ اعضا ناتواں اور دماغ میں خلل اور دوسروں کا محتاج۔ سترا بہترا جس میں بچپنے کی باتیں آ گئی ہیں۔

هَامِدَةً ۔ مرکے اٹھنے کی دوسری مثال اور رسول اللہؐ کی آمد کی طرف اشارہ ہے۔

وَاَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۷	ہے اور وہی مُردوں کو جلاتا ہے اور وہی ہر چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔
وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝۸	۸۔ اور ضرور قیامت آنے والی ہے جس کے آنے میں کچھ شک نہیں اور بے شک اللہ زندہ کرے گا ان کو جو عالم برزخ میں ہیں۔
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ۝۹	۹۔ اور بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہے جو جھگڑتا ہے اللہ کے مقدمہ میں بے علمی سے اور گمراہی سے بغیر روشن کتاب کے۔
ثَانِیَ عِطْفِهٖ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّنُذِیْقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝۱۰	۱۰۔ اپنا کندھا موڑ کر[۱] تا کہ بہکا دے اللہ کی راہ سے۔ ایسے شخص کو دنیا میں بھی رسوائی ہے اور ہم اس کو انجام کار جلن کا عذاب چکھائیں گے۔
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ یَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۝۱۱ ع ۱۱/۸	۱۱۔ یہ[۲] اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور یہ کہ اللہ تو بندوں پر کچھ بھی ظلم کرتا نہیں۔
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ ۚ	۱۲۔ اور آدمیوں میں سے بعض آدمی ایسا ہوتا

۱؎ یعنی تکبر کرتا ہوا اکڑتا ہے۔ ۲؎ عذاب کے وقت اس کو بتلا دیں گے۔

آیت نمبر۹۔ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی الخ۔ نہ تو اسے الہام ہے، نہ عقلی دلیل، نہ کتب آسمانی کی سند ہے۔ محض تکبر و شیخی سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اکثر لوگ علم پڑھتے ہیں مگر **خَشْیَةُ اللّٰه** ان میں نہیں ہوتی اور نہ کتاب منیر۔ واعظ اکثر مضحکات و مبکیات کو وعظ کی روح سمجھتے ہیں مگر قرآن مجید کا صحیح وعظ و سنت نبی کریمؐ کا مؤثر بیان، ایسا نہیں کرتے جیسا چاہئے۔

آیت نمبر۱۱۔ ذٰلِكَ ۔ یہ اس کا بدلہ جو آگے بھیج چکے ہیں۔ اس میں تناسخ کا بھی ردّ ہے۔ جس میں سزا پانے والے کو خبر نہیں ہوتی کہ کس قصور کی سزا ہے۔

بِظَلَّامٍ ۔ یعنی انسان اپنی ہی بدکاریوں کا نتیجہ پاتا ہے کیونکہ خدا کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔

آیت نمبر۱۲۔ وَمِنَ النَّاسِ ۔ اس رکوع میں منافقین سے تخاطب ہے مومن کو چاہئے کہ خوش حالی و تنگ حالی دونوں میں قضا و قدر کے ساتھ موافقت کرے نہ کہ میٹھا میٹھا ہپ ہپ، کڑوا کڑوا تھوتھو۔

فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ ۛ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾

ہے جو اللہ کی عبادت کرتا ہے کنارہ پر دور دور پھر اگر اس کو نعمت مل گئی تو مطمئن ہو گیا اس سے اور اگر اس پر کوئی بلا آپڑی تو الٹا پھر گیا اپنے منہ پر[۱] نتیجہ یہ کہ اس کی دین دنیا دونوں ٹوٹوں میں آئیں اور یہی بہت بڑا گھاٹا ہے۔

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ ۚ

۱۳۔ اور پکارتے ہیں اللہ کے سوا ایسی چیز کو جو نہ انہیں کچھ ضرر ہی پہنچا سکتی ہے اور نہ نفع ہی یہی ہے پرلے درجہ کی گمراہی۔

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ ایسے کو پکارتا ہے جس کے نفع سے ضرر زیادہ ہے، کچھ شک نہیں کہ مولیٰ بھی بُرا ہے اور رفیق بھی بُرا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ بے شک اللہ داخل کر دے گا اُن لوگوں کو جنہوں نے سچے دل سے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے ایسے باغوں میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں کچھ شک نہیں کہ وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے (یعنی اچھوں کے ساتھ نیکی اور بُروں کے ساتھ بدی)۔

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ

۱۶۔ جو کوئی یہ یقین رکھتا ہو کہ اللہ اس کی ہرگز مدد نہ کرے گا دنیا اور آخرت میں تو اسے

[۱] یعنی دین یا نمازیں چھوڑ دیں۔

(بقیہ حاشیہ) عَلٰى حَرْفٍ ۔ یعنی اطمینان واستقلال سے نہیں بے دلی وغرض وسُستی سے جیسے آخر وقت نماز پڑھنا۔ وغیرہ۔

اِنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۔ یعنی دین یا نماز چھوڑ دی اور سمجھا کہ دین اور نماز ہم کو راست نہیں اور بعض لوگ نماز کو دنیوی اغراض کے حاصل ہونے کی وجہ سے پڑھا کرتے ہیں اسی طرح وظائف واعمال اور منافقانہ نماز واعمال صالحہ اگر ان میں نقصان آجائے تو نمازوں وغیرہ میں بھی نقصان آجائے۔ یہ کنارے کے نمازی ہیں۔

آیت نمبر ۱۶۔ لَنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ ۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کو جو آسمانی تعلقات اور ربّانی امداد ہے اس کو آسمان پر جا کر قطع کرنے کی کوشش کرے کیونکہ اس میں تو اس کے ہاتھ پیروں سے کچھ نہیں ہوسکتا پھر آسمان پر جانا تو محال ہی ہے۔ اس نادان کو سمجھا دے کہ نصرت آسمانی کو کون روک سکے۔ چھت میں رسّا ڈال کر سولی لے لے خودکشی کر۔

ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۶﴾

چاہیے آسمان تک ایک رسی تانے[۱] تصرف الٰہی کو کاٹ ڈالے اب دیکھ کہ کیا اس تدبیر نے اس کے غصہ کو کم کر دیا۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اسی طرح ہم نے قرآن اور رسول اللہ کو اتارا کھلی کھلی نشانیوں کے ساتھ اور بے شک اللہ راہِ راست کی سمجھ دے دیتا ہے جسے چاہے[۲]۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ

۱۸۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے یعنی مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستاروں کے پوجنے والے

۱؎ یعنی آسمان پر جا کر۔ ۲؎ یعنی نیک بخت کو۔

(بقیہ حاشیہ) ؏ گر تو نمے پسندی تغیر کن قضارا

لَنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ میں ضمیر آ گئی ہے یا اس آیت کا یہ مطلب ہے۔ عبادت میں مطلب کا یار نہیں ہونا چاہیے۔ عُسر یُسر میں قدم آگے بڑھانا چاہئے۔ اگر تنگی دیکھ کر انسان خدا کو چھوڑے گا تو اس سے زیادہ مصیبت میں پڑے گا۔ کوئی مصیبت آئے تو اس سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ جس شخص کو مایوسی یہاں تک پہنچا دے کہ وہ خدا پر ایسا سُوءِ ظن کرے کہ خدا اُس پر کبھی رحم نہ کرے گا تو ایسا شخص اگر اپنی جہت سے رسّا باندھ کر پھانسی لے لے اس سے بھی اس کو کچھ فائدہ نہیں کیونکہ جس خدا پر وہ بدظن ہے وہ خدا تو بعد الموت عالم برزخ میں بھی موجود ہے تو دنیا کے دکھ کی وجہ سے خودکشی کرنا بھی کسی خوشی کا موجب نہیں۔ اَلسَّمَآءُ کے معنی اَلسَّقْفُ کے آتے ہیں اور اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ میں ''ہ'' کی ضمیر مَن کی طرف جاتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ خدا پر حُسنِ ظن کرو اگر اس سے بدظنی کرو گے تو پھر تمہارا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ کے مصداق بنو گے۔ مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ۔ (ابراھیم: ۱۷،۱۸)۔

آیت نمبر ۱۸۔ وَالصّٰبِـِٕيْنَ۔ تعویذ گنڈے ٹوٹکے وغیرہ کرتے، ستاروں کا خیال رکھتے، نقشِ بُدُّوح☆ بناتے، صوفیانہ طبیعت رکھتے، فیلسوفانہ دلائل سے بھی مانوس ہیں۔ جن کے مثیل آج کل تھیوسوفیکل سوسائٹی جن میں پارسی مسلمان اور بعض انگریز اور ہنود وغیرہ جماعتیں شامل ہیں سمجھنا چاہیے۔

☆(حاشیہ در حاشیہ) نقشِ بُدُّوح: تلوار یا خنجر پر لکھا ہوا وہ نقش جو باری تعالیٰ کے صفاتی اسم کے طور پر دعاؤں اور تعویذوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ اردو لغت تاریخی اصولوں پر زیر لفظ نقش شائع کردہ اردو لغت بورڈ کراچی۔ (ناشر)

وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۸﴾

صابی اور نصاریٰ اور آتش پرست، مجوسی اور مشرک ہندوؤں میں سے کوئی ہو بے شک اللہ فیصلہ کر دے گا ان سب میں انجام کار۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کے سامنے ہر ایک چیز حاضر ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ۩ ﴿۱۹﴾

السجدة

۱۹۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ کو سجدہ کر رہے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ جھاڑ اور چوپائے اور بہت سے آدمی۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے اور جسے اللہ ذلیل کرے تو اسے کوئی عزت دینے والا نہیں۔ بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ﴿۲۰﴾ ج

۲۰۔ یہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کی مخالف ہیں۔ لڑائی کی اپنے رب کے مقدمہ میں۔ تو ان میں سے جنہوں نے حق کو چھپایا تو ان کے لئے آگ کے کپڑے بیتے ہوئے ہیں۔ ان کے سروں پر خوب کھولتا ہوا پانی ڈال دیا جائے گا۔

یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۱﴾ ط

۲۱۔ اس سے گل جائے گا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور کھالیں بھی۔

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور لوہے کے گُرز بھی ان کے لئے تیار ہیں۔

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۲۳﴾ ع

۲۳۔ جب دوزخ سے نکلنے کا ارادہ کریں گے صدمہ سے پھر اس میں دھکیل دیئے جائیں گے اور حکم ہو گا چکھتے رہو جلنے کا عذاب۔

ع ۲ / ۹

اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

۲۴۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ داخل کرے گا ان

الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ﴿۲۴﴾

لوگوں کو جو سچے دل سے اللہ کو مان چکے اور بھلے کام کئے ایسے باغوں میں جن میں بہہ رہی ہیں نہریں۔ ان کو وہاں زیورات پہنائے جائیں گے، سونے کے کنگن اور موتی اور اُن کا لباس وہاں ریشمی ہوگا۔

وَهُدُوْۤا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْۤا اِلٰی صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور ان کو سمجھ دی گئی عمدہ بات کی[1] اور ان کو قابل تعریف ذات کا راستہ دکھلایا گیا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۶﴾ ع ۳/۱۰

۲۶۔ بے شک جن لوگوں نے حق کو چھپایا اور وہ اللہ کے راستے سے روکتے ہیں[2] اور ادب والی مسجد سے روکتے ہیں جو ہم نے بنائی ہے سب لوگوں کے لئے برابر وہاں کا رہنے والا ہو یا باہر کا اور جو وہاں گمراہی کرنا چاہے شرارت سے تو ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْـًٔا وَّطَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور جب ہم نے مقرر کر دیا ابراہیم کے لئے وہ مکان جس میں بیت اللہ شریف بنا ہوا ہے کہ عبادت الٰہی کرو اور شرک نہ کرو میرے ساتھ کسی کا اور پاک صاف رکھو میرے گھر کو پھیرے پھرنے والوں اور کھڑے رہنے والوں اور رکوع سجود کرنے والوں کے لئے۔

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا

۲۸۔ اور لوگوں میں منادی کردے کہ قصد کر

۱؎ یعنی کلمۂ توحید کی کہ اکیلا اللہ ہی متصرف وخالق ومالک ہے، فصاحت لسانی خاصہ عرب ہے۔

۲؎ یعنی حق بات نہیں سننے دیتے۔ حق کی طرف نہیں جانے دیتے۔

آیت نمبر۲۴۔ جَنّٰتٍ۔ یہ فتوحات کی نسبت پیشگوئیاں بھی ہیں۔ فتح مکہ وعراق اور وہاں کے لباس ونہریں۔ عرب خشن پوش قوم تھی۔ بالوں کے کپڑے پہنتے نہ ریشم وپشمینہ وغیرہ۔

وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۸﴾

کے آیا کریں وہ تیری طرف پاپیادے اور سوار ہوکر دبلی دبلی اونٹنیوں پر جو ہر ایک دور و دراز رستوں سے آویں گے۔

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا

۲۹۔ تا کہ حاضر ہوجاویں اپنے فائدوں کے لئے اور اللہ کا نام لیں چند معلوم وقتوں میں ان مویشیوں چوپایوں کے ذبح کرنے پر جو اللہ نے ان کو دی ہیں تو اس میں سے کھاؤ اور کھلاؤ

آیت نمبر۲۹۔ لِيَشْهَدُوْا ۔حضرت حکیم الامت مولانا وسیدنا مولوی نورالدین صاحب کا بیان ہے کہ میں نے غور کیا ہے کہ حج میں کیا کیا فائدے ہیں۔ ان کثیر فائدوں میں چند یہ ہیں (۱) وضعداری جو امراء وغیرہ سُست انسانوں میں بہت ہوتی ہے اور بڑی خراب تکلیف دِہ چیز ہے اس کا ازالہ ہو۔ امیر ہو خواہ بادشاہ اس کو بھی دو ہی چادریں۔ (۲) دوست احباب وغیرہ کا ترک کرنا خاص خدا کے لئے۔ (۳) چوکس و ہوشیار بنانا۔ (۴) انانیت اور تکبر چھڑانا۔ (۵) مجمع عام کی دعائیں جو اکثر مقبول ہوتی ہیں۔ (۶) دولت مندوں کے لئے ساری دنیا کے عجائب وتجارب وتجارت وغیرہ کے نظارے واطلاع ہو۔ (۷) مکہ شریف میں اڑھائی سو سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں وہ سیکھے۔ اور مکہ معظّمہ کے زائروں میں بڑی بڑی خوبیاں ہوتی ہیں۔ (۸) اللہ جَلَّ جَلَالُهٗ کی عظمت کا نشان دِکھتا ہے کہ وادی غیر ذِی زَرع کو کیسا آباد کر دیا۔ خشک پہاڑ جہاں بارش نہیں، گھاس تک نہیں وہاں انواع واقسام کی نعمتیں موجود کر دیں۔ (۹) رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کی عظمت دِکھتی ہے۔ (۱۰) عرفانِ الٰہی کا مظہر۔ (۱۱) ہر مقصد کے حاصل ہونے کی جائے۔

اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ ۔یعنی عشرہ ذی الحجہ اور یوم النحر اور اس کے بعد کے تین روز میں خدا کا ذکر اور قربانی کرو۔

بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۔قربانی عظیم الشان واقعہ کا یادگار ہے یعنی حضرت ابراہیمؑ کے نوجوان بیٹے کا جس کی نسبت ذبح کا حکم ہوا۔ اس وقت ابراہیمؑ کی عمر سو برس کی تھی تو گویا حضرت ابراہیمؑ کو عزت اور امید اور ارمان اور آرزوئیں سبھی کچھ قربان کرنا پڑا۔ پھر نظارہ وہاں خوب نظر آتا ہے کہ اس حکم برداری کا نتیجہ حضرت ابراہیمؑ کو کیا ملا اور صبر و استقلال کا سبق کیا پھل دیتا ہے اور صفا و مروہ پر جانے سے حضرت ہاجرہ کو کیا ملا۔ نیاز مندی کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک خادمانہ دوسری عاشقانہ۔ خادمانہ تو نماز وزکوٰۃ سے ادا ہوتی ہے جو ہر روز اور سالانہ کرنا ہوتی ہے اور عاشقانہ حج اور روزہ کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ حج دربار شاہی کی مثال ہے اور روزہ محبوب کے بلا اجازت ضرورت ذاتی کو ترک کرنے کی نظیر ہے جو عاشقانہ رنگ رکھتی ہے۔

وَاَطۡعِمُوا الۡبَآئِسَ الۡفَقِيۡرَ ﴿۲۹﴾

مصیبت زدہ محتاجوں کو۔

ثُمَّ لۡيَـقۡضُوۡا تَفَثَهُمۡ وَلۡيُوۡفُوۡا نُذُوۡرَهُمۡ وَلۡيَطَّوَّفُوۡا بِالۡبَيۡتِ الۡعَتِيۡقِ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ پھر چاہئے کہ دور کر دیں اپنے میل کچیل اور اپنی منتیں پوری کریں اور طواف کریں اس قدیم و مقدس گھر کا۔

ذٰ لِكَ وَمَنۡ يُّعَظِّمۡ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ‌ وَاُحِلَّتۡ لَـكُمُ الۡاَنۡعَامُ اِلَّا مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ‌ فَاجۡتَنِبُوا

۳۱۔ یہ فکر کرنے کی باتیں ہیں اور جو تعظیم کرے اللہ کی تعظیم دار چیزوں کی تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اس کے ربّ کے نزدیک۔ اور تمہارے لئے حلال کر دیئے گئے چوپائے خاص

آیت نمبر۳۰۔ تَفَثَهُمۡ ۔یعنی حج میں قربانی کر کے احرام کھول دیں ،حجامت بنوائیں، نہائیں دھوئیں، میل کچیل دور کریں۔

وَلۡيَطَّوَّفُوۡا ۔ایک ناواقف نے یہاں اعتراض کیا کہ طواف وسجدہ کعبہ کا پرستش بغیر اللہ ہے یا نہیں؟ اس کا یہ جواب ہے کہ پرستش کے معنے معلوم نہ ہونے کے سبب اس قسم کے بہت سے غلط سوالات پیدا ہوتے ہیں اور مشرک اور موحّد میں فرق نہیں رہتا۔ سناتن اور آریہ۔ برہمو۔ صابی ۔عیسائی ۔مسلمان وغیرہ سب نے مان رکھا ہے کہ ایک یا کئی وجود جو ہمارے لئے مفید یا مضر ہوں ان سے فائدہ حاصل کرنے یا مضرت ہو چکنے کے لئے دھیان اور یاد، پھر اس کی مدح۔ پھر اپنے مطلب کا اُبھار اُس سے کیا جاتا ہے۔ پھر اپنے اَفعال پر اس کی عظمت کا اثر ڈال کر عاجزانہ تذلّل کی حرکتیں کی جاتی ہیں۔اسی کا نام پرستش ہے مگر مکہ یا مسجد یا کسی اور مقاموں میں جہاں ہم اللہ کی نماز پڑھتے ہیں یا عبادت کرتے ہیں ساری نمازیں اور تمام عبادت میں نہ تو اس مقام کا نام، نہ دھیان، نہ اس سے کچھ مطلب وغیرہ امور مذکورہ کئے جاتے ہیں۔ دوسرے معابد گرتے پڑتے بھی ہیں مگر عبادت میں تو اس سے کچھ ہرج نہیں۔تیسرے پرستش کے لئے اصلی فاعل روح ہے اور وہ جہت نہیں رکھتی ہاں جسم کی یہ خاصیت ہے کہ اس کی توجہ کسی خاص طرف ہو اس لئے ہر ایک پرستار کو کسی طرف توجہ کرنی پڑتی ہے نہ روح کو۔

آیت نمبر۳۱۔ وَمَنۡ يُّعَظِّمۡ ۔جس کو خدا نے بڑا بنایا اس کی تعظیم کرنا چاہئے مثلاً ماموراور کلام الٰہی وحاکم و استاد و ماں باپ وغیرہ کی۔

اَلۡاَنۡعَام ۔قربانیوں میں ترقیات کا اَصل الاصول ہے۔ دنیا میں کوئی مذہب وسلطنت نہیں جس میں قربانی کی رسم نہ ہوتو بغیر اس کے کمال اور افزونی حاصل نہیں ہوتی ۔ چو باغباں ببرد بیشتر دہد انگور۔قربانیوں کے اور اسرار بھی اپنے اپنے محل پر بیان کئے گئے ہیں۔

الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۱﴾

ان کے سوا جو پڑھی گئیں تم پر آیتیں تو بچتے رہو بتوں کی نجاست سے اور جھوٹی بات سے۔

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ سب سے ہٹ کر ایک ہی اللہ کے ہو کر اس کا کسی کو شریک نہ کر کے (رہو) اور جو اللہ کا شریک کرے تو وہ ایسا ہے جیسا وہ گر پڑا آسمان سے پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا اس کو ہوا دور دراز مکان میں لے جا کر ڈال دے[۱]۔

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ یہ تو ہو چکا اور جو شخص تعظیم کرے اللہ کی نامزد چیزوں کی تو کچھ شک نہیں کہ یہ بات دلی تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے۔

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۴﴾ ع ۸ / ۱۱

۳۴۔ تمہارے لئے ان میں فائدے ہیں ایک معین وقت تک پھر ان کو پہنچنا ہے ایک قدیم گھر تک۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور ہر ایک اُمت کے لئے ہم نے ایک قربانی گاہ اور عبادت گاہ کا طریقہ مقرر کر لیا ہے تا کہ وہ اللہ کا نام لیں اُن جانوروں پر (ذبح کے وقت) جو اللہ نے دی ہیں ان کو۔ تم سب لوگوں کا اللہ تو وہ ایک ہی اللہ ہے تو اسی کے فدائی فرمانبردار بنو (اے پیارے محمدؐ!) تو خوشخبری سنا دے ان عاجزی کرنے والوں کو۔

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

۳۶۔ جو ایسے ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے

---

[۱] یعنی شرک بڑی خطرناک چیز ہے۔

(بقیہ حاشیہ) قَوْلَ الزُّوْرِ ۔ چونکہ بت اور جھوٹ مفہوماً و غرضاً ایک ہیں اس لئے قرآن مجید میں قریب قریب بیان کئے گئے۔ بتوں کے ساتھ جھوٹی بات کو بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہالت سے فرضی تصرف کا انہیں قابل سمجھا جاتا ہے اسی طرح جھوٹا اپنی جھوٹی بات کو سمجھ رہا ہے۔

وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۳۶

تو ان کے دل دھڑ کنے لگتے ہیں اور مضبوط رہنے والے ہیں ان پر کچھ بھی آ جائے اور نماز کو ٹھیک درست رکھنے والے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۳۷

۳۷۔ اور قربانیوں کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی باتوں کے شعور حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے۔ اس میں تمہارے لئے نفع اور مال ہے۔ تو قربانی کے وقت میں اللہ کا نام لو ان پر کھڑے رہ کر پھر جب ان کے پہلو زمین پر گر پڑیں تو اس میں سے کھاؤ اور کھلاؤ کم مانگنے والے اور چم چچڑ کو۔ اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ تم شکر گزاری اختیار کرو۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۳۸

۳۸۔ اللہ کو نہ تو ان قربانیوں کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ خون لیکن تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے اسی طرح اللہ نے ان کو تمہارے بس میں کر دیا تاکہ تم اللہ کی بڑائیاں بیان کرو اس شکریہ میں کہ اس نے تم کو ہدایت دی اور محسنوں کو خوشخبری سنا دو۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۳۹ ع ۱۲

۳۹۔ اللہ ایمانداروں کو دشمنوں سے بچا لیتا ہے اور ان کو ہٹا دیتا ہے (یعنی دشمنوں کو) اللہ پسند نہیں کرتا کسی ناشکرے دغاباز کو۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ

۴۰۔ اجازت ہو چکی ہے ان کو جہاد کی جن سے

آیت نمبر ۳۸۔ لُحُوْمُهَا۔ یعنی تمہاری دلی ارادت اور اطاعت اللہ کو پسند آتی ہے نہ گوشت اور اشیاء وغیرہ۔
آیت نمبر ۴۰۔ اُذِنَ۔ دیکھو اسلام میں جنگ دفاعی ہے نہ خود اختیاری ہے نہ شوقی نہ جبری۔ چونکہ تکلیف کے بعد آرام ملتا ہے مثل دردِ زہ کے بعد فرزندِ نرینہ ہو تو تکلیف مُبدّل بہ راحت ہو جاتی ہے۔ بعض صحابہ کو اونٹوں کے ذریعہ چروا ڈالا بعض عورتوں کی شرم گاہوں میں برچھییں ماریں۔ گرم پتھروں پر بھی لٹایا گیا۔ بنی ہاشم کا غلّہ روکا گیا ان تکالیف کے بعد جنگ دفاعی کا حکم ہوا۔

وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ﴿۴۰﴾

لڑائی کی جاتی ہے اس لئے کہ اُن پر ظلم ہوا اور بے شک اللہ مظلوموں کی مدد کرنے پر بڑا قادر ہے۔

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ وہ لوگ جو نکالے گئے اپنے گھروں سے ناحق صرف اتنی بات پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا ربّ اللہ ہے اور اللہ اگر بعض کو بعض کے ہاتھ سے دفع نہ کرتا تو مجوسیوں کے معبد، خلوت خانہ اور مدرسے اور تکئے اور عبادت گاہیں اور مساجد جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے گرادی جاتیں اور ضرور اللہ اس کی مدد کرے گا جو اللہ کی خدمت کرے گا[۱] بے شک اللہ بڑا غالب اور زبردست ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ وہ مظلوم ایسے لوگ ہیں (یعنی صحابہ) اگر ہم ان کو قدرت دے دیں گے زمین میں تو وہ قائم رکھیں گے نماز اور دیں گے زکوٰۃ اور نیک کام کرنے کا حکم دیں گے اور بُرے کاموں سے روکیں گے۔ اور اللہ ہی کے اختیار میں سب کاموں کا انجام ہے۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۙ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور اگر یہ تجھے جھٹلائیں تو ان سے پہلے جھٹلا چکی ہیں نوح و عاد اور ثمود کی قوم۔

وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۙ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور ابراہیم اور لوط کی قوم۔

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور مدین والے اور موسیٰ جھٹلایا گیا پھر ہم نے ڈھیل دی ان کافروں کو پھر ان کو پکڑا پھر دیکھو میری پکڑ کیسی تھی۔

---

[۱] یعنی حق کی طرف داری مظلوموں کی مدد۔

آیت نمبر ۴۵۔ نَكِيْرِ۔ یہ تمثیلی پیشگوئی ہے۔ تکذیب سے جس طرح قومیں معذّب ہوئیں اسی طرح تیری قوم کو چندے مہلت کے بعد تیری تکذیب اور تکفیر کی وجہ سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٦﴾

۴۶۔ بہت سی بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کرڈالا اور وہ نافرمان ہی تھیں اور وہ گری پڑی ہوئی تھیں اپنی چھتوں پر اور کتنے کنوئیں بے کار پڑے ہوئے ہیں اور کتنے پکے پکے محل ویران پڑے ہیں۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ تو کیا ان لوگوں نے سیر نہ کی ملک میں کہ ان کے دل ایسے ہوتے کہ وہ ان سے سمجھتے یا ایسے کان ہوتے کہ جن سے وہ سن سکتے تو کچھ آنکھیں تو اندھی ہوا نہیں کرتیں مگر وہ مرکز قویٰ اندھے ہو جاتے ہیں جو صدر مقام میں ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ اور یہ لوگ تو تجھ سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور اللہ تو اپنا وعدہ کبھی خلاف نہ کرے گا اور بے شک ایک دن تیرے ربّ کے نزدیک ایک ہزار برس کے برابر ہے اس سے جو تم گنتی کرتے ہو۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿٤٩﴾ ع ١٠ ١٣

۴۹۔ اب بہت سی بستییں ہیں کہ ہم نے ان کو ڈھیل دی اور وہ نافرمان ہی تھیں پھر ہم نے ان کو پکڑا اور میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ

۵۰۔ تُو کہہ دے اے لوگو! میں تو صرف تم کو کھلا

آیت نمبر ۴۸۔ مِمَّا تَعُدُّوْنَ۔ بعض دن پچاس ہزار برس کا، بعض ایک سال کا، بعض ایک دن کا، تو گویا یوم سے مراد صرف مدّت ہے۔ سَنَةُ الْفِرَاقِ سَنَةٌ وَ سَنَةُ الْوِصَالِ سِنَةٌ ۔ وصال کا ایک سال ایک جھپک کے برابر ہے۔ رِزْقٌ كَرِيْمٌ حضرتؐ کو مکہ والوں نے عمرہ سے روکا اور کہا کہ اس سال اگر اجازت دے دیں تو ہماری عزت میں فرق آجائے گا اگلے سال آنا اور یہ شرائط بھی کیں۔ (۱) تلواریں ننگی نہ ہوں، تیر ترکش میں ہوں، بھالے چمڑے میں۔ (۲) تین ہی دن رہیں۔ یہاں کا کوئی مسلمانوں کے ساتھ نہ جائے۔ یہاں خود آوے تو روکا نہ جاوے۔ غرض یہ بات منظور تو کر لی مگر فرمایا کہ تم عزت وجاہت کے لئے پھرتے ہو سب خاک میں مل جائے گی ہاں جو مجھے مانیں گے اور بھلے کام کریں گے وہ معزز ہوں گے۔

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

کھلا ڈر سنانے والا ہوں۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۱﴾

۵۱۔تو جولوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے تو ان کے لئے مغفرت اورعزت کی روزی ہے۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور جو دوڑے ہماری آیتوں میں عاجز کرنے اور ہرانے کوتو یہی لوگ جہنمی ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

۵۳۔ اور ہم نے نہیں بھیجا تجھ سے پہلے کوئی رسول اور نہ نبی مگر اس کو یہ بات پیش آئی کہ اس نے جب کچھ آرزو کی[1] تو شریر و بدکار اس کی خواہش میں روک ڈالنا چاہتے ہیں[2] تو اللہ تعالیٰ شیطان کی خواہش کو مٹا دیتا ہے اور باطل کر دیتا ہے اور پھر اپنی آیتوں کو مضبوط کرتا ہے

[1] یعنی دین میں کام یابی کی۔ [2] کہ مامور کہیں کامیاب نہ ہو جائے۔

آیت نمبر۵۳۔ **مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ**۔ غلط باتیں غلط ثابت ہوگئیں اور القائے شیطان دور ہو گئے۔حق اور سچی باتیں رہ گئیں۔

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

يُحْكِمُ اللّٰهُ۔ بعض مفسرین کی عادت ہے کہ بعض آیات قرآنی کے متعلق کوئی قصہ گھڑ لیتے ہیں اور کوئی شانِ نزول قرار دے لیتے ہیں۔ چنانچہ اس آیت شریف کی تفسیر میں ایک قصہ نقل کرتے ہیں۔ سورۂ نجم کی آیت **وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى** (النجم: ۲۱) کے بعد آنحضرتؐ نے شیطان کے القا سے یہ جملہ پڑھا تھا نعوذ باللہ منہا۔ **تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى** اس سے بُت پرست بہت خوش ہوئے اور یہ بھی لکھا ہے کہ جبرئیل نے تنبیہ کر دی کہ یہ شیطانی الہام تھے **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْم** یہ قصہ ہی سراسر لغو ہے جس کی تردید امام فخر الدین رازی اور صاحب مدارک اور بیضاوی وغیرہ محقق نے دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کر دی۔نزول وحی اللہ کے ساتھ بڑا انتظام ہوتا ہے چنانچہ سورۂ جنّ میں فرمایا ہے **فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا** (الجنّ: ۲۸)۔

حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾

اور اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے[۱]۔

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾

۵۴۔ تا کہ اللہ اس کو جو شریر ہلاک کرنے والا رکھتا ہے ان کے آزمائش کا ذریعہ کر دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور کچھ شک نہیں کہ بے جا کام کرنے والے بڑے دور و دراز کے جھگڑے میں پڑ گئے ہیں۔

وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٤﴾

۵۵۔ اور نتیجہ یہ کہ جان لیں وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے کہ تیرے ہی رب کی طرف کی بات سچی ہے اور اس پر ایمان لاویں اور اس کے سامنے عاجزی کرنے لگیں ان کے دل اور بے شک اللہ ہی ہدایت کرنے والا ہے ایمان والوں کو سیدھی راہ کی طرف۔

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿٥٥﴾

۵۶۔ اور کافر تو ہمیشہ وحی کی طرف سے شک ہی میں رہیں گے یہاں تک کہ اُن پر آ پہنچے قیامت یکا یک یا اُن پر ایک منحوس دن آ پڑے[۲]۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾

۵۷۔ اس دن اللہ ہی کی سلطنت ہے وہ فیصلہ کرے گا لوگوں میں اور ایماندار نیک عمل لوگ نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾ ع ٧

۵۸۔ اور کافر اور ہماری آیتوں کو جھٹلانے والے ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے ذلّت کا عذاب ہوگا۔

---

۱ یعنی کیوں نیکوں کے مقابل میں بدکار زور لگاتے ہیں۔

۲ جو کامیابی کا بچہ نہ جنے گا۔

آیت نمبر ۵۶۔ مِرْيَةٍ ۔ یہ پیشگوئی ہے کہ سچی وحی کے منکر کافر ہوں گے اور اس کا سلسلہ قیامت تک رہے گا۔

عَقِيْمٍ ۔ کامیابی کا بچہ نہ جنے۔ مجاہد کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ جنگِ بدر کا دن ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور جن لوگوں نے گناہ اور وطن چھوڑے اللہ کی راہ میں پھر مارے گئے یا مر گئے تو اللہ ان کو ضرور روزی دے گا عمدہ سے عمدہ اور بے شک اللہ ہی سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ وہ ان کو داخل کرے گا ایسی جگہ جس سے وہ راضی ہو جائیں گے اور بے شک اللہ بڑا جاننے والا ہے اور بڑا بُردبار ہے۔

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ بات اتنی ہی ہے جس نے بدلہ لیا اتنا ہی جتنا وہ ستایا گیا تھا پھر اس پر زیادتی کی گئی تو اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا۔ بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا غفور ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ یہ اسی وجہ سے کہ اللہ رات کو دن میں لاتا ہے[۱] اور دن کو رات میں لے جاتا ہے[۲] بے شک اللہ بڑا سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ یہ اس لئے کہ اللہ ہی سچا ہے اور جس کو وہ پکارتے ہیں اس کے سوائے وہ باطل ہے اور اللہ ہی بڑا عالی شان باعظمت ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۴﴾ ۚ

۶۴۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی اتارتا ہے بادل سے پانی پھر زمین ہو جاتی ہے سرسبز۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۵﴾ ع

۶۵۔ اُسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور بے شک وہی بے نیاز و قابلِ حمد ہے۔

ع ۸ / ۱۵

۱ یعنی بُرے اچھے ہو جائیں گے غریب مسلمان۔

۲ یعنی اچھے بُرے ہو جائیں گے کفار۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ وَالۡفُلۡكَ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِهٖ ؕ وَيُمۡسِكُ السَّمَآءَ اَنۡ تَقَعَ عَلَى الۡاَرۡضِ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٦٦﴾

٦٦۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی نے بس میں کر دیا تمہارے جو کچھ زمین میں ہے اور کشتی جو دریا میں چلتی ہے اللہ کے حکم سے اور وہی تھامے رہتا ہے بادل کو زمین پر برسنے سے اس کے اذن کے بغیر اور کچھ شک نہیں کہ اللہ بڑا شفیق و رحیم ہے بندوں پر۔

وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَحۡيَاكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَـكَفُوۡرٌ ﴿٦٧﴾

٦٧۔ وہی اللہ ہے جس نے تم کو عدم سے پیدا کیا پھر تمہیں مارے گا پھر مرے بعد تم کو زندہ کرے گا آخرت میں۔ بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلۡنَا مَنۡسَكًا هُمۡ نَاسِكُوۡهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِى الۡاَمۡرِ وَادۡعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿٦٨﴾

٦٨۔ ہر ایک جماعت کے لئے ہم نے ایک عبادت کا طریقہ ٹھہرا دیا وہ اس پر چلتے ہیں تو ان کو چاہیئے کہ تجھ سے نہ جھگڑیں دین میں اور تو بلا تیرے ربّ کی طرف کچھ شک نہیں کہ تو ہی سیدھی راہ پر ہے۔

وَاِنۡ جٰدَلُوۡكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٦٩﴾

٦٩۔ اور اگر وہ تجھ سے جھگڑیں تو کہہ دے اللہ ہی خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔

اَللّٰهُ يَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿٧٠﴾

٧٠۔ اللہ تم میں فیصلہ کر دے گا انجام کار جس میں تم اختلاف کر رہے ہو۔

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِىۡ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ﴿٧١﴾

٧١۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے یہ سب واقعات محفوظ کتاب میں لکھے ہوئے ہیں اور بلا شبہ یہ سب اللہ پر آسان ہیں۔

وَيَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ

٧٢۔ اور عبادت کرتے ہیں اللہ کے سوا ایسی

سُلْطٰنًا وَّ مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۲﴾

چیز کی جس کی سند اُس نے کچھ نہیں اتاری اور جس کا ان کو کچھ بھی علم نہیں اور ظالموں کا تو کوئی مددگار ہی نہیں۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِىْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ ع ۹ / ۱۶

۷۳۔ اور جب اُن پر پڑھی جاتی ہیں ہماری کھلی کھلی آیتیں تو تجھے معلوم ہوجاتی ہے ان کافروں کے چہروں میں ناخوشی۔ قریب معلوم ہوتا ہے کہ حملہ کردیں ان لوگوں پر جو ہماری آیتیں اُن پر پڑھتے ہیں۔ تو کہہ دے میں تم کو بتاؤں کہ اس سے بھی بدتر ایک چیز، وہ جنگ اور دوزخ ہے، اس کا وعدہ کیا ہے اللہ نے منکروں سے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے تو اس کو سنو۔ بے شک جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا وہ تو ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے ہرگز اگرچہ وہ اس کے لئے سب ہی جمع ہو جائیں[1] اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جاوے تو وہ اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے اس کو۔ طالب بھی بودا ہے اور مطلوب بھی۔

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ انہوں نے اللہ کی کچھ بھی قدر نہ کی جتنی قدر کرنا تھی۔ بے شک اللہ بڑا غالب اور زبردست ہے۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ﴿۷۶﴾ج

۷۶۔ اللہ پسند کر لیتا ہے فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے پیغام پہنچانے والوں کو۔ بے شک اللہ بڑا سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔

[1] پھر عیسٰی کی چڑیئیں، چمگادڑیں کہاں سے آئیں۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۷۷

۷۷۔ وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور پیچھے ہے اور سب کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۩ ۝۷۸

۷۸۔ اے ایماندارو! رکوع کرو اور سجدے کرو اور عبادت کرو اپنے ربّ کی اور بھلائی کرو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔

السجدة عند الامام الشافعی

وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِىْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝۷۹ ع

۷۹۔ اور اللہ کی راہ میں بڑی محنت کرو جتنا محنت کرنے کا حق ہے[1] اس نے تم کو برگزیدہ فرمایا اور دین میں تم پر کچھ تنگی نہ کی۔ تمہارے باپ ابراہیم کا دین تم کو دیا، اور اللہ ہی نے تمہارا نام مسلمان رکھا پہلے سے اور اس قرآن میں بھی تاکہ رسول تم پر حکمران رہے اور تم لوگوں پر حکمران رہو تو نماز کو ٹھیک درست رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور دکھوں سے بچنے کے لئے اللہ کو مضبوط پکڑو[2] وہی تو تمہارا مولیٰ اور کارساز ہے بس کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

ع ۱۰ ۱۷

---

۱ یعنی رسول اللہ کے نمونہ کی اتباع کرو۔

۲ یعنی کثرت سے دعائیں کرو۔

آیت نمبر ۷۹۔ اِبْرٰهِيْمَ۔ اچھوں کا باپ۔ سراپا محبت الٰہی رکھنے والا۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ ہم سورۂ مومنون کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو محض فضل سے سب کچھ دینے والا اور محنت کا بھی ضائع نہیں کرنے والا۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ②

۲۔ بے شک بامراد وہ مومن ہوتے ہیں۔

تمہید: دنیا میں لوگوں کے دو غلط خیالات مشہور ہیں۔ ایک یہ کہ صرف ایمان ہی سے نجات ہو گی (۲) کہتے ہیں عذاب کرنے سے خدا کو کیا فائدہ یا عبادت کی اس کو کیا ضرورت ہے۔ دینیات میں ایمان سے مراد اس مضمون سے ہے جو لَيْسَ الْبِرَّ (البقرة:۱۷۸) میں جس کا بیان ہے اور نیز پارہ ۵ رکوع ۱۶۔ اور ان ایمانیات کے منوانے میں کسی زبردستی کی ضرورت نہیں جیسے آیت الکرسی میں لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرة:۲۵۷) اور لَوْ شَآءَ رَبُّكَ (الانعام : ۱۱۳) میں ہے۔ ایسے ایمان ہی میں صرف صاف صاف تبلیغ کر دینی چاہئے پھر جس کا جی چاہے مانے اور جس کا جی چاہے نہ مانے جیسے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ (الکهف :۳۰) ایک ایمان محض زبانی اقرار ہوتا ہے جو ایک قسم کا فریب ہے اس ایمان والے کو نتیجہ جناب الٰہی سے مردود ہونے کا ملتا ہے اور نیکی اور بدی کی تمیز اس سے جاتی رہتی ہے اور تکبر اور خودداری اور ریاکاری اور ظلم اور بدعملی اور بے ایمانی اس کا شیوہ ہو جاتا ہے جیسے وَمِنَ النَّاسِ اس پر شاہد ہے اور اسی کے لئے ارشاد ہوتا ہے قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا (الحجرات :۱۵) اور حقیقی ایمان سے خدا کی محبت شیطان اور بدکاریوں سے نفرت ہوتی ہے اور خدا اس کی خاص مدد فرماتا ہے اور اس کو ظلمت سے نور کی طرف لاتا ہے جیسے آیت الکرسی کے رکوع کی آخری آیت اس پر دلالت کر رہی ہے اور وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ اور مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ وغیرہ آیات کثیرہ۔ چوتھے ایمان کی حیات اعمال صالحہ سے جو ایماندار ہے اس کو اپنے اعمال درست رکھنا چاہئے اور ایمان کے باغ کو عملِ صالح کے پانی سے تر و تازہ رکھے تا وہ اس خوشخبری کا مستحق ہو۔ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (البقرة:۲۶) وغیرہ آیات کثیرہ اور یہاں بھی اسی ایمان کی طرف اشارہ ہے۔

آیت نمبر۲۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الخ۔ فتح مندی کا طریقہ یہ بتلایا کہ نماز با حضوری قائم کریں۔ زکوۃ دیں غرض کتاب اللہ پر عمل کریں۔ براہین کے حصہ پنجم میں ان آیات کی بہت ہی اچھی تفسیر لکھی ہے۔ خَاشِعُوْنَ کی تفسیر میں صوفیانے فرمایا۔ ؎ ہم دعا از تو اجابت ہم زتو۔ عبادت میں پورا تذلل ہو خلاف حق خودی مٹ جائے۔

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۳﴾	۳۔ جو اپنی نمازوں میں بڑی عاجزی کرتے ہیں۔
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۴﴾	۴۔ اور جو نکمّی باتوں سے منہ موڑتے ہیں۔
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۵﴾	۵۔ اور جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں۔
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۶﴾	۶۔ اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کرتے ہیں[1]۔
اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۷﴾	۷۔ مگر اپنی بیبیوں پر یا باندی پر تو اُن لوگوں پر کچھ ملامت نہیں۔
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۸﴾	۸۔ پھر جو ان کے سوا تلاش کرے تو یہی حد سے گزر جانے والے ہیں۔
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۹﴾	۹۔ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے اقرار کا پاس رکھتے ہیں۔
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۱۰﴾ وقف لازم	۱۰۔ اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾	۱۱۔ یہی لوگ وارث ہیں۔
الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۲﴾	۱۲۔ جو میراث پاویں گے فردوس کی اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے[2]۔

---

[1] زنا، لواطت، چپٹی، جلق وغیرہ سے۔ [2] یعنی صفات مذکورہ جن میں ہوں وہ مومن بہشتی ہے۔

آیت نمبر۴۔ اَللَّغْو ۔کل باطل، کل معاصی، تاش، گنجفہ، چوسر، کبوتر بازی، مرغ بازی اور پتنگ بازی۔ گپیں، بیجا نکتہ چینیاں وغیرہ چھٹ جائیں۔ **خَلَقْنَا** اندازہ کیا۔ قیامت کے پانچ معنی (۱) قرن صدی (۲) **مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ** (۳) انجام کار (۴) صدمہ ومصیبت (۵) روز جزا و سزا۔

اَللَّغْو ۔لغوبات سے مراد عام ہے اقوال وافعال کچھ ہوں جو بے سود یا بے محل ہوں۔

آیت نمبر۸۔ اَلْعٰدُوْنَ ۔یعنی متعہ والی ونیوگن اور داشتہ وخواص وغیرہ بے نکاح والی عورتیں حرام ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور ہم نے پیدا کیا انسان کو مٹی کے خلاصہ سے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ پھر ٹھہرایا ہم نے اس کو اس کے سیال ہونے کی حالت میں مضبوط قرارگاہ میں[1]۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ پھر بنایا ہم نے اس سیال کو بستہ خون، پھر بنایا بستہ خون کو گوشت کا ٹکڑا، پھر بنایا اس **مُضغہ** میں ہڈیاں، پھر بنایا ہڈیوں کو گوشت پھر ہم نے بنایا اس کو ایک دوسری مخلوق کے رنگ میں تو کیا ہی بابرکت ہے اللہ کی ذات۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ ﴿۱۶﴾ؕ

۱۶۔ پھر تم اس کے بعد ضرور مرو گے[2]۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ پھر تم قیامت ہی کے دن اٹھائے جاؤ گے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِیْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور ہم نے تمہارے اوپر سات راستے یا آسمان بنادیئے اور ہم خلق سے کچھ غافل تو ہیں ہی نہیں۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰی ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور ہم نے بادل سے پانی برسایا پھر اس کو ٹھہرایا زمین میں اور ہم اس کے لے جانے پر بھی قادر ہیں۔

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِیْهَا فَوَاكِهُ كَثِیْرَةٌ

۲۰۔ پھر ہم نے بنائے اس پانی سے کھجور کے باغ اور انگوروں کے اور ان میں تمہارے لئے

---

[1] جس سے مراد کچھ رحم ہے۔

[2] یعنی جو پیدا ہوا اسے مرنا ضرور ہے۔

آیت نمبر۱۹۔ لَقٰدِرُوْنَ۔ یعنی تجدید بھی ہوتی رہے گی ملہم بھی آتے رہیں گے نیا پانی پرانے گندآمیز پانی کو یعنی فہم غلط کو دور کرتا رہے گا۔

وَّمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۝۲۰

بہت سے میوے اور انہیں میں سے تم کھاتے ہو۔

وَشَجَرَةً تَخۡرُجُ مِنۡ طُوۡرِ سَيۡنَآءَ تَنۡۢبُتُ بِالدُّهۡنِ وَصِبۡغٍ لِّلۡاٰكِلِيۡنَ ۝۲۱

۲۱۔ اور وہ درخت پیدا کیا جو طور سینا سے نکلتا ہے وہ چکنائی و سالن کے لئے اگتا ہے کھانے والوں کے واسطے۔

وَاِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهَا وَلَكُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ كَثِيۡرَةٌ وَّمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۝۲۲

۲۲۔ اور چوپایوں میں بھی تمہارے لئے عبرت کا مقام ہے ان کے پیٹ کی چیزوں سے پلاتے ہیں ہم تم کو (یعنی دودھ) اور تمہارے ان میں بہت سے فائدے ہیں اور بعض کو ان سے تم کھاتے ہو۔

وَعَلَيۡهَا وَعَلَى الۡفُلۡكِ تُحۡمَلُوۡنَ ۝۲۳ ع

۲۳۔ اور ان پر اور کشتیوں پر چڑھے پھرتے ہو۔

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖ فَقَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ۝۲۴

۲۴۔ اور بے شک ہم نے نوح کو بھیجا اس کی قوم کی طرف تو اس نے کہا اے میری قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی سچا معبود نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں لگتا۔

فَقَالَ الۡمَلَؤُا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ ۙ يُرِيۡدُ اَنۡ يَّتَفَضَّلَ عَلَيۡكُمۡ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنۡزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِىۡۤ اٰبَآئِنَا الۡاَوَّلِيۡنَ ۝۲۵

۲۵۔ تو بولے رعب دار سردار جو کافر تھے اس کی قوم کے۔ یہ کیا ہے! تمہارے ہی جیسا تو ایک آدمی ہے چاہتا ہے کہ تم پر فضیلت پا جائے اور اگر اللہ کو رسول ہی بھیجنا ہوتا تو وہ فرشتوں کو اتارتا۔ ہم نے تو اگلے باپ دادا سے یہ کبھی سنا ہی نہیں۔

اِنۡ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوۡا بِهٖ

۲۶۔ کچھ نہیں یہ تو ایک دیوانہ آدمی دکھتا ہے جس کو

---

[1] یعنی زیتون کے درخت۔

آیت نمبر ۲۵۔ مِثۡلُكُمۡ ۔ یعنی تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہے یہی خیال حصولِ فیض کا مانع ہے جب حقارت سے کسی کو دیکھا جائے اور سوءِ ظن ہو۔

آیت نمبر ۲۶۔ جِنَّةٌ ۔ یہ فیلسوفی خیال ہے، مجنون ہو گیا ہے، اس کو آسیب ہو گیا ہے، صدمہ پہنچ گیا ہے، دماغ بگڑ گیا ہے۔

حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۶﴾

جنون ہو گیا ہے تو تم اس کا انتظار کرو مر جانے تک۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ نوح نے کہا اے میرے ربّ! میری مدد فرما کیوں کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ تو ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ ہماری آنکھوں کے سامنے ایک کشتی بنا اور ہمارے ہی حکم سے اور جب ہمارا حکم آئے اور جوش مارے دن چڑھے یا ابلنے لگے تنور تو کشتی میں بٹھا لینا ہر ایک میں سے دو دو نر و مادہ کا جوڑا اور تیرے گھر والوں کو مگر اس کو نہیں جس کے لئے پہلے حکم ہو چکا ہے ڈوبنے کا[۱] اور نہ کچھ مجھ سے پوچھنا ان ظالموں کے بارہ میں کیونکہ وہ ضرور ڈبائے جاویں گے۔

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور پھر جب تو ٹھیک بیٹھ لے اور تیرے ساتھی تو بولنا ہر قسم کا اللہ کا شکر ہے جس نے ظالم لوگوں سے ہمیں نجات دی۔

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور کہنا اے میرے ربّ! ہمیں اتارنا مبارک منزل میں اور تو ہی بہتر مقاموں میں اتارنے والا ہے۔

---

[۱] پ ۱۲۔ رکوع ۴

آیت نمبر ۲۸۔ فَارَ ۔ چونکہ یہ سب پیشگوئی ہے اس لئے ماضی بمعنی مضارع ہے اکثر قرآن شریف میں باعتبار علم یقینی اور الٰہی ہونے کے ماضی ہی کے لفظوں میں آتا رہتا ہے۔

اَلتَّنُّوْرُ ۔ (۱) مشہور روٹی پکانے کا۔ (۲) زمین کے اوپر کا حصہ (۳) اونچی جگہ (۴) جہاں سے چشمہ نکلے (۵) پچھلی رات صبح صادق کے بعد کا حصہ۔ **رَبِّ اَنْزِلْنِيْ** ۔ حصول مقصد کے بعد بھی دعائیں کرتے رہنا چاہیئے تا کہ حاصل شدہ زائل نہ ہو جائے۔

آیت نمبر ۳۰۔ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا ۔ اس سے وہ حدیث صحیح معلوم ہوتی ہے کہ بعض مکان منحوس ہوتے ہیں اور بعض گھوڑے اور عورتیں۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ وَّ اِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ بے شک اس واقعہ میں بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم کو تو آزمائش ہی منظور تھی۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ پھر ان کے بعد ہم نے اور جماعتیں قائم کیں۔

فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع

۳۳۔ اور ان میں بھیجا ہم نے انہی میں کا ایک رسول کہ اللہ ہی کی عبادت کرنا۔ تمہارا کوئی سچا معبود نہیں اللہ کے سوا تو کیا تم کچھ بھی اس سے نہیں ڈرتے بدیوں سے کیوں نہیں بچتے۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ اور اس کی قوم کے رعب دار سردار بولے جو کافر تھے اور جھٹلاتے تھے آخرت کی ملاقات کو اور ہم نے ان کو آرام دے رکھا تھا دنیا کی زندگی میں بولے یہ تو تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہے وہ بھی کھاتا ہے اسی قسم سے جس سے تم کھاتے ہو اور پیتا ہے جس میں سے تم پیتے ہو۔

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ اور اگر تم اطاعت کرو گے اپنے ہی جیسے آدمی کی تو پھر تو تم سب ہی ٹوٹے میں ہو جاؤ گے۔

اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ کیا تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے پھر تم زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے۔

هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۷۔ یہ کتنی بعید بات ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

آیت نمبر ۳۴۔ اَلْمَلَاُ ۔ جس کی بات کی طرف لوگ مائل ہوں۔ درباری اشراف۔ حاکم۔ بڑے دنیادار۔ موٹے تازے۔ اس کے مقابل میں غلام کو **رقیق** کہتے ہیں جو دُبلا ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۳۷۔ هَیْهَاتَ ۔ اور اس کے سوائے جس قدر اسم فعل ہوتے ہیں ان کے معنی میں **اَفْعَل** تعجب یا مبالغہ بھی ہوتا ہے یعنی مابعد۔

اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ ہاں! بس ہماری زندگی تو دنیا ہی کی ہے مرتے ہیں اور جیتے ہیں ہاں مرکر آخرت میں نہیں اٹھیں گے۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ کچھ بھی نہیں یہ تو ایک آدمی ہے جس نے افترا کیا ہے اللہ پر جھوٹا اور ہم تو اس پر کبھی ایمان نہ لائیں گے۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ پیغمبر نے کہا اے میرے ربّ! میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھ کو جھٹلایا۔

قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اللہ نے فرمایا قریب ہی یہ لوگ نادم و شرمندہ ہوں گے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ پھر ان کو ایک عذاب نے آلیا سچے وعدہ کے مطابق تو ہم نے ان کو کچرے کوڑے کے جیسا کر دیا تو دوری[1] ہے ظالموں کو۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ پھر ان کے بعد ہم نے اور جماعتیں پیدا کیں۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا یَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ نہ کوئی جماعت آگے بڑھ سکتی ہے اپنی میعاد سے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے وقت مقررہ سے۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ

۴۵۔ پھر ہم بھیجتے رہے اپنے رسول لگاتار اور جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا تو انہوں نے اس کو جھٹلایا تو پھر ہم نے بھی ایک کے پیچھے ایک کو کر دیا[2] اور ہم نے ان کو کہانیاں

---

[1] رحمت الٰہی سے۔ [2] یعنی ایک کے پیچھے ایک مرگیا۔

آیت نمبر۳۸۔ نَمُوْتُ۔ مرتے ہیں اس واسطے مقدم ہوا ہے کہ بحث اسی سے تھی یا رنج وخوشی کا آنا کافروں کا مرنا وجینا ہے ان کے اعتقاد میں۔

آیت نمبر۴۰۔ رَبِّ انْصُرْنِیْ۔ انبیاء کا ہتھیار دعا ہے جس کو چلا کر وہ ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔

لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۵﴾

بنا دیں۔ پس رحمت سے دوری ہے ان لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ اَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو بھیجا ہماری نشانیاں اور ظاہر تسلط دے کر۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ سرکش لوگ تھے۔

فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ تو لگے کہنے کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے ہی جیسے دو آدمیوں پر حالانکہ ان کی قوم ہماری پرستار ہے؟

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ پس ان دونوں کو جھٹلایا تو وہ ہلاک کر دیئے گئے۔

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت فرمائی تاکہ وہ لوگ ہدایت پا جاویں۔

وَ جَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّ اٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور ہم نے بنایا عیسیٰ کو اور عیسیٰ کی ماں کو نشانی۔ دونوں کو پناہ دی ایک اونچی جگہ سبزہ زار میں[1] جو ٹھہرنے کی جائے پسندیدہ اور بہتے شیریں پانی کی جائے ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ ہم نے کہا اے رسولو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں اور نیک عمل کرو۔ جو کچھ تم نیک عمل کرتے ہو کچھ شک نہیں کہ میں اسے بخوبی جانتا ہوں۔

---

[1] یعنی کشمیر میں۔

آیت نمبر ۵۲۔ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ ۔عمل صالح کے حصول کا ذریعہ اکل حلال ہے اور رؤیا صالحہ اور الہامات کے لئے صدق مقال چاہئے۔ **عَلِيْمٌ**۔ جو اس بات کا پکا خیال رکھے گا یعنی خدا کو یقیناً **عَلِيْمٌ** جانے گا وہ عمل صالح ضرور کرے گا انشاء اللہ۔

وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور یہ تمہاری جماعت اور مذہب ایک ہی جماعت اور مذہب بے نظیر و یکتا ہے اور میں ہی تمہارا ربّ ہوں تو مجھے سپر بناؤ۔ مجھ سے ڈرو۔

فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ پھر انہوں نے اپنی بات میں پھوٹ ڈال کر دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا۔ اور ہر ایک جماعت اس حصہ سے جو اس کے پاس ہے خوش ہے۔

فَذَرْهُمْ فِىْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ تو تُو ان کو چھوڑ ان کی غفلت میں مرنے تک۔

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۙ﴿۵۶﴾

۵۶۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا ان کو مال واولاد سے بڑھانا۔

نُسَارِعُ لَهُمْ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ ان کی بہتری میں ہماری کوشش ہے۔ نہیں بلکہ وہ سمجھتے نہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ﴿۵۸﴾

۵۸۔ جو لوگ اپنے ربّ کے خوف سے ڈرے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور جو اپنے ربّ کی آیتوں پر یقین رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۶۰﴾

۶۰۔ اور جو لوگ اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ﴿۶۱﴾

۶۱۔ اور جو دیتے ہیں جو کچھ کہ دیتے ہیں اور ان کے دل ڈرتے ہیں کہ بے شک ان کو ان کے ربّ کی طرف لوٹنا ہے۔

آیت نمبر ۵۴۔ زُبُرًا۔ لغت میں ٹکڑے ٹکڑے کہیں نہیں لکھا ہاں ایک معنی یہ ہو سکتے ہیں ہر ایک گروہ یہی سمجھ بیٹھا ہے بس کتاب الٰہی یہی ہے جو ہمارے پاس ہے۔

آیت نمبر ۶۱۔ رٰجِعُوْنَ۔ یعنی رجوع بحق ہونا ہے اس خوف سے کہ ہمارے اعمال قبول بھی ہوئے یا نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اگر آدمی زنا کرے چوری کرے پھر خوف کرے اللہ کا تو نجات پائے گا؟ فرمایا اے **اِبْنَةَ الصِّدِّيْق** نہیں بلکہ وہ نیک کام کرے اور ڈرے بھی کہ قبول ہوئے یا نہیں۔

أُولَٰٓئِكَ يُسَٰرِعُونَ فِي ٱلۡخَيۡرَٰتِ وَهُمۡ لَهَا سَٰبِقُونَ ۝٦٢

۶۲۔ یہی لوگ جلدی کرتے ہیں نیک کاموں میں اور وہی اس کے لئے سبقت لے جانے والے ہیں۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفۡسًا إِلَّا وُسۡعَهَاۖ وَلَدَيۡنَا كِتَٰبٞ يَنطِقُ بِٱلۡحَقِّ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُونَ ۝٦٣

۶۳۔ اور ہم کسی شخص کو تکلیف نہیں دیتے مگر اس کی طاقت کے موافق اور ہمارے پاس ایک محفوظ تحریر ہے جو سچ سچ بولتی ہے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا۔

بَلۡ قُلُوبُهُمۡ فِي غَمۡرَةٖ مِّنۡ هَٰذَا وَلَهُمۡ أَعۡمَٰلٞ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمۡ لَهَا عَٰمِلُونَ ۝٦٤

۶۴۔ بلکہ ان کے دل قرآن سے غفلت میں ہیں اور اس کے سوا ان کے بہت سے کرتوت ہیں جس کو وہ کر رہے ہیں۔

حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذۡنَا مُتۡرَفِيهِم بِٱلۡعَذَابِ إِذَا هُمۡ يَجۡـَٔرُونَ ۝٦٥

۶۵۔ یہاں تک کہ جب ہم پکڑ لیں گے ان کے آسودہ لوگوں کو عذاب میں تو فوراً یہ چلّا اٹھیں گے۔

لَا تَجۡـَٔرُواْ ٱلۡيَوۡمَۖ إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ ۝٦٦

۶۶۔ آج تم مت بلبلاؤ، تمہاری مدد نہیں کی جائے گی ہماری طرف سے۔

قَدۡ كَانَتۡ ءَايَٰتِي تُتۡلَىٰ عَلَيۡكُمۡ فَكُنتُمۡ عَلَىٰٓ أَعۡقَٰبِكُمۡ تَنكِصُونَ ۝٦٧

۶۷۔ میری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم الٹے پاؤں بھاگ پھر جاتے تھے۔

مُسۡتَكۡبِرِينَ بِهِۦ سَٰمِرٗا تَهۡجُرُونَ ۝٦٨

۶۸۔ تکبر کرتے اس سے اسے قصہ گو سمجھ کر تم بکواس کرتے تھے۔

أَفَلَمۡ يَدَّبَّرُواْ ٱلۡقَوۡلَ أَمۡ جَآءَهُم مَّا لَمۡ يَأۡتِ ءَابَآءَهُمُ ٱلۡأَوَّلِينَ ۝٦٩

۶۹۔ کیا انہوں نے اصل بات میں غور نہیں کی بلکہ ان کے پاس وہ آیا جو ان کے بزرگوں کے پاس نہیں آیا۔

آیت نمبر۶۳۔ لَا نُكَلِّفُ۔ یعنی ہم تو کسی پر جبر نہیں کرتے۔ کسی کے حوصلہ سے بڑھ کر کام نہیں لیتے۔ یہ غلط بات مشہور ہے کہ ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ۔۔۔ باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

آیت نمبر۶۵۔ بِٱلۡعَذَابِ۔ قحط سالیں ہوئیں، مری پڑی مگر منکروں نے رجوع بحق نہیں کیا۔

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٧٠﴾

٧٠۔ یا یہ اپنے رسول کو پہلے جانتے نہ تھے کہ آج اس سے ناواقفی ظاہر کرتے ہیں۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧١﴾

٧١۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہے[1] وہ تو ان کے پاس حق بات لایا ہے اور حق بات سے بہت سے لوگ کراہت کرتے ہیں۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٢﴾ ؕ

٧٢۔ اور اگر الحق پیروی کرے اُن کی گری ہوئی خواہشوں کی تو زمین و آسمان کا کارخانہ درہم برہم ہو جائے اور جو ان دونوں میں ہے لائے ہم ان کے پاس ان کی عزت اور شرافت کا ذریعہ اور وہ اس سے منہ ہی پھیرتے ہیں۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٣﴾

٧٣۔ کیا تو ان سے کچھ اجرت مانگتا ہے تو تیرے ربّ کی اجرت بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٤﴾

٧٤۔ اور تُو تو ان کو بلاتا ہے سیدھی راہ کی طرف۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٥﴾

٧٥۔ اور جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہ راستے سے پھرے جاتے ہیں۔

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٦﴾

٧٦۔ اور اگر ہم اُن پر رحم کریں اور دور کریں وہ تکالیف جو اُن پر ہیں تو وہ اپنی سرکشی میں لگ جائیں گے ضرور دل کے اندھے ہو کر۔

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٧﴾

٧٧۔ اور بے شک ہم نے ان کو پکڑ لیا عذاب میں تو وہ جھکتے نہیں اپنے ربّ کے سامنے اور نہ عاجزی ہی کرتے ہیں۔

---

[1] یہ سب جھوٹ ہے۔

حَتّٰۤى اِذَا فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيۡدٍ اِذَا هُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ﴿۷۸﴾ ع ۴

۷۸۔ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر کھول دیا سخت عذاب کا دروازہ تو وہ فوراً آس توڑ بیٹھے۔

وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَ لَـكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ‌ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں بنائیں اور دل۔ تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

وَهُوَ الَّذِىۡ ذَرَاَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَاِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۸۰﴾

۸۰۔ وہی اللہ ہے جس نے تم کو زمین میں پیدا کیا یا پھیلا رکھا ہے اور اسی کی طرف جمع ہو کر جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِىۡ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ وَلَـهُ اخۡتِلَافُ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ‌ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اور اسی کا کام ہے رات دن کا بدلنا، پھر کیا تمہیں کچھ بھی سمجھ نہیں۔

بَلۡ قَالُوۡا مِثۡلَ مَا قَالَ الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ ہاں یہ بھی وہی کہتے ہیں جو اگلوں نے کہا تھا۔

قَالُوۡۤا ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ کہتے کیا ہیں کہ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم زندہ کر کے کھڑے کئے جائیں گے۔

لَقَدۡ وُعِدۡنَا نَحۡنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ تحقیق کہ وعدہ مل چکا ہے ہم کو اور ہمارے باپ دادوں کو اس بات کا پہلے سے۔ یہ باتیں ہی کیا ہیں یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں یا سطروں میں لکھا ہوا مضمون ہے۔

قُلْ لِّمَنِ الۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ

۸۵۔ تو کہہ دے زمین اور جو کچھ اس میں ہے

آیت نمبر ۷۹۔ اَنۡشَاَ لَـكُمُ الخ۔ بنائے تمہارے لئے۔ محبت احسان سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ بار بار اس کا ذکر فرماتا ہے اگرچہ احسانِ الٰہی کی کوئی حد نہیں۔ کان کیا عمدہ چیز ہیں ہم اس سے نبیوں اور ماموروں کی باتیں سنتے ہیں اور قسم قسم کی آوازیں اور دعا وسلام وغیرہ۔ آنکھ کیا عمدہ چیز ہے جس سے پاک صورتیں وکلام اللہ شریف کی رنگین عبارتیں اور جمال وحسن کی پاکیزہ تصویر دیکھتے ہیں۔ دل اگر نہ ہو تو سب بیکار ہے۔ **اِخۡتِلَافُ الَّيۡلِ الخ** کسی ملک میں رات ہے کسی میں دن ہے۔

آیت نمبر ۸۱۔ تَعۡقِلُوۡنَ۔ عقل ہی تمیز کا آلہ ہے ورنہ انسان بے تمیز ہے۔

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۵﴾

(بتلاؤ تو) وہ کس کا ہے جب تم جانتے ہو۔

سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ ؕ قُلۡ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ قریب وہ کہیں گے کہ سب اللہ ہی کا ہے تو پھر کیوں نصیحت نہیں پکڑتے۔

قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ پوچھ کون مالک ہے سات آسمانوں کا اور عرش عظیم کا صاحب کون ہے۔

سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ ؕ قُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ وہ کہیں گے سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔ تُو کہہ پھر کیوں تم اس کو سپر نہیں بناتے اور اس کا خوف نہیں کرتے۔

قُلۡ مَنۡۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُوَ يُجِيۡرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيۡهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ پوچھ کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں سب چیزوں کی حکومت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابل میں کوئی پناہ دینے والا نہیں جب تم جانتے ہو۔

سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ ؕ قُلۡ فَاَنّٰى تُسۡحَرُوۡنَ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ وہ سب کہیں گے (یہ صفات) اللہ ہی کے ہیں۔ تم کہہ دو پھر کہاں تمہاری عقل ماری گئی[۱]۔

بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِالۡحَقِّ وَاِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ بلکہ ہم نے ان کو سچ بات پہنچا دی اور کچھ شک نہیں کہ وہ جھوٹے ہیں[۲]۔

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنۡ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنۡ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا

۹۲۔ نہ تو اللہ نے کوئی بیٹا بنایا نہ اس کے ساتھ کوئی معبود ہے، ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لے

۱؎ سب اللہ ہی کی قدرت میں ہے تو تم شریروں کی باتوں میں کیوں پھنس گئے۔

۲؎ یعنی نصاریٰ اور مشرک۔

آیت نمبر۸۹۔ وَ لَا يُجَارُ ۔ یعنی خدا کسی کو پکڑنا چاہے تو کوئی بھی ایسا نہیں جو پناہ دے سکے ہاں تقویٰ اور دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جو شیطان سے بھی بچا سکتی ہے اور کامیابی کے دروازے کھول دیتی ہے۔ انبیاء ہمیشہ دعا میں لگے رہتے ہیں اس لئے وہ معصوم ہیں۔ **عَلٰى هٰذَا** فرشتے وغیرہ۔ کس قدر خوف کا مقام ہے کیونکہ انبیاء ڈر رہے ہیں۔

بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ‌ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۙ﴿۹۲﴾

جاتا اور چڑھائی کرتا ایک دوسرے پر۔ اللہ پاک ہے اس سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔

عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۹۳﴾ ع

۹۳۔ وہ بڑا جاننے والا ہے چھپی ہوئی چیزوں کا اور ظاہر کا اور وہ جس چیز کا شریک بناتے ہیں اس سے اللہ بالاتر ہے۔

قُلۡ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّىۡ مَا يُوۡعَدُوۡنَ ۙ﴿۹۴﴾

۹۴۔ تو کہہ دے اے میرے ربّ! اگر تو مجھ کو دکھادے جس سے ان کو ڈرایا جا رہا ہے۔

رَبِّ فَلَا تَجۡعَلۡنِىۡ فِى الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ‏ ﴿۹۵﴾

۹۵۔ تو اے میرے ربّ! مجھے ظالم قوموں میں نہ ملا لینا[1]۔

وَاِنَّا عَلٰٓى اَنۡ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمۡ لَقٰدِرُوۡنَ‏ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ تجھے دکھلا دیں جو ان سے وعدہ کر رہے ہیں۔

اِدۡفَعۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ السَّيِّئَةَ‌ ؕ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَصِفُوۡنَ‏ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ برائی کا دفعیہ ایسی خصلت سے کر جو بہت اچھی ہو۔ ہم تو بخوبی جانتے ہیں یہ لوگ جو بیان کیا کرتے ہیں۔

وَقُلۡ رَّبِّ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيۡنِ ۙ﴿۹۸﴾

۹۸۔ اور کہہ اے میرے ربّ! میں تیرا سہارا چاہتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے۔

وَاَعُوۡذُ بِكَ رَبِّ اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ‏ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اے میرے ربّ! اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں[2]۔

---

[1] یعنی اے ربّ! تیرا عذاب جب ظالموں پر آئے تو مجھے بچا لینا۔

[2] یعنی کوئی بدکار میرے پاس بھی نہ آنے پائے۔

آیت نمبر ۹۷۔ اِدۡفَعۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ ۔ برائی کا دفعیہ ایسی اچھی خصلت سے کر جو اچھی ہی نہیں بلکہ بہت اچھی ہو۔ ترمذی میں ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ ہم کسی کے مہمان ہوں اور وہ ہماری مہمانداری نہ کرے تو کیا وہ جب ہمارا مہمان ہو تو ہم اس کا بدلہ کریں؟ تو آپ نے فرمایا ایسا مت کرو بلکہ اس کی مہمانداری کرو۔ بدی کے دفعیہ کے لئے عمدہ عمدہ تدبیریں سوچنا چاہئے۔ آخر اور بہتر تدبیر دعا، پھر قول موجّہ، پھر سمجھانا، پھر علانیہ نصیحت۔ کیا خوب کہا حضرت سعدی نے ؎

بدی را بدی سہل باشد جزا — اگر مردی اَحۡسِنۡ اِلٰى مَنۡ اَسَا

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِۙ۝۱۰۰

۱۰۰۔ جب آ پہنچے ان میں سے کسی کو موت تو کہے گا اے میرے ربّ! پھر مجھے واپس کیجئے۔

لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآىِٕلُهَا ؕ وَ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۝۱۰۱

۱۰۱۔تا کہ میں نیک عمل کروں اس کام میں جس کو میں چھوڑ آیا ہوں ایسا نہیں ہوسکتا بے شک وہ ایک بات ہے جو وہ بک رہا ہےاوران کے آگے عظیم الشان روک ہے جب تک کہ وہ آخرت میں اٹھائے جائیں۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىِٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ۝۱۰۲

۱۰۲۔پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ رشتہ داریاں اُن میں باقی رہیں گی اس دن اور نہ کوئی ایک دوسرے کو پوچھے گا۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝۱۰۳

۱۰۳۔ پھر جس کا پلّہ بھاری ہوگیا تو یہی لوگ نہال اور بامراد ہیں۔

وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَۚ۝۱۰۴

۱۰۴۔اور جس کا پلّہ ہلکا ہوگیا تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنا نقصان آپ کرلیا۔یہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

آیت نمبر۱۰۰۔ حَتّٰۤى ۔ یہ حتّٰی ابتدائیہ ہے جس کے معنے ہیں اور رَبِّ ارْجِعُوْنِ چاہیے تھا اِرْجِعْ۔ یہاں جمع آ گیا ہے۔اصل میں تین بار تھا جو جمع کر دیا گیا ہے۔ دنیا میں مُردوں کے واپس نہ آنے کی ایک دلیل ہے کیونکہ اس کا جواب نفی میں دیا گیا ہے۔

آیت نمبر۱۰۱۔ كَلَّا۔ دنیا میں مُردوں کے دوبارہ آنے کے مانع ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس شخص کے جواب میں جو کہتا ہے کہ مجھے دنیا میں پھر بھیج دے تا کہ میں نیک عمل کروں۔اس کو ارشاد ہوتا ہے کَلَّا ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا یعنی دنیا میں تم دوبارہ نہیں بھیجے جاسکتے۔

یُبْعَثُوْنَ ۔ارشاد ہوا وَ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ یعنی قیامت تک دنیا اور آخرت کے درمیان ایک حَيْلُوْلَة اور آڑ ہے کہ نہ مُردہ اِدھر آسکے نہ اُدھر جس سے قیامت کے فیصلہ کے بعد نجات ہوگی۔مُردوں کے دنیا میں پھر نہ پلٹنے کی یہ بھی دلیل ہے۔

تَلۡفَحُ وُجُوۡهَهُمُ النَّارُ وَ هُمۡ فِيۡهَا كٰلِحُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔ جھلس ڈالے گی اُن کے چہروں کو آگ اور وہ اس میں کالے اور تُرش رو ہو رہے ہوں گے۔

اَلَمۡ تَكُنۡ اٰيٰتِىۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فَكُنۡتُمۡ بِهَا تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔ ہم پوچھیں گے کیا ہماری آیتیں تم پر نہیں پڑھی جاتی تھیں تو تم ان کو جھٹلاتے تھے؟

قَالُوۡا رَبَّنَا غَلَبَتۡ عَلَيۡنَا شِقۡوَتُنَا وَكُنَّا قَوۡمًا ضَآلِّيۡنَ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہم کو تو ہماری کم بختی نے دبا لیا تھا اور ہم تو بڑے ہی گمراہ لوگ ہیں۔

رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡهَا فَاِنۡ عُدۡنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہم کو یہاں سے نکال۔ اگر پھر ہم دوبارہ کریں گے تو قصوروار ضرور ٹھہریں گے۔

قَالَ اخۡسَـُٔوۡا فِيۡهَا وَلَا تُكَلِّمُوۡنِ ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ اللہ فرمائے گا دور ہو ہٹو۔ اسی جہنم میں پڑے رہو اور مجھ سے بات بھی نہ کرو۔

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡ عِبَادِىۡ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ ۚ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ ہاں ایک گروہ میرے بندوں میں ایسا بھی تھا جو کہا کرتا تھا اے ہمارے ربّ! ہم نے آپ کو مانا ہے تو آپ ہماری عیب پوشی فرمائیں اور ہم پر رحم کریں اور آپ سب رحیموں سے بڑھ کر رحیم ہیں۔

فَاتَّخَذۡتُمُوۡهُمۡ سِخۡرِيًّا حَتّٰۤى اَنۡسَوۡكُمۡ ذِكۡرِىۡ وَكُنۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ تَضۡحَكُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ تو تم نے اُن کی ہنسی اڑائی یہاں تک کہ وہ تم کو میرا ذکر بھلانے کے باعث ہوئے اور تم ان سے ہنستے ہی رہے۔

اِنِّىۡ جَزَيۡتُهُمُ الۡيَوۡمَ بِمَا صَبَرُوۡۤا ۙ اَنَّهُمۡ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ بے شک میں نے آج ان کو بدلہ دیا ان کے صبر کا کہ وہی مراد کو پہنچے۔

آیت نمبر ۱۰۵۔ كٰلِحُوۡنَ۔ سکڑ جانے والے، **كَالِح**، جل کر سکڑ جانے والا۔

آیت نمبر ۱۱۱۔ ذِكۡرِىۡ۔ سے مراد قرآن و عملِ قرآن ہے۔

تَضۡحَكُوۡنَ ۔یعنی نیکیوں کی عداوت میری یاد سے تم کو غفلت کا موجب ہوئی۔ اس غفلت کی تمہیں خبر نہ ہوئی اور تم ہنستے ہی رہے۔

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿١١٣﴾

١١٣۔ پھر اللہ پوچھے گا تم کتنی مدت رہے زمین میں برسوں کی گنتی سے؟

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿١١٤﴾

١١٤۔ وہ بولیں گے ہم ایک ہی دن رہے یا اس سے کم۔ تُو گنتی کرنے والوں سے پوچھ لے۔

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١٥﴾

١١٥۔ فرمائے گا بے شک تم تھوڑی ہی دیر رہے۔ کاش تم جانتے ہوتے۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٦﴾

١١٦۔ تو کیا تم نے یہ سمجھا ہے کہ ہم نے تم کو بے کار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے؟

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٧﴾

١١٧۔ تو اللہ بادشاہ برحق بہت بزرگ ہے کوئی سچا معبود نہیں اس کے سوا۔ وہ بزرگ عرش کا ربّ ہے۔

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٨﴾

١١٨۔ اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنا کر پکارے جس کی دلیل اس کے پاس کچھ نہیں تو بس اس کا حساب اس کے ربّ کے پاس ہے۔ بے شک یہ بات ہے کہ مظفر و منصور نہیں ہوں گے کافر۔

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٩﴾ ع

١١٩۔ اور کہہ اے میرے ربّ! مغفرت فرما اور رحم کر اور تُو تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

ع ٦ ٦

آیت نمبر ١١٨۔ لَا يُفْلِحُ ۔ اس سورہ کا شروع بھی فلاح کے لفظ سے اور آخر بھی اسی سے ہے۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَّ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ تِسْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ ہم سورۃ النور کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے نام سے جو سب خوبیاں ہی رکھتا ہے اور بُرائیوں سے بالکل پاک ہے اور محض فضل سے رحم فرمانے والا اور محنت کا بدلہ بھی دینے والا ہے۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ②

۲۔ یہ ایک سورت ہے جس کو ہم نے اتارا اور لازم کیا[1] اور اس میں اتاریں کھلی کھلی نشانیاں تاکہ تم بڑے آدمی بن جاؤ اور نصیحت لو۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ

۳۔ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا

---

[1] لوگوں پر عمل کرنا اس پر۔

تمہید: شاہ عبدالغنی صاحب مہاجر مدینہ.......کا کہنا ہے کہ یہ سورہ شریف ہند میں بدعملی کی وجہ سے منسوخ ہورہی ہے۔ کسی عورت نے کہا کہ اگر میں اس سورہ پر یہاں عمل کروں تو گھر میں رہنا مشکل ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان مرد اور عورتوں کو ثبات فی الدین اور عمل بالقرآن نصیب کرے۔

آیت نمبر۳۔ اَلزَّانِيَةُ۔ زانیوں کے کئی گروہ ہیں۔ سب سے بدتر راج دھاریوں کی جماعت ہے جو بدفعلی کراتے ہیں۔ وام مارگی، پارسی جو کہ محرمات سے بھی احتراز نہیں کرتے۔ دوسرے رنڈیئیں اور ڈومنیئیں ہیں۔ تیسرے خانگئیں ہیں پھر عام بدکار قومیں۔ ان سے کم بدنظریئیں کرنے والے ان سے کم قصے اور ناولیں پڑھنے والے وغیرہ وغیرہ۔ اس سورہ شریف کا اصل مطلب تو خلافت کی بحث ہے اور شروع فرمایا زنا کے بیان سے۔ اس میں بڑا راز ہے کیونکہ جو قوم خلفاء راشدین کے عیوب بیان کرنیوالی ہے اس کی نسبت خدا کو معلوم تھا کہ اُن میں فسق و فجور کثرت سے ہوگا۔ شیعوں کی حالت کو غور سے دیکھو۔ اور اس سورہ شریف کو اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا (النور: ۲) کہہ کر شروع فرمایا ہے یعنی خلافت عطاءِ الٰہی ہے۔ خلافت کے بیان سے پہلے ایک بہت بڑے گناہ کا ذکر کیا جس سے تمام تمدن درہم برہم ہو جاتا ہے کیونکہ تمدن کا قیام حفاظت نفس و دین و مال و عزت و نسب و عقل ان تمام کی حفاظت سے ہوتا ہے اور زنا ان تمام امور میں خلل انداز ہے چونکہ ایسے حوادثات کا روکنا بدوں خلافت اور سلطنت اسلامی کے نہیں ہوسکتا۔ رسول کی حیات اقامت شریعت کے لئے کافی نہیں وہ تو صرف تبلیغ شریعت کے لئے آتے ہیں۔ شریعت کی اقامت کے لئے اِمامِ عادِلِ مُقسط کے قیام کی ضرورت ہے۔ خلفاء سے بھی یہی مراد ہے جیسے کہ ہم خلافت کی آیت میں تشریح کریں گے۔

مِّنۡهُمَا مِائَةَ جَلۡدَةٍ ۪ وَّلَا تَاۡخُذۡكُمۡ بِهِمَا رَاۡفَةٌ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ۚ وَلۡيَشۡهَدۡ عَذَابَهُمَا طَآٮِٕفَةٌ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳﴾

مرد ہر ایک کو ان دونوں میں سے سوسو دُرّے مارو، اور تم کو ان دونوں پر ترس نہ آنا چاہئے اللہ کے دین میں جب تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور آخرت کے دن پر۔ اور چاہئے کہ آموجود ہو اُن کی سزا کے وقت ایک جماعت ایمانداروں کی۔

اَلزَّانِىۡ لَا يَنۡكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوۡ مُشۡرِكَةً ۟ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنۡكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِكٌ‌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٤﴾

۴۔ بدکار مرد بدکار عورت سے نکاح کرتا ہے یا مشرک عورت سے، اور بدکار عورت بدکار مرد سے نکاح کرے گی یا مشرک سے اور یہ (نکاح زانیہ) حرام کیا گیا ہے ایمانداروں پر۔

وَالَّذِيۡنَ يَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَاۡتُوۡا بِاَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡهُمۡ ثَمٰنِيۡنَ جَلۡدَةً وَّلَا تَقۡبَلُوۡا لَهُمۡ شَهَادَةً اَبَدًا‌ ۚ وَاُولٰٓٮِٕكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۙ ﴿۵﴾

۵۔ اور جو لوگ زنا کی تہمت لگائیں پاکدامن عورتوں کو پھر نہ لائیں چار گواہ تو ان کو اسّی کوڑے مارو اور کوئی گواہی ان کی کبھی قبول نہ کرو اور یہی لوگ فاسق اور بدکار ہیں۔

اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا‌ ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٦﴾

٦۔ ہاں جنہوں نے توبہ کر لی بعد ایسے کام کے اور سنور گئے تو بے شک اللہ غفور الرحیم ہے۔

وَالَّذِيۡنَ يَرۡمُوۡنَ اَزۡوَاجَهُمۡ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهُمۡ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنۡفُسُهُمۡ فَشَهَادَةُ

۷۔ اور جو لوگ بدکاری کا عیب لگائیں اپنی بیبیوں کو اور ان کے پاس کوئی گواہ نہ ہو بجز اُن کے نفس کے تو ایسے ایک شخص کی گواہی یہ ہے کہ

(بقیہ حاشیہ) جَلۡدَة ۔شریعت موسوی میں زنا کی سزا جان سے مار ڈالنا تھا کتاب احبار باب ۲۰ و ۱۰۔ انجیل میں کچھ سزا نہیں ہے۔ قرآن شریف نے اِفراط تفریط کو دور کر کے اصلاح فرما دی کہ سوسو کوڑے مارے جائیں۔ سنت اور آثار سے ثابت ہے کہ یہ سزا بے بیا ہے مرد اور عورت کے لئے ہے ورنہ ان کی سزا رجم ہے۔

آیت نمبر۴۔ حُرِّمَ ۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رنڈی کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔

اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ⑦

چار بار اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ بلا شبہ وہ سچا ہے۔

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ⑧

۸۔ اور پانچویں بار یوں کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت اگر وہ جھوٹا ہو۔

وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ⑨

۹۔ اور عورت سے سزا یوں دور ہوتی ہے کہ وہ گواہی دے چار بار کہ اللہ کی قسم بلا شک خاوند جھوٹا ہے۔

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ⑩

۱۰۔ اور پانچویں بار یوں کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب آوے اگر خاوند سچا ہو۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِیْمٌ ⑪ ع

۱۱۔ ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ تم اللہ کا فضل وکرم اپنے پر مانگو یا اللہ کا فضل وکرم تم پر نہ ہوتا اور اس کی رحمت، اور وہ تواب ورحیم نہ ہوتا[1] اور کچھ شک نہیں کہ اللہ رجوع بحق فرمانے والا پختہ کار ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ⑫

۱۲۔ جن لوگوں نے بہتان باندھا وہ تمہیں میں کی ایک جماعت تھی۔ تم اس کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ بہتر ہے تمہارے حق میں۔ ان میں سے ہر ایک مرد کے لئے وہی ہے جو اس نے گناہ کیا اور جس نے بہتان کا بڑا حصہ لیا ان لوگوں میں سے اس کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

---

[1] تو کیا کچھ خرابیاں ہوتیں۔

آیت نمبر۱۱۔ لَوْلَا ۔ یہ **لَوْلَا تَحْفِیص** کا ہے۔

آیت نمبر۱۲۔ كِبْرَهٗ ۔ امام بخاری، مسلم وغیرہ محدّثین نے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ سرور کائناتؐ جب باہر تشریف لے جاتے تو جس بیوی کے نام قرعہ نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے چنانچہ ایک

لَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے سنا تھا گمان کرتے ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اپنے لوگوں کے حق میں بہتری کا اور کیوں نہ بول اٹھے کہ یہ جھوٹی تہمت ہے صریح۔

لَوْ لَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ وہ لوگ کیوں نہ لائے اس پر چار گواہ جب وہ گواہ نہیں لائے تو یہی لوگ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

(**بقیہ حاشیہ**) جہاد میں میرے نام نکلا تو آپ مجھے ساتھ لے گئے۔ آیت حجاب نازل ہو چکی تھی۔ اونٹ کے ہودج میں چلتی تھی۔ جب اس سفر سے واپس آئی رات کو مدینہ کے قریب ٹھہرنا ہوا اور رات سے کوچ پکارا گیا۔ میں قضائے حاجت کو گئی ہوئی تھی لوٹ کر آئی تو گلے کا گلوبند نہ پایا۔ اس کو لینے گئی اتنے میں لوگوں نے میرا ہودج اسی طرح اونٹ پر کس دیا اور بوجھ کا خیال نہ کیا کیونکہ اس زمانہ میں تنگدستی کی وجہ سے کھانا کم ملتا تھا عورتیں دُبلی تھیں۔ وہ سمجھے کہ میں ہودج میں ہوں۔ قافلہ چلا گیا تھا میں لوٹ کر آئی تو کسی کو نہ پایا یہ سمجھ کر میں وہیں بیٹھ گئی کہ کوئی تلاش کرتا ہوا آوے گا۔ اتنے میں مجھے نیند آ گئی۔ **صَفْوَان بِنْ مُعَطَّل** لشکر کے پیچھے اس لئے چھوڑا جاتا تھا کہ گری پڑی چیز، بھولے بھٹکے آدمی کا خیال رکھے۔ جب وہ قریب آیا اور صبح ہو گئی تھی تو اس نے مجھے پہچان کر **اِنَّا لِلّٰه** کہا کہ اس کی آواز سے میں بیدار ہو گئی۔ پھر اس نے اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر اپنے اونٹ پر چڑھا لیا اور نہ میں نے اس سے کچھ بات کی اور نہ اس نے مجھ سے کچھ بات کی۔ قریب دوپہر کے وہ ٹھہراؤ پر لے آیا۔ عبداللہ ابن ابی منافق نے جو بظاہر مسلمان تھا نشان طوفان اٹھایا اور مجھ پر تہمت لگائی اور **حَسّان بن ثابت** اور **مِسطح** اور **حَمنا بنت جحش** اس کی ہاں میں ہاں ملانے والے اور اس بات کو مشہور کرنے والے ہوئے۔ جب یہ خبر مِسطح کی والدہ کے ذریعہ مجھے پہنچی تو میری آنکھوں سے آنسو تھمتے نہ تھے مہینے بھر تک یہی حال رہا اور آنحضرت التفات سابقہ سے پیش نہ آتے تھے آخر کار میری بریّت میں یہ آیت نازل ہوئی اور مجھے پہلے ہی سے اللہ پر پورا بھروسہ تھا کہ وہ ضرور میرے معاملہ میں کچھ نازل فرما کر مجھے سچا کرے گا۔

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ روایت ہے کہ حسّان بن ثابتؓ جناب صدیقہؓ کے پاس بیٹھے تھے۔ کسی نے کہا یہ وہی ہیں جنہوں نے تہمت میں شرکت کی تھی۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا ہاں سزا پا چکے ہیں یعنی آنکھیں کھو بیٹھے۔

آیت نمبر۱۳۔ لَوْ لَآ ۔ یہاں **لَوْلَا** توبیخ کا ہے۔ **بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا** جو شخص بدنظری اور اپنے کو لوگوں کی بدگمانی سے بچائے تو اس کے دل میں نورِ الٰہی داخل ہوتا ہے۔

آیت نمبر۱۴۔ لَوْ لَآ ۔ یہاں **لَوْلَا** شرط کا ہے۔

وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمۡ فِىۡ مَاۤ اَفَضۡتُمۡ فِيۡهِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۞ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اس کی رحمت دنیا اور آخرت میں تو تم کو چھو جاتی ضرور اس چرچا کرنے میں کوئی بڑی آفت۔

اِذۡ تَلَقَّوۡنَهٗ بِاَلۡسِنَتِكُمۡ وَتَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاهِكُمۡ مَّا لَيۡسَ لَكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ وَّتَحۡسَبُوۡنَهٗ هَيِّنًا ‌ۖ وَّهُوَ عِنۡدَ اللّٰهِ عَظِيۡمٌ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ جب تم اپنی زبانوں پر اس بات کو لینے لگے اور مشہور کرنے لگے اپنے منہ سے جس بات کی تم کو کچھ بھی خبر نہیں اور تم اس کو ہلکی بات سمجھتے ہو اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے۔

وَلَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡهُ قُلۡتُمۡ مَّا يَكُوۡنُ لَنَاۤ اَنۡ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبۡحٰنَكَ هٰذَا بُهۡتَانٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور ایسا کیوں نہ کیا کہ جب تم نے سنی تھی یہ بات تو بول اٹھتے کہ ہمیں نہیں چاہئے کہ ایسی بات زبان پر لائیں۔ اے اللہ! تیری پاک ذات ہے یہ تو بڑا ہی بہتان ہے۔

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنۡ تَعُوۡدُوۡا لِمِثۡلِهٖۤ اَبَدًا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۚ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ پھر ایسا کبھی نہ کرنا جب تم مومن ہو۔

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰيٰتِ ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور اللہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے تمہارے لئے نشانیاں اور اللہ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِيۡعَ الۡفَاحِشَةُ

۲۰۔ جو لوگ چاہتے ہیں کہ بدکاری کی تہمتوں کو

آیت نمبر ۱۵۔ لَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ۔ یہاں **لَوۡ لَا** امتناعیہ ہے۔

عَظِيۡمٌ ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب صدیقہ کا اِفک اللہ کریم پر اِفک تھا کیونکہ کیا ایسا ہوسکتا تھا کہ رسول کریمؐ کی ازواج مطہرات ایسی ہوں اور قرآن میں فرمایا ہے اَلۡخَبِيۡثٰتُ لِلۡخَبِيۡثِيۡنَ (النور :۲۷) **حاشا و کلّا۔**

آیت نمبر ۱۷۔ **بُهۡتَانٌ** ۔ عربی میں **سُبۡحَان** کا لفظ تعجب اور استبعاد کے موقعہ پر بولا جاتا ہے۔ جہاں ہم **مَعَاذَاللّٰه** بولتے ہیں۔ یہ ایک ادب ہے جناب الٰہی کا کیونکہ حقیقی پاکیزگی تو اُسی کو حاصل ہے۔ جب ہم کسی کو گناہوں سے بَری کہیں تو پہلے جو اصل پاک ذات ہے اسی کی **تنزیہ** کریں۔

آیت نمبر ۲۰۔ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِيۡعَ الۡفَاحِشَةُ۔ جو لوگ کسی بَری پر الزام لگاتے ہیں وہ

فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۰﴾

مشہور کریں ایمانداروں میں تو ان کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱﴾ ع ۸

۲۱۔ اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل اور اس کی رحمت[1] اور بے شک اللہ بڑی شفقت رکھنے والا رحیم ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اے ایماندارو! شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو چلے گا شیطان کے قدموں پر تو وہ تو کھلی ہوئی بے حیائی اور بُرے کام ہی کو کہے گا۔ اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اس کی رحمت تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوتا کبھی لیکن اللہ پاک کر دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور قسم نہ کھا بیٹھیں تم میں سے بزرگی والے اور مقدور والے اس بات کی کہ وہ کچھ نہ دیں گے قرابت داروں اور محتاجوں کو اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو، تو ان کو چاہیے کہ قصور معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے اور اللہ تو بڑا غفور رحیم ہے۔

---

[1] کیا کچھ نہ ہوتا۔

(بقیہ حاشیہ) خود مرتے نہیں جب تک وہ الزام خود اُن پر نہ لگایا جائے۔ یہ اُن کو دنیا میں سزا ہوتی ہے اور آخرت کی سزا بھی باقی ہے۔

فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے صدیق اکبر مراد ہیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡغٰفِلٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ لُعِنُوۡا فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۖ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۙ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ جو لوگ تہمت لگاتے ہیں پاک دامن مرد والی عورتوں کو جو بالکل بے خبر اور ایمان والی ہیں وہ لوگ ملعون ہیں دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

يَّوۡمَ تَشۡهَدُ عَلَيۡهِمۡ اَلۡسِنَتُهُمۡ وَاَيۡدِيۡهِمۡ وَاَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿٢٥﴾

۲۵۔ جس دن اُن پر گواہی دیں گی اُن کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کرتوت کی جو وہ کرتے تھے۔

يَوۡمَٮِٕذٍ يُّوَفِّيۡهِمُ اللّٰهُ دِيۡنَهُمُ الۡحَـقَّ وَيَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ الۡمُبِيۡنُ ﴿٢٦﴾

۲۶۔ اس دن ان کو پورا پورا دے گا اللہ ان کا عوض راست اور انصاف سے اور وہ جان رکھیں کہ اللہ ہی سچا سچا کھلا کھلا حق والا ہے۔

اَلۡخَبِيۡثٰتُ لِلۡخَبِيۡثِيۡنَ وَالۡخَبِيۡثُوۡنَ لِلۡخَبِيۡثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيۡنَ وَالطَّيِّبُوۡنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓٮِٕكَ مُبَرَّءُوۡنَ مِمَّا يَقُوۡلُوۡنَ ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ﴿٢٧﴾

۲۷۔ بُری عورتیں بُرے مردوں کے لئے ہیں اور بُرے مرد بُری عورتوں کے لئے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہیں یہ لوگ اس سے بَری ہیں جو لوگ بکتے پھرتے ہیں اور نیکوں ہی کے لئے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے۔

ع ۳

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتًا غَيۡرَ بُيُوۡتِكُمۡ حَتّٰى تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَتُسَلِّمُوۡا عَلٰٓى اَهۡلِهَا ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ﴿٢٨﴾

۲۸۔ اے ایماندارو! نہ جایا کرو دوسروں کے گھروں میں اپنے گھروں کے سوا جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کر لو۔ یہ تو تمہارے لئے بہت اچھی بات ہے تاکہ بڑے آدمی بن جاؤ۔

فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا فِيۡهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوۡهَا

۲۹۔ پھر اگر اس گھر میں تم کسی کو نہ پاؤ تو تم نہ

آیت نمبر ۲۷۔ رِزۡقٌ كَرِيۡمٌ۔ یعنی پاک لوگ بُری تہمتوں سے پاک ہیں اور ناسمجھ بے وقوف بہتان کے طور پر کچھ بکتے ہیں اور نیک لوگ اللہ کے پاس مغفرت والے اور عزت دار ہیں۔

حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾

چلے جانا گھر میں جب تک کہ تم کو اجازت نہ دی جائے اور اگر تم سے کہا جاوے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جاؤ یہ تمہارے لئے بڑی صفائی اور حسن تہذیب کی بات ہے اور اللہ جو کچھ تم کر رہے ہو وہ سب جانتا ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اس میں تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ چلے جایا کرو غیر آباد گھروں میں جس میں تمہارے فائدہ کا اسباب رکھا ہو اور اللہ جانتا ہے جو تم دکھاتے ہو یا ظاہر کرتے ہو اور آئندہ دکھاؤ گے یا جو تم چھپاتے ہو۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ ایماندار مردوں سے کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی فرجوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے واسطے زیادہ پاک ہے۔ وہ جو کرتے ہیں اللہ اس سے خبردار ہے۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ

۳۲۔ اور ایماندار عورتوں سے کہہ دے نیچی نگاہ رکھا کریں اپنی۔ اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنے سنگار نہ دکھائیں مگر وہ زینت جو چھپ نہیں سکتی اور ان کو چاہیے کہ ڈالیں اپنی اوڑھنیاں اپنی گردنوں اور گریبانوں پر اور نہ ظاہر کریں اپنا سنگار مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ دادا پر یا اپنے خاوند کے باپ دادا پر یا

آیت نمبر ۳۲۔ يَغْضُضْنَ ۔ ہمارے مرشد حضرت اقدس قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ اس مِـنْ سے متقی طیّب وغیرہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور مِنْ سے مراد یہ ہے کہ اپنی پوری آنکھ بند نہ کرنا بلکہ کچھ دھیمی نگاہ سے دیکھنا۔

اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۔ مثلاً پاؤں یا ضرورۃً آواز یا بیماری میں ہاتھ وغیرہ حکیم کو دکھانا۔

جُيُوْبِهِنَّ ۔ یعنی سر پر سے منہ کے سامنے گھونگھٹ لٹکا کر دوپٹہ رکھیں تا کہ نظر بھی نیچی رہے اور سر بھی ڈھپا رہے۔ ہمارے ہندوستان میں ماڑ واڑنیاں گھونگھٹ کھینچ کر منہ پر دوپٹہ اوڑھتی ہیں۔ خاص کر جب کوئی بزرگ واجب التعظیم سامنے ہو۔

اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٣٢

اپنے بیٹوں پر یا اپنے خاوند کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھتیجوں پر یا اپنے بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال پر[۱] یا طفیلیوں پر جو مرد صاحبِ شہوت نہیں یا اُن لڑکوں پر جو خبردار نہیں عورتوں کی شرم گاہوں پر اور پاؤں پٹک پٹک کر نہ چلیں زمین پر تاکہ معلوم ہو جاوے وہ جو اپنا سنگار چھپاتی ہیں اور تم سب مل کر رجوع بحق کرو اے ایماندارو! تاکہ تم نہال اور بامراد ہو جاؤ۔

وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىِٕكُمْ ؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝٣٣

۳۳۔ اور جس کا خاوند نہ ہو تم میں سے، اُس کا نکاح کر دو اور تمہارے نیک بخت غلاموں اور باندیوں کا۔ اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ انہیں مالدار کر دے گا اپنی مہربانی سے اور مال سے اور اللہ بڑا گنجائش والا ہے اور بڑا جاننے والا ہے۔

وَ لْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ

۳۴۔ اور چاہیے کہ وہ لوگ پاک دامن بنے رہیں جن کو نکاح کا مقدور نہیں یہاں تک کہ اللہ ان کو غنی بنا دے اپنے فضل سے اور جو غلام چاہتے ہیں تحریر تو ان کو تحریر دو اگر تم ان میں

---

[۱] یعنی باندی غلام پر۔

(بقیہ حاشیہ) نِسَآىِٕهِنَّ ۔عرب میں ناک کے لئے کوئی زیور نہیں ہماری شریعت میں اس لئے اس کا ذکر نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام عورتوں کے پردہ کا حکم ہے تو انگریزنیوں اور ڈاکٹرنیوں وغیرہ کو گھر میں آنے کی کیونکر اجازت ہو کیونکہ بڑے بڑے فساد زنانہ میں پیدا ہوتے ہیں۔

آیت نمبر ۳۳۔ اَلْاَیَامٰى ۔یعنی خواہ کنواری ہو یا بیوہ۔

فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَي الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۴

لیاقت دیکھواور ان کو اللہ کے مال میں سے دو جو اللہ نے تم کو دے رکھا ہے اور مجبور نہ کرو تمہاری چھوکریوں کو حرام کاری پر اگر بچا رہنا چاہیں تا کہ تم دنیا کا مال لینا چاہو اور جو ان کو مجبور کرے گا تو بے شک اللہ ان کے جبر کے پیچھے لونڈیوں کے لئے غفور رحیم ہے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۳۵ ع ۸/۱۰

۳۵۔ اور ہم نے تمہاری طرف کھلی کھلی نشانیاں اتاریں اور ان کی اعلیٰ درجہ کی باتیں جو تم سے پہلے ہو گزرے اور نصیحت ہے متقیوں کے لئے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۭ اَلْمِصْبَاحُ

۳۶۔ اللہ آسمان اور زمین کے وجود کا سبب ہے اور ان کا اجالا ہے۔ اس کے نُور کی مثال ایسے

آیت نمبر ۳۴۔ فَكَاتِبُوْهُمْ ۔ جو غلام اپنی قیمت کچھ ٹھہرا کر تم سے تحریر آزادی کی لے لیں تو لکھ دو۔

وَلَا تُكْرِهُوْا الـخ ۔ رنڈیاں نہ بناؤ، متعہ نہ کراؤ اور نیوگ کی اجازت نہ دو۔ یہ رسم متعہ اور حرام کاری کا استیصال کیا گیا ہے۔ جیسا زنا حرام ہے ویسا ہی کسی سے زنا کروانا حرام ہے۔

بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ الـخ ۔ کوئی دیوّث چھوکریوں سے بدکاری کرائے تو چھوکریوں کا قصور معاف کیا جائے گا بشرطیکہ جابر کے ہاتھ سے نکل کر عاصمہ بن جائیں اور فحشاء کے قریب نہ جائیں یعنی کھلی بے حیائی کے تارک پر زنا کا وبال پڑے گا اور ان کو خدا کبھی فعل بد سے بچائے گا۔

آیت نمبر ۳۶۔ نُوْرٌ ۔ کہتے ہیں فلاں شخص گھر کا چراغ ہے یعنی رونق ہے اور تازگی ہے۔

مَثَلُ نُوْرِهٖ ۔ حدیث شریف اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ کی تصدیق اس آیت شریف سے ہوتی ہے۔

مِصْبَاحٌ ۔ چمنی، ہانڈی، لیمپ وغیرہ نُور سے ہر ایک چیز دکھ سکتی ہے۔ یہ ایک دعویٰ کے رنگ میں بیان ہے۔ اُس کے ایک نُور کی مثال دیکھو اُس نے اپنے نور کا عکس جس میں ڈالا ہے جو محمد ﷺ ہیں **مشکوٰۃ** بمعنی طاق، **مصباح** چراغ، **زجاجہ** چمنی۔ یہ نور یعنی محمد نہ شرقی ہے نہ غربی ہے بلکہ آسمانی ہے۔ وہ نور چند گھروں

فِیْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ ۙ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۙ﴿۳۶﴾

ہے[1] جیسے ایک طاق ہے جس میں ایک چراغ ہے وہ چراغ شیشے کی قندیل میں رکھا ہوا ہے اور وہ قندیل گویا وہ ایک چمکدار تارا ہے۔ وہ روشن کیا جاتا ہے زیتون کے مبارک درخت سے[2] وہ نہ شرقی ہے نہ غربی[3]۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے اگرچہ اس کو آگ بھی نہ چھوئے[4]۔ وہ **نُورٌ علٰی نُور** ہے اور اللہ اپنے نُور کی راہ بتا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ بیان فرماتا ہے اعلیٰ درجہ کی بات لوگوں کو اور اللہ بخوبی واقف ہے ہر ایک چیز سے۔

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ﴿۳۷﴾

۳۷۔ (ابھی تو وہ نُور) چند ہی (ان) گھروں میں روشن ہے جہاں اللہ نے حکم دیا ہے کہ انہیں بلند کرے اور اس کا نام مبارک اس میں لیا جائے اس میں اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں صبح اور شام۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ

۳۸۔ وہ ایسے لوگ ہیں جن کو غافل نہیں کرتی ان کی سوداگری اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے اور ٹھیک نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے وہ

---

[1] یعنی اپنے نور کا عکس جس میں ڈالا ہے۔ [2] یعنی وحی کا مبارک تیل پاتا ہے۔
[3] آسمانی ہے۔ [4] اسباب بھی نہ ہوں مگر خود ہی چمکے گا۔

(بقیہ حاشیہ) میں ہے اللہ نے خبر دی کہ وہ گھر بڑے ہو جائیں گے۔ جن سے صحابہؓ کے گھروں کے طرف اشارہ ہے جہاں رسول اللہ رہتے ہیں۔ یہاں سے خلافت کا مسئلہ شروع ہوا ہے جس کی اب تک تمہید تھی اور شیعوں کا خوب ردّ فرمایا گیا اور آخر اس قوم پر فسق کا فتویٰ دیا اور فرمایا کہ عام گھروں میں آنے کی اجازت لیا کرو کجا کہ صحابہ کے مطاعن تلاش کیا کریں وغیرہ وغیرہ امور غور کے قابل ہیں۔

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ۔ یعنی ہمارے رسول کی فطرت بھی اعلیٰ درجہ کی ہے اور وحی بھی اعلیٰ درجہ کی ہے۔

آیت نمبر ۳۷۔ وَالْاٰصَالِ ۔ صحابہ کرام کے گھروں کی طرف اشارہ ہے جہاں رسول امین ہیں۔ اب یہاں سے خلافت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اب تک اس کی تمہید تھی۔

يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝۳۸

لوگ تو اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۹

۳۹۔ تا کہ ان کو اللہ جزا دے ان کے عمدہ سے عمدہ کاموں کی اور اپنا مال ان کو اور بھی زیادہ دے اور اللہ جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے بے حساب (یعنی یہ لوگ دست بہ کار اور دل بہ یار ہوتے ہیں)۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۴۰

۴۰۔ اور جو لوگ حق کو چھپانے والے بے ایمان ہیں ان کے کام جنگلی ریت کے میدان کے جیسے ہیں، پیاسا تو اس کو سمجھتا ہے پانی یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے تو وہاں کچھ نہیں پاتا اور پایا اللہ کو اس کے پاس اور اس کو پورا پورا چکا دیا اس کا حساب اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ

۴۱۔ یا اس کی حالت اندھیروں کے جیسی ہے۔ گہرے دریا میں اس کو دبا لیتی ہے لہر۔ پھر لہر پر لہر اور اس کے اوپر بادل ۔ غرض گھٹا ٹوپ

آیت نمبر۴۱۔ اَوْ كَظُلُمٰتٍ ۔ اس رکوع کے اوّل سے یہاں تک اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگوں کا حال بیان کیا ہے۔ ایک تو آسمانی نور والے یعنی رسول اللہؐ کے سچے متبع جن کو تجارت خرید و فروخت وغیرہ امور خدا کی یاد سے اور اعمال صالحہ سے غافل نہیں کرتے۔ دوسرے خشک عقل کے پیرو دہریئے جن کی حالت ریگ بیابانی سے تشبیہ دے کر ظاہر فرمائی۔ تیسرے اہلِ کتاب جن کی حالت بحرِ عمیق موّاج سے تشبیہ دے کر ظاہر فرمائی۔ پھر دوسرے رکوع یعنی گیارھویں کی (۹) آیت سے ان مسلمانوں کا ذکر کیا جو کہتے ہیں ہم فرمانبردار ہیں مگر اپنے قول کے خلاف کرتے ہیں اور مریض القلب اور مشکّی اور ناقص الایمان ہیں۔ پھر بارھویں آیت میں اس کا جواب ہے کہ کامل الایمان اور ناقص الایمان میں فرق کیا ہے تو بتایا کہ زمین میں وہ خلیفہ بنائے جائیں گے جو اچھے عمل کرتے رہیں اور ان کے پسندیدہ دین کو قائم کریں گے۔ تو کیا ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی مرتضٰی **رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ وَ تَابِعَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ** سے بڑھ کر کوئی کامل الایمان ہوسکتا ہے؟

ظُلُمٰتٌۢ بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ ؕ اِذَاۤ اَخۡرَجَ يَدَهٗ لَمۡ يَكَدۡ يَرٰٮهَا ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَجۡعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوۡرًا فَمَا لَهٗ مِنۡ نُّوۡرٍ ﴿۴۱﴾ ع

اندھیرے چھا رہے ہیں ایک پر ایک ۔ جب وہ اپنا ہاتھ پھیلائے تو کچھ دِکھتا ہی نہیں اس کو کیونکہ اللہ نے اس کو نُور ہی نہیں دیا تو اب اس کے لئے کچھ بھی نُور نہیں۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالطَّيۡرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدۡ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسۡبِيۡحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ کیا تجھے نہیں معلوم اللہ کی تسبیح کرتی ہیں جو چیزیں آسمان اور زمین میں ہیں اور پرندے پَر پھیلائے ہوئے ۔ ہر ایک نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور تسبیح یا اللہ نے جان رکھی ہے اُس کی نماز اور تسبیح اور اللہ ہی بخوبی جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۴۳﴾

۴۳۔اور اللہ کی ہی سلطنت ہے آسمان اور زمین میں اور اللہ کی ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزۡجِىۡ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيۡنَهٗ ثُمَّ يَجۡعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الۡوَدۡقَ يَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ جِبَالٍ فِيۡهَا مِنۡۢ بَرَدٍ فَيُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَصۡرِفُهٗ عَنۡ مَّنۡ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرۡقِهٖ يَذۡهَبُ بِالۡاَبۡصَارِ ؕ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ کیا تو نے نہیں دیکھا اللہ بادلوں کو ہانک لاتا اور چلاتا ہے پھر ان کو آپس میں ملاتا ہے پھر ان کو تہ بتہ کرتا ہے پھر تو دیکھتا ہے مینہ کو کہ نکلتا ہے اس کے اندر سے اور اتارتا ہے ان بادلوں سے جو پہاڑوں سے ٹکر کھا کر آتے ہیں جن میں کہ اَولے ہوتے ہیں پھر جب یا جس پر چاہتا ہے وہ اَولے برسا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اَولے اور گار کے پتھر ہٹا دیتا ہے ۔قریب ہے کہ بجلی کی چمک ان کی آنکھیں کھو دے۔

(بقیہ حاشیہ) فَوۡقَ بَعۡضٍ ۔منکروں کی نسبت خدا کا حکم ہے وَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۔یعنی عقائد فاسدہ کی اندھیری جو بحرِ عمیق کے مشابہ ہے جس سے شرارت اور بے ایمانیوں کے تلاطم موجزن ہیں ۔دوسرے اقوال بد کی اندھیریئیں ۔تیسرے اعمال بد کی اندھیریئیں جو اس پر محیط ہو رہی تھیں۔
آیت نمبر۴۲۔ عَلِمَ ۔ یا اللہ نے جان رکھی ہے اس کی نماز و تسبیح۔

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اللہ رات و دن بدلتا رہتا ہے۔ اس میں اہل بصیرت کے لئے عبرت ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنۡ مَّآءٍ‌ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰى بَطۡنِهٖ‌ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰى رِجۡلَيۡنِ‌ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰٓى اَرۡبَعٍ‌ ؕ يَخۡلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور اللہ ہی نے پیدا کیا ہر ایک جاندار کو (کئی قسم پر) پانی سے۔ ان میں سے کوئی تو چلتا ہے اپنے پیٹ کے بل اور کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور کوئی چار پاؤں پر اور پیدا کرتا رہتا ہے اللہ جو چاہتا ہے[ا]۔ بے شک وہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور بے شک ہم نے روشن آیتیں نازل فرمائیں اور اللہ راہ راست بتا دیتا ہے جسے چاہے سیدھے رستے کی طرف۔

وَيَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوۡلِ وَاَطَعۡنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ‌ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓـئِكَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور دغا باز منہ سے کہتے ہیں ہم نے اللہ کو مانا ہے اور رسول کو اور فرمانبردار بنے ہیں پھر ایک ایک جماعت ان میں کی پھر جاتی ہے اس اقرار کے بعد اور یہ تو مومنوں میں نہیں ہیں۔

وَاِذَا دُعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور جب ان کو بلایا جاتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف تاکہ وہ فیصلہ کرے ان میں تو ان میں سے کچھ لوگ منہ پھیرنے لگتے ہیں۔

وَاِنۡ يَّكُنۡ لَّهُمُ الۡحَـقُّ يَاۡتُوۡۤا اِلَيۡهِ مُذۡعِنِيۡنَ ﴿۵۰﴾ؕ

۵۰۔ اور اگر انہیں کا کوئی حق ہو تو دوڑتے چلے آتے ہیں رسول کی طرف سر جھکائے ہوئے۔

اَفِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ اَمِ ارۡتَابُوۡۤا اَمۡ يَخَافُوۡنَ اَنۡ يَّحِيۡفَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ

۵۱۔ کیا ان کے دلوں میں کمزوری ہے یا کچھ شک میں پڑے ہوئے ہیں یا اس بات سے ڈر رہے ہیں کہ ان پر ظلم کرے گا اللہ اور اس کا رسول۔

[ا] مکڑی۔ کن کھجور۔ اتر چھو وغیرہ۔

وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٥١﴾

نہیں نہیں! بلکہ وہی ظالم ہیں اپنے نفسوں پر۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥٢﴾

۵۲۔ اس کے سوانہیں کہ مومنوں کا قول جب ان کو اللہ اوراس کے رسول کی طرف بلایا جائے تا کہ فیصلہ کریں ان میں اللہ ورسول۔ یہی ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم نے حکم الٰہی سنا اور رسول کی فرمانبرداری کی اوریہی لوگ نہال و بامراد ہیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٥٣﴾

۵۳۔ اور جو اللہ اوراس کے رسول کا حکم مانے اور اللہ کا خوف رکھے اور اسے سپر بنائے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾

۵۴۔ اور وہ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی بڑی سخت قسمیں کہ اگر تو ان کو حکم دے تو وہ ضرور نکلیں گھر بار چھوڑ کر۔ تو کہہ دے قسمیں نہ کھاؤ دستور کے موافق اطاعت کرو۔ بے شک اللہ بڑا جاننے والا ہے جو تم کرتے ہو۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٥٥﴾

۵۵۔ کہہ دو اطاعت کرو اللہ اوراس کے رسول کی پھر اگر تم منہ موڑو گے تو رسول کے ذمہ تو اتنی ہی بات ہے جو اس پر بوجھ رکھا گیا (تبلیغ اور عملی نمونہ کا) اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر بوجھ رکھا گیا[1]۔ اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو راہ پاؤ اور رسول کے ذمہ تو بس پہنچا ہی دینا ہے کھلا کھلا۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا

۵۶۔ اللہ نے وعدہ کرلیا ہے ان لوگوں سے جو تم

[1] یعنی سننا اور اطاعت کرنا۔

آیت نمبر ۵۶۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ۔ یعنی خلفاء و مجدّدین اِسی اُمت میں سے ہوتے رہیں گے اور اگلے زمانہ کا کوئی نبی وغیرہ مجدّد اور رسول بن کر نہیں آئے گا اور اُن خلفاء کی جو رسول اللہ کے بعد سے قیامت تک ہوں گے۔ برائی کرنے والے فاسق و بدکار و منافق ہوں گے۔

الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۶﴾

میں ایماندار ہیں اور جنہوں نے بھلے کام کئے ہیں کہ ان کو ضرور خلیفہ بنائے گا زمین میں جیسے کہ خلیفہ بنایا ان سے پہلے والوں کو اور بے شک ان کے دین کو مضبوط کرے گا ان کے لئے جس کو ان کے لئے پسند فرما لیا ہے۔ اور ان کو خوف کے بدلے میں امن عنایت فرمائے گا وہ خالص میری ہی عبادت کیا کریں گے اور شریک نہ کریں گے میرے ساتھ کسی چیز کو اور جو کوئی ناشکری کرے اس کے بعد تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اور نماز کو ٹھیک درست رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ کافروں کی نسبت ایسا نہ خیال کرنا کہ وہ عاجز کر دیں گے ملک میں۔ ان کا ٹھکانا تو آگ ہے اور کیا بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔

ع ۷ / ۱۳

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۚ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ

۵۹۔ اے ایماندارو! تم سے اجازت لے کر آیا کریں تمہارے لونڈی غلام اور وہ تمہارے بچے جو حدِّ بلوغ کو نہیں پہنچے تین وقت۔ صبح کی نماز سے پہلے اور جس وقت تم کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر میں اور عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ تین

آیت نمبر ۵۸۔ مُعْجِزِيْنَ۔ یعنی اپنے کفریات سے حق والوں کو دبالیں یہ ناممکن ہے۔

آیت نمبر ۵۹۔ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ ۔ غیر مردوں کے لئے تو پہلے ہی حکم ہو چکا ہے کہ اجازت حاصل کر کے گھر میں آئیں۔ ان آیات میں غلام و نابالغ بچے اور لونڈیوں کے نسبت حکم ہے کہ تین وقتوں میں اجازت لے کر گھر میں آیا کریں۔ عشا کی نماز کے بعد صبح کی نماز سے پہلے اور دوپہر کو۔

مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۣۚ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾

وقت تمہارے لئے پردے اور تنہائی کے ہیں۔ کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر ان وقتوں کے بعد۔ وہ تو تمہارے پاس بڑے پھیرے پھرنے والے ہیں۔ بعض بعض کے پاس آتے جاتے ہیں[۱]۔ اسی طرح اللہ بیان فرماتا ہے تمہارے لئے کھول کھول کر آیتیں اور اللہ ہی بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ اور جب پہنچ جائیں تمہارے لڑکے حد بلوغ کو تو ان کو چاہئے کہ اجازت لے لیا کریں اسی طرح جس طرح اجازت لیتے رہے اُن کے اگلے۔ اسی طرح اللہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے تمہارے لئے آیتیں اور اللہ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ اور بڑی بوڑھی عورتیں (سَتری بَہتری) جو امید نہیں رکھتیں نکاح کی تو ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اتار رکھیں اپنے کپڑے۔ یہ نہیں کہ وہ دکھاتی پھریں اپنا سنگار۔ اور اس سے بھی بچیں تو ان کے لئے بہت بہتر ہے اور اللہ بڑا سننے والا ہے (ان کی ضعف کی باتیں) اور بڑا جاننے والا ہے[۲]۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ

۶۲۔ اندھے پر تو کچھ تنگی نہیں اور نہ لنگڑے پر کچھ تنگی ہے اور نہ بیمار پر کچھ تنگی ہے اور نہ خود تمہاری ذاتوں پر یہ کہ کھاؤ اپنے گھروں میں سے یا اپنے باپ کے گھروں میں سے یا اپنی

۱؎ یعنی ان وقتوں کے سوا ایک کے پاس دوسرا آیا کرتا ہے۔

۲؎ ان کے دل کی حالت۔

بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ ع ۸/۱٤

ماؤں کے گھروں میں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں میں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں میں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں میں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں میں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں میں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں میں سے یا ان گھروں میں سے جن کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے گھروں میں سے ،تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھایا کرو یا الگ الگ۔تم جب جانے لگو گھروں میں تو سلام کر لیا کرو اپنے لوگوں پر یہ دعائے خیر ہے اللہ کی طرف سے برکت والی عمدہ۔اسی طرح اللہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے تمہارے لئے آیتیں تا کہ تم عقل سیکھو۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ایماندار تو وہی لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر اور جب رسول کے ساتھ ہو جاتے ہیں کسی ایسے کام پر جس میں جمع ہونے کی ضرورت ہے تو وہ جاتے نہیں جب تک کہ رسول سے اجازت نہ لے لیں۔بے شک جو لوگ تجھ سے اجازت لیتے ہیں یہی لوگ ایسے ہیں جو فی الحقیقت ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر۔تو جب وہ تجھ سے اجازت مانگا کریں اپنی کسی ضرورت کے لئے تو تُو اجازت دے دیا کر جسے تُو چاہے ان میں سے۔اور ان کے لئے مغفرت طلب کر اللہ سے۔اللہ بے شک غفور و رحیم ہے۔

آیت نمبر۶۳۔ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الخ ۔یہ آیت تا آخر دلیل شفاعت میں قطعی ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾

٦۴۔ رسول اللہ کے پکارنے کو ایسا نہ سمجھا کرو جیسا بعض تمہارا تمہارے بعض کو پکارتا ہے[1] اللہ ان کو خوب جانتا ہے جو چل دیتے ہیں تم میں سے آنکھ بچا کر۔ تو چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ جو رسول اللہ کے حکم کا خلاف کرتے ہیں کہ کہیں ان پر آ نہ پڑے کوئی فتنہ یا ان کو ٹیس دینے والا عذاب نصیب نہ ہو جائے۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٥﴾ ع

٦۵۔ خبردار ہو جاؤ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور وہ خوب جانتا ہے تم جس حال میں ہو۔ اور جس دن لوگ پلٹائے جائیں گے اللہ کی طرف تو وہ انہیں خوب بتلا دے گا جو انہوں نے کرتوت کئے اور اللہ ہر شے کا بخوبی جاننے والا ہے۔ ع ۹ ۱۵

[1] یعنی آداب سے پکارا کرو یا فوراً حاضر ہو کر اطاعت رسولؐ اور تعظیم رسولؐ کرو۔

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَمَانٍ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ ہم سورۂ فرقان کو اللہ کے نام نامی اور اسم گرامی سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو رحمٰن و رحیم ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۙ﴿۲﴾

۲۔ بڑی بابرکت ہے وہ ذات پاک جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ وہ تمام جہانوں کو ڈرانے والا ہو۔

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿۳﴾

۳۔ وہ پاک ذات ہے جس کی سلطنت ہے آسمان اور زمین میں اور اس نے نہ کوئی بیٹا اور نہ برابر والا اپنا مقرر کیا ملک میں۔ ہاں اس نے سب ہی کو پیدا کیا ہے پھر اس کا بخوبی اندازہ کر دیا ہے۔

آیت نمبر۲۔ اَلْفُرْقَانَ ۔ دوست دشمن میں فرق کرنے والی۔ کمر توڑ دینے والی دشمن کی۔ حق و باطل میں فرق بتانے والی۔ فیصلہ کرنے والی۔

نَذِيْرًا ۔ جب کوئی مامور آتا ہے تو اس کے مخالف اس حکم میں داخل ہو جاتے ہیں یعنی کثرت سے لوگ اس کے مخالف ہو جاتے ہیں اس لئے **لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْرًا** فرما کر سب کو ڈرایا۔

آیت نمبر۳۔ فَقَدَّرَهٗ ۔ مسئلہ تقدیر کی نسبت ہزار ہا عام غلط فہمیاں رواج پذیر ہیں جن کی وجہ سے ان مبارک قانونوں پر اعتراضات پیش کئے جاتے ہیں حالانکہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو

دنیا میں ہر ایک شے کی تقدیر الگ ہے اور ہر ایک فعل کی۔ چنانچہ چھاپنے کی تقدیر الگ ہے، باغبانی کی الگ ہے اور یہ بالکل ظلم اور جھوٹ ہے کہ تقدیر اور مشیت کا بہانہ کر کے اپنے قصوروں کو چھپانا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ (الاعراف :۲۹) وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (حٰمٓ السجدة :۴۷) کل کتب آسمانی اور انبیاء اور اولیاء کی جانفشانی اور مخلوق کی کارگزاری میں سعی ان امور کے مؤیّد ہیں۔ انسان کے کاسِب ہونے پر کثرت سے آیات قرآن میں موجود ہیں **لَهَا مَا كَسَبَتْ** وغیرہ آیات اس پر دلالت کر رہی ہیں اور قرآن میں مجبوریہ تقدیر کہیں نہیں ثابت ہے اور جن آیتوں سے ایسے مضمون سمجھتے ہیں تو اُس کی تشریح سے غافل ہو گئے ہیں اور اکثر آیات کی تشریح تو وہیں اور بعض کی اور جگہ موجود ہیں اور خدا نے کسی کو نیکی پر بھی مجبور نہیں کیا تو بدی پر مجبور کرنا اس

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۴﴾

۴۔ اور لوگوں نے جھوٹے معبود ٹھہرا رکھے ہیں اللہ کے سوا، جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے اور وہ خود ہی پیدا کئے جاتے ہیں[1] اور وہ مالک نہیں اپنے حق میں نہ بُرے کے نہ بھلے کے اور نہ مالک ہیں مرنے کے نہ جینے کے اور نہ (مرکر) جی اٹھنے کے۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿۵﴾

معانقہ اعند المتاخرین

۵۔ اور حق چھپانے والے کہنے لگے یہ قرآن تو نرا جھوٹ ہے۔ محمدؐ نے گھڑ لیا ہے اور اس کام میں اس کی مدد کی ہے دوسرے لوگوں نے۔ تو یہ لوگ بے شک جھوٹ اور ناانصافی پر (تلے ہوئے) ہیں۔

وَقَالُوْٓا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰى عَلَیْهِ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ﴿۶﴾

۶۔ اور کہنے لگے یہ تو اگلوں کی کہانیاں ہیں اور کسی سے لکھوا لیا ہے سو وہی اس پر صبح شام پڑھا جاتا ہے۔

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۷﴾

۷۔ کہہ دے یہ تو اس نے اتارا ہے جو چھپے ہوئے بھید جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے اور وہ تو بڑا غفور و رحیم ہے۔

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِیْرًا ﴿۸﴾

۸۔ اور کہنے لگے یہ رسول کیسا ہے جو کھانا کھاتا ہے اور چلتا پھرتا ہے بازاروں میں۔ اس کی طرف کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا کہ وہ بھی اس کے ساتھ ڈرانے والا ہوتا۔

اَوْ یُلْقٰٓى اِلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ

۹۔ یا اُس کی طرف کوئی خزانہ رکھا جاتا یا اُس کے

---

[1] پھر عیسیٰ علیہ السلام نے چڑیئیں کہاں پیدا کیں۔

(بقیہ حاشیہ) کی ذات مقدس سے بہت بعید ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ (النحل:۱۰) اور وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ (حٰم السجدۃ:۴۷)۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ (البقرۃ:۵۸) وغیرہ آیات کثیرہ۔

آیت نمبر۴۔ وَلَا نُشُوْرًا۔ یہ آیت بھی دنیا میں مردے کے دوبارہ زندہ ہونے کی مانع ہے۔

يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۹﴾

پاس کوئی باغ ہوتا کہ اس میں سے کھایا کرتا اور بے جا کام کرنے والوں نے کہا پس تم تو پیچھے پڑے ہوئے ہو دل فریفتہ کرنے والے، صبح و شام کھانا کھانے والے یا جادو کردہ آدمی کے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿١٠﴾ ع ۱ ۱۶

۱۰۔ دیکھ کیسے بیان کئے انہوں نے تیرے متعلق شبہات تب ہی تو گمراہ ہوئے اور اب راہ بھی نہیں پا سکتے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿١١﴾

۱۱۔ بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے چاہ لیا ہے کہ تجھے بڑھ بڑھ کر دیں گے اس سے بھی یعنی خزانے۔ باغ اور ایسے باغ بہہ رہی ہیں جن میں نہریں اور پختہ اور بلند محل تیرے لئے بنائیں گے۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۚ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ ج

۱۲۔ کچھ نہیں یہ جھٹلاتے ہیں آنے والی گھڑی کو اور ہم نے تیار کر رکھا ہے اس کے لئے جو جھٹلاتا ہے گھڑی کو تیز دوزخ۔

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿١٣﴾

۱۳۔ جب دوزخ ان کو دیکھے گی دور مقام سے یہ لوگ سنیں گے اس کا جھنجلانا اور چلّانا۔

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿١٤﴾ ط

۱۴۔ اور جب ڈال دیئے جائیں گے اس کے ایک تنگ مقام میں مُشکیں کس کر وہاں واویلا مچائیں گے موت کو پکاریں گے۔

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿١٥﴾

۱۵۔ کہنے والا کہے گا آج نہ پکارو ایک موت اور کم بختی کو اور پکارو بہت سی موتوں اور کم بختیوں کو۔

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ

۱۶۔ کہہ دے بھلا کیا یہ اچھا ہے[1] یا سدا رہنے کی

---

[1] یعنی دوزخ یا جنگ و مصیبت۔

آیت نمبر۱۱۔ قُصُوْرًا۔ یہ پیشگوئی عراق اور شام کی فتح سے پوری ہوگئی اور قیصر و کسریٰ کے محلات ہاتھ آ گئے۔

آیت نمبر۱۲۔ بِالسَّاعَةِ۔ قیامت یا مصیبت اور گردش کی گھڑی۔

الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۝۱۶

جنت جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے اور وہ اُن کے بدلے کا مقام اور پھر جانے کی جائے ہے۔

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝۱۷

۱۷۔ان کے لئے وہاں وہ ہوگا جو وہ چاہیں گے۔ ہمیشہ رہیں گے اس میں یہ وعدہ تیرے رب پر پکّا ہو چکا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ؕ ۝۱۸

۱۸۔اور جس دن جمع کرے گا اللہ ان کو اور جن کو اللہ کے سوا وہ پوجتے ہیں پھر فرمائے گا کیا تم نے گمراہ کیا تھا ان میرے بندوں کو یا وہ آپ ہی راستے سے بھٹک گئے تھے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝۱۹

۱۹۔ وہ عرض کریں گے تیری تو پاک ذات ہے ہمیں یہ بات کیوں کر زیبا تھی کہ بنالیں تیرے سوا دوسرا دلی دوست[۱] لیکن تو نے ہی فائدے پہنچائے ان کو اور ان کے باپ دادا کو یہاں تک کہ یہ قرآن اور پند نامہ اور تیری یاد بھول بیٹھے اور یہ قوم ہلاک ہونے والی ہی تھی۔

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝۲۰

۲۰۔انہوں نے تمہیں جھٹلایا تمہاری باتوں میں اور تم نہ تو پھیر سکتے ہو عذاب کو اور نہ اپنی مدد کر سکتے ہو اور جو تم میں سے بے جا کام کرے گا ہم اس کو بڑا عذاب چکھائیں گے۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِی

۲۱۔اور ہم نے جتنے تجھ سے پہلے رسول بھیجے وہ سب کھانا کھانے والے ہی تھے اور بازاروں میں چلا

---

[۱] یعنی بت یا ان کے گرو اور مرشد۔

آیت نمبر ۱۷۔ وَعْدًا۔ یعنی خدا یوں ہی کرے گا کہ سعید متقیوں کو جنت میں داخل کرے اور بد بخت شقیوں کو دوزخ میں۔

آیت نمبر ۲۰۔ كَذَّبُوْكُمْ ۔رہ نما و مرشدوں نے تمہاری تکذیب کی اور الٹا تمہیں کو ملزم قرار دیا۔

الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾

پھرا کرتے تھے اور ہم نے بنایا ہے بعض کو بعض کے لئے تمیز کا موجب۔ دیکھیں تم نیکیوں پر جمے رہتے اور بدیوں سے بچتے ہو یا نہیں اور[1] تیرا ربّ تو بڑا بینا ہے۔

ع ۲ ۱۱ ۱۲

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

۲۲۔ اور ان لوگوں نے جو ہمارے حضور حاضر ہونے کا خوف نہیں رکھتے یا حضوری سے منکر ہیں کہا کہ کیوں نہ اُترے ہم پر فرشتے یا ہم خود دیکھتے اپنے ربّ کو۔ یہ لوگ بڑا تکبر رکھتے ہیں اپنے نفس میں اور سر چڑھ گئے ہیں بڑی شرارت میں۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾

۲۳۔ جس دن فرشتوں کو دیکھ لیں گے تو اس دن کوئی خوشی نہ ہوگی جناب الٰہی سے قطع تعلق کرنے والوں کو اور بولیں گے کوئی کھڑی ہو جائے بڑی اوٹ۔

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

۲۴۔ اور جو کوشش رسول اللہ کے مقابل میں کی جاتی ہے اسے ہم دھول کی طرح اڑا دینے کے لئے آمادہ ہو گئے ہیں۔

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾

۲۵۔ جنّت والے اس دن ٹھکانے کے اعتبار سے بھی اچھے ہیں اور خواب گاہ اور دوپہر کے آرام کی وجہ سے بھی بہت بہتر ہیں۔

---

[1] یا دوزخ اور مصیبت پر صبر کر سکو گے۔

آیت نمبر۲۲۔ اَلْمَلٰٓئِكَة۔ بعض خبیث الطبع بدظن کہتے ہیں ہمیں رؤیا والہام کیوں نہیں ہوتا؟ فرشتے کیوں نہیں آتے؟ یہ ٹھٹھے سے کہا کہ ہم اپنے ربّ کو کیوں نہیں دیکھتے اور رسول کی تکذیب کے واسطے۔

آیت نمبر۲۴۔ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا۔ اور جو کوشش رسول اللہؐ کے مقابل کی جاتی ہے اسے ہم دھول کی طرح اڑا دینے کے لئے آمادہ ہو گئے ہیں۔ ظاہراً یہ حالت جنگ بدر میں ہوئی کہ بارش کے بعد فرشتوں کا نزول ہوا اور بڑے بڑے گردن کش ہلاک ہوئے اور ان کا زور ٹوٹ گیا اور هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ہو گئے۔

وَ يَوۡمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالۡغَمَامِ وَنُزِّلَ الۡمَلٰٓئِكَةُ تَنۡزِيۡلًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا بدلی سے اور فرشتے اتارے جائیں گے بخوبی۔

اَلۡمُلۡكُ يَوۡمَئِذِ ۨالۡحَـقُّ لِلرَّحۡمٰنِ‌ ؕ وَكَانَ يَوۡمًا عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ عَسِيۡرًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔اس دن رحمٰن ہی کی سلطنت ہوجائے گی اور حقیقت میں وہ دن کافروں پر بڑا ہی سخت دن ہوگا۔

وَيَوۡمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيۡهِ يَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِى اتَّخَذۡتُ مَعَ الرَّسُوۡلِ سَبِيۡلًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔اور جس دن کاٹ کاٹ کھائے گا ظالم اپنے ہاتھوں کو اور کہے گا کیا اچھا ہوتا میں رسول اللہ کے ساتھ راہ چلتا۔

يٰوَيۡلَتٰى لَيۡتَنِىۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِيۡلًا ﴿۲۹﴾

۲۹۔مجھ پر افسوس میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا تو اچھا ہوتا۔

لَقَدۡ اَضَلَّنِىۡ عَنِ الذِّكۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِىۡ‌ ؕ وَكَانَ الشَّيۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ خَذُوۡلًا ﴿۳۰﴾

۳۰۔البتہ اس نے تو مجھے بہکا دیا نصیحت سے[1] اس کے بعد کہ وہ مجھ تک پہنچ چکی تھی اور شیطان تو انسان کو موقع پر دغا دینے والا ہی ہے۔

وَقَالَ الرَّسُوۡلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِى اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَهۡجُوۡرًا ﴿۳۱﴾

۳۱۔اور رسول نے کہا اے میرے ربّ! بے شک میری قوم نے اس قرآن شریف کو چھوڑ دیا تھا۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلۡنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ‌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيۡرًا ﴿۳۲﴾

۳۲۔اسی طرح ہم بنا دیتے ہیں ہر نبی کے دشمن قطع تعلق کرنے والوں میں سے اور کافی ہے تیرا ربّ ہادی اور مددگار بننے کو۔

معانقة عند المتقدمين

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ عَلَيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ جُمۡلَةً وَّاحِدَةً‌ ‌ۛۚ كَذٰلِكَ ‌ۛۚ لِنُثَبِّتَ

۳۳۔اور منکر کہنے لگے کیوں نہیں اتارا جاتا محمدؐ پر سب کا سب اِک دم قرآن۔ایسا ہی ہے تاکہ

---

[1] یعنی قرآن سے پھیر لیا۔

آیت نمبر۳۲۔ اَلۡمُجۡرِمِيۡنَ ۔اور کتاب الٰہی یعنی قرآن سے ہٹا دینے والے اشخاص مراد ہیں۔

آیت نمبر۳۳۔ جُمۡلَةً وَّاحِدَةً ۔یسعیا باب ۲۸ آیت ۱۰ میں رفتہ رفتہ تنزیل کی بابت پیشگوئی ہے جس کے مقابل میں شرارت سے یہود نے **جُمۡلَةً وَّاحِدَةً** مانگا اور ہمارے حضورؐ کا امتحان کیا اور دھوکا دینا چاہا۔

بِهٖ فُؤَادَكَ وَ رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾

مضبوط رکھیں اس سے تیرے دل کو اور ہم نے اس کو پڑھ سنایا ہے ٹھہرا ٹھہرا کر۔

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور وہ لوگ تیرے پاس کوئی بھی مثل نہیں لاتے مگر ہم تجھ کو پہنچا دیتے ہیں اس کا واقعی جواب اور بہت ہی اچھا بیان۔

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۳۵﴾ ع۳

۳۵۔ جو لوگ اٹھائے جائیں گے اپنے مونہوں کے بل گرتے جہنم کی طرف یہی لوگ بہت ہی بُرے مقام والے ہیں اور راہ بھی بہت بھٹکے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو وزیر بنا دیا۔

فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پھر ہم نے کہا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے ان کو بخوبی ہلاک کر دیا۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور نوح کی قوم کو جب انہوں نے جھٹلایا ہمارے نبیوں کو[1] ہم نے ان کو ڈبا دیا اور لوگوں کے لئے ان کو ایک نشان بنایا اور ہم نے بے جا کام کرنے والوں کے لئے ٹیس دینے والا عذاب تیار کیا ہے۔

وَّ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ

۳۹۔ اور قوم عاد کو اور ثمود کو اور گڑھے والوں کو

---

[1] ایک نبی کا جھٹلانا سب نبیوں کے جھٹلانے کے برابر ہے۔

آیت نمبر ۳۵۔ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ۔ یہ جنگِ بدر کے متعلق ہے کیونکہ کفّار کو اسی طرح گرایا گیا تھا یعنی اوندھے منہ پڑے ہوئے تھے۔

آیت نمبر ۳۹۔ اَصْحٰبَ الرَّسِّ ۔ **اَصْحَابُ الرَّسّ** اور **اَصْحَابُ الْاُخْدُوْد** ایک ہی ہیں ۔یہی اصحاب الاخدود ہیں اور حضرت شعیب کی قوم ہیں۔

وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۹﴾

اور ان کے بیچ میں بہت سی جماعتیں اور سنگتوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ؗ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور سب ہی سے ہم نے بیان کیں اعلیٰ درجہ کی باتیں اور سب کو ہم نے غارت کر دیا۔

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِیْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور بے شک مکہ کے کافر ہو آئے ہیں ایسی بستی پر جس پر بُری بارش برسائی گئی تو کیا یہ اس کو دیکھتے نہ تھے ہاں تو یہ امید ہی نہیں رکھتے ہیں مرے بعد جینے کی۔

وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور یہ جب تجھ کو دیکھتے ہیں تو تیرے ٹھٹھے ہی کرتے ہیں۔ کیا یہی شخص ہے جس کو اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔

اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۳﴾

۴۳۔ یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھٹکا دے گا ہم کو اپنے معبودوں سے اگر ہم نہ صبر کرتے اُن پر اور آگے چل کر یہ معلوم کر لیں گے جب عذاب دیکھیں گے کہ کون بہت ہی راہ سے بھٹکا ہوا ہے۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ

۴۴۔ بھلا تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنا

آیت نمبر۴۰۔ تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا۔ یہ مسئلہ قرآن شریف میں بہت ہی تکرار اور وضاحت سے بیان ہوا ہے کہ ہمیشہ مرسلین کی تکذیب ہوتی رہی اور انجام میں مکذّب نامراد اور نابود ہو گئے۔

آیت نمبر۴۲۔ اَهٰذَا۔ یعنی یہ غریب مفلس گم نام جو سردار قوم نہیں ہے کیا یہ رسول ہو سکتا ہے؟

آیت نمبر۴۳۔ صَبَرْنَا۔ یعنی ہم نے اپنے دین کو بڑی مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے ورنہ یہ بہکا ہی دیتا۔

آیت نمبر۴۴۔ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ۔ جیسے دنیوی لذتیں خلاف حکم الٰہی اور نامشروع درود وظائف اور عمل اور ہر ایک نیک بات میں افراط و تفریط خواہش نفس کے موافق ہوں تو عامل اس کا فرمانبردار نفس ہے اور نفس پرست سمجھا جائے گا نہ عابد حق اور حق پرست۔ نکتہ۔ اس میں بھی ناسمجھی سے اتباع نفس ہو جاتی ہے کہ کہیں حدیثوں میں آتا ہے غضب چھوڑ دو حلم اختیار کرو تو بس ہے۔ کہیں خیانت نہ کرو امانت دار ہو تو بس ہے۔ کہیں نماز وغیرہ وغیرہ امور کی تاکید آتی ہے۔ حتّٰی کہ **مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جن

تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٤﴾

معبود اپنی خواہش کو بنا لیا ہے پھر کیا تو اس پر نگہبان ہوسکتا ہے۔

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٥﴾

۴۵۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ ان میں اکثر سنتے یا عقل رکھتے ہیں۔نہیں نہیں!! وہ تو اکثر جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

ع ۱۰ / ۲

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاۗءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٦﴾

۴۶۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرے ربّ نے کیسا پھیلا دیا سایہ اور اگر چاہتا تو اس سایہ کو ٹھہرا دیتا پھر ہم نے ٹھہرا دیا آفتاب کو اس پر دلیل۔

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٧﴾

۴۷۔ پھر ہم نے اس کو کھینچ لیا اپنی طرف آسان کھینچنا۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ

۴۸۔ وہی اللہ ہے جس نے بنا دیا رات کو تمہارے لئے پردہ اور نیند کو آرام کا سبب اور

(بقیہ حاشیہ) میں جو کمی دیکھتے ہیں یا کمال میں فرق پاتے ہیں تو اُس کو اُسی امر کی حکیمانہ تنبیہ فرما دیتے۔ایک باطنیہ فرقہ کے فقیر کا قول ہے کہ ہمارے نزدیک تو سبھی اچھے ہیں۔موجودہ جھگڑے مُلّانوں کے بکھیڑے ہیں۔ ایک نورانی بزرگ نے اس کا جواب دیا کہ اگر ایسا ہے تو تمہارے پاس سبھی بُرے ہیں کیونکہ کوئی فرقہ کسی کو اچھا نہیں سمجھتا۔

آیت نمبر ۴۶۔ **اَلظِّلَّ**۔صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک کا وقت **ظِلّ** ہے۔اللہ تعالیٰ اہلِ مکہ کو بتلا رہا ہے کہ رسول کریمؐ کا زمانہ مکہ میں **ظِلّ** کے رنگ میں ہے۔دیکھو سورج نکل آیا ہے۔**ظِلّ** میں یہ کیفیت ہوتی ہے کہ جانداروں میں ہلچل پڑ جاتی ہے اور وہ فطرتی اقرار ہوتا ہے دن اور سورج کے نکل آنے کا۔پرندوں سے عبرت پکڑنا صبح کی نماز کے لئے مفید طریقہ ہے۔آج کل بھی خاص خاص لوگوں کو اسلام کی طرف بڑی حرکت ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی سچی نیابت کا سورج نکل آیا ہے یعنی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہو چکے ہیں۔**دَلِيْلًا**۔اس میں سورج پرستوں کو تنبیہ فرمائی ہے کہ یہ تو تمہارا خادم ہے معبود کیسے بن گیا۔

آیت نمبر ۴۸۔ **لِبَاسًا**۔سو قدم سے دوست بھی نہیں پہچانا جاتا۔رسول اللہؐ سے پہلے جو حالت عرب کی تھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔

سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۸﴾

دن کو چلنے پھرنے کا وقت۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۹﴾

۴۹۔ وہی اللہ ہے جس نے بھیجا ہواؤں کو خوشخبری سنانے والی اس کی رحمت کی آگے آگے اور ہم نے بادل سے پانی اتارا بڑا پاکیزہ۔

لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّ نُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّ اَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۵۰﴾

۵۰۔ نتیجہ یہ کہ اس سے جلا دیں گے مردہ شہر کو اور اس سے پلائیں گے ان بھولے جانوروں کو اور بہت سے آدمیوں کو جن کو ہم نے پیدا کیا۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور بے شک ہم نے کیسی بات بتلائی ان میں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور بڑے آدمی ہو جاویں پھر بہت سے لوگوں نے انکار کر دیا اور ناشکری ہی کرتے رہے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور اگر ہم چاہتے تو کھڑا کر دیتے ہر ایک بستی میں (مخالفوں) کے ایک ڈر سنانے والا۔

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۳﴾

۵۳۔ تو تُو کافروں کا کہنا نہ مان اور اس قرآن سے مقابلہ کر ان کا بڑی ہی کوشش سے۔

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۴﴾

۵۴۔ وہی اللہ ہے جس نے چلا دیا اور بہا دیا دو دریاؤں کو کہ پھر (ایک) تو میٹھا پانی پیاس بجھانے والا ہے[1] اور وہ دوسرا کھارا کڑوا[2] اور دونوں کے بیچ میں ایک روک وسد مضبوط رکھ دی ہے۔

---

[1] یعنی مومن مخلص۔ [2] یعنی منافق کافر۔

(بقیہ حاشیہ) سُبَاتًا ۔ یعنی رات اور نیند سے جب گزر چکو اور دن پاؤ تو کام کاج کرو یعنی رسول اللہؐ سے ملو تو خواب غفلت چھوڑ دو اور عمل کرو۔

آیت نمبر ۴۹۔ مَآءً ۔ جیسے روحانی کششیں ہو رہی ہیں اسی طرح وحی کا پاک پانی نازل ہو رہا ہے۔

آیت نمبر ۵۰۔ بَلْدَةً مَّيْتًا ۔ یعنی مکہ کی بستی والوں کو زندہ کریں گے جن میں روحانی قوّتیں نہیں۔

آیت نمبر ۵۴۔ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۔ دیکھو سمندر کس قدر تلخ ہوتا ہے۔ کتنے میٹھے دریا اس میں ملتے ہیں لیکن تلخی نہیں جاتی۔ مگر جو پانی مینہ کا بن کر برستا ہے وہ کیسا شیریں ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ مومن و کافر میں بڑا امتیاز ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ﴿۵۵﴾

۵۵۔ وہی اللہ ہے جس نے پیدا کر دیا آدمی کو پانی سے پھر اس کو نسب والا وسسرال والا بنا دیا اور تیرا ربّ بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَ لَا یَضُرُّهُمْ ؕ وَ كَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِیْرًا ﴿۵۶﴾

۵۶۔ وہ پوجتے ہیں اللہ کے سوا ایسی چیز کو جوان کو نہ نفع دے سکتی ہے نہ ضرر اور کافر اپنے ربّ کے خلاف پر مددگار بنا ہے۔

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اور ہم نے تو تجھے نہیں بھیجا مگر اتنی بات کے لئے کہ دوستوں کو خوشخبری سنا اور دشمنوں کو ڈرا دے۔

قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۵۸﴾

۵۸۔ تو کہہ دے میں تو اس پندونصیحت پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا[1] کوئی چاہے تو اپنے ربّ کا راستہ لے لے[2]۔

وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَ كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا ﴿۵۹﴾ ۚ

معانقة عند المتقدمین

۵۹۔ اور تُو بھروسہ کر اس زندہ اللہ پر جس کو موت نہیں اور اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاک ذات کو یاد کیا کرو اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں کی معافی کے لئے کافی ہے بڑا خبردار ہے۔

الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا

۶۰۔ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا

---

[1] ہاں یہ چاہتا ہوں کہ [2] تو مجھے سب اجرت مل گئی میری محنت چیز ہوگئی۔

آیت نمبر ۵۵۔ نَسَبًا۔ اس سرچشمہ آبِ زُلال کے بعد چار عظیم الشان نہریں ہیں کہ بعض کے گھر میں آپ کی لڑکیاں ہیں اور بعض کی لڑکیاں آپ کے گھر میں ہیں۔

آیت نمبر ۵۶۔ ظَهِیْرًا۔ یعنی آپ کا مخالف اپنے جھوٹے معبود کا پشتیبان بن کر خدا کی مخالفت کرتا ہے۔

آیت نمبر ۵۸۔ سَبِیْلًا۔ کوئی چاہے تو اپنے ربّ کا راستہ لے لے تو مجھے سب اجرت مل گئی۔ میری محنت چیز ہو گئی۔ جبراً مسلمان بنانے کا ردّ ہے۔

بَیۡنَهُمَا فِیۡ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ۚۛ اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡـَٔلۡ بِهٖ خَبِیۡرًا ﴿۶۰﴾

کیا اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے چھ وقتوں میں پھر سب چیزوں کا انتظام کر دیا ٹھیک۔ وہ رحمٰن ہے تو پوچھ اس کو کسی خبردار سے۔

وَ اِذَا قِیۡلَ لَهُمُ اسۡجُدُوۡا لِلرَّحۡمٰنِ قَالُوۡا وَ مَا الرَّحۡمٰنُ ٭ اَنَسۡجُدُ لِمَا تَاۡمُرُنَا وَ زَادَهُمۡ نُفُوۡرًا ﴿۶۱﴾ ع ٦ ٣ السجدۃ ٧

٦١۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں رحمٰن ہے کیا چیز کہ ہم اسے سجدہ کرنے لگیں جیسا تو کہے اور ان کی نفرت بڑھتی ہی گئی۔

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوۡجًا وَّ جَعَلَ فِیۡهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیۡرًا ﴿۶۲﴾

٦٢۔ بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں روشن ستارے بنادیئے [١] اور اس آسمان میں آفتاب کا چراغ لگادیا [٢] اور روشن چاند رکھا [٣]۔

وَ هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ الَّیۡلَ وَ النَّهَارَ خِلۡفَةً لِّمَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَّذَّکَّرَ اَوۡ اَرَادَ شُکُوۡرًا ﴿۶۳﴾

٦٣۔ وہ اللہ جس نے بنایا رات دن کو ایک دوسرے کا قائم مقام اس کے لئے جو یاد کرنا چاہے یا شکرگزاری کرنا چاہے۔

وَ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ هَوۡنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الۡجٰهِلُوۡنَ

٦٤۔ اور رحمٰن کے (خاص) بندے وہ ہی ہیں جو زمین میں چلتے ہیں آہستگی سے اور جب بات

---

١ مراد عام صحابہ ہیں۔ ٢ یعنی رسول کریمؐ بجائے آفتاب کے ہیں۔
٣ یعنی خلفاء۔

آیت نمبر٦٠۔ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۔ کسی چیز کا کمال حاصل کرنے کے لئے چھ مراتب طے کرنا پڑتے ہیں۔ اسی طرح جسم بننے میں چھ درجے طے کرنا پڑتے ہیں۔ **کَذَا فِی الطِّبّ۔**

آیت نمبر٦١۔ وَمَا الرَّحۡمٰنُ ۔ رحمٰن کو عرب جانتے تو تھے۔ ان کے شاعر لکھتے بھی تھے مگر رسم و عادت کے خلاف کرنا موت کے برابر سمجھتے تھے یعنی جس مقام پر رحمان کا لفظ رسول کریمؐ بولتے تھے وہاں ان کی جان نکلتی تھی یعنی جس مقام پر رحمان کے لفظ میں آریہ شیعہ برہمنوں اور عیسائیوں کا ردّ ہے۔

آیت نمبر٦٤۔ هَوۡنًا ۔ یعنی وہ ضرورت کے موافق کل دنیوی کام کرتے ہیں اور بقدر ضرورت اُن کا زمین سے تعلق ہے۔

قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾

کرنے لگے ان سے کوئی جاہل تو کہیں سلام۔

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ﴿٦٤﴾

٦٥۔ اور وہ لوگ جو رات کاٹتے ہیں اپنے ربّ کے ساتھ سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑے ہوئے۔

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾

٦٦۔ اور وہ کہا کرتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دینا بے شک اس کا عذاب چمٹ ہی جانے والا ہے۔

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿٦٦﴾

٦٧۔ بے شک وہ تو بہت ہی بُری جگہ ہے اور بُرا مقام۔

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَكَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾

٦٨۔ اور وہ لوگ جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ تنگی اور بخیلی[1] اور ان کا خرچ ان دونوں حالتوں کے درمیان ہوتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾

٦٩۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی جھوٹے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ خون کرتے ہیں کسی جان کا جس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے مگر حق پر مارنا جائز ہے۔ نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو ایسا کرے گا تو وہ بڑے وبال سے ملے گا۔

یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ

٧٠۔ اس کے لئے بڑھ چڑھ کر عذاب ہوگا قیامت

---

[1] جہاں خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔

(بقیہ حاشیہ) سَلٰمًا ۔ یعنی اپنے اقوال و افعال سے اپنے اور غیروں کے لئے سلامتی کی راہ نکالتے ہیں۔ حدیث میں ہے مجھے تم میں سے قیامت کے دن وہ شخص بہت ہی محبوب اور میرے بہت ہی نزدیک ہوگا جس کے اخلاق بہت نیک ہوں اور تحقیق دشمن ترین اور دور ترین **ثَرْثَارُوْن** اور **مُتَشَدِّقُوْن** اور **مُتَفَیْهِقُوْن**۔ عرض کیا یا رسول اللہ **ثَرْثَارُوْن** اور **مُتَشَدِّقُوْن** کو جانتے ہیں۔ **مُتَفَیْهِقُوْن** کون ہیں؟ آپ نے فرمایا تکبر کرنے والے (ترمذی)۔
ثَرْثَارُوْن ۔ تکلف سے باتیں کرنے والے ۔ **مُتَشَدِّقُوْن**۔ زبان دراز۔ الفاظ میں طوالت کے ساتھ کلام کرنے والے۔ **مُتَفَیْهِقُوْن**۔ متکبر۔ شیخی خورے۔ اپنی بڑائی اور **مشیخت** جتانے کی غرض سے فضول کلام کرنے والے۔
آیت نمبر ٦٥ ۔ قِیَامًا ۔ یعنی نیکوں کا سونا بھی فرمانبرداری کے رنگ میں ہے۔

فِیۡہٖ مُہَانًا ﴿۷۰﴾

کے دن اور ذلیل ہو کر اس میں مدتوں رہے گا۔

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۷۱﴾

۷۱۔ مگر جس نے توبہ کر لی اور اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے تو یہی لوگ ہیں کہ اللہ ان کی برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا اغفور الرحیم ہے۔

وَ مَنۡ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّہٗ یَتُوۡبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًا ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اور جو شخص توبہ کر لے اور بھلے کام کرتا رہے تو کچھ شک نہیں کہ اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا ہے جو حق تھا رجوع کا۔

وَ الَّذِیۡنَ لَا یَشۡہَدُوۡنَ الزُّوۡرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا کِرَامًا ﴿۷۳﴾

۷۳۔ اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بے ہودہ باتوں کی طرف گزرتے ہیں تو بزرگانہ طور پر گزر جاتے ہیں۔

وَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِّرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ لَمۡ یَخِرُّوۡا عَلَیۡہَا صُمًّا وَّ عُمۡیَانًا ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اور وہ لوگ جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے ان کے ربّ کی آیتوں سے ان پر گرتے نہیں بہرے اندھے ہو کر[۱]۔

وَ الَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا ہَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ وَّ اجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہم کو عطا فرما ہماری بیبیوں اور ہمارے بچوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں متقیوں کا نمونہ و پیشوا بنا۔

---

[۱] بلکہ سوچ سمجھ کر مانتے ہیں سجدہ کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۷۱۔ حَسَنٰتٍ ۔ یعنی جب وہ صالح ہو جائیں گے تو وہ بدیوں کے نشان زدہ نہ ہوں گے بلکہ حسنات کے کیونکہ اللہ آیندہ محفوظ رکھے گا اور قصوریں معاف کرے گا اور نیک کوشش کا بدلہ دے گا۔

آیت نمبر ۷۳۔ لَا یَشۡہَدُوۡنَ الزُّوۡرَ ۔ یعنی کسی گناہ کی جگہ اور کذب و بہتان کے مقام میں جاتے ہی نہیں۔ نہ وہم سے سنی سنائی کہہ دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینے والے کا قدم حساب سے ہٹ ہی نہ سکے گا جب تک اللہ اس کے واسطے دوزخ واجب نہ کر دے گا۔

آیت نمبر ۷۵۔ قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ ۔ بیوی بچے ایسے دیئے جن سے دل اور آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ نیک بندوں کی

أُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۙ﴿۷۶﴾

۷۶۔ یہی لوگ ہیں جو بالا خانے دیئے جائیں گے کیوں کہ انہوں نے نیکیوں پر ہمیشگی کی اور بدیوں سے بچتے رہے اور ان کا استقبال کیا جائے گا خیر و عافیت کے ساتھ۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۷﴾

۷۷۔ وہ اِسی حالت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیا خوب جگہ ہے ٹھہرنے اور رہنے کی۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۸﴾ ع ۱۷

۷۸۔ تُو کہہ دے کہ تمہارا پروردگار کیا پروا کرتا ہے اگر تم اس کو نہ پکارو یا عبادت نہ کرو۔ تم تو جھٹلا چکے ہمارا تمہارا مٹھ بھیڑ ہونے والا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) یہ بھی دعا ہوتی ہے۔

آیت نمبر ۷۸۔ لِزَامًا۔ یہ جنگ بدر کے متعلق پیش گوئی ہے۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَتَانِ وَثَمَانٍ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ اَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ہم سورۃ شعراءکو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو بے محنت بھی دے دیتا ہے اور محنت کو بھی ضائع نہیں کرتا۔

طٰسٓمّٓ ②

۲۔طٰسٓمّٓ

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ③

۳۔طور سیناء کے مثیل کے لئے ، یہ آیتیں کتاب مبین کی اُتری ہیں۔

تمہید۔یہ ایسی سورۃ شریف ہے کہ تصدیق کی بنا اس پر ہے۔نبوت کے اعلیٰ درجے کے دلائل اس میں دیئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایک ایسی ذات ہے جس کو کسی نے نہیں بنایا۔اسی طرح اس کی صفات کو کسی نے نہیں بنایا۔یہ سوال بڑا ہی ٹیڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی جو اس نے مخلوق بنائی تو جواب یہ ہے کہ خدا کی صفات ہوں اور وہ مؤثر نہ ہوں تو صفات ہی کیا ہوئیں۔پس وہ خالق تھا اس لئے خلق بنائی۔قادر تھا اس لئے قدرت دی۔غرض جس قدر چیزیں بنی ہیں اُس کی صفات کا تقاضا ہیں۔وہ صاحبِ اختیار وطاقت تھا اس لئے اس نے طاقت واختیار بھی دیا۔وہ صاحبِ وسعت تھا اس لئے وسعت بھی مخلوق کو ملی۔اللہ نے نور وظلمت سبھی بنائے ہیں۔اب جو ظلمت میں جاتا ہے اسے امتیاز نہیں رہا اور جو نور میں آتا ہے اسے ہر ایک چیز بڑی بھلی سوجھنے لگتی ہے۔اب سزا کی وجہ یہ ہے کہ نور کی طرف نہیں آتا کیونکہ نور کے ہاتھ میں ہدایت اور امتیاز کا چراغ ہوتا ہے اور ظلمت والا اندھا ہو کر ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے۔نور وظلمت کی سدا جنگ ہو رہی ہے اور یہ سمندر بڑے زور سے بہہ رہے ہیں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوقات کا باہم تبادلہ بھی ہوتا رہتا ہے۔اچھوں سے بد اور بدوں سے اچھے ہوتے رہتے ہیں۔اس مضمون سے یہ راز سربستہ بھی کھل گیا کہ انبیاء کیوں آتے ہیں اور وہ کس جماعت کے سرگروہ ہوتے ہیں۔ظلماتی خلقت کا منہ پھٹ سرگروہ شیطان ہے اور گندہ گروہ ہے اور آدم نور و امتیاز کا سردار صاحبِ وسعت ہے۔رہے فرشتے وہ صرف تسبیح اور تقدیس کا حصہ رکھتے ہیں یہ لوگ مامور من اللہ نہیں ہوسکتے کیونکہ خلیفۃ اللہ بننا صاحبِ وسعت عظیم کا کام ہے۔حاصل کلام بُرے بھلے کی پہچان کے لئے یہ سورہ شریف ایک معیار کامل ہے۔

آیت نمبر۲۔طٰسٓمّٓ ۔ط سے طاہر۔س سے سمیع۔م سے علیم یا محي۔طٰسٓمّٓ یا ط سے **طَامِع**۔**س سَیِّد**۔**م مُحَمَّد**۔اے محمد **سَیِّد** وُلد آدم تو نیکی کا حریص ہے۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ اَلَّا يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ﴿۴﴾

۴۔ کیا تُو اپنے آپ کو ہلاک کرے گا اس سبب سے کہ وہ ایمان نہیں لائے۔

اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِيۡنَ﴿۵﴾

۵۔ اگر ہم چاہیں تو اتار دیں ان پر آسمان سے کوئی نشانی تو رہ جائیں اُس کے آگے اُن کی گردنیں جھکی ہوئیں۔

وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهُ مُعۡرِضِيۡنَ﴿۶﴾

٦۔ اور اُن کے پاس نہیں آتی کوئی نصیحت رحمٰن کی طرف سے نئے پیرائے میں **جدید شریعت** بن کر مگر یہ اس سے منہ موڑتے ہی رہے۔

فَقَدۡ كَذَّبُوۡا فَسَيَاۡتِيۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ﴿۷﴾

۷۔ تو یہ ضرور جھٹلا چکے۔ اب ان کو خبر لگے گی جس چیز کے وہ ٹھٹھے اڑایا کرتے تھے۔

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الۡاَرۡضِ كَمۡ اَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِيۡمٍ﴿۸﴾

٨۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا زمین کی طرف کہ اس میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں جوڑ جوڑ (ہم نے اگائیں)

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ‌ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ﴿۹﴾

۹۔ بے شک اس میں نشانی ہے اور ان میں بہت سے ایمان لانے والے ہی نہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ﴿۱۰﴾ ع

١٠۔ اور کچھ شک نہیں کہ تیرا ربّ ہی بڑا زبردست رحیم ہے۔

وَاِذۡ نَادٰى رَبُّكَ مُوۡسٰٓى اَنِ ائۡتِ الۡقَوۡمَ

١١۔ جب زور سے پکارا تیرے ربّ نے موسیٰ کو

آیت نمبر ٦۔ مُحۡدَثٍ ۔ یعنی جدید شریعت جو حقائق و مرضیاتِ الٰہی سے الگ ہو، نہیں آئی بلکہ بطور کلیات اور جامعیت کے رنگ میں باصلاح اغلاط و **دفع معضلات** جمع کی گئی ہے جو کہ ارشاد ہے فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البیّنۃ:۴)۔

آیت نمبر ۷۔ اَنۡۢبٰٓؤُا۔ نبوت کا یہی کام ہے کہ بُروں بھلوں کو الگ کر کے منافقوں اور مخلصوں میں تفریق کرا دے۔ غیب کی خبر دے۔

آیت نمبر ۹۔ لَاٰيَةً ۔ یعنی جیسے چھوٹے بیج بڑھتے بڑھتے کھیت بن جاتے ہیں ایسے ہی اسلام ترقی پکڑے گا۔

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾ | کہ آ گنہگار قوم کے سامنے۔

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا یَتَّقُوْنَ ﴿۱۲﴾ | ۱۲۔فرعون کی قوم کے پاس کیا وہ ڈرتے نہیں۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ ﴿۱۳﴾ | ۱۳۔عرض کیا اے میرے ربّ! بے شک میں ڈرتا ہوں اس سے کہ وہ مجھ کو جھٹلا دیں۔

وَ یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَ لَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰی هٰرُوْنَ ﴿۱۴﴾ | ۱۴۔ اور میرا سینہ تنگی کرے گا اور میری زبان خوب نہ چلے گی تو ہارون کی طرف پیغام بھیج۔

وَ لَهُمْ عَلَیَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۵﴾ | ۱۵۔اوران کا تھوپا ہوا مجھ پر ایک قصور بھی ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ مجھ کو مار ڈالیں گے۔

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۶﴾ | ۱۶۔اللہ نے کہا ہرگز نہیں تم دونوں جاؤ میری آیتیں لے کر ہم تمہارے ساتھ سننے والے رہیں گے۔

فَاْتِیَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۷﴾ | ۱۷۔تو دونوں فرعون کے سامنے جاؤ اور اس کو کہو ہم ربّ العالمین کے بھیجے ہوئے ہیں۔

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۸﴾ | ۱۸۔تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِیْنَا وَلِیْدًا وَّ لَبِثْتَ فِیْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ﴿۱۹﴾ | ۱۹۔[۱] تو فرعون نے کہا کیا ہم نے نہیں پالا تھا تجھ کو یہاں بچے کی طرح اور تُو ہم میں رہا عمر بھر کتنے برسوں۔

وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۰﴾ | ۲۰۔اور تو نے اپنی وہ حرکت کی جو کی تو نے۔تُو ہمارا کافر نعمت ضرور ہے۔

قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۲۱﴾ | ۲۱۔موسیٰ نے کہا میں اس وقت وہ حرکت کر بیٹھا تو میں محبّ قوم تھا۔

---

[۱] غرض وہ پہنچے اور رسالت ادا کی۔

آیت نمبر۲۱۔ اَلضَّآلِّیْنَ ۔محبّ قوم، عاشقِ الٰہی وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی (الضحیٰ :۸) کو دیکھو کہ یہاں گمراہی کے معنی نہیں بلکہ خدا کا شیدا، مرضی الٰہی کا دھنیا، خیالات محبوب میں ڈوبا ہوا۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾

۲۲۔ پھر میں نے تم سے ہجرت کی جب میں نے تم سے خوف کیا پھر مجھے عنایت فرمائی میرے ربّ نے حکومت یا دانش اور مجھ کو پیغمبروں میں سے بنا دیا۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٢﴾

۲۳۔ اور یہ نعمت جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے اس لئے ہے کہ تُو نے غلام بنا رکھا ہے بنی اسرائیل کو۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾

۲۴۔ فرعون نے کہا کون ہے ربّ العالمین؟

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾

۲۵۔ موسیٰ نے جواب دیا جو آسمان و زمین کا ربّ ہے اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے اگر تم لوگ سمجھ اور یقین کرو۔

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾

۲۶۔ فرعون نے اپنے آس پاس والوں سے کہا کیا تم نہیں سنتے۔

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾

۲۷۔ موسیٰ نے کہا تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا ربّ بھی وہی ہے۔

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾

۲۸۔ فرعون بولا البتہ یہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور ہی پاگل ہے۔

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾

۲۹۔ موسیٰ نے کہا وہی ربّ ہے جو مشرق و مغرب کا اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے سب کا جب تم کچھ بھی عقل رکھتے ہو۔

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾

۳۰۔ وہ بولا اگر تو نے کوئی اور معبود ٹھہرایا میرے سوا تو میں ضرور تجھ کو قید کر دوں گا۔

آیت نمبر۲۳۔ عَبَّدْتَّ۔ اور یہ نعمت جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے اس لئے ہے کہ تو نے غلام بنا رکھا ہے بنی اسرائیل کو۔ مجھ ایک پر احسان جتانے سے کیا ہوگا جب کہ کُل قوم بنی اسرائیل کو خادم بنا رکھا ہے۔ ساری قوم کو غلام بنانا پھر ایک کی پرورش سے احسان جتانا کیسی اعلیٰ درجہ کی بے حیائی کی بات ہے!

قَالَ اَوَلَوۡ جِئۡتُكَ بِشَیۡءٍ مُّبِیۡنٍ ۞ ۳۱ ۔موسیٰ نے کہا روشن دلیل پیش کروں گا جب بھی۔

قَالَ فَاۡتِ بِهٖۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ۞ ۳۲ ۔فرعون نے کہا وہ لا تو جب تُو سچا ہے۔

فَاَلۡقٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعۡبَانٌ مُّبِیۡنٌ ۞ ۳۳ ۔تو موسیٰ نے اپنی لاٹھی رکھ دی تو وہ اسی وقت ایک صاف اژدھا معلوم ہونے لگا۔

وَّنَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیۡضَآءُ لِلنّٰظِرِیۡنَ ۞ ع ۳۴ ۔اور اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لئے خوب روشن تھا۔

قَالَ لِلۡمَلَاِ حَوۡلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیۡمٌ ۞ ۳۵ ۔فرعون نے کہا ان رعب دار سرداروں سے جو اس وقت اس کے اطراف تھے کچھ نہیں یہ تو کوئی دھوکہ باز علم والا ہے۔

یُّرِیۡدُ اَنۡ یُّخۡرِجَكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ بِسِحۡرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ ۞ ۳۶ ۔وہ چاہتا ہے کہ تمہارے ملک سے تمہیں نکال دے اپنے سحر سے پھر اب تمہارا مشورہ کیا ہے۔

قَالُوۡۤا اَرۡجِهۡ وَاَخَاهُ وَابۡعَثۡ فِی الۡمَدَآئِنِ حٰشِرِیۡنَ ۞ ۳۷ ۔وہ بولے آپ اس کو اور اس کے بھائی کو مہلت دیجئے اور شہروں میں نقیب پھروا دے۔

یَاۡتُوۡكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیۡمٍ ۞ ۳۸ ۔کہ آپ کے پاس ہر ایک قسم کے بڑے بڑے ماہر جادوگر لے آویں۔

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِیۡقَاتِ یَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۞ ۳۹ ۔غرض اکٹھے کئے گئے جادوگر ایک مقررہ وعدہ کے وقت۔

آیت نمبر ۳۵۔ لَسٰحِرٌ عَلِیۡمٌ ۔ساحر عصا کے مقابلہ میں ہے اور علیم ید بیضا **حجج نیّرہ** کے مقابل میں ہے۔

آیت نمبر ۳۶۔ اَنۡ یُّخۡرِجَكُمۡ ۔تمام حکّام اور متمدن لوگوں کو موسیٰ کے برخلاف بھڑکایا ہے اور بدانتظامی اور انقلاب وغدر سے ڈرایا ہے اور یہ اس کی شرارت اور تہمت تھی تا کہ راہِ حق کو مشتبہ کر دے۔ آج کل بھی جب ہمارے علماء ومشائخ سے بات نہیں بنتی تو حکّام کو غلط بات سمجھا کر فرعون کی طرح بہکایا کرتے ہیں اور اہلِ حق کے مقابل میں اکساتے ہیں۔

وَّقِيۡلَ لِلنَّاسِ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّجۡتَمِعُوۡنَ ۙ﴿۴۰﴾	۴۰۔اورلوگوں سے کہہ دیا گیا کہ کیا تم بھی جمع ہوگے۔
لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنۡ كَانُوۡا هُمُ الۡغٰلِبِيۡنَ ﴿۴۱﴾	۴۱۔تا کہ ہم پیروی کرلیں جادوگروں کی اگر وہی غالب ہوں۔
فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوۡا لِفِرۡعَوۡنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجۡرًا اِنۡ كُنَّا نَحۡنُ الۡغٰلِبِيۡنَ ﴿۴۲﴾	۴۲۔پھر جب آ موجود ہوئے جادوگر کہنے لگے فرعون سے بھلا ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا جب ہم غالب ہوں گے۔
قَالَ نَعَمۡ وَاِنَّكُمۡ اِذًا لَّمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿۴۳﴾	۴۳۔ فرعون نے کہاہاں البتہ اس وقت تم ہمارے **مقرّب** ہی ہو جاؤ گے۔
قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰۤى اَلۡقُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ مُّلۡقُوۡنَ ﴿۴۴﴾	۴۴۔جادوگروں سے موسیٰ نے کہاتم کرو جو کچھ کہ تم کرنے والے ہو۔
فَاَلۡقَوۡا حِبَالَهُمۡ وَعِصِيَّهُمۡ وَقَالُوۡا بِعِزَّةِ فِرۡعَوۡنَ اِنَّا لَنَحۡنُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۴۵﴾	۴۵۔پھر انہوں نے اپنی رسیئیں اورلکڑیئیں جما دیں اور بولے کہ ہم فرعون ہی کے اقبال سے ضرور غالب رہیں گے۔
فَاَلۡقٰى مُوۡسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلۡقَفُ مَا يَاۡفِكُوۡنَ ۚ﴿۴۶﴾	۴۶۔پھر موسیٰ نے اپنا عصا رکھا تو وہ لگا نگلنے اس کو جو انہوں نے جھوٹ بنا رکھا تھا۔
فَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيۡنَ ۙ﴿۴۷﴾	۴۷۔پھر جادوگر سجدے میں گرائے گئے۔
قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ﴿۴۸﴾	۴۸۔کہنے لگے ہم نے تو تمام جہانوں کے ربّ ہی کو مانا۔
رَبِّ مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ ﴿۴۹﴾	۴۹۔جو موسیٰ اور ہارون کا ربّ ہے۔
قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ ۚ اِنَّهٗ	۵۰۔فرعون بولا کیا تم نے موسیٰ کو مان لیا اس سے

آیت نمبر۴۱۔ نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ ۔کہ ہم جادوگروں کی بات مان لیں گے اور موسیٰ کی نہیں مانیں گے۔اس سے ان کی بدنیتی ظاہر ہے فیصلہ نہیں چاہتے۔جب اپنے ہی پیش کردہ لوگوں کی بات ماننی ہے تو مقابلہ کاہے کا ہے۔
آیت نمبر۵۰۔ اٰذَنَ لَكُمۡ ۔موسیٰ نے دعویٰ مع دلائل عقلیہ پیش کیا تو اس پر فرعون نے مجنون کا فتویٰ لگایا

لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۚ﴿۵۰﴾

پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں کچھ شک نہیں کہ یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں فریب سکھایا ہے تو آگے تم کو معلوم ہو جائے گا۔ میں ضرور ضرور تمہارے ہاتھ کاٹوں گا اور پاؤں کاٹوں گا خلاف ورزی کے سبب سے اور تم سب کی پیٹھیں توڑ ڈالوں گا[۱]۔

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۚ﴿۵۱﴾

۵۱۔ انہوں نے کہا کچھ ڈر نہیں ہمیں تو اپنے ربّ کی طرف ہی لوٹ جانا ہے۔

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ﴿۵۲﴾ ع ۳

۵۲۔ ہم تو امید رکھتے ہیں کہ مغفرت کرے ہماری ہمارا ربّ اور ہماری خطائیں معاف کر دے اس لئے کہ ہم ہوئے پہلے ایمان لانے والے۔

وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىْۤ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کی طرف کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے نکل۔ بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۚ﴿۵۴﴾

۵۴۔ پھر بھیجے فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے۔

---

[۱] یعنی سولی دے دوں گا سب کو۔

(**بقیہ حاشیہ**) یعنی گویا موسیٰ کے دلائل عقلیہ صحیح نہیں اور نشان کا مطالبہ کیا۔ نشان کے اظہار پر ساحر ہونے کا شبہ قائم کیا مقابلہ میں فیصلہ ہوسکتا تھا لیکن اس غلبہ پر بھی یہ شبہ کیا کہ تم آپس میں مل جل گئے ہو۔ فرعون کے لئے کوئی دلیل کام نہیں آتی اور نہ کوئی نشان مفید ہوتا ہے۔ جب کوئی شبہات نکالنے لگ جائے تو کوئی دلیل اس کے لئے مفید نہیں ہوتی۔ اس موقع پر کہا گیا ہے **اِذَا جَاءَ الْاِحْتِمَالُ بَطَلَ الْاِسْتِدْلَالُ** یعنی اگر کوئی شخص شبہات نکالتا رہے تو دنیا میں کوئی دلیل قائم نہیں ہوسکتی اور مصرع

میں نہ مانوں تو بھلا کیا کوئی منوائے مجھے

آیت نمبر ۵۱۔ لَا ضَيْرَ ۔ کچھ ڈر نہیں۔ یہ ایمانداروں نے کہا جو موسیٰ پر جادوگروں میں سے ایمان لا چکے۔ ساحروں کی پہلی حالت اور اس حالت کا مقابلہ کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ ایمان میں کیسی طاقت ہے۔ وہاں وہ اجر پیسہ مانگ رہے تھے یہاں مال و جان سے قربان ہیں۔ ایمان کا کیا عجب نشان ہے!

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝۵۵

۵۵۔البتہ یہ تھوڑے سے لوگ ہیں[1]۔

وَ اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝۵۶

۵۶۔اورانہوں نے ہم کوناراض کیا ہے۔

وَ اِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝۵۷

۵۷۔اورہم سب چوکس رہنے والے لوگ ہیں۔

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝۵۸

۵۸۔(اللہ فرماتا ہے) پھرہم نے نکال دیا ان کو باغوں اور چشموں سے۔

وَّ كُنُوْزٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝۵۹

۵۹۔اورخزانوں اور عزّت دار مکانوں سے[2]۔

كَذٰلِكَ ؕ وَ اَوْرَثْنٰهَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۝۶۰

۶۰۔اور یہ واقعہ یوں ہی ہوا اور وارث بنایا اس جیسے ملک کا ہم نے بنی اسرائیل کو۔

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝۶۱

۶۱۔ پھر فرعون کے لوگوں نے ان کا پیچھا کیا سورج نکلتے۔

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝۶۲

۶۲۔پھر جب ایک دوسرے کو دونوں جماعتیں دیکھنے لگیں تو موسیٰ کے ساتھ والوں نے کہا ہم تو پکڑے گئے۔

قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝۶۳

۶۳۔ موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

---

[1] یعنی بنی اسرائیل۔ [2] یعنی فرعون کو۔

آیت نمبر۵۷۔ حٰذِرُوْنَ ۔یعنی گو بنی اسرائیل تھوڑے ہیں اور ہم بہت ہیں مگر ہوشیاری یہی چاہتی ہے کہ سب جمع کئے جائیں۔

آیت نمبر۶۰۔ وَاَوْرَثْنٰهَا ۔یہ ضمیر مثل کی طرف جاتی ہے نہ اصل کی طرف جیسے **اَخَذْتُ الدِّرْهَمَ وَ نِصْفَهٗ** بنی اسرائیل کبھی مصر کے مالک نہیں ہوئے ہیں۔ارض مقدس یعنی شام کا (جس کو یہود یہ بھی کہتے ہیں) کو پہنچے۔ **لَمُدْرَكُوْنَ** معلوم ہوتا ہے کہ ادراک اور رؤیت میں فرق ہے کیونکہ ایک دوسرے کو دیکھ کر جب بنی اسرائیل چلّائے ہیں کہ **اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ** ۔تو موسیٰ نے جواب دیا **كَلَّا** ہرگز ایسا نہیں۔تو **لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ** سے یہ استدلال کرنا جیسا کہ شیعہ اور معتزلی کا مذہب ہے کہ دیدار الٰہی نہ ہوگا محض غلط ہے کیونکہ **اِدْرَاک** کے معنے ہیں احاطہ کرنا۔تو یہ ناممکن ہے اور دیکھنے کی نسبت تو صاف قرآن میں موجود ہے **اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (القیامۃ:۲۴)**۔

آیت نمبر۶۳۔ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ ۔موسیٰ علیہ السلام نے برخلاف رسول اللہ ﷺ کے **مَعِيَ** اور رسول اللہ نے غارِ ثور میں **اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا** کہا دونوں کا فرق ظاہر ہے۔

بے شک میرے ساتھ تو میرا ربّ ہے وہ مجھے جلد راستہ بتادے گا قریب کا۔

فَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۚ﴿٦٤﴾

٦٤۔ پھر ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کی طرف کہ تو اپنی اسلامی جماعت کے ساتھ دریا پر چلا جا، پھر دریا ظاہر ہوا پھٹا ہوا ہر ایک حصہ جیسے ایک بڑا ٹیلہ۔

وَ اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۚ﴿٦٥﴾

٦٥۔ اور ہم نے پاس پہنچا دیا وہاں دوسروں کو۔

وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۚ﴿٦٦﴾

٦٦۔ اور بچا لیا ہم نے موسیٰ کو اور اس کے سب ساتھیوں کو۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ؕ﴿٦٧﴾

٦٧۔ پھر ڈبا دیا دوسروں کو[1]۔

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾

٦٨۔ یہ واقعہ تیرے لئے بطور نشان ہے اور ان میں سے بہت سے لوگ ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٩﴾ ع ١٧ ٨

٦٩۔ اور کچھ شک نہیں کہ تیرا ربّ ہی بڑا غالب اور سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۘ﴿٧٠﴾ وقف لازم

٧٠۔ اور ان کو پڑھ کر سنادے ابراہیم کا قصہ۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧١﴾

٧١۔ جب اس نے اپنے چچا اور قوم سے کہا یہ تم کیا چیز پوجتے ہو؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧٢﴾

٧٢۔ وہ بولے ہم بتوں کو پوجتے ہیں پھر انہیں پر ہم جمے بیٹھے رہتے ہیں۔

قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۙ﴿٧٣﴾

٧٣۔ ابراہیم نے کہا کیا یہ تمہاری کچھ سنتے بھی ہیں جب تم پکارا کرتے ہو؟

اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٤﴾

٧٤۔ یا کچھ تم کو فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

---

[1] یعنی فرعونیوں کو۔

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔انہوں نے جواب دیا نہیں تو بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے پایا۔

قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ابراہیم نے کہا بھلا تم دیکھتے ہو کہ تم کیا پوجتے رہے ہو۔

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۷﴾

۷۷۔تم اور تمہارے اگلے باپ دادا۔

فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۸﴾

۷۸۔تو وہ مورتیں تو میری دشمن ہیں[1] ہاں سب جہانوں کو آہستہ آہستہ کمال کو پہنچانے والا وہی ہے جو میرا ربّ ہے[2]۔

الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۹﴾

۷۹۔جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی مجھ کو کامیابی کی راہ دکھا رہا ہے۔

وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۸۰﴾

۸۰۔اور وہی مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے۔

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۱﴾

۸۱۔اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے۔

---

[1] پھر یہ بت میرے ساتھ کچھ کر سکتے ہیں تو کریں۔

[2] وہ مجھ پر کوئی مصیبت نہ لائے۔

آیت نمبر ۷۵۔ كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ الخ۔ ایسا ہی کرتے ہیں۔دنیا میں تو لوگ جدّت پسند ہیں کوئی یہ نہیں کہتا کہ میں ریل۔بگی۔بائیسکل وغیرہ پر کیوں سوار ہوں میرے بزرگ تو بنڈیوں پر بیٹھا کرتے تھے۔دین کے معاملہ میں **اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا** کہہ دیتے ہیں۔اس میں ایک لطیفہ تو ہے کہ قدیم مذہب قربِ الٰہی والوں یعنی مقربین حق کا صاحب الہام و وحی ہوتے ہیں پسند کرنا ہے مگر مجدد دین جو غلطیوں کو اصلاح کر کر قدیم کو جدیدوں کے سامنے جدید کر کے پیش کرتے ہیں درحقیقت وہ بات جدید تو نہیں ہوتی مگر پیرایہ یا تفہیم یا اصلاح بحق و بجا اس کو نئے روپ میں کر دیتی ہے مگر **اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ** عام کو وہ بات جدید معلوم ہوتی ہے اور ڈرتے ہیں کہ حق قدیم جو وَحدہٗ لاشریک کے ساتھ آ رہا ہے ہاتھوں سے نہ جاتا رہے۔اس لئے وہ اصلاح شدہ جدید کو نہیں مانتے۔سب باتوں میں تحقیقات اور جدّت کو پسند کرتے ہیں۔صرف دین میں نہیں اگرچہ وہ غلط خیالات سے کتنا ہی دور از حق ہو گیا ہو۔**نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفَهْمِ۔**

وَالَّذِيۡ يُمِيۡتُنِيۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡنِ ۙ﴿۸۱﴾

۸۲۔اور جب مجھ کو مارتا ہے تو پھر جلا دیتا ہے [1]۔

وَالَّذِيۡۤ اَطۡمَعُ اَنۡ يَّغۡفِرَ لِيۡ خَطِيۡٓـئَتِيۡ يَوۡمَ الدِّيۡنِ ؕ﴿۸۲﴾

۸۳۔اور وہ میرا ربّ ہے جس سے امید ہے کہ میری خطائیں [2] (یعنی تقاضائے بشری) معاف کردے جزا کے وقت۔

رَبِّ هَبۡ لِيۡ حُكۡمًا وَّاَلۡحِقۡنِيۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ ۙ﴿۸۳﴾

۸۴۔اے ربّ! مجھے عنایت فرما فہم ودانائی اور مجھ کو ملا سنوارنے والے لوگوں میں۔

وَاجۡعَلۡ لِّيۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِي الۡاٰخِرِيۡنَ ۙ﴿۸۴﴾

۸۵۔اور میرے لئے ذکر خیر پچھلے لوگوں میں چھوڑ۔

وَاجۡعَلۡنِيۡ مِنۡ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيۡمِ ۙ﴿۸۵﴾

۸٦۔ اور مجھے نعمتوں والی بہشت کے وارثوں میں سے بنا۔

وَاغۡفِرۡ لِاَبِيۡۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيۡنَ ۙ﴿۸۶﴾

۸۷۔اور میرے چچا کو بخش دے کہ بے شک وہ گمراہوں میں سے تھا۔

وَلَا تُخۡزِنِيۡ يَوۡمَ يُبۡعَثُوۡنَ ۙ﴿۸۷﴾

۸۸۔اور مجھے شرمندہ نہ کرنا جس دن لوگ جلا کر اٹھائے جائیں گے۔

يَوۡمَ لَا يَنۡفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوۡنَ ۙ﴿۸۸﴾

۸۹۔ کیسا وقت کہ جب نہ مال کام آوے گا اور نہ بیٹے۔

---

[1] یعنی مقام فنا سے مقام بقا کو بار بار پہنچا تا ہے۔

[2] وہ کمزوریاں جو بہ تقاضائے بشری صادر ہوئی ہوں نہ کہ ممنوعہ گناہ۔

آیت نمبر۸۲۔ يُمِيۡتُنِيۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡنِ۔ یعنی مقام فنا سے مقام بقا کو بار بار پہنچا تا ہے۔ ؎

کشتگان خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگر است

آیت نمبر۸۵۔ فِي الۡاٰخِرِيۡنَ۔ یا میری زبان ایسی صحیح القول و پختہ اور پُر تاثیر ہو جس کے خلاف کبھی ثابت نہ ہو اور تمام پچھلی قومیں میری مقلد اور متبع ہوں یا ہر ایک مسلمان زن و مرد ہر دوگانہ وغیرہ میں **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيۡتَ عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ** کے پڑھنے کے لئے مامور ہے جو اس دعا کی قبولیت کا اثر ہے۔

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ؕ﴿۹۰﴾

۹۰۔ ہاں جو آئے گا اللہ کے پاس بے عیب دل لے کر[1]۔

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۹۱﴾

۹۱۔اور متقیوں کے پاس کر دی جائے گی جنّت[2]۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۙ﴿۹۲﴾

۹۲۔اور گمراہوں کے سامنے جہنم کر دیا جائے گا۔

وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۹۳﴾

۹۳۔ اور اُن سے کہا جائے گا وہ کہاں ہیں جن کو تم پوجا کرتے تھے۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ؕ﴿۹۴﴾

۹۴۔ اللہ کے سوا۔ کیا وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں یا تمہارے دشمنوں سے بدلہ لے سکتے ہیں؟

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۙ﴿۹۵﴾

۹۵۔ پھر وہ اوندھے منہ ڈالے جائیں گے جہنم میں اور سب ہی سرکش و غاوی۔

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ؕ﴿۹۶﴾

۹۶۔اور ابلیس کے سب کے سب لشکر[3]۔

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۙ﴿۹۷﴾

۹۷۔اور وہ وہاں سب جھگڑتے ہوئے بولیں گے۔

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۹۸﴾

۹۸۔ اللہ کی قسم! ہم تو بالکل صریح گمراہی میں ہی تھے۔

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ جب ہم برابر کرتے تھے ربّ العالمین کے تم کو[4]۔

وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔اور ہم کو تو بس ان ہی مجرموں نے گمراہ کیا۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۙ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔تو ہمارا تو نہ کوئی سفارش ہی کرنے والا ہے۔

وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔اور نہ کوئی دلی دوست سچا ہے مہربان۔

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۳۔ پھر کیا اچھا ہوتا کہ ہم کو دوبارہ دنیا میں جانا ملتا تو ہم ایمان والوں میں سے ہو جاتے۔

---

[1] وہ معظم و مکرم ہوگا۔

[2] یعنی انہیں دور جانے کی تکلیف نہ ہوگی۔

[3] بھی جہنم میں پڑیں گے۔

[4] اے سردارو۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ واقعہ تیرے لئے بطور نشان کے ہے اور ان میں بہت سے ایمان لانے والے ہی نہیں۔

وَ اِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۰۵﴾ ع

۱۰۵۔ اور بے شک تیرا ربّ ہی زبردست رحیم ہے۔

کَذَّبَتۡ قَوۡمُ نُوۡحِ ۣالۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۰۶﴾ۚۖ

۱۰۶۔ جھٹلایا نوح کی قوم نے پیغمبروں کو۔

اِذۡ قَالَ لَہُمۡ اَخُوۡہُمۡ نُوۡحٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾ۚ

۱۰۷۔ جب اُن سے اُن کے بھائی نوح نے کہا کیا تم اللہ کو سپر نہیں بناتے۔

اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۰۸﴾ۙ

۱۰۸۔ میں تو امانت دار رسول ہوں تمہارا۔

فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۰۹﴾ۚ

۱۰۹۔ تو تم اللہ کو سپر بناؤ اور اس کا خوف رکھو اور میری اطاعت کرو۔

وَ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۱۰﴾ۚ

۱۱۰۔ اور میں تو تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو ربّ العالمین ہی پر ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۱۱﴾ؕ

۱۱۱۔ تو تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ لَکَ وَ اتَّبَعَکَ الۡاَرۡذَلُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ؕ

۱۱۲۔ وہ بولے کیا ہم تجھے مان لیں حالانکہ تیرے مرید کم درجے کے لوگوں میں سے ہیں۔

قَالَ وَ مَا عِلۡمِیۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ۚ

۱۱۳۔ نوح نے کہا اور مجھے کیا علم ہے کہ وہ کیا کام کرتے تھے۔

اِنۡ حِسَابُہُمۡ اِلَّا عَلٰی رَبِّیۡ لَوۡ تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۱۴﴾ۚ

۱۱۴۔ ان کا حساب تو میرے ربّ ہی پر ہے کاش تمہیں کچھ بھی شعور ہو۔

وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ اور میں تو ایمانداروں کو دھتکارنے والا نہیں ہوں۔

آیت نمبر ۱۱۳۔ وَ مَا عِلۡمِیۡ۔ یا حضرت نوح فرماتے ہیں کہ میرے ماننے والے میری سمجھ میں اپنی نیکیوں کی وجہ سے میرے متبع ہوئے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے۔

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٦﴾

١١٦۔ ہاں میں تو مخالفوں کو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٧﴾

١١٧۔ وہ بولے اگر تو باز نہ آئے گا اے نوح! تو ضرور پتھروں سے مار دیا جائے گا اور تجھ سے ضرور سختی کی جائے گی۔

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٨﴾

١١٨۔ نوح نے کہا اے میرے ربّ! میری قوم نے مجھے جھٹلایا۔

فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٩﴾

١١٩۔ تو تُو مجھ میں اور اُن میں فیصلہ کردے قطعی فیصلہ اور مجھے اور میرے ساتھ والے ایمانداروں کو بچالے۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٢٠﴾

١٢٠۔ تو ہم نے اس کو اور اس کے ساتھ والوں کو بچالیا بھری کشتی میں۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿١٢١﴾

١٢١۔ اور سب کو ڈبا دیا اس کے بعد جو باقی تھے۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾

١٢٢۔ یہ واقعہ تیرے لئے بطور نشان کے ہے اور ان میں سے بہتیرے ماننے والے نہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٣﴾

١٢٣۔ اور کچھ شک نہیں کہ تیرا ربّ ہی عزیز الرحیم ہے۔

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾

١٢٤۔ قوم عاد نے جھٹلایا پیغمبروں کو۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٥﴾

١٢٥۔ جب اُن سے ان کے بھائی ہود نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں۔

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٦﴾

١٢٦۔ بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٧﴾

١٢٧۔ تو تم اللہ ہی کو سپر بناؤ اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔ اور میں تم سے اس پر کچھ اُجرت نہیں مانگتا میری اُجرت تو ربّ العالمین ہی پر ہے۔

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۙ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔ کیا تم بناتے ہو ہر ایک اونچی جگہ پر ایک نشان کھیلنے کو۔

وَ تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۚ﴿۱۳۰﴾

۱۳۰۔ اور تیار کرتے ہو مضبوط مکان تا کہ تم ہمیشہ رہو۔

وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۚ﴿۱۳۱﴾

۱۳۱۔ اور جب تم پکڑتے ہو تو پکڑتے ہو ستم گارانہ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۚ﴿۱۳۲﴾

۱۳۲۔ تو اللہ ہی کو سپر بناؤ اور میری اطاعت کرو۔

وَاتَّقُوا الَّذِيْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۚ﴿۱۳۳﴾

۱۳۳۔ اور اس ذات سے ڈرو جس نے تمہاری مدد کی اس چیز سے جو تمہیں معلوم ہے۔

اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ ۙۚ﴿۱۳۴﴾

۱۳۴۔ کہ تمہاری مدد کی چوپایوں اور بیٹوں سے۔

وَجَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۚ﴿۱۳۵﴾

۱۳۵۔ اور باغوں اور چشموں سے۔

اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ؕ﴿۱۳۶﴾

۱۳۶۔ میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

آیت نمبر ۱۲۹۔ تَعْبَثُوْنَ ۔یعنی بے ضرورت مکانات پہاڑوں وغیرہ پر بناتے ہو۔ ہوا خوری وغیرہ کرنے، کھیلنے کو۔ یہی حال گنبدوں، چوکھٹوں، قبرستانوں و عاشور خانوں وغیرہ کا ہے۔

آیت نمبر ۱۳۰۔ تَخْلُدُوْنَ ۔سنگ شیب اور مضبوط عمارات بنانے والے اس آیت شریف کو بار بار پڑھیں اور اس شعر کو بھی۔ اس کے ساتھ ؎

مکن در خانہ سازی طول اندک عرض من بشنو
کہ ایں را قصرے گو یند باید مختصر و ن

اور ارشاد حضرت امام اعلم خادمِ دینِ رسول اکرمؐ ، حضرت محی الدین اورنگ زیب ؎

کار دنیا کسے تمام نہ کرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

بہت پسندیدہ اور **زیبندہ** ہے۔

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۷﴾

۱۳۷۔ وہ بولے ہم برابر سمجھتے ہیں تو نصیحت کرے یا ناصح نہ بنے۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

۱۳۸۔ یہ تو بس اگلے لوگوں کی عادت ہی ہے۔

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

۱۳۹۔ اور ہم پر تو کوئی آفت نہ آئے گی۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

۱۴۰۔ تو انہوں نے اس کو جھٹلایا پھر ہم نے ان کو غارت کر دیا تو یہ واقعہ تیرے لئے بطور نشان کے ہے۔ اگرچہ وہ بہت سے مانتے ہی نہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۸

۱۴۱۔ اور کچھ شک نہیں کہ تیرا ربّ ہی بڑا عزیز الرحیم ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

۱۴۲۔ قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۳﴾

۱۴۳۔ جب اُن سے کہا اُن کے بھائی صالح نے کیا تم ڈرتے نہیں۔

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۴﴾

۱۴۴۔ میں تو تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۵﴾

۱۴۵۔ تو اللہ کو سپر بناؤ اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

۱۴۶۔ اور اس بات پر میں تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا میرا اجر و مزدوری تو ربّ العالمین پر ہے۔

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

۱۴۷۔ کیا تم چھوڑ دیئے جاؤ گے یہاں کے اسباب میں بے فکری سے۔

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۴۸﴾

۱۴۸۔ باغوں میں چشموں میں۔

آیت نمبر ۱۳۹۔ بِمُعَذَّبِيْنَ ۔عذاب یعنی آفت اور تکلیف، ہونا ہوانا کچھ نہیں۔ ہمارے بزرگ خواہ نخواہ یوں ہی ڈرایا کرتے ہیں اور یہ بزرگوں سے بدظنی تھی جس کا نتیجہ انہوں نے پا لیا۔

وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۹﴾

۱۴۹۔ اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن کا خوشہ لطیف و پختہ ہوکر گر پڑنے کے قریب ہے۔

وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

۱۵۰۔ اور پہاڑوں سے آرام آسائش کے لئے دانائی سے یا بہ تکلف گھر تراشتے ہو۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۱﴾

۱۵۱۔ تو اللہ ہی کو سپر بناؤ اور میرا کہا مانو۔

وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

۱۵۲۔ اور حد سے گزر جانے والوں کا کہا نہ مانو۔

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

۱۵۳۔ جو ملک میں شرارت کرتے ہیں اور سنوارنہیں کرتے۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۴﴾

۱۵۴۔ اور بولے کہ تُو تو بس دل **فریبندہ** یا دو وقت کا کھانا کھانے والوں میں سے ہے۔

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

۱۵۵۔ تُو تو ہمارے ہی جیسا ایک آدمی ہے تو لا کوئی نشانی جب تو سچا ہے۔

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۶﴾

۱۵۶۔ صالح نے کہا یہ لو میری اونٹنی ہے ایک باری پانی پینے کی اس کی اور ایک باری پانی پینے کی تمہاری ہے۔

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۷﴾

۱۵۷۔ اور اس کو چھونا مت بُری طرح، تو تم کو پکڑ لے گا ایک بڑے دن کا عذاب۔

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۸﴾

۱۵۸۔ تو انہوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے پھر نادم ہوئے (اور بہت پچھتائے)۔

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۹﴾

۱۵۹۔ پھر ان کو عذاب نے پکڑا۔ یہ واقعہ تیرے لئے بطور نشان کے ہے اور ان میں بہت سے ماننے والے ہی نہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾ ع ۸ ۱۹ ۱۲

۱۶۰۔ اور بے شک تیرا ربّ ہی بڑا زبردست سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ﹰالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦١﴾

۱٦۱۔ لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦٢﴾

۱٦۲۔ جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٣﴾

۱٦۳۔ بے شک میں تمہارے لئے رسول امین ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٤﴾

۱٦۴۔ تو اللہ کو سپر بناؤ اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾

۱٦۵۔ اور میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا میری اجرت تو ربّ العالمین ہی پر ہے۔

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٦﴾

۱٦٦۔ کیا تم گرے پڑتے ہو لڑکوں پر دنیا کے لوگوں میں سے۔

وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٧﴾

۱٦۷۔ اور چھوڑتے ہو جو تمہارے لئے پیدا کیں تمہارے رب نے بیبیوں میں سے۔ تم تو حد سے بڑھنے والے ہی لوگ ہو۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٨﴾

۱٦۸۔ وہ کہنے لگے اگر تو باز نہ آئے گا اے لوط! تو ہم تجھے ضرور نکال دیں گے۔

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٩﴾

۱٦۹۔ لوط نے کہا میں تو تمہارے کاموں سے بیزار ہوں۔

آیت نمبر ۱٦٦۔ اَلذُّكْرَانَ۔ حضرت علی نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوط کی قوم کا ذکر قرآن میں نہ ہوتا تو یہ بیان میری سمجھ ہی میں نہیں آتا۔ سبحان اللہ کیا پاک باز مقدس بزرگ تھے۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔**

آیت نمبر ۱٦۸۔ اَلْمُخْرَجِيْنَ۔ ہم تجھے نکال دیں گے۔ علم نا تمام پر تکبر اور غضب نے ناصح سے روکا فی الحقیقت یہ اخلاق بہت بد ہیں۔ (۱) بیجا غضب (۲) بیجا شہوت (۳) بیجا حرص و طمع (۴) کسل و کاہلی اور حسد فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ (المومن: ۸۴) یعنی دوسرے کی تحقیر اور اپنے کو دانا سمجھنا اور علم پر نازاں ہونا۔ اس لئے ابن حزم نماز میں اس دعا کو فرض سمجھتے ہیں **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ۔ عجز** اسباب کا مہیا نہ ہونا۔ **کسل** اسباب سے کام نہ لینا۔

رَبِّ نَجِّنِیْ وَ اَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

۱۷۰۔ لوط نے دعا کی اے ربّ! مجھے نجات دے اور میرے گھر والوں کو ان کاموں (کے وبال) سے جو یہ کر رہے ہیں۔

فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۷۱﴾

۱۷۱۔ تو ہم نے بچا لیا اُس کو اور اُس کے سب گھر والوں کو۔

اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۷۲﴾

۱۷۲۔ مگر ایک بڑھیا رہنے والوں میں رہی۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۷۳﴾

۱۷۳۔ پھر ہم نے دوسروں کو تباہ کر دیا۔

وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۴﴾

۱۷۴۔ اور ان پر سخت بارش برسائی تو کیا بُری برسات تھی اُن لوگوں کی جن کو ڈرایا گیا تھا۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۵﴾

۱۷۵۔ کچھ شک نہیں کہ یہ واقعہ تیرے لئے بطور نشان کے ہے۔ اور وہ تو بہت سے لوگ ماننے والے ہی نہیں۔

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۷۶﴾ ع ۹/۱۶/۱۳

۱۷۶۔ اور بے شک تیرا رب ہی بڑا زبردست محنتوں کا ضائع نہیں کرنے والا ہے۔

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۷﴾

۱۷۷۔ اور کھجور بَن کے رہنے والوں نے نبیوں کو جھٹلایا۔

آیت نمبر۱۷۲۔ عَجُوْزًا۔ یہ عورت بدکارہ نہ تھی کیونکہ نبی کی بیوی تھی۔ ظالموں کی طرف متوجہ تھی اور وَلَا تَرْكَنُوْٓا (ھود:۱۱۴) کے خلاف اس کا عمل تھا۔ان پانچ رکوعوں میں پانچ قوموں کی طرف یہ منسوب کیا گیا ہے کہ انہوں نے سب رسولوں کو جھٹلایا۔ جیسے لفظ اَلْمُرْسَلِیْنَ سے جو کہ جمع ہے۔ ظاہر ہے مگر بھیجا گیا ان کی طرف ایک ہی رسول اور تمام مرسلین کے جھٹلانے کا وقت یہ بتایا گیا ہے کہ جب اس رسول خاص نے ان کو کہا کہ میں رسول ہوں یعنی جب اس رسول نے اپنے دعویٰ کو پیش کیا انہوں نے تکذیب کی۔ یہی تکذیب تمام انبیاء کی تکذیب ہے کیونکہ سب انبیاء ایک رنگ کے ہیں۔ اس کی ایسی مثال ہے جیسے سورہ مائدہ رکوع ۵ میں فرمایا: مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا (المائدۃ: ۳۳)۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

۱۷۸۔ جب اُن سے شعیب نے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۷۹﴾

۱۷۹۔ البتہ میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۸۰﴾

۱۸۰۔ تو تم اللہ کو سپر بناؤ اور میری اطاعت کرو۔

وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۱﴾

۱۸۱۔ میں تم سے اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری تو ربّ العالمین ہی پر ہے۔

اَوْفُوا الْكَیْلَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ﴿۱۸۲﴾

۱۸۲۔ اور پیمانوں کو پورا بھر دیا کرو اور نقصان پہنچانے والے نہ بنو۔

وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ﴿۱۸۳﴾

۱۸۳۔ اور ترازو سے سیدھا تولا کرو[1]۔

وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۱۸۴﴾

۱۸۴۔ اور لوگوں کو کم نہ دیا کرو ان کی چیزیں اور ملک میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

وَ اتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۸۵﴾

۱۸۵۔ اور اُس اللہ سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا اور پہلی مخلوق کو۔

قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿۱۸۶﴾

۱۸۶۔ وہ بولے تُو تو صرف دو وقت کے کھانا کھانے والوں میں سے ہے یا جادو میں پھنسا ہوا ہے۔

وَ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۱۸۷﴾

۱۸۷۔ اور تُو بھی تو ہمارے ہی جیسا ایک بشر ہے اور ہم تو سمجھتے ہیں کہ تو جھوٹوں ہی میں سے ہے۔

فَاَسْقِطْ عَلَیْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۸۸﴾

۱۸۸۔ تو تُو ہم پر کوئی مصیبت آسمان سے ڈال دے جب تُو سچا ہے۔

قَالَ رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

۱۸۹۔ شعیب نے کہا میرا ربّ تمہارے کرتوتوں کو خوب جانتا ہے۔

---

[1] ڈنڈی نہ مارا کرو، کانٹوں و ترازو میں بل نہ رکھو۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۹۰﴾

۱۹۰۔ انہوں نے اس کو جھٹلایا تو اُن کو چھتری والے دن کے عذاب نے آ لیا۔ بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹۱﴾

۱۹۱۔ یہ واقعہ تیرے لئے بطور نشان کے ہے۔ مگر وہ بہت سے ایمان ہی نہیں لاتے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۹۲﴾ ع ۱۶/۱۴

۱۹۲۔ اور بے شک تیرا ربّ ہی بڑا زبردست رحیم ہے۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۹۳﴾ ؕ

۱۹۳۔ اور کچھ شک نہیں کہ یہ قرآن اُتارا ہوا ربّ العالمین کا ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ﴿۱۹۴﴾ ۙ

۱۹۴۔ اسے روح الامین لے کر اُترا ہے (یعنی جبرئیل)۔

عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۱۹۵﴾ ۙ

۱۹۵۔ تیرے دل پر تا کہ تو ڈرسنانے والا ہو۔

بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹۶﴾ ؕ

۱۹۶۔ صاف عمدہ عربی زبان میں۔

وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۹۷﴾

۱۹۷۔ اور بے شک یہ پہلوں کی کتابوں میں ہے۔

اَوَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً اَنْ یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۹۸﴾ ؕ

۱۹۸۔ کیا ان کے لئے یہ نشانی نہیں کہ اس کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے علماء۔

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ ۙ

۱۹۹۔ اور اگر ہم یہ قرآن اتارتے کسی عجمی پر۔

فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۰۰﴾ ؕ

۲۰۰۔ پھر وہ اس کو پڑھتا تو بھی یہ لوگ اس کو نہ مانتے۔

آیت نمبر ۱۹۷۔ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ۔ پیدائش ۱۔ استثنا ۱۳ و ۱۸۔ یوحنا ۱۲ (باب) آیت ۴۸۔ زردشت کی آخری پیشگوئی جو دساتیر میں ہے۔ پیدائش ۲۱۔ استثنا ۳۳۔ یسعیاہ باب ۴۸ **تسبیحات سلیمان** ۵ آیت ۱۵ و ۱۶ و انجیل متی باب ۲۱ آیت ۴۲ تا ۴۴، دانیال باب ۲ آیت ۳۴، ۳۵، ۴۵۔ مرقس باب ۱۲، اعمال باب ۱ آیت ۵، میکال باب ۵، یوشع باب ۲ وغیرہ۔

كَذٰلِكَ سَلَكۡنٰهُ فِىۡ قُلُوۡبِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ؕ﴿۲۰۱﴾

۲۰۱۔ اسی طرح ہم نے اس کو چلایا (یعنی انکار کو) ہم سے قطع تعلق کرنے والوں کے دلوں میں۔

لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَ لِيۡمَ ۙ﴿۲۰۲﴾

۲۰۲۔ وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے جب تک نہ دیکھ لیں ٹیس دینے والا عذاب۔

فَيَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۙ﴿۲۰۳﴾

۲۰۳۔ پس وہ ان پر آ پڑے یکا یک اور انہیں کچھ بھی شعور نہ ہو۔

فَيَقُوۡلُوۡا هَلۡ نَحۡنُ مُنۡظَرُوۡنَ ؕ﴿۲۰۴﴾

۲۰۴۔ پھر بولیں گے کیا ہم کو مہلت مل سکتی ہے؟

اَفَبِعَذَابِنَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۲۰۵﴾

۲۰۵۔ کیا ہمارے عذاب کے لئے لوگ جلدی مچا رہے تھے؟

اَفَرَءَيۡتَ اِنۡ مَّتَّعۡنٰهُمۡ سِنِيۡنَ ۙ﴿۲۰۶﴾

۲۰۶۔ بھلا دیکھو! اگر ہم ان کو کئی سال کا سامان دے دیں۔

ثُمَّ جَآءَهُمۡ مَّا كَانُوۡا يُوۡعَدُوۡنَ ۙ﴿۲۰۷﴾

۲۰۷۔ پھر بھی ان پر آ موجود ہوگا جس کا ان کو ڈر دکھایا جاتا ہے۔

مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يُمَتَّعُوۡنَ ؕ﴿۲۰۸﴾

۲۰۸۔ ان کے کیا کام آئے جس سے یہ فائدے دیئے جاتے ہیں۔

وَمَاۤ اَهۡلَـكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنۡذِرُوۡنَ ۛ﴿۲۰۹﴾

۲۰۹۔ اور ہم نے کسی بستی کو تباہ نہیں کیا مگر اس کے لئے ڈر سنانے والے تھے۔

معانقہ ۹ عند المتقدمین

ذِكۡرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۲۱۰﴾

۲۱۰۔ یاد دلانے کو[۱] اور ہم تو کچھ ظالم نہیں ہیں۔

وَمَا تَنَزَّلَتۡ بِهِ الشَّيٰطِيۡنُ ﴿۲۱۱﴾

۲۱۱۔ اور نہ اس کو شیطانوں نے اتارا۔

وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهُمۡ وَمَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ؕ﴿۲۱۲﴾

۲۱۲۔ اور نہ یہ ان کے کرنے کا کام ہے اور نہ وہ کر ہی سکتے ہیں۔

---

[۱] کہ اللہ سے تعلق پیدا کرو متقی بن جاؤ ورنہ بلا میں پھنس جاؤ گے۔

آیت نمبر ۲۰۲۔ اَلۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ۔ یعنی طاعون وغیرہ جو پیشگوئی تھی مسیح موعود کے لئے جب پوری ہوئی تو بہت سے لوگ ایمان لائے۔ یا سابقہ پیشگوئیاں جو حضور سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کی آرہی تھیں ان کا ظہور ہوا۔

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٣﴾

٢١٣۔ وہ تو سننے سے دور رکھے گئے ہیں۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٤﴾

٢١٤۔ تو اے مخاطب! تُو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کومعبود بنا کر نہ پکارنا نہیں تو تُو عذاب والوں میں سے ہوجاوے گا۔

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٥﴾

٢١٥۔ اورتو اپنے قریبی رشتہ داروں کوڈرادے۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٦﴾

٢١٦۔ اورتو اپنے بازو جھکا دے ان ایمانداروں کے لئے جو تیرے پیچھے ہوئے ہیں۔

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٧﴾

٢١٧۔ پھر اگر وہ تیرا کہنا نہ مانیں تو تُو کہہ دے کہ میں اس سے تو بیزار ہوں جو تم بُرے کام کرتے ہوں۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٨﴾

٢١٨۔ اورتو بھروسہ کر بڑے زبردست رحیم پر۔

الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٩﴾

٢١٩۔ جو تجھ کو دیکھتا ہے تیرے اٹھتے وقت۔

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢٢٠﴾

٢٢٠۔ اور سجدہ کرنے والوں میں تیرے حرکات سکنات۔

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢١﴾

٢٢١۔ کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

آیت نمبر٢١٣۔ لَمَعْزُوْلُوْنَ۔ سننے سے معزول ہیں یعنی قرآنی آواز نہیں سن سکتے۔ اس سے دور دور بھاگتے ہیں۔ سچ کہا حافظ نے مصرع

دیو بگریزد ازاں قوم کہ قرآن خوانند

آیت نمبر٢١٥۔ اَلْاَقْرَبِيْنَ۔ اورقریبی ناتے والوں کوڈرائے۔ بخاری نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اے قریش، اے عبدمناف اے عباس بن عبدالمطلب، اے پھوپھی صفیہ، اے میری بیٹی فاطمہ تم اپنا بندوبست آپ کرو میں تمہارے اوپر سے خدا کا عذاب دور نہ کرسکوں گا۔ خدا کے مقابلہ میں تمہارے کچھ کام نہ آوں گا۔ دیکھو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شفاعت قبولِ قول وفعل رسولؐ کا نام ہے جو کہ عملاً نہ کہ زبانی جمع خرچ۔

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۲﴾

۲۲۲۔ میں تم کو بتادوں کن پر شیاطین اُترا کرتے ہیں۔

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۳﴾

۲۲۳۔ وہ تو ہر ایک جھوٹے، بڑے گنہ گار پر اُترتے ہیں۔

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۴﴾

۲۲۴۔ سنی سنائی ہوئی باتوں کو لا ملاتے ہیں اور ان میں سے بہت سے جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۵﴾

۲۲۵۔ اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

۲۲۶۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر ایک جنگل میں بھٹکتے پھرا کرتے ہیں۔

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

۲۲۷۔ اور وہ کہا کرتے ہیں جو خود نہیں کیا کرتے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۸﴾ ع ۱۱/۳۶ ۱۵

۲۲۸۔ مگر وہ شاعر جنہوں نے سچے دل سے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے اور کثرت سے اللہ ہی کو یاد کیا[1] اور بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ اور قریب ہی جان لیں گے ظالم کہ کس گردش میں اُلٹ پلٹ ہوں گے۔

---

[1] یعنی کثرت سے حمد و مناجات اور دعائیں نظم کیں۔

آیت نمبر ۲۲۵۔ وَالشُّعَرَآءُ۔ کیونکہ شعراء اعلیٰ درجہ کی تہذیب اور پرہیز گاری بتاتے ہیں مگر اکثر اس کے خود عامل نہیں ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شعر بھی ایک کلام ہے جس کا مضمون اچھا ہو وہ اچھا اور جس کا مضمون بُرا ہو وہ بُرا ہے۔ رسول اللہؐ کے مدّاح شاعروں میں حسّانؓ تھے جن کی نسبت آپ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے جبرئیل کو حسّان کی مدد کے لئے حکم فرمایا ہے اور نیز فرمایا مومن تلوار سے بھی جہاد کرتے ہیں اور زبان سے بھی۔ قسم ہے اس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تمہارے شعروں سے کافروں کو صدمہ پہنچتا ہے جیسا کہ تیر کا صدمہ۔ مشکوٰۃ۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ گروہ شاعر جنہوں نے خدا کو مانا اور بھلے کام کئے، کثرت سے حمد و مناجات و دعائیں اور ذَبّ کفّار و **فجّار** کیا جیسے حسّان و عبداللہ بن رَواحہ اور مسیح موعود، رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ نے۔ تو یہ مستثنیٰ ہیں ان عادی شعراء سے جن کی صفت ہے فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ۔

آیت نمبر ۲۲۸۔ وَانْتَصَرُوْا۔ یعنی واقعات صحیحہ نظم کر کے جھوٹ کا مقابلہ کیا سُچّی نعت و مَنقبت لکھی۔

يَنْقَلِبُوْنَ۔ یعنی جھوٹ کہاں تک نبھے گی حق کا آفتاب تمام عالم میں اُجالا کر دے گا۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعٌ وَّ تِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّ سَبْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

١۔ ہم سورۂ نمل کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ②

٢۔ طورسینا کے متعلق ایک بات بتلا کر (کہتے ہیں) یہ آیتیں ہیں قرآن کی اور حق و ناحق میں فیصلہ کرنے والی کتاب کی۔

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ③

٣۔ ہدایت و خوش خبری ہے ایمانداروں کے لئے۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ④

٤۔[1] جو درست رکھتے ہیں نماز اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۗ⑤

٥۔ کچھ شک نہیں کہ جو لوگ یقین نہیں رکھتے آخرت کا[2] ہم نے ان کے سامنے نیک اعمال بڑی خوشنما شکل میں پیش کئے مگر انہوں نے اپنے آپ کو اندھا بنا رکھا ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ⑥

٦۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے بُرا عذاب ہے اور یہی آخرت میں ٹوٹا پانے والے ہیں۔

---

[1] ایمان دار کون ہوتے ہیں جو تعظیم حکم الٰہی کے لئے۔ [2] یعنی مرے بعد جی اٹھنے کا۔

آیت نمبر٢۔ طٰسٓ ۔ ط سے **لطیف** اور س سے **سَمِیع** یا **ط س** سے طورِ سینا۔

كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۔یعنی وہ رسول ہے جس کا ذکر طور سینا پر کیا گیا تھا کہ اس کے منہ میں کلام ڈالا جائے گا تو یہ قرآن اسی روشن کتاب کی آیتیں ہیں جو اس کے منہ میں ڈالی گئیں۔

آیت نمبر٤۔ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ۔ نماز کو حضورِ الٰہی میں حاجات کے عرض کرنے کا موقع سمجھے۔ سُستی نہ کرے علی الخصوص صبح و عشاء کی نماز کیونکہ منافقوں کی شناخت کا ذریعہ بھی یہی نماز ہیں۔

آیت نمبر٥۔ يَعْمَهُوْنَ ۔یعنی جیسے ایک اندھا خوشنما چیز اور خوبصورت خد و خال سے لذت حاصل نہیں کرسکتا اسی طرح پر بے ایمان بھی اندھے ہوتے ہیں۔

وَ اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ⑦

۷۔ اور البتہ تجھ کو سکھایا جاتا ہے قرآن ایسے کے پاس سے جس کے کام بڑے مضبوط ہیں جس کے علم میں غلطی نہیں۔

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ⑧

۸۔ جب موسیٰ نے کہا اپنے گھر والوں میں سے کہ میں نے آگ دیکھی ہے۔ میں جلدی سے لاؤں گا تمہارے پاس وہاں کی کچھ خبر یا لاؤں گا سلگتا ہوا انگارا تمہارے لئے تا کہ تم تاپو۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ⑨

۹۔ جب وہ اس کے پاس پہنچا تو جناب الٰہی کی طرف سے آواز دی گئی کہ برکت دیا گیا ہے وہ شخص جو تلاشِ نار میں ہے اور جو اس کے آس پاس ہے اور اللہ پاک ذات ہے، سب جہانوں کو آہستہ آہستہ کمال کی طرف پہنچانے والا۔

آیت نمبر ۸۔ نَارًا۔ اگر یہ آگ موسیٰ علیہ السلام نے ظاہری آنکھوں سے دیکھی ہوتی تو سائنس اور حکمت کے طور پر سمجھا جاتا کہ یہ فاسفورس کی روشنی ہے جو رات کو کرم شب تاب یا ہڈیوں یا بعض نباتات و معدنیات میں آگ کی طرح دِکھا کرتی ہے کیونکہ خدا کا اصلی نور تو جسمانی آنکھوں سے نہیں دِکھا کرتا مگر موسیٰ علیہ السلام کے ارشاد میں جو اجتہادی طور پر کشفی حالت کو ظاہری حالت پر قیاس کر کے آگ یا جزو آگ لانے کا بیان معلوم ہوتا ہے مگر مقام تجلّی کے قریب پہنچ کر آگ کا نہ ملنا اور وہ نِدا ہونا کہ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا کشفی نور پر دلالت کرتا ہے جو اقسام وحی میں سے ہے کہ کسی چیز میں سے آواز آتی ہے جیسے یہاں آگ سے آواز آئی۔

آیت نمبر ۹۔ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ ۔موسیٰ کو آگ دکھلا کر بلایا پھر اسے عصا دکھلایا۔ اس سے دو مقصد ہیں۔ آگ کا مقصد یہ ہے کہ تمہاری قوم بسبب ذلّت اور غربت کے مہمانی کی آگ جلانے سے محروم ہے۔ ان کے ہاں تیرے وجود کی برکت سے یہ آگ جلے گی۔ وہ مرجع خلائق ہوں گے۔ ان کے ہاں ضیافتیں جاری ہوں گی۔ **کما قال الشاعر**

اِنِّیْ حَمَدْتُّ بَنِیْ شَیْبَانَ اِذْ خَمَدَتْ　　نِیْرَانُ قَوْمِیْ وَفِیْهِمْ شَبَّةِ النَّارُ

یعنی شاعر کی قوم کو مہمانی دینے کی طاقت نہ رہی اور بنی شیبان کو یہ بات حاصل ہوئی۔ عصا سے یہ مقصد تھا کہ تم باجلال ہو گے۔ تمہاری قوم کو سلطنت دی جائے گی۔

يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱۰

۱۰۔ اے موسیٰ! بات یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں بڑا زبردست حکمت والا۔

وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۗ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۱

۱۱۔ اور رکھ دے اپنا عصا۔ پھر جب موسیٰ نے اس کو دیکھا کہ حرکت کرتا ہے گویا کہ وہ پتلا سانپ ہے الٹا پھرا منہ پھیر کر اور پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا۔ ہم نے فرمایا اے موسیٰ! خوف نہ کر کیونکہ ڈرا نہیں کرتے ہمارے حضور میں رسول۔

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًاۢ بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲

۱۲۔ اور جس نے ظلم کیا پھر اس کے بدلہ میں نیکی کی بدی کے بعد تو بے شک میں بڑا غفور الرحیم ہوں۔

وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِىْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۱۳

۱۳۔ اور داخل کر ہاتھ اپنا اپنے گریبان میں کہ نکلے گا سفید بغیر مرض کے ان نو نشانوں میں (یہ دونوں بھی داخل ہیں) ان کو لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف جا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ فاسق ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۴

۱۴۔ جب اُن کے پاس آئیں ہماری آیتیں روشن پھر کہنے لگے یہ تو دھوکا صریح ہے۔

وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۱۵

۱۵۔ اور انہوں نے انکار کیا ان نشانوں کا بے انصافی اور تکبر سے حالانکہ وہ خود یقین کر چکے تھے ان نشانوں کا تو دیکھو کیسا ہوا انجام مفسدوں کا۔

ع ۱۵/۱۶

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ

۱۶۔ اور تحقیق ہم نے داؤد اور سلیمان کو حکم دیا۔

آیت نمبر ۱۲۔ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یقین کو ایمان نہیں کہتے جب تک اقرار کے مطابق اعمال نہ ہوں۔

آیت نمبر ۱۶۔ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۔ اوّل سلاطین باب ۴ آیت ۲۹ میں سلیمان علیہ السلام کے علم ودانائی کا حال دیکھو۔

وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۶﴾

ان دونوں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو بزرگی دی بہت سے لوگوں پر، اپنے ایماندار بندوں سے۔

وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَاُوْتِیْنَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور داؤد کا جانشین ہوا سلیمان اور کہا لوگو ہم کو سکھائی گئی ہے پرندوں کی بولی اور ہم کو ہر ایک چیز میں سے دیا گیا ہے۔ بے شک یہی تو کھلا کھلا فضل و کمال ہے۔

وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور سلیمان کے لئے جمع کئے گئے اس کے لشکر۔ بڑے آدمی اور غریب آدمی یعنی جن و انس اور ہر قسم کے سوار و پرندے تو وہ بڑی ترتیب سے کھڑے کئے جاتے تھے۔

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ

۱۹۔ یہاں تک کہ جب پہنچے وادی نمل میں تو

آیت نمبر ۱۷۔ مَنْطِقَ الطَّیْرِ ۔ یہ ایک علم ہے جس کو عبرانی زبان میں **وَ بَرُهَا عَرَف** اور یونانی میں ارنی ثولوجیا اور ہندی میں بسنت راج کی وِدّیا، عربی میں **مَنْطِقُ الطَّیرِ** کہتے ہیں یعنی جانوروں کی بولیوں اور رنگوں اور اڑنے اور بیٹھنے وغیرہ وغیرہ امور سے عجیب عجیب علمی استدلال کرتے ہیں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ یہ سب امور کشفی تھے اور ہو سکتے ہیں جیسے امور **برزخیہ** کا حال ہے اور **طَیْر** ہر قسم کے سوار کو بھی کہتے ہیں اور عام طور پر کلام عرب میں **طَائِرٌ** تیز گھوڑے کے سوار کو کہتے ہیں تو سلیمان علیہ السلام کا مطلب یہ ہوگا کہ رسالہ کے قواعد کی بولیاں میں جانتا ہوں۔ **مَنْطِقُ الطَّیرِ** تین قسم کے ہیں۔ ایک تو انبیاء کو۔ دوسرے حکماء کو۔ تیسرے تجربہ کاروں کو۔ حضرت سلیمان کو تینوں حاصل تھے۔

مِنْ كُلِّ شَیْءٍ ۔ یہ کُل بطور محاورہ کے قدر ضروریات پر بولا جاتا ہے۔ مسافر بولتا ہے سب سامان لے لیا۔ اسی طرح ذوالقرنین کے حالات میں یاد رکھنا۔

آیت نمبر ۱۹۔ وَادِ النَّمْلِ ۔ طائف کے قریب ایک وادی ہے جیسا **مَعَالِمُ التَّنْزِیْل** اور **قَامُوْس** کی لغت برقع میں ہے اور تاریخ ۲ کے باب ۸ تک بائبل میں ہے کہ طائف کے پاس ایک وادی ہے جہاں ذرّات طلا ملتے ہیں اور اس کے پہننے والوں کا نام نملہ ہے۔ ہمارے ملک میں بھی اُن کو کیرے اور ہندوستان میں نیارے اور دھول دھوئے کہتے ہیں اور دکن میں ملتانی کہلاتے ہیں۔

نَمۡلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمۡلُ ادۡخُلُوۡا مَسٰكِنَكُمۡ‌ۚ لَا يَحۡطِمَنَّكُمۡ سُلَيۡمٰنُ وَجُنُوۡدُهٗ ۙ وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۹

ایک نملہ نے اپنی قوم سے یہ بات کہی اے نملو! تم گھس جاؤ اپنے گھروں میں، تم کو کچل نہ ڈالے سلیمان اور اس کا لشکر بے خبری کی حالت میں۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنۡ قَوۡلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِىۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰٮهُ وَاَدۡخِلۡنِىۡ بِرَحۡمَتِكَ فِىۡ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝۲۰

۲۰۔ سلیمان مسکرا کر ہنس پڑا اس کی بات سے اور کہا اے میرے ربّ! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھے دی ہے اور میرے ماں باپ کو اور یہ کہ میں کام کروں بھلے جو تجھے پسند ہوں اور مجھے داخل کر تیری رحمت سے سنوار والے بندوں میں۔

وَتَفَقَّدَ الطَّيۡرَ فَقَالَ مَا لِىَ لَاۤ اَرَى الۡهُدۡهُدَ ‌ۖ اَمۡ كَانَ مِنَ الۡغَآٮِٕبِيۡنَ ۝۲۱

۲۱۔ اور (ایک وقت) **طیر** یعنی سواروں اور چڑی خانہ کا جائزہ لیا تو سلیمان نے کہا یہ کیا بات ہے کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غیر حاضر ہے۔

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيۡدًا اَوۡ لَاَاذۡبَحَنَّهٗۤ اَوۡ لَيَاۡتِيَنِّىۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۝۲۲

۲۲۔ میں اس کو بہت ہی سخت سزا دوں گا یا میں اس کو ذبح کر ڈالوں گا یا وہ میرے پاس لاوے علمی دلیل۔

(بقیہ حاشیہ) **وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ** ۔ امام فخر الدین رازی نے لکھا ہے کہ شیعوں کی عقل چیونٹی سے بھی کم ہے کیونکہ چیونٹی لشکر سلیمان کو ظالم نہیں ٹھہراتی اور یہ لشکر رسول اللہ کو برخلاف اس کے کہتے ہیں۔

آیت نمبر ۲۱۔ اَلۡهُدۡهُدَ ۔ یہ بلقیس کے چچا کا نام ہے جو اس کا دشمن بھی تھا سلاطین باب ۱۱ آیت ۱۴۔ بعض آدمیوں کے نام جانوروں کے ہوتے ہیں جیسے شہ باز خان۔ طوطا رام۔ سمندر بیگ۔ شیر خان۔ عربوں میں **حَجَرٌ** ۔ **کِلاب** ۔ **حِمَار** ۔ **غَضَنۡفَرُ** وغیرہ۔ کہتے ہیں بلقیس کا چچا ایک دفعہ حضرت سلیمانؑ کے پاس سے بھاگ بھی گیا تھا سلاطین اوّل باب ۲ آیت ۱۴۔ آج کل حبشہ کے بادشاہ بلقیس کی نسل سے ہیں۔ یہ ہدہد روم کا بادشاہ تھا جو باغی ہو کر مصر میں چلا گیا تھا پھر داؤد علیہ السلام کی وفات کے بعد واپس آ گیا اور **يُوۡزَعُوۡنَ** اور **مِنَ الۡغَآئِبِيۡنَ** جو صفت ذوی العقول کی ہے وہ ہدہد پرندہ پر نہیں بولی جاتی کیونکہ خلاف قاعدہ ہے ہاں کشفی رنگ میں ہو تو وہ دوسری بات ہے۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ تھوڑی ہی دیر ٹھہرے تھے (کہ وہ آ موجود ہوا) اور کہنے لگا میں نے ایسی شے معلوم کی ہے جو آپ کو نہیں معلوم اور میں آپ کے پاس سبا سے آیا ہوں ایک عمدہ یقینی خبر لے کر۔

اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ میں نے ایک عورت کو پایا ہے کہ وہ حکومت کرتی ہے وہاں کے لوگوں پر اور اس کو ہر ایک قسم کی نعمت دی گئی ہے اور اس کا ایک بڑا تخت بھی ہے۔

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ میں نے اس کو اور اس کی قوم کو آفتاب کی فرمانبرداری کرتے پایا ہے سوائے اللہ کے اور شیطان نے ان کے کام ان کو پسند کر دکھلائے ہیں تو ان کو راہ راست سے روک دیا ہے تو وہ راہ راست اختیار نہیں کرتے۔

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ وہ کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو نکالتا ہے چھپی ہوئی چیزیں وہ جو آسمان و زمین میں ہیں[1] اور جانتا ہے جو کچھ تمہیں نہیں معلوم اور جو تمہیں معلوم ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾ السجدۃ

۲۶۔ اللہ ہی وہ پاک ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ السجدۃ

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ سلیمان نے کہا ہم دیکھیں تُو نے سچ کہا ہے یا جھوٹ۔

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ تُو میرا یہ خط لے جا اور اس کو رکھ دینا اُن کے پاس پھر ان سے ذرہ ہٹ کر کھڑے رہنا دیکھنا وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

---

[1] یعنی تارے وغیرہ اور زمینی مخلوق۔

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّىْٓ اُلْقِىَ اِلَىَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۝۳۰

۳۰۔ بلقیس بولی اے رعب دار دربار والو! میرے پاس پہنچایا گیا ہے ایک بزرگ خط (جس کی عبارت یہ ہے)۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۳۱

۳۱۔ البتہ یہ خط سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ شروع ہے اس عظیم الشان اللہ کے نام سے جو بے مانگے سب کچھ دیتا ہے اور مانگنے والے کو ضائع نہیں کرتا۔

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَىَّ وَاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَ ۝۳۲ ع ۲ ۱۷ ۱۷

۳۲۔ کہ تم میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور تم میرے پاس مسلمان ہو کر چلے آ ؤ۔

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِىْ فِىْٓ اَمْرِىْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝۳۳

۳۳۔ بلقیس نے کہا اے دربار والو! مجھے مشورہ دو میرے کام میں۔ مَیں کبھی کوئی فیصلہ نہیں کیا کرتی جب تک تم حاضر نہ ہو۔

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّ الْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِىْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ۝۳۴

۳۴۔ انہوں نے جواب دیا ہم بڑے زور آور اور بڑے لڑنے والے لوگ ہیں اور حکم حضور کے اختیار میں ہے تو آپ دیکھ لیجئے کیا حکم دیتے ہیں۔

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝۳۵

۳۵۔ بلقیس نے کہا (اے رُعب دار سردارو!) بادشاہ جب داخل ہوا کرتے ہیں کسی بستی میں تو اس کو خراب کر دیتے ہیں اور وہاں کے **معزّز** لوگوں کو ذلیل بناتے ہیں اور ایسے ہی وہ کریں گے۔

وَاِنِّىْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۳۶

۳۶۔ اور میں بھیجتی ہوں اُن کی طرف کچھ تحفے پھر دیکھتی ہوں کیا جواب لے کر آتے ہیں بھیجے ہوئے۔

فَلَمَّا جَآءَ سُلَیۡمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوۡنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَاۤ اٰتٰنِۦَ اللّٰہُ خَیۡرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىکُمۡ ۚ بَلۡ اَنۡتُمۡ

۳۷۔ تو جب ایلچی سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے کہا کیا تم میری مدد مال سے کرتے ہو سو اللہ نے جو مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے

آیت نمبر ۳۷۔ قَالَ ۔ اس کا فاعل سلیمان ہے۔ سلیمان علیہ السلام کے متعلق یہ باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ (۱) کہ ہر ایک قوم میں جب کوئی بڑا آدمی **معزّز** گزرتا ہے تو اس کی قوم بھی **معزّز** سمجھی جاتی ہے مگر جب قوم کی بداعمالی کثرت سے مشہور ہو جاتی ہے تو اس کی عظمت گھٹ جاتی ہے اور طعن و تشنیع ان پر شروع ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس قوم کے اچھے اچھے لوگ بھی بُرائی میں شریک کئے جاتے ہیں اور ان کے بزرگوں کا بھی پاس نہیں کیا جاتا۔ (۲) یہودیوں کی سلطنت جب جاتی رہی اس وقت ان کی بارہ قومیں تھیں۔ (۳) جب قرآن شریف میں بنی اسرائیل کا لفظ آتا ہے تو وہ سب قومیں مراد ہوتی ہیں۔ (۴) اور جب یہود کا لفظ آتا ہے تو وہاں یہود کی نسل مراد ہوتی ہے جن میں سے حضرت سلیمانؑ تھے۔ (۵) اس خاندان میں رحبعام ایک شخص گزرا ہے جس کی مخالفت میں ایسے ہی عام مطاعن پیش ہوئے جیسے شیعہ و خوارج کے مطاعن ہیں۔ آجکل عام بنی اسرائیل اور نصاریٰ حضرت سلیمان علیہ السلام کو کافر سمجھتے ہیں **نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡهَا** جیسا **وَمَا کَفَرَ سُلَیۡمٰنُ** میں اس کی طرف اشارہ بھی ہے۔ اس کے کفر کی جڑ یہ بتلاتے ہیں کہ بلقیس بت پرست تھی (قرآن نے اس کی بھی نفی کی اور بتلایا کہ وہ مسلمان ہو گئی تھی)۔ وہ ان کے گھر میں آ گئی تھی اس لئے سلیمان بھی بت پرست ہو گئے تھے۔ (۶) ہمارے کم سمجھ علماء میں بھی اس کا اثر آیا ہے کہ وہ اکثر انبیاء علی الخصوص داؤد علیہ السلام پر بھی بنی اسرائیل کے منہ کا سنا ہوا اعتراض لگاتے ہیں۔ حالانکہ اُوریا کی بیوی کا قصہ سراسر جھوٹ ہے **نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ هٰذِهِ الۡکِذۡبِ** ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منادی کروا دی تھی کہ اگر اس قصہ کو کوئی بیان کرے گا تو اس کو ۱۶۰ دُرّے لگاؤں گا یعنی قذف والے سے بڑھا دیا کہ اسّی دُرّے ہیں۔ (۷) حضرت سلیمان نے بلقیس کے لئے جو شیش محل بنوایا تھا جس کے نیچے ندی بہتی تھی۔ اس میں یہ راز تھا کہ سورج و تاروں کو روشنی کے سبب پوجتے ہو اور اس کے روشن کنندہ کا حال نہیں جانتے۔ جیسے شیشے نے ندی کا حال مشتبہ کر دیا ہے۔ (۸) سلیمان کا لفظ بھی اسلام سے نکلا ہوا ہے۔ عرش بلقیس میں بھی بڑے بڑے مباحثے ہوئے۔ مفسّر علاّمہ حکیم الامت حضرت مولوی نورالدین **مَدَّ فَیۡضُهٗ** کا قیاس ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے وہ تخت خود ہی بنوایا ہے۔ **عَرۡشَهَا** میں اضافت **أَرِنِیۡ** ملابست سے ہے جیسے **اِذَا کَوۡکَبُ الۡخَرۡقَاءُ لَاحَ بِسَحۡرَةٍ** اور قول الشاعر

اِذَا قُلۡتُ قَدۡنِیۡ قَالَ بِاللّٰهِ حِلۡفَةً   **لَتُغۡنِیَ عَنِّیۡ ذَا اِنَاءِ لَکَ اَجۡمَعَا**

اور **کَاَنَّهٗ هُوَ** اِس پر دال ہے۔ (۹) **طَرۡف** کے چھ معنی ہیں (۱) وہ لوگ جو کسی کے ملک میں مالیہ وصول کرنے کو بھیجے گئے (۲) یمن (۳) اطراف یمن (۴) منتہائے بصر (۵) نشانہائے مطلب (۶) بہت جلد۔

بِهَدِیَّتِکُمۡ تَفۡرَحُوۡنَ ﴿۳۷﴾

بہتر ہے جو تم نے مجھ کو دیا تو تم ہی اپنے تحفہ سے کچھ خوش ہوتے ہو۔

اِرۡجِعۡ اِلَیۡہِمۡ فَلَنَاۡتِیَنَّہُمۡ بِجُنُوۡدٍ لَّا قِبَلَ لَہُمۡ بِہَا وَ لَنُخۡرِجَنَّہُمۡ مِّنۡہَاۤ اَذِلَّۃً وَّ ہُمۡ صٰغِرُوۡنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ تُو لوٹ جا ان کی طرف اب ہم آئیں گے ان کے سامنے ایسا لشکر لے کر جس کا مقابلہ نہ ہو سکے گا ان سے اور ضرور ان کو نکال باہر کریں گے ہم وہاں سے ذلیل بنا کر اور وہ خوار ہوں گے۔

قَالَ یٰۤاَیُّہَا الۡمَلَؤُا اَیُّکُمۡ یَاۡتِیۡنِیۡ بِعَرۡشِہَا قَبۡلَ اَنۡ یَّاۡتُوۡنِیۡ مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ سلیمان نے کہا اے دربار والو! تم میں کوئی ایسا ہے کہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس آئے فرمانبردار ہو کر۔

قَالَ عِفۡرِیۡتٌ مِّنَ الۡجِنِّ اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ تَقُوۡمَ مِنۡ مَّقَامِکَ ۚ وَ اِنِّیۡ عَلَیۡہِ لَقَوِیٌّ اَمِیۡنٌ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ کہا عمالقہ قوم میں سے ایک قوی ہیکل مَن چلے (نجّار نے) کہ حضور میں تخت کو سامنے لائے دیتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ اٹھیں اپنے مقام سے اور بے شک میں تخت بنانے یا لانے پر بڑا قوّت دار اور امانت دار ہوں (جھوٹا نہیں)۔

قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَہٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡکِتٰبِ اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡکَ طَرۡفُکَ ؕ فَلَمَّا رَاٰہُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَہٗ قَالَ ہٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ ۟ۖ لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡکُرُ اَمۡ اَکۡفُرُ ؕ وَ مَنۡ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیۡ غَنِیٌّ کَرِیۡمٌ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ ایک شخص بولا جس کو توریت شریف کا علم تھا حضور میں لائے دیتا ہوں قبل اس کے کہ لوٹے آپ کی جانب طرف آپ کی اور جب سلیمان نے اس تخت کو دیکھا دھرا ہوا اپنے پاس کہا یہ تو میرے ربّ کے فضل سے ہے تا کہ وہ مجھے دیکھے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرتا ہے تو وہ اپنے لئے سعی کرتا ہے اور جو کفر کرتا ہے تو بے شک میرا ربّ بے نیاز و کریم ہے۔

قَالَ نَکِّرُوۡا لَہَا عَرۡشَہَا نَنۡظُرۡ اَتَہۡتَدِیۡۤ

۴۲۔ سلیمان نے کہا تخت کی صورت بدل دو[1]

[1] عورت کا امتحان لینے کے لئے۔

اَمۡ تَكُوۡنُ مِنَ الَّذِيۡنَ لَا يَهۡتَدُوۡنَ ۝۴۲

اس کے لئے۔ ہم دیکھیں گے کہ کیا وہ پہچانتی ہے یا ان میں سے ہو جاتی ہے جو پہچانتے نہیں۔

فَلَمَّا جَآءَتۡ قِيۡلَ اَهٰكَذَا عَرۡشُكِ‌ؕ قَالَتۡ كَاَنَّهٗ هُوَ‌ ۚ وَاُوۡتِيۡنَا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهَا وَكُنَّا مُسۡلِمِيۡنَ ۝۴۳

۴۳۔ تو جب وہ آ پہنچی تو اس سے کہا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے۔ بولی گویا یہ تو ہو بہو ویسا ہی ہے اور ہمیں تو پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا[1] اور ہم پہلے ہی فدائی فرمانبردار بن چکے تھے (اللہ کے)۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَتۡ تَّعۡبُدُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ؕ اِنَّهَا كَانَتۡ مِنۡ قَوۡمٍ كٰفِرِيۡنَ ۝۴۴

۴۴۔ اور روکا اس کو سلیمان نے ان معبودوں سے جن کو وہ پوجا کرتی تھی اللہ کے سوا اور کچھ شک نہیں کہ وہ کافروں میں سے تھی۔

قِيۡلَ لَهَا ادۡخُلِى الصَّرۡحَ‌ ۚ فَلَمَّا رَاَتۡهُ حَسِبَتۡهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتۡ عَنۡ سَاقَيۡهَا‌ ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرۡحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنۡ قَوَارِيۡرَ‌ ؕ قَالَتۡ رَبِّ اِنِّىۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِىۡ وَاَسۡلَمۡتُ مَعَ سُلَيۡمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۴۵

۴۵۔ اسے کہا گیا کہ داخل ہو محل میں جب اس نے محل کو دیکھا تو سمجھی پانی کا گڑھا گہرا اور کھولا اپنی پنڈلیوں کو (یعنی گھبرا گئی) سلیمان نے کہا وہ تو جڑاؤ شیش محل ہے۔ بلقیس نے کہا اے میرے ربّ! میں نے اپنا ہی نقصان کیا اور میں ایمان لائی۔ اپنا معاملہ سپرد بحق کر دیا سلیمان کے ساتھ ہو کر رب العالمین پر۔

ع ۳ ۱۳ ۱۸

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰى ثَمُوۡدَ اَخَاهُمۡ صٰلِحًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمۡ فَرِيۡقٰنِ يَخۡتَصِمُوۡنَ ۝۴۶

۴۶۔ اور ہم نے بھیجا ثمود کی طرف اس کے بھائی صالح کو کہ عبادت کرو اللہ ہی کی۔ وہ اتفاقاً دو فریق ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے۔

قَالَ يٰقَوۡمِ لِمَ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبۡلَ

۴۷۔ صالح نے کہا اے میری قوم! کیوں جلدی

---

[1] سلیمان کا فضل و کمال علمی۔

آیت نمبر ۴۵۔ صَرۡحٌ۔ تاروں کو میں خدا سمجھتی تھی جیسے اس شیش محل کو پانی، ورنہ اصل پانی اس شیش محل کے نیچے بہہ رہا ہے اور جس کی چمک اس کے شفاف آئینوں کے ذریعہ نظر آتی ہے۔ یہی حال چاند سورج کا ہے خدا کے مقابلہ میں **كُرِيَةٌ فِى نَفۡسِهٖ** کچھ حرکت نہیں رکھتے اور نہ چمک۔

الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۷﴾

مچاتے ہو بُرائی کی بھلائی سے پہلے استغفار کیوں نہیں کرتے اور مغفرت کیوں نہیں چاہتے اللہ سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ وہ بولے ہم نے تو بُرا پایا اور بدفالی لی تجھ سے اور تیرے ساتھ والوں سے۔ صالح نے کہا تمہاری بُرائی و بدفالی تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ہاں تم لوگ آزمائے جاتے ہو۔

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور اس شہر میں تھے نو آدمی۔ فساد کرتے تھے ملک میں اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ وہ بولے آپس میں قسمیں کھاؤ اللہ کی کہ ہم ضرور رات کو ہلاک کر دیں گے صالح اور اس کے گھر والوں کو پھر بے شک ہم کہہ دیں گے اس کے وارث سے کہ ہم تو حاضر ہی نہ تھے صالح کے گھر والوں کے ہلاک ہوتے وقت اور ہم تو البتہ سچے ہی بنے رہیں گے۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ انہوں نے بھی ایک تدبیر کی اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی اور انہیں کچھ شعور بھی نہ تھا۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ دیکھو! تو ان کی تدبیر کا انجام کیا ہوا۔ ہم ہی نے ہلاک کر دیا ان کو اور ان کی سب قوم کو۔

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ

۵۳۔ تو یہ ان کے گھر ہیں ویران پڑے ہوئے

آیت نمبر ۴۹۔ تِسْعَةُ رَهْطٍ۔ رسول کریم کو سنایا جاتا ہے کہ آپ کے قتل کے منصوبہ میں بھی نو آدمی شریک تھے۔ (۱) ابوجہل (۲) ولید (۳) نضیر (۴) عتبہ (۵) شیبہ (۶) **امیہ** (۷) **اُبی** (۸) **عقبہ** (۹) حارث بن عامر۔ یہ پیشگوئی دی جاتی ہے کہ تیرے دشمن صالحؑ کے دشمنوں کی طرح برباد ہو جائیں گے۔

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۳﴾

ان کے ظلم کے سبب سے۔ یہ واقعہ بطور نشان کے ہے اس قوم کے لئے جو جانتی ہے۔

وَاَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور ہم نے ان کو بچا لیا جو ایمان لائے اور جو ہم سے ڈرتے تھے۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور لوط کو ہم نے بھیجا۔ اس نے کہا اپنی قوم سے کیا تم دیدہ دانستہ بدکاری کرتے ہو۔

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ کیا تم آتے ہو مردوں پر شہوت سے عورتوں کو چھوڑ کر۔ تم تو بڑی ہی جاہل قوم ہو۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْیَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ تو لوط کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا اس کے سوا کہ کہنے لگے نکالو لوط کے گھر والوں کو تمہاری بستی سے کیونکہ یہ لوگ تو بڑے صاف و پاک رہنے والے ہیں۔

فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ پھر ہم نے بچا لیا لوط کو اور اس کے گھر والوں کو مگر اس کی بیوی کو کہ اس کے لئے ہم نے ٹھہرا لیا تھا کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہے۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۵۹﴾ ع ۱۴ ۱۹

۵۹۔ اور ہم نے برسائی اُن پر برسات تو پھر کیا بُری برسات تھی ڈرائے گیوں کی۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ؕ آٰللّٰهُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۰﴾ ط

۶۰۔ تُو کہہ دے سب تعریف اور واہ واہ اللہ ہی کی ہے اور سلام اس کے بندوں پر جن کو اس نے برگزیدہ کیا۔ بھلا اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو یہ لوگ شریک ٹھہراتے ہیں۔

آیت نمبر ۵۷۔ یَتَطَهَّرُوْنَ ۔ خلاف وضع فطری مردوں سے شہوت رانی کرنا جن میں ہیجڑے، آوارہ لڑکے داخل ہیں بہت ہی بُرا فعل ہے جو قابلِ سزا اور **فعلِ جُهلاء** ہے (ترجمہ) لواطت سے پاک رہنے والے لوگ ہیں اور لواطت اعلیٰ درجہ کی بدی ہے۔

آیت نمبر ۶۰۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ شکر کا محل یہ ہے کہ میں نے کسی نبی کے خلاف تبلیغِ رسالت نہیں کی۔ میں جو کہتا ہوں سب وہی کہتے آئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔**

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦١﴾

۶۱۔ بھلا کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور تمہارے لئے بادل سے پانی برسایا پھر اگائے اس کے ذریعہ سے رونق دار باغ؟ تم سے کبھی نہیں ہوسکتا کہ تم اگا دیتے ان کے درختوں کو تو کیا کوئی بھی معبود ہے اللہ کے ساتھ والا؟ ہاں وہ قوم تو حد سے تجاوز کرنے والی ہے۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾

۶۲۔ بھلا کس نے بنایا زمین کو قرارگاہ اور اس کے اندر ندیئیں بہا دیں اور اس پر پہاڑ کھڑے کر دیئے اور دو دریاؤں میں مضبوط فرق رکھ دیا۔ کیا کوئی اللہ کے ساتھ معبود ہے؟ ہاں وہ تو اکثر جاہل ہی ہیں۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ بھلا کون بے چین اور بے کس کی فریاد کو پہنچتا ہے جب وہ پکارتا ہے اور اس کی سختی دور کرتا ہے اور تم کو بناتا ہے ملک میں خلیفہ۔ تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ بہت ہی کم ہیں جو غور کریں اور یاد کریں۔

آیت نمبر۶۱۔ اَمَّنْ خَلَقَ ۔ فطرت انسانی کا تقاضا ہے کہ وہ زبردست کا طالب ہوتا ہے اس رکوع میں علم وقدرت وطاقت الٰہی کا بیان ہے۔

يَعْدِلُوْنَ ۔ مشرک قوم خادم اور مخلوق کو مخدوم و معبود بنا رہی ہے۔

آیت نمبر۶۲۔ اَلْبَحْرَيْن ۔ سے یا تو هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ اور هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ **(الفرقان: ۵۴)** کی آیت مراد ہے یا بحیرۂ روم وقلزم کے درمیان **حاجز** رکھ دیا یعنی نہر سویز۔ اس کے متعلق ایک پیشگوئی اور آتی ہے۔

آیت نمبر۶۳۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ ۔ بھلا کون بے چین اور بے کس کی فریاد کو پہنچتا ہے یعنی اے مسلمانو! تمہاری مضطربانہ دعاؤں کو کون سنے گا اور تمہاری مصیبتوں کو کون دور کرے گا اور تمہیں خلیفہ کون بنائے گا؟ اس میں صحابہ کے عروج اور اقبال کی نسبت ابدی صداقت ہے اور مخالفوں کے زوال کی پیشگوئی ہے۔

اَمَّنۡ يَّهۡدِيۡكُمۡ فِىۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَمَنۡ يُّرۡسِلُ الرِّيٰحَ بُشۡرًاۢ بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ؕ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ بھلا کون تم کو راہ دکھاتا ہے خشکی اور تری کے اندھیروں میں اور خوشخبری دینے والی ہوائیں کون چلاتا ہے اپنی رحمت کی آگے آگے، کیا کوئی اور معبود ہے اللہ کے ساتھ؟ اللہ بہت بلند برتر ہے اُس سے جو یہ شریک کرتے ہیں۔

اَمَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ وَمَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ بھلا کون پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے مخلوق کو پھر اس کو بار بار بھی وہی پیدا کرتا ہے اور تم کو روزی دیتا ہے آسمان سے اور زمین سے۔ تو کیا اللہ کے ساتھ بھی کوئی اور معبود ہے؟ کہہ دو کہ اچھا پیش تو کرو اپنی دلیل جب تم سچے ہو۔

قُلۡ لَّا يَعۡلَمُ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ الۡغَيۡبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ کہہ دے کہ کوئی نہیں جانتا وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں چھپے ہوئے کو ہاں! اللہ ہی جانتا ہے سب۔ اور نہ لوگوں کو اس کی خبر ہے کہ وہ مرے بعد جلا کر کب اٹھا کھڑے کئے جائیں گے۔

بَلِ ادّٰرَكَ عِلۡمُهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ ۚ بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّنۡهَا ۚ بَلۡ هُمۡ مِّنۡهَا عَمُوۡنَ ﴿۶۷﴾ ع

۶۷۔ ہاں! ان کا علم رہ چکا آخرت کے معاملہ میں[1] بلکہ وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں اس کی طرف سے بلکہ وہ اندھے ہی ہیں۔

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَاۤ اَئِنَّا لَمُخۡرَجُوۡنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہیں کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے باپ دادے بھی تو کیا ہم پھر نکال کھڑے کئے جاویں گے؟

---

[1] یعنی تھک کر بیٹھ رہے حقیقت نہ معلوم ہوئی۔

آیت نمبر ۶۸۔ كُنَّا تُرٰبًا۔ کیا ہم جب مٹی ہو جائیں گے تو پھر کھڑے کئے جائیں گے یعنی **بَعث بَعۡدَ الۡمَوت** کا انکار اور جزا و سزا سے جو بڑی غفلت کا موجب ہے بلکہ اصل جڑ غفلت کی یہی ہے کسی نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے ؎

گرچہ معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ بے شک وعدہ ہو چکا ہے اس کا ہم سے اور ہمارے باپ دادے سے پہلے سے۔ یہ تو پرانی کہانیاں ہی ہیں۔

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ کہہ دو اچھا چلو پھرو ملک میں پھر دیکھو کیا انجام ہوا جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والوں کا؟

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ اور تو ان پر غمگین نہ ہو اور نہ تنگ دل اس سے جو وہ منصوبے کرتے ہیں۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا جب تم سچے ہو۔

قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ کہہ دو کہ قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آ لگا ہو جس کی تم جلدی مچا رہے ہو۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اور بے شک تیرا ربّ بڑے فضل والا ہے لوگوں پر لیکن بہت سے لوگ شکر ہی نہیں کرتے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ

۷۵۔ اور البتہ جو تیرا پروردگار ہے، بے شک وہ

آیت نمبر ۶۹۔ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۔یعنی جو نہی ہم سے اور ہمارے بزرگوں سے لوگ کہتے چلے آتے ہیں جس کا وقوع ثابت نہیں۔

آیت نمبر ۷۰۔ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۔یعنی حسب وعدہ انہوں نے پیشگوئیوں کو دیکھ لیا اور یہ پیشگوئی بھی اپنے وقت پر ظاہر ہو جائے تو پھر قطع تعلق کرنے والوں کا کیا حال ہوگا؟

آیت نمبر ۷۳۔ رَدِفَ لَكُمْ ۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریمؐ کے جانے کے بعد ایک سال کے پیچھے عذاب آ جائے گا اور لَكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ (سبا: ۳۱) ۔ **یَوْم** سے سال مراد ہے کیونکہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (الانفال: ۳۴) کی نزول کے ایک سال بعد جب آپ مدینہ شریف کو تشریف لے گئے تو عذاب آیا۔ اس حساب سے یوم کے معنے سال ہوئے۔

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۵﴾

جانتا ہے جو ان کے سینوں میں ہے اور جو ظاہر ہے۔

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ اور کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں آسمانوں اور زمین میں مگر وہ سب صریح حفاظت میں ہے۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ کچھ شک نہیں کہ یہ قرآن شریف بنی اسرائیل کے حالات بہت بیان کرتا ہے (یعنی ان پر **حَکَم** ہے) اکثر ان باتوں کو جن میں وہ جھگڑا کرتے ہیں۔

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ بے شک وہ قرآن ہدایت ہے اور رحمت ہے ایمانداروں کے لئے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ کچھ شک نہیں کہ تیرا ربّ فیصلہ فرمائے گا ان کے آپس میں اپنے حکم سے آپ ہی اور وہ بڑا زبردست اور بہت جاننے والا ہے۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۸۰﴾

۸۰۔ تو تم توکل کرو اللہ پر بے شک تُو تو صریح حق پر ہی ہے۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ

۸۱۔ بے شک تُو تو نہیں سنا سکتا آواز مردوں کو[۱]

[۱] اللہ نے کافروں کو مردہ کہا۔

آیت نمبر ۷۷۔ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۔ یہ قرآن شریف بنی اسرائیل کے حالات بہت بیان کرتا ہے۔ سب سے بھاری اختلاف مسیح کی آمد کا تھا قرآن شریف نے اسے صاف کر دیا۔ دوسرا مسئلہ نبوت اور الہام کا تھا کہ وہ بنی اسرائیل میں محدود ہے یا مثلاً عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو یہود اور عیسائیوں میں جھگڑے ہیں ایک گروہ اس کو خدا دوسرا گروہ اس کو لعنتی، ایک گروہ اس کو زندہ بر سَما اور دوسرا مُردہ بر صلیب وغیرہ وغیرہ بتاتا ہے اور قرآن شریف ان امور کا قطعی فیصلہ صحیح دلائل کے ساتھ دیتا ہے کہ وہ صلیب کے بعد ۸۷ سال زندہ رہے اور پھر اپنی موت سے حسب وعدۂ الٰہی وفات پائی اور شہر کشمیر محلّہ خان یار میں مدفون ہیں۔

آیت نمبر ۸۱۔ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ۔ یعنی جو لوگ مردے ہو گئے ہیں۔ انہیں تو سنا نہیں سکتا اور نہ پیٹھ پھرے ہوئے بہروں کو جب وہ فاجر و فاسق ہو جاتے ہیں اور اُن پر فردِ قرارداد جرم لگ جاتی ہے نہیں سنا سکتا یعنی وہ گناہ اور بدی سے باز نہیں آ سکتے اور کاملیّت کے حکم میں ہیں۔

الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ﴿۸۱﴾

اور نہ بہروں کو جب وہ منہ پھیر کے چلے جائیں۔

وَمَآ اَنۡتَ بِهٰدِى الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ‌ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ اور نہ تُو راہ ہی دکھا سکتا ہے اندھوں کو ان کی گمراہی سے تُو تو اسی کو سنا تا ہے جو یقین رکھتا ہے ہماری آیتوں کا تو وہ ہی فدائی ایماندار ہیں۔

وَاِذَا وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَيۡهِمۡ اَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَآبَّةً مِّنَ الۡاَرۡضِ تُكَلِّمُهُمۡ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۸۳﴾ ع

۸۳۔ اور جب آپڑے گا ان پر وعدہ عذاب کا[۱] تو نکالیں گے ہم ان کے لئے ایک جانور زمین سے جو اُن کو کاٹے گا۔ زخمی کرے گا اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں کرتے تھے۔

وَيَوۡمَ نَحۡشُرُ مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ فَوۡجًا مِّمَّنۡ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ يُوۡزَعُوۡنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ اور جس دن ہم جمع کریں گے ایک امت میں سے اس گروہ کو جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتوں کو پھر ترتیب سے کھڑے کئے جائیں گے۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوۡ قَالَ اَكَذَّبۡتُمۡ بِاٰيٰتِىۡ وَلَمۡ

۸۵۔ یہاں تک کہ جب وہ حاضر ہوں گے تو اللہ فرمائے گا کیا تم نے جھوٹ سمجھا ہماری آیتوں کو

---

[۱] ان پر فرد جرم لگ جائے گا۔

آیت نمبر ۸۳۔ دَآبَّةُ الۡاَرۡضِ ۔ اس جانور کی شکل اور مقام خروج اور وقت خروج میں بڑا اختلاف ہے۔ کوئی تو کہتا ہے کہ مکّہ کے محلّہ جیاد سے نکلے گا، کوئی جھاڑی سے بتاتا ہے، کوئی عام مکّہ سے، کوئی مدینہ شریف سے، کوئی یمن سے۔ شکل بھی بہت ہی عجیب۔ گردن اونٹ کی، منہ آدمی کا، داڑھی بھی ہوگی، دُم گائے کی۔ ابن جریر کہتے ہیں سر گائے کا، آنکھ سؤر کی، کان ہاتھی کے، سینگ بارہ سینگے کے، سینہ شیر کا، رنگ چیتے کا، سرین بیل کے، دُم بکری کی، پاؤں اونٹ کے اور ہر جوڑ میں فاصلہ بارہ گز کا، ہاتھ میں موسیٰ کا عصا، انگلی میں سلیمان کی انگوٹھی ہوگی، کسی کو جنتی ہونے کا فتویٰ دے گا اور کسی کو جہنمی (**تفسیر معالم التنزیل (البغوی)** زیر سورۃ نمل آیت ۸۳)، وہب کہتے ہیں کہ چہرہ سب آدمی کا ہے باقی جسم پرندہ کا۔ کسی نے حضرت علی مرتضٰی **کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ** کو بھی **دَآبَةُ الۡاَرۡض** بتایا ہے۔ مختلف اس کے مقام خروج اور اس کے اشکال بیان کئے ہیں جس سے اگر علی الظاہر محول کریں تو ایسے اختلافات کا اجتماع ناممکن ہے۔ سب باتوں کا فیصلہ جو کہ حضرت امام ہمام المسیح الموعودؑ نے فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ **دَآبَةُ الۡاَرۡض** سے مراد طاعون ہے وہ اہل اللہ کو مختلف اشکال میں دکھائی دیتی ہے جیسا کہ حضرت کو ہاتھی کی شکل میں جس کا چہرہ انسان کا ہے طاعون دکھائی دی۔

تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

حالانکہ تم نے اس کا علم پورا پورا حاصل نہ کیا تھا تو تم کیا عمل کرتے تھے۔

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور ثابت ہوگئی ان پر پیشگوئی عذاب کی[۱] ان کے ظلم کی وجہ سے تو وہ بول ہی نہ سکیں گے۔

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے بنائی ہے رات تاکہ اس میں آرام پائیں اور دن کو روشن بنایا۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو یقین رکھتے ہیں۔

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ اور جس دن پھونکا جائے گا صور تو گھبرا جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر جس کو اللہ چاہے۔ اور سب حاضر ہو جائیں گے اس کی حضوری میں عاجزی سے۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ اور دیکھتا ہے تو پہاڑوں کو[۲] جن کو تو خیال کرتا ہے کہ وہ اپنی جگہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلیں گے بادل کی طرح۔ یہ اللہ کی کاریگری ہے جس نے مضبوط بنایا ہر شے کو۔ بے شک وہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ جو کوئی نیکی لے کر آوے گا تو اس کو اس سے بہت بہتر ملے گا (یعنی بدلہ) اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔

---

۱ یعنی فرد جرم لگ گیا۔ ۲ یعنی بڑے آدمیوں کو۔

آیت نمبر ۸۹۔ مَرَّ السَّحَابِ ۔ اس سے پہاڑوں کی بھی گردش ثابت ہوتی ہے جو زمین کی **وَتَد** ہیں۔ یہاں مراد قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں بھی ہیں جو اہلِ اسلام کے مقابلہ میں ایسی اُڑیں گی جیسے ہوا بڑے بڑے بادلوں کو اڑا لے جاتی ہے۔

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۱﴾

۹۱۔ اور جو بدی لے کر آیا تو اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے آگ میں[1]۔ یہ تم اسی کی سزا بھگت رہے ہو جو تم کرتوت کرتے تھے۔

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

۹۲۔ کہہ دو اے محمدؐ پیارے! مجھے تو یہی حکم ملا ہے کہ میں عبادت کروں اِس شہر کے مالک کی جس نے اِس کو بزرگی دی اور سب چیزیں اُسی کی ہیں اور یہ حکم بھی ہے کہ میں فدائی فرمانبردار بنوں۔

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۳﴾

۹۳۔ اور یہ کہ پڑھوں قرآن پھر جو کوئی راہ پر آ گیا تو وہ اپنے ہی بھلے کے لئے راہ پر آ گیا ہے اور جو راہ سے بھٹک گیا تو تُو کہہ دے میں تو بس ڈرسنانے والوں میں سے ایک ہوں۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾

۹۴۔ اور کہہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** قریب ہی تم کو اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم ان کو پہچان لو گے اور تمہارا ربّ تو غافل نہیں ہے اس سے جو تم کر رہے ہو۔ ع ۷ ۱۱ ۳

---

[1] ان کو سنایا جائے گا۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّ تِسْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ ہم سورۂ قصص کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن الرحیم ہے۔

طٰسٓمّٓ ۝۲

۲۔ لطیف، سمیع، مجید اللہ کی طرف سے یا طور سیناء کے متعلق۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۳

۳۔ یہ چند آیتیں ہیں روشن کتاب کی۔

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۴

۴۔ موسیٰ اور فرعون کے متعلق ہم پڑھتے ہیں تجھ پر سچ سچ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ يَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۵

۵۔ بے شک فرعون ملک میں سرزور ہو رہا تھا اور وہاں کے لوگوں کو بنا رکھا تھا الگ الگ جماعتیں۔ ایک گروہ کو کمزور کرتا رہتا تھا۔ ایک گروہ کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا۔ ان کی عورتوں کو بے عزت کرتا تھا۔ کیوں کہ وہ شریر فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۶ۙ

۶۔ اور ہم ارادہ کیا کرتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو کمزور کئے گئے تھے ملک میں اور بنائیں ہم ان کو پیش رو اور انہیں کو وارث کر دیں[۱]۔

---

[۱] ملک و مذہب و مال کا۔

آیت نمبر۲۔ طٰسٓمّٓ ۔ **لطیف سمیع مجید** اللہ کی طرف سے یا ط سے طور، س سینا، م سے موعود نبی جن کے متعلق طور سینا پر لطیف و سمیع و مجید خدا نے خبر دی تھی۔

آیت نمبر۴۔ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۔ ایمانداروں کو سنایا جاتا ہے کہ خبردار لڑنا جھگڑنا نہیں۔ ہمارے سرکارؐ بہت ہی امن پسند تھے فرماتے تھے **لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ اَعْنَاقَ بَعْضٍ** ۔ اور فرمایا **اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ**۔ معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے تئیں ضعیف بنا لے غضب سے کام نہ لے تو اللہ ان کا ناصر و معین ہوگا۔

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ⑦

۷۔ اور ان کو مقدرت بخشیں ملک میں اور دکھائیں فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کو بنی اسرائیل کے ہاتھوں سے وہ چیز جس کا وہ اندیشہ کرتے تھے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ⑧

۸۔ اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کی ماں کی طرف کہ اس کو دودھ پلا۔ پھر جب تو اس پر خوف کرے تو اس کو رکھ دے دریا میں اور کچھ خوف نہ کر اور غم نہ کر۔ ہم بے شک اس کو پھر پہنچا دیں گے تیرے پاس اور اس کو رسولوں میں سے بنا دیں گے۔

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ⑨

۹۔ پھر موسیٰ کو اٹھا لیا فرعون کے لوگوں نے نتیجہ یہ ہوا کہ یہ ان کا دشمن بنا اور باعث غم ہوا۔ بے شک فرعون اور ہامان اور ان کا لشکر خطا کاروں میں سے تھا۔

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ

۱۰۔ اور فرعون کی عورت بولی میری اور تیری

آیت نمبر ۷۔ يَحْذَرُوْنَ ۔یعنی جس کا وہ اندیشہ کرتے تھے وہ ان کو پیش آئی۔ یہ ایک سچی صداقت ہے کہ ظالم تباہ ہو جاتے ہیں مظلوم ہی اُن کے وارث بنتے ہیں اور عروج پاتے ہیں۔ صحابہؓ کے لئے تمثیلی طور پر پیشگوئی ہے کہ تم غالب ہو جاؤ گے۔

آیت نمبر ۸۔ اَوْحَيْنَآ ۔ دیکھو انبیاء کے سوا عورتوں کو بھی وحی ہوتی ہے اور اس پر ضرور ہی عمل کیا جاتا ہے ہاں ظاہری الفاظ پر نہیں جیسے ہم سمجھتے ہیں بلکہ بہت ہی احتیاط عقلی اور فہم و فراست سے کام لے کر۔ دیکھو کہ صندوق بنایا گیا، بہن ساتھ رہی وغیرہ وغیرہ احتیاطات والدہ موسیٰ علیہا السلام نے کیں۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ (طٰہٰ:۳۹،۴۰)۔

اِنَّا رَآدُّوْهُ الـــخ۔ ہم اس کو پلٹا کر لائیں گے تیری طرف۔ یہاں موسیٰ کی ماں سے دو وعدے فرمائے ہیں۔ ایک موسیٰ کے واپس لانے کا۔ دوسرا موسیٰ کے رسول بنانے کا۔ ایک کو پہلے پورا کیا تا **اَقْـــرَبُ اَبْعَدُ** پر دلیل ہو۔

وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ ۖ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٠﴾

آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ (بچہ) تو تُو اس کو نہ مار۔ کیا تعجب کہ ہم کو فائدہ ہو یا بیٹا بنالیں اس کو اور وہ کچھ شعور بھی نہیں رکھتے تھے[۱]۔

وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١﴾

۱۱۔اور موسیٰ کی ماں کا دل فارغ ہوگیا (**غم و همّ سے**) یقیناً قریب تھی کہ اس کو ظاہر کر دیتی اگر ہم اس کے دل پر مضبوطی نہ ڈالتے نتیجہ یہ کہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہوئی تھی۔

وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾

۱۲۔اور موسیٰ کی ماں نے اس کی بہن سے کہہ دیا تھا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جانا تو وہ اس کو دور دور سے دیکھتی رہی اور لوگوں کو کچھ بھی شعور نہ ہوا۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ﴿١٣﴾

۱۳۔ اور ہم نے نامرغوب کر رکھا تھا موسیٰ پر دائیوں کا دودھ پہلے سے تو موسیٰ کی بہن بولی کیا تم کو پتہ بتاؤں ایک گھرانے کا جو اس بچہ کی بخوبی پرورش کرے تمہارے واسطے اور وہ گھر والے موسیٰ یا آپ ہی کے خیر خواہ ہیں[۲]۔

فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ

۱۴۔غرض ہم نے اُس کو واپس بھیج دیا اُس کی ماں کے پاس تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور رنج سے گھٹے نہیں اور یہ بھی معلوم کرے کہ اللہ کا وعدہ

---

[۱] کہ انجام کار یہ بچہ بڑا ہو کر کیا ہوگا؟
[۲] یعنی سلطنت کے مخالف نہیں۔

آیت نمبر۱۳۔ حَرَّمْنَا ۔فرعون نے موسیٰ کو دودھ پلانے کے لئے بہت سی انائیں بلائیں لیکن آپ نے کسی کا دودھ نہ پیا۔ پھر موسیٰ کی بہن نے جو خفیہ طور پر صندوق کے ساتھ ساتھ چلی آئی تھی کہا میں تم کو ایک ایسی انا بتاتی ہوں جو اس کو اچھی طرح دودھ پلا سکے اور اپنی ماں سے ان کو ملا دیا۔

أَهْلِ بَيْتٍ ۔قرآن شریف میں تین چار مقام پر اہلِ بیت کا ذکر آیا ہے۔ حضرت ہاجرہ کے واسطے، دوسرے ازواج مطہرات کے واسطے، تیسرے یہاں موسیٰ کی والدہ کے لئے اور تینوں جگہ عورتیں شامل ہیں۔ افسوس شیعہ پر کہ وہ ازواجِ مطہراتِ نبیؐ کو اہل بیت میں شامل نہیں سمجھتے۔

اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۱۴ ع بالکل سچا ہے لیکن بہت سے لوگ تو جانتے ہی نہیں۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسۡتَوٰٓى اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۱۵

۱۵۔ اور جب موسیٰ اپنی بھرپور جوانی کو پہنچے اور مضبوط ہوگئے تو ہم نے اس کو فہم اور فراست اور عقل و دلائل عطا فرمائے اور اسی طرح ہم بدلہ دیا کرتے ہیں محسنوں کو[1]۔

وَدَخَلَ الۡمَدِيۡنَةَ عَلٰى حِيۡنِ غَفۡلَةٍ مِّنۡ اَهۡلِهَا فَوَجَدَ فِيۡهَا رَجُلَيۡنِ يَقۡتَتِلٰنِ ۖ هٰذَا مِنۡ شِيۡعَتِهٖ وَهٰذَا مِنۡ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسۡتَغَاثَهُ الَّذِىۡ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ عَلَى الَّذِىۡ مِنۡ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوۡسٰى فَقَضٰى عَلَيۡهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيۡنٌ ۝۱۶

۱۶۔ اور موسیٰ شہر میں ایسے وقت آیا جب وہاں کے لوگ بے خبر تھے تو پایا وہاں دو آدمیوں کو کہ وہ آپس میں لڑ رہے تھے۔ ایک تو موسیٰ کو ماننے والا اسی کی قوم کا اور دوسرا مخالف قبطی۔ تو موسیٰ سے اس نے مدد مانگی جو اس کی قوم میں تھا اس شخص کے مقابلہ میں جو اس کے دشمنوں میں سے تھا تو موسیٰ نے اس کو گھونسا مارا تو وہ مرگیا۔ موسیٰ نے کہا (یہ تیرے بُرے کرتوت کا نتیجہ ہے) جو کار شیطانی تھا۔ کچھ شک نہیں کہ شیطان بڑا گمراہ کرنے والا دشمن صریح ہے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِىۡ فَاغۡفِرۡ لِىۡ

۱۷۔ موسیٰ نے دعا کی اے میرے ربّ! بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا[2] تو تُو میری ستاری فرما

---

[1] یعنی اللہ جن کی نظروں میں سمایا رہتا ہے ان کو فہم کامل عطا ہوتی ہے۔

[2] یعنی میں ظالم لنفسہٖ ہوں۔

آیت نمبر ۱۶۔ **حِيۡنِ غَفۡلَةٍ** ۔ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ موقع و محل بھی دیکھ لے جس سے ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے پورا ہونے میں ظاہری اسباب سے کام لینا سنت انبیاء ہے اور ایک مشکل امر کا واقع ہونا دوسرے مشکل امر کے وقوع کی دلیل ہے **فَوَكَزَهٗ مُوۡسٰى** ۔ یہ چار لفظ ہیں **وَكَزَ، نَكَزَ، لَكَزَ، وَجَءَ** ۔ دل پر گھونسا مارنے کو **وَكَزَ**، جبڑے پر **نَكَزَ**، اور لات مارنے کو **لَكَزَ**۔ دھکا دینے کو **وَجَءَ** کہتے ہیں۔ **مِنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ** یہ نہیں فرمایا کہ **هٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ** یعنی **قِبۡطِی** جو مُکّے سے مرگیا ہے اس کو شیطانی عمل کی طرف منسوب کیا ہے۔ بعض مفسرین نے شیطانی عمل کو موسیٰ کی طرف منسوب کیا تو سخت غلطی ہے۔

آیت نمبر ۱۷۔ **فَاغۡفِرۡ لِىۡ** ۔ تو میری ستاری فرما اور اس کے نتیجہ سے مجھے محفوظ رکھ۔ چنانچہ محفوظ رکھے گئے۔

فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷﴾

پھر اللہ نے اس کو ڈھانپ لیا۔ بے شک وہ بڑا محافظت کرنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اے میرے ربّ! قسم ہے اس انعام کی جو تُو نے مجھ پر فرمایا (اس کے شکریہ میں) میں تجھ سے قطع تعلق کرنے والوں کا کبھی پشت پناہ نہیں بنوں گا[1]۔

فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ تو شہر میں موسیٰ صبح کو اٹھے متردد چوکس[2] تو (دیکھا کہ) یکا یک وہی شخص جس نے کل موسیٰ سے مدد مانگی تھی چلّا چلّا کر موسیٰ کو پکار رہا ہے۔ موسیٰ نے (مخالف) سے کہا تو بڑا ہی بے وقوف گمراہ ہے۔

فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰۤی اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖۗ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ پھر جب موسیٰ نے چاہا کہ اس کو پکڑے (یعنی قبطی کو) جو ان دونوں کا دشمن تھا (یعنی موسیٰ کا اور اسرائیلی کا) اس نے کہا اے موسیٰ! کیا تو یہی چاہتا ہے کہ مجھ کو بھی مار ڈالے جیسے کل مار چکا ہے ایک شخص کو۔ تو یہی چاہتا ہے کہ جبر و فساد کرتا رہے ملک میں اور تو سنوار والوں میں نہیں ہونا چاہتا۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰی ؗ

۲۱۔ اور ایک شخص آیا شہر کے بہت دور کے

---

[1] یعنی بدکاروں کو ہمیشہ مارا ہی کروں گا۔ یہ ان کی مضبوطی کی تمثیل ہے۔

[2] یعنی جو طرف سے خبریں لیتے رہے۔

(بقیہ حاشیہ) فَغَفَرَ لَهٗ۔ کیونکہ قتل قبطی شجاعت اور اخلاص الٰہی کے رنگ میں تھا۔ یہی وجہ ہے دعا قبول ہونے کی۔

اَلْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوشش نیک تھی جس پر رحیم کا لفظ اور غفور کا لفظ بولا گیا جس کے معنے محافظ کے ہیں۔

آیت نمبر ۱۹۔ لَغَوِیٌّ مُّبِيْنٌ۔ ممکن ہے کہ فریادی کو جواب دیا ہو۔ یا مدعا علیہ کو کہا ہے۔

آیت نمبر ۲۱۔ رَجُلٌ۔ آدمی کو چاہئے کہ جہاں رہے وہاں اپنے کوئی دوست رفیق بنا کر رہے۔

اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ۔ شاہی محلّات کی طرف سے جو شہر کے ایک طرف تھا وہ آدمی دوڑتا ہوا آیا۔

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

کنارے سے دوڑتا ہوا اور اس نے کہا تحقیق کہ اہل دربار کمیٹیاں کر رہے ہیں تیرے لئے اے موسیٰ! کہ تجھ کو قتل کر ڈالیں پس تُو نکل جا۔ کچھ شک نہیں کہ میں تیرا ہی خواہ بھلا چاہنے والا ہوں۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ ع

۲۲۔ پس وہاں سے نکلا موسیٰ اندیشہ کرتا ہوا خبریں لیتا ہوا چوکس۔ بولا اے میرے ربّ! مجھے نجات دے ظالم قوم سے۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّىْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور جب وہ متوجہ ہوا مدین کی طرف کہا امید ہے کہ میرا ربّ مجھے کامیابی کے راستہ پر ٹھیک پہنچائے گا۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِىْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور جب وہ پہنچا مدین کے پانی پر اُس پر پایا ایک جماعت کو جو پانی پلا رہی تھی اور پایا ان کے سوا دو عورتوں کو پیچھے روک رہی تھیں جانوروں کو یا اپنے کو (ازدحام کے سبب سے) موسیٰ نے پوچھا تمہارا کیا کام ہے؟ وہ دونوں بولیں ہم پانی نہیں پلاسکتیں جب تک کہ لوٹا لے جائیں چرواہے (اپنے جانوروں کو) اور ہمارا باپ بہت بوڑھا آدمی ہے[1]۔

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ

۲۵۔ تو موسیٰ نے ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا پھر

---

[1] اس لئے وہ آ کے پانی نہیں پلا سکتا۔

(بقیہ حاشیہ) لِيَقْتُلُوْكَ ۔ یہاں رسول مقبول ﷺ کے لئے پیشگوئی کی جا رہی ہے کہ تمہارے لئے قتل کے منصوبے مکہ والے کر رہے ہیں اور آپ کو بھی اطلاع دی جا رہی ہے کہ اب مکہ والوں کو سنایا جا رہا ہے کہ تم جو قتل کے منصوبے کر رہے ہو وہ غلط ہو جائیں گے یہ موسیٰ کی طرح تم سے بچ کر صاف نکل جائے گا۔

آیت نمبر ۲۵۔ اِلَى الظِّلِّ ۔ دھوپ میں بہت بیٹھنے والا آدمی کم عقل ہوتا ہے جیسے دھوبی و بھوئی۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۵﴾

ہٹ کر سایہ کی طرف آیا پھر دعا کی اے میرے ربّ! تو جو کچھ میری طرف نازل فرمائے میں اس کا بخوبی حاجت مند ہوں۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔تو ان دوعورتوں میں سے ایک عورت موسیٰ کے پاس آئی جو شرماتی چلتی تھی کہنے لگی کہ میرے باپ آپ کو بلاتے ہیں تا کہ آپ کو اس کی مزدوری دیں جو آپ نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا۔پھر موسیٰ اس کے (یعنی باپ کے) پاس آئے اور اس سے سب قصہ[1] بیان کیا۔لڑکی کے باپ نے جواب دیا خوف نہ کرو تم ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو۔

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ ان دو عورتوں میں سے ایک بولی اے میرے باپ! آپ ان کو رکھ لیجئے (ملازم کر لیجئے) کچھ شک نہیں کہ بہتر ملازم آپ رکھنا چاہیں تو وہی بہتر ہے جو زورآور اور امانت دار ہو۔

قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَی

۲۸۔لڑکی کے باپ نے کہا (موسیٰ کو) میں چاہتا ہوں کہ تمہارے نکاح میں اپنی ان دو بیٹیوں

---

[1] یعنی فرعون وقبطی کا قصہ۔

(بقیہ حاشیہ) رَبِّ ۔موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی۔رسول اللہؐ بھی کسی بستی میں جاتے تو پہنچنے سے پہلے یہ دعا پڑھتے تھے۔**اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ مَا اَظْلَلْنَ وَ رَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَ مَا اَقْلَلْنَ وَ رَبَّ الرِّیَاحِ وَ مَا ذَرَیْنَ وَ رَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَ مَا اَضْلَلْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَ خَیْرَ اَهْلِهَا وَ خَیْرَ مَا فِیْهَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَ شَرِّ اَهْلِهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهَا (ثَلٰثًا) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَ اَعِذْنَا مِنْ وَبَاهَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَ حَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَیْنَا۔**

آیت نمبر۲۶۔ اِسْتِحْیَآءٍ ۔یہ شریف عورتوں کی پہچانت ہے کہ وہ نیچی نظر والی حیادار ہوتی ہیں۔

آیت نمبر۲۸ ۔ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ ۔یعنی میں نکاح کر دوں یہ حضرت موسیٰ کے خسر کا قول ہے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکی کا باپ اپنی لڑکی کا پیغام خود دے سکتا ہے۔

ابۡنَتَیَّ هٰتَیۡنِ عَلٰۤی اَنۡ تَاۡجُرَنِیۡ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَیۡكَ ؕ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۲۸﴾

میں سے ایک کو اس شرط پر دوں کہ تم آٹھ برس خدمت کرو میری پھر اگر تم پورا کر دو دس برس تو یہ تمہارا احسان ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ تم پر سخت محنت ڈالوں۔ قریب مجھ کو تم انشاء اللہ پاؤ گے سنوار کرنے والوں میں۔

قَالَ ذٰلِكَ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَكَ ؕ اَیَّمَا الۡاَجَلَیۡنِ قَضَیۡتُ فَلَا عُدۡوَانَ عَلَیَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوۡلُ وَكِیۡلٌ ﴿۲۹﴾ ع

۲۹۔ موسیٰ نے کہا اب یہ فیصلہ ہو چکا میرے اور آپ کے درمیان۔ تو ان دو مدتوں میں سے کوئی سی پوری کر دوں پھر مجھ پر زیادتی نہ ہو۔ اور اللہ اس پر گواہ ہے جو ہم کہہ رہے ہیں۔

فَلَمَّا قَضٰی مُوۡسَی الۡاَجَلَ وَسَارَ بِاَهۡلِهٖۤ اٰنَسَ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ نَارًا ۚ قَالَ

۳۰۔ پس جب خدمت کر دی موسیٰ نے آٹھ برس اور اپنی بی بی کو لے کر چلا کوہِ طور کی طرف تو ایک آگ دیکھی۔ اپنی بیوی سے کہا تم ٹھہرو میں

(بقیہ حاشیہ) **ثَمٰنِیَ حِجَجٍ** ۔یعنی آٹھ برس تم میری خدمت کرنا بلکہ دو اور موسیٰ علیہ السلام کی مرضی پر رکھ کر بڑھا دیئے اور حضرت موسیٰ نے منظور فرما لیا۔ آج کل اس آیت شریف کے بالکل خلاف ہو رہا ہے کہ ساس سُسر ے کا معزز لفظ ہمارے عام بھائی ہندوستانیوں میں گالی کی جگہ بولا جاتا ہے۔ آٹھ برس کے لفظ میں اشارہ رسول اللہ ﷺ کے پھر مکہ میں واپس آنے کا ہے۔ یعقوب علیہ السلام نے اپنے خسر کی چودہ برس خدمت کی۔ ہمارے ہادیؐ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے تعلقات کو غور سے دیکھو کہ ان کے لئے دوبار آپ نے سفر کیا۔ خلاصہ یہ کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت یہی ہے کہ وہ لڑکی والوں کے حقوق کی بڑی ہی نگہداشت کرتے ہیں اور داماد سے کچھ لینا جائز ہے۔

اَلصّٰلِحِیۡنَ ۔موسیٰ علیہ السلام کو بکری چرانے کی خدمت کیوں دی؟ استاد علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ موسیٰ شہزادگی کی حالت میں پلے تھے، جوش تھا اس کی اصلاح اس پیشہ سے ہوئی اور نبوت کی تیاری کے لئے اتنے برس رکھے گئے۔ چونکہ چرانے والوں کو بڑا اٹھار رکھنا پڑتا ہے اور اس کے استعمال میں بڑی دانشمندی برتنی پڑتی ہے اس لئے صاحب عصا ہوئے۔ **وَهٰذَا هُوَ الْعَدْلُ وَالْحِكْمَةُ وَالْاِصْلَاحُ** اور ایک یہ بھی نتیجہ نکل آیا کہ انبیاء علیہم السلام کس طرح چھوٹے چھوٹے پیشے اختیار کر لیتے ہیں جس میں آج کل کے لوگ اپنی کسر شان سمجھتے ہیں۔ چرواہوں میں بکری والا بہت ہی غریب سمجھا جاتا ہے۔

لِاَهۡلِهِ امۡکُثُوۡۤا اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّیۡۤ اٰتِیۡکُمۡ مِّنۡهَا بِخَبَرٍ اَوۡ جَذۡوَۃٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّکُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ ﴿۳۰﴾

نے آگ دیکھی ہے تاکہ تمہارے پاس لے آوٴں اس سے کچھ خبر یا آگ کی ایک چنگاری کہ تم لوگ تاپو۔

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوۡدِیَ مِنۡ شَاطِیٴِ الۡوَادِ الۡاَیۡمَنِ فِی الۡبُقۡعَۃِ الۡمُبٰرَکَۃِ مِنَ الشَّجَرَۃِ اَنۡ یّٰمُوۡسٰۤی اِنِّیۡۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ پھر جب وہ آگ کے پاس پہنچا آواز آئی میدان کے داہنے کنارے بابرکت مقام میں درخت کی طرف سے کہ اے موسیٰ! میں ہی ہوں اللہ تمام جہانوں کا بتدریج کمال کو پہنچانے والا۔

وَاَنۡ اَلۡقِ عَصَاکَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهۡتَزُّ کَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدۡبِرًا وَّلَمۡ یُعَقِّبۡ ؕ یٰمُوۡسٰۤی اَقۡبِلۡ وَلَا تَخَفۡ ۟ اِنَّکَ مِنَ الۡاٰمِنِیۡنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔اور یہ کہ رکھ دے تو اپنی لاٹھی۔ پھر جب اس کو موسیٰ نے دیکھا حرکت کرتی ہوئی اور پھن پھنائی ہوئی گویا کہ وہ سانپ ہے پھر چلا پیٹھ پھیر کر اور پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔ ہم نے فرمایا اے موسیٰ! اِدھر آوٴ اور خوف نہ کرو تم تو بڑے امن والوں میں سے ہو۔

اُسۡلُکۡ یَدَکَ فِیۡ جَیۡبِکَ تَخۡرُجۡ بَیۡضَآءَ مِنۡ غَیۡرِ سُوۡٓءٍ ۫ وَّاضۡمُمۡ اِلَیۡکَ

۳۳۔اور اپنا ہاتھ ڈالو اپنے گریبان میں نکلے گا بہت سفید بغیر روگ کے اور اپنی طرف ملاوٴ اپنا

آیت نمبر۳۰۔ اٰتِیۡکُمۡ مِّنۡهَا۔ لاوٴ تمہارے واسطے میں آگ لے آوٴں۔ اُمراء و بعض شیخی بازوں کے لئے عزت و شرم دلانے والا نمونہ پیش کیا ہے کہ امیرِ قافلہ خود کام کرتا ہے کسی خدمت گار سے نہیں کہتا۔ ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ ایک سفر میں سب صحابہؓ نے ایک ایک کام لیا حضور نے لکڑیاں لانا اپنے ذمّہ لیا۔ یہ سنت ہے اب تو ذرا کسی کی تنخواہ بڑھ جائے یا متوسط درجہ کی صحبت میں بیٹھنے لگے تو معمولی کام کرنا بھی اپنی ہتک سمجھتا ہے۔

آیت نمبر۳۲۔ جَآنٌّ ۔عصائے موسیٰ کا اژدہا بن جانا جس کو کشفی حالت میں لوگوں نے دیکھا جماعت اہلِ اسلام سے مراد تھی جو موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں تھی اُسے اژدہا دکھایا یعنی یہ مسکین قومِ موسیٰ اس طرح ہیبت و شان و شوکت میں آکر تمام فوج کو نگل جاوے گی اور سب پر غالب ہوگی۔

آیت نمبر۳۳۔ بَیۡضَآءَ ۔یَدِ بَیۡضَا کے معجزے میں یہ ارشاد تھا کہ موسیٰ کے پاس **حُجَجِ نَیِّرَہ** ہیں اور

جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

بازو خوف سے پھر یہ دونوں دلیلیں ہیں تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے رُعب دار سرداروں کے لئے۔ کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ نافرمان مفسد ہیں۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ موسیٰ نے عرض کی اے میرے ربّ! میں نے ان میں کے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ وہ (بحکم قانون) مجھے نہ مار ڈالیں۔

وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِیْۤ ۫ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور میرا بھائی ہارون وہ مجھ سے زیادہ صاف زبان ہے اس کو میرے ساتھ بھیج دیجئے مددگار بنا کر کہ وہ میری تصدیق کرے۔ البتہ مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۶﴾

معانقة ۱۱ عند المتأخرین

۳۶۔ اللہ نے فرمایا ہم قوت دیں گے تیرے بازو کو تیرے بھائی سے اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے پھر وہ لوگ تم تک پہنچ بھی نہ سکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب۔ تم دونوں اور جو تم دونوں کی پیروی کرے وہی غالب ہوگا۔

(بقیہ حاشیہ) اس کے ہاتھ سے کفر کی ظلمت دور ہونے والی ہے۔ جن الفاظ میں قرآن مجید کا بیان آتا ہے اس پر ہمیں ایمان ہی نہیں بلکہ بتائید الٰہی عرفان حاصل ہے **مگر اَلَدُّ الْخِصَامِ وَ خَصِيْمٌ** کے لئے ''کلوخ انداز را پاداش سنگ است''۔ علمی مذاق جس طرح اس کو پسند ہوتا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ علیٰ ھٰذا جن آیتوں میں تطبیق بظاہر نہ معلوم ہو وہاں تاویل موافقہ یا عام و خاص حسب موقع بیان کی جاتی ہے تاکہ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (النساء :۸۳) کا قاعدہ درحقیقت جیسا کہ ثابت و مضبوط ہے قائم ہے اور ہماری کم علمی اور بے بضاعتی سے خلاف حق ثابت نہ ہو۔

آیت نمبر ۳۵۔ اَفْصَحُ مِنِّیْ ۔ میرا بھائی مجھ سے بھی زیادہ فصیح ہے۔ انبیاء خود پسند نہیں ہوتے دوسرے کے کمال کے **مُقِر** ہوتے ہیں یہ صفت اور اخلاق سب کو سیکھنا چاہئے۔ سچ کہا ؎

تم حکمت کو ایک گم شدہ لعل سمجھو　　جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

آیت نمبر ۳۶۔ اَلْغٰلِبُوْنَ ۔ نیکوکار غالب ہوں گے۔ یہ پیشگوئی ہے کہ خدا فیصلہ کرے گا اور بڑے آدمیوں سے ڈرنا مت۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پھر جب موسیٰ آیا ہماری کھلی کھلی نشانیاں لے کر ان کے پاس تو وہ کہنے لگے یہ کیا ہے یہ تو ایک دھوکا ہے جوڑا ہوا، بنایا ہوا تم دونوں کا اور ہم نے تو یہ سنا نہیں اپنے اگلے باپ دادوں سے۔

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور موسیٰ نے کہا میرا ربّ تو اس کو خوب جانتا ہے جو ہدایت لے کر آئے اس کے پاس سے اور جس کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ بات یہ ہے کہ مظفر و منصور نہیں ہوتے ظالم۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور فرعون نے کہا اے رعب دار سردارو! مجھے تو معلوم نہیں تمہارا اور بھی معبود ہے میرے سوا تو آگ لگا اے ہامان میری بھٹی کو[1] یا پھر تیار کر میرے لئے ایک محل کہ میں جھانکوں موسیٰ کے معبود کو اور میں تو اس کو جھوٹوں میں سے ہی سمجھتا ہوں۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور فرعون نے تکبر کیا اور اس کے لشکر نے ملک میں ناحق اور انہوں نے یقین کر لیا تھا کہ وہ ہماری طرف کبھی لوٹائے نہ جائیں گے۔

---

[1] یعنی اینٹوں کی بھٹی تیار کر میرے لئے۔

آیت نمبر ۳۹۔ مِنْ اِلٰهٍ۔ بت پرست قوم بہت سے خدا مانتی ہے اور اپنے بادشاہ کو بہت بڑا خدا۔ اس واسطے فرعون نے یہ کہا کہ کون سا خدا۔

يٰهَامٰنُ ۔ یہ کوئی بڑے افسر یا انجینئر کا نام ہے۔ وزیر صیغہ تعمیرات معلوم ہوتا ہے۔

صَرْحًا ۔ اونچا محل۔ یہ فرعون نے ہنسی و شرارت سے کہا ہے اور اپنے اونچے مکان پر فخر کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر دیدار ہو چکا ہے اور وہ شہرت پا گیا ہے اس واسطے فرعون بھی اونچا محل بنانے کا حکم دے رہا ہے کہ ہم گھر میں ہی کوہ طور بنوا لیتے ہیں اور **رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض** پر تمسخر ہے کہ ایک رصدگاہ بنا دے تا کہ موسیٰ اور اس کے اِلٰہ کا تعلق دیکھیں۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ تو ہم نے پکڑ لیا اس کو اور اس کے لشکروں کو پھر ان کو پھینک دیا دریا میں تو دیکھو ظالموں کا انجام کیا ہوا۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَىٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور ہم نے ان کو سردار بنایا (کافروں کا) وہ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور انجام کار ان کو مدد نہ ملے گی۔

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ﴿۴۳﴾ ع ۱۴ ۷

۴۳۔ اور ہم نے ان کے پیچھے دنیا میں لعنت لگا دی اور انجام کار وہ بُرے لوگوں میں سے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اس کے بعد کہ اگلی بہت سی سنگتیں ہلاک کر چکے کہ لوگوں کے لئے دلیلیں اور ہدایت اور رحمت ہو تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور اے محمد! (صلی اللہ علیک وسلم) ملک مصر میں جب ہم نے بھیجا موسیٰ کی طرف حکم تو تُو وہاں حاضرانِ حضور میں سے نہ تھا۔

وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِیًا فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ لیکن ہم نے پیدا کیں بہت سی امّتیں پھر ان کی عمریں دراز ہوئیں اور نہ تُو رہتا تھا مدین والوں میں کہ ان پر پڑھتا ہماری آیتیں لیکن ہم رسول بھیجتے ہی رہتے ہیں۔

آیت نمبر ۴۱۔ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ۔ دیکھو ظالموں کا انجام کیا ہوا۔ ظلم وفساد وشرارت وتکذیب مامورین وانبیاء و نافرمانیٔ خدا و افتراء علی اللہ اکثر بدیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ایک آدمی تو کیا سلطنت کی سلطنت برباد ہو جاتی ہے۔ قرآن شریف نے اس مضمون کو کئی کئی بار بیان فرمایا ہے تا کہ لوگوں کو تنبیہ ہو۔

آیت نمبر ۴۵۔ اِذْ قَضَیْنَاۤ۔ جب ہم نے بھیجا موسیٰ کی طرف یعنی جب موسیٰ تیری پیشگوئی بیان کرتا تھا۔ استثناء کے ۳۳ و ۱۸ باب کی طرف اشارہ ہے جو حورب کے پہاڑ پر موسیٰ کو دی گئی تھی اور ایک پیشگوئی استثناء ۱۲ میں ہے۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور نہ تو حاضر تھا طور کے کنارہ جب ہم نے پکارا اونچی آواز سے لیکن یہ تیرے ربّ کی مہربانی ہے[۱] تا کہ تو ڈراوے ان لوگوں کو جن کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تجھ سے پہلے اس لئے کہ وہ نصیحت پکڑیں اور بڑے آدمی بن جائیں۔

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور کہیں وہ یہ نہ کہنے لگیں کہ جب ان پر آپڑے مصیبت ان کے کرتوتوں کے بدلے جو وہ آگے کر چکے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! تو نے کیوں نہ بھیج دیا ہماری طرف کوئی رسول کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ہم ایماندار ہو جاتے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق پہنچا تو لگے کہنے کہ اس کو وہ کیوں نہیں ملا جیسا ملا تھا موسیٰ کو کیا یہ انکار نہیں کر چکے ہیں اس کا جو موسیٰ کو مل چکا تھا پہلے سے۔ انہوں نے کہا دونوں بڑے ساحر ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں (یعنی دونوں بت پرستی کے مخالف ہیں) اور کہہ چکے ہم تو سب ہی کے منکر ہیں۔

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى

۵۰۔ تو جواب دے کوئی کتاب لاؤ اللہ کی طرف سے جو ان دونوں سے ہدایت میں بہتر ہو (یعنی

---

[۱] کہ تجھے سب خبریں دے دیں۔

آیت نمبر۴۹۔ لَوْلَآ اُوْتِيَ ۔ وہ کیوں نہیں ملا۔ یہی اعتراض کر کے اکثر لوگوں نے ٹھوکر کھائی حالانکہ ان باتوں کا انکار کر کے نتیجہ پانے والے ہو گزرے پھر اعتراض سے کیا نتیجہ؟ ایک ہی بات اکثر لوگ دہرایا کرتے ہیں جو ان کی سخافت عقل کی دلیل ہے۔

آیت نمبر۵۰۔ اَهْدٰى مِنْهُمَآ ۔ کوئی کتاب لاؤ اللہ کی طرف سے جو محمد ﷺ اور حضرت موسیٰ کی کتاب سے بہتر ہو **فَسُبْحَانَ اللّٰهِ لَيْسَ أَهْدٰى مِنْهُمَا** ان دونوں کلاموں نے جاہلوں کو بادشاہ بنا دیا ضعفاء کو قوی کر دیا۔ بدمعاشوں کو متقی و پرہیزگار، چوروں کو امانت دار، ساہوکار وغیرہ بنا دیا۔

مِنۡهُمَاۤ اَتَّبِعۡهُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝۵۰

قرآن شریف وتورات سے) کہ میں اس کی پیروی کروں جب تم سچے ہو۔

فَاِنۡ لَّمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَكَ فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا يَتَّبِعُوۡنَ اَهۡوَآءَهُمۡ‌ؕ وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰٮهُ بِغَيۡرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝۵۱ ع ۸

۵۱۔ پس اگر یہ لوگ تیری بات کا جواب نہ دیں تو جان لے کہ اس کے سوا نہیں کہ اپنی گری ہوئی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اپنی گری ہوئی خواہش کے پیچھے پڑا بغیر اللہ کی راہنمائی کے۔ کچھ شک نہیں کہ ظالم جس راہ پر ہیں وہ اللہ کی بتائی ہوئی نہیں۔

وَلَقَدۡ وَصَّلۡنَا لَهُمُ الۡقَوۡلَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ۝۵۲ؕ

۵۲۔ اور ہم نے متواتر باتیں بتائی ہیں ان کو تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ بڑے آدمی ہو جائیں۔

اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِهٖ هُمۡ بِهٖ يُؤۡمِنُوۡنَ ۝۵۳ نصف

۵۳۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت فرمائی اس قرآن سے پہلے تو وہ اس قرآن کو مانتے ہیں۔

وَاِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنۡ قَبۡلِهٖ مُسۡلِمِيۡنَ ۝۵۴

۵۴۔ اور جب اُن پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں ہم نے اس کو مانا۔ کچھ بھی شک نہیں کہ یہ ہمارے ربّ کی طرف سے ہے بے شک ہم اس سے پہلے بھی فرمانبردار ہی تھے۔

آیت نمبر۵۱۔ اِتَّبَعَ هَوٰٮهُ۔ اپنی گری ہوئی خواہش کے پیچھے پڑا۔ **اِتّباعِ هَویٰ** سے اختلاف ہوتا ہے ورنہ صدق، نیاز مندی و پاک صحبت طلب برضا مندی حق وخشیت اللہ ہوتو اختلاف اور انکار مرسلین و ہدایت رب العالمین کیوں ہو؟

آیت نمبر۵۲۔ وَصَّلۡنَا۔ کے معنی ہیں ملا دیا۔ **ایک** دوسرے سے **پیوست** کیا جس سے ظاہر ہے کہ قرآنِ کریم کی ترتیب منجانب اللہ ہے۔

آیت نمبر۵۴۔ مِنۡ قَبۡلِهٖ مُسۡلِمِيۡنَ۔ اس سے پہلے ہم فرمانبردار ہی تھے۔ نیکی سے کون فائدہ اٹھا سکتا ہے وہی جو پہلے ہی سے مذہب میں نیک ہو اور سمجھ اچھی رکھتا ہو اور فرمانبرداری کا مادہ رکھتا ہو اور صبر وسخاوت اور **تحمّل** کا عادی ہو۔

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۵۵

۵۵۔ یہی لوگ ہیں جن کو دُہرا دُہرا اجر دیا جائے گا ان کے صبر کے سبب سے اور بدی کا دفعیہ نیکی سے کرنے کے باعث سے اور اس سبب سے کہ وہ ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خرچ کرتے رہتے ہیں۔

وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝۵۶

۵۶۔ اور جب بے ہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کش ہو جاتے اور کہتے ہیں ہمارے اعمال ہمارے ساتھ ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ۔ تم پر سلام ہے[1] ہم جاہلوں کی (محبت وصحبت) نہیں چاہتے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۵۷

۵۷۔ تُو تو ہدایت نہیں دے سکتا جس کو چاہے اور اللہ ہدایت دے سکتا ہے جسے چاہے اور وہی خوب جانتا ہے توفیق والوں اور کامیاب اور طاقتوروں کو۔

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا

۵۸۔ اور کہنے لگے اگر ہم ہدایت کی پیروی کریں تیرے ساتھ تو ہم اچک لئے جائیں گے اپنے ملک سے۔ کیا ہم نے ان کو جگہ نہ دی امن

---

[1] اللہ تمہیں نیک سمجھ دے۔

آیت نمبر ۵۵۔ يُنْفِقُوْنَ۔ خرچ کرتے رہتے ہیں۔ وقت۔ علم۔ روٹی۔ پیسہ و کپڑا۔ غرض ہر ایک خدا کی دی ہوئی چیز خرچ کرتا ہے جو نیک ہوتا ہے اور اس کے خرچ میں بڑا حوصلہ دکھاتا ہے۔

آیت نمبر ۵۷۔ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ تُو تو ہدایت نہیں دے سکتا جس کو چاہے۔ یعنی توفیق کسی کو نہیں بخش سکتا اور کامیاب نہیں کرا سکتا، طاقت نہیں بخش سکتا مگر جس کو اللہ چاہے استاد اور کاملین کی سعی بے کار ہے جب تک فیض لینے والے کو خدا کے ہاں سے توفیق نہ ملے۔

آیت نمبر ۵۸۔ نُتَخَطَّفْ۔ ہم اُچک لئے جائیں گے یعنی ہمیں لوگ ملک میں نہ رہنے دیں گے۔ دشمن ہو جائیں گے۔ ہم مارے جائیں گے۔ اس آیت کو شیعہ وغیرہ غور سے پڑھیں ایسے وقت پر ایمان لانے والے کیا منافق ہو سکتے ہیں؟

اٰمِنًا یُّجۡبٰۤی اِلَیۡهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیۡءٍ رِّزۡقًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۸﴾

والے حرم میں جو کھنچے چلے آتے ہیں اس کی طرف سب قسم کے پھل کھانے کو ہماری طرف سے لیکن وہ بہت سے جانتے ہی نہیں۔

وَ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡیَةٍۭ بَطِرَتۡ مَعِیۡشَتَهَا ۚ فَتِلۡكَ مَسٰكِنُهُمۡ لَمۡ تُسۡكَنۡ مِّنۡۢ بَعۡدِهِمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا ؕ وَ كُنَّا نَحۡنُ الۡوٰرِثِیۡنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور ہم نے ہلاک کر دیں بہت سی بستیاں جو اِترا چلی تھیں اپنی گزران میں (دولت مندی کی وجہ سے مغرور ہو گئیں تھیں) تو اب لو! یہ ان کے گھر ہیں کہ ان میں کوئی بھی بستا نہیں ان کے بعد مگر تھوڑے۔ اور ہم ہی وارث ٹھہرے۔

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهۡلِكَ الۡقُرٰی حَتّٰی یَبۡعَثَ فِیۡۤ اُمِّهَا رَسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا مُهۡلِكِی الۡقُرٰۤی اِلَّا وَ اَهۡلُهَا ظٰلِمُوۡنَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ اور تیرا ربّ کسی بستی کو ہلاک کرنے والا نہیں جب تک کہ نہ پہنچ لے ان کے بڑے شہر میں کوئی رسول جو پڑھے ان پر ہماری آیتیں اور ہم کسی بستی کو ہلاک ہی نہیں کرتے مگر جب وہاں کے لوگ ظالم ہوں۔

وَ مَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَ زِیۡنَتُهَا ۚ وَ مَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ ع

۶۱۔ اور تم کو جو کچھ دیا گیا ہے تو وہ دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور یہیں کی رونق ہے اور اللہ کے پاس جو ہے وہ زیادہ بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والا ہے۔ تو کیا تم کو کچھ بھی عقل نہیں۔

اَفَمَنۡ وَّعَدۡنٰهُ وَعۡدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِیۡهِ

۶۲۔ بھلا جس سے ہم نے بہت عمدہ وعدہ کیا

آیت نمبر۶۰۔ فِیۡۤ اُمِّهَا۔ اُن کے بڑے شہر میں۔ **اُمِّهَا** سے مکہ معظّمہ مراد ہے۔ اس کو ناف زمین بھی بولتے ہیں۔ زمین گول ہے اور عربی میں ناف کو **صُرَّہ** بولتے ہیں۔ اس سے وہ چیز مراد ہے جس سے بچہ کو غذا پہنچتی ہے۔ مکہ کو **اُمُّ الۡقُرٰی** فرمایا ہے تو ہدایت کے بھوکے بچوں کے لئے اسی سے شِیرِ علم اور توحید کا دودھ ملا اور یہیں سے ہدایت کا سرچشمہ اُبلا اور ہر وہ بستی جس میں اللہ کا رسول آتا ہے چاہے اپنی آبادی کے لحاظ سے چھوٹی ہو مگر اپنے فیضان کے لحاظ سے **اُمُّ الۡقُرٰی** بن جاتی ہے۔ چنانچہ مکہ، یمن، کلکتہ، لندن، پیرس، نیویارک، شکاگو کے برابر نہیں۔ اس وقت قسطنطنیہ، حمص، کرمان وغیرہ کے برابر تھا۔ اِس وقت بستی قادیان کو بطفیل سید المرسلین خدا تعالیٰ نے **اُمُّ الۡقُرٰی** بنا دیا **وَ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ وَ لَا یُسۡئَلُ عَمَّا یَفۡعَلُ**۔

كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦١﴾

ہے اور وہ اس کو پانے والا ہے ایسا شخص اس کے برابر ہوسکتا ہے جس کو ہم نے دنیا ہی کا فائدہ دیا پھر وہ انجام کار ان لوگوں میں سے ہوگا جو پکڑ بلائے جاتے ہیں۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾

۶۲۔ اور جس دن ان کو پکارے گا پکارنے والا۔ فرمائے گا کہاں ہیں وہ میرے شریک جن کا تم زعم کیا کرتے تھے۔

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ وہ بولیں گے جن پر عذاب ثابت ہو چکا۔ اے ہمارے ربّ! یہی لوگ ہیں (استاد کہیں گے) جن کو ہم نے بہکایا۔ ہم نے ان کو بہکایا کیوں کہ ہم بہکے ہوئے تھے[1] ہم تیرے سامنے ان سے بیزار ہیں یہ لوگ تو ہم کو نہیں پوجتے تھے[2]۔

وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾

۶۵۔ اور کہا جائے گا بلاؤ اپنے شریکوں کو تو وہ ان کو پکاریں گے تو وہ انہیں جواب بھی نہ دیں گے اور دیکھ لیں عذاب اور آرزو کریں گے کیا اچھا ہوتا کہ وہ راہ راست پر ہوتے۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾

۶۶۔ اور ایک دن ان کو پکارے گا پکارنے والا پھر فرمائے گا کہ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا۔

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾

۶۷۔ تو اس دن ان پر اندھا دھن ہو جائیں گی خبریں[3] تو اس میں کچھ پوچھ پاچھ نہ کریں گے۔

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى

۶۸۔ اور جس نے توبہ کر لی اور سچے دل سے

---

[1] یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہم کو بہکایا (شاگرد کہیں گے) انہوں نے ہم کو بہکایا جس طرح ہم بہکے۔
[2] اپنی خواہشات کو پوجتے تھے یہ مریدوں کا مقولہ ہوگا۔
[3] یعنی کوئی بات سوجھ نہ پڑے گی یعنی مطلق کسی سے کچھ جواب نہ بن پڑے گا۔

اَنۡ یَّکُوۡنَ مِنَ الۡمُفۡلِحِیۡنَ ﴿۶۸﴾

اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے تو امید ہے کہ وہ نہال اور بامراد ہوگا۔

وَ رَبُّکَ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ وَ یَخۡتَارُ ؕ مَا کَانَ لَہُمُ الۡخِیَرَۃُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ اور تیرا ربّ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے لوگوں کے ہاتھ میں اختیار نہیں۔ اللہ پاک ذات ہے۔ بہت بلند ہے اس سے جو شریک بناتے ہیں۔

وَ رَبُّکَ یَعۡلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوۡرُہُمۡ وَ مَا یُعۡلِنُوۡنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اور تیرا ربّ جانتا ہے جو کچھ ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔

وَ ہُوَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ لَہُ الۡحَمۡدُ فِی الۡاُوۡلٰی وَ الۡاٰخِرَۃِ ۫ وَ لَہُ الۡحُکۡمُ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ اور وہی اللہ ہے کوئی سچا معبود نہیں اس کے سوا۔ اسی کی حمد ہے اول اور آخر[1] اور اسی کے ہاتھ میں حکم ہے۔ اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ الَّیۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِضِیَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسۡمَعُوۡنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ کہہ دو بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ تم پر ہمیشہ رات ہی رکھے قیامت کے دن تک تو وہ کونسا معبود ہے اللہ کے سوا جو تمہارے پاس روشنی لائے۔ تو کیا تم کچھ بھی نہیں سنتے؟

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ النَّہَارَ سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِلَیۡلٍ تَسۡکُنُوۡنَ فِیۡہِ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ اور کہہ دے بھلا یہ بھی دیکھو کہ اگر اللہ ہمیشہ تم پر دن رکھے قیامت کے دن تک تو وہ کونسا معبود ہے اللہ کے سوا جو لاوے تمہارے پاس رات کو کہ تم اُس میں آرام پاؤ۔ تو کیا تم کچھ بھی نہیں دیکھتے؟

---

[1] یعنی ہر وقت اور ہر حال۔

آیت نمبر ۶۹۔ یَخۡتَارُ ۔ تیرا رب جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔ خلافت کے متعلق اس میں بڑی بحث ہے مگر اصل یہ ہے کہ خدا آپ ہی برگزیدہ کر لیتا ہے جسے چاہتا ہے جیسا کہ واقعہ ہو چکا۔ جو انبیاء ہونے والے تھے وہ نبی ہوئے اور جو خلیفہ ہونے والے تھے وہ خلیفہ ہوئے۔

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اُس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات دن بنائے تا کہ اس میں آرام پاؤ اور اللہ کی مہربانی سے کچھ تلاش بھی کرو مال اور تا کہ تم شکرگزاری اختیار کرو۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور جس دن ان کو پکارے گا اور پوچھے گا وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کا تم زعم کیا کرتے تھے۔

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۶﴾ ع

۷۶۔ اور ہم ہر ایک فرقہ میں سے ایک ایک گواہ کھڑا کریں گے اور پھر اُن سے کہیں گے پیش کرو اپنی اپنی دلیل۔ اس وقت لوگوں کو معلوم ہو گا کہ بے شک حق اللہ ہی کا ہے اور ان سے گئی گزری ہو جائیں گی وہ باتیں جو بنایا کرتے تھے۔

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ کچھ شک نہیں کہ قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور اس نے بغاوت کی اُن پر اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ اس کے خزانوں یا کنجیوں سے تھک جاتے تھے کئی طاقتور آدمی۔ جب قارون سے کہا اس کی قوم نے اِترا مت کچھ شک نہیں کہ اللہ پسند نہیں کرتا اِترانے والوں کو۔

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ

۷۸۔ اور خواہش کر اُس مال سے جو اللہ نے تجھ کو دیا ہے آخرت کے گھر کے سنوار کی اور بھول مت اپنا حصہ دنیا سے[۱] اور تُو احسان کر کیونکہ اللہ

---

[۱] یعنی اللہ نے تجھ کو دنیا کا بہت مال دیا ہے۔

آیت نمبر ۷۷۔ قَارُوْنَ۔ کا حال سفر عدد (گنتی) کے ۱۶ باب آیت ۱ میں تفصیلاً مذکور ہے جس کا نام قرح بن اظہار بن قہات بن لاوی ہے۔

آیت نمبر ۷۸۔ اَحْسِنْ۔ قوم نے قارون سے کہا کہ احسان کر جیسا کہ اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔

اَحۡسَنَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ وَلَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۝۷۸

نے تجھ پر احسان کیا ہے اور فساد و شرارت نہ چاہ ملک میں کچھ شک نہیں کہ اللہ پسند نہیں کرتا شریر مفسدوں کو۔

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوۡتِيۡتُهٗ عَلٰى عِلۡمٍ عِنۡدِىۡ‌ؕ اَوَلَمۡ يَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ قَدۡ اَهۡلَكَ مِنۡ قَبۡلِهٖ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مَنۡ هُوَ اَشَدُّ مِنۡهُ قُوَّةً وَّاَكۡثَرُ جَمۡعًا‌ؕ وَلَا يُسۡـَٔلُ عَنۡ ذُنُوۡبِهِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۝۷۹

۷۹۔ قارون نے کہا اس کے سوا نہیں کہ یہ مال تو دیا گیا ہے یا مجھ کو ملا ہے میرے تجربہ اور کمال سے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ ہلاک کر چکا اس سے پہلے بہت سی جماعتوں کو جو اس سے زیادہ قوت میں تھیں (علم و تجربہ میں) اور بہت جمع والی تھیں (یعنی مال و اسباب میں) اور قطع تعلق کرنے والوں کے گناہوں سے نہیں پوچھا جاتا[۱]۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوۡمِهٖ فِىۡ زِيۡنَتِهٖ‌ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ

۸۰۔ تو قارون نے اپنی آرائش میں غلبہ کیا اپنی

---

[۱] یعنی وہ کس گناہ کے تصور میں پکڑا گیا۔

(بقیہ حاشیہ) غلط العام ہے جو احسان سے مراد منت لی جاتی ہے اور احسان جتانا اردو میں منّت نہادن کا ترجمہ ہوگیا ہے جس کو عربی میں **مَنًّا** کہتے ہیں۔ قرآن میں اِحسان سے مراد وہ بھلائی ہے جو خداترسی کے طور پر خلوص نیّت سے خدا ہی کے لئے کسی پر کی جائے۔ اس احسان کا نتیجہ جنابِ الٰہی سے سات سو یا اس سے بھی بڑھ کر یہاں اور آخرت میں ملے گا۔ احسان مال اور جسم اور جان اور علوم اور دل اور زبان سب طرح سے ہوسکتا ہے۔

آیت نمبر ۷۹۔ عَلٰى عِلۡمٍ ۔ یعنی یہ مال مجھے ملا ہے میرے تجربہ اور کمال سے یعنی خدا نے نہیں دیا ہے بلکہ میرے کمال اور ہوشیاری کا نتیجہ ہے جو میرا ذاتی ہے **نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْجَهَالَةِ وَالْغَفْلَةِ**۔

اَلۡمُجۡرِمُوۡنَ ۔ قطع تعلق کرنے والوں کے گناہوں سے نہیں پوچھا جاتا۔ یہ محض جھوٹی بات ہے کہ قارون سونا یا چاندی بنانا جانتا تھا کیونکہ جن چیزوں کو بندے بنایا کرتے ہیں وہ خدا نہیں بنایا کرتا جیسے روٹی کپڑے وغیرہ اور جس کو خدا بناتا ہے اس کو کوئی نہیں بنا سکتا جیسے سونا چاندی وغیرہ اور اس کے خلاف اعتقاد رکھنا شرک فی الصّفات ہے جیسا دوسری آیتوں میں اس کی تفصیل ہے اور وہ جو کرتے تھے تم نہیں پوچھے جاؤ گے پارہ ایک آیت آخر اور وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى (الانعام: ۱۶۵) اور لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَـكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ (البقرۃ: ۱۴۰) وغیرہ آیات کثیرہ۔

يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۸۰﴾

قوم پر تو طالب دنیا کہنے لگے کہ کیا اچھا ہوتا ہم کو ملتا جیسا قارون کو ملا ہے کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا صاحبِ نصیب بھاگوان ہے۔

وَ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور ذی علم لوگ بولے تم پر افسوس! اللہ کے یہاں کی دین بہت اچھی ہے اس شخص کے لئے جو سچے دل سے ایمان لایا اور بھلے کام کیا اور یہ بات تو انہیں کے دل میں پڑتی ہے جو سدا نیکیوں پر جمنے والے اور بدیوں سے بچنے والے ہیں۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۟ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۤ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ پھر ہم نے ذلیل کر دیا مٹی میں ملا دیا اُس کو اور اس کے گھر کو تو کوئی بھی جماعت نہ ہوئی جو اس کی مدد کرتی اللہ کے مقابلہ میں اور نہ وہ خود ہی بدلہ لے سکا۔

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۭ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

۸۳۔ اور لگے کہنے وہ لوگ جو اس کی قوت اور طاقت کی آرزو کرتے تھے کل۔ تھُو واہیات ہے (سچ تو یہ ہے) کہ اللہ ہی کشادہ کرتا ہے جس کی روزی چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور اندازے سے دیتا ہے۔ اگر اللہ احسان نہ فرماتا ہم پر ضرور ہمیں ذلیل کر دیتا، مٹی میں ملا دیتا۔

آیت نمبر۸۳۔ یَبْسُطُ ۔ اللہ ہی کشادہ کرتا ہے یعنی اللہ کی دین اچھی ہے، بُرا مالدار ہوا اور قارون کے جیسا غارت ہوگیا تو کیا کام کا۔ کسی شاعر نے قناعت کے بارہ میں کیا خوب کہا ہے ؎

دو قرص نان اگر از گندم است یا از جو	دو تائی جامہ اگر کہنہ است و یا خود نو
چہار گوشہء دیوار خود بخاطر جمع	کہ کس نہ گوید ازیں جا خیز و آنجا رو
ہزار بار فزون تر بہ نزد ابنِ یمین	ز فرّ مملکتِ کیقباد و کیخسرو

اور اس سے بھی بہتر سعدی نے فرمایا ہے کیونکہ محسن حقیقی کے احسان کو یاد دلاتے ہیں

ابر و باد و مہ و خورشید فلک درکار اند	تا تو نانے بکف آری و بکف نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار	شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نہ بری

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع ۱۱

اوہو کیسی خرابی ہے! کافر تو نہال اور بامراد ہوتے ہی نہیں۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ ہاں آخرت کا گھر ہم ان ہی کو دیں گے جو ملک میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے اور انجام کار تو متقیوں ہی کا ہے[۱]۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ جو شخص نیکی لے کر آئے اس کے لئے اس سے بہتر نیکی ہے اور جو کوئی بدی لے کر آئے تو جنہوں نے بُرے کرتوت کئے ہیں تو انہیں اتنی ہی سزا ملے گی جتنا وہ کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّىْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ بے شک تیرے ربّ نے تجھ پر قرآن اتارا البتہ وہ ضرور تجھ کو پھیر لانے والا ہے پہلی جگہ[۲] کہہ دے میرا ربّ خوب جانتا ہے کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون بالکل گمراہی میں پڑا ہے۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ يُّلْقٰۤى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا

۸۷۔ اور تجھ کو امید نہ تھی کہ تیری طرف اتاری جائے گی کتاب مگر تیرے ربّ کی مہربانی سے

---

[۱] یعنی دین دنیا میں بھی لوگ خوش نصیب ہیں۔

[۲] یعنی تیرے وطن میں یہ فتح مکہ کی پیش گوئی ہے۔

آیت نمبر۸۵۔ بِالسَّيِّئَةِ ۔ جو کوئی بدی لے کر آئے۔ بھلائی اور بُرائی جیسے فی الحقیقت برابر نہیں ویسے ہی نتیجہ کے لحاظ سے برابر نہیں۔ تو کیا ہی بدبخت ہے وہ شخص جو نیکی کا موقع پاوے اور نہ کرے اور بدی کا موقع پاوے تو فوراً مستعد ہو جاوے۔ اللہ تیری ہی حفاظت چاہیے اور تیرا ہی سہارا اور انسان ضعیف البنیان ہے۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىْ (یوسف:۵۴)۔

آیت نمبر۸۶۔ لَرَآدُّكَ ۔ وہ ضرور تجھ کو پھیر لانے والا ہے۔ تو کس طرح رک سکتا ہے۔ بخاری نے ابن عباس سے روایت کیا ہے: **مَعَاد** سے مراد مکہ ہے اور **لُغتًا** بھی **مَولد** کے معنی ہے۔

لِّلۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۸۷﴾

اتاری گئی تو تُو مددگار نہ بننا کبھی کافروں کا[1]۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعۡدَ اِذۡ اُنۡزِلَتۡ اِلَيۡكَ وَادۡعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ اور نہ (ایسا ہو) کہ وہ تجھ کو روک دیں اللہ کی آیتوں کے پہنچانے سے اس کے بعد کہ وہ تیری طرف اتر چکیں اور بلایا کر تیرے ربّ کی طرف اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔

وَلَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ‌ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۚ كُلُّ شَىۡءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجۡهَهٗ‌ ؕ لَهُ الۡحُكۡمُ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ اور نہ پکار اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود، کوئی بھی تو سچا معبود نہیں اللہ کے سوا۔ ہر ایک چیز ہلاکت رکھتی ہے[2] لیکن اللہ کی ذات پاک ہے۔ اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹ جاؤ گے۔

---

[1] یعنی اپنے ایمان دار ساتھیوں کا بھروسہ کرنا کافروں کا نہیں۔

[2] یا وہ جو اللہ کے لئے ہو جاتا ہے جس میں اللہ کی توجہ ہو وہ چیز ہلاکت نہیں رکھتی۔

آیت نمبر ۸۸۔ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۔ اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔ یہ سورۃ دلائل نبوت پر ختم ہوتی ہے۔ اس میں ارشادات ہیں یعنی کوئی چیز بھی معبود ہونے کی شان نہیں رکھتی اور جس پر خدا کی توجہ ہوتی ہے وہ ہلاک نہیں ہوتی ہے۔ اب سمجھ لو کہ کیا کرنا چاہیئے۔ سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ سَبْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ اس سورۂ عنکبوت کو ہم اس اللہ کے نام سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو رحمٰن ورحیم ہے۔

الٓمّٓ ۝٢

۲۔ میں اللہ بڑا جاننے والا ہوں۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝٣

۳۔ کیا لوگوں کو خیال ہے کہ وہ چھوڑے جائیں یوں ہی۔ یہ جو کہہ دیتے ہیں کہ ایمان لائے حالانکہ ابھی تک تمیز نہ ہوئی، امتحان نہیں کیا گیا۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝٤

۴۔ اور بے شک ہم نے ممیّز کیا تھا ان لوگوں کو جو ان سے پہلے تھے تو ضرور اللہ معلوم کرے گا ان لوگوں کو جو سچے ہیں اور جھوٹوں کو بھی ضروری ظاہر کرے گا۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝٥

۵۔ کیا ان کو خیال ہے جو بُرے کام کرتے ہیں کہ ہم سے بڑھ جائیں گے آگے وہ کیا ہی بُرا حکم کرتے ہیں (یعنی فیصلہ)۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦

۶۔ جو شخص امید رکھتا ہے اللہ سے ملنے کی تو کچھ شک نہیں کہ اللہ کا وعدہ ضرور ہی آنے والا ہے اور اللہ ہی بڑا سننے والا ہے جو وہ بُرا حکم کرتے ہیں اور بڑا جاننے والا ہے جو ان کی آرزوئیں ہیں۔

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧

۷۔ اور جو شخص محنت اٹھاتا ہے تو وہ اپنے ہی لئے محنت اٹھاتا ہے کچھ شک نہیں کہ اللہ غنی ہے سب جہانوں سے۔

آیت نمبر۳۔ لَا يُفْتَنُوْنَ۔ جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ابھی تک تمیز نہ ہوئی۔ بہت سے لوگ ہیں کہ اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں حتیٰ کہ اکثر منافق بھی، مگر مشکلات سر پر پڑتے وقت کھل جاتا ہے کہ مومن کون ہے اور بے ایمان کون ہے اور جب تک قرآنی موقع نہ ہو مصرعہ

کس نہ گوید امتحانی دوغ من ترش است

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَ لَنَجۡزِیَنَّہُمۡ اَحۡسَنَ الَّذِیۡ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸﴾

۸۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے تو ضرور ہم ان سے دور کردیں گے ان کی خطائیں اور ضرور دیں گے ہم ان کو بہتر سے بہتر بدلہ ان کاموں کا جو وہ کرتے تھے۔

وَ وَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ حُسۡنًا ؕ وَ اِنۡ جَاہَدٰکَ لِتُشۡرِکَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡہُمَا ؕ اِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ فَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹﴾

۹۔ اور ہم نے وصیت کی ہے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی اور اگر تیرے ماں باپ سخت کوشش کریں کہ تُو شریک ٹھہرا میرا ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو تُو ان کی اطاعت نہ کرنا۔ تم سب کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے تو میں تم کو بتا دوں گا جو تم کیا کرتے تھے۔

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدۡخِلَنَّہُمۡ فِی الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے ان کو ہم ضرور داخل کریں گے سنوار والوں میں۔

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَاۤ اُوۡذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتۡنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ ؕ وَ لَئِنۡ جَآءَ نَصۡرٌ مِّنۡ رَّبِّکَ لَیَقُوۡلُنَّ

۱۱۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر پھر جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے اللہ کے معاملہ میں (یعنی حق بات میں) تو لوگوں کی ایذا دہی کو اللہ کے عذاب کے برابر

آیت نمبر۸۔ لَنُکَفِّرَنَّ عَنۡہُمۡ ۔ ہم ان سے دور کردیں گے ان کی خطائیں۔ ایمان کی وجہ سے پچھلے گناہ اور اعمال صالحہ کے بدلے آئندہ کے معاف ہو جاتے ہیں کیونکہ عادات بد اور افعال بد کے بجائے اعمال صالح قائم ہو جاتے ہیں اور استقامت نصیب ہو جاتی ہے۔

آیت نمبر۹۔ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ۔ جس چیز کا تجھے علم نہیں اس میں دخل نہ دینا۔ اس پر عمل نہ کرنا۔ گو بزرگ سے بزرگ اسی طور پر کسی کام کے کرنے کو کہے اور آسمانی کتاب اس کی گواہ نہ ہو تو اس کے کہنے پر عمل نہ کرنا کیونکہ عمل بلا علم جہل ہے اور جہل کو علم سمجھنا شرک ہے اور اپنے کو علم حاصل کرنے کے لئے علیم کا محتاج نہ سمجھنا بلکہ اپنے کو عالم سمجھنا شریک ہونے کی دلیل ہے کیونکہ جس قدر شریک بنائے جاتے ہیں ان کو کوئی حق نہیں کہ وہ شریک سمجھے جائیں۔ نہ خدا کی ایسی قدرت نہ خلق نہ علم نہ تصرف تو پھر کیوں شریک بنائے جائیں یا کوئی جہالت سے بنیں۔

اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۰

سمجھ لیتا ہے اگر تیرے رب کی طرف سے مدد پہنچے اس کوتو وہ ضرور کہنے لگے ہم تو تمہارے ساتھ ہی تھے۔ بھلا کیا اس کو معلوم نہیں وہ اللہ تو سب کے دلوں کے بھیدوں سے بخوبی واقف ہے۔

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ۝۱۱

۱۲۔ اور اللہ ضرور ظاہر کرے گا ایمانداروں کو اور ضرور منافقوں کو بھی ظاہر فرمائے گا۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِیْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰیٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِیْنَ مِنْ خَطٰیٰهُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۲

۱۳۔ اور کافر کہنے لگے ایمانداروں سے کہ تم ہماری راہ چلو ہم اٹھائیں گے تمہارے گناہ۔ حالانکہ وہ اٹھانے والے نہیں ان کے گناہ میں سے کچھ بھی۔ کچھ شک نہیں کہ وہ تو بڑے جھوٹے ہیں۔

وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ٘ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝۱۳ ع

۱۴۔ وہ ضرور اٹھائیں گے اپنے بوجھ اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بھی بوجھ اور ضرور ان سے پوچھ پاچھ ہوگی قیامت کے دن ان باتوں کی جو وہ بنایا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا ؕ

۱۵۔ اور ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم کی طرف اور وہ ان میں رہا ہزار برس مگر پچاس کم۔ پھر ان

آیت نمبر ۱۴۔ مَعَ اَثْقَالِهِمْ ۔ وہ ضرور اٹھائیں گے اپنے بوجھ اور بوجھوں کے ساتھ۔ ایک اپنی بدکاری کا دوسرے سکھانے کی بدکاری کا۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (الانعام: ۱۶۵) کے مخالف نہیں ہے۔

آیت نمبر ۱۵۔ اَلْفَ سَنَةٍ ۔ ہزار برس۔ یہ ان کی بعثت کا زمانہ ہے۔ عمر اس سے بھی زیادہ ہوگی۔ چھوٹی عمر کی حد نہیں۔ کبھی صُلب میں ضائع ہو جاتا ہے، کبھی نطفہ میں، کبھی رحم میں، کبھی دو چار روز کے بعد بھی، دنیا میں ایک منٹ کے بعد۔ اسی طرح بڑی عمر میں بھی وسعت ہے۔ ناگپور ممالک متوسط میں اکثر ۳۵ (سال) سے زیادہ عمر نہیں ہوتی، کشمیر وغیرہ کی طرف بعض جگہ سو سے کم عمر نہیں ہوتی۔ اختلاف مکان سے جب عمریں گھٹتی بڑھتی ہیں تو اختلاف زماں ضرور ضرور اثر رکھتا ہے اور ایک بات اور بھی ہے کہ کسی نامور معزز خاندان کے آدمی مدتوں

فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۵﴾

کو طوفان نے لیا اور وہ ظالم تھے۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ تو ہم نے بچا لیا نوح کو اور کشتی والوں کو اور اس کشتی کو ایک نشان بنایا سب کے لئے۔

وَ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور ابراہیم کو (بھیجا ہم نے) جب اس نے اپنی قوم سے کہا اللہ ہی کی عبادت کرو اور اسی کو سپر بناؤ۔ یہ تمہارے لئے بہت ہی اچھا ہے جب تم جانتے ہو۔

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ

۱۸۔ سوائے اس کے نہیں کہ تم تو عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا مورتوں کی اور جھوٹی باتیں بناتے ہو۔ کچھ شک نہیں کہ جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا

(بقیہ حاشیہ) تک اپنے باپ دادا کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور اُس خاندان کے ختم ہونے تک مورثِ اعلیٰ ہی کے نام سے منسوب رہتے ہیں پھر اور کوئی خاندان عزت و شان کا شروع ہو جاتا ہے تو اُدھر منسوب ہو جاتا ہے۔ غرض عمر طبعی کوئی چیز نہیں۔ توریت سفر پیدائش ۵ باب ۶ میں انبیاء کی عمروں کا تخمینہ لکھا ہے اور نوح کی شریعت نو سو پچاس برس رہی ایک خیال تو ظاہریوں کا ہے کہ **نوح علیٰ نبیّنا و علیه السلام** شخص واحد نے ساڑھے نو سو برس اپنی قوم میں تبلیغ کا کام کیا۔ دوسرا خیال یہ کہ نوح مورث اوّل کا نام ہے جس کی خلافت و شریعت کا بقا اتنی مدت ہوا اور اس پہلے قول کے خلاف ایک قرینہ سورۃ یٰسین کی آیت کا ہے وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ (یٰس :۶۹) اور اس آخری خیال کی تائید میں سورۂ فرقان کی ایک آیت ہے وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ (الفرقان:۳۸) جس میں نوح کی قوم کی طرف بہت سے رسولوں کا جھٹلانا منسوب کیا گیا ہے جو ان ہی کے خاندان سے تھا۔ تاریخ عجم نامہ خسروان کا مصنّف بھی اسی کا قائل ہے۔ یوروپین تو اس بات کے معتقد ہیں کہ مورث اعلیٰ کے نام سے ایک ہی شخص سالہا سال سے منسوب چلا آتا ہے۔

آیت نمبر ۱۸۔ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا۔ جھوٹی باتیں بناتے ہو۔ یہاں **خَلْق** کا لفظ علمی یا عملی منصوبے کے تجویز کرنے پر بولا گیا ہے یعنی لفظ **خَلْق** کے معنے اندازہ کرنا اور تجویز بتانا تو اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ (ال عمران : ۵۰) کے معنی کرنے میں بھی اس کا لحاظ رکھیں۔

دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۸﴾

وہ تمہاری روزی کے مالک نہیں تو تم تلاش کرو اللہ ہی کے پاس روزی اوراسی کی عبادت کرواور اس کا شکر، اور اس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اگرتم جھٹلاؤ تو بے شک جھٹلا چکی ہیں بہت سی جماعتیں تم سے پہلے اور رسول پر تو صاف صاف پہنچا دینا ہی ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ کس طرح اللہ پہلی بار پیدا کرتا ہے مخلوق کو پھر بار بار بناتا ہے اس کو۔ بے شک اللہ پر یہ بہت آسان ہے۔

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۱﴾ۚ

۲۱۔ کہہ دے سیر کرو ملک میں پھر دیکھو اللہ نے کس طرح شروع کیا مخلوق کو پھر اللہ اٹھائے گا آخری اٹھانا۔ بے شک اللہ ہر ایک شے کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ وہ عذاب دیتا ہے جسے چاہتا ہے (یعنی منکروں کو) اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہتا ہے اوراسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۳﴾ؒ

۲۳۔ اورتم عاجز نہیں کر سکتے نہ زمین میں نہ آسمان میں اورتمہارا اللہ کے سوائے کوئی حمایتی ہے اور نہ مددگار۔

ع ۲ / ۹ / ۱۴

آیت نمبر۱۹۔ اِنْ تُكَذِّبُوْا۔ اگرتم جھٹلاؤ تو کیا ہوا تم سے پہلے بہت سی جماعتیں جھٹلا چکی ہیں۔ جو آخری رسول آتا ہے اس کو اپنی سچائی کے منوانے میں بہت سہولت ہوتی ہے اور رسول کے مخالفین کو بھی اس امر کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ وہ اعتراض نہ کریں جو اُن کے کسی مسلّم رسول پر وارد ہوتا ہو۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ لِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور جنہوں نے انکار کیا اللہ کی آیتوں کا اور اس کے دیدار کا تو یہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت سے ناامید ہو گئے ہیں اور یہی لوگ ہیں جن کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ تو کچھ جواب نہ تھا اس کی قوم کا مگر یہی کہ وہ کہنے لگے کہ اس کو مار ڈالو یا جلا دو تو اللہ نے اس کو بچالیا آگ سے۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں بڑی نشانیاں ہیں ایمانداروں کے لئے۔

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ

۲۶۔ اور ابراہیم نے کہا اس کے سوانہیں کہ تم نے تو بنا رکھے ہیں اللہ کے سوا بت آپس کی محبت کے سبب دنیا کی زندگی میں۔ پھر قیامت کے دن بعض کا بعض منکر ہو جائے گا اور لعنت بھیجے گا

آیت نمبر۲۴۔ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ۔ جو خدا کی رحمت سے ناامید ہو گئے۔ **رحمۃ اللّٰہ** سے دیدار الٰہی و نشانات و آیات اللہ مراد ہیں۔ شیعہ اس آیت کو پڑھیں اور لقاءِ الٰہی کا خیال رکھیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی آیات اس دنیا میں معرفت پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کو علمی طور پر ذہن میں ڈال دیتے اور علم الیقین کے مرتبہ پر انسان کو پہنچا دیتے (ہیں)۔ چونکہ علم الیقین تڑپ کو بڑھا دیتا ہے اور محبت کو بے قرار کر دیتا ہے۔ اگر عین الیقین نہ ہو تو توبہ، عاشق پر بہت ظلم ہے، اسی لئے فرمایا کہ جو میرے دیدار سے منکر ہوئے وہ میری رحمت سے مایوس ہوئے۔

آیت نمبر۲۵۔ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ۔ تو اللہ نے اس کو بچالیا آگ میں سے۔ بعض کہتے ہیں ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے، بعض کہتے ہیں نہیں۔ میرا ایمان ہے ڈالے گئے اور بچالئے گئے کیونکہ بعض علمی سلسلے اسباب کے خدائے علیم نے پوشیدہ رکھے ہیں۔ وجہ یہ کہ علیم کا کوئی کام بلا اسباب نہیں ہوتا۔ جاہل بلا اسباب کام کرتے ہیں اور اس کا نام اتفاق رکھتے ہیں۔ فلاسفر کے کام بعض اسباب سے اور بعض حسب رائے ان کے اتفاق سے ہوتے ہیں۔ کیونکہ علیم کے اسباب اس سے مخفی ہوتے ہیں اور خفی در خفی اسباب کا پتہ نہیں لگتا اسی وجہ سے اُس نے اس کا نام اتفاق رکھا ہے۔

بَعۡضُكُمۡ بَعۡضًا ۫ وَّمَاۡوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ۞۲۶

ایک پر ایک اور تمہارا ٹھکانا آگ میں ہوگا اور تمہارا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوۡطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّىۡ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّىۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۞۲۷

۲۷۔تو ایمان لے آیا ابراہیم پر لوط اور کہا میں ہجرت کرتا ہوں اپنے ربّ کی طرف کیوں کہ وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَجَعَلۡنَا فِىۡ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالۡكِتٰبَ وَاٰتَيۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِى الدُّنۡيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۞۲۸

۲۸۔اور ہم ہی نے عطا فرمایا ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد میں نبوت رکھی اور کتاب، اور دنیا ہی میں اس کا اجر ہم نے اس کو دیا اور کچھ شک نہیں کہ وہ آخرت میں بڑے سنوار والوں میں سے ہے۔

وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ۞۲۹

۲۹۔اور لوط کو ہم نے بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ بے شک تم لوگ ایسی بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی نے بھی نہ کی اس کو دنیا والوں میں سے۔

اَئِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ وَتَقۡطَعُوۡنَ السَّبِيۡلَ ۙ وَتَاۡتُوۡنَ فِىۡ نَادِيۡكُمُ الۡمُنۡكَرَ ؕ

۳۰۔کیا تم لوگ مَردوں پر آتے ہو اور رہزنی کرتے ہو[۱] اور کرتے ہو اپنی مجلس میں ناشائستہ حرکتیں۔ پھر کچھ جواب نہ دیا اس کی قوم نے مگر

[۱] لوگوں کو بہکاتے ہو یا خلاف وضع فطری کام کرتے ہو۔

آیت نمبر۲۷۔ لُوۡطٌ ۔لوط علیہ السلام بھتیجے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے۔

اِنِّىۡ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّىۡ ۔میں ہجرت کرتا ہوں اپنے ربّ کی طرف۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اللہ کی طرف جاتا ہے وہ آسمان پر نہیں جاتا۔ یہاں دنیا میں ہی رہ کر اللہ کے پاس پہنچ سکتا ہے چنانچہ حضرت خلیل عراق سے شام کو آئے یہ انتقال مکانی ہے۔ پس جو لوگ **رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ** سے مسیح کو آسمان پر لے جاتے ہیں وہ ضرور غور کریں کیونکہ آسمان کا لفظ تو وہاں ہے نہیں۔

آیت نمبر۳۰۔ نَادِيۡكُمُ ۔**نادی** کا لفظ مجلس، دائرہ، تکیہ، دیوان خانہ وغیرہ پر بولا جاتا ہے۔ زنا کار، لوطی اکثر پتنگ باز، بٹیر باز، مرغ باز، بلبل باز، مٹھائی فروش، آنکھ مچولی کھیلنے والے، جوئے باز، نیشکر فروش، خوانچہ والے،

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۰﴾

یہی کہا کہ اللہ کا عذاب تو لے آ ہم پر جب تُو سچا ہے۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ لوط نے کہا اے میرے ربّ! میری مدد فرما ان مفسدوں پر۔

ع ۱۵ ۳ ۸

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور جب آئے ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس (یعنی فرشتے) خوش خبری لے کر اور کہنے لگے کہ البتہ ہم ہی ہلاک کرنے والے ہیں اس بستی کے رہنے والوں کو۔ کچھ شک نہیں کہ اس بستی کے لوگ ظالم ہی ہیں۔

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڭ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۤ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ ابراہیم نے کہا ان میں لوط بھی تو ہے[1] فرشتوں نے کہا ہمیں خوب معلوم ہے جو کوئی اس میں ہے۔ ہم ضرور بچا لیں گے لوط کو اور اس کے گھر والوں کو مگر اس کی بی بی رہ جائے گی کیوں کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہے۔

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۣ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور جب پہنچے ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے پاس ان کے سبب سے ناخوش ہوا اور بہت تنگ دل ہوا اور فرشتوں نے کہا تم نہ ڈرو۔ نہ غم کرو ہم تمہیں اور تمہارے لوگوں کو بچا لیں گے مگر تمہاری بی بی رہ جائے گی عذاب میں کیونکہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہے۔

---

[1] یعنی مخلص عذاب آنے کا مانع ہے۔

(بقیہ حاشیہ) قدیم مکتب کے مُلاّ، آج کل کے بعض انگریزی مدرس وغیرہ ہوتے ہیں کیونکہ بچوں کی رغبت کی چیزیں ان کے پاس ہوتی ہیں۔

اِنَّا مُنۡزِلُوۡنَ عَلٰۤى اَهۡلِ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ۝۳۵

۳۵۔ بے شک ہم اس بستی والوں پر نازل کرنے والے ہیں ایک آفت آسمان سے کیونکہ وہ بدکاری کرتے تھے۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۳۶

۳۶۔ بے شک ہم نے چھوڑ رکھا اس کا ظاہر نشان ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۳۷

۳۷۔ اور مدین کی طرف بھیجا ان کے بھائی شعیب کو اور اس نے کہا اے قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو اور خوف کرو آخرت کے دن کا اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۳۸

۳۸۔ پس انہوں نے شعیب کو جھٹلایا تو ان کو زلزلہ نے آلیا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے ہی پڑے رہ گئے۔

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۣ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝۳۹

۳۹۔ اور عاد اور ثمود کو ہم نے ہلاک کر دیا اور ان کے گھر تمہارے لئے ظاہر ہیں اور شیطان نے ان کے کرتوت ان کو خوشنما دکھائے اور ان کو روک دیا راہ راست سے۔ اور وہ بڑے ہوشیار لوگ تھے۔

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۣ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۝۴۰

۴۰۔ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو ہم نے ہلاک کر دیا اور بے شک ان کے پاس آیا تھا موسیٰ کھلے کھلے نشان لے کر تو انہوں نے تکبر کیا ملک میں اور وہ آگے نکلنے والے نہ تھے۔

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ

۴۱۔ تو ہر ایک کو ہم نے پکڑ لیا اس کے گناہ پر تو بعض تو ان میں سے وہ تھے جن کو ہم نے خاک

آیت نمبر ۴۱۔ حَاصِبًا۔ پتھر کی برسات۔ غزوۂ خندق میں بھی مخالفین آنحضرت ﷺ پر ایسی ہی برسات ہوئی۔

الصَّيۡحَةُ ۚ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ ۚ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۴۱﴾

میں ملا دیا اور بعض کو ہم نے ڈُبا دیا اور اللہ تو ایسا نہیں جو اُن پر ظلم کرے لیکن وہ اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کرتے تھے۔

مَثَلُ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ كَمَثَلِ الۡعَنۡكَبُوۡتِ ۚۖ اِتَّخَذَتۡ بَيۡتًا ؕ وَاِنَّ اَوۡهَنَ الۡبُيُوۡتِ لَبَيۡتُ الۡعَنۡكَبُوۡتِ ۘ

۴۲۔ ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا کسی اور کو دلی دوست بنا رکھا ہے مکڑی کی سی مثال ہے کہ اس نے ایک گھر بنا لیا اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں میں مکڑی کا گھر بڑا بودہ

(بقیہ حاشیہ) **اَلصَّيۡحَةُ** ۔آواز ومصیبت۔ یہ **بنی قریظہ** کی تباہی کی پیشگوئی ہے **الصَّيۡحَةُ: نَوَائِبُ الدَّهۡرِ**۔سخت حادثہ۔ **كَمَا قَالَ الشَّاعِرُ**۔

صَاحَ الزَّمَانُ لِاٰلِ بَرۡمَكَ صَيۡحَةً   خَرُّوۡا لِصَيۡحَتِهٖ عَلَى الۡاَذۡقَانِ

خَسَفۡنَا ۔خاک میں ملا دیا ہم نے۔ یہ پیشگوئی بدر میں واقع ہوئی۔

اَغۡرَقۡنَا ۔ڈبا دیا ہم نے۔ فتح مکہ کے دن لوگ جدّہ تک پہنچے پھر پتہ نہ لگا کہاں ڈوب گئے؟ اکثر کا خیال ہے کہ دریا میں جا پڑے۔

آیت نمبر۴۲۔ لَبَيۡتُ الۡعَنۡكَبُوۡتِ ۔تمام گھروں میں مکڑی کا گھر بہت بودہ ہوتا ہے۔ مکان کے فوائد یہ ہوتے ہیں خرد برد سے آرام، بارش سے حفاظت، چیزوں کی محفوظی اور ستر وغیرہ۔ دنیا و مافیہا کے تعلقات جنابِ الٰہی کے تعلقات کے مقابلہ میں مکڑی کے گھر کی طرح بے حقیقت ہیں۔ جن میں کسی قسم کا قیام حفاظت و آرام و محفوظی وستر وغیرہ نہیں۔ صبح کچھ ہوتا ہے اور دوپہر کو کچھ، پھر شام کو کچھ۔ یہی نظیر ہے مذاہبِ باطلہ کی کہ نرے دعوے ہی دعوے ہیں کوئی دلیل نہیں۔ ایک بات پر بھی مضبوط نہیں ۔ بحث میں کہیں سے کہیں نکل جاتے ہیں۔ **عَنۡکَبُوت** لفظ مرکب ہے **عَنۡكَ بُيُوۡتٌ** سے جس کے معنی ہیں لازم ہے تجھ پر گھروں کا بنانا سنبھالنا۔ اسی طرح مخالفینِ اسلام کے دلائل کا حال ہے۔ چنانچہ ہمارے استاد و مرشد نورِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آریہ اور ترجیح بلا مرجح سے بحث کرنے والے سے فرمایا جب اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ہم تناسخ کے متعلق بڑی لمبی بحث کرنا چاہتے ہیں۔ آنجناب نے اپنے جیب سے دو روپیہ نکال دست مبارک پر رکھا اور اس کے سامنے ہاتھ بڑھا کر فرمایا کہ اس میں سے ایک لے لو۔ وہ مسکرانے لگا۔ اس کو جرأت نہ ہوئی۔ اگر وہ کہتا کہ میں نہیں اٹھا سکتا تو یہ بات غلط تھی اور اگر اٹھاتا تو ترجیح بلا مرجح اور کار بلا سبب پایا جاتا۔ جس کا جواب

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٢﴾	ہوتا ہے۔ کاش یہ لوگ جانتے۔
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤٣﴾	۴۳۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ جانتا ہے جس چیز کو یہ لوگ پکارتے ہیں اللہ کے سوا وہ کچھ بھی ہو (یعنی ہیچ اور بے حقیقت) اور اللہ ہی بڑا زبردست حکمت والا ہے۔
وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾	۴۴۔ اور یہ مثالیں ہم بیان فرماتے ہیں عام لوگوں کے لئے اور ان کو سمجھتے تو وہی ہیں جن کو علم ہے۔
خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٥﴾ ع	۴۵۔ اللہ ہی نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو راست اور درست۔ بے شک اس میں نشانی ہے ماننے والوں کے لئے۔
اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ	۴۶۔ اے پیارے محمدؐ! تو پڑھ کر سنادے جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف کتاب میں سے[1] اور

[1] یعنی محفوظ لکھی ہوئی میں سے۔

(بقیہ حاشیہ) وہ سوائے اس کے نہ دے سکتا کہ ہمارا اختیار۔ پس دلائل تناسخ باطل ہو گئے اور سبب کی ضرورت نہ پڑی۔ کوئی امیر، کوئی غریب، کوئی کانڑا، کوئی لنگڑا غرض کسی قسم کا ہو تحتِ مشیّت اور اختیارِ الٰہی ہے اور اسباب مخفی در مخفی بھی ہوتے ہیں اسی طرح اختیار کا مرجع بھی مختار کے علم میں ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۴۴۔ اَلْعٰلِمُوْنَ۔ سمجھتے وہ ہی ہیں جو عالم ہیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات میں نے ایک جماعت کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا۔ یہ آپ کی اُمّت کے وہ علماء ہیں جو دوسروں کو نیک باتیں بتاتے ہیں اور خود نہیں کرتے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کتاب اللہ کو پڑھتے ہیں اور عمل نہیں کرتے۔ اصل میں علماء وہی ہیں جن کو **خَشْيَةُ اللّٰه** ہو اس آیت میں وہ علماء مراد ہیں جن میں **خَشْيَةُ اللّٰه** ہے جیسے کہ فرمایا کہ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (**فاطر**: ۲۹) نہ وہ علماء جن کا اس حدیث میں ذکر ہے۔

آیت نمبر ۴۶۔ اُتْلُ۔ پڑھ کر سنادے۔ صرف پڑھنا ہی نہیں بلکہ عملی رنگ بھی ہو۔ کیونکہ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ (**هود**: ۱۱۳) ارشاد ہے۔

مِنَ الْكِتٰبِ۔ یعنی پڑھ کر سنا یعنی محفوظ لکھی ہوئی میں سے۔

الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ ؕ وَلَذِكۡرُ اللّٰهِ اَكۡبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ ﴿۴۶﴾

قائم رکھ نماز کو۔ کچھ شک نہیں کہ نماز روکتی ہے کھلی بے حیائی اور کارِ بد سے (یہود اور نصاریٰ بننے سے) اور اللہ کی یاد تو سب سے بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کیا کرتے ہو۔

وَلَا تُجَادِلُوۡۤا اَهۡلَ الۡكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَاُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمۡ وَاحِدٌ وَّنَحۡنُ لَهٗ

۴۷۔ اور اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر اس طرح کہ وہ بہت ہی عمدہ و پسندیدہ طور پر ہو مگر ہاں جو لوگ ان میں سے بے جا کام کریں کہو ہم نے مانا اس کلام کو جو ہماری طرف اتارا گیا اور اس کلام کو جو تمہاری طرف اتارا گیا اور ہمارا اور تمہارا معبود **ایک** ہی ہے اور ہم تو اسی کے

(بقیہ حاشیہ) اَقِمِ الصَّلٰوةَ ۔ نماز قائم کر یعنی یہودیت و نصرانیت سے ہٹ جا کیونکہ نماز روکتی ہے یہود و نصاریٰ بننے سے۔ تمام اعضا علی الخصوص دل و زبان اور آنکھ اور کان اور تمام قویٰ ظاہری و باطنی کو خلاف مرضی حق سے روکا جائے اور ہر ایک کام حسبِ مرضی الٰہی کیا جائے۔ اس کو صوفیوں کی اصطلاح میں ذکر حضوری یا ذکر کل یا ذکر اکبر کہتے ہیں۔ تمام بدیوں کی جڑ اور اصل الاصول **مَغۡضُوۡب عَلَيۡهِمۡ** اور ضَآلِّيۡن ہیں۔ **مَغۡضُوۡب عَلَيۡه** وہ لوگ ہیں جو بے جا عداوت کرنے والے اور عالم بے عمل ہیں اور **ضَآلِّيۡن** وہ جو بے جا محبت کرنے والے اور بے علم ہیں۔ جس شخص میں ان دو صفات میں سے کوئی ہے وہ انہیں میں سے ہے تو نماز ان سے بچا کر **صِرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡم** پر لگا دیتی ہے کیونکہ اس میں یہ دعا ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ (الفاتحۃ: ۶، ۷)۔

وَلَذِكۡرُ اللّٰهِ اَكۡبَرُ ۔ اور اللہ کی یاد تو سب سے بڑی چیز ہے۔ نماز کو بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھو۔ دعائیں نماز میں بہت مانگو علی الخصوص **اِهۡدِنَا الصِّرَاط** سے لے کر **ضَآلِّيۡنَ** تک یا نماز کے عوض میں اللہ جو تمہیں یاد کرے گا وہ اس نماز سے بہتر ہے۔

آیت نمبر ۴۷۔ اَحۡسَنُ ۔ بہت ہی اچھی طرح سے مناظرہ اور بحث ہو۔ عمدہ مجادلہ یہ ہے کہ ایسی بات کسی سے نہ کہو جس سے خود تمہارے مذہب پر بھی اعتراض پڑتا ہو۔

اِلَّا الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ۔ مگر جو لوگ ان میں سے بے جا کام کریں یعنی مرکزِ حق سے ہٹیں تو دفعیہ اور سختی کی ضرورت معلوم ہوتی ہے مگر جراحی کے رنگ میں۔

مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

فرمانبردار فدائی ہیں۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور ہم نے اسی طرح تیری طرف کتاب اتاری تو وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ تو اس کو مانتے ہیں اور اہل مکہ میں سے بعض اس کو مانتے ہیں اور ہماری آیتوں کا جان بوجھ کر انکار تو وہی کرتے ہیں جو منکر ہیں۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور نہ تو تُو پڑھتا تھا اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ اپنے سیدھے ہاتھ سے اس کو لکھتا تھا۔ ایسا ہوتا تو یہ ضرور شبہ کرتے جھوٹے۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ بلکہ یہ قرآن شریف روشن آیتیں ہیں ان لوگوں کے نزدیک جن کے صدر مقام (یا دل) میں عقل وعلم رکھا گیا ہے اور ہماری آیتوں کا تو وہی انکار کرتے ہیں جو ظالم ہیں۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور وہ کہتے ہیں اس نبی پر نشانات کس لئے ہیں اتارے گئے اس کے رب کی طرف سے۔ جواب دے دے سوائے اس کے ہیں نشانات تو اللہ ہی کے اختیار کی بات ہے اور میں تو صرف کھلا ہوا ڈرانے والا ہی ہوں۔

آیت نمبر ۴۸۔ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۔ دینی انکار کرتے ہیں جو منکر ہیں یعنی جن کو حق کا فیصلہ منظور نہیں اور وہ انکار کے رنگ میں ہیں اور یہ ان کے اعمال کا نتیجہ ہیں اور ان کی عادت یہ ہے کہ پہلے بھی وہ کسی کو مانتے نہیں مگر بطور رسم کے۔

آیت نمبر ۴۹۔ لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۔ یہ ضرور شبہ کرتے جھوٹے۔ قبل نبوت نہ تو آپ وعظ کرتے تھے نہ کوئی کتاب پیش کرتے تھے ورنہ آج اعتراض کا موجب ہوتے یعنی ابتدائی عمر سے کتاب بناتے اور وعظ کہنے کی مشق کرتے چلے آئے ہیں اس لئے یہ قرآن بھی اسی مزاولت کا نتیجہ ہے۔ (جواب) آپ نے اس کی مشق نہیں کی تا کہ یہ اعتراض ہو دوسرا جن کو ابتدا سے ایسی مزاولت ہے وہ بھی اس کتاب کی مثل لانے پر قادر نہیں۔

آیت نمبر ۵۱۔ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۔ صرف کھلا ڈرانے والا ہوں جس کے دو نشان ہیں۔ پہلا نشان تو یہی ہے کہ میں نذیر ہو کر آیا ہوں۔ مخالفین عذاب میں پھنسیں گے اور میرے لئے یہ کتاب رحمت کا نشان ہے۔ تم عذاب کا نشان

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع

۵۲۔ کیا ان کے لئے یہ (نشان) کافی نہیں کہ ہم نے نازل فرمائی تجھ پر کتاب جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں بڑی رحمت ہے اور نصیحت ہے اور یادگار ہے ایماندار لوگوں کے لئے۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ تم کہہ دو اللہ بس ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اور جو لوگ الباطل کو مانتے ہیں اور اللہ کے منکر ہیں تو یہی لوگ نقصان پانے والے ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ تجھ سے یہ عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور اگر ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ضرور ان پر آ نازل ہوتا عذاب اور وہ ضرور ضرور دفعۃً اُن پر آ ہی پڑے گا اور وہ جانتے بھی نہ ہوں گے۔

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۵﴾ ۙ

۵۵۔ اور وہ تجھ سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں۔ بے شک دوزخ تو گھیر رہا ہے کافروں کو۔

(بقیہ حاشیہ) چاہتے ہو اس کا جواب **نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ** سے دیا گیا ہے اور موافقوں کے لئے رحمت ہو اس کا جواب یہ کتاب ہے۔

آیت نمبر۵۲۔ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ ۔ کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں یعنی قرآن شریف میں جو تجھ پر اتارا گیا ہے۔ متعدد جگہ وعدہ کر دیا ہے کہ گزشتہ نبیوں کی قوم کی طرح مخالفت کی صورت میں تیری قوم بھی ہلاک ہو جائے گی ہاں یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے رحمت ہے اس پر علم و عمل کر کے بااقبال اور ماموور انسان بن جائیں گے۔ یہی بات تھی جس پر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ **حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ** اور اس پر عمل کر کے بھی بتا دیا۔

آیت نمبر۵۳۔ بِالْبَاطِلِ ۔ وہ چیز یا کام جس کی حقیقت نہ ہو۔

آیت نمبر۵۴۔ اَجَلٌ مُّسَمًّى ۔ وقت مقرر جس کا وعدہ کتب سابقہ میں اور اس کتاب میں ہے۔

يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ جس دن ان کو چھپا لے گا عذاب ان کے اوپر سے[1] اور ان کے نیچے سے[2] اور کہنے والا کہے گا کہ چکھو جیسا تم کیا کرتے تھے۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اے میرے ایمان والے بندو! میری زمین کشادہ ہے۔ میری ہی عبادت کرو[3]۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے پھر تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے ہم ان کو ضرور جگہ دیں گے جنت کے بالا خانوں میں بہہ رہی ہیں ان میں نہریں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ کیا ہی اچھا بدلہ ہے نیکوکاروں کا۔

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے ربّ پر بھروسہ کیا۔

---

۱ یعنی افسر تکلیف دیں گے۔ ۲ ماتحتوں سے تکلیف پہنچے گی۔

۳ یعنی میرے کہنے پر چلو کیوں کہ انجام تو مرنا ہے۔

آیت نمبر ۵۷۔ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ ۔ میری زمین کشادہ ہے۔ اس آیت میں ہجرت کا بیان ہے۔ صحابہؓ کا معروضہ ہے کہ تمام گھر بار مال و دولت باغ چھوڑ کر کیسے نکل جائیں۔ مسافرت میں کس طرح زندگی بسر ہوگی تو ارشاد ہوا کہ تمام حکومت ظاہری و باطنی اور مراغم کثیرہ ہمارے اختیار ہیں۔ حرکت میں برکت ہے۔ نبی کی اِتباع میں چل کر دیکھو سب مل رہے گا۔

آیت نمبر ۶۰۔ صَبَرُوْا ۔ جو نیکیوں پر جمے رہے۔ برائیوں سے بچتے رہے۔ غضب۔ شہوت۔ طمع۔ سُستی۔ کاہلی۔ کمزوری سے رکے رہیں۔ نیکیوں پر جمے رہیں یعنی ایمان۔ عمل صالح۔ صبر۔ توکل علی اللہ۔ بہترین سامانِ کامیابی ہیں۔ یہ صحابہ سے کہا جا رہا ہے اور مال و دولت کے بارہ میں ارشاد ہوتا ہے کہ صبر کرو سب مل رہے گا۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ بہت سے جانور ہیں کہ وہ لادے نہیں پھرا کرتے اپنا رزق[۱]۔ اللہ ہی روزی دیتا ہے ان کو اور تم کو اور وہی بڑا سننے والا ہے[۲] اور بڑا جاننے والا ہے[۳]۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ اور اگر تُو ان سے پوچھے کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور قابو میں کر رکھا ہے سورج و چاند کو تو وہ ضرور کہیں گے اللہ ہی نے پھر یہ کدھر بھٹکے چلے جاتے ہیں۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ اللہ کشادہ کر دیتا ہے روزی جس کی چاہے اپنے بندوں میں سے اور اندازہ سے کر دیتا ہے جس کی چاہے۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ ہر ایک چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

۶۴۔ اور اگر تو ان سے پوچھے کس نے اتارا اَبر

---

[۱] یعنی جانور گھروں میں کچھ بھی نہیں رکھتے تلاش و مشقت سے حاصل کرتے ہیں۔
[۲] اس قول کا کہ اب مال و دولت کس طرح ملے گا؟ [۳] کس طرح اور کہاں سے تمہیں دے گا؟

آیت نمبر ۶۱۔ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا۔ لادے نہیں پھرتے اپنا رزق یعنی جانور گھونسلوں میں کچھ بھی نہیں رکھتے۔ تلاش و مشقت سے حاصل کرتے ہیں اور اَن گنت خدا کی مخلوق چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک خدا کی سلطنت میں کوئی بھوکا نہیں پھر انسان مضطر کیوں ہو؟

آیت نمبر ۶۲۔ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔ کدھر بھٹکے چلے جاتے ہو یعنی اللہ ہی کی عبادت کیوں نہیں کرتے راہ راست پر کیوں نہیں چلتے۔

آیت نمبر ۶۳۔ يَبْسُطُ۔ اللہ کشادہ کر دیتا ہے۔ مومن اگر ایمان بچانے اور تقویٰ اختیار کرنے کے لئے کسی مقام کو چھوڑ کر چلا جاوے تو اس کو بہتر سے بہتر بدلہ ملے گا صحابہؓ کی نظیر موجود ہے۔ اس آیت میں صحابہؓ کے لئے پیشگوئی ہے وسعتِ رزق کی اور مخالفوں کے لئے تنگیِ رزق کی۔

فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِهَا لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ‌ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ‌ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۴﴾

سے پانی پھر زمین کو مرے پیچھے زندہ کر دیا اس سے تو وہ ضرور کہیں گے اللہ ہی نے کیا۔ کہہ دے الحمدللہ۔ ان میں کے بہت سے بے عقل ہی ہیں[۱]۔

وَمَا هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا لَهۡوٌ وَّلَعِبٌ‌ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ لَهِىَ الۡحَيَوَانُ‌ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ جو چیزیں اللہ سے غافل کر دیں اور بے حقیقت ہوں وہ دنیا کی زندگی ہی ہے اور آخرت کا گھر تو سدا کی زندگی کا گھر ہے کاش وہ لوگ جانتے۔

فَاِذَا رَكِبُوۡا فِى الۡفُلۡكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰٮهُمۡ اِلَى الۡبَرِّ اِذَا هُمۡ يُشۡرِكُوۡنَ ۙ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ پھر جب وہ سوار ہوتے ہیں کشتیوں میں تو اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں خالص کرتے ہوئے اسی کی اطاعت کو پھر جب ان کو بچا لاتا ہے اللہ خشکی کی طرف تو پھر وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔

لِيَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ ۚۛ وَلِيَتَمَتَّعُوۡا‌ ۛ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ تاکہ ہمارے دیئے ہوئے کی ناشکری کریں ہاں فائدہ اٹھالیں تھوڑا سا پھر آگے چل کر معلوم کر لیں گے[۲]۔

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنۡ حَوۡلِهِمۡ‌ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَةِ اللّٰهِ يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۶۸﴾

۶۸۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا ہم نے بنا دیا ہے حرم مکہ کو امن کی جگہ اور لوگ اچک لئے جا رہے ہیں اس کے آس پاس سے۔ تو کیا یہ لوگ جھوٹ پر ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کریں گے؟

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ

۶۹۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون جو جھوٹا بہتان

---

[۱] یعنی کافروں سے۔ [۲] کہ شرک سے بڑھ کر کوئی برائی نہیں۔

آیت نمبر ۶۸۔ يَكۡفُرُوۡنَ ۔ وہ ناشکری اور حق پوشی کرتے ہیں۔ کفّار مکّہ کے کمزور اعتراض کا جواب کہ ہمیں خوف ہے کہ اہلِ عرب جو بکثرت ہیں ہم مسلمان ہوں تو وہ مار ڈالیں گے۔ جواب دیا گیا ہے یہ ناشکری اور کفران ہے مکہ تو امن کی جگہ بنایا گیا ہے اور مسلمان سلامتی کے وارث۔

كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۹﴾

باندھے اللہ پر یا جھٹلائے حق کو جب وہ اس کے پاس پہنچے تو کیا جہنم ٹھہرنے کی جگہ نہیں ہے کافروں کی۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۰﴾ ع ۷ ۶

۷۰۔ اور جن لوگوں نے محنتیں اور کوششیں کیں ہمارے میں ہو کر تو ہم ضرور ضرور دکھائیں گے ان کو اپنے رستے اور کچھ شک نہیں کہ اللہ محسنوں کے ساتھ ہے۔

آیت نمبر ۷۰۔ جَاهَدُوْا فِيْنَا۔ محنتیں اور کوششیں کیں۔ ہمارے سید حضرت نورالدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلا نکتہ معرفت جو مرشدنا ومولانا حضرت مسیح موعودؑ سے میں نے سنا وہ یہی تھا کہ صرف محبت کام نہیں آتی بلکہ ہم میں ہو کر **جہاد فی الدّین** کریں۔ کامیابی کا راستہ بغیر اس کے نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ بے شک اللہ محسنوں کے ساتھ ہے۔ خالص خدا کے لئے کوئی قرآن میں تدبّر کرے اور بے ریا عمل کرنا چاہے تو ضرور اسے راہِ حق مل جانے کا وعدہ ہے **وَاللّٰهُ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَاد** کیونکہ خدا محسنوں کے ساتھ ہے محسن وہ ہیں جن کی نظروں میں خدا سما رہا ہے اور ہمیشہ اسی کے منشاء کا لحاظ اور عبادت کا خیال رکھتے ہیں۔ خلاف مرضیِ حق کچھ نہیں کرتے۔

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

ا۔ ہم سورۂ روم کو اللہ کے باعظمت وجلال نام سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جس نے محض فضل سے سب کچھ کر دیا اور مالک ورحیم ہونے کے سبب سے سب کچھ کردے گا۔

الٓمّٓ ۝٢

۲۔ میں ہوں اللہ بڑا جاننے والا۔

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝٣

۳۔ مغلوب ہوگئے ہیں روم۔

فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝٤

۴۔ اپنی زمین کے قریب[1] اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد قریب ہی غالب ہو جائیں گے۔

فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۗ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝٥

۵۔ چند سال میں۔ اللہ ہی کے ہاتھ میں اختیار ہے پہلے اور پیچھے اور اس دن ایماندار خوش ہو جائیں گے۔

بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٦

۶۔ اللہ کی مدد سے وہ مدد فرماتا رہتا ہے جس کی چاہتا ہے اور وہی زبردست رحیم ہے۔

---

[1] یا عرب مکہ کے قریب۔

آیت نمبر۳۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۔مغلوب ہو گئے ہیں روم۔جن دنوں رسول کریم ﷺ مکے میں تھے مجوس یعنی ایرانیوں نے نصاریٰ یعنی رومیوں کو جن کا بادشاہ ہرقلاؤس تھا شکست دے دی تا اینکہ شام تک قبضہ کر لیا۔ یہ خبر مکہ میں پہنچی تو مکہ والوں نے طعن سے کہا کہ اہلِ کتاب پر شکست کی ہوا چلی ہے کیونکہ ایرانی بت پرست اور آتش پرست وستارہ پرست تھے اور یہ طعن رسول کریمؐ پر تھا تو جواب ارشاد ہوا کہ نہیں وقت قریب ہے کہ رومی فتح یاب ہوں گے اور نشان یہ کہ اسی روز تم بھی شکست پاؤ گے اور ایسا ہی ہوا جس روز ہرقل نے ایرانیوں پر فتح پائی اسی روز بدر میں اہل مکّہ کو شکست ہوئی۔

آیت نمبر۵۔ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۔ پہلے اور پیچھے، اللہ ہی کے ہاتھ میں اختیار ہے یہ اپنی کامیابی کی پیشگوئی فرمائی ہے۔

وَعۡدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخۡلِفُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۷

۷۔ اللہ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا لیکن بہت آدمی جانتے ہی نہیں۔

يَعۡلَمُوۡنَ ظَاهِرًا مِّنَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۖۚ وَهُمۡ عَنِ الۡاٰخِرَةِ هُمۡ غٰفِلُوۡنَ ۝۸

۸۔ یہ لوگ جانتے ہیں دنیا کی زندگی کے ظاہر کو اور وہ انجام کار سے تو بالکل غافل ہی ہیں۔

اَوَلَمۡ يَتَفَكَّرُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ۗ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمۡ لَكٰفِرُوۡنَ ۝۹

۹۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا اپنی جان میں کہ اللہ نے نہیں پیدا کیا آسمان اور زمین کو اور جو اُن کے درمیان ہے مگر حق وحکمت سے بھرا ہوا اور ایک وقت معیّن کر کے اور کچھ شک نہیں کہ بہت سے آدمی اپنے ربّ کی ملاقات کے منکر ہی ہیں۔

اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الۡاَرۡضَ وَعَمَرُوۡهَاۤ اَكۡثَرَ مِمَّا عَمَرُوۡهَا وَجَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ۝۱۰ؕ

۱۰۔ کیا یہ لوگ سیر نہیں کرتے ملک میں کہ دیکھتے کہ ان کے پہلوں کا کیا انجام ہوا وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین کو درست کیا اور اس کو آباد کیا اس سے بھی زیادہ یعنی جس قدر اے منکرو! تم نے آباد کیا اور ان کے پاس آئے ہمارے رسول کھلے کھلے نشان لے کر پس اللہ ایسا تو نہیں جو اُن پر ظلم کرے لیکن وہ اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کرتے تھے۔

آیت نمبر۸۔ ظَاهِرًا۔ یعنی یہ لوگ دنیا کے ظاہر کو تو جانتے ہیں اور انجام کار سے بالکل بے خبر ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ جس ظاہر پر ظاہری وعدۂ الٰہی کو محمول کرتے ہیں اُس کا اُسی رنگ میں وقوع ضروری نہیں بلکہ یہ امر زیادہ ممکن ہے کہ اکثر لوگ اس کے وقوع کو نہ سمجھیں بلکہ ان کے خیال کے خلاف وقوع ہو۔

غٰفِلُوۡنَ ۔ یعنی ظاہری اسباب بنتے دیکھ کر کچھ کہہ دیتے ہیں اور انجام کا حال تو خدا ہی کو معلوم ہے۔

آیت نمبر۹۔ بِلِقَآئِ رَبِّهِمۡ ۔ حضرات شیعہ اس آیت کو پڑھ کر غور فرمائیں۔

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع

۱۱۔ پھران کا انجام جنہوں نے بُرا کیا بُرا ہی ہوا کیونکہ انہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیتوں کو اور وہ ان کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ اللہ ہی نابود سے بود کرتا ہے۔ پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر اسے بار بار بناتا ہے پھر اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾

۱۳۔ اور جس دن گھڑی قائم ہوگی تو ناامید ہوجائیں گے جنابِ الٰہی سے قطع تعلق کرنے والے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ اور ان کے شرکاء میں سے کوئی ان کا ساتھی نہ ہوگا اور یہ خود ہی اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ اور جس دن ساعت آ جائے گی اس دن سب متفرق ہوجائیں گے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۶۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو وہ باغ میں ہوں گے اور ان کی بڑی خاطرداری کی جائے گی اور بڑی عزت سے رکھے جائیں گے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

۱۷۔ اور جنہوں نے حق کو چھپایا اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو تو یہی لوگ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۸۔ تو اللہ ہی کی تسبیح کرو شام کو اور صبح کو۔

آیت نمبر ۱۱۔ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓآٰى ۔ جنہوں نے بُرا کیا ان کا انجام بُرا ہی ہوا۔ یعنی بُرائی کرنے والوں کا انجام یقیناً بُرا ہی ہوا کرتا ہے۔ ایک عورت کو ناک کا بڑا خیال تھا وہ لوگوں کے بچوں پر طعنہ کیا کرتی تھی آخر خود اس کو خراب ناک کا بچہ پیدا ہوا۔ عبرت پکڑنا چاہیے اور خدا کی **ستّاری** اور خدا کے فضل پر نظر رکھنا چاہیے۔

آیت نمبر ۱۸۔ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۔ شام میں مغرب وعشاء داخل ہوگئی اور صبح میں فجر اور تین پہر میں عصر اور دوپہر میں ظہر اور جس طرح رکوع وسجدہ میں **سُبْحَانَ اللّٰہ** ضرور ہے ویسا ہی **اَلْحَمْد** پڑھنا ہر رکعت میں۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۞ ۱۹۔ اور اسی کے لئے حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے پہر اور دوپہر جب ہو۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۞ ۲۰۔ وہ اللہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے[1] اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے[2] اور زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے۔ اسی طرح قبروں سے نکالے جاؤ گے۔ ع ۲

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ ۲۱۔ اور اس کے نشانات میں سے (ایک) یہ نشان بھی ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔

---

[1] کافر سے مومن، نطفہ وانڈے سے بچہ۔ [2] علم کے بعد جہالت آدمی سے نطفہ مرغی سے انڈہ۔

آیت نمبر۲۰۔ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۔ اسی طرح قبروں سے نکالے جاؤ گے۔

س: قرآن نے کیا کیا بتایا؟

ج: (۱) ہستی باری تعالیٰ کے دلائل (۲) ملائکہ (۳) تقدیر (۴) رسالت (۵) کتابوں کی ضرورت (۶) ختم نبوت (۷) خاتم نبی کے فیوض (۸) مر کر جی اٹھنے کی بحث۔ جب ان چیزوں پر ایمان کامل ہو جائے تو پھر اعمال صالحہ کی ضرورت ہے جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اخلاق فاضلہ جس کا پتہ قوم کے تعامل سے لگتا ہے۔ بدیہات کی کوئی ایسی تعریف نہیں کر سکتا جو جامع مانع ہو خبر و انشا کی تعریف بچوں تک کو غلط معلوم ہوتی ہے بعض سفہاء کہتے ہیں کہ قرآن مجمل ہے اور حدیث وغیرہ علوم کی ضرورت ہے اور قرآن شریف جواب دیتا ہے تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (النحل: ۹۰) سچ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف کو چار قسم پر تقسیم فرمایا ہے (۱) وہ الفاظ جس کو عام لوگ بھی سمجھتے ہیں اور ادنیٰ لغات بھی ان کا پتہ دیتی ہیں (۲) تعامل یعنی وہ معنے جو رسول کریمؐ نے صلوٰۃ و صوم وغیرہ کے لاکھوں آدمیوں کے سامنے عمل کر کے بتایا اور نسلاً بعد نسلٍ مسلمانوں کے خاندان میں وہ عامی ہوں یا خواندہ چلے آرہے ہیں جس طرح قرآن شریف تواتر سے ہم تک پہنچا ہے۔ اسی طرح وہ اپنے بعض الفاظ کے معنی بھی بتواتر ساتھ لایا ہے جو قرآنی تواتر سے بھی بڑھ کر تواتر رکھتے ہیں اور اس میں کسی طرح کا بھی اختلاف نہیں (۳) ایک حصہ قرآنی الفاظ کا ایسا ہے جو مرے پیچھے حل ہوگا کیونکہ ان کے حقائق کھلنے کی جگہ اس دنیا میں عام لوگوں کے لئے نہیں (۴) وہ حصہ ہے جس کو کتب الہامیہ سابقہ یا کتب علم رؤیا بیان کرتے ہیں اور وہ بھی عوام کے بیان سے بڑھ کر ہے۔ خلاصہ یہ کہ قرآنی علوم لغت، تعامل، علم رؤیا، کتب سابقہ پر محوّی ہیں۔

اَنۡتُمۡ بَشَرٌ تَنۡتَشِرُوۡنَ ﴿۲۱﴾

پھر اس پیدائش کے نتیجہ میں تم بشر بن جاتے اور تمام زمین میں پھیل جاتے ہو۔

وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَـكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡكُنُوۡۤا اِلَيۡهَا وَجَعَلَ بَيۡنَكُمۡ مَّوَدَّةً وَّرَحۡمَةً ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے پیدا کر دیا تمہارے لئے تمہارے ہی میں سے بیبیوں کو تاکہ تم آرام پاؤ ان کے ساتھ اور تمہارے میں پیار رکھ دیا اور مہربانی۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں نشانیاں ہیں ان کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِكُمۡ وَاَلۡوَانِكُمۡ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡعٰلِمِيۡنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان و زمین کا پیدا کرنا ہے اور تمہاری بولیوں اور رنگتوں کا مختلف ہونا بھی۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں نشانیاں ہیں سمجھنے والوں کے لئے۔

وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمۡ بِالَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَابۡتِغَآؤُكُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اور اسی کے نشانیوں میں سے ہے تمہارا سونا رات کے وقت اور دن کو اور طلب کرنا تمہارا اس کے مال سے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ان کے لئے جو سنتے ہیں۔

وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ يُرِيۡكُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّطَمَعًا

۲۵۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تم کو دکھاتا ہے بجلی ڈرانے اور امید رکھنے کو اور

آیت نمبر۲۲۔ لِتَسۡكُنُوۡۤا اِلَيۡهَا۔ تاکہ تم آرام پاؤ عورتوں کے ساتھ۔ عورت مرد کے تعلقات کے لئے موجب سکینت ہے۔ مَـوَدَّۃٌ۔ ملنساری ہونا چاہئے۔ مرد کی طرف سے رحیمانہ برتاؤ ہو کیونکہ عورت کمزور و ناتجربہ کار ہوتی ہے اور مرد ہی فائدہ زیادہ اٹھاتا ہے کیونکہ بچوں کا جننا پیٹ میں نو مہینے رکھنا وغیرہ وغیرہ عورت کا حصہ ہے اور اولاد سے نام بردار ہونا مرد کا حصہ ہے۔ عورت میں اسباب **سکینیّت** نہ ہو تو وبال ہے۔ مرد میں مروّت و رحمت نہ ہو تو جنجال ہے۔

آیت نمبر۲۴۔ مَنَامُكُمۡ ۔ تمہارا سونا۔ اور آنکھ جس میں نیند رہتی ہے۔ اس آیت میں ان لوگوں کے حالات کا بیان ہے جو دن رات سوتے یا دن رات کماتے ہیں۔ جیسے دن رات سونے والے ہمارے زمانہ کے کاہل امراء و نوجوان اور بہت کمانے والے **تجّار۔ دجّال نصاریٰ** وغیرہ۔

آیت نمبر ۲۵۔ اَلۡبَرۡق ۔ بجلی چمک اور بَرق کے فائدے اور نقصان۔ نقصان یہ ہیں جو موجب خوف ہیں۔

وَّ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحۡيٖ بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۵﴾

اتارتا ہے بدلی سے پانی پھر اس سے زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرے پیچھے۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں بھی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ تَقُوۡمَ السَّمَآءُ وَ الۡاَرۡضُ بِاَمۡرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمۡ دَعۡوَةً ۖ مِّنَ الۡاَرۡضِ ۖ اِذَاۤ اَنۡتُمۡ تَخۡرُجُوۡنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ قائم ہیں آسمان و زمین اس کے حکم سے تو جب تم کو بلائے گا ایک بار آواز دے کر زمین سے اسی وقت تم نکل پڑو گے۔

وَلَهٗ مَنۡ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوۡنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور اسی کا ہے جو آسمان و زمین میں ہے اور سب ہی اس کے فرمانبردار ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيۡ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ وَهُوَ اَهۡوَنُ عَلَيۡهِ ؕ وَ لَهُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰى

۲۸۔ وہی ہے جو خلق کو پیدا کرتا ہے پھر اسے بار بار بناتا ہے اور یہ اس پر بہت آسان ہے اور اعلیٰ درجہ کی مثال اسی کے لئے ہے آسمانوں اور

(**بقیہ حاشیہ**) جل جاتے ہیں۔ کھیت خراب ہو جاتے ہیں۔ مکانات خراب ہو جاتے ہیں۔ فائدے یہ ہیں ہزاروں قسم کے زہریلے مواد اور کیڑوں کو جلا دیتی ہے۔ ہواؤں کو صاف کر دیتی ہے وغیرہ۔ صوفیوں کے پاس تجلّیات قہرہ۔

آیت نمبر ۲۸۔ وَ لَهُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰى ۔ اور اعلیٰ درجہ کی مثال اللہ کے لئے ہے یعنی عمدہ صفات سے وہ موصوف اور ناقص صفات سے وہ پاک ہے۔ حضرت نور الدین صاحب سے ان کے بچپنے میں کسی نے یہ سوال کیا تھا کہ خدا کا تخت پر بیٹھنا کیا معنے رکھتا ہے۔ جس کا جواب یہ دیا کہ بیٹھنا بہت قسم کا ہوتا ہے۔ دیوار کا بیٹھنا۔ کاتب کے حروف کا بیٹھنا یعنی حروف کی نشست۔ ساہوکار کا بیٹھنا وغیرہ وغیرہ۔ اس وقت بادشاہ لندن اپنے تخت پر بیٹھا ہے۔ کھانے اور پینے کے اعتبار سے بھی بیٹھنا بولا جاتا ہے اور یہ بھی سنتے ہیں فلاں کی محبت اور عداوت فلاں کے دل میں بیٹھ گئی وغیرہ محاورات۔ معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کے بدلنے سے ا صفات بدل جاتے ہیں تو خداوند تعالیٰ **جَلَّ جَلَالُهٗ** کا بیٹھنا جو وراء الورا ہستی ہے کیونکر ہمارے ذہنی معنی کے موافق ہوسکتا ہے۔ اسی طرح **يَدُ اللّٰهِ** کا لفظ ہے۔ مثلاً میرا ہاتھ، گھوڑے کا ہاتھ، چیونٹی کا ہاتھ فلاں شخص فلاں شخص کا ہاتھ ہے اور فلاں شخص فلاں شخص کے ہاتھ میں ہے وغیرہ وغیرہ امور غُر فیہ۔ غرض یہ ایک عجیب مضمون صفات کے متعلق ہے جس میں بہت غور و تدبّر کرنا چاہئے۔ جو سوچتے نہیں وہ بڑی غلطی کرتے ہیں اور اپنے قیاس سے بے سوچے سمجھے توجیہ کر جاتے ہیں انہوں نے تشبیہات کا علم نہیں سمجھا۔ جب تشبیہ کی صورت بدلتی ہے تو پھر اعتراض کہاں رہتا ہے۔

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۸﴾

زمین میں اور وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ ایک مثال بیان فرمائی ہے تمہارے لئے تمہارے ہی میں سے جن چیزوں کے تمہارے ہاتھ مالک ہیں کیا ان میں سے کوئی شریک ہے اس چیز میں جو ہم نے تم کو دی تو تم سب اس میں برابر ہو جاؤ بلکہ تم ان سے ڈرو جیسا اپنوں سے ڈرتے ہو۔ ہم اسی طرح تفصیل وار بیان کرتے ہیں ان کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ بے جا کام کرنے والے تو پیچھے پڑ گئے ہیں اپنی گری ہوئی خواہشوں کے بے علمی سے تو کون اسے ہدایت دیتا ہے جسے اللہ نے راہ سے ہٹا دیا[1] اور ایسے ظالموں کا تو کوئی مددگار بھی نہیں ہوتا[2]۔

[1] یعنی بے پوچھے اپنی سمجھ پر چلا۔ [2] کیوں کہ وہ تحقیق کے درپے نہیں رہتے۔

آیت نمبر ۲۹۔ مِنْ اَنْفُسِكُمْ ۔ ایک مثال بیان کی ہے تمہارے لئے ہی ''میں سے'' یعنی نفی شرک کی دلیل بیان کی جاتی ہے کہ تمہارے اعضاء وغیرہ جو ہیں اس کا کوئی مالک متصرف ہے تمہارے سوا اور جب اپنی چیز میں کسی کو شریک نہیں سمجھے تو خدائی معاملات میں کوئی خدا کا شریک کیسا؟

يَعْقِلُوْنَ ۔ دنیا کی پوجا کی چیزیں سب کی سب انسان کی خادم ہیں خادم کو مخدوم بنانا جائز نہیں کجا یہ کہ معبود بنایا جائے۔ آدمی تو اپنے غلام کو اپنے برابر نہیں سمجھتے تو خدا کسی مخلوق کو اپنے برابر کیوں بنانے لگا مگر یہ نصیحت اسی کے لئے ہے جو عقل رکھتے ہیں۔

آیت نمبر ۳۰۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۔ بے علمی سے لوگ کاموں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ سوال ہے کہ نبوت کی کیا ضرورت ہے؟ جواب۔ بغیر علم صحیح اپنی سمجھ سے کام نہیں چلتا۔ ادنیٰ ادنیٰ کام کے لئے پتہ کی ضرورت ہے تو کیا خدا رسیدگی کے لئے نبی و رہنما کی ضرورت نہیں؟ جیسا کہ ابوہریرہ سے منقول ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب بچے فطرت پر ہی پیدا ہوتے ہیں پھر ان کے ماں باپ انہیں یہودی اور نصرانی اور مجوسی بنا لیتے ہیں پھر یہ ہی آیت اس کے ساتھ پڑھے الخ مشکوٰۃ صفحہ ۸۳ (مشکوٰۃ کتاب الایمان، فصل الاوّل، باب الایمان بالقدر حدیث نمبر ۹۰)۔

فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّیۡنِ حَنِیۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡهَا ؕ لَا تَبۡدِیۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ ٭ۙ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ٭ۙ﴿۳۱﴾

۳۱۔تو تُو اپنی توجہ دین ہی پر مضبوط کر سب سے الگ ہو کر اللہ ہی کا طرفدار بن کر۔لوگوں کو اللہ نے جس پر پیدا کیا وہی اصلی فطرت ہے۔اللہ کی بنائی ہوئی خلق کو تبدیل نہیں۔یہی مضبوط اور پائیدار دین ہے لیکن بہت سے آدمی جانتے ہی نہیں۔

مُنِیۡبِیۡنَ اِلَیۡهِ وَاتَّقُوۡهُ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ۙ﴿۳۲﴾

۳۲۔اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اور اسی کو سپر بناؤ اور نماز کو ٹھیک درست رکھو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِیَعًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا اپنے دین کو اور ٹکڑیاں ٹکڑیاں ہو گئیں۔سب فرقے اپنے پاس والی چیز پر خوش ہیں۔

آیت نمبر۳۱۔ فِطۡرَتَ اللّٰهِ ۔اللہ نے جس پر پیدا کیا ہے۔اصلی فطرت ہے۔

سوال: فطرت ہے تو پھر نبوت کی کیا ضرورت ہے؟

جواب: چونکہ فطرت کی خلاف ورزی ہوتی ہے اس لئے نبی فطرت اللہ سے ہر بدکار کو ملزم قرار دیتا ہے۔گورنمنٹ کے قانون امور بعد الوقوع کا تدارک کرتے ہیں اور شریعت مبادیِ مقدمات کی بھی حفاظت کرتی ہے اور یہ اللہ کے افعال اور اقوال ہیں جو اَولیٰ اور اَحسن ہیں۔غرض جس طرح فطرت خادم کو مخدوم بنانا پسند نہیں کرتی اور کوئی اپنے خادم کو مخدوم نہیں بنانا چاہتا اسی طرح اللہ بھی شرکت کو ناپسند فرماتا ہے۔

آیت نمبر۳۳۔ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ ۔یعنی پراگندہ کر دیا اپنے مذہب کو۔اس سے مراد ان لوگوں کی مذمّت ہے جو دین کو بکمالہٖ تسلیم نہیں کرتے بلکہ بعض اعمال وعقائد کو تسلیم کرتے اور بعض کا انکار کرتے جیسے نصاریٰ کے مقابلہ میں یہود مسیح کو تسلیم نہیں کرتے اور اہلِ اسلام کے مقابلہ میں نصاریٰ وغیرہ جو نبی ﷺ کو تسلیم نہیں کرتے اور اسلام میں خوارج اور شیعہ اور غیر احمدی کہ بعض اہل بیت کے دشمن اور مسیح موعود کے دشمن۔اس آیت میں احمدی مراد نہیں کیونکہ انہوں نے تمام دین کو مع مسیح موعود کے قبول کیا اور کسی امر دینی کو چھوڑا نہیں بلکہ سب دین کو جمع کیا۔اس آیت سے لوگوں کو علیحدہ کر کے جماعت بنانا اس کی مذمت نہیں بلکہ دین کے کسی حصہ کے الگ کرنے کی مذمت ہے۔

فَرِحُوۡنَ ۔اپنے پاس والی چیز پر خوش ہیں۔یعنی جزوی اختلافات میں غرق اور منہمک ہو کر بجائے خود خوش ہیں اور وحدانیت اور اتحاد اور کامل راستی کی سمجھ ان سے جاتی رہی جو موجب زوال قوّت روحانی اور سلطنت ظاہری و اخروی ہے۔

وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور جب آ پہنچتی ہے لوگوں پر کوئی تکلیف تو وہ اپنے ربّ کو پکارنے لگتے ہیں اسی کی طرف متوجہ ہو کر پھر جب وہ ان کو چکھاتا ہے اپنی طرف سے مہربانی کا مزہ تو کچھ لوگ ان میں سے ایسے بھی ہیں کہ وہ اپنے ربّ سے شرک کرنے لگتے ہیں[1]۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ نتیجہ یہ کہ وہ ناشکری کرتے ہیں اس چیز کی جو ہم نے ان کو دی۔ تو پھر تم تھوڑا سا فائدہ اٹھا لو تو آگے چل کر تم کو معلوم ہو جائے گا۔

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ کیا ہم نے اتاری ہے ان پر کوئی سند کہ وہ سند بتاتی ہے ان کو کہ وہ شرک کرتے ہیں۔

وَ اِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور جب ہم چکھاتے ہیں لوگوں کو رحمت کا مزہ تو وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ان پر کوئی سختی آ پڑے ان کی اگلی کرتوتوں کی وجہ سے تو وہ فوراً آس توڑ دیتے ہیں[2]۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کشادہ کر دیتا ہے روزی جس کے لئے چاہتا ہے[3] اور اندازہ سے کر دیتا ہے[4]۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں نشانیں ہیں ان کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ

۳۹۔ تو تُو دے قرابت والوں کو یا مقربانِ حق کو ان کا حق اور بے سامان اور مسافر کو۔ یہ ان

---

[1] یعنی آرام اور سکھ کے وقت میں شرک و بدکاری میں لگ جاتے ہیں۔

[2] اب اللہ کی رحمت کی امید نہیں رکھتے۔

[3] یعنی صحابہ و تابعین کے لئے۔

[4] ان کے مخالفوں کے لئے۔

السَّبِيلِ ۖ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۹﴾

کے لئے بہتر ہے جو اللہ ہی کے طالب ہیں اور یہی لوگ مظفر و منصور ہیں۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاْ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور یہ جو تم سود دیتے ہو تا کہ بڑھے لوگوں کے مال میں تو وہ نہیں بڑھتا اللہ کے یہاں اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو جس سے اللہ کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہو تو یہی لوگ ہیں جو بہت بڑھانے والے ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۖ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع ۱۳

۴۱۔ اللہ وہی پاک ذات ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو روزی دی پھر تم کو مارے گا پھر مرے بعد آخرت میں تم کو زندہ کرے گا۔ بھلا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو تمہارے ساتھ ان کاموں میں سے کچھ کر سکے اللہ کی ذات پاک و بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ ظاہر ہو گیا فساد خشکی اور تری میں[۱]۔ لوگوں ہی کے کرتوتوں سے تا کہ ان کو کچھ مزہ چکھائے جو یہ کرتوت کر رہے ہیں اس لئے کہ وہ لوٹ آئیں[۲]۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۖ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ کہہ دو ملک میں سیر کرو (تا کہ ترقی کر جاؤ) پھر دیکھو کیا انجام ہوا ان کا جو پہلے ہو گزرے اور ان میں اکثر مشرک ہی تھے۔

---

[۱] عرب میں اور مصر و جزائر اور **خشکیوں** اور دریاؤں میں یا دینی اور دنیوی کاموں میں یا جسمانی اور روحانی باتوں میں۔

[۲] یعنی سنبھل جائیں اور فطرت اللہ کی طرف رجوع کریں۔ جو باران وحی کو ترس گئے تھے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ تو تُو اپنی توجہ کو فطرت اللہ ہی پر لگا رکھ اس سے پہلے کہ آ موجود ہو وہ دن جو ٹلتا نہیں اللہ کی طرف سے۔ اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ جو کافر ہوا تو اس کے کفر کا وبال اُسی پر اور جس نے بھلے کام کئے تو وہ اپنی ہی جانوں کے لئے آرام گاہ تیار کرتے ہیں۔

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ تا کہ جزا دے اللہ ان کو ان کے ایمان لانے کی اور بھلے کام کی اپنے فضل سے۔ کچھ شک نہیں کہ وہ پسند نہیں کرتا کافروں کو۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ بھیجتا ہے ہواؤں کو جو خوشخبری لانے والی ہیں اور نتیجہ یہ کہ تم کو چکھائے مزا اپنی رحمت کا اور کشتیاں چلیں اس کے حکم سے تا کہ تم مال تلاش کرو اللہ کے مال سے اور شکر گزاری اختیار کرو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور بے شک ہم بھیج چکے ہیں تجھ سے پہلے بہت سے رسول ان کی قوموں کی طرف تو وہ ان کے پاس کھلے نشان لے کر آئے پھر ہم نے بدلہ لیا ان لوگوں سے جنہوں نے قطع تعلق کیا اور ہم پر ایمانداروں کی مدد کرنا لازم تھا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا

۴۹۔ اللہ وہ پاک ذات ہے جو بھیجتا ہے ہواؤں

آیت نمبر ۴۸۔ نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ ہم پر ایمانداروں کی مدد لازم ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے یہ سمجھنا کفر ہے کہ اللہ ایمانداروں کی مدد نہیں کرتا اور جو شخص اس آیت پر ایمان کامل رکھتا ہے اور تقویٰ سے آراستہ ہے اور **خشیۃ اللّٰہ** سے مالا مال ہے مخالف حق اور کافر کے مقابلہ میں مباہلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ مخالف پر اتمام **حجّت** کر چکا ہو۔

فَيَبْسُطُهٗ فِى السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۴۹

کو اور پھر وہ اگاتی و جماتی ہیں بادلوں کو پھر ان کو پھیلاتا ہے خلا میں جس طرح چاہتا ہے اور اس کو تہہ بہ تہہ کر دیتا ہے پس تو دیکھتا ہے برسات نکلتی ہے ان کے اندر سے پھر جب اس کو پہنچا دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے تب ہی وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝۵۰

۵۰۔ یقیناً لوگ اس سے پہلے کہ ان پر مینہ اتارا جائے ناامید ہو رہے تھے۔

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْىِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْىِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝۵۱

۵۱۔ پس دیکھو رحمت الٰہی کے آثار کی طرف کہ زمین کو کس طرح زندہ کیا اس کے مرے پیچھے۔ کچھ شک نہیں کہ وہ مُردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے اور وہ تو ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝۵۲

۵۲۔ اور اگر ہم بھیج دیں ہوا پھر وہ دیکھیں اپنی کھیتی کو زرد پڑی ہوئی تو وہ ضرور ناشکری کرنے لگیں اس کے بعد۔

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ

۵۳۔ بے شک تُو نہیں سنا سکتا مُردوں کو[1] اور

---

[1] دیکھو یہاں کافروں کو مردہ کہا ہے کیونکہ ان میں ایمانی روح نہیں۔

آیت نمبر ۵۳۔ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ۔ تو نہیں سنا سکتا مُردوں کو۔ یعنی کافر مُردے ہیں۔ تیری بات ان لوگوں کے گوش گزار نہیں ہو سکتی۔ اس آیت شریف پر علماء نے مُردوں کے سننے کی طول طویل بحث کی ہے۔ ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ مردے نہیں سن سکتے ہیں اور دوسری کہتی ہے کہ نہیں۔ اور سچ یہ ہے کہ مردے اس طرح نہیں سن سکتے جس طرح زندہ سن سکتے ہیں کیونکہ ان کے کان و دماغ میں بظاہر زندگی کے کوئی آثار باقی نہیں جیسا کہ **لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى** سے ظاہر ہے ہاں ایک اعلیٰ درجہ کی روحانی زندگی ہے جس میں نیک روحیں آرام پاتی ہیں اور بدروحیں دکھ درد اٹھاتی ہیں۔ پس مُردوں کا سننا دیکھنا آنا جانا ایک روحانی اور اُخروی طریقے پر ہے جس کا مشاہدہ خواب میں ہر ایک نیک و بد کو ہوا کرتا ہے کیونکہ خدا نے نیند کو موت سے مشابہ فرمایا ہے **اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ** الخ (الزمر: ۴۳) اور حدیث میں آتا ہے **اَلنَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ**۔

الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

نہ بہروں کو پکار کر سنا سکتا ہے جب وہ منہ پھیریں پیٹھ پھیر کر۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۴﴾ ع ۱۴ ۸

۵۴۔ اور نہ تُو راستہ دکھا سکتا ہے اندھوں کو ان کے پیچھے ہٹنے سے بھول سے۔ ہاں تُو تو انہیں کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں کو مانتے ہیں پھر وہ تو فدائی فرمانبردار ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۵﴾

ورد حفص بضم الضاد و فتحها في الثلاثة لكن الفتح مختارة

۵۵۔ اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو کمزور حالت سے پھر تم کو ناتوانی کے بعد توانائی دی[1] پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا۔ وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور وہی بڑا جاننے والا صاحب قدرت ہے[2]۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا

۵۶۔ اور جس دن **الساعة** قائم ہوگی تو قطع تعلق کرنے والے قسمیں کھائیں گے[3] کہ وہ دنیا میں نہیں رہے بغیر ساعت کے۔ اسی طرح وہ

---

[1] ضعف و **قوّت** کے اسباب۔ [2] کہ ضعیف کو قوی ہونے کے اسباب عطا فرمائے گا۔

[3] یعنی قیامت ہم پر ہمیشہ برپا تھی یا ایک گھڑی سے زیادہ نہ رہے۔

(بقیہ حاشیہ) **مُدْبِرِيْنَ** ۔ پیٹھ پھیر کر کیونکہ بہرا سامنے ہو تو ہونٹوں کے اشارے سے بھی باتوں کو تاڑ جاتا ہے۔ پیٹھ پیچھے کیا سمجھے۔

آیت نمبر ۵۵۔ مِنْ ضُعْفٍ ۔ اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا کمزور حالت سے۔ اب اسلام کی اوّل و آخر حالت پر تمثیلی پیشگوئی کا بیان ہوتا ہے۔ پہلے تم تھوڑے اور کمزور تھے پھر قوت دار اور بہت ہو گئے پھر ضُعف ہوگا۔

آیت نمبر ۵۶۔ مَا لَبِثُوْا ۔ کافروں نے دنیا میں رہنے کی مدت کو بہت کم بیان کیا جس سے ان کا مقصد یہ عذر تراشنا ہے کہ مدتِ قلیل میں عقائد میں فکر اور اعمال صالح کا انتخاب اور اُن کی بجا آوری نہیں ہوسکتی۔ کسی نے کہا ع عشق بتاں و ذکر خدا یاد رفتگاں

يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۶﴾

بھٹکتے پھرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ؗ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اور کہیں گے وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے اور یقین قلبی کہ تم ٹھہرے اللہ کے محفوظ حکم کے موافق بعثت کے دن تک تو یہ بعثت ہی کا دن ہے لیکن تم تو جانتے ہی نہ تھے۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ تو اُس دن فائدہ نہ دیں گی اُن ظالموں کو اُن کی عذر خواہیاں اور نہ اُن کو ہماری دہلیز نصیب ہوگی۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور ہم نے بیان کر دی ہیں اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی اعلیٰ درجہ کی باتیں اور اگر تو اُن کے پاس لائے کوئی نشان تو کافر ضرور کہیں گے کہ تم تو جھوٹے ہی ہو۔

(بقیہ حاشیہ) تھوڑی سی زندگی میں بھلا کوئی کیا کرے۔ اہل علم والا یمان نے جوان کو جواب دیا کہ تم کتاب اللہ یعنی شریعت کی رو سے یوم قیامت تک رہے ہو کیونکہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ ہی تھے۔ ایک ہی قسم کی مدت اور واقعات میں دنیا کی زندگی کٹی چونکہ انسان ایسے بھی اعمال کر سکتا ہے قلیل عمر میں جو سلسلہ اعمال صالح کا قیامت تک منقطع نہ ہو جیسے اعمالِ شہید قیامت تک شمار کئے جاتے ہیں، صدقہ جاریہ علم کا پھیلانا وغیرہ وغیرہ امور۔ **اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ** غرض مختلف ذرائع ہیں جن سے اپنی موجودہ زندگی سے اِنصرام کے بعد بھی انسان اپنے اعمال صالح کو جاری رکھ سکتا ہے۔ پس قلیل مدّت کا عُذر بنانا کسی صورت میں صحیح نہیں جو الفاظ کہ اوقات پر دلالت کرتے ہیں انہیں گھٹنا اور بڑھنا متکلّم کے حال اور محاورہ سے مختلف ہوتا ہے۔ چنانچہ **سَنَةُ الْوِصَالِ سَنَةٌ وَسَنَةُ الْهَجْرِ سِنَةٌ** ۔ مشہور مثال ہے۔ نابغہ ذبیانی اپنے غم کی رات کی درازی بیان کرتے ہوئے یوں کہتا ہے ؎

كِلِيْنِيْ لِهَمٍّ يَا اُمَيْمَةَ نَاصِبٍ وَلَيْلٍ اُقَاسِيْهِ بَطِيْءِ الْكَوَاكِبِ

تَطَاوَلَ حَتّٰى قُلْتُ لَيْسَ بِمُنْقَضٍ وَلَيْسَ الَّذِيْ يَرْعَى النُّجُوْمَ بِاٰئِبِ

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ اسی طرح اللہ چھاپ دیتا ہے اُن لوگوں کے دِلوں پر جو جانتے نہیں۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع

۶۱۔ (اے مخاطب) تُو صبر کر۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور تجھ کو چھچھورا نہ بنا دیں وہ لوگ جو بے یقین ہیں۔

آیت نمبر۶۱۔ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ ۔ تجھے چھچھورا اور سبک سر نہ بنا دیں۔ جاہل بے علم ہیں۔ دہریہ ہیں تجھ کو کہیں باڑیں دے دے کر فرمائشی معجزے نہ طلب کریں اور جلدی نہ مچوا دیں کسی کام کی۔ تو رنجیدہ نہ ہو بیٹھنا ان کی چھیڑ چھاڑ سے۔

سُوْرَةُ لُقْمَانَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ ہم سورۂ لقمان کو (اس) اللہ جامع جمیع کمال کے نام سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جس نے تمام اسباب مہیا کر دیئے اور محنت کرنے والوں کو صلہ دینے کو تیار ہے۔

الٓمّٓ ②

۲۔ میں اللہ ہوں جو بذریعہ جبرئیل کے محمد پر وحی بھیجتا ہوں۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ③

۳۔ کہ یہ آیتیں ہیں حکمت والی کتاب کی۔

هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ④

۴۔ ہدایت و رحمت ہے محسنوں کے لئے۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ⑤

۵۔ جو نماز کو ٹھیک درست رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیا کرتے ہیں اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑥

۶۔ یہی لوگ اپنے ربّ کے بتائے ہوئے راستہ پر ہیں اور یہی مظفر و منصور ہوں گے۔

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ

۷۔ اور آدمیوں میں سے بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہے جو خریدتا ہے کھیل کی باتوں کو[۱] تاکہ

---

[۱] ناولیں اور جھوٹے قصّے راگ باجے وغیرہ چیزیں۔

آیت نمبر ۷۔ لَهْوَ الْحَدِيْثِ ۔لغو، بے حقیقت، کھیل کی باتیں۔ اس میں ناولیں، جھوٹے قصے وغیرہ وغیرہ چیزیں جو خدا سے روکیں، خاص کر فاسقانہ راگ داخل ہیں۔ گانے والوں کو دیکھو۔ (۱) راس دھاری اور ناٹک والے لواطت باز ہوتے ہیں۔ (۲) کسبیاں جو زانیہ ہوتی ہیں۔ (۳) کلاونت جو بے حیا و بدکار ہوتے ہیں (۴) سادھو جو بے دین و بدچلن چور واچکے ہیں۔ اکثر امراء جو ستار وغیرہ بجاتے، گانا گاتے اور سنتے زانی اور عیّاش ہوتے ہیں۔ (۶) بھانڈ دیکھو کیسے بے حیا ہوتے ہیں۔ (۷) قوال یہ بھی بدکاری و بدوضعی میں شریک ہیں۔ (۸) اکثر قاری خوش آوازی میں پھنسے ہوئے تدبر قرآنی اور تقویٰ سے بے نصیب ہیں اور مولود خواں و مرثیہ خواں بھی اکثر جیسے ہوتے ہیں وہ ظاہر ہے، دنیوی لیکچرار و واعظ بھی۔ غرض کل تمسخر آمیز اور لغو اور بے اصل و مبالغہ اور تلازمہ دار باتیں قطعاً حرام ہیں جو شرع کے مخالف ہوں۔

لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ‌ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ‌ؕ اُولٰۤـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ‏ ﴿۷﴾

ہٹاویں اللہ کی راہ سے بے علمی سے اور اس کی ہنسی بناتا ہے (یعنی راہ الٰہی کی ہنسی کرتا ہے) یہی لوگ ہیں جن کے لئے ذلّت کا عذاب ہے۔

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا كَاَنَّ فِىۡۤ اُذُنَيۡهِ وَقۡرًا‌ ۚ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَ لِيۡمٍ‏ ﴿۸﴾

۸۔ اور جب ایسے شخص پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے غرور کرتا ہوا[۱]۔ گویا کہ ان آیتوں کو اس نے سنا ہی نہیں جیسا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرا پن ہے تو اس کو خوشخبری سنا دے ٹیس دینے والے عذاب کی۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتُ النَّعِيۡمِۙ‏ ﴿۹﴾

۹۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے ان کے لئے نعمت کے باغ ہیں۔

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ‌ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ‏ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا‌ وَاَلۡقٰى فِى الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِكُمۡ وَبَثَّ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآ بَّةٍ‌ ؕ وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِيۡمٍ‏ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اس نے آسمان کو پیدا کیا بے ستونوں کے تم ان کو دیکھتے ہی ہو اور رکھ دیئے زمین میں بھاری بوجھ کہ وہ تم کو لے کر نہ جھک پڑے اور پھیلا دیئے زمین میں سب طرح کے جاندار اور اَبر سے پانی برسایا پھر ہم نے اگائیں زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں۔

هٰذَا خَلۡقُ اللّٰهِ فَاَرُوۡنِىۡ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ‌ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوۡنَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ‏ ﴿۱۲﴾ ع ۱۲/۱۰

۱۲۔ تو یہ اللہ کی مخلوق ہے اب مجھے وہ تو دکھاؤ کہ انہوں نے کیا پیدا کیا جو اللہ کے سوا ہیں[۲]۔ ہاں ظالم تو صریح گمراہی میں ہیں۔

---

[۱] اور کہتا ہے اجی جاؤ حضرت! آپ تو ملانے زاہد خشک ہیں۔ [۲] تمہارے جھوٹے معبود اور مرشد اور گرو وغیرہ نے۔

آیت نمبر ۱۱۔ تَمِيۡدَ بِكُمۡ ۔ تم کو لے کر نہ جھک پڑے۔ چونکہ **اَرۡض** کے معنے چکر کھانے والی کے ہیں اس لئے اس کا ثقل برابر کرنے کے لئے بوجھ رکھے اور یہاں **اَلۡقٰى** کے معنی **جَعَلَ** کے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور ہم نے عطا فرمائی لقمان کو حکمت (یعنی پکی سمجھ) اور حکم دیا کہ اللہ کا شکر کیا کرو اور جو شکر کرتا ہے اس کے سوائے نہیں کہ وہ اپنے ہی لئے کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے (تو وہ اللہ کا کیا بگاڑے گا) کیونکہ اللہ بے پروا سراہا گیا ہے۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور جب لقمان نے کہا اپنے بیٹے سے جب وہ اس کو نصیحت کرتا تھا، اے میرے پیارے بیٹے! شریک نہ ٹھہرانا کسی کو اللہ کا۔ کچھ شک نہیں کہ شرک بڑا ہی ظلم ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور ہم نے کہہ رکھا ہے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ (نیک سلوک کرنے کا) اس کی ماں نے اس کو پیٹ میں رکھا ضعف پر ضعف سہہ کر اور اس کی دودھ چھڑائی دو سال کی ہے[۱] یہ کہ میرا شکر گزار رہنا اور اپنے ماں باپ کا۔ میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے[۲]۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور اگر تجھ کو محنت میں ڈالیں تیرے ماں باپ اس بات میں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو تُو ان کا کہنا نہ ماننا۔ اور دنیا میں ان کا ساتھ دے (شرعی) دستور کے موافق اور تو اس کی چال چل جس نے میری طرف (پوراپورا) رجوع کر لیا ہے (یعنی محمد مصطفٰی احمد مجتبٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی) تم سب کو میری طرف پلٹ کر آنا ہے تو میں تم کو بتا دوں گا جو تم کرتوت کرتے تھے۔

۱؎ تو وصیت نہ بھول جانا اور ربّ حقیقی کے احسان کے بعد ربّ مجازی کے احسان نہ بھول۔

۲؎ تو اس عرصہ میں انہوں نے کیا کیا تکلیفیں سہی ہوں گی۔

يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اے میرے پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانہ برابر ہو اور وہ کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین میں ہوتو اسے اللہ لے آئے گا بے شک اللہ بڑا باخبر باریک بین ہے۔

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اے میرے پیارے بیٹے! نماز کو ٹھیک درست رکھ اور بھلے کام کا حکم کر اور بُرے کام سے منع کر اور نیکی پر جمارہ اور بدی سے بچ جو کچھ تجھ پر بیتے۔ کیوں کہ یہ ہیں بڑی ہمت کے کام۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور منہ نہ پھیر لیا کر لوگوں سے اور نہ چل زمین پر اکڑ کر بے شک اللہ پسند نہیں کرتا کسی اترانے والے شیخی باز کو۔

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اپنی تمام چال چلن میں میانہ روی اختیار کرو اور نرم کر اپنی آواز کو[1]۔ کچھ شک نہیں کہ بہت ہی بُری آواز گدھوں کی ہے۔

ع ۲ ۸ ۱۱

---

[1] یعنی نوکروں اور فرمانبرداروں وغیرہ پر مت چلاّؤ۔

آیت نمبر ۱۷۔ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۔ اسے اللہ لے آئے گا۔ یعنی اللہ کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں تو کہاں چھپ کر کوئی بُرائی کرو گے۔

آیت نمبر ۱۸۔ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۔ بڑی ہمت کے کام۔ خدا کے کام میں بہ ہمت کام لیں مصیبتیں پیش آئیں گی۔ مالی وجانی نقصان اٹھانا پڑیں گے سب کی برداشت کرنے کے لئے مستعدر رہنا۔ اس کام میں جیسا صبر وتحمل بتانا لازم ہے ویسا ہی خود عامل ہونا بھی لازم ہے۔

آیت نمبر ۲۰۔ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۔ بہت بُری آواز گدھے کی آواز ہے یعنی غصّے اور تکبر سے اونچی اونچی آواز نکالنا گدھا پن ہے۔ صَوْتُ الْحَمِيْرِ سے مراد عالم بے عمل کی آواز ہے کیونکہ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ .... كَمَثَلِ الْحِمَارِ سورہ جمعہ میں آیا ہے۔

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے کام میں لگا دیں ہیں سب آسمان و زمین کی چیزیں اور پوری کر دیں تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں۔ اور آدمیوں میں سے بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہے جو جھگڑتا ہے اللہ کے مقدمہ میں بے علمی اور جہالت سے اور بلا ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ نے جو حکم اتارا اس کی پیروی کرو تو جواب دیتے ہیں نہیں جی! بلکہ ہم تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو۔ بھلا کیا ان کے باپ دادا کو شیطان جہنم کی طرف پکارتا ہو (یعنی وہ جہنمی ہوں جب بھی)۔

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور جو اپنے کو فدا کردے اللہ کے لئے اور وہ محسن ہو تو اس نے بے شک مضبوط رسی کو پکڑ لیا اور اللہ کی طرف سب کاموں کا انجام ہے۔

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا

۲۴۔ اور جو کفر کرے اے پیارے محمدؐ! تجھ کو اس کا کفر غمگین نہ کرے۔ ان سب کا پلٹنا تو ہماری

(بقیہ حاشیہ) چونکہ بالا آیات میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کا حکم ہے جس سے انسان جب اپنی طرف رجوع خلائق دیکھتا ہے تو متکبر ہو جاتا ہے پھر شرعی احکام کو بھی، اپنے آپ کو بڑا نیک سمجھ کر ترک کرنے لگ جاتا ہے۔ اپنے وعظ کا خطاب غیروں کو کرتا ہے نہ اپنے نفس کو اسے پاک سمجھتا ہے۔ ایسے وقت میں پھر اس کی آواز **صَوْتُ الْحَمِيْرِ** بن جاتی ہے۔

آیت نمبر ۲۱۔ یُجَادِلُ ۔ جھگڑتا ہے۔ مناظرہ کا حق ان تین باتوں کے سوا حاصل نہیں ہو سکتا جو اللہ تعالیٰ نے اس رکوع میں بیان فرمائی ہیں۔ علم یقینی اور ہدایت یعنی وجدان صحیح جو **تقرّبِ الٰہی** سے حاصل ہوتا ہے اور کتاب آسمانی کا کامل علم۔

مَرۡجِعُهُمۡ فَنُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾

ہی طرف ہے تو ہم ان سب کو بتا دیں گے جو انہوں نے کرتوت کیئے ۔ بے شک اللہ بہت جاننے والا ہے اندرونی حالات ۔

نُمَتِّعُهُمۡ قَلِيۡلًا ثُمَّ نَضۡطَرُّهُمۡ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ ہم ان کو تھوڑا سا فائدہ دیں گے پھر ان کو بے بس کریں گے سخت عذاب کی طرف ۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور اگر تو ان سے پوچھے کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے تو کہہ دے الحمدللہ (مطلب ثابت شد) ان میں کے بہت تو جانتے ہی نہیں ۔

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بے شک اللہ ہی غنی و حمید ہے ۔

وَلَوۡ اَنَّ مَا فِى الۡاَرۡضِ مِنۡ شَجَرَةٍ اَقۡلَامٌ وَّالۡبَحۡرُ يَمُدُّهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ سَبۡعَةُ اَبۡحُرٍ مَّا نَفِدَتۡ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور اگر جو کچھ زمین میں ہے درختوں سے قلم بنے اور دریا سیاہی ہو اور اس کے پیچھے سات سمندر مدد کریں جب بھی تمام نہ ہوں گی اللہ کی باتیں[1] ۔ بے شک اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے ۔

مَا خَلۡقُكُمۡ وَلَا بَعۡثُكُمۡ اِلَّا كَنَفۡسٍ

۲۹۔ تمہارا پیدا کرنا اور مرے بعد آخرت میں

---

[1] **کَلِمَۃُ اللّٰہِ مِنْ کُلِّ وَحْیٍین** جو ہمارے حضورؐ پر جلی اور خفی **تشریعی** اور قدسی ہوئیں اور حضورؐ سے اوّل اور بعد آپ کے خدام اور خلفاء پر ہوئیں اور ہوں گی اور وہ مخلوق حیوانات اور نباتات وغیرہ اور روحانیات اور تجلّیات بے نہایہ اور مختلف مظاہر قدرت جو بہ چشم ظاہر یا مکاشفہ یا علمی رنگ میں معلوم ہوئیں یا در کھیں سب داخل ہیں ۔

آیت نمبر ۲۸۔ مَا نَفِدَتْ ۔ تمام نہ ہوں گی ۔ یہ پیشگوئی ہے موجودہ اور قیامت تک آنے والی وحی اور الہام اور اعمال و اقوال صالحہ کی اور جتنی مخلوق ہے سب کلمۃ اللہ ہے کیونکہ وہ اس کے **کُنْ** کہنے سے وجود میں آئی ہے ۔ مسیحی لوگ مسیح کے کلمۃ اللہ ہونے پر فخر نہ کریں کیونکہ اِس کی کوئی خصوصیت نہیں ۔ کلمات اللہ غیر متناہی ہیں ہر مامور کلمۃ اللہ ہوتا ہے ۔

وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ ۢ بَصِيۡرٌ ﴿۲۹﴾

تمہارا جلانا کیا ہے جیسے ایک تنِ واحد کا حال[۱]۔ بے شک اللہ بڑا سننے والا ہے بڑا دیکھنے والا ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجۡرِىۡۤ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ رات کو دن میں لے جاتا ہے اور دن کو رات میں اور اس نے کام میں لگا رکھا ہے سورج و چاند کو۔ ہر ایک بہہ رہا ہے ایک میعاد مقرر تک اور اللہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ وَاَنَّ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الۡبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ ﴿۳۱﴾ ع

۳۱۔ اس لئے کہ اللہ ہی **الحق** ہے اور یہ جو کافر پکارتے ہیں اللہ کے سوا وہ **الباطل** ہے اور اللہ ہی بڑے رتبہ والا بلند تر ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ الۡـفُلۡكَ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِنِعۡمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمۡ مِّنۡ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کشتیاں چلتی ہیں دریا میں اللہ کے فضل سے تا کہ تم کو دکھائے اپنی کچھ نشانیاں۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک بڑے صابر وشاکر کے لئے۔

وَاِذَا غَشِيَهُمۡ مَّوۡجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰٮهُمۡ اِلَى الۡبَرِّ فَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجۡحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوۡرٍ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور جب ان کو چھپا لیتی ہے موج چھتریوں کی طرح وہ پکارتے ہیں اللہ ہی کا دین سمجھ کر مخلص بن کر، پھر جب وہ ان کو بچالاتا ہے خشکی کی طرف تو بعض تو ان میں سے اپنی چال وچلن میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کا تو وہی انکار کرتے ہیں جو قول کے بڑے جھوٹے اور بڑے ناشکرے ہوتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ وَاخۡشَوۡا يَوۡمًا لَّا يَجۡزِىۡ وَالِدٌ عَنۡ وَّلَدِهٖ ۖ وَلَا مَوۡلُوۡدٌ

۳۴۔ اے لوگو! سپر بناؤ تمہارے ربّ کو اور اس دن سے ڈرو جس دن باپ اپنے بیٹے کے کام نہ آوے گا اور کوئی ایسا بیٹا بھی نہیں کچھ جو کام

[۱] یعنی جیسے ایک شخص کے لئے کرنا ہے ویسے ہی سب کے لئے۔

هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۴﴾

آوے اپنے باپ کے۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے تو تم کو دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور اللہ کے مقدمہ میں تم کو فریب نہ دے شیطان۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۵﴾ ع ۱۳

۳۵۔ بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی برساتا ہے بارش[۱]۔ وہ جانتا ہے جو ماں کے پیٹ میں ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کام کرے گا[۲] اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا[۳]۔ بے شک اللہ ہی بڑا جاننے والا بڑا خبردار ہے۔

۱؎ یعنی نزول وحی فرماتا ہے۔ ۲؎ تو جاہل نادانوں کا دعویٰ غلط ہے۔

۳؎ تو ملک اور زمینداروں کے دعووں سے کیا کام چلے گا۔

آیت نمبر۳۴۔ اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا۔ دنیا کی زندگی یعنی یہ نہ سمجھنا

اب تو آرام سے گزرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے

بلکہ دنیا کے کام جیسے سوچ بچار کر کرتے ہو آخرت کے کام اس سے زیادہ ہوشیاری اور استقامت سے کرو کیونکہ کیا دنیا اور کیا دنیا کی زندگی اور کیا پدّی اور کیا پدّی کا شوربا۔ اللہ نے فرمایا: وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ **(العنکبوت :۶۵)**. وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى **(القصص :۶۱)**. بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى **(الاعلٰی : ۱۸تا۲۰)**۔ دنیادار جو دولت کے نشہ سے بدمست ہوتا ہے اس کا حال کسی نے یوں بیان کیا ہے۔

نشہ دولت کا بداطوار پہ جس آن چڑھا گویا شیطان پہ ایک اور بھی شیطان چڑھا

اَلْغَرُوْرُ۔ یعنی شیطان۔ شیطان کا دھوکہ نہ کھانا کہ اللہ غفور الرحیم ہے ہم بخشے جائیں گے۔ وہ تو شدید العقاب بھی ہے اور ذرّہ ذرّہ کا حساب لینے والا بھی۔ **اَلْغُرُوْر** کا لفظ جو قرآن شریف میں آیا ہے۔ وہ شیطان کا نام ہے۔ جس شخص میں غرور ہو وہ اپنے کو شیطان کی کُرسی اور اس کی نشست گاہ سمجھے۔

آیت نمبر۳۵۔ مَا فِي الْاَرْحَامِ۔ جو ماں کے پیٹ میں ہیں یہ پیشگوئی بھی ہے ان بچوں کی طرف جو ماں کے پیٹ سے مسلمان پیدا ہونے والے ہیں۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ ہم سورۂ سجدہ کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے اسم شریف سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

الٓمّٓ ۝٢

۲۔ الٓـــمّٓ۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٣

۳۔ یہ ایک کتاب ہے جس میں کچھ شک نہیں کہ اس کتاب کا اتارنا ربّ العالمین کی طرف سے ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝٤

۴۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ محمدؐ اس کو بنا لایا ہے۔ نہیں! وہ سچ تیرے رب کی طرف سے ہے تا کہ تو ڈراوے ان لوگوں کو جن کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تجھ سے پہلے تا کہ وہ راہِ راست پر آ جائیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۗ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۗ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝٥

۵۔ اللہ وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے اندر ہے چھ وقتوں میں پھر وہ حاکم ہوا سب پر۔ اس کے سوا کوئی ولی وحمایتی اور دلی دوست تمہارا نہیں۔ تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے۔

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝٦

۶۔ وہ انتظام کرتا ہے کام کا آسمان سے زمین تک پھر وہ کام اسی کی طرف چڑھ جاتا ہے ایک دن میں جس کی مقدار ایک ہزار برس ہے اُس گنتی سے جو تم شمار کرتے ہو۔

آیت نمبر ۵۔ اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ۔ اِسْتَوٰى کے معنے بیٹھنا خدا کا تخت پر۔ دیکھو حاشیہ گزشتہ سورۂ روم آیت ۲۸ بیان مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم الامت مَدَّ فَيْضُهٗ۔

آیت نمبر ۶۔ تَعُدُّوْنَ۔ اِس گنتی سے جو تم شمار کرتے ہو۔ یعنی ہزار برس کے بعد عظیم الشان تغیّر پیدا ہو جاتا ہے۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۶

۷۔ وہی اللہ ہے جو چھپے اور کھلے کا جاننے والا عزیز الرحیم ہے۔

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝۷

۸۔ وہ اللہ جس نے خوب ہی بنائی جو چیز بنائی اور انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝۸

۹۔ پھر پیدا کیا اس کی نسل کو ایک ناچیز پانی کے خلاصہ سے۔

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹

۱۰۔ پھر اس کو ٹھیک ٹھاک بنایا پھر اس میں اپنا کلام داخل کیا اور پیدا کر دیئے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور مرکز قویٰ۔ بہت ہی کم ہیں جو شکر کرتے ہیں۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ بَلْ هُمْ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰

۱۱۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جب ہم مل جائیں گے زمین میں تو کیا پھر ہم نئی پیدائش میں آئیں گے۔ ہاں وہ اپنے ربّ کی ملاقات کے منکر ہی ہیں۔

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱

ع ۱۲/۱۴

۱۲۔ کہہ دو تمہاری روح قبض کرے گا ملک الموت جو تم پر تعینات ہے پھر تم اپنے ربّ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲

۱۳۔ اور اگر جب دیکھے تو قطع تعلق کرنے والے سر جھکائے کھڑے ہوں گے ان کے ربّ کے سامنے (اور عرض کرتے ہوں گے) اے ہمارے ربّ! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا جو تیرے رسولوں نے کہا تھا تو اب ہم کو پھر بھیج دے کہ ہم نیک کام کریں گے۔ کچھ شک نہیں کہ ہم کو یقین آ چکا ہے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور اگر ہم چاہتے تو عطا کر دیتے ہر شخص کو اس کی کامیابی کی راہ ٹھیک مگر میرا قول پکا ہے یہ کہ میں ضرور بھر دوں گا جہنّم کو جِنّ اور آدمی سب سے ایک جا اکٹھا کر کے۔

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور حکم ہوگا کہ اب چکھو مزہ اس کا جو آج کے دن کے دیکھنے کو تم نے فراموش کر دیا تھا بے شک ہم نے تم کو محروم کر دیا اور چھوڑ دیا (اب) اور ہمیشہ کا عذاب چکھو اس کا بدلہ جو تم کرتے تھے۔

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۶﴾ السجدة

۱۶۔ اس کے سوا نہیں کہ ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے اور یاد دلایا جاتا ہے اس کے ذریعہ سے تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور وہ اپنے ربّ کی پاک ذات کو یاد کرتے ہیں تعریف کے ساتھ اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ (السجدة)

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ الگ رہتے ہیں ان کے پہلو بچھونوں سے وہ پکارتے ہیں اپنے ربّ کو ڈر ڈر کر اور امیدیں رکھ رکھ کر[۱] اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے وہ کچھ خرچ کرتے ہیں۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ

۱۸۔ تو کوئی بھی نہیں جانتا جو ان کے لئے چھپا رکھی گئی ہے آنکھوں کی ٹھنڈک۔ ان کے کاموں

---

[۱] ان کا سونا جاگنا عبادت ہے۔

آیت نمبر۱۴۔ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ۔ میں ضرور بھر دوں گا **جہنّم** کو۔ اِس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مُردے دوبارہ دنیا میں نہیں آتے اور بدکاروں کا کہنا کہ ہمیں پھر بھیج دے اور خدا کا فرمان کہ نہیں تم سے تو **جہنّم** بھروں گا۔ صاف دلالت کر رہا ہے عدمِ رجوعِ موتیٰ پر دنیا میں۔

آیت نمبر۱۵۔ نَسِيْنٰكُمْ ۔ ہم نے تم کو محروم کر دیا۔ چھوڑ دیا۔ اس جگہ **نَسِيْنَا** کا لفظ آیا ہے جس کے معنے چھوڑنے کے کئے گئے ہیں اور پارہ اوّل میں **يُخَادِعُوْنَ** کا لفظ حسب موقع قریب المعنیٰ ہے۔

قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ تو کیا مومن اس کے برابر ہو سکتا ہے جو فاسق بدکار ہے۔ نہیں کبھی نہیں۔

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے تو ان کے لئے امن سے رہنے کے باغ ہیں مہمانی کے طور پر بسبب اس کے جو وہ کرتے تھے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور جو لوگ نافرمان ہیں تو ان کا ٹھکانا آگ ہے جب چاہیں گے اُس سے نکل جائیں تو لوٹائے جائیں گے اُسی میں بار بار اور ان سے کہا جائے گا چکھو جنگ یا آگ کا مزہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور ضرور ہم ان کو چکھائیں گے بڑے عذاب کے سوا دنیا کے عذاب سے (ہی) تا کہ وہ رجوع کریں[۱]۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع

۲۳۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس کو نصیحت کی گئی اس کے رب کی آیتوں سے پھر اس نے منہ پھیر لیا اس سے۔ بے شک ہم قطع تعلق کرنے والوں سے بدلہ لینے والے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ

۲۴۔ بے شک ہم نے موسیٰ کو عنایت فرمائی

---

۱ دنیا کی تکالیف اس لئے ہوتی ہیں تا کہ آدمی سنبھل جائے۔

آیت نمبر ۱۸۔ قُرَّةُ اَعْيُن ۔ آنکھوں کی ٹھنڈک۔ دلی تسکین اور خاطر جمعی کے اسباب جیسے ان کے قلب کی حالت جو ہمارے ساتھ ہے۔ لوگوں کو نہیں معلوم اسی طرح ہماری محبت و شفقت جو ان کے اندر سرایت کر گئی ہے وہ دوسروں کو کیا معلوم کہ اس میں کیا مزہ اور ٹھنڈک ہے۔

فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡ لِّقَآئِہٖ وَ جَعَلۡنٰہُ ہُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿۲۴﴾

کتاب تو تُو شک میں نہ رہ اس کتاب کے دیدار سے اور ہم نے اس کو بنایا ہدایت بنی اسرائیل کے لئے۔

وَ جَعَلۡنَا مِنۡہُمۡ اَئِمَّۃً یَّہۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا لَمَّا صَبَرُوۡا ۟ؕ وَ کَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور بنی اسرائیل میں سے بنائے ہم نے پیشوا کہ وہ راہنمائی کرتے تھے ہمارے حکم کی جب کہ انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے۔

اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ یَفۡصِلُ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فِیۡمَا کَانُوۡا فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ بے شک تیرا ربّ ہی فیصلہ فرمائے گا ان میں قیامت کے دن جن باتوں میں وہ جھگڑا کیا کرتے تھے۔

اَوَ لَمۡ یَہۡدِ لَہُمۡ کَمۡ اَہۡلَکۡنَا مِنۡ قَبۡلِہِمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ یَمۡشُوۡنَ فِیۡ مَسٰکِنِہِمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؕ اَفَلَا یَسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ کیوں نہیں ہدایت کرتی ان کو یہ بات کس قدر ہم نے ہلاک کردیں اُن سے پہلی امتیں جن کے گھروں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں۔ البتہ اس میں بہت سی نشانیاں ہیں پھر وہ کیوں نہیں سنتے[1]۔

اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّا نَسُوۡقُ الۡمَآءَ اِلَی الۡاَرۡضِ الۡجُرُزِ فَنُخۡرِجُ بِہٖ زَرۡعًا تَاۡکُلُ مِنۡہُ اَنۡعَامُہُمۡ وَ اَنۡفُسُہُمۡ ؕ اَفَلَا یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم پانی کو لے جاتے ہیں صاف زمین کی طرف پھر اس سے پیدا کرتے ہیں کھیتی کو جس میں سے کھاتے ہیں ان کے چوپائے اور وہ خود۔ تو کیا وہ دیکھتے ہی نہیں۔

---

[1] تاریخی واقعات ہی کو سن لیں۔

آیت نمبر۲۴۔ فَلَا تَکُنۡ فِیۡ مِرۡیَۃٍ ۔ تو شک اور اضطرار میں نہ رہ یعنی کتاب کے ملنے سے شبہ نہ کر۔ تجھے بھی ضرور کتاب ملے گی کیونکہ تو مثیل موسیٰ ہے اور جس طرح اس کتاب نے لاکھوں کو ہدایت کی اسی طرح تیری کتاب معظّم کروڑ در کروڑ بلکہ بے حساب کو ہدایت کرے گی اور جیسے موسیٰ کی امت میں بہت سے امام خلیفے ہوتے رہے ہیں اسی طرح تیری امّت میں خلیفے ہوا کریں گے اور چونکہ یہ امّت خیر امّت ہے اس لئے ان کے خلیفے بھی خیر الخلفاء ہوں گے۔

آیت نمبر ۲۵۔ اَئِمَّۃً یَّہۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا ۔ پیشوا تھے جو ہمارے حکم کی ہدایت کرتے تھے لوگوں کو۔ امام بننے کے اسباب۔ ہدایت دینا۔ راہِ حق بتانا اور غصّے اور حرص سے کام نہ لینا۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾	۲۹۔ اور ان کا کہنا کہ یہ فتح کب ہو گی جب تم سچے ہو۔
قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۳۰﴾	۳۰۔ تُو کہہ دے کہ فتح کے دن نہ کام آئے گا کافروں کو ایمان لانا اور نہ ان کو مہلت ہی دی جائے گی[۱]۔
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۱﴾	۳۱۔ تو تُو ان سے منہ پھیر لے اور انتظار کر کیونکہ وہ بھی تو منتظر ہی ہیں۔ ع ۳ ۸ ۱۶

[۱] یعنی ہلاک ہو جائیں گے۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ تِسْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ہم سورۂ احزاب کو اللہ جلّ شانۂ کے اسم شریف سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو بے محنت انعام دینے والا محنت کا صلہ عطا فرمانے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ②

۲۔اے نبی! اللہ ہی کو سپر بنا۔منکروں کا کہا نہ مان اور نہ منافقوں کا۔کچھ شک نہیں کہ اللہ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ③

۳۔ اور وحی کی پیروی کر جو تیرے ربّ کی طرف سے تجھ پر آتی ہے۔کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے اعمالوں سے بے خبر نہیں۔

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ④

۴۔ اور اللہ پر بھروسہ رکھ اور اللہ ہی کارساز ہے کافی۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ

۵۔اللہ نے نہیں پیدا کئے کسی شخص کے لئے دو

آیت نمبر۴۔تَوَكَّلْ۔بھروسہ۔

س: توکّل کیا شَے ہے؟

ج: جو اسباب جنابِ الٰہی نے مقرر فرمائے ہیں ان کو بہم پہنچا کر ان کے نتائج کا دینا اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف سمجھنا۔توکّل کے یہ معنی نہیں کہ خدا کے بنائے ہوئے اسباب کو مہیّا نہ کرنا یا مہیّا شدہ اسباب سے کام نہ لینا۔ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنا کیونکہ یہ تو عجز اور کسل ہے جس سے سَرورِ عالمؐ نے پناہ مانگی ہے۔ ؎

گر توکّل می کنی در کار کن کسب کن پس تکیہ بر جبّار کن

رمز **اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہ** شنو کار کن پس کار کن کاہل مشو

کار آن کارے کہ حق فرمودہ است نہ چنان کارے کہ حق نابودہ است

آیت نمبر۵۔مِنْ قَلْبَيْنِ۔دو دل۔نذیر احمد خان نے رسالۂ محصنات میں اس آیت شریف سے تعدد ازواج پر بخیال عام زد کی ہے اور تفسیر بالرائے کا ارتکاب کیا ہے مگر وہ خود بھی ایک دو تین کا خیال رکھتے ہوں گے مثلاً اللہ کریم ،رسول کریم اور قرآن کریم کا۔ یہاں صرف اتنا ہی مطلب ہے کہ محبّ خدا مغضوبِ خدا سے دل

وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔىْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ۞ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۞ اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

دل اس کے اندر اور نہیں بنایا تمہاری بیبیوں کو جن سے تم ظہار کر بیٹھتے ہو واقعی تمہاری ماں اور متبنّاؤں کو تمہارا بیٹا نہیں بنایا۔ یہ تو تمہارے منہ کی بات ہے اور اللہ تو حق ہی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا راستہ بتاتا ہے۔

۶۔ متبنّاؤں کو پکارا کرو ان کے ماں باپ کے نام لے کر۔ یہی پورا انصاف ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر تم کو نہ معلوم ہوں ان کے باپ تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور تمہارے آزاد کئے ہوئے غلام[1] اور تم پر کچھ گناہ نہیں جس بات میں تم غلطی کر جاؤ لیکن وہ گناہ ہے جس پر تمہارا دلی ارادہ ہو۔ (بغیر غلطی کے) اور اللہ بڑا غفور الرحیم ہے۔

۷۔ نبی تو بہت ہی پیارا ہے ایمانداروں کو اپنی

---

[1] ان کو بھائی کر کے پکارو بیٹے کا لفظ کسی پر مت بولو۔

(بقیہ حاشیہ) نہیں لگا سکتا ورنہ متعدد اولاد اور مکانات اور جانوروں وغیرہ سے خلاف فطرت کیونکر کوئی تعلق رکھ سکے گا۔ اس مضمون کو حضرت مولانا روم نے مثنوی میں بہت ہی خوب بیان کیا ہے ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں   ایں خیال ست ومحال ست وجنوں

مگر صاحب مثنوی نے دنیائے دوں کہہ کر دنیائے حسنہ کو الگ کر دیا ہے جس کے لئے ہر مومن صالح دست بدعا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

تُظٰهِرُوْنَ ۔ جن سے تم ظہار کر بیٹھے۔ ظہار ایک قسم کی تحریم ہے یعنی بی بی کو ماں کہنا بغرض تحریم اس کا کفّارہ سورۂ مجادلہ میں آئے گا۔

اَبْنَآءَكُمْ ۔ وہ تمہارے بیٹے نہیں مُتبنّٰی بنانا گویا خدا کا مقابلہ کرنا ہے کہ تو نے نہیں دیا تو ہم نے خود ہی لے لیا۔ سَت وِدیا والے بولتے ہیں کہ نیوگ کا بیٹا بھی ایسا ہی ہے، مگر تعجب ہے کہ واقعاتِ صحیحہ سے انکار کرتے ہیں۔

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓىٕكُمْ مَّعْرُوْفًاؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا۝۷

جانوں سے بھی اور نبی کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں اور رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں اللہ کی کتاب میں تمام ایمانداروں اور ہجرت کرنے والوں سے مگر یہ کہ اپنے دوستوں کے ساتھ کچھ احسان کرنا چاہو۔ یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے[1]۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًاۙ۝۸

۸۔ اور جب ہم نے لیا نبیوں سے ان کا اقرار اور خاص کر تجھ سے[2] اور ابراہیم اور موسیٰ و عیسیٰ ابن مریم سے اور ان سے لیا ہم نے پکا اقرار۔

لِّیَسْــٴَـلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا۠۝۹

۹۔ نتیجہ یہ کہ اللہ پوچھے سچوں سے ان کا سچ اور تیار کیا ہے منکروں کے لئے ٹیس دینے والا عذاب۔

ع ۱ ۹ ۱۷

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا

۱۰۔ اے ایماندارو! اللہ کا احسان یاد کرو جو تم پر ہے جب چڑھ آئے تم پر لشکر تو ہم نے بھیجی ان

---

[1] یعنی سورہ نساء میں۔

[2] یعنی سب کے علاوہ خاصکر ہمارے حضور سید المرسلینؐ سے بھی اقرار لیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۷۔ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ۔ اور نبی کی بیبیاں ایمان داروں کی ماں ہیں یعنی نبی مومنوں کا روحانی باپ ہے اور اس کے حکم کی تعمیل بڑی ضروری ہے۔ اس کی بیبیاں مائیں ہیں۔ مائیں چار قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) حقیقی (۲) اور حکمی (۳) رضاعی (۴) منہ بولی۔ دوسری اور تیسری حکمی ہیں جو سب سے بہتر اور بڑھ کر ہیں کیونکہ حقیقی کی عزت تو عام ہے اور ان کی خاص ہے اور عموم و خصوص میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔ تو رسول اللہ کی اولاد سلسلہ نبوت میں حکم الٰہی سے دائمی رہی اس لئے آپ اَبْتَرْ نہ ہوئے بلکہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ فرمایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ کہا گیا اور نِسَاءِ کُمْ اس کا بدل جو ہو سکتا تھا نہیں فرمایا گیا بلکہ اس کی جگہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ فرمایا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ابو الانبیاء ہیں کیونکہ ارشاد ہوا ہے۔ **عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِیَاءِ بَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ** اور **كُلُّ تَقِیٍّ وَّ نَقِیٍّ آلِیْ**۔

عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ﴿۱۰﴾

پر ہوا اور وہ فوجیں جن کو تم نے نہیں دیکھا اور تم جو کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور جب وہ تم پر آ چڑھے تمہارے اوپر سے[۱] اور تمہارے نیچے کی جانب سے[۲] اور آنکھیں پھر گئیں اور دل گلوں تک پہنچ گئے[۳] اور اللہ پر تم طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۲﴾

۱۲۔ جہاں پر انعام دینے کے لئے ایمانداروں کی آزمائش کی گئی اور خوب زور سے ہلائے گئے۔

---

۱ یعنی عرب۔ ۲ یعنی مدینہ کے مخالف۔
۳ یعنی سخت تکلیف پہنچی اور گھبراہٹ ہوئی۔

آیت نمبر۱۰۔ لَمْ تَرَوْهَا۔ اور وہ فوجیں جن کو تم نے نہیں دیکھا۔ یعنی مسلمان سوتے تھے مخالفین سے کسی کی آگ بجھ گئی اس نے بدشگونی خیال کی کہ شکست حاصل ہوئی اس لئے وہ چل دیا اور دوسروں نے دیکھا دیکھی ایسا ہی کیا۔ یہ رُعب آسمانی تھا کہ مسلمانوں نے اسے معلوم ہی نہ کیا کہ مخالف کیسے چلے گئے اور کس لشکر نے انہیں بھگا دیا۔

آیت نمبر۱۲۔ زِلْزَالًا شَدِيْدًا۔ خوب جھڑ جھڑائے گئے۔ یہ غزوۂ خندق کا ذکر ہے جس کا دوسرا نام احزاب ہے۔ یہ واقعہ ہجرت کے پانچویں سال واقع ہوا۔ مدینہ کے جس قبیلہ کو بدعہدی کی وجہ سے آنحضرتؐ نے نکال دیا اور وہ خیبر جا رہا۔ پھر وہاں سے مکّہ کو آیا اور قریش کو بَرخلاف حضرتؐ کے بھڑکایا اور قبیلہ غطفان بنی فضارہ کو بھی اکسایا۔ اس کے سپہ سالار ابوسفیان وعتبہ تھے۔ فوج دس ہزار کے قریب ہوگی۔ حضرت کو جب یہ خبر پہنچی تو سلمان فارسیؓ کے مشورے سے مدینہ کے شرقی جانب خندق کھودنے کا حکم دیا۔ خندق میں پہاڑی حصہ نکلا۔ صحابہؓ کے کہنے سے آپ خود تشریف لائے اور اپنے دستِ مبارک سے کدال مارا کہ پتھر سے روشنی نکلی۔ آپ نے کہا مجھے فارس دکھلایا گیا اور وہ فتح ہوگا۔ اسی طرح دوسری کدال میں روم کی نسبت فرمایا۔ اسی طرح تیسری بار صنعاء یمن کی طرف اشارہ فرمایا۔ مخالفین مدینہ شرقی جانب اُترے اور کچھ بلندی کے رُخ اُترے۔ غرض یوں اوپر نیچے سے دشمنوں کے کثرت محاصرہ سے مسلمانوں کا ناک میں دم آگیا۔ پکّے مومن خدا پر متوکّل رہے اور منافق بے دل اور خدا اور رسولؐ سے بدگمان۔ یہ محاصرہ ایک مہینہ تک رہا۔ سردی سخت پڑ رہی تھی۔ اس غزوہ اور

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾

۱۳۔ اور جب منافق کہتے تھے (منافق کون) جن کے دلوں میں کمزوری ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا وعدہ تو دھوکا ہی دھوکا تھا۔

وَاِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾

معانقة: اعدالمتقدمين

۱۴۔ اور جب کہنے لگی ان میں سے ایک جماعت اے یثرب کے لوگو! تم کو ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں۔ بس لوٹ چلو اور اجازت مانگنے لگے ان میں سے کچھ لوگ نبی سے کہنے لگے کہ ہمارے گھر خالی ہیں۔ (یعنی غیر محفوظ) حالانکہ وہ خالی نہیں (یعنی غیر محفوظ نہیں) ان کا ارادہ تو صرف بھاگنے ہی کا ہے[۱]۔

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىِٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾

۱۵۔ اور اگر اُن پر آ گھسیں مدینہ کے اطراف سے (فوجیں) پھر ان سے خانہ جنگی طلب کی جائے تو ضرور اس کو دے دیں گے یہ اور اس میں ٹھہریں گے نہیں مگر تھوڑا سا[۲]۔

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۗ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾

۱۶۔ اور وہ اللہ سے پہلے ہی عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے۔ اور اللہ کے اقرار کی پوچھ ہونی ہے۔

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

۱۷۔ کہہ دو ہرگز تم کو نفع نہ دے گا بھاگنا اگر تم بھاگو موت سے یا قتل سے اور اس وقت فائدہ نہ دیئے جاؤ گے مگر تھوڑا سا۔

---

[۱] جھوٹے بہانے بنا کر۔ [۲] کیونکہ منافقوں کا یہی حال ہوتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) نکاحِ بیوگان کی نسبت زبور میں پیشگوئی تھی۔ اس میں دشمنوں کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ دس ہزار بیرونی تھے اور بنو قریظہ اور نضیر اندرونی تھے۔ مقصد دشمنوں کا یہ تھا کہ اہلِ اسلام کا نام ونشان مٹا کر چھوڑ دیں۔ مسلمان اس کثرت کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُکُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِکُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۱۸﴾

۱۸۔ کہہ دو وہ کون ہے جو تم کو بچالے گا اللہ کے مقابلہ سے اگر وہ تمہارے حق میں بُرائی کرنا چاہے یا رحمت کا ارادہ کرے تمہارے ساتھ اور نہ پائیں گے اللہ کے سوا اپنا کوئی حامی اور نہ کوئی مددگار۔

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْکُمْ وَالْقَآئِلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ وَلَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اللہ جانتا ہے تم میں جو روکنے والے ہیں راہِ حق سے ان کو اور جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں (ان کو بھی جانتا ہے) کہ چلے آؤ ہمارے پاس اور وہ لڑائی میں نہیں آتے مگر کبھی۔

اَشِحَّةً عَلَیْکُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ کَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْکُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَی الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓئِکَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۲۰﴾

۲۰۔ تم پر بخل کرتے ہیں پھر جب ڈر کا موقع آتا ہے تو تُو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ تکتے ہیں تیری طرف۔ چکر کھاتی ہیں ان کی آنکھیں جیسے کسی کو موت نے ڈھانپ لیا ہو پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو تم پر زبان درازیاں کرتے ہیں تیز زبانوں سے بخل کرتے ہوئے مال پر۔ یہی لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے تو اللہ نے اکارت کردیئے ان کے اعمال۔ اور یہ بات اللہ پر بڑی آسان ہے۔

یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِکُمْ ؕ وَلَوْ کَانُوْا فِیْکُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۱۲ ۱۸

۲۱۔ خیال کرتے ہیں کہ لشکر ابھی نہیں گئے (دشمنوں کے) اور اگر آموجود ہوں فوجیں تو آرزو کریں گے کہ کاش وہ حجرہ نشین ہوتے اور گاؤں میں پوچھا کرتے تمہاری خبریں[1] اور اگر وہ تم میں ہوتے تو نہ جھگڑتے مگر تھوڑا سا۔

---

[1] یعنی ہم ایمان داروں کے ساتھ نہ ہوتے اور دور ہوتے تو اچھا تھا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ؕ﴿۲۲﴾

۲۲۔ تمہارے لئے موجود ہے اللہ کے رسول میں نیک چلنی کا نمونہ اس شخص کے لئے جو امید رکھتا ہے اللہ (کے ثواب) اور آخرت کے دن کے (حساب سے نجات کی) اور اللہ کو بکثرت وہ یاد کرتا رہتا ہے۔

وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۫ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا ؕ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور جب دیکھا ایمانداروں نے لشکروں کو کہنے لگے کہ یہ وہی ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا تھا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچ فرمایا تھا اللہ اور اس کے رسول نے۔ اور اس واقعہ نے ان کے ایمان اور فرمانبرداری ہی کو زیادہ کیا۔

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖؗ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ۙ﴿۲۴﴾

۲۴۔ ایماندار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے اس عہد کو سچ کر دکھلایا جو اللہ سے انہوں نے عہد کیا تھا کوئی تو ان میں سے ایسا ہے جو پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی منتظر ہے اور ردّ و بدل نہیں کیا کسی نے ذرا سا بھی۔

آیت نمبر۲۲۔ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ رسول اللہ میں نیک چلنی کا نمونہ ہے یعنی جو شخص اللہ کو مانتا ہے اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے رسول اللہ ﷺ کی چال پر چلنا چاہئے کیونکہ انسان ناقل ہے۔ بدوں نمونہ کے یہ کسی علم پر عمل نہیں کر سکتا۔

آیت نمبر۲۳۔ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ۔ جس کا ہم سے وعدہ کیا تھا اللہ نے، یعنی کعب بن اشرف یہودی ایک لشکر جرار چڑھا لایا اور وہ خود بھاگ نکلے۔ سورۂ صٓ جو مکی ہے اس کے رکوع اوّل میں بدیں الفاظ وعدہ فرمایا جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ (صٓ :۱۲)۔ اور یہاں اس کا ایفاء ہے۔

آیت نمبر۲۴۔ تَبْدِیْلًا۔ ردّ و بدل نہیں کیا کسی نے ذرہ سا بھی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی صحابی بھی مرتد نہیں ہوا۔ شیعہ اور عیسائی اور آریہ اس آیت کو دیکھیں کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء میں افضل ہیں ویسے ہی آپ کے صحبت یافتہ لوگ ہیں۔ برخلاف مسیح علیہ السلام کے بارہ حواریوں کے کہ سب کے سب صلیب کے وقت بھاگ گئے اور کسی نے آپ پر لعنت بھیجی اور بڑے حواری یہودا نے تیس روپیہ لے کر ان کو پکڑوا دیا۔

لِّيَجۡزِىَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيۡنَ بِصِدۡقِهِمۡ وَيُعَذِّبَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ اِنۡ شَآءَ اَوۡ يَتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۚ‏ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ نتیجہ یہ کہ اللہ جزا دے گا سچوں کو ان کے سچ کی اور منافقوں کو سزا دے گا (ان کے دغا کی) اور چاہے تو ان کو توفیق نصیب کر دے۔ بے شک اللہ بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا سچی محنت کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِغَيۡظِهِمۡ لَمۡ يَنَالُوۡا خَيۡرًا‌ ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الۡقِتَالَ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيۡزًا ۚ‏ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور اللہ نے پلٹا دیا ہے اُن کافروں کو ان کے غصّہ میں بھرے ہوئے کہ کچھ بھی بھلائی ہاتھ نہ لگی اور کافی ہو گیا اللہ ایمانداروں کو لڑائی کے بارہ میں مومنوں کی طرف سے اور بے شک اللہ قوی و زبردست ہے۔

وَاَنۡزَلَ الَّذِيۡنَ ظَاهَرُوۡهُمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مِنۡ صَيَاصِيۡهِمۡ وَقَذَفَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ فَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ وَتَاۡسِرُوۡنَ فَرِيۡقًا ۚ‏ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور نیچے اتار لایا ان لوگوں کو جو ان فوجوں کے مددگار ہوتے تھے اہل کتاب میں سے اپنی گڑھیوں اور قلعوں میں سے اور ان کے دلوں میں خوف ڈال دیا۔ ایک جماعت کو تو تم قتل کرنے لگے اور ایک کو قید۔

وَاَوۡرَثَكُمۡ اَرۡضَهُمۡ وَدِيَارَهُمۡ وَاَمۡوَالَهُمۡ وَاَرۡضًا لَّمۡ تَطَـُٔوۡهَا ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرًا ‏﴿۲۸﴾ ع ۳ ۱۹

۲۸۔ اور تم کو وارث بنا دیا اُن کی زمین اور ان کے گھروں اور مال کا اور ایک ایسی زمین کا بھی کہ جس میں تم نے قدم تک نہیں رکھا تھا۔ (یعنی خیبر کا) اور اللہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزۡوَاجِكَ اِنۡ كُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتَهَا فَتَعَالَيۡنَ

۲۹۔ اے نبی! تو اپنی بیبیوں سے کہہ دے کہ اگر تم دنیا چاہتی ہو[1] اور اس کی آرائش تو آؤ میں تم

---

[1] یعنی اچھا کھاؤ اچھا پہنو دنیوی رسم و رواج کو حسب مرضی پورا کرو۔

آیت نمبر ۲۹۔ تُرِدۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا۔ تم دنیا چاہتی ہو۔ جب مال غنیمت ہاتھ لگا تو ممکن تھا کہ ازواج نبی میں بھی دنیوی مال کے تحصیل کا خیال ہو اس لئے پیش از پیش اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کی آیات نازل فرمائیں۔

اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۹﴾

کو کچھ فائدہ پہنچاؤں اور رخصت کر دوں[۱] تم کو نیک سلوک کر کے۔

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو[۲] تو بے شک اللہ نے تیار کر رکھا ہے نیک عورتوں کے لئے تم میں سے بڑا اجر۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اے نبی کی بی بیو! جو کوئی تم میں سے آئے گی صریح بدکاری کو تو اس کو بڑھ بڑھ کر عذاب دیا جائے گا۔ دہرا دہرا تہرا تہرا اور یہ بات اللہ پر بہت آسان ہے۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور جو تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور بھلے کام کرے گی تو ہم اس کو عطا فرمائیں گے اُس کا اجر کئی بار۔ اور ہم نے تیار کر رکھی ہے اس کے لئے عزت کی روزی۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ

۳۳۔ اے نبی کی بیبیو! تم عام عورتوں کی طرح تو

---

[۱] یعنی طلاق دے دوں۔

[۲] یعنی میری مرضی پر چلنا چاہتی ہو اور مجھ سے موافقت اور ملنساری کا ارادہ ہے۔

(بقیہ حاشیہ) سَرَاحًا جَمِيْلًا ۔ رخصت کر دوں نیک سلوک کر کے۔ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سب سے پہلے آپ نے مجھ سے فرمایا اور یہ بھی کہہ دیا کہ جلدی نہ کرنا اپنے ماں باپ سے صلاح کر کے کہنا۔ میں نے پوچھا وہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا۔ کیا تو مجھے اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہے یا دنیا کو؟ میں نے عرض کیا۔ اس بارہ میں ماں باپ سے کیا پوچھنا ہے میں نے تو اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو اختیار کر لیا ہے۔ اسی طرح سب بیبیوں نے کہا۔ یہی مضمون مسلم اور ابن جریر اور احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

آیت نمبر۳۲۔ لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۔ اس کے لئے عزت کی روزی ہے یعنی جو عورت اللہ اور رسول کے فرمان کے موافق چلتی ہے اور خاوند کی مطیع ہے وہ مال دار، عزت دار ہو جائے گی ورنہ ذلیل۔

اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾

ہو ہی نہیں۔ جب تم متقی ہو تو ملمّع سازی کی باتیں نہ کرو (دَب کر) نرم آواز سے بات نہ کہا کرو پھر طمع کرنے لگے گا وہ شخص جس کے دل میں کمزوری ہے (منافق بے ایمان) اور دستور کی بات کہہ دیا کرو۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾

۳۴۔ اور جمی بیٹھی رہو اپنے گھروں میں اور بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو زمانہ جاہلیت کے بناؤ سنگھار کی طرح اور نمازوں کو ٹھیک درست رکھو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کر دے تم سے گندگی کو اے گھر والیو! اور تم کو خوب پاک صاف بنائے۔

آیت نمبر۳۳۔ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔ دستور کی سیدھی سادھی بات کہہ دیا کرو لگ لپٹ کی بات نہ کہا کرو۔ بضرورت عورتیں مردوں کو جواب دے سکتی ہیں اور ان کی آواز ستر میں داخل نہیں جیسے بعض فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے۔ ہاں ملاوٹ کی نرم بات منع ہے۔

آیت نمبر۳۴۔ اَلْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى۔ اگلے جاہلیت کے زمانہ کی طرح۔ پہلے زمانہ جاہلیت میں جیسا کرتی تھیں یعنی بے نقاب و بے پردہ نہ پھریں۔ زیورات دکھاتیں اور کھنکھناتیں اور زینت کی چیزیں ظاہر کرتی تھیں ویسا نہ کریں۔

اَهْلَ الْبَيْتِ ۔گھر والیو۔ اہل بیت سے اوّلاً اور بالذات بیبیاں مراد ہوتی ہیں چونکہ لفظ **اَهْل** استعمال میں مذکر ہے اس لئے خطاب بلفظ مذکّر ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں اہلِ بیت کا ذکر آیا ہے وہاں بیبیاں ہی مراد ہوتی رہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آل اولاد اس میں داخل نہیں۔ وہ بھی داخل ہیں لیکن ازواج کا نکال دینا یہ ہرگز جائز نہیں جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی کے لئے ارشاد ہوا رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ (**ہود:۷۴**) اور موسیٰ کی والدہ کے لئے هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ (**القصص:۱۳**) اور عرب کا عام محاورہ ہے اور فارسی اور اردو میں بھی بیبیوں کو پوچھتے ہیں کہ آپ کے گھر کے لوگ کیسے ہیں۔ ضمیر بھی مذکر لے آتے ہیں کہ گھر کے لوگ کیسے ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں گھر کی عورت کیسی ہے اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ اور اپنے نواسوں کو بھی نبی کریم ﷺ نے اس میں داخل کیا ہے اور یہاں اہل بیت سے ماقبل اور مابعد بیبیاں ہی مخاطب ہیں۔ سوا بیبیوں کے اور کوئی مخاطب نہیں تو ازواجِ مطہرات کو اہلِ بیت سے نکال دیا کیسی بڑی دلیری ہے یا تعصّب سے نابینائی ہے!!

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ ع

۳۵۔ اور یاد کرتی رہو جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور پختہ سمجھ کی باتیں۔ بے شک اللہ بڑا باریک بین بڑا باخبر ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۶﴾

۳۶۔ کچھ شک نہیں کہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور دل سے ڈرنے والے مرد اور دل سے ڈرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتوں ہی کے لئے اللہ نے تیار کر رکھا ہے مغفرت اور اجر عظیم۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۷﴾ ؕ

۳۷۔ اور نہ کسی ایماندار مرد کو چاہئے اور نہ کسی ایماندار عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی بات ٹھہرا دے تو ان کو اختیار رہے پھر بھی اپنے کام کا[1] اور جو نافرمانی کرے اللہ اور اس کے رسول کی تو وہ دور دراز گمراہی میں جا پڑا۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ

۳۸۔ اور جب تُو کہنے لگا اس شخص سے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور تو نے بھی اس پر احسان کیا کہ رہنے دے اپنے پاس اپنی بی بی کو اور اللہ

---

[1] یعنی جس کام کا اللہ و رسول فیصلہ کریں اس میں کسی ایماندار کا اختیار نہیں رہتا۔

آیت نمبر ۳۸۔ اَمْسِكْ عَلَيْكَ الـــخ ۔ اپنے پاس رہنے دے اپنی بی بی کو۔ حضرت سرور کائناتؐ نے اپنے

وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخۡفِیۡ فِیۡ نَفۡسِكَ مَا اللّٰهُ مُبۡدِیۡهِ وَتَخۡشَی النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنۡ تَخۡشٰهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰی زَیۡدٌ مِّنۡهَا وَطَرًا

کو سپر بنا اور اسی کا خوف رکھ اور تُو چھپاتا تھا اپنے جی میں اس بات کو جسے اللہ ظاہر فرمانے والا ہے۔ تُو لحاظ کرتا تھا لوگوں سے حالانکہ اللہ زیادہ لحاظ کے قابل ہے۔ پھر جب زید پوری کر

(بقیہ حاشیہ) آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کا اپنی پھوپھی زاد بہن سے نکاح کرا دیا اور رسم جاہلیت کا ابطال کیا۔ یہ بی بی زینب اپنی قوم کی شریف قریش کے معزز خاندان کی تھی۔ غلاموں سے نکاح کرنا تو درکنار وہ تو ان کو بھی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے جن کی ننھال یا ددھیال یا دور و دراز رشتہ میں کوئی غلام مرد یا عورت ہوتا۔ چنانچہ حسّان بن ثابت نے ابوسفیان کی ہجو اسی بناء پر کی ہے کہ اس کے ننھال میں کوئی لونڈی تھی۔ شعر حسّانؓ

اِنَّ صِنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشَمٍ بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَ وَالِدُكَ الْعَبْدُ

زید بن حارثہؓ کو چونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بعثت سے پہلے آزاد کیا اور اس کو بیٹا بنایا اور مَیں اِس کا وارث اور یہ میرا وارث فرمایا۔ رواج جاہلیت کے مطابق **متبنّٰی** بالکل اصل بیٹا ہی سمجھا جاتا تھا اس لئے زید کو وہ عزو شرف خاندانی حاصل ہو گیا جس کے باعث سے زینب بنت جحش آنحضرت کی پھوپھی زاد بہن اس کے نکاح میں دی گئی اور یہ نکاح اس کا آنحضرتؐ نے ہی کرایا۔ جب ابتداءِ سورۂ احزاب نازل ہوئی اور رسم **متبنّٰی** کو باطل کیا گیا اور جس قدر منہ بولائے بیٹے تھے وہ اپنے آباء کی طرف منسوب کئے گئے یا ان کا نام آزاد کردہ غلام رکھا گیا، زید جو کہ ابن محمد کہلاتا تھا ابن حارثہ کہلانے لگا اور بجائے اس کے کہ وہ قریشی **حُرّ** تھا وہ موالی میں داخل ہوا تب زینب جو کہ شریف النسب عرب کی حمیّت وغیرت اپنے اندر رکھنے والی عورت تھی اس نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس کے نکاح میں وہ رہے اور اس کو کفو کے خلاف سمجھا تو زید کے گھر میں تنازع واقع ہوا۔ نبی کریم ﷺ رحمۃ للعلمین فتنوں کی پیش بندی فرمانے والے آپؐ نے یہ دیکھا کہ یہ نکاح میرے ہی باعث سے زید سے ہوا اب طلاق ہونے کے بعد اس عورت کی اور اس کے اولیاء کی بہت بڑی دل شکنی ہوگی اور ان کو بے انتہا صدمہ ہوگا۔ آپ نے یہ تجویز کی کہ اپنے سے نکاح کر لیں مگر وہ رواجِ جاہلیّت کے خلاف تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے رسم **متبنّٰی** کا پورا پورا قلع قمع کرنے کے لئے یہ حکم دیا کہ آپ زینب سے نکاح کریں۔ اس سے رسم **متبنّٰی** کے ابطال کے علاوہ زینب اور اس کے اقارب کی دلداری ہے اور زینب کی وہ عار جو اس کے خیال میں زید بن حارثہ کے نکاح میں رہنے سے تھی اس کا پورا پورا ازالہ ہے۔

اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ۔ اے مخاطب! اللہ زیادہ لحاظ کے قابل ہے۔ یہ لوگوں کے ارتداد اور کمزوری کا خوف تھا جو انبیاء کو ہوتا ہے نہ کہ تعمیل ارشادِ الٰہی میں کچھ خوف تھا۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کا خوف جس کے

زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۳۸

چکا اپنی حاجت اس سے[۱] ہم نے وہ عورت تیرے نکاح میں دے دی تا کہ مسلمانوں پر کسی طرح کی تکلیف نہ رہے ان کے متبنّٰی لڑکوں کی بیبیوں سے نکاح کر لینے میں جب وہ یعنی متبنّٰی اپنی بیبیوں کو طلاق دے دیں اور اللہ کے کام تو واقع شدہ ہی ہیں۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۳۹

۳۹۔ نبی پر کچھ مضائقہ نہیں اس بات میں کہ جو اللہ نے اس کے لئے ٹھہرادیا۔ یہی طریقہ اللہ کا رہا ہے ان لوگوں میں جو اوّل گزر چکے ہیں۔ اور اللہ کا حکم معیّن وقت کے لئے اندازہ کیا ہوا ہے[۲]۔

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۴۰

۴۰۔ جو لوگ اللہ کے پیغام پہنچاتے رہتے ہیں اور کسی سے نہیں ڈرتے اللہ کے سوائے۔ اور اللہ کافی ہے حساب لینے والا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

۴۱۔ محمدؐ تو کسی کا باپ نہیں تمہارے مردوں میں

۱۔ یعنی میاں بی بی میں بنتی نہیں تو طلاق دے چکا۔

۲۔ یعنی کس وقت میں کون سی رسم باطل کی جائے گی اور طریقہ نیک جاری کیا جائے گا۔

(بقیہ حاشیہ) لئے ارشاد ہے لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى (طٰهٰ :۶۹) جنگ و ہزیمت کا خوف نہیں تھا بلکہ قوم کے ارتداد کا۔ کیونکہ ارشاد ہے وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ (الاحزاب:۴۰) وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ (المائدة :۵۴)۔ عام مومنوں کے لئے اور مخاطبوں کی بشریت کا لحاظ رکھ کر بھی جو مطیع رسول ہونے کے سبب سے تخاطب کے قابل ہیں ان کو تنبیہ کی گئی ہے کہ نقصان کا راستہ چھوڑ کر کمال اختیار کرو۔

حَرَجٌ ۔ تنگی یعنی مُتبنّاؤں کی مطلقہ بیبیوں سے بلا مضائقہ نکاح کر سکتے ہیں اور یہ رسم جاہلیت کا ابطال تھا۔

آیت نمبر ۴۰۔ حَسِيْبًا ۔ حساب لینے والا ہے مخالف ہنسی اڑانے والوں سے یعنی جو اِن اَحکام کی تعمیل کو بُرا سمجھتے ہیں خدا ان سے بدلہ لے لے گا۔

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۱﴾ ع ۲

سے ولیکن اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کی مُہر اور مصدّق اور سرتاج ہے[۱] اور اللہ سب ہی چیزوں کا بخوبی جاننے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اے ایماندارو! یاد کرو اللہ کو بہت کچھ۔

وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور صبح وشام اس کے نام کی تسبیح کرو۔

هُوَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۴﴾

۴۴۔ وہی اللہ ہے جو رحمت و درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے۔ نتیجہ یہ کہ تم کو نکالیں اندھیروں سے اجالے کی طرف اور وہ ایمانداروں پر بڑا رحیم ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۵﴾

۴۵۔ جس دن وہ اللہ سے ملیں گے تو ان کی دعا سلام ہے اور اس نے ان کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اے نبی! ہم نے تجھ کو بھیجا ہے بادشاہ گواہ بنا کر مطیعوں کو خوش خبری سنانے والا نافرمانوں کو ڈرانے والا۔

وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور اللہ کی طرف بلانے والا اسی کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ بنایا تجھ کو۔

---

[۱] جو نبی اس کا مصدّق نہیں وہ کاذب جھوٹا ہے۔ اگلا ہو یا پچھلا۔

آیت نمبر ۴۱۔ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ نبیوں کے سردار اور مصدّق اور سرتاج اور مہر جس سے نبیوں کی سند صحیح سمجھی جائے۔ جامع کمالات اوّلین وآخرین۔ نبی گر۔ ابوالانبیاء جس کا مثل فضیلت تامہ میں کبھی کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔ **صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ خُلَفَائِهٖ اَجْمَعِيْن** ۔ اب آپ کی مہر کے بغیر کوئی حکم شرعی نافذ نہیں ہوسکتا۔ یہی معنی ہیں ختم نبوت کے نہ کہ فیضانِ نبوت کا بند ہو جانا۔ آپ کے ذریعہ سے جو تمام فیوض کا اعلیٰ سرچشمہ ہیں اور جس کے بغیر کسی کمال کا ملنا محالات میں سے ہوگیا ہے اور جو نبی اس کا مصدّق نہیں وہ کاذب وہ جھوٹا ہے۔ اگلا ہو یا پچھلا۔

آیت نمبر ۴۷۔ سِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ چمکتا ہوا چراغ۔ دیکھئے فیضانِ نبوت و ولایت اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ (النسآء: ۷۰)۔ چراغ سے چراغ

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور خوشخبری سنا دے ایمانداروں کو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور کافر اور منافقوں کا کہنا نہ سننا اور اُن کے ستانے سے درگزر کرنا[۱] اور اللہ ہی پر بھروسہ کر اور اللہ ہی کافی ہے وکالت کے لئے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اے ایمان والو! جب تم نکاح کرو ایماندار عورتوں سے پھر اُن کو طلاق دے دو اس سے پہلے کہ تم نے ان کو ہاتھ لگایا ہو تو تمہیں ان پر عدّت کا کچھ حق نہیں کہ (ناحق) عدّت کی گنتی پوری کراؤ سو ان کو کچھ دے دو اور ان کو رخصت کرو خوش دلی سے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ

۵۱۔ اے نبی! ہم نے حلال کر دیں ہیں تیرے لئے تیری بیبیاں جن کو تُو مہر دے چکا ہے اور جو تیرے ہاتھ کا مال ہو جو اللہ نے پہنچائی تجھ پر اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھی کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی

---

[۱] یعنی ان کے ستانے کا بدلہ نہ لیا کرنا بلکہ صبر کرنا۔

(بقیہ حاشیہ) روشن ہونے کا قاعدہ مشہور ہے حضور سیّد المرسلین خاتم النبیین ﷺ کو سراجِ منیر سے تشبیہ دے کر اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى مَلٰئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ آمین**

آیت نمبر ۵۰۔ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۔ ان کو رخصت کرو خوش دلی کے ساتھ۔ متعہ اُس عطیہ کا نام ہے جو بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے کر دیں اور نکاح کے وقت مہر مقرر نہ ہوا ہو تو۔ شیعوں کی خرچی لغو ہے۔

وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِىۡ هَاجَرۡنَ مَعَكَ وَامۡرَاَةً مُّؤۡمِنَةً اِنۡ وَّهَبَتۡ نَفۡسَهَا لِلنَّبِىِّ اِنۡ اَرَادَ النَّبِىُّ اَنۡ يَّسۡتَنۡكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ قَدۡ عَلِمۡنَا مَا فَرَضۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِىۡۤ اَزۡوَاجِهِمۡ وَمَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ لِكَيۡلَا يَكُوۡنَ عَلَيۡكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۵۱﴾

بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی اور ایماندار عورت اپنی ذات کو بخش دے نبی کے لئے جبکہ نبی بھی چاہے کہ اس کو نکاح میں لے آئے۔ یہ خاص تیرے ہی لئے ہے سوائے مومنوں کے۔ ہم کو معلوم ہے جو ہم نے فرض کر دیا ہے ان پر ان کی بیبیوں کے معاملہ اور لونڈیوں کے بارہ میں تاکہ نہ رہے تجھ پر تنگی۔ اور اللہ بڑا غفور الرحیم ہے۔

تُرۡجِىۡ مَنۡ تَشَآءُ مِنۡهُنَّ وَ تُـــْٔوِىۡۤ اِلَيۡكَ

۵۲۔ موقوف رکھے، الگ کرے ان میں سے جسے چاہے اور جگہ دے اپنی طرف جسے چاہے

آیت نمبر ۵۱۔ وَهَبَتۡ نَفۡسَهَا۔ اگر اپنی ذات کو بخش دے۔ بلامہر نکاح کسی سے آپ نے نہیں کیا اور جس قدر بیبیئیں آپ کی تھیں وہ سب نکاح کی ہوئی تھیں۔

خَالِصَةً لَّكَ۔ یہ تیرے ہی لئے خاص ہے۔ یعنی سب قسم کی بیبیاں جو تیرے نکاح میں آ چکی ہیں اُن سے اب کوئی مسلمان نکاح نہیں کر سکتا اور یہ تیری ہی عزت کی خصوصیات میں سے ہے اور چونکہ عملاً کسی عورت کا آپ کے نکاح میں بلا مہر آنا ثابت نہیں۔ اس لئے اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ بلا مہر کسی عورت کو آپ نے اپنے پاس رکھا اور وہ آپ کو جائز تھی۔

فَرَضۡنَا عَلَيۡهِمۡ۔ ہم کو معلوم ہے جو ہم نے فرض کر دیا ہے ان پر یعنی مہر اور مہر کی مقدار جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کم از کم دس درہم ہے اور شافعی کے نزدیک پیسہ دو پیسہ تک بھی اور ہر ایک چیز جو قیمت کی صلاحیت رکھتی ہے اور اہل ظواہر کے نزدیک قرآن کی کوئی سورۃ پڑھا دینا یا کوئی دینی خدمت کر دینا بھی کافی ہوسکتی ہے مگر آنحضرتؐ نے اس پر عمل نہیں کیا ورنہ **اِنۡ وَّهَبَتۡ نَفۡسَهَا** اس طرح جائز ہو جاتا۔ زیادہ مہر کی حد نہیں خاوند کی حیثیت پر ہے۔ لغو معاملات نہ ہوں۔

آیت نمبر ۵۲۔ تُرۡجِىۡ۔ موقوف رکھے۔ یہ آیت طلاق کے بارہ میں ہے یعنی جس کو چاہیں آپ طلاق دے دیں اور جس کو چاہیں اپنی بیوی بنا رکھیں بعض نے اس کو شب باشی کے متعلق بھی کہا ہے مگر معتبر پہلا قول ہے کیونکہ آپ کا عمل ہمیشہ عدالت پر رہا ہے مگر باجازت شب باشی کے متعلق بھی ہوسکتا ہے اگرچہ آپ نے اپنی رحمت سے اس اختیار کو برتا نہیں۔

مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَ لَا یَحْزَنَّ وَ یَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ﴿۵۲﴾

اور جس پر تیرا جی چاہے۔ اُن عورتوں میں سے جن سے تو الگ ہو گیا تھا تو کچھ گناہ نہیں (اگر جگہ دے) یہ انتظام اور اجازت ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب معلوم ہوتی ہے اور رنجیدہ نہ ہوں اور وہ راضی رہیں اس پر جو تُو نے ان کو دیا[1] سب کی سب یعنی کوئی بی بی ناراضی ظاہر نہ کرے اپنے حصہ پر راضی رہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ بڑا جاننے والا ہے گزشتہ انتظام کی خوبی اور بڑا حلیم ہے۔

لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَ لَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ﴿۵۳﴾ ع

۵۳۔ تجھ کو حلال نہیں اس کے بعد اور عورتیں اور یہ بھی جائز نہیں کہ ان کو بدل کر اور بیبیاں کر لے اگر چہ ان کا حسن کتنا ہی بھلا لگے مگر اپنے ہاتھ کا مال (یعنی لونڈیاں جائز ہیں) اور اللہ ہر ایک شے کا نگہبان ہے۔

[1] یعنی جس قدر تجھ سے ان کے خرچ وغیرہ کا انتظام ہو سکتا ہے۔

آیت نمبر ۵۳۔ لَا یَحِلُّ لَكَ۔ تجھ کو حلال نہیں اس کے بعد اور عورتیں۔ ابن عباسؓ اور مجاہد اور **ضحّاک** اور قتادہ اور حسن اور ابن سیرین کا قول ہے کہ جس وقت یہ آیت اُتری اس وقت حضرت کے نکاح میں نو بیبیاں حضرت عائشہ حضرت صدیق کی بیٹی اور حفصہ حضرت عمر کی بیٹی اور حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی اور سودہ زبانیہ ہلالیہ کی بیٹی اور زینب جحش کی بیٹی اور حارثہ مصطلقہ کی بیٹی جویریہ **رضی اللہ تعالیٰ عنهن** موجود تھیں مگر لونڈی رکھنے کی اجازت تھی۔ چنانچہ مقوقس بادشاہِ مصر نے آپ کو ماریہ لونڈی ہدیہ بھیجی اور یہ ازواج سورۂ نساء کے نزول کے پہلے سے ہو چکی تھیں جس میں چار بیبیوں کی حد قائم ہوئی تو یہ کہنا غلط العام بات ہے کہ حضرت نے چار کی حد کو اپنے واسطے توڑ دیا کیونکہ سورۂ نساء مدنی ہے اور اس سورۃ کے نو سال بعد نازل ہوئی ہے اس لئے جن مسلمانوں کے پاس چار سے زیادہ عورتیں تھیں انہوں نے چار کے سوا باقی چھوڑ دیں مگر آنحضرت کی بیبیاں چونکہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی تھیں اور نہ کوئی دوسرا مسلمان آداب و تعظیم کے لحاظ سے جب انہیں ماں سمجھتا تھا تو ان کو اپنے نکاح میں لا سکتا تھا۔ اس لئے آپ کی بیبیاں بمصلحت بحال رہیں اور ساتھ ہی دوسری عورتوں سے نکاح کرنا منع ہو گیا جیسا کہ اس آیت شریف سے ظاہر ہوا۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اے ایماندارو! نبی کے گھروں میں نہ داخل ہو مگر جب تم کو اجازت دی جائے کھانے کے لئے نہ انتظار کرنے والے اس کے پکنے کا لیکن جب تم بلائے جاؤ تو اندر چلے جاؤ پھر جب کھا چکو تو واپس چلے جاؤ اور باتوں میں جی لگائے نہ بیٹھے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ یہ بات نبی کو ایذا پہنچاتی ہے تو وہ تم سے شرماتا ہے اور اللہ تو حق بات کہنے سے نہیں رکتا۔ اور جب نبی کی بیبیوں سے کچھ چیز مانگنا چاہو تو پردے کے پیچھے سے وہ چیز مانگ لو۔ یہ بڑی پاکیزہ بات ہے تمہارے دلوں کے لئے اور عورتوں کے دلوں کے لئے اور تم کو نہ چاہیے کہ ایذا دو اللہ کے رسول کو اور نہ یہ کہ نکاح کر لو اس کی بیبیوں سے اس کے بعد کبھی بھی۔ کچھ شک نہیں کہ یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا کام ہے[1]۔

---

[1] بے ادبی اور بے لحاظی کا کیونکہ رسول بہ حیثیت نبوّت روحانی باپ ہے اور اس کی بیبیاں بہ حیثیت وحکم نبوّت روحانی مائیں ہیں جیسے کہ ابتدائے سورۃ میں ثابت ہو چکا۔

آیت نمبر ۵۴۔ فَانْتَشِرُوْا۔ جب کھانا کھا چکے تو چلے جاؤ۔ آدابِ دعوت سکھائے جاتے ہیں کہ بے اجازت کسی کے گھر میں نہ جائیں جیسے طفیلی وفقراء وغیرہ غلام شکم، دعوتوں میں بے اذن گھستے پھرتے ہیں اور اس قدر جلدی بھی نہ جاؤ کہ کھانے کا انتظار کرنا پڑے اور نہ اتنی دیر میں جاؤ کہ کھانا کھا چکیں۔ بلانے کے بعد گھر میں جاؤ اور کھاتے ہی واپس چلے جاؤ باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھے رہو کیونکہ گھر والے میزبان کو بہت کام ہوتے ہیں اور وہ حیا سے کہہ نہیں سکتا اور اس کی مستورات وبچوں سے بلا اجازت کوئی چیز نہ مانگو اور عورتوں سے مانگو تو آڑ سے وغیرہ وغیرہ۔ آداب الطعام۔

وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ۔ آپ کی بیبیوں سے نکاح نہ کرنا۔ رہا یہ کہ اُن کا خرچ کون چلائے گا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے بیت المال سے بیبیوں کے نان نفقہ کا بندوبست فرما دیا تھا جس سے مستورات کو تاحیات خرچ کی بھی تکلیف نہ ہوئی۔

عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا کام ہے بے ادبی اور بے لحاظی کا کیونکہ رسول بحیثیت نبوّت روحانی باپ ہے اور اس کی بیویاں بحیثیت وحکم نبوّت روحانی مائیں ہیں۔

اِنۡ تُبۡدُوۡا شَيۡـئًا اَوۡ تُخۡفُوۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اگر تم ظاہر کرو کسی چیز کو یا اس کو چھپاؤ تو بے شک اللہ تو ہر چیز کا بڑا واقف ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيۡهِنَّ فِىۡۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبۡنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخۡوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبۡنَآءِ اِخۡوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبۡنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُهُنَّ‌ ۚ وَاتَّقِيۡنَ اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدًا ﴿۵۶﴾

۵۶۔[1] عورتوں پر کچھ گناہ نہیں اپنے باپ دادا کے سامنے ہونے میں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنے جیسی عورتوں کے اور نہ اپنے غلام باندیوں کے اور تم اللہ ہی کو سپر بناؤ اسی سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ ہر ایک چیز پر حاضر حضور ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ‌ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ﴿۵۷﴾

۵۷۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اے ایماندارو! تم بھی درود اور سلام بھیجو اس پر بخوبی و بکثرت۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ لَعَنَهُمُ

۵۸۔ جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے

---

[1] یہ گوشہ پردہ کی تمہید ہے۔

آیت نمبر ۵۵۔ عَلِيۡمًا ۔ بڑا جاننے والا ہے۔

آیت نمبر ۵۶۔ نِسَآئِهِنَّ ۔ اپنی برابر والی عورتیں یعنی غیر عورتیں اور بازاری عورتوں سے گوشہ معلوم ہوتا ہے۔ اِس کی خلاف ورزی سے اکثر مسلمانوں کے گھروں میں بے عزتیں ہوئیں ہیں اور اکثر مسوں وغیرہ کے ہاتھوں میں عورتیں اور لڑکیاں چلی گئی ہیں۔

آیت نمبر ۵۷۔ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ ۔ درود بھیجتے ہیں نبی پر یعنی بھلائی اور ترقی چاہتے رہتے ہیں اور ثنا اور صفت سے یاد کرتے ہیں اور برکت کی دعائیں مانگتے ہیں اور تائیدات ظاہری و باطنی کرتے ہیں۔

صَلُّوۡا عَلَيۡهِ ۔ تم بھی درود اور سلام بھیجو۔ یعنی اللہ اور تمام فرشتے نبی سے خوش ہیں کوئی ایماندار ایسا نہ ہونا چاہئے جو اس سے خوش نہ ہو اور اس کی اعلیٰ ترقی کی دعائیں نہ مانگے اور تائیداتِ دین میں مشغول نہ ہو۔

اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۸﴾

رسول کو تو اللہ نے انہیں دربدر کر دیا اور آخرت میں ان کے لئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۹﴾ ع

۵۹۔ اور جو لوگ ایذا دیتے ہیں ایماندار مرد اور عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ قصور کیا ہو تو کچھ شک نہیں کہ انہوں نے بوجھ اٹھایا بہتان اور صریح گناہ کا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۶۰﴾

۶۰۔ [1] اے نبی! کہہ دے اپنی بیبیوں اور بیٹیوں کو اور ایمانداروں کی بیبیوں کو کہ وہ نیچے لٹکا لیں اپنے اوپر اپنی چادریں [2] یہ زیادہ قریب ہے اس کے کہ پہچانی جائیں، ممیّز ہوں تو ایذا نہ دی جائیں اور اللہ بڑا غفور الرحیم ہے۔

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ

۶۱۔ اور اگر باز نہ آئے منافق وہ جن کے دلوں میں کمزوری ہے اور بُری خبر پھیلانے والے مدینہ میں تو ہم تجھ کو ان کے پیچھے لگا دیں گے تو وہ مدینہ میں تیرے پڑوسی نہ رہ سکیں گے مگر

[1] عورتوں کو دوپٹہ اور اوڑھنی اوڑھنے کی ترکیب بتائی جاتی ہے۔

[2] گھونگٹ نکلا ہوا سر چھپا ہوا دوپٹہ وغیرہ۔ سورۂ نور میں بھی اس کی تفسیر آ چکی ہے۔

آیت نمبر ۶۰۔ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ۔ نیچے لٹکا لیں اپنے اوپر یعنی گھونگٹ نکلا ہوا، سر چھپا ہوا دوپٹہ اوڑھیں۔ سورۂ نور میں اس کی تفسیر آ چکی ہے۔ اس زمانہ کا برقعہ عیب دار ہے اس سے چادریں اچھی ہیں کیونکہ موجودہ برقع سے حفاظت چشم نہیں ہو سکتی جس سے چشم پوشی کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

آیت نمبر ۶۱۔ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ۔ ہم تجھ کو ان کے پیچھے لگا دیں گے۔ منافق جو جھوٹی خبریں اڑا رہے ہیں اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو ہم تجھ کو ان پر غالب کر دیں گے تو کچھ تو ذلّت سے بھاگ جائیں گے اور کچھ پکڑے جائیں گے اور قتل کئے جائیں گے۔ چنانچہ یہ زبردست پیشگوئی اِسی طرح پوری ہوئی اور آنحضرتؐ کے حیات ہی میں کُل مدینہ منافقین سے پاک صاف ہو گیا۔

لَا يُجَاوِرُوْنَكَ۔ تیرے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے۔ کمزور عقل و سمجھ والے شیعہ آنکھیں کھول کر

اِلَّا قَلِيْلًا ۝٦١

تھوڑے ہی دن۔

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝٦٢

۶۲۔ (قتل کئے گئے) لعنتی جہاں پائے جائیں پکڑے جائیں اور خوب قتل کئے جائیں۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِى الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝٦٣

۶۳۔ دستور یہی ٹھہرا ہے اللہ کا ان لوگوں میں جو پہلے ہو گزرے ہیں اور تو نہ پائے گا کبھی اللہ کے دستور میں **تغیّر و تبدّل**۔

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝٦٤

۶۴۔ تجھ سے لوگ پوچھتے ہیں قیامت کی بات تُو کہہ دے کہ اُس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ اور تُو کیا جانے شاید قیامت قریب ہی ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝٦٥

۶۵۔ بے شک اللہ نے ملعون کر دیا کافروں کو۔ ان کے لئے دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝٦٦

۶۶۔ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝٦٧

۶۷۔ جب ان کے منہ بھونے جائیں گے آگ میں وہ بولیں گے کیا اچھا ہوتا کہ ہم اللہ کی اطاعت کرتے اور رسول کا کہا مانتے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاۗءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝٦٨

۶۸۔ اور بولیں گے اے ہمارے ربّ! ہم نے کہا مانا ہمارے سیّدوں اور مشائخوں اور بزرگوں کا اور بڑے بوڑھوں کا تو انہوں نے ہم کو گمراہ کر دیا راہِ راست سے۔

(بقیہ حاشیہ) دیکھیں کہ ابوبکر و عمر وغیرہ کیسے مقرب بنے کہ بعد الوفات بھی پہلو بہ پہلو لیٹے ہوئے ہیں اور آقاؐ کے قدموں سے دور نہ ہوئے۔

رَبَّنَآ اٰتِهِمۡ ضِعۡفَيۡنِ مِنَ الۡعَذَابِ وَالۡعَنۡهُمۡ لَعۡنًا كَبِيۡرًا ﴿۶۹﴾ ع

۶۹۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے بزرگوں اور سیّدوں کو بڑھ بڑھ کر عذاب دینا اور ان پر کوئی بہت ہی بڑی لعنت کرنا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ اٰذَوۡا مُوۡسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوۡا ؕ وَكَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ وَجِيۡهًا ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اے ایماندارو! ان کے جیسے نہ بنو جنہوں نے موسیٰ کو ایذا دی پھر اللہ نے اسے بے عیب ثابت کیا، اس عیب سے جو وہ بکتے تھے اور موسیٰ تو اللہ کے نزدیک بڑا عزت و آبرو والا تھا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ﴿۷۱﴾

۷۱۔ اے ایماندارو! اللہ کو سپر بناؤ اور سیدھی سادی تحقیقی بات کہو۔

يُّصۡلِحۡ لَـكُمۡ اَعۡمَالَـكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اللہ تمہارے اعمال اچھے کردے گا اور تمہارے قصوروں کو ڈھانپ دے گا کمزوریوں کو معاف کردے گا۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانا تو بے شک اس نے بڑی مراد حاصل کرلی۔

اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ فَاَبَيۡنَ اَنۡ يَّحۡمِلۡنَهَا

۷۳۔ ہم نے پیش کیا امانت کو آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر تو انہوں نے انکار کیا

آیت نمبر ۷۰۔ اٰذَوۡا مُوۡسٰى ۔جنہوں نے موسیٰ کو ایذا دی۔توریت سفر عدد کے بارہویں باب سے ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ پر ایک سامریہ عورت کی تہمت لگی تھی تو اس تہمت سے اللہ نے ان کو بَری ثابت کر دیا اور تہمت لگانے والوں پر عذاب الٰہی نمودار ہوا اور وہ کوڑھی ہوگئی۔ اگرچہ اس کتاب میں ہارون کا نام لکھا ہے مگر وہ مبروص نہ ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس اتہام میں شریک نہ تھے اور یہ توریت پہنچانے والوں کی عداوت کا نتیجہ ہے حضرت ہارون سے (شرح قدیم)۔ ایسے ہی دشمنوں نے سرورِ عالمؐ پر بھی زینب کا اتہام لگایا اور مسیح موعودؑ پر بھی ایسا الزام لگایا گیا خدا تعالیٰ نے ان کو بھی بَری کیا اور دشمنوں کو روسیاہ کیا۔ بعض نے برص کی تہمت لگائی ہے جو خود اس میں مبتلا ہوئے۔

آیت نمبر ۷۳۔ عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ ۔(شرح جدید) پیش کی امانت۔ **حَمۡلُ الۡاَمَانَةِ** بمعنی **حُصُوۡلُ الۡخِيَانَةِ** ۔ (مدارک یعنی **تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التأویل** زیر آیت ھٰذا)۔

اَنۡ يَّحۡمِلۡنَهَا ۔خیانت کرنے سے۔یعنی جو کچھ حکم ان کو دیا گیا تھا وہ پورا کر رہے ہیں اسے غفلت یا سُستی سے اٹھا نہیں رکھتے۔

وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۟ۙ

خیانت کرنے سے اور ڈر گئے اس سے (یعنی خیانت سے) اور خیانت کی اس کی انسان نے اس لئے کہ وہ بڑا بے جا کام کرنے والا بڑا نادان تھا۔

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۟ ع

۷۴۔ تاکہ اس پر عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو۔ اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتوں پر اللہ رجوع برحمت فرماتا ہے اور اللہ بڑا غفور الرحیم ہے۔

(بقیہ حاشیہ) **حَمَلَهَا** ۔ **اَیْ تَرَكَهَا** اور قاموس سے **حَمَلَ الْاَمَانَةَ** ۔ **خِیَانَةً** معنے آئے ہیں۔ حظوظ نفسانی کا ترک اور اپنے مال وعیال سے غفلت اور لاپروائی کی بھی ضرورت ہے اسی واسطے اس کا نام **ظَلُوْم** کہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے اور **جَهُوْل** اپنی جان، مال وعیال کو بھی بھول سکتا ہے۔

آسمان بار امانت نتوانست کشید قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

اَلْاِنْسَانُ ۔ یہاں اَلْاِنْسَانُ ہے جس میں الف لام معرفہ کا ہے جس سے مراد کافر یا منافق اور بعد اس کے صفت اور دلیل اس کی آ رہی ہے کہ **ظَلُوم و جَهُول** ہے۔ پھر نتیجہ میں عذاب مشرک و منافقوں پر آ رہا ہے اور مومنوں کو خدا اپنی طرف لے رہا ہے اور صوفیوں نے اس کے معنے یہ بھی کئے ہیں کہ شریعت کو ہر ایک زمین و آسمان پہاڑوں کے سامنے پیش کیا لیکن انہوں نے اس خدمت کے اٹھانے سے انکار کیا۔ اپنی فطرت سے اپنے آپ کو اس لائق نہ پایا مگر انسان اس بوجھ کو اٹھا سکتا ہے کیونکہ اس میں قوت جامع صفات ہے تو **ظَلُوم و جُهُول** کے معنے صوفیوں کے نزدیک عاشق وشیدا اور اپنی طاقت سے بڑھ کر کام کرنے والا ہوں گے جیسا کہ انبیاء اور اولیاء کے حالات ہوتے ہیں اور الف لام معرفہ ان سے مخصوص ہوگا اور **اَلْاِنْسَان** بھی اس پر دال ہے۔

آیت نمبر ۷۴۔ **لِيُعَذِّبَ** ۔ تاکہ عذاب دے۔ جنہوں نے امانت اللہ کو اٹھا رکھا اور اسے لیا نہیں یعنی اخلاق انسانی حاصل نہیں کئے اور نہ احکامِ الٰہی کی پیروی کی چونکہ ان کی ادائی واجب تھی اس لئے ان کو امانت کہا گیا۔

وَ يَتُوْبَ ۔ اللہ رجوع برحمت فرماتا ہے۔ یعنی انہیں کو اللہ نے خلافت الٰہی دی اور وہ اس کام میں آسمان اور زمین اور جبال کی طرح مستحکم ہیں۔

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ ہم سورۂ سبا کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو جلال و جمال کا مالک اور رحمٰن ورحیم کی صفت سے موصوف ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۲﴾

۲۔ سب واہ واہ اور تعریف اُسی اللہ کی ہے کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب اُسی کا ہے اور اُس کے لئے آخرت میں بھی واہ واہ اور تعریف ہے اور وہ بڑا حکیم و بڑا خبردار ہے[1]۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ﴿۳﴾

۳۔ وہ جانتا ہے جو کچھ گھستا ہے زمین میں اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے۔ اور اس میں چڑھتا ہے اور وہی سچی کوشش کا بدلہ دینے والا قصوروں کا ڈھانپنے والا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ

۴۔ اور کہہ دیا کافروں نے ہمیں ساعت پیش نہ آئے گی[2]۔ تم کہہ دو ہاں ہاں (کیوں نہیں) قسم ہے میرے رب کی! جو عالم الغیب ہے۔ وہ

---

[1] موجودہ حیثیت سے حکیم اور آئندہ کے لحاظ سے خبیر ہے۔ [2] قیامت یا بُری گھڑی۔

آیت نمبر۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اس **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** میں دو خوبیاں ہیں صفات پر ایمان ۔ شرک سے پاکی۔

آیت نمبر۳۔ وَمَا يَخْرُجُ ۔ اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے ؎

گندم از گندم بروید جو زِ جَو   از مکافاتِ عمل غافل مشو

گیہوں سے گیہوں بنے اور جو سے جو   ہے مکافاتِ عمل غافل نہ ہو

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

اَلْغَفُوْرُ ۔ جو قصور ہو چکے ہیں اس کے نتائج بد سے بچانے والا اور آئندہ خطاؤں سے محفوظ رکھنے والا۔

آیت نمبر۴۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ ۔ غیب کا جاننے والا ۔ یعنی قیامت و ساعت کے آنے پر ایمان لانا بغیر دیکھے ایمان بالغیب ہے اور قیامت کا آنا اس لئے ضروری ہے کہ مومن نیک اعمال والے بدلہ پائیں اور منکروں کو سزا ملے۔

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤﴾

گھڑی ضرور ضرور تم پر آ کر رہے گی۔ عالم الغیب سے تو پوشیدہ نہیں ہوسکتا ذرہ برابر نہ آسمان میں نہ زمین میں نہ اس سے چھوٹا نہ اس سے بڑا مگر صریح کتاب میں موجود ہے۔

لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٥﴾

۵۔ نتیجہ یہ ہے کہ اللہ نیک بدلہ دے ان کو جنہوں نے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے، انہیں کے لئے مغفرت اور عزت آبرو کی روزی ہے۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿٦﴾

٦۔ اور جنہوں نے کوشش کی ہماری آیتوں میں تھکا دینے اور ہرا دینے کو یہی لوگ ہیں جن کے لئے ٹیس دینے والا بلا کا عذاب ہے۔

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٧﴾

۷۔ اور دیکھتے ہیں جن کو علم دیا گیا ہے کہ جو تیری طرف نازل ہوا ہے تیرے ربّ کی جانب سے وہ حق و حکمت سے بھرا ہوا ہے اور عزیز وحمید کی سیدھی راہ بتاتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿٨﴾ ج

۸۔ اور منکروں نے کہا ہم تم کو بتائیں ایسا ایک شخص جو تم کو اطلاع دیتا ہے کہ جب سڑ گل کر بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے پھر تم کو ضرور نئے سرے سے پیدا ہونا پڑے گا۔

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿٩﴾

۹۔ یا تو اس نے بہتان باندھا ہے اللہ پر جھوٹا یا اسے جنون ہے کچھ نہیں[1] جو لوگ ایمان نہیں لاتے آخرت پر وہ عذاب میں ہیں اور دور دراز کی گمراہی میں۔

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ

۱۰۔ تم نہیں دیکھتے اپنے سامنے اور اپنے پیچھے آسمان و زمین میں۔ تو ہم چاہیں گے تو ان کو زمین میں ذلیل کر دیں گے یا ان پر ڈال دیں

[1] یعنی اس نے نہ افترا باندھا ہے نہ مجنون ہے۔

اِنۡ نَّشَاۡ نَخۡسِفۡ بِهِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ نُسۡقِطۡ عَلَيۡهِمۡ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ ﴿۱۰﴾ ع

گے تہ بہ تہ مصیبت آسمان سے۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں نشان ہے ہر ایک رجوع بحق رکھنے والے بندہ کے لئے۔

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِىۡ مَعَهٗ وَالطَّيۡرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الۡحَدِيۡدَ ۙ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور بے شک ہم نے داوٗد کو عطا فرمائی ہماری طرف سے بزرگی۔ اے پہاڑ والے بڑے آدمیو! اے سوارو! اے پرندو! تم بھی داوٗد کے ساتھ تسبیح کرو اور ہم نے نرم تر کر دیا اس کے لئے لوہے کو۔

اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرۡ فِى السَّرۡدِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّىۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ کہ بنا کشادہ زرہیں اور اندازے کا لحاظ رکھ کڑیوں کے جوڑنے میں اور اے لوگو! نیک کام کرو۔ جو کچھ تم کر رہے ہو میں بخوبی دیکھ رہا ہوں۔

وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ غُدُوُّهَا شَهۡرٌ

۱۳۔ اور سلیمان کے لئے اقبال یا ہوا کو تابع کر دیا

آیت نمبر ۱۱۔ يٰجِبَالُ ۔اے پہاڑو۔ توریت ۱۸، زبور ے دیکھو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت داوٗد علیہ السلام خدا کی تسبیح اور مناجات کرتے تھے تو ایسا سما بندھا جاتا تھا کہ در و دیوار و پہاڑ و پرند تسبیح کرتے معلوم ہوتے تھے اور **جبال** سے مراد متکبّر اور پہاڑی لوگ بھی ہو سکتے ہیں اور **طیر** سے مراد سوار اور رقیق القلب، وحشی اور تیز رو اور **جبال** سے مراد متکبّر جو پند و نصیحت نہ سننے والے ہوں۔ مسلم کی حدیث میں ہے بہشت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے جیسے ہیں۔ غرض حضرت داوٗدؑ کی مناجات میں ایسا اثر تھا کہ پہاڑی و وحشی لوگ بھی متأثر ہو کر خدا کی طرف جُھک جاتے تھے اور لوہا پگھلانے اور ڈھالنے کی صنعت یا ٹھنڈی کڑیوں سے زرہ بنانے کی ترکیب خدا تعالیٰ نے داوٗد علیہ السلام کو سکھا دی تھی جیسا کہ زبور باب ۱۸ آیت ۳۴ میں ہے۔

آیت نمبر ۱۲۔ قَدِّرۡ ۔اندازہ رکھ۔ زرہ بنا جو بوجھل نہ ہو ہلکی ہو۔ اندازے کی ہو۔ سارا وقت اس کام میں ضائع نہ کر۔ میخیں چھوٹی ہوں۔

آیت نمبر ۱۳۔ لِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ ۔سلیمان کے لئے اقبال کو یا ہوا کو تابع کر دیا۔ یعنی ہوا سے کام لینا سلیمان کو سکھلایا گیا تھا جس کے زور پر وہ اپنے جہاز چلاتے تھے اور یالہ میں بیڑا تھا۔ وہ جہاز صبح و شام

وَّ رَوَاحُهَا شَهۡرٌ ۚ وَ اَسَلۡنَا لَهٗ عَيۡنَ الۡقِطۡرِ ؕ وَمِنَ الۡجِنِّ مَنۡ يَّعۡمَلُ بَيۡنَ يَدَيۡهِ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنۡ يَّزِغۡ مِنۡهُمۡ عَنۡ اَمۡرِنَا نُذِقۡهُ مِنۡ عَذَابِ السَّعِيۡرِ ﴿۱۳﴾

اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی[۱] اور رات کی منزل ایک مہینہ کی اور پگھلے ہوئے تانبے اور ڈانبر اور گندھک و گیاس کا چشمہ ہم نے اس کو دیا تھا۔ اور جن اس کے نوکر تھے (قوم عمالقہ) جو کام کرتے تھے سلیمان کے سامنے سلیمان کے ربّ کے حکم سے[۲]۔ اور ان میں سے جو پھرے ہمارے حکم سے تو ہم ان کو چکھائیں گے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب (خلاف ورزی کرنے والے کو آگ میں جلا دیں گے)۔

يَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِيۡبَ وَتَمَاثِيۡلَ وَجِفَانٍ كَالۡجَوَابِ وَقُدُوۡرٍ

۱۴۔ جنّ یا قوم عمالقہ بناتے تھے سلیمان کے لئے جو وہ چاہتا تھا قلعے (کمانیں) اور مورتیں اور لگن بڑے بڑے جیسے تالاب اور دیگیں جو

۱ یعنی سلیمانی جہاز خوش اقبال و موافقت سے بڑے تیز چلتے تھے۔

۲ سلیمان علیہ السلام حسب حکم شرع ان سے کام لیتے تھے ان پر ظلم نہیں تھا۔

(بقیہ حاشیہ) اتنی مسافت طے کرتے تھے جو اس زمانہ میں سفر برّی کے لحاظ سے ایک ماہ کی راہ ہوتی تھی سورہ صٓ آیت ۳۶ میں تسخیر کے لفظ سے مفسّرین نے دھوکا کھایا ہے مگر قرآن شریف میں تسخیر کا لفظ عام ہے جیسے وَسَخَّرَ لَكُمُ الۡاَنۡهٰرَ (ابراھیم :۳۳) وغیرہ آیات۔ حضرت سلیمان کی خصوصیت جہاز رانی میں بنی اسرائیل کے اندر اوّلیات کے سبب سے ہے اور ہم نے رِيۡح کا ترجمہ اقبال (وَ تَذۡهَبَ رِيۡحُكُمۡ) کا لحاظ کرکے کیا ہے۔

عَيۡنَ الۡقِطۡرِ ۔ ڈانبر اور گندھک و گیاس۔ تارکول۔

آیت نمبر ۱۴۔ يَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ ۔ اور سلیمان کی مرضی کے موافق ان کے مہاجن اور ٹھیکہ دار کام کر دیا کرتے تھے جو قوم عَمَالِقَه کے بڑے جنّ تھے۔ بڑے زبردست اور قوی کو بھی بُھوت اور جنّ کہتے ہیں اور ایک پوشیدہ مخلوق بھی جنّ ہے جو فرشتوں کی طرح نظر سے غائب رہتی ہے مگر کشفی نظر سے کبھی دِکھ جاتی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت بڑی وسیع تھی قوم عَمَالِقَه تابع تھی لاکھوں مزدور لگوا کر حضرت سلیمان نے بیس برس میں دو مکان تیار کرائے سات برس میں تو بیت المقدس بنا اور تیرہ برس میں حضرت سلیمان کا ذاتی مکان۔

رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكۡرًا ؕ وَقَلِيۡلٌ مِّنۡ عِبَادِىَ الشَّكُوۡرُ ﴿۱۴﴾

ایک جاجمی رہیں (یعنی بڑی بڑی) اے آل داؤد! شکر گزار بن کر کام کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار بہت تھوڑے ہیں۔

فَلَمَّا قَضَيۡنَا عَلَيۡهِ الۡمَوۡتَ مَا دَلَّهُمۡ عَلٰى مَوۡتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الۡاَرۡضِ تَاۡكُلُ مِنۡسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الۡجِنُّ اَنۡ لَّوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ الۡغَيۡبَ مَا لَبِثُوۡا فِى الۡعَذَابِ الۡمُهِيۡنِ ؕ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ پھر جب ہم نے سلیمان پر موت جاری کی (یعنی سلیمان علیہ السلام مرگئے) تو ان کی موت سے واقف نہ کیا قوم نار کو مگر زمین کے ایک کیڑے نے جو سلیمان کے عصائے (سلطنت) کو کھاتا رہا تو جب وہ گر پڑا تو جنات اور شریروں نے جان لیا۔ امرا نے معلوم کر لیا۔ اگر وہ غیب جانتے تو ذلّت کی تکلیف میں نہ رہتے [1]۔

لَقَدۡ كَانَ لِسَبَاٍ فِىۡ مَسۡكَنِهِمۡ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنۡ يَّمِيۡنٍ وَّشِمَالٍ ؕ كُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ رَبِّكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لَهٗ ؕ بَلۡدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوۡرٌ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ قوم سبا کے لئے ان کے مکانات میں ایک نشانی تھی۔ دو باغ تھے سیدھے اور بائیں۔ حکم ہو گیا کہ کھاؤ اپنے رب کا رزق اور اس کا شکر کرو۔ یہ پاکیزہ شہر ہے اور رب غفور ہے۔

---

[1] دیکھو جنّ اور امراء غیب دان نہیں ہوتے۔

آیت نمبر ۱۵۔ دَآبَّةُ الۡاَرۡضِ ۔ زمین کا کیڑا۔ **دَآبَّةُ الۡاَرۡضِ** رجعام۔ یہ سلیمان علیہ السلام کا بیٹا ہے جس کا نام رجعام ہے۔ یہ بدبخت نالائق و بدچلن تھا جس کے سبب سے سلطنت میں تزلزل پیدا ہو گیا یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے دس قبیلے باغی ہو گئے۔ یربعام کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ ضعف سلطنت دیکھ کر شہ زور پردیسی لوگ جو تعداد میں ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ تھے اور سلیمان علیہ السلام کے دباؤ سے کام کر رہے تھے وہ بھی کام چھوڑ بیٹھے اور کہنے لگے کہ ہم کو پہلے معلوم ہو جاتا کہ سلیمان مر گئے ہیں تو ہم ہرگز مشقّت میں نہ پڑے رہتے۔ **مِنۡسَاَتَهٗ** سے مراد عصائے سلطنت ہے جس کو زمینی کیڑے یعنی رجعام نے کھا لیا اور **دَآبَّةُ الۡاَرۡض** سے مراد طاعونی جراثیم اور **تَاۡكُل** سے مراد ان کا کاٹنا بھی ہے۔ لفظ **دَآبَّة** عام ہے۔ چرند و غیر پرند دونوں پر بولا جاتا ہے۔ **دَآبَّةُ الۡاَرۡض** کے متعلق ایک اور حاشیہ اسی لفظ پر مفصّل گزر چکا۔ (زیر **سورة النّمل**)

آیت نمبر ۱۶۔ بَلۡدَةٌ طَيِّبَةٌ ۔ اس شہر سے مراد عرب کا جنوبی حصہ ہے جو یمن میں سمندر سے ملا ہوا ہے۔

فَاَعۡرَضُوۡا فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ سَيۡلَ الۡعَرِمِ وَبَدَّلۡنٰهُمۡ بِجَنَّتَيۡهِمۡ جَنَّتَيۡنِ ذَوَاتَىۡ اُكُلٍ خَمۡطٍ وَّاَثۡلٍ وَّشَىۡءٍ مِّنۡ سِدۡرٍ قَلِيۡلٍ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ تو انہوں نے ہمارے حکم سے روگردانی کی تو ہم نے ان پر بھیج دیا بڑے زور کا سیلاب اور ان کو دو باغوں کے بدلے ایسے دو باغ دیئے جن کے پھل بدمزہ پیلو اور جھاؤ کے اور کچھ بیری کے تھے۔

ذٰلِكَ جَزَيۡنٰهُمۡ بِمَا كَفَرُوۡا ؕ وَهَلۡ نُجٰزِىۡۤ اِلَّا الۡكَفُوۡرَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ یہ ہم نے جزا دی ان کو ان کی ناشکری اور انکار کی اور ہم تو اسی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرا منکر ہو۔

وَجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمۡ وَبَيۡنَ الۡقُرَى الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرۡنَا فِيۡهَا السَّيۡرَ ؕ سِيۡرُوۡا فِيۡهَا لَيَالِىَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيۡنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور ہم نے کر رکھی تھی سبا والوں اور ان کے پاس بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکتیں رکھی تھیں بہت سی آمنے سامنے بستیاں اور اس میں ٹھہرا دی تھیں منزلیں۔ چلو پھرو راتوں دنوں امن و امان سے۔

فَقَالُوۡا رَبَّنَا بٰعِدۡ بَيۡنَ اَسۡفَارِنَا وَظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَجَعَلۡنٰهُمۡ اَحَادِيۡثَ وَمَزَّقۡنٰهُمۡ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ تو انہوں نے اپنے کرتوتوں سے بتلا دیا کہ وہ دور دراز سفر کے طالب ہیں اور اپنے پر انہوں نے آپ ظلم کیا تو ہم نے ان کو کر ڈالا کہانیاں[۱] اور ان کو ہم نے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا چیر کر۔ بے شک اس میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں ہر ایک بڑے صابر و شاکر کے لئے۔

---

[۱] یعنی ایسے دور دراز ملکوں میں برباد ہو گئے کہ ان کے قصے اور کہانیاں رہ گئیں۔

آیت نمبر ۱۷۔ اَلۡعَرِمِ ۔ عَرِم۔ بند، وہ وادی جہاں بند تھا۔ گھونس، سخت، سیلاب و بارش کے معنی بھی ہیں۔

آیت نمبر ۱۹۔ اَلۡقُرَى ۔ ان مبارک بستیوں سے مراد شام کی بستیاں ہیں۔ یمن اور شام کے درمیان مسقط کے سرسبز **مُرَفّه الحال** بستیاں تھیں جن میں باغات بکثرت اور راستے پُر امن تھے۔

آیت نمبر ۲۰۔ اَسۡفَار ۔ دور دراز سفر کے طالب۔ تین مقصد کے لئے سفر کئے جائیں (۱) ماموروں اور صلحاء سے ملنے کے لئے یا حج فرض ہو تو (۲) دینی تعلیم حاصل کرنے اور کام کے لئے (۳) تبلیغ کے لئے اگرچہ تجارت وغیرہ کام اس کے ساتھ ہوں مضائقہ نہیں۔

اَحَادِيۡثَ ۔ کہانیاں۔ یعنی ایسے دور دراز ملکوں میں برباد ہو گئے کہ ان کے قصے اور کہانیاں رہ گئیں۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۲﴾ ع

۲۱۔اور بالکل سچ کر دکھلایا ان پر ابلیس نے اپنا جھوٹا منصوبہ پھر انہوں نے ان کی پیروی کر لی مگر ایک جماعت نے ایمانداروں میں سے (یعنی نہ بہکے)۔

۲۲۔اور ابلیس کا اُن پر کچھ زور تو تھا ہی نہیں بات یہ تھی کہ ہم معلوم کریں اس کو جو آخرت پر ایمان لاتا ہے اس سے الگ کر کے جو آخرت سے شک میں ہے۔اور تیرا ربّ ہر ایک شے کی بڑی نگہبانی کرنے والا ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۳﴾

۲۳۔کہہ دو کہ تم پکارو ان کو جنہیں تم خیال کرتے ہو اللہ کے سوا (کسی کام کا) وہ تو اختیار نہیں رکھتے ذرّہ برابر نہ آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہ ان کا آسمانوں اور زمین میں کچھ حصہ ہے اور نہ اللہ کا ان میں سے کوئی مددگار ہے[1]۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۴﴾

۲۴۔اور اللہ کے یہاں تو کسی کی سفارش کام نہیں آتی مگر اسی کی جس کو وہ اجازت دے دے[2] یہاں تک کہ جب گھبراہٹ دور کی جاتی ہے ان کے دلوں سے تو وہ آپس میں کہنے لگتے ہیں کیا فرمایا تمہارے رب نے۔دوسرے کہتے ہیں حق اور حکمت کی بات اور وہ تو بڑا عالی شان سب سے برتر ہے[3]۔

---

[1] نہ نبی ہے نہ صدیق شہید نہ صالح۔ [2] یعنی نبی صدیق شہید صالح۔

[3] یعنی ہر یک نجس وناپاک کا درجہ نہیں کہ وہ اللہ کے سامنے پہنچ کر سفارش کا منصب حاصل کرے۔

آیت نمبر۲۲۔ لِنَعْلَمَ ۔ تا کہ ہم معلوم کریں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو جیسا قبل وجود اشیاء، اشیاء کا علم ہے ویسے ہی بعدالوجود بھی ہے یعنی ازلی اور حادِث کُلّی وجزئی دونوں علم جانتا ہے۔

قُلۡ مَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوۡ اِيَّاكُمۡ لَعَلٰى هُدًى اَوۡ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ پوچھو تم کو روزی کون دیتا ہے آسمان اور زمین سے۔ کہہ دو اللہ ہی اور بے شک ہم ضرور ہدایت پر ہیں اور خاص کر تم صریح گمراہی پر ہو۔

قُلۡ لَّا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّاۤ اَجۡرَمۡنَا وَلَا نُسۡـَٔلُ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ تم کہہ دو کہ ہمارے گناہ کی تم سے باز پُرس نہ ہو گی اور تمہارے کئے ہوئے کی ہم سے باز پُرس نہ ہو گی۔

قُلۡ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفۡتَحُ بَيۡنَنَا بِالۡحَقِّ ؕ وَهُوَ الۡفَتَّاحُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ کہہ دو ہمارا رب جمع فرمائے گا ہم سب کو پھر ہم میں حق حق فیصلہ کرے گا اور وہ بڑی فتوحات دینے والا اور بڑا ہی جاننے والا ہے۔

قُلۡ اَرُوۡنِىَ الَّذِيۡنَ اَلۡحَقۡتُمۡ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلۡ هُوَ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ کہہ دو تم مجھے انہیں دکھاؤ تو سہی جن کو تم اللہ کے ساتھ ملا رہے ہو شریک بنا کر۔ ہرگز نہیں یوں ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ ہی زبردست عزیز و حکیم ہے[۱]۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور ہم نے تو تجھ کو بھیجا ہے تمام جہانوں کے آدمیوں کی طرف دوستوں کو خوش خبری سنانے والا دشمنوں کو ڈرانے والا لیکن بہت سے آدمی تو جانتے ہی نہیں۔

وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور منکر کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہو گا جب تم سچے ہو۔

---

[۱] یعنی کسی میں عزیز اور حکیم ہونے کی صفت ہو تو پیش کرو۔

آیت نمبر ۲۷۔ اَلۡفَتَّاحُ الۡعَلِيۡمُ۔ بڑی فتوحات دینے والا اور بڑا ہی جاننے والا ہے۔ **فَتَّاحٌ** کے اسم شریف میں اشارہ ہے کہ تم سب مغلوب ہو جاؤ گے اور میں غالب ہو جاؤں گا اور **عَلِيۡمٌ** میں اشارہ ہے کہ میں جاہلانہ دعویٰ نہیں کر رہا ہوں مجھے علم دیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۲۹۔ كَآفَّةً لِّلنَّاسِ۔ تمام جہان کے لوگوں کی طرف۔ آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گزرے ہیں وہ خاص خاص قوموں کی طرف بھیجے گئے تھے چنانچہ حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ میں بنی اسرائیل کی خاص کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجا گیا ہوں دیکھو متی باب ۱۵ آیت ۲۴۔

قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ کہہ دو تمہارے لئے ایک سال کا وعدہ ہے تو تم اس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکو گے نہ آگے بڑھ سکو گے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ کافر کہنے لگے کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے اس قرآن پر اور نہ اس کتاب پر جو اس کے آگے ہے (یعنی توریت شریف پر) اور تُو دیکھے تو عجب کرے ظالموں کو جب کھڑے کئے جائیں گے اپنے ربّ کے حضور تو وہ ایک دوسرے کی طرف بات کو لوٹائیں گے[۱]۔ اور کمزور لوگ کہیں گے زور آور متکبروں سے تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایماندار ہوتے۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور متکبر کہیں گے کمزوروں سے کیا ہم نے تم کو روک رکھا تھا کامیابی سے بعد اس کے کہ وہ تمہیں حاصل ہو چکی تھی؟ نہیں بلکہ تم ہی جناب الٰہی سے قطع تعلق کرنے والے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا

۳۴۔ اور کمزور بولیں گے متکبروں سے نہیں بلکہ تمہارے رات دن کے منصوبوں نے (ہمیں روکا) جب کہ تم ہم کو حکم کرتے تھے اس بات کا کہ ہم اللہ کو نہ مانیں اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرائیں۔ اور پوشیدہ پوشیدہ (دل ہی دل میں) پچھتائیں گے جب دیکھیں گے عذاب کو

---

[۱] یعنی ایک کے سر ایک گمراہی ڈالے گا۔

آیت نمبر ۳۱۔ یَوْمٍ ۔ وقت اور دن۔ یہاں **یَوْم** کا لفظ ہے جہاں **یَوْم** کے ساتھ لیل و نہار کا لفظ نہ ہو تو وہاں ایک سال کی مدّت مراد ہوتی ہے جیسا کہ ہجرت کے ایک سال کے بعد جنگِ بدر میں یہ وعدہ پورا ہوا کیونکہ **وَاَنْتَ فِيْهِمْ** (**الانفال: ۳۴**) سے اس بات کا پتہ لگا ہے۔

الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے ان کو تو اسی کی سزا دی جائے گی جو وہ کرتوت کرتے تھے۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔اور ہم نے کسی گاؤں میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے آسودہ لوگ کہنے لگے کہ تم جو چیز لے کر آئے ہو ہم تو اسے نہیں مانتے۔

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔اور لگے کہنے کہ ہم مال اور اولاد میں تم سے بڑھ کر ہیں اور ہم کو تو کچھ عذاب نہ ہوگا۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع

۳۷۔تم جواب دو بے شک میرا ربّ ہی کشادہ کرتا ہے روزی جس کی چاہتا ہے اور اندازے سے دیتا ہے جسے چاہتا ہے[۱] لیکن بہت سے آدمی تو جانتے ہی نہیں۔

وَمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۫ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔اور تمہارے مال اور اولاد تو ایسے نہیں کہ تمہیں ہمارا **مقرّب** بنا دیں قرب کے مرتبہ میں مگر ہاں جس نے سچے دل سے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے تو ایسے ہی لوگوں کے لئے بڑھ بڑھ کر جزا ان کے اعمال کے سبب سے ہے اور وہ بلند بالا خانوں میں امن چین سے بیٹھے ہوں گے۔

وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ

۳۹۔اور جو لوگ کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں

---

[۱] تو مال دار ہونا و تنگ روزی ہونا مجرم ومعذّب ہونے سے بچاتا نہیں۔

آیت نمبر ۳۷۔ یَبْسُطُ وَیَقْدِرُ ۔ روزی کشادہ کرتا ہے اور تنگ کرتا ہے۔ اس میں پیشگوئی بھی ہے کہ ہمارے مامور مال دار ہو جائیں گے اور جو متکبر اور اکثر شیطانوں اور بھوتوں کا اعتقاد رکھتے تھے تنگ دست ہو جائیں گے۔

فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۹﴾

میں تھکانے کے لئے تو یہی لوگ حاضر کئے جائیں گے عذاب میں۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ کہہ دو میرا ربّ ہی کشادہ کرتا ہے روزی جس کے لئے چاہتا ہے[۱] اور تنگ کر دیتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے[۲] اور تم کچھ بھی خرچ کرو (کسی چیز میں سے) تو وہ اُس کا عوض دیتا ہے یا دے گا اور وہی بہترین رزّاق ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور جس وقت وہ سب کو جمع فرمائے گا تو فرشتوں سے کہے گا کیا یہی لوگ پرستش کیا کرتے تھے تمہاری؟

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ فرشتے عرض کریں گے آپ کی ذات تو پاک ہے آپ ہی ہمارے والی اور صاحب ہیں یہ تو کچھ بھی نہیں[۳]۔ ہاں وہ پوجا کرتے تھے **جنّوں** اور بھوتوں کی اور اکثر انہیں کا اعتقاد رکھتے تھے۔

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ تو آج مالک نہیں تم میں کوئی کسی کا نہ نفع کا نہ ضرر کا اور ہم ظالموں سے کہہ دیں گے چکھو اُس آگ کا مزہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

۱؎ یعنی ہمیں بہت روزی ملنے والی ہے۔ ۲؎ یعنی مخالفوں کے لئے افلاس آنے والا ہے۔

۳؎ یعنی فضول لوگ ہیں حماقت سے جو چاہتے تھے وہ کرتے تھے۔

آیت نمبر ۴۲۔ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ یہی حال ہے تمام بزرگوں کی قبروں کے پوجنے والوں کا کہ وہ تو نیک فرشتے لوگ ہیں مگر شیطان کے کہنے سے پوجا کرنے والے پوجا کر رہے ہیں تو گویا شیاطین کی پوجا کر رہے ہیں جو ان کو یہ پوجا سکھانے والے ہیں اور وہ تو یعنی بزرگانِ دین کچھ بھی نہیں یعنی ان کے ساتھ اس کام میں شریک نہیں اور خوش نہیں۔

وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّاۤ اِفْكٌ مُّفْتَرًی ؕ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور جب ان پر پڑھی جاتی ہیں ہماری کھلی کھلی آیتیں تو پھر وہ آپس میں کیا کہتے ہیں کہ یہ تو ایک آدمی ہی ہے، چاہتا ہے کہ تم کو اس سے روک دے کہ جس کی پوجا کرتے تھے ہمارے باپ دادا۔ اور کہتے ہیں کافر یہ قرآن بھی تو ایک بنایا ہوا جھوٹ دِکھتا ہے اور حق چھپانے والے کہتے ہیں حق بات کے مقدمہ میں جب وہ ان کے پاس آئی کہ یہ تو صاف قوم سے قطع تعلق کرانے والی ہی بات ہے۔

وَ مَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ یَّدْرُسُوْنَهَا وَ مَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِیْرٍ ؕ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور ہم نے ان کو کوئی کتاب بھی نہیں دی جس کو وہ پڑھتے ہوں (یعنی اہل عرب کو) اور نہ تجھ سے پہلے ان کی طرف کوئی ڈرانے والا ہی ہم نے بھیجا[1]۔

وَ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَ مَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِیْ ۫ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۴۶﴾ ع ۹ / ۱۱

۴۶۔ اور ان کے اگلوں نے بھی جھٹلایا اور وہ اگلے نہیں پہنچے اس کے دسویں حصہ کو جو ہم نے ان کو دیا ہے (یعنی صحابہ و امت محمدیہ کو) تو انہوں نے جھٹلایا ہمارے رسولوں کو پھر (کچھ مت پوچھو) کیا ہوا میرا عذاب۔

---

[1] یعنی بری راہ سکھانے والوں اور سیکھنے والوں سے۔

آیت نمبر۴۴۔ یُرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ ۔ چاہتا ہے کہ تم کو اس سے روک دے۔ رسول میں کوئی عجیب بات نہیں بلکہ ہمارے باپ دادا کے طریق کو مٹانے والا آدمی دِکھتا ہے۔

سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۔ دِل رُبا قوم سے کٹوانے والی باتیں کرتا ہے۔

آیت نمبر۴۶۔ مِعْشَارَ ۔ اور اگلے نہیں پہنچے اس کے دسویں حصہ کو جو ہم نے اُن کو دیا ہے (یعنی صحابہؓ اور امّتِ محمدیہؐ کو) مطلب یہ ہوا کہ نبی کریم کی امّت کو تو بہت کچھ ملا ہے اور ان کو اس کا دسواں حصہ نہیں ملا تھا جس کی نافرمانی اور تکذیب سے وہ گرفتارِ عذاب ہوئے۔ اب یہ جو اس سے دس گنا زیادہ ہے اس کی نافرمانی اور تکذیب کرنے سے کیا حال ہوگا اور کیوں عذاب کے مستحق نہ ہوں گے۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمۡ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ مَثۡنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوۡا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمۡ مِّنۡ جِنَّةٍ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِيۡرٌ لَّكُمۡ بَيۡنَ يَدَىۡ عَذَابٍ شَدِيۡدٍ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ تو کہہ دے میں تو صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں تم کو یہ کہ تم اٹھ کھڑے ہو اللہ کے لئے دو دو اور ایک ایک پھر تم خوب غور کرو کہ تمہارے صاحب کو کچھ بھی جنون نہیں وہ تو تم کو بس ڈرسنانے والا ہے ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے۔

قُلۡ مَا سَاَلۡتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ فَهُوَ لَكُمۡ ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور کہہ دے کہ جو کچھ میں نے تم سے مزدوری مانگی ہو وہ تم ہی لے لو (یعنی مجھے نہ دو) کیونکہ میری مزدوری تو اللہ ہی کے ذمہ ہے اور وہ ہر ایک شے کے سامنے موجود ہے[۱]۔

قُلۡ اِنَّ رَبِّىۡ يَقۡذِفُ بِالۡحَـقِّ ۚ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ کہہ دے میرا ربّ سچا دین اتارتا جاتا ہے اور پھیلاتا جاتا ہے۔ وہ بڑا غیبوں کا جاننے والا ہے[۲]۔

قُلۡ جَآءَ الۡحَـقُّ وَمَا يُبۡدِئُ الۡبَاطِلُ وَمَا يُعِيۡدُ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ کہہ دو حق آ چکا اور باطل کا نہ تو پہلا وار چلا اور نہ بار بار چلے گا۔

قُلۡ اِنۡ ضَلَلۡتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰى

۵۱۔ کہہ دے اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی میرے ہی نفس کے لئے ہے اور اگر میں ہدایت

۱؎ وہ غور کرتے کہ کتاب میں کیا خرابیاں ہوتی ہیں وغیرہ۔ ۲؎ یعنی میں اسی کو سنا رہا ہوں۔

آیت نمبر ۴۷۔ بَيۡنَ يَدَىۡ ۔ سامنے یعنی سوچو کہ بلا میں پھنسنے سے پہلے تم کو جو اس سے نجات کا راستہ بتاوے کیا وہ دیوانہ ہوگا؟

آیت نمبر ۴۹۔ يَقۡذِفُ ۔ قَذَفَ کے معنے سر کچلنا۔ دے پٹکنا۔ بھیجا نکال دینا۔ سر توڑ دینا۔ یعنی حق کے ذریعہ باطل کا سر توڑ دے گا۔ لفظی ترجمہ یوں ہے کہ تو کہہ میرا ربّ حق ہے (باطل کو) دے مارے گا۔ وہ بڑا غیبوں کا جاننے والا ہے۔

آیت نمبر ۵۱۔ اَضِلُّ عَلٰى نَفۡسِىۡ ۔ میری گمراہی میرے ہی نفس کے لئے ہے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ اس گمراہی کا نقصان مجھ پر پڑے گا تم بَری رہو گے۔

نَفْسِیْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْۤ اِلَیَّ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ ﴿۵۱﴾

پر ہوں تو یہ اس وجہ سے ہے کہ وحی بھیجتا ہے میرا ربّ میری طرف[1]۔ کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا سننے والا تمہارے اعتراضوں کو اور بڑا نزدیک ہے سمجھانے کے یا عذاب دینے کے۔

وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ۙ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور اگر تم دیکھتے تو تعجب کرتے جب یہ لوگ گھبرا اٹھیں گے پھر بھاگ کر بچ نہ سکیں گے (عذاب سے) اور پکڑے جائیں گے قریب ہی۔

وَّقَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور (ایسی ہی حالت میں) وہ کہیں گے کہ ہم نے مانا قرآن کو تو اب بہت دور جگہ سے ان کا ہاتھ کہاں پہنچ سکتا ہے ایمان پر[2]۔

وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَیَقْذِفُوْنَ بِالْغَیْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ حالانکہ حق چھپاتے رہے یا قرآن کو نہ مانتے رہے پہلے سے اور بے دیکھے بہت دور سے ہٹ کر غیب کے (تیر) مارتے رہے۔

وَحِیْلَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ ۠﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور آڑ کر دی گئی ان کے اور ان کی خواہشوں کی چیزوں کے بیچ میں[3] جیسا کہ ان کے پہلوں کے ساتھ کیا گیا جو اُن ہی کے طرح تھے۔ کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے ہی شک و ہلاکت میں پڑے ہوئے تھے۔

ع ۶ / ۹ / ۱۲

---

[1] اب اس بات کو سن کر نہ مانو گے تو اللہ کے دشمن بنو گے جس کے کہنے کو تم نہیں سنتے۔

[2] یعنی جب قرآن کا ماننا محال ہو گیا اور جہنم میں داخل ہو گئے تو اب قرآن کو ماننے سے کیا فائدہ۔

[3] یعنی اب وہ اپنی کوئی مراد حاصل نہیں کر سکتے۔

آیت نمبر ۵۳۔ مَكَانٍۭ بَعِیْدٍ۔ یعنی اب دور ایمان تو چلا گیا اور عرفان کا زمانہ آ گیا ہے اور بے محل کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ خَمْسَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ ہم سورہ فاطر کو اللہ کے نام سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو رحمٰن ورحیم ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ②

۲۔ سب ہی تعریفیں اللہ ہی کو ہیں وہ اللہ جو آسمان اور زمین کا بنانے والا ہے اور اس نے فرشتوں کو رسول بنایا اور پردار جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں اور وہ زیادہ کر دیتا ہے پیدائش میں جس کو چاہتا ہے۔ بے شک اللہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③

۳۔ جو اللہ کھول دے لوگوں کے لئے (رحمت کے دروازے) تو کوئی ان کا بند کرنے والا نہیں[1]۔ اور جو بند کر دے تو کوئی اس کا کھولنے والا نہیں اس کے بند کئے پیچھے۔ اور وہی عزیز ہے (مجھ کو غالب کر دے گا) حکیم ہے[2]۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ

۴۔ اے لوگو! یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے[3] کیا کوئی اور پیدا کرنے والا ہے اللہ کے سوائے جو تمہیں آسمان اور زمین سے کھانا دے۔ کوئی

---

[1] یعنی اب نبوت اور محمدؐ کے اتباع کی ترقی کو کوئی روکنے والا نہیں۔

[2] مصلحت و موقع سمجھ کر کیا ہے جس کو کرنا تھا۔

[3] اس قرآن اور اس نبی کو غنیمت سمجھو۔

آیت نمبر۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ یعنی وہ صفات محمودہ کا جامع ہے اور اللہ کے لفظ میں رَدّ شرک کر دیا۔ ہاں تخلّق باخلاق اللہ کا رنگ ظلّی طور پر حاصل کرو۔

مَثْنٰى ۔ دو دو اسباب ترقی اور تَرَفُّع۔ قرآن شریف میں آیا ہے وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ **(فاطر:۱۱)**۔ اعمال میں اعلیٰ درجہ کا عمل نماز ہے۔ اس میں بھی دو دو تین تین چار چار رکعتیں ہیں اور وہ بھی ترقی اور صعود کے اسباب ہیں۔ فرشتوں کے پَر بھی اسی قسم کے ہیں اور جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پَر ہیں یعنی احکامِ الٰہیہ کی چھ سو وحییں بتوسط اس کے پہنچی ہیں۔

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

بھی سچا معبود نہیں مگر اللہ ہی۔ تو پھر تم کہاں سے کہاں بھٹکتے پھرتے ہو۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

۵۔ اور کچھ لوگ تجھ کو جھٹلائیں تو تجھ سے پہلے رسول بھی جھٹلائے گئے ہیں[۱] اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

۶۔ اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو تمہیں دنیا کی زندگی کہیں دھوکا نہ دے دے اور نہ دھوکا دے اللہ کے بارے میں وہ دغاباز (شیطان)۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

۷۔ بے شک شیطان تو تمہارا دشمن ہی ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو۔ اس کے سوا نہیں کہ وہ تو بلاتا ہے اپنی جماعت کو تاکہ وہ دہکتی آگ والوں میں داخل ہو جائیں۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

۸۔ اور جو لوگ کافر ہوئے ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے تو ان کے لئے مغفرت اور بڑا ہی اجر ہے۔

ع ۸ ۱۳

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۫ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ

۹۔ بھلا جس کو اپنی بداعمالی پسند آ گئی ہے اُس نے اُن کو اچھا بھی سمجھ لیا ہے[۲] کچھ شک نہیں کہ اللہ جس کو چاہتا ہے راہ سے ہٹا دیتا ہے[۳] اور راہ راست پر چلاتا ہے جسے چاہتا ہے[۴] تو

۱ یہ نئی بات نہیں جس سے تجھے اچنبا ہو۔

۲ کہیں وہ اچھے ایماندار کے برابر ہوسکتا ہے ہرگز نہیں۔

۳ یعنی بداعمالی پسند کرنے والوں کو۔

۴ یعنی مومن صالح متقی کو اور ہدایت کرتا ہے اس کو جو ہدایت چاہتا ہے۔ اللہ گمراہ کرتا ہے اس کو جو گمراہی چاہے۔

حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝۹

تیری جان نہ جاتی رہے ان پر حسرتیں کھا کر[1] بے شک اللہ جانتا ہے جو کرتوت اور صنعت وہ کرتے ہیں۔

وَاللّٰهُ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝۱۰

۱۰۔ اور وہی اللہ ہے جس نے ہوائیں چلائیں پھر وہ اٹھاتی ہیں بادلوں کو۔ ہمیں نے انہیں چلا دیا ایک مردہ شہر کی طرف پھر اس سے زندہ کر دیا زمین کو اس کے مرگئے بعد۔ اسی طرح مرے بعد اٹھنا ہے۔

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ؕ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ یَبُوْرُ ۝۱۱

۱۱۔ اور جو شخص عزت کا خواہاں ہے تو سب عزت تو اللہ ہی کی ہے۔ اُسی کی طرف چڑھتے ہیں پاکیزہ کلمے[2] اور عمل صالح (یعنی تقویٰ) اللہ اس کو بلند کرتا ہے اور جو لوگ بُری تدبیریں کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کی تدبیر ہی نابود ہونے والی ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ

۱۲۔ اور اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا مٹی سے (یعنی مجموعہ عناصر سے) پھر تھوڑی سی چیز سے (یعنی نطفہ سے) پھر تم کو جوڑی جوڑی بنا دیا اور کوئی مادہ پیٹ سے نہیں رہتی اور نہ وہ جنتی ہے مگر

[1] یعنی ایسے بے ایمانوں پر حسرت وترس نہ کھا اور انہیں گمراہ ہونے دے۔

[2] یعنی سعید انسان۔

آیت نمبر۱۲۔ وَمَا یُعَمَّرُ ۔ اور نہ کوئی عمر دیا جاتا ہے۔ کس کی عمر بڑی ہے اور کس کی عمر چھوٹی ہے خدا ہی خوب جانتا ہے۔ تو یہ اٹھواسہ (حمل کے آٹھویں ماہ پیدا ہونے والا بچہ) وستواسہ (حمل کے ساتویں ماہ پیدا ہونے والا بچہ) وفلاں فلاں تاریخ میں پیدا ہوا ہے اس لئے نہیں جئے گا یا جئے گا ایسی قطعی رائیں بالکل واہیات ہیں۔ علم غیب خدا ہی کو مسلّم ہے۔ تجربات طبّی وغیرہ ظنّی ہوتے ہیں اور ضمیر سے معلوم ہو رہا ہے کہ مثیل مراد ہے اور عام ہے تو اصیل بول کر مثیل مراد ہوتا ہے۔

مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑪

اللہ ہی کے علم سے[۱] اور نہ کوئی عمر دیا جاتا ہے بڑی عمر والا اور نہ کسی کی عمر کم کی جاتی ہے مگر سب اللہ کی حفاظت میں ہے۔ بے شک یہ کام اللہ پر بہت آسان ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ڰ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ⑫

۱۳۔ اور دو دریا برابر نہیں ہو سکتے ایک تو میٹھا پیاس بجھاتا ہے جس کا پانی خوشگوار ہے اور یہ دوسرا کھارا کڑوا[۲] اور دونوں میں سے تم کھاتے ہو تازہ تازہ گوشت اور زیور نکالتے ہو جس کو تم پہنتے ہو اور تو دیکھتا ہے کشتیوں کو دریا میں پھاڑتی چلی جارہی ہیں تاکہ تم تلاش کرو اللہ کا فضل و دولت تاکہ تم شکرگزار بن جاؤ۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ڮ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ⑬ۭ

۱۴۔ وہی اللہ رات کو دن میں لاتا ہے[۳] اور دن کو رات میں لاتا ہے[۴] اور سورج اور چاند کو مطیع بنایا ہر یک بہہ رہا ہے وعدۂ مقرر تک۔ یہی اللہ ہے تمہارا ربّ، اسی کی بادشاہی ہے[۵]۔ جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے تو وہ مالک نہیں ایک ادنیٰ شے کے بھی۔

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاۗءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۱۵۔ اور اگر تم ان کو پکارو بھی تو وہ تمہارے پکارنے کو نہ سنیں گے اور اگر فرض کرو سن بھی لیں تو وہ تمہاری بات کا جواب نہیں دیتے اور قیامت

---

۱ یعنی اللہ جانتا ہے ابتدائے حمل اور انتہائے حمل وغیرہ امور۔

۲ یعنی مومن و کافر و علم و جہالت برابر نہیں ہیں۔ ۳ یعنی جن کے گھروں میں تاریکی چھائی تھی وہاں اجالا ہو گیا۔

۴ یعنی جہاں اجالا تھا وہاں اندھیرا پڑ گیا اور وہ اجاڑ ہو گئے۔ ۵ لفظ رَبّ ترقی کا مقتضی ہے۔

يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝۱۴

کے دن منکر ہو جائیں گے تمہارے شرک سے اور تجھے کوئی بھی نہ بتائے گا خبردار کے جیسا۔ [۱]

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۱۶

۱۶۔ اے لوگو! تم سب فقیر ہو اللہ کی طرف اور اللہ ہی غنی اور بے پروا تعریف کیا گیا ہے۔ [۲]

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۱۷ۚ

۱۷۔ وہ اگر چاہے تو تمہیں دور کر دے اور لے آوے نئی مخلوق۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝۱۸

۱۸۔ اور یہ بات اللہ پر کچھ دشوار نہیں۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝۱۹

۱۹۔ اور نہ اٹھائے گا کوئی اٹھانے والا دوسرے کے بوجھ کو [۳] اور اگر پکارے وہ شخص جس پر بھاری بوجھ ہو اپنا بوجھ بٹوانے کو تو اس سے کچھ بھی نہ اٹھایا جائے گا اگرچہ وہ قریب رشتہ دار ہی ہو (مگر کوئی ہاتھ نہ بٹائے گا) اس کے سوا نہیں تو تُو انہیں کو ڈراتا ہے جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے تنہائی میں یا بے دیکھے اور نماز کو ٹھیک درست رکھتے ہیں اور جو دل سے صاف ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی نفس کے لئے صاف ہوتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ جانا ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝۲۰ۙ

۲۰۔ اور نہیں برابر ہوسکتا اندھا اور آنکھوں والا [۴]۔

---

۱ بمعنی اللہ سے بہتر تجھے خبر دینے والا کوئی نہ ملے گا۔

۲ یعنی یہ دعویٰ بالکل جھوٹ ہے کہ ہمیں الٰہ کی کیا حاجت ہے۔

۳ یعنی بہکانے والے کام نہ آئیں گے۔ ۴ یعنی دوسروں کے کہنے پر چلنے والا اور خود آپ راہ پر آنے والا۔

آیت نمبر ۱۹۔ وَمَنْ تَزَكّٰى ۔ اور جو دل سے صاف ہوا۔ اخلاص مند ہوا۔ ہادی کو اس کا نفع کم ہو کے نہ ملے گا۔ یعنی راہِ راست پر چلنے والا خود بھی فائدہ اٹھائے گا۔

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور نہ اندھیرا اور نہ نور (یعنی کفر و اسلام)۔

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور نہ سایہ اور نہ دھوپ[1]۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ نہ زندے اور نہ مردے۔ بے شک اللہ سناتا ہے اُس کو جو سننا چاہے اور تو ان کو سنانے والا نہیں (سخت جہالت وتعصب کی) جو قبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ تُو تو ایک ڈرانے والا ہی ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ ہم نے تجھ کو بھیجا ہے دین حق دے کر (دوستوں کو) خوشی سنانے والا اور (دشمنوں کو) ڈرانے والا۔ اور کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ہو۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور اگر یہ تجھ کو جھٹلائیں تو جھٹلا چکے ہیں وہ لوگ جو ان سے پہلے آئے تھے ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشانات اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر (یعنی توریت شریف)۔

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۷﴾ ع ۳ ۱۲ ۱۵

۲۷۔ پھر میں نے منکروں کو پکڑا تو کیسا ہوا میرا عذاب![2]

---

۱ یعنی امن و راحت اور تکلیف و بے چینی دونوں برابر نہیں۔

۲ اسی طرح تیرے دشمنوں اور مکذبوں کو پکڑوں گا۔

آیت نمبر ۲۳۔ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۔ جیسے کہ زندہ کافر و شریر بچے باوجود نصیحت سننے کے پھر بھی وہ نہیں سنتے اسی طرح اہل قبور باوجود سن لینے کے پھر نہیں سنتے اور یہی حال دنیا میں منافقین کا ہے صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ (البقرۃ:۱۹)۔

آیت نمبر ۲۵۔ خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۔ یہی مضمون پ۱۳ ر۶ کا اخیر وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد:۸) اور پ۱۴ ر۱۰ آیت ۲۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا (النحل:۳۷) وغیرہ پاروں میں آیا ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهَا ؕ وَمِنَ الۡجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيۡضٌ وَّحُمۡرٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهَا وَغَرَابِيۡبُ سُوۡدٌ ﴿۲۸﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ غَفُوۡرٌ ﴿۲۹﴾

۲۸۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے پانی اتارا بادل سے پھر اس کے ذریعہ سے میوے پیدا کئے۔ طرح طرح کے ان کے رنگ ہیں۔ اور پہاڑوں میں سرخ وسفید گھاٹییں جن کے رنگ مختلف ہیں اور بعض نہایت ہی کالے۔

۲۹۔ اور آدمیوں میں اور چارپایوں میں اور بھولے جانوروں میں قسم قسم کے رنگ ہیں اسی طرح (اور مخلوقات ہے) اس کے سوائے نہیں کہ اللہ کے بندوں میں علم والے تو وہی ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ بے شک اللہ بڑا زبردست ہے[1] اور غفور ہے[2]۔

---

[1] یعنی کوئی مغرور مقابلہ کرے تو دبا دیا جائے گا۔

[2] یعنی جو ترقی کرے تو اس کے عیب ڈھانپے جائیں گے اور ابتلا سے محفوظ رکھا جائے گا۔

آیت نمبر ۲۸۔ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۔ اب وحی اور نبوت کی مثال دی جاتی ہے۔ جیسے بارش سے سب اچھے بُرے جھاڑوں کا نشو ونما ہو جاتا ہے اسی طرح وحی والہام کے شروع ہونے سے اچھے بُرے خیالات باہر نکل آتے ہیں۔ دیکھو نبوت سے پہلے ابوجہل ابوالحکم کہلاتا تھا وغیرہ وغیرہ واقعات۔

ثَمَرٰتٍ ۔ مثلاً کھجوریں ہی ایک سو بیس قسم کی ہیں اور انگور بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں اسی طرح طبائع کا اختلاف ہے۔

مِنَ الۡجِبَالِ ۔ اور پہاڑوں میں بھی مختلف پیداوار۔ کہیں ہیرا کہیں کنکر وغیرہ۔ اسی طرح قرآن مجید پڑھنے یا سننے والوں کے اثر لینے میں مختلف حالات ہیں۔

اَلۡوَانُهَا ۔ بارش مثل وحی کے ایک ہی ہوتی ہے مگر اختلاف تخم اور زمین کی وجہ سے یعنی صحبتوں اور خیالات نیک و بد کا اثر ایک سال کا، باپ سے نطفہ میں بچے کو آتا ہے۔ پھر ماں اور آنے جانے والوں اور دعائیں کرنے والوں وغیرہ وغیرہ کا مختلف طرز پر اثر پڑتا ہے۔ اس کا بڑا حصہ اٹھارہ سال تک بچہ پر وارد ہوتا ہے۔ ایک چمار اور غبی اور دہریہ سے لے کر غوث وقطب نبی بھی انسانوں میں داخل ہیں۔ ان میں سے بہتر وہ عالم ہیں جو خشیة اللہ رکھتے ہوں متقی وعارف ہوں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ جو لوگ کلام اللہ کو (مطلب سمجھ کر تدبر کے ساتھ) پڑھا کرتے ہیں اور نماز کو ٹھیک درست رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ دیا کرتے ہیں چھپا چھپا کر (خلوص سے) اور دکھا دکھا کر (ترغیب کے لئے) وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ڈوبے ہی گی نہیں۔

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ نتیجہ یہ کہ اُن کی مزدوری ان کو پوری پوری دی جائے گی اور زیادہ بھی دیا جائے گا ان کو اپنے فضل اور مال سے۔ بے شک اللہ قصوروں کا معاف کرنے والا اور بڑا اقدر دان ہے۔

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور جو ہم نے وحی بھیجی تیری طرف محفوظ لکھی ہوئی وحی سچی ہے۔ وہ اگلی کتابوں کی (یعنی گزشتہ سچے حالات کی) تصدیق کرتی ہے بے شک اللہ اپنے بندوں سے باخبر ہے دیکھ رہا ہے۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ

۳۳۔ پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا ان لوگوں کو جنہیں ہم نے منتخب کیا اپنے بندوں میں سے (برگزیدہ بندوں کی تین قسم ہیں) کوئی تو

آیت نمبر ۲۹۔ يَخْشَى اللّٰهَ ۔ اس آیت میں یہ بیان ہے کہ ان مثالوں کو سن کر ڈرتے کون ہیں اور عالم کس کو کہتے ہیں؟

آیت نمبر ۳۰۔ لَنْ تَبُوْرَ ۔ حوائج اصلیہ وضروریہ کی تجارت ہونی چاہیے اور نمودی اور خیالی نہ ہو۔ مومن وہی ہے جو عارضی ونمائشی چیزوں پر زیادہ روپیہ صرف نہیں کرتا۔

آیت نمبر ۳۳۔ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۔ برگزیدہ بندوں کی تین حالتیں ہوتی ہیں۔ ابتداء نفس پر جبر کر کے اسے بدی اور ممنوع سے روکنا پڑتا ہے اور جبراً نیکی پر قائم رکھنا پڑتا ہے مثلاً ٹھیک اوقات نماز اور تہجد اور وظائف مسنونہ پر قائم کرنا۔ جب اس پر استقامت ہو جاتی ہے تو دوسری حالت یعنی میانہ روی پیدا ہو جاتی ہے۔ میانہ روی کی استقامت کے بعد تیسری حالت یعنی سبقت فی الخیرات نیکیوں کو لپک لپک کر بکثرت لینا۔

مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝۳۲

اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے[1] کوئی ان میں سے بیچ کی چال چل رہا ہے[2] اور ان میں سے کوئی نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں[3] اللہ کے حکم سے۔ یہی تو بہت بڑا فضل ہے۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝۳۳

۳۴۔ ہمیشہ کے باغ ہیں جن میں وہ رہیں گے۔ وہاں انہیں سونے کے اور موتی کے کڑے پہنائے جائیں گے یا دیئے جائیں گے[4] اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۝۳۴

۳۵۔ اور وہ کہیں گے سب واہ واہ اور بڑائیاں اللہ ہی کی ہیں جس نے ہم سے دور کر دیا غم، بے شک ہمارا رب عیب پوش بخشندہ قدردان ہے۔

الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

۳۶۔ جس نے ہم کو اتارا سدا رہنے کے گھر میں

---

[1] مبتدی یا منتہی صوفی علم یقین والا۔ [2] صوفی متوسط عین الیقین والا۔

[3] صوفی صاحب نفس مطمئنہ حق الیقین والے جن میں خودی باقی نہیں رہی۔

[4] صحابہ کے لئے پیش گوئی ہے۔

(بقیہ حاشیہ) سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ علماء صوفی صاحبِ نفسِ مطمئنہ حق الیقین والے جن میں خودی باقی نہیں رہی عرفان اور عبودیت کے اعلیٰ درجہ کو پہنچ گئے ہیں۔

آیت نمبر ۳۶۔ دَارَ الْمُقَامَةِ ۔ آیا نجات عمل سے ہے یا فضل سے۔ اس آیت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نجات فضل سے ہے مگر سورہ اعراف رکوع ۵ اور زخرف رکوع ۷ میں یوں فرمایا ہے وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (الزخرف:۷۳) کہ یہ جنت عمل کا بدلہ ہے۔ اس کی تطبیق یوں ہے کہ عمل فضل کا جاذب ہے۔ نجات فضل سے ہے اور وہ عمل سے ملتا ہے۔ دوسری یہ بات کہ مولیٰ پاک کے قول میں یہ ہے کہ ہم کو جنت فضل سے ملا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی قدردانی کی اور اعزازی طور پر بھی فرمایا کہ تمہارے عمل کا نتیجہ ہے کیونکہ وہ شکور ہے اور مومنوں نے جب اپنی کمزوری اور ہر ایک عمل کے لئے خدا تعالیٰ کی توفیق کی ضرورت کو دیکھا تو اپنے عمل کی کچھ حقیقت نہ پائی کیونکہ عمل بھی اس کے فضل ہی کا نتیجہ ہے۔

لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿۳۶﴾

اپنے فضل سے۔ نہ ہمیں وہاں کچھ رنج پہنچے گا اور نہ تکان۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور جنہوں نے حق کو چھپایا ان کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ ان کے لئے حکم ہی نہ دیا جائے گا کہ وہ مر رہیں اور نہ ہلکا ہی کیا جائے گا ان سے کچھ عذاب جہنم کا۔ ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں ہر ایک بڑے ناشکرے کو۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿۳۸﴾

ع ۱۱ / ۱۶

۳۸۔ اور وہ چیخیں گے اس میں (یہ دعائیں مانگتے ہوئے) اے ہمارے ربّ! ہم کو نکال کہ ہم بھلے کام کریں گے ان کاموں کے سوائے جو ہم کرتے تھے (اللہ فرمائے گا یا ان کو جواب ملے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی جس میں تم سوچ لیتے جس کو سوچنا ہوتا اور تمہارے پاس آ چکا تھا ڈرانے والا۔ بس اب تو چکھو (عذاب کا مزہ) پھر ظالموں کا تو کوئی بھی مددگار نہیں۔

إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ بے شک اللہ بڑا جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا کیونکہ وہ تو سینوں کے بھیدوں کو بھی بڑا جاننے والا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) اصل میں یہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ (المائدة: ۱۲۰) کا مضمون ہے کہ وہ ان کے اعمال کی قدر کرے اور یہ اس کے فضل کا اقرار کرے۔ ؎

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو　　ایمنی از تو مہابت ہم ز تو

آیت نمبر ۳۸۔ يَصْطَرِخُونَ۔ بدیوں کا ارتکاب کر کے جب اس کا خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے تو بدکار چیختے ہیں مثلا سوزاک و آتشک والے زانی اور سزا پانے والے چور وغیرہ

باقحبۂ دنیا مکنید آمیزش　　از آتشک جہنم اندیشہ کنید

آیت نمبر ۳۹۔ غَيْبِ۔ حسن ظن با بزرگان۔ رضاءِ الٰہی کی راہیں موجود ہو کر معدوم ہو گئی ہیں یا ہنوز عدم سے وجود میں نہ آئیں اور تنہائی۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ کَفَرَ فَعَلَیْہِ کُفْرُہٗ ؕ وَلَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ کُفْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ کُفْرُھُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۴۰﴾

۴۰۔ وہی اللہ ہے جس نے تم کو بنا دیا زمین میں خلیفے پھر جس نے حق کو چھپایا تو اس کی حق پوشی کا وبال اسی کے سر پر ہے اور کافروں کے حق میں ان کا کفران کے ربّ کے نزدیک غصہ ہی زیادہ کرتا ہے اور کافروں کا کفر تو اُن کے حق میں نقصان ہی بڑھاتا ہے۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَکَآءَکُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؕ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَھُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَیْنٰھُمْ کِتٰبًا فَھُمْ عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْہُ ۚ بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۱﴾

۴۱۔ کہہ دے تم دیکھو تو یا بتاؤ تو سہی اپنے شریکوں کو جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا۔ مجھے دکھاؤ تو سہی کہ انہوں نے کیا پیدا کیا ہے زمین سے یا ان کی کچھ شرکت ہے آسمانوں میں یا اُن کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی سند رکھتے ہیں؟ کچھ بھی نہیں بلکہ یہ جو وعدہ کرتے ہیں بے جا کام کرنے والے ایک دوسرے سے یہ سب کا سب دھوکا اور شیطانیت ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِہٖ ؕ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۲﴾

۴۲۔ بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ کہیں اپنی جگہ سے ٹل نہ جاویں اور اگر وہ ٹل جائیں تو اُن کو کوئی بھی تھام نہ سکے اللہ کے سوائے۔ بے شک اللہ بڑا حلیم وغفور ہے۔

آیت نمبر۴۰۔ خَلٰٓئِفَ ۔یعنی ہر انسان دنیا میں خلیفہ ہو کر آتا ہے کوئی نہ کوئی غرض زندگی اس کو لگی ہوئی ہے۔

آیت نمبر۴۱۔ اَرَءَیْتُمْ ۔ بتاؤ تو سہی۔

شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۔حضرت مسیح نے چڑیئیں کہاں سے بنائیں اور جسم کے ساتھ وہ آسمان پر کدھر سے چلے گئے۔کیا انہوں نے اپنے جانے کے لئے آسمان میں کوئی کھڑکی کھول رکھی تھی یا کھلوا رکھی تھی۔ ہمارے حضور آنحضرت ﷺ کا آسمان پر تشریف لے جانا وہ اس طرح نہیں ہے جس طرح نصاریٰ سمجھ رہے ہیں۔ وہ ایسا جانا ہے جس طرح آنکھ سات پردوں میں سے ہوتی ہوئی آسمان وزمین پھر آتی ہے نہ کوئی اس کو دیکھتا اور نہ اس کے آنے جانے کا گواہ۔

وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَئِنۡ جَآءَهُمۡ نَذِيۡرٌ لَّيَكُوۡنُنَّ اَهۡدٰى مِنۡ اِحۡدَى الۡاُمَمِ‌ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ نَذِيۡرٌ مَّا زَادَهُمۡ اِلَّا نُفُوۡرَا ۙ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور قسم کھایا کرتے ہیں اللہ کی بڑی پکی قسمیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے گا تو وہ سب امتوں سے زیادہ راہ پانے والے ہوں گے پھر جب ان کے پاس ڈرانے والا آ گیا تو انہیں کچھ بھی زیادہ نہ ہوا مگر نفرت ہی (یعنی سب سے بڑھ کر بد اعتقاد نکلے)۔

اسۡتِكۡبَارًا فِى الۡاَرۡضِ وَمَكۡرَ السَّيِّـئِ‌ؕ وَلَا يَحِيۡقُ الۡمَكۡرُ السَّيِّـئُ اِلَّا بِاَهۡلِهٖ‌ؕ فَهَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِيۡنَ‌ۚ فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحۡوِيۡلًا ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اُن کے تکبر کرنے کی وجہ سے ملک میں اور بُری تدبیر کرنے سے۔ اور بُری تدبیر کا وبال کسی پر نہیں پڑتا مگر اسی تدبیر کرنے والے پر (یا جو اس کے لائق ہے) تو کیا یہ اگلوں کے دستور ہی کے منتظر ہیں تو تُو ہرگز نہ پائے گا اللہ کے دستور میں کچھ تبدّل، اور ہرگز نہ پائے گا اللہ کے قاعدے میں کچھ تغیر (یعنی اُن پر بھی عذاب آئے گا)۔

اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَكَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً ‌ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعۡجِزَهٗ مِنۡ شَىۡءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيۡمًا قَدِيۡرًا ﴿۴۵﴾

۴۵۔ کیا اِن لوگوں نے سیر نہیں کی ملک میں کہ وہ دیکھتے کہ کیا انجام ہوا اُن کا جو اُن سے پہلے تھے اور وہ تو اُن سے زیادہ زور آور تھے۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ کوئی اُس کو عاجز کر دے آسمان اور زمین میں۔ بے شک وہ تو بڑا جاننے والا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

وَلَوۡ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوۡا مَا

۴۶۔ اور اگر اللہ پکڑے لوگوں کو ان کے

آیت نمبر ۴۳۔ نُفُوۡرَا۔ اس میں آنحضرت ﷺ کے بعثت اولیٰ کا حال اور بعثت ثانی کے منکرین کی حالت کی طرف بطور پیشگوئی اشارہ ہے۔

آیت نمبر ۴۴۔ مَكۡرَ السَّيِّـئِ۔ مکر کے معنی بُرے نہیں ورنہ سُوء کا لفظ اس کے ساتھ نہ ہوتا۔

سُنَّتَ الۡاَوَّلِيۡنَ۔ یعنی اگلوں کے عذاب اور سزائیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿٤٦﴾ ع	کرتوتوں کے سبب سے تو نہ چھوڑے اللہ پشت زمین پر کسی جاندار کو لیکن اُن کو ڈھیل دے رہا ہے میعاد مقرر تک پھر جب ان کا وقت آ جائے گا تو اللہ دیکھ ہی رہا ہے اپنے بندوں کو[1]۔

[1] یعنی صالحوں کو کامیابی ہو جائے گی کاذبوں کے مرے بعد۔

سُوْرَةُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ وَّ هِیَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰیَةً وَّ خَمْسَةُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

۱۔ہم سورہ یٰسٓ کو اللہ کے بابرکت نام سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو رحمٰن و رحیم ہے۔

یٰسٓ ﴿۲﴾

۲۔اے انسان کامل اور سردار قابل۔

وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ﴿۳﴾

۳۔اس حکمت والے قرآن کی قسم ہے۔

اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۴﴾

۴۔کچھ شک نہیں بے شک بے شک تُو رسول ہے۔

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵﴾

۵۔(تجھ میں یہ کمال ہے کہ تُو) سیدھی راہ پر ہے۔

تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ﴿۶﴾

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾

۶۔۷۔اتارا ہوا غالب کا (یعنی تو بھی غالب ہوگا) سچی کوشش پر بدلہ دینے والے کا۔نتیجہ یہ ہے کہ تو ڈرا اُن کو جن کے قریب والے نہیں ڈرائے گئے اور وہ غافل ہیں۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸﴾

۸۔بے شک پیشگوئی ان پر ثابت ہو چکی ہے تو وہ اکثر تو مانیں گے ہی نہیں[۱]۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۹﴾

۹۔ہم ڈال دیں گے ان کی گردنوں میں طوق تو وہ ان کی ٹھوڑیوں تک ہوں گے تو وہ سر نہ جھکا سکیں گے۔

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ

۱۰۔اور ہم نے بنا دی ہے اُن کے آگے ایک دیوار اور ان کے پیچھے ایک دیوار[۲] پھر ہم نے ان

۱؎ کیونکہ وہ کفر و عذاب کے مستحق ٹھہر چکے ہیں۔

۲؎ یعنی اگلی پیش گوئیوں کا یقین نہ تھا اور پچھلی پیش گوئیوں کا بھی یقین نہ تھا یا جاہل نادان تھے۔

آیت نمبر۶۔ اَلرَّحِیْمِ ۔یعنی تیری کوششیں جتنی بہت ہیں اتنے ہی تیرے صلے بہت ہیں۔

آیت نمبر۹۔ اَغْلٰلًا ۔ طوقوں سے مراد وہ متکبرانہ خیالات بھی ہیں جو گردن جھکانے نہیں دیتے۔

خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

کو ڈھانپ دیا[1] تو انہیں کچھ سوجھتا ہی نہیں[2]۔

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور ان پر برابر ہے تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے تو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اس کے سوا نہیں تو تُو اسی کو ڈرانے والا ہے جو پیروی کرے قرآن کی اور دل سے ڈرے رحمٰن سے تنہائی میں بے دیکھے تو ایسے شخص کو تُو خوشی سنا دے مغفرت کی اور عزت و آبرو کے اجر کی۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۣ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ع

۱۳۔ کچھ شک نہیں ہمیں زندہ کر دیتے ہیں مردوں کو اور محفوظ رکھتے ہیں اور جو انہوں نے آگے بھیجا اور اُن کی نشانیوں کو۔ اور ہر ایک چیز کو ہم نے قلعہ بند کر رکھا ہے کھلی ہوئی محفوظ کتاب میں۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ ج

۱۴۔ اور ان کے لئے بیان کر اعلیٰ درجہ کی بات گاؤں کے رہنے والوں کی جب وہاں آئے بھیجے ہوئے۔

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے تو قوم نے دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے عزت دی تیسرے سے[3] تو ان تینوں نے کہا ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ

۱۶۔ لوگوں نے کہا اجی تم تو ہمیں جیسے انسان

---

[1] یعنی وہ ملہم نہ تھے اور فراست ایمانی سے محروم تھے۔ [2] کیونکہ سوجھنے کا کوئی روزن ہی نہیں۔

[3] یاد رکھو تیسرے کو عزت سے وفات دیں گے اور کامیاب کر دیں گے۔

آیت نمبر ۱۱۔ ءَاَنْذَرْتَهُمْ۔ یعنی تیرے ڈرانے نہ ڈرانے کو برابر سمجھتے ہیں اور تیری پروا نہیں کرتے۔

آیت نمبر ۱۶۔ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ۔ برھمو سماج والوں کا بھی یہی مذہب ہے۔

الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۶﴾	ہو اور رحمٰن نے تو کچھ بھی نہیں اتارا پس تم تو جھوٹ ہی کہتے ہو۔
قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّا اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۷﴾	۱۷۔ انہوں نے کہا ہمارا رب تو جانتا ہے کہ ہم بے شک تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔
وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾	۱۸۔ اور ہم پر تو صرف کھول کر پہنچا دینا ہی ہے[۱]۔
قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۹﴾	۱۹۔ قوم نے کہا ہم نے تم کو نامبارک پایا[۲] اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں ضرور پتھروں سے مار دیں گے اور ہماری طرف سے تم کو ٹیس دینے والا عذاب پہنچے گا۔
قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۲۰﴾	۲۰۔ نبیوں نے کہا تمہاری نحوست و بدشگونی تو تمہارے ہی ساتھ ہے۔ کیا اس وجہ سے کہ تم کو سمجھایا گیا[۳]۔ کچھ نہیں تم لوگ حد سے باہر نکلنے والے ہو۔
وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾ ۙ	۲۱۔ اور آیا شہر کے دور کے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا کہنے لگا اے قوم! رسولوں کی پیروی کرو۔

[۱] یعنی تمہیں زبردستی مجبور نہیں کرتے۔ [۲] تمہارے قدم شوم و منحوس ہیں۔
[۳] دیکھو نیکی نہ کرو گے تو قحط سالئیں اور بیماریں وغیرہ آئیں گی اور تمہاری نافرمانی سے آئیں تو تم نے ہمارے ہی پر لگا دیں۔

آیت نمبر۱۹۔ تَطَيَّرْنَا۔ تَطَيَّرْ حرام ہے یعنی بدشگون لینا اور فال پسندیدہ ہے یعنی نیک شگون لینا اور موجب ترقی ہے۔

آیت نمبر۲۱۔ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ۔ موسیٰ کی طرف ایک شخص آیا تھا (القصص:۲۱) اور عیسیٰ کی طرف آریتاہ سے اور ہمارے حضرت وآقاؐ کی طرف صحابہ میں سے ایک شخص یعنی ابوبکرؓ وغیرہ اور مسیح موعودؑ کی طرف اطراف خوست کابل سے صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ۔

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْــَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

۲۲۔ ایسے لوگوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ مہدی بھی ہیں۔

وَ مَا لِیَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۳۔ اور مجھے کیا ہوا کہ میں اس سچے معبود کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے۔

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْــٴًـا وَّ لَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾

۲۴۔ بھلا میں اس کے سوا دوسرے کو معبود بناؤں کہ اگر رحمٰن مجھے تکلیف دینا چاہے تو ان دوسروں کی حمایت میرے کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں۔

اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾

۲۵۔ جب میں ایسا کروں تو صریح گمراہی میں پڑ جاؤں گا۔

اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾

۲۶۔ میں تو ایمان لے آیا تمہارے ربّ پر تو تم سن رکھو۔

قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

۲۷۔ کہا گیا[1] جا جنت میں (یعنی جنت کی بشارت دی گئی) اس نے کہا کاش میری قوم جانتی۔

بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾

۲۸۔ کہ میرے ربّ نے کیسی عیب پوشی فرمائی اور مجھے کیسے عزت داروں میں رکھا۔

وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾

۲۹۔ اور ہم نے نہیں اتارا اس کی قوم پر اس کے بعد کوئی لشکر آسمان سے اور نہ ہم اتارنے والے ہی تھے۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

۳۰۔ بس وہ تو ایک عذاب تھا تو وہ اسی دم سب خاموش ہو گئے۔

[1] کسی متقی یا نامور سے حسن خدمت کے عوض میں۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ اِلَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ افسوس ہے بندوں پر اُن کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس کی ہنسی اڑایا کرتے ہیں[ا]۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ اُن کو نہیں معلوم کہ ہم کتنی سنگتیں ہلاک کر چکے ہیں ان سے پہلے کہ وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آسکتے۔

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع

۳۳۔ اور وہ سب کے سب ہمارے حضور میں حاضر کئے جائیں گے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚۖ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ اور ایک آیت ان کے لئے مردہ زمین ہے اس کو ہمیں نے زندہ کیا اور اس میں سے اناج اگایا جس میں سے وہ کھاتے ہیں۔

وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ اور پیدا کئے ہم نے اس میں باغ کھجوروں اور انگوروں کے اور اس میں ندی نالے بہائے۔

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ نتیجہ یہ کہ کھائیں اس کے پھلوں میں سے، اور وہ پھل ان کے ہاتھوں نے نہیں بنائے تو کیا وہ شکر گزاری نہیں اختیار کرتے۔

سُبْحٰنَ الَّذِي خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا

۳۷۔ وہ پاک ذات ہے جس نے پیدا فرمائے

[ا] یہ ہمیشہ کا قاعدہ ہے۔

آیت نمبر۳۲۔ لَا يَرْجِعُوْنَ۔ وہ لوٹ کر نہیں آسکتے یہ آیت بھی اس بات پر دلیل ہے کہ مُردے دوبارہ دنیا میں زندہ نہیں ہوتے۔

آیت نمبر۳۳۔ مُحْضَرُوْنَ۔ وہ ہمارے حضور میں حاضر کئے جائیں گے۔ یہ قاعدہ بھی ہمیشہ کا ہے کہ ہنسی ٹھٹھا کرنے والے غارت کر دیئے جائیں۔ تو قوم یاد رکھے اسی وجہ سے عذاب آیا کرتے ہیں اور قومیں تباہ ہوتی ہیں۔

آیت نمبر۳۶۔ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ۔ شکر گزاری نہیں اختیار کرتے۔ شکر گزاری یہ کہ خدا کو خدا مانیں اور اس کی عبادت کریں اور اس کے کہنے پر چلیں اور اپنے منصوبے چھوڑ دیں ورنہ ناشکرے سمجھے جائیں گے۔

مِمَّا تُنۡبِتُ الۡاَرۡضُ وَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَ مِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾

ہر چیز کے جوڑے جوڑے اس قسم میں سے جو زمین اگاتی ہے اور خود ان کی ذات میں سے اور ان چیزوں میں سے جن کو وہ جانتے ہی نہیں۔

وَ اٰیَۃٌ لَّهُمُ الَّیۡلُ ۚۖ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمۡ مُّظۡلِمُوۡنَ ﴿ۙ۳۷﴾

۳۸۔ اور ایک نشان (پتہ) ان کے لئے رات ہے ہم اس سے کھینچ لیتے ہیں دن کو تو وہ دفعتاً اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

وَ الشَّمۡسُ تَجۡرِیۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ﴿ؕ۳۸﴾

۳۹۔ اور آفتاب بہہ رہا، چل رہا ہے اپنی قرار گاہ پر۔ یہ زبردست علیم کے اندازے باندھے ہوئے ہیں۔

وَ الۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ الۡقَدِیۡمِ ﴿۳۹﴾

۴۰۔ اور چاند کی ہم نے مقرر کر دی ہیں منزلیں یہاں تک کہ پلٹ آیا جیسی پرانی ڈالی۔

لَا الشَّمۡسُ یَنۡۢبَغِیۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَ لَا الَّیۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِیۡ فَلَكٍ یَّسۡبَحُوۡنَ ﴿۴۰﴾

۴۱۔ نہ تو سورج ہی سے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ چاند کو آ پکڑے اور نہ رات ہی دن سے آگے بڑھ سکتی ہے اور وہ سب آسمانوں میں تیر رہے ہیں۔

وَ اٰیَۃٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّیَّتَهُمۡ فِی الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿ۙ۴۱﴾

۴۲۔ اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے اٹھا لیا ان کی ذریّت کو بھری ہوئی کشتی میں۔

آیت نمبر ۳۹۔ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ۔ اپنی قرار گاہ اور محور پر۔ لام بمعنے فِیۡ یا اِلٰی کے ہے۔ فِیۡ کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ اپنے محور پر چل رہا ہے اور اِلٰی کے معنے دو ہو سکتے ہیں (۱) کسی طرف کو تمام نظام کے ساتھ جا رہا ہے۔ (۲) کسی وقت تک چل رہا ہے۔

آیت نمبر ۴۰۔ كَالۡعُرۡجُوۡنِ الۡقَدِیۡمِ ۔ پرانی ڈالی۔ یعنی پھر پھر کر پرانی کھجور کی شاخ کے مانند ہو جاتا ہے۔ یہاں قدیم کا لفظ جو آیا ہے اس کے معنے ایسے پرانے کے نہیں ہیں جس کی ابتدا نہ ہو اس لئے قرآن اور حدیث اور اقوال صحابہ اور ائمہ خدا کی ذات پر یہ لفظ کہیں نہیں بولا گیا۔ عقائد والوں نے پیچھے سے یہ لفظ ملایا ہے جب سے **عرض** اور **جوھر** وغیرہ کی بحث عقائد میں شروع ہوئی۔

آیت نمبر ۴۲۔ اَلۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ۔ بھری ہوئی کشتی۔ ہم ان کی اولاد کو جہازوں پر سوار کر کے فاتح بنائیں گے۔ آنحضورؐ **اُمّ سُلیم** کے گھر سو رہے تھے اٹھے تو مسکراتے اٹھے۔ انہوں نے وجہ پوچھی ارشاد ہوا کہ میری

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔اور ہم نے پیدا کیں ان کے لئے اسی کے جیسی جس پر یہ سوار ہوں گے[۱]۔

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔اور ہم چاہیں تو ان کو ڈبا دیں تو ان کا کوئی رونے والا نہیں اور نہ وہ خارج کئے جائیں۔

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۵﴾

۴۵۔مگر ہماری ہی رحمت ہے اور ان کو فائدہ پہنچتا ہے جئے تک۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴٦﴾

۴٦۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ کو سپر بناؤ (اور اللہ یا اُن پیشگوئیوں سے ڈرکر) جو تمہارے آگے ہیں اور جو تمہارے پیچھے ہیں تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔اور ان کے پاس نہیں آئی کوئی نشانی ان کے رب کی طرف سے مگر یہ اس سے منہ موڑتے ہی رہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۸﴾

۴۸۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو تم کو دیا ہے اس میں سے کچھ خرچ کرو تو حق چھپانے والے منکر ایمانداروں سے کہتے ہیں کیا ہم ایسے کو کھلائیں جس کو اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا[۲] کچھ شک نہیں کہ تم لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ جب تم سچے ہو۔

---

[۱] اونٹ گاڑی اور موٹر اور سواریاں وغیرہ۔

[۲] غریب واجب الرحم نہیں بلکہ اللہ کے غضب میں ہیں یہ بخل کی وجہ سے کافروں نے کہا۔

(بقیہ حاشیہ) امت کے لوگ بڑے بڑے جہازوں پر جو تخت کی طرح ہوں گے بیٹھ کر جہاد کریں گے۔انہوں نے دعا کرائی اور وہ مقبول ہوئی۔

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝٥٠

۵۰۔ وہ لوگ ایک عذاب کا انتظار کر رہے ہیں وہ انہیں آ پکڑے گا حالانکہ وہ آپس میں جھگڑ ہی رہے ہوں گے۔

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝٥١ ع

۵۱۔ پھر نہ کچھ وصیّت ہی کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل کی طرف واپس ہی جا سکیں گے۔

وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝٥٢

۵۲۔ اور جب پھونکا جائے گا صور میں تو وہ اپنے مقاموں میں سے اپنے رب کی طرف دوڑ پڑیں گے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا

۵۳۔ اور کہیں گے ہائے ہماری کم بختی! ہم کو کس نے اٹھا دیا ہماری خواب گاہ سے یہ تو رحمٰن کا وعدہ

آیت نمبر ۵۱۔ يَرْجِعُوْنَ ۔ واپس ہی جا سکیں گے۔ یہ جنگ بدر کے متعلق پیشگوئی ہے۔ شکست پائیں گے ناکام مریں گے۔

آیت نمبر ۵۳۔ مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۔ ہم کو کس نے اٹھایا ہماری خواب گاہ سے۔ بعض نادانوں نے اس آیت سے عذابِ قبر کا انکار کیا ہے اور یہ سمجھ کر کہ قرآن کریم سے یہ ثابت نہیں احادیث کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ اس آیت کے دو جواب ہیں۔ اوّل باعتبار آنے والے شدید عذاب کے مرقد راحت گاہ ہے کیونکہ جہنم کا عذاب اشد ہے اور قبر کا عذاب صرف دکھلانا ہے جہنم کا صبح اور شام جیسے سورۂ حٰمٓ۔ مومن رکوع ۵ سے ثابت ہے وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝٤٥ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ (المؤمن: ۴۶، ۴۷)۔ جواب دوم یہ ہے کہ **نفخ** دو دفعہ ہے۔ **نفخۂ اولیٰ** کے بعد سب لوگ بے حس ہو جائیں گے اور **نفخۂ ثانیہ** کے بعد اٹھیں گے۔ اس آیت میں **نفخۂ اولیٰ** کی بعد کی حالت کو مرقد سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ زُمر رکوع (۷) میں فرمایا ہے۔ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ (الزمر: ۶۹)

بعض دہریے اور ملحد طبع شوخ دریدہ چشم آیت **يُعْرَضُوْنَ** کا جواب دیتے ہیں کہ وہ متعلق بہ کفار وفرعون ہے مومنوں پر گو عاصی ہیں عذاب نہ ہوگا تمام قرآن موجود ہے۔ بتاؤ ایسے بے حیاؤں کا جواب یہ ہے کہ اس سے کہا جائے کہ مومن کسے کہتے ہیں چونکہ وہ حدیث کے منکر ہیں اس لئے **مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** والی

مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾
ہے سچ کہا تھا نبیوں نے۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾
۵۳۔ وہ ایک سخت حادثہ ہوگا تو وہ سب کے سب ہمارے حضور میں ایک دم حاضر کئے جائیں گے۔

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾
۵۵۔تو آج کسی پر ظلم نہ ہوگا کچھ۔اور تم اسی کے موافق بدلہ پاؤ گے جو تم کیا کرتے تھے (نیک کا نیک بد کا بد)۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ج
۵۶۔ کچھ شک نہیں کہ جنتی آج شغلوں میں خوش ہیں۔

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾
۵۷۔ وہ اور ان کے ساتھی اور بیبیاں سایوں میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ج
۵۸۔ان کے لئے باغ میں میوے وفرحت ہیں اور ان کے لئے وہ سب موجود ہے جو وہ تمنا کریں۔

سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾
۵۹۔ اور سلامتی کی دعا رب الرحیم کی طرف سے کہی جائے گی۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾
۶۰۔ (اور ہم فرمائیں گے) آج الگ ہو جاؤ اے قطع تعلق کرنے والے لوگو!۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾لا
۶۱۔کیا میں نے تم کو حکم نہیں بھیجا تھا اے آدم کی اولاد! کہ تم شیطان کی پوجا نہ کرنا[1] بے شک وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

---

[1] یعنی بدآدمی کی چال نہ چلنا اس کا کہنا نہ ماننا۔

(بقیہ حاشیہ) حدیث کو ان سے نہ لیا جائے اور بتایا جائے کہ پارہ **قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ** پڑھ کر مومن کی صفت اخیر رکوع تک دیکھو کیا ہے۔ پھر کہے کہ جو اُن صفات سے موصوف نہ ہو وہ اللہ کی تعریف کے موافق مومن نہیں اور جو مومن نہ ہوا وہ اس کے مقابل قابل عذاب ہوگا کیونکہ مومن نہیں۔اسی طرح ایسے بے حیاؤں کو شوخی اور اباحت وخلاف شرع سے روکا جائے۔

وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝۶۱

۶۲۔ یہ کہا تھا کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے۔

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِیْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝۶۲

۶۳۔ اور شریر ہلاک کرنے والے نے گمراہ کردیا تم سے بہتوں کو۔ تو کیا تم کچھ بھی عقل نہیں رکھتے۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝۶۳

۶۴۔ (لو) یہی وہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۶۴

۶۵۔ آج اس میں جاؤ اس وجہ سے کہ تم کفر کرتے تھے۔

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝۶۵

۶۶۔ آج ہم مہر لگا دیں گے ان کے منہ پر اور ہم سے بات کریں گے ان کے ہاتھ اور گواہی دیں گے ان کے پاؤں[۱] کہ وہ کیا کمائی کیا کرتے تھے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى یُبْصِرُوْنَ ۝۶۶

۶۷۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں پر جھاڑو پھیر دیتے (مٹا دیتے) پھر وہ دوڑتے راستہ کی طرف تو کہاں سے دیکھ سکتے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ ۝۶۷ ع

۶۸۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہلاک کر دیتے جہاں ہیں وہیں۔ تو پھر وہ نہ آگے چل سکتے نہ پیچھے پھر سکتے۔

---

[۱] یعنی نشان قدم سے وہ پہچانے جائیں گے۔

آیت نمبر۶۴۔ جَهَنَّمُ ۔ سے مراد آتشک، جنگ بھی ہے۔

آیت نمبر۶۶۔ نَخْتِمُ ۔ ہم مہر لگا دیں گے۔ یعنی زبان بند ہوئے بعد ان کے دست و پا جاسوسی کریں گے۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ ان کے قریبی لوگ ان کا حال بیان کر دیں گے ہاتھ پاؤں وغیرہ اجسام کے حالات واطوار و کیفیات دنیا میں بھی شہادت دیتی ہیں خدا کے یہاں تو تمام جسم ہمہ لسان بن جائے گا۔ مثنوی شریف میں ایک بے غسل ریاکار نمازی کا قصہ اور اس کے اعضاء کا اظہار اگرچہ حکایت ظریفانہ ہے مگر خوب ہی لکھا ہے۔ اسی طرح ایک عالم بے عمل کا ایک ہتھیار بند لڑکے جوجی ولوطی کے قصہ سے اظہار کیا ہے۔ جس کا جی چاہے مثنوی میں دیکھ لے۔

وَمَنۡ نُّعَمِّرۡهُ نُنَكِّسۡهُ فِى الۡخَـلۡقِ‌ؕ اَفَلَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۹﴾

۶۹۔ اور جس کو ہم زیادہ عمر دیتے ہیں تو اس کو اوندھا کر دیتے ہیں خلقت میں۔ تو پھر کیا وہ سمجھتے ہی نہیں۔

وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهٗ‌ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ وَّقُرۡاٰنٌ مُّبِيۡنٌ ۙ‏ ﴿۷۰﴾

۷۰۔ اور ہم نے اس رسول کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور اس کو یہ زیبا بھی نہیں ہے۔ یہ تو صرف ایک نصیحت اور صاف کھلی کھلی ہر وقت پڑھنے کی ایک چیز ہے۔

لِّيُنۡذِرَ مَنۡ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الۡقَوۡلُ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ نتیجہ یہ کہ اس کلام سے اس کو ڈرائے جو جان رکھتا ہو (معلوم ہوا کہ کافر مردے ہیں کیونکہ) ثابت ہو چکی ہے بات کافروں پر[۱]۔

---

[۱] یعنی قتل وعذاب کی فرد قرارداد جرم لگ چکی ہے۔

آیت نمبر۶۹۔ وَمَنۡ نُّعَمِّرۡهُ ۔ اور جس کو ہم زیادہ عمر دیتے ہیں۔ علاوہ بحیثیت شخصیت یہ حیثیات بھی ہیں بحیثیت قومیت یا بحیثیت سلطنت یا بحیثیت عظمت۔

نُنَكِّسۡهُ ۔ اس کو اوندھا کر دیتے ہیں۔ یعنی وہ بچوں کی طرح بالکل ضعیف و ناتواں ہو کر گھٹنوں چلنے لگتا ہے۔ کم عقل ہو جاتا ہے۔

اَفَلَا يَعۡقِلُوۡنَ ۔ تو پھر کیا وہ سمجھتے نہیں کہ پرانے بوڑھوں کی عقل کا بھی اعتبار نہیں۔ اگر وہ جہالت میں بس گئے ہوں اصلی بات نہ سمجھتے ہوں تو نوجوان کا کیا اعتبار۔

آیت نمبر۷۰۔ اَلشِّعۡرَ ۔ کلام موزوں جو قصداً لکھا گیا ہو۔ یہاں شعر سے مراد ایسی باتیں ہیں جن کا حقائق کے ساتھ کچھ دخل نہیں لیکن وہ نفس پر بہت اثر کرتی ہیں۔ جیسا کہ شاعر لوگ تشبیہات سے ایک چیز کو محبوب یا مبغوض بنا دیتے ہیں حالانکہ اس کی حقیقت پر ان دونوں باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ **كَمَا قَالَ الْحَرِيْرِى فِىْ وَصْفِ الدُّنْيَا بَعْدَ مَا مَدَحَهٗ** تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے ایسے کلام کی نفی کی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کے دعاوی دلائل عقلیہ حکمیہ سے ثابت ہیں۔ آپ کو ایسی باتوں کے لینے کی ضرورت نہیں اور نہ ایسا ضعیف پہلو آپ کی شان کے شایان ہے کیونکہ وجوہات شعریہ مختلف مذاق اور عادات اور ملک اور قوموں کے لحاظ سے بدل جاتے ہیں اور آپ کی ذات گرامی رحمۃ للعالمین ہے۔

قُرۡاٰنٌ ۔ ہر وقت پڑھنے کی چیز یعنی قرآن شریف جو مشتق ہے **قُرْآنًا بَعْدَ آنٍ** سے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہمیں نے پیدا کئے ان کے لئے اپنی (قدرت کے) دونوں ہاتھوں سے چوپائے جس کے وہ لوگ مالک ہو گئے ہیں۔

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ اور ہم نے اُن کو فرمانبردار بنایا اُن کا۔ تو کوئی تو اُن کی سواری ہو رہا ہے اور کسی کو اُن میں سے وہ کھاتے ہیں۔

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ اور ان کی ان میں بہت سی فائدے کی چیزیں (یعنی اون وغیرہ) اور پینے کی چیزیں ہیں (یعنی دودھ) تو وہ شکر گزاری کیوں نہیں کرتے۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا اور جھوٹے معبود بنا رکھے کہ شاید کہ وہ ان کی مدد کو پہنچیں (یہ بالکل غلط خیال ہے)۔

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ وہ ان کی مدد نہیں کر سکیں گے اور وہ بت اور جھوٹے معبودان کے لشکر بنا کر حاضر کئے جائیں گے۔

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وقف لازم

۷۷۔ تو تجھ کو غمگین نہ کرے ان کا کہنا (یعنی واہی تباہی باتیں کیونکہ) ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور وہ جو ظاہر کرتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ کیا انسان نہیں دیکھتا کہ ہم نے اس کو پیدا کیا ادنیٰ سی چیز سے پھر وہ یکا یک ہو گیا بڑا جھگڑالو کھلم کھلا۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ اور ہمارے لئے مثالیں دینے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ لگا کہنے کون زندہ کرے گا یہ خالی کھوکھلی ہڈیئیں۔

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

۸۰۔ کہہ دے اُن کو وہی زندہ کرے گا جس نے

وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ۙ﴿۸۰﴾

اُن کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہی سب طرح کی پیدائش بخوبی جانتا ہے۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ جس نے پیدا کر دی تمہارے لئے ہرے جھاڑ سے آگ پھر تم اس سے سلگاتے ہو۔

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰى ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ کیا وہ ذات جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ایک اندازے سے وہ اس بات پر قادر نہیں کہ پیدا کر دے انسان کو (مرے بعد آخرت میں) کیوں نہیں وہ ضرور قادر ہے اور وہی بڑا پیدا فرمانے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ اس کے سوا نہیں کہ جب وہ چاہے کسی چیز کو بنانا تو وہ اس چیز کو کہہ دیتا ہے ہو تو وہ ہو جاتی ہے[۱]۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ تو کیا پاک ذات ہے وہ جس کے قبضۂ قدرت میں ہے حکومت سب چیزوں کی اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

---

[۱] یعنی بلا نمونہ اور مادہ وہ پردہ غیب سے ظہور میں آ جاتی ہے اس طرح اس کے حکم سے مردے آخرت میں زندہ ہو جائیں گے۔

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَّ ثَلَاثٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّ خَمْسَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١
۱۔ ہم سورۂ صافات کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے باعظمت نام سے جس نے سب ہی کچھ مہیا کر دیا اور ہر قسم کی محنت کا صلہ دینے کو تیار ہے۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝٢
۲۔ قسم ہے صفوں میں صف بستہ ہونے والوں کی۔

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝٣
۳۔ پھر انتظاماً ڈانٹنے والوں کی۔

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝٤
۴۔ پھر وعظ سنانے والوں کی۔

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝٥
۵۔ کہ تمہارا اللہ تو بس ایک ہی اللہ ہے۔

آیت نمبر۲۔ وَالصّٰٓفّٰتِ ۔ قسم ہے صفوں میں صف بستہ ہونے والوں کی۔ قسم قرآن مجید کی ایک قسم کی شہادت ہے یعنی قرآنی قسمیں بطور شہادت اور براہین قویہ کے ہیں جو نہایت اختصار سے ابلغ واحسن طریق پر کسی مسئلہ کو صاف کر دیتی ہیں۔ چنانچہ مقامی مطلب یہ ہے کہ گروہ عظیم اگر تحقیق کرتے، انجمن بناتے، روکنے والے، جھڑکیں دینے والے مقرر کرتے تو سچی صداقتیں ضرور نکل آتیں۔ یہ معلوم ہو جاتا کہ کچھ شک نہیں کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے اللہ۔ یعنی اگر بہت سے دانشمند طالب حق انجمن بناتے اور جس طرح انتظام کے لئے پولیس وغیرہ کے افسر ہوتے ہیں پھر بڑے بڑے واعظ متقی صاحب دل محسن لیکچرار کھڑے ہو کر اپنی اپنی تقریریں کرتے تو نتیجہ یہی نکلتا کہ سچا اور حقیقی معبود تو ایک ہی معبود ہے چنانچہ جلسہ مہوتسو مذاہب اعظم میں ایسا ہی ہوا اور انتظاماً پولیس بھی تھی اور اعلیٰ سے اعلیٰ لیکچرار بھی جن کی لمبی چوڑی تقریروں کا یہی نتیجہ نکلا کہ کل عالم کا خدا اور مالک ایک ہی ہے اور یہ آنحضرت ﷺ کی دوسری بعثت کا پکّا ثبوت ہے۔ پہلی بعثت میں آپ نے تکمیل ہدایت فرمادی اور آخیر زمانہ میں دوسری بعثت کے ذریعہ تکمیل اشاعت ہدایت حتی الامکان فرمادی۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَخُلَفَائِهِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ اَجْمَعِيْنَ۔**

آیت نمبر۵۔ لَوَاحِدٌ ۔ بس ایک ہی ہے۔ ایک عارف باللہ کی لطیف تقریر۔ ایک بت پرست رئیس نے عاشق اللہ سے کہا: قدیم مذہب اچھا ہوتا ہے؟ عارف نے فرمایا: رام چندر جی کس کی پرستش کرتے تھے اور قدیم مذہب کون سا ہے؟ رئیس۔ بت پرستی۔ عارف۔ آپ کس کی پرستش کرتے ہیں؟ رئیس۔ شیو جی مہاراج کی۔ عارف وہ کس کی پرستش کرتے تھے؟ رئیس۔ بیاس جی کی۔ عارف۔ بیاس جی کس کی کرتے تھے۔ رئیس۔ برھما جی کی۔ عارف برھما جی کس کی کرتے تھے؟ رئیس۔ کیولیشر و پرمیشر کی۔ عارف۔ بے شک وہ مسلمان تھے اور موحد تھے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۶﴾

۶۔ وہ ربّ ہے آسمان اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اور وہ مشرقوں کا رب ہے۔

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِزِيۡنَةِ ۨالۡكَوَاكِبِ ۙ﴿۷﴾

۷۔ ہم نے سامنے والے آسمان کو آراستہ کیا ہے ستاروں کی زینت سے۔

وَحِفۡظًا مِّنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۸﴾

۸۔ اور محفوظ رکھا ہے شیاطین اور منجم سے۔

لَا يَسَّمَّعُوۡنَ اِلَى الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰى وَيُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ كُلِّ جَانِبٍ ۖ﴿۹﴾

۹۔ (جو اطاعت سے خارج ہیں) وہ کان نہیں لگا سکتے بڑی مجلس کی طرف اور پھینکے جاتے ہیں ہر طرف سے۔

دُحُوۡرًا وَّلَهُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۱۰﴾

۱۰۔ پڑتی ہیں دھتکاریں (ان پر) اور ان کے لئے عذاب ہے ہمیشہ کا۔

اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَةَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ کوئی جھپٹے کسی امر کے دریافت کرنے کے لئے تو چمکتا ہوا شہاب اس کے پیچھے پڑتا ہے۔

آیت نمبر۶۔ رَبُّ الۡمَشَارِقِ۔ ایک سو اسّی مشرقیں ہیں اور روزانہ سال شمسی کے اعتبار سے تین سو پینسٹھ اور ہر ذرّہ بھی مشرق ہے۔ مدّ مقابل کو چھوڑ دیا جاتا ہے یعنی مغارب وہ بھی اسی طرح پر ہیں۔

آیت نمبر۸۔ مَارِدٍ۔ کاہن۔ تیلی۔ راجہ۔ جوتشی وغیرہ۔

آیت نمبر۱۱۔ شِهَابٌ ثَاقِبٌ۔ چمکتا ہوا تارہ۔ یعنی جھوٹے نجومی ستاروں کے نام سے پیشگوئی کر کے لوگوں کو ٹھگتے پھرتے ہیں۔ آسمان کو محفوظ کیا ہے اور وہ آسمانی باتیں نہیں سنتے اور ہر طرف سے ان پر دھتکاریں پڑتی ہیں دین دنیا میں مگر یہ بے حیا پھر بھی چوطرف پھرتے رہتے ہیں اور ان کے پیچھے شہاب ثاقب ہے۔ ایک تو وہی عام تارے جورات کو گرتے ہیں جس کو نجومی منحوس سمجھتے ہیں۔ باریک بات یہ ہے کہ جب کسی ستارے کی چال سے کوئی بات بنانا چاہتے ہیں تو اس کو باطل کرنے والے ستارے کی چال آپڑتی ہے اور ایک ریکھا کی مُبطِل دوسری ریکھا موجود ہو جاتی ہے۔ یہی شہاب ثاقب ہے جو ان کی اٹکلوں پر پڑتا ہے۔ اسی سبب سے نجومی، جب بات جھوٹی ہوتی دیکھتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ فلاں تارے کی حرکت یا ریکھا بھی دِکھی تھی۔ نجوم کا علم جہاں تک علمی قواعد پر مبنی ہے وہ بالکل صحیح ہے اور جہاں اٹکل بازی اور غیب گوئی پر ہے وہ محض غلط در غلط، غلط اور عندالشرع مذموم، مقبوح و ممنوع ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اب ان سے پوچھ لے کہ ان کی پیدائش زیادہ مشکل ہے یا وہ جو ہم نے پیدا فرمایا ہے۔ ہمیں نے ان کو پیدا کیا لیس دار اور عمدہ مٹی سے۔

بَلْ عَجِبْتَ وَ يَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ بلکہ تو نے تعجب کیا اور وہ تو ہنستے ہی ہیں۔

وَ اِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور ان کو سمجھایا بھی جاتا ہے تو وہ سمجھتے نہیں۔

وَ اِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو وہ ہنسی اڑاتے ہیں۔

وَ قَالُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور کہتے ہیں یہ تو دل فریب بات ہے اپنوں سے قطع تعلق کرانے والی۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ کیا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو پھر بھی اٹھائے جائیں گے ہم؟

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور ہمارے باپ دادے۔

قُلْ نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ تو کہہ دے ہاں تم عاجز اور ذلیل ہی ہو گے۔

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ وہ تو ایک ہی للکار ہو گی اور وہ یکا یک دیکھنے لگیں گے۔

وَ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور کہیں گے ہائے افسوس ہم پر! یہ تو انصاف ہی کا دن ہے۔

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ یہ وقت ہے فیصلہ کا جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

ع ۱

آیت نمبر ۱۲۔ بَلْ عَجِبْتَ وَ يَسْخَرُوْنَ۔ تو نے تعجب کیا تو ہنستے ہی ہیں۔ تجھے تعجب اور انہیں مسخری۔ یعنی تجھے تو اس کا تعجب ہے کہ اتنا بڑا کارخانہ دیکھ کر یہ خدائے قادر پر کیوں ایمان نہیں لاتے مگر یہ مسخرے ہنسی اڑاتے رہتے ہیں اور غور و تدبّر سے کام نہیں لیتے۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾	۲۳۔حکم ہوگا جمع کرو ظالموں کواوران کے ساتھ والوں اور مردوں اورعورتوں کواوران کو جن کی یہ پوجا کرتے تھے[۱]۔
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾	۲۴۔ اللہ کے سوا۔ پھراُن کو دوزخ کے راستہ پر چلاؤ۔
وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾	۲۵۔اوران کو کھڑا رکھو۔ان سے پوچھ پاچھ کی جائے گی۔
مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾	۲۶۔اب کیا ہوا تم کو ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔
بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾	۲۷۔ کچھ نہیں وہ تو اس وقت گردن جھکائے ہوئے ہوں گے (شرمندہ ہوکر)۔
وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾	۲۸۔اور رو رو کر ایک دوسرے سے پوچھ پاچھ کرتے ہوں گے۔
قَالُوْۤا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾	۲۹۔کہیں گے تمہیں تو تھے کہ ہمارے پاس آتے تھے سیدھے راستے سے[۲]۔
قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾	۳۰۔مرشد کہیں گے (سب واہیات باتیں ہیں) تم مومن تھے ہی نہیں۔
وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾	۳۱۔اور ہمارا تم پر کوئی غلبہ نہ تھا بلکہ تم ہی حد سے باہر ہونے والے تھے۔
فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾	۳۲۔تو ثابت ہوگیا ہم پر ہمارے ربّ کا قول کہ بے شک ہم کو مزا چکھنا ہے (عذاب کا)۔
فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾	۳۳۔ پھر ہم نے تمہاری مت ماردی کیونکہ ہم تو خود ہی گمراہ تھے۔

۱۔ یعنی گرو و مرشدوں و افسروں کو۔

۲۔ دین دارانہ رنگ میں یعنی ہم کو بہکاتے تھے دین دار بن کر۔

فَاِنَّهُمْ يَوْمَىِٕذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۴﴾	۳۴۔بس وہ آج کے دن عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہوں گے۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾	۳۵۔ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں قطع تعلق کرنے والوں کے ساتھ۔
اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۶﴾	۳۶۔بے شک وہ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کوئی بھی سچا معبود نہیں اللہ کے سوا تو وہ نبیوں کو حقارت سے دیکھتے۔
وَيَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۷﴾	۳۷۔اور کہتے کیا ہم چھوڑ دیں گے ہمارے معبودوں کو ایک دھتیا شاعر کے کہنے سے۔
بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۸﴾	۳۸۔حالانکہ وہ تو سچا دین لے کر آیا ہے اور وہ تمام پیغمبروں کا مصدّق ہے۔
اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۹﴾	۳۹۔اور کچھ شک نہیں کہ تم کو ٹیس دینے والا عذاب چکھنا ہے۔
وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۰﴾	۴۰۔اور بس تم اُسی کے موافق سزا پاؤ گے جو تم کرتے تھے۔
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۱﴾	۴۱۔مگر اللہ کے خالص بندے[۱]۔
اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۲﴾	۴۲۔ان کے لئے روزی مقرر ہے۔
فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۳﴾	۴۳۔آرام اور میوے اور ان کو عزت دی جائے گی۔
فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۴﴾	۴۴۔نعمت کے باغوں میں[۲]۔
عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۵﴾	۴۵۔تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

۱؎ یعنی انہیں سزا نہیں ملے گی کیونکہ وہ خالص مکرم بندے ہوں گے۔

۲؎ صحابہ کے حق میں پیش گوئی ہے۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝۴۶	۴۶۔ان میں دَور چلایا جائے گا۔مَآءٍ مَّعِيْنٍ کے پیالے کا (آب صاف خوشگوار یا لطیف شربت کا)۔
بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝۴۷	۴۷۔سفید رنگ لذت دینے والی پینے والوں کو۔
لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝۴۸	۴۸۔ وہ شراب ایسی ہے کہ اس سے عقل نہیں ماری جاتی۔ ہلاک نہیں ہوتا۔ چکر نہیں آتا اور نہ اس سے نشہ ہوتا ہے۔
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝۴۹	۴۹۔ اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں بیٹھی ہوں گی[1]۔
كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝۵۰	۵۰۔گویا کہ وہ چھپائے ہوئے سفید انڈے ہیں۔
فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝۵۱	۵۱۔ پھر وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے بات چیت کریں گے۔
قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۝۵۲	۵۲۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ہم نشین تھا۔
يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۝۵۳	۵۳۔ وہ مجھے کہا کرتا تھا کہ کیا تو بھی تصدیق کرنے والوں میں ہے۔
ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ۝۵۴	۵۴۔کیا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو جب بھی ہمارا حساب و کتاب ہوگا۔
قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۝۵۵	۵۵۔تو اُس نے کہا کیا تم اُس کو جھانکنا چاہتے ہو۔
فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝۵۶	۵۶۔ اُس نے جھانکا تو اُس کو جہنم کے بیچوں بیچ دیکھا۔

[1] یہ صحابہ کی بیبیاں ہیں اور متقیوں کی۔

آیت نمبر ۵۳۔ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۔ بے شک تو نبیوں کا مصدّق ہے یا تمام نبی تیرے مصدّق اور نام لیوا ہیں یعنی گزشتہ اور موجودہ اور آئندہ نبیوں نے تصدیق کی، تجھے مانا۔ جن کے لئے وہ مہر ہے اور ذاتی کمالات کے اعتبار سے سب کا خاتم ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۷﴾
۵۷۔ تو کہا اللہ کی قسم! قریب تھا کہ تُو مجھے ہلاک کر دیتا۔

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۸﴾
۵۸۔ اگر میرے ربّ کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی عذاب پر حاضر کیا جاتا (یعنی تیرے ساتھ جہنم میں داخل ہوتا)۔

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۹﴾
۵۹۔ البتہ ہمیں مرنا نہیں ہے۔

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۶۰﴾
۶۰۔ مگر وہی ہماری پہلی موت[۱] اور نہ ہم کو عذاب ہی کیا جائے گا۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۱﴾
۶۱۔ کچھ شک نہیں کہ یہ تو بڑی ہی کامیابی ہے۔

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۲﴾
۶۲۔ ایسی کامیابی کے لئے تو عمل کرنے والوں کو ضرور عمل کرنا چاہیئے۔

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۳﴾
۶۳۔ کیا مذکورہ ضیافت بہتر ہے۔ یا درخت تھور یا چپل سنیڈھ اور ناگ پھنی کا جھاڑ۔

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۴﴾
۶۴۔ ہم نے اس کو ظالموں کے واسطے عذاب[۲] بنایا ہے۔

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۵﴾
۶۵۔ اور وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ سے نکلتا ہے۔

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۶﴾
۶۶۔ اس کے خوشے ایسے ہیں جیسے سانپ کے پھن۔

---

[۱] یعنی بس دنیا میں ایک وقت مر چکے اب نہیں مریں گے۔

[۲] اَلْفِتْنَةُ۔ اَلْعَذَابُ (مفردات راغب)۔

آیت نمبر ۶۴۔ فِتْنَةً ۔ اَلْفِتْنَةُ : اَلْعَذَابُ (مفردات راغب)۔

آیت نمبر ۶۶۔ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ۔ جیسے سانپ کے پھن ہیں۔ یعنی نہایت ہی مکروہ و بدوضع۔ ناگ پھنی کا جھاڑ۔

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾

۶۶۔ پس دوزخی ان کو ضرور کھائیں گے اور ان سے پیٹ بھریں گے۔

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾

۶۷۔ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی (پیپ اور لہو سے ملا ہوا) پلایا جائے گا۔

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾

۶۸۔ تحقیق ان کا پلٹنا جہنم ہی کی طرف ہوگا[1]۔

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾

۶۹۔ کیونکہ انہوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا (اور وہ انہیں کے قدموں پر چلے)۔

فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾

۷۰۔ اس لئے وہ دوزخ میں ان کے ساتھ جلائے جائیں گے۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾

۷۱۔ اور پہلوں میں سے اکثر لوگ ان سے پہلے گمراہ ہوتے رہے ہیں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾

۷۲۔ اور ہم نے ان میں ڈرانے والے بھیجے تھے۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾

۷۳۔ تو دیکھو! جن کو ڈرایا گیا تھا ان کا کیا حال ہوا؟

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾ ع ۲

۷۴۔ مگر جن بندوں کو اللہ نے خالص کیا تھا (وہ بچے رہے)۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾

۷۵۔ اور بے شک نوح نے ہم کو پکارا تو ہم کیا اچھے ماننے اور دعا قبول کرنے اور جواب دینے والے ہیں۔

---

[1] یعنی وہ کہیں بھاگ نہ سکیں گے۔

آیت نمبر ۷۶۔ نَادٰىنَا نُوْحٌ۔ نوح نے ہم کو پکارا۔ مشیّت کے ماتحت انبیاء تمام تدابیر مرضیۂ حقہ کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ بکثرت دعائیں بھی کرتے ہیں۔ تدابیر۔ انجام بینی کے موافق کام کرنا۔ توکّل، خدا سے کشادگی چاہنا اور بھروسہ کرنا یعنی ؎

کسب کن پس تکیہ بر جبار کن گر توکّل می کنی در کار کن

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝۷۶

۷۷۔ اور ہم نے اس کو اور اس کے گھر والوں کو بڑی بے چینی سے بچالیا۔

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝۷۸

۷۸۔ اور اس کی اولاد کو ہم نے باقی رکھا۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝۷۹

۷۹۔ آنے والے لوگوں میں اس کے لئے (ذکر خیر) چھوڑ دیا۔

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝۸۰

۸۰۔ دنیا جہانوں میں نوحؑ پر سلام ہو۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۸۱

۸۱۔ ہم اسی طرح محسنوں کو جزا دیتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۲

۸۲۔ بے شک وہ میرے ایماندار بندوں سے تھا۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝۸۳

۸۳۔ پھر ہم نے ڈبا دیا دوسروں کو۔

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝۸۴

۸۴۔ اور اسی کی راہ چلنے والوں میں سے ابراہیم بھی تھا۔

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝۸۵

۸۵۔ جب وہ صحیح سلامت دل کے ساتھ اپنے ربّ کے پاس آیا۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝۸۶

۸۶۔ جب اس نے اپنے چچا یا تایا اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کی پوجا کرتے ہو؟

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝۸۷

۸۷۔ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر بناوٹی جھوٹے معبود بناتے ہو اللہ کے سوائے؟

آیت نمبر ۸۵۔ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۔ صحیح سلامت دل ۔ طمع ۔ حسد ۔ خواہش شہوات بے جا اور اس کے لوازمات جہالت ۔ سستی ۔ غفلت ۔ سہل انگاری ۔ غضب ایسی بدیوں سے پاک اور اپنے مولیٰ کا سچا فرمانبردار اور اس کے کام میں منہمک و چالاک ہو جس کی نسبت مثنوی شریف میں لکھا ہے۔

جز دلے اسپیدہ ہمچوں برف نیست

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۸﴾	۸۸۔بس کیا گمان ہے تمہارا ربّ العالمین پر۔
فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۹﴾	۸۹۔پھر اس نے ستاروں میں خاص نظر سے دیکھا۔
فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۹۰﴾	۹۰۔پھر کہا میں بہت بیمار ہوں۔
فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۱﴾	۹۱۔پھر وہ اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے۔
فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۲﴾	۹۲۔پھر وہ ان کے معبودوں کی طرف جا گھسا اور کہا تم کیوں نہیں کھاتے۔
مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۳﴾	۹۳۔تمہیں کیا ہوا کہ تم بات نہیں کرتے۔
فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۴﴾	۹۴۔بس پھر سیدھے ہاتھ سے انہیں چوٹیں مارنے لگا۔
فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۵﴾	۹۵۔پس لوگ دوڑتے ہوئے آئے اُس کی طرف۔
قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۶﴾	۹۶۔ابراہیم بولا کیا تم جو چیز خود تراشتے ہو اُسی کی پوجا کرتے ہو۔
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾	۹۷۔اور اللہ نے تم کو پیدا کیا اور یہ تم کیا کرتے ہو یا اللہ نے تم کو پیدا کیا اور ان پتھروں یا تاروں کو جن کی تم پوجا کرتے ہو۔

آیت نمبر ۸۸۔ فَمَا ظَنُّكُمْ ۔کیا گمان ہے تمہارا ربّ العالمین پر۔خدا پر بدظنی کا نتیجہ گناہ ہے مثلاً چور رزاقیت و حلال روزی ملنے سے نا اُمید ہوتا ہے اور زانی حلال و پاکیزہ عورت کے ملنے سے وغیرہ وغیرہ۔

آیت نمبر ۸۹۔ نَظْرَةً ۔خاص نظر سے دیکھا۔ **نَظَرَ فِي النُّجُوْمِ : فَكَّرَ فِي الشَّيْءِ يُدَبِّرُهٗ** ۔نجوم، اوقات، گھڑی، رخصت کرنے کا ایک قاعدہ گھڑی کو دیکھنا وغیرہ۔

آیت نمبر ۹۰۔ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۔میں بہت بیمار ہوں۔نبی جس کی نسبت قرآن میں ارشاد ہے **صِدِّيْقًا نَّبِيًّا** اور وہ تاروں کو دیکھ رہے ہیں اور کسی مرض میں مبتلا اور اس کی شدت کے خیال سے اپنی زبان مبارک سے فرما رہے ہیں **اِنِّيْ سَقِيْمٌ** ۔لوگ سیاہ جھوٹ بول رہے ہیں کہ انہوں نے جھوٹ کہا۔

آیت نمبر ۹۵۔ يَزِفُّوْنَ ۔یعنی بُت پرست دوڑے۔

آیت نمبر ۹۷۔ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۔اور یہ تم کیا کرتے ہو۔یہاں **مَا** استفہام توبیخ کے لئے ہے یا نافیہ ہے۔استفہام توبیخ کی مثال ارشاد **اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ** پر نظر رکھ کر۔یعنی خدا نے تم کو احسن تقویم بنایا اور یہ تم کیسے نکلے

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۸﴾

۹۸۔ وہ بولے کہ ابراہیم کے لئے ایک بڑی چتا بناؤ پھر اس کو آگ کے ڈھیر میں ڈال دو۔

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۹﴾

۹۹۔ پس انہوں نے اس کے ساتھ ایک داؤ کرنا چاہا تو ہم نے انہیں کو نیچا دکھا دیا۔

وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ اور ابراہیم نے کہا میں تو اپنے ربّ کی طرف جانے والا ہوں وہ قریب ہی مجھے راہ دکھا دے گا۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔ اے میرے ربّ مجھے ایک نیک اولاد عطا فرما۔

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ پس ہم نے اس کو ایک عقل والے لڑکے کی بشارت دی۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ

۱۰۳۔ پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہوا تو ابراہیم نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ تجھ کو

(بقیہ حاشیہ) کام کرتے ہو اور نافیہ کی صورت میں یہ ہوگا کہ اللہ نے اندازہ کیا تمہارا اور تم نہیں کرتے یعنی انسان ہو کر انسانیت کے کام نہیں کرتے یا **بمعنی اَلَّذِيْ** موصولہ ہے یعنی اللہ نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے اور جن بتوں وغیرہ کو تم پوجتے ہو ان کو بھی۔

آیت نمبر ۱۰۲۔ **بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ** ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چھیاسی برس کی عمر میں حضرت ہاجرہ مصری کے بطن سے حضرت اسماعیل پیدا ہوئے جن کی نسبت توریت سفر پیدائش باب ۱۶ آیت ۱۵ میں مذکور ہے۔

آیت نمبر ۱۰۳۔ **اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ** ۔ **اَلْمَنَام ، اَلْعَيْن** ۔ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ رؤیا میں بیٹے کو ذبح کرتے دیکھنا **کَبْش** کی قربانی سے مراد ہے اور قربانی کا **سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ** (الصّٰفّٰت:۱۰۳) کہنا۔ مشیّتِ ایزدی کی رضامندی **اَضْحِيَاء** سے ثابت اور ظاہر ہے اور **فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ** (الصّٰفّٰت:۱۰۸) ذبح عظیم سے بعض مفسرین نے کہا موٹا تازہ بڑا قیمتی دُنبہ اور بعض نے کہا بڑی سخت قربانی جو ذِبح ولد ہے۔ سیریا کے ملک اور بعض ہندوؤں کے ملک حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ کے قتل صلیبی اور اعتقاد کفارہ اور شیعوں کی روایت میں کفّارہ حسین برائے شفاعت امت وغیرہ وغیرہ امور اس رسم کے شاہد ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کو تفہیم ہوئی کہ بیٹے کی جگہ بکرا ذبح کرو اور سمجھایا گیا کہ اس رؤیا کا

مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِىْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

ذبح کر رہا ہوں تو تُو سوچ لے کہ تیری کیا رائے ہے۔اس نے کہا اے میرے باپ! تجھے جو حکم دیا گیا ہے وہ تو کرگزر۔قریب ہی تو مجھ کو پائے گا انشاء اللہ نیکیوں پر جمے رہنے والے اور بدیوں سے بچنے والوں میں سے۔

فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ پھر جب دونوں تعمیل حکم پر آمادہ ہوئے اور ابراہیم نے بیٹے کو پیشانی کے بل پچھاڑا۔

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔ اور ہم نے اس کو زور سے پکارا اے ابراہیم!

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔تو نے اپنا رؤیا سچا کر دکھایا (اور تو صدیق اور خلیل ہو گیا) بے شک ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں محسنوں کو۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔ بے شک یہ تو کھلا کھلا انعام ہے۔

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔ اور ہم نے اس کو ذبح عظیم کے بدلے چھڑا لیا۔

(**بقیہ حاشیہ**) مطلب بہت سی قومیں نہیں سمجھیں آگے اب آئندہ کے لئے تم عمل کر کے خواب کی تعبیر کا علم ظاہر کرو اور اس طرح اس رسم یعنی قتل انسانی کا قلع قمع بھی کرو۔

آیت نمبر ۱۰۶۔ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۔تو نے اپنا رؤیا سچا کر دکھایا یعنی حقیقت میں خواب کی تعبیر بھی نہ کی بلکہ بیٹے کو ذبح کرنے بیٹھ گیا۔

آیت نمبر ۱۰۸۔ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۔ذبح عظیم کے بدلے چھڑا لیا۔یعنی ابراہیم کی قربانی عظیم الشان تھی کیونکہ سو برس کی عمر اور جوان بیٹا۔آئندہ امید نہیں۔گویا مال، دولت، عزت، نام، جان سب ہی اللہ پر قربان کر چکا۔ یہ حضرت اسماعیل کے متعلق ہے جس کے بدلے اور یادگار سے خدا نے یہ قربانیں قیامت تک جاری فرما رکھی ہیں اور اس میں اختلاف ہے کہ جس کے عوض میں فدیہ دیا گیا وہ کون سا فرزند ہے، اسمٰعیل ہے یا اسحٰق ؟ احادیث صحیحہ میں تو اس کا کچھ ذکر نہیں حضرت عمر وعلی وعباس وابن مسعود اور کعب اور قتادہ اور سعید ابن جبیر اور مسروق اور عکرمہ اور ظھری سُدّی اور مقاتل رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ اسحٰق علیہ السلام کے ذبح کا حکم ہوا تھا۔یہودی اور نصاریٰ اور ایران والوں کا بھی یہی مذہب ہے اور توریت سفر پیدائش کے ۲۲ باب میں بھی یہی ہے اور ابن عباس اور ابن عمر اور سعید بن المصیب اور حسن بصری

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ اور ہم نے باقی رکھا ذکر خیر اس کے لئے پچھلے لوگوں میں [۱]۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ سلام ہو ابراہیم پر۔

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ اور ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں محسنوں کو۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ کچھ شک نہیں کہ وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا۔

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔ اور ہم نے اُس کو اسحٰق کی بشارت دی جو سنوار والوں میں سے نبی ہوگا [۲]۔

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔ اور ہم نے اُس پر اور اسحٰق پر برکتیں نازل کیں۔ اور ان کی اولاد میں سے بعض نیکوکار ہیں اور بعض اپنا نقصان کرنے والے ہیں صریح۔

ع ۳ ۳۹ ۷

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا۔

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔ اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی سختی سے بچا لیا۔

---

۱ یعنی ابراہیم اور اسماعیل کا یادگار اجو قربانیں ہیں۔

۲ معلوم ہوتا ہے کہ اسحٰق چھوٹے بیٹے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) اور **شعبی** اور مجاہد وکلبی وغیرہ **جَمٌّ غَفِيْر** علماء کا یہ مذہب ہے کہ حضرت اسمٰعیل کے لئے یہ حکم تھا۔ میرے نزدیک یہی ہے کہ دونوں فرزندوں کے لئے علیحدہ علیحدہ قربانی کا حکم ہوا ہوگا کیونکہ قرآن شریف میں حضرت اسمٰعیل کی نسبت قربانی کا حکم ہے اور توریت میں اسحٰق کی نسبت۔

آیت نمبر ۱۰۹۔ فِى الْاٰخِرِيْنَ ۔ پچھلے لوگوں میں یعنی تیرے ذبیحہ کے بعد بطور یادگار تمام دینداروں میں جاری کی جائے گی چنانچہ ایسا ہوا کہ ہر سال کروڑوں بکرے، مینڈھے، گائے، بیل وغیرہ ذبح ہورہے ہیں۔ ہزاروں سال سے یہ رسم جاری ہے اور تا قیام قیامت جاری رہے گی۔

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾	۱۱۷۔ اور اُن کی مدد کی تو وہی غالب رہے۔
وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۸﴾	۱۱۸۔ اور ہم نے اُن دونوں کو عطا فرمائی روشن کتاب۔
وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۹﴾	۱۱۹۔ اور ان دونوں کو سیدھی راہ دکھائی۔
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۰﴾	۱۲۰۔ اور باقی رکھا ان دونوں کا ذکر خیر پیچھے لوگوں میں۔
سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾	۱۲۱۔ کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾	۱۲۲۔ ہم اسی طرح نیک بدلہ دیا کرتے ہیں محسنوں کو۔
اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۳﴾	۱۲۳۔ بے شک وہ دونوں ہمارے ایماندار بندے تھے۔
وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾	۱۲۴۔ اور الیاس بھی ہمارے بھیجے ہوؤں میں سے تھا۔
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۵﴾	۱۲۵۔ جب اُس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے ہو۔
اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۶﴾	۱۲۶۔ کیا تم بَعل کو پوجتے ہو اور **اَحْسَنُ الْخَالِقِيْن** کو چھوڑتے ہو (یعنی بہت ہی اچھے خالق)۔
اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۷﴾	۱۲۷۔ اللہ کو جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا ربّ ہے۔
فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۸﴾	۱۲۸۔ پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا پس وہ عذاب پر حاضر کئے جائیں گے۔

آیت نمبر ۱۲۴۔ اِلْيَاسَ ۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے گزرے ہیں یہ جرعاد شہر کے رہنے والے تھے جو ملک شام میں ہے۔

آیت نمبر ۱۲۶۔ بَعْلًا ۔ یہ بائیس ہاتھ کا بُت پیچ رسی بنا ہوا تھا۔ اس کے چار سو پجاری تھے۔ وہ نبی کہلاتے تھے اس کو حضرت الیاس نے غارت کر دیا۔ سورج کی ہیکل کو بَعل کہتے ہیں۔ سورج بھی ایک دیوتا مانا گیا ہے۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۹﴾	۱۲۹۔ مگر اللہ کے مخلص بندے (نجات پائیں گے)۔
وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾	۱۳۰۔ اور اس کے لئے آنے والوں میں ہم نے یہ بات رکھی۔
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۱﴾	۱۳۱۔ (کہ وہ کہا کریں) الیاس پر سلام ہو۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾	۱۳۲۔ ہم اسی طرح محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾	۱۳۳۔ کچھ شک نہیں کہ وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا۔
وَ اِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۴﴾	۱۳۴۔ اور بے شک لوط بھی رسولوں میں سے تھا۔
اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۵﴾	۱۳۵۔ جب ہم نے اس کو اور اس کے سب گھر والوں کو۔
اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾	۱۳۶۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والی تھی بچا لیا۔
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۷﴾	۱۳۷۔ اور پھر سب کو مار ڈالا۔
وَ اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَ بِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ ع ۴ ۲۵ ۸	۱۳۸، ۱۳۹۔ اور تم بھی ان پر کبھی صبح اور کبھی رات میں گزرتے ہو۔ پس کیا تم سمجھتے نہیں۔
وَ اِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۰﴾	۱۴۰۔ اور بے شک یونس بھی رسولوں میں سے تھا۔
اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۱﴾	۱۴۱۔ جب (وہ اپنے بادشاہ سے ناراض ہو کر) بھری ہوئی کشتی کی طرف چلا گیا۔
فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۲﴾	۱۴۲۔ تو انہوں نے قرعہ اندازی کی تو وہ دریا میں پھینکا گیا۔

آیت نمبر ۱۳۸۔ مُصْبِحِيْنَ۔ یعنی مکّہ سے جب قافلہ جاتا ہے وہ صبح کو ڈیڈ سی (Dead Sea) بحرِ مُردار (نام دریا) کے پاس سے گزرتا ہے۔

فَالۡتَقَمَهُ الۡحُوۡتُ وَهُوَ مُلِيۡمٌ ﴿۱۴۳﴾ ۱۴۳۔ پھر مچھلی نے اس کا لقمہ کرلیا اور وہ (اپنے آپ پر) ملامت کرنے لگا۔

فَلَوۡلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الۡمُسَبِّحِيۡنَ ﴿۱۴۴﴾ ۱۴۴۔ تو وہ اگر تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا۔

لَلَبِثَ فِىۡ بَطۡنِهٖۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۴۵﴾ ۱۴۵۔ تو وہ مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتا اس دن تک کہ لوگ مرے بعد جی کر اٹھیں[1]۔

فَنَبَذۡنٰهُ بِالۡعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيۡمٌ ﴿۱۴۶﴾ ۱۴۶۔ پھر ہم نے اس کو کھلے میدان میں پھینک دیا اور اس کا بُرا حال تھا۔

وَاَنۡۢبَتۡنَا عَلَيۡهِ شَجَرَةً مِّنۡ يَّقۡطِيۡنٍ ﴿۱۴۷﴾ ۱۴۷۔ اور اس کے لئے تربوز یا ککڑی وغیرہ کی بیل اُگا دی۔

وَاَرۡسَلۡنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلۡفٍ اَوۡ يَزِيۡدُوۡنَ ﴿۱۴۸﴾ ۱۴۸۔ اور اُس کو ایک لاکھ اور زیادہ کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

فَاٰمَنُوۡا فَمَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۱۴۹﴾ ۱۴۹۔ تو وہ سب ایمان لائے پھر ان کو ہم نے جیئے تک فائدہ اٹھانے دیا۔

فَاسۡتَفۡتِهِمۡ اَلِرَبِّكَ الۡبَنَاتُ وَلَهُمُ الۡبَنُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾ ۱۵۰۔ پھر اُن سے یہ پوچھ کہ تیرے ربّ کے واسطے تو بیٹیاں اور ان کے واسطے بیٹے ہوں۔

---

[1] یعنی ان کا حشر مچھلی کے پیٹ سے ہوتا۔

آیت نمبر۱۴۳۔ مُلِيۡمٌ ۔ (وہ اپنے آپ پر) ملامت کرنے لگا اس طرح لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ (الانبیاء :۸۸) یہاں کسی گناہ کی معافی نہیں مانگی جس سے ظالم کے مشہور معنے سمجھے جائیں۔ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا مصائب دور کرنے کے لئے ہے تو ظالم کے معنے یہاں مصائب کے نیچے دبے ہوئے کے ہیں اس کا تفصیلی حال سورۃ الانبیاء نمبر 40 پر (ملاحظہ کریں)۔ سورہ انبیاء کی شرح یونس ذوالنون میں دیکھو۔

آیت نمبر۱۴۵۔ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ۔ جس دن مُردے جی کر قیامت میں اٹھیں۔ یعنی مچھلی کے پیٹ سے اس کا نکلنا ناممکن تھا۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ یہ کام تم قیامت تک بھی کرتے رہو تو نہ ہوگا۔ یہ مقصد نہیں کہ مچھلی قیامت تک زندہ رہے گی اور وہ بھی اس کے پیٹ میں ہی پڑا رہے گا۔

آیت نمبر۱۴۸۔ مِائَةِ اَلۡفٍ اَوۡ يَزِيۡدُوۡنَ ۔ ایک لاکھ اور زیادہ کی طرف ۔ اَوۡ بمعنی اور۔ بالغ ہوں تو لاکھ بچے بھی لیں تو زیادہ یعنی ایک لاکھ بیس ہزار۔ ایسے ہی کتاب یوناہ باب ۴ آیت ۱۱ سے ظاہر ہے۔

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓىِٕكَةَ اِنَاثًا وَّ هُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۱﴾	۱۵۱۔ کیا ہم نے فرشتوں کو عورت ذات بنایا ہے اور وہ گواہ ہیں[1]۔
اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۲﴾	۱۵۲۔ خبردار یہ ان کا بڑا جھوٹ ہے جو وہ کہتے ہیں۔
وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۳﴾	۱۵۳۔ کیا اللہ کا بیٹا ہے اور کچھ شک نہیں کہ وہ ضرور جھوٹے ہیں (یعنی نصاریٰ وغیرہ)۔
اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۴﴾	۱۵۴۔ کیا اس نے پسند کر لیا ہے بیٹیوں کو لڑکوں پر۔
مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾	۱۵۵۔ تمہیں کیا ہوا یہ کیسا فیصلہ کرتے ہو۔
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۶﴾	۱۵۶۔ تو کیا تم کچھ سمجھتے ہی نہیں۔
اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۷﴾	۱۵۷۔ یا تمہارے لئے کوئی کھلی دلیل ہے۔
فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۸﴾	۱۵۸۔ تو اچھا تم اپنی کتاب لا کر تو دکھاؤ جب تم سچے ہو۔
وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۹﴾	۱۵۹۔ اور کافروں نے اللہ اور جنّوں کے درمیان رشتہ بھی قائم کیا ہے حالانکہ جنوں کو ضرور معلوم ہے کہ وہ حاضر کئے جائیں گے۔
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۶۰﴾	۱۶۰۔ اللہ اُن کی باتوں سے پاک ہے۔
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۱﴾	۱۶۱۔ ہاں اللہ کے مخلص بندے (نجات پائیں گے)۔
فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۲﴾	۱۶۲۔ پھر بے شک تم اور تمہارے معبود۔
مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۳﴾	۱۶۳۔ تم میں سے کوئی نہیں جو اللہ کے حضور کسی سعادت مند کو گمراہ کر سکے۔
اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۴﴾	۱۶۴۔ مگر اسی کو جو مر کر دوزخ میں داخل ہونے والا ہے۔

[1] یعنی فرشتوں کو عورت بولنے والے۔

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۵﴾

۱۶۵۔ اور ہم سے کوئی نہیں مگر ہر ایک کے لئے ایک مقام مقرر ہے (اطاعت کا۔ ہم نہ بیٹے ہیں اللہ کے نہ بیٹیاں)۔

وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۶﴾

۱۶۶۔ ہم تو صف بستہ کھڑے رہنے والے ہیں۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۷﴾

۱۶۷۔ اور ہمیں تسبیح کرنے والے ہیں۔

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۸﴾

۱۶۸۔ اور وہ کہا کرتے تھے (کفار عرب)۔

لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۹﴾

۱۶۹۔ اگر ہمارے پاس کوئی نصیحت ہوتی اگلوں کی۔

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

۱۷۰۔ تو ہم ضرور مخلص بندے بن جاتے اللہ کے۔

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

۱۷۱۔ پھر انہوں نے کلام حق سے انکار کیا پھر وہ آگے چل کر معلوم کر لیں گے (انکار کا نتیجہ)۔

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

۱۷۲۔ اور بے شک ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے واسطے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

۱۷۳۔ کہ وہی ضرور فتح یاب رہا کریں گے۔

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۴﴾

۱۷۴۔ اور بے شک ہمارا لشکر ہی غالب ہے۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۵﴾

۱۷۵۔ پس تو ان سے کنارہ کش ہو جا تھوڑے دن۔

وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

۱۷۶۔ اور دیکھتا رہ آگے چل کر وہ بھی دیکھ لیں گے۔

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

۱۷۷۔ کیا یہ کافر ہمارے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۷۴۔ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔ ہمارا ہی لشکر غالب ہوگا۔ یہ صحابہؓ کے لئے پیشگوئی ہے۔ اس میں شیعہ کی ہلاکت اور موت ہے کیونکہ خدائی لشکر کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں جو غالب ہے۔

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۸﴾

۱۷۸۔ کہ جب وہ عذاب آ نازل ہوگا ان کے میدان میں تو ان کی صبح بُری ہوگی جو ڈرائے گئے ہیں۔

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۹﴾

۱۷۹۔ اور تو ان سے تھوڑی دیر کنارہ کش ہو جا۔

وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

۱۸۰۔ اور دیکھتا رہ ان کو وہ بھی آگے چل کر دیکھ لیں گے۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۱﴾

۱۸۱۔ پاک ہے تیرا ربّ جو صاحب **عزّت** و برتری ہے اُن بے ہودہ باتوں سے جو وہ بکتے ہیں۔

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

۱۸۲۔ اور رسولوں پر سلام۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

ع ۹

۱۸۳۔ اور سب حمد وثنا اور واہ واہ اللہ ہی کی ہے جو سب جہانوں کو آہستہ آہستہ کمال کی طرف پہنچانے والا ہے۔

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّ خَمْسَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ ہم سورۂ صٓ کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے اسم شریف سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ②

۲۔ ہم ایک صادق کا ذکر کرتے ہیں اور قسم ہے نصیحت کرنے والے قرآن کی۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ③

۳۔ ہاں جن لوگوں نے انکار کیا' حق کو چھپایا وہ ہیکڑی اور سخت اختلاف میں پڑے ہیں۔

تمھید ۔صدق و صادق ۔ تین علم عبرت وخبرت کے لئے لکھے ہیں (۱) علم تاریخ ۔اہل اسلام نے بہت کچھ لکھا۔ اور ان میں اور عیسائیوں میں یہ فرق ہے کہ عیسائی واقعہ کے ساتھ سبب بھی لکھتے ہیں گو اصلی نہ ہو۔ پھر اپنے ملک کے حالات پر قیاس کرتے ہیں اور اپنی ملکی فضیلت کا لحاظ رکھتے ہیں۔ ہمارے مؤرخ زیادہ تر شیعہ ہیں اور ان کو تقیہ کی خوب مشق ہے اور **تبرّے** کے عادی۔ **تبرّے** کی عادت سیکھنی ہو تو ان سے سیکھیے۔ وقائع نعمت خان و خافی خان اور ان کے ہجا و تبرا کہنہ مشقی کی یادگار ہیں۔ ایسا مؤرخ سنیوں کی خوب خبر لیتا ہے۔ اسلامی تاریخ کا دوسرا حصہ جو بہت نیک حصہ ہے وہ علمِ حدیث میں **حَدَّثَنَا عَنْ مَالِكٍ** وغیرہ ہے مگر اب تو صرف **عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ** سے یاد کر لیتے ہیں اور پڑھ لیتے ہیں گو مدعا **عَنْ فُلَان، عَنْ فُلَانٍ** سے ان کی پرہیز گاری اور تقویٰ اور پاک نمونوں کا علم بھی تھا جو سلسلہ اسناد میں آجاتا تھا مگر کمیٔ فرصت نے اس کو چھڑایا۔ تیسری بات کلامِ پاک رحمٰن ہے۔ قرآن کریم میں بہت سے انبیاء کا ذکر موجود ہے۔ بے فائدہ جھگڑے اور غلط قصے جو لوگوں نے تفسیروں میں درج کر دیئے ہیں جس کو نہ حدیث مَرفوع متّصل نہ اصول عقائدِ سُنّت و جماعت نہ عام آیاتِ محکمات قرآنِ مجید مصدّق و مبیّن ہیں چھوڑ دیا جائے۔ پھر جس قدر قرآن کریم نے باتیں بتائی ہیں اور خوبی کے طور پر بیان کی ہیں وہ سب واجب العمل قابل قبول و صِدق صَادق مَصدوق ہیں مثلاً جھگڑا کرنے والے کہتے ہیں کہ عشق وحسن خدا کو بھی پسند ہے ثبوت سورۂ یوسف موجود ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ کیا حضرت آدم لقمان نہیں تھے اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام پر اتّہام، ابراہیم علیہ السلام پر کذب کا بہتان، یونس علیہ السلام پر نعوذ باللہ خدا سے ناراض ہونے کا اتّہام اور زہرہ و مشتری والے ہاروت و ماروت کے کذائی قصے۔ مسلمان بیاناتِ قرآنی کے معیار پر تاریخ کا سلسلہ رکھتے تو بیان کی بے وقعتی نہ ہوتی۔

آیت نمبر۲۔ صٓ۔ صٓ اللہ تعالیٰ کا اسم شریف ہے۔

كَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ فَنَادَوۡا وَّلَاتَ حِيۡنَ مَنَاصٍ ﴿۴﴾

۴۔ (اور انہیں معلوم نہیں) کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی بستیاں اور سنگتیں ہلاک کر ڈالیں تو وہ پکار پکار کے چلّائے جب کہ بھاگنے کا موقع ہرگز نہیں ہے (خلاصی کا وقت جا تا رہا)۔

وَعَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَهُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡهُمۡ وَقَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۵﴾

۵۔ اور انہوں نے اس بات سے تعجب کیا کہ ان کے پاس ایک ڈرانے والا بھی انہیں میں سے آیا اور کافروں نے کہا یہ تو دھوکا باز بڑا جھوٹا لپاٹی ہے۔

اَجَعَلَ الۡاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ عُجَابٌ ﴿۶﴾

۶۔ کیا اس نے سب معبودوں کو ایک ہی معبود بنا دیا[1]۔ یہ بات تو بہت ہی تعجب کی ہے۔

وَانۡطَلَقَ الۡمَلَاُ مِنۡهُمۡ اَنِ امۡشُوۡا وَاصۡبِرُوۡا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمۡ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ يُّرَادُ ﴿۷﴾

۷۔ اور ان کے رعب دار سردار چلائے اور ان میں کے بڑے بڑے امراء بول اٹھے تو چلے جاؤ اور اپنے معبودوں پر قائم رہو۔ بے شک اس بات میں تو کچھ غرض ہے (یعنی یہ دین مطلبی ہے)۔

مَا سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِى الۡمِلَّةِ الۡاٰخِرَةِ ۚ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا اخۡتِلَاقٌ ﴿۸﴾

۸۔ یہ بات ہم نے دوسرے مذہبوں میں نہیں سنی (یا نصاریٰ وغیرہ کے مذہب میں نہیں سنتے) بے شک یہ تو ایک بناوٹی بات ہے۔

ءَاُنۡزِلَ عَلَيۡهِ الذِّكۡرُ مِنۡۢ بَيۡنِنَا ؕ بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّنۡ ذِكۡرِىۡ ۚ بَلۡ لَّمَّا يَذُوۡقُوۡا عَذَابِ ﴿۹﴾

۹۔ کیا اسی پر نازل کیا گیا ہے قرآن ہم سب میں سے (یعنی یہ شخص خود مستثنٰی کیوں ہو رہا ہے) نہیں وہ تو میرے قرآن ہی سے شک میں ہیں۔ ہاں انہوں نے چکھا نہیں میرا عذاب۔

---

[1] یعنی کہنے لگا کہ سب معبود جھوٹے ہیں ایک ہی معبود سچا ہے جو وحدہٗ لاشریک ہے اور سب کا معبود ہے۔

آیت نمبر۴۔ لَاتَ۔ میں لَا نافیہ ہے اور تَ زور دینے کے لئے آئی ہے یعنی نہیں۔

آیت نمبر۷۔ يُرَادُ۔ یعنی اس بات میں تو خود غرضی اور خود **مطلبی** پائی جاتی ہے کہ سب معبود جھوٹے ہوں اور فقط محمدؐ کا معبود ہی سچا ہو۔

اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَحۡمَةِ رَبِّكَ الۡعَزِيۡزِ الۡوَهَّابِ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ کیا ان کے پاس تیرے ربّ کی رحمت کے خزانے ہیں جو بڑا زبردست اور بڑا بخشش فرمانے والا ہے۔

اَمۡ لَهُمۡ مُّلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا فَلۡيَرۡتَقُوۡا فِى الۡاَسۡبَابِ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ (یعنی کیا یہ بڑے متقی ہیں) یا ان کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں اور ان چیزوں میں جو ان کے درمیان ہیں تو انہیں چاہئے کہ (آسمان میں رسی لٹکا کر) اس پر چڑھ کر (تمہاری) ترقی کے اسباب کاٹ دیں[۱]۔

جُنۡدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهۡزُوۡمٌ مِّنَ الۡاَحۡزَابِ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ یہ تو ان لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جو وہاں شکست دے کر بھگایا جائے گا۔

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّعَادٌ وَّفِرۡعَوۡنُ ذُو الۡاَوۡتَادِ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ ان میں سے پہلے قوم نوح اور عاد نے تکذیب کی اور فرعون نے جو قوتوں اور دبدبوں اور میخوں والا تھا (اس کے گھوڑے بہت تھے)۔

وَثَمُوۡدُ وَقَوۡمُ لُوۡطٍ وَّاَصۡحٰبُ لۡئَيۡكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الۡاَحۡزَابُ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور ثمود نے اور قوم لوط اور بَن والوں نے یہ تو وہ لشکر تھے۔

اِنۡ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۵﴾

ع ۱۵ ۱۰

۱۵۔ جو سب کے سب رسولوں کو جھٹلاتے رہے پس میرا عذاب ان پر ثابت ہو گیا۔

وَمَا يَنۡظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنۡ فَوَاقٍ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور یہ لوگ نہیں راہ دیکھ رہے ہیں مگر ایک سخت صدمہ کی جس سے مہلت آرام کی نہیں ملے گی[۲]۔

---

[۱] کیونکہ رسول اللہ کو اوپر سے نصرت آ رہی ہے۔

[۲] **اَلۡفَوَاقُ اَلۡمُهۡلَةُ بَيۡنَ الۡحَلۡبَتَيۡنِ**۔ اونٹنی کے دو وقت دودھ نچوڑنے کے بیچ کا فاصلہ۔

آیت نمبر۱۲۔ مَهۡزُوۡمٌ ۔شکست دے کر بھگایا جائے گا۔ یہ ایک زبردست پیشگوئی ہے جو جنگِ احزاب میں پوری ہوئی۔

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾

۱۷۔ اور وہ کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہم کو جلدی دے دے ہمارا حصہ قیامت سے پہلے۔

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٨﴾

۱۸۔ یہ جو کچھ کہتے ہیں تُو اس پر صبر کرتا رہ اور ہمارے بندے داؤد کا حال یاد کر لے جو بڑا قوت والا تھا اور وہ بڑا رجوع کرنے والا تھا[۱]۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۙ﴿١٩﴾

۱۹۔ اور بڑے بڑے امراء کو ہم نے اس کا فرمانبردار کر رکھا تھا وہ شام وصبح اس کے ساتھ تسبیح کیا کرتے۔

وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٢٠﴾

۲۰۔ اور سخت متنفروں کو بھی جمع کیا تھا۔ سب کے سب اس کی وجہ سے اللہ کی طرف جھکنے والے تھے۔

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢١﴾

۲۱۔ اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا تھا اور اس کو عقل و دانائی عطا فرمائی تھی اور وہ فیصلے خوب کرتا تھا۔

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۙ﴿٢٢﴾

۲۲۔ اور کیا تیرے پاس اس کے دشمن کی خبر پہنچی جو قلعہ کی دیوار پھاند کر آئے۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا

۲۳۔ اور وہ داؤد کے پاس اندر پہنچے تو وہ چوکس ہو گیا ان سے۔ انہوں نے کہا آپ کیوں

---

[۱] یعنی ہر بات میں ہمارے ہی سے دعا مانگتا تھا اور زور و اسباب پر اس کی نظر نہ تھی۔

آیت نمبر ۱۸۔ دَاوٗدَ ۔ داؤدؑ کا حال بیان کر کے ہمارے آقا کو تسلی دی جاتی ہے کہ صرف تجھ سے لوگوں نے مخالفت نہیں کی کہ تو مسکین اور یتیم ہے بلکہ عظیم الشان بادشاہ حشمت اور دبدبے والے شخص داؤد سے بھی لوگوں نے خصومت کی ہے۔ نہیں ماننے والے تو ہر حال نہیں مانتے امیری **غریبی** کی بات نہیں۔

آیت نمبر ۲۲۔ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۔ دیوار پھاند کر آئے۔ **سُور** ۔ دیوارِ قلعہ کو کہتے ہیں۔ **مِحْرَاب** ۔ جائے حرب و اسلحہ خانہ۔

آیت نمبر ۲۳۔ فَفَزِعَ ۔ چوکنا ہو گیا ہوشیار ہو گیا داؤد۔ **فزعٌ** کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو عورتیں اور احمق استعمال

لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۳﴾

گھبراتے ہیں کیوں چوکنا ہوتے ہیں ہم تو دو دشمن ہیں زیادتی کرتے ہیں ہم ایک دوسرے پر تو آپ حق حق فیصلہ کر دیجیئے اور تاخیر نہ ڈالئے اور ہمیں سیدھا راستہ بتا دیجیئے۔

اِنَّ هٰذَآ اَخِىْ ۙ لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِىَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِىْ فِى الْخِطَابِ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ یہ میرا بھائی ہے۔اس کی ننانوے دُنبیاں ہیں اور میری ایک دُنبی ہے اور یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالہ کر دے اور سختی کرتا ہے بات چیت میں۔

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِىْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۵﴾ السجدة

۲۵۔ داؤد نے فرمایا کہ بے شک اس نے تجھ پر ظلم کیا ہے وہ جو دُنبی مانگتا ہے اپنی دُنبیوں میں ملانے کو۔ اور بہت سے ساتھی ایسے ہی ہوتے ہیں کہ بعض پر بعض زیادتی کرتے رہتے ہیں مگر ہاں جنہوں نے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے (وہ ایسا نہیں کرتے) اور ایسے تو تھوڑے ہی ہیں اور داؤد نے خیال کیا کہ ہم نے اُس کو آزمایا ہے تو اُس نے حفاظت مانگی اپنے ربّ سے اور وہ توبہ کرتا ہوا سجدہ میں گر پڑا۔

(بقیہ حاشیہ) کرتے ہیں جو مذموم ہے۔ دوسرے وہ جو ثابت قدم انسان استعمال کرتے ہیں۔ وہ نوکروں کو للکارنا، اسباب کا درست کرنا، خدا کی طرف رجوع کرنا بہ خشوع وخضوع ہے۔

خَصْمٰنِ ۔ہم دو دشمن ہیں ۔بعض مترجموں اور مفسروں نے جو یہاں فرشتوں سے مراد لی ہے وہ محض غلط ہے کیونکہ وہ مشہور قصہ جس میں حضرت داؤد علیہ السلام پر سخت حملہ کیا گیا ہے سرے ہی سے غلط ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر (اس سے مراد امام فخر الدین رازی کی تفسیر ہے) اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو کوئی داؤد کا جھوٹا قصہ بیان کرے گا ہم اس کو ۱۶۰ کوڑے ماریں گے۔

آیت نمبر ۲۵۔ فَتَنّٰهُ ۔ہم نے اس کو آزمایا ہے ۔یعنی وہ دو دشمن خلاف وقت عدالت اس کے پاس اگرچہ کسی اور غرض سے آئے تھے مگر مقدمہ کی صورت میں رجوع ہونے اور حضرت داؤد نے کار رسالت یعنی دادرسی توفیق الٰہی سے اسی وقت کی اور حقوق نفس کو حقوق اللہ سے پیچھے کر دیا اور اس بات کی حفاظت اور توفیق طلبی کے لئے سجدہ کرتے ہوئے دعا کی۔

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ تو ہم نے اس کی حفاظت کر دی جس چیز کی وہ حفاظت چاہتا تھا۔ اور کچھ شک نہیں کہ اس کے لئے ہمارے یہاں مرتبہ اور اچھا ٹھکانا ہے۔

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ ع ۱۲/۲ ۱۱

۲۷۔ اے داؤد! ہم نے تجھ کو بنایا نائب ملک میں پس تُو حکم کر لوگوں میں حق کا[۱] اور گری ہوئی خواہشوں کی پیروی نہ کر تو وہ تجھے گمراہ کر دے گی اللہ کی راہ سے[۲] بے شک جو لوگ بہکاتے ہیں اللہ کی راہ سے ان کے لئے سخت عذاب ہے کیونکہ انہوں نے بھلا دیا ہے حساب کے دن کو۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۸﴾ ط

۲۸۔ اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمان اور زمین اور جو اُن کے اندر ہے بے کار[۳] یہ ان کا خیال ہے جو حق کو چھپاتے ہیں۔ بہت افسوس ہے کافروں کے لئے آگ کے عذاب سے۔

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ کیا ہم کر دیں گے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے بدکاروں کے جیسا جو فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ملک میں یا ہم بنا دیں گے متقیوں کو ظاہر بدکاروں کے جیسا (یعنی ایسا نہیں کریں گے)۔

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا

۳۰۔ قرآن شریف ایک بابرکت کتاب ہے ہم نے اس کو تیری طرف اتارا تا کہ لوگ اس کی

۱۔ یہ رسول اللہ ﷺ سے تخاطب ہے پیش گوئی اور اخبار کے رنگ میں۔

۲۔ یعنی منکر کی خواہش کی پیروی نہ کرنا۔

۳۔ یعنی دینی اور دنیوی ہر ایک امر کا ایک نتیجہ ہوتا ہے مگر امر باطل کا کچھ نتیجہ نہیں۔

آیت نمبر ۲۹۔ كَالْفُجَّارِ۔ جیسے بدکار۔ تقدیر کے غلط معنی کرنے والے۔ قرآنی اصول کے خلاف خدا کو جابر قرار دینے والے۔ اس آیت کو بار بار تدبّر سے پڑھیں کہ وہ کس طرح حق پسندی اور عدالت فرمائی کا اظہار فرما رہا ہے۔ کیا ہم بنا دیں گے متقیوں کو ظاہر بدکاروں کے جیسے یعنی ایسا نہیں کریں گے۔

اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۳۰

آیتوں میں بہت غور کریں اور عقلمند لوگ اس سے نصیحت پکڑیں (اور عمل کریں)۔

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝۳۱

۳۱۔ اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا۔ کیا اچھا بندہ تھا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا رجوع کرنے والا تھا حق کی طرف۔

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝۳۲

۳۲۔ جب پیش کئے گئے سلیمان کے سامنے شام کے وقت اصیل تیز رو گھوڑے۔

فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝۳۳

۳۳۔ (گھوڑوں کو دیکھ کر شکریہ کے طور پر) سلیمان نے کہا میں نے ذکر الٰہی کے لئے (یعنی جہاد میں کام آنے کے واسطے) ان سے محبت کی ہے یہاں تک کہ وہ آڑ میں ہو گئے۔

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ

۳۴۔ حکم دیا کہ ان کو میری طرف لوٹا لاؤ پھر وہ

آیت نمبر ۳۱۔ لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۔ ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا۔ اس ترجمہ کے لکھتے وقت منشی ومولوی فاضل محمد بہاء الدین خان نے سوال کیا کہ قرآنی قصص اور بعض بعض مضامین کئی کئی بار قرآن مجید میں کیوں آتے ہیں جواب دیا گیا کہ جیسے قانونی دفعات یا حقوق کے اثبات کے دستاویز جب کبھی ضرورت پڑتی ہے بار بار پیش کرنا ہوتا ہے جو ایک فطری امر ہے اسی طرح انبیاء اور مامورین اور ناصحین اپنی جماعت کے حالات اور دلائل اثبات امور الٰہیہ کے لئے حقیقی ثبوتوں کا اعلیٰ مجموعہ جان کر جب کبھی ضرورت ہوتی ہے بار بار پیش فرماتے رہتے ہیں تاکہ اس جماعت سے نسبت اور تعلق رکھنے والوں کو اور مذکورہ قوانین کے پابندوں کو باحسن وجوہ تفہیم کرا سکیں اور ملزم بنا سکیں۔

آیت نمبر ۳۲۔ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۔ اصیل، تیز رو گھوڑے۔ مصر کے قبطی اور بابل کے بت پرست بادشاہوں کا حضرت سلیمانؑ کے وقت چوطرف زور تھا اس لئے حضرت سلیمانؑ نے عمدہ گھوڑے رکھے اور اس جگہ اس موقع کا ذکر ہو رہا ہے جب حضرت سلیمان گھوڑوں کا داخلہ دیکھ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میں نے دین کے لئے انہیں پسند کیا ہے۔ آپ یہ وعظ فرما رہے ہیں اور گھوڑے آگے نکل گئے ہیں تو آپ نے ان کے لوٹانے کا حکم دیا ہے اور ان کی گردنوں اور پیروں پر محبت سے ہاتھ پھیر رہے ہیں اور یہ قصہ اصل الفاظ قرآنی سے مترشح ہے۔ بعض تفسیروں میں اور کچھ لغو قصہ شائع کر دیا ہے جو شانِ انبیاء سے نہایت بعید ہے۔

آیت نمبر ۳۴۔ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۔ ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اس سے مراد گردنوں اور پنڈلیوں کا کاٹنا نہیں جیسا کہ بعض کو وہم ہوا ہے۔ بلکہ اس سے مراد پیار سے گھوڑوں پر ہاتھ پھیرنا ہے۔

وَالۡاَعۡنَاقِ ﴿۳۴﴾

ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

وَلَقَدۡ فَتَنَّا سُلَیۡمٰنَ وَاَلۡقَیۡنَا عَلٰی کُرۡسِیِّہٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور بے شک ہم نے سلیمان کو آزمایا اور اس کی کرسی پر ایک جسم ڈال دیا۔[1] اس واسطے سلیمان ہماری طرف رجوع ہوا۔

قَالَ رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَهَبۡ لِیۡ مُلۡکًا لَّا یَنۡۢبَغِیۡ لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور دعا کی اے میرے ربّ! مجھے پناہ دے، میری حفاظت کر اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ پہنچے، کچھ شک نہیں کہ تو بہت ہی دینے والا ہے۔

فَسَخَّرۡنَا لَهُ الرِّیۡحَ تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِہٖ رُخَآءً حَیۡثُ اَصَابَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پھر ہم نے اس کے تابع کر دی قوت اور اقبال کی ہوا کہ وہ اس کے حکم سے جہاں چاہتا نرم نرم اور آہستہ چلتی۔

وَالشَّیٰطِیۡنَ کُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور شیاطین کو تابع کر دیا عمارتیں بنانے والے غوطہ لگانے والے۔[2]

وَّاٰخَرِیۡنَ مُقَرَّنِیۡنَ فِی الۡاَصۡفَادِ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور دوسرے شیاطین جکڑے ہوئے بیڑیوں میں (اس کے تابع تھے جو شرارت کرتے تو بندھے رہتے)۔

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامۡنُنۡ اَوۡ اَمۡسِکۡ بِغَیۡرِ

۴۰۔ یہ ہماری بے حساب عطا ہے پس تو احسان

[1] یعنی جس میں دین داری کی روح نہ تھی اس کا قائم مقام اس کا بیٹا ہوا جو بدچلن تھا۔

[2] یعنی قوم عمالقی جنیاں کو اس کا تابع کر دیا۔

آیت نمبر ۳۶۔ لَا یَنۡۢبَغِیۡ لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِیۡ ۔ میرے بعد پھر کسی کو نہ دیجیو۔ (بڑی تکلیف ذمہ واری کی چیز ہے) چونکہ حضرت سلیمان نے اپنا جانشین بہت نالائق دیکھا تو انہوں نے دنیوی سلطنت سے نفرت کی اور سلطنت آخرت کے لئے دعا مانگی خدا نے ان کو دونوں عنایت فرمائیں۔ اکثر جو حکومت مانگتے ہیں ان کو نہیں ملتی بے مانگے ہی بشرط لیاقت دی جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی دنیوی اسباب طلب نہیں کئے مگر خدا نے انہیں سلطنت ظاہری بھی دی۔

آیت نمبر ۴۰۔ فَامۡنُنۡ اَوۡ اَمۡسِکۡ ۔ احسان کر یا نہ کر، یہ حضرت سلیمانؑ کو حکم ہے کہ ان شریروں کو زنجیروں میں بندھے رہنے دو یا احسان کر کے چھوڑ دو تم سے کچھ پوچھ پاچھ نہ ہوگی۔

حِسَابٍ ﴿۴۰﴾	کر یا نہ کر۔
وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۱﴾ ع ۱۲	۴۱۔ اور بے شک اس کے لئے ہمارے یہاں قربت اور اچھا ٹھکانا تھا۔
وَاذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۲﴾	۴۲۔ اور ہمارے بندے ایوب کا بھی بیان کر کہ جب اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ مجھے سخت شدت کے ساتھ پیاس لگی ہے۔
اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۳﴾	۴۳۔ اللہ نے فرمایا تیرا پاؤں زمین پر مار یہ ہے نہانے کے لئے چشمہ ٹھنڈا اور پینے کے لئے۔
وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۴۴﴾	۴۴۔ اور ہم نے اس کو دیئے اس کے گھر والے اور اتنے ہی اور دیئے اپنی طرف سے مہربانی فرما کر اور یادگار رہے عقل مندوں کے لئے۔
وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا	۴۵۔ اور حکم دیا کہ تو ایک کاڑیوں کا مُٹّھا پکڑ

آیت نمبر ۴۲۔ اَلشَّيْطٰنُ۔ **اَلْفَلَاتُ** (کھلا صحرا)، **عَطَشٌ** (پیاس) ۔ **کَذَا فِی الْقَامُوْس** (قاموس میں یونہی ہے)۔

آیت نمبر ۴۳۔ اُرْكُضْ۔ **اُرْكُضْ.** چل یا گھوڑے کو ایڑ مار کر کہ قریب ہی چشمہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی ہجرت کی راہ میں پیاس لگی تھی۔

آیت نمبر ۴۵۔ ضِغْثًا۔ **ضِغث** باریک کاڑیاں۔ جیسے حیدر آباد دکن کی جھاڑو کاڑیوں کی اور جن کاڑیوں کو پنجابی میں تیلیاں اور ہندوستانی گھانس کی کاڑیاں کہتے ہیں اور باریک قمچیاں اور ایسی کھپیاں جو پتنگ میں لگائی جاتی ہیں۔

فَاضْرِبْ بِّهٖ۔ پھر اس سے مار۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت ایوبؑ جب بیمار ہوئے تو شیطان نے ان کی بیوی سے کہا میں طبیب ہوں تیرے خاوند کو شفا دوں تو تُو کہنا کہ میں نے ہی شفا دی ہے۔ حضرت ایوب بیوی سے یہ بات سن کر خفا ہوئے اور قسم کھائی کہ میں اچھا ہوں گا تو تجھے سو کوڑے ماروں گا۔ خدا نے کوڑوں کی جگہ کاڑیوں کے جھاڑو سے مارنے کا حکم دیا کیونکہ بیوی بڑی خدمت گزار تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیاطین، تعویذ، فلیتے کرنے والے عورتوں سے کچھ عہد و منّت کرا لیتے ہیں جس سے عورتوں کو خصوصاً اور جاہل مردوں کو عموماً بچنا چاہئے۔

تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۵﴾

پھر اس سے مار اس کو اور قسم کے خلاف نہ کر۔ ہم نے اس کو پایا صابر۔ بڑا اچھا بندہ تھا اور بے شک وہ بڑا رجوع بحق کرنے والا تھا۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو جو بڑی طاقت اور عقل والے تھے۔

اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۷﴾ۚ

۴۷۔ ہم نے ان کو خالص فرما لیا تھا ذکر آخرت کے لئے۔

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ؕ

۴۸۔ اور وہ سب کے سب ہمارے یہاں کے چنے ہوئے نیک بندوں میں سے ہیں۔

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۹﴾ؕ

۴۹۔ اور یاد کر اسماعیل اور یسع اور ذوالکفل کو اور یہ ہر ایک نیک بندوں میں سے تھے۔

هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ یہ قرآن ذکر خیر ہی ہے اور بے شک متقیوں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے۔

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۱﴾ۚ

۵۱۔ سدا رہنے کے لئے باغ اُن کے لئے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے۔

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ وہاں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور بہت سے میوے اور شربت (خوشگوار پینے کی چیزیں) مانگ رہے ہوں گے۔

آیت نمبر ۴۶ ۔ وَالْاَبْصَارِ ۔ عقل والے، دانا، بینا۔ فلاسفہ اور نبیوں میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ نبی کی معلومات اور عرفان میں کبھی غلطی نہیں ہوتی اور دوسروں کو اپنے قول و فعل پر عامل دیکھنا پسند کرتا ہے مگر فلاسفہ اپنے بیان میں غلطیاں پاتے ہیں اور باریک تحقیقات میں کہتے ہیں۔ من نہ کردم شما حذر بکنید یعنی غلطی ہوگئی کلیہ ٹوٹ گیا۔ اس کی لِمْ سمجھ میں نہ آئی۔

آیت نمبر ۴۹ ۔ ذَا الْكِفْلِ ۔ ذُو الْكِفْلِ کا مفصّل حال پہلے سلاطین باب ۱۷ اور ۱۸ میں ہے اور ان کا نام عبدیاہو ہے۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور اُن کے پاس ہوں گی نیچی نظر والی عورتیں محبت اور اطاعت کرنے والیاں ہم عمر۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ یہ وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے روزِ حساب کے لئے۔

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ یہ ہماری دی ہوئی روزی ہے جس کو کبھی زوال نہیں۔

هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ یہ تو سن چکے (یہ بھی سنو) کہ بے شک شریروں کے لئے بُرا ٹھکانا ہے۔

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ یعنی جہنم جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ تو کیا ہی بُری آرام گاہ ہے!

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ یہ عذاب ہے تو چکھو کھولتے ہوئے پانی اور پیپ اور سخت سردی (کا مزہ)۔

وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور کچھ اسی شکل کی طرح طرح کی چیزیں (چکھو)۔

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ یہ ایک جماعت ہے کہ خوب مضبوطی سے گھسنے والی ہے تمہارے ساتھ (یعنی شریر گرو اور بدمعاش استاد و مرشد) اُن کو خوشی نصیب نہ ہو۔ ان پر پھٹکار ہے وہ جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۫ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ وہ کہیں گے (یعنی چیلے اور شاگرد و مرید) بلکہ تم کو خوشی نصیب نہ ہو۔ تمہیں تو یہ بلا ہمارے سامنے لائے اور وہ کیا ہی بُری رہنے کی جگہ ہے!

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! جنہوں نے ہماری یہ پیش قدمی کی ہے پس تو اس کو آگ میں بہت ہی بڑھ چڑھ کر عذاب دے۔

آیت نمبر ۵۸۔ غَسَّاقٌ۔ بہت سرد پانی اور میل کچیل کا دُھوون۔ مولانا نورالدین صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دوست نے مجھ سے پوچھا کہ قرآن میں **عَذَابُ النَّار** کا ذکر بہت آتا ہے اور حدیثوں میں سرد عذاب کا بھی بیان ہے۔ میں نے کہا دیکھو **غسّاق** یعنی بڑا سرد پانی اور **زَمْهَرِيْر** تو چاند کو کہتے ہیں۔

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾

۶۲۔ اور دوزخی کہیں گے کیا ہوا ہم نہیں دیکھتے ان لوگوں کو جن کو ہم سمجھتے تھے بُرے لوگوں میں (یعنی انبیاء اولیاء و متقیوں کو نہیں پاتے دوزخ میں)۔

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ ہم ان سے ٹھٹھا مخول کیا کرتے تھے کیا ان سے ہماری آنکھیں پھر گئیں ہیں۔

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ ع

۶۴۔ بے شک یہ حق بات ہے یعنی جہنمیوں کا آپس میں لڑنا۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾

۶۵۔ تو کہہ دے میں تو بس ایک ڈرانے والا ہی ہوں اور کوئی بھی سچا معبود نہیں اللہ کے سوا اور وہ اکیلا ہی غالب ہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾

۶۶۔ آسمان اور زمین کا ربّ ہے اور اُن چیزوں کا جو ان کے درمیان ہیں اور وہی بڑا زبردست مغفرت کرنے والا ہے۔

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾

۶۷۔ کہہ دے وہ ایک بہت بڑی خبر ہے (یعنی قیامت کا واقعہ یا بُری گھڑی)۔

اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾

۶۸۔ تم تو اس سے منہ پھیرے ہی ہوئے ہو۔

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾

۶۹۔ مجھ کو کچھ خبر نہ تھی (کہ میں آسمان میں منتخب ہو رہا ہوں) جب اعلیٰ درجہ کے فرشتے آپس میں جھگڑتے تھے۔

اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٠﴾

۷۰۔ مجھ پر تو بس یہ ہی وحی کی گئی ہے کہ میں بس کھلم کھلا ڈرانے والا ہی ہوں۔

آیت نمبر ۶۹۔ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ ۔ مجھ کو کچھ خبر نہ تھی۔ نبی کے دل میں نبی بننے کی خواہش نہیں ہوتی وہ مجبوراً اس مقام پر کھڑا کیا جاتا ہے۔ وہ ایک نئی دلہن کی طرح حیادار ہوتا ہے مگر اطاعت خداوند کا دلدادہ اور سر بر خط فرماں نہادن مثل گل اور بانسری کے ہوتا ہے۔

اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓٮِٕكَةِ اِنِّىۡ خَالِـقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِيۡنٍ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے میں بنانے والا ہوں ایک آدمی مٹی سے۔

فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ ﴿۷۳﴾

۷۳۔ پس جب میں اس کو بنا چکوں[۱] اور اس میں اپنی وحی پھونکوں تو تم اس کے فرمانبردار ہو جانا۔

فَسَجَدَ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ۙ﴿۷۴﴾

۷۴۔ تو سب فرشتوں نے اطاعت کی (یعنی آسمانی اور زمینی)۔

اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اِسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ مگر ابلیس نے تکبر کیا (اور آدم کو اپنے سامنے حقیر سمجھا) اور وہ منکروں ہی میں سے تھا۔

قَالَ يٰۤـاِبۡلِيۡسُ مَا مَنَعَكَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَىَّ ؕ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ اللہ نے فرمایا اے ابلیس! کیا چیز تجھ کو اس سے مانع آئی کہ تو نے نافرمانبرداری کی اس کی جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا[۲] کیا تو نے غرور کیا یا تو بلند مرتبے والوں میں سے ہے۔

قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ؕ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ اس نے کہا میں تو اس سے بہتر ہوں۔ آپ نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور اسے مٹی سے[۳]۔

---

[۱] یعنی چالیس برس کا ہو جائے۔ [۲] یعنی اس میں جلالی اور جمالی دونوں کمال رکھے ہیں۔
[۳] یعنی میں جنگجو مغضوب ہوں اور وہ خاکسار ہے غریب۔

آیت نمبر۷۲۔ مِنۡ طِيۡنٍ۔ مٹی سے۔ **ایک لطیفہ**۔ قرآن مجید میں کہیں **مِنۡ مَّآءٍ** آتا ہے اور کہیں **مِنۡ تُرَابٍ** آتا ہے اور جب دونوں مل جائیں تو **مِنۡ طِيۡنٍ** آتا ہے۔ پہلا درجہ **مِنۡ مَّآءٍ اِنۡفِعَالِیۡ قوّت** اور دوسرا بھی مؤثر ہے اور تیسرا حلم کا درجہ ہے کیونکہ **طِین** جس قالب میں ڈھالو اس کے ہم شکل بن جاتی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا بھی بیان ہے کہ میں **طِین** سے تجویز کرتا ہوں یعنی **اَخۡلُقُ لَكُمۡ مِّنَ الطِّيۡنِ كَهَيۡـئَةِ الطَّيۡرِ** (آل عمران:۵۰)۔

قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ۚ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ اللہ نے حکم (شرعی) دیا کہ تو اس حالت سے الگ ہو جا کیونکہ تُو تو پتھروں سے مارا گیا مردود ہے۔

وَّاِنَّ عَلَيۡكَ لَعۡنَتِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ اور تجھ پر میری لعنت (یعنی دربدری) ہے جزا کے وقت تک۔

قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۸۰﴾

۸۰۔ کہنے لگا اے میرے ربّ! آپ مجھے مہلت دیجئے بعث کے وقت تک[1]۔

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ۙ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ ارشاد ہوا کہ اچھا تجھے مہلت ہے۔

اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ معلوم وقت تک۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ اُس نے کہا تیری عزت کی قسم میں ضرور گمراہ کروں گا۔ ان سب کو۔

اِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ مگر جو تیرے خاص بندے ہیں اُن میں سے چنے ہوئے (ان کو نہیں بہکا سکوں گا)۔

قَالَ فَالۡحَقُّ وَالۡحَقَّ اَقُوۡلُ ۚ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اللہ نے فرمایا یہی بات سچ ہے اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں۔

لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنۡكَ وَمِمَّنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ کہ تجھ سے اور ان سب سے جو تیری پیروی کریں گے جہنم کو بھر دوں گا۔

قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُتَكَلِّفِيۡنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ تُو کہہ دے میں اس بات پر تجھ سے کچھ نہیں مانگتا اجرت اور نہ میں تکلیف کرنے والوں میں سے ہوں[2]۔

اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ یہ قرآن تو دنیا جہانوں کے لئے ایک یادگار ہے۔

وَلَتَعۡلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعۡدَ حِيۡنٍ ؏ ﴿۸۹﴾

ع ۵ ۱۴

۸۹۔ اور تم اس کی حقیقت معلوم کرو گے ترقیٔ اسلام کے بعد۔

---

[1] یعنی قیامت تک ماموریں کے آئے تک۔

[2] یعنی جھوٹی بات بنا کر پھنسانے والا نہیں ہوں۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَمَانِيَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ ہم سورۂ زمر کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲

۲۔ یہ کتاب اُس اللہ کی طرف سے اُتری ہے جو عزیز و حکیم ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝۳

۳۔ ہم نے کتاب کو حق کے ساتھ تیری طرف اتارا ہے تو تُو اللہ ہی کی عبادت کر اُسی کے لئے خالص دین بنا کر۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۴

۴۔ ہشیار ہو جاؤ کہ خالص دین اللہ ہی کا ہے۔ اور جنہوں نے اللہ کے سوا اور کارساز بنا رکھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی پوجا صرف اس لئے کرتے ہیں تاکہ وہ ہم کو اللہ کے نزدیک کر دیں قرب اور مرتبہ میں۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ فیصلہ کر دے گا ان کے درمیان اس بات میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ بے شک اللہ کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا جھوٹے نافرمان کو۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى

۵۔ اگر اللہ چاہتا کہ کسی کو بیٹا بنالے تو انتخاب کر

آیت نمبر۲۔ اَلْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۔ لوگ عزیز و حکیم کو بہت پسند کرتے ہیں۔ حالانکہ کوئی بھی اصلی اور حقیقی معنے میں عزیز و حکیم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہاں ارشاد ہے کہ یہ کتاب اصلی عزیز و حکیم کی ہے جس کو تم پسند کرتے اور ڈھونڈتے ہو۔

آیت نمبر۳۔ فَاعْبُدِ اللّٰهَ ۔ تو اللہ ہی کی عبادت کر۔ عبادت اعلیٰ سے اعلیٰ محبت وعظمت وتذلّل معبود حقیقی کا جس کے بعد کوئی درجہ نہ رہے عبادت کہلاتا ہے اور اس کے سامنے طلبِ حاجات واستعانات دعا کہلاتی ہے۔ جھوٹے کی اکثر دعا قبول نہیں ہوتی۔ ناشکرے اور حرامخور اور ناپرہیزگار کی بھی۔

آیت نمبر۵۔ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ ۔ اگر اللہ چاہتا۔ نصاریٰ وغیرہ جھوٹے ہیں جو اپنی خواہش کے مطابق کسی بے کس آدمی

مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

لیتا اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا خود ہی۔ وہ تو پاک ذات ہے (یعنی اس کا کوئی بیٹا ہے نہ بیٹی) اور وہی ہے اکیلا زبردست غالب۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

۶۔ اُسی نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو حق اور حکمت کے ساتھ۔ وہ ڈالتا ہے رات کو دن پر اور دن کو رات پر اور تابع کیا سورج اور چاند کو۔ ہر ایک بہہ رہا ہے ایک معین وقت تک۔ خبردار ہو جاؤ وہی غالب بڑا ڈھانپنے والا ہے قصوروں کا۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝

۷۔ اُسی نے پیدا کیا تم کو ایک ہی ذات سے پھر بنایا اسی کی قسم سے اس کا جوڑا اور تمہارے واسطے بھولے جانوروں کے آٹھ جوڑے اتارے[۱]۔ وہ تم کو بناتا ہے تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک طرح کے بعد دوسری طرح تین اندھیروں میں۔ یہ اللہ تمہارا رب ہے اسی کا ملک ہے۔ کوئی بھی سچا معبود نہیں اس کے سوائے تو تم پھر کہاں پھرے جاتے ہو۔

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنْكُمْ ۗ وَلَا

۸۔ اگر تم کفر کرو تو اللہ تم سے غنی ہے[۲] اور وہ

۱؎ بھیڑ۔ بکری۔ اونٹ۔ گائے۔ نر مادہ ملا کر آٹھ ہوئے۔

۲؎ یعنی تمہاری ناشکری کی پروا نہیں کرتا۔

(بقیہ حاشیہ) کو اللہ کا بیٹا بناتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے کسی کو بیٹا بنالے تو انتخاب کر لیتا اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا خود ہی۔

آیت نمبر ۷۔ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ۔ تین اندھیروں میں (۱) ایک پیٹ کا (۲) رحم کا (۳) جنین کی جھلیوں کا۔ جھلییں بھی تین ہیں (۱) انمین (۲) کوریین (۳) ایلنٹائز۔

يَرۡضٰى لِعِبَادِهِ الۡكُفۡرَ‌ۚ وَاِنۡ تَشۡكُرُوۡا يَرۡضَهُ لَـكُمۡ‌ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى‌ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ‌ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۞

اپنے بندوں کے کفر کو پسند نہیں فرماتا اور اگر تم شکر کرو[1] تو وہ اس بات کو تمہارے لئے پسند فرماتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا[2] پھر تمہارے رب کی طرف تمہیں لوٹ جانا ہے تو وہ تم کو خبردار کردے گا تمہارے کرتوتوں سے۔ کیونکہ وہ صدر مقام کی قوتوں کے حالات بڑا جاننے والا ہے۔

وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيۡبًا اِلَيۡهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعۡمَةً مِّنۡهُ نَسِىَ مَا كَانَ يَدۡعُوۡۤا اِلَيۡهِ مِنۡ قَبۡلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنۡدَادًا لِّيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ‌ؕ قُلۡ تَمَتَّعۡ بِكُفۡرِكَ قَلِيۡلًا‌ۖ اِنَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۞

۹۔ اور جب انسان کو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ پکارتا ہے اپنے رب کو اس کی طرف رجوع ہو ہو کر پھر جب وہ اس کو عطا فرما دیتا ہے اپنی طرف سے نعمت (یعنی اس کا کام نکل جاتا ہے) تو وہ ایسا بھول جاتا ہے کہ گویا وہ اس کو پکارا ہی نہیں کرتا تھا پہلے سے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے جیسا تا کہ دوسروں کو بہکائے اللہ کی راہ سے[3]۔ تُو کہہ دے کہ تو اپنے انکار کے ساتھ تھوڑے دن فائدہ اٹھا لے کچھ شک نہیں کہ تُو تو آگ والوں ہی میں سے ہے۔

اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيۡلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَةَ وَيَرۡجُوۡا رَحۡمَةَ رَبِّهٖ‌ؕ

۱۰۔ کیا (ناشکر مشرک بہتر ہے یا) وہ جو عبادت میں لگا ہوا ہے رات کے حصوں میں سجدہ کرتا

---

[1] یعنی اللہ کو اللہ مانو اور اس کی عبادت کرو۔ [2] یعنی آڑے وقت پر کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔

[3] خود کو تو دوسرے معبودوں سے فائدہ نہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔

آیت نمبر ۸۔ تَشۡكُرُوۡا۔ اگر تم شکر کرو۔ شکر تین باتوں پر لازمی ہے اگر اللہ عنایت فرمائے۔ حصول تہذیبِ اخلاق اور حصول تدبیر منازل اور حصولِ سیاستِ مُدن یعنی اخلاق رذیلہ دور ہو جائیں۔ زن و فرزند متعلقین سے شرعی آرام ملے۔ شاہی تعلقات امراء و حکام سے اچھے ہوں۔ ایسا نہ ہو تو وہ زمین اور متعلقین اور حالات منحوس کہلاتے ہیں۔ حتی الامکان ان کو ترک کرے و تعلقات توڑ دے۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿١٠﴾

ہے، کھڑا ہوتا ہے، انجام کار سے ڈرتا ہے اور رب کی رحمت کا امیدوار ہے۔ کہہ دو کہیں برابر ہو سکتے ہیں جاننے والے اور نہیں جاننے والے اس کے سوا نہیں کہ نصیحت تو عقل مند ہی حاصل کرتے ہیں۔

ع ۱۵

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۗ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۗ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١١﴾

۱۱۔ تو کہہ دے اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو سپر بناؤ تمہارے رب کو اور اُسی کا خوف رکھو۔ جو نیکی کریں ان کے واسطے اسی قریب جگہ میں ہی (یعنی دنیا ہی میں) نیکی ہے اور اللہ کی زمین کشادہ ہے۔ اس کے سوا نہیں کہ صبر کرنے والوں کو پورا پورا دیا جائے گا ان کا اجر بے حساب۔

قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿١٢﴾

۱۲۔ تُو کہہ دے مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں خالص اللہ ہی کی عبادت کروں اُسی کا (سچا) دین سمجھ کر۔

وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٣﴾

۱۳۔ اور حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلا فدائی فرمانبردار بنوں۔

قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٤﴾

۱۴۔ تُو کہہ دے میں اپنے رب کی نافرمانی کرنے سے ڈرتا ہوں بڑے دن کے عذاب سے۔

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِىْ ﴿١٥﴾

۱۵۔ کہہ دے میں تو اللہ ہی کو پوجتا ہوں سب سے الگ ہو کر خالص اسی کی اطاعت کر کے۔

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۗ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾

۱۶۔ تم پوجو جس کو چاہو اس کے سوا۔ کہہ دو کہ نقصان والے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنا نقصان کیا (یعنی خود گمراہ ہوئے) اور اپنے گھر والوں کا بھی نقصان کیا قیامت کے دن (یعنی بدنمونے دکھا کے انہیں بھی گمراہ کیا) خبردار ہو جاؤ یہی کھلا کھلا نقصان ہے ان کے لئے۔

لَهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنۡ تَحۡتِهِمۡ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اُن کے اوپر سے آگ کے سائبان ہیں اور ان کے نیچے بھی آگ کے طبقے ہیں۔ یہی وہ ہے جس سے اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو۔ اے بندو! میرا سہارا پکڑو، مجھ سے خوف رکھو۔

وَالَّذِيۡنَ اجۡتَنَبُوا الطَّاغُوۡتَ اَنۡ يَّعۡبُدُوۡهَا وَاَنَابُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الۡبُشۡرٰى ۚ فَبَشِّرۡ عِبَادِ ۙ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور جو لوگ بچے شریر سے اور اس کے کہنے پر چلنے سے اور اللہ کی طرف رجوع کئے ان کے لئے خوشخبری ہے۔ تُو خوشخبری سنادے میرے ان بندوں کو۔

الَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ هَدٰٮهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے کامیابی کی راہ دکھادی اور یہی عقل مند ہیں۔

اَفَمَنۡ حَقَّ عَلَيۡهِ كَلِمَةُ الۡعَذَابِ ؕ اَفَاَنۡتَ تُنۡقِذُ مَنۡ فِى النَّارِ ۚ﴿۲۰﴾

۲۰۔ پس آج جس شخص پر ثابت ہو چکا عذاب کا حکم تو کیا اس کو تُو بچا سکتا ہے جو آگ میں ہے۔

لٰكِنِ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ لَهُمۡ غُرَفٌ مِّنۡ فَوۡقِهَا غُرَفٌ مَّبۡنِيَّةٌ ۙ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۙ وَعۡدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخۡلِفُ اللّٰهُ الۡمِيۡعَادَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ لیکن جن لوگوں نے سپر بنایا اپنے رب کو ان کے لئے بالاخانے ہیں اُن بالا خانوں کے اوپر اور بالاخانے بنے ہوئے ہیں[۱] بہہ رہی ہیں ان کے نیچے نہریں۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ تو وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيۡعَ فِى الۡاَرۡضِ ثُمَّ يُخۡرِجُ بِهٖ زَرۡعًا مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيۡجُ فَتَرٰٮهُ

۲۲۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے اتارا پانی اَبر سے پھر وہ پانی بہایا زمین کے چشموں میں پھر اس پانی سے پیدا کرتا ہے کھیتی جس کے رنگ، رنگ برنگ کے ہیں پھر وہ خشک ہو جاتی ہے

۱؎ اونچے اونچے مکانوں کی پیش گوئی صحابہؓ اور ان کے متبعین کے لئے ہے۔

مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾

(تو اے کھیتی والے!) تُو دیکھتا ہے کہ وہ زرد پڑ گئی ہے پھران کو اللہ کر ڈالتا ہے چورا چورا۔ بے شک اس بیان میں نصیحت ہے سمجھ داروں کے لئے۔

ع ۲ ۱۲ ۱۲

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾

۲۳۔ بھلا جس کا سینہ اللہ نے کھول دیا ہے الٰہی فرمانبرداری کے لئے تو وہ تو اپنے ربّ کی روشنی پر ہے (سخت دلوں سے اس کا مقابلہ کیسے ہو سکتا ہے) تو اُن پر افسوس ہے جن کے دل یادِ الٰہی سے سخت ہو رہے ہیں اور یہی صریح گمراہی میں ہیں۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ڰ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾

۲۴۔ اللہ نے عمدہ سے عمدہ کلام اتارا ایسی کتاب جس کی باتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں دہرائی ہوئی کئی کئی پیرایوں میں۔ بال کھڑے ہو جاتے ہیں (اُس کے سننے سے) ان کی کھال پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں (یعنی عذاب کی جلالی آیتیں سن کر) پھر اُن کی کھالیں اور اُن کے دل یادِ الٰہی کی طرف نرم پڑ جاتے ہیں[1]۔ یہ ہے اللہ کی ہدایت (قرآن کے ذریعہ سے) ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور جسے اللہ راہ سے ہٹا دے تو اس کا تو کوئی بھی ہادی نہیں[2]۔

---

[1] یعنی سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے رحمت کی جمالی آیتیں سن کر۔

[2] یعنی شقی کافر کا نہ قرآن نہ محمد ﷺ نہ کوئی ولی۔

آیت نمبر ۲۳۔ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ ۔ جس کا سینہ اللہ نے کھول دیا۔ تین قسم کے دماغ سینے اور دل ہوتے ہیں (۱) سچی بات کو فوراً مان لینے والے اصفیا و اتقیا (۲) حق کا معاً انکار کرنے والے اشقیا اور مغضوب۔ (۳) ظاہر باطن ایک نہ رکھنے والے منافق۔ اس مقام میں پہلے درجہ والوں کا ذکر ہے **نُوْرٌ مِّنْ رَّبِّهٖ**۔ کتابِ الٰہی ارشاداتِ نبوی ؐ۔ نُورِ صدق و ایمان اوّل سے علمِ صحیح آتا ہے، دوسرے سے رہنمائی، تیسرے سے قوت ممیّزہ، ادراک و فراست۔

اَفَمَنۡ یَّتَّقِیۡ بِوَجۡهِهٖ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ وَ قِیۡلَ لِلظّٰلِمِیۡنَ ذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ پھر کیا وہ جو بُرے عذاب کو اپنے چہرے کی سپر بناتا ہے قیامت کے دن (وہ بدیوں سے مقابلہ کر سکتا ہے) اور بے جا کام کرنے والوں کو تو کہا جائے گا کہ چکھو اس کا مزہ جو تم کماتے تھے۔

كَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتٰىهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اُن سے پہلوں نے بھی جھٹلایا تو ان پر عذاب آ پڑا ایسی جگہ سے جہاں سے وہ شعور بھی نہ رکھتے تھے۔

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الۡخِزۡیَ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ ۘ لَوۡ كَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ تو اللہ نے ان کو دنیوی زندگی ہی میں رسوائی کا عذاب چکھایا اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی بڑا ہے کیا اچھا ہوتا جو وہ جانتے۔

وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمۡ یَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۸﴾ۚ

۲۸۔ اور ہم نے اس قرآن میں ہر ایک قسم کی اعلیٰ درجہ کی باتیں بیان فرمائی ہیں تاکہ وہ بڑے آدمی ہو جائیں۔

قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا غَیۡرَ ذِیۡ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمۡ یَتَّقُوۡنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ قرآن عربی زبان میں (نازل فرمایا گیا) اُس میں کجی اور ٹیڑھا پن نہیں تاکہ وہ دکھوں سے بچیں[1]۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیۡهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوۡنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلۡ یَسۡتَوِیٰنِ مَثَلًا ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ۚ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ بیان فرمائی اللہ نے ایک مثال (مثلاً ایک غلام) آدمی ہے اس میں کئی شریک ہیں بدخو مخالف اور ایک دوسرا غلام ہے سالم ایک ہی شخص کا۔ کیا یہ دونوں برابر ہیں مثال میں[2]۔ ہر ایک تعریف کے قابل تو اللہ ہی ہے (تو اسی کا غلام بننا چاہئے) ہاں بہت سے آدمی تو جانتے ہی نہیں۔

---

[1] پیچیدہ باتوں کے سمجھنے میں نہ پھنسیں صاف صاف سمجھ کر متقی بن۔

[2] مشرک تو کئی سرکشوں کا غلام ہے اور مومن اکیلے وحدہٗ لاشریک کا۔ یہ دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿٣١﴾

۳۱۔ کچھ شک نہیں کہ تجھے بھی مرنا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہی ہیں۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿٣٢﴾

۳۲۔ پھر بے شک تم قیامت کے دن اپنے ربّ کے حضور آپس میں جھگڑے کرو گے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٣﴾

۳۳۔ اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے اللہ پر جھوٹ بولا اور عمدہ بات کو جھٹلایا جب کبھی وہ اس کے پاس آئی۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٤﴾

۳۴۔ اور جو عمدہ بات لے کر آیا اور جس نے اس کو مانا تو یہی لوگ متقی ہیں۔

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٥﴾

۳۵۔ اُن کے لئے ہے جو کچھ وہ چاہیں ان کے ربّ کے پاس۔ یہ ہے بدلہ محسنوں کا۔

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

۳۶۔ تاکہ اللہ دور کردے ان سے جو غلطیاں ہوگئیں اور اجر ان کو دے اچھے کاموں کا جو وہ کرتے تھے۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٧﴾

۳۷۔ کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں اور یہ لوگ تجھ کو ڈراتے ہیں ان چیزوں سے جو اللہ کے سوا ہیں اور جس کو اللہ راہ سے ہٹا دے تو اس کا کوئی بھی ہادی نہیں (نہ شرع نہ عقل)۔

آیت نمبر ۳۳۔ اَظْلَمُ ۔اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے بڑھ کر دو قسم کے بدکار ہیں (۱) اللہ پر افترا کرنے والا یعنی مدعی وحی والہام خواب دروغ اور حدیث بنانے والا۔ تفسیر بالرائے کرنے والا (۲) صادق کی تکذیب کرنے والا۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور جس کو اللہ راہ بتادے تو اس کو کوئی بہکانے والا بھی نہیں (نہ شیطان نہ نفس) کیا اللہ بڑا زبردست صاحب بدلہ لینے والا نہیں۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور اگر تو ان سے پوچھے کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو تو وہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ ہی نے۔ تم کہہ دو بھلا دیکھو تو سہی جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ دفع کر دیں گے اس تکلیف کو اگر اللہ نے مجھ کو کوئی تکلیف دینی چاہی یا میرے حق میں اللہ کچھ رحمت کا ارادہ فرمائے تو کیا وہ اس رحمت کو روک دیں گے؟ تم جواب دو۔ مجھے تو اللہ ہی بس ہے اور اسی پر بھروسہ کیا کرتے ہیں متوکّل۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ کہہ دو اے میری قوم! تم اپنی حالت اور قوت اور ارادے کے موافق اپنی جگہ کام کرو میں بھی اپنی جگہ کام کر رہا ہوں تو آگے چل کر تم کو معلوم ہو جاوے گا۔

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اس کو رسوا کر دے اور کس پر ہمیشہ کا عذاب اترتا ہے۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۲﴾ ع

۴۲۔ ہم نے نازل فرمائی تیرے اوپر کتاب لوگوں کے لئے حق اور حکمت سے بھری ہوئی پھر جو ہدایت پا گیا اس نے اپنا بھلا کیا اور جو گمراہ ہو گیا تو اس کی گمراہی اُسی پر اور تُو تو کچھ ان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

آیت نمبر ۳۸۔ ذِى انْتِقَامٍ۔ بدلہ لینے والا۔ اس میں پیشگوئیاں ہیں کہ اللہ آپ کی حفاظت کے واسطے کافی ہے۔ دشمنوں سے ضرور بدلہ لے گا۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝٤٣

۴۳۔ اللہ نفسوں کو اُن کی موت کے وقت وفات دیتا ہے (قبض کرتا ہے جان کو) اور جو مرے نہیں اپنے سوتے وقت (اس کو وفات دیتا ہے خواب میں) پھر ان روحوں کو روک رکھتا ہے جن پر واقعی موت کا حکم جاری کر چکا ہے اور ان دوسروں کو بھیج دیتا ہے (یعنی سونے والوں کی روحوں کو جو ابھی مرے نہیں) ایک مقرر وقت تک۔ کچھ شک نہیں کہ بڑی بڑی نشانییں ہیں اس میں ان کے لئے جو غور کرتے ہیں۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝٤٤

۴۴۔ کیا انہوں نے ٹھہرا رکھے ہیں اللہ کے سوا اور حمایتی۔ کہہ دو اگرچہ یہ حمایتی کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور عقل بھی نہ رکھتے ہوں (جب بھی حمایتی رہیں گے)۔

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٤٥

۴۵۔ (خود ہی سمجھا دے) اللہ ہی کے اختیار میں ہے ساری سفارش۔ کیونکہ اسی کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین میں۔ تو اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝٤٦

۴۶۔ اور جب بیان کیا جاتا ہے اکیلے اللہ کا تو نفرت کرتے ہیں ان لوگوں کے دل جو مانتے نہیں آخرت کو اور جب بیان کیا جائے اللہ کے سوا اوروں کا تو فوراً ہی خوش ہو جاتے ہیں۔

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

۴۷۔ تو کہہ دے اے میرے اللہ! اے پیدا

آیت نمبر ۴۷۔ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ ۔ تو کہہ دے اے میرے اللہ پیدا کرنے والے! یعنی ایسے موقع پر فوراً دعا کرنی چاہئے کہ جو اختلاف لوگوں میں پڑا ہوا ہے اس میں فیصلہ کن بات معلوم ہو جائے۔ چنانچہ نبی کریمؐ نے اس آیت کے بعد دعائیہ الفاظ کو یوں تلقین فرمایا ہے جب انسان **يَخْتَلِفُوْنَ** تک پہنچے پھر کہے۔ **اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔**

عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۷﴾

کرنے والے آسمانوں اور زمین کے اور بڑے جاننے والے چھپے اور کھلے کے! تُو ہی فیصلہ فرمائے گا اپنے بندوں میں اس کا جس میں اختلاف کررہے تھے۔

وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور اگر بے جا کام کرنے والوں کے پاس جو کچھ زمین میں ہے سب ہوتا اور اتنا ہی اور ہوتا تو وہ بُرے عذاب سے نجات کے لئے بے شک سب دے ڈالتے قیامت کے دن اور اُن پر ظاہر ہو جائے گا جس کا وہ گمان بھی نہیں کرتے تھے (عذاب سخت)۔

وَ بَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور ان کو نظر آ جائیں گی ان کی کرتوتوں کی برائیاں اور انہیں پر الٹ پڑے گا وہ جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ؗ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ ؕ بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ جب آتی ہے انسان پر کوئی مصیبت تو وہ ہم کو پکارنے لگتا ہے پھر جب ہم اس کو عطا فرماتے ہیں نعمت اپنی طرف سے تو وہ کہنے لگتا ہے یہ تو مجھ کو علم اور تجربہ کے زور سے ملتا ہے۔ کچھ نہیں یہ تو آزمائش ہے لیکن بہت سے آدمی جانتے ہی نہیں۔

قَدْ قَالَهَا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ تحقیق کہہ چکے ہیں یہی بات وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے تو ان کو کچھ کام نہ آیا وہ جو کیا کرتے تھے۔

آیت نمبر ۵۰۔ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ جانتے ہی نہیں۔ تمام مذاہب میں غلط العام طور پر یہ مسئلہ مانا ہوا ہے کہ جدھر کثرت ہو وہ بات صحیح ہے مگر حقیقتاً یہ مسئلہ بے بنیاد ہے کیونکہ قرآن مجید بار بار اس مسئلہ کی تردید فرماتا رہتا ہے اور دلوں پر جمانا چاہتا ہے کہ دانشمند کم ہی ہوتے ہیں اور باطل پرست جاہل بہت۔ چنانچہ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ (البقرة :۸۴) اور فَقَلِیْلًا مَّا یُؤْمِنُوْنَ (البقرة :۸۹) اور وَلَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا (النساء :۱۴۳) اور فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا (النساء :۱۵۶) اور وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ (المائدة:۶۰) وَ اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ (التوبة:۸)۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾

۵۲۔ پھر اُن کو ملیں اُن کے اعمال کی سزائیں اور ان لوگوں میں سے جن لوگوں نے بے جا کام کیئے ان کو بھی قریب ہی پہنچے گی ان کے کرتوتوں کی سزا اور وہ تھکا نہیں سکتے۔

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع ۱۱ / ۲

۵۳۔ کیا انہوں نے نہیں معلوم کیا کہ اللہ کشادہ روزی کر دیتا ہے جس کی چاہتا ہے اور اندازہ سے کرتا ہے جس کی چاہتا ہے۔ ان باتوں میں نشانیئیں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾

۵۴۔ کہہ دے اے میرے بندو! جو اپنے نفسوں پر خطا کر بیٹھے ہو اپنے ہاتھ سے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ ڈھانپتا ہے تمام گناہوں کو ۔ کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا غفور الرحیم ہے۔

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾

۵۵۔ بشرطیکہ رجوع کرو اپنے ربّ کی طرف اور پورے فرمانبردار فدائی بن جاؤ اس سے پہلے کہ تم پر نازل ہو عذاب (کیونکہ عذاب آنے پر) تمہاری مدد نہ کی جائے گی۔

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ۙ

۵۶۔ اور پیروی کر بہتر بات کی جو اتاری گئی تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اس سے پہلے کہ تم پر عذاب نازل ہو یکا یک اور تم بے خبر ہی ہو۔

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ ۙ

۵۷۔ کہیں کوئی جی کہنے لگے (کہ ہمیں خبر ہی نہ ہوئی) اور اے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے حق میں کی اور میں تو بس ہنسی ہی کرتا رہا۔

اَوۡ تَقُوۡلَ لَوۡ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیۡ لَكُنۡتُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَۙ﴿۵۸﴾

۵۸۔ یا کہنے لگے کہ اگر اللہ مجھ کو ہدایت دیتا تو میں ضرور متقیوں میں سے ہو جاتا۔

اَوۡ تَقُوۡلَ حِیۡنَ تَرَی الۡعَذَابَ لَوۡ اَنَّ لِیۡ كَرَّةً فَاَكُوۡنَ مِنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ﴿۵۹﴾

۵۹۔ یا عذاب دیکھنے کے وقت کہتا رہ جائے اگر مجھ کو ایک بار اور موقع مل جائے تو میں نیک بن جاؤں۔

بَلٰی قَدۡ جَآءَتۡكَ اٰیٰتِیۡ فَكَذَّبۡتَ بِهَا وَاسۡتَكۡبَرۡتَ وَكُنۡتَ مِنَ الۡكٰفِرِیۡنَ﴿۶۰﴾

۶۰۔ (اس کو جواب دیا جائے گا) کہ نہیں تیرے پاس تو اللہ کی نشانیاں آ چکی تھیں تو تُو نے ان کو جھٹلایا اور حقارت سے دیکھا اور تُو تو کافر ہی بنا رہا۔

وَیَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ تَرَی الَّذِیۡنَ كَذَبُوۡا عَلَی اللّٰهِ وُجُوۡهُهُمۡ مُّسۡوَدَّةٌ ؕ اَلَیۡسَ فِیۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡمُتَكَبِّرِیۡنَ﴿۶۱﴾

۶۱۔ اور قیامت کے دن تُو ان لوگوں کو دیکھے گا کہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے رہے کہ ان کے چہرے سیاہ (توا) ہیں۔ کیا جہنم میں غرور کرنے والوں کا ٹھکانا نہیں ہے۔

وَیُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا بِمَفَازَتِهِمۡ ۫ لَا یَمَسُّهُمُ السُّوۡٓءُ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ﴿۶۲﴾

۶۲۔ اور اللہ متقیوں کو نجات دے کر کامیابی کے مقام تک پہنچا دے گا نہ ان کو کچھ سختی پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہی ہوں گے۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیۡءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ وَّكِیۡلٌ﴿۶۳﴾

۶۳۔ اور اللہ ہی ہر چیز کا پیدا فرمانے والا ہے اور وہی ہر ایک شے کا ضامن و خبر گیر ہے[1]۔

لَهٗ مَقَالِیۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَالَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ﴿۶۴﴾ ع

۶۴۔ اور اُسی کے پاس ہیں آسمان اور زمین کی کنجیاں[2] اور جنہوں نے انکار کیا اللہ کی آیتوں کا وہی ٹوٹا پانے والے ہیں۔

ع ٦ ١١

قُلۡ اَفَغَیۡرَ اللّٰهِ تَاۡمُرُوۡٓنِّیۡۤ اَعۡبُدُ اَیُّهَا الۡجٰهِلُوۡنَ﴿۶۵﴾

۶۵۔ تو کہہ دے کیا اے نادانو! تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ اللہ کے سوا میں کسی اور کی عبادت کروں۔

---

[1] یعنی مومنو تمہارے کام بن جائیں گے۔

[2] یعنی دین و دنیا کی کامیابی کی راہیں۔

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

٦٦۔ اور بے شک تیری طرف تو وحی کی گئی ہے اور تجھ سے پہلوں کی طرف بھی وحی کی گئی تھی کہ اگر تو شرک کرے گا تو تیرا عمل بے کار ہو جائے گا اور تو نقصان پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٧﴾

٦٧۔ بلکہ خالص اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر گزار رہ۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾

٦٨۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کرنے کا حق ہے اور سب زمین اسی کے قبضۂ قدرت میں ہو گی قیامت کے دن اور آسمان اس کے دہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے اور وہ پاک ذات اور برتر ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٩﴾

٦٩۔ اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جو آسمان اور زمینوں میں ہیں مگر جس کو اللہ چاہے۔ پھر صور پھونکا جائے گا دوسری بار تو وہ یکا یک کھڑے ہو کر رہ جائیں گے دیکھتے۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾

٧٠۔ اور چمک اٹھے گی زمین اپنے ربّ کے نُور سے اور نامہ ٔاعمال لا کر رکھا جائے گا اور سب نبی اور گواہ حاضر کئے جائیں گے اور فیصلہ کر دیا جائے گا ان میں انصاف سے اور ان پر کچھ ظلم نہ ہو گا۔

آیت نمبر ٦٩۔ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۔ مگر جس کو اللہ نے چاہا۔ اس میں موسیٰ علیہ السلام بھی داخل ہیں۔

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۷۰ ع

۷۱۔اور جو کسی نے عمل کیا ہے اس کا بدلہ اس کو پورا پورا دیا جائے گا اور وہ بہت جاننے والا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۲

۷۲۔اور ہانکے اور روانہ کئے جائیں گے کافر جہنم کی طرف گروہ کے گروہ (یعنی ٹکڑیاں ٹکڑیاں) یہاں تک کہ جہنم کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور دوزخ کا داروغہ ان سے کہے گا کیا تمہارے پاس تمہارے ہی میں کے رسول نہیں آئے تھے وہ تم پر پڑھتے تھے تمہارے رب کی آیتیں اور تم کو ڈراتے تھے اس دن کے دیدار سے۔ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں۔ آئے تو تھے ضرور لیکن عذاب کی پیش گوئی ثابت ہو چکی تھی کافروں پر۔

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۷۳

۷۳۔کہا جائے گا گھسو جہنم کے دروازوں میں اُس میں سدا رہنے کو پھر بُرا ٹھکانا ہے غرور کرنے والوں کا۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ

۷۴۔اور چلایا جائے گا ان لوگوں کو جنہوں نے سپر بنایا اپنے رب کو بہشت کی طرف جماعت جماعت۔ یہاں تک کہ جب اس کے قریب پہنچیں گے اور کھولے جائیں گے اس کے دروازے اور رضوان کہے گا ان سے **سَلَام**

آیت نمبر۷۲۔ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ۔کیا تمہارے پاس تمہارے ہی میں سے رسول نہیں آئے۔ دیکھو یہ داروغۂ دوزخ کا قول ہے کہ وہ کافر دوزخیوں سے کہتا ہے کہ تمہارے رسول تمہارے ہی میں سے آئے تھے تو **اُولُوا الْاَمْرِ مِنْكُمْ** یعنی حکّام جو انسانوں میں سے ہوں خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں **اُولُوا الْاَمْر** میں کیوں نہ داخل ہوں؟ کیونکہ کفّار دوزخی مسلمانوں میں سے تو نہیں مگر باعتبار نوع اور جنسیت کے۔

عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝٧٤

عَـلَيْـكُـمْ تم خوش نصیب وخوش حال ہو پس بہشت میں داخل ہو ہمیشہ رہنے کے لئے۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝٧٥

۷۵۔ اور بہشتی کہیں گے الحمد للہ کیسا اللہ اچھا ہے جس نے ہم کو سچ کر دکھلایا اپنا وعدہ اور ہم کو وارث بنایا اس زمین کا کہ ہم رہیں بہشت میں جہاں چاہیں تو کیا اچھا بدلہ ہے نیک کام کرنے والوں کا۔

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٦ ع

۷۶۔ اور تو دیکھے گا فرشتوں کو حلقہ باندھے ہوئے عرش کے آس پاس تسبیح کرتے ہیں اپنے ربّ کی تعریف کے ساتھ[1] اور فیصلہ کر دیا جائے گا لوگوں میں حق حق اور کہا جائے گا سب تعریف اور واہ واہ اسی اللہ کی ہے جو سب جہانوں کو آہستہ آہستہ کمال کو پہنچانے والا ہے۔

---

[1] یعنی عظمت وتجلی گاہ کے مقام کے آس پاس **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ** کہتے کھڑے ہیں۔

آیت نمبر ۷۵۔ حَيْثُ نَشَآءُ ۔ جہاں ہم چاہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مخصوص ومحدود مکان میں بہشتی نہ رہیں گے بلکہ جہاں چاہیں گے چلیں پھریں گے، رہیں گے، بسیں گے۔

آیت نمبر ۷۶۔ اَلْعَرْش ۔ یعنی مجلس السّلطان ۔ دربارِ شاہی ۔ ہم عرش کو مخلوق اس لئے نہیں کہتے کہ صفات اللہ غیر محدود ہیں اور مخلوق اس حیثیت سے مانتے ہیں کہ توحید میں فرق نہ پڑے۔ اور امام احمد بن حنبلؒ کا مذہب عرش کے مقدمہ میں بہتر ہے کہ ہم اس کی کیفیت سے محروم ہیں اور اس کے وجود کے قائل ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّ تِسْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

١۔ ہم سورۂ مومن کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ رحمٰن اور رحیم کے نام سے۔

حٰمٓ ②

٢۔ جو ہونے والی بات تھی وہ ہوچکی۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ③

٣۔ قرآن مجید کا اُتارنا اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑا غالب بڑا جاننے والا ہے۔

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ④

٤۔ (جو کوئی اپنی حالت میں تبدیلی کرے) اس کے گناہ معاف کرنے والا (اور جو توبہ کرکے نیکی اختیار کرے) اُس کی توبہ قبول کرنے والا (نیکی نہ اختیار کرے تو) سخت عذاب دینے والا ہے۔ (نیکی اختیار کرے تو) انعام دینے والا ہے۔ کوئی بھی سچا معبود نہیں مگر وہی اور اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ⑤

٥۔ وہی لوگ جھگڑا کرتے ہیں اللہ کی آیتوں میں جو منکر ہیں۔ تجھ کو دھوکے میں نہ ڈالے ان کا چلنا پھرنا شہروں میں۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ⑥

٦۔ جھٹلایا تھا ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور ان کے بعد اور جماعتوں نے۔ ہر ایک جماعت نے اپنے رسول کے ساتھ یہی ارادہ کیا کہ اس کو گرفتار کرلیں اور بے ہودہ جھگڑے کئے تاکہ اس کے سبب سے دین حق کو مشتبہ کردیں لڑکھڑا دیں تو پھر میں نے پکڑا تو کیسی تھی میری سزا۔

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ⑦

٧۔ اور اسی طرح ثابت ہوچکی تیرے ربّ کی پیش گوئی کافروں پر کہ وہی دوزخی بھی ہیں۔

آیت نمبر٢۔ حٰمٓ۔ حَمِيْد، مَجِيْد، اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْن وَ مُحْيِ کی طرف سے کتاب آئی ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝٨

۸۔ جو امور دنیا اور دین کی تدبیر کرتے ہیں[۱] اور جو عرش کے گرداگرد ہیں وہ تسبیح کرتے ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مغفرت مانگتے ہیں ایمانداروں کے لئے کہ اے ہمارے رب! تو نے سب چیزوں کو قابل کر رکھا ہے رحم اور علم میں مغفرت کر ان لوگوں کی جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور اُن کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٩ۙ

۹۔ اے ہمارے رب! ایمانداروں کو داخل فرما ہمیشہ رہنے کے باغوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ فرما لیا ہے اور اُن کے باپ دادوں اور اُن کی بیبیوں اور ساتھ والوں اور ان کی اولاد میں سے۔ کچھ شک نہیں کہ تو ہی بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١٠ۧ

۱۰۔ اور ان کو بچا بُرائیوں سے اور جس کو بچایا تو نے آج برائیوں سے تو بے شک تو نے اس پر بڑی مہربانی فرمائی اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

ع ۱

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝١١

۱۱۔ جو لوگ منکر ہیں اُن سے بآواز بلند کہہ دیا جائے گا کہ اللہ کی خفگی اس سے بڑھ کر ہے جو تم اپنی جانوں سے خفا ہو جب کہ تم بلائے جاتے تھے ایمان کی طرف تو تم حق پوشی کرتے تھے اور انکار۔

---

[۱] یعنی وہ فرشتے جو حاملین عرش کہلاتے ہیں۔

آیت نمبر ۸۔ یَحْمِلُوْنَ۔ دین و دنیا کی تدبیر کرتے ہیں۔ ملائکہ میں چار بڑے **مُقَرَّب** ہیں جن میں ظہور صفت **رَبُوْبِیَّت، رَحْمَانِیَّت، رَحِیْمِیَّت، مَالِکِیَّت** کا ہے اور ان اسماء کے وہ مظہر ہیں اور یہی عرشِ الٰہی کے حامل ہیں۔ جو چیز کسی چیز کے تحت میں ہوتی ہے وہ اپنے امور بالا کی حامل ہوتی ہے۔ حمل حقیقی ہو یا بالمجاز۔

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! تو ہم کو موت دے چکا دو بار اور جلا چکا دو بار اب ہم قائل ہوئے اپنے گناہوں کے۔ پھر اب بھی کوئی نکلنے کی راہ ہے (جہنم سے)۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾

۱۳۔ (اُن سے کہا جائے گا) یہ عذاب اس لئے ہے کہ جب پکارا جاتا تھا اکیلے اللہ کو تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جاتا تو تم یقین کرتے تھے۔ پس اللہ ہی کا حکم ہے جو عالی شان اور بزرگ تر ہے۔

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ وہی اللہ ہے جو تم کو دکھاتا ہے اپنی نشانیاں اور اتارتا ہے تمہارے لئے آسمان سے رزق اور وہی سوچتا ہے جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ تو اللہ کو خالص اُسی کی اطاعت کر کے پکارو گو کافر بُرا مانا ہی کریں۔

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾

۱۶۔ اللہ تعالیٰ درجے بلند کرنے والا عرش کا مالک ہے۔ اپنے ہی حکم سے وحی کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے تاکہ وہ ڈرائے ملاقات کے دن سے۔

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ڬ لَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾

۱۷۔ جس دن کہ وہ نکل کھڑے ہوں گے۔ چھپی نہ رہے گی اللہ پر ان کی کوئی چیز (اللہ فرمائے گا) آج کس کی بادشاہی ہے؟ (ندا ہوگی) اکیلے اللہ کی جو بڑا زبردست ہے۔

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾

۱۸۔ آج ہر ایک کو بدلہ دیا جائے گا اُس کے موافق جو اُس نے کمایا۔ آج کچھ بھی ظلم نہیں۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور اُن کو ڈرا دے اُس دن سے جو قریب ہے اور چلا آ رہا ہے جبکہ دل گلوں کے پاس آ پہنچیں گے۔ غم سے گھٹ رہے ہوں گے۔ اور بے جا کام کرنے والوں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ شفیع جس کی بات مانی جائے۔

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اللہ جانتا ہے آنکھوں کی چوری اور جو سینے چھپائے رکھتے ہیں (یعنی دلوں کی چوری)۔

وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۱﴾ ع

۲۱۔ اور اللہ فیصلہ کردے گا سچ کے ساتھ اور جن کو یہ کافر پکارا کرتے ہیں تو وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کرتے۔ اور بے شک اللہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ کیا انہوں نے ملک میں سیر نہیں کی کہ دیکھ لیتے کیا انجام ہوا اُن لوگوں کا جو اُن سے پہلے تھے۔ وہ تو قوت میں بھی ان سے زیادہ تھے اور نشانوں میں جو وہ زمین میں چھوڑ گئے۔ پھر اللہ نے ان کو پکڑ لیا ان کے گناہوں کے سبب سے اور ان کو اللہ سے کوئی بچانے والا نہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِىٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ یہ سزا اس سبب سے دی کہ ان کے پاس آتے تھے ان کے رسول کھلے کھلے نشان لے کر تو انہوں نے کفر کیا پھر ان کو پکڑا اللہ نے۔ بے شک وہ بڑا زورآور اور سخت عذاب دینے والا ہے۔

آیت نمبر۲۳۔ **شَدِيْدُ الْعِقَابِ** ۔ سخت عذاب دینے والا ہے۔ **بنو قریظہ** قتل ہو جائیں گے۔ **عِقَاب** **عَقَبَ** سے مشتق ہے۔ اسی طرح **عُقُوْبَتْ** ۔ نتیجہ بد کے **عَقَبْ** میں جو سزا ملتی ہے وہ **عِقَاب** کہلاتی ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ اور ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیاں کھلی کھلی دے کر اور صاف سند کے ساتھ۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٥﴾

۲۵۔ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو وہ کہنے لگے دھوکہ باز اور جھوٹا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٢٦﴾

۲۶۔ پھر جب اُن کے پاس ہمارا سچا پیغام لے کر آیا تو لوگوں نے کہا جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے ان کی اولاد کو قتل کرو اور حیا اڑا دو اُن کی عورتوں کی یا زندہ رکھوان کو اور کافروں کی تدبیر تو گمراہی میں ہی چلتی ہے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٧﴾

۲۷۔ اور فرعون نے کہا میرے مزاحم مت ہو میں موسیٰ کو مار ڈالوں گا اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے رب کو بلا لے۔ میں ڈرتا ہوں یہ کہ کہیں وہ تمہارے دین کو بدل نہ ڈالے یا یہ کہ نکال کھڑا کرے تمہیں ملک سے فساد کر کے۔

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ

۲۸۔ اور موسیٰ نے جواب دیا میں تو پکار چکا اپنے

آیت نمبر ۲۶۔ اُقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔ ایمانداروں کے بیٹوں کو مار ڈالو۔ اولاد سے مراد اَتباع بھی ہیں جن سے سلسلہ چلتا ہے اور اولاد حقیقی بھی ہے۔ کفار کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ تو ہماری کوشش سے مرتد ہونے مشکل ہیں اور آئندہ سلسلہ چلنے سے روکیں اس لئے اولاد کا بہت بڑا فکر چاہئے اور اتباع کا۔

كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۔ کافروں کی تدبیریں گمراہی میں چلتی ہیں۔ خروج باب ۵ آیت ۲۰ میں دیکھو اور الفاظ قرآنی سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ فرعون نے ایسا حکم تو ضرور دیا تھا مگر یہ تدبیر چلنے نہیں پائی جیسا کہ **كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ** سے معلوم ہوتا ہے اور اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کے لئے جیسا سورۂ انبیاء میں ہے۔ اور اسی طرح ہمارے سردار دو جہانؐ کے لئے جیسا کہ سورۂ طارق میں ہے۔

مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٨﴾ ع

اور تمہارے ربّ کو۔ ہر ایک مغرور حقیر سمجھنے والے کے مقابلہ میں جو یقین نہیں کرتا حساب کے وقت کا۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٩﴾

۲۹۔ اور کہا ایک مرد ایماندار نے فرعون کے عزیزوں میں سے جو اپنے ایمان کو چھپائے رکھتا تھا کہ کیا تم قتل کئے دیتے ہو ایک مرد کو اسی بات پر کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تحقیق میں تمہارے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آیا ہوں تمہارے رب کی طرف سے اور اگر فرض کرو کہ یہ جھوٹا ہے تو اسی پر پڑے گا اس کے جھوٹ کا وبال اور اگر سچا ہے تو تم پر آ پڑے گا بعض اس عذاب کا جن کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے۔ بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا حد سے بڑھے ہوؤں جھوٹوں کو۔

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٠﴾

۳۰۔ اے میرے قوم! تمہاری ہی سلطنت ہے آج غالب ہو رہے ہو ملک میں پھر کون تمہاری مدد کرے گا اللہ کے عذاب سے اگر تم پر آ نازل ہوا۔ فرعون نے کہا میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو خود سمجھتا ہوں اور راہ راست ہی کی ہدایت دیتا ہوں۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣١﴾ ۙ

۳۱۔ اور وہ جو ایمان لایا تھا وہ بولا اے میری قوم! میں ڈرتا ہوں کہ تم پر گزشتہ جماعتوں کے جیسا دن نہ آ جائے۔

آیت نمبر ۲۹۔ يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ ۔ بعض اس عذاب کا آ پڑے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے بعض خطرناک پیشگوئیاں بھی کسی وجہ سے پوری نہیں ہوئیں اور یہی حال گناہ کا بھی ہے۔ اکثر گناہ پر عذاب ہوگا بعض کسی وجہ سے معاف بھی ہو جاتے ہیں۔

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ جیسا حال ہوا تھا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان لوگوں کا جو ان کے بعد ہوئے اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔

وَيٰقَوْمِ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۙ﴿۳۲﴾

۳۳۔ اور اے میری قوم! میں تم پر خوف کرتا ہوں ایک دوسرے کو بلانے کے دن کا۔

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ جس دن تم بھاگ کھڑے ہوگے پیٹھ پھیر کر، تم کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس کا ہادی کوئی نہیں۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِىْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۚ﴿۳۴﴾

۳۵۔ اور بے شک تمہارے پاس آ چکے ہیں یوسف اس سے پہلے کھلی نشانیاں لے کر پھر تم ہمیشہ شک ہی میں رہے ان چیزوں سے جو وہ لایا تھا یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گیا تو لگے کہنے کہ ہرگز نہ بھیجے گا اللہ اس کے بعد کوئی رسول۔ اسی طرح اللہ اس کو گمراہ کیا کرتا ہے جو حد سے بڑھ جانے والا شکی و ہلاک کنندہ ہو۔

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ ان لوگوں کو جو جھگڑا کرتے ہیں اللہ کی آیتوں میں بلا سبب اور بلا سند جو ان کے پاس آئی ہو۔ بڑے غضب کی بات ہے یہ اللہ کے پاس اور ایمانداروں کے پاس۔ اسی طرح اللہ مہر کر دیتا ہے ہر ایک غرور کرنے والے حقیر سمجھنے والے سرکش کے دل پر۔

آیت نمبر ۳۵۔ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ۔ ہرگز نہ بھیجے گا اللہ۔ یوسف کا انکار کرتے رہے اور پھر یہ بھی فیصلہ کر لیا کہ آئندہ کوئی نبی نہ آئے گا یہ ہی خاتم الرسل ہے۔

آیت نمبر ۳۶۔ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ۔ حقیر سمجھنے والے سرکش۔ ہندی میں مثل ہے چُوں راج اور راجوں نرک

وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ يٰهَامٰنُ ابۡنِ لِىۡ صَرۡحًا لَّعَلِّىۡۤ اَبۡلُغُ الۡاَسۡبَابَ ۝۳۶

٣٧۔ اور فرعون نے کہا اے ہامان! بنا میرے لئے ایک اونچا محل تا کہ میں جا پہنچوں ان راستوں یا تدبیروں سے۔

اَسۡبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوۡسٰى وَاِنِّىۡ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيۡلِ ؕ وَمَا كَيۡدُ فِرۡعَوۡنَ اِلَّا فِىۡ تَبَابٍ ۝۳۸

٣٨۔ آسمان کے راستوں میں پھر میں جھانک کر دیکھوں موسیٰ کے معبود کو اور میں تو اس کو جھوٹا ہی خیال کرتا ہوں اسی طرح فرعون کو پسند آ گئے اپنے بداعمال اور وہ راہِ راست سے روکا گیا اور فرعون کا منصوبہ تو تباہی کا منصوبہ تھا۔

ع ۹

وَقَالَ الَّذِىۡۤ اٰمَنَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوۡنِ اَهۡدِكُمۡ سَبِيۡلَ الرَّشَادِ ۝۳۹

٣٩۔ اور اس آدمی نے جو ایمان لایا تھا کہا کہ اے قوم! میری پیروی کرو میں تمہیں راہ راست دکھا دوں گا۔

يٰقَوۡمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الۡاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الۡقَرَارِ ۝۴۰

٤٠۔ اے میری قوم! یہ تو بس دنیا ہی کی زندگی ہے جو تھوڑے ہی دن کا فائدہ ہے اور آخرت تو سدا رہنے کا ٹھکانا ہے۔

مَنۡ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجۡزٰۤى اِلَّا مِثۡلَهَا ۚ وَمَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ يُرۡزَقُوۡنَ فِيۡهَا بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۝۴۱

٤١۔ تو جس نے بُرا کام کیا تو اُسے سزا اُتنی ہی ملے گی جتنا اس نے کیا ہے اور جس نے نیک کام کیا وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ ایمان والا ہو تو ضرور یہی لوگ بہشت میں داخل ہوں گے ان کو رزق ملے گا وہاں بے شمار۔

وَيٰقَوۡمِ مَا لِىۡۤ اَدۡعُوۡكُمۡ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدۡعُوۡنَنِىۡۤ اِلَى النَّارِ ۝۴۲

النصف

٤٢۔ اور اے قوم! مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں بلاتا ہوں نجات کی طرف اور حالانکہ تم مجھ کو بلاتے ہو جہنم کی طرف۔

(بقیہ حاشیہ) یعنی عبادتِ شاقّہ سے راج ملتا ہے اور راج کے بعد جہنم اور راجہ کے مقرب نر کی ہوتے ہیں کیونکہ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔

آیت نمبر ۳۷۔ یٰهَامٰنُ۔ اس ہامان کا ذکر توریت شریف میں نہیں ہے ہاں وہ ہوسکتا ہے جس کا ذکر خروج

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٣﴾

۴۳۔ تم تو مجھے ادھر بلاتے ہو کہ میں اللہ کا منکر بن جاؤں اور اللہ کے جیسا کسی اور کو بھی سمجھ لوں جس چیز کا مجھے کچھ بھی علم نہیں اور میں تو تم کو بلاتا ہوں بڑے زبردست غفّار کی طرف۔

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٤٤﴾

۴۴۔ حق بات تو یہ ہے کہ جس کی طرف تم مجھ کو بلاتے ہو اس کا بلاوا تو نہ دنیا میں چلتا ہے نہ آخرت میں اور کچھ شک نہیں کہ ہم کو لوٹ جانا ہے اللہ ہی کی طرف اور یہ زیادتیاں کرنے والے ہی دوزخی ہیں۔

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٥﴾

۴۵۔ تو قریب ہی تم یاد کرو گے جو میں تم سے کہتا ہوں اور میں تو اپنا کام سونپتا ہوں اپنے ہی اللہ کو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ بڑا دیکھنے والا ہے بندوں کا۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ۚ

۴۶۔ تو اللہ نے بچالیا اُن کی بُری تجویز سے اور اُلٹ پڑا فرعون کے لوگوں پر بُرا عذاب۔

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ وہ آگ ہے کہ اس پر حاضر کئے جاتے ہیں صبح و شام[1] اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو حکم ہوگا کہ داخل کرو فرعون والوں کو سخت سے سخت عذاب میں۔

---

[1] یہ عذاب قبر کا ثبوت ہے۔

(بقیہ حاشیہ) باب ۵ آیت ۱۰ سے ظاہر ہے۔ یہ تعمیرات کا کوئی افسر یا معین المہام سرکاری ہے۔

آیت نمبر ۴۴۔ لَا جَرَمَ ۔ حق بات تو یہ ہے یہ ترجمہ ہے لَا جَرَمَ کا اس میں لَا یا تو زائد ہے یا تاکیدی ہے یا یہ کہ ترجمہ یوں ہوگا یہ بات کٹ نہیں سکتی یعنی سچی اور بے عیب بات ہے۔

آیت نمبر ۴۷۔ غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۔ صبح اور شام۔ بخاری و مسلم وغیرہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر میّت کو صبح و شام اس کا اصل ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اگر جہنمی ہے تو جہنم، جنّتی ہے تو جنّت

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور وہ بیان کردو جب وہ آپس میں جھگڑا کریں گے آگ میں کمزور لوگ بولیں گے زورآوروں سے کہ ہم تو تمہارے ماتحت تھے کیا تم دفع کر سکتے ہو آگ کا کچھ حصّہ۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ مغرور لوگ کہیں گے ہم تو سب کے سب اسی میں پڑے ہوئے ہیں کچھ شک نہیں کہ اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے بندوں میں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اور دوزخی کہیں گے جہنم کے داروغہ کو آپ اپنے رب کو پکارو کہ وہ ہم سے ہلکا کر دے ایک دن کچھ عذاب۔

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۱﴾ ع ۱۰

۵۱۔ وہ کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے ہی میں کے رسول نہیں آئے تھے کھلی نشانیاں لے کر؟ وہ کہیں گے ہاں کیوں نہیں آئے تو تھے۔ پھر چوکیدار کہیں گے کہ اب تم ہی پکار لو اور کافروں کی دعا بھی کیا ہے وہی گمراہی کی۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ بے شک ہم مدد کرتے ہیں اپنے بھیجے ہوؤں کی اور ایمانداروں کی دنیا ہی کی زندگی میں اور اس دن جس دن لوگ کھڑے ہوں گے[1]۔

---

[1] یعنی اللہ کے پیاروں کی دین دنیا دونوں جگہ مدد ہوتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ) اور کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تیرا یہ ٹھکانا ہوگا۔

آیت نمبر۵۱۔ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ۔ کافروں کی دعا گمراہی کی ہوتی ہے یعنی کافر جب دعا کرے گا تو ہدایت کے لئے نہیں بلکہ بے جا آسائشِ نفس کے لئے جس میں گمراہی ہے۔

آیت نمبر۵۲۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ اور ایماندار۔ یہاں شیعہ غور کریں کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے کون لوگ مراد ہیں جن کا دین دنیا میں پھیلا ہوا (ہے)۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾

۵۳۔ جس دن کچھ فائدہ نہ دے گی بے جا کام کرنے والوں کو اُن کی معذرت اور اُن پر لعنت ہے اور بُرا گھر ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾

۵۴۔ اور بے شک ہم نے دی موسیٰ کو ہدایت اور بنی اسرائیل کو توریت کا وارث بنایا۔

هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٥٤﴾

۵۵۔ وہ ہدایت اور نصیحت ہے عقل مندوں کے لئے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٥٥﴾

۵۶۔ تُو صبر کر (یعنی نیکیوں پر جما رہ اور بدیوں سے بچتا رہ) بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور حفاظت مانگ اپنی بشریت کی کمزوری کی اور تسبیح کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ شام اور صبح۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٥٦﴾

۵۷۔ جو لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کی نشانیوں میں بغیر سند کے جو اُن کے پاس آئی ہو ان کے سینوں میں تو ایک غرور بھرا ہوا ہے کہ وہ اس تک پہنچنے والے نہیں تو تُو پناہ مانگ اللہ کی بے شک وہ بڑا سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾

۵۸۔ کچھ شک نہیں کہ آسمان اور زمین کا پیدا کرنا بہت بڑا ہے آدمی کے پیدا کرنے سے لیکن اکثر لوگ تو جانتے ہی نہیں۔

آیت نمبر ۵۶۔ لِذَنْۢبِكَ۔ حفاظت مانگ اپنی بشریت کی کمزوری کی۔ قرآن شریف میں چار لفظ آتے ہیں۔ **ذَنْب**، **جُرْم**، **جَنَاح**، **اِثْم**۔ **ذَنْب** بہت عام ہے۔ **ذَنْب** کے اصلی معنے دُم کے ہیں جو خفیف سے خفیف گناہ میں بھی بولا جاتا ہے اور بشریت کی کمزوریوں پر بھی جس میں انبیاء بھی شامل ہیں۔ باقی تین لفظ یعنی **جُرْم** جس کے معنی کٹ جانے کے ہیں یعنی خدا سے علاقہ نہ رہنا اور **جَنَاح** جس سے گناہ کا لفظ **مفرّس** بنا ہے اور جس کے معنے جھک جانے کے ہیں۔ خدا سے ہٹ کر، ایک طرف وغیرہ الفاظ انبیاء اور فرشتوں پر نہیں بولے جاتے اور نہ قرآن شریف میں کہیں بولے گئے۔

وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ہو سکتا۔ اور جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے اور بدکار برابر نہیں ہو سکتے۔ تم غور بہت ہی کم کرتے ہو۔

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ کچھ شک نہیں کہ قیامت ضرور آنے والی ہے اُس کے آنے میں کچھ بھی شک نہیں لیکن بہت سے آدمی جانتے ہی نہیں۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۱﴾ ع ۶ / ۱۱

۶۱۔ اور تمہارا رب فرماتا ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا تو تکبر کرنے والے میری عبادت سے قریب ہی جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل بن کر۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے رات کو بنایا تا کہ تم اس میں آرام کرو اور دن بنادیا ہے سب چیزوں کے دکھلانے کو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ بڑا فضل رکھتا ہے لوگوں پر لیکن اکثر لوگ شکر گزاری ہی نہیں کرتے۔

آیت نمبر ۶۱۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ شرائط دعا یہ ہیں۔ دعا کرنے والا ذی ہمت وفادار۔ مضطر۔ قوی الامید۔ مخلص۔ متقی ہو اور امتحان کرنے والا اور شرط کرنے والا اور **دَنِیُّ الْھمّت** ۔ غدّار۔ بےفکر۔ ناامید۔ ریاکار۔ فاسق نہ ہو اور **وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ** کے محل پر نہ ہو تو ایک نہر لطیف **مُصَفّٰی** آبِ زلال کی قلب داعی کے بشری سرچشمہ سے جاری ہو جائے گی اور اللہ کا بحر عظیم الشان رحمت، فضل نا متناہی کے آب حیات کا احسان کے آسمان سے جاری ہوگا اور اس نہر بشری پر محیط ہو جائے گا اور اس کو کامیابی سے مالا مال کر دے گا اور اگر کسی سے دعا کرانا ہو تو یہ شرائط ہیں۔ امتحان کنندہ اور شرط کنندہ نہ ہو اور قوی الامید اور صابر اور خاشع اور خاضع اور ناکامیابی سے گو کئی بار ہوئی ہو ملول نہ ہو اور دعا کرنے والے پر مضبوط اعتقاد اور خلوص کامل اور محبت وافر رکھتا ہو اور اس کو اپنے پر جس طرح ہو سکے خدمت وغیرہ سے ایسا مہربان کر لے کہ وہ اس کے ساتھ شفقت مادرانہ برتے اور اس کے درد کو اپنا درد سمجھے۔ (من ارشادات مرشدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے جس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا۔ کوئی بھی سچا معبود نہیں اس کے سوا تو تم کدھر بہکے جاتے ہو۔

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٤﴾

۶۴۔ اسی طرح وہ لوگ پھیرے جاتے ہیں جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے رہتے ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾

۶۵۔ اللہ وہ ذات ہے جس نے بنادیا زمین کو تمہارے ٹھہرنے کی جگہ اور آسمانوں کو مضبوط جگہ اور تمہاری صورتیں بنائیں تو کیا ہی اچھی تمہاری صورتیں بنائیں اور تم کو پاکیزہ ستھری چیزیں کھانے کو دیں۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب پس بڑی بابرکت ہے اللہ کی ذات جو آہستہ آہستہ سب جہانوں کو کمال کی طرف پہنچانے والی ہے۔

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾

۶۶۔ وہی زندہ ہے سدا رہنے والا کوئی بھی سچا معبود نہیں اس کے سوا تو تم اسی کو پکارو خالص اسی کا دین سمجھ کر۔ سب تعریف اور واہ واہ اللہ ہی کی ہے جو آہستہ آہستہ سب جہانوں کو کمال کی طرف پہنچانے والا ہے۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۡ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾

۶۷۔ تو کہہ دے بے شک مجھ کو تو اس سے ممانعت ہوئی ہے کہ میں کسی کی عبادت کروں جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا جب میرے پاس کھلی کھلی دلیلیں آچکی ہیں میرے رب کی طرف سے اور مجھے تو حکم ہو چکا ہے کہ میں رب العالمین کا فدائی فرمانبردار بن جاؤں۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

۶۸۔ وہی اللہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا مٹی سے پھر تھوڑی سی چیز سے، پھر لوتھڑے سے، پھر تم کو

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾

بچہ بنا کر نکالتا ہے تا کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو، پھر تم کو (زندہ رکھتا ہے) تا کہ تم بڑھاپے کو پہنچو اور وہی تم میں سے کسی کی تو روح قبض کر لیتا ہے اس سے پہلے[1] اور (زندہ رکھتا ہے بعض کو) تا کہ تم پہنچ جاؤ مقرر وقت تک اور تا کہ تم سمجھ پکڑو[2]۔

هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٩﴾ ع

۶۹۔ وہی اللہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے تو جب ٹھہرا لیتا ہے کسی کام کا کرنا تو اس کو کہہ دیتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے[3]۔

ع ۸ ۱۲

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٧٠﴾

۷۰۔ کیا تُو نے ان کی طرف نہیں دیکھا جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیتوں میں وہ کدھر سے پھیرے جاتے ہیں۔

معانقہ ۱۳ عند المتاخرین

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾

۷۱۔ جن لوگوں نے جھٹلایا کتاب کو اور اُس چیز کو جو ہم نے رسولوں کے ساتھ بھیجے تو آگے چل کر اُن کو معلوم ہو جائے گا۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧٢﴾

۷۲۔ جب کہ اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں[4] کھینچے جائیں گی۔

فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٣﴾ ج

۷۳۔ وہ کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

---

[1] یعنی بڑھاپے سے۔

[2] کہ کسی وقت اور حالت میں بھی تمہارا نہ کوئی غیر اللہ مددگار تھا نہ خالق تو پھر کدھر سے آ گیا۔

[3] یہ حٰم کے معنے بتائے گئے۔

[4] یہ بدر کے متعلق پیش گوئی ہے۔

آیت نمبر ۶۸۔ مَنْ يُّتَوَفّٰى۔ تم میں سے کسی کی تو روح قبض کر لیتا ہے۔ یعنی بعض نطفہ میں، بعض **علقه** میں، بعض بچے بن کر، بعض جوانی میں، بعض بڑھاپے سے پہلے مر جاتے ہیں۔

اَجَلًا مُّسَمًّى۔ مقررہ وقت۔ قبر سے لے کر بہشت یا دوزخ تک یا مرنے تک یا مرے بعد اٹھنے تک۔

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٤﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٥﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٦﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٧﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ

۷۴۔ پھر اُن سے کہا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم شریک ٹھہراتے تھے۔

۷۵۔ اللہ کے سوا، کہیں گے وہ تو ہم سے کھو گئے بلکہ ہم تو پکارتے ہی نہیں تھے اس سے پہلے کسی چیز کو۔ اسی طرح اللہ راہ سے ہٹا دیتا ہے منکروں کو۔

۷۶۔ یہ جہنم اس واسطے ہے کہ تم خوش ہوتے پھرتے تھے زمین میں ناحق اور اکڑتے پھرتے تھے۔

۷۷۔ داخل ہو جہنم کے دروازوں میں سدا رہنے کو، تو تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا کیا ہی بُرا ہے۔

۷۸۔ تُو صبر کر بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے پھر ہم ضرور دکھائیں گے تجھے کچھ اُس میں سے جو ہم اُن سے وعدہ کرتے ہیں یہاں تک کہ تجھے وفات دیں گے تو وہ ہماری طرف لوٹائے جائیں گے۔

۷۹۔ اور بے شک ہم نے بھیجے بہت سے رسول تجھ سے پہلے اُن میں سے بعض تو ایسے ہیں جن کے حالات ہم نے تجھ کو بیان کئے اور سنا دیئے اور بعض ایسے ہیں جن کے حالات تجھ کو نہیں سنائے اور کسی رسول کی طاقت نہیں کہ وہ آپ ہی آ جائے نشانی لے کر۔ ہاں ہاں اللہ کے حکم

آیت نمبر ۷۶۔ تَمْرَحُوْنَ۔ اکڑتے پھرتے ہیں۔ بچوں کے افعال طبعیہ **بحیل** صادر ہونے سے لوگ ان سے پیار نہیں کرتے تو باشعور انسان کی غلط کاریوں کو دیکھ کر خدا کیونکر پیار کرے؟

آیت نمبر ۷۹۔ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ۔ اور کسی رسول کی طاقت نہیں۔ یعنی نبی فرمائشی معجزہ یا ذاتی طاقت سے کوئی نشانی نہیں دکھا سکتا۔

اللهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٩﴾ ع

سے (آئے تو آئے اور نشانیاں دکھائے تو دکھائے[1]) پھر جب آیا حکم الٰہی تو فیصلہ کر دیا گیا حق کے ساتھ اور نقصان میں آئے جھٹلانے والے لوگ۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٨٠﴾

۸۰۔ اللہ وہ ہے جس نے پیدا کئے تمہارے لئے چوپائے تاکہ تم اُن میں سے بعض پر سوار ہوتے ہو اور بعض کو تم کھاتے ہو۔

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٨١﴾

۸۱۔ اور تمہارے لئے ان میں بہت سے فائدے ہیں تاکہ تم پہنچو ان پر سوار ہو کر اپنے دلی مقاصد تک اور جانوروں اور کشتیوں پر سوار پھرتے ہو تم۔

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

۸۲۔ اور اللہ تم کو دکھاتا ہے اپنی نشانیاں تو تم اللہ کی کون کون سی نشانیوں کا انکار کرو گے۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٣﴾

۸۳۔ کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر نہیں کی کہ دیکھتے کیسا انجام ہوا اُن سے اگلوں کا۔ وہ اُن سے زیادہ تھے اور بہت سخت تھے طاقت میں اور ان ملک واملاک میں جو چھوڑ گئے تو ان کے کچھ کام نہ آیا جو وہ کمایا کرتے تھے۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا

۸۴۔ پھر جب اُن کے پاس آئے اُن کے رسول کھلی کھلی نشانیاں لے کر تو یہ لوگ خوش ہوئے

[1] یعنی جھوٹا مدعی نبوت کا مارا جاتا ہے، سولی دیا جاتا ہے، قتل کیا جاتا ہے، ناکام مرتا ہے اس کے مرنے کی میعاد تئیس سال کے اندر ہے یعنی ہمارے سرکار دو جہاںؐ کی مقدار نبوت کے زمانہ تک جھوٹا زندہ نہیں رہے گا۔

آیت نمبر ۸۴۔ فَرِحُوْا۔ خوش ہوئے۔ نبیوں کو حقیر سمجھا۔ اپنے علوم پر خوش ہیں۔ محدّث حدیث پر، فقیہ فقہ پر، اصولی اصول پر، نجومی نجوم پر، علیٰ ھذا۔ حسابی۔ انگریزی دان۔ شاعر۔ خوشنویس۔ منشی۔ تعویذ فلیتہ

بِمَا عِنۡدَهُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۸۴﴾

اس پر جو اُن کے پاس علم تھا اور اُلٹ پڑا اُن پر وہی جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

فَلَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗ وَكَفَرۡنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشۡرِكِيۡنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ پھر جب انہوں نے دیکھا ہمارے عذاب کو تو لگے کہنے ہم ایمان لائے اکیلے اللہ پر اور ہم منکر ہوگئے اس سے جس کو ہم شریک ٹھہرایا کرتے تھے۔

فَلَمۡ يَكُ يَنۡفَعُهُمۡ اِيۡمَانُهُمۡ لَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ قَدۡ خَلَتۡ فِىۡ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۶﴾ ع

۸۶۔ تو اُن کو مفید نہ ہوا ان کا ایمان لانا جب کہ دیکھ چکے ہمارا عذاب۔ اللہ کی عادت ہے جو اُس کے بندوں میں ہوتی رہی اور یہیں نقصان اٹھانا ہے کافروں کے لئے۔

(بقیہ حاشیہ) والے حتّٰی کہ درزی۔ لوہار۔ صوفی۔ منطقی۔ گویّا۔ قاری۔ حافظ۔ بڑھئی وغیرہ وغیرہ ہر ایک اپنے ہی فن پر خوش ہے آقا کو نہیں خوش کیا۔

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمسٌ وَّ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ ہم سورۂ سجدہ کو پڑھنا شروع کرتے ہیں باعظمت وشان اللہ کے نام سے جس نے سب کچھ دیا جو چاہیئے تھا مخلوق کو اور سب کچھ دے گا باعتبار نتیجوں کے جو چاہیئے مخلوق کو۔

حٰمٓ ②

۲۔ ہو چکا جو ہونے کا تھا فیصلہ۔

تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ③

۳۔ یہ رحمٰن اور رحیم کا اتارا ہوا کلام ہے۔

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا

۴۔ یہ ایک کتاب ہے۔ مفصل بیان کی گئیں ہیں

آیت نمبر۲۔ حٰمٓ ۔حفیظ ہے قرآن مجید کا۔

آیت نمبر۴۔ كِتٰبٌ ۔يَعْلَمُوْنَ ۔بعض مفسرین نے یہ کہا کہ یہ ایسی کتاب ہے جس میں وقف بے توقف دیئے گئے ہیں۔ یہ غلط ہے ہر ایک نقص سے پاک محفوظ کتاب ہے۔ ہر ایک موقع پر کام آنے والی جامع لغات و احکام۔بہت وسیع معنی رکھنے والی۔اسی لئے آیا ہے کہ ہر آیت کے لئے ظہر وبطن ہے۔ پھر بطن بھی سات سات جس سے وسعت معنیٰ کا ثبوت ہو رہا ہے۔ایک معیار قرآن دانی کا یہ ہے کہ ترتیب وربط قرآن اور مقام کو بغور دیکھنا چاہیئے۔قرآن شریف جاننے اور سمجھنے کے اصول بارہ ہیں(۱) تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ بِالْقُرْآن(۲) وَتَفْسِيْرُهٗ بِالتَّعَامُلِ (۳) وَبِاٰثَارِالبَاقِيَةِ(۴) وَبِالنَّظْرِ اِلٰى اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى (۵) وَ بِاَفْعَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْمَوْجُوْدَاتِ (٦) وَ بِالْعُرْفِ الْعَامّ (۷) وَ بِلُغَةِ الْعَرَبِ (۸)وَبِاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ الْمَرْفُوْعَةِ الْمُتَّصِلَةِ (۹) وَبِوُجْدَانِ الصَّحِيْح (۱۰) وَبِوَحْيِ الْاِلٰهِيْ وَالْاِلْهَامِ(۱۱) وَ بِبَعْضِ الْقِصَصِ مِنْ كُتُبِ السَّابِقَةِ (۱۲) وَ بِقَرَآئِنِ الْقَوِيَّةِ۔

فائدہ۔تفسیر لکھنے والا کیا کیا جانتا ہو(۱) ماہر تاریخ (۲)عِلْم كُرَّةُ الْاَرْضِ (۳)اَعْلَمُ بِلِسَانِ الْكِتَابِ (۴)مَاهِرُ قَوَانِيْنِ الْعُلُوْمِ وَ رُسُوْمَاتِهِمْ اور لباس قوم اور عادات قوم اور غذائے قوم وحالات منزل علیہ ومجاز کے اقسام اور استعارات وکنایات واستفہامات وتشبیہات وتمثیلات ومبالغات ہجو ملیح وغیرہ (۵) ماضی مستقبل میں اور مستقبل ماضی میں مستعمل ہوتے ہیں اس کا لحاظ رکھے (٦) تبدیلات کا خیال رکھے (۷) قرائن کو سوچے (۸) اغراضِ متکلّم کا لحاظ نہ رکھے (۹) متشابہات کو محکمات پر پیش کرنے کا ڈھب جانتا ہو (۱۰) خشیت اللہ رکھتا ہو اور تقویٰ کے باریک اسرار سے ماہر ہو جو خدا کی تائید پر موقوف ہے۔

قُرْاٰنًا ۔ قرآن، چیزوں کا جمع کرنا، باہم ملانا، مناسبت رکھنا۔ وزن مبالغہ ہے۔ پڑھنے کے لائق۔ ہر وقت پڑھنے کی چیز۔

لِّقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾

جس کی آیتیں (یعنی) قرآن عربی اُن لوگوں کے لئے جو جانیں۔

بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَكۡثَرُهُمۡ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۴﴾

۵۔ وہ قرآن دوستوں کو خوش خبری سنانے والا دشمنوں کو ڈرانے والا ہے پھر بہتوں نے ان میں سے منہ پھیر لیا پس وہ سنتے ہی نہیں۔

وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِىۡۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ وَفِىۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّمِنۡۢ بَيۡنِنَا وَبَيۡنِكَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ﴿۵﴾

۶۔ اور کہتے ہیں ہمارے تو دل پردوں میں ہیں اس خبر سے جس کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو اور ہمارے کانوں میں ڈانٹ لگے ہیں بوجھ ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ ہے۔ تو تُو کر ہم بھی کرنے والے ہیں[۱]۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسۡتَقِيۡمُوۡۤا اِلَيۡهِ وَاسۡتَغۡفِرُوۡهُ ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ﴿۶﴾

۷۔ تُو کہہ دے میں آدمی ہوں تمہیں جیسا ہاں میری طرف وحی کی جاتی ہے اس کے سوا نہیں کہ تمہارا معبود وہی اکیلا معبود ہے تو تم اسی کی طرف سیدھے ہو جاؤ اور اسی سے اپنی حفاظت طلب کرو اور مشرکوں پر تو افسوس ہے۔

الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۷﴾

۸۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں۔

---

[۱] یعنی تجھ سے جو تدبیر بنے تو کر اور ہم بھی تدبیر کر رہے ہیں۔

آیت نمبر ۷۔ مِثۡلُكُمۡ ۔ تمہارے جیسا۔ رسول کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ وحی الٰہی اور رسالت کی حیثیت سے ان کا مخالف۔ کافر۔ فاسق۔ فاجر۔ منکر۔ مرتد باغی ہے اور بشریت کی حیثیت سے نہیں عام معاملات میں مومنوں کے ساتھ آپ شریک ہیں اور شَاوِرۡهُمۡ فِى الۡاَمۡرِ آپ کو حکم ہے یہاں تفرقہ حدیث سے معلوم ہو جاتا ہے جیسا آپ نے فرمایا ہے شرک نہ کرنا مجھے خدا یا خدا کے جیسا نہ سمجھنا۔

آیت نمبر ۸۔ بِالۡاٰخِرَةِ الخ۔ وہ آخرت کے منکر ہیں۔ معلوم ہوتا ہے زکوٰۃ نہ دینے والے بھی کافر ہیں جیسے نماز نہ پڑھنے والے مشرک ہیں کیونکہ آیا ہے اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ (الروم:۳۲) اور جھوٹ کو بھی شرک کے قریب بیان کیا ہے فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ (الحج:۳۱)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۟ؒ

٩۔ بے شک جن لوگوں نے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے ان کے لئے ایسا اجر ہے جو موقوف ہونے والا نہیں (دائمی اور غیر منقطع ہے)۔

قُلْ اَىِٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۟ۚ

١٠۔ کہہ دے کیا تم اس کا انکار کرتے ہو جس نے پیدا کیا زمین کو دو روز میں[1] (یعنی دو حالتوں میں) اور تم مقرر کرتے ہو اللہ کے لئے برابر والا۔ وہی تو سب جہانوں کو آہستہ آہستہ کمال کی طرف پہنچانے والا ہے (تو اس کا برابر والا ہی کون ہے)۔

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآىِٕلِيْنَ ۟

١١۔ اور پیدا کر دیئے زمین میں پہاڑ[2] اور اس کے اندر برکت رکھی اور اس میں ٹھہرا دی رہنے والوں کے لئے خوراک[3]۔ یہ سب چار وقتوں میں ہوا۔ پورا ہو گیا سوال کرنے والوں کے لئے جواب۔

ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآىِٕعِيْنَ ۟

١٢۔ پھر متوجہ ہوا آسمان کی طرف اور وہ دھواں تھا پھر اس کو اور زمین کو حکم دیا کہ خوشی سے یا زبردستی حاضر ہو جاؤ۔ دونوں نے عرض کی ہم تو بخوشی حاضر ہیں۔

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا

١٣۔ پھر سات آسمان بنادیئے (اسی طرح زمین) پھر اُن کو بنا دیا دو وقتوں میں[4] اور بھیج دیا ہر ایک

---

[1] پہلے سیال گیس کی طرح تھی دوسرے وقت منجمد ہوئی۔ یہ دو دن ہوئے۔

[2] یعنی پھر جمادات سے یہ تیسرا دن ہے۔ [3] یعنی زمین میں پھر نباتات وحیوانات پیدا ہوئے یہ چوتھا دن ہے۔

[4] پانچواں دن آسمان بننے کا اور چھٹا زمین بننے کا توریت کے موافق یہ چھ دن ہو گئے۔

آیت نمبر١٢۔ ثُمَّ ۔ یہاں ثُمَّ تراخی کے لئے نہیں۔

فَقَالَ لَهَا ۔ دیکھو قَالَ عام ہے۔ زبان سے کہنے ہی کے ساتھ مخصوص نہیں۔

اِئْتِيَا ۔ حاضر ہو جاؤ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آسمان اور زمین دونوں متحرک ہیں۔

السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ ۖ وَحِفۡظًا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ﴿۱۳﴾

آسمان میں اُس کا حکم اور انتظام اور آراستہ کر دیا دنیا کے آسمان کو چراغوں سے ستاروں کے اور محفوظ بنایا۔ یہ بڑے زبردست دانا کے اندازے ہیں۔

فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُكُمۡ صٰعِقَةً مِّثۡلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوۡدَ ؕ﴿۱۴﴾

۱۴۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو کہہ دے کہ میں نے تم کو ڈرایا ہے ایک ایسے عذاب سے جیسے عاد اور ثمود کی قوم پر ہوا تھا۔

اِذۡ جَآءَتۡهُمُ الرُّسُلُ مِنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوۡا لَوۡ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنۡزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ جب اُن کے پاس رسول آئے اُن کے آگے اور پیچھے سے اور سنایا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ وہ بولے اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتے اتارتا۔ تو ہم تو اس دین کو جو تمہارے ساتھ بھیجا گیا ہے مانتے نہیں۔

فَاَمَّا عَادٌ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ وَقَالُوۡا مَنۡ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَهُمۡ هُوَ اَشَدُّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً ؕ وَكَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَجۡحَدُوۡنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔لیکن عاد نے ناحق زمین میں تکبّر کیا اور کہنے لگے وہ کون ہے جو ہم سے زیادہ ہے قوت میں؟ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ وہ اللہ ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور وہی ان سے زیادہ زور آور ہے اور وہ ہماری آیتوں میں زبردستی انکار کرتے رہے۔

فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ رِيۡحًا صَرۡصَرًا فِىۡۤ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيۡقَهُمۡ عَذَابَ الۡخِزۡىِ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَخۡزٰى وَهُمۡ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ پھر ہم نے ان پر زور کی ہوا بھیجی[۱] منحوس وقتوں میں تاکہ ہم ان کو چکھائیں ذلّت کا عذاب یہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت کا عذاب تو بڑا ہی رسوا کرنے والا ہے اور ان کو کہیں مدد بھی نہ ملے گی۔

وَاَمَّا ثَمُوۡدُ فَهَدَيۡنٰهُمۡ فَاسۡتَحَبُّوا الۡعَمٰى

۱۸۔لیکن ثمود کو ہم نے راستہ بتلایا تو انہوں نے

---

[۱] جنگ بدر کے متعلق پیش گوئی۔

آیت نمبر ۱۸۔ اَلۡعَمٰى ۔اندھاپن۔ یہ صریح خود اختیاری کا ثبوت ہے کہ کوئی چیز اختیاری قوتوں میں نہیں۔

عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٨﴾

اندھا رہنے کو اچھا سمجھا راستہ دیکھنے سے۔ تو اُن کو ذلّت کے عذاب نے پکڑ لیا اُن بُرے کرتوتوں کی وجہ سے جو وہ کرتے تھے۔

وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٩﴾ ع ٢ ١٠ ١٦

۱۹۔ اور ہم نے بچالیا ان کو جو ایمان لائے اور متقی بنے رہے۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٢٠﴾

۲۰۔ جس دن ہانکے جائیں گے اللہ کے دشمن آگ کی طرف پھر وہ دھکیلے جائیں گے ٹکڑے ٹکڑے کرکے۔

حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢١﴾

۲۱۔ یہاں تک کہ جب دوزخ پر پہنچ جائیں گے تو اُن کے کان گواہی دیں گے (یا اُن کے مخبر) اوران کی آنکھیں (اُن کے جاسوس) اوران کی جلدیں (عام یا عضومخصوص) ان اعمال کی جو وہ کرتے تھے۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾

۲۲۔ اور وہ کہیں گے اپنے جسموں سے تم نے کیوں گواہی دی ہمارے مقابلہ میں۔ وہ جواب دیں گے ہم کو اسی نے بات کرا دی جس نے گویا کردیا ہر ایک چیز کو۔ اُسی نے پیدا کیا تم کو اوّل مرتبہ اورتم اُسی کی طرف لوٹائے جاتے ہو۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

۲۳۔ اورتم اس خوف سے پردہ نہیں کیا کرتے تھے کہ تم پر گواہی دیں گے تمہارے کان اور آنکھیں اور چمڑے لیکن تم نے یقین کرلیا تھا کہ اللہ جانتا ہی نہیں بہت سے وہ کام جو کرتے ہو[1]۔

---

[1] یعنی گناہ چھپ کر کرنا اللہ کے خوف سے نہ تھا بلکہ لوگوں کے اور یہ شرک وکفر ہے۔

آیت نمبر۲۳۔ ظَنَنْتُمْ ۔گمان کیا تم نے۔ ہر بدی جنابِ الٰہی یا مامورمن اللہ پر بدگمانی کرنے سے پیدا ہوتی ہے جس سے ایمان جاتا رہتا ہے کیونکہ وہ اصل ایمان بالغیب ہے۔

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِىْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ اور یہ بدگمانی (یعنی اللہ نادان ہے خبیر نہیں) جو تم نے اپنے رب کے حق میں کی۔ اُس نے تو تم کو تباہ ہی کر دیا اب تو تم بڑے نقصان میں آ گئے[1]۔

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿٢٥﴾

۲۵۔ تو اگر یہ لوگ صبر کریں (یعنی ناشائستہ حرکت پر جمے رہیں) تو ان کا ٹھکانا آگ ہی ہے اور اگر وہ معافی اور دہلیز کے قریب پھٹکنا چاہیں تو ان کو معافی نہیں دی جائے گی نہ دہلیز کے قریب آ سکیں گے۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِىْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢٦﴾ ع

۲۶۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ ہم نے تعینات کر دئے ان پر ہم نشین تو انہوں نے پسند کر دکھائے ان کے کھلے اور چھپے کام اور ان پر ثابت ہوگئی پیش گوئی عذاب کی اُن اُمتوں کے ساتھ جو پہلے گزر چکے ہیں امراء، غرباء میں سے کچھ شک نہیں کہ وہ سب کے سب نقصان پانے والے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٧﴾

۲۷۔ اور کافروں نے کہا کان بھی نہ لگایا کرو اِس قرآن کے سننے میں اور شور وغل مچا دیا کرو اس میں تاکہ تم غالب آ جاؤ۔

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ

۲۸۔ تو ہم ضرور ضرور کافروں کو سخت عذاب

---

[1] اس سے بڑھ کر کیا نقصان کہ ایمان گیا اور شرک اور کفر آ گیا۔

آیت نمبر ۲۵۔ فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۔ اور وہ دہلیز کے قریب پھٹکنے والوں سے نہیں۔ دہلیز کے قریب نہ آنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ قابل معافی نہیں رہے۔ گناہ کے مشتاق ہو گئے ہیں۔ گناہ سے باز نہ آ سکیں گے۔

آیت نمبر ۲۶۔ قُرَنَآءَ ۔ ہم نشین ان کے تقاضائے طبعی کے موافق ہم نے تعینات کر دیئے جیسے وہ آپ ہوتے ہیں ویسے ہی ان کے دوست ہوتے ہیں۔

وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

چکھائیں گے اوران کوسزا دیں گے ضرور ضرور اُن کے بُرے عملوں کے سبب سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ یہی سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی (یعنی دوزخ) اُس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اُس کی سزا جو ہماری آیتوں کا زبردستی انکار کیا کرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔اور وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہمیں امراء اور غرباء یعنی جنّ وانس کو دکھا جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا۔ ہم ان دونوں کو اپنے پیروں کے نیچے مسل ڈالیں اور کھندل ڈالیں تا کہ وہ زیادہ نیچے درجہ والوں میں سے ہو جائیں ذلیل۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ کچھ شک نہیں کہ جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب تو اللہ ہی ہے (پھر سب کا دھیان اور مطلق گناہ چھوڑ دیا) اور اسی حالت پر جمے رہے تو ان پر فرشتے اُترتے ہیں (یہ کہتے ہوئے) کہ آپ خوف نہ کریں اور دل میں رنجیدہ نہ ہوں اور خوشخبری سنیں اُس جنت کی جس کا آپ سے وعدہ ہو چکا ہے۔

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِىْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۲﴾ ؕ

۳۲۔ ہمیں تمہارے دلی دوست ہیں دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی اور تمہارے لئے وہاں موجود ہوگا جو کچھ تم مانگو گے۔

آیت نمبر ۳۱۔ رَبُّنَا اللّٰهُ ۔ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب تو اللہ ہی ہے۔ ملائکہ کا تعلق اور نزول وحی اہل اللہ کے لئے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ امر بہت زور شور سے جاری ہوا۔ ان گنت ملہم اور اولیاء ہوئے تا اینکہ مسیح موعود بھی آ گیا اور ابھی قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

دریا نہیں کار بند ساقی یہ بحر کرم فزا ہے باقی

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝٣٣ ع ٧/١٨

۳۳۔ یہ غفورالرحیم کی طرف سے ناشتہ اور مہمانی ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝٣٤

۳۴۔اور اُس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور بھلے کام کرے اور کہے میں تو فدائی فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝٣٥

۳۵۔ اور نیکی بدی تو برابر نہیں ہوسکتی۔ بُری بات کو ایسی بات سے دفع کیا کر جو بہت بھلی ہو جب تُو ایسا کرے گا تو وہ شخص کہ تجھ میں اور اُس میں دشمنی ہے (تیرا) گاڑھا دوست بن جائے گا گویا کہ وہ تیرا دلی دوست ہے۔

وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝٣٦

۳۶۔اور یہ خصلت انہیں کو دی جاتی ہے جو نیکی پر جمے رہتے ہیں اور بدیوں سے بچتے ہیں اور یہ (بات) تو بڑے ہی خوش نصیب لوگوں کو ملتی اور سکھائی جاتی ہے۔

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٣٧

۳۷۔اور اگر تجھ کو روکے شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تو تُو اللہ کی پناہ مانگ (یعنی کثرت سے استغفار کر) بے شک وہ بڑا سننے والا ہے (مضطر کی دعا) بڑا جاننے والا ہے (نیک نیتی کا)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا

۳۸۔اور اُس کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں۔تو تم سجدہ کرو سورج کو

آیت نمبر۳۶۔وَمَا يُلَقّٰهَآ الخ۔ یہ خصلت انہیں کو ملتی ہے جو صابر ہیں۔یعنی مرکز سے نہ ہٹیں۔سیدھے رستہ پر چلتے رہیں۔ اِستغفار ولاحول کی مزاولت کریں۔ استغفار کے معنے حضرت مسیح موعودؑ نے بار بار یہی فرمائے ہیں کہ جو غلطیاں کبھی ہوچکیں اللہ ان کے بدنتائج سے محفوظ رکھے اور آئندہ گناہ ہی سے بچنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

لِلۡقَمَرِ وَ اسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَہُنَّ اِنۡ کُنۡتُمۡ اِیَّاہُ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۳۸﴾

نہ چاندکواورسجدہ کرو اللہ ہی کو جس نے ان کو پیدا فرمایا اگرتم اسی کی عبادت کرنا چاہتے ہو۔

فَاِنِ اسۡتَکۡبَرُوۡا فَالَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ یُسَبِّحُوۡنَ لَہٗ بِالَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ ہُمۡ لَا یَسۡـَٔمُوۡنَ ﴿۳۹﴾ السجدة

۳۹۔ پس اگر منکر تکبر کریں (تو کیا ہوا) جو تیرے ربّ کے پاس والے مقرب ہیں وہ تو اسی کی تسبیح کرتے رہتے ہیں رات دن اور وہ تھکتے اور اکتاتے نہیں۔

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنَّکَ تَرَی الۡاَرۡضَ خَاشِعَۃً فَاِذَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡہَا الۡمَآءَ اہۡتَزَّتۡ وَ رَبَتۡ ؕ اِنَّ الَّذِیۡۤ اَحۡیَاہَا لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ؕ اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور اُس کی نشانیوں سے یہ ہے کہ تُو دیکھتا ہے زمین کو عاجز مٹی پھر جب ہم نے اُس پر اتارا پانی تو وہ لہلہاتی اور پھولتی پھلتی ہے۔ بے شک جس نے زندہ کر دیا زمین کو وہی مُردوں کو جلانے والا ہے کچھ شک نہیں کہ اللہ بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُلۡحِدُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخۡفَوۡنَ عَلَیۡنَا ؕ اَفَمَنۡ یُّلۡقٰی فِی النَّارِ خَیۡرٌ اَمۡ مَّنۡ یَّاۡتِیۡۤ اٰمِنًا یَّوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ ۙ اِنَّہٗ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ جو لوگ ہیر پھیر کر غلط مطلب ثابت کرنا چاہتے ہیں ہماری آیتوں میں[1] وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں بھلا جو شخص آگ میں ڈال دیا جائے وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو آئے گا قیامت کے دن امن چین سے۔ خیر کرلو جو تمہیں کرنا ہے کچھ شک نہیں کہ تمہارے سب کرتوت اللہ دیکھ ہی رہا ہے۔

---

[1] اور صاف اور سیدھے معنی کو بلاضرورت چھوڑ دیتے ہیں۔

آیت نمبر ۴۰ ۔ رَبَتۡ ۔ لہلہاتی، پھلتی پھولتی ۔ یہ مثال نبوت کی دی گئی ہے کہ وحی کا پانی آ کر انہیں سرسبز وبارآور کردیتا ہے۔

آیت نمبر ۴۱ ۔ **یُلۡحِدُوۡنَ** ۔ لوگ ہیر پھیر کر غلط مطلب ثابت کرتے ہیں۔ جیسے **تَوَفِّی** کے معنے تمام قرآن اور حدیث اور اقوال صحابہؓ اور اقوال عرب کے برخلاف خاص عیسیٰ علیہ السلام کے لئے زندہ آسمان پر اٹھانے کے کئے جاتے ہیں۔ جو الحاد فی آیت اللہ ہے۔ **نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡھَا**۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ﴿٤٢﴾

۴۲۔ جن لوگوں نے حق چھپایا اور انکار کیا قرآن کا جب وہ ان کے پاس آیا اور کچھ شک نہیں کہ وہ بڑی عزت دار کتاب ہے۔

لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ﴿٤٣﴾

۴۳۔ جھوٹ اس کے پاس آنے ہی نہیں پاتا نہ آگے سے نہ پیچھے سے[1]۔ یہ اتاری ہوئی بڑے حکمت والے تعریف کئے گئے کی ہے۔

مَا یُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٤٤﴾

۴۴۔ (اے پیارے محمدؐ) تجھ سے بھی وہی بات کہی جاتی ہے جو اگلے رسولوں سے کہی گئی تھی بے شک تیرا رب مغفرت والا بھی ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْ لَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَیْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿٤٥﴾ ع ۱۲/۱۹

۴۵۔ اور اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں اتارتے تو بھی یہ ضرور کہتے کہ کیوں نہیں کھول کھول کر بیان کی گئیں اس کی آیتیں۔ آدمی تو عجمی ہو اور قرآن عربی۔ تُو جواب دے کہ قرآن تو ایمان والوں ہی کے لئے ہدایت ہے اور شفا ہے۔ اور جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں تو بہرا پن ہے اور ان کے حق میں اندھا پن ہے گویا یہ لوگ پکارے جاتے ہیں دور جگہ سے[2]۔

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ

۴۶۔ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو عطا فرمائی کتاب تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا (یعنی توریت

[1] کہ نہ اگلے اس میں کچھ ملا سکے نہ پچھلے اس میں کچھ ملا سکے۔

[2] یعنی ان کو فہم قران نہیں دیا گیا اور ایک موہوم سی اس کی آواز سنتے ہیں۔

آیت نمبر۴۲۔ كِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۔ وہ بڑی عزت دار کتاب ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قرآن پر عمل نہیں کرتے اور اس کی تعظیم نہیں کرتے وہ ذلیل ہوں گے اور ان کے کفر کا ڈر ہے۔

آیت نمبر۴۵۔ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ۔ آدمی تو غیر عرب ہو اور کلام عربی ہو۔ کسی طرح چین نہیں۔ عربی ہو تو عجمی مانگیں عجمی ہو تو عربی مانگیں۔

وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ ‌ؕ وَاِنَّهُمۡ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِيۡبٍ ﴿٤٦﴾

شریف کا بھی انکار کیا گیا) اور اگر ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تیرے رب کی طرف سے تو ضرور ان میں فیصلہ کر دیا جاتا[1] اور بے شک یہ لوگ قرآن کی طرف سے بڑے شک و ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں۔

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ‌ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا ‌ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ (خیر) جس نے نیک عمل کیا تو اپنی ذات کے لئے کیا اور جس نے بدکاری کی تو اس کا وبال اسی پر ہے اور تیرا رب تو بندوں پر کچھ بھی ظلم کرنے والا نہیں۔

اِلَيۡهِ يُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ‌ ؕ وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَكۡمَامِهَا وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ‌ ؕ وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ اَيۡنَ شُرَكَآءِىۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنۡ شَهِيۡدٍ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ اللہ ہی کی طرف حوالہ کیا جاتا ہے قیامت کا علم اور جو نکلتے ہیں پھل اپنے گابھوں میں سے اور جو کسی مادہ کو پیٹ رہتا ہے یا جنتی ہے مگر یہ سب کام اللہ ہی کے علم کے مطابق ہیں اور جس دن اللہ ان کو پکارے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں وہ کہیں گے کہ ہم نے تو تجھ کو کہہ سنایا تھا کہ ہم میں سے اس بات کا کوئی گواہ نہیں۔

---

[1] یعنی خاتم النبیؐ کا آنا اور آپ کے وجود شریف کا قوم میں ہونا موجب تاخیر عذاب ہے جب آپؐ مکہ سے تشریف لے جائیں گے پھر عذاب نازل ہوگا۔

آیت نمبر ۴۸۔ عِلۡمُ السَّاعَةِ۔ گھڑی کا علم۔ یہ جواب ہے۔ عذاب کب آئے گا۔ قیامت کب آئے گی۔ **اَلسَّاعَة** سے مراد وہ گھڑی بھی ہے جس میں کسی قوم پر عام تباہی آ جائے مصیبت و آفت کی گھڑی۔

اَكۡمَامِهَا۔ گابھے، خوشبو، **كَمّ یا كُمَّه**۔ ان پردوں پر بولتے ہیں جو میوے یا پھل کے اوپر لپٹے ہوئے ہوتے ہیں جس کو دکن میں ٹوپن کہتے ہیں جو پھلوں کو چھپانے والے ہوتے ہیں اس لئے اس کو بھی **كُمّ** کہتے ہیں۔ آستین ہاتھوں کو چھپاتی ہیں۔

اٰذَنّٰكَ۔ سنایا تھا۔ یعنی تیری خدمت میں ہم نے عرض کر دی تھی کہ ان میں سے کوئی نظر نہیں آتا جس کی اصل ہو اور اس وقت ہم میں سے کوئی شہادت بھی نہیں دے سکتا کہ اللہ کا کوئی شریک ہے۔

وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۴۹﴾

۴۹۔اور بھٹک گیا اُن سے جس کو وہ پکارا کرتے تھے پہلے سے اور انہوں نے معلوم کرلیا کہ کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں۔

لَا يَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَيۡرِ وَاِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ﴿۵۰﴾

۵۰۔انسان تھکتا نہیں بھلائی مانگنے سے اور اگر اس کو کوئی برائی پہنچ جائے تو آس توڑ دے نا اُمیدی کے آثار دکھا کر۔

وَلَـئِنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَيَـقُوۡلَنَّ هٰذَا لِىۡ ۙ وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَـئِنۡ رُّجِعۡتُ اِلٰى رَبِّىۡۤ اِنَّ لِىۡ عِنۡدَهٗ لَـلۡحُسۡنٰى ۚ فَلَنُنَـبِّـئَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا ۖ وَلَـنُذِيۡقَنَّهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ﴿۵۱﴾

۵۱۔اور اگر ہم اس کو اپنی رحمت کا مزہ چکھا دیں اس مصیبت کے بعد جو اس کو پہنچی تو کہنے لگے یہ ہے میرے لائق اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت قائم ہو اور فرض کرو کہ میں اللہ کے پاس لوٹا یا بھی جاؤں تو کچھ شک نہیں کہ میرے لئے اس کے پاس بھی نیکی ہی ہوگی تو ہم ضرور ضرور بدلہ دیں گے منکروں کو جو کچھ انہوں نے کیا ہے اور بے شک ہم ان کو چکھائیں گے سخت عذاب۔

وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِيۡضٍ ﴿۵۲﴾

۵۲۔اور جب ہم احسان فرماتے ہیں آدمی پر تو منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو بدل جاتا ہے اور جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ بڑی لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔

آیت نمبر ۵۰۔ قَنُوۡطٌ۔ آس توڑ دے۔ ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مصیبت آجائے تو آدمی خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو جائے۔ انسان کی عادت ہے وہ یہی کہتا ہے کہ میرا کوئی قصور نہیں۔ خدا نے پھلوں کی مثال دے کر سمجھایا کہ پکنے سے پہلے کتنے پھل ضائع ہو جاتے ہیں۔ کسی میں پکنے کے بعد کیڑا لگ جاتا ہے وغیرہ۔ اسباب و امراض اور جب خدا کی رحمت اپنے پر زیادہ دیکھے تو گھمنڈ نہ کرے اور بُری گھڑی سے ڈرتا رہے اور اپنے کو خدا کا مقرب مغرورانہ حیثیت سے نہ سمجھے اور فراغت کے وقت میں خدا کو بھول نہ جائے بلکہ اس وقت میں بھی دعا میں لگا رہے اور صرف تکلیف ہی میں لمبی چوڑی دعائیں نہ مانگے بلکہ حفظانِ صحت کے طور پر فراغت میں زیادہ دعائیں کیا کرے تا کہ بقائے حالت حاصل رہے۔

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ثُمَّ کَفَرۡتُمۡ بِہٖ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ ہُوَ فِیۡ شِقَاقٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ کہہ دے بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے اور پھر تم اس کا انکار کرتے ہو تو اب اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو پرلے درجے کی مخالفت میں پڑا ہو۔

سَنُرِیۡہِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمۡ اَنَّہُ الۡحَقُّ ؕ اَوَ لَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ قریب ہی ہم اُن کو چکھائیں گے بیرونی فتوحات میں اور فتح مکہ میں[1] یہاں تک کہ ان پر کھل جائے گا واضح ہو جائے گا (کہ قرآن اور پیارے محمدؐ کا کہنا ہی) سچ ہے۔ کیا یہ تجھے کافی نہیں کہ تیرے رب کے حضور ہر ایک چیز موجود حاضر ہے[2]۔

[1] یا دلائل آفاقی و انفسی سے ثابت ہو جائے گا۔

[2] تو مخالفوں کی تدبیریں تجھ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتیں۔

آیت نمبر ۵۴۔ اَوَ لَمۡ یَکۡفِ ۔ کیا یہ تجھے کافی نہیں۔ یہ ایک زبردست پیشگوئی کی تھی کہ ہم ان کو عنقریب زمانہ میں اور ان کے نفسوں میں نشانیاں ایسی دکھائیں گے جس سے ظاہر ہو جائے کہ یہ قرآن اور اس کے پہنچانے والے حضرت محمد مصطفیٰؐ برحق ہیں۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں اسلام دور دراز ملکوں میں پھیل گیا اور خاص کفّار کا خاتمہ ہو گیا۔ کسریٰ اور قیصر کی سلطنتیں زیروزبر ہو گئیں۔ ارض مقدس حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مسلمانوں کے ہاتھ آ گئی۔ تمام مشرکین و کفار نے مسلمانوں پر حملے کئے۔ ناخنوں تک زور لگا دیا تا کہ ان کو مٹا دیں مگر وہ خود ہی مٹتے چلے گئے۔ آنحضرتؐ کی زندگی ہی میں آپ کی قوم قریش میں کوئی آپ کا مخالف نہ رہا۔ نفسی تغیر ایسا ہوا جس کی مثال دنیا میں کبھی نہیں مل سکتی یعنی ہزار ہا بُت ملک عرب سے نابود کر دیئے گئے اور شراب اور زنا اور جُوَا اور غارت گری اور خونریزی اور قتل اولاد، ماں، بہن سے نکاح کرنا زنا کاری پر فخر کرنا عام عرب سے صاف بند کر دیا۔ چھ وقت کی شراب اور بدکاری کے جلسے جو عرب میں ہوتے تھے پنجوقتہ نمازیں اور چھٹی نماز تہجد قائم ہو گئی۔ غرض بجائے بُغض کے اُلفت اور غضب کی جائے رحم اور وحشت کی جائے انسانیت اور ناچ رنگ کی جائے سادگی و ذکر خدا جملہ اخلاق حمیدہ و صفات پسندیدہ کا عامل بنا دیا جو ایک عظیم الشان آنحضرتؐ اور قرآن کا معجزہ ہے کہ شیطان کو ولی بنا دیا اور تمام دنیا کی کایا پلٹ کر دی۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَحِیْنٍ۔**

اَلَآ اِنَّـهُمۡ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّهِمۡ‌ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍ مُّحِيۡطٌ ﴿۵۵﴾ ع

۵۵۔ یہ لوگ بڑے شک میں پڑے ہوئے ہیں اپنے رب کی ملاقات (و دیدار) سے۔ سن رکھو کہ بے شک اللہ سب ہی چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

آیت نمبر ۵۵۔ مُحِیۡطٌ۔ ہر چیز اس کے قابو اور اختیار میں ہے۔ احاطۂ کسائی نہیں بلکہ علمی و قدرتی۔

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَۃً وَّ خَمْسَۃُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

۱۔ ہم سورۂ شوریٰ کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اُس عظیم الشان اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

حٰمٓ ۝۲

۲۔ جو بات ہونے والی تھی وہ ہو چکی۔

عٓسٓقٓ ۝۳

۳۔ (اگر) وعدۂ ساعتِ قیامت نہ ہوتا۔

کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ ۙ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝۴

۴۔ اسی طرح اللہ وحی بھیجتا ہے تیری طرف اور تجھ سے پہلوں کی طرف وہ اللہ جو زبردست حکمت والا ہے۔

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝۵

۵۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی بڑا عالی مرتبہ عالی درجہ ہے۔

تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِھِنَّ

۶۔ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں اوپر سے[۱]

---

[۱] بارش سخت ہو یہ بدر کے متعلق پیش گوئی ہے۔

آیت نمبر۲۔ حٰمٓ ۔**حَافِظُ الْکِتَاب**۔**مُنْزِلُ الْکِتٰب یاحَمِیْد مَجِیْد یاحَامِی و مُنْتَقِم** یا تیرا حافظ ہوں (اے) **محمدؐ**۔

آیت نمبر۳۔ عٓسٓقٓ ۔ ع سے وَعدہ، س **سَاعَۃ** ۔ ق ،**قِیَامَۃ** یا ع سے **عَلِیٌّ** ، **عَلِیْمٌ** ،**عَظِیْمٌ** اور **عَزِیْزٌ** اور س سے **سَمِیْعٌ** اور ق سے **قَادِرٌ**، **قَدِیْرٌ** ، **قَھَّارٌ** وغیرہ اشارات وحی۔

آیت نمبر۵۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۔اسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔تیری مخالفت میں کسی کو اسباب پر گھمنڈ ہوگا تو زمینی اور آسمانی تمام اسباب ہمارے ہی تحت قدرت میں ہیں اور زمین و آسمان ہمارے ہی دست قدرت میں ہیں۔پانی برسا صحابہؓ کو ملا کیونکہ انہوں نے گڑھے کھود رکھے تھے۔ہوائیں تیز چلیں آنکھوں میں ریت پڑ گئی جنگ میں جدھر کفار کا منہ تھا اُدھر شاہسوار آفتاب اپنی کرنوں کے بھالے ان روسیاہوں پر چلا رہا تھا۔منجانب اللہ آسمانی و زمینی تائید ہوئی۔

آیت نمبر۶۔ یَتَفَطَّرْنَ ۔پھٹ پڑیں۔اس میں عذاب کی شدّت کا بیان ہے۔جب یہ حالت ہے تو دیر کیوں؟ جس کی تین وجہ قرآنی معلوم ہوتی ہیں (۱) ایک تو وَاَنْتَ فِیْھِمْ (الانفال:۳۴)(۲) لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ (الرعد:۱۲)(۳) وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ (الشوریٰ:۶) (۴) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ (الرعد:۱۲)۔

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

اور فرشتے تسبیح کرتے ہیں اپنے رب کی حمد کی اور مغفرت مانگتے ہیں ملک والوں کے لئے۔ ہوشیار ہو جاؤ بے شک اللہ ہی غفور الرحیم ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

٧۔ جن لوگوں نے ٹھہرا رکھے ہیں اللہ کے سوا دوسرے دلی دوست، اللہ نے ان کے اعمال کو نگاہ رکھ لیا ہے تا کہ نتیجہ دیوے اور تُو ان پر کچھ محافظ نہیں ہے (کہ انہیں بھکنے نہ دے)۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝

٨۔ اور ہم نے اسی طرح وحی کیا تیری طرف قرآن عربی زبان میں تا کہ تو مکہ کے رہنے والوں کو ڈرائے اور جو اس کے گرداگرد ہیں تمام دنیا والوں کو اور مجمع کے دن سے ڈرائے جس کے ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایک ٹکڑی بہشت میں جائے گی اور ایک جہنم میں۔

وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

٩۔ اور اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی جماعت بنا دیتا[1] لیکن وہ داخل فرماتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں (یعنی نیک بختوں کو) اور بے جا کام کرنے والوں کا تو کوئی بھی دلی دوست اور مددگار نہیں (نہ اللہ نہ غیر اللہ)۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى

١٠۔ کیا انہوں نے ٹھہرا رکھے ہیں اللہ کے سوا دلی دوست پس دلی دوست تو اللہ ہی ہے جو زندہ کرتا

---

[1] یعنی اللہ کی طرف سے جبر نہیں جبر ہوتا تو ہدایت پر ہوتا۔

آیت نمبر ٨۔ يَوْمَ الْجَمْعِ۔ مجمع کا دن۔ قیامت یا جنگِ احزاب۔

آیت نمبر ١٠۔ اَلْوَلِيُّ۔ دلی دوست۔ آنحضرتؐ کا فرمانا کہ اگر میں دنیا میں کسی کو دوست رکھتا تو ابوبکرؓ کو رکھتا۔ اس آیت کے موافق ہے یعنی دلی دوست۔ جیسا کہ اس آیت شریف سے معلوم ہوتا ہے ورنہ اخوت اسلامی اور قرابت وغیرہ تو ثابت ہے۔

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝١٠

ہے مُردوں کو اور وہی ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔ ع ۱ / ۲

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝١١

۱۱۔ اور خلاف ورزی کی تم نے جس بات میں تو اس کا فیصلہ اللہ ہی کے حوالہ ہے۔ کیونکہ وہی ہے اللہ میرا رب میں نے اُسی پر توکل کیا اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝١٢

۱۲۔ وہ پیدا فرمانے والا ہے آسمانوں اور زمین کا اسی نے پیدا کر دیئے تمہارے لئے تمہارے ہی میں سے جوڑے اور چوپایوں میں سے جوڑے تم کو پھیلاتا ہے اُس میں۔ اُس کے جیسی تو کوئی بھی چیز نہیں اور وہی بڑا سننے والا ہے بڑا دیکھنے والا ہے۔

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝١٣

۱۳۔ آسمان اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں وہ کشادہ کر دیتا ہے روزی جس کی چاہتا ہے[1] اور اندازے سے کر دیتا ہے جس کی چاہتا ہے[2]۔ کچھ شک نہیں کہ وہ ہر ایک چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا

۱۴۔ اسی نے راستہ ٹھہرا دیا تمہارے لئے دین

[1] یہ صحابہ کے لئے پیش گوئی ہے کہ وہ دولت مند ہو جائیں گے۔

[2] یہ صحابہ کے مخالفوں کے لئے پیش گوئی ہے۔

آیت نمبر۱۲۔ **لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ** ۔ اُس کے جیسی تو کوئی بھی چیز نہیں۔ یہ وحدۃ الوجود مزعومہ کا رَدّ ہے اور جواب ہے **أَزْوَاجًا** کا یعنی خدا ایسا نہیں اور **سَمِيعُ الْبَصِيرُ** وغیرہ صفات جواب ہے اس سوال کا کہ پھر خدا نہ سمیع ہوگا نہ بصیر ہوگا بلکہ وہ جامع صفات وکمال ہے اور عیب ونقصان سے پاک۔ فرقہ مجسمیہ نے بہت ٹھوکر کھائی ہے جو الفاظ احادیث وآیات کو اپنے پر قیاس کر کے صفات الٰہیہ کو مانا ہے۔

آیت نمبر۱۴۔ **نُوحًا** ۔ یہاں صرف اولوالعزم انبیاء کا ذکر ہے نہ تاریخی ترتیب اور لفّ ونشر مرتب، لطیفہ۔ اس میں کہ ہمارے سرکار کے ساتھ وحی کا لفظ اور دوسرے اولوالعزم انبیاء کے ساتھ وصیت کا لفظ فضیلت تامہ کو آپ

وَالَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ وَمَا وَصَّیۡنَا بِہٖۤ اِبۡرٰہِیۡمَ وَمُوۡسٰی وَعِیۡسٰۤی اَنۡ اَقِیۡمُوا الدِّیۡنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوۡا فِیۡہِ ؕ کَبُرَ عَلَی الۡمُشۡرِکِیۡنَ مَا تَدۡعُوۡہُمۡ اِلَیۡہِ ؕ اَللّٰہُ یَجۡتَبِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَہۡدِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یُّنِیۡبُ ﴿۱۴﴾

کا جس کا حکم فرمایا تھا نوح کو اور جو ہم نے وحی بھیجی تیری طرف اور وہ جس کی وصیت کی تھی ہم نے ابراہیم اور موسیٰ کو عیسیٰ کو، الٰہی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ سخت گزرتا ہے مشرکوں پر جس کی طرف تو ان کو بلاتا ہے۔ بے شک اللہ کھینچ لیتا ہے اپنی طرف جس کو چاہتا ہے اور راہ بتا دیتا ہے اپنی طرف اس کو جو اللہ کی طرف دل لگا چکا ہے۔

وَمَا تَفَرَّقُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَہُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡیًۢا بَیۡنَہُمۡ ؕ وَلَوۡلَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّکَ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی لَّقُضِیَ بَیۡنَہُمۡ ؕ وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡرِثُوا الۡکِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ لَفِیۡ شَکٍّ مِّنۡہُ مُرِیۡبٍ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور امتیں جو متفرق ہوئیں تو راست بازی کا علم آئے بعد آپس کی ضد کے سبب سے اور اگر تیرے رب کی بات یعنی پیشگوئی پہلے سے نہیں ٹھہر چکی ہوتی ایک میعاد مقرر تک تو فیصلہ ہو چکا ہوتا ان میں[۱] اور جو لوگ وارث بنائے گئے کتاب کے انبیاء کے بعد (دین) کی طرف سے بڑے بڑے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

فَلِذٰلِکَ فَادۡعُ ۚ وَاسۡتَقِمۡ کَمَاۤ اُمِرۡتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَہۡوَآءَہُمۡ ۚ وَقُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنۡ کِتٰبٍ ۚ وَاُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ بَیۡنَکُمۡ ؕ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّکُمۡ ؕ لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَکُمۡ اَعۡمَالُکُمۡ ؕ لَا حُجَّۃَ بَیۡنَنَا

۱۶۔ تو تُو اسی دین کی طرف لوگوں کو دعوت کر اور مضبوط رہ (یعنی کرتا چلا جا) جیسا تجھ کو حکم دیا گیا ہے اور ان کی گری ہوئی خواہشوں کی پیروی نہ کر اور کہہ دے میں ایمان لایا ہر ایک کتاب پر جو اللہ نے اتاری (سب سورتوں پر یا اگلی کتابوں پر) اور مجھ کو حکم ہوا ہے کہ بڑا انصاف کروں تمہارے میں۔ اللہ ہمارا بھی رب ہے

[۱] یہ حٰمٓ کے معنی ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) کے ثابت کر رہا ہے اور یہ ختم نبوت ابوالانبیاء ہونے کی ایک دلیل ہے اور یہی وجہ ہے کہ صوفیا نے بیان کیا۔ خیر بالذات ہمارے رسول کریم ﷺ ہیں۔

وَبَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

اور تمہارا بھی۔ ہمارے کام ہمارے ساتھ اور تمہارے کام تمہارے ساتھ۔ کچھ جھگڑا نہیں ہم میں اور تم میں۔ اللہ اکٹھا کرے گا ہم سب کو اُسی کی طرف پلٹ جانا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہیں اللہ کے دین میں اس کے بعد کہ لوگ اللہ کو مان چکے، ان کی حجت پھسل جائے گی، باطل ہو جائے گی ان کے رب کے نزدیک اور ان پر غضب ہے اور سخت عذاب ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اللہ وہی ہے جس نے نازل فرمائی کتاب حق اور حکمت سے بھری ہوئی اور میزان کے ساتھ۔ اور تجھے کیا خبر شاید کہ قیامت قریب ہی ہو۔

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۗ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ

۱۹۔ وہ لوگ **السّاعة** کی جلدی مچاتے ہیں جو اس کا یقین نہیں رکھتے اور جن کو اُس کا یقین ہے وہ اُس سے ترساں اور لرزاں ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ گھڑی آنی برحق ہے۔ سن

آیت نمبر۱۶۔ **يَجْمَعُ بَيْنَنَا** ۔ اکٹھا کرے گا ہم سب کو۔ یہ پیشگوئی ہے کہ حجت تکرار کی حاجت نہیں اللہ تم کو ہمارے ساتھ ملا تا ہی جائے گا۔

آیت نمبر۱۸۔ **اَلْمِيْزَانَ** ۔ اگلی کتابیں مختص المقام یا مختص الوقت تھیں اور یہ عام جچی تلی عدل و انصاف کے ساتھ ہے جس میں کسی کا ذرہ بھر حق نہ مارا جائے اور ہر ایک چیز کی میزان الگ الگ ہے۔ کتاب کی میزان دلائل ہیں۔

آیت نمبر۱۹۔ **اَلْحَقُّ** ۔ کتاب برحق۔ **الحقّ** وہ مضبوط چیز جس سے کوئی ٹکرائے تو پاش پاش ہو جائے۔

يُمَارُوْنَ ۔ جھگڑتے ہیں یہ لفظ قرآن مجید میں دو تین شکلوں میں آیا ہے ایک جگہ **مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ** (**البقرة**:۱۴۸) اور دوسری جگہ **فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً** (**الكهف**:۲۳)۔ پس اس کے معنے ہیں جھگڑے اور شک اور ہلاکت کے۔

فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۹﴾

رکھو جو لوگ جھگڑے کرتے ہیں ساعت آنے میں تو وہ دور و دراز کی گمراہی میں ہیں۔

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۲۰﴾ ع ۲

۲۰۔ اللہ بڑا لطف فرمانے والا ہے اپنے بندوں پر روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور وہی قوی زبردست ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کی کھیتی بڑھا دیتے ہیں اور جو شخص دنیا ہی کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم دیتے ہیں کچھ اس سے مگر اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ کیا ان منکروں کے (کوئی) حمایتی ہیں، شریک ہیں کہ انہوں نے ان کے لئے راہ نکال دی ہے دین کی جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا اور اگر فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا تو فیصلہ ہو چکا ہوتا اُن میں اور کچھ شک نہیں کہ ظالموں ہی کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ تُو دیکھے گا ظالموں کو، ترساں و لرزاں ہوں گے ان اعمالوں کے سبب سے جو انہوں نے کئے اور اس کا وبال تو ان پر ضرور ہی پڑنے والا ہے اور جن لوگوں نے اللہ کو سچے دل سے مانا اور بھلے کام کئے وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے۔ ان کے لئے حاضر کیا جائے گا جو وہ چاہیں گے اپنے رب کے پاس اور یہی تو بہت بڑا افضل ہے۔

آیت نمبر ۲۲۔ كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ الخ ۔ فیصلہ کا وعدہ۔ یہ ہیں معنی حٰمٓ ۔ عٓسٓقٓ کے یعنی وعدہ ساعت قیامت نہ ہوتا تو فیصلہ ہو چکتا۔

ذٰلِكَ الَّذِىۡ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسۡـَٔـلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى ؕ وَمَنۡ يَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِيۡهَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ یہی وہ حالت ہے جس کی خوش خبری دیتا ہے اللہ اپنے ان بندوں کو جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے۔ تُو کہہ دے میں تو کچھ تم سے مانگتا نہیں اس پر مزدوری مگر رشتے ناتے میں محبت قائم رکھو اور جو شخص نیکی کرے گا ہم اس کو زیادہ دیں گے اُس کی نیکی میں خوبی۔ بے شک اللہ بڑا عیبوں کا ڈھانپنے والا بڑا قدردان قبول کرنے والا ہے۔

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنۡ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخۡتِمۡ عَلٰى قَلۡبِكَ ؕ وَيَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ وَيُحِقُّ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے افترا کیا ہے اللہ پر جھوٹا اور اللہ چاہے تو تیرے دل کو مضبوط کر دے اور مٹا دے جھوٹ کو اور سچ سچ ثابت کر دے پیشگوئی کیونکہ وہ تو بڑا جاننے والا ہے سینے کے بھیدوں کو۔

وَهُوَ الَّذِىۡ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَيَعۡفُوۡا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ۙ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ وہی اللہ ہے جو توبہ قبول فرماتا ہے اپنے بندوں کی اور معاف فرماتا ہے خطائیں اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

آیت نمبر۲۴۔ اَلۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى ۔ رشتے ناطے میں محبت، جوشِ قرابت، تبلیغ مجھے تمہاری بہی خواہی پر مجبور کر رہا ہے۔ میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ یہ سورۃ مکی ہے اس وقت حسین پیدا نہیں ہوئے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بچی تھیں۔ قربیٰ کے پانچ معنی ہیں۔ وہ اعمال صالحہ جو خدا کا مقرب بنائیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ آپس میں مل کر رہیں۔ ایک سے ایک شرارت نہ کریں۔ مقربان الٰہ۔ رسول اللہ کے عام اقارب علی الخصوص اہل بیت حضرت حسین وغیرہ رضی اللہ عنہم۔ خلاصہ یہ کہ (۱) میری محبت کو بحیثیت قرابت قائم رکھو (۲) میرے اقارب سے محبت رکھو۔ (۳) تم اللہ کی محبت میں ایسے کام کرو جن سے قربت حاصل ہو۔ اس امر کی دلیل کہ قربیٰ سے مراد تقرب الی اللہ ہے۔ سورہ فرقان رکوع ۵ کی یہ آیت ہے۔ قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اَنۡ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا (الفرقان:۵۸)۔

آیت نمبر۲۵۔ اَلصُّدُوۡرِ ۔ صدر مقام ۔ صدر مقام یعنی قوائے دماغی کے مرکوزات۔

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ دعا قبول فرماتا ہے اُن لوگوں کی جنہوں نے سچے دل سے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے ان کو اپنے فضل سے زیادہ عطا فرماتا ہے اور کافروں کے لئے ہی سخت عذاب ہے۔

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِى الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور اگر اللہ کشادہ روزی کردے اپنے بندوں کے لئے تو وہ ضرور سرکشی کریں ملک میں لیکن اتارتا ہے اندازے سے جس قدر چاہتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں سے بڑا خبردار بڑا دیکھنے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور وہی ہے جو اتارتا ہے برسات اس کے بعد کہ لوگ ناامید ہوچکیں اور پھیلاتا ہے اپنی رحمت اور وہی دلی دوست وحمد وثنا کے قابل ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۳۰﴾ ع

۳۰۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو پھیلا دیئے ان میں جاندار اور وہ جب چاہے ان سب کو جمع کرسکتا ہے۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور تم پر جو کچھ مصیبت پڑتی ہے وہ تمہاری ہی بداعمالیوں کی وجہ سے ہے اور بہت کچھ تو وہ معاف کردیتا ہے یا بہتوں سے وہ معاف کردیتا ہے۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور تم اس کو عاجز تو کر ہی نہیں سکتے ملک میں اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی بھی دلی دوست و مددگار نہیں۔

آیت نمبر ۲۸۔ لَبَغَوْا۔ ضرور سرکشی کرتے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسیح یا مہدی اتنا مال تقسیم کریں گے کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا اور کسی کی کوئی احتیاج باقی نہیں رہے گی وہ اس آیت کے خلاف ہے۔

وَ مِنۡ اٰیٰتِہِ الۡجَوَارِ فِی الۡبَحۡرِ کَالۡاَعۡلَامِ ﴿ؕ۳۳﴾

۳۳۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں جہاز جو سمندر میں چلتے ہیں اونچے اونچے مانند جھنڈوں کے۔

اِنۡ یَّشَاۡ یُسۡکِنِ الرِّیۡحَ فَیَظۡلَلۡنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَہۡرِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ﴿ۙ۳۴﴾

۳۴۔ اگر اللہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے پس جہاز رہ جائیں کھڑے کے کھڑے دریا کے پشت پر۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک بڑے صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لئے۔

اَوۡ یُوۡبِقۡہُنَّ بِمَا کَسَبُوۡا وَ یَعۡفُ عَنۡ کَثِیۡرٍ ﴿۫۳۵﴾

۳۵۔ یا چاہے تو ان کو تباہ کر دے ان کے بُرے کرتوتوں کے سبب اور بہتوں کو معاف کر دے۔

وَّ یَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَہُمۡ مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ اور وہ لوگ معلوم کر رکھیں جو جھگڑا کرتے ہیں ہماری آیتوں میں کہ ان کے لئے کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں (یعنی رسول اللہ ﷺ سے)۔

فَمَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَ مَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ﴿ۚ۳۷﴾

۳۷۔ کہ جو کچھ تم کو دیا گیا ہے کوئی چیز ہو یہ تھوڑے دن کا فائدہ اٹھانا ہے دنیا کی زندگی کا اور جو اللہ کے یہاں ہے وہ تو بہت بہتر و زیادہ پائیدار ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

وَ الَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَ الۡفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوۡا ہُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ ﴿ۚ۳۸﴾

۳۸۔ اور جو لوگ بچتے ہیں کبیرہ گناہوں سے (یعنی بڑے گناہوں سے) اور کھلی بے حیائی کی باتوں سے اور جب ان کو غصہ آ جاتا ہے تو وہ معاف کر دیتے ہیں (ڈھانپ لیتے ہیں یعنی پی جاتے ہیں)۔

آیت نمبر ۳۸۔ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ ۔ کبیرہ گناہوں سے۔ کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ شرک، جادو، قتلِ نفس، یتیم کا مال کھانا، جھوٹی گواہی، ماں باپ کی نافرمانی، ہمسایہ کی عورت سے زنا، ایماندار عورت کو زنا کی تہمت لگانا، جھوٹ بولنا، بچوں کو مار ڈالنا، کفار کے جنگ سے بھاگ جانا، ہر ایک دھوکا وغیرہ۔

وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۚ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور جنہوں نے حکم مانا اپنے رب کا اور نماز کو ٹھیک درست رکھا اور آپس کے مشورہ سے کام کیا اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور وہ لوگ کہ جب ہوتی ہے ان پر زیادتی تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور برائی کا بدلہ برائی ویسی۔ پھر جو کوئی معاف کر دے اور سنوار کر لے (یعنی عفو بالاصلاح ہو) تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے کچھ شک نہیں کہ وہ پسند نہیں کرتا بے جا کام کرنے والوں کو۔

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ؕ﴿۴۲﴾

۴۲۔ پھر جس نے بدلہ لے لیا اپنے پر ظلم ہوئے بعد تو یہی لوگ وہ ہیں جن پر ملامت کو راہ نہیں۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ ملامت کا راستہ تو انہیں پر ہے جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور ملک میں شرارت کرتے ہیں ناحق یہی لوگ ہیں جن کو ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۧ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور البتہ جس نے صبر کیا اور عیب پوشی کی تو بے شک یہ بہت ہی بڑے ہمت کے کام ہیں۔

ع ۱۴/ ۵

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۚ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور جس کو اللہ گمراہ کرے تو کوئی اس کا مددگار نہیں اس کے بعد (یعنی جو ظالم کافر ہو) اور تو دیکھے گا ظالم کافروں کو جس وقت وہ عذاب دیکھیں گے تو کہنے لگیں گے کہ کیا لوٹ چلنے کی بھی کوئی راہ ہے۔

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور تو اُن کو دیکھے گا کہ وہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے ذلت سے عاجزی کرتے ہوئے۔ دیکھتے ہوں گے کن انکھیوں سے اور ایماندار لوگ کہیں گے کہ بے شک نقصان پانے والے لوگ تو یہی ہیں جنہوں نے نقصان دیا اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن۔ سن رکھو ظالم ہی دائمی عذاب میں رہیں گے۔

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور اُن کے کوئی دوست نہ ہوں گے جو اُن کو مدد دیں اللہ کے سوا اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لئے کوئی راستہ نہیں (یعنی ناسمجھ ضدی نادانوں کے لئے)۔

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ حکم مانو تمہارے رب کا اس سے پہلے کہ آموجود ہو وہ دن جس کو اللہ کی طرف سے ٹلنے کا حکم نہیں[1] اور نہ تم کو پناہ ہی ملے گی اس دن اور نہ تم سے انکار ہی ہو سکے گا۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو ہم نے تجھ کو کچھ محافظ بنا کر نہیں بھیجا ہے تیرا کام تو اتنا ہے کہ تو پہنچا دے اور جب ہم چکھاتے ہیں انسان کو اپنی طرف سے کوئی رحمت تو وہ خوش ہو جاتا ہے اور جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے ان کے کرتوتوں کی وجہ سے (تو وہ ناخوش ہو جاتا ہے) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ

۵۰۔ اور اللہ ہی کی حکومت ہے آسمانوں اور

---

[1] یہ جنگ بدر کے متعلق پیش گوئی ہے۔

آیت نمبر ۴۹۔ بِمَا قَدَّمَتْ۔ ان کی کرتوتوں سے۔ دیکھئے جبر نہیں ہے۔

مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۙ﴿۵۰﴾

زمین میں جو چاہتا ہے پیدا کرتا رہتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عنایت کرتا ہے۔

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ یا دونوں یعنی بیٹے بیٹیاں۔ اور بنا دیتا ہے جسے چاہتا ہے بانجھ۔ بیشک وہ بڑا جاننے والا اور بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا

۵۲۔ اور کسی بشر کی طاقت نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے (یعنی روبرو) مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردے کے پیچھے سے (رؤیا و کشف کے ذریعہ

آیت نمبر ۵۰۔ اِنَاثًا۔ بیٹیاں۔ اس آیت میں پہلے لڑکیوں کا ذکر ہے پھر لڑکوں کا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکییں زیادہ ہوتی ہیں اور لڑکے اس سے کم اور متوسط اس سے کم یعنی لڑکے لڑکیاں دونوں ایک گھر میں اور اس سے کم بانجھ۔ یہاں تین صورتیں بتائیں ہیں (۱) صرف لڑکیاں (۲) صرف لڑکے (۳) **اَوْ يُزَوِّجُهُمْ** میں چار صورتیں بتائیں (۱) لڑکے لڑکیاں (۲) بصورت توام (۳) دونوں کی خاصیت والی اولاد۔ (۴) مرد و عورت **عَقِيْم**۔ مخنثوں کو اس چوتھی شکل میں داخل فرمایا ہے۔

آیت نمبر ۵۲۔ اِلَّا وَحْيًا۔ مگر وحی کے ذریعہ سے۔ جیسا اندھا پہچانے ہوئے شخص کی آواز اور کلام کو پہچانتا ہے اور غلطی نہیں کرتا اسی طرح ملہم و صاحب وحی خدا کی آواز پہچان لیتا ہے۔ اور وحی کی تین ترکیبیں ہیں (۱) پہلے تو وحی ورائے حجاب ہے جو خاص حجاب ہے (۲) رسول کو بھیجنا۔ یہ دو قسم ہیں۔ رسول بشر یا رسول ملائک۔ (۳) رؤیا و کشف۔ لفظ وَحی سن کر عوام گھبرا اٹھتے ہیں حالانکہ تین صورتیں وحی سے تعبیر کی گئی ہیں۔ **وَحی** کے لفظی معنے صرف اشارہ کے ہیں۔ **وَحْيًا** میں عام خواب وغیرہ ہیں۔ جیسا کہ **بَابُ الْبَعْثِ وَ بَدْءُ الْوَحْيِ** اور حدیث بخاری وغیرہ اس پر شاہد ناطق ہیں اور **مِنْ وَّرَآءِ حِجَاب** یہ بھی ایک قسم کی وحی ہے جو اولیاء اور اہل اللہ کو ہوتی ہے۔ ان کے مکاشفات اکثر تعبیر طلب ہوتے ہیں اور جب تک تعبیر و ظہور کا وقت نہ آوے ان پر حجاب پڑے رہتے ہیں۔ تیسرے **يُرْسِلَ رَسُوْلًا**۔ یہ **وَحی متلوّ** ہے اس کی عبارت بھی اگلی دو قسموں کی وحی سے زیادہ اور اَبلغ و اَحسن اور بااَحکام و اوامر و نواہی مجسم شریعت الٰہیہ ہوتی ہے۔ اس کلام کی حفاظت اللہ تعالیٰ کی طرف سے زبردست پہروں اور ملائک کے ساتھ ہوتی ہے اور مداخلت شیطانی و قوت فکریہ اور وہمیہ خیالیہ عادات و طبائع اور قرینہ و قیاس وغیرہ کا وسواس اس میں کسی قسم کی دست اندازی نہیں کرسکتا۔ چنانچہ سورۂ جنّ کی اخیر آیت **وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا** (الجن:۲۸) میں مذکور ہے۔

فَیُوۡحِیَ بِاِذۡنِهٖ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ﴿۵۲﴾

سے) یا کسی رسول وفرشتے کو بھیج دے[1]۔ پھر وہ پہنچادے اللہ کے حکم سے جو اللہ چاہے، بے شک اللہ بڑے مرتبے والا حکمت والا ہے۔

وَ کَذٰلِکَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ مَا کُنۡتَ تَدۡرِیۡ مَا الۡکِتٰبُ وَ لَا الۡاِیۡمَانُ وَ لٰکِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِیۡ بِهٖ مَنۡ نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّکَ لَتَهۡدِیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۵۳﴾ ۙ

۵۳۔ اسی طرح بھیجا ہم نے تیری طرف ہمارے حکم سے ہمارا کلام قرآن مجید۔ تُو جانتا ہی نہ تھا کہ کتاب کیا چیز ہے اور ایمان کیا ہے مگر ہم نے بنا دیا اس وحی کو ایک نور۔ ہم راہ دکھاتے ہیں اس کے ذریعہ سے جسے چاہتے ہیں اپنے بندوں میں سے اور کچھ شک نہیں تُو تو ہدایت کرتا ہے سیدھی راہ ہی کی طرف[2]۔

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِلَی اللّٰهِ تَصِیۡرُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵۴﴾ ع

۵۴۔ اُس اللہ کی راہ کی طرف کہ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ سن رکھو کہ سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

ع ۵

---

[1] یہی وحی اور الہام کی تین اقسام ہیں۔

[2] یعنی خود تو مستقیم راہ پر ہے اور تیری پیروی کرنے والے بھی۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّ سَبْعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①	۱۔ ہم سورہ زخرف کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔
حٰمٓ ۚ②	۲۔ اللہ نے حمایت کی محمدؐ کی۔
وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۛ③	۳۔ قسم ہے واضح کتاب کی۔ (معااتفقۃ عندالمتقدمین)
اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ④	۴۔ ہم نے اس کتاب کو بنایا ہے قرآن عربی زبان کا تا کہ تم سمجھو۔
وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۗ⑤	۵۔ اور بے شک وہ قرآن سورہ فاتحہ میں ہے[۱] اور ہمارے نزدیک وہ بلند قدر حکمتوں سے بھری ہوئی ہے۔
اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ⑥	۶۔ کیا ہم تم سے روک لیں گے قرآن کو منہ پھیر کر اس وجہ سے کہ تم لوگ حد سے باہر نکلنے والے ہو[۲]۔
وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ⑦	۷۔ اور ہم پہلوں میں کتنے نبی بھیج چکے ہیں۔
وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑧	۸۔ اور ان کے پاس کوئی بھی نبی نہ آیا مگر یہ اس کے ٹھٹھے ہی اڑاتے رہے۔
فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ⑨	۹۔ تو ہم نے ہلاک کر دیا ان سے سخت پکڑ والوں کو اور پہلوں کا نمونہ گزر چکا ہے۔

---

۱ سورہ فاتحہ علم الٰہی یا لوحِ محفوظ یا فطرتِ صحیحہ یا قلبِ محمد ﷺ میں محفوظ ہے۔

۲ کسی کا فر فاسق یا وہ گو کی وجہ سے قرآن کا نزول رک نہیں سکتا۔

آیت نمبر ۲۔ حٰمٓ ۔ حمید وحفیظ ۔ مُنزلِ کتاب۔

آیت نمبر ۵۔ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ ۔ لوح محفوظ یا فطرت صحیحہ یا قلب محمد ﷺ۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ خَلَقَهُنَّ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور اگر تُو ان سے پوچھے کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو تو وہ ضرور کہیں گے کہ بڑے زبردست و بڑے جاننے والے نے۔

الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّجَعَلَ لَـكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ جس نے بنا دیا تمہارے لئے زمین کو جھولنا اور بنا دیئے تمہارے لئے اس میں راستے تا کہ تم راہ پا جاؤ۔

وَالَّذِىۡ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ‌ ۚ فَاَنۡشَرۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا ‌ۚ كَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ وہی اللہ ہے جس نے اتارا بادل سے پانی اندازے سے پھر ہم نے زندہ کر دیا اس سے ایک شہر مردہ کو۔ اسی طرح نکالے جاؤ گے یعنی مرے بعد زندہ ہو کر اٹھو گے[۱]۔

وَالَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَـكُمۡ مِّنَ الۡفُلۡكِ وَالۡاَنۡعَامِ مَا تَرۡكَبُوۡنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور وہی ہے جس نے پیدا کئے سب چیزوں کے جوڑے اور بنائیں تمہارے لئے کشتیاں اور چار پائے جن پر تم سوار ہوتے ہو۔

لِتَسۡتَوٗا عَلٰى ظُهُوۡرِهٖ ثُمَّ تَذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ رَبِّكُمۡ اِذَا اسۡتَوَيۡتُمۡ عَلَيۡهِ وَتَقُوۡلُوۡا سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا

۱۴۔ تا کہ چڑھ بیٹھو اور ٹھیک سوار ہو اس کی پیٹھ پر پھر یاد کرو تمہارے ربّ کا احسان جب ان پر بیٹھ جاؤ اور کہو پاک ذات ہے وہ جس نے ہمارے بس میں کر دیا اس سواری کو اور اس کو

---

[۱] جیسا شہر مکہ کفر سے اسلام کی طرف وحی کے پانی سے زندہ ہو گیا۔

آیت نمبر ۱۴۔ تَقُوۡلُوۡا۔ یعنی سواری پر بیٹھ کر یہ دعا سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ (الزخرف: ۱۴، ۱۵) یعنی پاک ذات ہے اور ہم اپنے ضعف کے باعث محتاج ہیں سواری کے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے ایسے نقص سے جس طرح اس نے ہم سے زبردست جانوروں کو ہمارے قابو میں کیا ایسے ہی وہ دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔ وہ جس نے ہمارے بس میں کر دیا اس سواری کو اور اس کو ہم قابو میں نہ لا سکتے تھے اور ہمیں تو اپنے رب ہی کی طرف ضرور لوٹ جانا ہے۔ یہ چند روزہ عارضی، اِدھر اُدھر چڑھے پھرتے ہیں۔ سواری عام ہے یہاں تک کہ خرِ دجال ریل وغیرہ بھی اس میں شریک ہے۔

لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۴﴾

ہم قابو میں نہ لا سکتے تھے۔

وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور ہمیں تو اپنے رب ہی کی طرف ضرور لوٹ جانا ہے۔

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶﴾ؕ

۱۶۔اور لوگوں نے ٹھہرایا اللہ کے بندوں میں سے ایک جزء بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ کیا اللہ نے اپنی مخلوقات میں سے بیٹیاں ہی لے لیں اور تم کو چن چن کر بیٹے دے دیئے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ حالانکہ جب ان لوگوں کولڑکی پیدا ہونے کی خوش خبری دی جاتی ہے جس کی وہ نسبت کرتے ہیں رحمٰن کی طرف مثال دے کر تو اس کا چہرا کالا تو ا ہو جاتا ہے اور وہ اندر ہی اندر گھٹا جاتا ہے۔

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِى الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ کیا بیٹی ذات جو پرورش پائے زیوروں میں اور وہ جھگڑے کے وقت میں صاف بات بھی نہیں کر سکتی (تو کیا اللہ کے لئے ایسی چیز مقرر کرتے ہو)۔

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں عورت ذات اور دیوی قرار دیا کیا تم موجود تھے ان کے پیدا ہوتے وقت؟ قریب ہی لکھ لی جائے گی ان کی بات (یعنی یہ بات محفوظ رکھیں گے) اور اُن سے باز پرس ہوگی۔

آیت نمبر۱۶۔ جُزْءًا ۔ ایک جزء۔ یہ ہندوؤں کا اور مشرکوں کا ردّ ہے جو فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں اور مورتیں اور دیویاں بنالیں اور بعض نے اور مخلوق کو خدا کا بیٹا مانا جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ کو وغیرہ وغیرہ۔

لَكَفُوْرٌ ۔خدا کا بیٹا بیٹی بنانے والوں نے خدا کے رحم کا جس کے دلائل واضح ہیں اور اس کے دربار میں عزت پانے کا جس کا دروازہ ہر ایک کے لئے کھلا ہے انکار کیا۔اس کے رحم کے لئے یا اس کے دربار میں پہنچنے کے لئے وسائل کا اختراع کرنے لگے پس خدا کی طرف غلط کا منسوب کرنا ناشکری ہے اور خدا کی بے قدری ہے۔

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور یہ کہتے ہیں کہ اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان کی پوجا نہ کرتے۔ اس بات کا تو ان کو علم نہیں ہے ہاں یہ تو صرف اٹکل ہی دوڑا رہے ہیں۔

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ کیا ہم نے ان کو کتاب دی ہے قرآن سے پہلے جس کو یہ مضبوط پکڑ رہے ہیں؟

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو ایک ہی دین پر۔ ہم تو انہیں کے نشان قدم پر چل رہے ہیں[1]۔

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اسی طرح ہم نے بھیجا تجھ سے پہلے کسی گاؤں میں کوئی ڈرانے والا تو وہاں کے آسودہ لوگوں نے بھی کہا کہ ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو ایک ہی دین اور جتھے پر اور ہم تو انہیں کے قدم بقدم ہو رہے ہیں۔

---

[1] باپ دادا کی عامیانہ تقلید کا جواب دیا جاتا ہے۔

آیت نمبر۲۲۔ مُسْتَمْسِكُوْنَ۔ مضبوط پکڑ رہے ہیں۔ یہ غلط العام تقدیر کے خیال کا ردّ ہے یعنی کفّار کا کہنا کہ خدا ہی کی مشیّت و منشا کے موافق ہم غیروں کی پوجا کر رہے ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور اٹکل بازی کرتے ہیں۔ یہ دو دلیلیں ہوئیں۔ تیسری دلیل ارشاد ہوتی ہے کہ کیا ہماری کسی اگلی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ غیر کی پوجا کرو جس کی تم سند پکڑتے ہو۔ چوتھے ان کے علم کی سند دی کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو یونہی پایا ہے اور ہم ان کی راہ پر چل رہے ہیں۔ اس کا ردّ یوں فرمایا کہ تمہارے ماں باپ اگر نادان ہوں تو کیا جب بھی تم انہیں کی راہ پر چلو گے اور جو ان سے بڑھ کر ہدایت کی بات علم اور کتاب خدا سے توفیق پا کر پیش کرے اس کی بھی نہ مانو گے یہ بھی بڑی گمراہی کی بات ہے۔ پھر پانچویں دلیل فرمائی کہ ہم نے ان کو سزا دی یعنی اگر وہ ہماری چاہتی بات ہوتی تو ہم انہیں سزا کیوں دیتے۔ پھر چھٹی دلیل بیان فرمائی کہ مکذّبین کے انجام سے عبرت پکڑو۔ پھر ابراہیمؑ کا اپنے کو بَری کہنا غیروں کی پوجا سے یہ ساتویں دلیل ہے۔

قُلَ اَوَلَوۡ جِئۡتُكُمۡ بِاَهۡدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمۡ عَلَيۡهِ اٰبَآءَكُمۡ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اس نبی نے کہا اگر میں تمہارے پاس ایسا عمدہ دین لے کر آیا ہوں جو اُس سے بھی زیادہ بہتر راہ بتانے والا ہوں جس پر پایا تم نے اپنے باپ دادا کو (تو کیا جب بھی تم اسی اپنے پرانے طریقے پر قائم رہو گے) وہ کہنے لگے ہم تو تمہارے ہاتھ بھیجے ہوئے دین کے منکر ہی ہیں۔

فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۲۶﴾ ع

۲۶۔ تو ہم نے بدلہ لے لیا ان سے تُو دیکھ کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا؟

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ لِاَبِيۡهِ وَقَوۡمِهٖۤ اِنَّنِىۡ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۷﴾ۙ

۲۷۔ (اور بیان کردے) جب ابراہیم نے کہا اپنے چچا یا تایا کو اور قوم کو بے شک میں ان سے بے تعلق ہوں جن کو تم پوجتے ہو۔

اِلَّا الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ فَاِنَّهٗ سَيَهۡدِيۡنِ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ مگر ہاں! جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے وہی مجھے راہ دکھاتا ہے۔

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِىۡ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور اللہ نے بنایا اس کلمۂ توحید کو باقی رہنے والی بات ابراہیم کی نسل میں تاکہ منکر رجوع کریں۔

بَلۡ مَتَّعۡتُ هٰٓؤُلَاۤءِ وَاٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى جَآءَهُمُ الۡحَقُّ وَرَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ میں نے رہنے سہنے دیا ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادا کو تھوڑے دن یہاں تک کہ ان کے پاس آ گیا دینِ حق اور رسول کھلم کھلا بیان کرنے والا۔

وَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَقُّ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور جب ان کے پاس دین حق آیا تو وہ کہنے لگے یہ تو دل فریب اپنے لوگوں سے قطع تعلق کرنے والی بات ہے اور ہم تو اس کو کبھی نہ مانیں گے اور منکر ہی رہیں گے۔

آیت نمبر ۲۹۔ كَلِمَةً ۔ بات۔ یہ بھی وحدت الوجود کا ردّ ہے۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن کیوں نہ اتارا گیا بڑے آدمی پر دو بڑی بستیوں کے رہنے والوں سے[1]۔

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ کیا یہ لوگ بانٹ رہے ہیں تیرے رب کی رحمت کو۔ ہم نے تقسیم کی اُن کے درمیان اُن کی روزی اسی دنیا کی زندگی میں۔ ہمیں نے بلند مرتبہ بنایا ہے ایک کو ایک پر تاکہ بنائے ایک دوسرے کو محکوم ۔ تیرے رب کی رحمت تو ان چیزوں سے بہتر ہے جو یہ جمع کر رہے ہیں۔

وَلَوْلَاۤ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ۙ

۳۴۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ لوگ ایک ہی جماعت ہو جائیں گے (کافر و مومن حرص کے سبب سے[2]) تو البتہ رحمٰن کے منکروں کے گھروں کی چھت ہم چاندی ہی کی بنا دیتے اور سیڑ ھیں بھی کہ وہ اس پر چڑھیں۔

وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۵﴾ۙ

۳۵۔ اوران کے گھروں کے دروازے بھی اور وہ تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوتے۔

---

[1] یعنی مکہ اور طائف کے مال دار باعزت شخص پر نازل ہونا تھا۔

[2] یعنی سب دنیا میں پھنس جائیں گے تو دنیا کی زینت جو ہمارے نزدیک ایسی ناچیز ہے کہ البتہ ہم کافروں کے گھر سونے چاندی ہی کے بنا دیتے اور ان کی سیڑ ھیں بھی۔

آیت نمبر۳۳۔ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ۔ بانٹ رہے ہیں تیرے رب کی رحمت کیونکہ ہر ایک بات کا استدلال ہوگا۔ آخر یہی کہنا پڑے گا خدا کی طرف سے ہے تو پھر اس خاص رَجُل پر نزول ہوتا تو اس میں بھی یہی بات پوچھنی پڑتی کہ اس سے بڑے آدمی پر کیوں نہ نزول ہوا؟ تو جواب دیا گیا کہ ہم بانٹنے والے ہیں جسے چاہیں دے دیتے ہیں اور جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کر دیتے ہیں۔

آیت نمبر۳۴۔ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ۔ منکر ہیں رحمٰن کے۔ یہ اس لئے کہ ان کو شرمندہ کیا جائے کہ جس رحمٰن کا تم انکار کرتے ہو اس نے اتنا رحم کیا کہ چاندی سونے سے تم کو بھر دیا پھر کہاں تک انکار کرو گے۔

وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ ع

۳۶۔ اور سونے کے بھی (گھر بنا دیتے) اور یہ سب کیا ہے؟ دنیا کی چند روزہ زندگی کا گزران ہے اور تیرے رب کے نزدیک متقیوں کے لئے انجام بخیر ہے۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾

۳۷۔ اور جو کوئی رحمٰن کے ذکر سے غفلت کرے ہم اس پر مقرر کر دیتے ہیں ایک شیطان تو وہ اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾

۳۸۔ اور وہ ان کو ضرور روکتے ہیں راہ سے اور سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں اور مہدی ہیں۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾

۳۹۔ یہاں تک کہ (غافل) جب ہمارے پاس آئے گا بولے گا[1] کیا اچھا ہوتا کہ میرے تیرے میں مشرق اور مغرب کا فرق ہوتا تو وہ کیا بُرا ساتھی ہے[2]۔

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾

۴۰۔ اور تم کو کچھ بھی فائدہ نہ دے گی آج جب کہ تم ظالم ٹھہر چکے، یہ بات کہ تم سب عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو[3]۔

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾

۴۱۔ اے پیارے محمدؐ! کیا تُو بہروں کو سنا سکتا ہے اندھوں کو راہ دکھا سکتا ہے[4] اور ان لوگوں کو جو بالکل گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

---

۱ یعنی وہ غافل رحمٰن اس شریر دوست کو کہے گا یا شریر اللہ کو کہے گا۔

۲ بدصحبت کا جما ہوا آدمی نیک صحبت سے کوسوں بھاگنا چاہتا ہے۔

۳ تو مرگ انبوہ جشنے دارد کا بھی مزہ جاتا رہا۔

۴ منکروں کا ہی حال ہے کہ محض اندھے ہیں۔

آیت نمبر ۳۷۔ شَيْطٰنًا۔ یعنی جب نیک صحبت سے آدمی ہٹ جاتا ہے تو اس کو کوئی بدچلن آدمی مل جاتا ہے، ہلاک کرنے والا گمراہ کرنے والا۔

فَاِمَّا نَذۡهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنۡهُمۡ مُّنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اگر ہم تجھ کو لے بھی جائیں گے دنیا سے تو ان سے تو ضرور بدلہ لینا ہے ہم کو۔

اَوۡ نُرِيَنَّكَ الَّذِىۡ وَعَدۡنٰهُمۡ فَاِنَّا عَلَيۡهِمۡ مُّقۡتَدِرُوۡنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ یا تجھ کو وہی دکھا دیں گے جو ہم نے ان سے پیشگوئیاں کہہ رکھی ہیں کیونکہ ہم تو ان پر بڑا اختیار رکھتے ہیں۔

فَاسۡتَمۡسِكۡ بِالَّذِىۡۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ‌ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ تو تُو مضبوط پکڑے رہ اسی کام کو جو وحی کیا گیا ہے تیری طرف۔ بے شک تُو تو سیدھی راہ پر ہے۔

وَاِنَّهٗ لَذِكۡرٌ لَّكَ وَلِقَوۡمِكَ‌ۚ وَسَوۡفَ تُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور بے شک وہ قرآن شریف یادگار ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے اور آگے چل کر تم سے باز پُرس ہوگی۔

وَسۡـَٔلۡ مَنۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلۡنَا مِنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ اٰلِهَةً يُّعۡبَدُوۡنَ ﴿۴۶﴾ ع

۴۶۔ اور ان سے پوچھ لے جو ہم نے بھیجے تجھ سے پہلے ہمارے رسول[1] کیا ہم نے ٹھہرا دیئے رحمٰن کے سوا کوئی معبود[2] کہ ان کی پوجا کی جائے۔

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور ہم نے بھیجا موسیٰ کو نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے رُعب دار سرداروں کی طرف تو وہ بولا میں بھیجا ہوا ہوں ربّ العالمین کا۔

---

[1] کتب انبیا میں تلاش کر، اہل ذکر سے پوچھ لے۔

[2] وحدۃ الوجود کا ایک طرح اور بت پرستوں کو دوسری طرح ردّ ہے۔

آیت نمبر ۴۵۔ وَاِنَّهٗ لَذِكۡرٌ لَّكَ۔ اور بے شک وہ یادگار ہے تیرے لئے۔ اس سورہ شریف میں اکثر **اِنَّهٗ** کی ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہے اور **ذِکْرٌ** کے معنے شریف بنانے، بڑا آدمی اور معتبر و مشہور بنانے کے لئے ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ تو جب موسیٰ ہماری نشانیاں لایا تو لگے اُس پر ہنسنے۔

وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۘ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤٩﴾

۴۹۔ اور جو جو نشانیں ہم ان کو دکھاتے گئے تو وہ دوسری پہلی سے بڑھی ہوئی تھی اور ہم نے ان کو پکڑ لیا عذاب میں تاکہ وہ باز آجائیں۔

وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٥٠﴾

۵۰۔ اور کہنے لگے اے دلربا باتیں کرنے والے! قطع تعلق کرانے والے! دعا کر ہمارے لئے تیرے رب سے اس ذریعہ سے جو تجھ سے عہد کر رکھا ہے۔ ہم ضرور ضرور راہ پر آجائیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿٥١﴾

۵۱۔ پھر جب ہم نے ان سے دور کر دیا عذاب اُس وقت وہ عہد توڑ بیٹھے۔

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٥٢﴾

۵۲۔ اور ڈھنڈوری پٹوا دی فرعون نے اپنی قوم میں اور کہلایا اے میری قوم! کیا مصر کا ملک میری سلطنت نہیں اور یہ نہریں جو بہہ رہی ہیں ہمارے مکانوں کے نیچے کیا تم کو دِکھتا ہی نہیں۔

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿٥٣﴾

۵۳۔ ہاں میں بہتر ہی ہوں اُس شخص سے جو ایک ذلیل آدمی ہے (یعنی موسیٰ) یہ تو بات بھی صاف نہیں کر سکتا۔

فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿٥٤﴾

۵۴۔ پھر کیوں نہیں ڈالے گئے اس پر سونے کے کنگن یا اس کے ساتھ فرشتے ہوتے صفیں باندھ کر۔

آیت نمبر ۵۰۔ عَهِدَ عِنْدَكَ ۔ جو تجھ سے عہد کر رکھا ہے۔ وہابی اور ظواہر کا ردّ ہے۔ انبیاء اور مقدس لوگ اللہ کا عہد رکھتے ہیں اور شفیع ہوتے ہیں اور جن حدیثوں یا آثار میں کہیں وسیلہ کا لفظ آتا ہے تو اس سے صرف عَهِدَ عِنْدَكَ ہی مراد ہوتی ہے نہ کچھ اور دباؤ۔

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ پھر فرعون نے بے عقل بنا دیا اپنی قوم کو تو انہوں نے اسی کا کہنا مانا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ فاسق نافرمان لوگ تھے۔

فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۶﴾ۙ

۵۶۔ جب انہوں نے ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے اس کا بدلہ لیا پس ان سب کو ڈبا دیا۔

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ ع ۱۱

۵۷۔ پھر ہم نے اس کو بنا دیا گیا گزرا اور ایک فسانہ پچھلوں کے لئے۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ اور جب مثال بیان کی گئی مریم کے بیٹے کی تو ایک دم سے تیری قوم اس بات پر تالیاں بجانے لگی۔

وَقَالُوْۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور کہتے ہیں ہمارے معبود بہتر ہیں یا عیسٰی اور یہ مثال جو تجھ سے بیان کی یہ تو صرف جھگڑنے کو بیان کی ہے بلکہ یہ لوگ ہی جھگڑالو ہیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۶۰﴾ؕ

۶۰۔ بس عیسٰی تو ایک بندہ ہے جس پر ہم نے فضل فرمایا تھا (یعنی اس کو نبوت دی تھی) اور اس کو ایک نمونہ بنایا تھا بنی اسرائیل کے لئے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ اور اگر ہم چاہیں تو بنا دیں تم میں فرشتے کہ زمین میں وہ تمہاری جگہ کام کریں۔

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا

۶۲۔ اور بے شک قرآن شریف ایک قیامت کی

آیت نمبر ۵۹۔ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ۔ یہ لوگ جھگڑالو ہیں۔ یعنی وہ فرضی عیسٰی جو بت کی طرح عیسائیوں میں مانا گیا ہے۔ وہ تمہارے بتوں کی طرح جلے گا نہ ہمارا مقبول نبی بندہ عیسٰی جو ذی روح تھا۔

آیت نمبر ۶۲۔ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ۔ بے شک قرآن شریف ایک قیامت کی علامت ہے۔ **وَقَالَ فِيْ تَفْسِيْرِ السَّابِقَةِ اَيْ تَوَلُّدُهٗ مِنْ غَيْرِ اَبٍ** یعنی یسعیاہ۔ ایک کنواری بیٹا جنے گی۔ آثار قرب قیامت اور حضرت عیسٰی کی وفات پر ایک دلیل ہے کیونکہ بعض نے کہا حضرت عیسٰی کی طرف **اِنَّهٗ** کی ضمیر پھرتی ہے۔ اسی سورت کی چھیاسویں آیت میں آتا ہے **وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ** (الزخرف:۸۶)

وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾
علامت ہے تو تم قیامت سے شبہ نہ کرو اور میرا کہا مانو یہی سیدھا راستہ ہے۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾
۶۲۔اور تم کو روک نہ دے شریر ہلاک کرنے والا بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾
۶۳۔اور جب عیسیٰ کھلے کھلے نشان لے کر آیا تو بولا بے شک میں تمہارے پاس لایا ہوں پختہ سمجھ کی باتیں اور نتیجہ یہ ہے کہ تم کو بتا دوں بعض باتیں جس میں تم اختلاف کر رہے ہو تو اللہ ہی کو سپر بناؤ اور میرا کہا مانو۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾
۶۴۔ بے شک اللہ وہی ہے میرا بھی ربّ اور تمہارا بھی رب۔تو خاص اسی کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾
۶۵۔تو مختلف ہو گئے ان میں سے فرقے۔تو افسوس ہی ہے ان پر جنہوں نے بے جا کام کیا دردناک عذاب کے دن سے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾
۶۶۔کیا یہ لوگ منتظر ہیں[۱] **الساعة** کے تو وہ تو یکا یک آجائے گی اُن پر اور اُن کو شعور بھی نہ ہوگا۔

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ ع ۱۱/۱۲
۶۷۔اس دن جتنے دوست ہیں سب ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے صرف متقی ہی دوست بنے رہیں گے۔

---

[۱] بُری گھڑی یا قیامت کے۔

(بقیہ حاشیہ) مطلب یہ ہوا گویا مسیح تو اس کے پاس پہنچ چکے ہیں اور تم سب کو بھی اس کے پاس جانا ہے۔دوسرا مطلب یہ ہے جو کتاب یسعیاہ باب ۲۱ میں ہے اور **انّهٗ** کی ضمیر اگر قرآن شریف کی طرف پھیریں جیسا کہ متن میں پھیری ہے تو کوئی یہ نہ سمجھے کہ پہلے قرآن کا ذکر کہاں ہے کیونکہ قرآن میں قرآن کی طرف بغیر ذکر مَرجع کے بھی ضمیر پھر سکتی ہے جیسے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (القدر :۲) اور قرآن میں قیامت اور عیسیٰ اور تمام ایمانیات کا علم ہے جو جامع دلیل ہے۔

يٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ۚ﴿۶۹﴾	۶۹۔ اے میرے بندو! آج تم پر کچھ خوف نہیں ہے اور نہ گزشتہ ہی کے لئے پچھتاؤ گے۔
اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ ۚ﴿۷۰﴾	۷۰۔ جن لوگوں نے مانا ہماری آیتوں کو اور وہ فدائی فرمانبردار تھے۔
اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿۷۱﴾	۷۱۔ (اُن کو کہا جائے گا) جنت میں جاؤ تم اور تمہارے ساتھ والے یا بیبیاں مزے کرتے ہوئے۔
يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّاَكۡوَابٍ ۚ وَفِيۡهَا مَا تَشۡتَهِيۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡيُنُ ۚ وَاَنۡتُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۚ﴿۷۲﴾	۷۲۔ اُن کے سامنے دَور چلے گا طلائی رکابیوں کا اور دستی دار پیالوں کا اور اس میں جو تمہارا جی چاہے سب ہی موجود ہے اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ سدا وہاں رہو گے۔
وَتِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِىۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۳﴾	۷۳۔ یہ تو وہی جنت ہے جس کے تم خود وارث بنائے گئے ہو ان کاموں کے سبب سے جو تم کرتے تھے۔
لَكُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ كَثِيۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۴﴾	۷۴۔ اُس میں تمہارے لئے کثرت سے میوے ہیں۔ راحت ہے جن میں سے تم کھا رہے ہو۔
اِنَّ الۡمُجۡرِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ۖ ۚ﴿۷۵﴾	۷۵۔ بے شک قطع تعلق کرنے والے مدتوں جہنم میں رہیں گے۔
لَا يُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ وَهُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ۚ﴿۷۶﴾	۷۶۔ ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا عذاب اور وہ اس میں ناامید پڑے رہیں گے۔

آیت نمبر ۷۱۔ اَنۡتُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ ۔ تم اور تمہارے ساتھ والے یا بیبیاں اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نیک بندوں کے ساتھ ان کی بیبیاں بھی اور دوست اور بچے بھی بہشت میں ساتھ ہوں گے۔
آیت نمبر ۷۲۔ تَلَذُّ الۡاَعۡيُنُ ۔ آنکھوں کا سکھ وٹھنڈک ۔ یعنی جیسا جی چاہتا تھا ویسا آرام ملا یا اصل مطلوب جو خدا تھا وہ ملا۔

وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۷۷﴾

۷۷۔ اور ہم نے اُن پر ظلم نہ کیا لیکن وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔

وَنَادَوۡا يٰمٰلِكُ لِيَقۡضِ عَلَيۡنَا رَبُّكَ‌ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ مّٰكِثُوۡنَ ﴿۷۸﴾

۷۸۔ اور زور زور سے چیخیں گے اے مالک (داروغہ جہنم) تیرا رب ہم پر موت کا حکم بھیج دیتا تو اچھا تھا۔ وہ جواب دے گا تم کو اسی حال میں رہنا ہے۔

لَقَدۡ جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَـقِّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَكُمۡ لِلۡحَـقِّ كٰرِهُوۡنَ ﴿۷۹﴾

۷۹۔ بے شک ہم تمہارے پاس لائے ہیں دین حق لیکن تم میں بہت سے سچی بات سے بُرا ہی مانتے ہیں۔

اَمۡ اَبۡرَمُوۡۤا اَمۡرًا فَاِنَّا مُبۡرِمُوۡنَ‌ۚ ﴿۸۰﴾

۸۰۔ کیا انہوں نے ٹھان رکھی ہے کوئی بات تو ہم بھی کچھ ٹھان لیں گے (جیسا کریں گے ویسا بھریں گے)۔

اَمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّهُمۡ وَنَجۡوٰٮهُمۡ‌ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيۡهِمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نہیں سنتے ان کی زور کی باتیں اور آہستہ آہستہ کا ناپھوسی۔ کیوں نہیں (ہم ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے بھیجے ہوئے ان کے نزدیک لکھتے جاتے ہیں۔

قُلۡ اِنۡ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ‌ ‌ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الۡعٰبِدِيۡنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ فرض کرو رحمٰن کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے ماننے والا اور اس کی پوجا کرنے والا ہوتا[1]۔

---

[1] ترجمہ دیگر اگر کوئی رحمٰن کا بیٹا ہے (یعنی تمہارے نزدیک) تو میں اس کا پہلا منکر ہوں۔

آیت نمبر ۷۷۔ وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ ۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ یہ غلط العام تقدیر کا ردّ ہے۔

آیت نمبر ۸۰۔ اَمۡ اَبۡرَمُوۡۤا ۔ کیا انہوں نے ٹھان رکھی ہے۔ یعنی کیا وہ ہمارے رسول کے برعکس کوئی بات قائم کر سکتے ہیں؟ نہیں۔ ہمیں سب اندازے کرنے والے ہیں۔

آیت نمبر ۸۲۔ اَوَّلُ الۡعٰبِدِيۡنَ ۔ عابد کے ایک معنے منکر کے ہیں۔ تو پھر معنے یوں ہوں گے کہ میں ایسا یکتا اور واحد کا ماننے والا ہوں کہ اگر اس کا بیٹا بھی ہوتا تو میں تو نہ مانتا چونکہ غیرت دوئی مانع تھی۔

با سایہ ترا نمی پسندم — عشق است و ہزار بدگمانی

سُبۡحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ پاک ذات ہے وہ جو آسمان و زمین کا رب ہے اور عرش کا رب ہے۔ ان باتوں سے پاک ہے جو لوگ بیان کرتے ہیں (یعنی اللہ کا کوئی بیٹا ہے نہ بیٹی)۔

فَذَرۡہُمۡ یَخُوۡضُوۡا وَ یَلۡعَبُوۡا حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَہُمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ تُو ان کو چھوڑ دے اُن کی بَک بَک میں اور واہیات کھیل میں جب تک کہ ملاقات کریں اپنے اس دن سے جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

وَ ہُوَ الَّذِیۡ فِی السَّمَآءِ اِلٰہٌ وَّ فِی الۡاَرۡضِ اِلٰہٌ ؕ وَ ہُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ وہی رب ہے آسمانوں میں معبود اور زمین میں معبود اور وہی بڑا حکمت والا بڑا جاننے والا ہے۔

وَ تَبٰرَکَ الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا ۚ وَ عِنۡدَہٗ عِلۡمُ السَّاعَۃِ ۚ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ بڑی بابرکت ہے وہ ذات اور اسی کی سلطنت آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے اور اسی کے نزدیک ہے قیامت کا علم اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَ لَا یَمۡلِکُ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہِ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنۡ شَہِدَ بِالۡحَقِّ وَ ہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اور وہ تو کچھ اختیار نہیں رکھتے جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا شفاعت کرنے کے لئے مگر ہاں! جس نے گواہی دی سچی اور وہ جانتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ** یا یوں ترجمہ ہے۔ تو کہہ دے اگر رحمٰن کا کوئی بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی پوجا کرنے والا ہوتا۔ چونکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں اس لئے میں خدا کے سوا کسی کا عابد نہیں ۔ **عَبَدَ بفتحِ الۡبَآءِ ۔ تَذَلَّلَ** (اس نے تذلّل اختیار کیا)۔ **عَبِدَ بکسرِ الۡبَآءِ ۔ اَنۡکَرَ** (اس نے انکار کیا)۔

آیت نمبر ۸۶۔ وَ عِنۡدَہٗ عِلۡمُ السَّاعَۃِ۔ اس کے نزدیک ہے قیامت کا علم۔ یہ دلیل ہے ابطال الوہیت مسیح کی اور یہ کہ قیامت کا علم اللہ کریم ہی کے پاس ہے مسیح کے پاس نہیں جیسا کہ انجیل مرقس باب ۱۴ آیت ۳۲ میں خود اس کا اقرار موجود ہے۔ جو لوگ **عِلۡمُ السَّاعَۃِ** عیسیٰ کو سمجھتے ہیں ان کو بتایا جاتا ہے کہ وہ **عِلۡمُ السَّاعَۃِ** یعنی عیسیٰ اللہ کے پاس ہے جہاں تم نے جانا ہے اس نے نہیں آنا ہے۔ **فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔**

آیت نمبر ۸۷۔ شَہِدَ بِالۡحَقِّ ۔ گواہی دی سچی ۔ یہ بھی شفاعت کی صریح آیت اور رسول اللہ ﷺ کے شفیع ہونے کی صاف وقطعی دلیل ہے۔ شفیع نبی اور مامور ملہم و صالح ہوتا ہے یعنی وہ آ کر لوگوں کو راہ بتاتا ہے جس

وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ اور اگر تُو اُن سے دریافت کرے کہ اُن کو کس نے پیدا کیا تو وہ جواب دیں گے کہ اللہ ہی نے۔ پھر کہاں سے پھیرے جاتے ہیں۔

وَقِيۡلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ قَوۡمٌ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ اور رسول اللہ کے یارب یارب کہنے کی قسم ہے کہ یہ ایسے نکمے لوگ ہیں کہ مانتے ہی نہیں۔

فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَ قُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ تو خیر تُو ان سے منہ پھیر لے اور کہہ دے سلام۔ آگے چل کر یہ معلوم کر لیں گے۔

(بقیہ حاشیہ) سے وہ نجات پا جائیں۔ سب سے بڑے شفیع محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جن کے سبب سے بے انتہا مخلوق نے دنیوی و اخروی بلا سے نجات پائی۔

آیت نمبر ۸۹۔ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ۔ مانتے ہی نہیں۔ یہ شفاعت منظور نہ کرنے کی شکایت ہے مخلوق کی کہ مخلوق نے مجھے شفیع نہ سمجھا یعنی میرے کہنے پر نہیں چلتے کہ دائمی نجات پائیں۔

سُوۡرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الۡبَسۡمَلَةِ سِتُّوۡنَ اٰيَةً وَّ ثَلاثَةُ رُكُوۡعَاتٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝١

۱۔ ہم سورۂ دخان کو پڑھنا شروع کرتے ہیں صاحب جلال و جمال اللہ کے اسم شریف سے جس کا مظہر رحمٰن و رحیم ہے۔

حٰمٓ ۝٢

۲۔ بات جو ہو چکنی تھی ہو چکی۔

وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۝٣

۳۔ قسم ہے کتاب روشن بیان کی۔

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِيۡنَ ۝٤

۴۔ ہم نے اس کو نازل فرمایا ایک مبارک رات میں[1] کچھ شک نہیں کہ ہم ڈرانے والے ہیں۔

فِيۡهَا يُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ۝٥

۵۔ اُس رات میں فیصلہ کیا جاتا ہے ہر ایک عمدہ کام کا۔

اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ ۝٦

۶۔ ہمارے پاس سے فیصلہ ہوگا بے شک ہم بھیجنے والے ہیں رسولوں کو۔

رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝٧

۷۔ تیرے رب کی رحمت سے بے شک وہ بڑا سننے والا ہے بڑا جاننے والا۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۘ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِيۡنَ ۝٨

۸۔ وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو اُن میں ہیں جب تم یقین کرنے والے ہو۔

---

[1] سخت تاریکی کا زمانہ جس کے پیچھے نور نبوت والہام آتا ہے۔

آیت نمبر۴۔ **لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ**۔ ایک مبارک رات۔ یہ زمانہ نزول مامور کا جس میں جہالت دور کی جاتی ہے اور نور و روشنی پھیلائی جاتی ہے۔ نزول قرآن کی تین کیفیتیں ہیں۔ (۱) کسی نے کہا کہ یک دم لوح محفوظ سے **سَمَاءُ الدُّنیا** پر نازل ہوا پھر بتدریج جبریلؑ دنیا میں لائے۔ (۲) اجمالی رنگ میں خاتم الانبیاءؐ کے قلبِ مبارک پر نازل ہوا پھر تفصیلی طور پر بتدریج نازل ہوتا رہا۔ (۳) کسی نے کہا کہ کتاب سے سورتوں کا نزول مراد ہے۔

آیت نمبر۵۔ **يُفۡرَقُ**۔ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ملاءِ اعلیٰ سے جو ایک جماعت فرشتوں کی محرک خیر درگاہِ الٰہی میں ہے ان کا مشورہ ہوا اور یہ فیصلہ قرار پایا۔ خاتم الرسل کی بعثت اور خاتم الکتب کا نزول چاہئے۔ اسی رات کا نام **لَيۡلَةُ الۡمُبَارَكْ** ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ **اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا (الدخان : ٦)**۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٩

۹۔ کوئی بھی معبود نہیں سچا اس کے سوا وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادا کا بھی۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝١٠

۱۰۔ کچھ نہیں وہ تو شک میں پڑے ہوئے فرضی کھیل، کھیل رہے ہیں۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝١١

۱۱۔ تو تُو اس وقت کا منتظر رہ جس دن آسمان لے آوے ایک ظاہر دھواں۔

يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٢

۱۲۔ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ ٹیس دینے والا عذاب ہوگا۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝١٣

۱۳۔ کافر بول اٹھیں گے اے ہمارے ربّ! ہم سے یہ عذاب دور کردے ہم تو ایمان لاتے ہیں۔

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝١٤

۱۴۔ ان کو قرآن کہاں نصیب (ہوگا) اور تحقیق کہ آچکا ان کے پاس خوب بیان کرنے والا رسول۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝١٥ وقف لازم

۱۵۔ پھر انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور بولے یہ سکھایا ہوا دیوانہ ہے۔

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝١٦ وقف لازم

۱۶۔ ہم دور کردیں گے عذاب کو تھوڑی دیر تو پھر وہی کفر کرنے لگیں گے۔

آیت نمبر ۱۱۔ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ۔ سخت دھواں۔ سخت قحط جس سے آنکھوں میں اندھیرا پڑ گیا تھا۔ عرب پر سات برس تک رہا۔ عرب سخت واقعہ کو دھوئیں سے تعبیر کیا کرتے ہیں۔ ایک وہ دھواں ہے جو قرب قیامت میں ظاہر ہوگا جس کا ذکر احادیث میں ہے۔ چنانچہ بعض کے خیال میں اس کا ظہور شروع ہوگیا ہے جس کا ذکر جرائد میں بکثرت ہوا ہے کہ جرمن نے کوئی ایسے گولے آسمان کی طرف سے پھینکے ہیں جس سے ایک ایک گولہ کا ایک ایک میل میں دھواں پھیلتا اور لوگوں کا دم گھٹتا، عقل بگڑ جاتی، آنکھوں سے کچھ نہیں سوجھتا۔ خطرناک زہریلا دھواں ہے **نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْهَا. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْهَا وَ مِنْ غَيْرِهَا** (شرح جدید)۔

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾

۱۷۔ اور جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے ہم تو بدلہ لینے والے ہیں۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۙ﴿١٧﴾

۱۸۔ اور بے شک ہم آزما چکے ہیں ان سے پہلے فرعون کی قوم کو اور ان کے پاس معزز پیغمبر آیا تھا۔

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ﴿١٨﴾

۱۹۔ کہ میرے ساتھ کر دو اللہ کے بندوں کو (یعقوب کی اولاد کو) میں تمہارے پاس بھیجا ہوا آیا ہوں، امانت دار ہوں۔

وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۚ﴿١٩﴾

۲۰۔ اور یہ کہ سرکشی نہ کرو اللہ پر میں تمہارے پاس صریح سند لایا ہوں۔

وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿٢٠﴾

۲۱۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں میرے اور تمہارے رب سے اس سے کہ تم مجھ کو سنگسار کرو۔

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢١﴾

۲۲۔ اور اگر تم میرا یقین نہیں کرتے تو مجھ سے دور ہو جاؤ[۱]۔

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٢﴾

۲۳۔ پھر موسیٰ نے دعا کی اپنے رب سے یہ کہ قوم قطع تعلق کرنے والی ہے۔

فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۙ﴿٢٣﴾

۲۴۔ ہم نے حکم دیا راتوں رات لے نکل میرے بندوں کو البتہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

---

۱ مناظرۂ جنگ میں غلبہ کے لئے یہ دعا **مجرّب** ہے۔

آیت نمبر۲۲۔ فَاعْتَزِلُوْنِ۔ مجھ سے دور ہو جاؤ۔ یعنی دور ہو تو عذاب آئے گا حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ ہم میں دو پناہیں تھیں۔ ایک آنحضرت ﷺ کا وجود مقدس دوسرے استغفار۔

آیت نمبر۲۴۔ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ۔ راتوں رات لے نکل۔ میرے بندوں کو میرے نزدیک لفظ **عِبَادِيْ** میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف بھی اشارہ ہے۔

وَ اتۡرُكِ الۡبَحۡرَ رَهۡوًا ؕ اِنَّهُمۡ جُنۡدٌ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور دریا کو ٹھہرا ہوا چھوڑ جا (یعنی خشک) بے شک وہ لشکر ڈبائے جائیں گے۔

كَمۡ تَرَكُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوۡنٍ ۙ﴿۲۶﴾

۲۶۔ یہ لوگ چھوڑ گئے بہت سے باغ اور چشمے۔

وَّ زُرُوۡعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيۡمٍ ۙ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور کھیتیاں اور عزت کے محل۔

وَّ نَعۡمَةٍ كَانُوۡا فِيۡهَا فٰكِهِيۡنَ ۙ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور آرام کے سامان جس میں خوش رہا کرتے تھے۔

كَذٰلِكَ ۟ وَ اَوۡرَثۡنٰهَا قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ یہ واقعہ ایسا ہی ہوا اور ان چیزوں کا وارث ہم نے دوسروں کو بنا دیا۔

فَمَا بَكَتۡ عَلَيۡهِمُ السَّمَآءُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَا كَانُوۡا مُنۡظَرِيۡنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ تو اُن پر آسمان و زمین نہ روئے (مذہبی اور دنیوی لوگ) اور نہ اُن کو مہلت ملی نہ خود رو سکے اور نہ نادم ہو سکے۔ ع ۱۴

وَ لَقَدۡ نَجَّيۡنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مِنَ الۡعَذَابِ الۡمُهِيۡنِ ۙ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور بے شک ہم نے نجات دی بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے۔

مِنۡ فِرۡعَوۡنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ جو فرعون کی طرف سے تھا۔ کچھ شک نہیں کہ فرعون متکبر، زیادتی کرنے والا تھا۔

وَ لَقَدِ اخۡتَرۡنٰهُمۡ عَلٰى عِلۡمٍ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۚ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو پسند کیا اس وقت کے سب لوگوں پر۔

وَ اٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنَ الۡاٰيٰتِ مَا فِيۡهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيۡنٌ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور ان کو ہم نے کھلے کھلے نشان دیئے جس میں کھلا ہوا انعام تھا۔

آیت نمبر ۲۹۔ اَوۡرَثۡنٰهَا۔ وارث بنا دیا۔ یہ غلط ہے جو بعض مفسرین نے سمجھا کہ فرعون کے ڈوبنے کے بعد بنی اسرائیل دریائے قلزم سے واپس مصر میں آ گئے اور ملک کے مالک ہو گئے کیونکہ وہ کوہِ سینا کی طرف چلے گئے تھے اور چالیس برس بیابان میں پھرتے رہے اور حضرت موسیٰ اور ہارون کا انتقال ہو گیا۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوۡلُوۡنَ ۟ۙ﴿۳۵﴾	۳۵۔ یہ مکہ والے کہتے ہیں۔
اِنۡ هِىَ اِلَّا مَوۡتَتُنَا الۡاُوۡلٰى وَمَا نَحۡنُ بِمُنۡشَرِيۡنَ ﴿۳۶﴾	۳۶۔ ہم کو تو بس یہ ایک ہی بار مرنا ہے اور ہم دوبارہ اٹھائے نہیں جائیں گے۔
فَاۡتُوۡا بِاٰبَآٮِٕنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۷﴾	۳۷۔ لاؤ تو تمہارے باپ دادا کو جب تم سچے ہو۔
اَهُمۡ خَيۡرٌ اَمۡ قَوۡمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ اَهۡلَكۡنٰهُمۡ ۖ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۳۸﴾	۳۸۔ کیا یہ بہتر ہے یا تُبّع کی قوم اور وہ لوگ جو اُن سے بھی پہلے تھے۔ جن کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ بے شک وہ سب بڑے قطع تعلق کرنے والے ہیں۔
وَمَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا لٰعِبِيۡنَ ﴿۳۹﴾	۳۹۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو نہیں پیدا کیا اور جو اُن کے اندر ہے کھیلتے ہوئے۔
مَا خَلَقۡنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَـقِّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۰﴾	۴۰۔ ہم نے ان کو نہیں پیدا کیا مگر حق وحکمت سے لیکن ان میں بہت سے جانتے ہی نہیں۔
اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ مِيۡقَاتُهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ﴿۴۱﴾	۴۱۔ بے شک فیصلہ کا دن ان سب کے لئے ایک مقرر وقت ہے۔
يَوۡمَ لَا يُغۡنِىۡ مَوۡلًى عَنۡ مَّوۡلًى شَيۡـًٔـا وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ۙ﴿۴۲﴾	۴۲۔ اور جس دن نہ کام آئے گا کوئی دوست کسی دوست کے کچھ، نہ ان کی مدد ہی کی جائے گی۔
اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿۴۳﴾	۴۳۔ ہاں جس پر اللہ رحم فرمائے بے شک وہی **عزیز الرحیم** ہے۔ ع ۲ ۱۳ ۱۵
اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ ۙ﴿۴۴﴾	۴۴۔ کچھ شک نہیں کہ ناگ پھنی کا جھاڑ۔

آیت نمبر ۳۸۔ تُبَّعٍ ۔ خاندان حمیر میں یہ ایک دیندار بادشاہ تھا جو یمن کی بستیوں میں ہوا۔ اس کے کثرت سے متبع تھے اس لئے اس کا نام تُبَّع ہوگیا۔

طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝٤٥ ۴۵۔ گناہگاروں کی غذا ہے۔

كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝٤٦ ۴۶۔ جیسا تانبا پگھلا ہوا۔ ایسا کھولے گا پیٹوں میں۔

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝٤٧ ۴۷۔ جیسا جھلستا ہوا پانی۔

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝٤٨ ۴۸۔ فرشتوں کو حکم ہو گا ان کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے لے چلو جہنم میں۔

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝٤٩ ۴۹۔ پھر اس کے سر پر ڈالو کھولتے ہوئے پانی کی تکلیف۔

ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝٥٠ ۵۰۔ چکھ تُو تو بڑا عزت والا سردار تھا[1]۔

اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝٥١ ۵۱۔ یہی تو ہے جس میں تم شُبہ کیا کرتے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝٥٢ ۵۲۔ کچھ شک نہیں کہ متقی لوگ ہی امن وامان کی جگہ میں ہوں گے۔

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝٥٣ ۵۳۔ باغوں میں اور چشموں میں۔

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝٥٤ ۵۴۔ باریک ریشمی لباس پہنیں گے اور دبیز، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

كَذٰلِكَ ۣ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝٥٥ ۵۵۔ یہی حال رہے گا اور ہم ان کی شادی کر دیں گے بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے۔

---

[1] اپنے کو دنیا میں بڑا عزت دار سردار سمجھا کرتا تھا تو اب عذاب کی تکلیف کو اپنے سر سے ہٹا دے۔

آیت نمبر ۵۵۔ بِحُوْرٍ عِيْنٍ۔ بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے۔ دنیا میں یہ پیشگوئی اس طرح کہ فرزندان صدیق و فاروق و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گھروں میں قیصروں کی (لڑکیاں آئیں) اور عباسی لڑکوں کا لباس سبز تھا پوری ہوئی۔

يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيۡنَ ۝٥٦

۵۶۔ وہ وہاں منگائیں گے ہر ایک خوشی کی چیز اطمینان کے ساتھ۔

لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا الۡمَوۡتَ اِلَّا الۡمَوۡتَةَ الۡاُوۡلٰى ۚ وَوَقٰهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ۝٥٧

۵۷۔ نہ مزہ چکھیں گے وہاں موت کا سوا پہلی موت کے (جو چکھ چکے دنیا میں) اور ان کو اللہ نے بچالیا جہنم کی آگ سے۔

فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝٥٨

۵۸۔ یہ تیرے رب کا فضل ہے اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ۝٥٩

۵۹۔ اس کے سوانہیں کہ ہم نے قرآن کو تیری زبان میں آسان کر دیا تا کہ وہ بڑے آدمی بن جائیں یاد کرلیں۔

فَارۡتَقِبۡ اِنَّهُمۡ مُّرۡتَقِبُوۡنَ ۝٦٠

۶۰۔ پس تو بھی منتظر رہ اور وہ بھی منتظر ہیں۔ ع ۳

سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ ثَمَانٍ وَّثَلَاثُوْنَ اٰیَۃً وَّ اَرْبَعَۃُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

۱۔ ہم سورۂ جاثیہ کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے اسم پاک سے جو بلا مبادلہ رحم کرنے والا سچی کوشش کو بے کار نہیں کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ②

۲۔ بہت سی پیشگوئیاں ہیں جن کا وجود اب بوقوع ہو چکا۔

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ③

۳۔ اس کتاب کا اتارنا اللہ عزیز حکیم کی طرف سے ہے۔

اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ④

۴۔ کچھ شک نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں ماننے والوں کے لئے۔

وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ⑤

۵۔ اور تمہاری پیدائش میں بھی اور جانوروں میں بھی جن کو اللہ پھیلاتا ہے بہت سی نشانیاں ہیں اس قوم کے لئے جو یقین رکھتی ہے۔

وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ

۶۔ اور رات دن کے ہیر پھیر میں اور جو اتارا بادل سے پانی پھر زندہ کر دیا زمین کو اس کے مرے بعد اور ہواؤں کے الٹ پلٹ میں بہت

آیت نمبر۳۔ اَلْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ۔ غالب برمحل کام کرنے والا۔ چونکہ لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک موٹی عقل کے جو کہ عزت اور شوکت اور دبدبہ سے ڈر کر مانتے ہیں۔ دوسرے باریک عقل کے جو کہ معقول پسند ہوتے ہیں۔ اس لئے عزیز و حکیم دونا موں کا ذکر کیا گیا ہے۔

آیت نمبر۵۔ اٰیٰتٌ۔ نشانیاں۔ اکثر اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کے بے شمار دلائل میں سے قرآن شریف میں پانچ قسم کے دلائل بیان فرماتا ہے۔ ایک تو دلائل فطرت جو ان کے اندر موجود ہیں۔ دوسرے نظام عام پر غور کرنے سے جو پیدا ہوتے ہیں۔ تیسرے جو انسان کے حالات پر نظر ڈالنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ چوتھے اولیاء اور انبیاء کے حالات پر نظر کرنے سے جو حاصل ہوتے ہیں۔ پانچویں ایمان صحیح اور اعمال صالحہ کے بعد جو پیدا ہوتے ہیں۔

بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝٦

سی نشانیاں ہیں اس قوم کے لئے جو عقل رکھتی ہے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝٧

۷۔ یہ ہیں اللہ کی آیتیں جو ہم تجھ کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں ٹھیک و درست۔ پھر اب اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کونسی حدیث اور بات پر ایمان لائیں گے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝٨

۸۔ افسوس ہے ہر ایک بڑے جھوٹے گنہگار پر۔

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٩

۹۔ جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے جو اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر وہ ایسا بے ایمانی پر جمار ہتا ہے تکبر کر کے (دوسرے کو حقیر سمجھ کے) گویا اس نے سنا ہی نہیں آیتوں کو تُو اس کو بشارت دے دے ٹیس دینے والے عذاب کی۔

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝١٠

۱۰۔ اور جب خبر پاتا ہے ہماری آیتوں میں سے کسی چیز کی تو اس کی ہنسی ٹھٹھے اڑاتا ہے۔ انہیں کے لئے عذاب ہے ذلت دینے والا۔

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١١

۱۱۔ آگے اُن کے دوزخ ہے اور ان کے وہ کام نہیں آئے گا انہوں نے جو کمایا تھا کچھ بھی اور نہ وہ جن کو بنا رکھا تھا اللہ کے سوا دلی دوست اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

آیت نمبر۷۔ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ ۔ اس کے بعد کونسی بات اور حدیث پر ایمان لائیں گے۔ یہاں حدیث سے مراد قصہ کہانیاں جھوٹی باتیں ہیں نہ کہ حدیث رسول اللہ ﷺ جو کہ وحی خفی اور تشریح یا تفسیر قرآن عظیم ہے۔

آیت نمبر۹۔ فَبَشِّرْهُ ۔ اس کو بشارت دے دے۔ بشارت وہ جس کا اثر بشرہ پر ہو جائے۔

آیت نمبر۱۱۔ وَرَآئِهِمْ ۔ یہ لغات اضداد سے ہے۔

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ ع ۱۲/۱۷

۱۲۔ یہی ہدایت ہے (یعنی قرآن و محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور جو اپنے رب کی آیتوں کے منکر ہیں انہیں کے لئے عذاب ہے وبائے دردناک کا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

۱۳۔ اللہ وہ ذات پاک ہے جس نے تمہارے قبضہ میں کر دیا سمندر کو اور یہ کہ چلیں اس میں جہاز اللہ ہی کے حکم سے تاکہ تم تلاش کرو اس کا مال اور شکر گزاری اختیار کرو۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ اور تابع کر دیا تمہارے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں سب کا سب بے شک اس میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں غور کرنے والی قوم کے لئے۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ تو کہہ دے ایمانداروں سے کہ ان لوگوں کو معاف کریں جو اللہ کے بھلے بُرے دنوں کی امید نہیں رکھتے تا کہ اللہ سزا دے ان لوگوں کو اس کے عوض جو وہ کرتے تھے[1]۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾

۱۶۔ جس نے بھلا کام کیا تو اس نے اپنی ہی ذات کے لئے کیا اور جس نے بُرا کیا تو اس کا وبال بھی اسی پر ہے[2] پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

۱۷۔ اور ہم نے عطا فرمائی تھی بنی اسرائیل کو کتاب اور دانائی اور نبوت اور انہیں پاکیزہ پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں اور اس وقت کے سب جہان پر ان کو بزرگی دی۔

---

[1] یعنی جو غافل آیات اللہ سے عبرت نہیں پکڑتے ان کو ہمارے حوالہ کرو ہم سزا دیں گے۔

[2] یعنی نادان نہیں سنتے تو وہ اپنا ہی خرابہ کریں گے۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور ہم نے ان کو دیئے کھلے کھلے احکامِ دین پھر انہوں نے اختلاف کیا یا خلاف ورزی کی اُن کو علم آئے بعد، آپس کی ضِدّ کی وجہ سے۔ بے شک تیرا رب ہی فیصلہ فرماوے گا ان میں قیامت کے دن ان باتوں میں جن میں وہ جھگڑا کیا کرتے تھے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ پھر ہم نے تجھ کو کھڑا کیا ایک سچے دین پر تو تُو اسی پر چل اور ان کی گری ہوئی خواہشوں کی پیروی نہ کر۔ جو نہیں جانتے نادان ہیں۔

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ وہ تو تجھے کچھ بھی مدد نہ دے سکیں گے اللہ کے مقابلہ میں۔ کچھ شک نہیں کہ بے جا کام کرنے والے لوگ ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور اللہ تو متقیوں ہی کا دوست ہے۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ یہ سمجھ کی باتیں ہیں لوگوں کے لئے اور ہدایت اور رحمت ہے یقین لانے والی قوم کے لئے (یعنی قرآن کی باتیں)۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ کیا وہ لوگ سمجھتے ہیں جنہوں نے بدکاریئیں کیں کہ ہم نیکوکاروں اور ایمانداروں کو برابر کر دیں گے کہ ایک طرح کا ہو جائے ان کا جینا اور مرنا۔ کیا برا فیصلہ ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں[1]۔

ع ۲ / ۱۸

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ

۲۳۔ اور پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمین کو حق و حکمت کے ساتھ اور اس لئے کہ بدلہ دیا

[1] یعنی اچھے بُروں کا مرنا جینا یکساں سمجھتے ہیں۔

وَ لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

جاوے ہر ایک نفس کو ان کے کئے کا اور ان پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ بھلا تو نے دیکھا اس کو جس نے اپنا معبود بنا لیا اپنی خواہش کو اور اس کو گمراہ کر دیا اللہ نے علم ہوتے ہوئے اور مہر لگا دی اس کے کان اور دل پر اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تو اللہ کے گمراہ کرنے کے بعد اس کی کون رہنمائی کر سکے۔ تو کیا تم کچھ بھی نہیں سوچتے اور نصیحت نہیں پکڑتے۔

وَ قَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَ مَا يُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور کہتے ہیں یہ کیا (جھگڑا ہے) بس ہماری زندگی تو یہی دنیا کی ہے ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں تو کوئی بھی نہیں مارتا مگر زمانہ[۱] اور ان کو اس کا کچھ علم بھی نہیں (دہریوں کو صحیح علم نہیں ہوتا) وہ تو صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور جب ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ہماری کھلی کھلی آیتیں تو ان کی کچھ حجت نہیں ہوتی مگر یہی کہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو لاؤ جب تم سچے ہو۔

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ ع

۲۷۔ ان کو جواب دے دو کہ اللہ ہی تم کو پیدا کرتا ہے پھر تم کو مارتا ہے پھر تم سب کو ملائے گا قیامت کے دن جس کے آنے میں کچھ شک نہیں لیکن بہت سے لوگ تو جانتے ہی نہیں۔

ع ۳ ۱۹

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ يَوْمَ

۲۸۔ اور اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں اور

[۱] اور موت کو زمانہ کی تاثیر سے سمجھتے ہیں دہریہ ہیں جس کو ہندی میں ڈال سے بولتے ہیں۔

تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

زمین میں اور جس دن گھڑی آ جائے گی اس دن الباطل والے نقصان پائیں گے۔

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور تو دیکھے گا ہر ایک جماعت کو زانو پر بیٹھی ہوئی۔ ہر ایک جماعت بُلائی جائے گی اس کی کتاب کی طرف (پھر ان کو سنایا جائے گا) آج تم کو بدلہ دیا جائے گا اس کا جو تم کرتے تھے۔

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ یہ ہماری کتاب ہے تم سے سچی سچی باتیں کہہ رہی ہے۔ ہم محفوظ رکھتے اور لکھاتے جاتے تھے جو تم کرتے تھے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے تو ان کو داخل فرمائے گا اُن کا رب اپنی رحمت میں اور یہی کھلی کامیابی ہے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور جو لوگ منکر ہوئے (اُن کو سنایا جائے گا) کیا میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں پھر تم نے اپنے کو اچھا سمجھا اور دوسروں کو حقیر اور تم قطع تعلق کرنے والے لوگ ہو۔

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ اور جب کہا جاوے کہ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور گھڑی کے آنے میں کچھ شک نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے گھڑی کیا چیز ہے۔ ایک دھندلا سا ہمیں بھی خیال آتا ہے اور ہم یقین لانے والے ہیں بھی نہیں۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور اُن کو ظاہر ہو گئیں اُن کی بدکرداریاں جو انہوں نے کیں تھیں اور الٹ پڑا ان پر وہی جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور ان کو کہا جائے گا آج ہم تم کو چھوڑ دیتے ہیں یا فراموش کرتے ہیں جیسا کہ تم نے چھوڑ دیا تھا آج کے دن کی ملاقات کو اور تمہارا ٹھکانا تو آگ ہی ہے اور تمہارا کوئی بھی مددگار نہیں۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ یہ (نار) اس لئے ہے کہ تم نے ہنسی بنائی تھی اللہ کی آیتوں کی اور تم کو مغرور کر لیا تھا دنیا کی زندگی نے تو آج یہ نہ نکالے جائیں گے اس سے اور نہ ان کو دہلیز ہی نصیب ہوگی (یا ان کی عذر و معذرت قبول نہ ہوگی)۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ بس سب واہ واہ اور تعریف تو اللہ ہی کی ہے جو آسمانوں اور زمین اور سارے جہانوں کا رب ہے۔

وَ لَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۪ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۸﴾ ع ۱۱/۲۰

۳۸۔ اور اُسی کا بول بالا ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی بڑا زبردست حکیم ہے۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

١۔ ہم سورۂ احقاف کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس بابرکت اللہ کے نام سے جو سب کچھ دے چکا ہے اور نتیجے دینے کو بھی تیار ہے۔

حٰمٓ ②

٢۔ کچھ اور پیش گوئیاں ہیں جن کا وجود اب ہو چکا۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ③

٣۔ اس کتاب کا نازل فرمانا اللہ زبردست حکیم کی طرف سے ہے۔

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ④

٤۔ ہم نے آسمانوں اور زمین کو نہیں پیدا کیا اور جو کچھ ان کے اندر ہے مگر حق وحکمت کے ساتھ اور ایک وقت مقرر ٹھہرا دیا گیا ہے اور جو منکر ہیں وہ ان چیزوں سے جن سے ڈرایا جاتا ہے پروا ہی نہیں کرتے منہ پھیر لیتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ

٥۔ کہہ دے بھلا دیکھو تو سہی جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا مجھ کو دکھاؤ تو انہوں نے کیا پیدا کیا زمین میں یا ان کا کچھ ساجھا ہے آسمان میں۔ تم میرے پاس کوئی کتاب تو لاؤ اس سے پہلے کی یا

آیت نمبر ٥۔ اَرُوْنِيْ ۔ دکھاؤ تو۔ معائنہ ومشاہدہ۔ چیزوں کو پھر خاص توجہ سے دیکھنا چاہنا کیا معنی رکھتا ہے۔ عالم اسباب میں ہر شے پر خاص توجہ کرنی پڑتی ہے۔ گو وہ عام طور پر آنکھوں کے سامنے ہی کیوں نہ ہوں مثلاً آئینہ کو مقام توجہ سے زیادہ نہیں دیکھ سکتے باوجودیکہ سارا جسم اس میں کا لمعائنہ نظر آتا ہے مگر پھر الگ الگ ہر حصہ کو دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔

مَاذَا خَلَقُوْا ۔ انہوں نے کیا پیدا کیا۔ کیا بنایا۔ کوئی معبود باطل ایسا نہیں جو کچھ بھی پیدا کر سکے یا کچھ پیدا کیا ہو۔ لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام کی چڑیئیں خدا کے پیدا کرنے کی طرح نہیں۔

بِكِتٰبٍ ۔ میرے پاس کوئی کتاب لاؤ۔ ثبوت تین قسم کے ہوتے ہیں۔ نقلی۔ عقلی۔ علمی اور دلائل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اِنّی وَ لِمّی ۔ دلائل سے نتائج پر پہنچتے ہیں یا نتائج سے دلائل پر۔

مِّنۡ قَبۡلِ هٰذَاۤ اَوۡ اَثٰرَةٍ مِّنۡ عِلۡمٍ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ۝۵

کوئی علمی نشان بتاؤ یا کوئی علمی روایت جب تم سچے ہو۔

وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ يَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَنۡ لَّا يَسۡتَجِيۡبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ وَهُمۡ عَنۡ دُعَآئِهِمۡ غٰفِلُوۡنَ۝٦

٦۔اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارے جو اس کو جواب تک نہ دیں قیامت کے دن تک اور ان کے پکارنے تک کی خبر نہیں۔

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوۡا لَهُمۡ اَعۡدَآءً وَّكَانُوۡا بِعِبَادَتِهِمۡ كٰفِرِيۡنَ۝۷

۷۔اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے یہ معبود ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت کے منکر بن جائیں گے۔

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ ۙ هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ؕ۝۸

۸۔اور جب ان پر پڑھی جاتی ہیں ہماری کھلی کھلی آیتیں جو حق چھپانے والے کہتے ہیں حق بات کو جب وہ ان تک آ پہنچے کہ یہ تو بڑی دلربا، قوم سے چھڑانے والی بات ہے۔

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ ؕ قُلۡ اِنِ افۡتَرَيۡتُهٗ فَلَا تَمۡلِكُوۡنَ لِىۡ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا ؕ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَا تُفِيۡضُوۡنَ فِيۡهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيۡدًۢا بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ؕ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ۝۹

۹۔کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کو نبی نے اپنے دل سے بنا لیا ہے تو جواب دے دے کہ اگر میں اس کو بنا لایا ہوں اپنے دل سے تو تم اللہ سے میرا کچھ پیچھا نہیں چھڑا سکتے وہی بخوبی جانتا ہے جن کاموں میں تم لگے ہوئے ہو تو اللہ کی یہ غیب گوئی کافی ہے تمہارے میرے درمیان شہادت دینے کو اور وہی غفور الرحیم ہے۔

قُلۡ مَا كُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ

۱۰۔تو کہہ دے میں نیا اور انوکھا رسول تو نہیں

آیت نمبر۹۔ تُفِيۡضُوۡنَ۔ جن کاموں میں تم لگے ہوئے ہو۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کے متعلق جو کمیٹیاں کر رہے ہو کہ قتل کر دیں گے۔ جلاوطن کر دیں گے۔ قید کر لیں گے وغیرہ۔

آیت نمبر۱۰۔ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ۔ میں نیا رسول تو ہوں نہیں۔ اور اللہ کو سب معلوم ہے تم ناکام رہو گے اور وہ کامیاب ہو جائے گا۔ یہ نبوت کی ایک دلیل ہے کیونکہ ہر ایک نئی بات کا ثبوت مشکل ہوتا ہے وجہ یہ کہ اس کی نظیر نہیں ہوتی۔

وَ مَآ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَ لَا بِکُمۡ ؕ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۰﴾

ہوں اور میں جانتا نہیں کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا اور میں تو اُسی پر چلوں گا جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں ہوں ہی کیا صرف ایک کھلم کھلا دشمنوں کو ڈرانے والا ہی۔

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ وَ کَفَرۡتُمۡ بِہٖ وَ شَہِدَ شَاہِدٌ مِّنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ عَلٰی مِثۡلِہٖ فَاٰمَنَ وَ اسۡتَکۡبَرۡتُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۱﴾ ع

۱۱۔ تو کہہ دے بھلا غور کرو یہ قرآن اگر اللہ ہی کی طرف سے ہوا ورتم نے اس کو نہ مانا اور بنی اسرائیل کا ایک حکمران شہادت دے چکا اپنے مثیل کی تو وہ ایمان لا چکا اورتم نے اپنے کو بڑا سمجھا اور دوسرے کو حقیر۔ کچھ شک نہیں کہ ظالم لوگ جس راہ پر چل رہے ہیں وہ تو اللہ کی بتائی ہوئی نہیں۔

وَ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَوۡ کَانَ خَیۡرًا مَّا سَبَقُوۡنَاۤ اِلَیۡہِ ؕ وَ اِذۡ لَمۡ یَہۡتَدُوۡا بِہٖ

۱۲۔ اور کافر کہنے لگے ایمانداروں کی نسبت کہ اگر دین اسلام بہتر ہوتا تو یہ ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے اُس کی طرف اور جب اس کے ذریعہ

آیت نمبر۱۱۔ شَہِدَ شَاہِدٌ الخ۔ بنی اسرائیل کا ایک حکمران شہادت دے چکا آیت ۱۸۔۱۸ باب استثناء" میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا"۔

آیت نمبر۱۲۔ مَا سَبَقُوۡنَاۤ ۔ ہم سے آگے نہ دوڑ پڑتے ۔ کافر متکبر، خود رائے، خود پسندی کی مرض میں مبتلا ان مومنوں کے متعلق جو غرباء ابتدا میں اسلام میں داخل ہوئے یوں کہتے ہیں کہ یہ مذہب اسلام اگر کوئی خوبی یا معقولیت اپنے اندر رکھتا تو ہم لوگ جو اہل الرائے ہیں اور ہر ایک اچھی چیز کو لینے والے ہیں اس کو قبول کرتے یہ غرباء ہم سے اس کی طرف سبقت نہ لے جاتے۔ جیسا کہ دنیا میں اچھا لباس، اچھی خوراک، اچھا مکان، اچھی جائیداد بھی بڑے لوگ حاصل کیا کرتے ہیں اور ان کا بچا کھچا غرباء کو ملتا ہے۔ پھر اس امر کے اثبات کے لئے کہ اسلام میں کوئی بھی خوبی نہیں اور یہ کہ ان غرباء نے جلدی کی ہے، بے سوچے سمجھے قبول کیا ہے یوں کہتے ہیں کہ جب ان غرباء کو بھی اس کے ذریعہ سے ہدایت کا رستہ نہیں ملے گا یہ بھی مرتد ہو جائیں گے اور اس کو **اِفۡکٌ قَدِیۡمٌ** کہیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کا رد یوں فرمایا ہے کہ اس کے پہلے موسیٰ کی کتاب کو فرعون اور اس کے درباریوں نے جو کہ اہل الرائے اور اہل ملک تھے قبول نہ کیا اور غرباء، ضعفاء نے اسے قبول کیا پھر اس کا نتیجہ فرعون کے حق میں کیا ہوا؟ ظاہر ہے (شرح جدید)۔

فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿١٢﴾

سے ہدایت نہ پائیں گے تو یہ لوگ قریب ہی کہیں گے یہ تو پرانا جھوٹ ہے۔

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾

١٣۔ قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت موجود ہے اور یہ کتاب مصدق ہے، عربی زبان میں تاکہ تو ڈراوے ظالموں کو اور خوش خبری دینے والی ہے محسنوں کو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٤﴾

١٤۔ بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے پھر وہ اسی بات پر مضبوط ہو گئے تو ان کو نہ آئندہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ گزشتہ ہی عمل کے لئے غمگین ہوں گے[۱]۔

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾

١٥۔ یہی لوگ بہشتی ہیں سدا رہیں گے اُس میں اُن اعمال کے عوض میں جو وہ کرتے تھے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ

١٦۔ اور ہم نے انسان کو وصیت کی ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی۔ اُس کو پیٹ میں رکھا اس کی ماں نے تکلیف سے اور جنا تکلیف سے اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑائی تیس مہینے کی ہے۔ یہاں تک کہ جب پہنچا اپنی

---

[۱] یہ صحابہ کے لئے پیش گوئی ہے جو قوم فاتح ہے اور شیعہ کا ردّ ہے۔

آیت نمبر ١٦۔ اَلْاِنْسَانَ ۔ ایک نورانی انسان نے بیان فرمایا کہ یہاں انسان سے صدیق اکبر مراد ہیں اور بالمقابل ابوجہل ۔ میرے نزدیک متقی انسان اور ان کے والدین اور بدبخت انسان اور ان کے والدین مراد ہیں اور کسی کی خصوصیّت نہیں۔ عام اس سے کہ وہ آدم ہوں یا کسی درجہ کے اولادِ آدم۔

ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۔ ممالک مشرقی میں جہاں دودھ پلانے کی عموماً اجرت دینا پڑتی ہے یہ رواج ہے کہ بچہ کو دو پونے دو سال تک دودھ پلاتے ہیں تو مدّتِ حمل اور رضاعت مل کر تیس مہینے ہوتے ہیں اور پوری

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦﴾

جوانی کو اور چالیس برس کا ہوا تو لگا کہنے اے میرے ربّ! مجھ کو اس بات کی توفیق دے کہ میں شکر ادا کروں تیرے احسان کا جو تُو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور یہ کہ میں نیک کام کروں جس سے تو راضی ہو اور میری اولاد میں نیک بختی پیدا کر۔ میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں فدائی فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٧﴾

١٧۔ یہی لوگ ہیں جن کے ہم نیک اعمال قبول فرماتے ہیں اور ان کی خطاؤں سے درگزر کرتے ہیں بہشتی لوگ یہی ہیں۔ یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا ہے۔

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨﴾

١٨۔ اور جس نے کہا اپنے والدین سے کہ میں بیزار ہوں تم سے۔ کیا تم مجھے وعدہ دیتے ہو کہ میں نکالا جاؤں گا قبر سے حالانکہ صدیاں گزر گئیں ہوں گی مجھ سے پہلے اور ماں باپ تو فریاد کرتے ہیں اللہ سے اور بیٹے سے کہتے ہیں تجھ پر افسوس تُو ایمان لے آ۔ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو یہ شخص کہتا ہے کہ یہ تو صرف اگلوں کی داستانیں ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٩﴾

١٩۔ یہی لوگ ہیں جن پر ثابت ہوا عذاب کا وعدہ ان امتوں کے ساتھ جو گزر گئیں ان سے پہلے امراء غربا کی بے شک وہ نقصان پانے والوں میں تھے۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ

٢٠۔ اور ہر ایک کے مرتبے ہیں ان کے کاموں

(بقیہ حاشیہ) مدت دودھ پلانے کی قرآن مجید نے دو سال بیان فرمائی ہے۔

وَ لِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٠﴾

کے موافق تا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کی پوری پوری جزا دے اور ان پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِىْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢١﴾ ع

۲۱۔جس دن پیش کئے جائیں گے منکر دوزخ پر تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنی دنیا کی زندگی ہی میں مزے اڑا چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے تو اب تم کو سزا دی جائے گی ذلت کے عذاب کی اس لئے کہ تم تکبر کیا کرتے تھے زمین میں ناحق (یعنی بے سبب) اور اس سبب سے کہ تم بدکاری کیا کرتے تھے۔

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٢٢﴾

۲۲۔اور بیان کر عاد کے بھائی (ھود) کا جب اس نے اپنی قوم کو ڈرایا احقاف کی سرزمین میں اور آ چکے تھے ڈرانے والے ان کے آگے سے اور پیچھے سے کہ کسی کی عبادت نہ کرو اللہ کے سوا۔ میں ڈرتا ہوں تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا

۲۳۔وہ کہنے لگے کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا

آیت نمبر۲۰۔ لِيُوَفِّيَهُمْ ۔تا کہ پوری پوری جزا دے۔اس کا مادہ **وَفَا** اور **اِيْفَاء** ہے۔

آیت نمبر۲۲۔ بِالْاَحْقَافِ ۔حِقْفٌ کی جمع ہے بہ معنے ریت کا ٹیلہ۔

اَلنُّذُرُ ۔ ڈرانے والے۔قرآن شریف میں چند انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے جن کی تعداد ۲۴ سے لے کر ۲۷ تک ہے۔حضرت موسیٰ کا بار بار بکثرت ذکر آتا ہے۔بھید یہ ہے کہ وہ مثیلِ سرورِ انبیاء ہیں اور جن انبیاء کے اُمّتی حضور کی خدمت میں پہنچ گئے ہیں ان کا بھی ذکر آتا ہے اور جو نہیں پہنچے ہیں ان کے لئے کلیہ قاعدہ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد:۸) کا ارشاد ہے اور مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (المؤمن:۷۹)۔ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ (النساء:۱۶۵) عموم پر دال ہے۔

بِمَا تَعِدُنَآ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۲۲﴾

ہے تاکہ ہمارے کو باز رکھے معبودوں سے تو تُو ہم پر لا جس کا تو وعدہ کرتا ہے ہم سے جب تُو سچا ہے۔

قَالَ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۖ وَ اُبَلِّغُكُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ وَلٰكِنِّىۡۤ اَرٰٮكُمۡ قَوۡمًا تَجۡهَلُوۡنَ ﴿۲۳﴾

۲۴۔ ھود نے کہا اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے[۱] میں تو تم کو پہنچا دیتا ہوں جو میرے ساتھ بھیجا گیا ہے لیکن میں تم کو جاہل لوگ دیکھتا ہوں۔

فَلَمَّا رَاَوۡهُ عَارِضًا مُّسۡتَقۡبِلَ اَوۡدِيَتِهِمۡ ۙ قَالُوۡا هٰذَا عَارِضٌ مُّمۡطِرُنَا ؕ بَلۡ هُوَ مَا اسۡتَعۡجَلۡتُمۡ بِهٖ ؕ رِيۡحٌ فِيۡهَا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۙ ﴿۲۴﴾

۲۵۔ تو جب انہوں نے عذاب کو دیکھا کہ اَبر سا چلا آ رہا ہے میدان کی طرف وہ بولے یہ تو ایک اَبر ہے جو ہم پر برسے گا۔ (نہیں نہیں) بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے۔ یہ ایک آندھی ہے جس میں ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

تُدَمِّرُ كُلَّ شَىۡءٍۢ بِاَمۡرِ رَبِّهَا فَاَصۡبَحُوۡا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمۡ ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡقَوۡمَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۲۵﴾

۲٦۔ ہلاک کر دے گا ہر ایک چیز کو اپنے رب کے حکم سے پھر وہ لوگ ایسے ہو گئے کہ اُن کے گھروں کے سوائے کچھ نہیں دِکھتا۔ ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں قطع تعلق کرنے والی قوم کو۔

وَلَقَدۡ مَكَّنّٰهُمۡ فِيۡمَاۤ اِنۡ مَّكَّنّٰكُمۡ فِيۡهِ وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ سَمۡعًا وَّاَبۡصَارًا وَّاَفۡـِٕدَةً ۖ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ سَمۡعُهُمۡ وَلَاۤ اَبۡصَارُهُمۡ وَلَاۤ اَفۡـِٕدَتُهُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ اِذۡ كَانُوۡا يَجۡحَدُوۡنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۲٦﴾ ع

۲۷۔ اور ہم نے اُن کو طاقت دی تھی ایسے کاموں کی جو تم کو نہیں دی اور ان کو کان اور آنکھ اور دل بھی دیئے تھے تو ان کے کچھ کام نہ آئے نہ کان نہ آنکھ نہ دل کیونکہ وہ بالکل انکار کرتے تھے اللہ کی آیتوں کا اور وہی الٹ پڑا ان پر جس کی وہ ہنسی کیا کرتے تھے۔

وَلَقَدۡ اَهۡلَكۡنَا مَا حَوۡلَـكُمۡ مِّنَ الۡقُرٰى وَصَرَّفۡنَا الۡاٰيٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۷﴾

۲۸۔ اور ہم نے ہلاک کر دیں جتنی تمہارے آس پاس بستیاں ہیں اور ہیر پھیر کر نشان بیان کئے تا کہ وہ پلٹ آئیں۔

---

[۱] یعنی پیش گوئی عذاب کی کب پوری ہو گی۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٩﴾

۲۹۔ پس کیا ہوا انہوں نے کیوں نہ مدد کی جن کو انہوں نے معبود بنا رکھا تھا اللہ کے سوا قرب کے لئے تو وہ ان سے کھو گئے۔ یہی تو ان کا بڑا جھوٹ تھا جو وہ زبردستی بنایا کرتے تھے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٣٠﴾

۳۰۔ اور جب ہم نے پھیرا تیری طرف جنّوں میں سے چند آدمیوں کو کہ وہ سننے لگے قرآن کو جب پیغمبر کے پاس آچکے تو آپس میں باتیں کرنے لگے کہ چپ رہو تو جب وہ پورا ہو گیا لوٹ کر پہنچے قوم کی طرف ڈراتے ہوئے۔

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣١﴾

۳۱۔ کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی جو نازل ہوئی ہے موسیٰ کے بعد تصدیق کرتی ہے سب اچھی باتوں کی جو سامنے پیش ہوئی ہیں اور ایک سچی بات کی رہ نمائی کرتی ہے سیدھی راہ کی طرف۔

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٢﴾

۳۲۔ اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والوں کو مان لو اور ایمان لاؤ۔ تمہارے گناہ تمہارے لئے معاف کئے جائیں گے اور ٹیس دینے والے عذاب سے تم پناہ میں آ ہی جاؤ گے۔

آیت نمبر۳۰۔ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ ۔ نصیبین کے سرداروں میں سے چند آدمیوں کو۔ حدیث میں آیا ہے کہ وہ نصیبین کے **جن** تھے یعنی بڑے بڑے سردار تھے جو عکاظ کی نمائش گاہ پر آئے تھے۔ ہم **جنّوں** کے منکر نہیں۔ مثل دہریوں اور فلسفیوں کے بلکہ ان کو ایک مخلوق الٰہی مانتے ہیں مثل فرشتوں اور شیطان کے کیونکہ اکثر وہ کشفی نظر سے نظر آتے ہیں۔ اور پہاڑی قومیں اور سردار جس پر لفظ مہا جن دلالت کرتا ہے اور جنگجو قومیں وغیرہ بھی مراد ہیں۔

آیت نمبر۳۱۔ بَعْدِ مُوْسٰى ۔ موسیٰ کے بعد۔ قرآن کریم کو موسیٰ کی کتاب کے بعد بیان کرنا اور اسی سورہ کے رکوع اوّل اور ھود کے رکوع ۲ میں یہ کہ اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہی امام تھی۔ ان آیات سے ظاہر ہے کہ زبور اور انجیل وغیرہ صحف انبیاء تورات کی تائید کے لئے تھے۔ ان میں تورات کے علاوہ کوئی شریعت نہ تھی۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٢﴾

۳۳۔ اور جو نہ مانے گا اللہ کی طرف بلانے والے کو تو وہ تھکا نہ سکے گا ملک میں اور اللہ کے سوا اس کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ تو یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾

۳۴۔ کیا وہ دیکھتے نہیں جس اللہ نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور ان کے پیدا کرنے میں سُست نہ ہوا وہ اس پر بھی قادر ہے کہ جلا اٹھائے مُردوں کو آخرت میں۔ ہاں بے شک وہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾

۳۵۔ اور جس دن منکر لوگ سامنے لائے جائیں گے آگ کے اور ان سے کہا جائے گا کیا یہ برحق نہیں ہے وہ جواب دیں گے ہمارے رب کی قسم ہے کیوں نہیں ضرور برحق ہے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اچھا عذاب چکھو کیونکہ تم حق چھپاتے تھے۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع

۳۶۔ تو بھی صبر کر جیسا اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا اور عذاب کی جلدی مت مچا ان کے لئے کیونکہ یہ لوگ جس دن اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا ہے تو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا وہ ٹھہرے ہی نہیں مگر ایک گھڑی دن، یہ پہنچا دیتا ہے تو اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہیں۔

آیت نمبر ۳۴۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ وہ ہر شے کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔ ہر چاہے ہوئے پر قادر ہے۔ اور اسی معنے میں ہے کہ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ (ہود:۱۰۸)، يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ (البقرۃ:۲۵۴) اور يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (آل عمران:۴۱) وغیرہ آیات بیّنات۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ہم سورۂ محمد کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے اسم شریف سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ②

۲۔جن لوگوں نے حق کو چھپایا اور اللہ کی راہ سے روکا ان کے اعمال اکارت گئے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ③

۳۔اور جن لوگوں نے سچے دل سے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے اور اس کو مانا جو پیارے محمدؐ پر اتارا گیا اور وہی دین سچا ہے ان کے رب کی طرف سے۔ دور کر دیا ان کے گناہوں کو اور ان کی حالت کو ٹھیک کر دیا[1]۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ④

۴۔یہی سبب ہے کہ جو کافر ہیں وہ چلے جھوٹ بات پر اور جو ایماندار ہیں انہوں نے سچ کی پیروی کی جو ان کے رب کی طرف سے ہے۔ یوں ہی اللہ بیان فرماتا ہے لوگوں کے لئے ان کے اعلیٰ درجہ کے حالات۔

---

[1] اس میں شیعہ ومنکروں کا ردّ ہے۔

آیت نمبر۲۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ جب تمہاری ملاقات ہو جائے حق پوشوں سے مجرم قابل سزا یا اسیران جنگ چار قسم کے ہوتے ہیں۔(۱) ایک تو حد درجہ کے شریر جن کا قتل ضروری ہے جن کے لئے **حَتّٰى يُثْخِنَ** کا حکم ہے (۲) شریر غیر مؤثر۔ان کے لئے احسان کر کے چھوڑ دینے کا حکم ہے (۳) ایسے شریر جن کی شرارت کے روک کا کوئی ضامن ہو۔ یہ ضمانت پر چھٹ سکتے ہیں یا فدیہ پر (۴) جن کا نہ کوئی ضامن ہوسکتا ہے اور نہ وہ زر جرمانہ داخل کر سکتے ہیں یہ قید کئے جائیں۔ چونکہ قید میں عمدہ تعلیم نہیں ہوسکتی اس لئے غلامی میں رکھ کر تربیت کی جائے اور جوان ہو جائیں تو ان کا نکاح کر دیں مگر لونڈی با اختیار نہیں ہوتی اس لئے اس کو بعد تعلیم آزاد کر کے نکاح کر دیں اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے اور رقم زکوٰۃ خرچ کرنے اور ان کی ہر طرح کی امداد کرنے خاص کر دینی کاموں کا بیان پارہ ۱۰ سورہ توبہ رکوع ۱۴ میں بخوبی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے سخت تاکید فرمائی ہے کہ ان سے زیادہ کام نہ لیں۔ ان کو اپنے برابر سمجھیں۔

فَاِذَا لَقِيۡتُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَضَرۡبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰٓى اِذَاۤ اَثۡخَنۡتُمُوۡهُمۡ فَشُدُّوا الۡوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعۡدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الۡحَرۡبُ اَوۡزَارَهَا ۛۚ ذٰلِكَ ۛؕ وَلَوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانۡتَصَرَ مِنۡهُمۡ وَلٰـكِنۡ لِّيَبۡلُوَا۟ بَعۡضَكُمۡ بِبَعۡضٍ ؕ وَالَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَلَنۡ يُّضِلَّ اَعۡمَالَهُمۡ ۝

۵۔ پھر جب تمہاری ملاقات ہو جاوے منکروں سے تو ان کی گردنیں مارو۔ یہاں تک کہ جب ان میں خوب خون ریزی کرو تو مضبوط قید کر لو پھر یا احسان کرنا اس کے بعد یا معاوضہ لے کر چھوڑ دینا یہاں تک کہ لڑائی رکھ دے اپنے ہتھیار۔ یہ حالت ہے اور اگر اللہ چاہتا تو خود ان سے انتقام لیتا لیکن وہ چاہتا ہے کہ آزمائیں تم کو ایک دوسرے سے[1] اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے تو اللہ ہرگز اکارت نہ کرے گا ان کے اعمال۔

سَيَهۡدِيۡهِمۡ وَيُصۡلِحُ بَالَهُمۡ ۝

۶۔ قریب ہی ان کو کامیاب کرے گا اور ان کی حالت سدھار دے گا۔

وَيُدۡخِلُهُمُ الۡجَـنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمۡ ۝

۷۔ اور ان کو بہشت میں داخل فرمائے گا جن کا حال ان کو بتا دیا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰهَ يَنۡصُرۡكُمۡ وَيُثَبِّتۡ اَقۡدَامَكُمۡ ۝

۸۔ اے ایماندارو! تم اگر اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا (یعنی اللہ کے ارشاد پر چلو گے تو) اور تمہارے پاؤں جما دے گا (تم دین و دنیا میں کامیاب ہو جاؤ گے)۔

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَتَعۡسًا لَّهُمۡ وَاَضَلَّ

۹۔ اور جو منکر ہیں ان کو ٹھوکر لگتی ہے اور اللہ نے

---

[1] فاتح اور مفتوح میں فرق دکھائے اور حاکم محکوم کی عزت اور ذلت میں تمیز ہو جائے۔

آیت نمبر ۵۔ تَضَعَ الۡحَرۡبُ۔ یہاں تک کہ لڑائی رکھ دے اپنے ہتھیار۔ یعنی ہتھیار بند ہو جائیں۔ لڑائی کی ضرورت نہ رہے۔ یہ پیشگوئی ہے کہ مخالف کم ہو جائیں گے اور خاص کر اس میں مسیح موعود کے زمانہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ بخاری میں آیا ہے **يَضَعُ الۡحَرۡبُ** یعنی وہ جنگ و جہاد کا خاتمہ کر دے گا اور صلح پسند بزرگ ہوگا۔

اَعۡمَالَهُمۡ ﴿٩﴾

اکارت کر دیئے ان کے کرتوت[1]۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَرِهُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاَحۡبَطَ اَعۡمَالَهُمۡ ﴿١٠﴾

۱۰۔ یہ اس سبب سے کہ انہوں نے اس کو پسند نہ کیا جو اللہ نے اتارا تو ان کے کرتوت اکارت کر دیئے۔

اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ ۖ وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ اَمۡثَالُهَا ﴿١١﴾

۱۱۔ کیا ان لوگوں نے سیر نہیں کی ملک میں کہ دیکھتے ان کا انجام کیسا ہوا جو اُن سے پہلے تھے۔ اللہ نے ہلاکت بھیج دی ان پر اور کافروں کو ایسی ہی سزائیں ملتی رہتی ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوۡلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَاَنَّ الۡكٰفِرِيۡنَ لَا مَوۡلٰى لَهُمۡ ﴿١٢﴾ ع ١٢ ٥

۱۲۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ ایمانداروں کا مولیٰ ہے (حامی اور کارساز) اور حق چھپانے والوں کا کوئی بھی مولیٰ نہیں ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدۡخِلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَتَمَتَّعُوۡنَ وَيَاۡكُلُوۡنَ كَمَا تَاۡكُلُ الۡاَنۡعَامُ وَالنَّارُ مَثۡوًى لَّهُمۡ ﴿١٣﴾

۱۳۔ بے شک اللہ داخل فرمائے گا ایماندار نیکوکاروں کو باغوں میں جن میں بہہ رہی ہیں نہریں اور جو حق چھپانے والے ہیں وہ رہتے سہتے اور کھاتے ہیں جس طرح جانور کھاتے ہیں۔ ☆

وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ هِىَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنۡ قَرۡيَتِكَ الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَتۡكَ ۚ اَهۡلَكۡنٰهُمۡ فَلَا نَاصِرَ لَهُمۡ ﴿١٤﴾

۱۴۔ اور بہت سے گاؤں جو سخت قوت دار تھے اس تیری بستی سے جس نے تجھ کو وطن سے نکال دیا ہے ہم نے ان کو تباہ کر دیا تو ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوا۔

اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ كَمَنۡ زُيِّنَ

۱۵۔ بھلا وہ آدمی جو کھلے اور روشن طریقے پر ہو

---

[1] یہ کفار کے انحطاط کی پیش گوئی ہے یعنی اب کم ہو جائیں گے۔

☆ وَالنَّارُ مَثۡوًى لَّهُمۡ کا ترجمہ رہ گیا ہے۔ اور آگ ان کا ٹھکانہ ہے۔ (ناشر)

آیت نمبر ۱۳۔ يَاۡكُلُوۡنَ الـــخ ۔ کھاتے ہیں جس طرح جانور کھاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ ایمانداروں کو چاہیے کہ وہ ان کو اپنا ماتحت رکھیں کیونکہ ان میں مغلوبیت وشکم پروری ہے۔

لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾

اپنے رب کے، اُس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس کی نظر میں اپنی بدکاریاں ہی اچھی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اپنی بُری خواہشوں پر چلتے ہیں۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اس جنت کی ایک مثال جس کا متقیوں کو وعدہ کیا گیا ہے[1] اس میں کثرت ہے ایسے پانی کی جس میں بُو نہیں اور باسی نہیں ہوتا نہریں ہیں اور کثرت سے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہیں بدلتا اور کثرت سے رَس پینے والوں کے لئے مزے ہیں اور کثرت سے صاف خالص شہد ہیں اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے (کمزوری سے حفاظت) کیا یہ لوگ برابر ہو سکتے ہیں اس کے جو ہمیشہ جلتا بھنتا رہے گا اور ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا اور وہ ان کی آنتوں کو ٹکڑے کردے گا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور اس میں سے بعض آدمی ایسا ہوتا ہے جو کان لگاتا ہے تیری طرف یہاں تک کہ جب وہ نکلتے ہیں تیرے پاس سے تو ذی علم لوگوں سے کہتے ہیں نبی نے کیا کہا تھا ابھی۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے اور وہ تو اپنی ہی خواہشوں پر چلتے ہیں (وہ رسم و رواج کو نہیں چھوڑتے۔ اب نیک بختوں کا بیان ہوتا ہے)۔

---

[1] بظاہر ملک شام کی فتوحات کی طرف بھی اشارہ ہے۔

آیت نمبر۱۶۔ خَمْرٍ۔ انگور۔ دیکھو اَعْصِرُ خَمْرًا (یوسف:۳۷)۔

آیت نمبر۱۷۔ مَاذَا قَالَ۔ کیا کہا۔ یعنی اچھی باتوں کو نہ سننا۔ دل نہ لگانا۔ بھول جانا۔ یا منافقانہ طور پر برتنا بے ایمانی کا موجب ہے۔

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿١٨﴾

۱۸۔ اور جو لوگ ہدایت پر ہیں ان کو اللہ نے اور بھی ہدایت دی ہے اور تقویٰ عنایت فرمایا ہے[1]۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٩﴾

۱۹۔ تو کیا لوگ بس **الساعة** یا قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر ایک دم سے آ جائے تو کچھ شک نہیں کہ اس کی نشانیئیں آ ہی چکی ہیں (یعنی قرآن و خاتم النبیؐ) پھر ان کو سمجھنا کب نصیب ہوگا جب ان پر قیامت آ ہی پہنچے گی۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿٢٠﴾ ع

۲۰۔ تو تُو جان رکھ کہ کوئی بھی سچا معبود نہیں اللہ کے سوا اور اپنے بشری تقاضوں کی حفاظت طلب کرتا رہ اور ایماندار مرد اور عورتوں کے لئے یہی دعائے خیر کرتا رہ اور اللہ ہی جانتا ہے تمہارے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے کی جگہ کو۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۗ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿٢١﴾

۲۱۔ اور ایماندار کہتے ہیں کیوں نازل نہیں کی جاتی کوئی سورۃ (جہاد کے بارہ میں) پھر جب نازل کی جائے گی کوئی سورۃ مضبوط اور بیان کیا جائے گا اس میں جنگ کا ذکر تو تُو دیکھے گا ان لوگوں کو جن کے دلوں میں کمزوری ہے (یعنی دنیادار منافقوں کو کہ) اور وہ تیری طرف تکتے ہیں جیسا کہ کوئی بے ہوش پڑا ہوا مرنے کے وقت تکتا ہو (یعنی یہ حکم کیوں آ گیا) ان کے لئے تو بہتر تھی۔

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۫ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢٢﴾

۲۲۔ فرمانبرداری اور معقول بات کہنا پھر جب کام پختہ ہو جاوے (یعنی لڑائی ٹھن جائے) اگر یہ لوگ اللہ سے سچے رہیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔

---

[1] یعنی وہ اسلامی ہدایتیں سن کر زیادہ متقی اور نیک بنتے جاتے ہیں۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٣﴾

۲۳۔تو کیا تم قریب ہو کہ اگر والی بنو تو ملک میں فساد کرو اور اپنے رشتہ داروں کا لحاظ کاٹ دو۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٤﴾

۲۴۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان کو بہرا بنا دیا (یعنی حق سننے سے) اور اندھا کر دیا (یعنی حق دیکھنے سے)۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿٢٥﴾

۲۵۔تو کیا لوگ غور نہیں کرتے قرآن میں یا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿٢٦﴾

۲۶۔ کچھ شک نہیں کہ جو لوگ پھر گئے اپنی پُشت کی طرف ایسی حالت کے بعد کہ مرتد ہو گئے جب کہ ہدایت کی راہ ظاہر ہو چکی۔شیطان نے ان کو آراستہ کر دکھایا اور ان کو ڈھیل دی ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿٢٧﴾

۲۷۔ یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے لوگوں سے کہا جو ناپسند کرتے ہیں اللہ کے اتارے ہوئے کو کہو کہ ہم تمہاری اطاعت کریں گے بعض کاموں میں اور اللہ ان کے بھیدوں کو خوب جانتا ہے۔

آیت نمبر۲۳۔ اَرْحَامَكُمْ ۔ قریب ہے کہ رشتہ داروں کا پاس چھوڑ دو۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے رحم کو اپنے اسم رحمٰن سے پیدا کیا ہے۔جو کوئی میرے نام کی رعایت کرے گا میں اس کے ساتھ نیک سلوک کروں گا اور جو کوئی اس سے قطع کرے گا میں اس سے قطع کروں گا۔اور رسول اللہؐ نے بھی فرمایا ہے کہ ”جس گناہ کی سزا جلدی مل جاتی ہے اور آخرت کا عذاب بھی باقی رہتا ہے وہ بغاوت و قطع رحم ہے“۔مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۲ **(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الآداب باب البرّ و الصّلۃ الفصل الثّانی** حدیث نمبر ۴۹۳۲) ۔حدیث میں آیا ہے کہ ”جو رزق اور عمر میں ترقی چاہے اور گناہوں کا بخشوانا تو قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتا رہے“۔مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۱ **(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الآداب باب البرّ و الصّلۃ الفصل الثّانی** حدیث نمبر ۴۹۱۸)۔ اور بعض آدمیوں کے لئے پیشگوئی کی تھی کہ وہ قطع رحم کریں گے جیسا کہ بعد میں یزید اور **حجّاج** وغیرہ سے باہمی قطع تعلقات ہوئے۔

آیت نمبر۲۶۔ سَوَّلَ لَهُمْ ۔آراستہ کر دکھایا ان کو۔منافق قرآن کے مطالب نہیں سوچتے۔شیطان کے کہنے پر چلتے ہیں یعنی بُرے وسوسے یا بُرے لوگوں کے کہنے پر۔

فَكَيۡفَ اِذَا تَوَفَّتۡهُمُ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ يَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَاَدۡبَارَهُمۡ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ پھر کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی جان نکال لیں گے ان کے منہ اور پیٹھوں کو مارتے ہوئے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوۡا مَاۤ اَسۡخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوۡا رِضۡوَانَهٗ فَاَحۡبَطَ اَعۡمَالَهُمۡ ﴿۲۹﴾ ع

۲۹۔ یہ اس وجہ سے کہ وہ وہ چال چلے جو اللہ کو غصہ دلاتی ہے اور اللہ کی خوشنودی کو انہوں نے برا سمجھا تو اللہ نے ان کا کیا کرایا اکارت کر دیا۔

اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ اَنۡ لَّنۡ يُّخۡرِجَ اللّٰهُ اَضۡغَانَهُمۡ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں جن کے دلوں میں کمزوری ہے (یعنی نہ تاب مقابلہ نہ قوت فیصلہ رکھتے ہیں) کہ اللہ ہرگز ظاہر نہ کرے گا ان کے دلوں کے کینے۔

وَلَوۡ نَشَآءُ لَاَرَيۡنٰكَهُمۡ فَلَعَرَفۡتَهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ ؕ وَلَتَعۡرِفَنَّهُمۡ فِىۡ لَحۡنِ الۡقَوۡلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اَعۡمَالَكُمۡ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور اگر ہم چاہیں تو تجھے وہ لوگ دکھا دیں تو تُو ان کے چہروں سے پہچان لے ان کو (منافق اپنے چہروں سے پہچانے جاتے ہیں) اور بے شک تُو ان کو پہچانے گا ان کی بات کی ادا اور طرزِ کلام سے۔ اور اللہ تمہارے کرتوتوں کو جانتا ہے۔

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ حَتّٰى نَعۡلَمَ الۡمُجٰهِدِيۡنَ مِنۡكُمۡ وَالصّٰبِرِيۡنَ ۙ وَنَبۡلُوَا۟ اَخۡبَارَكُمۡ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور ہم تو انعام دیں گے امتحان کر کے یہاں تک کہ معلوم کر لیں تم میں نیک کوشش کرنے والوں اور نیکیوں پر جمنے والوں اور برائیوں سے بچنے والوں کو اور تمہارے حالات کو ظاہر کر دیں گے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

۳۳۔ بے شک جن لوگوں نے انکار کیا اور حق کو چھپایا اور اللہ کے رستے سے روکا اور رسولؐ کو دکھ دیا وہ بھی اس کے بعد کہ ان پر ظاہر ہو چکی

آیت نمبر ۳۱۔ لَحۡنِ الۡقَوۡلِ۔ ادائے طرز کلام۔ یعنی اللہ نے ہر شے میں برزخ رکھا ہے۔ مخالف کا طرزِ کلام الگ۔ مخلص کی بات الگ، منافق کا گنگنانا الگ۔

الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

راہ راست تو وہ لوگ اللہ کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں گے اور قریب ہی اللہ ان کے اعمال اکارت کر دے گا (یعنی ان کے منصوبے غلط ہو جائیں گے)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ ایمان دار اور فرمانبردار بنو اللہ کے اور اطاعت کرو رسول کی اور تباہ نہ کرو اپنے کاموں کو (دکھانے سنانے کو کام نہ کرو)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ کچھ شک نہیں کہ جن لوگوں نے حق چھپایا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر وہ مر گئے اور حق کا اظہار نہ کر کے مرے تو ہرگز مغفرت نہ کرے گا ان کی اللہ۔

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ تو تم بودے نہ بنو اور بلاؤ صلح کی طرف یعنی جنگ کرتے رہو اور تمہیں بڑھ چڑھ کر رہو گے قسم اللہ کی! (اللہ) تو تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے اعمالوں میں ہرگز تمہارا نقصان نہ کرے گا (یعنی تمہاری تدبیریں بنتی ہی جائیں گی)۔

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اس کے سوا نہیں کہ یہاں کی زندگی تو ایک فرضی کھیل ہے اور اللہ سے غافل کرنے والا تماشا ہے اور اگر تم اللہ کو مانو گے اور اُسی کو سپر بناؤ گے تو وہ تمہیں تمہارے اجر عطا فرماوے گا اور تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا۔

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور اگر وہ تم سے تمہارا مال مانگے اور تم کو تنگ کرے (یعنی سختی سے مانگے) تو تم بخل کرنے لگو اور وہ تمہارے کینے ظاہر کر دے۔

آیت نمبر ۳۷۔ لَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۔تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا۔ یعنی تمہارے مال جو نیکیوں میں خرچ کرو گے اس کا فائدہ تمہیں کو ملے گا۔ ایک کے ہزار ہزار پاؤ گے۔

آیت نمبر ۳۸۔ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا الـــخ ۔ اگر وہ تم سے تمہارا مال مانگے تو تم کو بُرا لگے۔ جو لوگ

هَاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ تُدۡعَوۡنَ لِتُنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ۚ فَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يَّبۡخَلُ‌ۚ وَمَنۡ يَّبۡخَلۡ فَاِنَّمَا يَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ‌ؕ وَاللّٰهُ الۡغَنِىُّ وَاَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ‌ۚ وَاِنۡ تَتَوَلَّوۡا يَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡۙ ثُمَّ لَا يَكُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَكُمۡ ﴿۳۹﴾ ع

۳۹۔ تو تم وہ لوگ ہو کہ تم کو بلایا جاتا ہے اس واسطے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو کوئی تو تم میں سے ایسا ہے جو بخل کرتا ہے اور جو بخل کرتا ہے تو اپنی ہی جان کے ساتھ بخل کرتا ہے اور اللہ تو غنی ہے اور تم محتاج فقیر ہو اور اگر تم منہ پھیرو گے تو اللہ دوسری قوم کو بدل لے آئے گا تمہارے سوائے تو وہ تمہاری طرح نہ ہوں گی[1]۔

[1] اس سے زمانہ مسیح موعود کی طرف اشارہ ہے **فَيْجِ اَعْوَجْ** کے زمانہ کے مقابل۔

(بقیہ حاشیہ) اعتراض کرتے ہیں کہ مامور من اللہ کیوں چندے کی رقمیں مانگتا ہے تو ان کو چاہئے کہ اس آیت کو دوبارہ غور سے پڑھیں کہ یہی اعتراض رسول اللہ ﷺ پر ہے۔

آیت نمبر ۳۹۔ اَمۡثَالَكُمۡ۔ تمہاری طرح۔ ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ جب آنحضرتؐ نے یہ آیت پڑھی تو صحابہؓ نے پوچھا وہ لوگ کون ہوں گے جو ہماری جگہ آئیں گے؟ حضرت نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا ''یہ اور اس کی قوم۔ خدا کی قسم اگر دین ثریا کے پاس ہوتا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس کو وہیں سے لے آتا'' (**ترمذی ابواب التفسیر،تفسیر سورۃ الجمعۃ**)۔ علماء نے اس بشارت کا مصداق حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو قرار دیا ہے مگر وہ خود اس کے مدّعی نہیں اور نہ ان کے زمانہ میں دین اسلام ایسا کمزور تھا بلکہ اس کے مصداق مسیح موعود اور ان کے سچے خلفاء اور اولاد اور مرکز پر قائم رہنے والی متقی جماعت ہیں جنہوں نے بالہام الٰہی اس مضمون کا دعویٰ کیا ہے اور حقیقت میں اس زمانہ میں حد درجہ کی دنیا پرستی ہوگئی ہے اور دین گویا آسمان ہی پر چلا گیا ہے جس کو وہ اپنی قوت قدسی اور تائیدات الٰہی سے اتار رہا ہے۔ **اَللّٰهُمَّ اجْزِهٖ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَآءِ۔**

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

ا۔ ہم سورۂ فتح کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس کے نام سے جس نے سب تدبیریں پہلے سے بنا رکھی ہیں سچی کوشش کا بدلہ دیا۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿٢﴾

۲۔ بے شک ہم نے تجھ کو کھلم کھلا فتح دی۔

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٣﴾

۳۔ نتیجہ یہ کہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے اور تجھ پر اپنا احسان پورا کرے اور تجھے سیدھی راہ چلائے۔

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿٤﴾

۴۔ اور تجھ کو اللہ مدد دے کر (اور) زبردست فتح میسر کرے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا

۵۔ وہی اللہ ہے جس نے اطمینان اتارا ایمانداروں کے دلوں میں تاکہ ان کا ایمان اور زیادہ ہو ان کے ایمان کے ساتھ۔ اور آسمانوں اور زمین کے

آیت نمبر۳۔ لِيَغْفِرَ لَكَ ۔ نتیجہ یہ کہ تیرے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے۔

ہمارے مرشد و امامِ اَنام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو معنے کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ جب انسان کوئی کام کرتا ہے تو لوگ اس میں کوئی نہ کوئی عیب و نقص بتاتے اور ہنسی اور اعتراض کرتے ہیں لیکن جب وہ کام کرنے والا پورا کامیاب ہو جاتا ہے حسبِ تدبیر خود تو معترض بجائے خود شرمندہ و نادم ہو جاتے ہیں۔ یہی حال کل انبیاء کا اور رسول اللہ ﷺ کا ہوا کہ فاتح ہونے کے بعد سب کو معلوم ہو گیا کہ وہ بے عیب اور معصوم تھے اور راہ راست پر وہی تھے۔ ورنہ فتح کو **ذَنْب** سے کیا نسبت؟

دوسرے معنے۔ **ذَنْۢبِكَ** ۔ یعنی تیرا قصور۔ وہ بدیئیں جو لوگوں نے تجھ سے کیں ہیں اور جو ایذائیں ہجرت سے پہلے تجھ کو پہنچائی ہیں یا تیری بے ادبی کی وہ جو گنہگار ہوئے ہیں وہ ہم نے فتح مکہ کی خوشی میں بخش دیں۔ ان کے مواخذہ کا تو موجب تھا۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ اب بہت سے مُذنب مومن ہو جائیں گے اور ان کی خطائیں معاف ہو جائیں گی۔

مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ۝۵

لشکر اللہ ہی کے واسطے ہیں اور اللہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ۝۶

۶۔ تا کہ داخل فرماوے ایماندار مرد اور عورتوں کو ان باغوں میں جن میں بہہ رہی ہیں نہریں اور وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے اور ان کے گناہ ان سے چھپا دیئے گئے اور یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝۷

۷۔ اور ان منافق مرد اور عورتوں کو عذاب دے گا اور مشرک مرد اور عورتوں کو جو گمان کرتے ہیں اللہ کے ساتھ بُرا۔ انہی پر پڑے گا مصیبت کا بُرا چکر اور اللہ ان پر خفا ہوا اور دربدر کر دیا اُن کو اور ان کے لئے تیار کر رکھا ہے جہنم اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۸

۸۔ اور اللہ ہی کے لشکر ہیں آسمان اور زمین کے اور اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ۝۹

۹۔ بے شک ہم نے تجھ کو بھیجا ہے بادشاہ بنا کر جو دوستوں کو خوش خبری سنانے والا دشمنوں کو ڈرانے والا ہے۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۱۰

۱۰۔ تا کہ تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور اللہ ہی کی تسبیح کرو صبح و شام۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ

۱۱۔ کچھ شک نہیں کہ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے

آیت نمبر ۱۱۔ يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۔ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ مطلب یہ کہ خدا ہی کا فضل ہوگا۔ ان سب پر جو کامیاب ہوں گے۔

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱﴾ ع

ہیں تو وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں کے اوپر ہے[1] پھر جو عہد توڑ دے گا تو وہ اپنے ہی نفس کے لئے توڑ دے گا اور جو اس عہد کو پورا کرے گا جو اللہ سے کیا ہے تو اللہ اس کو قریب ہی عطا فرمائے گا بڑا اجر۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اب تجھ سے کہیں گے پیچھے رہ جانے والا (یعنی منافق) گنواروں میں سے کہ ہم کو پھنسا لیا ہمارے مال اور بال بچوں نے تو آپ ہمارے لئے بخشش مانگیئے ۔ یہ لوگ کہیں گے اپنے منہ سے جو ان کے دلوں میں نہیں۔ تُو کہہ دے اللہ کے مقابل میں تمہارا کون مالک ہے کچھ بھی اگر وہ تم کو نقصان پہنچانا چاہے یا نفع دینا چاہے بلکہ جو تم کرتے ہو اللہ اس سے بڑا خبردار ہے۔

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ

۱۳۔ بلکہ تمہارا یہی گمان رہا کہ رسول اللہ اور

---

[1] دستِ شفقت وحمایت الٰہی۔

(بقیہ حاشیہ) **بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ** ۔ جو اس عہد کو پورا کرے گا جو اللہ سے کیا ہے۔ **عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ** میں جو ضمیر مضموم آ رہی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ **کسر** جو توڑنے کے معنے ہیں وہ ایفاء وعدہ کے مقابل ناپسند سمجھا گیا ہے اور ضمہ دیا گیا۔ دوسرے واعظ و لیکچرار خاص توجہ دلانے کے لئے حرکات وصورت و آواز کو تغیر دیتے ہیں ۔ عرب میں بھی یہ دستور ہے کہ خاص توجہ دلانے کے لئے لفظ کو معمولی رنگ سے غیر معمولی رنگ میں لے آتے ہیں ۔ صورت بدلتے ہیں۔ اعراب بدل دیتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۲۔ **اَلْمُخَلَّفُوْنَ** ۔ پیچھے رہ جانے والے۔ دنیا میں لوگوں نے ایک بات بنائی ہے کہ مروان کو رسول اللہ ﷺ نے نکال دیا تھا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے بھی اور حضرت عثمانؓ نے بلا لیا۔ یہ حضرت عثمانؓ پر اعتراض ہے اور اس پر حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کا یہ اعتراض ہے کہ وَاللّٰہُ اَعلم یہ واقعہ کہاں تک صحیح ہے اصل یہ ہے کہ مروان ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ یہاں اس کے باپ کا حال ہو تو ہو اور حضرت عثمانؓ نے اگر اس کو بلا لیا تو معیوب نہیں کیونکہ وہ **طَرِید** تھا اور **مُخَلَّفِيْن** کو موقعہ دیا گیا تھا کہ ہمارے ساتھ تو نہیں مگر اور جماعتِ اسلام کے ساتھ شریک ہو سکیں گے اور ان کے قصور بھی معاف ہو جائیں گے بشرطیکہ صلاحیت پیدا کریں۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ زُيِّنَ ذٰلِكَ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾

ایماندار لوگ ہرگز گھر کی طرف واپس نہ آسکیں گے اور یہ بات تمہارے دلوں میں اچھی دکھائی گئی اور تم برے برے خیال کرتے تھے اور تم ہلاک ہونے والی قوم تھے۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾

۱۴۔ اور جو کوئی نہ ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر تو ہم نے تیار کر رکھی ہے منکروں کے لئے دہکتی ہوئی آگ۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور آسمان اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے وہ جسے چاہے مغفرت کرے اور جسے چاہے عذاب دے۔ اور اللہ بڑا غفور الرحیم ہے۔

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

۱۶۔ قریب ہے کہ پیچھے رہ جانے والے کہیں گے جب تم غنیمت کی طرف جانے لگو گے کہ ان کو حاصل کرو (یہ) کہ ہم کو اجازت دو کہ ہم تمہاری پیروی کریں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل ڈالیں۔ تم کہہ دو ہرگز نہ چلنے پاؤ گے ہمارے ساتھ اسی طرح اللہ نے فرما دیا ہے پہلے سے پھر اب کہیں گے کہ نہیں جی! تم تو ہم سے حسد رکھتے ہو۔ نہیں بلکہ وہ سمجھتے ہی نہیں کچھ بھی مگر تھوڑے سے۔

آیت نمبر ۱۶۔ اِلٰى مَغَانِمَ ۔ جب تم **غنیمتوں** کی طرف جانے لگو گے۔ حضرتؐ نے حدیبیہ سے لوٹتے وقت مسلمانوں کو بشارت دی تھی کہ اب تم کو فتح اور غنیمت قریب ہی حاصل ہو گی مگر اس میں وہی شریک ہوں گے جو مقام حدیبیہ میں ہمارے ساتھ تھے تو دوسری **جنگ** یعنی خیبر کی چڑھائی پر **مُخَلِفِیْن** بھی چلنے کو تیار ہوئے جن کے لئے نہ چلنے کا حکم ہو چکا تھا۔

تَحْسُدُوْنَنَا ۔ تم تو ہم سے حسد رکھتے ہو۔ یہ بطور پیشگوئی کے فرمایا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ظاہر ہوا۔

لَا يَفْقَهُوْنَ ۔ مگر تم کچھ سمجھتے نہیں۔ پہلی مرتبہ منافق خود ڈر کے مارے نہیں گئے۔ اب لالچ کے خیال سے جانا چاہتے ہیں۔ روکنے پر حاسد کہتے ہیں۔ جواب ملا کہ مسلمان حاسد نہیں مگر تم کچھ سمجھتے نہیں۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٧﴾

۱۷۔ کہہ دے پیچھے رہ جانے والے بدویوں سے کہ قریب ہی تم بلائے جاؤ گے سخت لڑنے والوں کی طرف کہ تم ان سے لڑو گے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جاویں گے پھر اگر تم حکم مانو گے تو اللہ تم کو عطا فرمائے گا اچھا اجر اور اگر تم پیٹھ پھیر دو گے جیسے تم پیٹھ پھیر بیٹھے تھے پہلی بار تو تم کو اللہ ٹیس دینے والا عذاب دے گا۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٨﴾ ع

۱۸۔ ہاں اندھے پر کچھ حرج نہیں اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیمار پر کچھ تنگی ہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے وہ اس کو باغوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پیٹھ پھیر جائے گا تو اسے ٹیس دینے والا عذاب دے گا۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿١٩﴾

۱۹۔ بے شک اللہ راضی ہو گیا ہے مومنوں سے جب وہ تجھ سے بیعت کرنے لگے درخت کے نیچے پس اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں ہے پھر نازل فرمایا دلی اطمینان اُن پر اور ان کو فتح قریب کا بدلہ دیا[1]۔

---

[1] بہت غنیمت ہاتھ آئی۔

آیت نمبر ۱۸۔ وَلَا عَلَى الْمَرِيْضِ۔ نہ بیمار پر کچھ ہرج ہے۔ یعنی معذوروں پر ملامت نہیں مگر جو ہٹے کٹے بلا عذر رسول اللہ کے ساتھ نہیں ہوتے ان پر ملامت تھی۔

آیت نمبر ۱۹۔ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ تحقیق اللہ راضی ہو گیا ہے ایمانداروں سے۔ شیعہ کہتے ہیں مومنوں سے ہم مراد ہیں۔ اس کے تین جواب عجیب ہیں (۱) تو یہ کہ سب ائمہ کہاں تھے (۲) وہ تو مطہر سمجھے گئے ہیں (۳) **مَغَانِمَ كَثِيْرَةً** کے مصداق کون ہیں؟ اس پر اعتراض یہ کہ سب حضرت علیؓ کو حاصل ہوا۔ (ج) حضرت علیؓ نے اپنی خلافت میں کیا کیا؟

اَلسَّكِيْنَةَ۔ دلی اطمینان۔ ایمان چار قسم پر ہے۔ ایک دنیوی جس پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۲۰

۲۰۔اور بہت سی غنیمتیں جن پر قبضہ کریں گے اور اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲۱

۲۱۔ اللہ نے تم سے وعدہ فرمایا ہے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم ان کو لوگے تو تم کو جلد عطا فرمائیں یہ غنیمتیں (یعنی فتح خیبر) اور لوگوں کے ہاتھ روکے تم سے تا کہ ایک نمونہ ہو قدرت کا ایمانداروں کے لئے اور تا کہ اللہ تم کو سیدھی راہ بتا دے (کامیابی کی)۔

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝۲۲

۲۲۔اور ایک فتح اور بھی ہونے والی ہے جن پر ابھی تم نے قدرت نہیں پائی بے شک وہ اللہ کے ہاتھوں میں ہے اور اللہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۲۳

۲۳۔ اور اگر کافر تم سے لڑیں تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر نہ کوئی حمایتی پائیں گے اور نہ مددگار۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝۲۴

۲۴۔ یہ اللہ کی رسم ہے جاری جو پہلے سے ہوتی چلی آئی ہے اور تو اللہ کے رسم میں کبھی تبدیل نہ پائے گا۔

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۲۵

۲۵۔ وہی اللہ ہے جس نے روک رکھے کافروں کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے مکہ کے اندر بعد اس کے کہ تم ان پر فتح پا چکے تھے[1] اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو بخوبی دیکھ رہا ہے۔

---

[1] یہ فتح مکہ یا حدیبیہ کے متعلق ہے۔

(بقیہ حاشیہ) **مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا الخ** ۔دوسرا اُخروی جو فارق ہوگا مومن و کافر میں۔تیسرا ایمان **فَارِقٌ فَاسِقٌ وَ مُومن** ۔چوتھا ایمان **بِالسَّكِيْنَه** ۔

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٦﴾

٢٦۔ کافر وہی تو ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو روکا تعظیم والی مسجد سے اور قربانی کے جانوروں کو روکا کہ وہ رکے کھڑے رہے اور قربانی کی جگہ نہ پہنچ سکے اور اگر ہوتے کچھ مرد ایماندار اور کچھ عورتیں ایماندار (مکہ میں) جن کو تم جانتے نہیں تو (انجانے میں) وہ تمہارے ہاتھ سے پسیے جاتے اور روندے جاتے پھر تم پر خرابی آ پڑتی ان سے (یعنی مومنوں کے مارے جانے سے) بے خبری اور لاعلمی کی حالت میں نتیجہ یہ کہ اللہ داخل فرمائے اپنی رحمت میں جس کو چاہے اگر وہاں کے مسلمان جدا ہوتے تو ہم کافروں کو ضرور سزا دیتے ٹیس دینے والے عذاب کی۔

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٧﴾ ع

٢٧۔ جس وقت ٹھان لی کافروں نے اپنے دل میں ضد وہ بھی جاہلیت کی ضد، تو اللہ نے نازل فرمایا اپنی طرف سے اپنے رسول اور ایمانداروں پر دلی اطمینان اور اللہ سے ڈرنے کی بات اُن کو لازم کر دی اور وہی لوگ اس کے لائق اور اس بات کے اہل تھے اور اللہ ہر ایک چیز سے بڑا واقف ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ

٢٨۔ بے شک اللہ نے سچا کر دکھلایا تھا اپنے رسول کو واقعی رؤیا کہ ضرور تم داخل ہو گے مسجد

آیت نمبر ٢٦۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۔یعنی بے علمی کی حالت میں۔ مکّہ کے غیر مشہور ایماندار مارے جاتے تو ان ایمانداروں کی حفاظت کے لئے فتح نہ ہوئی ورنہ فوراً ہو جاتی اور کافر سب مارے جاتے۔

آیت نمبر ٢٨۔ اَلرُّءْيَا ۔حضرت نے ہجرت کے چھٹے سال یہ خواب دیکھا تھا کہ ہم مسجد کعبہ میں گئے ہیں ارکان حج یا عمرہ باطمینان ادا کر رہے ہیں۔اور یہ خواب آپ نے بعض سے بیان بھی کر دیا تھا۔ پھر آپ نے عمرہ کا قصد کیا۔ جب آپ حدیبیہ میں پہنچے اور کفّار مکّہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے مقابلہ کیا اور چند شرائط پر صلح ہوئی۔ مکذّبین کو ہنسی اڑانے

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۸﴾

حرام میں اس لئے کہ اللہ نے چاہ لیا ہے، اطمینان کے ساتھ اپنے سروں کے بال منڈواتے اور کترواتے ہوئے بے خوف پھر اللہ نے جانا جس کا تم کو علم نہ تھا اور اس کے سوا ایک قریب ہی فتح اس نے مقرر فرمائی۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۹﴾ؕ

۲۹۔ اور وہی اللہ ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ تاکہ اس کو غالب رکھے تمام دینوں پر[1] اور اللہ کافی ہے گواہی کے لئے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

۳۰۔ محمدؐ اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بہت مؤثر ہیں ان سے متاثر نہیں ہوتے۔ شدید و غالب ہیں[2] اور آپس میں

---

[1] تکمیل اشاعت ہدایت کی حیثیت سے پیش گوئی بھی مسیح موعود کے متعلق ہے۔

[2] یعنی محمدؐ کے رنگ سے رنگین ہیں جو جلالی اسم ہے۔

(**بقیہ حاشیہ**) کا موقع ملا اور مسلمانوں کو یہ امر شاق گزرا کہ دیکھو نبی کا یہ خواب جھوٹا گیا حالانکہ خواب میں نہ وقت بتایا گیا تھا اور نہ روانگی کا دن مگر ہنسی کرنے والوں کو بہانہ ہی کافی ہے جو قرآن کی پیشگوئی کے طور پر اس خواب کا سچا ہونا بیان فرما دیا۔ یہ قرآن کا محاورہ ہے کہ قریب ہونے والی یقینی بات کو وہ ماضی کے صیغہ میں بیان فرماتا ہے۔

آیت نمبر ۲۹۔ دِيْنِ الْحَقِّ ۔ دینِ حق کے پیش کرنے میں نبیوں سے کبھی غلطی نہیں ہوتی۔ ہاں پیشگوئیوں کے سمجھنے میں بلا تفہیم الٰہی کچھ غلطی ہوتی ہے جو عام کے لئے مضر نہیں ہوتی۔ رسول کی ذات پر اس کا اعتراض پڑتا ہے مگر بے انتہا فوائد و علوم اور جالبِ نُصرت اور اظہار بشریت اور تائیداتِ الٰہی وہ غلطی ہوتی ہے کیونکہ اس میں رقت اور انفعال بشری جو جالب فیضان ربوبیتِ الٰہی ہے شامل ہے۔

آیت نمبر ۳۰۔ رُحَمَآءُ ۔ آپس میں بڑے نرم دل ہیں۔ حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی فرماتے ہیں کہ یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ صحابہؓ میں باہم لڑائیاں ہوئیں یہ بات بالکل جھوٹ ہے۔ خاص کر صلح حدیبیہ میں جو صحابہؓ موجود تھے اُن میں تو کبھی بھی نہیں ہوئیں۔ فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ (**ال عمران** :۱۰۴) ان کی شان ہے۔

تَرٰىهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا ۡ سِيۡمَاهُمۡ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِى التَّوۡرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمۡ فِى الۡاِنۡجِيۡلِ ۛۚ كَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰى عَلٰى سُوۡقِهٖ يُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيۡظَ بِهِمُ الۡكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۳۰﴾ ع ۱۲

ایک دوسرے سے متاثر ہوئے ہیں رحیم ہیں[1]۔ تُو ان کو دیکھتا ہے رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اللہ کا فضل چاہتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کی نشانئیں ان کے چہروں میں ہیں سجدوں کے اثر سے بھی، ان کی مثال ہے توریت میں (استثناء باب ۳۳) اور یہی ان کی مثال ہے انجیل میں (متی باب ۱۳۔ آیت ۳۱، ۳۲ و ۸) جیسے ایک کھیتی ہے جس نے اپنی سوئی نکالی پھر اس کو موٹا کیا تو وہ موٹی ہوگئی ہے پھر سیدھی کھڑی ہوگئی اپنی نال پر پیاری لگتی ہے کسانوں کو تا کہ اللہ جی جلائے ایمانداروں سے سب کافروں کا[2] اور اللہ نے وعدہ فرمایا ایمانداروں سے مغفرت اور اجرت عظیم کا۔

[1] یعنی احمد کے رنگ سے رنگین ہیں جو جمالی اسم شریف ہے حضرتؐ کا۔

[2] کفّار۔ کسان، زمیندار کو کہتے ہیں۔

سُوۡرَةُ الۡحُجُرَاتِ مَدَنِیَّةٌ وَّ هِیَ مَعَ الۡبَسۡمَلَةِ تِسۡعَ عَشۡرَةَ اٰیَةً وَّ رُکُوۡعَانِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

۱۔ ہم سورۂ حجرات کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس باعظمت اللہ کے اسم شریف سے جس نے رسول اللہ کے مصاحبوں کو آگے سے چن رکھا اور جن کی نیک کوششوں کا بدلہ دینے والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲﴾

۲۔ اے ایماندارو! اللہ اور رسول اللہ کے آگے کوئی بات بڑھ کر نہ کہو۔ پیش دستی نہ کرو۔ اللہ ہی کو سپر بناؤ اور اسی کا خوف رکھو۔ بے شک اللہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَهۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۳﴾

۳۔ اے ایماندارو! اونچی اور برابر نہ ہو تمہاری آواز نبی کی آواز سے اور مقابلہ نہ کرو۔ چیخو مت جیسے مقابلہ کیا کرتے ہو تم ایک سے ایک۔ ایسا نہ ہو کہ اکارت ہو جائے تمہارا سب کیا کرایا اور تم کو خبر ہی نہ ہو۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰهُ

۴۔ جو لوگ دبی آواز سے بولتے ہیں[1] (یعنی نرم و محبت آمیز بات کرتے ہیں) کہ رسول اللہ

---

[1] استاد شاگرد اور مرید و پیر میاں بی بی حاکم محکوم باپ بیٹے کے آداب بتائے آواز نیچی رہے یعنی ہر ایک بھلی بات مانو مطیع رہو آواز تک دھیمی رہے۔

آیت نمبر۲۔ لَا تُقَدِّمُوۡا۔ شاگرد و استاد، جماعت و مامور کے آداب۔ کسی قسم کی تقدیم خلاف مرضی سردار نہ ہو۔ اپنی مرضی کی بھی تقدیم نہ ہو۔ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ۔ لَا تَجۡهَرُوۡا۔ رسول نہ عذاب دینے والا، نہ دلوں کے حالات سے واقف۔ پس اللہ ہی سے ڈرو۔

آیت نمبر۳۔ لَا تَرۡفَعُوۡۤا۔ اونچی اور برابر نہ ہو۔ بلکہ نیچی اور دھیمی رہے تمہاری آواز۔ یعنی ہر ایک بات مانو اور فرمانبردار اور مطیع رہو۔ آواز تک دھیمی رکھو۔

آیت نمبر۴۔ یَغُضُّوۡنَ۔ جو لوگ دھیمی آواز سے بولتے ہیں۔ مامور اور مرشد اور استاد کے آداب

قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٤

کے پاس وہی لوگ ہیں۔ اللہ نے امتحان لیا ان کے دلوں کا تقویٰ کے لئے[1]۔ ان کے لئے مغفرت ہے اور اجر عظیم ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٥

۵۔ جو لوگ تجھ کو زور زور سے پکارتے ہیں حجروں کے باہر سے ان میں بہت سے لوگ عقل ہی نہیں رکھتے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٦

۶۔ اور کاش وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تُو ان کی طرف خود ہی آ تا تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا اور اللہ بڑا غفور الرحیم ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝٧

۷۔ اے ایماندارو! اگر تمہارے پاس کوئی بدکار فاسق کسی قسم کی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم دانستہ کسی قوم پر جا پڑو پھر اپنے کئے پر پچھتاؤ۔

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ

۸۔ اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کا رسول موجود ہے اگر وہ تمہارا کہا مانا کرے تمہارے بہت سے کاموں میں تو تم ضرور مشکلات میں پڑ جاؤ مگر اللہ نے تمہارے لئے ایمان پسند فرمایا

---

[1] قلب کی صفائی کا امتحان لیا تا انعام دے کیونکہ امتحان محنت لینے کو بولتے ہیں تا کہ اس کا نتیجہ دیا جائے۔

(بقیہ حاشیہ) بتائے کہ اس کے سامنے اس کو خوش کرنے والی با ادب نرم بات کی جائے۔ مقابلۃً یا سختی سے یا دل میں کچھ رکھ کر نہ کہا جائے کہ اِنقطاعِ فیض کا موجب ہوتا ہے۔ **فَافْهَمْ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ** ۔ یہ معرفت وترقی کا منتخب اور بے مثل نکتہ ہے۔

آیت نمبر ۵۔ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔ عقل ہی نہیں رکھتے۔ یا بیوقوفوں کا کام کرتے ہیں۔ انبیاء اور اولیاء اور ماموروں کو کثرت سے تنہا رہنا پڑتا ہے کیونکہ لوگوں کا عکس ان کے مصفّا آئینہ پر پڑتا رہتا ہے اور یہی وجہ ان کی کثرتِ استغفار کی ہے تو ان سے ہر وقت ملنا یا ان کو بلانا موجب ہرج ہوتا ہے۔ بار بار باہر بلانا اُن کو منع ہے۔

وَزَيَّنَهٗ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَكَرَّهَ اِلَيۡكُمُ الۡكُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡيَانَ ؕ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوۡنَ ۙ‏ ﴿۸﴾

ہے اور اس کو عمدہ کر دکھایا ہے تمہارے دلوں میں اور تمہاری نظروں میں برا بنادیا ہے کفر اور فسق اور عصیان کو[1]۔ یہی لوگ ہیں جو نیک چلن اور لائق اور منزل مقصود کو پہنچے ہوئے ہیں۔

فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعۡمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ‏ ﴿۹﴾

۹۔ اللہ کے فضل وعنایت سے اور اللہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰٮهُمَا عَلَى الۡاُخۡرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىۡ تَبۡغِىۡ حَتّٰى تَفِىۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ‏ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور اگر دو جماعت مسلمانوں کی باہم لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو پھر اگر زیادتی کرے ان میں سے ایک فریق دوسرے پر تو تم سب لڑو اس سے جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ رجوع کرے اللہ کے حکم کی طرف پھر اگر وہ رجوع کر چکے تو اُن میں صلح کرادو بھلائی، عدل کے ساتھ اور عدل وانصاف کرو۔ بے شک اللہ عدل وانصاف کرنے والوں کو دوست کہتا ہے۔

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَةٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَ اَخَوَيۡكُمۡ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ‏ ﴿۱۱﴾ ع

۱۱۔ ایماندار تو آپس میں بس بھائی بھائی ہیں تو صلح کراؤ اپنے دو بھائیوں میں اور اللہ کو سپر بناؤ اور اسی کا خوف رکھو تاکہ تم پر رحم کیا جائے[2]۔

---

[1] اس لئے تم حق پوشی اور بدکاری اور نافرمانی رسول کی نہیں کرتے۔
[2] تمہارے مقاصد اور سلطنتیں پھر تمہیں واپس کی جائیں گی اگر اتحاد کرلوگے۔

آیت نمبر۸۔ اَلۡكُفۡرَ الــــخ۔ (س) کفر۔ فسق۔ عصیان میں کیا فرق ہے؟ (ج) ہر شے اپنی تنہائی میں بڑی وسعت رکھتی ہے لیکن مقابلہ میں محدود ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ الفاظ ہیں۔ **کُـفـر**۔ انکارِ حق۔ فسق۔ بدعہدی۔ عِصیان۔ نافرمانی۔

آیت نمبر۱۰۔ اَلۡمُقۡسِطِيۡنَ۔ عدل وانصاف کرنے والے۔ قرآن شریف میں اللہ کا نام عادل نہیں آتا کیونکہ عدالت تیسرا شخص کرتا ہے۔ جب مخلوق مدعا علیہ اور خالق مُدّعی ہو تو عدالت کون کرے؟ اس لئے قرآن شریف میں **مَالِك** آیا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اے ایماندارو! ٹھٹھا نہ کیا کرے ایک قوم دوسری قوم سے ممکن ہے کہ جن پر ہنستے ہیں وہ بہتر ہوں ہنسنے والوں سے اور نہ عورتیں ہنسی کیا کریں دوسری عورتوں سے شاید وہ دوسری بہتر ہوں ان سے اور آپس میں ایک دوسرے پر الزام نہ لگایا کرو اور نہ بُرے نام رکھا کرو[۱] ایمان لائے بعد بُرا نام ایک بدکاری ہے اور جو توبہ نہ کرے تو وہی لوگ بے جا کام کرنے والے بداخلاق ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اے ایماندارو! بچے رہو بہت بدگمانیوں سے کچھ شک نہیں بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور کسی کا بھید مت ٹٹولا کرو اور نہ کھولا کرو اور بعض کی غیبت بعض نہ کیا کرے بھلا تم میں کسی کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے سو یہ تو تم مکروہ ہی سمجھتے ہو گے (تو غیبت سے بھی کراہت کرو۔ بچو) اور اللہ کو سپر بناؤ بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

---

[۱] یعنی بُرے القاب سے ایک دوسرے کو بدنام نہ کرو۔

آیت نمبر۱۲۔ لَا يَسْخَرْ ۔ٹھٹھا نہ کیا کرے۔تمسخر کا انجام بد ہوتا ہے اور اتحاد کے لئے سخت مضر ہے اور بغیر اتحاد کے جماعت کا بننا محال ہے۔ایک حدیث میں آیا ہے کوئی تحقیر کرتا ہے یا عیب لگاتا ہے وہ نہیں مرتا جب تک ایسے عیب میں مبتلا نہ ہولے۔

وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ ۔اور نہ عورت عورت سے تمسخر کرے۔علی الخصوص چونکہ عورتیں عیب گیری اور تمسخر اور غیبت میں بہت مبتلا ہیں اس لئے علیحدہ اُن کا ذکر فرمایا گیا۔

آیت نمبر۱۳۔ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۔ توبہ قبول کرنے والا۔ سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔یعنی غیبت اور چغل خوری اور بدظنی چھوڑو گے تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور مہربانی کی جائے گی۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿١٤﴾

۱۴۔ اے لوگو! ہم نے تم کو پیدا کیا ایک ہی آدمی سے ایک ہی عورت سے اور تمہارے قبیلے اور کنبے بنائے تا کہ ایک دوسرے کو پہچانو[1]۔ بے شک تم میں زیادہ عزت دار اللہ کے نزدیک وہی ہے جو بڑا متقی ہو۔ بے شک اللہ بڑا جاننے والا ہے بڑا اخبردار ہے[2]۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٥﴾

۱۵۔ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے تم کہہ دو کہ ایمان نہیں لائے لیکن کہو کہ ہم فرمانبردار ہو گئے[3] اور ابھی داخل نہیں ہوا تمہارے دلوں میں ایمان (یعنی ایمان یا سکینہ نہیں) اور تم اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو گے تو وہ تمہارے عملوں میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ بے شک اللہ بڑا اغفور الرحیم ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿١٦﴾

۱۶۔ اس کے سوا نہیں کہ ایماندار تو وہی ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول کو مانا سچے دل سے پھر کچھ شک وشبہ نہ کیا اور بڑی نیک کوشش کی اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں (یعنی قرآن پر عمل کرنے میں) یہی لوگ سچے (ایماندار ہیں)۔

---

۱ پھر آپس میں کیوں شیخییں بگھار کے پھوٹ کر لیتے ہو دیکھو اللہ کے پاس کون عزت دار ہے۔

۲ یعنی تم ایک ہی باپ کی اولاد ہو۔

۳ ایمان کی بجائے اسلام کا لفظ آئے تو وہاں فرماں برداری مراد ہے۔

آیت نمبر ۱۵۔ اٰمَنَّا۔ ہم نے مانا۔ امور اعتقادی کا ایمان نہ تو بڑھتا ہے نہ گھٹتا مگر عقائدِ حقہ اور اعمالِ صالحہ واَخلاقِ فاضلہ و ملکاتِ حسنہ سے جس کا تعلق ہے وہ گھٹتا بڑھتا ہے۔ تیسرا نورِ ایمان ہے جس کو سکینہ کہتے ہیں یہ بھی بڑھتا گھٹتا ہے۔ لَمْ تُؤْمِنُوْا وہ ایمان جس میں تسلیم کے ساتھ یقین بھی ہو یعنی تیسرے درجہ کا اور اَسْلَمْنَا صرف ظاہری فرمانبرداری ہے۔

قُلۡ اَتُعَلِّمُوۡنَ اللّٰهَ بِدِيۡنِكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ کہہ دو کیا تم اللہ کو جتاتے ہو اپنی ایمانداری یا دینداری اور اللہ تو جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور اللہ ہر ایک شے کا بڑا جاننے والا ہے۔

يَمُنُّوۡنَ عَلَيۡكَ اَنۡ اَسۡلَمُوۡا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوۡا عَلَىَّ اِسۡلَامَكُمۡ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيۡكُمۡ اَنۡ هَدٰٮكُمۡ لِلۡاِيۡمَانِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ وہ تجھ پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہو گئے۔ تُو جواب دے مجھ پر احسان نہ رکھو اپنے مسلمان ہونے کا بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اسی نے تم کو راستہ دکھا دیا ایمان کا جب تم سچے ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۹﴾ ع ۲ ۸ ۱٤

۱۹۔ اللہ تو آسمان اور زمین کی چھپی باتیں سب جانتا ہے اور تمہارے کرتوتوں کو بھی خوب دیکھ رہا ہے۔

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ ہم سورۂ قٓ کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جس نے قیامت کی خبر پہلے سے دے رکھی ہے اور نیک کوشش کے بدلہ کا وعدہ فرما رکھا ہے۔

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۚ ②

۲۔ ٹھہر کر غور کر۔ قسم ہے قرآن مجید کی (کہ بے شک محمدؐ سچا پیغمبر ہے)۔

بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۚ ③

۳۔ بلکہ انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک ڈرانے والا آیا تو کافروں نے کہا یہ عجیب بات ہے۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ④

۴۔ کیا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے تو یہ لوٹایا جانا عقل سے بعید ہے (کہ نہیں)۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ⑤

۵۔ ہم کو معلوم ہے جتنا زمین اُن میں سے کم کرتی ہے اور ہمارے پاس لکھی ہوئی محفوظ کتاب ہے۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ⑥

۶۔ نہیں بلکہ انہوں نے حق بات کو جھٹلایا جب کہ وہ ان کے پاس پہنچی تو وہ ایک بے قرار و مضطرب بات میں پڑے ہوئے ہیں۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ⑦

۷۔ کیا انہوں نے نگاہ نہیں کی آسمانوں کی طرف اپنے اوپر ہم نے اس کو کیسا بنایا اور سجایا اور اس میں کہیں بھی عیب نہیں۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۙ ⑧

۸۔ اور زمین کو پھیلایا اور اس میں بڑے بڑے پہاڑ بنائے اور زمین میں ہر ایک طرح کی خوش نما پُر رونق روئیدگی اگائی۔

آیت نمبر۲۔ قٓ۔ یاقادِرُ قدیر کی طرف سے یہ کتاب نازل ہوئی ہے ٹھہر کر غور کر۔

تَبۡصِرَةً وَّذِكۡرٰى لِكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ ⑨

۹۔ دکھانے اور نصیحت دلانے کے لئے ہر رجوع لانے والے بندے کو (یہ ہمیشہ کی نشانیاں ہیں)۔

وَنَزَّلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الۡحَصِيۡدِ ۙ⑩

۱۰۔ اور ہم نے بادل سے پانی برسایا بابرکت پھر اس سے اگائے باغ اور اناج جو کاٹا جاتا ہے۔

وَالنَّخۡلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلۡعٌ نَّضِيۡدٌ ۙ⑪

۱۱۔ اور لمبی لمبی اور اونچی کھجوریں بھی جن کے گابھے تہ بہ تہ ہیں۔

رِّزۡقًا لِّلۡعِبَادِ ۙ وَاَحۡيَيۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا ؕ كَذٰلِكَ الۡخُرُوۡجُ ⑫

۱۲۔ بندوں کو روزی دینے کے لئے اور ہم نے اس سے زندہ کر دیا مردہ شہر کو۔ اسی طرح نکلنا ہو گا (قبروں سے قیامت کے لئے)۔

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّاَصۡحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوۡدُ ۙ⑬

۱۳۔ جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے نوح کی قوم کے لوگ اور گڑھے والے اور ثمود۔

وَعَادٌ وَّفِرۡعَوۡنُ وَاِخۡوَانُ لُوۡطٍ ۙ⑭

۱۴۔ اور عاد اور فرعون اور لوط کی برادری۔

وَّاَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ وَقَوۡمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيۡدِ ⑮

۱۵۔ اور بَن کے رہنے والے اور تُبّع کی قوم۔ سب ہی نے تو نبیوں کو جھٹلایا تو ان پر میرا عذاب ثابت ہو گیا۔

اَفَعَيِيۡنَا بِالۡخَلۡقِ الۡاَوَّلِ ؕ بَلۡ هُمۡ فِىۡ لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ⑯ ع ١٦/١٥

۱۶۔ تو کیا ہم تھک گئے پہلی ہی بار پیدا کرنے سے۔ کچھ بھی نہیں بلکہ وہ لوگ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں جدید پیدائش (یعنی مر کر جی اٹھنے) سے۔

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَنَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِهٖ نَفۡسُهٗ ۖۚ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ

۱۷۔ اور کچھ شک نہیں کہ ہم نے پیدا کیا آدمیوں کو اور ہمیں جانتے ہیں جو جو خطرے اس کے دل میں گزرتے ہیں اور ہم اس خون سے بھی زیادہ

آیت نمبر ۱۳۔ اَصۡحٰبُ الرَّسِّ۔ اَصۡحٰبُ الرَّسِّ اور **اَصۡحَابُ الۡاُخۡدُوۡد** ایک ہی ہیں۔

آیت نمبر ۱۷۔ اَقۡرَبُ۔ زیادہ نزدیک۔ یہاں اقربیت بالذّات نہیں علمی رنگ کی ہے جس پر نظر محسن کی ہوتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اِنَّ مَعِىَ رَبِّىۡ سَيَهۡدِيۡنِ (الشعراء:٦٣) اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (التوبة:٤٠)۔

حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿١٧﴾

قریب ہیں انسان کے جو شریانی رگوں میں ہوتا ہے۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿١٨﴾

۱۸۔ جب لیتے جاتے ہیں یا حفاظت کرتے جاتے ہیں دو ملنے والے یا حفاظت کرنے والے ایک دائیں طرف سے ایک بائیں طرف سے بیٹھے ہوئے۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿١٩﴾

۱۹۔ یہاں تک کہ کوئی بات بھی آدمی منہ سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک نگہبان تیار رہتا ہے (لکھ لینے کو)۔

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿٢٠﴾

۲۰۔ اور آئے گی موت کی بے ہوشی یقیناً یہ وہی ہے جس سے تو گریز کیا کرتا تھا۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿٢١﴾

۲۱۔ اور صور پھونکا جائے گا۔ یہ وہی دن ہے جس سے ڈرایا گیا تھا۔

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿٢٢﴾

۲۲۔ اور ہر ایک نفس آئے گا اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ہوگا ایک گواہی دینے والا۔

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿٢٣﴾

۲۳۔ (اور ہم کہیں گے) بے شک تُو تو اس دن سے بے خبر ہی تھا تو ہم نے اٹھا لیا تجھ سے تیرا پردہ تو آج تیری نظر بڑی تیز ہے۔

آیت نمبر۲۲۔ سَآئِقٌ ۔ نیک کا ہانکنے والا۔ اس کا شوق و جذبہ جو متمثّل ہو جائے گا اور بد کا اس کی غفلت اور نحوست ہے۔ ایک کو حضرت کبریا اور دوسرے کو جہنم کی طرف لے جائے گا اور **شَهِيْدٌ** اس کی حالت یعنی انسان جیسے جیسے عمل کرتا ہے۔ گویا وہ اُس طرف چل رہا ہے جیسے فضول خرچ کا ہانکنے والا افلاس ہے اور انجام میں اس کو خود پالیتا ہے اور یہی شہید کے معنے ہیں۔ جانور کو آگے سے پکڑ کر ہانکنے والا **قائِد** اور پیچھے سے بڑھانے اور ہانکنے والا سائق کہلاتا ہے۔

آیت نمبر۲۳۔ غِطَآءَكَ ۔ ہستی دنیوی یا غفلت سے۔

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿٢٣﴾

۲۳۔ اور اس کا ساتھی یا فرشتہ ہم نشین کہے گا یہ جو میرے پاس ہے یہ تیار ہے۔

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٢٤﴾

۲۵۔ (حکم ہوگا) ڈال دوڈال دو جہنم میں ہر ایک نافرمان سرکش کو۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿٢٥﴾

۲۶۔ اور بھلائی سے روکنے والے اور حد سے بڑھنے والے اور شک لانے والے کو۔

الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٦﴾

۲۷۔ جس نے ٹھہرایا اللہ کے سوا اور دوسرا معبود تو ہر ایک ایسے شخص کو ڈال دوڈال دو سخت عذاب میں۔

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾

۲۸۔ اُس کا ساتھی شیطان کہے گا اے ہمارے ربّ! میں نے تو اِس کو سرکش بنایا نہیں لیکن یہی پہلے درجہ کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا۔

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾

۲۹۔ اللہ فرمائے گا جھگڑا نہ کرو میرے حضور میں۔ مَیں تو پہلے ہی بھیج چکا تھا تمہاری طرف عذاب کا وعدہ۔

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ ع ۲ ۱۴ ۱۶

۳۰۔ بات نہیں بدلی جاتی میرے پاس اور میں اپنے چھوٹے بندوں پر ظلم کرنے والا بھی نہیں۔

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾

۳۱۔ جس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھرپور ہو چکی وہ کہتی جائے گی کیا کچھ اور بھی ہے۔

آیت نمبر۲۵۔ اَلْقِيَا ۔ یہ تثنیہ تاکید کے واسطے ہے۔ یہ معنے ڈالو۔ ڈالو جہنم میں۔ جیسے ایک جمع کا صیغہ واحد کے لئے آیا ہے رَبِّ ارْجِعُوْنِ (المؤمنون:۱۰۰) اور رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (الرّحمٰن:۱۳)۔

آیت نمبر۳۱۔ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۔ معلوم ہوتا ہے کہ جہنم مجسم حرص کا مقام ہے۔ حضرت مرشدنا فرماتے ہیں۔ ؎

جہنم کز و داد قرآن خبر ۔۔۔ ہمیں حرص دنیاست جان پدر

یعنی جو دنیا کی حرص میں پھنسا وہ جہنمی ہے۔ یہ جہنم کا قول ہے جو جہنم کے قابل تھے وہ تو آ گئے اب اور کیا ہوگا۔ ایک حدیث لوگ بیان کرتے ہیں جس میں تین لفظ ہیں۔ اللہ اپنا پاؤں رکھے گا۔ ربّ العزّت اپنا قدم

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾

۳۲۔ اور متقیوں کے واسطے جنت قریب لائی جائے گی دور نہ ہوگی۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾

۳۳۔ یہ وہ ہے جس کا وعدہ ہر ایک توبہ کرنے والے اور حفاظت کرنے والے کے واسطے کیا گیا تھا[1]۔

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿٣٣﴾

۳۴۔ جو شخص رحمٰن سے ڈرتا ہے تنہائی میں بے دیکھے اور توبہ کرنے والا دل لے کر آیا ہے۔

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾

۳۵۔ اس کو سلامتی کے ساتھ داخل کرو یہ ہمیشگی کا دن ہے۔

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾

۳۶۔ اب ان لوگوں کو وہاں ملے گا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس تو بہت کچھ ہے (سب سے زیادہ یہ کہ اللہ کا دیدار نصیب ہوگا)۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ۭ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾

۳۷۔ اور ان سے پہلے ہم بہت سی جماعتیں ہلاک کر چکے ہیں وہ تو ان سے بھی زیادہ قوی تھیں دست درازی میں جنھوں نے بہت سے شہر چھان مارے تھے[2]۔ کیا اُن کو کوئی نجات کی جگہ ملی؟

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾

۳۸۔ یہ اس شخص کے لئے یادگار ا ہے اور پند ہے جو دل رکھتا ہو یا کان لگائے دل سے متوجہ ہو کر[3]۔

---

[1] حقوق العباد اور حقوق اللہ کی حفاظت کرنے والے کے لئے۔

[2] یعنی شرفا نقباء فاتح سیّار امراء تھے۔

[3] علم کے ذریعے تین ہیں قلب، سمع، مشاہدہ۔

(بقیہ حاشیہ) رکھے گا۔ جَبَّار اپنا قدم رکھے گا۔ معنے یہ ہوئے۔ رَجُلٌ جماعت کو بھی کہتے ہیں یعنی اللہ اس جماعت کو جو جہنم کے لئے تیار کی گئی ہے جہنم میں داخل کرے گا (۲) متکبر کو (۳) جبّار ظالم کو۔ قدم سے مراد آگے کیا گیا جو جہنم کے لئے آگے کیا گیا وہ جہنم میں، اور جو جنّت کے لئے آگے کیا گیا جنّت میں جائے گا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور بے شک ہم نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور اُن چیزوں کو جو اُن میں ہیں چھ وقتوں میں اور ہم کو تکان نے چھوا تک نہیں۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۴۰﴾ۚ

۴۰۔ پس تو صبر کر اُن باتوں پر جو وہ کہتے ہیں اور تسبیح کر اپنے رب کے حمد کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور کچھ رات کے حصہ میں بھی اس کی تسبیح کر اور سجدے کے بعد بھی یا بعد نماز بھی[1]۔

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۲﴾ۙ

۴۲۔ اور سن جس دن پکارنے والا پکارے گا قریب ہی کسی جگہ سے۔

يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور جس دن وہ حق طریق سے ایک للکار سنیں گے اُسی وقت قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۴﴾ۙ

۴۴۔ کچھ شک نہیں کہ ہمیں جلاتے اور مارتے ہیں اور ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ ایک دن زمین اُن پر سے پھٹ جائے گی اور وہ دوڑتے ہوئے نکلیں گے۔ یہ اٹھانا اور جمع کرنا ہم پر بڑا آسان ہے۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۶﴾ۧ

۴۶۔ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں اور تُو ان پر کچھ جبر کرنے والا تو نہیں ہے۔ تُو تو نصیحت کر قرآن سے اس شخص کو جو ڈرتا ہے میرے ڈرانے سے۔

ع ۳ ۱۶ ۱۲

---

[1] نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض معلوم ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۳۹۔ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۔ چھ وقت۔ رات و دن کا مجموعہ۔ يَوْمٌ زمانہ کا ایک حصہ یوم۔ اہلِ زمانہ جیسے آج کل کے لوگ دن کے حصہ پر بھی بولتے ہیں۔ کتنا دن ہے وغیرہ۔

مِنْ لُّغُوْبٍ ۔ تکان نے چھوا تک نہیں۔ کتاب الخروج کے باب ۲۰ آیت ۱۱ کی غلطی کی اصلاح ہے۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①	ا۔ ہم سورۂ ذاریات کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جس نے ہر ایک شے کے اسباب پہلے سے مہیّا کر رکھے ہیں اور ان کے نتائج کو موجود کرنے والا ہے۔
وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ②	۲۔ قسم ہے بخارات کو ہواؤں سے جدا کرنے والی!
فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ③	۳۔ پھر ان کا بوجھ اٹھانے والیوں کی۔
فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ④	۴۔ پھر نرم نرم چلنے والیوں کی۔
فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ⑤	۵۔ پھر قسم ہے ان فرشتوں کی! جو تمام امور کے بانٹنے والے ہیں۔
اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ⑥	۶۔ جو تم کو وعدہ دیا گیا ہے وہ تو سچ ہونے والا ہی ہے۔
وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ⑦	۷۔ اور ضرور انصاف ہونے والا ہے۔
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ⑧	۸۔ قسم ہے آسمان کی! جو زینت و مضبوطی والا ہے۔
اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ⑨	۹۔ بے شک تم ایک جھگڑے کی بات میں پڑے ہوئے ہو۔

آیت نمبر۲ تا ۵۔ وَالذّٰرِيٰتِ۔ ذٰرِيٰت۔ بکھیرنے والی۔ اٹھانے والی۔ اَلْجٰرِيٰتِ۔ چلانے والی۔ اَلْمُقَسِّمٰتِ۔ بانٹنے والی۔ یہ سب صفتیں بظاہر ہواؤں کی ہیں مگر **فِی الْحَقِيْقَةِ، لِلْحَقِيْقَةِ**۔ فرشتوں کی جو محرک باذن اللہ ہیں قسمیں دعاوی کے رنگ میں بطور دلائل کے ہیں۔ دعویٰ یہ تھا کہ جزا سزا کا مسئلہ برحق ہے۔ ثبوت یہ کہ جیسا کہ دنیا کے کام ظاہری سلسلۂ اسباب کے ماتحت چل رہے ہیں اور بامر اللہ نتائج ضرور مرتب ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی روحانی عالم میں اعمال صالحہ کا نتیجہ بھی ضرور مثمر ثمراتِ حسنہ ہوگا اور تخلّف نہ ہوگا اور قیامِ قیامت کے اسباب جمع ہو رہے ہیں۔

يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ﴿١٠﴾	۱۰۔ جو بہک گیا ہے وہی اس سے بہکایا جائے گا۔
قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿١١﴾	۱۱۔ اٹکل باز غارت ہوں گے۔
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿١٢﴾	۱۲۔ وہ لوگ جو غفلت و جہالت میں بے خبر پڑے ہوئے ہیں۔
يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٣﴾	۱۳۔ پوچھتے ہیں کب ہوگا جزا کا دن؟
يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿١٤﴾	۱۴۔ ایک دن وہ آگ پر درست کئے جائیں گے[1]۔
ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٥﴾	۱۵۔ چکھو! اس شرارت کا مزہ یہی ہے جس کی تم جلدی کیا کرتے تھے۔
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٦﴾	۱۶۔ بے شک حق پرست (اللہ والے) لوگ باغوں اور چشموں میں ہی ہوں گے۔
اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿١٧﴾	۱۷۔ لے رہے ہوں گے جو کچھ دیا ان کے رب نے اور وہ اس سے پہلے بھی اللہ کو دیکھنے والے تھے۔
كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿١٨﴾	۱۸۔ وہ بہت ہی کم رات کو سوتے تھے۔
وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿١٩﴾	۱۹۔ اور صبح کے وقت استغفار کیا کرتے تھے۔
وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿٢٠﴾	۲۰۔ اور ان کے مالوں میں سائل اور غیر سائل کا ایک حق تھا۔
وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿٢١﴾	۲۱۔ اور زمین میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لئے۔
وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٢٢﴾	۲۲۔ اور خود تمہارے نفسوں میں بھی۔ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ کا نتیجہ اصلاح ہے۔

آیت نمبر ۲۰۔ لِلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ کتے اور بلّی جانور بھی سائل میں داخل ہیں اور محروم میں مقیّد درندے اور قیدی اور وہ شخص جو باوجود احتیاج کے کسی سے کچھ نہ مانگے۔

وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ چیز جس کا تم سے وعدہ دیا گیا (یعنی بہشت)۔

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع

۲۳۔ تو قسم ہے آسمان اور زمین کے ربّ کی! کہ (اللہ اور محمدؐ اور قرآن) اور ان کے وعدے ایسے ہی حق ہیں جیسے کہ تم باتیں کرتے ہو۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ کیا تیرے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ جب وہ اُس کے پاس اندر آئے تو بولے سلام۔ ابراہیم نے کہا سلام (پر دل میں کہا) کہ یہ لوگ کچھ اجنبی سے معلوم ہوتے ہیں۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ پھر دوڑا اپنے گھر والوں کی طرف (اور تلا ہوا) موٹا تازہ بچھڑا لے آیا۔

فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور ان کے آگے رکھا اور کہا کیا آپ کھاتے نہیں۔

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور اُن سے اُس کے دل میں دھڑکا شروع ہوا وہ بولے خوف نہ کر اور اس کو خوشخبری سنائی ایک ہوشیار لڑکے کی۔

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ اور اُس کی بی بی جماعت میں آئی پھر اس نے اپنا ماتھا پیٹا اور بولی بڑھیا بانجھ (کو اولاد ہو گی کیا؟)

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ فرشتوں نے کہا تیرے رب نے اسی طرح کہا ہے بے شک وہ تو بڑا حکمت والا اور بڑا جاننے والا ہے۔

آیت نمبر ۲۷۔ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ۔ موٹا تازہ بچھڑا لے آیا۔ مہمان نوازی کے لئے مہمان سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی چپکے سے جو بہتر بن پڑے وہ لے آئے۔

آیت نمبر ۲۹۔ فَاَوْجَسَ۔ اِیْجَاس۔ خوف کا دل میں آ جانا جس کا اظہار نہ کرے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ ابراہیم نے کہا پھر تمہارا کیا مطلب ہے؟ اے بھیجے ہوؤ!

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ وہ بولے ہم کو بھیجا گیا ہے اس قوم کی طرف جو قطع تعلق کرنے والی ہے۔

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾

۳۴۔تا کہ ہم اُن پر مٹی یا پتھر برساویں۔

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ جو تیرے رب کے نزدیک خطا کاروں، حد سے بڑھنے والوں کے لئے نشان لگائے گئے ہیں۔

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ پھر ہم نے نجات دی اس کو جو وہاں ایماندار تھا۔

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾

۳۷۔ پھر ہم نے وہاں ایک گھر کے سوا اور کوئی نہ پایا مسلمانوں میں سے۔

وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾

۳۸۔ اور ہم نے باقی چھوڑی نشانی اس بستی میں ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے تھے ٹیس دینے والے عذاب سے۔

وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾

۳۹۔اور موسیٰ میں بھی نشانیئیں ہیں جب ہم نے بھیجا اُس کو فرعون کی طرف روشن دلیل دے کر۔

فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾

۴۰۔تو فرعون نے پیٹھ پھیر لی اپنی جاہ اور قوت اور لشکر کے گھمنڈ پر اور کہا یہ دھوکا دینے والا یا دیوانہ ہے۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾

۴۱۔تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو پکڑا پھر ان کو پھینک دیا دریا میں اور وہ ملامت یافتہ تھا۔

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾

۴۲۔اور عاد کے قصہ میں بھی نشانی ہے جب ہم نے بھیجی ان پر ایک ہوا بے نتیجہ کر دینے والی۔

آیت نمبر۳۵۔ لِلْمُسْرِفِيْنَ۔ **مُسرف**۔ حدود شرعیہ سے بڑھنے والا۔ نام و نمود میں خرچ کرنے والا۔

مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ کہ نہ چھوڑتی تھی کسی چیز کو جس پر ہو گزرتی تھی مگر اس کو کر ڈالتی تھی کھوکھلی ہڈی کی طرح۔

وَ فِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور ثمود کے حال میں بھی نشانی ہے جب ان سے کہا گیا کہ فائدہ اٹھاؤ جئے تک۔

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَ هُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ پھر وہ سرکشی کرنے لگی اپنے رب کے حکم سے تو ان کو پکڑا ایک عذاب نے اور وہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّ مَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ تو نہ وہ اٹھ ہی سکے اور نہ انتقام ہی لینے والے تھے۔

وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۴۶﴾ ع

۴۶۔ اور نوح کی قوم اس سے پہلے (ہلاک ہو چکی) کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے بدعہد اور بے وفا تھے۔

وَ السَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْىدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ ہمیں نے آسمان بنایا اپنے ہاتھ سے اور کچھ شک نہیں کہ ہمیں سب ہی طرح کی قدرتیں ہیں اور ہمیں کشائش دینے والے ہیں۔

وَ الْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور ہمیں نے زمین کا بچھونا بچھایا تو ہم کیا ہی اچھا گہوارہ بچھانے والے ہیں۔

وَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ اور ہر ایک چیز کے ہم نے جوڑے جوڑے پیدا کئے تاکہ نصیحت پکڑو۔ بڑے آدمی بن جاؤ۔

فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ تو بھاگو اللہ ہی کی طرف بے شک میں تم کو اس کی طرف سے صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں۔

وَ لَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور نہ ٹھہراؤ اللہ کے ساتھ دوسرا معبود تو میں تم کو اُس کی طرف سے صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں۔

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾

۵۳۔ اسی طرح سے اُن سے اگلوں کے پاس بھی جو رسول آیا انہوں نے (یعنی قوم نے) یہی کہا کہ دھوکہ باز یا دیوانہ ہے۔

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾

۵۴۔ کیا اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کر دی یا کرتے آرہے ہیں۔ کچھ نہیں یہ لوگ تو بڑے ہی شریر اور سرکش ہیں۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾

۵۵۔ تو تُو ان سے منہ پھیر لے اب تجھ پر کچھ ملامت نہیں۔

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾

۵۶۔ اور سمجھاتا رہ کہ سمجھانا ایمانداروں کو فائدہ دیتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

۵۷۔ اور میں نے بڑے آدمی اور جنّ اور غریب آدمی انسان کو جو پیدا کیا ہے تو بس اسی لئے کہ وہ میری ہی عبادت کرتے رہیں[۱]۔

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾

۵۸۔ میں تو نہیں مانگتا ہوں ان سے روپیہ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلایا کریں۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾

۵۹۔ کچھ بھی شک نہیں کہ اللہ ہی بڑا روزی رساں زبردست صاحبِ قوت ہے۔

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾

۶۰۔ تو ان ظالموں کا بھی ایک چڑسا (ڈول) ہے جیسے چڑسا ہے ان کے ساتھیوں کا تو وہ مجھ سے جلدی نہ مچائیں۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

۶۱۔ یہ خرابی ہے حق چھپانے والوں کے لئے اُس دن جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

---

[۱] یعنی ہر ایک قول و فعل قرآن و سنت کے موافق ہو۔

آیت نمبر ۶۰۔ ذَنُوْبًا۔ موٹ کا ڈول۔ بڑا ڈول۔ چڑسا۔ یعنی جیسا اگلوں کا ڈول بھر کر خالی ہو گیا اسی طرح ان کے زمانۂ حیات کا ڈول بھی بھر کر خالی کر دیا جائے (گا) یعنی وہ میعاد مقررہ پر مرجائیں گے اور عذاب کا حصہ پائیں گے جیسے اگلوں نے پایا۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ⓵

ا۔ ہم سورۂ طور کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے اسم شریف سے جو قسموں کو دلائل کے رنگ میں پہلے سے رکھ چکا اور جو دعووں کے نتیجوں کو پیش کرنے والا ہے۔

وَالطُّوْرِ ⓶

۲۔ موسیٰ کے مقام قرب کی قسم!

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ⓷

۳۔ اور اُس قرآن شریف کی!

فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ⓸

۴۔ جو ہرن کی صاف جھلّی اور کشادہ کاغذ میں لکھا ہوا ہے۔

وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ⓹

۵۔ اور مکہ معظّمہ کی قسم! جو ہمیشہ آباد رہے گا۔

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ⓺

۶۔ اور بلند چھت (یعنی آسمان) کی قسم![1]

---

[1] اس میں بدر کی جنگ کی طرف بھی اشارہ ہے۔

آیت نمبر۲۔ وَالطُّوْرِ۔ اس طور کی قسم جہاں موسیٰ علیہ السلام کو رسالت ملی جس کا منکر فرعون ہلاک ہوا اور موسیٰ کامیاب ہوا۔ قرآن مجید کی قسمیں اس کے دعویٰ کے دلائل کو مثبت دعاوی ہیں جو قرآن کریم نے کی ہیں۔ چونکہ قرآن کی مخاطب تین قومیں ہیں۔ عوام۔ اوسط۔ اعلیٰ۔ ان تینوں کے لئے ثبوت ہیں۔ یہ بات مسلّم ہے کہ جو جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ دنیا میں ذلیل ہو جاتا ہے اور اس کی سچی باتیں بھی نہیں مانی جاتیں۔ عرب کہتے ہیں **اِنَّ الْاَیْمَانَ تُضِیْعُ الْاَرْضَ بِمَا فِیْھَا** یعنی قسمیں ملک کی ویرانی کا موجب ہیں۔ گویا جھوٹی قسمیں خطرناک قرار پائی ہیں تو جو شخص بہت سی قسمیں کھا کر بھی دنیا میں معزز و مکرم و کامیاب و محترم ہو۔ تو اس کی قسمیں اعجاز سمجھی جائیں۔ اس طرح تو عوام پر حجت پوری ہوگئی۔ اوسط درجہ کے معزز لوگوں میں قسم بطور شاہد کے سمجھی گئی ہے یہ بات ہر قوم میں مسلّم ہے ایک شریر یعنی جواہر القرآن کا مصنّف کہتا ہے کہ شیطان کی قسم کسی نے نہ کھائی۔ حکیم الامت کا ارشاد ہے کہ یہ کمی بائبل نے پوری کر دی ہے کہ فرعون کی جان کی قسم کھائی ہے۔ تیسرے اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے قسم ایک باریک سی بات ہے یعنی وہ دلائل اور براہین کی جگہ ہیں ان دعاوی کے لئے جو پیش کئے جاتے ہیں۔

آیت نمبر۴۔ رَقٍّ۔ لمبی چوڑی تختی۔ یہود نے تورات شریف کو مکتوب کی و طومار کی صورت میں بنا رکھا تھا جیسا آجکل بنڈل لپٹا جاتا ہے۔ اس کی لپٹن کو کھولتے جاتے اور پڑھتے جاتے۔

وَالۡبَحۡرِ الۡمَسۡجُوۡرِ ۝	۷۔اور لبریز سمندر کی قسم ![1]
اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝	۸۔ کہ بے شک تیرے رب کا عذاب ضرور ضرور ہونے والا ہے۔
مَّا لَهٗ مِنۡ دَافِعٍ ۝	۹۔اور اسے کوئی بھی ٹالنے والا نہیں۔
يَّوۡمَ تَمُوۡرُ السَّمَآءُ مَوۡرًا ۝	۱۰۔جس دن لرزنے لگے گا آسمان کپکپا کر (یعنی آسمان کی گردش الٹ پلٹ ہو جائے گی)۔
وَّتَسِيۡرُ الۡجِبَالُ سَيۡرًا ۝	۱۱۔ اور بڑے بڑے پہاڑ چلنے لگیں گے دوڑا دوڑ[2]۔
فَوَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝	۱۲۔ تو خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے۔
الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ خَوۡضٍ يَّلۡعَبُوۡنَ ۝	۱۳۔ جو اپنے جھوٹے کھوج میں بے فائدہ بازی کرتے ہیں۔
يَوۡمَ يُدَعُّوۡنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝	۱۴۔جس دن ان کو دھکیلا جائے گا جہنم کی آگ میں دھکے دے کر۔
هٰذِهِ النَّارُ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ بِهَا تُكَذِّبُوۡنَ ۝	۱۵۔ (اور کہا جائے گا) وہ ہے یہ آگ جس کو تم جھوٹ جانتے تھے۔
اَفَسِحۡرٌ هٰذَآ اَمۡ اَنۡتُمۡ لَا تُبۡصِرُوۡنَ ۝	۱۶۔اب بھلا یہ دھوکا ہے یا تم کو سوجھتا ہی نہ تھا۔
اِصۡلَوۡهَا فَاصۡبِرُوۡۤا اَوۡ لَا تَصۡبِرُوۡا ۚ سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ ؕ اِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝	۱۷۔ چلو اس میں داخل ہو پھر صبر کر سکو یا نہ کر سکو (ہمیں کیا) تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں اور تم کو انہیں بداعمالی کا نتیجہ ملے گا جو تم کرتے تھے۔
اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّنَعِيۡمٍ ۝	۱۸۔متقی تو جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

[1] اس میں مکہ کی فتح کے بعد کا حال ہے۔
[2] یعنی امراء مارے جائیں گے۔

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝١٩

۱۹۔خوشی سے میوے کھا رہے ہوں گے جو ان کو دیئے ان کے رب نے اور ان کو بچا لیا ان کے ربّ نے جہنم کے عذاب سے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔـۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٢٠ۙ

۲۰۔کھاؤ اور پیو رچتا پچتا ان کاموں کے عوض میں جو تم کرتے تھے۔

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝٢١

۲۱۔ وہ تکیے لگائے ہوئے برابر بچھائے ہوئے تختوں پر بیٹھے ہوں گے اور ہم ان سے نکاح کر دیں گے اعلیٰ درجہ کی بیبیاں بڑی بڑی آنکھوں والی کا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝٢٢

۲۲۔اور جو ایمان لائے اور اُن کی اولاد اُن کی راہ چلی ایمان کے ساتھ تو ہم ان کے پاس ان کی اولاد کو پہنچا دیں گے اور ہم کم نہ کریں گے ان کے اعمال میں سے کچھ۔ ہر ایک آدمی اپنے کئے ہوئے میں گروی ہے۔

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٢٣

۲۳۔اور ہم نے میووں اور پھلوں کی جو وہ چاہ رہے ہیں اور گوشت کی ریل پیل کر دی اور مدد دی ہم نے ان کو۔

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۝٢٤

۲۴۔اور وہ محبانہ آپس میں چھینا جھپٹی کریں گے ایک دوسرے کے ہاتھ سے پیالے اس میں نہ لغو ہے نہ گناہ۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝٢٥

۲۵۔اور ان کے پاس پھرتے آئیں گے نوجوان شہزادے گویا وہ چھپائے ہوئے موتی ہیں۔

آیت نمبر۲۴۔ فِيْهَا كَاْسًا۔ وہاں پیالے ہیں۔ اس پیالہ کے باعث **لغو** اور **تاْثِيم** یعنی بیہودہ بکواس اور غیروں کی طرف نگاہ، جیسا کہ شراب دنیا میں ہوتا ہے نہ ہوگا بلکہ وہ **لَذَّةٌ لِّلشَّارِبِيْن** ہوگا یعنی پینے والوں کی لذّت اور خوشی کا سامان۔

آیت نمبر۲۵۔ غِلْمَانٌ۔ نوجوان۔ اور سورہ دہر میں بجائے **غِلْمَانٌ** کے **وِلْدَانٌ** کا لفظ آیا ہے ایسے ہی

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے آپس میں بات چیت کریں گے۔

قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ بولیں گے ہم تو پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرا کرتے تھے۔

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ پس اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو گرم لُو کے عذاب سے بچا لیا۔

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ ﴿۲۹﴾ ع

۲۹۔ ہم اس سے پہلے اللہ ہی کو پکارا کرتے تھے بے شک وہی بڑا احسان فرمانے والا رحیم ہے۔

فَذَكِّرْ فَمَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۳۰﴾ؕ

۳۰۔ (تو اے پیارے محمدؐ) تو نصیحت کرتا رہ تو تُو اپنے رب کے فضل و رحمت سے نہ تو کاہن ہے (اٹکل باز) نہ دیوانہ۔

اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں یہ ایک شاعر ہے ہم اس کے حق میں انتظار کرتے ہیں زمانہ کی گردشات اور ہلاکت کا۔

(بقیہ حاشیہ) سورہ واقعہ میں **غِلْمَانٌ** جمع ہے غلام کی جو بمعنی فرزند کے قرآن شریف میں کئی جگہ آ چکا ہے اور بہشتیوں کے بچے جو بہت ہی خوبصورت ہوں گے۔ بزرگوں کی خدمت کرتے ہوں گے ایسے ہی ان کے نوکر چاکر۔

آیت نمبر۳۰۔ بِكَاهِنٍ۔ عقلی پیشگوئی کرنے والا۔ تیلی راجہ، جوڑ توڑ کرنے والا۔ چلتا پُرزہ۔ پوتھی کھولنے والا برہمن۔

مَجْنُوْنٍ ۔ جو بے نتیجہ کام کرے یا جس کے کام ہمیشہ بے نتیجہ ہوں۔

آیت نمبر۳۱۔ شَاعِرٌ۔ باریک خیالی باتیں کرنے والا بے عمل۔ منصوبے باندھنے والا۔ نازک خیال۔ شاعر تو ہمیشہ ذلیل رہتے ہیں اور جس ملک میں جھوٹی شاعری زور پکڑتی ہے وہ قوم تباہ ہو جاتی ہے۔ خاندان مغلیہ کا خاتمہ اسی جھوٹی شاعری میں ہوا۔ اور جھوٹے کاہنوں کا بھی یہی حال ہے۔ عرب یہی خیال کر کے آپ کو یہ بات مناتے تھے تو آپ نے اسی پر فیصلہ رکھ دیا جو صداقت کے ثبوت میں نویں دلیل ہے اور دسویں دلیل آگے آتی ہے کہ اس کے کلام حقیقت انجام کے برابر کوئی بات پیش کر کے تو بتاؤ۔

قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ؕ﴿۳۱﴾

۳۲۔ کہہ دے تم منتظر رہو البتہ میں بھی انتظار کر رہا ہوں۔

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ﴿۳۲﴾

۳۳۔ کیا اُن کی عقلیں ان کو ایسی بے ہودہ باتیں بتاتی ہیں یا وہ لوگ ہی شریر ہیں۔

اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۚ﴿۳۴﴾

۳۴۔ یا کہتے ہیں کہ اس نے بنالیا ہے قرآن کو۔ نہیں نہیں بلکہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ؕ﴿۳۵﴾

۳۵۔ تو ان کو چاہئے کہ لے آئیں کوئی کلام اسی طرح کا جب وہ سچے ہیں۔

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ؕ﴿۳۶﴾

۳۶۔ کیا وہ آپ پیدا ہو گئے ہیں کسی کے پیدا کئے بغیر یا وہ خود پیدا کرنے والے ہیں۔

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۳۷﴾

۳۷۔ یا انہوں نے پیدا کیا آسمان وزمین کو کچھ بھی۔ نہیں وہ تو یقین ہی نہیں کرتے (بڑے بدعقل، اکھڑ، ناسمجھ ہیں)۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَیْطِرُوْنَ ؕ﴿۳۸﴾

۳۸۔ کیا ان کے نزدیک تیرے رب کے خزانے ہیں یا وہ داروغہ چودھری ہیں۔ (یا کوتوال و زبردست)۔

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ یَّسْتَمِعُوْنَ فِیْهِ ۚ فَلْیَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ؕ﴿۳۹﴾

۳۹۔ یا ان کے پاس کوئی ایسی سیڑھی ہے جس پر وہ چڑھ کر سنا کرتے ہیں تو چاہئے کہ لائے ان میں سے کوئی سن کر آنے والا اصریح دلیل وسند۔

آیت نمبر ۳۳۔ اَحْلَامُهُمْ ۔ بدفہمی۔ عقل۔ بدخوابی۔ بلوغ۔

آیت نمبر ۳۶۔ مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ ۔ بلاسبب۔ بغیر خالق۔ انسان جتنا سوچتا جاوے وہ اپنے کو بہت ہی حقیر اور ذلیل پائے گا خاص کر ابتدائی حالات میں اس لئے بلاسبب وخالق نہیں ہوسکتا۔

آیت نمبر ۳۹۔ سُلَّمٌ ۔ دلائلِ حقہ اور الہامِ ربّی کی سیڑھی۔

اَمۡ لَهُ الۡبَنٰتُ وَلَكُمُ الۡبَنُوۡنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ کہ اللہ کے لئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں۔

اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ اَجۡرًا فَهُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ مُّثۡقَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ یا تُو ان سے کچھ اُجرت مانگا کرتا ہے تو وہ زبردستی فیس کے بوجھ میں دبے جاتے ہیں۔

اَمۡ عِنۡدَهُمُ الۡغَيۡبُ فَهُمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ یا ان کے پاس علم غیب ہے تو وہ لکھیں[1]۔

اَمۡ يُرِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا ؕ فَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا هُمُ الۡمَكِيۡدُوۡنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ یا وہ کچھ تدبیر کرنا چاہتے ہیں۔ تو منکر خود ہی تدبیروں میں پھنسے ہوئے ہیں۔

اَمۡ لَهُمۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ یا کوئی ان کا معبود ہے اللہ کے سوا۔ اللہ کی تو پاک ذات ہے ان کے شریک بنانے سے۔

وَاِنۡ يَّرَوۡا كِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوۡلُوۡا سَحَابٌ مَّرۡكُوۡمٌ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اگر دیکھیں کوئی ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا تو کہنے لگیں یہ تو بادل ہے تہ بہ تہ۔

فَذَرۡهُمۡ حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ فِيۡهِ

۴۶۔ پس ان کو چھوڑ دے جب تک کہ یہ ملیں اپنے

---

[1] یعنی الہام اور وحی کا دعویٰ ہو تو لکھ کر دکھائیں اشاعت کریں۔

آیت نمبر۴۰۔ لَهُ الۡبَنٰتُ۔ اللہ کے لئے بیٹیاں ہیں۔ جتنی چیزیں جلد فنا ہونے والی یا مرکباتِ عَنصری ہیں وہ اپنا قائم مقام چھوڑتی ہیں اور جن کا کمال وجود کے ساتھ ساتھ ہی ہے اور مدت دراز تک فنا نہیں ہوتیں وہ اپنا قائم مقام نہیں رکھتیں۔ یہ مخلوق کا حال ہے تو خالق میں جو کبھی بھی فنا ہونے والا نہیں ابن و بنت سے کیا تعلق؟

آیت نمبر۴۴۔ غَيۡرُ اللّٰهِ۔ یا کوئی ان کا معبود ہے اللہ کے سوا جو خاتم الانبیاء سیّد الرسل کا خدا ہے۔ اگر دونوں برابر ہیں تو ایک بے کار ہے اور کم درجہ والا یعنی خدا کا ماتحت کوئی خدا ہے تو وہ ماتحت ہوگا خداوند کیسا؟ اسی واسطے فرمایا کہ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ (الطور:۴۴) کیا لغو خیال اور واہیات ہے جس کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

آیت نمبر۴۵۔ كِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ۔ آسمان کا ٹکڑا۔ کوئی نشان دکھایا جاوے تو جھٹ باتیں بنانے لگیں گے اور بے جا نکتہ چینی کرنے لگتے ہیں کہ یہ تو بادل کا ٹکڑا یا اَبر مُردہ وا سفنج ہے آسمان تو نہیں۔

يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۶﴾ اس دن سے جس دن وہ ہلاک کرائے جائیں گے، بے ہوش کر دیئے جائیں، موت آ جائے گی[1]۔

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۷﴾ ۴۷۔ جس دن ان کے کچھ کام نہ آئے گا ان کا منصوبہ اور نہ ان کی مدد ہی کی جائے گی۔

وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۸﴾ ۴۸۔ اور اِن بے جا کام کرنے والوں کے لئے ایک اور عذاب ہے اس عذاب کے سوا لیکن وہ بہت سے لوگ جانتے ہی نہیں۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۹﴾ ۴۹۔ اور تُو صبر سے بیٹھا رہ تیرے رب کے حکم کے لئے بے شک تُو تو ہماری آنکھوں میں ہے (یعنی ہماری حفاظت کے زیرِ نظر ہے) تُو جب سو کر اٹھے تو تسبیح کر تیرے رب کی حمد کے ساتھ[2]۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۵۰﴾ ع ۲ ۵۰۔ اور رات کے ایک حصہ میں اس کی تسبیح کر اور تاروں کے غائب ہوئے پیچھے بھی تسبیح پڑھا کر[3]۔

---

[1] یہ بدر کے متعلق پیش گوئی ہے۔

[2] **سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْم** کہو۔

[3] یا تو مذکورہ دعا پڑھے یا اُٹھ کر نماز پڑھے تو الحمد شریف ضرور پڑھے۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَّ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلَاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①	ا۔ہم سورۂ نجم کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اُس اللہ کے نام سے جس نے نجم الھدٰی کو بنایا اور اس کی پیروی کرنے والوں کو نتائج سے محروم نہ رکھا۔
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ②	۲۔ثریا ستارہ کی قسم ہے جب وہ سمت الراس پر نہ ہو، اِدھر اُدھر ہو۔
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ③	۳۔نہ بہکا تمہارا صاحب نہ بھٹکا!
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ④	۴۔اور وہ بات نہیں کرتا اپنے نفس کی خواہش سے۔
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ⑤	۵۔ بے شک وہ تو وحی ہے جو اس کو بھیجی جاتی ہے۔

تمہید ۔ مولانا مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا یہی سورۃ ہے جس نے مجھے حضرت اقدس کا معتقد بنایا۔ میں نے اس کو کاغذ پر تو نہیں لکھا مگر دل پر لکھ لیا ہے اور وہ وہ اسرار کھلے کہ سبحان اللہ!

آیت نمبر۲۔ اَلنَّجْمِ ۔ ثریا کے فوائد۔ جہاز ران اور بیابان کے چلنے والے خوب جانتے ہیں۔ جب ادنیٰ ادنیٰ دنیوی کام کے لئے خدا نے نجم ٹھہرائے تو روحانی اور جاودانی عالم کے لئے نجم الہدیٰ کی ضرورت کیوں نہ ہو؟ مگر یہ کیونکر ثابت ہو کہ یہ نجم الہدیٰ ہی ہے اور نجم الہدیٰ کو کیونکر پہچانیں؟ تو بھلے آدمی کی شناخت کے تین ذریعہ ہوتے ہیں (۱) بے علم و بے خبر نہ ہو۔ اس لئے فرمایا مَا ضَلَّ (۲) اجنبی نہ ہو۔ اس لئے فرمایا صَاحِبُكُمْ (۳) بے عمل نہ ہو۔ اس لئے فرمایا وَمَا غَوٰى ۔ ایسا مکمل آدمی کیا نتیجہ رکھتا ہے؟ تو ارشاد ہوا وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى پھر اس کا معلّم کون ہے؟ شَدِيْدُ الْقُوٰى۔

اِذَا هَوٰى ۔جب وہ **سَمْتُ الرَّاس** پر نہ ہو۔ کیوں کہ مقام پر ہو تو تب ہی اس سے سمت کا پتہ لگ سکتا ہے۔

آیت نمبر۵۔ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۔ یعنی یہ قرآن سراسر وحی اور کلام حق ہے ۔ جو اس پر بھیجی جاتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ اللہ حضور کی نبوت اور قرآن کے منجانب اللہ ہونے کا یہ ثبوت دیتا ہے کہ اس کا معلّم **شَدِيْدُ الْقُوٰى** ہے جس نے آپ کو تعلیم دی اور وحی سے ممتاز کیا یا زورآور حملوں سے اس کی سچائی اور ماموریت کو ثابت کرے گا اور مخالفین کو ہلاک ،اور وہ تارہ ہے جو جہان پر حکومت کر رہا ہے۔ یہ قریب ہوا اور وہ جھکا اور متوجہ ہوا یعنی ظہور قریب قرب ہوا۔ کامل سیر سلوک یوں ہے کہ **سَالِكْ سَير فِي اللّٰه اِلَى اللّٰه** کر کے **مِنَ اللّٰه** ہو کر انسانوں کی ہدایت کی طرف لوٹے۔

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝٦

۶۔ اس کو سکھایا بڑے طاقت ور نے۔

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۝٧

۷۔ دل گردہ والے بڑے ہاتھ والے نے (اُس نے اثر لیا یا نہیں تو ارشاد ہوتا ہے کہ) ٹھیک و درست ہو گیا۔

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝٨

۸۔ (کس درجہ پر) بڑے ہی اونچے درجہ پر (جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا)۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝٩

۹۔ (اس کمال سے کیا چاہا) اس نے قرب الٰہی چاہا (پھر کیا ہوا) اللہ اُس کی طرف جھکا۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝١٠

۱۰۔ پھر وہ دو کمانوں کے ملنے سے بھی زیادہ تر قریب ہو گیا۔

آیت نمبر۶۔ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۔ اللہ یا روح القدس یا جبریل۔

آیت نمبر۹،۱۰۔ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۔ اس نے قرب الٰہی چاہا تو اللہ اس کی طرف جھکا۔ پھر وہ دو کمانوں کے ملنے سے بھی زیادہ قریب ہو گیا۔ عرب میں دستور تھا جب دو آدمی دوستی کرتے تو شہر کے عمائد اکٹھے کئے جاتے۔ ان کو دعوت دی جاتی۔ دوستی کرنے والے اپنی اپنی کمانیں لاتے۔ دونوں کمانوں کو ملا کر ایک کمان بناتے پھر اس میں تیر رکھ کر چلا دیتے مطلب یہ ہوتا کہ ایک کا دوست دوسرے کا بھی دوست سمجھا جائے گا اور اِس کا دشمن اُس کا دشمن۔ تو اس قرب سے بھی بڑھ کر محمد ﷺ کو خدا کا قرب حاصل ہوا یعنی کامل تربیّت اور اعلیٰ تعلیم اور جذبِ الٰہی سے ایسا مقربِ الٰہی ہوتا گیا اور وہ اتحاد پیدا کر لیا کہ اس کی ذات سے مل کر ''من تو شدم تو من شدی'' کا مصداق ہو گیا اور آیت وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ **(الانفال: ۱۸)** میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے اور عبودیّت کی زیادتی اور الوہیّت کی توجہ اور بقدر ترقی عبودیّت روحُ القدس کا فیض جمع ہو کر **تَقَرُّبِ کامل** حضرت کو حاصل ہوا۔ یہی حقیقی توحید اور پاک تثلیث ہے جس کی غلط فہمی سے عیسائی لوگ مشرک ہو گئے ہیں۔ اسی مقام پر خدا کا فعل رسول کا فعل اور رسول کا فعل خدا کا فعل ہو جاتا ہے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا خدا کے ہاتھ پر بیعت کرنا ہوتا ہے اور رسولؐ کی اطاعت خدا کی اطاعت ہو جاتی ہے اور یہی اصلی وحدۃ الوجود صوفیوں کا مقصود ہے۔ نہ زبانی بکواس اور الفاظ بے معنی اور یہ انتہائی درجہ کا قرب ہے مگر یہ اس کا مطلب نہیں کہ خود رسول اللہ خدا ہیں۔ بلکہ وہ بشر ہیں اور نہ یہ کہ خدا رسول اللہ ہے بلکہ خدا رسول اللہ کا خالق و مالک ہے۔ ؎

ہر نکتہ زعرفان مقامے دارد گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰىؕ﴿۱۰﴾

۱۱۔ پھر اللہ نے وحی بھیجی اپنے بندے کی طرف جو وحی بھیجی (یعنی قرآن شریف)۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴿۱۱﴾

۱۲۔ جو کچھ اُس نے دیکھا اس کے دل نے اس میں مغالطہ نہیں کھایا۔

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى﴿۱۲﴾

۱۳۔ تو کیا تم اس سے اس دید میں جھگڑتے ہو جو اُس نے دیکھا۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰىۙ﴿۱۳﴾

۱۴۔ اور بے شک اس نے اس کا دوبارہ نزول بھی دیکھا۔

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى﴿۱۴﴾

۱۵۔ سدرۃ المنتہٰی کے پاس۔

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰىؕ﴿۱۵﴾

۱۶۔ (یہاں کونسی بیری مراد ہے) وہ جس کے نزدیک جنت آرام گاہ ہے۔

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰىۙ﴿۱۶﴾

۱۷۔ جب اس بیری کو اعلیٰ درجہ کے انوار ڈھانکے ہوئے تھے (جو بیان کی قوت سے بالاتر ہیں)۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى﴿۱۷﴾

۱۸۔ نہ اس کی نظر نے کجی کی (حق سے) اور نہ وہ گستاخ ہوا۔

(بقیہ حاشیہ) اَوْ اَدْنٰی ۔یعنی کمان، قوسِ خلق اور **قوسُ اللّٰہ** کے دائرہ کا وتر ہوا۔ایک طرف سے فیضان لیتا دوسری طرف پہنچاتا۔اہل اللہ میں داخل ہونے کا بدوں اس کے کوئی رستہ نہیں۔

آیت نمبر ۱۲۔ اَلْفُؤَادُ ۔یعنی آنحضرتؐ کے قلب مبارک نے دھوکہ نہیں کھایا۔معلوم ہوا کہ وحی کا تعلق قلب سے ہے۔

آیت نمبر ۱۴۔ نَزْلَةً اُخْرٰى ۔اس کا دوبارہ نزول بھی دیکھا۔اتر کر کسی کو دیکھنا گویا نظر ثانی کرنا ہے۔

آیت نمبر ۱۵۔ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۔عرب میں دستور تھا چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں گھر میں کرتے۔اس سے بڑی ندوہ یعنی مجلسِ عام سب سے بڑا جلسہ کرتے تو بیر کے درخت کے نیچے۔ہمارے شہروں میں بَڑ کے درخت کے نیچے اور کشمیر میں چنار کے نیچے۔

آیت نمبر ۱۸۔ مَا زَاغَ ۔اس کی نظر نے کجی نہ کی۔کبھی خواہش جسمانی یا دنیوی نے توجہ حق سے اس پاک ذات کو نہ پھیرا۔مشرکین بھی پکار اٹھے **مَاجَرَّبْنَا عَلَيْكَ الْكِذْبَ** اور خود حضور کی طرف سے اللہ نے فرمایا فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ (یونس:۱۷) یہاں تک کہ اخیر وقت میں بھی ارشاد ہوتا ہے کہ میں

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ﴿۱۹﴾

۱۹۔ بے شک اس نے اپنے رب کی بہت نشانیاں دیکھیں۔

اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ﴿۲۰﴾

۲۰۔ کیا تم نے **لات** اور **عُزّٰی** کو بھی دیکھا۔

وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور پھر تیسرے پیچھے پڑے ہوئے **مَنَات** کو (جو سب کے سب مؤنث اور ضعیف اور بے حقیقت بُت ہیں)۔

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ﴿۲۲﴾

۲۲۔ بھلا تمہارے لئے بیٹے اور اللہ کے لئے بیٹیاں۔

تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰی ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اس صورت میں تو یہ تقسیم بڑی نامنصفانہ ہے اور خلاف حق اور بھونڈی ہے۔

اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَی الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰی ﴿۲۴﴾

۲۴۔ یہ تو بس نام ہی نام ہیں رکھ لئے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اور اللہ نے تو ان کی کچھ بھی سند نہیں اتاری یہ تو بس گمان ہی کی پیروی کرتے ہیں اور اپنے **نفس** کے خواہشوں کی اور تحقیق ان کے پاس آ چکی ہے ان کے رب کی طرف سے **ہدایت**۔

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی ﴿۲۵﴾

۲۵۔ کیا انسان کو وہی ملے گا جو وہ آرزو کرتا ہے۔

(**بقیہ حاشیہ**) رفیق اعلیٰ سے ملنا چاہتا ہوں اور اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ (**الانعام:۱۶۳**)۔ اصلی معراج تو یہی تھی باقی اور کئی معراجوں سے آپ مشرف ہوئے۔ آنکھ میں دو **نقص** ہوتے ہیں **ایک** یہ کہ **مِقْیَاسِ نظر** سے کمی ہو، اس کا نام **زَیْغ** ہے۔ دوسرا **اِمقْیَاسِ بُعد** سے آگے چلی جائے اس کا نام **طُغْیَان** ہے۔ ان دونوں عیبوں سے آنحضرتؐ محفوظ و **منزّہ** تھے۔

آیت نمبر۲۰۔ اَللّٰتَ ۔ میں نے تو تمام کمالات کے درجے طے کئے اور سیر کی حد کر دی۔ تم نے کیا دیکھا **لات و عُــزّٰی** ہی کو دیکھا جو سب کے سب مؤنث، ضعیف اور بے حقیقت بُت ہیں اور اپنے ہاتھ سے ان کو گھڑا ہوا معبود بنا رکھا ہے جن کے کمالات کا کوئی ثبوت نہیں۔ لوگ اعتراض بہت کرتے ہیں مگر کسی غلط دعویٰ کا ثبوت نہیں دے سکتے۔

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَ الْاُوْلٰى ۝۲۶

۲۶۔ تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے وہ جہان۔ ع

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝۲۷

۲۷۔ اور بہت سے فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ نہیں کام آتی ان کی سفارش کچھ بھی مگر اس کے بعد کہ اللہ اجازت دے جسے چاہے اور خوشنود ہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۝۲۸

۲۸۔ جو لوگ ایمان نہیں لاتے مرنے کے بعد آخرت میں جینے کا وہ فرشتوں کے نام رکھتے ہیں عورتوں کے نام سے۔

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ۝۲۹

۲۹۔ اور اُن کو اس کا کچھ علم نہیں ہے وہ تو صرف گمان ہی کی پیروی کرتے ہیں۔ گمان کی پیروی کچھ کام نہیں آتی حق بات میں۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۳۰

۳۰۔ پس تُو منہ پھیر لے اُس سے جو منہ پھیرے ہماری یاد سے اور کچھ بھی نہ مانگے مگر دنیا ہی کی زندگی۔

آیت نمبر ۲۹۔ مِنْ عِلْمٍ ۔ علم سے ۔ یعنی یقینی بات اور وحی اور الہام عقلی دلیل اور نشان وغیرہ علوم روحانیات ہمیشہ یہی معیار مدعیان ماموریت کے فیصلہ کن ہیں اور رہے ہیں سچ کہا کہ

بے علم نتواں خدا را شناخت

اِلَّا الظَّنَّ ۔ گمان ہی کی پیروی کی ۔ یہ بڑی عام غلطی ہے کہ ظنّیات کو یقینیات کا درجہ دے دیا جاتا ہے۔ چاہئے تو یوں کہ ظنّیات پر پورا یقین نہ ہو اور جب حقیقت ثابت ہو جائے تو ظنّیات فوراً چھوڑ دیئے جائیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کے اِفک کا مسئلہ، عیسیٰ علیہ السلام کا مصلوب ہونا، آسمان پر جانا اور اب تک زندہ رہنا، مشرکین کا اِلہِ باطلہ کو معبود حقیقی سمجھنا، عام مسلمانوں کا اپنے مُردوں سے نفع وضرر رسانی کا خیال رکھنا، مُردہ کا دوبارہ دنیا میں پلٹ کر آنا وغیرہ وغیرہ۔ اُمورِ ظنّیات جو قرآنِ شریف سے قطعاً غلط ثابت ہوں تو چھوڑ دیئے جائیں۔ اسی طرح بدخبر اور الزامات کسی نیک بخت کی نسبت سن کر حُسنِ ظَن سے کام لیا جائے جب تک کہ کوئی قطعی ثبوت ملے۔

آیت نمبر ۳۰۔ ذِكْرِنَا ۔ سے پہلے قرآن مراد ہے۔ چنانچہ نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ (الحجر:۱۰) آیا ہے بعد ازاں عمل قرآن۔

ذٰلِكَ مَبۡلَغُهُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اهۡتَدٰى ﴿۳۱﴾

۳۱۔ یہیں تک ان کے علم کی رسائی ہے [۱] تیرا ربّ خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے زیادہ گمراہ ہے اور کون زیادہ ہدایت یافتہ ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ۙ لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اَسَآءُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا وَيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا بِالۡحُسۡنٰى ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں۔ تاکہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جنہوں نے بُرے عمل کئے اُن کے کرتوت کا اور بدلہ دے نیکی کرنے والوں کو نیکی کا اچھا بدلہ۔

اَلَّذِيۡنَ يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الۡمَغۡفِرَةِ ؕ هُوَ اَعۡلَمُ بِكُمۡ اِذۡ اَنۡشَاَكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ وَاِذۡ اَنۡتُمۡ اَجِنَّةٌ فِىۡ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ ۚ فَلَا تُزَكُّوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۳﴾ ع

۳۳۔ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں مگر وسوسہ یا صغیرہ کی آلودگی میں پڑے تو پڑے۔ بے شک تیرا رب معافی اور حفاظت کو پھیلانے والا ہے اور وہ تم کو خوب جانتا ہے جب تم کو پیدا کیا زمین سے جب تم بچے تھے اپنی ماؤں کے پیٹ میں تو تم اپنی ذاتوں کی شیخی نہ بگھارو۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے اس کو جو زیادہ متقی ہے۔

اَفَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ تَوَلّٰى ۙ﴿۳۴﴾

۳۴۔ کیا تُو نے اس کو دیکھا جو پھر کر چلا گیا۔

وَاَعۡطٰى قَلِيۡلًا وَّاَكۡدٰى ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور تھوڑا سا دیا اور سخت سنگدل ہو گیا۔

---

[۱] یعنی بہت بری سمجھ تو گمان پر چلنے والوں کی ہے یہی کہ دنیوی سامان خوب بنے رہیں۔

آیت نمبر ۳۳۔ يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ ۔ بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں۔ گناہ کا بھی سلسلہ ہوتا ہے۔ ذرہ ذرہ سے ہوتے ہوتے بڑے ہو جاتے ہیں اور وہ نامدار ہوتے ہیں جن میں چھوٹے گناہ گم ہو جاتے ہیں۔ متقی مومن بڑے گناہوں سے قطعاً محفوظ اور بچتا رہتا ہے ورنہ صفت تقویٰ دور ہو جاتی ہے اور فاسقوں میں شریک **اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡهَا**۔

آیت نمبر ۳۵۔ اَكۡدٰى ۔ سنگ دل ہو گیا۔ کنوئیں کی تہ میں وہ چٹان جو پانی کے فیضان کو روکے **اَكۡدٰى** کہلاتی ہے اس سے سنگ دل مراد ہے۔

اَمۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡغَيۡبِ فَهُوَ يَرٰى ۝٣٥	۳۶۔ کیا اس کے پاس علم غیب ہے جس سے وہ دیکھتا ہے (کہ یہ خرچ کی راہ نیک نہیں، تقویٰ کی نہیں)۔
اَمۡ لَمۡ يُنَبَّاۡ بِمَا فِىۡ صُحُفِ مُوۡسٰىۙ ۝٣٦	۳۷۔ کیا اس کو اس بات کی خبر نہیں ہوئی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے۔
وَ اِبۡرٰهِيۡمَ الَّذِىۡ وَفّٰٓىۙ ۝٣٧	۳۸۔ اور ابراہیم کی کتابوں میں جس نے عہد پورا کیا[1]۔
اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰىۙ ۝٣٨	۳۹۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔
وَاَنۡ لَّيۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰىۙ ۝٣٩	۴۰۔ اور یہ کہ آدمی کو وہی ملے گا جو اس نے عمل کیا۔
وَاَنَّ سَعۡيَهٗ سَوۡفَ يُرٰى ۝٤٠	۴۱۔ اور وہ اپنی کوشش کا ضرور نتیجہ دیکھ لے گا۔
ثُمَّ يُجۡزٰٮهُ الۡجَزَآءَ الۡاَوۡفٰىۙ ۝٤١	۴۲۔ پھر اس کو اس کا بدلہ پورا دیا جائے گا۔
وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الۡمُنۡتَهٰىۙ ۝٤٢	۴۳۔ اور یہ کہ تیرے رب ہی تک پہنچنا ہے۔
وَاَنَّهٗ هُوَ اَضۡحَكَ وَاَبۡكٰىۙ ۝٤٣	۴۴۔ اور وہی ہنساتا ہے اور رُلاتا ہے۔
وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحۡيَاۙ ۝٤٤	۴۵۔ وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے۔
وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوۡجَيۡنِ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰىۙ ۝٤٥	۴۶۔ اور یہ کہ اللہ ہی نے پیدا کئے دو نر مادہ یا عورت مرد۔
مِنۡ نُّطۡفَةٍ اِذَا تُمۡنٰى ۝٤٦	۴۷۔ نطفہ سے جب کہ وہ رحم میں ڈالا جاتا ہے۔
وَاَنَّ عَلَيۡهِ النَّشۡاَةَ الۡاُخۡرٰىۙ ۝٤٧	۴۸۔ اور اسی کے ذمہ دوبارہ پیدا کرنا ہے۔

[1] ہماری راہ میں بیٹے کی قربانی کرنے پر بھی آمادہ ہوگیا۔

آیت نمبر ۳۸۔ وَفّٰٓى ۔ پورا کیا۔ قرآن میں ابراہیمؑ کے دو ایفائے عہد کا مذکور ہے۔ ایک رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ (البقرة:۱۲۵) اور دوسرا اَنِّىۡۤ اَذۡبَحُكَ (الصّٰفّٰت:۱۰۳)۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۹﴾	۴۹۔ اور اسی نے دولت مند کیا اور صاحبِ ثروت بنایا۔
وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۵۰﴾	۵۰۔اور وہی شعریٰ ستارہ کا رب ہے۔
وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ۟ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾	۵۱۔اُسی نے پہلے عاد کو ہلاک کیا۔
وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۲﴾	۵۲۔اور ثمود کو بھی پس وہ باقی نہ رہے۔
وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۳﴾	۵۳۔ اور ان سے پہلے قوم نوح کو بھی کہ وہ بڑے ظالم اور سرکش تھے۔
وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۴﴾	۵۴۔اور بسی ہوئی اور الٹائی ہوئی بستیوں کو اس نے گرادیا۔
فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۵﴾	۵۵۔پھر اُس پر چھا گیا جو کچھ چھا گیا۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۶﴾	۵۶۔پس تُو اے انسان! اپنے رب کی کون کون سی آیتوں میں جھگڑتا ہے۔
هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۷﴾	۵۷۔ یہ نبی تو ایک ڈرسنانے والا ہے پہلے ڈر سنانے والوں کی قسم میں سے۔
اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۸﴾	۵۸۔وہ قریب آنے والی قریب آ پہنچی۔
لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۹﴾	۵۹۔کہ اللہ کے سوا کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں۔

آیت نمبر ۵۰۔ اَلشِّعْرٰی ۔ یہ ایک ستارہ ہے جو جنوب سے شمال اور شمال سے جنوب کو جاتا ہے۔ عرب اس کو بڑا مانتے تھے اور اس کو خود مختار سمجھتے اور اس کی بھی پُوجا کرتے تھے۔ اسی واسطے بتایا کہ ہم اس کے بھی ربّ ہیں۔

آیت نمبر ۵۱۔ عَادَا ۔ اسی لحاظ سے کہا گیا ہے کہ نوح کے طوفان کے بعد سب سے پہلے یہ قوم ہلاک ہوئی جو یمن میں رہتی تھی یعنی ہود علیہ السلام کی قوم اور یہ **عَادَا ۟ الْاُوْلٰی** اور **اِرَم** کہلاتے ہیں اور **اُخــریٰ** جو باقی رہے وہ **اَحْمَر** کہلاتے ہیں۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝۶۰

۶۰۔ کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو۔

وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝۶۱

۶۱۔ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔

وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝۶۲

۶۲۔ اور تم بڑے غافل و متکبر اور کھلاڑی لوگ ہو۔

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝۶۳ السجدة

۶۳۔ پس اللہ ہی کو سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو تم۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتٌّ وَّ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ ہم سورۂ قمر کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے نام سے جس نے رسول اللہ کی حقانیت اور نبوت ثابت کرنے کو علم ہیئت میں چاند کے ٹکڑوں کا گرتے رہنا پہلے سے ثابت کر رکھا ہے اور اس کا ثبوت رسول اللہ کے وقت بھی دیا۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝٢

۲۔ اور وہ گھڑی آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا۔

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝٣

۳۔ اور اگر منکر کوئی نشانی دیکھیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ایک فریب ہے دنیا کو اجاڑنے والا۔

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝٤

۴۔ اور انہوں نے جھٹلایا اور چلے اپنی گری خواہش پر اور ہر ایک کام کے واسطے وقت مقرر ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝٥

۵۔ اور ان کے پاس خبریں آ چکی ہیں جن سے ان کو ہشیار رہنا اور ڈرنا چاہیئے۔

حِكْمَةٌ ۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝٦

۶۔ پوری عقل کی بات آ چکی ہے پر ان کو ڈرانے والے بیکار ہیں۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝٧ وقف لازم

۷۔ (جب ڈرانا مفید نہ ہوا) تو اُن سے منہ پھیر لے۔ ایک دن پکارنے والا ایک ناپسند بات کی طرف بلائے گا۔

آیت نمبر۲۔ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ۔ یعنی علم الٰہی میں آپ کے ثبوت نبوت کے لئے چاند کے ٹکڑے ہونے کا جو وقت معیّن تھا اُس کا ظہور ہوا اور علم ہیئت میں ہر ایک تارہ کی رفتار اور اوقات ظہور کا بیان ہے۔ اسی طرح اس آیت شریف میں۔ بعض صحابیوں کا اعتقاد ہے کہ یہ ایک قسم کا خسوف تھا جیسے امام مہدی کے لئے رمضان شریف میں کسوف خسوف کا نشان دیا گیا ہے۔

آیت نمبر۵۔ مُزْدَجَرٌ۔ زجر۔ عبرت۔ دھمکی۔ نصیحت۔ تنبیہ۔ ڈانٹ۔

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿۸﴾

۸۔ جھکی ہوئی ہوں گی ان کی نظریں اور وہ قبروں سے ایسے نکل پڑیں گے گویا وہ ٹڈیاں ہیں کہ پھیل پڑیں۔

مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۹﴾

۹۔ دوڑے چلے جارہے ہوں گے پکارنے والے کی طرف اور منکر کہیں گے یہ تو بڑا کٹھن دن ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ جھٹلا چکی ان سے پہلے نوح کی قوم، تو انہوں نے جھٹلایا ہمارے بندے کو اور کہا وہ دیوانہ ہے اور رجعت مارا ہوا ہے۔ سخت بات کہی گئی۔

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ تو اس نے دعا کی اپنے رب سے میں عاجز مغلوب ہوں تُو بدلہ لے۔

فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور ہم نے کھول دیئے ابر کے دروازے موسلا دھار پانی سے۔

وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور بہا دیئے زمین سے چشمے تو پانی چوطرف سے جمع ہوگیا ایک کام کے لئے جو مقدر ہو چکا تھا۔

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور ہم نے نوح کو سوار کر لیا تختوں اور میخوں والی کشتی پر۔

تَجْرِىْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ بہتی تھی ہماری آنکھوں کے سامنے (یعنی ہماری حفاظت میں چلتی تھی) یہ اس شخص کا بدلہ تھا جس کی ناقدری کی گئی تھی۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور بے شک ہم نے اس عذاب کو ایک نشانی بنا رکھی تو کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔

آیت نمبر ۱۲۔ مُّنْهَمِرٍ ۔ هَمَر کے معنے اوپر سے کثرت سے پانی گرنا۔

آیت نمبر ۱۴۔ دُسُرٍ ۔ بادبان۔ رسے۔ میخیں۔ کشتی باندھنے کے حلقے وسلاسل۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور کچھ شک نہیں کہ ہم نے آسان کر دیا قرآن کو سمجھنے کے واسطے پر کوئی سمجھنے والا بھی ہے؟

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ جھٹلایا عاد نے بھی تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور ہم نے ان پر بھیجی ایک سخت آندھی ان پر بڑے منحوس وقت میں دنیا سے اجاڑنے والی۔

تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ وہ لوگوں کو اکھاڑتی تھی گویا کہ وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کی جڑیں ہیں۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور پھر میرا ڈرانا اور میرا عذاب کیسا تھا۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۳﴾ ع

۲۳۔ اور ہم نے قرآن سمجھنے کے واسطے آسان کر دیا ہے، تو کوئی سمجھنا چاہتا بھی ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ ثمود نے بھی جھٹلایا ڈرانے والوں کو۔

فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ پھر انہوں نے کہا کہ کیا ہمیں میں کے ایک آدمی کی ہم پیروی کریں۔ ایسا کریں تو ہم بڑی غلطی اور دیوانگی اور جہنم میں پڑیں گے۔

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ کیا ہمارے میں اسی پر نصیحت اتاری گئی ہے (یعنی وحی) کچھ بھی نہیں یہ تو جھوٹا اکڑباز، خود پسند ہے۔

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ قریب ہی وہ جان لیں گے کل کہ کون جھوٹا لپاٹی خود پسند ہے۔

آیت نمبر۱۸۔ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ ۔ ہم نے آسان کر دیا قرآن کو۔ یعنی عمل کی حد تک قرآن بہت آسان ہے اور علمی اور اعجازی رنگ میں کمال کی حد نہیں رکھتا ہے۔

آیت نمبر۲۰۔ صَرْصَرًا ۔ سڑسڑ یعنی ہوا کا سخت چلنا۔ اسی **صر صر** کا بگڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

اِنَّا مُرۡسِلُوا النَّاقَةِ فِتۡنَةً لَّهُمۡ فَارۡتَقِبۡهُمۡ وَاصۡطَبِرۡ ﴿۲۸﴾	۲۸۔ ہم ان کو اونٹنی بھیجتے ہیں بطور آزمائش کے ان کے لئے تو تُو ان کا منتظر رہ (اے صالح) اور صبر کر۔
وَنَبِّئۡهُمۡ اَنَّ الۡمَآءَ قِسۡمَةٌۢ بَيۡنَهُمۡ ۚ كُلُّ شِرۡبٍ مُّحۡتَضَرٌ ﴿۲۹﴾	۲۹۔ اور خبردار کردے کہ پانی باٹ دیا گیا ہے ان کے درمیان۔ ہر ایک گھاٹ پر لوگ موجود ہو جایا کریں (وقت پر)۔
فَنَادَوۡا صَاحِبَهُمۡ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۳۰﴾	۳۰۔ تو انہوں نے آواز دی اپنے رفیق کو اُس نے ہاتھ بڑھایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔
فَكَيۡفَ كَانَ عَذَابِىۡ وَنُذُرِ ﴿۳۱﴾	۳۱۔ پس میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا۔
اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوۡا كَهَشِيۡمِ الۡمُحۡتَظِرِ ﴿۳۲﴾	۳۲۔ میں نے ان پر ایک عذاب بھیجا تو وہ ایسے ہوگئے جیسے روندی ہوئی کانٹوں کی باڑ۔
وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۳﴾	۳۳۔ اور بے شک ہم نے آسان کر دیا قرآن نصیحت کے لئے تو کوئی نصیحت کا خواہاں بھی ہے۔
كَذَّبَتۡ قَوۡمُ لُوۡطٍ بِالنُّذُرِ ﴿۳۴﴾	۳۴۔ اور جھٹلایا لوط کی قوم نے ڈرانے والوں کو۔
اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوۡطٍ ؕ نَجَّيۡنٰهُمۡ بِسَحَرٍ ۙ﴿۳۵﴾	۳۵۔ تو ہم نے ان پر پتھروں کی برسات برسائی مگر لوط کے گھر والے جن کو ہم نے بچالیا صبح کے وقت۔
نِّعۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِىۡ مَنۡ شَكَرَ ﴿۳۶﴾	۳۶۔ اپنی طرف سے احسان فرما کر۔ ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں اس کو جو شکر گزار بنا کرتا ہے۔
وَلَقَدۡ اَنۡذَرَهُمۡ بَطۡشَتَنَا فَتَمَارَوۡا بِالنُّذُرِ ﴿۳۷﴾	۳۷۔ اور بے شک اس نے ان کو ہماری گرفت سے ڈرادیا تھا تو وہ لگے جھگڑنے ڈرانے والوں سے۔
وَلَقَدۡ رَاوَدُوۡهُ عَنۡ ضَيۡفِهٖ فَطَمَسۡنَاۤ	۳۸۔ اور وہ اس کے مہمانوں سے اپنی خواہش

آیت نمبر ۳۸۔ رَاوَدُوۡهُ ۔ خواہش پوری کرنی چاہی۔ یعنی لوط کے مہمانوں کو جن کو وہ جاسوس سمجھتے تھے پکڑ کر ذلیل کرنا چاہا۔

اَعۡيُنَهُمۡ فَذُوۡقُوۡا عَذَابِىۡ وَنُذُرِ ﴿۳۸﴾

پوری کرنا چاہے[1] پس ہم نے ان کی آنکھوں پر جھاڑو پھیر دی اور کہا اب چکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔

وَلَقَدۡ صَبَّحَهُمۡ بُكۡرَةً عَذَابٌ مُّسۡتَقِرٌّ ۚ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اوران پر آنازل ہوا بہت ہی صبح عذاب جو ٹھہرا ہوا تھا۔

فَذُوۡقُوۡا عَذَابِىۡ وَنُذُرِ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ پس میرا عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو!

وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور بے شک ہم نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کے لئے تو کوئی سمجھدار ہے بھی۔

ع ۲ ۱۸ ۹

وَلَقَدۡ جَآءَ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ النُّذُرُ ۚ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور بے شک فرعونیوں کے پاس ڈرانے والے آئے۔

كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذۡنٰهُمۡ اَخۡذَ عَزِيۡزٍ مُّقۡتَدِرٍ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ انہوں نے ہماری سب آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو زبردست قدرت والے کی طرح پکڑا۔

اَكُفَّارُكُمۡ خَيۡرٌ مِّنۡ اُولٰٓئِكُمۡ اَمۡ لَكُمۡ بَرَآءَةٌ فِى الزُّبُرِ ۚ﴿۴۴﴾

۴۴۔ تو کیا تم میں متکبر بہتر ہیں ان سے (اے عرب والو! کیا اگلے کافروں سے تم بہتر ہو) یا تمہارے لئے کوئی معافی کا حکم دیا گیا ہے پہلی کتابوں میں (کہ رسول اللہ کی مخالفت سے تم پر عذاب نہ آئے گا)۔

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ نَحۡنُ جَمِيۡعٌ مُّنۡتَصِرٌ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بدلہ لینے والی جماعتیں ہیں۔

سَيُهۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَيُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ عنقریب شکست کھائے گی یہ جماعت تو پیٹھ پھیر کر بھاگے گی، پلٹے گی۔

---

[1] یعنی ان کو جاسوسی کی لعنت لگا کر گرفتار کرنا چاہا۔

آیت نمبر ۴۶۔ يُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ ۔ یہ جماعت پیٹھ پھیر کر بھاگے گی۔ یہ پیشگوئی جنگِ بدر اور جنگِ احزاب میں پوری ہوئی۔

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰی وَاَمَرُّ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ کچھ نہیں بلکہ ایک گھڑی ان کے وعدہ کی جگہ ہے اور یہ گھڑی بڑی آفت والی ہے اور نہایت ہی کڑوی ہے۔

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ کچھ شک نہیں کہ جناب الٰہی سے قطع کرنے والے گمراہی اور دہکتی آگ میں ہیں۔

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٩﴾

۴۹۔ ایک دن آگ میں گھسیٹے جائیں گے اوندھے منہ اور ان سے کہا جائے گا مزا چکھو جلنے کا۔

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٥٠﴾

۵۰۔ ہم نے ہر ایک شَے کو ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے۔

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥١﴾

۵۱۔ اور ہمارا حکم تو بس ایک ہی ہے جیسے آنکھ کی جھپک[۱]۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥٢﴾

۵۲۔ اور ہم ہلاک کر چکے تمہارے جیسوں کو تو کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے۔

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٣﴾

۵۳۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ کتابوں میں ہے یا نامۂ اعمال میں ہے۔

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٤﴾

۵۴۔ اور سب چھوٹا اور بڑا لکھا ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٥﴾

۵۵۔ بے شک متقی لوگ باغوں میں اور ہر طرح کی ترقی میں ہیں۔

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٦﴾

۵۶۔ عمدہ مجلس میں قدرت والے بادشاہ کے نزدیک۔

۱۔ بہت جلد آسانی سے اللہ کے کام ہو سکتے ہیں۔

آیت نمبر ۴۷۔ اَمَرُّ ۔ سخت کڑوی۔ سیّدنا عمرؓ فرماتے ہیں کہ یہ بدر کے متعلق ہے۔

آیت نمبر ۵۵۔ نَهَرٍ ۔ لغوی معنے اِفراط کے ہیں۔ چونکہ نہر میں پانی بہت ہوتا ہے اس لئے اس کا یہ نام ہے۔ ہر قسم کی وسعت اور ترقی سے یہاں مراد ہے۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ہم سورۂ رحمٰن کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے اسم شریف سے جو پہلے سے نیک راہ سکھلانے والا ہے اور عمل کرنے والوں کو نیک نتیجے دینے والا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۝۲

۲۔رحمٰن نے۔

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۳

۳۔قرآن سکھایا ہے۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝۴

۴۔انسان کو پیدا کیا۔

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝۵

۵۔اس کو بیان کرنا سکھایا۔

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝۶

۶۔سورج و چاند حساب سے گردش کر رہے ہیں (یعنی اپنے محور پر تو حساب کو باہم نہ ملانا چاہئے)۔

وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝۷

۷۔ اور بیلیں اور درخت اور تارے سجدہ کر رہے ہیں۔

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝۸

۸۔اور آسمان کو اونچا کیا اور میزان اُتاری (یعنی ہر ایک چیز کے پہچاننے کے دلائل۔مطلب یہ کہ)۔

آیت نمبر۲۔ اَلرَّحْمٰنُ ۔قرآن کا نزول صفتِ رحمٰن سے ہے۔علم الوجوہ والنظائر سے ترجمہ قرآنِ مجید میں کام لینا چاہیے۔ بلحاظ الفاظ کے تو بعض الفاظ نظیر ہوتے ہیں لیکن بلحاظ وجوہ کے معنے دوسرے ہو سکتے ہیں مثلاً وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (الضحیٰ :۸) میں **لفّ و نَشر** مرتب ہے اور دوسری جگہ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ (النّجم:۳) میں۔س۔کیا ہر صفات کا ظہور پورا پورا ہوتا ہے؟ ج حسب اِرادہ الٰہی بہ محل لائق ہو تو کامل ظہور ہوتا ہے۔

آیت نمبر۶۔ بِحُسْبَانٍ ۔حساب سے گردش کر رہے ہیں۔یہود میں رسول کریمؐ کی پیشگوئیوں کی گڑبڑ پڑ گئی تھی اس لئے بتایا گیا کہ قمری حساب سے کام لو اور چاند اور سورج کے حساب میں گڑبڑ نہ کرو۔

آیت نمبر۷۔ اَلنَّجْمُ ۔ جس درخت کی جڑ ہو وہ شجر کہلاتا ہے اور جس کی نہ ہو وہ نجم کہلاتا ہے۔جیسے افتیمون و آکاس بیل وغیرہ۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝۹	۹۔تم حد سے نہ بڑھو ترازو میں ۔[1]
وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝۱۰	۱۰۔اور تولو انصاف سے اور تول میں کمی نہ کرو۔
وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝۱۱	۱۱۔اور زمین کو لوگوں کے واسطے بنایا۔
فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝۱۲	۱۲۔کہ اس میں میوے ہیں اور کھجوریں جن پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں۔
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝۱۳	۱۳۔اور اناج ہے بھوسے والا اور خوشبودار پھول۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۴	۱۴۔تو کون کون سی اپنے رب کی نعمتوں اور قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝۱۵	۱۵۔اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا۔
وَخَلَقَ الْجَاۗنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝۱۶	۱۶۔اور جِنّ کو لُو کی آگ سے۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۷	۱۷۔تو تم اپنے ربّ کی کون کون سی آیتوں سے مُکرو گے؟
رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝۱۸	۱۸۔اور وہ ربّ ہے دو مشرقوں کا اور دو مغربوں کا۔

[1] یعنی عدل کے خلاف کرو۔

آیت نمبر۹۔ اَلْمِيْزَانَ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منجانب اللہ ہونے کے دلائل رکھے ہیں اور معرفتِ باری تعالیٰ اور معرفتِ نفس اور معرفتِ حقوق اللہ وغیرہ سب ہی کا لحاظ ہے۔جس قدر کسی متمدن اعلیٰ درجہ کی قوم کو ضرورت ہو وہ سب اِس میزان میں موجود ہے۔

آیت نمبر۱۱۔ وَالْاَرْضَ۔ زمین سے لے کر آسمان تک۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی پر سب پیشگوئیاں ہی ہیں۔

آیت نمبر۱۸۔ اَلْمَشْرِقَيْنِ۔عراق۔عجم وعرب۔مصر واسپین۔یعنی زمین کے دو رخوں کے لحاظ سے بھی

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۱۹﴾	۱۹۔ تو تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟
مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ﴿۲۰﴾	۲۰۔ اس نے دو سمندروں کو جاری کیا ہے جو مل جائیں گے۔
بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿۲۱﴾	۲۱۔ ان کے درمیان ایک پردہ ہے جن سے وہ بڑھ نہیں سکتے[۱]۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۲﴾	۲۲۔ تو کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟
یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۳﴾	۲۳۔ ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۴﴾	۲۴۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے؟
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ﴿۲۵﴾	۲۵۔ اور اسی کے واسطے ہیں جو اونچے اونچے جہاز کھڑے ہیں سمندروں میں نشانوں کی طرح۔ النصف
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۶﴾	ع ۱ ۲۶۔ تو کون کون سی نعمت اور قدرت کو تم اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

[۱] یہ پیشگوئی تھی جن کو آبنائے سویز نے پوری کی۔

(بقیہ حاشیہ) دو مشرق اور دو مغرب ہوتے ہیں مگر موسموں اور اَرضِ بلاد وغیرہ کے لحاظ سے بہت سے۔ اس لئے فرمایا رَبُّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ۔

اَلْمَغْرِبَیْنِ ۔ مصر و اسپین۔

آیت نمبر ۲۰۔ اَلْبَحْرَیْنِ ۔ عَمرو بن عاصؓ نے نہر سویز کے لئے رپورٹ بھیجی تھی خرچہ یہی بتلایا تھا جو آجکل سنا جاتا ہے مگر ارادۂ الٰہی کسی دوسرے وقت پر تھا جو ظاہر ہوا۔ یہ دو بحریں بحیرۂ روم و قلزم (جو شاخ ہے بحر ہند کی) ہیں جس میں نہر سویز کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

آیت نمبر ۲۳۔ اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۔ بحرِ قُلزم سے مَرجان اور بحر ظُلمات سے لؤلؤ نکلتے ہیں اور بحر لُوط جہاں مچھلی زندہ نہیں رہتی جس کو ڈیڈسی یا بحر مُردار کہتے ہیں وہاں سے بھی نکلتے ہیں۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۷﴾
۲۷۔ ہر ایک جو اس پر ہے فنا ہونے والا ہے۔[1]

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۸﴾
۲۸۔ اور باقی رہے گی ذات تیرے ربّ کی جو جلال اور بزرگی والی ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۹﴾
۲۹۔ پس تم اپنے ربّ کی کون کون سی قدرتوں سے انکار کرو گے؟

يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۳۰﴾
۳۰۔ اسی سے مانگتے ہیں جو آسمان اور زمین میں ہیں[2]۔ ہر وقت وہ ایک نئی شان میں ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۱﴾
۳۱۔ تو کون کون سی نعمتیں اور قدرتیں اپنے ربّ کی جھٹلاؤ گے؟

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۲﴾
۳۲۔ ہم خاص توجہ کریں گے تمہاری طرف[3]۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۳﴾
۳۳۔ تو کون کون سی نعمتیں اور قدرتیں اپنے ربّ کی جھٹلاؤ گے؟

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۴﴾
۳۴۔ اے جماعت جنّ و انس کی! اگر تم میں طاقت ہے کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جا سکو تو نکل بھاگو۔ نکل ہی نہ سکو گے مگر پروانگی کے ساتھ۔

---

[1] تو تیرے دشمن ضرور فنا ہو جائیں گے۔
[2] یعنی سب اس کے محتاج ہیں۔
[3] اس میں آنے والے واقعات کی طرف اشارہ ہے۔

آیت نمبر ۲۷۔ فَانٍ ۔ فنا ہونے والا۔ مفسرین نے اور ان سے عقائد والوں نے فناءِ عام اس آیت میں دیکھ کر آٹھ چیزوں کو مستثنٰی کر دیا حالانکہ کوئی قرآنی آیت یا حدیث اس کی شاہد نہیں تھی۔
آیت نمبر ۳۴۔ لَا تَنْفُذُوْنَ ۔ نکل ہی نہ سکو گے۔ یہ اسلامی سلطنت کے متعلق بڑی پیشگوئی ہے کہ وہ اس قدر پھیلے گی کہ کفّارِ عرب امیر ہوں یا غریب، جنّ ہوں یا انسان اس سے باہر بھاگ نہ سکیں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۵﴾	۳۵۔ تو تم اپنے رب کی کون کون سی قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۶﴾	۳۶۔ تم پر بھیج دیئے جائیں گے صاف و بے دھواں آگ کے شعلے اور دھوئیں والے تو تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۷﴾	۳۷۔ پھر تم کس کس قدرتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟
فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاۤءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۸﴾	۳۸۔ پھر جب آسمان پھٹ جائیں گے پھر وہ ہو جائے گلابی جیسے سرخ نری (یا مال کنگنی کا تیل[۱])۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۹﴾	۳۹۔ پھر تم اپنے رب کی کس کس قدرت کو جھٹلاؤ گے؟
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَاۤنٌّ ﴿۴۰﴾	۴۰۔ تو اس دن نہ پوچھ ہوگی اس کے گناہ کی کسی آدمی سے اور نہ کسی جنّ سے[۲]۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۱﴾	۴۱۔ پھر کون کون سی اپنے رب کی قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟
يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۲﴾	۴۲۔ پہچانے جائیں گے قطع تعلق کرنے والے ان کی پیشانیوں سے پھر ان کے سر و پاؤں پکڑے جائیں گے۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۳﴾	۴۳۔ پھر کن کن قدرتوں کو اپنے ربّ کی جھٹلاؤ گے؟

۱ یہ واقعہ بدر کے متعلق ہے۔ ۲ بے پوچھے قتل کئے جائیں گے۔

آیت نمبر ۳۵۔ اٰلَآءِ۔ اقسام انعام و کاری گری و عجائبِ قدرت۔

آیت نمبر ۴۲۔ يُعْرَفُ۔ پہچانے جائیں گے۔ جب مجرم کے ہاتھ پاؤں ہی گواہی دیں گے تو اس سے پوچھنے کی کیا حاجت ہے ؟

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیۡ یُکَذِّبُ بِهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۴۴﴾	۴۴۔ یہی وہ جہنم ہے جس کو جھٹلاتے تھے قطع تعلق کرنے والے۔ وقف لازم
یَطُوۡفُوۡنَ بَیۡنَهَا وَ بَیۡنَ حَمِیۡمٍ اٰنٍ ﴿۴۵﴾	۴۵۔ پھیریں گے اس میں اور کھولتے ہوئے پانی میں۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۶﴾	۴۶۔تو تم کس کس قدرت کا اپنے رب کے انکار کرو گے؟ ع ۲ ۱۲
وَ لِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۷﴾	۴۷۔اور جو کوئی ڈرا اپنے رب کے حضور میں کھڑے رہنے سے اس کے لئے دو بہشت ہیں[1]۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۸﴾	۴۸۔ پھر اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں سے انکار کرو گے؟
ذَوَاتَاۤ اَفۡنَانٍ ﴿۴۹﴾	۴۹۔ بہت سی ڈالیوں اور پودے والے ہیں۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۰﴾	۵۰۔ پھر اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں سے انکار کرو گے؟
فِیۡهِمَا عَیۡنٰنِ تَجۡرِیٰنِ ﴿۵۱﴾	۵۱۔ان میں چشمے جاری ہیں[2]۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۲﴾	۵۲۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے؟
فِیۡهِمَا مِنۡ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوۡجٰنِ ﴿۵۳﴾	۵۳۔ان میں ہر قسم کے میووں کے جوڑے ہیں[3]۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۴﴾	۵۴۔ پھر اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں سے انکار کرو گے؟
مُتَّکِـِٕیۡنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنۡ	۵۵۔ فرشوں پر تکیے لگائے ہوں گے جن کے

[1] ایک دنیا میں دوسری آخرت میں اور سرد ملک اور گرم ملک میں۔

[2] دجلہ اور فرات تسنیم سلسبیل۔

[3] نر و مادہ، کھٹے میٹھے، سرخ وسفید، سبز و زرد۔

اِسۡتَبۡرَقٍ ؕ وَجَنَا الۡجَنَّتَيۡنِ دَانٍ ﴿۵۵﴾ | استر تافتہ کے ہیں اور دونوں باغ میووں کے بوجھ سے جھکے ہوئے پاس ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۶﴾ | ۵۶۔تو کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

فِيۡهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ ۙ لَمۡ يَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۷﴾ | ۵۷۔ان میں نیچی آنکھ والی عورتیں ہیں جن کو ان سے پہلے کسی انسان نے چھوا نہ کسی جنّ نے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۸﴾ | ۵۸۔تو پھر تم کون کون سی نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

كَاَنَّهُنَّ الۡيَاقُوۡتُ وَالۡمَرۡجَانُ ﴿۵۹﴾ | ۵۹۔وہ عورتیں گویا یاقوت اور مونگا ہوں گی[۱]۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۰﴾ | ۶۰۔تو تم کن نعمتوں اور قدرتوں کا اپنے رب کی انکار کرو گے؟

هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ ﴿۶۱﴾ | ۶۱۔نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۲﴾ | ۶۲۔تو تم کون کون سی نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟

وَمِنۡ دُوۡنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۳﴾ | ۶۳۔تو ان دو باغوں کے سوا اور دو باغ ہوں گے۔[۲]

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۴﴾ | ۶۴۔تو تم کون کون سی اپنے رب کی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مُدۡهَآمَّتٰنِ ﴿۶۵﴾ | ۶۵۔بہت سبز ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۶﴾ | ۶۶۔پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں اور قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟

---

[۱] سرخ رنگ عرب کی نہیں بلکہ فارس اور شام کی۔
[۲] یعنی آخرت میں یا عراق اور شام میں۔

آیت نمبر ۵۷۔ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ۔ نیچی نظر والی عورتیں۔ دنیا میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و علیؓ کے فرزندوں کے نکاح میں کسریٰ کی تین لڑکیوں نے آ کر اور پھر **بنی اُمیّہ** کے گھروں میں قیصروں کی لڑکیوں نے بسر کر کے یہ پیشگوئی پوری کی اور آخرت میں تو ایمانداروں کے لئے موجود و ثابت ہی ہے۔

آیت نمبر ۶۵۔ مُدۡهَآمَّتٰنِ۔ بہت سبز ہیں۔ اس میں عراق کے درختوں کی طرف بھی اشارہ ہے۔

فِيهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾	۶۷۔ان میں دو چشمے ہیں ابلنے والے[۱]۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٨﴾	۶۸۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے؟
فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٩﴾	۶۹۔ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٠﴾	۷۰۔ پھر تم کون کون سی نعمتوں کا اپنے رب کی انکار کرو گے؟
فِيهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧١﴾	۷۱۔ ان میں بہت سی خوبصورت نیک سیرت عورتیں ہیں۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٢﴾	۷۲۔تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں سے انکار کرو گے؟
حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٣﴾	۷۳۔ حوریں گوری گوری رنگت والیاں خیموں میں بٹھائی ہوئی ہیں۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٤﴾	۷۴۔تو تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں اور قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۤنٌّ ﴿٧٥﴾	۷۵۔ان کو نہ ہاتھ لگایا کسی آدمی نے ان سے پہلے نہ کسی جنّ نے۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٦﴾	۷۶۔ پھر اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٧﴾	۷۷۔سبز چاندنیاں اور عمدہ عمدہ قالینوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہیں۔
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٨﴾	۷۸۔ پھر کون کون سی اپنے رب کی آیتوں کا انکار کرو گے؟
تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٩﴾	۷۹۔ بڑا بابرکت ہے تیرے رب کا نام جو جلال اور انعام والا ہے۔ ع ۳

[۱] دجلہ اور فُرات جن کو آنحضرت نے معراجی سیر میں سدرۃ المنتہٰی کے قریب بہتا دیکھا۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١	۱۔ ہم سورۂ واقعہ کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اُس اللہ کے اسم شریف سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔
اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝٢	۲۔ جب وہ واقع ہونے والی واقع ہو گی۔
لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝٣	۳۔ اس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ ہی نہیں۔
خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝٤	۴۔ بعضوں کو نیچا دکھانے والی بعضوں کو اونچا چڑھانے والی۔
اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝٥	۵۔ جب لرز اٹھے گی زمین کپکپا کر (یعنی زمین پر بڑا زلزلہ آئے گا)۔
وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝٦	۶۔ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے پہاڑ ٹوٹ کر۔
فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝٧	۷۔ تو وہ گویا ایک دھواں اڑائی گئی ہے۔
وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٨	۸۔ اور تم تین ٹکڑیاں ہو جاؤ گے۔

آیت نمبر ۸۔ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۔ اوّل انبیاء و صدّیقین و شہداء و صالحین۔ دوسرے عام مسلمان۔ تیسرے کافر و منافق۔ تشریحاً یہ کہ **اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً** سے مراد تین گروہ ہیں۔ ایک **سَابِقُوْن** ۔ **سَابِقٌ بِالْخَيْرَات** ہیں چونکہ انہوں نے ہر ایک طرح سے مقامِ فنا کو طے کیا اور نفس اَمّارہ پر کامل فتح حاصل کی اور نفس مطمئنہ حاصل کر لیا۔ دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بنے۔ اگرچہ ابتدا میں ہجوم مصائب ہوتا ہے اور حق اپنے پورے آیات اور دلائل کے ساتھ واضح نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو خَلق سے بُعد اور انقطاع بکُلّی حاصل ہوتا ہے اس وجہ سے ان کو نہایت قرب بارگاہ بلند میں عطا کیا جاتا ہے اور ان کے لئے ایسے نعماء ہیں جو ان کے قویٰ میں ترقی دیں اور ان کی ترقی اور انبساط کو بڑھائیں۔ دوسرا گروہ **اَصْحَابُ الْيَمِيْن** کا ہے جو لوگ اپنے نفس پر قابو نہیں پاتے ان کو ایسے مقام پر کھڑا کیا گیا ہے جہاں جہاد اور کوشش اور مجاہدات کرنے کے سامان دیئے جاتے ہیں ان کو زیادہ تر ایسے نعماء دیئے گئے جس میں صورت نفس اور سردی کو مٹانے کا پورا سامان ہے گویا شراب کافوری اور **زَنْجَبِيْلِي** ان کو دیا جا رہا ہے۔ ان کو خلق سے بکُلّی اِنقطاع نہیں۔ ان کے مقابل میں **اَصْحَابُ الْمَشْئَمَة** کھڑے ہیں جو **اَصْحَابُ الْيَمِيْن** سے بالکل علیحدہ اور تضاد میں ہیں کیونکہ **اَصْحَابُ الْيَمِيْن** تو سلامتی کے گھر میں ہیں اور **اَصْحَابُ الشِّمَال** تکالیف و مصائب اور آتش غصّہ و حرصِ دنیا اور **دَارُ الْبَوَار** میں ہیں۔

فَاَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَةِ ؕ﴿۹﴾	۹۔ ایک سیدھی طرف والی۔ [1] کیسی سیدھی طرف والی۔
وَ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ؕ﴿۱۰﴾	۱۰۔ اور دوسری ٹکڑی بائیں طرف والی (یعنی کیا ہی بری ہے بائیں طرف والی [2])۔
وَ السّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ﴿ۚۙ۱۱﴾	۱۱۔ اور ایک آگے نکل جانے والوں سے بھی آگے ہے۔
اُولٰٓئِکَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿ۚ۱۲﴾	۱۲۔ یہی لوگ مقرب ہیں۔
فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۱۳﴾	۱۳۔ نعمت کے باغوں میں۔
ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿ۙ۱۴﴾	۱۴۔ ایک جماعت تو پہلوں میں سے (یعنی سیدھے ہاتھ والی)۔

۱؎ یعنی حق کے طرف دار متقی ان کا کیا ہی کہنا ہے۔

۲؎ یعنی کافر مکذب منافق۔ یہاں تک حسب آیت **فَرِیۡقٌ فِی الۡجَنَّةِ وَ فَرِیۡقٌ فِی السَّعِیۡرِ** (الشوریٰ:۸) کی تقسیم ہوئی۔ (بقیہ حاشیہ) اوّلین و آخرین سے مراد تمام اُمت کے اَبرار ہیں لیکن اوّلین کا مبدء یعنی جن کے واسطے سے قرب الٰہی کا دروازہ کھلا وہ اصحاب سید المرسلین ہیں اور آخرین کا مبدء جماعت مسیح موعود ہے۔ چونکہ مسیح موعود کا دور بحکم آیت **وَ اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ** (الجمعة: ۴) دور محمدی و احمدی ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور **اِعادہ** یعنی بَعثتِ ثانی ہے۔ اس لئے دونوں دور اوّلین ہی میں شامل اور ان دونوں دوران کے بعد کے لوگ آخرین اور تابعین میں شریک ہیں۔ **اَصۡحَابُ الۡمَشۡئَمَة** ایک ہی ہیں وہ خواہ بعثت اوّل کے مقابل میں ہوں یا بعثت ثانی کے یا تابعین ملّتِ حقہ کے کیونکہ **اَلۡکُفۡرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ** ہے اور مخالفت کے سامان ہر دو دور میں یکساں ہیں اس لئے یہ ایک ہی ٹکڑی رہی۔ **وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِالصَّوَابِ**۔

آیت نمبر۱۰۔ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ۔ (س) اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ کہا **اَصۡحَابُ الۡمَیۡسَرَة** کیوں نہ کہا؟
(ج) چونکہ اس میں **یُسر** کا لفظ ہے اور وہ ان کو کہاں نصیب۔

آیت نمبر۱۴۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ۔ ایک جماعت پہلوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کے ساتھ والے تابعین اور **اَصۡحَابُ الشِّمَال** کافر و منافق اور سابقون مسیح موعود کی جماعت جو اپنے پہلے مومنوں سے سبقت لے جا کر **اَصۡحَابُ الۡیَمِیۡن** میں جا ملے گی۔ سیدھے ہاتھ والوں کی ایک یہ توجیہ بھی ہوسکتی ہے کہ وہ بلادِ مشرق کی طرف جانے والے ہیں۔

وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٥﴾	۱۵۔ اور تھوڑی سی پچھلوں میں سے۔[1]
عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٦﴾	۱۶۔ وہ جڑاؤ تختوں پر۔
مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٧﴾	۱۷۔ بیٹھے ہوں گے آمنے سامنے ایک دوسرے کی طرف منہ کئے ہوئے۔
يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٨﴾	۱۸۔ ان کے آس پاس پھرتے رہیں گے بچے جو سدا رہیں گے۔
بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٩﴾	۱۹۔ آبخورے اور کوزے اور چھاگلیں اور صاف پانی کے پیالے بھرے ہوئے۔
لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿٢٠﴾	۲۰۔ جس سے نہ اُن کو دردِ سر ہو اور نہ عقل کا نقصان ہو۔
وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿٢١﴾	۲۱۔ اور طرح طرح کے میوے جس قسم کے وہ پسند کر لیں۔
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢٢﴾	۲۲۔ اور پرندوں کا گوشت جس کو ان کا جی چاہے۔
وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٣﴾	۲۳۔ اور گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔
كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٤﴾	۲۴۔ گویا کہ وہ ایک موتی ہیں چھپائے ہوئے۔
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾	۲۵۔ یہ اسی کا صلہ ہے جو تم کرتے تھے۔
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٦﴾	۲۶۔ نہ سنیں گے وہاں بے ہودہ باتیں نہ گناہ کا کلمہ۔
اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٧﴾	۲۷۔ مگر ایک ہی بات سلام سلام[2]۔
وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾	۲۸۔ اور وہ سیدھی طرف والے۔ کیسی سیدھی طرف والے۔

[1] یعنی سابقون میں سے۔ [2] یعنی چوطرف سے دعائیں اور سلاموں کی آوازیں آئیں گی۔

آیت نمبر ۱۸۔ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ۔ بچے جو سدا رہیں گے۔ بڑے بڑے شاہی خاندان کی اولاد اور وہ ایماندار اولاد جو بہشت میں ماں باپ سے ملے گی۔

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍۙ۝۲۹	۲۹۔ وہ بے کانٹوں کی بیریوں کے نیچے۔
وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍۙ۝۳۰	۳۰۔ اور تہ بہ تہ پھل والے کیلے اور موز کے جھاڑوں کے نیچے۔
وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍۙ۝۳۱	۳۱۔ اور لمبے لمبے سایوں میں۔ [۱]
وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍۙ۝۳۲	۳۲۔ اور بہائے ہوئے پانی۔ [۲]
وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍۙ۝۳۳	۳۳۔ اور کثرت سے میووں میں ہوں گے۔
لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍۙ۝۳۴	۳۴۔ کسی موسم میں کم نہیں ہوتے اور نہ روکے جاتے۔
وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍؕ۝۳۵	۳۵۔ اور اونچے اونچے فرشوں میں ہوں گے۔
اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءًۙ۝۳۶	۳۶۔ اور ہم نے ان عورتوں کو اٹھایا ایک اٹھان پر۔ [۳]
فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًاۙ۝۳۷	۳۷۔ پس ان کو باکرہ۔
عُرُبًا اَتْرَابًاۙ۝۳۸	۳۸۔ پیاری پیاری کم عمر والی بنایا ہے۔
لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِؕ۝۳۹ ع	۳۹۔ داہنے ہاتھ والوں کے لئے۔ [۴]
ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَۙ۝۴۰	۴۰۔ جو ایک بڑی جماعت ہے اگلوں سے۔

[۱] اس میں ہند کے متعلق پیش گوئی ہے۔ [۲] یعنی قدرتی چشمے اور جھرنے۔

[۳] یعنی ان کو بہت عمدہ طور پر پیدا کیا ہے۔ [۴] یعنی دوزخی اور نابکار افریقہ کی طرف بھاگنے والے۔

آیت نمبر ۳۴۔ لَا مَمْنُوْعَةٍ۔ روکے نہیں جاتے۔ نہ کسی بیماری کی وجہ سے نہ عدمِ قدرت یا کسی مانع وغیرہ اسباب سے کیونکہ انہیں پوری قدرت وصحت مل گئی ہے۔

آیت نمبر ۳۵۔ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ۔ بڑے بڑے گدیلے اور توشکوں اور فرشوں میں۔ یا عالی درجہ کی بیویاں رکھتے ہوں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جودہ بائی وغیرہ ضرور مسلمانوں کے ہاتھ میں آنے والی تھیں۔

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝٤١
۴۱۔ اور ایک بڑی جماعت ہے پچھلوں سے۔

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝٤٢
۴۲۔ اور بائیں طرف والے کس حال میں ہیں[1]۔

فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝٤٣
۴۳۔ آنچ کی بھاپ گرم لُو اور کھولتے ہوئے پانی میں ہوں گے۔

وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝٤٤
۴۴۔ اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں۔

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝٤٥
۴۵۔ جس میں نہ ٹھنڈک ہے نہ عزت وخوبی۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝٤٦
۴۶۔ بے شک وہ لوگ اس سے پہلے لاڈلے آسودہ حال تھے۔

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝٤٧
۴۷۔ وہ اڑا کرتے تھے بڑے گناہ پر۔

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَىِٕذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝٤٨
۴۸۔ اور کہا کرتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہڈیاں ہی ہڈیاں رہ جائیں گی پھر کیا ہم آخرت میں جلائے جائیں گے؟

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝٤٩
۴۹۔ کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝٥٠
۵۰۔ تُو کہہ دے بے شک اگلے اور پچھلے۔

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝٥١
۵۱۔ ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ایک وقت مقرر پر۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝٥٢
۵۲۔ پھر اے تم بڑے بہکنے والو اور جھٹلانے والو!۔

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝٥٣
۵۳۔ ضرور کھاؤ گے ناگ پھنی۔

---

[1] یعنی قاقم سنجاب اور شال دوشالے وغیرہ پہننے والے۔

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ﴿٥٤﴾

۵۴۔ پھر اس سے پیٹ بھروگے۔

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۚ﴿٥٥﴾

۵۵۔ پھر اس پر پیوگے خوب اونٹا ہوا پانی۔

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ؕ﴿٥٦﴾

۵۶۔ تو پیوگے پیاسے اونٹوں کا سا پینا۔

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ؕ﴿٥٧﴾

۵۷۔ یہ ہے اُن کا ناشتہ دعوت جزا کے دن۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٨﴾

۵۸۔ ہمیں نے تم کو پیدا کیا تو تم سچا کیوں نہیں سمجھتے ہو۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ؕ﴿٥٩﴾

۵۹۔ بھلا بتاؤ تو سہی منی جو تم (عورتوں کے رحم میں) ٹپکاتے ہو۔

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٦٠﴾

۶۰۔ تو کیا اس کو تم نے پیدا کیا یا ہمیں اس کے خالق ہیں۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۙ﴿٦١﴾

۶۱۔ ہمیں نے تمہارے درمیان موت مقرر کر رکھی ہے اور ہم اس سے کسی طرح ہارے ہوئے نہیں ہیں۔

عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾

۶۲۔ کہ تمہیں بدل کر اور تمہارے ہی جیسے لے آئیں اور تم کو ایسے عالم میں پیدا کر دیں کہ تم جانتے ہی نہیں۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٣﴾

۶۳۔ اور بے شک تم جان چکے ہو پہلا پیدا کرنا تو پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ؕ﴿٦٤﴾

۶۴۔ بھلا بتاؤ تو سہی جو تم کھیتی لگاتے ہو۔

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٥﴾

۶۵۔ تو کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٦﴾

۶۶۔ اگر ہم چاہیں تو کر ڈالیں اس کو چورا چور پھر تم باتیں بناتے ہی رہ جاؤ۔

اِنَّا لَمُغۡرَمُوۡنَ ﴿۶۶﴾

۶۷۔ کہ ہم تو محصول میں دب گئے اور ہمارے سر ڈنڈ پڑا۔

بَلۡ نَحۡنُ مَحۡرُوۡمُوۡنَ ﴿۶۷﴾

۶۸۔ بلکہ ہم تو بے نصیب ہو گئے۔

اَفَرَءَيۡتُمُ الۡمَآءَ الَّذِىۡ تَشۡرَبُوۡنَ ﴿۶۸﴾

۶۹۔ بھلا دیکھو تو سہی جو تم پانی پیتے ہو۔

ءَاَنۡتُمۡ اَنۡزَلۡتُمُوۡهُ مِنَ الۡمُزۡنِ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡزِلُوۡنَ ﴿۶۹﴾

۷۰۔ کیا تم نے اُس کو اُتارا ہے بادل سے یا ہمیں اُتارنے والے ہیں؟

لَوۡ نَشَآءُ جَعَلۡنٰهُ اُجَاجًا فَلَوۡلَا تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾

۷۱۔ ہم چاہیں تو اُسے کھارا کر دیں پھر کیوں شکرگزاری نہیں کرتے۔

اَفَرَءَيۡتُمُ النَّارَ الَّتِىۡ تُوۡرُوۡنَ ﴿۷۱﴾

۷۲۔ بھلا دیکھو تو سہی جو تم آگ سلگاتے ہو۔

ءَاَنۡتُمۡ اَنۡشَاۡتُمۡ شَجَرَتَهَاۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡشِـُٔوۡنَ ﴿۷۲﴾

۷۳۔ کیا تم نے اس کے درخت پیدا کئے ہیں یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟

نَحۡنُ جَعَلۡنٰهَا تَذۡكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلۡمُقۡوِيۡنَ‌ ﴿۷۳﴾

۷۴۔ (آگ کا مدار تو لکڑی پر ہے) ہم نے اس آگ کو بنایا یاد دلانے اور جنگل میں رہنے والوں کے نفع کے لئے۔

فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ﴿۷۴﴾

۷۵۔ تو تسبیح کر واپنے عظمت والے رب کے نام کی۔

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ ﴿۷۵﴾

۷۶۔ قسم ہے رسول کی جہاں آیاتِ قرآنی

آیت نمبر۷۳۔ شَجَرَتَهَا۔ اس کے درخت۔ آگ کے شعلے یا اشیاءِ سوختنی یا وہ اسباب جس سے چھپی ہوئی آگ اشیاء سے ظاہر ہو جائے ہم نے پیدا کئے ہیں یا تم نے۔

آیت نمبر۷۴۔ تَذۡكِرَةً۔ یعنی بھولی بھٹکی چیزیں اور راستے وغیرہ اس کی روشنی سے تعلق رکھتے ہیں۔

لِلۡمُقۡوِيۡنَ۔ غریب مسافروں کے لئے۔

آیت نمبر۷۶۔ فَلَاۤ۔ وہ نہیں جو تم سمجھے ہو۔ ہم قسم کھاتے ہیں دلِ رسولؐ کی جو مہبط وحی ہے۔

بِمَوٰقِعِ۔ مصدر میمی ہے جس کے معنی ہیں ستاروں کا غروب ہونا یا ٹوٹنا اور مَوۡقَع کی بھی جمع ہو سکتی

	گرتی ہیں!ل
وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۟ۙ	۷۷۔اور وہ ایک بڑی قسم ہے کاش تم جانو۔
اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۟ۙ	۷۸۔بے شک یہ بزرگ قرآن ہے۔
فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۟ۙ	۷۹۔لکھا ہوا محفوظ کتاب میں۔
لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۟ؕ	۸۰۔اسے وہی چھوئیں گے اور سمجھیں گے جو پاک کئے گئے ہیں۔۲
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۟	۸۱۔ربّ العالمین کی طرف سے اُتارا ہوا ہے۔

ل یعنی رسول مقبول کے دل پاک کی۔

۲ یعنی اولیاء صدیقین پاک اور نیک سمجھ مقدس انسان ہی قرآن خوب سمجھیں گے نہ کج فہم نجس فاسق۔

(**بقیہ حاشیہ**) ہے۔جس سے مراد انبیاء اور اولیاء کے مبارک دل ہیں جو انوارِ محبت کے ستاروں کے گرنے کی جائے ہیں اور بعض کے نزدیک خود ستاروں سے مراد نیک لوگ ہیں جو دنیا کے اندھیرے میں راہِ رواں آخرت کے لئے ستاروں کا کام دیتے ہیں اور ان کا غروب ہونا دنیا کی تاریکی کا موجب ہے اور یہ بھی کہ جب کوئی مصلح پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ستارے بہت گرا کرتے ہیں۔ چنانچہ جب نبی کریم ﷺ مبعوث ہوئے تو آپ کے زمانہ بعثت سے پہلے بھی اور بعثت کے زمانہ میں بھی کثرت سے شہابِ ثاقب گرے اور ۱۸۸۴ء میں کثرت سے شہاب ثاقب گرے کیونکہ مسیح موعود کی آمد کا وقت تھا۔

اَلنُّجُوْمِ ۔ جمع ہے **نَجْمٌ** کی۔جس کے معنی ہیں **قِسط**۔چونکہ قرآن کریم تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا اس لئے اس کا نام نجوم بھی ہے۔ **مَوَاقِعُ النُّجُوْمِ** وہ لوگ ہیں جو قرآن کے پڑھنے والے اور اس پر عامل ہیں۔اس پر قرآن کریم اپنی سچائی کا بیان دلیل **اِنِّيْ** سے پیش کرتا ہے کہ اگر قرآنِ کریم خدا کی طرف سے نہ ہوتا بلکہ افترا اور شیطانی خیال ہوتا تو اس کے قاری بد معاش ہونے چاہئے تھے مگر اس سے تعلق رکھنے والے تو پاک ہیں۔شیطانی باتوں سے ان کو بیزاری ہے اور ضمناً یہ بات بتائی ہے کہ جن قرآن کے ماننے والوں میں تقویٰ اور پاکیزگی اور دینداری نہ ہوگی۔وہ شیطان کے مقلّد ہوں گے نہ قرآن کے **مَهْبَط**۔

آیت نمبر۷۹۔ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۔یہ بھی قرآن کے لئے ایک پیشگوئی ہے کہ یہ ہمیشہ لکھا ہوا محفوظ رہے گا۔

آیت نمبر۸۰۔ اَلْمُطَهَّرُوْنَ ۔یعنی اس کے مطالب عالیہ کا سمجھنا اور حقائقِ حقہ کو معلوم کرنا اور اس کے پورے پورے عامل اور مظہر بننا یہ خدا کے مقدس لوگوں ہی کا کام ہے۔فقہاء نے وضو کر کے قرآن کو ہاتھ لگانے کا اس سے استدلال کیا ہے حالانکہ اس میں یہ بات نہیں ہے۔

اَفَبِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَنۡتُمۡ مُّدۡهِنُوۡنَۙ ﴿۸۱﴾
۸۲۔ تو کیا تم اس بات سے سُستی کرنے والے چکنی چپڑی باتیں بنانے والے ہو؟ (اے منکرو!)

وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَكُمۡ اَنَّكُمۡ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۸۲﴾
۸۳۔ اور تم اپنا ہی حصہ ٹھہراتے ہو تو اس کو جھٹلاتے ہو۔

فَلَوۡلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الۡحُلۡقُوۡمَۙ ﴿۸۳﴾
۸۴۔ تو کیا ایسا نہ ہوگا جب جان آ پہنچے گی حلق میں۔

وَاَنۡتُمۡ حِيۡنَٮِٕذٍ تَنۡظُرُوۡنَۙ ﴿۸۴﴾
۸۵۔ اورتم اُس وقت دیکھتے رہ جاؤ گے۔

وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡكُمۡ وَلٰكِنۡ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾
۸۶۔ اور ہم تم سے بھی زیادہ قریب ہیں تمہاری نسبت[1] لیکن تم نہیں دیکھتے (تو ہم سے خوف کیوں نہیں رکھتے، شرماتے کیوں نہیں؟)

فَلَوۡلَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ غَيۡرَ مَدِيۡنِيۡنَ ﴿۸۶﴾
۸۷۔ اگرتم کسی کے حکم میں نہیں ہو۔

تَرۡجِعُوۡنَهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۸۷﴾
۸۸۔ تو اس جان کو لوٹا کیوں نہیں لیتے جب تم سچے ہو۔

فَاَمَّاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَۙ ﴿۸۸﴾
۸۹۔ پس اگر کوئی مقرّب ہو۔

فَرَوۡحٌ وَّرَيۡحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيۡمٍ ﴿۸۹﴾
۹۰۔ اس کے واسطے بہشت میں سدا کی خوشبوئیں ہیں اور خوش دار پھول سونگھتے ہیں اور آرام کی بہشت ہے۔

وَاَمَّاۤ اِنۡ كَانَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِۙ ﴿۹۰﴾
۹۱۔ اور اگر وہ داہنے طرف والوں میں سے ہے۔

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِؕ ﴿۹۱﴾
۹۲۔ تو (اُس کو کہا جائے گا کہ) اے داہنے طرف والوں میں سے! تجھ پر سلام ہے۔

---

[1] یعنی ہر شخص اپنے قریب یعنی با خود کتنا نزدیک ہے تو ہم اس سے بھی بڑھ کر نزدیک ہیں۔
آیت نمبر ۸۷۔ غَيۡرَ مَدِيۡنِيۡنَ ۔ یعنی اگر کسی کی رعیت و محکوم نہیں ہو۔

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٣﴾	۹۳۔ اور اگر منکروں میں سے ہے جو بڑے گمراہ ہیں۔
فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٤﴾	۹۴۔ تو اس کے لئے مہمانی ہے کھولتے ہوئے پانی کی۔
وَّ تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٥﴾	۹۵۔ اور جہنم میں داخل کرنا ہے۔
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٦﴾	۹۶۔ کچھ شک نہیں کہ یہی یقینی حق بات ہے۔
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٧﴾	ع ۳ ۲۲ ۱۶ ۹۷۔ تو تو اپنے ربِّ عظیم کے نام کی تسبیح کیا کر۔

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلاثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ ہم سورۂ حدید کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جس نے پہلے حدید کو پیدا کیا پھر اس کے نتائج دکھلائے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ②

۲۔ اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور اللہ ہی عزیز اور حکیم ہے۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ③

۳۔ اسی کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہ جلاتا ہے[۱] اور مارتا ہے[۲] اور وہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ④

۴۔ وہی سب سے پہلے ہے (اس سے پہلے کوئی نہیں) اور وہی سب پیچھے ہے (اس سے پیچھے کوئی نہیں) وہی ظاہر ہے (اس کے اوپر کوئی نہیں) وہی باطن ہے (اُس سے چھپی ہوئی کوئی چیز نہیں) اور وہی ہر شے کا بڑا جاننے والا ہے۔

---

۱ یہ صحابہ کے متعلق ہے۔ ۲ دشمنوں کی ہلاکت کے متعلق ہے۔

تمهید ۔ معلوم ہوتا ہے کہ پہلی دو سورتوں میں جس قدر پیشگوئیاں بیان فرمائی ہیں وہ اس وقت پوری ہوں گی جب حدید پر ہاتھ پڑے گا۔ تو گویا پہلے پیشگوئیاں کر دی ہیں۔ اب اس کے پورا ہونے کے متعلق ترتیب بتائی۔

آیت نمبر۲۔ سَبَّحَ ۔ تسبیح کے لفظ چار صیغوں میں قرآن مجید میں آئے ہیں۔ (۱) **سُبْحَانَ الَّذِیْ** ۔ (۲) **سَبَّحَ لِلّٰهِ** ۔ (۳) **يُسَبِّحُ لِلّٰهِ** ۔ (۴) **سَبِّحْ** ۔

آیت نمبر۴۔ اَلْاَوَّلُ ۔ وجودی کا اعتراض اور اس کا جواب یوں دیا گیا کہ بیچ میں کیا ہے۔ ہم وہ معنے کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے اس آیت شریف کے بتائے ہیں۔

بِكُلِّ شَيْءٍ ۔ وجودی دیکھیں کچھ بھی نہیں ہے تو پھر وہ علیم کس کا ہے اور اگر اپنا ہے تو دوسری عبارت ہونا چاہیے۔ اس طرح کہ میں اپنی ہر ایک چیز کو جاننے والا ہوں۔ تفصیل کے لئے دیکھو خط حضرت مسیح موعودؑ بر وحدۃ الوجود و خط مولانا نور الدین صاحب مدّ فیضہ مندرجہ اخبار الحکم نمبر ۶ جلد ۱۰ مورخہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۷۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝۵

۵۔ وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ وقت میں پھر سب کا انتظام کیا (یعنی عرش پر قائم ہوا) وہ جانتا ہے جو داخل ہوتا ہے زمین اور جو کچھ اُس سے نکلتا ہے اور جو کچھ اترتا ہے آسمان سے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے[۱] اور تم جو کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۶

۶۔ اُسی کی حکومت ہے آسمان اور زمین کی اور سب کاموں کا لوٹنا اللہ ہی کی طرف ہے[۲]۔

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ؕ وَهُوَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷

۷۔ وہ داخل فرماتا ہے رات کو دن میں[۳] اور وہی دن کو رات میں داخل فرماتا ہے[۴] اور وہ تو دلوں اور سینوں اور صدر مقام کے بھیدوں سے بڑا واقف ہے[۵]۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ

۸۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خرچ کرو اس سے جس کا تم کو مالک بنایا گیا ہے اور

[۱] یعنی وہ تمہارا معین ومحافظ ہے تم جہاں کہیں ہو۔ [۲] یعنی تم کامیاب وغالب ہو جاؤ گے۔
[۳] یعنی جو گھر جگمگا رہے تھے ان میں تاریکی آ گئی ہے۔
[۴] یعنی جہاں تاریکی تھی وہاں اُجالا ہو گیا۔ [۵] یعنی جو تم چاہتے ہو وہ کر دے گا۔

آیت نمبر ۵۔ مَعَكُمْ ۔ **مُعِیْنُكُمْ وَحَافِظُكُمْ وَحَامِیْكُمْ وَنَاصِرُكُمْ** یعنی وہ تمہارا معین ومحافظ ہے۔ تم جہاں کہیں ہو جہاں خدا کی **معیّت** کا ذکر آوے وہاں علمی تعلق مراد ہے۔

آیت نمبر ۸۔ اٰمِنُوْا ۔ ایمان لائے ہیں۔ ایمان کی دو شقیں۔ ایک اعتقادی اور دوسری تسلیمی وعملی۔ اعتقادی نہ ہو تو منافق کہلاتا ہے اور تسلیمی نہ ہو تو فاسق کہلاتا ہے۔ دونوں نہ ہوں تو کافر عنادی کہلاتا ہے۔

وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۸

کچھ لوگ جو تم میں سے ایمان لائیں اور خرچ کریں تو ان کے لئے بڑا ہی اجر ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۹

۹۔ اور تم کو کیا ہو گیا کہ تم ایمان نہیں لاتے اللہ پر حالانکہ تم کو رسول بلاتا ہے تا کہ تم ایمان لے آؤ اپنے رب پر اور تم سے عہد لے چکا ہے مضبوط جب تم ایماندار ہو۔

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰

۱۰۔ وہی اللہ ہے جو نازل فرماتا ہے اپنے بندے پر کھلی کھلی نشانیاں[1] تا کہ نکال لائے تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف ۔ بے شک اللہ تم پر بڑا شفقت فرما رحیم ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۱ ع ۱۱/۱۷

۱۱۔ اور تم کو کیا ہو گیا کہ خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں حالانکہ اللہ ہی کے لئے ہے میراث آسمان اور زمین کی تم میں سے برابر نہیں ہوسکتا وہ شخص جس نے خرچ کیا مکہ کی فتح سے پہلے اور دین کے لئے لڑا (اس کے بعد کے خرچ کرنے والے اور لڑنے والے سے) یہی لوگ درجے میں بڑھے ہوئے ہیں ان سے جنہوں نے خرچ کیا فتح کے بعد اور لڑے اور سب سے اللہ نے وعدہ فرما لیا ہے نیک حالی کا اور اللہ جو تم کام کرتے ہو اس سے خوب خبردار ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

۱۲۔ ایسا کون شخص ہے جو خالص اللہ کے لئے

---

[1] یعنی پہلی پیش گوئیاں جو پچھلی سورتوں میں بیان کی ہیں۔

آیت نمبر ۹۔ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ ۔تم کو کیا ہو گیا کہ تم ایمان نہیں لاتے۔یعنی اس کے کامل فرمانبردار نہیں بنتے۔اس جگہ علّت بول کر معلول لیا گیا ہے۔ایمان سبب ہے کامل فرمانبرداری کا۔

آیت نمبر ۱۲۔ قَرْضًا۔قرض کے معنے کاٹنے اور الگ کرنے کے ہیں۔جس سے لفظ مقراض بنا ہے اور قرض کا لفظ جو اردو میں مستعمل ہے اس کے لئے عربی میں **دَیْن** کا لفظ ہے۔

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾

الگ کر دیتا ہے مال عمدہ پھر اللہ اس کا مال بڑھاتا ہے اس کے واسطے اور اسے بڑا اجر ہے۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾

۱۳۔ ایک دن تو ایماندار مرد اور عورتوں کو دیکھے گا اُن کا نور اُن کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑتا ہے (اُن سے کہا جائے گا) کہ تمہارے لئے خوش خبری ہے آج باغوں کی، بہہ رہی ہیں جن میں نہریں اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ جس دن منافق مرد اور عورتیں ایمانداروں سے کہیں گے ہماری طرف تو متوجہ ہو کہ ہم بھی روشنی حاصل کریں تمہارے نور سے۔ اُن سے کہا جائے گا کہ پیچھے ہٹو کوئی نور تلاش کرتے پھرو۔ ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہے۔ اس کے اندرونی طرف میں رحمت ہے اور اس کے باہر کی طرف میں عذاب ہے۔

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ یہ منافق مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ وہ کہیں گے ہاں تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے کو آپ بلا میں ڈال لیا آزمائش میں آ گئے اور امیدوار رہے اور شبہ کرتے رہے اور تم کو محال آرزوؤں نے بہکائے رکھا یہاں تک کہ آ پہنچا اللہ کا حکم[1] اور تم کو اللہ کے مقدمہ میں بہکایا شیطان دغاباز نے۔

[1] سورہ فتح رکوع ۹۔ پارہ ۲۶۔ آیت ۱۰ تا ۱۵۔

آیت نمبر ۱۵۔ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۔ منافق مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے۔ اس میں بھی شیعوں کا ردّ ہے۔ دیکھو منافق فتوحات میں شریک نہ تھے۔

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ تو آج نہ لیا جائے گا تم سے کچھ معاوضہ اور نہ ان سے جنہوں نے حق کو چھپایا اور انکار کیا۔ تو سب کا ٹھکانا جہنم یا جنگ ہے یہی تمہارا مولیٰ ہے اور کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ کیا وقت نہیں آیا ایمانداروں کے لئے اس بات کا کہ ان کے دل عاجزی کریں اللہ کی یاد کرتے وقت اور اس چیز کے اترتے وقت جو نازل ہوئی امر حق سے اور ان لوگوں کی طرح نہ بنے جن کو کتاب عنایت ہوئی تھی اس سے پہلے پھر ان پر دراز زمانہ گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور بہت سے ان میں سے فاسق ہی ہیں۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور جان رکھو کہ اللہ زمین کو اس کے مرے بعد زندہ کیا کرتا ہے بے شک ہم نے کھول کھول کر بیان کر دیں تمہارے لئے نشانیاں تا کہ تم سمجھو۔

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ بے شک جو خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور اللہ کے واسطے اچھا مال علیحدہ کرنے والے ہیں اُن کے مال میں بڑھوتی کی جائے گی اور ان کے واسطے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ

۲۰۔ اور جو لوگ اللہ کو اور اس کے رسول کو مانتے

آیت نمبر ۱۸۔ يُحْيِ الْاَرْضَ ۔ اللہ زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کیا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ بات مشہور ہے کہ بارہ برس کے بعد گھوڑ کے بھی دن پھرتے ہیں تو کیا بارہ سو برس کے بعد نہ پھریں گے۔

تَعْقِلُوْنَ ۔ تا کہ تم سمجھو۔ صحیفۂ عالم اور نفس انسانی اور قرآن مجید ان کو عقل کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیتے ہیں کیونکہ سب فسادات بے عقلی اور بے تمیزی سے پیدا ہوتے ہیں۔

الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۲۰﴾

ہیں یہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق ہیں[۱] اور شہید ہیں[۲] ان کے واسطے ان کا اجر اور نور ہے اور جن لوگوں نے حق کو چھپایا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ جہنم والے ہیں۔

ع ۲ ۹ ۱۸

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۱﴾

۲۱۔تم جان رکھو دنیا کی زندگی ہی کیا ہے ایک فرضی کھیل اور ظاہری تماشا اللہ سے غافل کرنے والا ہے اور ایک آرائش ہے اور آپس کا فخر ہے اور مال کی کثرت اور اولاد کی ہوس۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کھیتی کرنے والوں کو پسند آئی ہے اس کی روئیدگی پھر وہ لہلہائے پھر وہ دیکھتا ہے کہ زرد پڑ گئی پھر وہ چورا چور ہو گئی اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہوگا اور اللہ کی طرف سے مغفرت اور خوبی اور دنیا کی زندگی تو ایک دھوکہ کی گزران ہے۔

---

۱ علی الخصوص سردار صدیقاں ابوبکر کی طرف اشارہ ہے۔

۲ اس میں تینوں صحابہ کی طرف اشارہ ہے۔

آیت نمبر۲۰۔ اَلصِّدِّيْقُوْنَ۔صدیق الگ ہے اور مصدّق الگ ہے۔صدّیق عرف شرع میں یہ خاص مرتبہ ہے جو نبوت کے قریب اور دوسرے سب رتبوں سے بڑھ کر ہے۔ یہ شخص نبی کی علمی اور عملی حالت کا نمونہ ہوتا ہے جس کو نبی کا روحانی فرزند اکبر اور جانشین کہتے ہیں اسی لئے قرآن نے بھی فرمایا ثَانِيَ اثْنَيْنِ **(التوبة:۴۰)**۔

اَلشُّهَدَآءُ ۔یہ نبی کی قوت عملیہ کا کامل نمونہ ہوتا ہے۔جس کا مرتبہ صدیق سے قریب اور تحتانی درجوں سے بڑھ کر ہے۔یہ خواہ جہاد میں مرے یا بستر پر اور جو جہاد میں مارے جاتے ہیں وہ بھی شہید کہلاتے ہیں بوجہ تشابہ۔

آیت نمبر۲۱۔ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ ۔یہ **کُفر کَفْرَۃ** سے مشتق ہے یعنی ڈھانپنے والا۔ **کُفَّار** زمیندار، کسان، بذرگر، زرّاع۔

مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۔دھوکہ کی گزران۔(رہی نہ رہی) یعنی مال اولاد کی طلب میں آدمی اپنے رب سے غافل نہ ہو کیونکہ یہ عارضی مقام ہے جو جائز طریق سے مل جائے وہ اس کا فضل ہے۔اور اچھا کھانا پینا اور مکان

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اپنے رب کی مغفرت کی طرف بڑھ جانے کی کوشش کرو اور اس بہشت کی طرف جس کی قیمت آسمان و زمین ہے۔ تیار کی گئی ہے اُن لوگوں کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول کو سچے دل سے مانتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾

۲۳۔ جو کچھ مصیبت پڑے زمین میں اور تمہارے نفسوں میں وہ سب ہمارے پیدا کرنے سے پہلے ہی کتاب میں ہے (یعنی ہمارے علم میں) بے شک یہ اللہ پر آسان ہے۔

(بقیہ حاشیہ) جیسا بعض کم سمجھوں کا خیال ہے خلاف شرع نہ ہو تو حرام نہیں دیکھو قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ (الاعراف:۳۳) آتا ہے مگر اصل اسی کو نہ سمجھ بیٹھے کیا خوب کہا حضرت سعدی نے۔

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است — تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

فریبی زندگی میں پانچ باتیں ہیں۔ **لَعب . لَھو . زِینت. تفاخُر. تکاثُر** ۔ یہ سب متقی کی ذات کے لئے غیر مفید بلکہ مضر ہیں۔ وجہ یہ کہ **لَعب** وہ کام جس میں بلا فائدہ تکان ہو اور **لَھو** وہ بے حقیقت کام جس سے غفلت پیدا ہو اور وقت عزیز ضائع۔ **زِینت** ظاہری بناوٹ، ٹیم ٹام، دکھاوا غیر شرعی۔ **تَفاخُر** باہم شیخیاں واستکبار مکروہ۔ **تکاثُر** حرص و طمع و لالچ بے جا۔

آیت نمبر۲۲۔ سَابِقُوْٓا ۔ اس میں اشارہ ہے کہ دین کو دنیا پر عملاً مقدم کرو۔ علائقِ دنیوی میں پھنس نہ جاؤ۔ راہ مقصود مدنظر رکھو۔

آیت نمبر۲۳۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۔ ہمارے پیدا کرنے سے پہلے۔ یہاں لوگوں کو شبہ ہوگا کہ ہمارے پیدا ہونے سے پہلے ہی سب فیصلہ ہو چکا ہے تو اب اس کے خلاف نہ ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ اس سے تو اللہ کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوا نہ کہ انسان کا مجبور ہونا۔ کیونکہ ہر ایک جانتا ہے کہ بدی کرنے کے وقت کوئی آ کر انسان کو مجبور نہیں کرتا۔ پس علم تابع معلوم ہے معلوم تابع علم نہیں۔ مثلاً کوئی شخص کوئی خواب دیکھے اور وہ بجنسہٖ ہو بھی جاوے تو نہیں کہہ سکتے کہ خواب نے واقعہ یا شخص کو مجبور کیا تھا اور لِكَيْلَا تَاْسَوْا یعنی

لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۙ ۝۲۴

۲۴۔ تاکہ جو تم سے فوت ہو گیا تو تم اس پر رنج نہ کرو اور جو تم کو اس نے دیا اس پر مت اتراؤ۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو دوست نہیں رکھتا۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۲۵

۲۵۔ جو خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل کرنے کو کہیں اور پھر وہ شخص منہ پھیر لے تو بے شک اللہ ہی خود بے پروا اور اعلیٰ صفات والا ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۲۶ ع

۲۶۔ بے شک ہم نے بھیجے ہمارے رسول کھلے کھلے نشان دے کر اور اتاری ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور ترازو[1] تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہمیں نے لوہا اتارا جس میں سخت ہلاکت ہے لوگوں کے واسطے اور فائدے بھی ہیں تاکہ اللہ معلوم کر لے کہ کون بے دیکھے مدد کرتا ہے اللہ اور اس کے رسولوں کی۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ زبردست اور زور آور ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۲۷

۲۷۔ اور بے شک ہم نے بھیجا نوح کو اور ابراہیم کو رسول بنا کر اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب نازل کی تو بعض تو ان میں سے ہدایت یافتہ راہ پر ہیں اور اکثر ان میں کے فاسق ہیں۔

---

[1] لکھی ہوئی وحی والہام اور دلائل۔

(**بقیہ حاشیہ**) عدم افسوس مجبور محض ہونے کے لئے نہیں بلکہ سلسلہ اسباب و کسب کا سب اس کا موجب ہے نتیجہ میں ایسا ہوا۔ لا غیر۔

آیت نمبر ۲۶۔ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۔ تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ جب کتاب و میزان سے حجت پوری نہ ہوئی اور ضدّی نالائق جنگ جُو نکتہ چینوں نے فائدہ حاصل نہ کیا تو حدید کی ضرورت ہوئی کیونکہ **آخِرُ الْحِيَلِ اَلسَّيْفُ**۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ پھر ہم نے لگا تار بھیجے ان کے پیچھے ہمارے رسول اور عیسیٰ ابن مریم کو ان کے پیچھے بھیجا اور اس کو انجیل عطا فرمائی اور ان لوگوں کے دلوں میں جو اس کے پیرو ہوئے نرمی اور رحمت پیدا کی۔ اور گوشہ نشینی اور خیال ترک دنیا جو انہوں نے اپنی طرف سے ایجاد کر لیا تھا یہ قاعدہ ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا مگر انہوں نے اللہ کے خوش کرنے کے لئے خود اپنے دل سے اختیار کیا (مگر) اس کو ایسا نہ نبھایا جیسا نبھانا چاہئے تھا پس ان میں سے جو ایمان لائے ہم نے ان کو اجر دیا اور بہت سے ان میں فاسق ہی ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ

۲۹۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اُسی کو سپر بناؤ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ تم کو دوہرے دوہرے حصے ملیں گے رحمت کے اور عطا کرے گا تم کو ایک نور جس کے اُجالے میں

آیت نمبر ۲۸۔ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۔ اور اس کو انجیل عطا فرمائی۔ یعنی اے محمدؐ تیرے لئے اس میں بشارت دی۔ انجیل کے معنی سریانی زبان میں بشارت کے ہیں اور فی الحقیقت موجودہ انجیل میں کچھ بھی احکام نہیں ہیں۔ اس میں کچھ عیسیٰ علیہ السلام کی سوانح اور بشارات اور وعظ ہیں۔

اِبْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ ۔ ترک دنیا اس قدر جائز ہے جو اللہ کی رضامندی کے لئے ہو اور اللہ کے کسی حکم کی خلاف ورزی اس میں نہ ہو اور ریا اور نمود نہ ہو۔

فٰسِقُوْنَ ۔ یعنی جن نیک باتوں کا خدا اور رسول نے حکم نہ دیا ان کاموں کے کرنے والے۔ بے ریا مومن صرف اللہ کو خوش کرنے والے ہی اجر کے مستحق ہیں ورنہ بہت سے فاسق ریاکار مکّار ہیں۔ اس سے وہ صوفیانہ زندگی جو سادہ مسلمان عاملِ قرآن و رسولِ رحمٰن کی زندگی کے خلاف ترکِ مباحات اور ترکِ جوائز سے اختیار کی جاتی ہے اس پر ملامت کی گئی ہے کہ اس قسم کے لوگ اعلیٰ درجہ کا تقویٰ نباہ نہیں سکتے ہیں اور اکثر فاسق و بدکار ہو جاتے ہیں اور فی الحقیقت ایسا ہی دیکھنے میں آتا ہے۔

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٩

تم چلو پھرو گے اور تمہاری مغفرت کرے گا۔ اور اللہ بڑا ڈھانپنے والا سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٣٠

۳۰۔ تاکہ اہل کتاب معلوم کریں کہ وہ نہیں پا سکتے اللہ کے فضل کا کوئی حصہ اور بے شک فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اسی کو دے دیتا ہے جو اسے چاہتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔

ع ۲۰

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلاثٌ وَّ عِشْرُوْنَ ايَةً وَّ ثَلاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ ہم سورۂ مجادلہ کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اُس اللہ کے نام سے جو سب واقعات کو پہلے ہی سے جانتا ہے اور عدل و انصاف سے فیصلے فرماتا ہے اور عاجزی کو بہت پسند فرماتا ہے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ②

۲۔ اللہ نے سن لی اس عورت کی بات جو اپنے خاوند کے بارہ میں بار بار تجھ سے جھگڑتی تھی اور اللہ کے حضور اپنے دکھڑے کا بیان کر کے کھڑی روتی تھی اور اللہ سن رہا تھا تم دونوں کی گفتگو کو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ بڑا سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ

۳۔ جو لوگ قسم کھا بیٹھیں تم میں سے اپنی بیبیوں سے ظِہار کی[۱] وہ ان کی مائیں تو نہیں ہو جاتیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے

---

[۱] ظہار یعنی پشت مادر کے برابر کہہ بیٹھو۔

آیت نمبر۲۔ تُجَادِلُكَ۔ تجھ سے جھگڑتی تھی۔ چونکہ لوہے کی ضرورت پیدا ہو چکی ہے مگر پہلے مدینہ کا انتظام ضروری ہے اور جھگڑے ہمیشہ جزئیات سے پیدا ہوتے ہیں اس لئے وہ بھی مدِّنظر ہیں اور ان کا تصفیہ بھی فرمایا جاتا ہے۔

تَحَاوُرَكُمَا۔ تم دونوں کی باتیں۔ یعنی خولہ بنت ثعلبہ کو ان کے شوہر اَوس بن صامت نے ناراضگی میں یہ کلمہ کہہ دیا تھا **وَاَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ** اور اس وقت یہ کلمہ سخت طلاق سمجھا جاتا تھا جس کے بعد ملاپ نہیں ہو سکتا تھا اس بات سے بیوی کو جو بچہ والی عورت اور شوہر سے محبت رکھتی تھی سخت رنج ہوا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حالِ زار عرض کیا کہ کیا مَیں اپنے شوہر سے کسی طرح مل سکتی ہوں؟ آپ نے عرب کا دستور مدِّنظر فرما کر کہہ دیا کہ طلاق تو ہو چکی۔ یہ بات سن کر اُسے اور بھی بہت رنج ہوا اور وہ بار بار دردناک الفاظ میں جواز کی صورت پوچھتی تھی۔ آخر مایوسانہ حالت میں وہ خدا کو پکارنے لگی۔ یہاں تک کہ آثارِ وحی آنحضرتؐ پر نمودار ہوئے۔ جب وحی ہو چکی تو آپ نے اس عورت کو بلا کر کفّارہ کا حکم سنا دیا اور خاوند نے کفّارہ ادا کیا۔ عورت اس پر مباح ہوگئی۔

وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۳

ان کو جنا ہے اور تحقیق وہ بولتے ہیں جھوٹی بات اور ناپسند۔ بے شک اللہ البتہ معاف کرنے والا غفور ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۴

۴۔ جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظِہار کر بیٹھیں[1] پھر وہ اپنے کہے سے پلٹنا چاہیں (یعنی اپنے قول سے نادم ہوں) تو ایک غلام آزاد کرنا چاہیئے ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے۔ اس بات کی تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے خوب خبر دار ہے۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۵

۵۔ پھر جو غلام کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے روزے رکھنا چاہیئے لگاتار دو مہینے کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے پھر جس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو اسے چاہیئے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کو مانو[2]۔ یہ اللہ کی حد باندھی ہوئی ہے اور انکار کرنے والوں کو ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

۶۔ جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی وہ ذلیل ہوئے جیسے ذلیل ہوئے ان

---

[1] یعنی پشت مادر کے برابر کہہ بیٹھیں۔

[2] یہ بھی حکم فرمایا کہ جو حد بندیوں کو توڑتے ہیں ان کو سزا دی جائے گی۔

آیت نمبر ۴۔ يَعُوْدُوْنَ ۔ اپنے کہنے سے پلٹنا چاہیں۔ اہلِ ظاہر کے نزدیک یہ معنی ہیں کہ پھر وہی کہنا چاہیں جس کو پہلے کہہ چکے۔

آیت نمبر ۵۔ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔ متفرق یا ایک دم جس طرح بن سکے۔

وَ قَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۚ﴿۶﴾

کے اگلے اور ہم نے اتاریں صاف صاف آیتیں اور منکروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۷﴾ ع

۷۔ جس وقت اللہ اکٹھا کرے گا سب کو پھر ان کو آگاہ فرمائے گا کہ جو کچھ انہوں نے کیا تھا اللہ نے اس کو محفوظ رکھا ہے اور لوگ اس کو بھول گئے اور ترک کر دیا۔ اور اللہ کے سامنے تو سب ہی چیزیں موجود ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۸﴾

۸۔ کیا تم نے نہیں جانا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے[۱] کیونکہ کہیں تین آدمیوں کا ایسا پوشیدہ مشورہ نہیں ہوتا جہاں اللہ ان کا چوتھا نہ ہو نہ پانچ کا جہاں اللہ ان میں چھٹا نہ ہو اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ کا جہاں اللہ ان کے ساتھ نہ ہو۔ وہ کہیں بھی ہوں پھر ان کو بتا دے گا اللہ قیامت کے دن جو کچھ انہوں نے کیا بے شک اللہ ہر چیز کا بڑا عالم ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَ اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا

۹۔ تو انہوں نے ان کی طرف نظر نہ کی جن کو روک دیا گیا تھا کانا پھوسی کرنے سے پھر وہ لوگ وہی کرتے ہیں جن سے اُن کو منع کر دیا گیا تھا اور وہ کانا پھوسی کرتے ہیں گناہ کی اور زیادتی کی اور رسول اللہ کی نافرمانی کی اور جب تیرے

---

[۱] جب **جزئیات** میں بھی آپ نے انتظام فرمایا تو کافر منصوبے کریں گے اس پر ارشاد ہوا منصوبے نہ کرو۔

آیت نمبر ۸۔ عَلِيْمٌ ۔ دیکھو **معیّت** علمی ہے جس پر یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے۔

آیت نمبر ۹۔ حَيَّوْكَ ۔ تجھے دعا دیتے ہیں منافق ۔ مثلاً **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم** کی جگہ **اَلسَّامُ عَلَيْكُم** دبی زبان سے یا **اِنْعَمْ صَبَاحًا** وغیرہ الفاظ۔ نفاق شیعہ **تقیّہ** کا مذاق دیکھیں جو مومنوں کا نہیں ہوتا۔

لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۹

پاس آتے ہیں تو تجھ کو ایسے کلمے سے دعا سلام دیتے ہیں جس سے تجھ کو اللہ نے دعا سلام نہیں دی اور اپنے جی میں کہتے ہیں کہ اللہ ہم کو ہمارے کہنے کی سزا کیوں نہیں دیتا[1]۔ ان کو جہنم کافی ہے اس میں وہ داخل ہوں گے پس وہ کیا ہی بُری جگہ ہے!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۱۰

۱۰۔ اے ایماندارو! جب تم ایک دوسرے کے کان میں بات کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی بات نہ کرو اور کان میں بات کرو تو نیکوکاری اور تقویٰ کی اور اللہ ہی سے ڈرو اور اللہ ہی کو سپر بناؤ جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱

۱۱۔ اس کے سوا نہیں کہ کانا پھوسی شیطانی حرکت ہے تاکہ وہ غمگین بنائے ایمانداروں کو اور ان کو تو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے بغیر اللہ کے حکم کے اور ایمانداروں کو تو اللہ ہی پر بھروسا رکھنا چاہیئے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ

۱۲۔ اے ایماندارو! جب تم سے کہا جائے کہ کھل کر بیٹھو مجلسوں میں تو کھل کر بیٹھ جایا کرو۔ اللہ تمہارے واسطے کشائش دے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو اللہ اُن کے

---

[1] بے ایمانوں کے پاس یہ رسول کے دل کا امتحان ہے کہ اگر وہ غیب کی خبریں جانتا تو ہمارا حال ظاہر کر دیتا۔

آیت نمبر۱۲۔ فَافْسَحُوْا۔ پھیل کر بیٹھو۔ کھل کر بیٹھو۔ جگہ تنگ نہ کرو۔ جب لوگ مجلس میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں تو کسی اجنبی کے آنے سے جگہ کشادہ کرنے کے لئے ان کو اپنی جگہ سے ہلنا پڑتا ہے۔ یہ بھی ایک تکلیف اور موہوم ذلّت ہے اور اسی طرح جب مجلس سے اٹھنے کے لئے بعض آدمی کو کہا جائے تو اس کو بھی ذلّت سمجھا جاتا ہے بظاہر ان دونوں حکموں پر عمل کرنا چھوٹا معلوم ہوتا ہے لیکن نازک طبائع پر یہ بارگراں ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اس پر عظیم الشان نتائج مرتب فرمائے۔

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾

درجے بلند کرے گا جنہوں نے مانا اللہ اور رسول کا حکم تم میں سے اور جن کو علم دیا گیا ہے (قرآن اور سنت کا) اُن کے تو بڑے ہی درجے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور اے ایماندارو! جب تم پیغمبر سے کان میں کچھ بات کرنا چاہو تو کان میں بات کرنے سے پہلے کچھ خیرات کر دیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ تر ہے۔ پھر اگر تم کو میسر نہ ہو تو بے شک اللہ غفور الرحیم ہے۔

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ ع

۱۴۔ کیا تم ڈر گئے کان میں بات کرنے سے پہلے خیرات کرنے سے۔ پس جب تم نے ایسا نہ کیا اور اللہ نے تم سے درگزر فرمایا تو اب تم ٹھیک درست کرو نمازیں اور زکوٰۃ دیا کرو۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔

آیت نمبر ۱۴۔ صَدَقٰتٍ۔ خیرات۔ منجملہ منسوخ آیات کے ایک اس کو بھی بتلاتے ہیں مگر وجہ منسوخیت کچھ نہیں معلوم ہوتی۔ مولانا نورالدین صاحب حکیم الامت فرماتے ہیں کہ یہ حکم فرض بھی نہیں بلکہ **خَیْرٌ لَّكُمْ** ہے۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ اب رسول کریمؐ موجود نہیں۔ مولانا فرماتے ہیں کہ حدیث شریف موجود ہے، مَیں صدقہ دے کر حدیث سے مشورہ کیا کرتا ہوں۔ منفرد ہونے کا ڈر تھا مگر حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ورضی اللہ عنہ کو ایسا ہی پایا۔ بہت خوش ہوا کہ منفرد نہ رہا متقیوں اور صدیقوں کے عمل ورفتار ایسے ہی ہوتے ہیں سچ ہے **یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ** (الانبیاء:۱۰۶) اور میرا خیال ہے کہ خلفاء رسول موجود ہیں ان کو نذر دے کر مشورہ کرسکتا ہے۔

اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۔ زکوٰۃ فرض ہے مسلمان آزاد عاقل بالغ پر۔ جب مالِ نصاب کاروبار ضروری سے بچ رہے اور نصاب پر ایک برس کامل گزرے۔ حضرت امام ابوحنیفہ کے پاس غلام اور لڑکے اور دیوانے کے مال میں زکوٰۃ نہیں اور علماء کے نزدیک ہے کہ ان کا ولی دے جس کے پاس صرف نصاب کے برابر ہو اور قرض زیادہ

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ تَوَلَّوۡا قَوۡمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ ؕ مَا ہُمۡ مِّنۡکُمۡ وَ لَا مِنۡہُمۡ ۙ وَ یَحۡلِفُوۡنَ عَلَی الۡکَذِبِ وَ ہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔تو کیا تُو نے ان کو نہیں دیکھا جنہوں نے ایسے لوگوں سے دوستی کر لی جن پر اللہ خفا ہوا یہ تو نہ تم میں کے ہیں نہ ان میں کے (دنیا ساز منافق ہیں) اور قسمیں کھاتے ہیں جھوٹی بات پر حالانکہ وہ جانتے ہیں[۱]۔

اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمۡ عَذَابًا شَدِیۡدًا ؕ اِنَّہُمۡ سَآءَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ان کے لئے اللہ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔بے شک وہ کام بُرے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔

اِتَّخَذُوۡۤا اَیۡمَانَہُمۡ جُنَّۃً فَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَلَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ﴿۱۷﴾

۱۷۔انہوں نے ڈھال بنا رکھی ہے اپنی قسموں کی پھر لوگوں کو روکتے ہیں اللہ کی راہ سے تو ان کے لئے رسوائی کا عذاب ہے[۲]۔

لَنۡ تُغۡنِیَ عَنۡہُمۡ اَمۡوَالُہُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُہُمۡ مِّنَ اللّٰہِ شَیۡئًا ؕ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ؕ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ہرگز نہ نفع دیں گے ان کو ان کے مال نہ ان کی اولاد اللہ کے مقابل میں کچھ[۳]۔یہی ہیں آگ والے۔وہ ہی اس میں ہمیش رہیں گے۔

---

۱ عدالت کے سب جھوٹے گواہ وغیرہ بھی اس میں شریک ہیں۔

۲ یعنی قسمیں کھا کھا کر تم کو نیکی سے روکنا چاہتے ہیں تو تم ان کی نہ سنو۔

۳ یعنی مال اور اولاد کے لئے یا ان کے گھمنڈ پر لغو حرکتیں کرتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) ہواس پر نہیں۔رہنے کے گھروں میں، پہننے کے کپڑوں میں، خدمت کے غلاموں میں، سواری کے جانوروں میں، لڑائی کے ہتھیاروں میں اور کمائی کے اوزاروں میں، پڑھنے کی کتابوں میں اور جو چیزیں کہ گھر کے کاروبار میں آتی ہوں ان میں زکوٰۃ نہیں۔زکوٰۃ جن مالوں پر فرض ہے وہ تین قسم کے مال ہیں۔ایک نقدی یعنی سونا، چاندی، روپیہ اور اشرفی، زیور، پترے۔چاندی کا نصاب دوسو درہم یعنی باون تولہ چھ ماشہ گل دار روپے سے ہوتا ہے۔کھا پی کر اتنا مال برس بھر تک بچا رہے تو اس کا چالیسواں حصہ یعنی ایک تولہ پونے چار ماشہ نکال کر خدا کی راہ میں دے اور سونے کا نصاب بیس مثقال یعنی سات تولہ چھ ماشہ ہے۔اس کا بھی چالیسواں حصہ دے یعنی سوا دو ماشہ سونا زکوٰۃ میں ضرور ہے۔دوسرا مال زکوٰۃ مال تجارت ہے۔اس کا بھی چاندی ہی کے نصاب کے حساب سے چالیسواں حصہ دے۔تیسرا مال زکوٰۃ جانور ہیں جن کی شرح زکوٰۃ کتب فقہ میں ملاحظہ ہو۔

يَوۡمَ يَبۡعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيۡعًا فَيَحۡلِفُوۡنَ لَهٗ كَمَا يَحۡلِفُوۡنَ لَـكُمۡ وَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ عَلٰى شَىۡءٍ‌ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ الۡكٰذِبُوۡنَ ۝۱۹

۱۹۔ جس دن اللہ مرے بعد سب کو اٹھا کر کھڑا کر دے گا تو یہ اُس کے آگے بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے کھاتے تھے اور ان کا خیال یہ ہے کہ وہ کسی شَے پر ہیں (یعنی بھلا کام کر رہے ہیں) سن رکھو یہ تو کچھ بھی نہیں اصلی پکے جھوٹے ہیں۔

اِسۡتَحۡوَذَ عَلَيۡهِمُ الشَّيۡطٰنُ فَاَنۡسٰهُمۡ ذِكۡرَ اللّٰهِ‌ ؕ اُولٰٓـئِكَ حِزۡبُ الشَّيۡطٰنِ‌ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ الشَّيۡطٰنِ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۝۲۰

۲۰۔ ان پر شیطان مسلّط ہو گیا ہے تو ان کو اللہ کا قرآن بھلا دیا ہے۔ اس کی یاد سے غافل کر دیا ہے تو یہی شیطانی لشکر ہے اور سن رکھو کہ شیطانی لشکر ہی نقصان پانے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحَآدُّوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗۤ اُولٰٓـئِكَ فِى الۡاَذَلِّيۡنَ ۝۲۱

۲۱۔ تحقیق جو لوگ خلاف کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کا یہی لوگ سب سے زیادہ ذلیل لوگوں میں ہیں۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ۝۲۲

۲۲۔ اللہ لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہا کریں گے۔ بے شک اللہ قوی اور عزیز ہے۔

لَا تَجِدُ قَوۡمًا يُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ يُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ

۲۳۔ تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو اللہ اور آخرت کے دن کو دل سے سچا جانتے ہیں کہ وہ ایسوں سے دوستی کریں جو مخالف ہوئے اللہ اور اس کے

آیت نمبر۲۱۔ يُحَآدُّوۡنَ اللّٰهَ۔ جو خلاف کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کا۔ چونکہ ان باتوں میں یہودیوں نے بڑی مخالفت کی اور لوگوں کو اکسایا اور بھڑکایا اور کہا کہ دیکھو اب تو محمد عورتوں کے معاملوں میں بھی دخل دینے لگے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورۂ حشر میں ان کا انتظام کر دیا کہ پہلی ہی بار اخراج کا حکم ہوا۔

آیت نمبر۲۳۔ حَآدَّ اللّٰهَ۔ جو مخالف ہوئے۔ یعنی انبیاء اور مامورین کے مخالفوں سے دوستی رکھنے والے اللہ اور رسول اور قیامت کے منکر ہیں نتیجہ یہ کہ مامورین کے مخالفین سے دوستی نہ رکھنا چاہئے اگر چہ وہ باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا قرابت دار مگر ان لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک اور حُسنِ معاشرت کو ترک

وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

رسول کے گو وہ ان کے مخالف باپ ہی ہوں یا ان کے بیٹے یا بھائی ہی ہوں یا اُن کے کنبے کے۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان بھیج دیا، محفوظ کر دیا ہے اور ان کی تائید فرمائی ہے روح القدس سے اور اُن کو داخل فرمائے گا ایسے باغوں میں جن میں بہہ رہی ہیں نہریں وہ اس میں سدا رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ۔ یہی لوگ اللہ کا لشکر ہیں تو یاد رکھو اللہ ہی کا لشکر نہال و بامراد و مظفر و منصور ہوگا۔

(بقیہ حاشیہ) کرنے کا حکم نہیں ہے بلکہ امور دینی میں ان سے مخالفت رکھے نہ دنیوی میں کیونکہ پارہ ۲۱ رکوع ۱۱ میں آیا ہے وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا (لقمٰن:۱۶)۔

وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ۔ اور ان کی تائید فرمائی روح القدس سے۔ دیکھو جبرئیل علیہ السلام کا خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مخصوص رہنا نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے ساتھ بھی ان کی تائید اس آیت شریف سے ثابت ہوتی ہے اور آنحضرتؐ نے حسّانؓ کے لئے بھی دعا فرمائی ہے۔ **اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُس**۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلاثَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

ا۔ ہم سورۂ حشر کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جس نے سب انتظام پہلے ہی سے کر رکھے تھے اور سچی محنتوں کا بدلہ دینے والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ②

۲۔ اللہ کی تسبیح کر رہا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور وہی بڑا زبردست حکمت والا ہے[۱]۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۖ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۖ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ③

۳۔ وہی ہے جس نے نکال کر باہر کر دیا ان کے گھروں سے ان لوگوں کو جو منکر ہوئے[۲] اہل کتاب میں سے پہلے ہی بھیڑ و جم لشکر میں۔ تمہارا تو یہ گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ یہ گمان کرتے تھے کہ ان کو بچالیں گے ان کے قلعے اللہ کے ہاتھ سے۔ تو ان پر اللہ ایسی جگہ سے آ گیا (یعنی عذاب الٰہی) جہاں ان کا گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا کہ وہ اجاڑیں گے اپنے گھر اپنے ہی ہاتھوں سے اور ایمانداروں کے ہاتھوں سے بھی تو عبرت پکڑو اے آنکھ رکھنے والو!

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ④

۴۔ اور اگر یہ اتنی ہی بات نہ ہوتی کہ اللہ نے لکھ دیا تھا اُن پر جلا وطن ہونا تو ان کو عذاب دیتا قریب ہی۔ اور انجام کار تو ان کے لئے آگ کا عذاب ہے[۳]۔

---

[۱] یہودیوں کی مخالفت کا انتظام اس سورہ شریف میں فرمایا جاتا ہے۔

[۲] بنونضیر، بنوقینقاع کے اخراج کا حکم ہوا اور ان کا محشر بلاد شام تھا۔

[۳] یعنی توپ وتفنگ کی لڑائی میں مارے جائیں گے جہنم میں داخل ہوں گے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ۵

۵۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے مخالفت کی اللہ اور اس کے رسول کی اور جو مخالفت کرتا ہے اللہ کی تو کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب تو بڑا سخت ہے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ۶

۶۔ جو تم نے کاٹ ڈالا کوئی کھجور کا درخت یا اس کو کھڑا رہنے دیا اس کی جڑوں پر تو یہ اللہ ہی کے حکم سے تھا اور نتیجہ یہ کہ رسوا کریں فاسقوں کو۔

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ۷

۷۔ جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو دیا (بغیر لڑائی) ان یہودیوں سے تم نے تو دوڑائے نہ تھے ان پر گھوڑے اور نہ اونٹ لیکن اللہ قابض بنا دیتا ہے اپنے رسولوں کو جن پر چاہے اور اللہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ

۸۔ جو کچھ مال اللہ دلاوے بغیر لڑائی کے اپنے رسول کو بستیوں کے لوگوں سے (تو اس کے حصہ دار یہ لوگ ہیں کہ) وہ اللہ کے لئے ہے اور رسول کے اور قرابت دار اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے تاکہ نہ آوے یعنی دینے میں تم میں سے مال دار لوگوں کے اندر (یعنی دولت مندوں میں تقسیم نہ کیا جائے) اور جو کچھ

آیت نمبر ۶۔ اَلْفٰسِقِيْنَ۔ فاسقوں کو۔ بدعہدوں کو۔ یہ شریر قلعوں سے نکلتے نہ تھے اس لئے یہ حکم ہوا کہ ان کے باغ کاٹ ڈالو جلا دو جب وہ باہر نکلیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آیت نمبر ۷۔ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ۔ اللہ نے بغیر لڑائی کے دیا۔ لوٹ کا مال دو قسم کا ہے۔ لڑ کر ملے تو اسے غنیمت کہتے ہیں اور جو بے لڑے ملے اسے فیٔ کہتے ہیں۔ باغ فدک بھی اسی میں سے تھا۔

آیت نمبر ۸۔ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ۔ مال اللہ دلاوے بغیر لڑائی کے اپنے رسول کو۔ اس سے فدک کا فیصلہ ہوتا ہے کہ اس کے حصہ دار نو ہیں (۱) اللہ (۲) رسول (۳) ذوی القربیٰ (۴) یتامیٰ (۵) مساکین (۶) ابن السبیل (۷) فقرائے مہاجرین (۸) اور انصار (۹) اور سنّی۔

فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۸

تم کو رسول دے۔ لے لو اور جس چیز سے تم کو منع کرے تو اس سے باز رہو اور اللہ ہی کو سپر بناؤ اور اسی کا خوف رکھو بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے۔

لِلْفُقَرَاۗءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۹ۚ

۹۔اور یہ مال فے کا ان محتاج مہاجروں کے لئے ہے جو نکالے ہوئے آئے ہیں اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے اللہ کے فضل اور خوشنودی کے طالب ہیں اور وہ مدد کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی یہی لوگ تو سچے صادق ہیں۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ڵ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰ۚ

۱۰۔اور یہی مال فے کا ان لوگوں کے لئے ہے جو مدینہ میں پہلے سے رہتے ہیں اور ایماندار ہیں[1]۔ اس سے محبت رکھتے ہیں جو ہجرت کرتا ہے ان کی طرف اور نہیں پاتے اپنی طبیعتوں میں غرض اس کی طرف سے جو مہاجرین کو دے دی جاوے اور ان کو مقدم رکھتے ہیں اپنی جان سے گو کہ ان کی ذاتوں پر تنگی ہی کیوں نہ ہو اور جو شخص ذاتی حرص اور نفسانی خواہش سے بچایا جاوے تو یہی لوگ نہال و بامراد ہیں۔

وَالَّذِيْنَ جَاۗءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۱ۧ

۱۱۔اور ان کے لئے بھی ہے فے کا مال جو ان کے بعد آئے اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے اور پیدا نہ کر ہمارے دلوں میں کوئی کینہ ایمان والوں کی طرف سے۔اے ہمارے ربّ! تو ہی بڑا شفیع اور نیک کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

---

[1] یعنی انصار۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ نَافَقُوۡا يَقُوۡلُوۡنَ لِاِخۡوَانِهِمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَئِنۡ اُخۡرِجۡتُمۡ لَنَخۡرُجَنَّ مَعَكُمۡ وَ لَا نُطِيۡعُ فِيۡكُمۡ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّ اِنۡ قُوۡتِلۡتُمۡ لَنَنۡصُرَنَّكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ تو نے انہیں نہیں دیکھا جو منافق ہیں کہتے ہیں اپنے بھائیوں سے جو منکر حق چھپانے والے ہیں اہل کتاب میں سے اگر تم نکال دیئے جاؤ گے ملک سے تو ہم بھی ضرور نکل کھڑے ہوں گے تمہارے ساتھ اور ہم تو تمہارے مقدمہ میں کبھی کسی کی بات نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہونے لگے گی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ تو گواہی دیتا ہے کہ وہ بالکل نرے جھوٹے ہیں۔

لَئِنۡ اُخۡرِجُوۡا لَا يَخۡرُجُوۡنَ مَعَهُمۡ ۚ وَلَئِنۡ قُوۡتِلُوۡا لَا يَنۡصُرُوۡنَهُمۡ ۚ وَلَئِنۡ نَّصَرُوۡهُمۡ لَيُوَلُّنَّ الۡاَدۡبَارَ ۙ ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اگر وہ وطن سے نکال دیئے جائیں گے تو بھی وطن سے نہ نکلیں گے ان کے ساتھ۔ اگر ان سے لڑائی ہوگی تو ان کی مدد بھی نہ کریں گے اور اگر ان کی مدد کریں گے تو بھاگیں گے پیٹھ پھیر کر پھر ان کی کہیں مدد نہ کی جائے گی۔

لَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ رَهۡبَةً فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ تمہارا رعب ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ ہے یہ اس وجہ سے کہ وہ بے وقوف قوم ہے۔

لَا يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ جَمِيۡعًا اِلَّا فِىۡ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوۡ مِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاۡسُهُمۡ بَيۡنَهُمۡ شَدِيۡدٌ ؕ تَحۡسَبُهُمۡ جَمِيۡعًا وَّقُلُوۡبُهُمۡ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ یہ تو تم سے نہیں لڑ سکتے سب کے سب ہاں گڑیوں میں قلعہ بند ہو کر یا دیواروں کی آڑ میں سے۔ ان کی لڑائی سخت آپس میں ہے۔ تُو گمان کرتا ہے کہ وہ اکٹھے ہیں حالانکہ دل ان کے متفرق ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ان کو کچھ بھی عقل نہیں۔

آیت نمبر۱۲۔ نَافَقُوۡا۔ منافق ہوئے۔ یعنی یہود مدینہ جن کا سردار عبداللہ بن اُبی تھا اس پیشگوئی کے موافق وہ ان کی مدد نہ کر سکے نہ اس کے ساتھ جلا وطن ہوئے۔

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٦﴾

۱۶۔ ان کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں ابھی (مکّے والے بدر میں) انہوں نے چکھا اپنے کئے کا وبال اور ان کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٧﴾

۱۷۔ یا جیسے شیطان کی مثال ہے کہ وہ انسان کو کہتا ہے کہ تو کافر ہو جا جب وہ کافر ہو گیا تو لگا کہنے مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا ربّ ہے۔

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٨﴾ ع

۱۸۔ پھر انجام ان دونوں کا یہی ہے کہ دونوں آگ میں جائیں گے اور اس میں مدتوں رہیں گے اور یہی تو سزا ہے بے جا کام کرنے والوں کی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾

۱۹۔ اے ایماندارو! اللہ ہی کو سپر بناؤ اور چاہئے کہ دیکھ لے ہر ایک شخص کہ اس نے کل کے لئے کیا بھیجا ہے اور اللہ ہی کو سپر بناؤ بے شک اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بڑا خبردار ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٢٠﴾

۲۰۔ اور ان کے جیسے نہ بنو جنہوں نے اللہ کو چھوڑ دیا تو اللہ نے بھی ان کو ان کی جانوں سے بھلا دیا (انہیں اپنی خیریت کی فکر نہ رہی اور دنیا میں مستغرق ہو گئے) تو یہی لوگ بدچلن بدرویّہ ہیں۔

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿٢١﴾

۲۱۔ بھلا دوزخی اور جنتی برابر ہو سکتے ہیں[1] جنت والے تو مراد پانے والے ہیں۔

---

[1] برابر نہیں ہو سکتے دوزخی جن کے سینوں میں خواہشات کی آگ لگی ہوئی ہے اور جنتی جن کے سینے مطمئن قانع رجوع بحق ہیں۔

آیت نمبر ۲۰۔ نَسُوا اللّٰهَ ۔ چھوڑ دیا اللہ کو۔ اللہ کو چھوڑنے کے تین قسم ہیں (۱) جیسا دہریوں نے چھوڑا (۲) اللہ کو مانتے تو ہیں مگر عملی حصہ ساتھ نہیں (۳) غفلت کی زیادتی جو وقت صالح کو ضائع کر دے۔

آیت نمبر ۲۱۔ اَلْفَاۗىِٕزُوْنَ ۔ جن کے دل مطمئن ہو گئے۔ ان میں کوئی ہوس باقی نہ رہی۔ وہ مراد کو پہنچے ہوئے ہیں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱

۲۲۔ اگر ہم یہ قرآن نازل فرماتے کسی پہاڑ پر تو ضرور تُو اس کو دیکھتا کہ دب جاتا، پھٹ جاتا اللہ کے خوف سے[1] اور یہ مثالیں ہم بیان فرماتے ہیں لوگوں کے لئے تاکہ وہ فکر وغور کریں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝۲۲

۲۳۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی بھی سچا معبود نہیں چھپے اور کھلے کا بڑا جاننے والا ہے وہی بلا مبادلہ رحم فرمانے والا ہے مبادلہ دینے والا بھی ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۲۳

۲۴۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی بھی سچا معبود نہیں وہ بادشاہ ہے (ذرّہ ذرّہ کا) ہر عیب سے پاک ہے۔ سلامت رہنے والا (اور سلامتی دینے والا) امن دینے والا (عذر کو ماننے والا اور اپنے حالات کا آپ ہی مصدق)، سب کا محافظ، بڑا زبردست گھاٹے کو پورا کرنے والا، تمام بڑائیوں کا مالک اللہ، پاک ہے شریک کرنے والوں سے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲۴ ع

۲۵۔ وہی اللہ ہے جو اندازہ کرنے والا، تجویز کرنے والا، پیدا کرنے والا ہے، موجد ہے، صورتیں بنانے والا، سب اچھے نام اُسی کے ہیں اسی کی تسبیح یاد کرتے رہتے ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں[2]۔ وہی بڑا زبردست بڑا ہی حکمت والا ہے۔

---

[1] مگر یہ کافر و منافق بڑے ہی سخت دل سنگ دل ہیں کہ ان میں خشیت اللہ پیدا ہوتی ہی نہیں۔

[2] سب اُسی کے نام لیوا اور اُسی کے فیض سے زندہ اور ہر قسم کا فائدہ اٹھانے والے ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

۱۔ہم سورۂ **ممتحنہ** کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے اسم شریف سے جو پہلے ہی سے تجویز بتانے والا ہے، نیک انجام کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢﴾

۲۔اے ایماندارو! میرے اور تمہارے دشمنوں کو دوست مت بناؤ[۱] کہ ان کو تم پیغام بھیجو محبت کے سبب حالانکہ وہ اس سے منکر ہوئے ہیں جو تمہارے پاس برحق دین ہے۔ وہ تو تم کو اور رسول کو نکالتے ہیں اتنی ہی بات پر کہ تم مانتے ہو اللہ کو جو تمہارا رب ہے۔ اگر تم نکلے ہو میری راہ میں نیک کوشش کرنے کو اور میری خوشنودی کے لئے تو تم مخفی طور بھی تعلق نہ رکھو ان سے اور میں خوب جانتا ہوں تمہاری چھپی اور کھلی باتوں کو اور جو کوئی تم میں ایسا کرے گا تو اس نے سیدھا راستہ ہی چھوڑ دیا۔

۱؎ ایام جنگ میں۔

تمہید ۔ چونکہ مجادلات شروع تھے اس لئے ذرہ ذرہ بات کا لحاظ رکھنا بھی ضرور ہے۔ یہودی مدینہ سے نکالے گئے ہیں مگر ابھی کچھ منافق باقی ہیں اور فتح مکہ قریب ہے اس لئے یہ عام قاعدہ بتلایا جارہا ہے کہ عام جنگ شروع ہونے والی ہے تو تم غیر قوموں سے بالکل ترکِ محبت کردو کیونکہ اسباب جنگ اسی کے متقاضی ہیں۔

آیت نمبر۲۔ اَوْلِيَآءَ ۔ دلی دوست ۔ کیونکہ دوسرے رکوع میں ارشاد ہے۔ لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ (الممتحنۃ:۹) نیکی اور عدل کرنا اور عام برتاؤ رکھنے سے دوسرے مذہب والوں کے ساتھ ممانعت نہیں بلکہ اللہ کے پاس ایسے لوگ پسندیدہ ہیں۔

ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۔سیدھا راستہ چھوڑ دیا۔ یہ موقعۂ جنگ کے احکام ہیں۔ ایسے موقع پر دشمنوں سے نہ ملنا اور اپنی خط و کتابت بند کرنا ضروری ہے تا کہ دشمنوں اور منافقوں کو جاسوسی کا موقع نہ ملے اور امن

اِنۡ يَّثۡقَفُوۡكُمۡ يَكُوۡنُوۡا لَكُمۡ اَعۡدَآءً وَّيَبۡسُطُوۡۤا اِلَيۡكُمۡ اَيۡدِيَهُمۡ وَاَلۡسِنَتَهُمۡ بِالسُّوۡٓءِ وَوَدُّوۡا لَوۡ تَكۡفُرُوۡنَ ۝٣

٣۔ اگر کافر تم کو پائیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور تم پر دست درازی کریں گے اور زبان درازی بھی برائی کے ساتھ اور چاہیں تو یہی کہ تم بھی کافر ہو جاؤ۔

لَنۡ تَنۡفَعَكُمۡ اَرۡحَامُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ ۚ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۚ يَفۡصِلُ بَيۡنَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۝٤

٤۔ ہرگز تمہارے کام نہ آئیں گے تمہارے رشتے ناتے اور نہ تمہاری پیاری اولاد۔ انجام کار اللہ کھلا کھلا فیصلہ فرمائے گا تم میں۔ اور تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ بخوبی دیکھ رہا ہے۔

قَدۡ كَانَتۡ لَكُمۡ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗ ۚ اِذۡ قَالُوۡا لِقَوۡمِهِمۡ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنۡكُمۡ وَمِمَّا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ كَفَرۡنَا بِكُمۡ وَبَدَا بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةُ وَالۡبَغۡضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗۤ اِلَّا قَوۡلَ اِبۡرٰهِيۡمَ لِاَبِيۡهِ

٥۔ تمہاری نیک چال کا نمونہ موجود ہے ابراہیم میں اور ان لوگوں میں جو ابراہیم کے ساتھی تھے جب انہوں نے کہا اپنی قوم سے کہ ہم تو بے تعلق ہیں تم سے اور ان چیزوں سے جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا۔ ہم تم سے منکر ہیں اور ظاہر ہو پڑی ہے ہم میں اور تم میں دشمنی اور بُغض ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ ہاں! جب تم اللہ پر ایمان لاؤ گے (کون سے اللہ پر) جو ایک ہی سچا اللہ ہے۔ ہاں

(بقیہ حاشیہ) کے زمانہ میں سب کے ساتھ احسان کرنا تا اینکہ دشمنوں سے بھی نیکی کرنا بہتر ہے مذہبی رعایت سے نہیں بلکہ انسانی ہمدردی سے۔ سعدی صاحب نے فرمایا ع بنی آدم اعضائے یک دیگر اند

مومن پہلے مذہبی رعایت کرتا ہے جو **تَعۡظِيۡمًا لِّاَمۡرِ اللّٰهِ** کا درجہ ہے پھر انسانی ہمدردی جو شفقت علیٰ خَلقِ اللہ کا مقام ہے۔ خلاصہ تصوف یہ ہی دو کلمے ہیں۔ **تَعۡظِيۡمٌ لِاَمۡرِ اللّٰهِ وَالشَّفَقَةُ عَلٰى خَلۡقِ اللّٰه۔**

آیت نمبر٤۔ لَنۡ تَنۡفَعَكُمۡ ۔ ہرگز تمہارے کام نہ آئیں گے رشتے ناتے والے۔ قرآن شریف استدلال بالاولیٰ کرتا ہے منطقی طور پر نہیں۔ دیکھو یہاں ابراہیمؑ کا ذکر کر کے استدلال بالاولیٰ فرمایا ہے کہ ابراہیم نے خدا کے لئے اَبۡ سے بے تعلقی اختیار کی تو دوسروں کے لئے کونسا تعلق باقی رہنا چاہئے۔

آیت نمبر٥۔ بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗ ۔ ایمان **بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗ** کی تفسیر صحیح وہ ہے جو نبی کریم ﷺ نے وفد عبدالقیس کو بتلائی ہے یعنی اسلام کے ارکان پر چلنا اور وقت کے رسول کا حکم ماننا (بخاری کتاب الایمان)

لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ مَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

ایک ابراہیم کا قول تھا اپنے چچا کے لئے کہ میں تیرے لئے ضرور مغفرت مانگوں گا اور میں تو کچھ بھی نہیں کر سکتا تیرے لئے اللہ کے مقابلہ میں۔ (ابراہیم نے دعا مانگی) اے ہمارے ربّ! ہم نے تو تجھ ہی پر بھروسہ کیا ہے اور تمام دل سے تیری طرف رجوع ہوئے ہیں اور تیری طرف پلٹ کر جانا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶

۶۔ اے ہمارے ربّ! ہم پر کافروں کا زور نہ چلنے دینا۔ اور ہماری کمزوریوں کو ڈھانپ لینا اے ہمارے ربّ! کچھ شک نہیں تو ہی بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۷ ع

۷۔ بے شک تمہارے لئے ان لوگوں میں عمدہ نمونہ موجود ہے اس کے لئے جو امید رکھتا ہے اللہ کے ملاقات کی اور آخرت کی۔ اور جو کوئی منہ پھیر لے تو کچھ شک نہیں اللہ بڑا بے پروا، ساری صفتوں سے موصوف ہے۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ

۸۔ قریب ہے کہ اللہ پیدا کر دے تم میں اور ان لوگوں میں جن کے ساتھ تمہاری دشمنی ہے، دوستی[1]

---

[1] یہ فتح مکہ کی طرف اشارہ ہے۔

(بقیہ حاشیہ) اسیطرح آیات کثیرہ میں **اِیْمَان بِالرَّسُوْل** وغیرہ لازم قرار دیا گیا ہے چنانچہ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (النّور:۵۵) اور لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (الحجرات:۲) اور مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ (النّساء:۱۳۷)۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (الاحزاب:۳۷) اور اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ (ال عمران:۳۲) اور اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ (النساء:۱۵۱)۔ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ (الملک:۹)۔ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا (الحجرات:۱۶)۔ تفصیل کے لئے دیکھو کتاب حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۱ مضمون خاتمہ وخطبات کریمیہ بینہ ۱۹۰۰ء۔ ۲۴/ ماہ اگست مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۸

اور اللہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا اور غفور الرحیم ہے۔

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۹

۹۔ اللہ تم کو ان لوگوں سے نہیں روکتا جو تم سے لڑے نہیں دین کے مقدمہ میں اور نہ تم کو نکالا تمہارے گھروں سے کہ تم ان کے ساتھ احسان کرو۔ اور ان کے حق میں انصاف کرو۔ بے شک اللہ پسند کرتا ہے عدل و انصاف کرنے والوں کو۔

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۰

۱۰۔ اس کے سوا نہیں کہ اللہ تم کو ان لوگوں سے روکتا ہے جو تم سے لڑیں دین کے مقدمہ میں اور تم کو گھروں سے نکال دیا اور دوسروں کی پُشتی کی تمہارے نکالنے پر کہ تم ان سے دوستی کرنے لگو (ان سے دوستی کرنا منع ہے) اور جو شخص ان سے دوستی کرے تو وہی ظالم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ

۱۱۔ اے ایماندارو! جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں آئیں وطن چھوڑ کر یا گناہ ترک کر کے تو ان کو جانچ لیا کرو۔ اللہ خوب جانتا ہے ان کے ایمان اور اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ حقیقت میں ایماندار ہیں تو ان کو واپس نہ کرو بے ایمانوں، حق پوشوں کی طرف ۔ نہ یہ عورتیں ہی ان کو حلال ہیں اور نہ وہ مرد ہی ان کو حلال ہیں۔ اور ان کے مردوں کو دے دو جو انہوں نے خرچ کیا ہے[1] اور تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم ان سے

[1] یعنی اس کا مہر اس کے کافر شوہر کو دے دو۔

وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱﴾

نکاح کر لو جب کہ ان کو دے دو ان کے مہر۔ اور تم قبضہ نہ کرو کافر عورتوں کی ناموس پر اور تم مانگ لو جو کچھ کہ تم نے خرچ کیا ہے۔ اُن کافروں کو بھی چاہئے کہ مانگ لیں جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے۔ یہی اللہ کا حکم ہے جو تم میں جاری فرماتا ہے۔ اور اللہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔

وَاِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَی الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور اگر تمہارے ہاتھ سے نکل جائے تمہاری عورتوں میں سے کوئی کافروں کی طرف اور بدلہ لینے کی تمہاری باری آئے تو ان لوگوں کو دے دو جن کی عورتیں جاتی رہیں (یعنی تمہارے قبضہ میں آ گئیں) جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا۔ اور اللہ ہی کو سپر بناؤ جس کو تم سچے دل سے مانتے ہو۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓی اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ

۱۳۔ اے نبی! جب تیرے پاس ایماندار عورتیں آئیں کہ تجھ سے بیعت کریں اس بات کی کہ شرک نہ کریں گی اللہ کے ساتھ کسی کا اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گی اور نہ کوئی بہتان نکالیں گی کہ وہ جھوٹ بنالیں اپنے آپس میں خود ہی اور نہ تیری نافرمانی کریں گی کسی اچھے کام میں تو تُو

آیت نمبر ۱۱۔ وَلَا تُمْسِكُوْا ۔ نہ روکو۔ یعنی کافر عورت جس سے کافر نے نکاح کر لیا ہے اور تم اس کا مہر دے چکے ہو تو وہ مہر واپس لے لو۔ اسی طرح کافر کی عورت مسلمان سے نکاح کر لے تو کافر مہر دے چکا ہو تو مسلمان واپس کر دے۔

آیت نمبر ۱۲۔ فَعَاقَبْتُمْ ۔ بدلہ لینے کی جب تمہاری باری آئے۔ کوئی مسلمان عورت مرتد ہو جائے اور کافر اسے رکھ لے تو اس سے مہر لے لو اور اگر وہ نہ دیں اور جہاد میں تم ان پر قبضہ پاؤ تو مال غنیمت میں سے شوہر کو مہر دیں۔

فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫

ان سے بیعت لے لیا کر اور ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگا کر اللہ سے۔ بے شک اللہ غفورالرحیم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ⑬ ع

۱۴۔ اے ایماندارو! دوستی نہ کرو ان لوگوں سے جن پر اللہ کا غضب ہے۔ بے شک وہ لوگ مایوس ہو چکے ہیں آخرت سے جیسے مایوس ہو گئے ہیں منکر کافر قبر والوں سے۔

آیت نمبر۱۴۔ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۔ کافر جیسے مُردوں کے زندہ ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے اسی طرح خدا کے دشمن خدا کی رحمت سے ناامید ہو گئے ہیں۔

سُوْرَۃُ الصَّفِّ مَدَنِیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ خَمْسَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً وَّ رُکُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

ا۔ہم سورۂ صف کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ②

۲۔ اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہی عزیز اور حکیم ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③

۳۔ اے ایماندارو! ایسی بات کہتے ہی کیوں ہو جو کرتے نہیں۔

کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ④

۴۔ بڑی ناپسند ہے اللہ کے نزدیک وہ بات جو کہو اور کرو نہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ⑤

۵۔ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں صف باندھ کر گویا وہ ایک ایسی دیوار ہیں جس میں سیسہ پلا دیا گیا ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ⑥

۶۔ اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم! تو مجھ کو کیوں ستاتی ہے حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا آیا تمہاری طرف۔ پھر جب وہ کجی کی راہ چلے تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا بنا دیا اور بدچلن جس راہ پر چلتے ہیں وہ تو اللہ کی بتائی ہوئی نہیں۔

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ

۷۔ اور یاد کر جب عیسیٰ مریم کے بیٹے نے کہا اے بنی اسرائیل میں اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں تمہاری طرف اس کو سچا بتاتا ہوں جو میرے سامنے ہے توراتؔ[1]۔ اور خوش خبری سناتا ہوں

[1] یعنی توریت باب ۵ آیت ۱۷۔

وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۷﴾

ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمدؐ ہے۔ پھر جب وہ رسول ان کے پاس آ گیا کھلے کھلے نشان لے کر تو بولے یہ تو صریح قطع تعلق کرانے والا ہے۔

وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ وَ ہُوَ یُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۸﴾

۸۔ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر بہتان باندھے جھوٹا حالانکہ اس کو بلایا جاتا ہے اسلام کی طرف اور ظالم تو اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر نہیں ہیں۔

یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَ اللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۹﴾

۹۔ یہ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے[1] اور اللہ تو اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے[2] اگر چہ بُرا مانا کریں کافر۔

---

[1] یعنی جھوٹی جھوٹی باتیں بنا کر لوگوں کو بہکاویں۔

[2] یعنی احمد مجتبٰے محمد مصطفٰی ﷺ کو چودھویں رات کا چاند بنا کر سب کو دکھا دے گا۔

آیت نمبر۷۔ یَاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ۔ انجیل برنباس میں موجود ہے۔ یہ پیشگوئی انجیل یوحنا کے ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶ اباب میں ہے۔ احمد کے معنی ہیں اجراء الحکم۔ انجیل میں یہی معنی آتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی کریمؐ بھی آئے اور مسیح موعود بھی آئے۔ احمد آپ بھی تھے اس لحاظ سے کہ آپ اللہ کی بڑی تعریف کرنے والے تھے مگر آپ محمد بھی تھے اور مسیح موعود بھی چادرِ احمد اوڑھ کر اسمِ احمد سے مشرف ہے چنانچہ وہ کہتا ہے۔

اسم من گردید اسم آں وحید   احمد اندر جان احمدؐ شد پدید

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمد سے خطاب کیا ہے بذریعہ وحی و الہام۔ اور آپ کا **عَلَم** عنداللہ احمد ہے اور **اَقْرَب اِلَی الْفَہْم** وہ مسیح موعود ہی ہے کیونکہ **یُدْعٰی اِلَی الْاِسْلَامِ** کہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جائے گا یہ وہ ہوسکتا ہے جو اسلام کے بعد آئے۔ نبی کریمؐ داعی الی الاسلام تھے نہ **مَدْعُوْ اِلَیہ**۔ دوسرا نبی کریمؐ کے عہد میں تلوار سے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی جاتی تھی لیکن اس وقت میں اللہ کے نور کو منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہیں گے وہ مسیح موعودؑ کا وقت ہے کہ الفاظ و حروف سے مقابلہ اسلام کا کیا جارہا ہے۔ تیسرا دینِ اسلام کا غلبہ باقی دینوں کے مقابلہ میں۔ یہ بھی مسیح موعودؑ کا وقت ہے کیونکہ آنحضرت کے زمانہ میں اَدیان کا ظہور نہ تھا تو ان پر اظہار کس طرح ہوسکتا تھا؟ چوتھا تجارت سے ترغیب دینا یہ تجارت کی کثرت اور شُغل پر دَال ہے۔ پانچواں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ تم اس طرح انصار اللہ بنو جس طرح مسیح ابن مریم کہتا ہے یعنی ترکِ جہاد بالسّیف، نرمی اخلاق سے سمجھانا، قرائن سے مصداق احمد کا مسیح موعودؑ ظاہر ہے۔

هُوَ الَّذِيٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۰﴾ ع

۱۰۔ وہی اللہ ہے جس نے بھیجا اپنے رسول (محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ) کو ہدایت کا سچا دین دے کر تا کہ اس کو غالب کرے سب ہی دینوں پر گو مشرک برا مانا ہی کریں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنۡجِيۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اے ایماندارو! کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتادوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے۔

تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُجَاهِدُوۡنَ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ (وہ یہ سودا ہے) سچے دل سے مانو اللہ اور اس کے رسول کو اور نیک کوشش کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے۔ یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے جب تم جانو۔

يَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَيُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِيۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَمَسٰكِنَ

۱۳۔ وہ تمہارے گناہ ڈھانپے گا اور تم کو داخل فرمائے گا ایسے باغوں میں جس میں نہریں بہہ

آیت نمبر ۱۰۔ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۔ یہ پیشگوئی رسول مقبولؐ کے زمانہ میں پوری تو ہو چکی مگر بعض دین مخفی اور بعض قومیں نامعلوم تھیں اس لئے ان پر حجت پوری کرنے کو بہت سے صدیق اور ولی بھیجے گئے جو فیوض نبوت سے حسبِ استعداد خود مالا مال تھے تا اینکہ مسیح موعودؑ کا زمانہ بھی مقرر ہوا جیسا کہ تفسیروں میں ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے فرمایا کہ سرکار دو جہاں سے دو امر متعلق تھے۔ ایک تکمیلِ ہدایت، دوسرے تکمیلِ اشاعت ہدایت۔ تکمیلِ ہدایت تو قرآنِ شریف اور اعمالِ نبویؐ نے پوری کردی اور بقیہ تکمیلِ ہدایت وخدمت دینِ سیّد المرسلین کے لئے علی الخصوص حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ مقرر ہوا۔ **هُدًى** سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مشرک قومیں زیادہ ہوں گی اور عیسائی ہندو تو بظاہر مشرک ہیں اور آریوں کا شرک بھی پوشیدہ نہیں۔ وہ اشیاء میں سے روح اور مادہ اور ان کے خواص کو انادی کہتے ہیں۔ ان کی اصطلاح ہے کہ گن یعنی خواص الاشیاء، کرم یعنی وہ افعال جو اشیاء سے صادر ہوں۔ سبھاؤ۔ بار بار اور جب جب کسی چیز کا تجربہ کرلیا جائے۔ آنحضرت ﷺ کا جلالی نام **محمّد** تھا جس کا ظہور تلوار اور دوسری جلالی پیشگوئیوں سے ظاہر ہو چکا ہے اور دوسرا اسم شریف جمالی **احمد** تھا جو اشاعتِ ہدایت کے لئے اخیر زمانہ میں برنگ مسیحِ موعود ظاہر ہوا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۙ﴿١٣﴾

رہی ہیں۔ عمدہ مقامات ہیں سدا رہنے کے باغوں میں اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾

۱۴۔ ایک اور بتاتے ہیں جس کو تم عزیز رکھتے ہو (وہ) اللہ کی مدد ہے اور فتح مکہ ہے جو قریب ہی ہونے والی ہے اور ایمانداروں کو وہ خوشخبری سنادے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿١٥﴾ ع

۱۵۔ اے ایماندارو تم اللہ کے مددگار بن جاؤ جیسا کہا تھا مریم کے بیٹے عیسیٰ نے حواریوں سے کہ کون ہے جو میری مدد کرے اللہ کے ساتھ ہو کر۔ حواریوں نے کہا ہم ہیں اللہ کے مددگار پھر بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت ایمان لے آئی اور ایک جماعت کافر ہوگئی تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر زور دیا تو وہ غالب ہوگئے۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

ا۔ ہم سورۂ جمعہ کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جس نے اگلی اور پچھلی جماعتوں کو پہلے سے نیک بنا رکھا ہے اور ان کی نیک کوششوں کا بدلہ دینے والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾

۲۔ اللہ ہی کی تسبیح میں لگی ہوئی ہیں سب چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ جو سب کا بادشاہ پاک ذات غالب حکمت والا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۳﴾

۳۔ وہی اللہ جس نے اُمیوں میں (یعنی مکہ والوں میں) رسول انہیں میں سے بھیجا جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا اور ان کو پاک صاف کرتا اور ان کو کتاب و دانائی کی باتیں سکھاتا ہے بے شک وہ اس سے پہلے صریح ناسمجھی میں تھے۔

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾

۴۔ اور ان میں سے پچھلوں کو جو ابھی ان سے ملے نہیں[1] اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۵﴾

۵۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دے دیتا ہے اور اللہ بڑا ہی فضل والا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ

۶۔ ان لوگوں کی مثال جن پر توریت لادی گئی

---

[1] یعنی مسیح موعود کی جماعت۔

آیت نمبر۴۔ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۔ یہ بطور بروز مثیل و متبع و قدم بقدم ہونے کی وجہ سے ارشاد ہوا ہے۔

آیت نمبر۶۔ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ۔ اس میں لطیف پیشگوئی ہے کہ مسیح موعود کے مخالف یہودی سیرت پڑھے لکھے دنیادار حاسد مولوی و مشائخ ہوں گے۔

لَمۡ يَحۡمِلُوۡهَا كَمَثَلِ الۡحِمَارِ يَحۡمِلُ اَسۡفَارًا ؕ بِئۡسَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٦﴾

ہے پھر انہوں نے اس کو اٹھایا ہے (ان کی مثال) ایسی ہے جیسے ایک گدھا ہے جو کتابوں سے لدا ہے۔ بُری مثال ہے لوگوں کی جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیتوں کو اور بے جا کام کرنے والوں کی چال تو اللہ کی بتائی ہوئی نہیں۔

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ هَادُوۡۤا اِنۡ زَعَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ اَوۡلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿٧﴾

۷۔ تو کہہ دے اے یہود! اگر تم دعویٰ کرتے ہو کہ تمہیں اللہ کے دوست ہو لوگوں کے سوائے تو تم آرزو کرو مرنے کی (یا جنگ کی) جب تم سچے ہو[1]۔

وَلَا يَتَمَنَّوۡنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿٨﴾

۸۔ اور یہ تو کبھی بھی مرنے کی دعا نہ کریں گے ان کرتوتوں کے سبب سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ کو ظالموں کا حال خوب معلوم ہے۔

قُلۡ اِنَّ الۡمَوۡتَ الَّذِىۡ تَفِرُّوۡنَ مِنۡهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيۡكُمۡ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٩﴾ ع

۹۔ تُو کہہ دے وہ موت جس سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ تو ضرور تم سے ملاقات کر کے رہے گی پھر تم لوٹائے جاؤ گے چھپے اور کھلے کے بڑے جاننے والے کی طرف پھر وہ جزا دے گا اس کی جو تم کرتے تھے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ يَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ

۱۰۔ اے ایماندارو! جب اذان دی جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو دوڑو اللہ کی یاد کی

---

[1] موت کے معنے جنگ، مصیبت کے، مباہلہ کے ہیں۔

آیت نمبر ۷۔ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ ۔ یہی مباہلہ مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے تمام مخالف علماء و مشائخ کے مقابلہ میں شائع فرمایا کہ جس کے لئے کوئی نہیں نکلا۔ کیونکہ آئندہ آیت میں خدا نے پیشگوئی فرما دی ہے۔

آیت نمبر ۱۰۔ فَاسۡعَوۡا اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ ۔ قرآن شریف میں جمعہ کے لئے کوئی شرائط نہیں نہ شہر نہ غیر شہر۔

وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٠﴾

طرف اور چھوڑ دو خرید و فروخت ۔ یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے جب تم جانو۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١١﴾

۱۱۔ پھر جب نماز تمام ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل ڈھونڈو (کمائی کرو، دولت حاصل کرو) اور اللہ کا بہت ذکر کرو تا کہ تم نہال و بامراد ہو جاؤ۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١٢﴾

۱۲۔ اور جب دیکھتے ہیں کہ سودا بکتا ہے یا تماشا ہوتا ہے تو اس کی طرف چلے گئے اور تجھ کو کھڑا چھوڑ گئے (چند نا سمجھ)۔ تُو سنا دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ تو تماشے اور سودے سے بہتر ہے اور اللہ ہی بہتر رزق دینے والا ہے۔

ع ۲ / ۱۲

(بقیہ حاشیہ) جہاں جمعہ کی اذان ہو وہاں نماز پڑھی جائے۔ البتہ حدیث میں عورتوں اور بچوں اور بیماروں اور غلام اور کنیزوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے۔ بعض میں مسافر کا لفظ بھی ہے (**مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصلوٰۃ ، باب الجمعۃ**) مگر بعض فقہاء کی رائے ہے کہ شہر وغیرہ شرائط ہوں۔

آیت نمبر ۱۱۔ فَانْتَشِرُوْا ۔ یعنی اپنے اپنے کام کو چلے جاؤ۔

آیت نمبر ۱۲۔ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا ۔ یہ خلاف ورزی نہیں تھی کیونکہ ابھی کوئی حکم نہیں آیا تھا اور نہ بے ادبی سمجھی تھی۔

سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ ہم سورۃ منافقون کو پڑھنا شروع کرتے ہیں۔اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ②ۚ

۲۔ جب تیرے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک بے شک تُو اللہ کا رسول ہے اور اللہ بھی جانتا ہے کہ یقیناً تُو اس کا رسول ہے اور اللہ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ منافق تو بالکل جھوٹے ہیں۔

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ③

۳۔ انہوں نے ڈھال بنا رکھا ہے اپنی قسموں کو تو وہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ بُرے کام کر رہے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ④

۴۔ یہ اس لئے کہ وہ ایمان تو لائے پھر حق پوشی کی (مرتد ہو گئے) تو مہر لگا دی گئی ان کے دلوں پر تو وہ کچھ سمجھتے بوجھتے نہیں۔

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ⑤

۵۔ اور جب تُو ان کو دیکھے تجھ کو حیران کر دیں ان کے ڈیل ڈول اور اگر بات کریں تو تُو ان کی بات پر کان لگائے۔ گویا وہ اپنے کو دین کا ستون اور رکن الدین سمجھتے ہیں۔ سب آوازیں انہیں پر ہیں[1]۔ یہی دشمن ہیں تو تُو ان سے بچتا رہ۔ اللہ انہیں غارت کرے وہ کہاں پھرے جاتے ہیں۔

---

[1] نفاق کی وجہ سے ان کا یہ حال ہے کہ کوئی ضد کی بات ہو تو اپنے پر لیتے ہیں۔

آیت نمبر۴۔ ثُمَّ كَفَرُوْا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کے بعد مرتد بھی ہوتے تھے مگر وہی جو منافق ناسمجھ اور دنیا دار تھے۔

آیت نمبر۵۔ يُؤْفَكُوْنَ۔ آخر زمانہ میں رسول کریم ﷺ کے، کوئی منافق باقی نہ رہا۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۶

۶۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرے اللہ کا رسول، تو وہ اپنے سر مٹکانے لگتے ہیں تو تُو ان کو دیکھے کہ وہ رکتے ہیں اور وہ اپنے کو بڑا اور دوسرے کو حقیر سمجھتے ہیں۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۷

۷۔ ان کو کچھ پروا نہیں ہے کہ تُو ان کے لئے مغفرت طلب کرے یا نہ کرے۔(اگر تو ان کے لئے دعا کرے گا بھی) اللہ کبھی ان کو معاف نہ فرمائے گا۔ بے شک جس راہ پر بدعہد نافرمان چل رہے ہیں وہ اللہ کی بتائی ہوئی نہیں۔

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۸

۸۔ وہ کہتے ہیں وہی تو ہیں جو آپس میں کہتے ہیں کہ تم ان پر نہ خرچ کرو جو رسول اللہ کے یہاں رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ تتر بتر ہو جائیں اور آسمان اور زمین کے خزانے تو اللہ ہی کے ہیں لیکن منافق سمجھتے ہی نہیں۔

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۹ ع ۹ ۱۳

۹۔وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینے واپس جائیں گے تو عزت دار ذلیل کو مدینے سے نکال دے گا [1] حالانکہ اللہ ہی کی عزت ہے اور اس کے رسول کی اور ایمانداروں کی لیکن منافق تو جانتے ہی نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ

۱۰۔اے ایماندارو! تم کو غافل نہ بنادیں مال اور

---

[1] یعنی ہم مدینے کے بڑے آدمی ہیں ایمان دار غریبوں کو نکال دیں گے۔

آیت نمبر ۷۔ (اگر تو ان کے لئے دعا کرے گا۔ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ) اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (التوبۃ:۸۰) کا لحاظ رکھ کر یہ بریکٹ لگائی گئی ہے۔

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

اولاد تمہاری اللہ کی یاد سے۔ جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ گھاٹے میں آئے۔

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔اور خرچ کرو ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ، اس سے پہلے کہ موجود ہو جائے تم میں سے کسی کی موت پھر وہ کہے اے میرے ربّ! تُو نے مجھے تھوڑی ہی دیر مہلت کیوں نہ دی تا کہ میں خیر خیرات کر لیتا اور نیک بندوں میں سے ہو جاتا۔

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔اور اللہ تو کسی کو بھی ڈھیل نہ دے گا جب اس کی اجل آ موجود ہو گی۔ اور اللہ اس سے بڑا خبردار ہے جو تم کرتے ہو۔

ع ۲/۱۴

آیت نمبر۱۰۔ ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ سے مراد قرآن مجید، عبادات اور اذکار مسنونہ ہیں۔

آیت نمبر۱۲۔ اَجَلُهَا ۔ یہ سورہ تریسٹھویں ہے اور حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف بھی ۶۳ سال کی ہے۔اس میں وفات کی طرف اشارہ ہے۔اس کے بعد سورۃُ التغابن آتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ **وَاحَسْرَتَا** ایسا عظیم الشان انسان دنیا سے اٹھتا ہے۔

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

ا۔ ہم سورۂ تغابن کو اس اللہ کے نام سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو رحمٰن ورحیم ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢﴾

۲۔ اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اسی کی سلطنت ہے اور اسی کی تعریف اور وہی ہر چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٣﴾

۳۔ یہ وہ اللہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر کوئی تو تم میں سے کافر ہوا اور کوئی مومن۔ اور اللہ جو تم کر رہے ہو بخوبی دیکھ رہا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾

۴۔ اسی نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو واقعی اور تمہاری صورتیں بنائیں تو کیا ہی بہتر صورتیں بنائیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

آیت نمبر۲۔ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ ۔ اللہ کی یاد کرتا ہے جو کچھ ہے۔ یہ بڑا نازک مسئلہ ہے کہ ہر شَے اللہ کی کس طرح یاد کر رہی ہے۔ سرسری نظر سے دیکھیں تو ہر ذرّہ اللہ **جَلَّ جَلَالُهٗ** کا جمال ظاہر کرتا ہے۔ آسمان کے بے شمار ستارے خدائے قدوس کی انتہاءِ قدرت کا نظارہ دکھا رہے ہیں کہ وہ کیسا عظیم الشان خدا ہے جس کی ہم ادنیٰ مخلوق ہیں۔ ہوا کے پرند اور میدانوں کے چرند دکھا رہے ہیں کہ مالک حقیقی کی ربوبیّت کیسی وسیع اور عام ہے جس نے ہم بے انتہا مخلوق کی پرورش کے سب سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ ایک ادنیٰ مچھر زبان حال سے انسانِ عاقل کو سبق دے رہا ہے کہ تو اپنے قادر خدا کو دیکھ کہ مجھ جیسے چھوٹے مقدار حیوان کے اندر کیا کیا اعضاء رکھے ہیں۔ دیکھنے کے الگ، سننے کے الگ، گانے کے الگ، خون پینے کے الگ، غذا ہضم کرنے کے الگ، سانس لینے کے الگ، موقع شناسی کے الگ، اڑنے کے الگ، کیا کوئی صانع یا حکیم ایسا ہے جو میری طرح کا ایک پر بھی بنا سکے۔ یہی تسبیح ہر ایک دانہ اور پتہ اور ذرہ ذرہ کر رہا ہے۔ خود انسان کی آنکھ کہہ رہی ہے کہ کوئی حکیم یا کاریگر میرے جیسی خواص قوتیں پیدا نہیں کر سکتا۔ کان کہہ رہے ہیں کہ خدا کے سوا مجھ جیسا بنا کر ہزار ہا آواز اور بولیوں کی شناخت کوئی پیدا کر سکتا ہے؟ غرض ہر ایک شَے اپنے خواصِ مُعطیہ پر ہمیشہ قائم ہے اور یہ بھی ان کی عبادت ہے۔

يَعۡلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَيَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَمَا تُعۡلِنُوۡنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝٥

۵۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور تمہارے چھپے اور کھلے سب جانتا ہے اور اللہ تو سینوں کے بھیدوں سے بڑا واقف ہے۔

اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ نَبَؤُا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ۫ فَذَاقُوۡا وَبَالَ اَمۡرِهِمۡ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝٦

۶۔ کیا تمہارے پاس ان کی خبر نہ پہنچی جو منکر ہو چکے ہیں پہلے سے۔ تو انہوں نے چکھا اپنے کئے کا وبال اور ان کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتۡ تَّاۡتِيۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَقَالُوۡۤا اَبَشَرٌ يَّهۡدُوۡنَنَا ۫ فَكَفَرُوۡا وَتَوَلَّوۡا وَّاسۡتَغۡنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ۝٧

۷۔ یہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس آتے تھے ان کے رسول کھلی کھلی نشانیاں لے کر تو وہ کہتے ہیں کیا ہماری طرح کا آدمی ہمیں ہدایت دے سکے گا۔ پھر وہ منکر ہوئے اور پھر گئے اور اللہ کی بھی پروانہ کی۔ اللہ تو بے نیاز سراپا حمد ہے۔

زَعَمَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنۡ لَّنۡ يُّبۡعَثُوۡا ؕ قُلۡ بَلٰى وَرَبِّىۡ لَتُبۡعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلۡتُمۡ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ۝٨

۸۔ منکر لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کو ہرگز نہ اٹھایا جائے گا تو کہہ کیوں نہیں دیتے قسم ہے ربّ کی! کہ ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر بتائے جاؤ گے جو کچھ تم نے کیا ہے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔

فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَالنُّوۡرِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلۡنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ۝٩

۹۔ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر (یعنی قرآن پر) جو ہم نے اتارا۔ اور اللہ ان اعمال سے جو تم کر رہے ہو بڑا خبردار ہے۔

يَوۡمَ يَجۡمَعُكُمۡ لِيَوۡمِ الۡجَمۡعِ ذٰلِكَ يَوۡمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَيَعۡمَلۡ صَالِحًا يُّكَفِّرۡ عَنۡهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ

۱۰۔ جس دن تم کو جمع کرے گا جمع ہونے کے دن اور وہی ہار جیت کا دن ہے۔ اور جو ایمان لائے اللہ پر اور بھلے کام کرے اللہ اس سے دور کر دے گا اس کی برائیاں اور اس کو داخل فرمائے گا ایسے باغوں میں جن میں بہہ رہی ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰﴾

نہریں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۱﴾ ع

۱۱۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہ آگ والے ہیں سو اس میں جلتے بھنتے رہیں گے اور وہی بری جگہ ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ کوئی مصیبت بھی نہیں پہنچتی مگر اللہ ہی کے حکم سے اور جو کوئی ایمان لائے اللہ پر تو اللہ اس کے دل کو ہدایت دے دیتا ہے اور اللہ ہر ایک چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو پھر اگر تم پلٹ جاؤ گے تو ہمارے رسول پر تو صاف صاف پہنچا دینا ہی ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ کوئی بھی سچا معبود محبوب نہیں مگر اللہ ہی اور مومنوں کو چاہیئے کہ اللہ پر بھروسہ کریں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اے ایماندارو! تمہاری بہت سی جوروئیں اور بچے تمہارے دشمن ہی ہیں۔ تو تم ان سے ہوشیار رہا کرو اور اگر تم عفو کرو، درگزر کرو اور ڈھانپ دو اُن کے عیبوں کو تو بے شک اللہ بھی غفور الرحیم ہے۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اس کے سوا نہیں کہ تمہارے مال اور اولاد تو تمیز کا سبب ہیں[1] اور اللہ کے پاس تو بڑا اجر ہے (یعنی متقی بننے کا)۔

---

[1] یعنی ان میں پڑ کر تم منافق یا دنیادار ہو جاتے ہو یا اللہ کی پرستش کرنے والے متقی بنتے ہو۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝١٧

۱۷۔ تو اللہ ہی کو سپر بناؤ تم سے جہاں تک بن پڑے اور اسی کی سنو اور اطاعت کرو اور مال خرچ کرو یہ تمہارے نفسوں کے لئے بہت بہتر ہے اور جو اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا تو یہی لوگ مظفر و منصور ہیں۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝١٨ ۙ

۱۸۔ اگر تم اللہ کے نام پر اچھا مال علیحدہ کر دیا کرو تو وہ تمہارے لئے اس کو بڑھائے گا اور تمہاری معافی اور محافظت کرے گا اور اللہ بڑا قدردان بُردبار ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١٩ ع

۱۹۔ وہی چھپی اور کھلی کو جاننے والا زبردست حکمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ ہم سورۂ طلاق کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ②

۲۔اے نبی[۱]! جب تم طلاق دینی چاہو عورتوں کو تو ان کو طلاق دو تو ایسے وقت میں طلاق دو کہ عدت کا شمار آسان ہو اور عدّت کے دن گنتے رہو اور اللہ ہی کو سپر بناؤ جو تمہارا رب ہے ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور وہ خود بھی نہ نکلیں[۲] مگر یہ کہ کر بیٹھیں کوئی صریح بے حیائی کا کام (تو نکال دینا مضائقہ نہیں یا وہ خود نکل جائیں) اور یہ اللہ کی حدیں ہیں پس جو شخص آگے بڑھے اللہ کی حدوں سے تو اس نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا۔اے مخاطب! تُو نہیں جانتا شاید اللہ ان میں پیدا کر دے طلاق کے بعد کوئی بات (میل ملاپ کی)۔

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا

۳۔ پس جب وہ اپنی عدّت کی مدت پوری کر چکیں تو ان کو نیک نیتی سے رکھ لو یا نیک سلوکی کے ساتھ جدا کر دو اور گواہ کر لو دو انصاف والے گواہ اور اللہ کے واسطے گواہی پر قائم رہو۔ اس

---

[۱] مخاطب خاص اور خطاب عام لوگوں سے ہے۔ [۲] یعنی مدت عدت کے گزرنے سے پہلے۔

آیت نمبر۲۔ اَحْصُوا الْعِدَّةَ۔ یعنی ایسا طہر نہ ہو جس میں جماع واقع ہو۔ اور احتمال حمل کا ہو سکے یا ایام حیض نہ ہوں۔

آیت نمبر۳۔ ذَوَيْ عَدْلٍ۔ صاحب اتقان نے اس آیت سے سورہ مائدہ کی آیت **ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ** کو خواہ نخواہ منسوخ قرار دیا ہے۔ قرآنی آیات میں اختلاف ثابت کرنا اور منسوخ قرار دینا عظمت قرآنی کے

الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۳﴾

بات کی اُس کو نصیحت کی جاتی ہے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور روزِ آخرت پر اور جو شخص ڈرتا ہے اللہ سے تو اللہ پیدا کر دے گا اس کے لئے کوئی راہِ نجات۔

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿۴﴾

۴۔ اور اس کو وہاں سے رزق پہنچائے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو۔ جو اللہ پر بھروسہ رکھے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ بے شک اللہ اپنا کام پورا فرمالیتا ہے۔ تحقیق کہ اللہ نے ٹھہرا رکھا ہے ہر ایک چیز کا اندازہ۔

وَالّٰٓـئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿۵﴾

۵۔ اور جو تمہاری عورتیں حیض کے آنے سے ناامید ہوگئیں تو اگر تم کو شبہ ہو تو ان کی عدّت تین مہینے ہے ایسا ہی ان کی جن کو ابھی حیض نہیں آیا اور حمل والیوں کی یہ عدّت ہے کہ وہ اپنا حمل جن چکیں اور جو اللہ کو سپر بناوے تو اللہ اس کے لئے پیدا کر دے گا اس کے کام میں آسانی۔

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ﴿۶﴾

۶۔ یہ اللہ کا حکم ہے جس کو نازل فرمایا تمہاری طرف اور جو اللہ سے ڈرتا رہے گا تو اللہ اُس سے دور کر دے گا اُس کے گناہوں کو اور اُس کو بڑا اجر دے گا۔

(بقیہ حاشیہ) خلاف ہے۔ سورہ مائدہ میں شہادت وصیت کے بارے میں اور یہاں رجعت کے بارے میں ہے تو اختلاف کہاں رہا جس سے دو آیت قرآنی منسوخ کی جائیں۔

مَخْرَجًا ۔ راہ نجات۔ حضرت مرشد سے **حُبّ** کا عمل پوچھا تو یہی آیت بتائی یعنی سب بلاؤں سے نجات اور ہر قسم کی تنگی اور تردّد کا رفع تقویٰ اختیار کرنے سے حاصل ہو جاتا ہے۔ رزق معلوم اس سے الگ معلوم ہوتا ہے۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۝۶

۷۔ طلاق دی ہوئی عورتوں کو رہنے کے لئے گھر دو جہاں تم خود رہو اپنے مقدور کے موافق اور ان کو ایذا نہ دو تا کہ تم تنگی کرنے لگو اُن پر۔ اور اگر وہ پیٹ سے ہوں تو ان کو روٹی کپڑا دو۔ یہاں تک کہ وہ اپنا بچہ جنیں پھر اگر دودھ پلائیں تمہاری خاطر تو ان کو تنخواہ دو اور آپس میں موافقت رکھو خوبی کے ساتھ اور اگر آپس میں ضد کرو تو دودھ پلاوے گی کوئی اور عورت۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝۷ ع

۸۔ مقدور والے کو چاہئے کہ اپنی قدرت کے موافق مال خرچ کرے۔ اور تنگ روزی کو چاہئے کہ وہ اُس میں سے کچھ خرچ کرے جو اللہ نے اُس کو دیا ہے۔ اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنا اس کو دے رکھا ہے۔ قریب ہی اللہ تنگی کے بعد کشادگی کردے گا۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝۸

۹۔ بہت سی بستیاں بڑھ چلیں یعنی اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا اور ان کو بُرے عذاب کا دکھ دیا۔

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝۹

۱۰۔ تو انہوں نے اپنے کئے کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار تباہ ہو گئے۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۛ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝۱۰

۱۱۔ اللہ نے ان کے واسطے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ تو اے عقل مندو! اسی اللہ کو سپر بناؤ جس کو تم نے مانا ہے اور بے شک اللہ نے تم کو نصیحت کرنے والا رسول نازل فرما دیا ہے۔

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾

۱۲۔ جو پڑھتا ہے تم پر اللہ کی کھلی کھلی آیتیں تا کہ ان لوگوں کو نکالے جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے اندھیروں سے اجالے کی طرف۔ اور جو شخص ایمان لایا اللہ پر اور بھلے کام کئے تو اسے اللہ داخل فرمائے گا ایسے باغوں میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں (نیک لوگ) وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اللہ نے اس کے لئے اچھی روزی بنائی۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع ۲ / ۱۸

۱۳۔ وہی اللہ ہے جس نے سات آسمانوں کو پیدا کیا اور زمین کو بھی انہیں کی طرح (یعنی خشکی کے سات بڑے قطعات) ان کے درمیان حکم اتارتا ہے تا کہ تم جانو کہ اللہ ہر شَے کا اندازہ کرنے والا ہے اور بے شک اللہ نے ہر شَے کا اپنے علم میں احاطہ کر رکھا ہے۔

آیت نمبر ۱۳۔ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۔ خشکی کے طبقات یہ ہیں (۱) براعظم ایشیا (۲) یورپ (۳) افریقہ۔ (۴) امریکہ شمالی (۵) امریکہ جنوبی (۶) آسٹریلیا مع جزائر مشرقی ہند (۷) کرتیویز لینڈ مع جزائر عرب ہندی اور تری کے بھی سات ہی حصہ ہیں۔ جدید تحقیقات سے یہ ہی ثابت ہوا ہے کہ زمین کے گرد سات سیارے گردش کرتے ہیں جن میں سے ایک یہ زمین ہے۔ اس طرح پر سات ہی زمین ثابت ہوئیں اور ان کے ساتھ سات آسمان۔

اَحَاطَ ۔ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے علم وقدرت اور اختیار سے باہر نہیں۔

رمزیست زِ سِرِّ قدرتش کُن فیکون ۔۔۔ با دانش او یکیست بیرون و دروں
در غیب شہادت ذرۂ نتواں یافت ۔۔۔ از دائرہٴ قدرت و علمش بیروں

عِلْمًا ۔ دیکھو احاطہ علمی ہے نہ ذاتی ۔ جیسا بعض صوفیوں اور علماء کا خیال ہے۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلاثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ہم سورۂ تحریم کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲﴾

۲۔اے اللہ کے نبی! تو کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے تجھ پر حلال کیا ہے اپنی بیبیوں کی رضا چاہنے کے لئے اور اللہ غفور الرحیم ہے۔

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾

۳۔اللہ نے تمہارے واسطے قسموں کا توڑنا ٹھہرا دیا ہے [۱] اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہی بڑا جاننے والا حکمت والا ہے۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ

۴۔اور جب نبی نے اپنی بعض عورتوں سے کوئی بات چپکے سے کہی تھی پھر اُس نے اس کی خبر کر دی اور اللہ نے نبی کو اس کی خبر کر دی تو نبی نے بات میں سے کچھ تو جتا دیا اور کچھ ٹال دیا پھر

---

[۱] یعنی سورہ مائدہ میں کفارہ کا حکم موجود ہے۔

آیت نمبر۲۔ لِمَ تُحَرِّمُ ۔آپ نے بی بی زینب کے گھر شہد پیا۔بعض بیبیوں نے شکایت کی کہ بد بو آتی ہے۔آپ کو خیال ہوا کہ نفرت سے ان کا کہیں ایمان نہ جاتا رہے۔فرما دیا کہ شہد نہ پئیں گے۔اس سے خدا نے منع فرمایا اور تمام جہان کا لحاظ رکھا۔جن اخلاق اور حُسنِ معاشرت کے لحاظ سے یہ انکار آپ نے کیا تھا۔یہی قصہ بخاری اور مسلم وغیرہ احادیث کی اعلیٰ کتابوں میں درج ہے۔یعنی بی بی زینب کے گھر شہد پینا۔حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کا حضرت زینب پر رشک کرنا اور آنحضرت ﷺ سے کہہ دینا کہ آپ کے دہانِ مبارک سے **مَغَافِيْر** کی بُو آتی ہے۔آپ نے فرمایا میں نے تو زینب کے گھر شہد پیا ہے اور پھر نہ پیوں گا یا بیبیوں سے چند روز آپ الگ ہو گئے تھے۔اس سے منع فرمایا۔

آیت نمبر۴۔ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۔اور کچھ ٹال دیا۔یہ ایک راز کی بات تھی جس کا ذکر نہ خدا نے کیا نہ نبی نے پھر کیوں واہیات قصے تراشے جاتے ہیں۔ہاں کوئی انتظامی معاملہ ہوگا عورتوں کو ادب سکھایا جاتا ہے کہ وہ ہر ایک راز کی بات جو خاوندوں سے کریں باہر نہ بیان کیا کریں۔

بَعۡضٍۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتۡ مَنۡ اَنۡۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الۡعَلِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ ۝٤

جب نبی نے اس کو بتلا دیا تو اس نے پوچھا کہ یہ آپ کو کس نے خبر دی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ کو اس بڑے جاننے والے خبردار نے خبر دی۔

اِنۡ تَتُوۡبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدۡ صَغَتۡ قُلُوۡبُكُمَا ۚ وَاِنۡ تَظٰهَرَا عَلَيۡهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوۡلٰٮهُ وَجِبۡرِيۡلُ وَصَالِحُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ وَالۡمَلٰٓٮِٕكَةُ بَعۡدَ ذٰلِكَ ظَهِيۡرٌ ۝٥

۵۔ اگر تم اللہ کی طرف جھک جاؤ (اے بیبیو! تو بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل اللہ کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ اگر نبی کریمؐ کی مددگار ہو تو بے شک اللہ اُسی کا مولیٰ ہے اور جبریل اور نیک مومن اور فرشتے بھی اس کے مددگار ہیں۔

عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنۡ طَلَّقَكُنَّ اَنۡ يُّبۡدِلَهٗۤ اَزۡوَاجًا خَيۡرًا مِّنۡكُنَّ مُسۡلِمٰتٍ مُّؤۡمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓٮِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓٮِٕحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبۡكَارًا ۝٦

٦۔ اگر وہ تم کو طلاق دے دے تو قریب ہے کہ تمہارا رب تم سے بہتر بیبیاں اُس کے واسطے بدل کر لاوے۔ فرمانبردار، ایماندار، نمازی، توبہ کرنے والیں، روزہ دار، غیر باکرہ اور باکرہ (وہ ہوں گی)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَاَهۡلِيۡكُمۡ نَارًا وَّقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ عَلَيۡهَا مَلٰٓٮِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعۡصُوۡنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمۡ وَيَفۡعَلُوۡنَ مَا يُؤۡمَرُوۡنَ ۝٧

۷۔ اے ایماندارو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے سلگنے کا سبب آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت مزاج تُند خُو فرشتے مقرر ہیں۔ جو کچھ اللہ ان کو حکم کرے وہ نافرمانی نہیں کرتے اور وہ تو وہی کرتے ہیں جو ان کو حکم دیا گیا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَا تَعۡتَذِرُوا الۡيَوۡمَ ؕ اِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝٨

ع ١ ٨ ١٩

۸۔ اے کافرو! آج کچھ عذر نہ کرو۔ تم کو وہی جزا دی جائے گی جو تم عمل کرتے تھے۔

آیت نمبر ۵۔ صَغَتۡ۔ واحد کی جگہ تثنیہ اور جمع کی جگہ تثنیہ اور تثنیہ کی جگہ جمع بولتے ہیں۔ کسی مناسبت کی وجہ سے **صَغَتۡ قُلُوۡبُكُمَا** کہا **قَلۡبَاكُمَا** نہیں فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

۹۔ اے ایماندارو! اللہ کی طرف خالص توبہ کے ساتھ جھکو[۱] امید ہے کہ تمہارا رب تم سے دور کر دے گا تمہارے گناہ اور تم کو داخل فرمائے گا ایسے باغوں میں جن میں بہہ رہی ہیں نہریں جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی کو اور ایمانداروں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ان کا نور ان کے آگے آگے اور سیدھی طرف دوڑ رہا ہوگا عرض کریں گے اے ہمارے ربّ! ہمارا نور پورا کر دے اور ہماری عیب پوشی کر اور حفاظت فرما بے شک تو ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

۱۰۔ اے نبی! خوب کوشش کر کافروں اور منافقوں سے (مقابلہ میں) اور ان پر سختی کر اور ان کا ٹھکانا تو جہنم ہے اور وہ بُری جگہ ہے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّ

۱۱۔ اللہ نے مثال بیان فرمائی کافروں کے لئے نوح کی جورو اور لوط کی جورو کی جو ہمارے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان عورتوں نے خیانت کی تو وہ دونوں اللہ کے مقابلہ میں ان کے کچھ کام نہ آئے اور حکم دے دیا کہ تم دونوں

---

[۱] فرضی قصے نہ تراشو جھوٹی باتیں نہ بناؤ۔

آیت نمبر ۱۱۔ تَحْتَ عَبْدَيْنِ۔ یہ بڑی بد مزاج، جاہل، بدخلق، ناسمجھ، اڑیل، ضدّی، غصیلی، ناپاک، بداخلاق عورتیں تھیں جن سے خدا نے کافروں کو تشبیہ دی ہے۔

فَلَمْ يُغْنِيَا۔ یعنی نوح اور لوط علیہما السلام بلکہ خدا نے دونوں بُری عورتوں کو غارت کر دیا اور ان کے نیک خاوند انہیں عذاب سے بچا نہ سکے اور یہ شفاعت موہوم کا ردّ ہے۔

قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿۱۱﴾

چلی جاؤ جہنم میں جہنم میں جانے والوں کے ساتھ۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور اللہ نے مثال بیان فرمائی ایمانداروں کے لئے شیطان فرعون کی جورو کی[1]۔ جب اُس عورت نے کہا اے میرے ربّ! بنا میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر اور مجھ کو نجات دے شیطان فرعون اور اُس کے کرتوت سے اور بے جا کام کرنے والوں سے مجھے بچا لے۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور مثال دی عمران کی بیٹی مریم کی[2] جنہوں نے ان سے حفاظت کی اپنی شرم گاہ کی پھر ہم نے ڈال دیا اپنی طرف سے روح (یعنی مسیح) اور تصدیق کرتی رہی اپنے رب کی پیشگوئیوں کی اور اس کی کتابوں کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔

---

[1] بعض مومنوں سے مراد ہے ان کو استغفار اور دعا سے مدد لینی چاہیے۔

[2] یعنی وہ کامل مومن جو گناہوں سے بچے اور پاک وصاف رہے۔

آیت نمبر۱۳۔ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۔ ان تین آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے کافر اور گنہگار اور مومنِ کامل کی مثال بیان فرمائی اور ان کے نتائج بھی دکھائے۔ کافروں کو تو نوح اور لوط علیہما السلام کی بیوی سے تشبیہ دی جو بدگوئی اور غیبت اور مخالفت اپنے نیک بخت شوہروں کی کرتی تھیں اور ظاہراً بھی ان کی نصیحتوں کو نہیں مانتی تھیں چنانچہ نوح کی بیوی طوفان میں اور لوط کی بیوی نمک کا کھمبا بن کر غارت ہوگئی اور آخر میں جہنمیوں کے ساتھ جانے کا حکم ہوگیا اور شوہروں کی نیک بختی ان کے کام نہ آئی۔ اسی طرح کفار گو وہ نیکوں کی اولاد یا قرابت دار ہوں تو ان کا نتیجہ بھی بد ہی ہونے والا ہے اور نیکوں کی طرف منسوب ہونا ان کو مفید نہیں اور ناقص مومنوں کی فرعون کی جورو (جو طاہرہ اور نیک بخت تھی) سے مثال دی اور ان کو دعا میں لگے رہنے اور ظالموں سے الگ رہنے کی خواہش رکھنا سکھایا یعنی گو ان کے (باپ دادا) رشتے دار بُرے تھے مگر اللہ ان پر فضل کرے گا۔ پھر مومن کامل کو عمران کی بیٹی حضرت مریم سے (جو بڑی عاصمہ اور صدیقہ اور اپنے تمام خیالات کو پاک رکھنے والی تھیں اور خدا کی پاک وحی ان پر ہوتی تھی) تشبیہ دی خلاصہ یہ کہ یعنی ہر ایک کامل ایمان دار مریم ہے جو اپنے کو

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ ثَلاثُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

۱۔ ہم سورۂ ملک کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ﴿۲﴾

۲۔ بڑا بابرکت ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ میں ملک ہے اور وہ ہر ایک چیز کا بڑا اندازہ کرنے والا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيْزُ

۳۔ جس نے موت وزندگی اس لئے پیدا کی کہ ہم میں جو اچھے عمل کرے اسے انعام دے۔ وہ عزیز

(**بقیہ حاشیہ**) گناہوں سے بچائے اور جسم کے عام سوراخوں کی حفاظت کرے تو وہ وحی الٰہی سے مشرف ہو جائے گا اور مصدق ہوگا اور خدا کا فرمانبردار ہوگا چنانچہ ہمارے زمانہ میں مریم صدیقہ کا لقب پانے والا اور **نفخہ** الہام الٰہی سے مسیح موعود علیہ السلام بروز احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے والا اس آیت شریف کا ظاہری مصداق بھی ہوا۔ **وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔**

آیت نمبر۲۔ اَلْمُلْكُ ۔ اے کفار! اب وہ ملک وریاست پیارے وبابرکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم دے دیں گے۔ یہ ایک پیشگوئی کے رنگ میں ہے۔

آیت نمبر۳۔ اَلْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ ۔ چونکہ آخرت کو ضرور یاد دلانا تھا اور اصل مقصود اور دائمی حیات اور مقام استقرار وہی تھا اس لئے اس کو مقدم فرمایا۔ دنیا اور آخرت کی مثال انسان کے لئے لڑکی کی طرح ہے جس کے ماں باپ اُسے پال پوس کر بڑا کریں اور پھر اُسے رخصت کر کے ضرور دوسرے کے گھر پہنچا آئیں جو اس کے ہمیشہ رہنے کا گھر ہو کیونکہ اس میں ایک جوہر اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے جس کی شگفتگی سوائے اس کے نہیں ہوسکتی کہ وہ اس گھر کو چھوڑ کر اس گھر میں چلی جاوے خواہ اس کے ماں، باپ اور خویش واقرباء اس کی جدائی کے صدمہ سے روئیں اور غم کھائیں اور آنسو بہائیں پر ضرور ہے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے رخصت کریں۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ اس وقت جہالت کی موت اور روحانی حیات ہونے والی ہے گو یہ حالت بہت سخت ومشکل ہے مگر اس کے نتائج عمدہ وخوب ہیں ۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ **(الانفال:۲۵)** اور وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ **(البقرۃ:۲۹)** اور دیگر آیات اسی طرف بلا رہی ہیں۔ دنیا کی ناپائیداری نے ایک ہندی شاعر کے دل پر کیسا اثر کیا ہے جو ان الفاظ میں ادا کرتا ہے۔

چلنا(۱) تو اب ٹلنا نہیں اور چلنا بسوئے بیں(۲) ایسے سہل سہاگ پر کون گندھائے سیس(۳)

لِيَبْلُوَكُمْ ۔ انعام اور ترقیات امتحان کے بعد ملتے ہیں بشرطیکہ محنت منتج حسنات بفضلِ الٰہی ہو۔

(۱) مرنا (۲) بسیار ضروری اٹل ہے (۳) سر

الْغَفُوْرُ ۝۲ۙ

ہے۔ ایسا جو قصوروں کا بڑا ڈھانپنے والا ہے۔

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝۴

۴۔ جس نے تہ بہ تہ یا چوڑے چوڑے سات آسمان بنائے۔ اے دیکھنے والے! بھلا تجھ کو بے محنت دینے والے اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں کچھ کسر دکھائی دیتی ہے (ایک بار نہ دیکھے تو) دوبارہ دیکھ لے کیا تجھے کوئی کوتاہی دکھائی دیتی ہے؟۔

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ۝۵

۵۔ پھر بار بار دیکھ (ہوگا تو یہی) کہ تیری نظر تیری طرف لوٹ آئے گی شرمندہ تھکی ہوئی۔

وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ۝۶

٦۔ اور ہم نے سامنے والے آسمان کو سجا رکھا ہے چراغوں سے تاروں کے اور اُس کو شیطانوں کے واسطے نشانہ غیب کا ٹھہرادیا ہے اور تیار کر رکھا ہے ہم نے ان کے لئے دہکتی ہوئی آگ کا عذاب۔

وَلِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝۷

۷۔ اور جنہوں نے حق کو چھپایا اپنے رب کا انکار کیا ان کے لئے بھی جہنم کا عذاب ہے اور وہ تو بہت ہی بُری جگہ ہے پھر جانے کی۔

اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّهِیَ تَفُوْرُ ۝۸ۙ

۸۔ اور جب دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو اُس کی بڑی آواز سنیں گے وہ دہک رہی ہوگی۔

تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْهَا

۹۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی دم میں مارے

آیت نمبر۴۔ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا۔ زمین کے سات بڑے بڑے قطعات کے مقابل جو آسمانی حصہ ہے یا وہ جو سات دریاؤں کے مقابل کا حصہ ہے اور سوائے اس کے ایک رزق کا آسمان (۲) **جَوُّ السَّمَآءِ** (۳) حالوت۔ ادنیٰ والا آسمان (۴) پانی کا آسمان (۵) نیازک (٦) کواکب (۷) آسمان **مَا لَا یُریٰ**۔ اس کے سوائے ایک عالم رؤیا۔ دوسرے عالم مثال کا۔ تیسرے برزخ کا۔ چوتھے عالم ارواح کا۔ پانچویں **جنّت** کا۔ چھٹے دوزخ کا۔ ساتویں دنیا کا آسمان۔

مِنْ فُطُوْرٍ۔ رحمٰن نے جو خاصیتیں اپنی مخلوق میں رکھی ہیں وہ اپنے خواص کو کسی محل میں نہیں چھوڑتیں۔

فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝۹

غصہ کے پھٹ پڑے گی۔ جب کبھی اس میں کوئی فوج ڈالی جائے گی تو جہنم کے محافظ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا؟

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝۱۰

۱۰۔ وہ کہیں گے کہ ہاں ڈرانے والا تو ہمارے پاس آیا تھا۔ مگر ہم نے اس کو جھٹلایا اور کہا کہ اللہ نے تو کچھ بھی نہیں اتارا بلاشبہ تم بڑی غلطی میں ہو۔

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۱۱

۱۱۔ اور یہ بھی کہیں گے کہ ہم سننے سمجھنے والے ہی ہوتے تو دوزخیوں ہی میں کیوں ہوتے۔

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۱۲

۱۲۔ غرض جہنمی لوگ اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے اور جہنمی رحمت سے دور ہوں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۳

۱۳۔ جو لوگ تنہائی میں یا بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں تو ان کے لئے معافی ہے اور بڑے بڑے اجر ہیں۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۱۴

۱۴۔ اور تم چپکے سے بات کہو یا پکار کر کہو اللہ تو تمہارے دلوں کے بھیدوں سے بڑا واقف ہے۔

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝۱۵ ع

۱۵۔ بھلا جس نے پیدا کیا وہی ناواقف ہو؟ حالانکہ وہ تو بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔

ع ۱۵/۱

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا

۱۶۔ (اے آدمیو) تمہارا رب وہی تو ہے جس

آیت نمبر ۹۔ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن کو تبلیغ نہیں پہنچی۔ جیسے صِغار یا مادرزاد بہرے یا مجانین یا **سُكَّانُ الصَّحَارٰی وَالْجِبَال**۔ ان کے لئے اُس عالم میں ثانیاً تبلیغ کا انتظام کیا جائے گا یا اُن کو محض رحمت سے بخش دیا جائے گا یا قیامت سے پہلے موت کے بعد اس عرصہ میں ان کو آگاہ کیا جائے گا۔

فَامۡشُوۡا فِىۡ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِهٖ‌ؕ وَاِلَيۡهِ النُّشُوۡرُ ﴿۱۶﴾

نے زمین کوتمہارے لئے نرم بچھونا بنادیا ہے تو اُس کے اطراف میں (جدھر چاہو) چلو پھرو اور اسی کی روزی کھاؤ اور اسی کی طرف مرکر چلنا ہے۔

ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِى السَّمَآءِ اَنۡ يَّخۡسِفَ بِكُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا هِىَ تَمُوۡرُ ۙ‏ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ کیا تم بے خوف ہو گئے اس رب سے جو آسمان کا مالک ہے اس سے کہ زمین میں تمہیں دھنسا دے پھر وہ بڑی جھکولے مارا کرے۔

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِى السَّمَآءِ اَنۡ يُّرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ حَاصِبًا‌ ؕ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ كَيۡفَ نَذِيۡرِ‏ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ یا اس کے رب کے غضب سے نہیں ڈرتے جو آسمان میں ہے کہ بھیج دے تم پر پتھر کی برسات۔تو قریب ہی تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا ڈرانا کیسا تھا!

وَلَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ‏ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور بے شک ان سے پہلوں نے بھی (ہمارے رسولوں کو) جھٹلایا تھا تو پھر ہماری ناخوشی کیسی ہوئی (یعنی وہ سب غارت ہوگئے)۔

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الطَّيۡرِ فَوۡقَهُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقۡبِضۡنَ‌ ؔ‌ۘ مَا يُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحۡمٰنُ‌ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍۢ بَصِيۡرٌ‏ ﴿۲۰﴾

وقف غفران · وقف منزل · وقف لازم باختلاف

۲۰۔ کیا انہوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو ان کے اوپر پَر کھولے اور مُوچے اڑا کرتے ہیں۔رحمٰن کے سوا انہیں کون تھامے رہتا ہے؟ بے شک وہ ہر شے کا نگران ہے۔

اَمَّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ هُوَ جُنۡدٌ لَّكُمۡ يَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ‌ ؕ اِنِ الۡكٰفِرُوۡنَ اِلَّا فِىۡ غُرُوۡرٍ‌ۚ‏ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ بھلا ایسا کون ہے جو تمہارا لشکر بن کر تمہاری مدد کرے رحمٰن کے مقابلہ میں؟ بے شک کافر تو دھوکے ہی میں ہیں۔

اَمَّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ يَرۡزُقُكُمۡ اِنۡ اَمۡسَكَ

۲۲۔ بھلا ایسا کون ہے جو تمہیں روزی دے اگر

آیت نمبر۲۰۔ اِلَى الطَّيۡرِ ۔ پہلے ان کو عذاب سے ڈرایا ہے پھر عذاب کی نوعیت سے انہیں آگاہ کیا کہ وہ جنگ ہوگا جس سے وہ اپنے مُردوں کو دفن نہیں کرسکیں گے اور پھر پرندوں کی خوراک بنیں گے۔ **طَیۡر** کا ذکر عربی اشعار میں اسی غرض کے لئے آیا کرتا ہے۔

رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۲﴾

رحمٰن روزی بند کر دے؟ ہاں کافر تو سرکشی اور حق سے نفرت کرنے پر اڑے بیٹھے ہیں۔

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ تو کیا جو شخص اپنا منہ اوندھا کئے چلے وہ زیادہ راہِ راست پر ہے یا وہ شخص جو سیدھا راہِ راست پر چلا جا رہا ہے؟

قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ ان سے کہہ دو وہی تو رحمٰن ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے لئے سننے کو کان اور دیکھنے کو آنکھیں اور سمجھنے کو دل بنائے۔ اور تم لوگ بہت ہی کم شکر گزار ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اُن سے کہہ دو وہی تو اللہ ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے اور تم اسی کے سامنے اکٹھے کئے جاؤ گے۔

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور وہ (بے ایمان) کہتے ہیں کہ (عذاب یا قیامت کا) وعدہ کب پورا ہو گا جب تم سچے ہو؟

آیت نمبر ۲۳۔ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ یہ پیشگوئی اور سردارِ دو جہان ؐ کا نمونہ ہے کہ کس طرح صراطِ مستقیم پر سیدھا راستباز و شریفانہ طور پر چلا جا رہا ہے تم بھی اس کے قدم پر چلو کیونکہ مقابل والے منہ پر گرے ہوئے شرمندہ ذلیل ہدایت و رہنمائی کے قابل نہیں ۔(مصرع) از خویشتن گم است کرا رہبری کند کے مصداق ہیں۔

آیت نمبر ۲۴۔ اَلْاَفْـِٕدَةَ۔ دل دیئے۔ کیا قابل قدر چیزیں عنایت فرمائی ہیں کہ جس کا شکریہ نہ ہو سکتا ہے نہ ہو گا مگر غفلت کا ستیاناس ہو وہ کچھ سوچنے سمجھنے دیتی ہی نہیں۔

آیت نمبر ۲۶۔ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ۔ نبی مدعی دعویٰ بالمیعاد اپنی طرف سے ہرگز نہیں کر سکتا اسے اللہ تعالیٰ جیسا کہہ دیتا ہے...... اور وعدہ حسب مرضی الٰہی ٹھیک پورا اترتا ہے۔ خواہ نبی کی زندگی میں ہو یا بعد ہو بشرطیکہ کسی حکمت الٰہی سے وہ موقوف نہ کر دیا جائے۔ مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ (المائدة:۱۰۰) اور فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ (ال عمران:۲۱) مذکورہ قول کے لئے ارشاد الٰہی ہے۔

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَ اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ کہہ دو اللہ ہی کو علم ہے اور میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہی ہوں۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ پھر جب اُس (عذاب یا قیامت کو) دیکھیں گے کہ قریب ہی موجود تھا تو منکروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی تو ہے جس کو تم مانگتے تھے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ ان سے کہہ دو (خبر) اگر مجھے اور میرے ساتھ والوں کو اللہ ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرماوے، مگر وہ کون ہے جو کافروں کو ٹیس دینے والے عذاب سے پناہ دے؟

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اُن سے کہہ دو وہی اللہ رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے تو قریب ہی تم کو معلوم ہو جائے گا کہ (کافر اور مومن میں سے) کون صریح گمراہی میں تھا۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۱﴾ ع

۳۱۔ اور یہ بھی ان سے کہہ دو کہ اگر تمہارا پانی اندر اُتر جائے (یعنی خشک ہو جائے) تو وہ کون ہے جو لا دے تم کو صاف ستھرا پانی؟

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلاثٌ وَ خَمْسُوْنَ ايَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ ہم سورۂ قلم کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝۲

۲۔ قسم ہے نون اور قلم اور کل مسودات کی۔

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝۳

۳۔ تو اپنے رب کی مہربانی سے دیوانہ تو نہیں ہے۔

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝۴

۴۔ بے شک تیرے لئے اجر ہے جو کبھی منقطع ہونے والا نہیں (اس لئے کہ مجنون کے کام کی مزدوری نہیں ملتی)۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝۵

۵۔ (تیسری دلیل یہ ہے کہ) بے شک بے شک تو اعلیٰ درجہ کے خلق پر پیدا کیا گیا ہے (یعنی مجنون میں تو خلق نہیں ہوتا)۔

آیت نمبر۲۔ نٓ ۔ دوات۔

وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۔ یعنی تحریرات اوّلین اور آخرین اور **مَاكَانَ** اور **مَايَكُوْنُ** کو دیکھ کر بھی یہی پتہ لگتا ہے کہ تو صادق اور مصدوق اور صداقتوں کا مظہر ہے۔ قلم و دوات لو اور دنیا میں جتنی تحریرات ہیں وہ سب جمع کرو اس کی کتاب مبین اور کلام متین کے مقابلہ میں معلوم ہو جائے گا تمہارا صاحب مجنون نہیں یا جو قیامت تک تحریرات لکھی جائیں گی اس کلام سے مقابلہ ہوتا رہے گا تو ہمیشہ ہمیشہ یہی ثابت ہوگا کہ یہ مجنون کا کلام نہیں بلکہ عزیز و حکیم اور عالم الغیب کا کلام ہے اور مسیح موعود کے زمانہ کے لئے بھی یہ پیشگوئی تھی یعنی ہمارے حضور خاتم الانبیاء سرتاج اصفیاء۔ سلطان القلم بن کر جیسا کہ صدر اوّل میں اُمّی اور **محمدؐ** تھے صدر آخر میں **احمد** ہو کر بروزی رنگ میں تشریف لائیں گے اور اس کلام کی حقانیت تمام دنیا کے مقابلہ میں شائع فرماویں گے۔

آیت نمبر۳۔ بِمَجْنُوْنٍ ۔ قرآن کی ضرورت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ کتب سابقہ سے زیادہ مؤثر ہے۔ دوسرے جو دعویٰ کرتا ہے مدلّل مثلاً تو مجنون نہیں اس کی ایک دلیل تو مذکور ہوئی کہ تیرے لئے تو اجر ہے اب دوسری اور تیسری دلیل بیان ہوتی ہے۔

آیت نمبر۵۔ خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۔ خلق میں مدارات بھی داخل ہے اور اس کے مقابل مداہنہ ہے۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرق یہ بتایا ہے کہ مدارات تو یہ ہے کہ اپنے دین کی سلامتی اور حفاظتِ حق الٰہی اور کسی

فَسَتُبۡصِرُ وَ يُبۡصِرُوۡنَ ۙ﴿۶﴾
۶۔تو قریب ہے کہ تُو بھی دیکھ لے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔ (یہ چوتھی دلیل ہے کہ مجنون غور نہیں کرتا)۔

بِاَيِّكُمُ الۡمَفۡتُوۡنُ ﴿۷﴾
۷۔کہ تم میں سے کون بڑا خبطی ہے (یہ پانچویں دلیل ہے کہ)۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿۸﴾
۸۔ بے شک تیرا پروردگار اسے خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے گمراہ ہے (یعنی تیرے منکر گمراہ ہی ہیں) اور وہ ہدایت پائے ہوؤں کو بھی خوب جانتا ہے (یعنی تجھے جو سب ہادیوں کا سردار ہے)۔

فَلَا تُطِعِ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۹﴾
۹۔تو جھٹلانے والوں کا کہنا ماننا۔

وَدُّوۡا لَوۡ تُدۡهِنُ فَيُدۡهِنُوۡنَ ﴿۱۰﴾
۱۰۔ وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ تم ذرہ ڈھیلے پڑو تو وہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔

وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍ ۙ﴿۱۱﴾
۱۱۔ اور تو کہنا مان ہر ایک بڑی جھوٹی قسمیں کھانے والے ذلیل بے عقل کا۔

(**بقیہ حاشیہ**) مسلمان کی اصلاح کے لئے چشم پوشی مدّ نظر ہو اور مداہنہ وہ ہے کہ اپنے حظ نفس خواہش نفسانی اور سلامتی جاہ کے لئے حق سے چشم پوشی کی جائے۔ اخلاق کے سات مدارج ہیں جو سرتاجِ اصفیاء نے سب طے فرمائے ہیں اور یہ بھی دلیل ہے آپ کے ختم نبوت کی (۱) **پہلا درجہ**۔ کسی کی ظاہری وجاہت پر نہ جلنا بلکہ خوش ہونا۔ (۲) بیوی سے اچھے تعلقات یعنی ملنساری (۳) بال بچے اور ماتحتوں سے (۴) اپنے خواص قوم کے ساتھ (۵) عام قوموں کے ساتھ (٦) بادشاہ کے ساتھ (۷) اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو ایک مقام ہے۔ **اِنَّ صَلٰوتِیۡ وَنُسُكِیۡ الخ لِیۡ مَعَ اللّٰهِ وَقۡتٌ الخ** میں جس کا اشارہ ہے۔ یہاں اخلاق ختم ہو جاتے ہیں اور محققین صوفیاء کے نزدیک یہی اصلی وحدت الوجود ہے اور انہی کو ہشت بہشت یا جنّتِ عدن کہتے ہیں جس کو لوگ بہت ڈھونڈا کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۰۔ فَيُدۡهِنُوۡنَ ۔ یعنی منکروں کا یہ منشاء ہے کہ تم ان کے دین کی غلطیوں کو نہ نکالو اور حق بات نہ بتاؤ تو وہ بھی تم سے پرخاش نہ کریں گے **مگر** ایسا کرنا حکمت اور جرأت اخلاقی کے خلاف ہے۔ اہلِ حق کو ذاتی اور سچا جوش ہوتا ہے اور اہلِ باطل کو ان کے مقابلہ کا جوش تو ہوتا ہے **مگر** ذاتی اور مستقیم و پائیدار نہیں ہوتا۔

آیت نمبر ۱۱۔ حَلَّافٍ ۔ بڑی قسمیں کھانے والا۔ **ایک** شخص ولید بن مغیرہ بڑا متکبّر، کذّاب، **حلّاف**، **غمّاز**، ولد الزنا تھا۔

مَهِيۡن ۔ پست ہمت۔ سست رائے۔ کم فہم۔ ذلیل۔ کم زور۔ باریک۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ طعنہ دیتا ہے چغلیاں کرتا پھرتا ہے۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ نیک کام سے روکتا ہے سخت دل، بداخلاق، حد سے بڑھتا ہے۔

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اڑیل ضدّی بڑا بد اصل ہے[۱]۔

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اس سبب سے کہ مال اور بیٹے رکھتا ہے۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بول اٹھتا ہے یہ تو اگلوں کے کتھے کہانیاں ہیں۔

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ ہم قریب ہی اس کی سونڈھ یعنی لمبی ناک پر داغ لگا دیں گے۔

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا

۱۸۔ ہم نے ان کو آزمایا جیسا باغ والوں کو آزمایا۔ جب انہوں نے قسم کھائی کہ باغ کے

---

[۱] جس کی ماں میں کچھ عیب ہو یا ہو کسی قوم کا اور بتائے کسی اور قوم میں سے۔

آیت نمبر ۱۷۔ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۔ قریب ہی اس کی سونڈھ پر ہم داغ دیں گے۔ وہ بڑی ناک والا کہلاتا تھا تو اللہ نے فرمایا بڑی ناک کیا سونڈھ ہوگی۔ اس پیشگوئی کے مطابق بدر کی لڑائی میں اس کی ناک کٹ گئی جس کا ہمیشہ داغ رہا۔ لمبی ناک سے عزت مراد ہے۔ جیسا اردو میں کہتے ہیں وہ بڑی ناک والے ہیں اور ان کی ناک کٹ گئی یعنی عزت جاتی رہی۔ ولید نے جب یہ آیت سنی تو تلوار سوت کر ماں کے پاس گیا کہ **محمّد** کے بیان کئے ہوئے ۹ عیب تو مجھ میں موجود ہیں اور دسواں جو زنیم ہے اس کو تو سچ سچ بیان کر۔ تلوار کے خوف سے اس کی ماں نے کہا تیرا باپ بالکل نامرد تھا جائیداد کے تلف ہونے کے سبب سے ایک چرواہے سے زنا کرانے سے میں نے تجھے حاصل کیا (**معالم تنزیل**)۔

آیت نمبر ۱۸۔ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۔ مکّہ بھی باغ ہے۔ بخل سے اہلِ مکّہ، مکّے کو باغ والوں کی طرح کھو بیٹھیں گے۔ شہر صنعان کے دو کوس کے قریب ایک بستی آباد تھی وہاں ایک خدا پرست آدمی کا باغ تھا۔ وہ سال بھر کی روزی باغ سے لے کر باقی سب فقراء کو دے ڈالتا تھا۔ اس کو بڑی برکت حاصل تھی۔ وہ مر گیا تو اس کے بخیل بیٹے باغ کے وارث ہوئے جن کا یہ حال ہے۔ اور اس میں تمثیلی پیشگوئی ہی ہے کہ اس طرح **مکّہ**

مُصْبِحِيْنَ ﴿١٨﴾ | پھل ضرور توڑ لیں گے صبح ہی۔

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٩﴾ | ۱۹۔ اور انشاء اللہ بھی نہ کہا[1]۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿٢٠﴾ | ۲۰۔ پھر اُس پر تیرے رب کی طرف سے ایک بلا پھر گئی اور وہ سوتے کے سوتے ہی رہے۔

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿٢١﴾ | ۲۱۔ اور وہ صبح تک ایسا رہ گیا گویا تمام میوہ کاٹ لیا گیا۔

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿٢٢﴾ | ۲۲۔ تو ایک دوسرے کو صبح ہوتے آواز دی۔

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿٢٣﴾ | ۲۳۔ کہ اپنے باغ میں سویرے ہی چلو جب تم کاٹنا چاہتے ہو۔

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿٢٤﴾ | ۲۴۔ پس چلے اور وہ ایک دوسرے سے چپکے چپکے کہتے جاتے تھے۔

اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿٢٥﴾ | ۲۵۔ کہ باغ میں اندر نہ آنے پائے آج تمہارے پاس کوئی فقیر۔

وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٦﴾ | ۲۶۔ اور سویرے ہی جا پہنچے بخل کی نیت سے اپنے کو پورا قادر سمجھ کر۔

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٧﴾ | ۲۷۔ پھر جب باغ کو دیکھا تو لگے کہنے ہم تو راستہ بھول گئے ہیں۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٨﴾ | ۲۸۔ نہیں نہیں بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی۔

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٩﴾ | ۲۹۔ (ان کے) منجھلے اور بہتر آدمی نے کہا کیوں میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اللہ کی تسبیح کیوں نہیں کرتے۔

---

[1] یا فقیروں کا حصہ چھوڑ دیں اس سے استثنا نہ کیا۔

(بقیہ حاشیہ) والوں کا سب باغ اُجڑ جائے گا اور اُن کے اونچے اونچے پھل یعنی گردن کش لوگ کٹ جائیں گے اگر وہ نیک بختوں کی راہ نہ چلیں گے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ وہ سب بول اٹھے کہ ہمارا رب پاک ہے بے شک ہم ہی خطاوار ہیں۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے ملامت کرنے لگے (اور)

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ کہنے لگے ہائے ہماری کم بختی۔ کچھ شک نہیں کہ ہم تو بڑے سرکش تھے۔

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ قریب ہے کہ ہمارا رب اس سے بہتر بدلہ عنایت کرے۔ ہم تو اپنے رب کی طرف راغب ہیں۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ ع

۳۴۔ یوں ہی آتی ہے آفت (دنیا میں) اور انجام کار کی آفت تو بہت بڑی ہے۔ کاش وہ جانتے۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ بے شک متقیوں کے لئے ان کے ربّ کے نزدیک نعمت کے باغ ہیں۔

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ ط

۳۶۔ کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے۔

مَا لَكُمْ ۣ وقفة كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۷﴾ ج

۳۷۔ تمہیں کیا ہو گیا تم کیسا حکم لگاتے ہو۔

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۸﴾ لا

۳۸۔ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے کہ تم پڑھ لیتے ہو؟

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۹﴾ ج

۳۹۔ کیا آخرت میں تم کو وہی ملے گا جو تم پسند کرو گے؟ (کیا تم کو پورا اس میں اختیار دیا گیا ہے)۔

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۴۰﴾ ج

۴۰۔ یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت کے دن تک چلی جائیں گی اور تم کو وہی ملے گا جو تم حکم کرو گے۔

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۱﴾ ج

۴۱۔ ان سے پوچھ کہ ان میں سے کون اس کا ذمہ لیتا ہے؟

اَمۡ لَهُمۡ شُرَكَآءُ ۚ فَلۡيَاۡتُوۡا بِشُرَكَآٮِٕهِمۡ اِنۡ كَانُوۡا صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ یا اُن کے کوئی شریک ہیں تو اُن لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں جب وہ سچے ہیں۔

يَوۡمَ يُكۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ وَّيُدۡعَوۡنَ اِلَى السُّجُوۡدِ فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ۙ﴿۴۳﴾

۴۳۔ جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور ان کو بلایا جائے گا سجدہ کرنے کو (یعنی نماز کے لئے) تو وہ نہ کر سکیں گے (یعنی تارک نماز اذان سنے تو سجدے کی طرف نہیں آسکتے)۔

خَاشِعَةً اَبۡصَارُهُمۡ تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدۡ كَانُوۡا يُدۡعَوۡنَ اِلَى السُّجُوۡدِ وَهُمۡ سٰلِمُوۡنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ جھکی ہوں گی ان کی آنکھیں اور ذلت ان پر چھائی ہوئی ہو گی اور حالانکہ وہ تندرستی کی حالت میں نماز کے لئے بلائے جاتے تھے۔

فَذَرۡنِىۡ وَمَنۡ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ ؕ سَنَسۡتَدۡرِجُهُمۡ مِّنۡ حَيۡثُ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اب تو مجھ کو اور اس کو چھوڑ دے جو جھٹلاتا تھا اس کلام کو۔ قریب ہی ہم اس کو کھینچیں گے آہستہ آہستہ ایسی طرح کہ ان کو معلوم بھی نہ ہو۔

وَاُمۡلِىۡ لَهُمۡ ؕ اِنَّ كَيۡدِىۡ مَتِيۡنٌ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور ان کو ڈھیل دوں گا کچھ شک نہیں کہ میری تدبیر مضبوط ہے۔

اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ اَجۡرًا فَهُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ مُّثۡقَلُوۡنَ ۚ﴿۴۷﴾

۴۷۔ کیا تو ان سے کوئی مزدوری مانگتا ہے سو یہ فیس کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں۔

اَمۡ عِنۡدَهُمُ الۡغَيۡبُ فَهُمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ یا ان کے پاس علم غیب ہے کہ وہ لکھ لیتے ہیں۔

فَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنۡ كَصَاحِبِ

۴۹۔ تو تُو اپنے رب کے حکم کی وجہ سے صبر کر

آیت نمبر ۴۳۔ يُكۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ۔ یعنی سخت گھبراہٹ ہوگی۔ یہ عرب کا محاورہ ہے کہ سخت گھبراہٹ کے وقت میں تہہ بند قابو میں نہیں رہتا۔ ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ کشفِ ساق۔ گھبراہٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آیت نمبر ۴۸۔ اَمۡ عِنۡدَهُمُ الۡغَيۡبُ۔ غیب کی خبر نبوت ہے تو کیا وہ نبی ہیں۔

الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿٤٩﴾ — (اور اس کے حکم کا منتظر رہ) مچھلی والے کے مانند نہ ہو جا۔ جب اس نے اللہ کو پکارا اور وہ دل آزردہ اور غم سے پُر تھا۔

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿٥٠﴾ — ۵۰۔ اور اگر اُس کو نہ سنبھالتا تیرے رب کا فضل تو وہ بُرے حال اور چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا۔

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٥١﴾ — ۵۱۔ پھر اس کو چن لیا اس کے رب نے اور کیا اس کو سنوار والے بندوں سے۔

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾ — ۵۲۔ اور قریب ہے کہ منکر آنکھوں سے تجھے گھور گھور کر پھنسلا پچھلاویں[۱] جب وہ سنتے ہیں قرآن اور بولتے ہیں کہ یہ بھی ضرور دیوانہ ہے۔

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٣﴾ — ۵۳۔ اور قرآن تو کچھ نہیں مگر تمام جہانوں کے واسطے پند و یادگار رہا ہے۔

[۱] حسد و غصہ بھری نظروں سے تیری استقامت میں خلل ڈالنا چاہتے ہیں تا کہ تم ڈر کر قرآن سنانا چھوڑ دو۔

آیت نمبر ۴۹۔ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ۔ یونس نبی نے تبلیغ سے گھبرا کر دوسری طرف جانے کا قصد کیا۔ ہمارے حضور کو یہ حال سنا کر مضبوط کیا جاتا ہے کہ آپ نہ گھبرائیں۔ حُوت کے معنے تیزی کے بھی ہیں۔

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلاثٌ وَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①	ا۔ ہم سورۂ حاقہ کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جس کے پاس سچا علم ہے قیامت کا اور وہ اس کے نتیجوں سے بھی خبر دینے والا ہے۔
اَلْحَآقَّةُ ۙ②	۲۔ سچ ہونے والی۔
مَا الْحَآقَّةُ ۚ③	۳۔ کیا ہے وہ سچ ہونے والی۔
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۗ④	۴۔ اور تو نے کیا سمجھا کہ وہ سچی ہونے والی ہے کیا چیز۔
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ⑤	۵۔ ثمود نے جھٹلایا اور عاد نے اس کھڑکھڑا ڈالنے والی کو۔
فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ⑥	۶۔ وہ جو ثمود تھے وہ تو ہلاک کر دیئے گئے۔
وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ⑦	۷۔ اور عاد بھی ایک زنّاٹے کی آندھی سے ہلاک کر دیئے گئے۔
سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۚ⑧	۸۔ جڑ کاٹنے والے عذاب کو اللہ نے ان پر سات رات اور آٹھ دن متعین کر رکھا تھا لگاتار۔ اور (اے مخاطب) تو ان لوگوں کو اس آندھی میں ان سے پچھڑے ہوئے دیکھے گا گویا وہ کھجوروں کے کھوکھلے جڑ کی طرح ڈھائے ہوئے پڑے ہیں۔
فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ⑨	۹۔ تو کیا تو دیکھتا ہے ان میں کوئی بھی بچا ہوا۔
وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ	۱۰۔ اور فرعون اور اس سے پہلے لوگ اور الٹی ہوئی

آیت نمبر۲۔ اَلْحَآقَّةُ۔ ایک عظیم الشان شدنی امر ہے۔

بِالۡخَاطِئَةِ ﴿۱۰﴾	بستیوں کے (رہنے والے یعنی قوم لوط) خطاوار ہوئی تھی (اس وجہ سے یعنی افعال طاغیانہ کے باعث)۔
فَعَصَوۡا رَسُوۡلَ رَبِّهِمۡ فَاَخَذَهُمۡ اَخۡذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۱﴾	۱۱۔ تو انہوں نے نافرمانی کی اپنے رب کے رسولوں کی تو اللہ نے ان کو پکڑ لیا بڑی سخت پکڑ میں۔
اِنَّا لَمَّا طَغَا الۡمَآءُ حَمَلۡنٰكُمۡ فِى الۡجَارِيَةِ ﴿۱۲﴾	۱۲۔ جب پانی حد سے بڑھ گیا ہمیں نے سوار کر لیا تم کو کشتی میں۔
لِنَجۡعَلَهَا لَكُمۡ تَذۡكِرَةً وَّتَعِيَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۳﴾	۱۳۔ تا کہ اس واقعہ کو بنائیں تمہارے لئے ایک یادگار تو اس کو یاد رکھے کوئی یاد رکھنے والا کان۔
فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوۡرِ نَفۡخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۴﴾	۱۴۔ پھر جب ایک دفعہ صور پھونکا جائے گا۔
وَّحُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۵﴾	۱۵۔ اور زمین و پہاڑ اٹھائے جائیں گے اور ایک بار دھکّم دھکّا ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔
فَيَوۡمَئِذٍ وَّقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ﴿۱۶﴾	۱۶۔ تو اس روز واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی۔
وَانۡشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوۡمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۷﴾	۱۷۔ اور آسمان پھٹ جائے گا اور ڈھیلا پڑ جائے گا اور پھس پھسا ہو جائے گا اس دن۔
وَّالۡمَلَكُ عَلٰٓى اَرۡجَآئِهَا ؕ وَيَحۡمِلُ عَرۡشَ رَبِّكَ فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۸﴾	۱۸۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے۔ اور تیرے رب کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔

آیت نمبر ۱۸۔ یَوۡمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۔اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ **رَبُوۡبِیَّت** اور **رَحۡمَانِیَّت** اور **رَحِیۡمِیَّت** اور **مَالِکِیَّت** کے صفات کے نیچے کام چل رہا ہے۔ اب جب اس مقام پر ان صفات کے موصوف پر فنا وارد ہوتی ہے تو بعد قیامت ان صفات کا کامل ظہور ہوگا۔ تو وہ دو چند صورت پر ہو جائیں گے اس لئے بجائے چار کے آٹھ مظہر ہوں گے۔ بعض صفات اللہ ہیں جو ذات سے پیدا ہوتے ہیں اور انہی پر جملہ عالم کا مدار ہے اور وہ چار ہیں۔ (۱) **رَبُوۡبِیَّت** (۲) **رَحۡمَانِیَّت** (۳) **رَحِیۡمِیَّت** (۴) **مَالِکِیَّت** ۔ یہی صفات تمام اشیاء پر محیط ہو رہی ہیں اور ذات اللہ کو

يَوۡمَئِذٍ تُعۡرَضُوۡنَ لَا تَخۡفٰى مِنۡكُمۡ خَافِيَةٌ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اس روز تم پیش کئے جاؤ گے تو تمہارا کوئی راز چھپا نہ رہے گا۔

فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ ۙ فَيَقُوۡلُ هَآؤُمُ اقۡرَءُوۡا كِتٰبِيَهۡ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ پس جس کو کتاب داہنے ہاتھ میں دی گئی تو وہ کہتا پھرے گا لو آؤ! میری کتاب پڑھو۔

اِنِّىۡ ظَنَنۡتُ اَنِّىۡ مُلٰقٍ حِسَابِيَهۡ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ میں یقین رکھتا تھا کہ بے شک میں اپنے حساب سے ملنے والا ہوں۔

فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ پس وہ شخص تو بڑے عیش اور پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔

فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ بلند بہشت میں۔

قُطُوۡفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ جس کے میوے جھکے ہوئے ہیں۔

كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيۡٓـئًا ۢ بِمَاۤ اَسۡلَفۡتُمۡ فِى الۡاَيَّامِ الۡخَالِيَةِ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ ان سے کہا جائے گا کھاؤ پیو رچتا پچتا ان اعمال کے نتیجوں میں جو تم گزشتہ زمانہ میں کر چکے ہو۔

وَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ لَمۡ اُوۡتَ كِتٰبِيَهۡ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اور جس کے بائیں ہاتھ میں کتاب دی گئی تو وہ کہے گا کاش مجھ کو میرا نامۂ اعمال نہ ملتا۔

وَلَمۡ اَدۡرِ مَا حِسَابِيَهۡ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور مجھے خبر بھی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے۔

(بقیہ حاشیہ) اٹھائے ہوئے ہیں۔ تمام عالم اسباب اپنی جزئیات کے ساتھ اور **مَالَهٗ وَ مَا عَلَيۡهِ** ان کا ہے۔ سب کا دارومدار انہی صفات پر ہے جو حاملینِ ذات ہیں اور بعد انقطاع عالم کے ان کے اندر سے اور چار صفات کا ظہور ہوگا جن کا ظہور یہاں پوشیدہ ہے اور اس کا ظہور عالم آخرت سے کامل اور پورا تعلق رکھتا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے کہ اس روز تیرے رب کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔ عرش صفتِ الٰہی ہے کوئی مخلوق نہیں۔ اسی طرح کُرسی حسبِ بیان **اَصَحُّ الۡكُتُبُ** (یعنی بخاری) **كُرۡسِيُّهٗ : عِلۡمُهٗ** ۔ یہ بھی ایک صفت ہے نہ کوئی جسمانی چیز۔

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۸﴾
۲۸۔ اے کاش موت میرا خاتمہ کرنے والی ہوتی۔

مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَهْ ﴿۲۹﴾
۲۹۔میرے کچھ بھی کام نہ آیا میرا مال۔

هَلَكَ عَنِّىْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۳۰﴾
۳۰۔مجھ سے جاتی رہی میری سلطنت۔

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۱﴾
۳۱۔حکم ہو گا اس کو پکڑو اور اس کے گلے میں طوق ڈال دو۔

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۲﴾
۳۲۔اور جہنم جا داخل کرو۔

ثُمَّ فِىْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۳﴾
۳۳۔پھر ایک زنجیر میں جس کی پیمائش ستّر گز کی ہے اس کو جکڑ دو[1]۔

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۴﴾
۳۴۔ یہ تو ایمان لاتا ہی نہیں تھا باعظمت وشان اللہ پر۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۵﴾
۳۵۔ اور ترغیب نہیں دیتا تھا فقیر کے کھانا دینے پر۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۶﴾
۳۶۔تو آج یہاں اس کا کوئی بھی والی دوست نہیں۔

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۷﴾
۳۷۔اور نہ کچھ کھانا ہے مگر زخموں کا دھوون۔

لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿۳۸﴾ ع
۳۸۔ اس کو سوائے خطا کاروں کے کوئی نہیں کھائے گا۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾
۳۹۔تو میں قسم کھاتا ہوں جو تم دیکھتے ہو۔

---

[1] یہ سرکشوں اور بدکاروں کی طوالانی امیدیں اور عمریں ہیں جو زنجیروں کی شکل میں پیش آئیں گی۔

آیت نمبر ۳۹۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ۔ میں قسم کھاتا ہوں جس کو تم دیکھتے ہو اور جس کو نہیں دیکھتے۔ تمام قدرتی اور مصنوعی چیزوں میں فرق بیّن ہے۔ اسی طرح کلامُ اللہ اور کلامِ انسانی میں فرق ہے تو جس کے دلائل دیئے جاتے ہیں اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ الخ (التکویر:۲۰) وغیرہ کو دیکھو اور غور کرو۔

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔اور اُن کی جو تم نہیں دیکھتے۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۱﴾

۴۱۔کہ بے شک یہ قرآن شریف رسول کریم کی تلاوت کی چیز ہے۔

وَّ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں۔تم لوگ تو بہت کم یقین رکھتے ہو۔

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔نہ کسی کاہن کا قول ہے تم تو بہت ہی تھوڑا سمجھتے ہو۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۵﴾

۴۵۔اور اگر کوئی بات بنالاتا یہ پیغمبر ہم پر خود۔

آیت نمبر ۴۵۔وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا الخ۔سیدھا ہاتھ۔عمدہ تعلیم اور صداقت، معاملاتِ قدرت۔اللہ نے ہاتھ پاؤں کی کل وریدیں دائیں طرف رکھی ہیں اور بائیں طرف صرف بائیں ہاتھ کی اور یہ کلام رسول اللہ خود بنا کر اللہ کی طرف منسوب کر دیتے تو مارے جاتے اور ان کی تعلیم اور صداقت پھیلتی نہیں۔اب یہ آیت ہمیشہ کے لئے قانونِ ناطق قرار پائی کہ اگر کوئی مامور من اللہ ہونے کا جھوٹ دعویٰ کرے تو وہ اس قدر مہلت نہیں پا سکتا جس قدر کہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہلت پائی تھی۔یعنی تئیس برس۔بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ قاعدہ تو کچھ ٹھیک نہیں۔مگر وہ نہیں جانتے کہ اگر کسی جھوٹے نے کوئی دعویٰ کیا تو کیا اس نے اپنے مفتریات الہامات کو تحریر کر کر شائع بھی کیا ہے اور اس کو منجانب اللہ بھی بتایا ہے اور یہ ثابت نہیں بعض مسیلمہ کذّاب کی نسبت بھی کہتے ہیں کہ خود حضرت ہی کا انتقال ہو گیا اور وہ زندہ رہا مگر یہ نہیں سمجھتے کہ وہ حضرت کا مکذّب نہیں تھا بلکہ مقسّم اور وہ اپنے مفتریات کو پھیلانے ہی نہیں پایا تھا چند ہی ماہ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں ہلاک ہو گیا اور تئیس برس کی میعاد نہ ختم کر سکا۔**سجّاح** جو تھی وہ چُپ ہو گئی بلکہ سکوت میں اسے توفیق ملی کہ وہ تائب ہو کر مسلمان ہو گئی۔اس آیت سے بھی حضرت مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے اور سچے مامور ہونے کا کافی ثبوت ملتا ہے اور باوجودیکہ وہ سخت سخت قسمیں کھا کھا کر اپنے دعویٰ پر اصرار کر رہے ہیں اور ۲۳ برس کی میعاد مقررہ بھی پوری ہو چکی مگر ان کو سوائے ترقی کے اور کوئی امر پیش نہیں آیا **وَ هٰذَا عَلَامَاتُ الصِّدْقِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَبِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ** اور یہ بحث متعلق نبوت سے ہے۔اسی طرح کتاب استثنا باب ۱۸ میں ہے کہ **تقوّل** کرنے والا قتل کیا جائے گا اور بے شک ہمارے سرکار دوجہان حضور ﷺ نے اپنی زندگی کے تئیس برس رہ کر ثابت کر دیا کہ جو اتنے عرصہ تک بلا قتل وصلیب وغیرہ زندہ

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۶﴾	۴۶۔تو ہم پکڑ لیتے اس کا داہنا ہاتھ۔
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۷﴾	۴۷۔پھر کاٹ ڈالتے اُس کی رگِ گردن۔
فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۸﴾	۴۸۔ پھر تم میں کوئی بھی اس کو روک نہیں سکتا (یعنی اس کے قتل کو)[۱]۔
وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾	۴۹۔اور بے شک قرآن نصیحت اور یادگار ا ہے متقیوں کے لئے۔
وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۵۰﴾	۵۰۔ اور ہم جانتے ہیں جو تم میں سے جھٹلانے والے ہیں۔
وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۱﴾	۵۱۔ کچھ شک نہیں کہ قرآن تو حسرت اور درد ہی ہے کافروں پر۔
وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۲﴾	۵۲۔ اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ قرآن بالکل یقین کرنے کے قابل ہے۔
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۳﴾ ع	۵۳۔تو تُو اپنے رب کے نام کی تسبیح کر جو سب سے بڑا ہے۔

---

[۱] یہ سچے اور جھوٹے کی شناخت کا معیار ہے۔

(بقیہ حاشیہ) رہے وہ جھوٹا نبی رسول نہیں بشرطیکہ صاف صاف اللہ کا نام لے کر باشاعت تمام الہام و وحی الٰہی و نبوت و ماموریت و رسالتِ الٰہی کا مدعی ہو کر اپنے کو ظاہر کر رہا ہو۔ حسب بشارات توراۃ و قرآن وہ بچ نہیں سکتا۔ قتل کیا جائے گا۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾	۱۔ ہم سورۂ معارج کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔
سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۲﴾	۲۔ طلب کیا ایک طالب نے ایسا عذاب جو ہونے والا ہے۔
لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۳﴾	۳۔ کافروں کو جسے کوئی دفع کرنے والا نہیں۔
مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۴﴾	۴۔ اللہ کی طرف سے جو عروج کا مالک ہے۔
تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۵﴾	۵۔ فرشتے اور کلام اس کی طرف چڑھیں گے اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے۔
فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۶﴾	۶۔ تو صبر کر اچھی طرح۔
اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۷﴾	۷۔ کافر تو اس دن کو بعید سمجھتے ہیں۔
وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿۸﴾	۸۔ اور ہم تو قریب ہی دیکھتے ہیں۔
يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۹﴾	۹۔ جس دن ہو جائے گا آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح۔

آیت نمبر ۴۔ ذِي الْمَعَارِجِ۔ اللہ بہت درجے والا اور بڑی شان والا ہے۔ چونکہ تو اس سے تعلق رکھتا ہے اس لئے تو بھی صاحبِ معراج ہے اور ہوگا۔

آیت نمبر ۵۔ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ۔ سورۃ سجدہ میں بھی اَلْفَ سَنَةٍ (السجدۃ:۶) آیا ہے۔ یہ تغیرات زمانی عظیم واقعات کی حیثیت سے مختلف ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً ایک تیس سال کا دور جس میں خلافتِ حقہ کا خاتمہ ہو۔ دوسرے ساٹھ سال کا جس میں حضرت معاویہؓ کا انتقال ہوا جن کے بعد کوئی صحابی بادشاہ نہیں ہوا۔ ایک سو سال کا دور جس میں روایت بلا واسطہ ختم ہوگئی۔ ایک دور پانچ سو سال کا جس میں عرب کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔ ایک دور ہزار سال کا جس کے بعد یاجوج ماجوج کا غلبہ شروع ہوگیا۔ ایک دور پچاس ہزار سال کا جس میں تمام دنیا الٹ پلٹ ہو جاتی ہے اور انبیاء کا نام نہیں رہتا۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝۱۰	۱۰۔اور پہاڑ رنگین دھنکی ہوئی اُون کی طرح۔
وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝۱۱	۱۱۔کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا کچھ۔
يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىِٕذٍۢ بِبَنِيْهِ ۝۱۲	۱۲۔ حالانکہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ مجرم آرزو کرے گا کہ کاش دے دے اس عذاب سے چھڑوانے کے لئے اپنے بیٹوں کو۔
وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝۱۳	۱۳۔اور اپنی بی بی اور بھائی کو۔
وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝۱۴	۱۴۔اور کنبے کو جس میں رہا کرتا تھا۔
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝۱۵	۱۵۔ اور جتنے زمین میں ہیں سب ہی کو پھر یہ بدلہ اس کو بچا لے۔
كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ۝۱۶	۱۶۔نہیں ایسا تو نہیں ہوگا۔جہنم تو ایک شعلہ زن آگ ہے۔
نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝۱۷	۱۷۔ چمڑے کو جھلس ڈالنے والی۔
تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝۱۸	۱۸۔ اس کو پکارتی ہے جس نے منہ پھیر لیا (ذکر الٰہی سے) اور پیٹھ پھیر لی (حق سے)۔
وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝۱۹	۱۹۔اور مال جمع کیا اور پھر اس کو جمع رکھ چھوڑا۔
اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝۲۰	۲۰۔ بے شک آدمی پیدا کیا گیا ہے گھبرانے والا کچے دل کا۔
اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝۲۱	۲۱۔ جب اس کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے۔
وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝۲۲	۲۲۔ اور جب اس کو بھلائی پہنچتی ہے تو بخل کرتا ہے۔
اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝۲۳	۲۳۔مگر نمازی لوگ (ایسے نہیں ہوتے)۔
الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآىِٕمُوْنَ ۝۲۴	۲۴۔جو اپنی نماز پر ہمیشہ قائم ہیں۔

وَالَّذِیۡنَ فِیۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ ﴿۲۵﴾	۲۵۔اور جن کے مال میں حصہ معیّن ہے۔
لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ ﴿۲۶﴾	۲۶۔سائل کا (مانگنے والوں کا) اور محروم کا (اور جو مانگتے نہیں چپ رہتے ہیں اور اس میں کتے بلّی وغیرہ بھی داخل ہیں)۔
وَالَّذِیۡنَ یُصَدِّقُوۡنَ بِیَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۲۷﴾	۲۷۔اور جو یقین رکھتے ہیں قیامت کا۔
وَالَّذِیۡنَ هُمۡ مِّنۡ عَذَابِ رَبِّهِمۡ مُّشۡفِقُوۡنَ ﴿۲۸﴾	۲۸۔اور جو اپنے رب سے خائف اور ترساں اور لرزاں ہیں۔
اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمۡ غَیۡرُ مَاۡمُوۡنٍ ﴿۲۹﴾	۲۹۔بے شک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں۔
وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ﴿۳۰﴾	۳۰۔اور وہ لوگ جو اپنے شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔
اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَیۡمَانُهُمۡ فَاِنَّهُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ ﴿۳۱﴾	۳۱۔مگر اپنی بیبیوں اور باندیوں سے تو ان کو کچھ ملامت نہیں۔
فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡعٰدُوۡنَ ﴿۳۲﴾	۳۲۔کہ جو کوئی چاہے اس کے سوا کچھ اور تو یہی لوگ حد سے باہر نکلنے والے ہیں۔
وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ ﴿۳۳﴾	۳۳۔اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنی بات کو نباہتے ہیں۔
وَالَّذِیۡنَ هُمۡ بِشَهٰدٰتِهِمۡ قَآئِمُوۡنَ ﴿۳۴﴾	۳۴۔اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔

آیت نمبر۳۲۔ اَلۡعٰدُوۡنَ۔ اس آیت سے شیعوں کا متعہ صاف طور پر حرام ثابت ہوتا ہے کیونکہ متعہ والی عورت نہ ازواج میں ہے نہ لونڈیوں میں۔ ازواج میں اس طرح نہیں کہ اس کے لئے **حقّ زوجیّت** ثابت نہیں اور نہ اس کی اولاد کی نسبت کچھ حکم ہوا۔ متعہ والی عورت لونڈی بھی نہیں اور **مَاوَرَآءَ** کے لفظ میں جلق۔ خلافِ وَضعِ فِطری۔ **مَساحقت** (چپٹی) عَزل وغیرہ داخل ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۵﴾
۳۵۔ اور وہ جو اپنی نماز کی خبر رکھتے ہیں[1]۔

اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع
۳۶۔ یہی لوگ عزت کے باغوں میں ہوں گے۔

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۷﴾
۳۷۔ کیا ہو گیا ہے کافروں کو کہ تیری طرف دوڑے چلے آتے ہیں۔

عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۸﴾
۳۸۔ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے ٹکڑیاں کی ٹکڑیاں۔

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۹﴾
۳۹۔ کیا اس میں سے ہر ایک شخص اس بات کی خواہش رکھتا ہے کہ نعمت کے باغوں میں داخل کیا جائے؟

كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾
۴۰۔ ہرگز نہیں! ہم نے ان کو اس چیز سے پیدا کیا ہے جس کو وہ جانتے ہیں۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۱﴾
۴۱۔ اور میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے پروردگار کی! کہ بے شک ہم بڑے قادر ہیں۔

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۲﴾
۴۲۔ اِس بات پر کہ ان سے بہتر لا کر موجود کر دیں اور ہم کو کوئی عاجز کرنے والا نہیں۔

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۳﴾
۴۳۔ تُو ان کو چھوڑ دے کہ واہیات باتیں بنائیں اور فرضی کھیل کھیلیں یہاں تک کہ وہ اپنے اس وقت سے آ ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

---

[1] پابندی اوقات کے ساتھ ٹھیک وقتوں پر با قاعدہ پڑھتے ہیں۔

آیت نمبر ۴۱۔ لَقٰدِرُوْنَ ۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہو گیا۔ تمام متکبر دشمن مارے گئے اور سعید و خدا پرست لوگ آپ کے ساتھ ہو گئے اور کوئی مخالف کامیاب نہ ہوا۔

يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ جس دن نکل پڑیں گے قبروں سے اس طرح دوڑتے ہوں گے گویا کسی نشانہ یا پانی کی طرف دوڑتے چلے جاتے ہیں۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِىْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی اور ذلت ان پر چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی تو وہ دن ہے جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا تھا۔ ع ۲

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝١

۱۔ہم سورۂ نوح کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَكَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝٢

۲۔ ہم نے بھیجا نوح کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر کہ ڈرا اپنی قوم کو اس سے کہ آ جاوے ان پر ٹیس دینے والا عذاب۔

قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡ لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝٣

۳۔نوح نے کہا اے میری قوم! میں تم کو صاف صاف ڈرسنانے والا ہوں۔

اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوۡهُ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۝٤

۴۔عبادت کرو اللہ کی اور اسی کو سپر بناؤ اور میرا کہا مانو۔

يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُؤَخِّرۡكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝٥

۵۔ وہ تم کو بخش دے گا۔تمہاری کمزوریاں ڈھانپ دے گا اور تم کو ایک وقت مقرر تک مہلت دے گا۔اللہ کا وقت جب آ جاتا ہے تو اس میں کچھ دیر نہیں لگتی۔کیا اچھا ہوتا اگر تم جانتے! وقف لازم

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِىۡ لَيۡلًا وَّنَهَارًا ۝٦

۶۔نوح نے کہا اے میرے ربّ! میں نے اپنی قوم کو دن رات دعوت دی۔

آیت نمبر۲۔ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۔یہ بہت امن وامان کے زمانہ والے ہیں اس لئے ٹیس دینے والے عذاب سے ڈرایا کہ کہیں یہ آرام وامن جاتا نہ رہے۔ہوشیار ہو جاؤ اور پھر نوحہ نہ کرنا پڑے کیونکہ آرام دہ شخص نوحؑ تم میں موجود ہے۔ایک فارسی شاعر نے کہا ہے ؎

چہ غم دیوار امت را کہ باشد نوح کشتی بان

آیت نمبر۴۔ اَطِيۡعُوۡنِ ۔یہ اطاعت رسول کی ایک زبردست دلیل اور چکڑالوی وغیرہ فرقوں کا ردّ ہے۔

آیت نمبر۵۔ لَا يُؤَخَّرُ :۔

روزے کہ اجل در آید از پیش و پست — شک نیست کہ مہلت نہ دہد یک نفست

یاری نہ رسد دراں دم از ہیچ کست — برباد شود جملہ ہواؤ ہوست

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝۷

۷۔ تو وہ میری دعوت سے بھاگتی ہی رہی۔

وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝۸

۸۔ اور میں نے جب جب ان کو دعوت دی کہ تو ان کو بخش دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں اور اپنے کپڑوں میں چھپ گئے[1] اور ضد کی اور بڑا ہی غرور کیا۔

ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝۹

۹۔ پھر میں نے ان کو دعوت دی پکار پکار کر۔

ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝۱۰

۱۰۔ پھر میں نے ان کو ظاہری طور پر بھی سمجھایا اور پوشیدہ طور پر بھی سمجھایا چپکے سے۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۱

۱۱۔ پھر میں نے کہا معافی مانگو تمہارے رب سے بے شک وہ تو بڑا غفار ہے۔

يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝۱۲

۱۲۔ تم پر وہ بھیج دے گا آسمان سے موسلادھار بارش۔

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝۱۳

۱۳۔ اور تمہاری مدد فرمائے گا مالوں سے اور بیٹوں سے اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بہادے گا۔

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝۱۴

۱۴۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے وقار کا لحاظ نہیں رکھتے (یعنی بڑی امیدیں اللہ سے نہیں رکھتے)۔

---

[1] یعنی خواب غفلت کی رضائی تان کے سوگئے اور دلوں کو غافل بنائے ہوشیار نہ رکھے۔

آیت نمبر ۸۔ ثِيَابَهُمْ ۔ **ثِيَاب** کے معنے **قلب** کے بھی آتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۱۔ اِسْتَغْفِرُوْا ۔ ایک ولی سے کسی نے کہا قحط پڑ رہا ہے۔ اس نے کہا استغفار پڑھو۔ کسی نے کہا مجھے اولاد نہیں ہے اسے بھی کہا استغفار پڑھ۔ تیسرے نے کچھ مانگا اس کو بھی یہی جواب ملا۔ کسی نے وجہ پوچھی جواب دیا قرآن نے یہی بتایا ہے سورۃ نوح فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ (نوح: ۱۱)۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ حالانکہ اس نے تم کو پیدا کیا طرح طرح سے (یا طرح طرح کا)۔

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۶﴾

۱۶۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کیسے بنائے اللہ نے سات آسمان چوڑے چوڑے۔

وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور ان میں چاند کا اُجالا بنایا اور آفتاب کو جلتا ہوا چراغ بنایا۔

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور اللہ نے تم کو اُگایا زمین سے جما کر[۱]۔

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۹﴾

۱۹۔ پھر تم کو لوٹا کر اُسی میں لے جائے گا اور ایک طرح سے تم کو نکالے گا۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور اللہ ہی نے بنادیا تمہارے لئے زمین کا بچھونا۔

لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۱﴾ ع

۲۱۔ تا کہ اس کے چوڑے چوڑے راستوں میں چلو۔

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ نوح نے عرض کی اے میرے ربّ! انہوں نے میرا کہا نہ مانا اور ایسوں کی پیروی کی جو ان کے مال اور اولاد میں نقصان کے سوا کچھ نہ بڑھا سکے۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور انہوں نے ایک منصوبہ کیا بہت ہی بڑا منصوبہ۔

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ

۲۴۔ اور بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے معبودں کو اور کبھی نہ چھوڑنا **وُدّ**[۲] اور نہ **سُوَاع**[۳] کو اور نہ

[۱] یعنی زمین کی روئیدگی سے تم کو اگایا ایسا ہی کہیں **مِنْ عَجَلٍ** اور **مِنْ ضُعْفٍ** و **مِنْ تُرَابٍ** بھی آتا ہے۔
[۲] محبت اور خواہش کا بت جو باعث ایجاد خلق سمجھا جاتا تھا جس کو بَرَہما کہتے ہیں۔
[۳] بقائے عالم کا بت یہ عورت کی شکل میں تھا جس کو ہندو وِشنو کہتے ہیں۔

وَنَسۡرًا ﴿۲۳﴾ | یغوث[۱] کو اور نہ یعوق[۲] کو اور نہ نسر[۳] کو۔

وَقَدۡ اَضَلُّوۡا كَثِيۡرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ | ۲۵۔ اور کچھ شک نہیں کہ انہوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا اور اے میرے ربّ! تُو تو ان ظالموں کو گمراہی نصیب کرنا[۴]۔

مِمَّا خَطِيۡٓـئٰتِهِمۡ اُغۡرِقُوۡا فَاُدۡخِلُوۡا نَارًا ۙ فَلَمۡ يَجِدُوۡا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡصَارًا ﴿۲۵﴾ | ۲۶۔ ان ہی کے خطاؤں کے سبب سے وہ ڈبائے گئے پھر آگ میں داخل کر دیئے گئے تو انہوں نے نہ پائے اللہ کے سوا کوئی مددگار۔

وَقَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ لَا تَذَرۡ عَلَى الۡاَرۡضِ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ | ۲۷۔ اور نوح نے عرض کی اے میرے ربّ! نہ چھوڑ خاص زمین پر کافروں کا کوئی گھر بسنے والا۔

اِنَّكَ اِنۡ تَذَرۡهُمۡ يُضِلُّوۡا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوۡۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ | ۲۸۔ بے شک اگر کہیں تو ان کو چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو بہکائیں گے اور جو جنیں گے وہ تو بدکار کٹّا کافر ہی ہوگا۔

رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَيۡتِىَ مُؤۡمِنًا وَّلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ | ۲۹۔ اے میرے ربّ! میری مغفرت کر اور میرے ماں باپ کی اور جو آدمی میرے گھر میں ہے اور تمام باایمان مرد اور عورتوں کی اور ظالموں پر تو بربادی ہی بڑھاتا رہنا۔

---

۱ یہ مشکل کشائی اور حاجت روائی کا بت گھوڑے کی شکل میں تھا اس کو اندر دیوتا کہتے ہیں۔
۲ یہ مصیبتوں اور دشمنوں کے دفع کرنے کا بت ہے شیر کی شکل کا۔ اس کو ہندو شیو اور سنگھ کہتے ہیں۔
۳ یہ درازی عمر کا بت گدھ کی شکل میں تھا۔ جس کے وہ اپنے افعال کے سبب سے مستحق ہیں۔
۴ یعنی کوئی نبی نہ ہوگا یا مرے بعد اٹھنا نہیں ہے۔

آیت نمبر ۲۶۔ فَاُدۡخِلُوۡا نَارًا۔ اس سے ظاہر ہے کہ قبر میں بھی عذاب ہوگا۔
آیت نمبر ۲۸۔ فَاجِرًا كَفَّارًا۔ یعنی ان کافروں کی نہ آئندہ نسلوں سے کچھ امید ہے نہ موجودہ سے۔

سُوْرَۃُ الْجِنِّ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰیَۃً وَّ رُکُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

۱۔ہم سورۂ جن کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ②

۲۔تو سنا دے میری طرف وحی کی گئی ہے کہ مجھے (قرآن) پڑھتے سن گئے ہیں چند جــــنّ پھر انہوں نے کہا ہم نے عجیب ہی قرآن سنا ہے۔

یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ③

۳۔ جو نیک راہ سکھاتا ہے تو ہم نے تو اسے مان لیا اور ہم تو کبھی شریک نہ ٹھہرائیں گے اپنے ربّ کا کسی کو۔

آیت نمبر۲۔ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ۔سورۃ الاحقاف رکوع ۴ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جــنّ موسیٰ کی کتاب کو مانتے تھے اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی **(الاحقاف:۳۱)** ۔باوجود اس کے کہ موسیٰ کی کتاب میں ایک نبی موسیٰ کی مانند آنے کی پیشگوئی ہے لیکن ان کو خیال بھی ہوگیا تھا کہ اب خدا کسی کو مبعوث نہیں کرے گا اسی طرح یوسف علیہ السلام کی قوم نے کہا۔ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰہُ مِنْۢ بَعْدِہٖ رَسُوْلًا **(المؤمن:۳۵)** اور جیسا کہ آج کل کے مسلمان باوجود یہ جاننے کے کہ نبی کریمؐ نے پیشگوئی کی ہے **(کذا فی المشکوۃ** جلد چہارم) کہ ایک نبی اس اُمّت میں سے آنے والا ہے پھر کہتے ہیں کہ اس اُمّت میں نہ کوئی آنے والا اور نہ کسی کی ضرورت ہے۔ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ **(المؤمنون:۸۲)** تفسیر میں لکھا ہے کہ نصیبین یمن کا ایک بڑا شہر تھا وہاں کے یہود جــنّ کہلاتے تھے۔سوقِ عُکاظ میں وہاں کے لوگ آتے تھے اور قرآن سن کر حیران ہوتے چنانچہ سورۃ احقاف رکوع ۴ پ ۲۶ میں مذکور ہے یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا...الخ **(الاحقاف:۳۱)** جس میں تعصب کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ ☆ کا اسم شریف نہیں لیا۔

بخاری شریف اور مشکوٰۃ کی حدیثوں میں جــــنّ کے معنے سانپ۔کالا کتّا۔مکّھی۔بھنوری۔چیونٹی۔ اجرام وبائی۔بجلی۔دشمن کے ملک میں ایک یا دو جانے والے کبوتر اور باز اور اس کے پیچھے دوڑنے والا۔ **زَقُّوم**۔بائیں ہاتھ سے کھانے والا۔سِنگھ۔جلی ہوئی روٹی۔گدھا۔بال پراگندہ رکھنے والا۔شاعر۔غراب۔ناک یا کان کٹا۔شریر سردار۔ بکریاں۔گائیں وغیرہ کے آتے ہیں۔اور جــنّ اور ملائکہ ضرور ضرور ایک مخلوق الٰہی ہیں جو کبھی کشفی طور پر نظر آجاتے ہیں اور ظاہر میں دِکھنے والی مخلوق نہیں۔بڑے آدمیوں کو بھی جنّ کہتے ہیں جیسے **جِنُّ النَّاسِ مُعَظَّمُھُمْ** شاید اسی سے ہندی کا مہاجن بنا ہوگا۔

☆ غالبًا سہوِ کاتب ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونا چاہیے۔(ناشر)

وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝٤

۴۔ اور یہ کہ بہت اونچی شان ہے ہمارے رب کی نہ تو کوئی اس کی جورو ہے نہ بیٹا۔

وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝٥

۵۔ اور یہ بھی کہا کہ ہم میں کے بے وقوف لوگ اللہ پر جھوٹ افترا کیا کرتے تھے۔

وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝٦

۶۔ اور یہ ہمارا خیال تھا کہ ہرگز نہ بولیں گے انسان اور جنّ اللہ پر کوئی جھوٹی بات۔

وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝٧

۷۔ اور یہ بھی کہا کہ بہت سے بنی آدم مردوں میں سے جنات مردوں کی پناہ لیا چاہتے تھے تو ان آدمیوں نے جنات کا غرور زیادہ کیا۔

وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝٨

۸۔ اور ان آدمیوں کا ایسا ہی خیال تھا جیسا کہ تمہارا خیال تھا کہ اللہ ہرگز نہ اٹھائے گا کسی کو۔

وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝٩

۹۔ اور ہم آسمانی باتوں کی طرف غور کرتے رہے ہیں۔ تو اس کو پایا بھرا سخت چوکیداروں اور انگاروں سے[1]۔

وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝١٠

۱۰۔ اور ہم جا بیٹھا کرتے تھے خاص خاص موقعوں پر سنا کرتے تھے۔ تو جو کوئی اب سننے کا قصد کرے تو اپنے لئے انگاروں کو تاک لگائے ہوئے پاتا ہے۔

---

[1] یعنی رسول کریم ﷺ کے وقت میں بہت سے ستارے آسمانی کرشمے دکھلا رہے تھے۔

آیت نمبر۹۔ شُهُبًا۔ آنحضرت ﷺ اور دیگر انبیاء کے وقت میں بھی ستارے بکثرت ٹوٹے تھے جیسے کہ ہمارے زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے وقت ٹوٹے۔

آیت نمبر۱۰۔ رَصَدًا۔ اس آیت شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ جنّ اور شیاطین ایک ہی ہیں اور دو آیتیں اس کی مؤیّد ہیں۔ ایک تو سورۃ تبارک کی وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ **(الملك:۶)** اور دوسری آیت كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ **(الكهف :۵۱)**۔

وَّ اَنَّا لَا نَدْرِیْۤ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور ہم نہیں جانتے کہ کچھ برائی پہنچانی منظور ہے زمین کے رہنے والوں پر یا ان کے حق میں بھلائی پہنچانے کا ارادہ فرمایا ہے (اللہ نے)۔

وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور کچھ تو ہم میں سے سنوار والے ہیں اور کچھ اور طرح کے ہیں ہم میں کئی مختلف طریقے ہیں۔

وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور ہم نے یقین کرلیا ہے کہ ہم عاجز نہیں کر سکے زمین میں اللہ کو اور نہ اُس کو تھکا سکتے ہیں بھاگ کر۔

وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور ہم نے جب کامیابی کی بات سنی تو اسے مان لیا۔ تو جو شخص اپنے رب پر ایمان لائے گا وہ نہ کسی نقصان کا خوف کرے گا اور نہ ظلم کا۔

وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور ہم میں سے بعض تو فرمانبردار ہیں اور بعض نافرمان ہیں پس جو فرمانبردار بنا تو انہوں نے راہِ راست کا ارادہ کرلیا۔

وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور جو نافرمان ہیں وہ جہنم کی لکڑیئیں ہیں۔

وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۷﴾

۱۷۔ (اور تم کہہ دو اے محمدؐ! کہ میری طرف بھی وحی آئی ہے) کہ اگر یہ لوگ سیدھے راستہ پر قائم رہتے تو ہم ان کو ضرور سیراب کر دیتے وسعت دے کر۔

آیت نمبر ۱۱۔ **اُرِیْدَ**۔ میں ادب کا لحاظ رکھا ہے **اَرَادَ** نہیں کہا ہے۔ حدیث میں بھی آتا ہے **اَلْخَیْرُ كُلُّهٗ اِلَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ**۔

آیت نمبر ۱۵۔ **اَلْقٰسِطُوْنَ**۔ لفظ **قِسط** کو اگر ثلاثی میں لے جاویں تو اس کے معنے جور وظلم کے ہیں اور اگر باب افعال میں لے جاویں تو عدل وانصاف کے معنے ہوتے ہیں۔ **قَاسِطٌ ۔ ظَالِمٌ ۔ قَسَطَ اَیْ جَارَ وَ اَقْسَطَ ۔ عَدَلَ**۔

لِّنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ‌ ؕ وَمَنۡ يُّعۡرِضۡ عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّهٖ يَسۡلُكۡهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ‏ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ تا کہ اس میں ان کا امتحان اور تمیز کریں تو جو شخص منہ موڑے اللہ کے ذکر سے تو وہ اس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

وَّاَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ‏ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور مسجدیں تو اللہ ہی کے ذکر کے لئے ہیں تو اس کے ساتھ کسی کو بھی نہ پکارو۔

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبۡدُ اللّٰهِ يَدۡعُوۡهُ كَادُوۡا يَكُوۡنُوۡنَ عَلَيۡهِ لِبَدًا ؕ‏ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور یہ کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ اللہ کی عبادت کرنے کو تو وہ جمع ہو جاتے ہیں اس پر ڈٹ کے ڈٹ (جمگھٹا کرنے کو)۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَدۡعُوۡا رَبِّىۡ وَلَاۤ اُشۡرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا‏ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ کہہ دے کہ میں تو اپنے ہی رب کی طرف بلاتا ہوں اور اس کا کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہراتا۔

قُلۡ اِنِّىۡ لَاۤ اَمۡلِكُ لَـكُمۡ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا‏ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ کہہ دے نہ تو میرے ہی اختیار میں ہے تم کو کچھ ضرر پہنچانا اور نہ راہِ راست پر لے آنا۔

قُلۡ اِنِّىۡ لَنۡ يُّجِيۡرَنِىۡ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنۡ اَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ۙ‏ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ تو کہہ دے مجھ کو ہرگز پناہ نہ دے گا اللہ کے عذاب سے کوئی بھی اور میں اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ بھی نہ پاؤں گا۔

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ‌ ؕ وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ‏ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ مگر (ہاں !! میں اپنا فرض منصبی ادا کرتا ہوں) یعنی خبر پہنچانا اللہ کی طرف سے اور اس کے پیام اور جو شخص نافرمانی کرے گا اللہ کی اور رسول کی تو بے شک اس کے لئے جہنم کی آگ ہے وہ مدتوں اس میں رہیں گے۔

حَتّٰۤى اِذَا رَاَوۡا مَا يُوۡعَدُوۡنَ فَسَيَـعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَضۡعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا‏ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ (یہ تو غفلت ہی میں رہیں گے) یہاں تک کہ دیکھیں گے وہ جس کا وعدہ کیا جاتا ہے تو قریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور اور گنتی میں کم ہیں۔

ع ۱ ۱۱

قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ تُو کہہ دے میں تو نہیں جانتا کہ وہ چیز نزدیک ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے یا میرا ربّ اس کے لئے کوئی دراز میعاد مقرر کر دے۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ وہ بڑا غیبوں کا جاننے والا ہے پس وہ خبر نہیں دیتا اپنے غیب کے بھید کی کسی کو۔

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ مگر جس کو اپنے رسولوں میں سے چاہے تو وہ اس کے آگے اور پیچھے لگا دیتا ہے محافظ۔

لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۹﴾

۲۹۔ تاکہ جان لے کہ بے شک انہوں نے پہنچا دیئے رب کے پیغام اور اس نے گھیر رکھا ہے جو کچھ ان کے پاس ہے اور ہر ایک چیز کی گنتی اس نے گن لی ہے۔ ع ۲ ۹ ۱۲

آیت نمبر ۲۷۔ فَلَا یُظْهِرُ ۔ اظہار علی الغیب مدعی نبوت کا خاصہ ہے۔ غیر اس مقام پر ہرگز نہیں پہنچتا کیونکہ چہرہ نمائی حق یا آئینہ خدا نما یا مظہر الحق ہونے کا درجہ ہے۔ ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت ۔۔۔ اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور ۔۔۔ ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①	ا۔ ہم سورۂ مزمل کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جس نے عابدوں کو پہلے ہی سے سمجھ دے رکھی ہے اور ان کی سچی کوشش کا بدلہ بھی دینے والا ہے۔
يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ②	۲۔ اے قرآن کے اٹھانے والے نبوت کی خلعت پہننے والے!
قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ③	۳۔ کھڑا رہا کر رات کو مگر تھوڑی ہی رات۔
نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ④	۴۔ نصف یا اس میں سے کچھ کم کر۔

تمہید ۔ بزاز، طبرانی اور ابو نعیم نے شانِ نزول یہ بیان کیا ہے کہ دار الندوہ میں قریش نے جمع ہو کر آنحضرت ﷺ کا نام رکھنا چاہا۔ کسی نے شاعر، کسی نے مجنون، کسی نے ساحر، کسی نے کاہن تجویز کیا۔ آپ کو بُرا معلوم ہوا اور کمبل کی چادر اوڑھ کر لیٹ گئے اس وقت یہ سورۃ اور سورۃ **مُدَّثِّر** اتری۔ ان سے بھی پہلے **اِقْرَءْ . مَالَمْ يَعْلَمْ** تک اُتری تھی۔ اوّل **مُدَّثِّر** پھر **مُزَّمِّل**۔ کچھ اختلاف بھی ہے مگر اس پر اتفاق ہے کہ یہ اوائل سورۃ ہیں اور ان الفاظ **مُزَّمِّل** و **مُدَّثِّر** میں تلطّف اور تنبیہ بھی مدّنظر ہے۔

آیت نمبر۴ ۔ **نِصْفَهٗٓ** ۔ تہجد۔ رات کی نماز۔ **نِصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ** مراد یا تو چھ بجے شام سے نو بجے رات تک اور پھر تین بجے سے چھ بجے تک تہجد۔ قرآن، تسبیح تہلیل کا وقت ہے یا اڑھائی بجے سے پس نصف شب ہو جاتی ہے یعنی چھ گھنٹے کیونکہ مغرب کے بعد سے نو بجے تک تین گھنٹے اور تین بجے سے چھ بجے تک یا اڑھائی بجے سے چھ بجے تک جملہ چھ گھنٹے ہوئے جو نصف شب ہوتی ہے یا چونکہ راتیں بڑھتی گھٹتی رہتی ہیں اس لئے متوسط رات میں نصف شب ہے اور چھوٹی راتوں میں نصف سے کم اور بڑی راتوں میں نصف سے زیادہ قیام کرنے کا ارشاد ہے اور چونکہ حکم قطعی نہیں بلکہ **اَوْ** کے ساتھ ارشاد ہوا ہے تو طبیعت کے نشاط و انشراح پر بھی اس قیامُ اللّیل کو حوالہ کیا گیا ہے یعنی چھوٹی راتوں میں بحالت نشاط زیادہ قیام کر سکتا ہے اور بڑی راتوں میں بحالت عدم نشاط کم اس نماز کو پڑھنے والے اور مداومت کرنے والے (ہیں)۔ ایک حدیث میں حضور کی زبانی **اَشْرَافُ اُمَّتِیْ** کا خطاب پاتے ہیں۔ **شرف** کے معنے بلند درجے کے ہیں۔ یہ نماز رسول اللہ ﷺ سے مخصوص نہیں ہے جیسے عوام کا خیال ہے کیونکہ قرآنی طرز اسی قسم کا ہے کہ کبھی مخاطب خاص اور بیان عام ہوتا ہے جیسا

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۵﴾

۵۔ یا آدھی سے کچھ بڑھا دے اور قرآن کو آہستہ آہستہ پڑھا کر سوچ سمجھ کر۔

اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۶﴾

۶۔ قریب ہی ڈال دیں گے تجھ پر بھاری بوجھ[۱]۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْـًٔا وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿۷﴾

۷۔ رات کا جاگنا نفس کے کچلنے کے لئے سخت تر ہے اور اس میں بات پکی نکلتی ہے۔

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ﴿۸﴾

۸۔ تجھ کو دن میں بڑے بڑے کام رہتے ہیں۔

---

[۱] وحی رسالت وعبادات وغیرہ۔

(بقیہ حاشیہ) سورۃ بنی اسرائیل۔ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ (بنی اسرائیل:۲۳) میں مخاطب خاص آپ معلوم ہوتے ہیں۔ اس تمام رکوع میں یہی طرز ہے کہ مراد عام ہے اور مخاطبات خاص۔ تو تہجد سب ہی کو پڑھنا چاہئے اور مشکوٰۃ شریف وغیرہ میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ قیامت کے دن سب لوگ ایک میدان میں جمع ہوں گے اور ایک پکارنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے بستر چھوڑ کر تہجد اور صبح کی نماز کے لئے اٹھا کرتے تھے وہ کھڑے ہو جائیں گے وہ تھوڑے ہی ہوں گے۔ پس ان کو مل جائے گا حکم کہ تم بلا حساب جنت میں چلے جاؤ۔ اس کے بعد دوسروں کا حساب شروع ہوگا اور فرمایا رحمت اس شخص پر جو تہجد کے واسطے آپ بھی اٹھے اور اپنی بیوی کو بھی اٹھاوے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی مارے اسی طرح عورت کرے۔

آیت نمبر۵۔ تَرْتِيْلًا ۔ آہستہ آہستہ پڑھا کر۔ سوچ سمجھ کر تو شبینہ **حفّاظ محلّ تأمل** ہے وہ بھی رمضان شریف میں جیسا کہ عوام میں عادت پڑی ہوئی ہے۔

آیت نمبر۸۔ سَبْحًا طَوِيْلًا ۔ سَبَّحَ کے اصلی معنے چلنے پھرنے اور بڑے بڑے کام کرنے کے ہیں۔ پیراک بھی **سَابِح** کہلاتا ہے جو اپنی نجات کے لئے ہاتھ پیر مارا کرتا ہے۔ یہاں **سَبْحًا** سے **تَصَرُّف فِی الْحَوَائِج** مراد ہے جو تمام دین کے کاموں میں تجھے کرنا پڑتی ہے۔ نماز پڑھنا پڑھانا۔ مریضوں کی عیادت۔ جنازوں کا پڑھانا۔ فقراء اور مہاجرین کی اعانت۔ طلّاب کو تعلیم۔ متقیوں کو ارشاد و فتویٰ۔ صلح کرنا۔ مخالفوں سے لڑنا۔ ذاتی کام کاج۔ بیبیوں کی ضروریات کا خیال رکھنا اسی قسم کے لاکھوں دینی کام سَبْحًا طَوِيْلًا ہیں۔ سند العلماء حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (الم نشرح:۲) کی تحت میں حضور کی کارگزاریوں کی خوب تفسیر کی ہے شائقین وہاں ملاحظہ فرماویں۔

وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلۡ اِلَيۡهِ تَبۡتِيۡلًا ؕ﴿۹﴾

۹۔ اور اپنے رب کا نام لے اور اسی کی طرف سب سے ہٹ کر جھک جا۔

رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذۡهُ وَكِيۡلًا ﴿۱۰﴾

۱۰۔ وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے کوئی بھی سچا معبود محبوب نہیں اس کے سوا تو تُو اسی کو اپنا ضامن اور کارساز بنالے۔

وَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَاهۡجُرۡهُمۡ هَجۡرًا جَمِيۡلًا ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور وہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کر اور عمدگی کے ساتھ ان سے الگ ہو جا۔

وَذَرۡنِىۡ وَالۡمُكَذِّبِيۡنَ اُولِى النَّعۡمَةِ وَمَهِّلۡهُمۡ قَلِيۡلًا ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور تُو مجھے اور ان جھٹلانے والوں کو جو مال و دولت والے ہیں اور ذرا ان کو مہلت دے تھوڑی۔

اِنَّ لَدَيۡنَاۤ اَنۡكَالًا وَّجَحِيۡمًا ۙ﴿۱۳﴾

۱۳۔ ہمارے پاس نکیل ہے بیڑیاں اور دوزخ ہے۔

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيۡمًا ۚ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور گلا گھونٹنے والا کھانا ہے اور ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

يَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ وَكَانَتِ الۡجِبَالُ كَثِيۡبًا مَّهِيۡلًا ﴿۱۵﴾

۱۵۔ ایک دن زمین اور پہاڑ ہل جائیں گے اور پہاڑ ریت کے بڑے بڑے ٹیلے ہو جائیں گے۔

آیت نمبر۱۰۔ وَكِيۡلًا ۔ چونکہ آقا کے کام میں لگا ہوا ہے تو اس کے کام اور روزی کی فکر آقا پر ہے۔ سچ ہے ع

خدا خود میر ساماں است اصحاب توکّل را

خود ہمارے حضورؐ نے بھی فرمایا ہے یعنی حدیث میں آیا ہے۔ **مَنۡ جَعَلَ الۡهُمُوۡمَ هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنۡيَاهُ وَمَنۡ تَشَعَّبَتۡ بِهِ الۡهُمُوۡمُ فِىۡ اَحۡوَالِ الدُّنۡيَا لَمۡ يُبَالِ اللّٰهُ فِىۡ اَىِّ اَوۡدِيَتِهَا هَلَكَ** (سنن ابن ماجه باب الانتفاع بالعلم والعمل به) (ترجمہ) جس نے تمام غموں کو ایک غم بنالیا ہے آخرت کا یعنی صرف آخرت ہی کی فکر رکھتا ہے اللہ اس کے دنیا کے غموں کو دور کرے گا۔ اور جو دنیا کے غموں کے ساتھ پھرا کرتا ہے۔ اللہ کو کچھ پرواہ نہیں کہ وہ کس جنگل میں ہلاک ہو گیا اور اسے دنیا بھی نہیں ملی۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ رَسُوۡلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيۡكُمۡ كَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ؕ‏ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ ہم نے تمہاری طرف ویسا ہی رسول بھیجا ہے۔ جو تم پر نگران ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔

فَعَصٰى فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰهُ اَخۡذًا وَّبِيۡلًا‏ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بڑی سختی سے پکڑ لیا۔

فَكَيۡفَ تَتَّقُوۡنَ اِنۡ كَفَرۡتُمۡ يَوۡمًا يَّجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ شِيۡبَا ۖ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پس اگر تم نے بھی کفر کیا تو تم بھی کیسے بچو گے اس دن جو چھوکروں کو (بسبب فکر کے) بوڑھے بنادے گا۔

السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ بِهٖ‌ ؕ كَانَ وَعۡدُهٗ مَفۡعُوۡلًا‏ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ جس سے آسمان بھی پھٹ جائیں گے اور اس کا وعدہ تو پورا ہو کر ہی رہے گا۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا ‏﴿۲۰﴾ ع

۲۰۔ یہ تو ایک یادگارا اور نصیحت ہی ہے پس جو چاہے اپنے رب کی راہ اختیار کرے۔

ع ۲۰/۱۳

اِنَّ رَبَّكَ يَعۡلَمُ اَنَّكَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰى مِنۡ ثُلُثَىِ الَّيۡلِ وَنِصۡفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيۡنَ مَعَكَ‌ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ‌ ؕ عَلِمَ اَنۡ لَّنۡ تُحۡصُوۡهُ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ‌ فَاقۡرَءُوۡا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ‌ ؕ عَلِمَ اَنۡ سَيَكُوۡنُ مِنۡكُمۡ مَّرۡضٰى ۙ وَاٰخَرُوۡنَ يَضۡرِبُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ يَبۡتَغُوۡنَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ‌ ۙ وَاٰخَرُوۡنَ

۲۱۔ تیرا رب جانتا ہے کہ تُو قریباً رات کی دو تہائی اور کبھی نصف اور کبھی ایک تہائی کھڑا رہتا ہے اور تیرے ساتھیوں میں سے بھی ایک جماعت۔ اور اللہ تعالیٰ تو رات اور دن کا اندازہ لگاتا ہے۔ اس کو معلوم ہے کہ تم اس کو نبھا نہ سکو گے تو اس نے تمہاری طرف رجوع فرمایا تو قرآن جتنا میسر ہو سکے پڑھ لیا کرو۔ ان کو (یہ بھی) معلوم ہے کہ تم میں بیمار بھی ہوں گے اور فکر تلاشِ معاش میں بعضے پھریں گے اور بعض اللہ کی راہ

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱﴾ ع

میں جنگ کریں گے تو جتنا ہو سکے قرآن میں سے پڑھ لیا کرو اور نماز کو ٹھیک درست رکھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کے لئے اچھا مال الگ کر لیا کرو اور تم جو کچھ بھی اپنے نفسوں کے لئے آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے پاس پاؤ گے۔ یہ بہت بہتر ہے اور اجر کے لحاظ سے بہت بڑا ہے اور اللہ سے کمزوریوں کے دور ہونے کی دعا مانگو اور اللہ بڑا بخشنے والا اور عیبوں کا بڑا ڈھانپنے والا، سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

آیت نمبر۲۱۔ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ۔ حدیث میں آیا ہے **طُوْبٰى لِمَنْ وُجِدَ فِي صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا** اور حضرت نبی کریم ﷺ ہر ایک مجلس میں ستر سے لے کر سو بار تک استغفار پڑھ لیا کرتے تھے۔ لوگوں کو کثرت سے استغفار پڑھنا چاہیے اس میں بڑے فوائد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے معظمات اربعہ یوں فرمائے ہیں۔
(۱) اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا (۲) يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا۔ (۳) وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ (۴) يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا (نوح:۱۱تا۱۳)۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعٌ وَّ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ ہم سورۂ مدثر کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جس نے عاشقوں کو پہلے ہی سے سمجھ دے رکھی ہے اور ان کو سچی کوشش کا بدلہ دینے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۲

۲۔اے خلعت نبوت پہننے والے (چادر پوش)۔

قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۳

۳۔اٹھ اور لوگوں کو ڈرا۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۴

۴۔اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۵

۵۔اور اپنا لباس صاف وستھرا رکھ[1]۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۶

۶۔ اور ہر قسم کی ظاہری اور باطنی برائی اور نجاست کو (اے مخاطب!) چھوڑ دے۔

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۷

۷۔ اور اس خیال سے احسان نہ کر کہ زیادہ حاصل کرے۔

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۸

۸۔ اور اپنے رب کے واسطے نیکی پر جما اور بدی سے بچتا رہ۔

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝۹

۹۔پھر جب نرسنگا پھونکا جائے گا۔

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝۱۰

۱۰۔تو یہ دن بڑا ہی کٹھن ہوگا۔

---

[1] یعنی جسمانی اور روحانی پاکی کر۔

تمہید ۔ الذنار ابرہ داں والشعار آستر الظہار ابرہ داں البطانہ آستر

وَجَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ ۔ یہ سورہ بھی ابتدائی وحی کی ہے۔ جب آپ کے ساتھ سوائے ملائکہ کے اور کوئی جماعت نہ تھی۔ پہلی سورۃ میں تہذیبِ اخلاق کا رنگ تھا اور اس میں تدبیر منازل و سیاست مُدُن۔ پہلی شق مرتبہ کمال اور دوسری شق مرتبہ تکمیل و ہدایت کے متعلق ہے۔

آیت نمبر۴ ۔ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۔ یعنی رَبُّ النَّوع کی دُھوم دَھام دور کردے اور تیرے ربّ کی بلندی بیان کر۔

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۱﴾	۱۱۔ حق پوشوں کے لئے کچھ آسانی کی صورت نہ ہوگی۔
ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ﴿۱۲﴾	۱۲۔ مجھے چھوڑ دے اور جس کو میں نے وحید و یکتا پیدا کیا[1]۔
وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۳﴾	۱۳۔ اور جس کو میں نے ڈھیر سا مال دیا۔
وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۴﴾	۱۴۔ اور حاضر باش مطیع بیٹے۔
وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۵﴾	۱۵۔ اور طرح طرح کے اسباب اس کے لئے موجود کئے۔
ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۶﴾	۱۶۔ پھر بھی وہ حرص کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں۔
كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿۱۷﴾	۱۷۔ سُن رکھو وہ تو میری آیتوں سے سرکش رہا ہے۔
سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۸﴾	۱۸۔ میں قریب ہی اس پر سختی ڈالوں گا۔
اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۹﴾	۱۹۔ اس نے فکر کی اور اندازہ کیا۔
فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾	۲۰۔ پھر وہ ہلاک ہوا۔ کیسا اندازہ کیا۔
ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۱﴾	۲۱۔ پھر ہلاکت پر ہلاکت آئے۔ کیسا اس نے اندازہ کیا۔ جانچا۔
ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۲﴾	۲۲۔ پھر نظر کی۔
ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۳﴾	۲۳۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑ لیا۔
ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۴﴾	۲۴۔ پھر پیٹھ پھیر لی اور تکبر سے اکڑا۔

---

[1] یعنی ولید بن مغیرہ کو جو وعید مشہور ہے۔

آیت نمبر ۱۲۔ وَحِيْدًا۔ گو اس میں خاص شخص کا نام معلوم ہوتا ہے مگر ایسے کچے و لوند چھٹے ہوئے یکتائے زمانہ اب بھی بہت ملتے ہیں۔

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿٢٥﴾

٢٥۔ اور کہا یہ تو وہی جادو ہے جو پسند کیا جاتا ہے۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٦﴾

٢٦۔ یہ تو بس انسانی کلام ہے۔

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿٢٧﴾

٢٧۔ ہم اس کو قریب ہی داخل کریں گے آگ میں۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٨﴾

٢٨۔ اور (اے نبی) تجھے کیا معلوم اس آگ کی حقیقت۔

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿٢٩﴾

٢٩۔ جو نہ باقی رہنے دیتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٣٠﴾

٣٠۔ چمڑے کو جھلس ڈالنے والی ہے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣١﴾

٣١۔ اس پر انیس ہیں (فرشتے موکل)۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

٣٢۔ فرشتے ہی ہیں اور ان کی گنتی کو کافروں کے لئے سزا دینے کا موجب بنایا ہے تا کہ جن کو کتاب دی گئی ہے وہ تو یقین کر لیں اور

آیت نمبر ٣١۔ تِسْعَةَ عَشَرَ ۔ لطیفہ یہ کہ قوائے انسانی جن سے نافرمانیوں کا ظہور ہوتا ہے وہ بھی انیس ہی ہیں۔ دو ہاتھ۔ دو پاؤں۔ زبان۔ دل۔ آلہ تناسل۔ مَقعد۔ پیٹ۔ منہ۔ حواسِ خَمسہ۔ فکر۔ عقل۔ شہوت۔ غضب اور اسی طرح دخول جہنم کے سات دروازوں کا بھی ذکر آتا ہے۔ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ (الحجر: ٤٥)۔ وہاں ہم نے ذکر کیا ہے کہ **مَنَافِذِ سَبْع** وجود انسانی جن سے برائیاں واقع ہوں سبب دخول جہنم ہو جاتی ہیں وہ **مَنَافِذ** یہ ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ پیشاب کی جگہ۔ پاخانہ کی جگہ۔ زبان۔ خیال یعنی حصہ اندرونی انسان جس سے برائی واقع ہو۔

آیت نمبر ٣٢۔ فِتْنَةً ۔ چونکہ مشہور کتب ساویہ میں اس کا داخلہ نہیں ملتا اور خدا نے خود اس پر زور دیا ہے اور یہ مغرور اہل کتاب کے لئے موجب امتحان ہے۔ دیکھیں! وہ خدا کا نام سن کر ادب کرتے ہیں یا نہیں یا ان کی معلومات وسیع نہ ہونے سے شکوک کرتے ہیں یا نہیں؟ جس صاحب کو کتب سماویہ میں تِسْعَةَ عَشَرَ کا حوالہ مل جائے تو ضرور مسلمانوں کو بذریعہ عام اعلان اطلاع فرماویں موجب اجر عظیم ہوگا۔

الْكِتٰبَ وَ يَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِىَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾

ایمانداروں کا ایمان اور بھی زیادہ ہو جائے اور جو اہل کتاب اور مومن ہیں ان کو کچھ شبہ نہ رہے اور جن کے دلوں میں کمزوری ہے اور کٹے کافر کہنے لگیں کہ اللہ نے (بھلا) اس مثال سے کیا ارادہ کیا ہے۔ اسی طرح اللہ اس کو گمراہ کر دیتا ہے جو (گمراہی) چاہتا ہے اور اس کو ہدایت کرتا ہے جو (ہدایت) چاہتا ہے۔ اور تیرے ربّ کے لشکروں کو سوائے ربّ کے کون جانے۔ اور یہ تو بشر کے لئے محض ایک یادگارا اور نصیحت ہے۔ ع ۱

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ سچ تو یہ ہے قسم ہے چاند کی!

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ اور رات کی جب پیٹھ پھیرے۔

وَالصُّبْحِ اِذَاۤ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ اور صبح کی جب روشن ہو۔

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ کہ دوزخ بڑی چیزوں میں سے ایک (بڑی چیز) ہے۔

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾

۳۷۔ ڈرانے والی ہے بنی آدم کو۔

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾

۳۸۔ اس شخص کو جو تم میں سے چاہے کہ آگے بڑھے یا پیچھے رہے۔

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾

۳۹۔ ہر شخص اپنے کئے ہوئے میں پھنسا ہوا ہے۔

اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾

۴۰۔ مگر داہنے طرف والے۔

فِىْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾

۴۱۔ باغوں میں ہوں گے پوچھتے ہوں گے

معانقة عند المتقدمین

آیت نمبر ۳۸۔ يَتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۔ یعنی مامور کی باتیں سن کر آگے پیچھے نہ ہٹنا چاہئے۔

عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۴۲﴾	۴۲۔ گنہ گاروں سے۔
مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ ﴿۴۳﴾	۴۳۔ کہ کون چیز تم کو لے گئی دوزخ میں۔
قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ ﴿۴۴﴾	۴۴۔ وہ کہیں گے ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے۔
وَ لَمۡ نَکُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡکِیۡنَ ﴿۴۵﴾	۴۵۔ اور نہ ہم فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے۔
وَ کُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِیۡنَ ﴿۴۶﴾	۴۶۔ اور ہم بحث کیا کرتے تھے گپّیں مارا کرتے تھے بحث کرنے والوں گپیں مارنے والوں کے ساتھ۔
وَ کُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۴۷﴾	۴۷۔ اور ہم جھٹلایا کرتے تھے روز جزا کو۔
حَتّٰۤی اَتٰىنَا الۡیَقِیۡنُ ﴿۴۸﴾	۴۸۔ یہاں تک کہ ہم کو آ گئی موت۔
فَمَا تَنۡفَعُہُمۡ شَفَاعَۃُ الشّٰفِعِیۡنَ ﴿۴۹﴾	۴۹۔ تو ان کے کام نہ آئے گی سفارش کرنے والوں کی سفارش۔
فَمَا لَہُمۡ عَنِ التَّذۡکِرَۃِ مُعۡرِضِیۡنَ ﴿۵۰﴾	۵۰۔ پس ان کو کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں۔
کَاَنَّہُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَۃٌ ﴿۵۱﴾	۵۱۔ گویا وہ گدھے ہیں بد کے ہوئے۔
فَرَّتۡ مِنۡ قَسۡوَرَۃٍ ﴿۵۲﴾	۵۲۔ (چونکے ہوئے) بھاگے ہیں شیر سے۔
بَلۡ یُرِیۡدُ کُلُّ امۡرِیًٔ مِّنۡہُمۡ اَنۡ یُّؤۡتٰی صُحُفًا مُّنَشَّرَۃً ﴿۵۳﴾	۵۳۔ بلکہ چاہتا ہے ان میں سے ہر شخص کہ اس کو دیئے جائیں صحیفے کھلے ہوئے[1]۔
کَلَّا ؕ بَلۡ لَّا یَخَافُوۡنَ الۡاٰخِرَۃَ ﴿۵۴﴾	۵۴۔ نہیں نہیں!! بلکہ یہ آخرت سے ڈرتے نہیں۔

[1] یعنی نبوت کا مدعی بننا چاہتا ہے۔

آیت نمبر ۴۹۔ اَلشّٰفِعِیۡنَ۔ معلوم ہوتا ہے کہ سفارش کرنے والے سفارش کریں گے مگر مقبول نہ ہو گی۔ گویا شفاعت نامنظور بھی ہوتی ہے۔

آیت نمبر ۵۲۔ قَسۡوَرَۃٍ۔ تیر اندازوں کی جماعت کو بھی کہتے ہیں جو جنگلی گدھوں کا شکار کرتی ہے۔

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذۡكِرَةٌ ۚ﴿۵۵﴾

۵۵۔ نہیں نہیں یہ قرآن تو نصیحت اور یادگارا ہے۔

فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ﴿۵۶﴾

۵۶۔ پس جو کوئی چاہے اس کو یاد کرے۔

وَمَا يَذۡكُرُوۡنَ اِلَّآ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهۡلُ التَّقۡوٰى وَاَهۡلُ الۡمَغۡفِرَةِ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ اور وہ یاد ہی نہیں کر سکتے بے مشیّتِ الٰہی۔ اس کی شان ہے کہ اس سے ڈرنا چاہئے اور وہی بخشش فرمانے کے لائق ہے۔

آیت نمبر ۵۷۔ اَهۡلُ الۡمَغۡفِرَةِ۔ حدیث شریف میں اس کی یہ تفسیر ہے کہ میں ہی اس قابل ہوں کہ مجھ سے ڈریں۔ پس میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ تو جو مجھ سے ڈرے گا اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے گا تو میں اس کو بخش دوں گا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)۔

سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱	۱۔ہم سورۂ قیامہ کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے اسم مبارک سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔
لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝۲	۲۔قسم کھاتا ہوں روز قیامت کی!
وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝۳	۳۔اور قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی! (کہ سب لوگ قیامت کے روز زندہ ہوں گے)۔
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝۴	۴۔کیا انسان خیال کرتا ہے ایسا کہ ہم جمع نہ کریں گے اس کی ہڈیوں کو۔
بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝۵	۵۔ہاں! ضرور کریں گے۔ہم اس بات پر قادر ہیں کہ درست کر دیں گے اُس کے پور جوڑ۔
بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝۶	۶۔بلکہ انسان چاہتا ہے کہ نافرمانی کرتا رہے اس کے سامنے۔
يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝۷	۷۔پوچھتا ہے کہ کب ہوگا روز قیامت؟
فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝۸	۸۔تو جب آنکھیں پتھرا جائیں (تمہاری آنکھیں متحیر ہوں گی)۔
وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝۹	۹۔اور چاند گہن جائے۔
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝۱۰	۱۰۔اور ایک جگہ جمع کر دیئے جائیں سورج اور چاند۔
يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝۱۱	۱۱۔آدمی بول اٹھے گا اس دن کہ اب کہاں بھاگ جاؤں۔
كَلَّا لَا وَزَرَ ۝۱۲	۱۲۔نہیں نہیں تمہیں کہیں پناہ نہیں۔

آیت نمبر۲۔ لَآ اُقْسِمُ ۔وَلَآ اُقْسِمُ میں مفسرین مثل صاحبِ جلالین وغیرہ کہتے ہیں کہ **لا** زائد ہے مگر یہ زائد نہیں بلکہ منکر قیامت اور منکر حشر اجساد کا نفی وتردید کے لئے ہے یعنی جو تم سمجھے ہو وہ نہیں بلکہ ہم قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یہ ہے۔

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىٕذِ ا۟لْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۳﴾	۱۳۔ تیرے پروردگار کی جانب اس روز ٹھہرنا ہے۔
يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۴﴾	۱۴۔ انسان کو جتایا جائے گا اس دن جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا۔
بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۵﴾	۱۵۔ بلکہ انسان خود اپنے اوپر حجت ہے۔
وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۶﴾	۱۶۔ گو پیش لایا کرے اپنے بہانے (یا ہر چیز کو چھپاتا رہے)۔
لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۷﴾	۱۷۔ نہ ہلا قرآن پڑھنے پر اپنی زبان تا کہ تُو جلدی اس کو یاد کرے۔
اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾	۱۸۔ بے شک ہمارے ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا اور پڑھنا۔
فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۹﴾	۱۹۔ پھر جب کہ ہم پڑھا چکیں تو اس کے بعد تو بھی پڑھا کر۔
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۲۰﴾	۲۰۔ پھر اس کا سمجھانا ہم پر فرض ہے۔
كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۱﴾	۲۱۔ ایسی بات نہیں بلکہ تم تو دوست رکھتے ہو دنیا ہی کو (جو جلد گزرنے والی ہے)۔
وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۲﴾	۲۲۔ اور چھوڑتے ہو آخرت کو۔
وُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۳﴾	۲۳۔ بہت سے چہرے اس دن تازہ۔
اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۴﴾	۲۴۔ اور اپنے ربّ کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

آیت نمبر ۱۷۔ لَا تُحَرِّكْ ۔ اس کی تفسیر آیت وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ (طٰہٰ: ۱۱۵) میں ہے۔

آیت نمبر ۱۸۔ جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۔ یہ ایک پیش گوئی تھی کہ قرآن صحیفوں متفرق حصوں میں بیس سال تک اترتا رہا۔ تو ان کا جمع کرنا آسان کام نہ تھا۔ اللہ ہی نے اسے جمع کیا اور اسے پڑھایا۔ ہاں حضرت عثمانؓ و حضرت ابوبکرؓ وغیرہ حضرات نے قرآن مجید کو شائع کیا۔

آیت نمبر ۲۴۔ فائدہ۔ حدیث میں آتا ہے کہ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو

وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىِٕذٍۭ بَاسِرَةٌ ۟ۙ ۲۵۔اور بہت سے منہ اس روز بہت ہی بگڑے ہوئے ہوں گے۔

تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۟ؕ ۲۶۔یقین کریں گے کہ ان پر کمر توڑ دینے والی مصیبت ڈالی جائے گی۔

كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۟ۙ ۲۷۔سن رکھو اصل یہ ہے کہ جب (جان گلے اور) ہنسلی تک آ پہنچے گی۔

وَ قِیْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ۟ۙ ۲۸۔اور تلاش کرے گی کہ کوئی جھاڑ پھونکنے والا ہو یا کون اس کو لے جانے والے ہیں رحمت کے یا عذاب کے فرشتے۔

وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۟ۙ ۲۹۔اور اس نے یقین کرلیا کہ یہ جدائی ہے۔

وَ الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۟ۙ ۳۰۔ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹنے لگے گی (یعنی سخت گھبراہٹ ہوگی)۔

اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَىِٕذِ ١لْمَسَاقُ ۟ؕ۠ ع ۳۱۔آج تیرے رب کی طرف جانا ہے۔

فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰی ۟ۙ ۳۲۔نہ تو تصدیق کی، نہ نماز پڑھی۔

(بقیہ حاشیہ) دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم روز آفتاب کے دیکھنے میں جبکہ ابر نہ ہو یا روک نہ ہو کچھ شک کر سکتے ہو۔عرض کیا نہیں ۔ پھر فرمایا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں جبکہ بادل یا روک نہ ہو تم کو کچھ شک ہوسکتا ہے۔عرض کیا نہیں۔فرمایا اسی طرح ربّ کو دیکھو گے (ابن کثیر) سب صحابہ اور تابعین اور ائمہ کا اس پر اتفاق ہے اور یہ آیت دیدار الٰہی کے اثبات میں صریح ہے۔

آیت نمبر۳۰۔ وَ الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ۔حضرت عباس فرماتے ہیں کہ **نَزْعِ رُوح** کے وقت دنیا اور آخرت کا ملنا یعنی دنیا کا آخر زمانہ اور آخرت کے پہلے زمانہ کا شروع مراد ہے۔حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ **لَفُّ سَاقَیْن** سے مراد کفن کا پنڈلیوں پر لپیٹنا ہے۔

آیت نمبر۳۲۔ فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰی ۔اس میں تصدیق رسول کو نماز سے مقدم رکھا ہے۔چنانچہ ارشاد ہے

نماز میکنی وقبلہ رانمی دانی ندانمت چہ غرض زیں نماز ہا باشد

(**هٰذَا قَالَ مَسِیْحُ الْمَوْعُوْد**) امامت وغیرہ کے لئے تصدیق الامام کی ضرورت اس آیت سے ثابت ہے۔

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰىۙ ۝۳۲	۳۲۔ بلکہ جھٹلاتا اور منہ پھیرتا رہا ہے۔
ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰىؕ ۝۳۳	۳۳۔ پھر اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا چلا۔
اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىۙ ۝۳۴	۳۴۔ تجھ پر افسوس پھر افسوس۔
ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىؕ ۝۳۵	۳۵۔ پھر افسوس پر افسوس (یعنی لگاتار خرابی ہو)۔
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًىؕ ۝۳۶	۳۶۔ کیا انسان گمان کرتا ہے کہ وہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔
اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰىۙ ۝۳۷	۳۷۔ کیا وہ منی (وحقیر چیز) کا ایک نطفہ نہ تھا جو ڈالی گئی۔
ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰىۙ ۝۳۸	۳۸۔ اور جونک کے مشابہ ایک کیڑا نہ تھا جس کو ٹھیک ٹھاک کیا۔
فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰىؕ ۝۳۹	۳۹۔ پھر اُس سے نر و مادہ کے جوڑے بنائے۔
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۝۴۰ ع ۲ / ۱۸	۴۰۔ کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مُردوں کو زندہ کر سکے۔

(بقیہ حاشیہ) بعد تصدیق نماز مقدم ہے۔؎

روزِ محشر کہ جاں گداز بود — اوّلیں پُرسش نماز بود

اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ مِنْ اَعْمَالِهٖ الصَّلٰوةُ نماز کے محافظ کا ساتھی وضامن اللہ تعالیٰ ہوگا۔ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ (المآئدة : ۱۳)۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اثْنَتَانِ وَ ثَلاثُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

۱۔ سورۂ دہر کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے اسم پاک سے جس نے انسان کو سمیع وبصیر بنایا اور اس کے نیک اعمال کا نیک نتیجہ دینے والا ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ②

۲۔ کیا انسان پر زمانہ کا ایک وقت نہیں آیا جب کہ اس کا کچھ ذکر نہ تھا۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ③

۳۔ ہم نے پیدا کیا آدمی کو نطفہ سے جو (چند چیز) سے ملا تھا ہم اس کو آزمانا چاہتے ہیں، بڑھاتے ہیں (ہم اس پر انعام کرنا چاہتے ہیں) پس ہم نے اس کو سنتا دیکھتا بنایا۔

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ④

۴۔ ہم نے اس کو رستہ دکھا دیا۔ کیا شکر گزار بنتا ہے یا ناشکرا۔

آیت نمبر۳۔ اَمْشَاجٍ ۔مَشَجَ۔خَلَطَ ۔ غذاؤں کا خلط ۔مرد عورت کی منی کا خلط ۔مختلف خِلطوں سے نُطفہ مرکب ہوتا ہے۔

آیت نمبر۴۔ شَاكِرًا۔ محسن کے انعام دیکھ کر محبت آ جاتی ہے۔ ہمارے پیشرو مرشد و ہادی ومہدی حضرت مسیح موعود **عَلَيْهِ اَلْفُ اَلْفِ تَحِيَّةٍ وَ سَلَامٍ** کی ایک دعا جو قابلِ حفظ ہے۔

دعا

''اے میرے محسن اور میرے ربّ! میں ایک تیرا ناکارہ ناچیز بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا، گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان فرمایا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم فرما اور میری بے باکی و ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے غم وفکر سے نجات دے کہ بجز تیری ذات پاک کے کوئی نجات بخشنے والا چارہ گر نہیں''۔ آمین ثم آمین۔

اِنَّآ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغۡلٰلًا وَّ سَعِیۡرًا ﴿۵﴾

۵۔ ہم نے تیار کر رکھیں ہیں کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق[1] اور دہکتی ہوئی آگ[2]۔

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ یَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ کَاۡسٍ کَانَ مِزَاجُہَا کَافُوۡرًا ﴿۶﴾ۚ

۶۔ بے شک نیک بندے (ایسے) جام پئیں گے جس میں آمیزش کافور کی ہوگی (زہروں کا دبانے والا شربت)۔

عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِہَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوۡنَہَا تَفۡجِیۡرًا ﴿۷﴾

۷۔ یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے (خاص) بندے پئیں گے۔ وہ بہا لے جائیں گے اس کی نالیاں[3]۔

یُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ وَ یَخَافُوۡنَ یَوۡمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسۡتَطِیۡرًا ﴿۸﴾

۸۔ وہ منت پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت پھیلی ہوئی ہوگی۔

وَ یُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّ یَتِیۡمًا وَّ اَسِیۡرًا ﴿۹﴾

۹۔ اور کھانا کھلاتے ہیں خود حاجت رکھ کر محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو۔

---

[1] یہ بدر کے متعلق پیش گوئی ہے۔ [2] یہ آخرت کے متعلق ہے۔

[3] یعنی شفقت علی خلق اللہ بھی ہو۔

آیت نمبر۵۔ سَلٰسِل ۔ جو لوگ خدا کی طرف متوجہ ہو کر اس کی تلاش نہیں کرتے وہ دنیا کے دھندوں کی زنجیروں میں پھنسے ہوئے ہیں اور دنیاوی عزت اور جاہ کی طلب میں جکڑے رہتے ہیں یعنی حرص دنیا اس کے گلے کا طوق بن جاتی ہے اور آخرت میں یہی طوق و زنجیر بشکل عذاب متمثل ہو جائیں گی۔

آیت نمبر۶۔ کَافُوۡرًا۔ مومن آدمی کے اندر جو کئی قسم کے بد خواہشات ہیں اور ان کو یہ مجاہدہ دبا رہا ہے۔ یہ شربت اس کو دور کر دے گا۔ تفصیل کے لئے دیکھو رپورٹ جلسہ مہوتسو۔ یعنی اسلامی اصول کی فلاسفی مصنّفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

آیت نمبر۷۔ یُفَجِّرُوۡنَہَا تَفۡجِیۡرًا۔ دنیا میں بہشتی چشمے دور دراز ملکوں میں تبلیغی رنگ میں چیر پھاڑ کر جاری کئے۔ چین۔ افریقہ۔ روم۔ شام۔ ہندوستان وغیرھا میں بہشتی چشمے بہا دیئے یعنی قرآن و دین پھیلا دیا۔ پس جَزَآءً وِّفَاقًا (النّبا:۲۷) کے طور پر ہر قسم کی نعمتوں سے وہ سیراب کئے جائیں گے۔ اس وقت کے اہل ایمان کو بھی ان چشموں کو بڑے زور سے بہانا چاہئے۔

اِنَّمَا نُطۡعِمُكُمۡ لِوَجۡهِ اللّٰهِ لَا نُرِيۡدُ مِنۡكُمۡ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوۡرًا ۝۱۰

۱۰۔ (اور کہتے ہیں) کہ ہم تم کو خاص اللہ کے لئے کھانا کھلاتے نہ ہم تم سے بدلا چاہتے ہیں اور نہ شکر گزاری۔

اِنَّا نَخَافُ مِنۡ رَّبِّنَا يَوۡمًا عَبُوۡسًا قَمۡطَرِيۡرًا ۝۱۱

۱۱۔ ہم کو ڈر لگ رہا ہے اپنے رب کی طرف سے ایک اداس اور خطرناک اور لمبے دن کا۔

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الۡيَوۡمِ وَلَقّٰهُمۡ نَضۡرَةً وَّسُرُوۡرًا ۝۱۲ ج

۱۲۔ تو اللہ نے ان کو بچا لیا اس روز کی سختی سے اور ان کو ملایا تازگی اور خوش حالی سے۔

وَجَزٰهُمۡ بِمَا صَبَرُوۡا جَنَّةً وَّحَرِيۡرًا ۝۱۳ لا

۱۳۔ اور ان کو جزا عنایت فرمائی ان کے صبر کرنے کی بہشت اور آزاد ریشمی لباس والے۔

مُّتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ ج لَا يَرَوۡنَ فِيۡهَا شَمۡسًا وَّلَا زَمۡهَرِيۡرًا ۝۱۴ ج

۱۴۔ وہاں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے تختوں پر نہ وہاں سخت گرمی دیکھیں گے اور نہ سخت سردی۔

وَدَانِيَةً عَلَيۡهِمۡ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُهَا تَذۡلِيۡلًا ۝۱۵

۱۵۔ اور ان پر جھکے پڑتے ہیں اس کے درختوں کے سائے اور نیچے کر دیئے گئے ہیں اس کے پھل لٹکا کر۔

وَيُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِاٰنِيَةٍ مِّنۡ فِضَّةٍ وَّاَكۡوَابٍ كَانَتۡ قَوَارِيۡرَا۟ ۝۱۶ لا

۱۶۔ اور ان پر دور چل رہا ہوگا چاندی کے برتنوں اور آبخوروں کا جو شیشوں کی طرح شفاف ہوں گے۔

قرء حفص بغیر الالف فی الوصل فیهما ووقف علی الاول بالالف وعلی الثانی بغیر الالف

قَوَارِيۡرَا۟ مِنۡ فِضَّةٍ قَدَّرُوۡهَا تَقۡدِيۡرًا ۝۱۷

۱۷۔ شیشے بھی چاندی کے کہ ان کو ناپ رکھا ہے ایک انداز پر۔

آیت نمبر ۱۰۔ نُطۡعِمُكُمۡ لِوَجۡهِ اللّٰهِ ۔ ہر نیکی جب تک اخلاص (یعنی خدا ہی کے لئے) اور صواب وصفا (یعنی رسول کریمؐ کے نقشِ قدم پر) نہ ہو اجر کے مستحق نہیں بلکہ نیکی ہی نہیں۔

آیت نمبر ۱۷۔ مِنۡ فِضَّةٍ ۔ چاندی کے برتن۔ حضرت محی الدین ابن عربی کا قول ہے کہ انبیاء کا مقام چاندی کا اور اولیاء کا مقام سونے کا ہوتا ہے اس پر ناسمجھ علماء نے بے ادبی سمجھی اور ان کی تکفیر کی۔ اصل یہ ہے کہ سفید

وَ يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۚ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور ان کو وہاں ایسے جام پلائے جائیں گے جس میں ملونی سونٹھ کی ہوگی۔

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۹﴾

۱۹۔ ایک چشمہ ہے بہشت میں جس کا نام سلسبیل ہے۔

وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور ان کے پاس آتے جاتے ہوں گے پرانے خانہ زاد۔ جب تُو ان کو دیکھے تو ایسا خیال کرے کہ وہ موتی ہیں بکھرے ہوئے۔

وَ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور جب تو دیکھے اس جگہ بے شمار نعمت اور ایک بڑی سلطنت۔

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّ حُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ جنتی کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے باریک ریشمی سبز اور دبیز ریشمی اور ان کو پہنائے اور دیئے جائیں گے چاندی کے کنگن اور ان کو پلائے گا ان کا پروردگار نہایت پاک کرنے والا شربت (جو بدیوں سے بچائے)۔

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۠﴿۲۳﴾

۲۳۔ یہ ہے تمہارا بدلہ اور تمہاری کوشش نیک لگی۔

ع ۱ ۲۳ ۱۹

(بقیہ حاشیہ) رنگ تمام رنگوں پر حاوی ہوتا ہے جیسے انبیاء علیہم السلام تمام کمالات پر حاوی ہوتے ہیں مگر اولیاء میں مقابلۃً کمی ہے۔ بہشت کے برتن فیوض انبیاء کا ظہور ہے۔

آیت نمبر ۱۹۔ سَلْسَبِيْلًا۔ یہ لفظ مرکب ہے سَل وَ سَبِيْل سے یعنی راستہ دریافت کر۔

آیت نمبر ۲۲۔ شَرَابًا طَهُوْرًا۔ شربتِ وصال عرفان پہلے کافوری یعنی جمالی ظہور جو جوش وخروش کو دبا دے گا۔ اس کے بعد زنجبیلی شربت جس کے معنے پہاڑوں پر چڑھا دینے والا۔ یہ ترقی بے غایات کا موجب ہے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِيۡلًا ۚ‏ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ ہم نے نازل فرمایا تجھ پر قرآن آہستہ آہستہ (یعنی مندرجہ بالا امور کے حصول کے لئے)۔

فَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعۡ مِنۡهُمۡ اٰثِمًا اَوۡ كَفُوۡرًا ۚ‏ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ تُو صبر کر۔ اپنے پروردگار کے حکم کا منتظر رہ اور کہا نہ مان ان میں سے کسی گنہ گار ناشکرے کا۔

وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا ۖ ۚ‏ ﴿۲٦﴾

۲٦۔ اور نام لے اپنے پروردگار کا پہلے پہر اور پچھلے پہر۔

وَمِنَ الَّيۡلِ فَاسۡجُدۡ لَهٗ وَسَبِّحۡهُ لَيۡلًا طَوِيۡلًا‏ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور کچھ رات میں اس کو سجدہ کر اور اس کی تسبیح کرتا رہ بڑی رات تک۔

اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ يُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَةَ وَيَذَرُوۡنَ وَرَآءَهُمۡ يَوۡمًا ثَقِيۡلًا‏ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ یہ کافر تو دنیا ہی چاہتے ہیں اور چھوڑ رکھا ہے اپنی پیٹھ پیچھے ایک بھاری دن کو۔

نَحۡنُ خَلَقۡنٰهُمۡ وَشَدَدۡنَاۤ اَسۡرَهُمۡ ۚ وَاِذَا شِئۡنَا بَدَّلۡنَاۤ اَمۡثَالَهُمۡ تَبۡدِيۡلًا‏ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ ہم نے ان کو پیدا کیا اور ہمیں نے ان کے بندھن مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں بدل لائیں انہیں جیسے اور لوگ۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا‏ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ یہ تو نصیحت و یادگارا ہے جو چاہے اپنے رب کی طرف رستہ بنائے۔

وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۖ ‏﴿۳۱﴾

۳۱۔ کچھ نہیں مگر وہی چاہو جو اللہ نے چاہا۔ بے شک اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔

آیت نمبر۲۴۔ تَنۡزِيۡلًا ۔ آہستہ آہستہ اتارا۔ توریت میں یہ پیشگوئی تھی کہ وہ کتاب آہستہ آہستہ نازل ہو گی یسعیاہ (۲۸) اور مخالفین کہہ رہے تھے کیوں نہیں یہ قرآن ایک بار ہی اتر جاتا اس کا جواب دیا ہے۔

آیت نمبر۳۱۔ وَمَا تَشَآءُوۡنَ ۔ یہ واؤ حالیہ ہے یعنی حال یہ ہے کہ تم وہی چاہو گے جو اللہ نے چاہا۔ یہ صحابہؓ کے متعلق پیشگوئی ہے کیونکہ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۔اس کی دلیل ہے یا یہ کہ تمہارا حال ایسا ہونا چاہیے کہ تم بھی نہ چاہو وہ بات جو اللہ چاہے مگر تمہارا حال تو یہ ہے کہ تم وہ چاہتے ہو جو اللہ نہیں چاہتا۔

يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۝۳۱

ع ۲ ۹ ۲۰

۳۲۔ داخل کرے جسے چاہے اپنی رحمت میں[۱] اور بے جا کام کرنے والوں کے لئے ٹیس دینے والا عذاب ہے۔

[۱] یعنی صحابہ اور کامل مومنوں کو۔

(بقیہ حاشیہ) یہ بطور پند ونصیحت کے فرمایا۔ یا یہ ترجمہ ہے کہ تم میں سے جو چاہے وہ رب کا راستہ اختیار کر لے (نہیں تو پھر تم نہ چاہو گے مگر وہی جو اللہ چاہے گا) یعنی سزا پر مجبور کئے جاؤ گے۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلاتِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰی وَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ سورۂ مرسلات کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو تمام اسبابوں کو مہیا کرنے والا اور نیکوکاری اور بدکاری کا بدلہ دینے والا ہے۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝۲

۲۔ ان ہواؤں کی قسم! جو نرم چلائی جاتی ہیں۔

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝۳

۳۔ پھر جھونکے دینے والیوں کی زور سے۔

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝۴

۴۔ اور منتشر کرنے والیوں کی اٹھا کر۔

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝۵

۵۔ پھر جدا ٹکڑے ٹکڑے کر کر۔

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝۶

۶۔ پھر نصیحت ڈالنے والیوں کی۔

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝۷

۷۔ الزام دور کرنے یا ڈرانے کو۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝۸

۸۔ کچھ شک نہیں جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہو کے رہے گا۔

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝۹

۹۔ جب ستارے ماند کر دیئے جائیں گے[۱]۔

---

[۱] یعنی بڑے بڑے مقتدر سردار مر جائیں گے۔

آیت نمبر۲۔ وَالْمُرْسَلٰتِ۔ وہ نرم ہوائیں جو کان میں عرف لاتی ہیں۔ ہوا کے بغیر انسان کے کان میں آواز نہیں آ سکتی پھر تیز ہوائیں جو برائیوں اور غلاظتوں کو دور کرتی ہیں اور اس کو پھیلاتی ہیں۔ اس بیان میں جسمانی اور روحانی بیانات ہیں جیسا کہ اسرار قرآنی کا خاصہ ہے۔ الفاظ **مُرسَلات. عاصِفات. ناشِرات. فارِقات** اور **مُلقِیات** اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہیں جو ہزار ہا بیرونی و اندرونی و آفاقی و نفسی، روحانی و جسمانی امور پر دلالت کرتی ہیں۔ اس طرح وجود قیامت پر بے حد دلیلیں پیدا ہوتی ہیں۔

آیت نمبر۴۔ وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا۔ علیٰ قدر طاقت شرائع کو پھیلاتی ہیں۔

آیت نمبر۹۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ۔ یعنی علماء مٹ جائیں گے۔

وَ اِذَاالسَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۱۰﴾	۱۰۔اور آسمان پھٹ جائیں گے۔
وَ اِذَاالْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۱﴾	۱۱۔اور پہاڑ اڑائے جائیں گے۔
وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿۱۲﴾	۱۲۔ اور رسول وقت مقرر پر حاضر کئے جائیں گے(توتم آپ ہی سمجھ لوگے)۔
لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿۱۳﴾	۱۳۔کہ کون سے روز کے واسطے دیر کی گئی ہے۔
لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾	۱۴۔فیصلہ کے دن کے لئے۔
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَايَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۵﴾	۱۵۔ اور تجھے کیا معلوم ہے کہ فیصلہ کا دن کیا ہے۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۶﴾	۱۶۔اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔
اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾	۱۷۔کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کیا۔
ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۸﴾	۱۸۔پھر ان کے بعد دوسروں کو نہیں لے آئے۔
كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۹﴾	۱۹۔اسی طرح ہم مجرموں کے ساتھ کریں گے۔

آیت نمبر۱۰۔وَ اِذَاالسَّمَآءُ فُرِجَتْ ۔یعنی آسمانی بلائیں اور حوادث بکثرت وشدت سے ہوں گے۔ بلاؤں کا آسمان پھٹ پڑے گا۔

آیت نمبر۱۱۔وَ اِذَاالْجِبَالُ نُسِفَتْ۔یعنی بڑی بڑی قومیں نیست ونابود ہوجائیں گی اور دوسری جگہ آتا ہے۔يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا (طٰہٰ:۱۰۶) مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں گے۔

آیت نمبر۱۲۔وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ۔ دنیا میں بھی تحقیق المذاہب کے لئے بڑے بڑے لیڈر جمع ہوتے ہیں مگر متقی غالب ہوتے ہیں۔

آیت نمبر۱۳۔لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۔یہ وعدے کب پورے ہوں گے؟ قیامت میں اور یہاں اس کے نمونے ماموروں کے غلبہ سے ثابت ہو رہے ہیں۔ تمام قرآن شریف میں وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (المرسلات:۱۶) ہے جو دس بار اس جگہ آیا ہے اور باقی تمام قرآن میں کئی جگہ ہوگا۔ **وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُصَدِّقِيْنَ وَمُؤْمِنِيْنَ** نہیں ہے۔امام ورسل اور مجددین یعنی مامورین کے منکر اس پر غور کریں۔

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝۲۰

۲۰۔ اُس دن جھٹلانے والوں پر افسوس ہے۔

اَلَمۡ نَخۡلُقكُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِيۡنٍ ۝۲۱

۲۱۔ کیا ہم نے تم کو ذلیل پانی سے پیدا نہیں کیا۔

فَجَعَلۡنٰهُ فِىۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ ۝۲۲

۲۲۔ پھر ہم نے اس کو محفوظ جگہ میں

اِلٰى قَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۝۲۳

۲۳۔ ایک معلوم اندازہ تک رکھا۔

فَقَدَرۡنَا ۖ فَنِعۡمَ الۡقٰدِرُوۡنَ ۝۲۴

۲۴۔ پھر ہم نے اندازہ مقرر کیا تو ہم کیا ہی اچھا اندازہ مقرر کرنے والے ہیں۔

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝۲۵

۲۵۔ اس روز جھٹلانے والوں پر افسوس ہوگا۔

اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ كِفَاتًا ۝۲۶

اَحۡيَآءً وَّاَمۡوَاتًا ۝۲۷

۲۶، ۲۷۔ کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کے واسطے ساتھ ملانے والی نہیں بنایا (کافی نہیں بنایا[1])۔

وَّجَعَلۡنَا فِيۡهَا رَوَاسِىَ شٰمِخٰتٍ

وَّاَسۡقَيۡنٰكُمۡ مَّآءً فُرَاتًا ۝۲۸

۲۸۔ اور اُس میں اونچے اونچے اٹل پہاڑ نہیں بنا دیئے اور تم کو میٹھا پانی نہیں پلایا۔

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝۲۹

۲۹۔ اس دن جھٹلانے والوں پر افسوس ہے۔

اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰى مَا كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ۝۳۰

۳۰۔ اس چیز کی طرف چلو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

---

[1] **رَفع اِلی السّماء** کا ردّ ہے۔

آیت نمبر۲۱۔ مَآءٍ مَّهِيۡنٍ۔ نبی۔ ولی۔ امیر۔ رسول۔ بادشاہ۔ فقیر۔ اکڑباز سب اسی ادنیٰ پانی سے بنے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر۲۲۔ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ۔ یا اوعیہ منی یا رحم مادر۔

آیت نمبر۲۶۔ كِفَاتًا۔ سمیٹنے والی۔ اپنی طرف کھینچنے والی۔ اس میں زمین کی کشش کی طرف بھی اشارہ ہے اگر پتھر اوپر کی طرف پھینکا جائے یا اس کو زمین اوپر سے کھینچ لیتی ہے۔ یہ لُغت **كَفتَ** اور **اِكْفَاتٌ** سے ہے **كَفٰى يَكْفِىۡ** سے نہیں۔

اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۳۱ — ۳۱۔ تین شاخوں والے سایہ کی طرف چلو۔

لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ۳۲ — ۳۲۔ جس میں نہ تو اصل سایہ ہے اور نہ اس میں بھڑکتے شعلہ سے امن ہے۔

اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۳۳ — ۳۳۔ وہ لکڑیوں کے انبار کے مکان کی طرح انگارے پھینک رہا ہے۔

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۳۴ — ۳۴۔ گویا وہ زرد اونٹ ہیں (یا بڑے بڑے رسے)۔

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۳۵ — ۳۵۔ اس روز جھٹلانے والوں پر تباہی ہے۔

هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ۳۶ — ۳۶۔ اس دن وہ بول بھی نہ سکیں گے۔

وَ لَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ۳۷ — ۳۷۔ اور نہ ان کو اجازت دی جائے گی کہ وہ عذر کرسکیں۔

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۳۸ — ۳۸۔ اس روز جھٹلانے والوں پر تباہی ہے۔

هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَ الْاَوَّلِیْنَ ۳۹ — ۳۹۔ یہ فیصلہ کا دن ہے ہم نے تم کو اور پہلوں کو جمع کرلیا ہے۔

آیت نمبر ۳۱ تا ۳۴۔ اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ۔ کچھ حصے میں دھواں، کچھ حصے میں شعلے اور کچھ حصے میں انگارے۔ میرے استاد حضرت حافظ حاجی مولوی مفسر محدّث فقیہ صوفی جناب مولانا نورالدین صاحب **دَامَ فُیُوْضُهُمْ** فرماتے ہیں کہ اس کے متعلق مالیر کوٹلہ میں مجھے الہام ہوا تھا اور تفہیم جو ہوئی وہ یہ ہے کہ گھر کے فائدوں میں سے (۱) حر و برد و مینہ و تیز ہوا سے بچنا اور آرام حاصل کرنا ہے (۲) گرم آگ سے اگر مکان کی آڑ میں آ جائیں تو بچیں۔ مکان کے درو دیوار میں خنکی ہوتی ہے جس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور یہاں تینوں نہیں۔ قرآن نے **ثَلٰثِ شُعَبٍ** کی تشریح خود یوں بیان کی ہے۔ (۱) ایک **لَا ظَلِیْلٍ** (۲) **لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ** (۳) **اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ**۔ خلاصہ یہ کہ سایہ کے تین ہی فائدے ہوتے ہیں (۱) اوپر کی تپش سے بچیں۔ (۲) گرد و پیش کی لپٹ سے بچیں۔ (۳) شرارے اور چنگاڑیوں کی جھپٹ سے بچیں۔ دوزخ کے دھوئیں میں یہ خاصیتیں کہاں۔ دجّال کے ردّ کے لئے **ظلّ و دُخان** سے یوں بھی تعبیر ہوگی کہ نہ باپ کا سایہ ہوگا، نہ بیٹے کا، نہ روح القدس کا۔ سوائے توحید کے نجات نہیں۔ **كَالْقَصْر** کے معنے چتیا کے ہیں۔ **جِمٰلَتٌ** بڑے بڑے رسّے۔

فَاِنۡ كَانَ لَكُمۡ كَيۡدٌ فَكِيۡدُوۡنِ ۝۴۰	۴۰۔ پس اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو تم مجھ سے کرگزرو (مجھ پر چلا کر دیکھو)۔
وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝۴۱ ع	۴۱۔ اُس دن جھٹلانے والوں پر تباہی ہے۔
اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ ظِلٰلٍ وَّعُيُوۡنٍ ۝۴۲	۴۲۔ بے شک جو اللہ سے ڈرنے والے اور اسی کو سپر بنانے والے ہیں وہ سایوں اور چشموں
وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ۝۴۳	۴۳۔ اور حسب خواہش میووں میں ہوں گے۔
كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيۡٓــئًا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝۴۴	۴۴۔ کھاؤ پیو رچتا پچتا (اطمینان کے ساتھ) اس عمل کے بدلہ میں جو تم کرتے تھے۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۴۵	۴۵۔ اسی طرح ہم نیکوں کو اچھا بدلہ دیا کرتے ہیں۔
وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝۴۶	۴۶۔ اور افسوس ہے اس روز جھٹلانے والوں پر۔
كُلُوۡا وَتَمَتَّعُوۡا قَلِيۡلًا اِنَّكُمۡ مُّجۡرِمُوۡنَ ۝۴۷	۴۷۔ تم کچھ کھالو اور تھوڑے دن گزران کرلو کیونکہ تم مجرم ہو۔
وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝۴۸	۴۸۔ اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے۔
وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ ارۡكَعُوۡا لَا يَرۡكَعُوۡنَ ۝۴۹	۴۹۔ اور جب ان سے رکوع کو کہا جائے تو وہ رکوع نہیں کرتے۔

آیت نمبر۴۰۔ فَكِيۡدُوۡنِ۔ بے وقوف پادریوں کا دجل دیکھو کہ ایک تین، تین ایک۔ کسی لڑکے سے اگر پوچھیں ایک دو تین کتنے ہوتے ہیں۔ تین کبھی نہیں ہوتے یا پھر ایک ایک، ایک مساوی ایک کبھی نہیں ہوتے۔

آیت نمبر۴۷۔ كُلُوۡا وَتَمَتَّعُوۡا قَلِيۡلًا اِنَّكُمۡ مُّجۡرِمُوۡنَ۔ گرجا اور بُت خانے اور بدعت خانے اور خانقاہ اور مسجد کے غافل ملّانوں اور پاسبانوں اور محافظوں اور خادموں کو یہ ارشاد ہے۔ کیونکہ ان کو کھانا فراغت سے مل جاتا ہے۔

آیت نمبر۴۹۔ لَا يَرۡكَعُوۡنَ۔ عیسائیوں کے یہاں نماز میں رکوع نہیں صرف نیل ڈاؤن گھٹنے ٹیکنا ہے اور نیکیوں کی طرف لوگ اکثر کم ہی رجوع کرتے ہیں۔ اس لئے حکم ہوا کہ نیکیوں کی طرف جھکنے والوں کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔اس روز جھٹلانے والوں کی بڑی کم بختی ہے۔

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع

۵۱۔ پس اس کے بعد کونسی حدیث پر تم ایمان لاؤ گے۔

آیت نمبر۵۱۔ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ ۔یہاں حدیثِ پیغمبر اور اقوال سلفِ صالحین مراد نہیں بلکہ نکمّی باتیں ۔قصے۔ ناول۔جھوٹے فسانے مراد ہیں۔

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾	۱۔ ہم سورۂ نبا کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔
عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲﴾	۲۔ کس چیز کا حال یہ کافر آپس میں پوچھ رہے ہیں؟
عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۳﴾	۳۔ (کیا) اس بڑی خبر کا۔
الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۴﴾	۴۔ جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔
كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾	۵۔ نہیں نہیں! حقیقت یہ ہے کہ وہ قریب ہی جان لیں گے۔
ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾	۶۔ پھر (ہم کہتے ہیں) ضرور ضرور وہ قریب ہی جان لیں گے!!
اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۷﴾	۷۔ کیا ہم نے زمین کو گہوارہ نہیں بنایا؟
وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۸﴾	۸۔ اور پہاڑوں کو میخیں؟

آیت نمبر ۳۔ اَلنَّبَاِ الْعَظِيْمِ۔ ہوسکتا ہے کہ نباءِ عظیم سے قرآن مجید اور پیغمبر ﷺ کی رسالت کا دعویٰ بھی مراد ہو۔

آیت نمبر ۴۔ مُخْتَلِفُوْنَ۔ یہود و نصاریٰ و مشرکین یعنی سب ہی قیامت کے متعلق اختلاف رکھتے تھے۔ آج کل بھی ایک قوم تناسخ کو مانتی ہے ایسا ہی رسالت و نبوت و قرآن کی نسبت اختلاف تھے اور ہیں اور رہیں گے۔

آیت نمبر ۸۔ وَ الْجِبَالَ اَوْتَادًا۔ ایک نہایت سچی فلسفی ہے اور اس سچی فلسفی پر جدیدہ علوم اور حال کے مشاہدات گواہی دیتے ہیں اور انہی مشاہدات سے ہی ہم گزشتہ دیرینہ حوادثات کا علم حاصل کر سکتے ہیں۔ طبقات الارض کی تحقیقات اور مشاہدات سے اچھی طرح ثابت ہوسکتا ہے کہ اس زمین کا ثبات و قرار اضطرابات اور زلازل سے خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض نے تکوینِ جبال اور خلق کوہساری سے فرمایا ہے اور زمین کے لرزہ کو تب اس علیم و قدیر نے تکوین جبال سے تسکین دی۔ چنانچہ علم طبقات الارض میں تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ زمین ابتداء میں ایک آتشیں گیس تھا جس کی بالائی سطح پر دھواں اور دخان تھا اور اس امر کی تصدیق قرآن کریم سے بھی ہوتی ہے۔ جہاں فرمایا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ (حٰمٓ السجدة:۱۲)۔ پھر

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۹﴾	۹۔ اور ہمیں نے تم کو جوڑا جوڑا پیدا کیا رنگ برنگ کے۔
وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۱۰﴾	۱۰۔اور تمہاری نیند کو آرام کا موجب بنایا۔
وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۱﴾	۱۱۔اور بنایا رات کو ایک پردہ۔
وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۲﴾	۱۲۔اور دن کو روزی کمانے کا وقت۔

(بقیہ حاشیہ) وہ آتشیں مادہ اوپر سے بتدریج سرد ہوکر ایک سیال چیز بن گیا جس کی طرف قرآن شریف ان لفظوں میں ارشاد فرماتا ہے۔ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ (هود:۸) پھر وہ سیال مادہ زیادہ سرد ہوکر اوپر سے سخت اور منجمد ہوتا گیا۔ اب بھی اس کے عُمق کو جس قدر غور سے دیکھتے جاویں اس کا بالائی حصہ سرد اور نیچے کا گرم ہے۔ کوئلوں اور کانوں کے کھودنے والوں نے اپنی تحقیقات سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ گو اس نتیجہ میں فلاسفروں کو اختلاف ہے کہ ۳۶ میل سے نیچے عُمق میں اب تک ایک ذوبانی اور ناری مادہ موجود ہے۔ جس کی گرمی تصوّر سے بالا ہے۔ (اسلام نے بھی دوزخ کو نیچے بتایا ہے) جب زمین کی بالائی سطح زیادہ موٹی نہ تھی اس وقت زمین کے اس آتشیں سمندر کی موجوں کا کوئی مانع نہ تھا اور اس لئے کہ اس وقت حرارت زیادہ تھی اور حرارت حرکت کا موجب ہوا کرتی ہے۔ زمین کی اندرونی موجوں سے بڑے بڑے مواد نکلے۔ جن سے پہاڑوں کے سلسلے پیدا ہوگئے۔ آخر جب زمین کی بالائی سطح زیادہ موٹی ہوگئی اور اس کے ثبات وثقل نے اس آتشیں سمندر کی موجوں کو دبالیا تب وہ زمین حیوانات کی بود وباش کے قابل ہوگئی اسی واسطے قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ اَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ (النّحل:۱۶) ۔ **اَلْقٰى** کا لفظ جو آیا ہے اس کے معنے ''پیدا کئے'' ہیں کیونکہ اور جگہ قرآن میں **جَعَلَ** کا لفظ بھی آتا ہے وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِىَ مِنْ فَوْقِهَا (حٰمٓ السّجدة :۱۱) اور زمین پر پہاڑ بنائے اور اس میں برکت رکھی **الخ** ۔ **ایک عجیب نکتہ** قابلِ سماعت اس آیت شریف میں ہے کہ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِىَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ (النّمل:۸۹) اور تو پہاڑوں کو دیکھ کر گمان کرتا ہے کہ وہ مضبوط جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ بادل کی طرح اڑ رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کاریگری قابل دید و لائق شنید ہے جس نے ہر شے کو خوب مضبوط بنایا۔ غور کرو کہ ارشاد فرمایا پہاڑ تمہاری **نظروں** کے سامنے **ایک** جگہ جمے ہوئے **نظر** آتے ہیں حالانکہ وہ بادلوں کی طرح سیّار ہیں۔ اس سے صاف **معلوم** ہوگیا کہ زمین کے ساتھ پہاڑ **حرکت** کرتے ہیں۔ **فَتَدَبَّرْ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ** ۔

وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۳﴾	۱۳۔ اور ہمیں نے تمہارے اوپر سات اجسام مضبوط بنائے[۱]۔
وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۴﴾	۱۴۔ اور ایک بڑا چمکتا ہوا چراغ بنایا۔
وَّأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۵﴾	۱۵۔ اور ٹپکنے والے بادلوں سے زور کا پانی برسایا۔
لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿۱۶﴾	۱۶۔ تا کہ ہم اس سے اناج اور روئید گی
وَّجَنّٰتٍ أَلْفَافًا ﴿۱۷﴾	۱۷۔ اور گھنے باغ پیدا کریں۔
إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۸﴾	۱۸۔ بے شک فیصلہ کا دن مقرر ہو چکا ہے۔
يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ أَفْوَاجًا ﴿۱۹﴾	۱۹۔ ایک دن صور پھونکا جائے گا تو تم آؤ گے فوج فوج۔
وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿۲۰﴾	۲۰۔ اور آسمان کھولا جائے گا تو وہ دروازہ دروازہ ہو جائے گا[۲]۔
وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۱﴾	۲۱۔ اور پہاڑ اڑیں گے، چلائے جائیں گے تو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے[۳]۔
إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۲﴾	۲۲۔ بے شک دوزخ گھات میں لگی ہوئی ہے۔
لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۳﴾	۲۳۔ جو سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔
لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ أَحْقَابًا ﴿۲۴﴾	۲۴۔ اس میں صدیوں ٹھہریں گے۔

[۱] یعنی آفتاب، ماہتاب، زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد کے سات آسمان۔

[۲] یہ بدر کے متعلق پیش گوئی بھی ہے۔ [۳] یعنی بڑے بڑے سردار مارے جائیں گے۔

آیت نمبر ۱۸۔ يَوْمَ الْفَصْلِ۔ سورۃ المرسلات میں يَوْمَ الْفَصْلِ (المرسلات: ۳۹) فرمایا تھا۔ اب اس کی تفصیل بتاتا ہے کہ یہاں تو سب کچھ ملا جلا ہے۔ اگر عذاب آئے تو نیک کو بھی دکھ پہنچتا ہے۔ اس لئے فیصلے کے واسطے ایک دن مقرر ہے۔ پھر کفّار کو دنیا میں اس کا نمونہ دکھایا جائے گا تا کہ آخرت کا ثبوت ملے۔

آیت نمبر ۲۱۔ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ۔ آسمان سے نشانات کی بارش ہو گی اور جو بڑے بڑے پہاڑ بنے بیٹھے ہیں وہ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ہو جائیں گے۔

آیت نمبر ۲۴۔ أَحْقَابًا۔ **حقب** کچھ اوپر اسّی سال کا ہوتا ہے اور ہر سال ہماری گنتی سے ۳۶۰ دن کا۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۵﴾	۲۵۔ وہاں نہ مزہ چکھیں گے ٹھنڈک کا اور نہ پینے کا۔
اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۶﴾	۲۶۔ مگر بہت گرم پانی اور بہت ہی ٹھنڈا پانی یا پیپ۔
جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۷﴾	۲۷۔ یہ بھرپور بدلا ہے۔
اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۸﴾	۲۸۔ کیونکہ وہ حساب کی امید ہی نہیں رکھتے تھے۔
وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۹﴾	۲۹۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے۔
وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۳۰﴾	۳۰۔ اور ہر ایک شے کو ہم نے محفوظ کر رکھا ہے لکھ کر۔
فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۱﴾ ع	۳۱۔ اب مزا چکھو کہ ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے۔
اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۲﴾	۳۲۔ بے شک متقی لوگوں کو کامیابی حاصل ہے۔
حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۳﴾	۳۳۔ باغات اور انگور۔
وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۴﴾	۳۴۔ اور نوعمر پیاری پیاری بیبیاں۔
وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۵﴾	۳۵۔ اور چھلکتے ہوئے پیالے اور بہت سامان۔
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۶﴾	۳۶۔ اس میں کوئی بے ہودہ بات نہیں سنیں گے اور نہ جھوٹ۔
جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۷﴾	۳۷۔ صلہ ہے تیرے رب کی طرف سے حساب کی رو سے عنایت کیا ہوا۔
رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا	۳۸۔ جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے

آیت نمبر ۳۴۔ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا۔ **كَوَاعِب** جمع **كَاعِبَةٌ** کی ہے۔ **كَعْبَيْن** ٹخنے کی اونچائی۔ ہڈیاں۔ ان ہڈیوں سے نوخیز پستان کی تشبیہ دی ہے۔ محاورہ ہے **تَكَعْبَةُ الْجَارِيَةِ** اور **اَتْرَاب** کا اصل **تُرب** و **تُرَاب** ہے جس سے مطلب خاکساری وانکساری ہے۔ یہ **طَاغِين** کی سزا کے بالمقابل **اَتْرَاب** یعنی منکسر المزاج عورات سے **جَزَاءٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ** خوب مناسبت رکھتی ہے اور **اَتْرَاب** بمعنے ہم عمر و مٹی میں ساتھ کھیلنے والے۔

الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ﴿۳۸﴾

درمیان ہے ان کا رب ہے۔ بے محنت انعام دینے والا۔ کسی کو طاقت نہیں کہ اس کے سامنے بات کر سکے۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙۗ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۹﴾

۳۹۔جس دن کلام الٰہی اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔ کسی کے منہ سے بات ہی نہ نکلے گی مگر جسے رحمٰن نے بات کرنے کی اجازت دے دی[1]۔ اور وہ بات بھی معقول کہیں گے۔

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۴۰﴾

۴۰۔ یہ حق اور راستی کا دن ہے تو جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف ٹھکانا بنالے۔

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۖۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۱﴾ ع

۴۱۔ بے شک ہم نے تم کو ڈرادیا ہے قریب ہی آنے والے عذاب سے۔ جس دن آدمی دیکھ لے گا جو اس آنے والے کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو جاتا۔

سُوْرَةُ النَّازِعَاتِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

ا۔ ہم سورۃ النّازعات کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۲﴾

۲۔ قسم ہے ان کام کرنے والوں کی جو دوسرے کاموں سے الگ ہو جائیں ڈوب کر۔

---

[1] یعنی رسول مقبول اور اس کے مصدقین اگلے پچھلے بات کریں گے۔

تمہید۔ کمال حاصل کرنے والے کے لئے پانچ شرطیں ضروری ہیں اور ایک نتیجہ (۱) جس کام کو کرنے لگے تو وہ اور کام سے الگ ہو جائے (۲) اس میں ڈوب جائے (۳) بخوشی تمام کرے (۴) روک نہ ہو دوسری طرف توجہ نہ ہو۔ (۵) دوسرے سے آگے بڑھ جانا چاہتا ہو۔ نتیجہ بے کار اور لغو نہ ہو۔

آیت نمبر۲۔ **وَالنّٰزِعٰتِ**۔ **نَازِعَات**۔ زور و تکلّف سے کھینچنے والے۔ **اِنْشِطَات**۔ بلا تکلیف بخوشی خاطر کھینچنے والے۔ **سَابِحَات**۔ اپنے فن کے پیراک و ماہر۔ **سَابِقَات**۔ سبقت لے جانے والے ہم عصروں

وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۳﴾	۳۔ اور قسم ہے ان کی جب وہ بخوشی تمام کام کریں۔
وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۴﴾	۴۔ اور قسم ہے بے روک تیرنے والوں کی۔
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۵﴾	۵۔ پھر حوصلہ سے آگے بڑھنے والوں کی لپک کر۔
فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۶﴾	۶۔ پھر قسم ہے تدبیر کرنے والوں کی حکم سے۔
يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۷﴾	۷۔ جس دن لرزنے والی لرزے گی۔
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۸﴾	۸۔ ایک زلزلہ کے پیچھے دوسرا زلزلہ ہے۔

(بقیہ حاشیہ) سے۔ **مُدَبِّرَات** ۔ افسرانِ محکمہ جات اور فنون کے موجد و ماہر مطلب وغرض یہ ہے کہ کمال حاصل کرنے کے پانچ شرائط ہیں (۱) غور و تدبر میں غرق ہو جانا (۲) بڑی دلچسپی وخوشی (۳) **غِبطہ** ہو (۴) موانعات کو دور کرے (۵) کسبِ کمال کُن کہ عزیزِ جہاں شَوِی۔ اس لئے ارشاد ہوتا ہے۔ قسم ہے غرق ہو کر نکالنے والوں کی۔ مثلاً مجاہدہ کرنے والے۔ محنت کش، دین و دنیا کے کام میں غرق ہو کر کوشش کرنے والے کی اور **نَاشِطَات** ۔ مثلاً جو محنت اور مشقت کے درجوں سے نکل کر ذوق اور شوق کی حالت کو پہنچ گئے وہ دینی حالات میں ہوں یا دنیوی۔ اور **سَابِحَات** جو اپنے کام میں مشّاق اور رواں ہو چکے ہیں۔ صوفیوں میں اس کا نام طَیران اور عُروج ہے سیر احوال ومقامات اور سابقات اہل اللہ کے نزدیک اس کا نام ہے۔ دنیوی امتحانات اور کاموں میں یہ بھی مقابلہ ہوا کرتا ہے اور **مُدَبِّرَات** صوفیوں کی اصطلاح میں اس کا نام نُزول و رُجوع دعوت اِلی الحق ہے۔ دنیوی حیثیت سے وزراء امراء منتظم ہیں جو اس میں شامل ہیں۔ یہ درجے ایک دوسرے کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ دلائل ہیں کہ اعمال کی جزا و سزا ضرور ہے۔ کوئی حالت مستقل نہیں۔ انسان مختلف منزلیں طے کرتا ہوا موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کل عالم کی موت کا حال ہے جو آئندہ حشر ونشر پر دلالت کرتی ہے۔

آیت نمبر ۶۔ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا۔ مَلَائِكَةُ اللّٰه کی خدمات بھی اس آیت سے سمجھی گئی ہیں جس سے جماعت انسانی بھی بڑا فائدہ حاصل کر سکتی ہے اور ساتھ ہی مسئلہ جزاء کو جو مقصود بالذات ہے ثابت کر رہی ہیں کہ نتائج اعمال حق ہیں کوششوں کے پھل ضرور ملیں گے کیونکہ **اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ** واقع ہے اور مؤکد بقسم بیان فرمایا ہے جو واقعاتِ شُدنی کے لئے بطور شاہد کے ہے اور آنے والے یوم کے اشراط **عِظَام مُبَادِی** ومقدمات یوں بیان فرمائے ہیں کہ **يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ** ۔

آیت نمبر ۸۔ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۔ جیسا کہ آجکل ۱۹۰۵ء سے زلزلے دیکھ رہے ہیں۔ سب سے بڑا خطرناک زلزلہ کانگڑہ کا ہوا۔

قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۹﴾
۹۔ کتنے دل اس دن دھڑک رہے ہوں گے۔

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۱۰﴾
۱۰۔ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی۔ وقف لازم

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۱﴾
۱۱۔ وہ کہیں گے کیا ہم الٹے پاؤں واپس کئے جائیں گے پہلی حالت پر۔

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ﴿۱۲﴾
۱۲۔ کیا جب کہ ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے (پھر بھی زندہ ہو جائیں گے)۔

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ﴿۱۳﴾
۱۳۔ کہتے ہیں کہ یہ لوٹنا نقصان کا لوٹنا ہوگا۔ وقف لازم

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۴﴾
۱۴۔(وہ کچھ بھی کہیں) سو وہ بس ایک ہی للکار ہے۔

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ؕ﴿۱۵﴾
۱۵۔ پھر ایک دم سے وہ سب میدان میں آموجود ہوں گے[1]۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ﴿۱۶﴾
۱۶۔ کیا تجھے موسیٰ کی کچھ خبر پہنچی۔ وقف لازم

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ﴿۱۷﴾
۱۷۔ جب اس کو آواز دی اس کے رب نے طویٰ کے پاک میدان میں۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۖ﴿۱۸﴾
۱۸۔اور حکم دے دیا کہ جا فرعون کی طرف بے شک اس نے سر اٹھا رکھا ہے، سرکش ہو گیا ہے۔

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۹﴾
۱۹۔ اور اس سے کہہ دے کیا تو چاہتا ہے کہ پاک ہو جاوے۔

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ﴿۲۰﴾
۲۰۔ اور میں تجھے راستہ دکھاؤں تیرے رب کی طرف تو تُو ڈرنے لگے۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۖ﴿۲۱﴾
۲۱۔ پھر موسیٰ نے فرعون کو بڑا نشان دکھلایا۔

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۖ﴿۲۲﴾
۲۲۔ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔

ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۖ﴿۲۳﴾
۲۳۔ پھر پیٹھ پھیر کر چلا تدبیر سوچتا ہوا۔

---

[1] وہ میدان جس میں نیند نہ آئے۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۴﴾	۲۴۔ پھر جمع کر کے پکارا۔
فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۵﴾	۲۵۔ اور کہا کہ میں تمہارا بہت بڑا ربّ ہوں۔
فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۶﴾	۲۶۔ تو اللہ نے اسے پکڑ لیا وہاں اور یہاں عذاب میں (دنیا اور آخرت میں)۔
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۷﴾ ع	۲۷۔ بے شک اس واقعہ میں عبرت ہے جن کو ڈر ہے۔
ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰهَا ﴿۲۸﴾	۲۸۔ کیا تمہاری پیدائش زیادہ سخت ہے یا آسمانوں کی جس کو اللہ نے بنایا۔
رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۹﴾	۲۹۔ اس کی بلندی اونچی کی پھر اس کو ٹھیک ٹھاک بنا دیا۔
وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۳۰﴾	۳۰۔ اور سیاہ بنائی اس کی رات اور اس کی روشنی کو دن بنا کر نکالا (یعنی دھوپ)۔
وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۱﴾	۳۱۔ اور زمین کو اس کے بعد کشادہ کیا۔
اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۲﴾	۳۲۔ نکالا اس میں سے پانی اور چارہ اس کا۔
وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۳﴾	۳۳۔ اور پہاڑوں کو قائم کیا۔
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۴﴾	۳۴۔ یہ تمہارے اور تمہارے جانوروں کے واسطے گزارا ہے۔
فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۵﴾	۳۵۔ تو جب وہ بڑا ہنگامہ آ جائے گا۔
يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۶﴾	۳۶۔ اس دن آدمی یاد کرے گا کہ اس نے کیا کیا کوشش کی تھی۔
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۷﴾	۳۷۔ اور دیکھنے والے کے واسطے جہنم ظاہر کیا جائے گا۔

آیت نمبر ۲۷۔ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۔ عبرت ہے۔ یعنی ہر فرعونے را موسیٰ ثابت ہوگا۔

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝۳۸
۳۸۔ تو جس شخص نے سرکشی کی۔

وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۳۹
۳۹۔ اور دنیا ہی کا جینا بہتر سمجھا۔

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝۴۰
۴۰۔ تو بے شک جہنم اسی کا ٹھکانا ہے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝۴۱
۴۱۔ اور لیکن جو ڈرا اپنے رب کے حضور کھڑے رہنے اور اپنے نفس کو خواہشوں سے روکتا رہا۔

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝۴۲
۴۲۔ تو اس کا ٹھکانا بہشت ہی ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۝۴۳
۴۳۔ تجھ سے قیامت کی نسبت پوچھتے ہیں کہ اس کے ظہور کا وقت کب ہوگا؟

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝۴۴
۴۴۔ تو تجھ کو اس کے ذکر سے کیا تعلق۔

اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝۴۵
۴۵۔ تیرے رب ہی کی طرف اس کی انتہا ہے۔

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۝۴۶
۴۶۔ تُو تو فقط اس کو ڈرانے والا ہے جو قیامت سے ڈرتا ہے۔

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۝۴۷
۴۷۔ جس دن وہ لوگ قیامت کو دیکھ لیں گے تو یہ خیال کریں گے کہ وہ دنیا میں نہ رہے مگر پچھلا پہر یا پہلا پہر۔ ع ۲

آیت نمبر۴۴۔ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا۔ اس کا وقت بتانے کے جھگڑے میں کیوں پڑتے ہو۔
آیت نمبر۴۵۔ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا۔ تیرے رب ہی کو معلوم ہے کہ وہ کب ہوگی۔

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلٰثٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

۱۔ہم سورۂ عبس کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝٢

۲۔تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا۔

اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝٣

۳۔اس وجہ سے کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا (نیکی سیکھنے کو)۔

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝٤

۴۔تجھ کو کیا معلوم کہ پاک ہوجاتا۔

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝٥

۵۔یا سمجھتا ہے اور نصیحت اُس کو نفع دیتی ہے۔

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝٦

۶۔لیکن جو لاپروائی کرے۔

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝٧

۷۔تو کیا تُو اس کے پیچھے پڑتا ہے (یعنی کافر دولت مند کے)۔

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝٨

۸۔اور تجھ پر تو اس کا کچھ الزام نہیں کہ وہ بے پروا پاک نہ ہو۔

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝٩

۹۔اور جو تیرے پاس دوڑتا ہوا آیا۔

وَهُوَ يَخْشٰى ۝١٠

۱۰۔اور وہ ڈرتا بھی ہے۔

آیت نمبر۲۔ ماہرینِ تفسیر شانِ نزول کو مخصوص الواقعہ خاص نہیں کرتے بلکہ جہاں تک ہوسکے عموم واقعہ لیتے ہیں۔ یہاں مجمع قریش میں حضور کی تشریف فرمائی و تبلیغ کا واقعہ مشہور ہے۔ جہاں عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا دوڑتے چلے آئے تھے اور نابینا ہونے کی وجہ سے آداب رسالت کا خیال نہ رکھ سکے مگر خلوص قلبی نے انہیں مقبول و محبوب بنا دیا اور محبوب کو معتوب۔ اس سے مبلغین کو پند دی کہ امراء کی پرواہ مقابلہ میں غربا وضعفاء کے کم کریں اور جو بڑے آدمی دلچسپی سے نہ سنیں ان کو صرف کہہ دینا چاہئے (دوسرا ترجمہ وہ ہے جو متن میں کیا گیا) بعض آدمی نیک ہوتے ہیں مگر اُن کے اندر کبریائی ہوتی ہے بہت احتیاط چاہئے نبی کریمؐ امراءِ ملّہ کو سمجھا رہے تھے۔ ایک اندھا آ گیا۔ اللہ نے اندھے کی سفارش فرمائی اور عبوسیت اور تولّی کو نابینا دیکھ نہیں سکتا۔ اس سے اس کو رنج بھی نہیں ہوسکتا۔ کفّار اسے دیکھ سکتے ہیں ان کی خاطر داری بھی ہوجاتی ہے۔

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۱﴾	۱۱۔تو کیا تُو اس سے ہٹ سکتا تھا۔
كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۲﴾	۱۲۔نہیں نہیں یہ قرآن تو ایک پند اور یادگار را ہے[1]۔
فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۳﴾	۱۳۔تو جس کا جی چاہے اسے یاد کرلے[2]۔
فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۴﴾	۱۴۔یہ قرآن شریف بزرگ صحیفوں میں، معزز اوراق میں ہے۔
مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۵﴾	۱۵۔جو اونچی جگہ رکھے ہوئے پاک ہیں۔
بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۶﴾	۱۶۔ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھا گیا ہے)۔
كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۷﴾	۱۷۔جو عالی حوصلہ نیکوکار ہیں۔
قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۸﴾	۱۸۔انسان مارا جائے۔ملعون کس بلا کا ناشکرا ہے۔
مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۹﴾	۱۹۔اللہ نے اس کو کس چیز سے پیدا کیا ہے۔
مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۲۰﴾	۲۰۔اس کو ذرا سے حقیر پانی سے پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ باندھ دیا۔

[1] تیری خوش اخلاقی اور نیک اعمال کا۔ [2] یعنی تیرا سچا متبع ہے۔

آیت نمبر۱۲۔ تَذْكِرَةٌ ۔اس میں تغیرات عظیمہ کی خبر دی ہے۔اول چھوٹی چھوٹی باتیں بیان کیں پھر قیامت کی خبر دی۔انسان کی پیدائش گھاٹے کی طرف متوجہ ہے۔

آیت نمبر۱۴۔ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۔یعنی اگلی بزرگ کتابوں میں اس کا مذکور ہے۔دوسری یہ کتاب معظّم ہے۔تیسری یہ کہ پاک لوگوں کی فطرتوں میں منقوش اور محفوظ ہے اور یہی تعلیم تمام کتابوں کا خلاصہ ہے۔ایک یہ معنے کہ کاغذوں میں اس کی صورت لکھی جاتی ہے جن کی عزت کی جاتی ہے۔اونچی اونچی رکھی جاتی ہے۔

آیت نمبر۱۹۔ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۔صوفی چہ خوش گفت (انسان کی ہستی ہی کیا ہے)۔بہ قطرہ آبے موجود و بہ خروج مادے معدوم۔خاکے بیختہ وآبیکے برو ریختہ۔روزِ چند آخر باخداوند۔اعلائے کلمۃ اللہ کنید و اشفاق بر خلق اللہ۔اگر در خانہ کس است حرفے بس است۔اللہ بس باقی ہوس۔

آیت نمبر۲۰۔ مِنْ نُّطْفَةٍ ۔جیسے نطفہ سے آدمی بنتا جاتا ہے اِسی طرح وجود بعد مرگ سے ایک وجود بنتا ہے۔

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝۲۱	۲۱۔ پھر اصل راستہ اُس کے لئے آسان کر دیا۔
ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝۲۲	۲۲۔ پھر اُس کو اللہ نے مارا اور اُسی نے اس کو گاڑا۔
ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝۲۳	۲۳۔ پھر جب اسے چاہے گا اٹھائے گا۔
كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝۲۴	۲۴۔ نہیں نہیں ابھی آدمی نے پورا یقین نہیں کیا عمل میں نہیں لایا جو کچھ اللہ نے اسے فرمایا۔
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝۲۵	۲۵۔ تو انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے ہی کی طرف دیکھے۔
اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝۲۶	۲۶۔ کہ ہم نے ایک دستور سے پانی برسایا۔
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝۲۷	۲۷۔ پھر ایک قاعدے سے زمین کو پھاڑا۔
فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝۲۸	۲۸۔ پھر ہمیں نے اس میں اناج اگایا۔
وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝۲۹	۲۹۔ اور انگور اور سیب ترکاری۔
وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝۳۰	۳۰۔ اور زیتون اور کھجوریں۔
وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝۳۱	۳۱۔ اور گھنے گھنے باغ۔
وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝۳۲	۳۲۔ اور میوے اور گھاس۔
مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝۳۳	۳۳۔ پیدا کی تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدوں کے لئے۔

آیت نمبر۲۲۔ فَاَقْبَرَهٗ ۔ معلوم ہوا کہ قبر اس مکان کا نام ہے جہاں سعادت منداور بدبختوں **شقیّوں** کو بھیجتا ہے۔ وہ نہیں جہاں لوگ گاڑے جاتے ہیں۔ قبر عالَمِ برزخ کا نام ہے خواہ دریا میں ڈوبے یا شیر کھائے یا کوئی جل جائے اور راکھ ہو جائے۔

آیت نمبر۳۳۔ مَتَاعًا لَّكُمْ ۔ یعنی جب ہم اس قسم سے بے نمونہ چیزیں ہمیشہ بناتے رہے تو اب بعد مرنے کے تمہارا پیدا کر دینا کیا مشکل کام ہے۔

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۴﴾
۳۴۔ پس جب آ موجود ہو گی وہ کان پھوڑنے والی۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۵﴾
۳۵۔اس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے۔

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۶﴾
۳۶۔اور ماں اور باپ سے۔

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۷﴾
۳۷۔اور بیوی اور بیٹے سے۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۸﴾
۳۸۔اور ہر ایک شخص کو ان اقربا میں سے اس دن ایک فکر لگی ہو گی کہ وہی بس کرتی ہے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۹﴾
۳۹۔ کتنے منہ اس دن چمکدار گورے گورے ہوں گے۔

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۴۰﴾
۴۰۔ہنسی خوشی سے۔

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۱﴾
۴۱۔اور کتنے چہرے غبار آلود ہوں گے۔

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۲﴾
۴۲۔جن پر کالک چڑھی آتی ہو گی۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۳﴾ ع
۴۳۔یہی روسیاہ کافر بدکار ہیں۔

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
۱۔ہم سورۂ تکویر کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۲﴾
۲۔جس وقت آفتاب لپیٹ لیا جائے۔

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۳﴾
۳۔اور ستارے مدھم پڑ جائیں[۱]۔

وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۴﴾
۴۔اور جب پہاڑ چلائے جائیں[۲]۔

---

[۱] یعنی ایمان دار اٹھائے جائیں اور نیک بخت علماء مرجائیں۔

[۲] سلطنت ہائے عظیمہ تباہ ہو جائیں تمام یورپ جنگ کریں۔

آیت نمبر ۳۸۔ **شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ** ۔ بھاگنے کا سبب یا تو **تَضِيعِ حُقُوق** کے مطالبہ کا ڈر یا نیکی دے کر سفارش کرنا یا اپنی حالت دکھانے کے ناقابل ہونا یا ان کی حالت جو نا دیدنی ہے۔

وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۝	۵۔اور حاملہ اونٹنیاں بے کار ہو جائیں۔
وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۝	۶۔اور جس وقت وحشی اٹھائے جائیں۔
وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۝	۷۔اور جب دریا پھیر دیئے جائیں[۱] (یا جھونک دیئے جائیں)۔
وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۝	۸۔اور قسم قسم کے لوگ بلائے جائیں۔
وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ ۝	۹۔اور زندہ در گور کی نسبت سوال کیا جائے؟
بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۝	۱۰۔کس گناہ سے ماری گئی ؟[۲]
وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۝	۱۱۔اور جب کتابیں پھیلائی جائیں۔[۳]
وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتۡ ۝	۱۲۔اور جب آسمان کی کھال کھینچی جائے۔[۴]
وَاِذَا الۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ ۝	۱۳۔ اور جب سخت آگ بھڑکائی جائے۔[۵]

۱؎ یا جھونک دیئے جائیں جیسے کہ بمبئی اور پنجاب وغیرہ کے دریاؤں میں ہوا۔
۲؎ یعنی علم تشریح وتحقیق اسباب اموات پیدا ہو جائے۔
۳؎ یعنی ڈاک خانوں کا خوب انتظام ہو جائے مطبع بہ کثرت نکل آئیں۔
۴؎ یعنی آسمانی اسرار کھل جائیں الہام جلدی ہوں غلطیں معلوم ہونے لگیں علم ہیئت کا زور ہو۔
۵؎ یعنی مخالفوں کے لئے جنگ عظیم پیش آئے۔

آیت نمبر۵۔ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۔اس کے تین مطلب ہیں (۱) اونٹوں کی زکوٰۃ بند ہو جائے جو بڑی آمدنی ہے (۲) ریلیں جاری ہو جائیں جیسے کہ **یُتۡرَکَنَّ الۡقَلَاصُ فَلَا یُسۡعٰی عَلَیۡهَا** (۳) زمین عرب کا عُشر موقوف ہو جائے گا۔

آیت نمبر۶۔ اِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۔یعنی جو رسول اللہ ﷺ کے وقت میں وحشی سمجھے گئے تھے وہ جمعیت حاصل کریں گے پھیل جائیں گے۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ قسطنطنیہ کی فتح کے سات برس بعد دجّال کا خروج شروع ہو گا۔محمد ثانی فاتح قسطنطنیہ کے سات سال بعد دجّال نکلنا شروع ہو گیا یعنی یورپ کی سلطنتیں ہوشیار ہو گئیں سنبھل گئیں کیونکہ مسلمانوں کا ڈر پیدا ہو گیا تھا اور یہ معنے بھی ہیں کہ تمام یورپ وغیرہ میں عجائب خانہ، چڑی خانہ وغیرہ سجائے جائیں گے۔

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿۱۴﴾	۱۴۔اور جب بہشت قریب لائی جائے[1]۔
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ﴿۱۵﴾	۱۵۔اس وقت ہر ایک شخص جان لے گا جو کچھ لے کر آیا ہے[2]۔
فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۶﴾	۱۶۔تو میں قسم کھاتا ہوں دن میں چھپنے والے پیچھے ہٹنے والے تاروں کی۔
الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۷﴾	۱۷۔اور اپنی جگہ نظر آنے والے، سیدھے چلنے والے، آگے چلنے والوں، ڈوب جانے والے تاروں کی۔
وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۸﴾	۱۸۔اور اس رات کی جب وہ جاتی ہے۔
وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۹﴾	۱۹۔اور صبح کی جب وہ سانس لے۔

[1] یعنی سامان آرام ہو مخلص کیلئے۔ [2] نیک اور بد ہر ایک کو خبر ہو جائے گی یعنی علوم عام ہو جائیں گے۔

آیت نمبر ۱۶۔۱۷۔ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۔ یہ کلام بھی کلام ذوالمعارف کے طور پر ہے۔منجملہ اس کے یہ ہے کہ قسمیہ طور پر فرمایا کہ کفر اب تین طرح سے ٹوٹے گا۔اوّل ترقی کفر کی تھم جائے گی۔دب جائے گی۔پسپا ہو جائے گی۔دوم کچھ لوگ روبراہ ہو کر اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔باقی رہے سہے پر جھاڑ و پھیر دی جائے گی۔آسمانی بلاؤں سے، زمینی بلاؤں سے، جنگوں سے کفر کا صفایا ہو جائے گا۔یہی اس کے لئے **تَکَنُّسْ** ہے۔سورج کی روشنی سے ستاروں کا ماند پڑ جانا بھی **خُنَّسْ** ہے اور **خُنَّسْ** دجال کے گروہ کو بھی کہتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۸۔ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۔ **عَسْعَسَ** اضداد سے ہے جس کے معنے آنے اور جانے کے ہیں یعنی کفر گیا اور اس کی جگہ اسلام نے لے لی۔**عَسْعَسَ** کے لفظ سے زمین کا گول ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایک نور سے ظلمت روشنی پر چڑھی چلی آتی ہے تو ساتھ ہی دوسری طرف سے پیچھے سے روشنی ظلمت پر سوار ہو رہی ہے اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک کہ زمین گول نہ مانی جاوے تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (**ال عمران**:۱۴۱) کے معنے بھی **لَیْل** کے **تَعَسْعُس** اور صبح کے **تَنَفُّس** کے قریب قریب ہیں یا **عَسْعَسَ** کے لفظ سے زمین کا گول ہونا یوں سمجھ لیجئے کہ جب رات ہماری طرف سے گئی اور ہم پر دن آیا تو زمین کے دوسری طرف والوں پر رات آئی۔اسی طرح سے اس کے بالعکس **عَسْعَسَ** جاتی ہے آتی ہے۔یہاں پر فقط جاتی ہے۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۰﴾	۲۰۔ بے شک یہ صاحب عزت رسول کا کلام ہے۔
ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۱﴾	۲۱۔ جو قوت دار ہے۔ عرش عظیم کے مالک کے نزدیک بڑا درجہ پایا ہوا ہے۔
مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۲﴾	۲۲۔ اطاعت کیا گیا اللہ کے پاس بڑا امانت دار ہے۔
وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۳﴾	۲۳۔ اور تمہارا صاحب کچھ بھی دیوانہ نہیں ہے۔
وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۴﴾	۲۴۔ اور تحقیق کہ اس نے اپنے آپ کو دیکھ بھی لیا ہے کھلے کناروں پر آسمان کے بڑھ چڑھ کر۔
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۵﴾	۲۵۔ وہ تو غیب کی بات بتانے پر بخل کرنے والا نہیں ہے۔
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۶﴾	۲۶۔ اور نہ وہ شیطان مردود کی بات پر چلنے والا ہے بلکہ کلام الٰہی پر۔
فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۷﴾	۲۷۔ پھر تم کہاں چلے جا رہے ہو۔
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾	۲۸۔ یہ قرآن شریف تو ایک پند اور یادگار ا ہے سب جہانوں کے واسطے۔
لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۹﴾	۲۹۔ (اور خاص کر) اس کے لئے جو تم میں سے راہ راست پر قائم ہونا چاہے[1]۔
وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ ع	۳۰۔ اور اس حال میں کہ نہ چاہنے والے ہو تم مگر وہی جو خدا چاہتا ہے۔

[1] عموماً سب سے اور خصوصاً صحابہؓ سے تخاطب ہے۔

آیت نمبر ۲۰۔ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۔ آیت ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲، ۲۳ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ
اس قدر کلام ذوالمعارف بیان فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جنون کے الزام کو دفع کیا اور اسی دنیا میں آپ کا مکرم **ذِيْ قُوَّةٍ مَتِيْنٍ** اور **مَطَاع** ہو جانا بھی بیان فرمایا ہے۔ یہ صفتیں جبرائیل کی بھی ہیں۔ اس صورت میں قول کے معنے قراءتِ جبرائیل کے ہیں۔

آیت نمبر ۳۰۔ وَمَا تَشَآءُوْنَ ۔ یعنی سیدھا وہی ہوسکتا ہے جو اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کرے

سُوْرَةُ الانْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾ ۱۔ ہم سورۂ انفطار کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۲﴾ ۲۔ جب آسمان پھٹ جائے۔

وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۳﴾ ۳۔ اور ستارے جھڑ جائیں۔

وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿۴﴾ ۴۔ اور جب دریا بہا دیئے جائیں۔

وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۵﴾ ۵۔ اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ﴿۶﴾ ۶۔ تو ہر ایک جان لے گا کیا کچھ اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۷﴾ ۷۔ اے انسان! کس چیز نے تجھ کو مغرور کر دیا تیرے رب کریم پر۔

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿۸﴾ ۸۔ جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک بنایا پھر معتدل بنایا۔

(بقیہ حاشیہ) جیسے سورہ بقرۃ میں فرمایا وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَ مَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ (البقرۃ:۲۷۳) جس سے مقصد یہی ہے کہ اپنے انفاق کو اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰه کے تابع کرو۔ اس سے جبر لازم نہیں آتا۔

آیت نمبر ۵۔ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ۔ آج کل بھی قبروں سے مُردے نکال کر دوسری جگہ گاڑے جاتے ہیں۔ کیا تعجب ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر بھی محلّہ خان یار سری نگر کشمیر سے تحقیق کے لئے اکھیڑی جائے اور پھر مع حواریوں کی قبروں کے تبرکاً یوروپ میں لے جاویں۔ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ وَ حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ (العٰدیٰت:۱۰،۱۱) سے بھی کچھ اشارات ملتے ہیں۔

آیت نمبر ۷۔ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ۔ کریم کے کرم سے ناامید بھی نہ ہو اور صرف کرم ہی کی امید پر دھوکا نہ کھا بیٹھے۔ دوسری جگہ فرمایا نَبِّئْ عِبَادِيْۤ اَنِّيْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ (الحجر:۵۰،۵۱)۔

فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ؕ﴿۹﴾	۹۔جس صورت میں چاہا تجھے تجویز کیا۔
کَلَّا بَلۡ تُکَذِّبُوۡنَ بِالدِّیۡنِ ۙ﴿۱۰﴾	۱۰۔نہیں جی! مگر تم تو دین کو جھٹلاتے ہی ہو۔
وَ اِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ ﴿ۙ۱۱﴾	۱۱۔ حالانکہ بے شک بے شک تم پر محافظ ہیں (یعنی)۔
کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ ﴿ۙ۱۲﴾	۱۲۔بزرگ لکھنے والے۔
یَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾	۱۳۔وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔
اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ﴿ۚ۱۴﴾	۱۴۔ بے شک نیک لوگ سکھوں اور آرام میں ہیں۔
وَ اِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ ﴿ۚۖ۱۵﴾	۱۵۔اور تحقیق بدکار جہنم میں ہیں۔
یَّصۡلَوۡنَہَا یَوۡمَ الدِّیۡنِ ﴿۱۶﴾	۱۶۔اس میں داخل ہوں گے جزا کے دن۔
وَ مَا ہُمۡ عَنۡہَا بِغَآئِبِیۡنَ ﴿ؕ۱۷﴾	۱۷۔وہ اس سے کبھی غائب نہ ہوں گے۔
وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ﴿ۙ۱۸﴾	۱۸۔تو نے کیا سمجھا کہ وہ انصاف کا دن کیا ہے۔
ثُمَّ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ﴿ؕ۱۹﴾	۱۹۔پھر تو نے کیا سمجھا کہ وہ جزا کا دن کیا ہے؟
یَوۡمَ لَا تَمۡلِکُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَیۡئًا ؕ وَ الۡاَمۡرُ یَوۡمَئِذٍ لِّلّٰہِ ﴿٪۲۰﴾	۲۰۔جس دن کوئی جی کسی جی کے کچھ کام نہ آئے گا۔اور اس دن اللہ ہی اللہ کا حکم ہے۔

آیت نمبر۱۲۔ کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ ۔نامہ اعمال کے لکھتے جانے اور اس کے محفوظ رہنے پر۔جن کو عقلی بُعد معلوم ہوتا ہے وہ آجکل کے گراموفون ہی کو دیکھ لیں کہ کس طرح ریکارڈ اس میں محفوظ رہتا ہے اور دوبارہ چکر دینے سے کس طرح ذرا ذرا بھی یہاں تک کہ کھانسی اور تنفس کی کمی زیادتی بھی اس سے ظاہر ہونے لگتی ہے۔ ؎

آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف وگزاف سے

(از حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام)

سُوۡرَةُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الۡبَسۡمَلَةِ سَبۡعٌ وَّ ثَلَاثُوۡنَ اٰيَةً وَّ رُكُوۡعٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿۱﴾
۱۔ ہم سورۂ تطفیف کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ﴿۲﴾
۲۔ کم دینے والوں کی خرابی ہے۔

الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ﴿۳﴾
۳۔ جو لیتے وقت لوگوں سے بھرپور لیتے ہیں۔

وَ اِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوْ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ﴿۴﴾
۴۔ اور ناپ تول کر دیتے ہیں تو کمی کرتے ہیں۔

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۵﴾
۵۔ کیا ان لوگوں نے یہ خیال نہیں کیا کہ وہ اٹھائے جائیں گے۔

لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۶﴾
۶۔ بڑے دن کے لئے۔

يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷﴾
۷۔ جس دن لوگ کھڑے ہو جائیں گے رب العالمین کے حضور میں۔

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِىۡ سِجِّيۡنٍ ﴿۸﴾
۸۔ ضرور ایسا ہی ہوگا کہ بدکاروں کی کتاب قیدیوں کے رجسٹر میں ہے۔

وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا سِجِّيۡنٌ ﴿۹﴾
۹۔ اور تُو نے کیا سمجھا کہ قیدیوں کا رجسٹر کیا ہے؟

كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ﴿۱۰﴾
۱۰۔ وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔

آیت نمبر۳۔ **اِکۡتَالُوۡا عَنِ النَّاسِ** کی بجائے **اِکۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ** آیا ہے تو نیت خیانت وضرر رسانی کی وجہ سے ہے۔ **كَالُوۡهُمۡ** میں لام صِلہ کثرت کی وجہ سے حذف ہو گیا ہے۔ عرب کا یہ خاص محاورہ ہے کہ کثرتِ استعمال کی وجہ سے حروف صِلہ کو حذف کر دیا کرتے ہیں۔

آیت نمبر۱۰۔ كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ۔ اقوال صحابہؓ اور تابعین میں سِجِّيۡنٌ اور عِلِّيِّيۡنَ کی تشریح موجود ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سِجِّيۡنٌ تو جہنم کا طبقہ ہے جو عالَمِ سِفلی میں واقع ہے اور وہ نہایت تنگ وتاریک ہے۔ وہاں سوائے رونے پیٹنے اور آگ میں جلنے کے کچھ حاصل نہیں اور عِلِّيِّيۡنَ خدا کے تقرب کا مقام ہے۔

وَيۡلٌ يَّوۡمَىِٕذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۱﴾	۱۱۔ افسوس ہے اس روز جھٹلانے والوں پر۔
الَّذِيۡنَ يُكَذِّبُوۡنَ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۱۲﴾	۱۲۔ جو لوگ جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔
وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ﴿۱۳﴾	۱۳۔ اور اسے تو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے بڑھنے والا گناہ گار ہے۔
اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۴﴾	۱۴۔ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔
كَلَّا بَلۡ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۵﴾	۱۵۔ نہیں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر (ان کے کرتوتوں نے) زنگ جما دیا ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔
كَلَّاۤ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ يَوۡمَىِٕذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ﴿۱۶﴾	۱۶۔ نہیں نہیں!! بے شک وہ اپنے رب سے اس روز محجوب ہوں گے۔
ثُمَّ اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۷﴾	۱۷۔ پھر ضرور وہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔
ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۱۸﴾	۱۸۔ اور ان سے کہا جائے گا یہی ہے وہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔
كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡاَبۡرَارِ لَفِىۡ عِلِّيِّيۡنَ ﴿۱۹﴾	۱۹۔ خبردار نیکوں کی کتاب اعلیٰ مقام والوں کے رجسٹر میں ہے۔
وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا عِلِّيُّوۡنَ ﴿۲۰﴾	۲۰۔ اور تُو نے کیا سمجھا کہ وہ اعلیٰ مقام والوں کا رجسٹر کیا ہے؟
كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ﴿۲۱﴾	۲۱۔ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔
يَّشۡهَدُهُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿۲۲﴾	۲۲۔ اس کو ملاحظہ کریں گے مقرب لوگ۔
اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ ﴿۲۳﴾	۲۳۔ نیک لوگ بے شک آرام اور سُکھوں میں ہیں۔

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۴﴾	۲۴۔اپنے تختوں پر بیٹھے سیر کر رہے ہوں گے۔
تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۵﴾	۲۵۔تُو ان کے چہروں میں خوش حالی کی تازگی دیکھے گا۔
يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۶﴾	۲۶۔ان کو سچی خوشی کا سرور دینے والا شربت جو اَوروں کو نصیب نہیں پلایا جائے گا۔
خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۷﴾	۲۷۔اس کی مُہر (بجائے موم کے) مشک کی ہو گی اور ہوس کرنے والوں کو چاہئے کہ اس میں پوری ہوس کریں۔
وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۸﴾	۲۸۔اور اس کی ملونی ایک اعلیٰ چیز کی ہوگی۔
عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۹﴾	۲۹۔ وہ ایک چشمہ ہے جس کا پانی اللہ کے مقرب بندے پیتے ہیں۔
اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۰﴾	۳۰۔ بے شک لوگ جناب الٰہی سے قطع تعلق کرتے اور مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے۔
وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۱﴾	۳۱۔اور جب ان کے سامنے گزرتے تو آنکھیں مارا کرتے تھے، تحقیر کرتے تھے۔
وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۲﴾	۳۲۔ اور جب وہ اپنے گھر کی طرف واپس جاتے تو باتیں بناتے خوش خوش۔
وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۳﴾	۳۳۔ اور جب ان کو دیکھتے تو کہا کرتے کہ بے شک یہ ہی تو گمراہ ہیں۔

آیت نمبر ۲۸۔ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۔ یہ **تَسْنِیْم** **سَنَم** سے مشتق ہے جس کے معنے اونچی چیز کے ہیں۔
آیت نمبر ۳۲۔ فَكِهِيْنَ ۔ تبدیل ذائقہ کے لئے میوہ خوری، لذیذ کھانوں سے تلذّذ، فرضی قصہ کہانیوں اور ناولوں سے دل بہلانا، مزے لینا یہ سب **فَكِهِيْن** میں داخل ہے۔

وَمَآ اُرۡسِلُوۡا عَلَيۡهِمۡ حٰفِظِيۡنَؕ۝۳۳

۳۴۔ حالانکہ وہ ان پر محافظ کے طور نہیں بھیجے گئے تھے۔

فَالۡيَوۡمَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنَ الۡكُفَّارِ يَضۡحَكُوۡنَۙ۝۳۴

۳۵۔ تو آج جو مومن ہیں وہ کافروں سے ہنسی کرتے ہیں۔

عَلَى الۡاَرَآئِكِ ۙ يَنۡظُرُوۡنَؕ۝۳۵

۳۶۔ تختوں پر بیٹھے سیر دیکھ رہے ہیں۔

هَلۡ ثُوِّبَ الۡكُفَّارُ مَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ۝۳۶ ع

۳۷۔ اب کافروں کو ان کے عملوں ہی کا بدلہ دیا گیا۔

سُوۡرَةُ الانۡشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الۡبَسۡمَلَةِ سِتٌّ وَّ عِشۡرُوۡنَ اٰيَةً وَّ رُكُوۡعٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۝۱

۱۔ ہم سورۂ انشقاق کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡۙ۝۲

۲۔ جب آسمان پھٹ جائے۔

وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡۙ۝۳

۳۔ اور اپنے رب کا حکم سنے اور یہی اس کو چاہئے۔

وَاِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡۙ۝۴

۴۔ اور جب زمین پھیلائی جائے۔

وَاَلۡقَتۡ مَا فِيۡهَا وَتَخَلَّتۡۙ۝۵

۵۔ اور جو کچھ اس میں ہے وہ باہر ڈال دے اور خالی ہو جائے۔

وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡؕ۝۶

۶۔ اور اپنے رب کا حکم سنے اور اس کو یہی چاہئے۔

يٰۤاَيُّهَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدۡحًا فَمُلٰقِيۡهِۚ۝۷

۷۔ اے انسان ضرور تجھ کو بڑی کوشش کرنی ہے اپنے رب تک پہنچنے میں۔ تو تُو اس تک ضرور پہنچ جائے گا۔

آیت نمبر۲۔ اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۔ **سَمَاء** ۔ جس قدر اجرامِ فلکی آسمان میں ہیں۔ وہ سب **سَمَاء** کے لفظ میں داخل ہیں۔

آیت نمبر۳۔ اَذِنَتۡ ۔ **اَذِنَ** سے مشتق ہے جس کے معنے کسی بات کے سننے کے لئے کان لگائے رکھنا۔ حکم کی تعمیل کرنا ہے۔ حُقَّتۡ کے معنی ہیں کہ آسمان کا حق ہے کہ وہ ایسا کرے۔

فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیۡنِهٖ ۙ﴿۸﴾

۸۔ تو جس کے سیدھے ہاتھ میں کتاب اعمال دی گئی۔

فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ۙ﴿۹﴾

۹۔ تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔

وَّ یَنۡقَلِبُ اِلٰۤی اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش خوش جائے گا۔

وَ اَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهۡرِهٖ ۙ﴿۱۱﴾

۱۱۔ پھر جس کو پشت کی طرف سے کتاب بھیجی گئی۔

فَسَوۡفَ یَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ۙ﴿۱۲﴾

۱۲۔ تو وہ بُوم مارے گا کم بختی کو پکارے گا۔

وَّ یَصۡلٰی سَعِیۡرًا ؕ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور جہنم میں داخل ہوگا۔

اِنَّهٗ کَانَ فِیۡۤ اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۱۴﴾

۱۴۔ کیونکہ وہ اپنے گھر والوں میں خوشحال رہا کرتا تھا۔

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ یَّحُوۡرَ ﴿ۛ۱۵﴾

معانقة ۱۷ عند المتاخرین

۱۵۔ اور بے شک اس کو یقین تھا کہ اس کو کبھی زوال نہ ہوگا، اللہ کے حضور جانا نہ پڑے گا۔

بَلٰۤی ۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ کَانَ بِهٖ بَصِیۡرًا ؕ﴿۱۶﴾

۱۶۔ ہاں! کیوں نہیں! بلکہ اس کا رب اسے دیکھ رہا تھا۔

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۷﴾

۱۷۔ میں شفق کی قسم کھاتا ہوں۔

وَ الَّیۡلِ وَ مَا وَسَقَ ۙ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور رات کی اور جس کو رات ڈھانپ لے اس کی۔

وَ الۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے۔

لَتَرۡکَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ؕ﴿۲۰﴾

۲۰۔ کہ تم درجہ بدرجہ چڑھتے چلے جاؤ گے۔

فَمَا لَهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۲۱﴾

۲۱۔ تو انہیں ہوا کیا کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا یَسۡجُدُوۡنَ ﴿ؕ۲۲﴾ السجدة

السجدة ۱۳

۲۲۔ اور جب ان کو قرآن سنایا جائے تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔

آیت نمبر۸۔ اُوۡتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیۡنِهٖ۔ یَمِیۡن کے معنی دایاں ہاتھ۔ طاقتِ جنابِ الٰہی کی پروانگی۔ دعاؤں کے قبول ہونے کی مدد۔ راستبازی۔ اُکلِ حلال۔ قوّتِ بازو کی کمائی۔ جنابِ الٰہی کی مرضیات کی روشنی۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۳﴾	۲۳۔ بلکہ یہ تو کافر ہیں۔ جھٹلاتے ہیں۔
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۴﴾	۲۴۔ اور اللہ تو خوب جانتا ہے جو کچھ دلوں میں رکھتے ہیں۔
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾	۲۵۔ تُو ان کوٹیس دینے والے عذاب کی خوشخبری دے دے۔
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ ع	۲۶۔ مگر ہاں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾	۱۔ ہم سورۂ بروج کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۲﴾	۲۔ ستاروں والے آسمان کی قسم!
وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۳﴾	۳۔ اور وعدہ کے دن کی قسم!
وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿۴﴾	۴۔ اور نبی کریم کی قسم اور اس کی امت کی!
قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۵﴾	۵۔ مردود ہوئے خندق والے۔
النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۶﴾	۶۔ وہ خندق جس میں لکڑئیں بہت بھر کر سلگائی گئی۔
اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿۷﴾	۷۔ جب وہ اس پر کھڑے یا بیٹھے دیکھ رہے تھے۔

آیت نمبر۲۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ۔ سَمَآء ۔ ذاتِ بُروج سے سارا ملکوتی اقتدار مراد ہے۔ بادشاہوں کے بھی بُرج ہوتے ہیں۔ خدائی بُروج دیکھو۔

آیت نمبر۵۔ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ۔ یمن میں یہودیوں نے دونداس کے زمانہ میں عیسائیوں کو جلایا تھا۔ اس کی طرف اشارہ ہے۔

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿۸﴾	۸۔ جو مومنوں کے ساتھ کرتے تھے وہ دیکھ رہے تھے۔
وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۹﴾	۹۔ اور وہ مومنوں سے اس بات کا بدلہ لے رہے تھے کہ وہ (کیوں) اللہ پر ایمان لائے جو زبردست جمیع حمد کا مالک ہے۔
الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۰﴾	۱۰۔ وہی اللہ ہے جس کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ ہی ہر ایک چیز سے باخبر ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۱﴾	۱۱۔ بے شک جن لوگوں نے ستایا ایماندار مردوں کو اور ایماندار عورتوں کو پھر توبہ نہ کی تو ان کے لئے جہنم ہی کا عذاب ہے اور سخت جلنے کا۔
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۲﴾	۱۲۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کرتے رہے ان کے لئے باغات ہیں جن میں بہہ رہی ہیں نہریں۔ یہ بڑی ہی کامیابی ہے۔
اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۳﴾	۱۳۔ تیرے رب کی پکڑ بے شک سخت ہے۔
اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۴﴾	۱۴۔ البتہ وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور بار بار بھی پیدا کرے گا۔
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۵﴾	۱۵۔ اور وہی غفور محبت کرنے والا ہے۔
ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۶﴾	۱۶۔ عرش بزرگ کا صاحب ہے۔
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۷﴾	۱۷۔ جو چاہتا ہے اس کو بخوبی کر لیتا ہے۔

آیت نمبر ۸۔ شُهُوْدٌ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب ان آیات کو پڑھتے تو فرماتے۔ **اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَتِ الْاَعْدَاءِ۔**

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِیۡثُ الۡجُنُوۡدِ ۙ﴿۱۸﴾ ۱۸۔ کیا تجھے لشکروں کی خبر ملی۔

فِرۡعَوۡنَ وَ ثَمُوۡدَ ﴿ؕ۱۹﴾ ۱۹۔ فرعون اور ثمود کے۔

بَلِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فِیۡ تَکۡذِیۡبٍ ۙ﴿۲۰﴾ ۲۰۔ بلکہ جو کافر ہیں وہ تو جھٹلاتے ہی ہیں۔

وَّ اللّٰہُ مِنۡ وَّرَآئِہِمۡ مُّحِیۡطٌ ﴿ۚ۲۱﴾ ۲۱۔ اور اللہ ان کو آگے چل کو گھیر لے گا۔

بَلۡ ہُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ ﴿ۙ۲۲﴾ ۲۲۔ (کچھ نہیں) بلکہ یہ قرآن ہے بڑے رتبے کا۔

فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۳﴾ ع ۲۳۔ تختیوں میں محفوظ رہے گا۔

سُوۡرَۃُ الطَّارِقِ مَکِّیَّۃٌ وَّ ہِیَ مَعَ الۡبَسۡمَلَۃِ ثَمَانِیَ عَشۡرَۃَ اٰیَۃً وَّ رُکُوۡعٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾ ۱۔ ہم سورۂ طارق کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ عظیم کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ﴿۲﴾ ۲۔ قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی۔

وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۳﴾ ۳۔ اور تو نے کیا جانا رات کو آنے والا کیا ہے۔

النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۴﴾ ۴۔ وہ چمکدار ستارہ ہے۔

اِنۡ کُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَیۡہَا حَافِظٌ ؕ﴿۵﴾ ۵۔ کوئی نفس ایسا نہیں جس پر محافظ نہ ہو۔

فَلۡیَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۶﴾ ۶۔ تو انسان کو چاہئے کہ وہ دیکھ لے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے۔

خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۷﴾ ۷۔ وہ پیدا کیا گیا ہے ایک اچھلتے ہوئے پانی سے۔

یَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَ التَّرَآئِبِ ؕ﴿۸﴾ ۸۔ جو نکلتا ہے پیٹھ اور چھاتیوں کے بیچوں بیچ (یعنی دھڑ و پشت وشکم کے بیچ میں سے)۔

آیت نمبر ۲۱۔ وَرَآءِ۔ کے معنے آگے چل کر۔

آیت نمبر ۸۔ بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَ التَّرَآئِبِ۔ نطفہ کا مخرج دو طرح سے۔ ایک تو سینے کے اوپر پیٹھ کی ہڈیوں کے درمیان واقع ہے اور نطفہ شریانی خون سے بنتا ہے جو دل اور جگر کے اَوردہ میں ہوتا ہے اور وہ

اِنَّهٗ عَلٰى رَجۡعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۹﴾	۹۔ بے شک اللہ اُس کے پلٹانے (یعنی مرے بعد پھر پیدا کرنے) پر بڑی قدرت رکھتا ہے۔
یَوۡمَ تُبۡلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿۱۰﴾	۱۰۔ایک دن تمام بھید جانچے جائیں گے۔
فَمَا لَهٗ مِنۡ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۱﴾	۱۱۔ پھر اس کے واسطے نہ کوئی طاقت ہو گی نہ مددگار۔
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۙ﴿۱۲﴾	۱۲۔ اور قسم ہے برسات والے آسمان کی (کیونکہ زمین سے پانی جا کر واپس آتا ہے)۔
وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ۙ﴿۱۳﴾	۱۳۔اور زمین کی قسم جو بہت پھٹ جاتی ہے (بسبب جھاڑ اور روئیدگیوں اور دوسرے صدمات کے)۔
اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ۙ﴿۱۴﴾	۱۴۔ بے شک یہ قرآن شریف فیصلہ کرنے والی بات ہے۔
وَّمَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ ؕ﴿۱۵﴾	۱۵۔اور یہ کوئی ہنسی اور دل لگی نہیں۔
اِنَّهُمۡ یَكِیۡدُوۡنَ كَیۡدًا ۙ﴿۱۶﴾	۱۶۔وہ تو ایک جنگ کی تدبیریں کر رہے ہیں۔
وَّاَكِیۡدُ كَیۡدًا ۚۖ﴿۱۷﴾	۱۷۔اور میں بھی ایک جنگ کی تدبیر کر رہا ہوں۔
فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِیۡنَ اَمۡهِلۡهُمۡ رُوَیۡدًا ﴿۱۸﴾ ع	۱۸۔ پھر تُو کافروں کو تھوڑی سی مہلت دے دے ذرا اُن کو چھوڑ دے۔

(بقیہ حاشیہ) وَرِیدین اور پیٹھ کی ہڈیوں کے درمیان (۲) خُصیۂ منی کی نالی اور عُضوِ تناسل جو منی کا مولد اور مخرج ہے یہ بھی سینے اور پشت کے درمیان واقع ہے اور تہذیب کے طور پر عضو کا نام ترک کر دیا مگر عرب اور ایران میں یہ مسئلہ غلط مشہور ہو گیا ہے کہ منی پدر کی پشت سے بنتی ہے۔ یہاں تک سعدی علیہ الرحمۃ کے جیسا سیاح اور تجربہ کار آدمی اس غلطی سے نہ بچ سکا اور کہا کہ (زِصُلب آورد نطفہ در شکم)۔

آیت نمبر۱۲۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۔جیسا زمین کا پانی آسمانی بارش پر موقوف ہے اسی طرح عقلی چشمے الہام پر موقوف ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ عِشْرُوْنَ اٰیَۃً وَّ رُکُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾	۱۔ ہم سورۂ اعلیٰ کو اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے پڑھنا شروع کرتے ہیں۔
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۲﴾	۲۔ اپنے عالی شان رب کا پاکی سے نام لیا کر۔
الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳﴾	۳۔ جس نے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کر دیا۔
وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۴﴾	۴۔ اور جس نے اندازہ کیا پھر راستہ دکھادیا۔
وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۵﴾	۵۔ اور جس نے تازہ گھاس نکالا۔
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۶﴾	۶۔ پھر اس کو کوڑا کرکٹ بنا دیا۔
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿۷﴾	۷۔ ہم ضرور ہی تجھ کو قریب ہی ایسا پڑھائیں گے کہ تو پھر بھولے گا ہی نہیں۔
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿۸﴾	۸۔ مگر جو اللہ چاہے بے شک وہ ظاہر بھی جانتا ہے اور چھپا ہوا بھی۔
وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۹﴾	۹۔ اور تجھ پر آرام کا راستہ آسان کر دیں گے۔

آیت نمبر۲۔ سَبِّحِ اسْمَ ۔ اللہ کے اسماء و افعال و ماموروں و کلامِ الٰہی پر جو اعتراض وارد ہوں ان کا جواب دینا تسبیح ہے۔

آیت نمبر۸۔ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اللہ نے کوئی آیت بھلا دی یا کوئی آیت شریف منسوخ ہے۔ ایسی اور بھی آیتیں آتی ہیں جیسے لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ (بنی اسرائیل:۸۷) کیونکہ کبھی ایسا وقوع میں نہیں آیا ہاں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شیطانی القاء کو ہم منسوخ کر دیتے ہیں جیسا کہ فرمایا: فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ (الحج:۵۳) اور دوسری جگہ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ (الشوریٰ:۲۵) آیا ہے۔ بعض غلط فہم مفسرین نے لکھ مارا ہے کہ حضرت بعض آیات بھول گئے تھے اور یہ خیال اخبارِ آحاد غیر صحیحہ اور غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوا۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۱۰﴾	۱۰۔ تو تُو سمجھا وے، بے شک سمجھانا یقیناً فائدہ ہی دیتا ہے۔
سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۱﴾	۱۱۔ قریب ہی سمجھ جائے گا جس کو ڈر ہوگا۔
وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۲﴾	۱۲۔ اور اس سے (یعنی قرآن و نصیحت سے) ہٹ جائے گا بڑا ابد بخت۔
الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۳﴾	۱۳۔ جو چاہتا ہے بڑی آگ میں داخل ہونا۔
ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۴﴾	۱۴۔ پھر وہاں نہ مرے ہی گا نہ جئے گا۔
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۵﴾	۱۵۔ تحقیق کہ وہی مراد کو پہنچ گیا جس نے سنوارا اور پاک بنا۔
وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۶﴾	۱۶۔ اور اپنے رب کا پاک نام لیتا رہا اور نمازیں ادا کرتا رہا۔
بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۷﴾	۱۷۔ کچھ نہیں تم تو دنیوی زندگی کو مقدم کرتے ہو۔
وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۸﴾	۱۸۔ حالانکہ آخرت بہت بہتر نہایت پائیدار ہے۔
اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۹﴾	۱۹۔ یہی تو (پند) اگلے صحیفوں میں ہے۔
صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۲۰﴾ ع ۱۲	۲۰۔ یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں مذکور ہے۔

آیت نمبر ۱۰۔ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۔ اِنْ بمعنے قَدْ ہے۔ جیسے فرمایا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا (بنی اسرائیل:۱۰۹)۔ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (الجمعۃ:۳) ۔

سُوْرَةُ الغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱
۱۔ ہم سورۂ غاشیہ کو اللہ کے نام سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝۲
۲۔ کیا تجھے ڈھانپنے والی کی خبر پہنچی۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝۳
۳۔ بہت سے چہرے اُس روز ذلیل اور خوار ہوں گے۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝۴
۴۔ تھک رہے ہوں گے۔

تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝۵
۵۔ دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝۶
۶۔ ان کو پانی پلایا جائے گا ایک کھولتے ہوئے چشمہ کا۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝۷
۷۔ کوئی کھانا اُن کو نصیب نہ ہوگا مگر ناگ پھنی۔

لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝۸
۸۔ جو نہ موٹا کرے بدن کو اور نہ بھوک دفع کرے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝۹
۹۔ کتنے چہرے اُس روز تر و تازہ ہوں گے۔

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝۱۰
۱۰۔ اپنی کوشش سے راضی۔

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝۱۱
۱۱۔ عالی درجہ بہشت میں۔

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝۱۲
۱۲۔ نہ سنیں گے وہاں کوئی بے ہودہ کام۔

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝۱۳
۱۳۔ اس میں چشمے بہہ رہے ہوں گے۔

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝۱۴
۱۴۔ اس میں اونچے اونچے تخت بچھے ہوئے ہوں گے۔

وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝۱۵
۱۵۔ اور آبخورے رکھے ہوئے ہیں (قرینہ سے)۔

وَّنَمَارِقُ مَصۡفُوۡفَةٌ ۟ۙ﴿۱۶﴾	۱۶۔ اور گاؤ تکیے اور قالین برابر بچھے ہوئے ہیں۔
وَّ زَرَابِیُّ مَبۡثُوۡثَةٌ ۟ؕ﴿۱۷﴾	۱۷۔ اور چاندنیاں تنی ہوئیں (یا مخملی قالین بچھے ہوئے)۔
اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ ﴿وقفه ۱۸﴾	۱۸۔ تو کیا نظر نہیں کرتے اونٹوں کی طرف یا بادلوں کی طرف کہ وہ کیسا پیدا کیا گیا۔
وَ اِلَی السَّمَآءِ کَیۡفَ رُفِعَتۡ ﴿وقفه ۱۹﴾	۱۹۔ اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسا بلند کیا گیا۔
وَ اِلَی الۡجِبَالِ کَیۡفَ نُصِبَتۡ ﴿وقفه ۲۰﴾	۲۰۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے کھڑے کئے گئے۔
وَ اِلَی الۡاَرۡضِ کَیۡفَ سُطِحَتۡ ﴿وقفه ۲۱﴾	۲۱۔ اور زمین کی طرف کہ کیسی پھیلائی گئی۔
فَذَکِّرۡ ۟ۛ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَکِّرٌ ۟ؕ﴿۲۲﴾	۲۲۔ پھر تُو نصیحت کرتا رہ کیونکہ اس کے سوا نہیں کہ تو نصیحت کرنے والا ہی ہے۔
لَسۡتَ عَلَیۡهِمۡ بِمُصَیۡطِرٍ ۟ۙ﴿۲۳﴾	۲۳۔ تو ان پر کوئی کوتوال اور سزاول تو نہیں۔
اِلَّا مَنۡ تَوَلّٰی وَ کَفَرَ ۟ۙ﴿۲۴﴾	۲۴۔ ہاں جو منہ پھیرے اور انکار کرے۔
فَیُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الۡعَذَابَ الۡاَکۡبَرَ ۟ؕ﴿۲۵﴾	۲۵۔ تو اللہ اسے بہت بڑے عذاب میں گرفتار کرے گا۔
اِنَّ اِلَیۡنَاۤ اِیَابَهُمۡ ۟ۙ﴿۲۶﴾	۲۶۔ کیونکہ ان کو ہماری ہی طرف واپس آنا ہے۔
ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا حِسَابَهُمۡ ﴿۲۷﴾ع	۲۷۔ پھر ہمیں ان کا حساب لینے والے ہیں۔ ع ۲۷ ۱۳ النصف

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ ہم سورۂ فجر کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

وَالْفَجْرِ ۝۲

۲۔ قسم ہے فجر کی!

وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝۳

۳۔ اور قسم ہے حج کی دس راتوں کی!

وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝۴

۴۔ اور اِکّے دُکّے کی قسم!

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝۵

۵۔ اور رات کی جب وہ گزرتی ہے!

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝۶

۶۔ کیا ان چیزوں میں قسم صاحبِ خرد کے لئے کوئی دلیل نہیں؟

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝۷

۷۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے عاد سے کیا معاملہ کیا؟

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۸

۸۔ جو ارم کے رہنے والے بڑے بڑے ستون والے تھے۔

الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝۹

۹۔ اور ان کے مثیل اس ملک میں نہیں بنائے گئے۔

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝۱۰

۱۰۔ اور ثمود کے ساتھ کیا کیا جنہوں نے پتھر تراش کر مکان بنائے تھے وادی میں؟

آیت نمبر۲۔ وَالْفَجْرِ۔ جس فجر کو **مُزْدَلْفَه** سے منٰی کو جاتے ہیں۔

آیت نمبر۷۔ بِعَادٍ۔ عرب جزیرہ نما ہے۔ اس سے باہر مصر اس کے کنارے پر عاد اور ثمود کی بستیاں ہیں اور بیچ میں مکّہ معظّمہ۔ اس میں خداوند تعالیٰ یہ لطیفہ بیان فرماتا ہے کہ جب مصر میں ایک شریر نے خلاف ورزی کی تو سزا پائی اور عاد اور ثمود جو کنارے پر تھے انہوں نے بھی انکار کیا تو سزا پائی۔ اب تم خاص بیت الحرام اور خاص ہمارے ہی مکان میں رہتے ہو اور ان دس دنوں میں جو حج کے ہیں نبی کریم کو چھیڑتے اور ستاتے ہو تو بتلاؤ کہ کیونکر بچو گے اور محفوظ رہو گے۔

وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا۔

الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ ان سب شریروں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا۔

فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور کثرت سے شہروں میں فساد پھیلایا تھا۔

فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ پھر لگایا اللہ نے ان پر عذاب کا کوڑا۔

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ بے شک تیرا رب تاک میں لگا ہوا ہے۔

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَکْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَکْرَمَنِ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ پس جب انسان کو اس کا رب آزماتا ہے اور اس کو عزت اور نعمت دیتا ہے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوب عزت دی۔

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور جب اس کا امتحان لینا چاہتا ہے اس کا رب (اور طرح سے) تو تنگ کر دیتا ہے اس پر روزی تو انسان کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔

کَلَّا بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ کچھ نہیں! بلکہ تم عزت نہیں کرتے تھے یتیم کی۔

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور نہ ایک دوسرے کو ترغیب دلاتے تھے محتاج کو کھانا کھلانے کی۔

وَتَاْکُلُوْنَ التُّرَاثَ اَکْلًا لَّمًّا ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور مُردوں کا مال تم سارا سمیٹ سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور عزیز رکھتے ہو مال کو جی بھر کر۔

آیت نمبر ۱۴۔ سَوْطَ ۔ ایسا سخت چابک جس سے خون بہنے لگے۔ شاید ہماری زبان میں سونٹا اسی لفظ سے بگڑ کر بنا ہے۔

آیت نمبر ۱۶۔۱۷۔ **رَبِّیْٓ اَکْرَمَنِ وَ اَهَانَنِ** ۔ مال اور دولت میں اتراتا پھرتا ہے اور تنگ دستی کے وقت ہماری شکایت کرتا ہے حالانکہ دونوں موقعے امتحان کے تھے جس میں اسی کی بھلائی تھی۔

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝۲۱

۲۲۔ کچھ نہیں! جب ٹکڑے ٹکڑے کر دی جائے گی زمین۔

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝۲۲

۲۳۔ اور تیرا رب تشریف فرما ہوگا اور فرشتے صف بہ صف کھڑے ہوں گے۔

وَجِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝۲۳

۲۴۔ اور اس دن دوزخ لایا جائے گا۔ جب کہیں انسان سمجھے اور سوچے گا اُس وقت سوچنے سے اسے کیا فائدہ ہوگا۔

یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ۝۲۴

۲۵۔ وہ کہے گا اے کاش! میں کچھ تو بھیجتا آگے اپنی اس زندگی کے لئے۔

فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ۝۲۵

۲۶۔ تو اُس دن اللہ کی طرح کوئی بھی سزا نہ دے گا۔

وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ۝۲۶

۲۷۔ اور ایسا جکڑے گا کہ ویسا کسی نے نہ جکڑا ہو۔

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ۝۲۷

۲۸۔ اے اللہ کے ساتھ تسکین پائے ہوئے نفس۔

ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝۲۸

۲۹۔ تُو اپنے رب کی طرف واپس آ۔ تُو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝۲۹

۳۰۔ تُو میرے خاص بندوں میں داخل ہو۔

وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝۳۰

ع ۱ ۳۱ ۱۴ ۳۱۔ اور آ میری بہشت میں رہ جا۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدٰى وَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①	۱۔ ہم سورۂ بلد کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس بابرکت اللہ کے نام سے جس نے نیک بننے کے لئے سب ضروری سامان مہیا کئے اوران سے کام لینے والوں کو اب بھی نیک بدلہ دینے کے لئے تیار ہے۔
لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ②	۲۔اس شہر کی کیا قسم کھائیں۔
وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ③	۳۔ حالانکہ تیرا قتل تو یہاں (بزعم کفار) حلال ہو گیا ہے۔
وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ④	۴۔اور قسم ہے باپ اوراس کی اولاد کی۔
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ⑤	۵۔ہمیں نے پیدا کیا آدمی کو محنت کشی میں۔
اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ⑥	۶۔ کیا اس کا یہ خیال ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا؟
يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ⑦	۷۔ وہ کہتا ہے میں نے خرچ کر دیا مال ڈھیروں۔
اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ⑧	۸۔کیا اس کا یہ خیال ہے کہ اس کو کسی نے ننگا نہیں دیکھا؟
اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ⑨	۹۔کیا ہم نے اس کو دوآنکھیں نہیں دیں۔

آیت نمبر۳۔ وَاَنْتَ حِلٌّ ۔اس میں تو جانوروں پر بھی ظلم کرنا منع ہے۔ہائے افسوس! یہ تیرا قتل ضروری قرار دیتے ہیں۔

آیت نمبر۴۔ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۔کوئی اپنے کو والد کوئی بچہ کہتے ہیں۔مگر نبی کریم ﷺ کے بچانے کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔

آیت نمبر۹۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ الـــخ ۔مکّہ غیر ذِی زَرع مقام تھا۔اس کا بلد بن جانا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام والد حضرت اسمٰعیل **وَلد** کے صدق وصواب کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔آنکھوں سے دیکھو

وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے۔

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اور اس کو دو راستے نہیں بتلا دیئے (نیکی اور بدی کے)۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ تو وہ اچھل کر گھاٹی پر کیوں نہیں چڑھ گیا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور تُو کیا جانے کہ وہ کیا گھاٹی ہے۔

فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ کہہ دے گردن کا چھڑانا۔

اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ یا فاقہ کے دن میں۔

يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ کسی قرابت مند[۱] یتیم کو کھانا کھلانا۔

اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ یا محتاج خاک نشین کو۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ پھر ہو جاتا ان لوگوں میں جنھوں نے اللہ کو مانا اور آپس میں ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی نصیحت کرتے رہے۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ یہی لوگ بڑے صاحب نصیب داہنے ہاتھ والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا ہماری آیتوں کا وہی شامت کے مارے بائیں ہاتھ والے ہیں۔

---

[۱] قرابت مند: یعنی قریبی اور قربت والے

(بقیہ حاشیہ) کہ یہ کعبہ باپ اور بیٹے دونوں کے ہاتھوں کا بنایا ہوا ہے۔ **لِسَان** اور **شَفَتَيْن** سے زمزم کو پی کر دیکھو کہ یہی ان کے محسن کے ایام میں **اَكْل** و **شُرب** کا کام دیتا تھا۔ **صَفَا مَرْوَه** کی دونوں ٹیکریوں پر جا کر دیکھو کہ کس قدر پریشانی ان کو تھی یہاں **وَالِد** اور **وَلَد** کے ساتھ والدہ بھی شامل ہے۔

آیت نمبر ۱۱۔ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۔ انسان کی فطرت میں تمیز پیدا کر دی ہے اور اس کے سامان جیسے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا (الشّمس:۹) بتا دیا ہے اَلنَّجْدَيْنِ بمعنے پستانِ زَن۔ اگر خدا بچے کو دودھ چوسنا نہ سکھاتا تو ہم کسی زبان میں اس کو سمجھا نہ سکتے تھے۔

عَلَيۡهِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ ﴿۲۱﴾ ع ۱/۲۱ ۱۵

۲۱۔ انہیں پر آگ بند کی ہوئی ہوگی (جو گھیرے رہے گی)۔

سُوۡرَةُ الشَّمۡسِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الۡبَسۡمَلَةِ سِتَّ عَشۡرَةَ ايَةً وَّ رُكُوۡعٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿۱﴾

۱۔ پڑھنا شروع کرتے ہیں ہم اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن ورحیم ہے۔

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا ﴿۲﴾

۲۔ قسم ہے سورج کی اور اُس کی دھوپ کی!

وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ﴿۳﴾

۳۔ اور قسم ہے چاند کی جب وہ سورج کی پیروی کرے!

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ﴿۴﴾

۴۔ اور قسم ہے دن کی جب وہ سورج کو ظاہر کرے!

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰهَا ﴿۵﴾

۵۔ اور قسم ہے اس رات کی جب وہ اسے ڈھانپ لے!

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ﴿۶﴾

۶۔ اور قسم ہے آسمان اور اس ذات پاک کی جس نے اسے مضبوط بنایا!

وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰهَا ﴿۷﴾

۷۔ اور قسم ہے زمین کی اور اس کی جس نے اسے ہموار بنا کر بچھایا!

وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ﴿۸﴾

۸۔ اور قسم ہے انسان کے نفس کی اور اس کی جس نے اسے اعتدال کامل اور وضع استقامت کے

آیت نمبر ۱۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۔ (ترجمہ) شروع کرتے ہیں ہم سورۃ الشّمس کو اُس خوبیوں والے اللہ کے اسم شریف سے جس نے نفسِ انسان کو عالم صغیر بنایا اور اب تک عمل کرنے والوں کو سب کمالات متفرقہ عطا کرنے والا ہے۔ قرآن میں جتنی عبارتیں ہیں خواہ بِسۡمِ اللّٰهِ ہوں یا اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (الرّحمٰن:۱۴) یا کوئی اور عبارتیں ہوں سب اپنی اپنی جگہ پر نئے معنے رکھتی ہیں اس کے لئے شرح صدر اور غور کی ضرورت ہے۔

آیت نمبر ۸۔ وَنَفۡسٍ ۔ نفس پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فِدَاهُ اَبِىۡ وَ اُمِّىۡ ۔

سَوّٰىهَا ۔ اعتدال کامل دیا اس کو۔ اس طرح پر انسان کامل کا نفس آفتاب اور اس کی دھوپ کا بھی کمال

جمیع کمالات متفرقہ عنایت کئے! (اور کسی کمال سے محروم نہ رکھا بلکہ پہلے قسموں کے نیچے جتنے کمالات تھے وہ اس میں جمع کر دیئے)۔

(بقیہ حاشیہ) اپنے اندر رکھتا ہے یعنی روشنی دنیا اور چاند کے خواص بھی اس میں پائے جاتے ہیں کہ وہ اکتسابِ فیض دوسرے سے کر سکتا ہے اور پھر دوسروں کو پہنچا سکتا ہے۔ جیسے محنت اور مزدوری کرنے والے لوگ دن کی روشنی میں اپنے کاروبار بخوبی کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی حق کے طالب انسانِ کامل کی روشنی یعنی اس کے نمونے پر چل کر مہمّاتِ دینیہ کو انجام دیتے ہیں۔ اور ایک قسم سے اندھیری رات سے بھی کامل انسان کو مشابہت ہے۔ یعنی انقطاع کی حالت میں بھی اپنے نفس کی ظلماتی خواہشوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے یعنی حقوق نفس کھانا۔ پینا۔ سونا۔ بیوی بچے وغیرہ کے حقوق کی طرف اِلتفات کرتا ہے تا کہ روحانی تعب سے کسی قدر آرام پا کر پھر مجاہدات شاقہ کے اٹھانے کے لئے تیار ہو جائے اور دوسرے خاص دقیقہ بھی جن کو علم ہیئت و نجوم و طبعی کی باریک نظر نے دریافت کیا ہے۔ وہ نفس انسانِ کامل ہوتے ہیں اسی طرح اس نفس کامل کو آسمان سے بھی مشابہت ہے۔ مثلاً آسمان کس قدر وسیع ہے ایسا ہی ان کا نفس ناطقہ اپنے میں نہایت وسعت رکھتا ہے اور جیسے آسمان میں ستارے روشن ہیں ایسے ہی اس میں قوائے روشن ہیں۔ اسی طرح نفسِ کامل کو زمین سے بھی مشابہت ہے یعنی جس طرح اعلیٰ درجہ کی زمین خوب قلبہ رانی اور آبپاشی اور تمام مراتب کشاورزی کے پورے کر دیئے جائیں تو وہ خوب پھل لاتی ہے، یہی حال کامل انسان کا ہے کہ احکامِ الٰہی کی محنت سے محبت کی تخم ریزی اس میں کی جائے تو عجیب سرسبزی کے ساتھ اس کے اعمال صالحہ کے پودے نکلتے ہیں اور وہ ایسے عجیب وغریب پھلدار ہوتے ہیں کہ سب دیکھنے والے **سُبْحَانَ اللّٰہ، سُبْحَانَ اللّٰہ** کہتے ہیں۔ **وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا** سے صاف ظاہر ہے کہ نفس کامل ایک عالم ہے اور عالم کبیر کے تمام صفات وخواص اجمالی طور پر اپنے اندر رکھتا ہے اور قسموں کا سِر جیسا کہ کئی وقت بیان کیا گیا ہے کہ قرآن شریف کی یہ ایک عام عادت ہے کہ وہ بعض نظری امور کے اثبات اور احقاق کے لئے ایسے امور کا حوالہ دیتا ہے کہ جیسے خواص بدیہی ثبوت رکھتے ہیں اور نفس انسانی کے خواص ایسے چھپے ہوئے ہیں کہ اس کے وجود ہی میں صدہا جھگڑے برپا ہیں۔ سو اس سورہ مبارکہ میں نفس انسان کے لئے اس کے بے نہایت خواص فاضلہ کا ثبوت دینا چاہا تو وہ مختلف چیزوں کے خواص بیان کر کے پھر نفس انسان کی طرف اشارہ کر دیا کہ وہ ان تمام کمالات متفرقہ کا جامع ہے تو یہ کمال درجے کی نادانی ہوگی کہ ایسے عظیم الشان نفس کی طرف یہ وہم کیا جائے کہ وہ کچھ بھی چیز نہیں جو موت کے بعد باقی رہ سکے اور یہ محسوس ومشہود چیزیں جو فنا ہونے والی ہیں اور جن میں تغیرات لگے ہوئے ہیں۔ باقی سمجھا جائے تفصیل کے لئے دیکھو توضیح مرام صفحہ ۵۰ تا آخر۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝۹
۹۔ اور پھر نفس انسان کے لئے ظلمت اور نورانیت اور ویرانی اور سرسبزی کی دونوں راہیں کھول دیں۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝۱۰
۱۰۔ بے شک جس شخص نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور کلی اخلاق ذمیمہ سے دست بردار ہوگیا وہ مراد کو پہنچا۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝۱۱
۱۱۔ اور جس نے اسے (بے جا خواہشوں کی) خاک میں گاڑ دیا وہ نامراد رہا۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝۱۲
۱۲۔ثمود نے اپنی سرکشی سے تکذیب کی۔

اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝۱۳
۱۳۔ جب اُن میں سے ایک بڑا بدبخت اٹھا۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝۱۴
۱۴۔تو اُن کو اللہ کے رسول نے سنا دیا کہ اللہ کی اونٹنی کو ہاتھ نہ لگانا[1] اور اس کا پانی نہ بند کرنا۔

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝۱۵
۱۵۔ تو انہوں نے رسول کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔تو ان کے رب نے ان پر ہلاکت بھیج دی ان کے گناہ کے سبب پھر برابر کر دیا وہ ملیامیٹ ہوگئے۔

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝۱۶ ع ۱۶
۱۶۔ اور ان کے انجام اور بال بچوں کی بھی کچھ پروا نہ کی۔

---

[1] اَیْ اِحْذَرُوْا مِنْ نَاقَةِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا۔ (یعنی اللہ کی اونٹنی سے ڈرو اور اسے شر پہنچانے سے باز رہو)

آیت نمبر ۹۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا۔ اور اس نفس شریف کو تقویٰ کا علم دیا۔ **اَلْقَدْرُ خَیْرُهٗ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی** کا مطلب یہ ہے کہ بھلے بُرے کی انسان کو تمیز بتا دی اور جہاں تک اس کے اختیار کی ڈوری ڈھیلی کی گئی ہے وہاں تک وہ عمل کر سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ گویا بھینس کھونٹے کے بل کود رہی ہے۔

سُوْرَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِثْنَتَانِ وَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱	۱۔ہم پڑھنا شروع کرتے ہیں سورۃ اللیل کو اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔
وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝۲	۲۔رات کی قسم ہے جب کہ وہ چھا جائے!
وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝۳	۳۔اور دن کی جب کہ وہ روشن ہو!
وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝۴	۴۔اور اُس ذات کی قسم ہے جس نے پیدا کیا مرد و عورت نر و مادہ کو!
اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝۵	۵۔بے شک تمہارے کام الگ الگ ہیں۔
فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝۶	۶۔تو جس نے (اللہ کی راہ میں) مال دیا اور اللہ کو سپر بنایا۔
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝۷	۷۔اور دین اسلام کو عمدہ سمجھا۔
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝۸	۸۔تو قریب ہی ہم اس کے لئے آسان کر دیں گے آسانی کا گھر۔
وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝۹	۹۔اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا۔
وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝۱۰	۱۰۔اور دین اسلام کو جھٹلایا۔
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝۱۱	۱۱۔تو ہم اس کو آہستہ آہستہ پہنچائیں گے سختی کے گھر میں۔
وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝۱۲	۱۲۔اور اس کے کچھ کام نہ آئے گا اس کا مال جب وہ اونچائی سے گرے گا۔
اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝۱۳	۱۳۔ہمارے ذمہ ہے راہ دکھانا۔

آیت نمبر ۵۔سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى۔یعنی جیسے رات و دن و مرد و عورت الگ الگ ہیں اسی طرح تمہارے کام یعنی مومن اور کافر کی سعی یکساں نہیں۔جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے۔

وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰی ﴿۱۴﴾	۱۴۔ اور بے شک اوّل و آخر ہمارے ہی ہاتھ میں ہے[1]۔
فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰی ﴿۱۵﴾	۱۵۔ تو میں نے تم کو ایک شعلہ زن آگ سے ڈرا دیا ہے۔
لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَی ﴿۱۶﴾	۱۶۔ اس میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر وہی بد بخت۔
الَّذِیْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿۱۷﴾	۱۷۔ جس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیر لی۔
وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ﴿۱۸﴾	۱۸۔ اور اس سے ہٹایا جائے گا بڑے متقی کو۔
الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی ﴿۱۹﴾	۱۹۔ جو اپنا مال دیتا ہے تا کہ اپنے نفس کو پاک بنائے۔

---

[1] یعنی جب کوئی صدیق بننا چاہے تو ہم اسے ہدایت دے سکتے ہیں۔

آیت نمبر۱۴۔ لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰی ۔صدیق اکبر اور اُبی ابن خلف کا حال ہے۔ یہ دوسرا شخص ایک مالدار آدمی تھا۔ بہت سے غلام رکھتا تھا مگر حد درجہ کا بخیل۔ اس کا کوئی نوکر خیرات کر دیتا تو وہ بڑا خفا ہوتا کہ ہمیں آخرت سے کیا کام اور میرے پاس **محمّد** کی **جنّت** سے زیادہ سامان ہیں۔ وہ کنگالوں کو لالچ دے کر معتقد بناتا ہے۔ اس کے غلاموں میں حضرت بلالؓ تھے۔ جو خدا کے فضل سے مسلمان ہو گئے۔ جب بلالؓ کے اسلام کا حال اس ظالم کو معلوم ہوا تو اس نے اپنے غلاموں سے کہا کہ اس کے بدن میں کانٹے اور سوئیاں چبھوؤ۔ پھر عین دوپہر کے وقت مُشکیں باندھ کر جلتے پتھروں پر ڈال دو اور رات کو گرم مکان میں بند کر دو اور کوڑے مارو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا مگر حضرت بلالؓ کے منہ سے **اَحَد** اور **اَحَد** کے سوا کچھ نہ نکلا۔ ایک روز صدیق اکبرؓ اوپر سے نکلے اور اس وحشیانہ کارروائی کا حال معلوم ہوا تو آپ نے اُس ظالم سے کہا کہ تو خدا سے نہیں ڈرتا۔ تو اس نے کہا تم ڈرتے ہو تو اس کو خرید لو۔ تو آپ نے فرمایا اچھا اور بلالؓ کے عوض میں اس نے سُلطان رُومی کو جو آپ کا غلام تھا مانگا تو آپ نے دے دیا اور کچھ مال بھی دیا۔ اسی طرح صدیقؓ نے کئی لونڈی غلام خرید کے آزاد کر دیئے اور آپ کے پاس جو چالیس ہزار درہم تھے وہ تمام دینی خدمات میں خرچ کر دیئے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرتؐ بارہا فرماتے تھے کہ ابوبکر کا مجھ پر بڑا احسان ہے۔ یہاں تک کہ جب ابوبکر کے پاس کچھ مال نہ رہا تو آپ کمبل اوڑھ کر کانٹے کا **تُکمہ** لگا کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت جبرائیل آئے اور اللہ کا سلام حضرت صدیق کو پہنچایا اور کہا خدا فرماتا ہے کہ اس حالت میں بھی تم مجھ سے راضی ہو یا کدورت آ گئی ہے۔ یہ سن کر صدیق اکبر پر ایک وجد کی حالت ہوگئی اور کہنے لگے مولیٰ سے کدورت کیسی اور بار بار فرمانے لگے **اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ ، اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ** ۔

وَمَا لِاَحَدٍ عِنۡدَهٗ مِنۡ نِّعۡمَةٍ تُجۡزٰٓى ۝۲۰ — ۲۰۔ اور اس آدمی پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا بدلہ اتارا جائے[1]۔

اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِ الۡاَعۡلٰى ۝۲۱ — ۲۱۔ لیکن وہ اپنے رب عالی شان کی خوشنودی کے لئے دے رہا ہے۔

وَلَسَوۡفَ يَرۡضٰى ۝۲۲ ع — ۲۲۔ وہ ضرور خوش ہوگا۔

سُوۡرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الۡبَسۡمَلَةِ اِثۡنَتَا عَشۡرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوۡعٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝۱ — ۱۔ ہم پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

وَالضُّحٰى ۝۲ — ۲۔ قسم ہے چاشت کے وقت کی۔

وَالَّيۡلِ اِذَا سَجٰى ۝۳ — ۳۔ اور قسم ہے رات کی جب سب کو ڈھانک لے۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝۴ — ۴۔ نہ تو تجھے چھوڑا تیرے رب نے اور نہ تجھ سے اکتایا۔

وَلَلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰى ۝۵ — ۵۔ حالانکہ پچھلا زمانہ تیرے لئے پہلے سے بہتر ہے[2]۔

---

[1] یعنی وہ کسی خواہش نفسانی میں مال نہیں خرچ کر رہا ہے اور نہ کسی کا بدلہ اتار رہا ہے۔

[2] یعنی تیری تو روز بروز ترقی ہے دنیا اور دین میں۔

آیت نمبر۲۰۔ وَمَا لِاَحَدٍ الخ ۔بطور جملہ معترضہ کے درمیان میں آپڑی اس لئے ترجمہ کسی قدر پیچیدہ ہوگیا ہے۔ اس درمیانی آیت کو تھوڑی دیر کے لئے الگ کر کے آیہ جو اَلَّذِىۡ يُؤۡتِىۡ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى (**الّیل:۱۹**) ہے پڑھی جاوے تو عبارت سہل اور سریع الفہم ہو جاتی ہے یعنی تقدیر عبارت کی یوں ہے۔**يُؤۡتِىۡ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى لِابۡتِغَآءِ وَجۡهِ رَبِّهِ الۡاَعۡلٰى** یعنی وہ اتقی دیتا ہے مال کو تزکیہ نفس کے لئے صرف اپنے ربّ کی رضا کی خاطر وَمَا لِاَحَدٍ عِنۡدَهٗ مِنۡ نِّعۡمَةٍ تُجۡزٰٓى اور نہ کسی کا اس پر احسان تھا جس احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے وہ اتقی اپنا مال دے رہا ہے۔

سُوۡرَةُ الضُّحٰى آیت نمبر۲۔ وَالضُّحٰى ۔ضُحٰى سے مراد آسائش اور آرام کا وقت ہے اور **لَيۡل** سے مراد مصیبت کا وقت ہے۔ نبی کریم ﷺ کے دونوں وقت ایسے گزرے ہیں کہ خدا کی طرف سے غفلت یا اکتانا کبھی نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ نیکی اور کمال کی ترقی ہوتی رہی۔

آیت نمبر۵۔ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰى ۔ اَلدَّآلُّ عَلَى الۡخَيۡرِ كَفَاعِلِهٖ پر نظر کریں تو جس قدر لوگ نیکیاں

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ﴿٦﴾	٦۔اور البتہ تیرا رب تجھ پر بہت کچھ انعامات کرتا رہے گا کہ تُو راضی ہو جائے۔
أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ﴿٧﴾	٧۔کیا اس نے تجھے یتیم نہیں پایا پھر اس نے تکلیف کے بعد جگہ نہیں دی آرام کی۔
وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ﴿٨﴾	٨۔اور تجھے طالب اور عاشق خود پایا تو اس نے اپنے ملنے کی راہ بتا دی۔
وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿٩﴾	٩۔اور تجھے بہت جورو بچے والا پایا پھر اس نے تجھے غنی کر دیا۔
فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿١٠﴾	١٠۔تو تُو یتیم پر خفا نہ ہونا۔
وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١١﴾	١١۔اور سائل کو نہ جھڑکنا۔
وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾ ع ١٢/١٨	١٢۔اور اپنے رب کی نعمت کا بیان کرتے رہنا۔

(بقیہ حاشیہ) کرتے ہیں وہ سب آنحضرت ﷺ کی بتائی ہوئی ہیں۔اس کا پھیلاؤ کر کے دیکھیں اور ذہن کو وسعت دیں تو معلوم ہو جاوے کہ آپ کی روز افزوں ترقیوں کا کتنا بڑا وسیع مضمون ہے اور درود شریف کا پڑھنا بھی آپ کی ترقی کا موجب ہے جو بے انتہا لوگوں نے پڑھیں اور پڑھتے ہیں اور پڑھیں گے۔

آیت نمبر ٧۔ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا ۔**لَفّ و نَشر** اس سورۃ کا دیکھو کہ قریب ہے یعنی **یتیم** کے مقابل **یتیم** ہے اور **ضَآلّ** کے مقابل میں **سَائِل** ہے اور **عَائِل** کے مقابل میں **نِعْمَت** ہے تو یہاں **سَائِل** سے مراد طالب و عاشق ہے۔

آیت نمبر ١٠۔ فَلَا تَقْهَرْ ۔ کے معنے ہیں کہ ہمیشہ اس پر دباؤ نہ ڈالتے رہو۔اس کے حال میں اسے مقہور نہ کرو۔ **کَھْر** خفیف دباؤ۔ **قَھْر** سخت دباؤ۔

سُوۡرَۃُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الۡبَسۡمَلَۃِ تِسۡعُ اٰیَاتٍ وَّ رُکُوۡعٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

۱۔ ہم سورۂ انشراح کو اس بابرکت اللہ کے اسم مبارک سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ﴿۲﴾

۲۔کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا۔

وَ وَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ﴿۳﴾

۳۔اور اتار دیا تیرے اوپر سے تیرا بوجھ۔

الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَہۡرَکَ ﴿۴﴾

۴۔جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی[۱]۔

وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ﴿۵﴾

۵۔اور تیرے ذکر کو بلند کیا۔

---

[۱] نزول وحی یا مکہ سے نکلنے یا کفار کی شرارت یا قوم کی اصلاح کے غم نے جو بدترین خلایق بنا دیتے ہیں تجھ کو عالی حوصلہ بنا کر انشراح سے بدل دیا۔

آیت نمبر۲۔ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ ۔ایک مقدمہ یا ایک بیماری یا عورتوں میں مشغول ہو تو آدمی کے دوسرے ہوش درست نہیں رہتے مگر آنحضرتؐ کو کل دنیا سے جنگ ہے اور سب کی اصلاح کرنا ہے آپ ہی مقدمے فیصل فرماتے ہیں۔آپ ہی قیامِ عبادت فرماتے ہیں۔ بیبیوں سے بھی سخت تعلق ہے۔لاکھوں کروڑوں کام ہیں اور آپ اکیلے ہی اپنی ذات سے کرتے ہیں اور دوسرے کو **لَا تُقَدِّمُوۡا (الحجرات: ۲)** کا حکم ہے اور بی بیاں بھی ایک نہیں دو نہیں نو ہیں اور پھر سب کام بھی کامل توجہ سے کرنے پڑتے ہیں اور انشراح اور خوشی سے انجام دیتے ہیں۔**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکۡ وَسَلِّمۡ** آپ کا سینہ مبارک بھی دوبار فرشتوں نے چاک کر کے نورانی طشت میں آبِ قُدس سے دھویا تھا۔ایک بار لڑکپن میں اور دوسری بار معراج کے وقت۔اسی لئے موسیٰ نے بھی دعا کی تھی۔رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ (طٰــہٰ:۲۶)۔یہ سب روحانی نظارے ہیں جو جسمانیات سے الگ ہیں۔موسیٰ کے لئے رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ اور حضور کے لئے اَلَمۡ نَشۡرَحۡ قابل غور ہے درجہ کے لئے۔’’ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا‘‘۔

آیت نمبر۵۔ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ۔ دنیا والوں کی عادات کو دیکھو ناقوس بجاتے۔سنکھ بجاتے آگ سلگاتے وغیرہ وغیرہ۔مگر اونچے پر چڑھ کر اپنے دعویٰ کو اپنے دشمنوں کے سامنے بلند آواز سے اظہار کرنا اسلام ہی نے ایجاد کیا یعنی اذان۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۶ ۶۔ بے شک ہر دُکھ کے بعد سُکھ بھی ہے۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۷ ۷۔اور بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝۸ ۸۔ پھر جب تُو ایک کام سے اللہ کے فارغ ہوتو دوسرے کام میں لگ جایا کر۔

وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝۹ ۹۔اور تیرے ہی ربّ کی طرف تو دل لگائے رکھ۔ ع

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱ ۱۔ اس بابرکت اللہ کے نام کی مدد سے پڑھتا ہوں جو رحمٰن ورحیم ہے۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝۲ ۲۔قسم ہے انجیر اور زیتون کی!

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝۳ ۳۔اور طور سینین کی!

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝۴ ۴۔اور اس امن والے شہر کی!

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝۵ ۵۔ بے شک ہم نے پیدا کیا آدمی کو عمدہ سے عمدہ ترکیب پر۔

آیت نمبر۲۔ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔ حضرت عیسیٰ کے لئے وموسیٰ کے لئے طُور تجلّی گاہ۔ ہمارے حضور بادشاہ عالی جاہ کے لئے جس کا مقامِ قرب مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى (النجم:۱۸) ۔عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى (النجم:۱۵)۔وَلَقَدْ رَاٰهُ (النجم:۱۴) بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى (النجم:۸)وغیرہ ہے۔

آیت نمبر۴۔ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ۔ آدم اور نوح اور موسیٰ اور تیری محبوب ذات کی قسم ہے۔گزشتہ لوگوں کی مخالفت نے گزشتہ ماموروں کا کیا بگاڑا جو تیرا بگاڑ سکیں گے۔ یہ چار عظیم الشان یادگار ہیں جن کی ہزار ہا سال سے تمام عالم میں شہرت ہو رہی ہے اور یہ چار گواہ ناطق ہیں کہ فی الحقیقت انسان کو سب سے عمدہ خلعت عطا ہوئی ہے مگر بدعملی اور بے ایمانی کے سبب وہ آپ **اَسْفَل** درجہ میں جا پڑتا ہے کہ حیوان سے بدتر ہو جاتا ہے مگر ہاں عمل صالح پر قائم رہنے والا اس فساد سے محفوظ رہتا ہے اور اجر غیر مقطوع پاتا ہے۔تو اے انسان !اس دینی کمال کو کیوں چھوڑتا ہے؟ کیا اللہ احکم الحاکمین نہیں جو بدترین خلائق بنا سکتا ہے۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۵

۶۔ پھر اس کو پھینک دیا نیچے سے نیچے (اس کی بداعمالی کے سبب سے)۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶

۷۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے تو ان کے لئے بے انتہا اجر ہے۔

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۷

۸۔ (تو اے آدمی) ان سب باتوں کے بعد دین میں تجھے کون جھوٹا سمجھے یا دین کی تکذیب پر کونسی چیز تجھے آمادہ کرتی ہے۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸

۹۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں۔ ع ۹/۲۰

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ ہم سورۂ علق کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس باعظمت اللہ کے نام پاک سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝۲

۲۔ اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے ہر ایک شے کو پیدا کیا۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝۳

۳۔ انسان کو پیدا کیا جونک سے[۱]۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝۴

۴۔ پڑھ اور تیرا رب بہت بزرگ ہے[۲]۔

الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۵

۵۔ جس نے علم سکھایا قلم کے ذریعہ سے۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝۶

۶۔ سکھایا انسان کو جو وہ جانتا نہ تھا۔

۱؎ عَلَق ' جما ہوا خون۔

۲؎ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تجھے مکرم و معظم کرے گا۔

تمھید ۔ یہ سب سے پہلی سورۃ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکے میں اتری اور اسی سے انجام کار کا پتہ لگتا ہے۔

آیت نمبر۵۔ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۔ اگر ضرورت آ پڑتی تو آپ خدا کی قدرت سے لکھ سکتے لیکن اس کا وقوع مذکور نہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ لکھی ہوئی کتابوں سے علم بڑھتا ہے۔

آیت نمبر۶۔ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وحی کی ابتدا اس طرح پر ہوئی کہ آنحضرتؐ

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ ۝۷	۷۔ کچھ شک نہیں یقیناً انسان سرکشی کرتا ہے۔
اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝۸	۸۔ جب وہ اپنے کو مالدار دیکھتا ہے۔
اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝۹	۹۔ (اور اس میں بھی) کچھ شک نہیں کہ تیرے ربّ کی طرف لوٹنا ہے۔
اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝۱۰	۱۰۔ تُو نے اس شخص کو دیکھا جو روکتا ہے
عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝۱۱	۱۱۔ بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔
اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰىٓ ۝۱۲	۱۲۔ بھلا تُو دیکھ تو سہی اگر یہ شخص ہدایت پر ہوتا۔
اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝۱۳	۱۳۔ اور تقویٰ کا حکم کرتا (تو کیا اچھا ہوتا)۔
اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۴	۱۴۔ کیا تُو نے دیکھا کہ اس نے جھٹلایا اور روگردانی کی (تو اب کیا حال ہوگا)۔

(بقیہ حاشیہ) کو پہلے سچے خواب شروع ہوئے جو آپ خواب میں دیکھتے ویسا ہی ظاہر ہوتا۔ پھر آپ کو تنہائی اچھی معلوم ہونے لگی۔ کئی کئی دن کا کھانا غارِ حرا میں لے جاتے۔ وہاں عبادت کرتے۔ پھر حضرت خدیجہؓ کے پاس آتے۔ پھر اسی طرح جاتے۔ یہاں تک کہ وحی کا نزول ہوا یعنی جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ سے کہا پڑھو۔ آپ نے فرمایا۔ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ جبرائیل نے مجھے پکڑ کر ایسا زور سے دبایا کہ مجھے تکلیف معلوم ہوئی۔ پھر چھوڑ کر کہا کہ پڑھو۔ میں نے وہی جواب دیا۔ پھر تیسری مرتبہ ویسا ہی دبایا پھر چھوڑ کر کہا۔ پڑھو اپنے ربّ کے نام سے جس نے بنایا۔ یہاں تک کہ پڑھایا **مَا لَمْ يَعْلَمْ** تک۔ پس آپ ان آیتوں کو لے کر آئے اور وحی کے دبدبہ سے آپ کا جسم مبارک کانپتا تھا۔ آپ یہ فرماتے آئے کہ مجھے کچھ کپڑا اوڑھاؤ۔ تو آپ کو کپڑا اوڑھایا۔ تو جب آپ کی کپکپی موقوف ہوئی (بخاری) پھر آپ کی بیوی حضرت **خدیجة الکبریٰ** یہ حالت دیکھ کر اپنے چچا زاد بھائی وَرقہ بن نَوفل کے پاس لے گئیں۔ یہ عیسوی مذہب کا بڑا فاضل تھا۔ اس نے آپ کی حالت سن کر یہ کہا۔ یہ تو جبرائیل تھے جو حضرت موسیٰ اور دوسرے انبیاء کی طرف آیا کرتے ہیں اور کوئی خوف کی بات نہیں۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا کہ جب آپ کی قوم آپ کو یہاں سے نکال دے گی تو میں آپ کی مدد کرتا۔ آپ نے پوچھا۔ کیا میری قوم مجھ کو نکال دے گی۔

آیت نمبر ۱۱۔ **اِذَا صَلّٰى** ۔ یعنی ابوجہل مردود نے رسول اللہؐ کے گلے میں پٹکا ڈال کر نماز پڑھتے ہوئے کعبہ سے ہٹا دیا اور کہا کہ پھر کعبہ میں آیا تو گردن توڑ ڈالوں گا جس کا بدلہ بدر کی لڑائی میں واقعہ ہوا۔

اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ﴿۱۵﴾	۱۵۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھتا ہے (اس کی بُری حرکتیں)۔
کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ ۬ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَۃِ ﴿۱۶﴾	۱۶۔ وہ سُن رکھے کہ اگر وہ باز نہ آئے گا
نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ﴿۱۷﴾	۱۷۔ تو ضرور اسے گھسیٹیں گے اس کی بدّی جٹّو پکڑ کے [۱]۔ (کس کی یعنی) جھوٹے خطا کار کی۔
فَلۡیَدۡعُ نَادِیَہٗ ﴿۱۸﴾	۱۸۔ چاہئے کہ وہ بلالیں اپنے ہم نشینوں کو۔
سَنَدۡعُ الزَّبَانِیَۃَ ﴿۱۹﴾	۱۹۔ ہم بھی اب بلائے لیتے ہیں آتشی فرشتوں کو۔
کَلَّا ؕ لَا تُطِعۡہُ وَ اسۡجُدۡ وَ اقۡتَرِبۡ ﴿۲۰﴾ ع ۲۱	۲۰۔ نہیں نہیں اس کا کہا نہ مان اور سجدہ کر اور اللہ کے نزدیک ہو۔

سُوۡرَۃُ الۡقَدۡرِ مَکِّیَّۃٌ وَّ ہِیَ مَعَ الۡبَسۡمَلَۃِ سِتُّ اٰیَاتٍ وَّ رُکُوۡعٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾	۱۔ ہم سورۂ قدر کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ کے اسم پاک کی مدد سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔
اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ﴿۲﴾	۲۔ بے شک ہم نے اس کو شب قدر میں اتارا ہے۔

[۱] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالف ماتحت ہو جائیں گے۔

آیت نمبر ۱۶۔ بِالنَّاصِیَۃِ۔ عرب میں غلاموں کی جٹو (جٹو رکھنا یعنی سر پر بالوں کی لٹ رکھنا) رکھا کرتے تھے۔ جب وہ اس کو آزاد کرتے تو جٹو کو کاٹ دیتے کیونکہ جٹو اطاعت اور غلامی کا نشان تھا۔

سورۃ القدر آیت نمبر ۲۔ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ۔ ہزار مہینے کے ۸۳ سال چار ماہ ہوتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے مامورومجدد کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے کیونکہ اس قدر عرصے کے واقعات دنیا میں بخوبی بھولے جاتے ہیں۔ بلکہ سو برس کے بعد وہ واقعات بھولے جاتے ہیں اس لئے پھر مجدّد کی ضرورت پڑتی ہے تو جس وقت مجدّد آتا ہے تو وہ لیلۃ القدر کی رات ہے۔ مشکوٰۃ میں لکھا ہے رمضان مبارک کے پچھلے عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ مامور کی بعثت کا زمانہ بھی شب قدر ہے۔ محققین کے نزدیک تمام سال میں ہر رات اس کو تلاش کرنا چاہیے اور تہجد کے دوام کا یہی سر ہے اور آنحضرت ﷺ نے جو شبِ قدر کو دیکھا۔ وہ ایک خاص بات تھی

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝۳
۳۔ اور تُو کیا جانے شب قدر کیا ہے۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۴
۴۔ شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۵
۵۔ اس میں فرشتے اور کلام الٰہی اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں ہر ایک ضروری کام میں۔

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۶
۶۔ وہ سلامتی کی رات ہے جب تک فجر طلوع ہو۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱
۱۔ اُس بابرکت اللہ کے اسم شریف کی مدد سے پڑھتا ہوں جو رحمٰن و رحیم ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۲
۲۔ نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہوئے اہل کتاب و مشرکوں میں سے باز آنے والے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آجاتی (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم)۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝۳
۳۔ یعنی اللہ کی طرف سے رسول جو پاک صحیفے پڑھتا ہو۔

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝۴
۴۔ جس میں پائدار کتابوں کی صداقتیں ہیں۔

(بقیہ حاشیہ) عام نہیں اور نہ ہر شخص کے لئے ہے اور یہ سب باتیں مفسرین کی تقلید سے کہی گئی ہیں اصل تو **اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ** والی بابرکت مبارک شبِ قدر ہے اور جس شب میں انسان کو اعلیٰ درجہ کی ترقی و کمال حاصل ہو عرف عام میں اسے شب قدر کہتے ہیں۔

آن شبِ قدرے کہ گویند اہلِ خلوت امشب است ۔ یا ربّ ایں تاثیرِ دولت از کدامے کوکب است

سورة البينة: **آیت نمبر۲۔** لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ الخ۔ مُنْفَكِّيْنَ کے معنے یہ ہیں کہ اہل کتاب کے تمام فرقے اور مشرکین شرک اور بُت پرستی کے اَغلال سے کبھی جدا ہونے والے نہ تھے اگر اَلْبَيِّنَةُ نہ آتی۔
آیت نمبر۴۔ كُتُبٌ قَيِّمَةٌ۔ قرآن شریف میں ایک سو چودہ (۱۱۴) **كُتُبِ قَيِّمَه** ہیں۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۵

۵۔اور اہل کتاب نے تفرقہ نہیں کیا مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس آ چکی کھلی دلیل[1]۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝۶

۶۔اور ان کو تو یہی حکم دیا گیا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں خالص اسی کی عبادت کرتے ہوئے سب سے الگ ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو کر اور ٹھیک نماز کو درست رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی تو قائم دین ہے۔(یعنی عملی حالت کا)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝۷

۷۔ بے شک جنہوں نے حق چھپایا اہل کتاب میں سے اور مشرکین میں سے وہ جہنم کی آگ میں ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝۸

۸۔ بے شک جن لوگوں نے سچے دل سے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے تو وہی لوگ بہترین مخلوق ہیں۔

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝۹ ع

۹۔ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس سدا رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے۔اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ اُس کے لئے ہے جو اپنے رب سے خوف رکھتا ہے۔

[1] یعنی سچے رسول مقابلہ میں کھڑے کرے۔

آیت نمبر۹۔ اَلْاَنْهٰرُ ۔صحابہ کرامؓ کو جو وعدے دیئے گئے تھے وہ صرف آخرت سے ہی مخصوص نہیں بلکہ اس دنیا سے بھی متعلق ہیں چنانچہ اس دنیا کے **اَنْهَار** اُن کے لئے **جیحون۔ سیحون۔ دجلہ۔ فُرات** تھے۔ **خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا** ۔کی شہادت اس وقت تک قبضہ سے موجود ہے۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ ہم پڑھنا شروع کرتے ہیں سورۂ زلزال کو اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۲

۲۔ جب زمین ہلا دی جائے گی اُس کے زلزلے سے[1]۔

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۳

۳۔ اور زمین اپنے بوجھ نکال ڈالے گی۔

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ۝۴

۴۔ اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا[2]۔

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۵

۵۔ اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی[3]۔

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۶

۶۔ اس لئے کہ تیرے رب نے اس کو وحی کی۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۷

۷۔ اس دن آدمی پلٹیں گے مختلف حالتوں پر[4]۔ تا کہ اپنے کرتوتوں کو دیکھیں[5]۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۸

۸۔ تو جس نے ذرّہ برابر بھی بھلائی کی ہوگی تو وہ اس کو دیکھ لے گا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۹ ع ۱

۹۔ اور جس نے ذرّہ برابر بھی بدی کی ہوگی تو وہ اُسے دیکھ لے گا۔

---

[1] یعنی قلوب میں عجیب وغریب تحریکیں پیدا ہوں گی قرب قیامت میں۔

[2] یعنی یہ کہاں دبے پڑے تھے جواب ظاہر ہو رہے ہیں۔

[3] یعنی علوم الارض والصنائع اس کی اطلاع دیں گے۔

[4] یعنی مختلف مذاہب پیدا ہو جائیں گے۔

[5] مذاہب میں خوض پیدا ہو جائے گا جیسا آج کل ہو گیا ہے۔

آیت نمبر ۳۔ اَثْقَالَهَا۔ عجیب وغریب خیالات پیدا ہوں گے اور بے انتہا ٹین اور کوئلہ اور فلزات وغیرہ زمین سے نکلیں گے۔

آیت نمبر ۸۔ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔ یعنی نیک و بد کی تمیز پیدا ہو جائے گی اور حکم آ جائے گا۔ راست بازوں کے دل حق کو پہچان لیں گے۔

سُوْرَةُ الْعَادِيَاتِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔ہم سورۂ عادیات کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ بزرگ کے اسم شریف سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝۲

۲۔قسم ہے ان کی جو دوڑتے ہانپ اٹھتے ہیں۔

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝۳

۳۔نیز ان گھوڑ سواروں کی جن کے مرکب چوٹ مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں۔

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝۴

۴۔پھر صبح ہی صبح حملہ کرنے والوں کی۔

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝۵

۵۔پھر دوڑ دھوپ سے گرد اٹھاتے ہیں۔

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝۶

۶۔پھر جماعت کے بیچ میں جا گھستے ہیں[۱]۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝۷

۷۔بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝۸

۸۔اور بے شک وہ خود ہی اس بات کا گواہ ہے۔

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝۹

۹۔اور البتہ وہ مال کی محبت کا بڑا دلدادہ ہے۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝۱۰

۱۰۔پس کیا وہ نہیں جانتا کہ جو کچھ قبروں میں ہے انہیں اٹھایا جائے گا۔

---

[۱] یعنی دیکھو گھوڑے تمہارے لئے کس قدر محنت مشقت اٹھاتے ہیں تم اللہ کا کیا کام کرتے ہو۔

آیت نمبر۶۔ جَمْعًا۔ یعنی دیکھو گھوڑے تمہارے لئے کس قدر محنت و مشقت اٹھاتے ہیں۔تم اللہ کا کیا کام کرتے ہو۔کسی نے کہا کہ اس سے مراد ریل بھی ہے۔ہانپنا ریل کا ظاہر ہے۔جس کا اظہار دھوئیں سے ہو رہا ہے۔چنگاریئیں بھی اُس سے ظاہر ہوتی ہیں وغیرہ وغیرہ اور انسان باوجود ایسی آسان سواریوں کے ملنے کے شکر نہیں کرتا اور اس کی عبادتوں میں مشغول نہیں ہوتا۔عجائب قدرت کا نظارہ دیکھ کر بھی غافل ہو رہا ہے۔اس میں یہ بھی اشارہ ہے۔ضرور جنگ ہوں گے اور سواریئیں کام آئیں گی۔سواریوں کی فرمانبرداری دیکھ کر ناشکری اور تکبر کا پہلو نہ اختیار کرنا۔

آیت نمبر۹۔ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ۔ شَدِيْدٌ کے معنٰے بخیل اور ممسک کے بھی ہیں۔معنٰی آیت یہ ہیں کہ دل کے ہر گوشے میں مال کی محبت جاگزیں ہوگئی ہے کہ رب کی وفاداری کے لئے کوئی گوشہ خالی نہ رہا۔

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۱﴾	۱۱۔ اور جو کچھ سینوں میں ہے وہ نکال لیا جائے گا[1]۔
اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾ ع ۱۲/۲۵	۱۲۔ تو اس روز ان کا جو ایسا حال ہوگا اس سے تو ان کا رب ہی بے شک خبر دار ہے۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾	۱۔ اُس بابرکت اللہ کے اسم شریف سے پڑھتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے۔
اَلْقَارِعَةُ ﴿۲﴾	۲۔ کھڑکھڑا ڈالنے والی۔
مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾	۳۔ کیا ہے وہ کھڑکھڑا ڈالنے والی؟
وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۴﴾	۴۔ اور تُو نے کیا سمجھا کہ وہ کیا ہے کھڑکھڑا ڈالنے والی۔
يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۵﴾	۵۔ ایک دن لوگ بکھرے ہوئے ہوں گے پروانوں کی طرح۔
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۶﴾	۶۔ اور ہو جائیں گے پہاڑ جیسے سرخ اُون دُھنکی ہوئی۔
فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۷﴾	۷۔ پس جس کا وزن بھاری ہوا۔
فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۸﴾	۸۔ وہ ہمیشہ کے عیش میں رہے گا۔
وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۹﴾	۹۔ اور جس کا وزن ہلکا ہوا۔
فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ﴿۱۰﴾	۱۰۔ تو اس کی ماں ہاویہ ہے (جس کے گود یا پیٹ میں وہ رہے گا)۔
وَمَا اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ﴿۱۱﴾	۱۱۔ اور تُو نے کیا سمجھا کہ کیا ہے وہ۔
نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۲﴾ ع ۱۲/۲۶	۱۲۔ وہ تو ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

[1] ایک وقت ایسا آئے گا کہ مال بھی نہ رہے گا اور خواہش مال بھی نہ رہے گی کیا حال ہوگا۔

آیت نمبر۲۔ اس میں پیشگوئی ہے۔ ٹھوک کر درست کیا جائے گا۔

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱
۱۔ اُس بابرکت اللہ کے اسم شریف سے پڑھتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۲
۲۔ تم کو بہتات کی ہوس نے تباہ کر رکھا ہے[1]۔

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۳
۳۔ یہاں تک کہ تم قبروں کی جگہ سے جا ملو۔

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴
۴۔ نہیں نہیں! آگے چل کر تمہیں معلوم ہوگا۔

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۵
۵۔ پھر تم جان جاؤ گے۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۶
۶۔ نہیں نہیں! معلوم کرو کہ اگر تم یقینی طور پر جانتے (تو یہ کفر کی حالت نہ رہتی)۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝۷
۷۔ جس کے سبب سے تم ضرور جہنم کو دیکھو گے۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۸
۸۔ ہاں پھر اس کو یقین کی آنکھوں سے دیکھو گے۔

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝۹ ع ۹/۲۷
۹۔ پھر تم سے اُس دن باز پُرس ہو گی نعمتوں کی[2]۔

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱
۱۔ ہم سورۂ عصر کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

وَالْعَصْرِ ۝۲
۲۔ قسم ہے زمانہ کی۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝۳
۳۔ بے شک انسان بڑے گھاٹے میں ہے۔

---

[1] یعنی کثرت سے مال یا اولاد یا اور چیزیں چاہتے ہو۔

[2] یعنی بے انتہا تم کو نعمتیں دیں تو تم نے اس کے عوض میں کیا کیا ہمارا کام کیا۔

سورۃ العصر: آیت نمبر ۳۔ لَفِيْ خُسْرٍ ۔ یعنی جس انسان نے آخری گھنٹہ تک بھی کوئی نوکری اور کام آقا

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ع ۱ ۲۸

۴۔ ہاں جنہوں نے سچے دل سے اللہ کو مانا اور بھلے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق بات کی نصیحت کرتے رہے۔اور پیچھے لگے رہے صبر کرانے کے (یعنی نیکیوں پر جمے رہے اور بدیوں سے بچتے رہے۔لوگوں سے بھی اس پر عمل کراتے رہے)۔

(بقیہ حاشیہ) کا نہ کیا وہ ٹوٹے ہی میں رہا مگر چار صفت والے نقصان نہیں اٹھائیں گے (۱) ایماندار (۲) نیک عمل والا (۳) سچا علم دوسرے کو سکھانے والا (۴) معمول کے پیچھے لگا رہنے والا۔ انسان کی عمر بے بدل گھٹ رہی ہے اور ہر ایک چیز کے ساتھ خواہ مملوک ہو یا غیر مملوک انسان کو اپنی عمر اور زندگی میں ہی تعلق ہوتا ہے۔ زمانہ کی رفتار ہمارے تمام تعلقات کو اڑا رہی ہے جن کا نقش قدم بھی باقی نہیں رہتا مگر علم وغور سے دِکھتا ہے۔ مثلاً کسی جگہ بیس سال رہتا ہے۔ اب اس کو کوئی ملک مان لو یا عمر مان لو۔ جب ایک سال گزر جائے تو انیسواں حصہ جاتا رہا۔ اسی طرح ہر روز گھٹتی ہی جائے گی۔ کسی شاعر نے کہا۔

اے غافل تجھے گھڑیال یہی دے ہے منادی خالق نے گھڑی عمر سے ایک اور گھٹا دی

نادان سمجھتا ہے میری عمر بڑھ رہی ہے۔ میں کامیاب ہو رہا ہوں حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔ اگر اس عمر کو ایمان اور عمل صالح اور مَرضیاتِ الٰہی میں صرف کیا جائے تو پھر گھاٹا نہیں پائے گا بلکہ نفع کا مستحق ہوگا۔ آگے خود استثناء فرمایا ہے۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ الخ۔

آیت نمبر۴۔ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ۔ کی نسبت بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو حق بات جانتا ہے اور بیان نہیں کرتا وہ گونگا شیطان ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ایسے کو بروز قیامت آگ کی لگام چڑھائی جائے گی (۱) ایمان (۲) اعمال صالحہ (۳) وصیّت بالحق (۴) اور وصیّت **بِالصَّبر** جو اسلام کا نچوڑ ہے اس چھوٹی سی سورۃ میں بیان فرما دیا۔ اسی لئے صحابہ رضی اللہ عنہم بطور تذکیر ملاقاتوں کے وقت ایک دوسرے کو سنا دیا کرتے۔ احباب بھی اس سنت صحابہؓ پر عمل کریں۔ کوشش زدہ اثرے دارد۔ وصیت بِالحق میں اتنا غلو نہ کرے کہ **ھمز لمز** تک نوبت پہنچ جائے۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ عَشْرُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①	۱۔ اس بابرکت اللہ کے نام کی مدد سے پڑھتا ہوں جو رحمٰن و رحیم ہے۔
وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ②	۲۔ ہر ایک عیب چین غیبت کرنے والے پر افسوس ہے۔
الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ③	۳۔ جس نے مال جمع کیا اور اس کو گن گن کر رکھا۔
يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ④	۴۔ وہ خیال کرتا ہے کہ اُس کا مال اسے ہمیشہ ایک حالت پر رکھے گا۔
كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ⑤	۵۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ **حُطَمَه** میں ڈالا جائے گا۔
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ⑥	۶۔ اور تو کیا سمجھا کہ **حُطَمَه** کیا چیز ہے؟
نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ⑦	۷۔ اللہ کی دہکائی ہوئی آگ ہے۔
الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ⑧	۸۔ جو دلوں پر بھڑکتی ہے۔
اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ⑨	۹۔ بے شک وہ ان پر بند کی جائے گی۔
فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ⑩	ع ۱ ۲۹ ۱۰۔ لمبے لمبے ستون کے گھروں میں (یا ستونوں کی شکل میں)۔

آیت نمبر ۸۔ اَلَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ۔ جو شخص مال کے فکروں میں چور رہتا ہے۔ اس کے دل پر ذرا ذرا سے نقصان کے وقت آگ کی لپٹ کی طرح صدمات شعلہ زن ہوتے رہتے ہیں۔ اسی دنیا میں ایسا شخص زندہ در آتش ہوتا ہے۔

سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ مَکِّیَّۃٌ وَّ هِیَ مَعَ الۡبَسۡمَلَةِ سِتُّ اٰیَاتٍ وَّ رُکُوۡعٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾
۱۔ ہم سورۂ فیل کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اللہ رحمٰن و رحیم کے نام کی مدد سے۔

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ﴿۲﴾
۲۔ تجھے نہیں معلوم کیا برتاؤ کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ (تو کیا تیری طرف سے کچھ ان دشمنوں کو نہ ہٹائے گا ایسا تو ہوگا نہیں)۔

اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَہُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ﴿۳﴾
۳۔ کیا (ان کو حملہ سے قبل ہلاک کر کے) ان کے منصوبہ کو باطل نہیں کر دیا۔

وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡہِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ﴿۴﴾
۴۔ اور ان پر جُھنڈ کے جُھنڈ پرندوں کے بھیجے۔

تَرۡمِیۡہِمۡ بِحِجَارَۃٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ﴿۵﴾
۵۔ جو ان پر پتھر کی کنکریاں پھینکتے تھے[۱]۔

فَجَعَلَہُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ﴿۶﴾ ع
۶۔ تو ان کو ایسا کر ڈالا جیسے چبایا ہوا بھوسا۔

---

[۱] ترجمہ دیگر۔ جو ان پر پھینکتے تھے پتھروں سے جو مٹی اور پتھر سے مرکب تھے۔

آیت نمبر۲۔ اَلَمۡ تَرَ۔ کے معنے **اَلَمۡ تَعۡلَمۡ** کے ہیں کیونکہ اصحاب الفیل کا واقعہ متواتر بیان سے ایسا معتبر اور مشہور تھا کہ رؤیت اور علم کا حکم رکھتا تھا۔ جس سال اصحاب فیل تباہ ہوئے۔ اسی سال پیغمبر خدا ﷺ پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت ۲۲/اپریل ۵۷۱ء کو ہوئی۔ آپ کی ولادت باسعادت کے سال اصحاب الفیل کا واقعہ بطور توطیہ وتمہید کے تھا۔ مطلب یہ ہے جب ہم نے تیرے آنے سے پہلے ہی پہلے تیرے وطن کی حفاظت کی تو اب کیا تیرے کو دشمنوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیں گے اور کیا تیرے مخالف تجھ پر غالب ہوں گے؟ ایسا تو کبھی ہوگا نہیں۔

آیت نمبر۴۔ اَبَابِیۡلَ۔ جُھنڈ کے جُھنڈ فوج در فوج۔

آیت نمبر۵۔ تَرۡمِیۡہِمۡ۔ شکاری جانور پتھروں پر پٹک کر گوشت کھاتے ہیں۔ **تَرۡمِیۡ** کے معنے سیلاب۔ **حَصۡبَہ**۔ جُدرِی۔ طیور کے بھی ہیں۔ کنکر پتھر کا پھینکنا۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱
۱۔ہم سورۂ قریش کو پڑھنا شروع کرتے ہیں اُس اللہ کے نام کی مدد سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۲
۲۔اللہ نے قریش میں الفت ڈالی[۱]۔

اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۳
۳۔ان کو الفت دی جاڑے اور گرمی کے سفر میں۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝۴
۴۔تو انہیں چاہیے کہ عبادت کیا کریں اس گھر کے ربّ کی۔

الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۵ ع ۳۱
۵۔جس نے ان کو بھوک کے وقت کھانا دیا اور ہر قسم کے خوف سے امن میں رکھا[۲]۔

۱؎ ترجمہ دیگر آیت نمبر۲،۳ قریش کو اُلفت دلانے کے لئے ،ان کو الفت دلائی سردی اور گرمی کے سفر کی۔

۲؎ یعنی تجارتوں میں ترقی دی اور دور دراز ملکوں کا ان پر سفر آسان کر دیا کھانے پینے کا سامان فراغت سے دیا۔

آیت نمبر۳۔ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۔قریش تجارت کے واسطے ہر سال دو سفر کرتے تھے۔موسم سرما میں۔افریقہ۔ ہند۔یمن کی طرف جاتے تھے اور موسم گرما میں شام ،ایران کی طرف جاتے تھے۔پھر اس میں ایک پیشگوئی بھی مخفی ہے کہ اے قریش !خدا تعالیٰ نے تمہارے واسطے بڑے بڑے سفر مقدر کر رکھے ہیں۔وہ سفر ایسے نہ ہوں گے کہ تم جس موسم میں جاؤ اسی میں تم واپس آ سکو۔بلکہ وہ لمبے سفر ہوں گے جن میں تم کو سردیاں بھی گزارنی پڑیں گی اور گرمیاں بھی گزارنی ہوں گی۔

شِتَــاء میں ایران۔مصر۔یورپ میں اور **صَیف** میں افریقہ، ہندوستان۔چین۔جاوا۔عرب میں چھ جماعتیں تھیں اور یہ چھ طرف مختلف موسموں میں سفر کرتیں (۱) عراق کی طرف جہاں مجوسی اور صابی رہتے تھے(۲) شام کی جانب جہاں یہودی رہتے تھے(۳) یوروپ کی طرف جہاں نصرانی رہتے تھے۔گرمی میں تین جماعتیں ان ملکوں میں جاتی تھیں (۴) اور جاڑوں میں افریقہ کی طرف جہاں وحشی قومیں رہتی تھیں (۵) ہندوستان کی طرف جہاں ہندو اور آریہ رہتے تھے(۶) چین کی طرف جہاں چینی فلاسفر رہتے تھے اِدھر بھی تین جماعتیں جاتی تھیں۔یہ قوم اسلام کی اشاعت بھی کرتی تھی جس سے اسلام تھوڑے ہی دنوں میں دور دراز ملکوں میں پہنچ گیا۔خدا نے ان قوموں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم نے ایسا پاکیزہ مذہب بھی دنیا میں کہیں دیکھا ہے۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِیَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَمَانِیَ اٰیَاتٍ وَّ رُکُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①	۱۔ اللہ کے نام کی برکت سے پڑھنا شروع کرتا ہوں جس نے اوّل سے قریش کو مالا مال کر رکھا تھا اور عمل کرنے والوں کو نتیجہ دینے والا ہے۔
اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ②	۲۔ کیا تُو نے اس کو نہیں دیکھا جو جزا اور سزا اور طریق حق اور قیامت کو جھٹلاتا ہے۔
فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ③	۳۔ اور وہ ہے بھی ایسا جو یتیم کو دھکے دیتا۔
وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ④	۴۔ بے کس فقیر کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا۔
فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ⑤	۵۔ ان نمازیوں پر بھی افسوس ہے۔
الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ⑥	۶۔ جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں (ٹھیک ادا نہیں کرتے)۔
الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ⑦	۷۔ جو دکھاوا کرتے ہیں۔
وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ⑧ ع ۱ / ۸ / ۲۲	۸۔ اور برتاؤ کی چیزوں کو عاریت دینے سے روکتے ہیں۔

تمہید۔ یہ سورۃ لِاِیْلٰفِ کی تائید میں ہے کہ جب کھانا اور امن دیا ہے تو **تَكْذِیْب بِالدِّیْن،** یتیم کو دھکے دینا، مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا، نماز نہ پڑھنا، سُستی کرنا وغیرہ بہت بُرا کام ہے۔

آیت نمبر۲۔ **یُكَذِّبُ**۔ مکذّب وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم کی اطاعت نہ کرے اور اس کی مناہی سے پرہیز نہ کرے۔
بِالدِّیْنِ۔ دین سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب اور عقاب ہے جو کہ انسان کو اس کے اعمال پر ملتا ہے۔

آیت نمبر۵۔ **فَوَیْلٌ**۔ اس وادی کا نام ہے جو دوزخیوں کی پیپ سے بہہ کر نکلے گی۔

آیت نمبر۶۔ **سَاهُوْنَ**۔ کے انذار میں ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو نمازوں کے اوقات میں تاخیر کرتے ہیں۔

آیت نمبر۸۔ **اَلْمَاعُوْنَ**۔ سے مراد **طاعت**۔ زکوٰۃ اور صدقہ مفروضہ ہے اور ایسی متاع کو بھی کہتے ہیں جو لوگ آپس میں ایک دوسرے کو مانگنے پر بھی دے دیتے ہیں جیسا کہ دیگچی اور ڈول، کلہاڑی اور ایسی اشیاء اور نیز **مَاعُوْن** تھوڑی چھوٹی اور ادنیٰ شے کو کہتے ہیں جو ایک دوسرے کو مانگنے سے استعمال کے واسطے دی جاوے اور دینے والے کا ہرج نہ ہو اور لینے والے کو فائدہ ہو جاوے۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

۱۔اُس بابرکت اللہ کے نام سے جس نے فیض بے منت اور بے انتہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلے سے جاری فرما رکھے ہیں اور عملی نتیجے بھی بے حد دیتا ہے۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۲

۲۔ہم نے تجھے سب کچھ دیا (بہت کچھ دیا خیرِ کثیر دی)۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۳

۳۔تو عبادت کر شکر یہ میں تیرے رب کی اور قربانی کر۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۴ ع ۲۲

۴۔البتہ تیرا دشمن ہی ابتر اور بے نسلا ہے۔

تمهید ۔اس سورہ شریف میں آنحضرت ﷺ کو نماز اور قربانی کا حکم ہوا ہے **مگر** زکوٰۃ کا حکم نہیں ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کبھی اپنے پاس مال جمع نہیں کرتے تھے۔

آیت نمبر۲۔اَلْکَوْثَرَ۔کثرت سے نکلا ہے اور اس کے معنے ہیں بہت ساری چیز، بہت زیادہ اور جنت کی ایک نہر کا نام ہے اور خیر کثیر کو بھی کوثر کہتے ہیں۔وہ نہر بھی خیر کثیر میں سے ہے اور بعض ائمہ سلف نے قرآن شریف سے بھی مراد لی ہے اور آپ کی پیشین گوئیوں اور سچی دعاؤں کا ظہور اور درود شریف کا پڑھنا یہ تمام تیرہ سو سال سے متبعین تا قیامت پڑھے اور پڑھتے رہتے ہیں اور پڑھتے رہیں گے۔**عَلٰی هٰذَا** آپ کی دیگر نیک تقلید جو لوگوں کو حاصل ہوئی اور ہوگی خیر کثیر ہی ہے۔

آیت نمبر۳۔وَانْحَرْ۔تمام قویٰ کو خدا کے کام میں لگا دینا۔

آیت نمبر۴۔اَلْاَبْتَرُ۔تُو تو ایماندار صدیقین اور شہداء اور صالحین اور انبیاء یعنی **مُنْعَمْ عَلَیْه** کا حکمی باپ ہے کیونکہ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ (الاحزاب:۷) تو ابتر ثابت نہ ہوا۔ظاہری یا جسمانی بیٹے کا محتاج نہیں کیونکہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب:۴۱) تو وہ خاتم النّبییّن مصدق پیغمبران اور نبی گر ہے اور سلسلہ نبوت کا سالار اور ابوالانبیاء اوّلین و آخرین کا سردار یعنی سیّد المرسلین ہے ابتر کیسا۔

سُوْرَۃُ الْکَافِرُوْنَ مَکِّیَّۃٌ وَّ ھِیَ مَعَ الْبَسْمَلَۃِ سَبْعُ اٰیَاتٍ وَّ رُکُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾	۱۔ میں اُس اللہ کے نام کی مدد سے پڑھنا شروع کرتا ہوں جس نے اپنی عبادت کی مجھے پہلے سے سمجھ دے رکھی ہے اور عمل پر اس کا نتیجہ دینے والا ہے۔
قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۲﴾	۲۔ کہہ دے اے حق پوشو۔
لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۳﴾	۳۔ میں تو اس کی پوجا نہیں کرتا جس کی تم پوجا کرتے ہو۔
وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ﴿۴﴾	۴۔ اور نہ تم عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔
وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۵﴾	۵۔ اور نہ میں عبادت کروں گا جس کی تم نے عبادت کی۔
وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ﴿۶﴾	۶۔ اور نہ تم عبادت کرتے نظر آتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔
لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ﴿۷﴾ ع	۷۔ تو تمہاری جزا سزا تمہارے لئے اور میری جزا و سزا میرے لئے۔

تمہید ۔ یہ سورۃ منسوخ نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف کی کوئی سورت یا آیت بھی منسوخ نہیں بلکہ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ (الکافرون:۷) یعنی جو جیسا کرے گا ویسا وہ پائے گا۔ نیکی کی جزا نیک اور بدی کا بدلہ بد فرما کر ہر ایک کی قوت آزمائی اور مقابلہ کا دین میں اشارہ بتا کر نتیجہ کامیابی کا منتظر کیا گیا ہے یعنی میں کامیاب و غالب ہو جاؤں گا اور تم مغلوب ہو جاؤ گے کیونکہ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ (الاعراف:۱۲۹) اور حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (المائدۃ:۵۷) اور کفار کے لئے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (البقرۃ:۲۸) اور فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ (ال عمران:۱۳۸)۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ① — ۱۔ میں اس باعظمت اللہ کے نام سے پڑھنا شروع کرتا ہوں جس کی مددیں دل سے میرے لئے ہو چکی تھیں عمل پر اس کا ظہور کرنے والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ② — ۲۔ جس وقت اللہ تعالیٰ کی مدد ظاہر ہو جائے فتح مکہ ہو۔

وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ③ — ۳۔ اور تو دیکھے لوگوں کو کہ اللہ کے دین میں فوج درفوج داخل ہو رہے ہیں۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ④ — ۴۔ تو اللہ کو یاد کر اس کی تعریف سے اور اس سے کمزوری کی معافی چاہ۔ بے شک اللہ بڑا ہی رجوع برحمت فرمانے والا ہے۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ① — ۱۔ اس اللہ کے نام کی برکت سے پڑھنا شروع کرتا ہوں جو ہر قسم کے لہب و ہلاکت سے بچانے والا نیک و بدکوشش کا نتیجہ دینے والا ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ② — ۲۔ ہلاک ہو گیا غصیلا مغرور اور تباہ ہو گیا۔

آیت نمبر۴۔ فَسَبِّحْ ۔ الحمد شریف اور تسبیح اور تحمید کی تاکید ہے **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ . اَسْتَغْفِرُ اللّٰه** ۔

سورۃ اللھب : آیت نمبر۲۔ **اَبِيْ لَهَبٍ** ۔ بڑا غضب ناک۔ آتش کا پرکالہ۔ شعلہ کا باپ۔ لفظ **اَبِيْ لَهَبٍ** وصفی نام ہے جس کی وجہ تسمیہ مفسرین نے موردِ خاص کی وجہ سے علماً خاص بیان فرمائی ہے لیکن داب قرآن بوجہ موعظہ حسنہ ہونے کے عموم کا مقتضی ہے۔ پس معنے ابولہب کے غصیلہ، مغرور، متکبر، لال پیلا ہونے والے کے ہوئے۔ اسی طرح قرآن شریف کے بہت سے الفاظ وسعت معلومات کی کمی وعدم **تدبر فِي القرآن** سے عوام مفسرین نے بے محل و بے معنے تحریر فرمائے ہیں۔ چنانچہ **جنّت . شیطان . جنّ . مَسّ شیطان . رُؤُوْسُ الشَّيٰطَان .**

مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۳ ۳۔اس کے مال وکمائی نے اسے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔

(بقیہ حاشیہ) **مَوَدَّة فِی القُربٰی فی النهر . كَاَنَّهٗ جَآنٌّ . كَاَنَّهٗ هُوَ . سِحْرِ اٰلا ء. نَجْمٌ . خُلُود . سَعد و نَحس . كُرْسِيُّهٗ ۔**

عذاب اورثواب کی صورتیں:۔ **سجدة ۔ تِيْن** اور **زَيْتُون ۔ قليل ۔ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ** (**الواقعة** :۸۰)وغیرہ وغیرہ۔ بہت سے عربی محاورے اور کلام موقع اور محاورہ اور محل کے اعتبار سے عجیب عجیب برجستہ معنے رکھتے ہیں جن کی تشریحات سے اکثر تفسیریں قاصر ہیں بلکہ منشاء قرآن کو بوضاحت ظاہر نہیں کر سکتیں ۔قرآن کریم کا مطلب تو اس طرح بیان ہونا چاہئے کہ مغضوب اسبابِ غضب اگر نہ چھوڑے تو دھیما تو پڑ جائے اور منافق اخلاص میں ترقی کرے اور کافر مسلمان ہو جائے۔قرآن مجید عجائب پرستی کی تعلیم نہیں دیتا جس میں اکثر مفسرین قصص سابقین کے ساتھ مبتلا ہیں گو وہ قصہ کتنا ہی منشاءِ قرآن کے خلاف اور عقلی ونقلی اصولِ حکمت کے متضاد ہو۔ چنانچہ الفاظ مذکورہ کے چند معنے حسب ذیل ملاحظہ ہوں۔

جَنّٰت ۔جو متعدد معنی رکھتی ہے۔گھنے پتے والے باغ دنیا کے۔بعض قبریں۔بعض مقام۔آرام گاہ۔تفریح گاہ۔ آخرت کے باغ جو بے مثل صفات رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

شَيَاطِيْن ۔شریر۔ بڑا خطرناک۔کافر۔منافق۔مغضوب آدمی۔سانپ۔کُتّے۔ارواح خبیثہ۔ پوشیدہ تدبیر کرنے والے۔ڈاکو۔**قَطَّاعُ الطَّرِيق**۔

جِنّ، نَصِيبِين کی ایک قوم۔ بڑے قوی ہیکل۔امراء(اوراسی سے مہاجن ہندی بولا جاتا ہے) پوشیدہ چیزیں (ڈھال کوعربی میں **جُنَّةٌ** کہتے ہیں اور پتوں میں ڈھکے ہوئے باغ کو **جَنَّة**) اڑیل۔ضدّی۔فاسق۔ ارواحِ خبیث وغیرہ (**مَسُّ الشَّيْطٰن**) وسوسۂ بد،خیالاتِ فاسد(**لِمَّةُ الشَّيْطٰن**) ۔خبط۔سودخوار حساب کی فکر میں دَبا ہوا۔ بےعقلا۔سودا اور سودے کو برابر سمجھنے والا وغیرہ (**رُؤُوْسُ الشَّيَاطِيْن**) ناگ پھنی کا درخت۔ ایک پہاڑی کا نام جو بڑی بدہیئت اور ڈراؤنی ہے۔بقول عام چڑیل۔بھوت۔ننگے سروالے۔غبار آلود بال والے۔ سادھو جو بڑی بڑی لٹیں سر پر بالوں کی سانپ کی طرح لپیٹ لیتے ہیں۔جٹا دھاری وغیرہ۔

(**مَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی**) خدا کا قرب اور محبت اور دوستی اور رشتہ داری کی محبت۔وصال الٰہی کی آرزو۔مقربان الٰہی سے ملنے کی خواہش۔راستبازوں کے فہم کے حصول کی آرزو۔صراط مستقیم کی مودت وغیرہ۔

(**فِی النَّهَر**) قرب۔نہر اور کثرت نعمت۔تفریح گاہ۔کمالِ طہارت ونظافت وغیرہ (**كَاَنَّهٗ جَانٌّ**) گویا کہ وہ پتلا سانپ ہے۔سخت دشمن وغیرہ۔

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٤ ۴۔قریب ہی وہ دہکتی آگ میں داخل ہو جائے گا۔

(بقیہ حاشیہ) (**كَاَنَّهٗ هُوَ**) گویا کہ وہی ہے یعنی بلقیس کے تخت جیسا ہے۔

(**سِحْرٌ**) باریک تدبیر۔ اچنبھے کی بات۔ کار بے حقیقت۔ کسی کی ہلاکت یا بے عقلی کے لئے خفیہ کارسازی۔ دلربا باتیں۔قوم اور ملک سے قطع تعلق کرانے والے۔ مت مار دینا۔ دیوانہ بنانا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(ساعت فرنگی) شاہ عبدالعزیز صاحب نے لکھا (**اَ لَاءِ**) قدرت۔نعمت۔عجائبات وغیرہ۔(**نَجْمٌ**) تارا۔ اکاس بیل۔ وہ بیلیں جن کی جڑیں نہ ہوں۔

(**خُلُود**) مدت دراز۔ہمیشگی۔دوام۔مدت غیر منقطع۔

(**سَعْد و نَحْس**) آرام و سختی۔سہولت و دشواری انعام و عذاب۔نیکوکاری و بدکاری۔نیک فالی و بدفالی۔ زمانہ موافق و مخالف وغیرہ وغیرہ۔

(**كُرْسِيُّهٗ**) **عِلْمُهٗ**۔وسعت، قدرت، حکمت وغیرہ وغیرہ۔

عذاب اور ثواب کی صورتیں: کہیں مجازی جسمانی اور کہیں مجازی عقلی۔اکثر روحانی اخروی جو ادراکِ عقلی اور حواس سے برتر ہیں۔

(**قَلِيْلٌ**) چیزے فرومایہ اور بے قدر اور اندک اور تھوڑی اور لَثَّہٕ حَیض۔

اسی طرح (**جَمَل**) اونٹ اور کھجور اور مونجھ کے موٹے رَسّے۔دوزخ کے سانپ، بچھو۔

اسی طرح (**قَصْر**) جس کو ہندی میں چِتا کہتے ہیں۔وہ لکڑیوں کا چنا ہوا بڑا ڈھیر جس پر ہندوؤں کی لاشیں جلائی جاتی ہیں۔

اسی طرح لفظ (**لَا مِسَاسَ**) ہے **مَسّ** مت کرنا، مت چھونا۔ ہمارے خاکروب کہتے ہیں۔اَن دا تا بچ کے چلنا۔ذات سے باہر کئے جانے کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ مذکورہ قول لوگوں سے کہا کرے۔

(تین اور زَیتون) مشہور پھل اور دو پہاڑیاں عرب کی (سجدہ) فرمانبرداری۔نہایت تذلّل۔سر بر خط فرمان نہادن۔ پنجے ہاتھ اور پاؤں کے اور گھٹنے اور ناک اور پیشانی زمین پر ٹکانا۔تعظیم اور عبادت کی نیّت سے۔(**لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ**) نہیں چھوتے اسے مگر پاکیزہ۔ستھرے۔متقی۔

(**مَسّ**) کے معنی چھونا۔جماع اور اِدراک۔کنہ، فہم، مقصود اور مطلب کی بات سمجھنا۔استعداد رکھنا۔قابلیتِ فہم۔

اسی طرح (**مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ**) والی پیشین گوئی میں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقرار کل انبیاء سے **سِرًّا** اور اُمتیوں سے **جَهْرًا** برائے ایمان و نُصرت لیا گیا ہے۔مراد اُمتِ انبیاء سے علی العموم ہے جس میں

وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۚ﴿۵﴾
۵۔ اور اس کی عورت (اور مطیع ۔عیب چین) لکڑیاں اٹھانے والی۔

فِیۡ جِیۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ﴿٦﴾ ع
٦۔جس کی گردن میں مونجھ کی رسّی یا کھجور کا رسّا ہے۔

سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِیَ مَعَ الۡبَسۡمَلَةِ خَمۡسُ اٰیَاتٍ وَّ رُكُوۡعٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾
ا۔ ہم اللہ کے اسم شریف کی مدد سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جس نے یکتائی اور بے نیازی مقدر کر رکھی تھی عملی طور پر یکتا و بے نیاز بنا دیا۔

(بقیہ حاشیہ) درحقیقت جملہ انبیاء بھی شریک ہیں **کَـذَا بِ الْقُرْاٰنِ** اور مراد یہ ہے کہ جب انبیاء کسی کی تصدیق کرتے ہوں اور اس کو مانتے ہوں اور ان سے میثاق بھی لیا گیا ہو اور عند اللہ ان کا اقرار اور ایمان بھی ثابت ہو تو ان کے اُمّتی جو ان کے خادم اور منہ دیکھنے والے ہیں اس بات کو کیوں نہ مانیں؟ ضرور مانیں۔ یہ نہیں کہ کوئی نبیٔ سابق اس اقرار سے مستثنٰی ہے یا وہ اس کا مصداق نہیں یا اس کا متبع اس کو نہ مانے یا نہ مانا ہو بلکہ یہ آیت بعد آنحضرت ﷺ کے استدلالاً احمدیوں اور غیر احمدیوں کے سامنے پیش ہوتی ہے۔ اس مقام پر جہاں کوئی مسلم شریف کی حدیث کا انکار کرے جو رسول اللہ ﷺ کی ایک سچی پیشگوئی عیسٰی نبی اللہ و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہے اور جس پر تمام جماعت اہلِ اسلام کا اتفاق ہے کہ ''عیسٰی نبی اللہ دنیا میں ضرور ضرور آنے والا ہے'' اور جس کا مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے کو بتایا اور نبی اللہ اور رسول اللہ ہونے کا دعوٰی کیا اور فرمایا کہ نبی اللہ اور رسول اللہ ہونے کا دعوٰی مَیں اللہ کی وحی سے کرتا ہوں اور وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ (الجمعۃ:۴) کا مصداق بھی اپنے کو بتایا اور وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ (الصّف:۷) کا الہاماً دعوٰی کیا کہ میں بھی اس کا مصداق ہوں کیونکہ آنحضرت ﷺ احمد ہی نہ تھے بلکہ محمد بھی تھے (ﷺ) اور یہ بھی فرمایا کہ جس موعود کی آمد آمد کی خبریں انبیاء سابق نے مختلف ناموں سے دیں وہ میں ہی ہوں۔ **وَ هٰذَا آخِرُ حُجَّةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ۔**

آیت نمبر۵۔ حَمَّالَةَ۔ لکڑیاں اٹھانے والی سے مراد، چغل خور بھی ہے جیسا کہ مشہور ہے۔ ع

میان دو کس جنگ چوں آتش ست | سخن چین بدبخت ہیزم کش ست

سورۃ الاخلاص۔ تمہید۔ یہ **ضَآلِّیۡن نصارٰی** اور **ذِی وَلَد** کہنے والوں کا ردّ ہے اور آنحضرت ﷺ کے لئے بے نظیر پیشگوئی ہے یعنی واحد سے تعلق پیدا کرنے والا یکتا ہوگا اور **صَمَدْ** سے تعلق پیدا کرنے والا یکتا ہوگا

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ﴿۲﴾ — ۲۔ کہہ دے وہ اللہ ایک ہی ہے (تو اسی ایک کا ہو جا)۔

اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ﴿۳﴾ — ۳۔ اللہ بے نیاز ہے (صرف اسی کا نیاز مند بن)۔

لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۴﴾ — ۴۔ نہ اس نے جنا اور نہ وہ جنا گیا۔

وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ٪﴿۵﴾ — ۵۔ کیونکہ اس کا تو کوئی ہمسر ہی نہیں۔ (بے نظیر بننا چاہتا ہے تو ایسے اللہ کا کامل فرمانبردار ہو جا)۔ ع ۱ ۳۷

سُوۡرَۃُ الۡفَلَقِ مَدَنِیَّۃٌ وَّ ہِیَ مَعَ الۡبَسۡمَلَۃِ سِتُّ اٰیَاتٍ وَّ رُکُوۡعٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾ — ۱۔ اُس بابرکت اللہ کے نام کی مدد سے پڑھنا شروع کرتا ہوں جو ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کو پہنچانے والا ہر ایک بُرائی سے بچانے والا۔

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۲﴾ — ۲۔ کہہ دے میں مخلوقات کے ربّ کی پناہ چاہتا ہوں۔

مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۳﴾ — ۳۔ ہر ایک مخلوق کی بُرائی (ضرر) سے (اللہ مجھے بچائے۔)

وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۴﴾ — ۴۔ اور سخت اندھیری رات اور قلبی غفلتوں سے

(بقیہ حاشیہ) اور صَمَدٌ سے تعلق پیدا کرنے میں سب سے بے نیاز ہو جائے گا اور فضائل تامّہ اور کاملہ میں اس کا کوئی کفو نہ ہوگا۔ کتاب توحید کا یہ خاتمہ ہے۔

این کتابِ ما کتابِ وحدت است — وحدت اندر وحدت اندر وحدت ست

اس کے بعد دو سورتیں بطور دعا کے ہیں جو کمال کے بقا اور دائمی زوال نہ ہونے کے لئے ضروری ہیں اسی لئے ان کا نام تَعَوُّذ اور مُعَوَّذَتَیۡن ہے۔ بعض نے کہا یہ دو سورتیں قرآن میں داخل نہیں مگر گزارش ہے کہ مثل سورہ فاتحہ کے ان کا بھی حال ہے یعنی سورہ فاتحہ متنِ قرآن ہے اور تمام قرآن اس کی شرح اور یہ دو سورتیں بجائے خَاتِمَۃُ الۡکِتَاب کے ہیں جو ایک اعتبار سے خارج اور ایک اعتبار سے داخل اور ان کے قرآن مجید اور کلام الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں۔

جس وقت اس کی تاریکی پھیل جائے (مجھے بچا)۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۵

۵۔اور گرہوں میں دم پھونکنے والیوں کے شر سے۔[۱]

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۶ ع ۱/۶ ۳۸

۶۔اور ہر ایک حاسد کے حسد کی برائی سے (اللہ ربّ الفلق مجھے بچائے) جب وہ حسد کرے۔

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعُ اٰيَاتٍ وَّ رُكُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

ا۔ہم اس دعا کو بابرکت اللہ کے نام کی مدد سے پڑھتے ہیں جس نے رحمانیت سے ہمارے لئے دعائیں مقدر کر رکھی تھیں اور عمل کے بعد ہمیں اس کے نتائج سے مالا مال فرمائے گا۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۲

۲۔کہہ دے میں لوگوں کے ربّ کا آسرا لیتا ہوں۔

مَلِكِ النَّاسِ ۝۳

۳۔لوگوں کے بادشاہ کی پناہ لیتا ہوں۔

اِلٰهِ النَّاسِ ۝۴

۴۔لوگوں کے برحق و سچے معبود کی حفاظت میں آنا چاہتا ہوں۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۵

۵۔شیطان چھپنے والے کے شر سے۔[۲]

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۶

۶۔ جو لوگوں کے مرکز قویٰ اور سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۷ ع ۱/۷ ۳۹

۷۔ وہ بڑے آدمیوں میں سے ہو یا غریب آدمیوں میں سے جنّ ہو یا آدمی (اے اللہ بدنام نہ کرتا پھرے وہ وسواس ڈال کر خنّاس)۔

---

[۱] یعنی کمزور بے اعتبار مردعورتوں کی باتوں سے جن سے دلوں میں پیچ اور گرہ پڑ جاتی ہے بچا۔

[۲] لگائی بجھائی کرنے والے کی شرارت سے بچا۔

آیت نمبر۲۔ بِرَبِّ النَّاسِ۔ انسان اور سالک کی تین حالتیں۔ بچہ اور مُبتدی جو رَبّ کے لئے موزوں ہے۔ مَلِكِ النَّاسِ جو جوان اور ابن الوقت سے متعلق ہے۔ اِلٰهِ النَّاسِ جو بڈھے اور صوفی صافی اور ابوالوقت سے متعلق ہے۔ اسی طرح پہلا درجہ نفسِ **اَمّارہ** کا ہے۔ دوسرا **لَوَّامَه** کا۔ تیسرا **مُطْمَئِنّه** کا ہے۔

آیت نمبر۵۔ خَنَّاس ۔ کہہ کر چُھپ جانے والا۔ لگائی بجھائی کرنے والا۔ خفیہ فتنہ پرداز۔ پوشیدہ حاسد۔

دعَاءِ خَتمِ قُرآن مجید

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ هُدًی وَّ رَحْمَةً ط اَللّٰهُمَّ

اے اللہ! مجھ پر قرآن مجید کے ذریعہ سے رحم فرما اور اس کو میرا پیشوا اور میرے لئے نور اور ہدایت اور رحمت پانے کا ذریعہ بنا دے۔ اے اللہ!

ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَ عَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ

جو کچھ کہ قرآن سے میں بھول گیا ہوں وہ مجھے یاد دلا دے اور وہ مجھے سکھا دے قرآن سے جو میں نہیں جانتا اور نصیب فرما اُس کی تلاوت

وَاجْعَلْهُ حُجَّةً لِّیْ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ. اٰمِیْن

رات کے حصوں اور دن کے وقتوں میں اور اس کو میرے لئے دلیل بنا دے اے سب جہانوں کے صاحب۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔
اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔ صِرَاطَ
الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن سے محبت دے۔ عمل کی توفیق نصیب کرے۔ اس میں تدبر اور غور کی عادت دے۔
اس کے فیوض سے بہرہ ور کرے۔ ہماری غلطیوں کو معاف فرمائے۔ ہمیں قرآنی نمونہ بنائے۔ آمین

اَلْكَاتِبُ الْعَاصِیْ اَلرَّاجِیْ اِلٰی رَبِّهِ الْغَفُوْرِ الْمَجِیْد

میر محمد سعید

احمدی قادری حنفی حسنی حسینی

پسر مولوی میر عبدالعزیز مرحوم

تمام شد

تـــمّـــت

دعاءِ ختم قراٰن

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ . رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِکُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَۃً وَّ بِکُلِّ جُزْءٍ جَزَآءً. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَۃً وَّ بِالْبَآءِ بَرَکَۃً وَّ بِالتَّآءِ تَوْبَۃً وَّ بِالثَّآءِ ثَوَابًا وَّ بِالْجِیْمِ جَمَالًا وَّ بِالْحَآءِ حِکْمَۃً وَّ بِالْخَآءِ خَیْرًا وَّ بِالدَّالِ دَلِیْلًا وَّ بِالذَّالِ ذَکَآءً وَّ بِالرَّآءِ رَحْمَۃً وَّبِالزَّآءِ زَکٰوۃً وَّ بِالسِّیْنِ سَعَادَۃً وَّ بِالشِّیْنِ شِفَآءً وَّ بِالصَّادِ صِدْقًا وَّ بِالضَّادِ ضِیَآءً وَّ بِالطَّآءِ طَرَاوَۃً وَّ بِالظَّآءِ ظَفَرًا وَّ بِالْعَیْنِ عِلْمًا وَّ بِالْغَیْنِ غِنًی وَّ بِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّ بِا لْقَافِ قُرْبَۃً وَّ بِالْکَافِ کَرَامَۃً وَّ بِاللَّامِ لُطْفًا وَّ بِالْمِیْمِ مَوْعِظَۃً وَّ بِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّ بِالْوَاوِوُصْلَۃً وَّ بِالْهَآءِ هِدَایَۃً وَّ بِالْیَآءِ یَقِیْنًا اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ.وَارْفَعْنَا بِالْاٰیَاتِ وَ ا لذِّکْرِ الْحَکِیْمِ .وَ تَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآءَ تَنَا وَ تَجَاوَزْعَنَّا مَا کَانَ فِی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْ نِسْیَانٍ اَوْ تَحْرِیْفِ کَلِمَۃٍ عَنْ مَّوَاضِعِهَا اَوْ تَقْدِیْمٍ اَوْ تَاْخِیْرٍ اَوْ زِیَادَۃٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاْوِیْلٍ عَلٰی غَیْرِ مَآ اَنْزَلْتَہٗ عَلَیْہِ اَوْ رَیْبٍ اَوْ شَکٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْ سُوْءِ اِلْحَانٍ اَوْ تَعْجِیْلٍ عِنْدَ تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ اَوْ کَسَلٍ اَوْ سُرْعَۃٍ اَوْ زَیْغِ لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَیْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَیْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ بِغَیْرِ بَیَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِیْدٍ اَوْ هَمْزَۃٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَیْرِ مَا کَتَبَہٗ اَوْ قِلَّۃِ رَغْبَۃٍ وَّ رَهْبَۃٍ عِنْدَ اٰیَاتِ الرَّحْمَۃِ وَ اٰیَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا وَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِیْنَ. اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ

قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَ زَيِّنْ اَخْلاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَ اَدْخِلْنَا فِى الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِى الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّ فِى الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّ عَلَى الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّ فِى الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَّ مِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّ حِجَابًا وَّ اِلَى الْخَيْرَاتِ كُلِّهَا دَلِيْلًا فَاكْتُبْنَا عَلَى التَّمَامِ وَ ارْزُقْنَآ اَدَآءً بِالْقَلْبِ وَ اللِّسَانِ وَ حُبَّ الْخَيْرِ وَ السَّعَادَةِ وَ الْبِشَارَةِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مُّظْهِرَ لُطْفِهٖ وَ نُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ سَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۔ ملّا علی قاری رحمۃ اللہ در شرح عین العلم گفتہ کہ قاری ہر روز بعد تلاوتِ قرآن این دعا بخواند۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْهُ لِىْ اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً . اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِىْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَ عَلِّمْنِىْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِىْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ حُجَّةً لِّىْ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔ از مولانا یعقوب چرخی منقول است کہ صحابۂ کبار بعد تلاوتِ قرآن ہر روزہ مواظبت این درود میداشتند۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ بِعَدَدِ مَا فِىْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا ط وَ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا.

خَاتِمَةُ الطَّبعْ

ہزاراں ہزار شکر پروردگار کہ اِن دنوں ماہِ رمضان مبارک ۱۳۳۳ہجری میں یہ قرآنِ شریف نقل نظامی مطبوعہ شہر رمضان ۱۲۹۲ہجری جس کی تاریخ کا مادّہ کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ ہے مع ترجمہ وتفسیر اوضح القرآن مسمّٰی بہ تفسیرِ احمدی حسب ضرورت بعجلت ممکنہ دوماہ کے اندر بِسَعْیِ جَمِیْلِ صَالِحٍ نَبِیْلٍ اَخِی الشَّرِیْفِ الْعَزِیْزِ الْمَنِیْفِ سیّد فضل احمد اَعَدَّ اللّٰہُ لَہٗ زَادَ الْغَدِ وَاَحْسَنَ اِلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ خَیْرًا کَثِیْرًا چھپ کر تمام ہوکر مدعائے دلی کا سرانجام ہوا اور جماعتِ احمدیہ حیدر آباد دکن علی الخصوص برادر موصوف نے مطبع مرتضائی آگرہ میں چھپواکر اَجرِ جَزِیْل و ذکرِجمیل حاصل کیا۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَھُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَ نَفَعَنَا وَ اِیَّاھُمْ بِالْاٰیَاتِ وَ الذِّکْرِ الْحَکِیْمِ اِنَّہٗ تَعَالٰی اَجْوَدُ کَرِیْمٌ مَلِکٌ رَؤُفٌ الرَّحِیْمُ وَ رَبٌّ کَرِیْمٌ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ اگر احیانًا ناظرین انصاف گزین کوئی غلطی پائیں مقتضائے بشریّت پر محمول فرمائیں کہ اَلْاِنْسَانُ مَعَ النِّسْیَانِ ہے۔ حسن اتفاق سے اس قرآن مجید کے طبع کا مادہ مثل اصل کے حسب ذیل مترجم کو خدا نے عنایت فرمایا ہے۔

عجب تاریخ نکلی اس کی حافظ   کتَابٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُ ہے یہ

۱۳۳۳ھ

(حسام الدین خان مینجر مطبع ہذا)

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بُستاں ہے

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عمّاں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قول بشر کیوں کر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اس کے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیوں کر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

ارے لوگو! کرو کچھ پاس شانِ کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہے

خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذات واحد کا
تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوف یزداں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

از نورِ پاک قرآں صبحِ صفا دمیده　　بر غنچه هائے دلها بادِ صبا وزیده

این روشنی ولمعاں شمس الضُّحیٰ ندارد　　وِین دلبری وخوبی کس در قمر ندیده

یوسف بقعرِ چاهے محبوس ماند تنها　　وِین یوسفے که تن ها از چاه برکشیده

از مشرقِ معانی صد ها دقائق آورد　　قدِّ هلالِ نازک زان نازکی خمیده

کیفیّتِ علومش دانی چه شان دارد　　شهدیست آسمانی از وحیِ حق چکیده

آن نیّرِ صداقت چون ره بعالم آورد　　هر بومِ شب پرستے در کنجِ خود خزیده

روئے یقیں نه بیند هرگز کسے بدُنیا　　الّا کسیکه باشد با رویش آرمیده

آنکس که عالمش شُد، شُد مخزنِ معارف　　واں بیخبر زِ عالم کیں عالمے ندیده

بارانِ فضلِ رحماں آمد بمقدمِ اُو　　بدقسمت آنکه از وے سوئے دِگر دویده

مَیلِ بدی نباشد الّا رگے زِ شیطاں　　آں رابشر بدانم کز هر شرے رَهیده

اے کانِ دلربائی دانم که از کجائی　　تو نورِ آں خدائی کیں خلق آفریده

میلم نماند باکس محبوبِ من توئی بس　　زیرا که زاں فُغاں رَس نُورت بما رسیده

مرتبہ: مکرم محمد محمود طاہر صاحب

احادیث

حدیث

حدیث بالمعنی

مضامین

آ۔ا

اعتراض

اعرابی

اعراف

افترا علی اللہ نیز دیکھئے مفتری

افک

اکل شرب/ کھانا پینا

الزام تراشی

اللہ تعالیٰ جل جلالہ

دیگر مذاہب میں اللہ کا تصور

صفات باری تعالیٰ

مختلف صفات وافعال الٰہیہ کا بیان

الہام

امانت

امت محمدیہ

امت واحدہ

اندھا

انسان

انصار مدینہ

انصاف نیز دیکھئے عدل وانصاف

انفاق فی سبیل اللہ

اوقات تسبیح

بوجھ/وزن

بہشت دیکھئے جنت

بیعت

تبلیغ

تجارت

تصوف

تعاون

تعبیر الرؤیا

تعدد ازدواج

تعزیرات

تعوذ

تغابن

تفسیر

تفقہ فی الدین

تفکر فی الخلق

توفّی

توکل علی اللہ

توہین رسالت

تہجد

تیمّم

دعوت الی اللہ

دفاعی قوت

دنیاوی زندگی

دودھ

دوست/دوستی

رسول/رسالت نیز دیکھئے انبیاء اور نبوت

رضاعت

رعب

رفع الی اللہ

روح

روح القدس

روزے/صیام

ریل

رومی حکومت

رؤیا/خواب

س،ش،ص،ض

اردو اشعار

آداب تلاوت

مخالفت واعتراضات

قربانی

قرعہ اندازی

قریش

قسمیں / قسم کھانا

منافقین

منعم علیہم گروہ

موت

مومنین

مہاجرین مکہ

و،ہ،ی

واعظ

والدین

وحدت الوجود

وحی

وراثت

وسیلہ

وصیت

اسماء

آ، ا

ج، چ، ح، خ

س، ش، ص، ض، ط، ظ

ع۔غ

ف، ق، ک، گ

ل،م،ن

معیار صداقت

تائید ونصرت الٰہی

پیشگوئیاں

اخلاق عالیہ اور صفاتی نام

قوت قدسیہ اور ہمدردی خلق

تعلیمات

مخالفت و اعتراضات

و۔ہ۔ی

مقامات

ج، چ، ح، خ

و۔ی

کتابیات